ولقد نصرکم اللّٰہ ببدر و انتم اذلۃ

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم + نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

سبحٰن الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی

BADR QADIAN

بدر

قادیان ضلع گورداسپور

عام قیمت پیشگی ۴ ؎ بغیر ضمیمہ درس قرآن شریف

الیس اللّٰہ بکاف عبدہ مرزا غلام احمد | مسیح وقت و مہدی ہم مجدد بر سر صد

مع ضمیمہ درس قرآن مجید | پیشگی چار روپے للعہ

جلد ۱۱ | ۴ صفر سنہ ۱۳۳۰ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق [illegible] ۱۹۱۲ء مطابق ۱۲ ماگھ سمت ۶۸ | نمبر ۱۷

بھائیو اگر قادیان آؤ گے تم | ایڈیٹر و منیجر محمد صادق عفی عنہ | نور دین مصطفیٰ پاؤ گے تم

دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا + دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا۔ اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا + اور نفسانی جوشوں کے وقت انکا مغلوب نہوگا۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے + سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلے اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللّٰہ تعالےٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اسکی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا + چہارم یہ کہ عام خلق اللّٰہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے + پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر و یسر اور نعمت و بلا میں اللّٰہ تعالےٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور ہر حالت میں راضی بقضا ہوگا۔ اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہے گا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا + ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کرے گا۔ اور قال اللّٰہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا + ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دے گا۔ اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا + ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا + نہم یہ کہ عام خلق اللّٰہ کی ہمدردی میں محض للّٰہ مشغول رہے گا۔ اور جہانتک بس چل سکتا ہے۔ اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا + دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للّٰہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تاوقت مرگ قائم رہے گا۔ اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو +

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفیٰ ما را امام و پیشوا

اندریں دیں آمدہ از مادریم
ہم بریں از دار دنیا بگذریم

آں کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست

آں رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او باشیر شد اندر بدن
جاں شد و باجاں بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام

ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آں نہ از خود از ہماں جائے بود

اقتدائے قول او در جان ماست
ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست

از ملائک وز خبرہائے معاد
ہرچہ گفت آں مرسل رب العباد

آں ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آں مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اند و راست
منکر آں مورد لعن خداست

معجزات انبیائے سابقین
آنچہ در قرآں بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیاست

یک قدم دوری ازاں عالی جناب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

(بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پرائیٹر و پبلشر کے حکم سے چھپ کر شائع ہوا)

اخبار قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ بفضلہ تعالےٰ بخیریت ہیں۔ درس قرآن شریف ہوتے ہیں + اہل بیت حضرت مسیح موعود میں ہر طرح سے خیریت ہے + حضرت نواب صاحب مالیر کوٹلہ گئے ہوئے ہیں + گزشتہ دنوں میں یہاں چند ایک نکاح ہوئے + حافظ محمد جمال صاحب کا نکاح دختر حافظ سید تصور حسین صاحب مہاجر سے + میاں محمدجی صاحب مولوی فاضل کا نکاح دختر ماسٹر محمد اسمٰعیل صاحب سیالکوٹی کے ساتھ۔ شیخ رحیم بخش صاحب نو مسلم کا نکاح ایک نو مسلمہ کے ساتھ جو پہلے عیسائی رومن کیتھلک تھی اور اس وقت اس کا نام لسبن تھا۔ اس ہفتہ میں یہاں خوب بارش ہوئی گزشتہ جمعہ کا خطبہ حضرت صاحبزادہ بشیر الدین محمود احمد صاحب نے پڑھا +

تحفۂ بنارس چھپ کر طیار ہو گیا ہے۔ یکم فروری ۱۹۱۲ء کو شائع ہوگا +

قیمت مجلد قسم اول ۷ ر قسم دوم ۵ ر بے جلد ۴ ر فی نسخہ +

کاتب ہمارے پاس دو کاتب بہت اعلےٰ لکھنے والے ہیں۔ کوئی صاحب کچھ لکھوانا چاہیں تو اپنا مضمون یہاں بھیج کر لکھوا سکتے ہیں۔ اُجرت لکھوائی لاہور کی نسبت ارزاں ہوگی +

درخواست جنازہ اکبر علیخاں صاحب شاہجہانپوری سے اپنے والد مرحوم جناب حسن علیخاں صاحب احمدی کے واسطے احباب سے درخواست دُعائے جنازہ کرتے ہیں +

ایک نیک رُوح شیخ رحیم بخش صاحب نو مسلم کی اہلیہ مرحومہ الفت صاحبہ کس صدق و ثبات کے ساتھ کلمہ طیبہ پڑھتے ہوئے قادیان میں فوت ہوئی تھیں۔ ان کی والدہ جو اب تک عیسائی ہیں ایک خط میں شیخ صاحب موصوف کو اطلاع کرتی ہیں کہ میں نے اکثر مرحومہ کو خواب میں بہشت میں خوبصورت لباس پہنے سُرخ رو دیکھا ہے۔ سچ ہے۔ نیک روحیں بعد وفات بھی اپنے اقرباء اور دیگر لوگوں کو نیکی کے راہ کی طرف تحریک کرتی ہیں +

بیعت قاضی سید مہدی حسین صاحب زمیندار کرانواں حضرت صاحب کی بیعت میں داخل ہو چکے ہیں اور ان کی خواہش ہے کہ ان کا نام جلد درج اخبار کیا جاوے +

گل صد برگ یعنی صد رباعیات از تراوش فکر جناب شمس العلماء مولوی محمد یوسف جعفری صادق پوری عظیم آبادی۔ المتخلص بہ رنجور کا ایک نسخہ ہمارے پاس برائے ریویو آیا ہے۔ نہ میں شاعر ہوں اور نہ میرے پاس شاعرانہ داد و دہش کا سامان۔ ریویو کیا۔ ویو بھی کارے دارد والا معاملہ ہے لہذا دو رباعیوں کے درج کرنے پر اکتفاء کرتا ہوں۔ ناظرین خود ملاحظہ فرماویں۔ اور غور کریں تو سُن لیں۔ میرے بولنے کی ضرورت نہیں +

صد حیف دلوں میں نورِ ایماں نہ رہا۔ اور ہاتھوں میں توحید کا داماں نہ رہا
خندق میں شرک کے مسلماں گرے۔ جب انکے گھروں میں درس قرآں نہ رہا

نادار سمجھتے ہیں امیروں کو خوش۔ زردار سمجھتے ہیں فقیروں کو خوش
لیکن رنجور میں نہیں کہہ سکتا۔ ہرگز قفسِ تن کے اسیروں کو خوش

اس میں شک نہیں کہ دردِ دل کے بغیر اعلےٰ مطالب خوشنما لڑیوں میں نہیں پروئے جا سکتے۔ مگر تعجب ہے کہ جس نے پرو لئے وہ بھی پھر رنجور کیوں ہے؟ یہ قیمتی تحفہ اعلےٰ کاغذ پر نہایت خوشخط چھپا ہوا جناب مولوی صاحب موصوف سے کونسل ہوس اسٹریٹ ۱ بورڈ آف ایگزامنرس آفس کے پتہ پر بقیمت ۸ ر مل سکتا ہے +

تحفۃ النساء میں ضروری قواعد شادی۔ لڑکیوں کے پلنے۔ جوانی اور خوبصورتی کے قیام کے طریقہ۔ زوجہ اور ماں کے فرائض۔ حمل و وضع حمل کا بیان۔ حاملہ کی حفظِ صحت کی ہدایات۔ دائی کے فرائض بچوں کی قدرتی اور مصنوعی غذا۔ بچوں کا طریقہ پرورش عورات کے امراض مخصوصہ معہ علاج درج ہیں۔ ہر قابل اور بالغ مرد اور عورات کا اسکو پڑھنا ضروری ہے +

خلیفۃ المسلمین مولانا حکیم نور الدین صاحب دام برکاتہم رقم فرماتے ہیں۔ اکثر حمل کی بیماریاں اسمیں بیان کر دی ہیں۔ بعد وضع حمل کی بیماریوں پر بہت کچھ روشنی ڈالی ہے۔ بچہ کے متعلق بہت ہدایات مفیدہ دی ہیں تحفۃ النساء کو شائع کرنا بہت مفید ہے + **قیمت** ۱۲ ر ملنے کا پتہ ڈاکٹر ح۔ بس حسین صاحبہ۔ امرت سوڈہاب کھٹیکاں

فتوح الرحمٰن ملبار کے فاضلِ اجل مولوی احمد بن علی الحاجی کی تازہ تصنیف سلسلہ احمدیہ کی تائید میں عمدہ نظم کا ایک عربی مختصر مجموعہ ہے۔ خدا کی قدرت کہ عقاب نے کہاں آشیانہ بنایا ہے؟ ایسے ملک میں جہاں کہ لوگ اردو فارسی ہندی زبان سے بالکل ناآشنا ہیں۔ بدر ایجنسی قادیان سے یہ کتاب مل سکتی ہے۔ جماعت احمدیہ کو ملک ملبار میں دیکھ کر بے اختیار زبان سے یہ شعر نکلتا ہے۔

حسن زبصرہ۔ بلال از حبش۔ سُہیل از روم
زخاکِ مکہ ابوجہل این چہ بوالعجبیست

قیمت کتاب صرف ۱ ر +

مختصر فہرست کتب دوکان محمد یٰسین تاجر کتب قادیان۔ ضلع گورداسپور

- نور القرآن۔ حصہ اول مصنفہ حضرت مسیح موعودؑ ۲ ر
- اعجاز احمدی " " ۳ ر
- شہادت القرآن علیٰ نزول المسیح " ۴ ر
- محمود کی آمین ۔ ر
- سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب " ۲ ر
- نظم براہین احمدیہ حصہ پنجم " " ۱ ر
- ظہور المسیح مصنفہ اکمل صاحب ۶ ر
- کرامات المہدی ۱ ر
- تعلیم المہدی ۱ ر
- تبلیغی کارڈ۔ نظم مسیح موعود۔ فی سیکڑہ ۶ ر

بنگال کی دلجوئی دوستوں کے خطوط گزشتہ دو ہفتہ سے آرہے ہیں لیکن چونکہ مطبع والے نے طبع میں تاخیر کر دی۔ اس لئے میں تعمیل نہ کر سکا۔ اب تین دن تک میں بھیجنے کے قابل ہو جاوے گا۔ احباب مجھے جلدی اطلاع دیں۔ جنکو اس رسالہ کی بغرض اشاعت ضرورت ہو۔ انگریزی ترجمہ فروری میں شائع ہو جاوے گا۔ بنگالی کا چھاپنے کا انتظام بھی بنگال میں ہی کیا گیا ہے۔ اس لئے شاید تاخیر ہو۔ لیکن آخر فروری تک بنگالی ترجمہ بھی نکل جاوے گا۔ اس کارِ خیر میں احباب میرے ساتھ امداد کے لئے شریک ہوں +

کمال الدین وکیل ۲۲ جنوری ۱۹۱۲ء

ضرورتِ ملازم ایک صاحب حیات محمد نام ساکن سنگرور [illegible] +

لفظوں کو مقدم کر لیا کرو۔ قرآن شریف کے سمجھنے کے لئے اول قرآن شریف ہی کو پڑھو۔ اس کی آیات دوسری جگہ تواتر معنے بیان کرتی ہیں۔ میں نے دیکھا ہے کہ قرآن مجید جب ایک بات کہتا ہے تو بیس مقامات تک بھی اس کی تشریح کرتا ہے۔ دس جگہ اور سات جگہ تو عام ہے۔ کیونکہ **سات کا عدد** بھی کامل ہے بعض آیات ایسی بھی ہیں کہ میں ان پر سالہا سال غور کرتا رہا کہ قرآن شریف میں کہاں تشریح کی ہے اور پتہ نہ ملا۔ مگر جب خدا تعالے نے وہ پردہ اٹھایا تو دیکھا کہ ۲۰ سو جگہ تک بیان کیا ہے۔ پھر اس کے بعد دوسرا ذریعہ یہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے عملدرآمد ہیں۔ دیکھو وہاں بھی قرآن کریم کی تفسیر ملے گی۔ مثلاً صلوٰۃ اور زکوٰۃ کے الفاظ قرآن مجید میں آئے ہیں۔ اب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا عملدرآمد تمہیں بتائے گا کہ ان الفاظ کا کیا مفہوم ہے۔ ہمارے بعض دوستوں کو بھی اس قسم کا ابتلا آیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ قرآن شریف میں نماز۔ حج وغیرہ دکھاؤ۔ میں نے کہا کہ پہلے گھوڑے اور خچر میں امتیاز بتاؤ۔ پھر البغال والحمیر میں تفرقہ کر کے دکھاؤ۔ میں نے ان کے لئے بہت دعا کی۔ اور خدا تعالے نے ان کو سمجھ دی اور یہ ابتلا جاتا رہا۔ میں نے ان دوستوں سے کہا کہ جب تم بغال اور حمیر میں فرق کرنے کے لئے انکو دیکھتے ہو تو کیوں تم اس شخص کی نماز نہیں دیکھتے جس پر قرآن نازل ہوا۔ ایک بات ابھی میری سمجھ میں آئی ہے کہ اگر قرآن مجید میں صلوۃ کی تفسیر ہوتی۔ تو وہ بھی عربی میں ہوتی۔ پھر ان لفظوں کے کئی کئی معنے کرتے اور کس قدر مشکلات پیدا ہوتیں پھر ایک اور نکتہ ہے۔ جب میں رامپور میں طالبعلم تھا کسی مقلد نے غیر مقلد کو کہا کہ نذیر حسین کے کیا معنے ہیں تو غیر مقلد طالبعلم نے کہا۔ اصل میں نذیر عبد حسین ہے لفظ عبد محذوف ہو گیا ہے۔ حالانکہ نذیر ان کا نام تھا اور حسین کا لفظ باظہار قومیت شامل کیا گیا۔ والا اسی طرح حذف مضاف سے عبد النبی بھی جائز ہو جاوے۔ کیونکہ بحذف مضاف عبد رب النبی ہو سکتا ہے۔ اور کہیں کنایہ وغیرہ نکالکر خدا جانے کیا کیا معنے کرتے۔ پس ہمارے مولیٰ نے کامل رحم فضل سے نماز پڑھوا کر دکھا دی۔ اور ایک لاکھ چوبیس ہزار صحابی نے دیکھ لی۔ حتی کہ یہود و نصاریٰ اور مجوس نے بھی نماز پڑھتے ہوئے دیکھ لیا۔ اب کسی اور معنے کی ضرورت نہیں۔ نہ تقدیم تاخیر۔ نہ کنایہ نہ حذف محذوف کی۔ گجرات کے ضلع میں **دنہ شاہی** ایک قوم ہے وہ **کام** (شہوت) **کرودہ** (غضب) لوبھ (حرص) موہ (بیجا محبت) ہنکار (غرور) کو چھوڑنے کا نام ہی نماز رکھتے ہیں یہاں ایک گلوسنہ ہے جب وہ جماعت میں نہ تھا تو کہتا تھا کہ یہ ہاتھ خود منارہ ہیں سر گنبد ہے اور آپ نماز ہیں۔ غرض اس قسم کی بیہودہ توجیہیں پیدا کر لیجاتی ہیں مسلمانوں پر یہ دکھ اور مصیبت کا وقت ہے ایسے وقت میں یاد رکھو کہ قرآن کریم کی تفسیر قرآن شریف اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عملدرآمد سے کرو۔ اور پھر تمام امت میں مشترک رنگ کو دیکھو۔ پھر **احادیث صحیحہ** کو پڑھو۔ ایک بڑی گندی قوم گزری ہے جو **احادیث کا انکار** کرتی ہے ایک نے یہ گندہ لفظ کہا اور بڑی جرأت سے کہا روات احادیث **شیاطین ہیں۔ وہ نہیں مرے گا جب تک خود شیطان نہ بن لے** +

وہ لوگ بڑے ہی محروم ہیں جو اس علم حدیث سے محروم ہیں میں بچپن سے ۷۵، ۷۶ سال کی عمر تک پہنچا ہوں اور میرا یہ تجربہ ہے کہ

علم حدیث کے بغیر دین آتا ہی نہیں

تم ہی بتاؤ جس نے علم حدیث پڑھا ہے اس کی گواہی حدیث کے متعلق ماننی چاہیئے یا اس کی جس نے یہ علم پڑھا ہی نہیں۔ پھر ایک اور طریقہ قرآن کریم کے فہم کا ہے جو میرے **ہادی** نے مجھے سمجھایا ہے میں نے ایک بار حضرت مرزا صاحب کے حضور عرض کیا کہ آپ کے طریق میں **مجاہدات کیا ہیں؟** فرمایا اگر شوق ہو ان مجاہدات کا جو ہمارے طریق میں ہیں تو ایک کتاب عیسائی مذہب کے رد میں لکھو۔ جب اس کتاب کے لکھنے کا ارادہ کر لیا تو ایک مسیحی کو مقرر کیا کہ جو جو اعتراض قرآن شریف پر رکھتا ہے لکھے اس نے ایک ہزار کے قریب اعتراض لکھ کر بھیجا۔ میں نے اس کے اعتراضوں کو پڑھ کر ساری بائبل کو کئی مرتبہ پڑھا اور نوٹ کرتا گیا (وہ بائبل کسی نے اب چرالی ہے) میں نے کل اعتراضات کے الزامی جواب نوٹ کر لئے اور پھر حقیقی جوابات کی طرف متوجہ ہوا۔ تو بعض اعتراضوں کے جواب سمجھ میں نہ آئے میں نے مرزا صاحب سے عرض کیا کہ بعض اعتراضوں کے جواب حقیقی نہیں ہو سکتے تو یا تو ان اعتراضات کا ذکر ہی نہ کریں یا الزامی جواب دیکر خاموش ہو جائیں۔ میرا ایک دوست تھا۔ اللہم اغفرہ و ارحمہ۔ مولوی عبد الکریم نام انہوں نے کہا کہ الزامی جواب پسند نہیں میں نے حضرت صاحب سے ذکر کیا۔ آپ کی عادت تھی کہ ہنستے ہنستے کپڑا منہ پر رکھ لیتے تھے۔ یہ سنکر فرمایا کہ **بڑی بے انصافی کی بات ہے کہ جس بات کو آپ کا قلب نہیں مانتا دشمن کو وہ آپ کیونکر منوائیں گے۔** اس بات کو سنکر میرا اعتقاد آپ کی نسبت بہت بڑھ گیا۔ کہ جب تک اس کا قلب مطمئن نہیں ہوتا۔ بات کرتا ہی نہیں اور مجھے بزور کہا کہ یہ بے انصافی ہے کہ جس بات کو خود نہ سمجھو دوسروں کو منواؤ۔ میں نے سمجھا کہ اس کا **ایمان بڑا عجیب** ہے اور یہی وجہ ہے جو ایک بات کو بیسیوں مرتبہ بیان کرتا ہے میں یہ سنکر خاموش ہو گیا اور دل میں آیا کہ پھر کیا کریں +

جب اٹھنے کے قریب ہوئے تو فرمایا کہ جو مقامات حل نہیں ہوتے ان کو خوشخط لکھ کر سامنے لٹکا لو۔ جب آمدورفت کے وقت ان پر نظر پڑے تو دعا کرو چند روز کے بعد انشاء اللہ وہ حل ہو جائیں گے۔ میں ان ایام میں **صوفیت سیکھتا** تھا میں نے سوچا کہ خوشخط لکھنا اور پھر سامنے لٹکانا تو مشکل کام ہے اس لئے دل ہی میں لٹکا دو۔ یہ میرا اپنا ذوق تھا۔ اب بھی یہ گر یاد رکھنے کے قابل ہے جو آیت سمجھ میں نہ آوے اس کو خوشخط لکھ کر سامنے لٹکا دو۔ اور دعا کرتے رہو اللہ تعالے کے فضل سے حل ہو جائے گی۔ غرض میں نے ان سوالات میں سے بعض کو اپنے دل پر لٹکا دیا۔ اور خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے انہیں حل کر دیا۔ انہیں سوالوں میں سے **والفجر** اور **والنجم** کی تفسیر ہے جو میں نے لکھی ہے اگر کوئی چاہے تو وہ سوال۔ جو وہاں ہیں اس کے حوالہ کر سکتا ہوں۔ غرض تم کو کوئی آیت سمجھ میں نہ آوے تو اس طریق سے کام لو اور جناب الہی میں گر پڑو۔ کہ تیری کتاب ہے میرے فہم میں یہ آیت نہیں آتی۔ دعاؤں میں لگے رہو اور منتظر رہو کہ کب اللہ تعالے سے انکشاف ہو جاتا ہے۔ کیا میں نے اس موقعہ پر اپنے معانی کو ترجیح دی ہے یا کسی تفسیر کی سفارش کی ہے بلکہ یہ چوتھا مرتبہ بتایا ہے کہ قلب مطہر لیکر جناب الہی میں گر جاؤ۔ یہ اصل میں فہم قرآن کریم کے۔ بات کچھ اور شروع کی تھی اور ذوق میں کہاں تک چلی گئی۔ میں نے یہ آیت پڑھی ہے۔ **یا ایہا الذین امنوا اتقوا اللہ حق تقاتہ ولا تموتن الا وانتم مسلمون۔** یاد رکھو آج کا دن کل کے دن کی آمد کی طیاری کرتا ہے اس وقت شام کی طیاری ہو رہی ہے یہ وقت جب تک نہ گزر جائے شام نہ ہو گی۔ مرتے وقت غشی بھی ہوتی ہے طب والے کہتے ہیں کہ اُس وقت غشی کی حالت ہوتی ہے جبکہ گھر والے پکارتے ہیں کہ تم نے مجھے پہچانا

حضرت خلیفۃ المسیح مدظلہ العالی کی تقریر

گزشتہ اشاعت سے آگے

اسی طرح پر جب میں مدینہ طیبہ میں گیا۔ تو ایک ترک کو مجھ سے محبت تھی اس نے کہا کہ اگر کوئی کتاب آپ کو پسند ہو تو ہمارے کتب خانہ سے لے جایا کریں گو ہمارا قانون نہیں ہے مگر آپ کے اس عشق و محبت کی وجہ سے جو آپکو قرآن کریم ہے آپ کو اجازت ہے۔ میں نے کہا کہ مسئلہ ناسخ و منسوخ کے متعلق کوئی کتاب دو۔ انہوں نے مجھے ایک کتاب دی جس میں ۶۰۰ آیتہ منسوخ لکھی تھی مجھے یہ بات پسند نہ آئی۔ ساری کتاب کو پڑھا اور مزا نہ آیا۔ میں اس کتاب کو واپس لے گیا اور کہا کہ میں جوان آدمی ہوں اور خدا کے فضل سے یہ چھ سو آیت یاد کر سکتا ہوں۔ مگر مجھ کو یہ کتاب پسند نہیں۔ وہ بڑا بڈھا اور ماہر تھا۔ اس نے ایک اور کتاب دی اس کا نام اتقان ہے اور ایک مقام اس میں بتا دیا۔ جہاں ناسخ و منسوخ کی بحث ہے۔ خوشی ایسی چیز ہے کہ میں نے ابھی پچاس والی کو پڑھا بھی نہیں مگر اسے لایا اور اس کو پڑھنا شروع کیا۔ اس میں لکھا تھا کہ ۱۹۔ آیتیں منسوخ ہیں۔ میں اس کو دیکھ کر بہت خوش ہوا کہ گویا بادشاہ ہو گیا۔ میں نے سمجھا کہ ۱۹ یا ۲۱۔ آیتیں، تو فوراً یاد کر لونگا۔ مجھے بڑی ہی خوشی ہوئی مگر مجھے کچھ ایسا قلب اور علم دیا گیا تھا کہ اس پر بھی وہ کتاب مجھے پسند نہ آوے۔ آخر میں نے کہا کہ یہ بھی پوری خوشی کا موجب نہیں پھر مجھے خیال آیا کہ پچاس روپیہ والی کتاب بھی تو پڑھ دیکھیں۔ اس کو پڑھا تو انہوں نے لکھا ہے کہ خدا نے جو علم مجھے دیا ہے اس میں ۵۔ آیتیں منسوخ ہیں۔ یہ پڑھ کر مجھے بہت ہی خوشی ہوئی۔ کہ اب کیا مشکل ہے۔ میں نے جب ان پانچ پر غور کی تو خدا تعالےٰ نے مجھے سمجھ دی کہ

ناسخ منسوخ کا جھگڑا ہی غلط ہے

کوئی پانچسو چھ سو بتاتا تھا۔ کوئی انیس اکیس کوئی پانچ اس سے معلوم ہوا کہ یہ تو صرف فہم کی بات ہے اور میں نے یہ قطعی فیصلہ خدا کے فضل سے کر لیا کہ ناسخ منسوخ کا علم صرف بندوں کے فہم پر ہے ان پانچ نے سب پر پانی پھیر دیا۔ یہ فہم جب مجھے دیا گیا۔ تو اس کے بعد ایک زمانہ میں میں لاہور کے اسٹیشن پر شام کو اترا بعض اسباب ایسے تھے کہ چینیاں والی مسجد میں گیا۔ میں شام کی نماز کیلئے وضو کر رہا تھا کہ مولوی محمد حسین بٹالوی کے بھائی علی محمد نے مجھ سے کہا کہ جب عمل قرآن اور حدیث پر ہوتا ہے تو ناسخ منسوخ کیا بات ہے میں نے کہا کچھ نہیں اگرچہ وہ پڑھے ہوئے نہیں تھے (عالم مراد ہے ایڈیٹر) گو میر ناصر کے استاد تھے۔ انہوں نے اپنے بھائی سے ذکر کیا ہوگا یہ ان دنوں جوان تھے اور بڑا جوش تھا۔ میں نماز میں تھا اور وہ جوش سے ادھر ادھر ٹہلتا رہا جب میں نماز سے فارغ ہوا تو کہا ادھر آؤ تم نے میرے بھائی کو کہدیا کہ **قرآن میں ناسخ منسوخ نہیں** ہاں نہیں ہے۔ تب بڑے جوش سے کہا کہ تم نے ابو مسلم اصفہانی کی کتاب پڑھی ہے وہ احمق بھی قائل نہ تھا۔ میں نے کہا پھر تو ہم دو ہو گئے۔ پھر اس نے کہا کہ سید احمد کو جانتے ہو مراد آباد میں صدر الصدور ہے میں نے جواب دیا کہ میں رامپور لکھنؤ اور بھوپال کے عالموں کو جانتا ہوں۔ ان کو نہیں جانتا۔ اس پر کہا کہ وہ بھی قائل نہیں۔ تب میں نے کہا بہت اچھا ہم اب تین ہو گئے کہنے لگا کہ یہ سب بدعتی ہیں۔ امام شوکانی نے لکھا ہے کہ جو نسخ کا قائل نہیں وہ بدعتی ہے میں نے کہا تم دو ہو گئے۔ میں ناسخ منسوخ کا ایک آسان فیصلہ آپ کو بتاتا ہوں تم کوئی آیت پڑھ دو۔ جو منسوخ ہو۔ اس کے ساتھ ہی میرے دل میں خیال آیا کہ اگر یہ ان پانچ آیتوں میں سے کوئی پڑھ دے تو کیا جواب دوں۔ خدا تعالےٰ ہی سمجھائے تو بات بنے اس نے ایک آیت پڑھ دی میں نے کہا کہ فلاں کتاب نے جسکے تم بھی قائل ہو اس کا جواب دیدیا ہے کہنے لگا ہاں پھر میں نے کہا اور پڑھو تو خاموش ہی ہو گیا۔ علما کو یہ وہم رہتا ہے ایسا نہو ہتک ہو اس لئے اس نے یہی غنیمت سمجھا کہ چپ رہے۔

بھیرہ میں ایک شخص نے نسخ کا مسئلہ پوچھا۔ میں نے اپنے فہم کے مناسب جواب دیا کہ پانچ کے متعلق میری تحقیق نہیں تو اس دوست نے کہا آپ ان پانچ پر نظر ڈال لیں میں نے تفسیر کبیر رازی میں بتفصیل ان مقامات کو دیکھا تو تین مقام مجھے خوب سمجھ میں آگئے۔ اور دو سمجھ میں آئیں۔ تفسیر کبیر میں اتنا تو لکھا ہے کہ شدت اور خفت کا فرق ہو گیا۔ غرض میں ان کتابوں کو پڑھتا ہوں مگر تعاون علی البر کے لئے۔ نہ اس محبت اور جوش سے جو **مجھے پیارے کی پیاری کتاب سے ہے**۔ پھر میں ایک دفعہ ریل میں بیٹھا ہوا ایک کتاب پڑھ رہا تھا جیسے بجلی کوند جاتی ہے میں نے پڑھا کہ فلاں آیت منسوخ نہیں ہے میں بڑا خوش ہوا کہ اب تو چار حل ہو گئیں صرف ایک ہی رہ گئی۔ بڑی بڑی کتابوں کا تو کیا ذکر میں چھٹ بھیون کی بھی پڑھ لیتا ہوں مگر اسی غرض تعاون علی البر کے لئے۔ اس طرح پر ایک آن میں وہ پانچویں بھی حل ہو گئی اور اس طرح پر

خدا کے فضل سے مسئلہ ناسخ منسوخ حل ہو گیا

میرے دماغ کو اللہ تعالےٰ نے ترتیب کو محفوظ رکھنے والا بنایا ہے اگرچہ مجھے اب بھی زخم ہے مگر دماغ پر اس کے سبب صدمہ نہیں اسلئے میں اصل مطلب کی طرف آ کر کہتا ہوں کہ میں تفسیروں اور کتابوں سے تعاون علی البر کر لیا کرتا ہوں۔ دوسری بات یہ بھی کہ ہر چہ گیرد علتی علت شود کے موافق الفاظ کے معانی بگڑ گئے ہیں انہیں سے **کلمہ** کے معنے سنائے جو درسی کتابوں کے نصاب میں بھی بگڑ گئے اور گورنمنٹ نے بھی غلط ہی رہنے دیا۔ اس طرح پر ایک لفظ **الہام** کا ہے عجب لوگوں نے سمجھ رکھا ہے کہ جو دل میں آجاوے وہ الہام ہے ان معنوں کو اتنا وسیع کیا کہ برہم ازم کے ماننے والوں نے تمام انبیاء علیہم السلام کو نعوذ باللہ جھوٹا کہدیا کیونکہ وہ الہام کی حقیقت ہی نہیں سمجھے اور اسکے اسی مفہوم کو ایسا بگاڑا کہ نبی انہیں جھوٹے معلوم ہوئے۔ اور کہدیا کہ نعوذ باللہ انبیاء علیہم السلام نے صرف لوگوں کو ڈرانے کے لئے الہام کی عظمت بیان کی ہے والّا یہ بہت معمولی بات ہے جو دل میں آجاتی ہے وہی الہام ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ایک بڑے آدمی کی میں نے کتاب پڑھی وہ بات بات پر کہتا ہے **ھٰذا ما الھمنی ربی** اور پھر لکھ کہ

زجبرئیل امین قرآن بہ پیغامے نمے خواہم

یہ **برہموؤں کا مذہب** ہے۔ پرسوں ایک شخص نے ایک ترجمہ دیا۔ لکھا تھا نعوذ باللہ **الہامی ترجمہ** ہے ایک ہزار نسخہ چھاپا ہے خریدا جاوے میں نے محض اس خیال پر کہ ایک دوست لایا ہے (میرے خیال میں وہ درست ہے) اس کو پڑھ لیا۔ **میں اپنے کسی دوست کو اجازت نہیں دیتا کہ کوئی اسے پڑھے** میرا پڑھنا تعاون علی البر کے طور پر ہے اس میں **ما انزل علی الملکین** میں **ملکین** کے معنے **شیطان** کیا ہے اور دلیل یہ دی ہے جیسے ہماری زبان میں لچے کو **حضرت** کہتے ہیں یہ دونوں باتیں غلط ہیں اور خطرناک غلط ہیں اگر **ملک** کا یہی ترجمہ ہے تو امنوا باللہ وملائکتہ کے کیا معنے ہونگے ہمارا وہ دوست اس مجلس میں ہے تو اس پر غور کرے کہ اس الہامی ترجمہ والے نے خدا سے ذرا بھی خوف نہ کر کے ہاروت ماروت کو **شیاطین** کہا ہے اور پھر اس کا نام الہام رکھا ہے میں نے جب اس ترجمہ میں یہ پڑھا تو میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ پیچھے میں نے سمجھا کہ اس کے متعلق **تبلیغ** کر دوں۔ اس لئے میں کھول کر کہتا ہوں کہ اس ترجمہ کو ہرگز ہرگز نہ پڑھو **ملک** کا ترجمہ فرشتہ ہی ہے۔ اور حضرت کا ترجمہ بے ایمان کرنا یہ بھی جہالت کی بات ہے پس تم کو چاہیئے کہ الفاظ کے معانی کرنے میں خدا تعالےٰ سے ڈرتے رہا کرو۔ اور قرآن شریف کے

الفاظ کے معانی میں لحاظ رہے اور قرآن کریم کے فہم کے بعض گر

امر بالمعروف اسی قرآن مجید کے ارشاد کے نیچے ہے پس میں ان نوجوانوں کو اب بھی کہوں گا کہ

لڑائی کا فکر نہ کرو ہماری بددعا نہ لو۔ دعائیں لو

کوئی ایسی بات منہ سے نہ نکالو جس سے جھگڑا پیدا ہو اور تفرقہ بڑھے۔ یاد رکھو میں پھر کہتا ہوں۔ باہم جھگڑا کروگے تو قرآن مجید کے اس فتوے کے نیچے آجاؤ گے۔ **فتفشلوا و تذھب ریحکم**۔ تم پھسل جاؤ گے اور تمہاری ہوا نکل جائے گی۔ اس لئے **توبہ کرلو**۔ اس میں تمہارا بھلا ہے +

بعض لوگ نکمے جھگڑے کرتے ہیں۔ ایک نے آکر سنایا کہ سیالکوٹ کی جماعت نے کہا کہ نور دین نے **اتنے مسئلے اُڑا دیئے**۔ ان میں سے ایک یہ بھی کہ **نور دین جہراً بسم اللہ نماز میں نہیں پڑھتا**۔ ایسا ہی کل میرا ایک دوست آیا کہ جہراً بسم اللہ پڑھی تو پشاور کے قاضی نے کہا کہ احمدیوں کی نمازیں تو ٹھیک ہوتی ہیں مگر جہراً بسم اللہ درست نہیں۔ یہ نکمے جھگڑے ہیں۔ سیالکوٹ کا اگر کوئی بیٹھا ہے تو وہ اب توبہ کرلے اور استغفار کرلے یہ مسئلے جھگڑے کے نہیں ہیں۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین بسم اللہ جہراً اور خفاءً پڑھتے تھے۔ میری اپنی تحقیق ہے۔ جہراً پڑھنے والے تھوڑے ہیں۔ خفاءً پڑھنے والے بہت ہیں۔ میں **عبد الکریم** مرحوم سے خدا کے لئے محبت رکھتا تھا اور اس کے پیچھے نہایت **ذوق** سے نماز پڑھتا تھا اور میں اس کے جہر پر بھی فدا تھا۔ اور میں نے حضرت صاحب کے پیچھے بھی نماز پڑھی ہے تم میں سے ہی بعض نے پڑھی ہوگی کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ **حضرت صاحب** جہراً بسم اللہ پڑھا کرتے تھے؟ پھر میں نے حضرت صاحب کے سامنے بھی نمازیں پڑھائی ہیں اور بہت پڑھائی ہیں اور تم میں سے بہتوں نے پڑھی ہیں کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ میں اسوقت بھی اسی **طرح نماز نہ پڑھاتا تھا**؟ اب ان کے بعد بسم اللہ کے جہراً پڑھنے یا نہ پڑھنے پر بحث کرتے ہو۔ اور پھر اس بحث میں پڑھتے پڑھتے ایسے لفظ بولدیتے ہو۔ دیکھو

میں خلیفۃ المسیح ہوں اور خدا نے مجھے بنایا ہے

میری کوئی خواہش اور آرزو نہ تھی اور کبھی نہ تھی۔ اب جب خدا تعالےٰ نے مجھے یہ **ردا پہنا دی ہے** میں ان جھگڑوں کو ناپسند کرتا ہوں اور سخت ناپسند کرتا ہوں میں نہیں چاہتا کہ تم میں ایسی باتیں پیدا ہوں جو تنازع کا موجب ہوں۔ اس لئے میں اس خیال سے کہ

سرچشمہ شاید گرفتن بہ میل ؎ چو پُر شد نشاید گزشتن بہ پیل

اس قسم کے نکمے جھگڑوں کو روکنا چاہتا ہوں۔ تم کو کیا معلوم ہے کہ قوم میں تفرقہ کے خیال سے بھی **میرے دل پر کیا گزرتی ہے**؟ تم اس درد سے واقف نہیں تم اس تکلیف کا احساس نہیں رکھتے جو مجھے ہوتی ہے۔ میں یہ چاہتا ہوں اور خدا ہی کے فضل سے یہ ہوگا کہ **میں تمہارے اندر کسی قسم کے تنازعہ اور تفرقہ کی بات نہ سنوں**

بلکہ میں اپنی آنکھوں سے دیکھوں کہ تم اللہ تعالےٰ کے اس ارشاد کا عملی نمونہ ہو۔ **واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً ولا تفرقوا** دیکھو ایسے چھوٹے چھوٹے مسئلوں پر یقین کے ساتھ پہنچنا تم میں سے بہتوں کو نصیب نہیں ہوسکتا۔ صحابہ کے آثار پڑھو۔ کم از کم موطا امام محمد اور آثار امام محمد ہی کو پڑھ لو۔ صحابہ ایسے مسائل جزویہ میں اپنے ذوق کے موافق ترجیح دیتے تھے مگر یہ مسائل ان میں اختلاف کا باعث نہ ہوتے تھے۔ میں پھر تمہیں کہتا ہوں جو سنتا ہے وہ سن لے اور دوسروں کو پہنچا دے کہ

جھگڑا مت کرو ہم مرجائینگے پھر تمہیں بہت سے موقعہ جھگڑنے کے ہیں !!!

تم سمجھتے ہو میں حضرت ابوبکرؓ کی طرح آسانی سے **خلیفہ** بن گیا ہوں؟ تم اس حقیقت کو سمجھ نہیں سکتے اور نہ اس دکھ کا اندازہ کرسکتے ہو اور نہ اس بوجھ کو سمجھ سکتے ہو جو مجھ پر رکھا گیا ہے۔ یہ خدا کا فضل ہے کہ میں اس بوجھ کو برداشت کرسکا۔ تم میں سے کوئی بھی نہیں جو اس کو برداشت تو ایک طرف محسوس بھی کرسکے۔ کیا وہ شخص جس کے ساتھ لاکھوں انسانوں کا تعلق ہو آرام کی نیند سو سکتا ہے؟ اتنے بڑے کنبہ کے آدمی کی جو حالت ہوسکتی ہے اس کا قیاس تو کرو۔ پھر میری حالت کو دیکھو اور سمجھ لو کہ مجھے تمہاری بھلائی کے لئے کیا کرنا پڑتا ہے

حضرت صاحب توبہ کی بیعت لیتے تھے میں نے ایک مرتبہ عرض کیا کہ بیعت ارشاد کیوں نہیں لیتے فرمایا

میں شکر کرتا ہوں کہ توبہ ہی کرلیتے ہیں

پس تم میری اس نصیحت کو یاد رکھو میں تمہارے بھلے کیلئے کہتا ہوں کہ کوئی ایسی بات نہ کرو جس سے ذرا بھی **تفرقہ** کا احتمال ہوسکے میری توجہ اور **عقد ہمت** کو اسی میں لگا رہنے دو۔ دوسری طرف متوجہ ہونے دو اس میں تمہارا **بھلا ہوگا**

عبد اللہ تیماپوری کا ایک ابتلاء ہے مجھے دکھایا گیا اور وہ مجنون ہے۔ میں نے اس کو یہ کہدیا۔ اس نے کہا پھر توجہ کرو تب میں نے اس کو کہا کہ یہ اللہ تعالےٰ کے حضور **بے ادبی** ہے۔ مجھے اب توجہ کرنے کی ضرورت نہیں اس پر اس نے کہا کہ **ہاں اگر میں روزہ رکھوں جنون ہو جاتا ہے**۔ پھر اس نے میرے ہاتھ پر بیعت کی اور اللہ تعالےٰ نے میرے دل میں ڈالا میں نے اس سے **بیعت ارشاد** لے لی اور اس نے بیعت ارشاد کرلی۔ اس کے بعد اس نے ایک کتاب لکھی اور میرے پاس لایا۔ اور کہا کہ یہ مجھ کو براہ راست ملا ہے۔ میں نے کہا تم نے میرے ہاتھ پر بیعت کی اور کیا وہ بیعت ارشاد نہیں ہے؟ آخر اس نے اقرار کیا تب میں نے کہا اب تم پر اللہ تعالےٰ کی طرف سے حجت پوری ہوگئی۔ اب وہ لکھتا ہے کہ میں تمہیں **خلافت سے معزول کرتا ہوں**۔ پھر یہاں تک ہی بس نہیں کی بلکہ کہتا ہے کہ حضرت صاحب نے بھی مجھے شناخت نہیں کیا۔ اور اسی وجہ سے ان کی عمر میں ۱۵ سال کی کمی ہوگئی۔ پھر یہ دعوےٰ کیا ہے کہ حضرت صاحب کی تعلیم کمزور تھی۔ پھر اپنے دعوےٰ کے ثبوت میں کہا کہ مجھ میں چالیس آدمی کی قوت ہے اور جو کوئی میری بیعت کرے اس میں پندرہ آدمی کی قوت آجاتی ہے۔ حافظ روشن علی نے ہاتھ پکڑا تو چلا اُٹھا اور کہا کہ میری غلطی تھی۔ اس قوت سے مراد روحانی **قوت تھی**۔ +

یہ ایک ابتلاء ہے مجھے خدا تعالیٰ نے اسکو مجنون دکھایا ہے ان دعاوی کے ساتھ وہ اپنے آپ کو پیش کرتا ہے بعض لوگ معذور ہیں جیسے شیخ نور احمد وہ رات کو کچھ لکھتا ہے تو شیخ نور احمد کہدیتے ہیں کہ اسکو چھاپ دو۔ میں دوستوں کو حکم کرتا ہوں کہ ایسے لوگوں سے پرہیز کرو۔ اس قسم کے لوگوں کی ایک جماعت ہے جو ایسے دعوے کرتے پھرتے ہیں۔ ایک نے مجھے لکھا کہ اگر تم راستباز ہو تو مجھے اپنے جلسہ میں تقریر کرنیکی اجازت دو جب تک چاہوں بولتا رہوں۔ اور یہ بھی لکھا کہ تمہارا سر اس لئے کچلا گیا کہ اور کتابیں پڑھتے ہو۔ قرآن کو چھوڑ دیا ہے۔ میں نے اسکو لکھا کہ جب **قرآن مجید کے سوا کچھ نہیں اور ہر شخص کو اس کا فہم دیا جاتا ہے تو تم کیا سمجھانے آؤ گے**؟ پھر مجھے

نوٹ: شیخ نور احمد مالک ریاض ہند پریس امرتسر اور مولوی غلام رسول امرتسری نے تحریری طور پر حضرت خلیفۃ المسیح کے حضور توبہ کرلی ہے۔ ایڈیٹر +

ہے مرنے والا دیکھتا ہے مگر کہتا کچھ نہیں اس وقت وہ اسی غشی کی سی حالت میں ہوتا ہے پس جبکہ انسانی زندگی کا ہر لمحہ موت کے قریب کر رہا ہے تو انسان کو چاہیئے کہ اس کی طیاری کرے۔ اس لئے اس آیت میں یہ ہدایت کی ہے کہ **تقوےٰ اختیار** کرو۔ اور ایسا تقوےٰ جو تقوٰی اللہ کا حق ہے۔ اور یاد رکھو کہ تمہیں ایسی حالت میں موت آوے کہ تم مسلمان ہو۔ چونکہ انسان کو معلوم نہیں کہ موت کی گھڑی کس وقت آجاوے اس لئے اس آیت پر عملدرآمد اسی حالت اور صورت میں ہو سکتا ہے کہ انسان ہر وقت اللہ تعالےٰ کا فرمانبردار رہے۔ اور کامل متقی ہو۔ **تقوی اللہ کیا ہے؟** عقائد صحیحہ ہوں اور انکے عقائد کے موافق اعمال صالحہ ہوں تقوےٰ کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ انسان دکھوں سے بچ جاتا ہے اور سکھوں کو پالیتا ہے متقی اللہ تعالےٰ کا محبوب ہوتا ہے متقی کو تمام تنگیوں سے نجات ملتی ہے اس کو من حیث لا یحتسب رزق ملتا ہے متقی کی دعائیں قبول ہوتی ہیں متقی کے دشمن ہلاک ہوتے ہیں۔ اور وہ مقابلہ دشمن میں ممتاز ہوتا ہے متقی پر الٰہی علوم کھولے جاتے ہیں۔ پس میں بھی پہلی نصیحت یہی کرتا ہوں کہ **متقی بنو۔ متقی بنو** ہاں اللہ تعالےٰ کے لئے متقی بنو۔ اور تم اللہ تعالےٰ کے سچے فرمانبردار بنجاؤ۔ اور اسی **فرمانبرداری** پر تمہارا خاتمہ ہو۔ یہہ فرمانبرداری عجیب **نعمت** ہے۔ ابو الملتہ ابراہیم علیہ السلام پر تمام برکتیں اسی فرمانبرداری کی وجہ سے نازل ہوئیں۔ اذ قال لہ ربہ اسلم قال اسلمت لرب العالمین۔ اس لئے تم بھی اگر برکات **سماوی** سے بہرہ اندوز ہونا چاہتے ہو تو متقی بنو اور تقوےٰ کی حقیقت سچے **مسلمان** میں پیدا ہوتی ہے پس تم بھی مسلم بنو۔ اور مرتے وقت تمہارا خاتمہ **اسلام** پر ہو ✦

دوسری نصیحت۔ حبل اللہ کو مضبوط پکڑو اور تفرقہ نہ کرو

پھر فرمایا **واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً ولا تفرقوا** حبل اللہ کو مضبوط پکڑ لو اور سب کے سب ملکر مجموعی طاقت سے حبل اللہ کو پکڑو۔ اور تفرقہ نہ کرو۔ یہ **آیت** میں آج تم پر تلاوت کرتا ہوں اور پھر سناتا ہوں واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً ولا تفرقوا۔ تم خدا کی حبل کو ملکر مضبوط پکڑے رکھو۔ اسے چھوڑو نہیں اور اس سے جُدا نہو اور نہ باہم تفرقہ کرو۔ ایک مرتبہ مجھے ایک مدرسہ میں لڑکوں کو وعظ کرنے کے لئے کسی نے کہا میں نے اس سے پہلے رسہ کشی کی کھیل نہ دیکھی تھی اس روز لڑکے رسہ کشی کا کھیل کھیل رہے تھے ہر ایک طرف کے لڑکوں نے بڑا زور لگایا اور وہ کہتے تھے بلکہ زور لگاؤ جس طرف کے لڑکوں نے کمزوری دکھائی وہ ہار گئے۔ اس وقت مجھے اس آیۃ کی تفسیر معلوم ہوئی۔ دین اسلام میں یہ رسہ جس کو حبل اللہ کہا گیا ہے۔ **قرآن مجید** ہے۔ آریہ۔ برھمو۔ سناتن۔ مسیحی۔ دہریہ ملحد بھی اس رسہ کو زور سے کھینچ رہے ہیں اور زور لگا کر اپنی طرف لیجانا چاہتے ہیں۔ دوسری طرف تم نے اس **حبل اللہ** کو پکڑنے کا دعوےٰ کیا ہے پس تم اس دعوےٰ کو بلا دلیل نہ رہنے دو۔ اور **پوری طاقت** و ہمت اور یک جہتی سے اس کو مضبوط پکڑ کر زور لگاؤ۔ ایسا نہو کہ وہ مخالفین اسلام اس رسہ کو لیجائیں (خدا نہ کرے ایسا ہو) اس رسہ کو مضبوطی سے پکڑے رہنا کا مطلب یہ ہے کہ **قرآن مجید** تمہارا دستور العمل اور ہدایت نامہ ہو۔ تمہاری زندگی کے تمام مرحلے اس کی ہدایتوں کے ماتحت طے ہوں تمہارے ہر ایک کام ہر حرکت و سکون میں جو چیز تم پر حکمران ہو وہ خدا تعالےٰ کی یہ **پاک کتاب** ہو جو شفا اور نور ہے ✦

یاد رکھو۔ دنیا ایک مدرسہ ہے اس مدرسہ میں وُہی کامیاب ہونگے جو **حبل اللہ** کو ہاتھ سے نہ دینگے اور ملکر زور لگائیں گے۔ اس وقت بہت بڑی ضرورت ہے۔ کہ مسلمانوں میں **عملی زندگی** پیدا ہو۔ اور ان کے تفرقہ مٹ جاویں۔ میں پھر تمہیں اللہ کا حکم پہنچاتا ہوں سنو اور غور سے سنو!

واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً ولا تفرقوا

تیسری نصیحت

دیکھو! تفرقہ نہ کرو۔ اگر تفرقہ کرو گے تو جانتے ہو اس کا نتیجہ کیا ہوگا؟ یہ حبل اللہ تمہارے ہاتھ سے نکل جائیگی اور اس کے ساتھ ہی تم بھی بودے ہو جاؤ گے۔ خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ **ولا تنازعوا فتفشلوا وتذھب ریحکم**۔ تنازعہ کرو گے تو بودے ہو جاؤ گے اور تمہاری ہوا نکل جائیگی۔ پھر تمہارا جمع جتھا ٹوٹ کر قوت منتشر ہو جائے گی اور دشمن تم پر قابو پالینگے۔ ہاں اگر تنازعہ پیدا ہی ہو تو اس وقت تمہیں صبر سے کام لینا چاہیئے۔ اللہ تعالےٰ نے یہی ارشاد کیا ہے کیونکہ جب جھگڑا پیدا ہوتا ہے تو ایک طرف غضب آتا ہے۔ اگر دوسری طرف بھی اسی غضب سے کام لیا جاوے تو نتیجہ اس کے سوا نہیں ہوگا۔ کہ پھر اللہ تعالےٰ کے غضب کے نیچے آکر ہلاک ہو جاؤ گے۔ پس ایسے موقعہ کے لئے محض اپنے کرم اور غریب نوازی سے یہ تعلیم دی کہ صبر کرو۔ اگر صبر سے کام لو گے تو نتیجہ کیا ہوگا۔ ان اللہ مع الصابرین تنازع کے باطل کرنے کا یہی طریق ہے کہ صبر سے کام لو۔ انسان جب صبر کرتا ہے تو ایک **نور** اس کے قلب پر اُترتا ہے جس سے اس کو سکینت اور اطمینان حاصل ہو جاتا ہے اور وہ جوش کی آگ جو اس کے اندر بھڑکنے والی تھی بالکل ٹھنڈی ہو جاتی ہے۔ یہ ظہور ہوتا ہے۔ ان اللہ مع الصابرین کا۔ **خدا تعالےٰ** کی محبت اس طرح پر اپنا کام کرتی ہے اور پھر جس کے ساتھ خدا ہو اس کی **کامیابی** اور فتح میں کیا کلام

خدا داری چہ غم داری

انسان خدا کی محبت اگر چاہتا ہے تو اس کے لئے **لازمی شرط** یہی ہے کہ متقی بنو۔ اور پھر صبر کرے۔ مگر تم دیکھو کہ تم میں ادنیٰ ادنیٰ باتوں میں تنازع ہو جاتا ہے۔ یہاں ہمارا بازار ہے کتنی دُکانیں ہیں۔ اُن میں کتنا سودا ہے۔ میں تو جانتا ہوں اس کا نام بازار رکھنا بھی شرم ہے بہر حال جو کچھ بھی ہے ان گنتی کے دوکانداروں میں ہر ایک یہی سمجھتا ہے کہ جو سودا اس نے رکھا ہے کوئی دوسرا وہ نہ رکھے اور اسے ہی سارا نفع ہو۔ پھر جگہ پر جھگڑا ہوتا ہے ایک کہتا ہے مجھے یہ جگہ ملے دوسرا کہتا ہے مجھے دو۔ میں حیران ہو جاتا ہوں کہ یہ کیا کرتے ہیں۔ کیا ان کی غرض اتنی ہی ہے۔ وہ مجھ سے **پوچھتے** تو میں انہیں بتاتا۔ کہ اگر تم نفع چاہتے ہو تو خدا پر بھروسہ کرو کسی دوکان یا کسی سودے کو اپنا خدا نہ بناؤ۔ ان پر بھروسہ کرو گے تو ہلاک ہو جاؤ گے۔ نہ دنیا ہی کا فائدہ ہوگا اور دین بھی ہاتھ سے جائیگا۔ **نفع دنیا** اللہ تعالےٰ ہی کا کام ہے اور یہ اس کے فضل سے ملتا ہے ہاں تدبیر کرو۔ مگر اپنی تدبیروں کو خدا نہ سمجھ لو اور ان پر بھروسہ نکرو۔ تمہاری تجارتیں تمہارے لئے موجب برکت دین ہوں۔ وہ دُنیا کسی کام کی نہیں جو دین کو بگاڑ دے۔ کیا دُنیا میں پہلے سے ایسے تاجر موجود نہیں جنکو دین سے واسطہ نہیں۔ تم کوشش کرو اور خدا تعالےٰ سے توفیق چاہو کہ تمہاری تجارتیں بھی تمہارے لئے **دین** ہو جائیں ✦

پھر **بعض نوجوان** ہیں وہ جھٹ **تصنیف** کر دیتے ہیں حالانکہ ان میں وہ فہم وہ **فراست** نہیں ہوتی جو ایک کتاب کے لکھنے والے میں ہونی چاہئیے محض خیالات سے کچھ نہیں بنتا جب تک سچے **علوم** سے واقفیت نہو۔ اور پھر ایسی تصنیفیں ایک تفرقہ کا موجب ہو جاتی ہیں۔ تم کو اگر مشکلات پڑتے ہیں تو خدا تعالےٰ سے **توفیق مانگو** اور دُعاؤں سے کام لو ایک نے کہا کہ ہم سے **امر بالمعروف** میں اطاعت کی بیعت لی ہے۔ میں کہتا ہوں یہ بیعت میری ایجاد تو نہیں قرآن مجید بھی تو **تامرون بالمعروف وتنھون عن المنکر** پہنچاتا

ایڈیٹوریل

مسلمان دکھلاؤ صاحب ایڈورڈ گرنٹ سال نو کے اپنے پہلے مضمون کے سرے پر لکھتے ہیں ہے

غوغا تو ہو رہا ہے کہ مسلم ہیں خستہ حال
دکھلاؤ تو سہی کہ مسلماں ہیں کس طرف

ہم تو مسلمانوں کو نصیحت کرتے ہوئے کوئی ایسا لفظ لکھ یا کہہ بیٹھیں تو ہمارے خواجہ صاحب کے لکچر بند کرانے کی کوشش کی جاتی ہے اب دیکھئے ایڈورڈ گرنٹ کا کیا حال ہوتا ہے یا ہمارے اور ان کے کہنے میں کچھ فرق ہے تو امید ہے۔ کہ اس کا اظہار بھی کوئی صاحب کر ہی دینگے۔

امریکہ میں توحید خدا کا جب کوئی پیارا دنیا مین پیدا ہوتا ہے تو جن مقاصد کو لے کر وہ آتا ہے۔ ان کے پورا کرنے کے واسطے زمین و آسمان کے فرشتے اس کے معاون بنتے ہین اور پہلے سے ہی ایک ہوا ایسی چلنے لگتی ہے۔ جو اس باران رحمت کے قرب کی خبر دینے لگتی ہے۔ حال مین ہمارے پاس امریکہ سے ایک کتاب نام

The Message of
New Thought

دی میسج آف نیو تھاٹ آئی ہے۔ جسے ولیم واکر ایٹکنسن
William Walker Atkinson
نے تصنیف کیا ہے۔ اور امریکہ کی ایک کمپنی الیزبتھ ٹونے نے بقیمت ۱۲ء فی نسخہ (25 ¢) شائع کیا ہے۔

Elizabeth Towne Co.
Holyoke, Mass. U.S.A.

اس کتاب مین لکھا ہے کہ امریکہ مین موجودہ عیسائیت سے متنفر ہو کر ایک **خدا** کے عقیدہ کی بناء کے واسطے سنہ ۴۰-۱۸۳۰ء کے درمیان انجمنیں اور مجلسیں قائم کی گئیں۔ ظاہر ہے۔ کہ حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیدائش کے بھی وہی ایام تھے۔ پھر اس کتاب میں لکھا ہے۔ کہ انہین ایام مین یورپ امریکہ مین مسئلہ رفع روحانی پر بحث شروع ہوئی۔ کہ ہر ایک انسان کو روحانی رفع ہو سکتی ہے اس کتاب کے مصنف کا خیال ہے کہ امریکہ مین جو توحید کا خیال پیدا ہوا ہے۔ وہ ایک **ہندی** خیال ہے۔ یہ بات درست ہو یا نہ ہو اس سے اس نیک منظر کی قبل از وقت خوشبو آتی ہے جب کہ **نبی ہندی** کے غلام توحید کا ڈنکا امریکہ مین جا بجائین گے اور انشاء اللہ وہ وقت دور نہین کہ ایسا ہوگا مصنف موصوف اس بات پر بھی زور دیتا ہے اور وہ سچ کہتا ہے کہ ابتدائی عیسویت کے بعض فرقون کی تاریخ کا جب ہم ملاحظہ کرتے ہین۔ تو وہ بھی ہمارے ہمخیال ہے۔

بے پردگی کا نتیجہ اخبار آبزرور راوی ہے۔ کہ لنڈن کے ایک رسالہ مین ایک پادری صاحب شاکی ہیں کہ وہان کی لڑکیان ہندوستانی لڑکون پر پہلی ہی نگاہ میں عاشق ہو جاتی ہین اور پھر کوئی بات انہین ان کے مشرقی دوست سے علیحدہ نہین کر سکتی۔

پادری صاحب کو سوچنا چاہیئے کہ یہ سب بے پردگی کی خرابیون کا نتیجہ ہے۔ اسمین ہندی طلباء کا قصور نہین بلکہ یورپ مین تہذیب کا یہ منشاء ہے۔

ڈاک ولایت

پوپ صاحب آجکل یسوعیت کے صدر مقام روما کے صدر نشین پوپ صاحب کا نام پائس دہم ہے۔ پائس دہم کے متعلق ایک نامہ نگار نے رسالہ امریکن ریویو آف ریویوز مین ایک مضمون لکھا ہے اور پوپ نے زمانہ حال کی خرابیون پر جو ملامت مہذب دنیا کو کی ہے اس کا جواب دیا ہے لیکن دیگر معاملات مین پوپ کی تعریف کی ہے۔ وہ لکھتا ہے کہ پوپ کی احاطہ کے اندر مقفل رہنا بڑی ہے پوپ پر ایک مشقت ہے۔ اور اگر اسے اجازت ہو تو وہ بخوشی اپنے عہدے اور مقام پر جانے کو طیار ہوگا جہان وہ پوپ بننے سے قبل آزادی کے ساتھ زندگی گذارتا تھا۔ جب پوپ اپنے پرانے مقام سے پوپی مقام کو گیا۔ تو اس نے ریل کا ٹکٹ واپسی کا لیا تھا۔ اور جب اسے پوپ بن جانے کے سبب مجبوراً آئندہ وہین رہنا پڑا تو کتنے دن واپسی ٹکٹ کو نکال نکال کر حسرت سے دیکھا کرتا تھا امید ہے کہ اب پوپ صاحب کا وہان دل لگ گیا ہوگا۔ مگر اسطرح زبردستی سے کسی کو مقدس بنانے کا نہ کوئی فائدہ ہے اور نہ اسطرح کوئی مقدس بن سکتا ہے۔ شاید اٹلی والے ہر بات مین خواہ مخواہ کا جبر ہی جانتے ہین انھون نے پوپ بھی جبر سے بنایا اور ملک طرابلس بھی جبر سے چھیننا چاہتے ہیں

جاہل فرانس یسوعی اخبار سنڈے اہٹ ہوم مین ایک صاحب یسوعی ملک فرانس کی حکومت پر سخت ناراضگی کا اظہار کرتے ہین وہان کی گورنمنٹ کو جاہل تبلاتے ہین جس کی وجہ صرف یہ ہے کہ وہان کی حکومت نے ان کتابون کو سرکاری مدارس سے خارج کر دیا ہے جن سے دین یسوعی کی تعلیم ہوتی تھی وہ الہی کلام پورا ہو رہا ہے کہ مسیح موعود کے زمانہ مین دجال خود بخود پگھلنے لگے گا۔ اب پادری صاحبان ہزار ردّ مین اور سر پیٹین یہ صلیب کا منار تو اندر سے کھوکھلا ہو ہی گیا اور ہر وقت گرنے کو طیار ہے۔ یہ سچ ہے کہ حکومت فرانس نے مذہب کی سخت مخالفت کی ہے مگر جو مذہب ان کے ملک مین تھا وہ تھا ہی اس قابل کہ اُسے ملک بدر کیا جاوے تثلیث اور کفارہ کے بے معنے الفاظ کو کون عقلمند قبول کر سکتا ہے۔ نامہ نگار کی یہ بھی شکایت ہے۔ کہ خداوند یسوع کے لفظ کو نکال کر صرف خدا کا لفظ رہنے دیا گیا ہے اور در اصل بڑی شکایت اس کی یہی ہے کہ اس کے معبود کو چھوڑ کر خالص توحید کا ذکر کیوں کیا جاتا ہے اللہ تعالے نے کلام شریف مین جن لوگون کا ذکر کیا ہے۔ کہ اذا ذکر اللہ وحدہ اشمازت قلوب الذین لا یؤمنون بالآخرۃ ط واذا ذکر الذین من دونہ اذا ھم یستبشرون۔ ترجمہ۔ جب صرف اللہ ہی کا ذکر کیا جاتا ہے۔ تو وہ لوگ جو آخرت پر یقین نہین رکھتے اس سے نفرت کرتے ہین۔ اور جب اللہ کو چھوڑ کر اورون کا ذکر کیا جاتا ہے۔ تب وہ خوش ہوتے ہین۔ یہ نامہ نگار بھی ایسے ہی لوگون کی ایک مثال ہین۔ آجکل کے واعظین کی عادت ہے۔ کہ سامعین کو خوش کرنا ان کا مقصد ہوتا ہے (الا ماشاء اللہ) وہ طریق اختیار کرتے ہین۔ جس مین سامعین خوش ہو جائین۔ خالص توحید کا وعظ کیا جاوے اور ان باتون کو چھوڑ دیا جاوے۔ جنہین پہلے سے سامعین پسند کئے ہوئے ہوتے ہین تو پھر وعظ سننا تو درکنار الٹا ناراضگی کا اظہار ہو۔

جنگ بدر سے لے کر جنگ یرموک تک

۲۸۔ دلچسپ اور حیرت انگیز واقعات تاریخ اسلام کے ۶ رسالون مین شائع ہوئے ہین۔ پیرایہ نہایت ہی دلکش اور دلچسپ ہے۔ مسلمانون کا قومی فرض ہے کہ ان کا مطالعہ کر کے اپنے بزرگون کے نام کی قدر کرین اور ان سے مفید سبق حاصل کرین۔ کیون کہ ان کی آئندہ ترقی کا راز اسی مین مرکوز ہے۔ حجم ۲۸۸ صفحے۔ قیمت عہ

ملنے کا پتہ

منشی غلام قادر حکیم۔ ایڈیٹر تاریخ اسلام شہر سیالکوٹ

مراسلت

خلافت راشدہ

رسول کریم صلعم کے دو خطبے

فریقین شیعہ وسنی میں ویسے تو بڑے بڑے اختلاف پیدا ہوگئے ہیں۔ لیکن سب سے متہم بالشان اختلاف مسئلہ خلافت کے متعلق ہے۔ اس موضوع پر علمائے فریقین نے بڑی بڑی ضخیم کتابیں تصنیف فرمائی ہیں۔ جن کے مطالب پر حاوی ہونا بھی مشکل ہے۔ خاکسار نے بھی اپنی سمجھ کے مطابق اس مسئلہ پر غور کیا ہے۔ اور کئی دفعہ بنظر انصاف غور کیا ہے۔ خدا کے فضل وکرم سے ایسے دلائل بینہ پیدا ہوتے جاتے ہیں۔ جن سے خلافت راشدہ کی حقانیت اور آخرکار عقیدہ شیعہ کی کمزوری ہی ثابت ہوتی ہے۔ افسوس ہے کہ شیعہ صاحبان نے اپنی کتب معتبرہ کو بغور مطالعہ کرنا شاید عرصہ مدید سے ترک کردیا ہے۔ اور چند روایات رکیکہ پر ایسے ایمان لائے ہوئے ہیں کہ اسکے سوا وہ کسی ناصح مشفق کی آواز کو سننا ہی پسند نہیں کرتے۔ جو صاحب آبائی تقلید میں مرمٹے ہیں اُن کا تو ذکر نہیں لیکن جنھوں نے خدا کے فضل سے علم وعقل سے کافی حصہ لیا ہے۔ تعجب ہے کہ وہ بھی حق وباطل کی تمیز کی طرف توجہ نہیں فرماتے ہیں۔ منجملہ بہت سے دلائل وشواہد کے جو خاکسار نے اس اختلاف عظیم کو مٹانے کے واسطے کتب شیعہ سے تلاش کئے ہیں۔ بطور نمونہ ذیل میں حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے دو خطبات ہدیہ ناظرین کرتا ہوں۔ اگر انصاف سے مطالعہ کیا جائے تو عجب نہیں کسی سعید الفطرۃ کو نور ہدایت نصیب ہو جائے +

پہلا خطبہ۔ یہ درحقیقت وہ پہلا خطبہ ہے جو آنحضرت صلعم نے خدا کے پہلے گھر یعنے مکہ میں سب سے پہلے مکہ والوں کو خاص طور پر متوجہ کرکے علی الاعلان ارشاد فرمایا +

اے گروہ قریش واے طوائف عرب شمارا میخوانم بسوئے شہادت بہ وحدانیت خدا۔ وایمان آوردن بہ پیغمبری من۔ وامر میکنم شمارا بآن میخوانم تا پادشاہان عرب گردید و گروہ عجم شمارا فرمانبرداران گردند و در بہشت پادشاہان باشید۔ پس قریش استہزا کردند۔ الخ حیٰوۃ القلوب جلد ۲ باب ۲۳ بیان مبعوث گردیدن آنحضرت صفحہ ۲۵۵ روایت معروضہ کے ابتدا میں یہ عبارت ہے و در حدیث صحیح از حضرت امام محمد باقر علیہ السلام منقول است +

ترجمہ خطبہ۔ اے قریش کے گروہو اور اے عرب کے قبیلو۔ میں تم کو دعوت کرتا ہوں طرف گواہی دینے اوپر خدا کے واحد ہونے اور میری پیغمبری پر ایمان لانے کے۔ اور حکم دیتا ہوں تم کو کہ ترک کرو بُت پرستی کو۔ اور قبول کرو میری ہدایت کو جسکی طرف تم کو دعوت کرتا ہوں۔ تاکہ تم عرب کے بادشاہ بن جاؤ۔ اور عجم کے گروہ تمہارے تابعدار بن جائیں اور بہشت میں بادشاہ بن جاؤ۔ پس قریش نے ہنسی اڑائی +

ناظرین بالتمکین۔ حضرت سرور عالم ہادی اُمم خاتم النبیّن (فداہ روحنا) کی یہ پہلی آواز ہے۔ جو عرب کے جہالت پرست اور قریش کے مغرور سرداروں کو آپنے اُسوقت سُنائی جب آپ کا کوئی یاور ومددگار نہ تھا۔ آپ مُرسل من اللہ اور مخبر صادق اور بشیر ونذیر بنی ہونیکی حیثیت میں اپنی قوم کو بُت پرستی جیسی قدیم اور مرغوب عادت کو ترک کرنے اور جدید تعلیم توحید باری تعالےٰ ورسالت کے قبول کرنے کی دعوت وہدایت فرماتے ہیں۔ اور اس کا اجر وثواب یہ فرماتے ہیں۔ کہ تم عرب وعجم کے مالک بنجاؤگے اور نہ صرف یہ دنیوی جاہ وجلال ہی تمہارے نصیب ہوگا۔ بلکہ آخرت کی بادشاہت بھی تم کو ملیگی۔ اب غور طلب یہ امور ہیں۔ کہ کیا آپ کی یہ بشارت قوم کے حق میں منجانب اللہ تھی۔ یا محض نفسانی خواہش یا دماغی تخیل یا سحر البیانی کا ایک کرشمہ تھا۔ جو شخص آنحضرت صلعم کی صداقت پر دل سے ایمان لائے ہوئے ہیں۔ وہ کبھی ایسی نسبت آنحضرتؐ کو نہیں دے سکتا۔ اور پھر جب واقعات نے اپنے وقت پر آپ کی اس مقتدرانہ پیشگوئی کی تصدیق بھی فرمادی۔ تو اب کسی کو مجال انکار نہیں ہوسکتی +

پھر یہ کہ آیا ہم کو تبواتر معلوم ہوچکا ہے یا نہ کہ آپکے فرمانبرداروں میں سے بعض خصوصاً اور عام عموماً پادشاہ عرب ومالک عجم ہوئے۔ یہانتک کہ ابتک وہ مفتوحہ ممالک مسلمانوں کے قبضہ میں ہیں +

اب جھگڑا ہے تو یہ ہے کہ یہ فتوحات محض دنیوی تھیں اور جن بزرگان دین وحامیان ملت کی خلافت میں وہ حاصل ہوئیں۔ وہ بھی بطور دیگر فاتحان اقوام عالم مثل بوناپارٹ تیمور۔ کوئین وکٹوریہ وغیرہ سلاطین دنیا کے ٹھیرتے ہیں اس وہم کا ازالہ بھی دور ہوسکتا ہے کیونکہ اس خطبہ مبارکہ کے آخر میں یہ بشارت بھی موجود ہے کہ تم بہشت کے پادشاہ بھی بنوگے۔ تاکہ صحابہ کرامؓ کو یہاں کی خلافت تو سقیفہ بنی ساعدہ کی برکت سے نصیب ہوگئی۔ کیا بہشت کی بادشاہت عطا ہونیکے لئے بھی کسی سقیفہ کا گمان ہوسکتا ہے۔ کہیں کہا جاتا ہے کہ ان لوگونکو یہودیوں اور نجومیوں نے قبل از بعثت رسول صلعم الٰہی کتابونسے دیکھ دیکھ کر بتلایا ہوا تھا کہ تم لوگ ایمان لے آنا۔ تمکو خلافت ملجائیگی۔ یہ انوکھی توجیہ اور تعریض حضرت مہدی کی طرف منسوب کیگئی ہے۔ لیکن جیسا کہ مضمون ہدایت مشحون خطبہ سے ظاہر ہے خلافت و پادشاہت کے لالچ دلانے والا نجومی کوئی اور نہ تھا۔ خود آنحضرت صلعم تھے جنکے ارشاد پر انہوں نے آبائی مذہب کو ترک کردیا۔ اور توحید ورسالت پر ایمان لے آئے۔ اور پھر ان کا ایمان ایسا خالص اور ایسا راسخ تھا کہ سب ہمسروں میں انکو ہی امتیاز نصیب ہوا۔ پھر یہ امتیاز نہ صرف انکے اپنے مخلص مومن ہونے پر شاہد ہے۔ بلکہ خود حضرت رسول کریم کے مخبر صادق اور سچے رسول خدا ہونے پر ایک بینظیر دلیل ہے۔ آیتہ استخلاف بھی اسی امر کے حق بجانب ہونے پر نص صریح ہے + دو تین سال پیشتر ایڈیٹر صاحب اصلاح نے آیتہ استخلاف پر حسب عقیدہ اہل سنت جو اعتراض اُٹھایا تھا کہ اگر مطابق مومن اور باعمل صالح صرف اصحاب ثلاثہ ثابت ہوئے اور باقی سب مہاجرین وانصار غیر مومن۔ کیونکہ اگر مومن اور اعمال صالح والے ہوتے تو سب خلیفے بنائے جاتے اس کا ازالہ بھی مضمون خطبہ سے بخوبی ہو جاتا ہے +

پس بہرصورت یہ خطبہ جو بقول علامہ مجلسی باقر علوم حضرت امام باقرؑ کی روایت سے حدیث صحیح کے طور پر منقول ہے خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کے مخلص مومن اور خلیفہ برحق ہونیکی کافی تائید کرتا ہے۔ ائمہ کرام اہلبیت سے اور آیتہ استخلاف کی بہترین تفسیر ہے۔ اور اسکے سوائے جو کچھ روایات ومزعومات مخالفین ہیں سب مخالف قرآن ومخالف مذہب ائمہ کرام ہیں۔ اگر طوالت کا خوف نہو تو اسکی تائید میں بفضلہ تعالیٰ چند اور روایات واحادیث معتبر بھی عرض کرسکتا ہوں۔ والعاقل تکفیہ الاشارۃ +

دوسرا خطبہ۔ یوں تو آنحضرتؐ نے بیسیوں خطبے مختلف مواقعہ پر ارشاد فرمائے ہونگے۔ لیکن اس دوسرے خطبے سے ہماری مُراد وہ خطبہ ہے جو آپنے اپنی وفات سے پہلے فرمایا اور اسکے بعد اور کوئی خطبہ نہیں فرمایا۔ ظاہر ہے کہ آنحضرت صلعم کا یہ خطبہ جو آپنے پورے ۲۳۔ برس کے واقعات مختلفہ اور صحابہ کرام کی کثیر جماعت میں سے پے درپے مومن ومنافق کے

داجابت نمائید مراد را بجز شمار

امتحان وتجارب کے بعد ارشاد فرمایا۔ اس کا معلوم کرنا مسلمانوں کے لئے خاص طور پر دلچسپ ہوگا۔ آنحضرت صلعم جیسے عظیم الشان مصلح دین و دنیا کی سب سے پہلی آرزو تو آپ نے بھی سُن لی۔ اب اُنکی آخری ہدایت بھی گوش ہوش سے سنیئے +

کلینی نے بسند معتبر حضرت صادق سے روایت کی ہے کہ جبرئیل امین خدا کیطرف سے حضرت رسول کریم کی وفات کی خبر لائے اسوقت جبکہ آنحضرتؐ کو کوئی درد و الم نہ تھا۔ پس حضرتؐ نے فرمایا کہ لوگوں کو عام منادی کیجائے۔ کہ جمع ہوں۔ و مہاجران و انصار را حکم فرمود کہ اسلحہ خود را بپوشند۔ چوں مردم جمع شدند حضرت بر منبر برآمد و خبر فوت خود را باوشاں گفت و فرمود کہ خدا را بیاد کسے مے آورم کہ بعد از من والی شد بر امت من کہ البتہ رحم کند بر جماعت مسلماناں و ضرر بایشاں نرساند کہ باعث مذلت ایشاں گردد۔ و فقیر نہ گرداند ایشانرا کہ مورث کفر ایشاں شود و در خود را بر روئے ایشاں نہ بندد کہ اقویاء ایشاں بر ضعیفاں مسلط شوند و ایشانرا در سرحدہائے کافراں بسیار حبس نماید کہ باعث قطع نسل امت من گردد۔ پس فرمود کہ تبلیغ رسالت کردم و خیر خواہی شمارا بجا آوردم پس ہمہ گواہ باشید۔ حضرت صادق فرمود کہ ایں آخر سخنے بود کہ آنحضرت بر منبر خود گفت" حیوٰۃ القلوب جلد ۲ باب ۶۳ در وصیت رسول خدا صفحہ ۶۴۹ واصول کافی صفحہ ۲۵۷ + یعنے مہاجرینؓ و انصارؓ کو حکم فرمایا کہ اپنے ہتھیار لگا کر آئیں۔ جب سب جمع ہوگئے تو حضرت منبر پر گئے اور اپنے فوت ہوجانیکی بابت انکو بتلایا۔ اور فرمایا کہ میں اُس شخص کو خدا کی یاد دلاتا ہوں جو کہ میرے بعد میری امت کا امیر اور حاکم بنے کہ مسلمانوں پر ضرور ترحم کرے اور انکو تکلیف نہ دے جو اُن کی ذلت کا باعث ہو اور انکو محتاج نہ بنائے تاکہ پھر وہ کفر کی طرف عود کر نہ جائیں اور اپنا دروازہ اُنپر بند نہ رکھے تاکہ زبردست لوگ کمزوروں پر ظلم کرنے لگیں اور انکو (مسلمانوں کو) کفار کی سرحدوں پر زیادہ عرصہ تک نہ رہنے دے تاکہ (انکے اپنی عورتوں سے دور رہنے سے) میری امت کی نسل قطع نہ ہوجائے۔ پھر فرمایا میں نے رسالت کی تبلیغ کردی اور تمہاری خیر خواہی کا حق ادا کردیا۔ پس سب گواہ رہو۔ حضرت صادق نے فرمایا۔ یہ آخری کلام تھا جو آنحضرت نے اپنے منبر پر فرمایا +

اس خطبہ مبارکہ سے کئی ایک فائدے حاصل ہوئے۔ اوّل یہ کہ اس سے خطبہ اول آنحضرتؐ کی تصدیق و توثیق ہوتی ہے۔ یعنے یہ کہ آنحضرت صلعم کا مشن عظیم الشان مشن تھا۔ جس کا آغاز آنحضرت سے ہُوا۔ اور حسب مضمون آیۃ۔ وانی ہدایتہ۔ واما نرینک بعض الذی نعدھم او نتوفینک۔ خدا تعالیٰ کو منظور تھا کہ بعض وعدے آنحضرت صلعم کی ذات بابرکات سے پورے ہوں اور بعض آپکی برگزیدہ جماعت اصحابؓ سے تاکہ انکے خلفائے برحق ہونے پر کافی دلیل ہو۔ اور ان وعدوں کا نمایاں پہلو وہی دشمنان دین کی بربادی اور مومنین کاملین کی کامیابی اور فتح و نصرت ہے جو بفضلہ تعالےٰ مثل روز روشن پورے طور پر پوری ہوکر رہی اور سب مخالف اور موافق دنیا نے دیکھ لی۔ دوم یہ کہ رسول صلعم نے آخر وقت تک کسی خاص شخص کو خلافت کیلئے مخصوص و نامزد نہیں فرمایا تھا۔ اور اس سے یہ نتیجہ نکالنا کہ رسول صلعم امت کو اور اہتمام حفاظت دین کو مہمل و معطل چھوڑ کر دنیا سے کوچ فرما گئے واقعات سے بکلّی ناواقف ہونے پر دلالت کرتا ہے کیونکہ کسی ایک شخص کو خلیفہ نامزد کرنیکا تو کیا ذکر۔ آنحضرت صلعم نے تو خدا کی ساری برگزیدہ و پسندیدہ جماعت یعنی مہاجرینؓ و انصارؓ کو حالت صحت میں اپنے حضورؐ بلوا کر خاص طور پر اہل اسلام اور اسلام کی حفاظت کا کام سُپرد فرمادیا بلکہ جیسا کہ حضرت سیدنا خلیفۃ المسیح صاحب اعلی اللہ درجاتہ فرمایا کرتے ہیں۔ تقرر خلافت کسی خاص شخص کے نام خداوندکریم نے حسب مضمون آیۃ استخلاف اپنے ذمہ کر رکھا تھا اور جس کا کہ ابھی وقت نہیں پورا ہُوا تھا۔ آنحضرت صلعم نے بھی کسی خاص شخص کو نامزد نہ فرمایا۔ خلافت کی خلعت فاخرہ کیلئے ہر ایک شخص کے اعمال و خدمات دین کافی قرائن تھی۔ عدم تقرر کی تائید میں ایک اور روایت بھی شیخ مفید جیسے عالم اجل امامیہ سے حیات القلوب میں مروی ہے جسمیں لکھا ہے کہ آنحضرت صلعم سب مسلمانوں کو تمسک بالقرآن و رعایت اہلبیت کرام کے ارشاد کے بعد انصارؓ کے ساتھ حُسن سلوک کرنے کی بہت سفارش فرمائی۔ اصل الفاظ روایت یہ ہیں + پس کسے کہ والی امر شود درمیان مسلمانان باید کہ نیکوکار انصار را بنوازد و از بدکردار ایشاں عفو نماید۔ حیات القلوب باب ۶۳ وصیت رسولؐ صفحہ ۶۵۲ + ان فقرات کے مقابلہ میں خم غدیر و قصہ قرطاس وغیرہ کی روایات کی حقیقت بخوبی معلوم ہوجاتی ہے۔ پس یا تو اُن روایات کو بکلی منسوخ ماننا پڑیگا یا انکی کوئی اور تاویل کرنی پڑے گی۔ سوم یہ کہ بعد آنحضرت صلعم جن خلفاء کو خدا نے مسلمانوں میں عدل و انصاف قائم کرنے اور دشمنان اسلام کو دائرہ اسلام میں لانے کیلئے جہاد کی توفیق عطا فرمائی تھی وہ واقعی سچے خلیفے تھے۔ اور انکی خلافت بھی منجانب اللہ اور دین کی خلافت تھی۔ ورنہ آنحضرت صلعم آیندہ والی امت کو ہدایت نہ فرماتے کہ مسلمان مجاہدین کو کافروں کی سرحدوں پر عرصہ تک نہ رہنے دے تاکہ قطع نسل امت کا باعث نہ ہو + چہارم یہ کہ حسب الارشاد آنحضرت صلعم بعد وفات آنحضرتؐ کے مسلمانوں اور اسلام کا استقبال جیسا کہ بظاہر گمان ہو سکتا ہے بکمال عروج و اقبال کا استقبال ثابت ہوتا ہے۔ آنحضرت صلعم نے چمن اسلام کو دن رات کی محنت شاقہ سے اپنے پسینہ بلکہ اپنے پاک خون سے سیراب کیا تھا۔ بعد آپ کی وفات کے حسب وعدہ خداوندی یدخلون فی دین اللہ افواجًا۔ اس چمن کے پھولنے پھلنے کے ایام آگئے تھے نہ کہ مطابق خیال بعض اسکے مرجھانے اور کملا جانے کے رسول کریم جیسے سرپرست کی وفات کے بعد اب خود خداوندکریم کا فضل حامیان دین کا زور بازو اور مجاہدین اسلام کی سپر ہوتا تھا۔ اور ہزار ہزار شکر ہے کہ ایسا ہی ہُوا۔ اور اس کی تصدیق شیخ مفید کی روایت جو بسند معتبر امام محمد باقر علیہ السلام سے حیات القلوب میں مروی ہے جسمیں لکھا ہے کہ جب آنحضرتؐ کی وفات کا وقت قریب آیا۔ جبرئیل امین نازل ہوئے اور دریافت کیا کہ آیا آپ پھر دُنیا میں دوبارہ آنا چاہتے ہیں آنحضرتؐ نے فرمایا کہ نہیں چاہتے۔ جو کچھ میرے ذمہ رسالت الٰہی کی تبلیغ کا فرض تھا میں نے اسکو ادا کردیا۔ پھر جبرئیل نے پوچھا کہ آپ دنیا میں واپس جانا چاہتے ہیں آپ نے فرمایا نہیں بلکہ رفیق اعلیٰ کو چاہتا ہوں۔ یعنی موافقت انبیاءؑ و اولیاء اور دوستان خدا کی۔ پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو وصیت فرمائی۔ اور فرمایا۔ اے لوگو میرے بعد کوئی پیغمبر نہیں اور نہ کوئی سنت میرے بعد ہے جو کوئی میرے بعد پیغمبری کا دعوےٰ کرے یا میرے دین میں بدعت جاری کرے۔ اس کا دعویٰ اور اس کی بدعت آگ میں ہے اور جو کوئی ایسا دعویٰ کرے اس کو قتل کردو۔ اور جو کوئی اسکی پیروی کرے وہ آگ میں ہے +

ایہا الناس احیا کنید قصاص را۔ و زندہ بدارید حق را و پراگندہ مشوید۔ و مسلمان باشید و انقیاد کنید پیشوایاں دین را تا از عذاب دنیا و آخرت سالم گردید۔ پس ایں آیت را خواند کتب اللہ لاغلبن انا و رسلی ان اللہ قوی عزیزؐ۔ حیات القلوب صفحہ ۶۵۲ جلد دوم۔ یعنے اے لوگو احیا کرو قصاص کو اور زندہ رکھو حق کو۔ اور پراگندہ نہ ہونا اور مسلمان رہنا۔ اور پیشوایان دین کی اطاعت کرنا تاکہ دُنیا و آخرت کے عذاب سے بچے رہو۔ پھر یہ آیت پڑھی کتب اللہ لاغلبن الخ یعنے اللہ تعالیٰ نے اپنے پر فرض و لازم کر لیا ہے کہ ہم غالب رہینگے اور ہمارے فرستادے۔ بیشک اللہ قوت والا اور غالب و زبردست ہے +

اب منصف مزاج خود انصاف کریں اور فرمائیں کہ بعد وفات آنحضرتؐ جس گروہ کو احیائے قصاص و احیائے حق و مدعیان نبوت کاذبہ مثل مسلیمہ کذاب کا قتل اور مسلمانوں کو متفق رکھنے اور متفرق نہ ہونے دینے کی توفیقات عطا ہوئی اور جو دشمنان دین کے مقابلہ میں غالب رہے وہ کون بزرگوار تھے۔ اور پھر خود ہی یہ نتیجہ بھی نکال لیں کہ آیا یہ ہمہ مساعدت فضل پروردگار وہ رسول کریم کے حسب دلخواہ قائم مقام تھے یا نعوذ باللہ منافق و دشمنان اسلام و غاصبان خلافت حقہ +

مسلم یونیورسٹی

نواب وقار الملک صاحب نے نہایت افسوس کے ساتھ ایک چھٹی شائع کرکے ظاہر فرمایا ہے۔ کہ ۳۵ لاکھ کا چندہ جمع نہ ہوسکنے کے بعد چارٹر کے ملنے میں غیر معمولی التواء ہوجانے کا خوف ہے ابتک ۲۳½ لاکھ روپیہ وصول ہوا ہے۔ ہمارے خیال میں جس قدر وعدے گئے ہیں وہ اگر سب پورے ہوجاویں تو ۳۵ لاکھ کا جمع ہوجانا کوئی مشکل بات نہیں ہے مسلمانوں کو چاہیئے کہ ہمت سے کام لیں صرف جلوس اور جلسے کچھ چیز نہیں جب تک عملی نمونہ اپنے حُبّ کا نہ دکھایا جائے۔ ہم اُمید کرتے ہیں۔ کہ احمدی برادران اپنے وعدوں کو جلد پورا کرنے کی کوشش کرینگے وہ چھٹی عام اطلاع کیواسطے درج ذیل کیجاتی ہے:۔

مسلمان پبلک کو بذریعہ اخبارات معلوم ہوا ہوگا۔ کہ تاریخ ۲۸۔ دسمبر سنہ ۱۹۱۱ء آل انڈیا محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کے اجلاس میں آنریبل سرہنری بٹلر صاحب بہادر بالقابہ ممبر تعلیمات گورنمنٹ آف انڈیا خود تشریف لائے تھے اور حضور ممدوح کے مواجہ میں مسلم یونیورسٹی کے قیام کی ضرورت اور اس کے متعلق ہندوستان کے تمام مسلمانوں کی متفقہ اور دیرینہ آرزو اور خواہشات کا ذکر کیا گیا۔ حضور ممدوح نے ان تقریروں کو نہایت غور سے سُنا اور جس وقت خود تقریر فرمائی تو دوران تقریر میں نہایت خندہ پیشانی اور کشادہ دلی کے ساتھ صاف صاف الفاظ میں بیان فرمایا۔ کہ مسلمانوں کو یونیورسٹی حاصل ہونے کے متعلق گورنمنٹ آف انڈیا کو جس قدر مدد کرنی تھی وہ کرچکی۔ اور کاغذات صاحب بہادر وزیر ہند بالقابہ کی منظوری کے لئے انگلستان بھیجے ہوئے ہیں۔ جنکی واپسی کا انتظار ہے اب یونی ورسٹی کے ملنے کا دار و مدار محض کافی روپیہ جمع کرنے پر ہے۔ جو خود مسلمانوں کی اپنی کوششوں پر منحصر ہے

یعنی روپیہ جمع کرلو اور یونیورسٹی کا چارٹر لے لو

یہ امر اس موقعہ پر عرض کردینا ضروری ہے کہ یونی ورسٹی کے آغاز کے لئے بیس اور پچیس لاکھ روپیہ کا جو ابتدائی تخمینہ کیا گیا تھا وہ محض قیاسی تھا۔ ہز ہائینس سر آغا خاں بہادر بالقابہ نے اسی عرصہ میں اسکو بہت کم بتلایا تھا اس کے بعد جس وقت گورنمنٹ نے آغاز کارروائی کا واقعی تخمینہ طلب کیا اور تفصیلی تخمینہ مرتب کیا گیا اسوقت انتہا درجہ کی کفایت شعاری کو ملحوظ رکھتے ہوئے بھی بمشکل تمام ۳۰ لاکھ روپیہ کی ضرورت قرار پائی۔ یہ تخمینہ بھی آنریبل سرہنری بٹلر بہادر بالقابہ نے ناکافی قرار دیا۔ اور جس وقت اس مسودہ کانسٹیٹیوشن کے متعلق جو کانسٹیٹیوشن کمیٹی نے اپنے دوسرے اجلاس بتاریخ ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰۔ اگست سنہ ۱۱ء بمقام لکھنؤ مرتب کیا تھا۔ شملہ میں ڈیپوٹیشن سرکردگی آنریبل سر راجہ صاحب بہادر محمود آباد آنریبل سرہنری بٹلر سے گفتگو کرنے کی غرض سے حاضر ہوا۔ اسموقعہ پر بعد غور و بحث یہ طے ہوا کہ کم سے کم پنتیس ۳۵ لاکھ روپیہ اسوقت مسلمانوں کو جمع کرلینا چاہیئے۔ قبل اس کے کہ وہ چارٹر کی درخواست کریں چنانچہ ڈیپوٹیشن کو اس وقت اسکے سوا چارہ نہ تہا کہ اس رقم کی فراہمی کا وعدہ کریں اسطرح پنتیس لاکھ روپے کا نقد جمع کرنا حصول چارٹر کی لازمی شرط سمجھنا چاہیئے۔ منجملہ اس رقوم کے تقریباً ساڑھے اٹھارہ لاکھ روپے وصول ہوچکے ہیں اور پانچ لاکھ حضور نظام خلد اللہ ملکہ کا شاہانہ عطیہ عنقریب حاصل ہوجانے کی توقع ہے۔ اسطرح گویا ۲۳½ لاکھ روپے وصول ہوکر ۱۱½ لاکھ روپے کی وصولی کی اور ضرورۃ باقی رہتی ہے۔ انسٹیٹیوٹ گزٹ مورخہ ۱۰ جنوری سنہ ۱۹۱۲ء میں صوبہ وار وصول کا نقشہ لغایت ۳۱۔ دسمبر سنہ ۱۱ء شائع ہوتا ہے جس سے بآسانی معلوم ہوسکتا ہے کہ کس صوبہ میں موعودہ چندہ کے وصول کے لئے زیادہ کوشش کی ضرورت ہے۔ ہرچند کوشش کی گئی اور پراونشل کمیٹیوں کے توسط سے نیز براہ راست صدر دفتر سے موعودہ چندوں کے مرحمت ہونے کے متعلق عرض کیا گیا۔ مگر نہایت حسرت و افسوس کے ساتھ عرض کرنا پڑتا ہے کہ باوجود ان سب کوششوں کے دربار کے وقت تک تمام مسلمان مطلوبہ رقم جمع نہ کرسکے اور حامیان تحریک دہلی میں حضور ملک معظم قیصر ہند کے ورود مسعود کی مبارک تقریب پر اپنے ذمہ کی شرط پوری کرکے یونیورسٹی چارٹر کا مطالبہ کرنے کے قابل نہ بن سکے اور آنریبل سرہنری بٹلر بہادر بالقابہ کو از سر نو مسلمانوں کو یہ جتلانا پڑا کہ اگر یونیورسٹی کی خواہش ہے تو جیسا کہ حضور ممدوح اس سے پیشتر دو بار جتلا چکے ہیں۔

اوّل کافی روپے جمع کراؤ تب اس کا مطالبہ کرو

بہرحال دربار کا وقت تو گذر گیا اب جبکہ مسودہ کانسٹیٹیوشن انگلستان سے واپس ہوگا اس وقت کس قدر شرمندگی اُٹھانی پڑے گی کہ روپے جمع نہ ہوچکنے کی وجہ سے مسلمان گورنمنٹ سے اس مسودہ کو قانونی کونسل میں باضابطہ پیش کرنے کی فوراً درخواست نہ کرسکیں گے اور یہ تمام کیا کرایا کام ایک غیر معین وقت تک اسلئے ملتوی رہ جائیگا کہ مطلوبہ رقم ہم جمع نہ کرسکے اور یہ زرین موقعہ ہم نے ہاتھ سے جانے دیا اب بھی گو قابل الزام غفلت ہوگئی ہے مگر ایک موقعہ باقی ہے۔ اگر اہل ہمت لوگ باقیماندہ رقم جمع کردینے کا اہتمام کرلیں تو پھر یونیورسٹی چارٹر کے حصول میں کوئی امر مزاحم اور مانع نہیں رہتا۔ تمام مسلمانوں سے عموماً اور صوبوں کی پراونشل کمیٹیوں کے عہدہ داروں کی خدمت میں خصوصاً التماس ہے۔ کہ موقع اور وقت کو غنیمت سمجھکر ایک بارگی تازہ کوشش فرمائیں اور کم سے کم اپنے حلقہ کی موعودہ رقموں کو وصول فرماکر اس مالی مزاحمت کو رفع فرمائیں۔ مبادا گذشتہ سال کی مسلسل کوششوں کی بدولت پبلک میں اس اہم ترین قومی ضرورت کی تکمیل کے لئے جو کچھ آمادگی پیدا ہوچکی ہے۔ وہ سرد ہوجائے اور یہ زرین موقعہ ہاتھ سے نکل جائے۔ امید ہے کہ پراونشل کمیٹیاں اور پبلک بہ ادکرم اس معروضہ کا لحاظ کرکے مسلم یونیورسٹی فنڈ کیطرف متوجہ ہوں گے۔ آخر میں یہ اطلاع کردینا بھی مناسب ہوگا کہ بمقام دہلی ۱۶۔ دسمبر سنہ ۱۹۱۱ء کو آنریبل راجہ صاحب بہادر کے کیمپ میں یونیورسٹی فنڈ کے متعلق ایک جلسہ بصدارت ہز ہائینس سر آغا خان بہادر بالقابہ منعقد ہوا تھا۔ اس میں قریب قریب ہر صوبہ کے قائم مقام مسلمان لیڈر موجود تھے۔ ہز ہائینس سر آغا خاں بہادر نے نہایت مُوثر الفاظ میں ہر ہر صوبہ کے بزرگوں سے گذارش کیا۔ کہ وہ اپنے اپنے صوبہ کی باقیماندہ رقوم جس قدر جلد ممکن ہو وصول فرماکر داخل بنیک فرمائیں اور ان ہمدرد بزرگوں نے بطیب خاطر اس کا وعدہ فرمالیا ہے۔ لیکن ایک اور صاف امر یہ ہے کہ بعض حضرات نے جن کا نام میں اس وقت زبان پر لانا نہیں چاہتا اور جن کو اپنے صوبوں یا دوسروں پر کچھ اثر نہیں ہوتا میرے معزز دوست مولوی ادریس احمد صاحب جنرل سپرنٹنڈنٹ مسلم یونیورسٹی فنڈ نے کچھ عرصہ ہوا۔ اسی قسم کا ایک مضمون لکھکر میرے سامنے پیش کیا تھا تاکہ میں اس کو اپنے دستخطوں سے چھاپوں اور خود انہوں نے اپنے اوپر تنگی ترشی برداشت کرکے اپنی ایک پوری تنخواہ کا چندہ نقد ادا کردیا تھا۔ لیکن چونکہ میں اس وقت تک اپنا ذاتی چندہ ادا نہیں کرسکا تھا مجھکو یہ جرأت نہ ہوئی کہ میں اس مضمون کو اپنے دستخطوں سے چھاپ سکتا اور جب تک مینے خود اپنا چندہ ادا نہ کردیا میں نے تقاضوں کا کوئی مضمون نہیں چھاپا۔

خاکسار مشتاق حسین آنریری سکرٹری۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

دردِ دلِ ناصر کا بیان ہے اِسمین

پیارے صادق - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔
ایک نظم ارسال کرتا ہون اِسے اپنے اخبار گوہر بار مین کسی عمدہ جگہ درج فرمادین اور روشن قلم سے لکھوا دیں - حضرت خلیفۃ المسیح کو سنائی گئی تہی - انھون نے سُن کر دو روپے عطاء فرمائے لہذا اُمید ہے کہ تمام احباب اہل وسعت ضرور حسب مقدور عنایت فرمادیں گے - حضرت خلیفۃ المسیح ع ہمیشہ میرے کامون مین مدد فرماتے رہتے ہیں - چنانچہ چھ سو روپے کے قریب مسجد ہسپتال و دور الضعفاء کے لئے عطاء فرما چکے ہین ایک دفعہ مسجد مین آپ نے فرمایا کہ میر صاحب عطر دین پاس ہو گیا ہے - مَینے عرض کی کہ مجھے نہین معلوم - کیونکہ میرے ضعفاء کے لئے کچھ نہین دیا - فوراً حضرت خلیفۃ المسیح ع نے اپنی جیب سے ایکروپیہ نکالکر عطر دین کو دیا کہ میر صاحب کو دیدے - جب مین حیدرآباد دکّن گیا ہوا تھا تو خلیفہ صاحب نے مولوی میر محمد سعید صاحب کو لکھا کہ تمہارے پاس میر صاحب آتے ہین اُنکی خاطر کرنا - میر محمد سعید صاحب نے اِس خط کے پہنچنے سے پہلے مجھے چندہ وغیرہ دے دیا تھا لیکن اِس خط کی تعمیل کے لئے پہر دعوت کی اور مبلغ ۱۲ - ۱۳ روپے مکرر دئے - جب مین سیالکوٹ سے ناکام واپس آیا - تو یہ امر بہی حضرت خلیفۃ المسیح کو ناگوار گزرا - جب مینے ایک شعر سنایا - کہ ؎

کیا ہُوا ایک در ہُوا گر بند
کھولدے گا مرا خدا ۔۔ چند

تب حضرت صاحب نے میرے اِس شعر کی اصلاح کی اور کہا لکھو - کھولدے گا مرا خدا صد چند -

ایک دفعہ مینے عرض کی کہ ہمارے مدرسہ قادیان کے ایک لڑکے نے مجھے دو روپے بھیجے ہین - فرمایا کہ تمہین خدا بھیجتا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپکی توجہ ادہر ہے - مخلص احباب توجہ فرمادین - وما علینا الا البلاغ ناصر نواب

نظم

سخت ہوں بے چین اور ناچار میں
کیونکہ مطلب کا کروں اظہار میں
کس طرح دل کی تڑپ ظاہر کروں
کس طرح لوگوں کو میں ماہر کروں
طرز ایسی کس طرح سے لاؤں میں
کس طرح احباب کو گرماؤں میں
اے مرے مولا مری امداد کر
اس دلِ غمگین کو تو شاد کر

کر قلم کو تو مری سحر رقم
ہاتھ اور دل جس کو باعث ہے کھلیں
جنہیں خست ہے سخاوت انہیں آئے
مہرباں ہوں جو کہ ہیں نامہرباں
کر مری تحریر کو آہن ربا
ہو مری تحریر کا ایسا اثر
ہے ضعیفوں کے لئے دل بیقرار
اک تلاطم آ کے وُہ برپا کریں
ہوں مری تحریر سے دل بیقرار
لہو ہر اک بہائیگا دل ہیں دردمند
ہوں مری امداد پر آمادہ سب
خوابِ غفلت سے ہر اک بیدار ہو
دل میں سب کے درد کا خنجر لگے
مجھ پہ برسا زر کی بارش اے کریم
جو مجھے دے انکو تو دے اے خدا
دستگیروں کا میرے ہو دستگیر
کر مدد گاروں کی تو میرے مدد
صاحبِ اولاد اور اموال کر
کر انہیں دین و دنیا میں سرفراز
دور رکھ تو ان سے آفات و بلا
ہیضہ و طاعون سے محفوظ ہوں
رنج و غم ان کے خوشی سے دے بدل
جو دعا تجھسے کریں کرلے قبول
تو شفا دے انکو ہر آزار سے
ہر طرح کی انکو ذلت سے بچا
اُنپہ وارد ہو نہ ذلت اور زوال
از دیادِ عمر اور اقبال ہو
محسنوں پر میرے ہو احسان کر
ناصرِ دلگیر کو دل شاد کر
تو غنی ہے میں ہوں اک عاجز فقیر
جو مجھے مطلوب ہے کردے عطا
مجھ کو دے مولا عطا سامان کر
فضل کی اپنے لگا دے تو جھڑی
جلد پیدا تو مرے انصار کر
بیقراری دور کر دیدے قرار
میں اندھیرا ہوں مجھے پُرنور کر
بخش قوت میں ہوں اک مورِ ضعیف

ایسے مضموں اِس سے نکلیں دمبدم
دل کی میلیں جسکے باعث سے دُھلیں
جو کہ ہیں بزدل شجاعت انہیں آئے
نیک ظن ہوں جو ہیں مجھپر بدگماں
ہو اگر فرضاً کوئی دل لوہے کا
میری کاموں کے لئے دے مجھ کو زر
واسطے میرے فرشتوں کو اتار
تنگ جو دل ہیں اُنہیں وہ وا کریں
سیم و زر قرباں کریں بے اختیار
خود پسندی چھوڑ دے ہر خود پسند
ہوں مری فریاد پر استادہ سب
میری نصرت کے لئے طیار ہو
چار جانب سے برسنے زر لگے
رحم فرما مجھپہ اے میرے رحیم
کھول اُنپر فضل سے بابِ عطا
دُور رکھنا آفتوں کے اُن سے تیر
اُنپہ جو آئے بلا کر اس کو رد
فضل سے تو اُن کو مالا مال کر
انکی پوری کر ہر اک امید و آز
اُنپہ کوئی بھی نہ نازل کر بلا
شاد و خورم ہوں سدا محفوظ ہوں
باغ رحمت کے عطا کر انکو پھل
درد و غم سے تو نہ کر انکو ملول
تو بچا ان کو عذابِ نار سے
دین اور دنیا کی عزت کر عطا
ہوں نہ آفات و بلا کے پایمال
ایک بھی انکا نہ بینکا بال ہو
اور دو بالا انکی عزّ و شان کر
تو ضعیفوں کو میرے آباد کر
اس فقیرِ بے نوا کو کر امیر
تو درِ رحمت کو کردے مجھپہ وا
میرے ہر اک درد کا درمان کر
کوئی مشکل بھی نہ رکھ میری اڑی
مجھپہ آساں یہ رہِ دشوار کر
بندۂ ناکام کو کر کامگار
اے مرے ناصر مجھے منصور کر
تو قوی ہے میں ہوں عاجز اور نحیف

تو دعا دل کی مری کرلے قبول
کر مجھے مسکین اور مسکیں نواز
سرکشوں کی گردنوں کو تو مروڑ
جو ضعیفوں پر نظر کرتے نہیں
جن کو اپنے مال و زر پر ناز ہے
جو منافق طبع ہیں اور کینہ ور
جو نظر کرتے نہیں میری طرف
تو انہیں سمجھا کہ اس سے باز آئیں
کھول آنکھیں کان کی میلیں نکال
ایک دیگا جو مجھے دے گا ہزار
جو نہ دیگا مجھ کو دولت کھوئیگا
دس کے دینے میں جسے ہے پیش و پس
مجھ کو سو دیتا نہیں جو نابکار
با دلِ ناخواستہ دیوے گا وہ
چور لیجائیں گے یا دیگر نقب
رنڈیوں کو یا کہ دیگا نورِ عین
یا کہ بیماری میں اُٹھ جائیگا مال
گھاٹا پڑ جائیگا یا دوکان میں
دل کے اندھے سوچتے ہرگز نہیں
جا دبے جا کا ذرا کرلیں خیال
گر پڑھوتی چاہیئے دو حق کے نام
چار دن کی زندگی ہے اے عزیز
کر ضعیفوں کی مدد لے بالہوس
کل یہ زر تیرا نہیں رہنے کا بھائی
غیر کے قبضے میں جائیگا یہ مال
دوسرے تیرا اُڑا لیوین گے مال
کس قدر غفلت ہے کیا اندھیر ہے
ناصحِ مشفق کی سُن لے آج بات
کچھ مجھے دے تا تجھے دیوے خدا
دو جہان مین فتح و نصرت سے رہے
خود غرض ہرگز نہیں ہیں اے فتا
خیرخواہی سے ہے میری گفتگو
لگ رہی ہے موت تیری گھات میں
قدر میری عرض کی کرتا نہیں
چھوڑ جلدی تو یہ سب بادمنی
بن کے عاجز حق کے فرمانو پہ چل
زر کو مٹی کیطرح سے پھینکدے

ہوں مرے دل کی مرادیں سب حصول
کر مجھے اغیار سے تو بے نیاز
جو کہ ہیں مغرور ان کے سر کو توڑ
جو کہ تیرے قہر سے ڈرتے نہیں
جن کی عزت ان کی خانہ ساز ہو
کچھ نہیں جن کے دلوں میں تیرا ڈر
ہے مری فریاد بس تیری طرف
کشتیٔ زر رو برو میرے وہ لائیں
ٹھیک کر دے جلد انکا حال و قال
فضل ہو گا اُسکے اوپر بے شمار
آخرش دنیا و دین میں رو دیگا
کھو کے سنوا پچھتائیگا وُہ بالہوس
خرچ ہونگے اُسکے بیجا اک ہزار
اور وبالِ آخرت لیوے گا وہ
اسپہ نازل ہو گا یُوں قہر و غضب
دور ہو گا اس کا اطمینان و چین
آپ ہو گا رنج و غم کا پایمال
فرق آجائیگا اطمینان میں
خرچ ہو گا مال و زر بیشک کہیں
تا نہ ہووے دین و دنیا میں ملال
جس کا ہے دو نو جہانمیں فضل عام
کھول آنکھیں کیون بنا ہے بے تمیز
آج اپنا سوچ لے تو پیش و پس
ہاتھ میں تیرے نہ ہوگی ایک پائی
تجھپہ رہ جائیگا بس اسکا وبال
تجھسے ذرہ ذرہ کا ہو گا سوال
بس نصیبوں کا یہ تیرے پھیر ہے
دُور کر دل سے خیال واہیات
آفتوں مین تو نہ ہووے مبتلا
دُور تو ہر اک مصیبت سے رہے
وسوسہ شیطان کا دل میں نہ لا
خواہ سمجھے یا نہ سمجھے اس کو تو
تو پھنسا ہے کیسے اہیات میں
تو خدائے پاک سے ڈرتا نہیں
دلمیں تا پیدا ہو تیرے روشنی
تو نہ دولت کے لئے ایسا مچل
اور ثوابِ آخرت دامن میں لے

قبر میں اور حشر میں جو آئے کام — یاد رکھو میرا سخن اے ناتمام
میری باتوں کو برا مانو نہ تم — مجھ کو اے یارو برا جانو نہ تم
تم ہو گلشن رزق بناتا ہوں تمہیں — تم ہو سوتے میں جگاتا ہوں تمہیں
غمزدوں کے غم میں ہو دل شرکاب — عاجزوں کے واسطے دو مجکو بھیک
بے ٹھکانوں کا ٹھکانا تم بناؤ — دین اور دنیا میں تا آرام پاؤ
دو ضعیفوں کے مکانوں کے لئے — مانگتا ہوں خستہ جانوں کیلئے
مجھکو زر دو حق سے لو اس کا ثواب — تاکہ ہو دونوں جہانمیں کامیاب
اپنی قدرت کے موافق دو مدد — در سے سائل کو کرو اپنے نہ رد
عشق زر چھوڑو خدا سے لو لگاؤ — ایک کے بدلے ہزاروں لعل پاؤ
کس طرح سے تم کو میں سمجھاؤں آہ — چیر کر دل کس طرح دکھلاؤں آہ
سوزِ دل کیوں کر کروں تم پر عیاں — ہو رہا ہوں غم کے مارے نیم جاں
دل مرا بیتاب ہے جاں بیقرار — اس لئے لکھتا ہوں عرضی بار بار
سر میں سوزش ہے مرے اس کام کی — فکر تم ہی کچھ کرو انجام کی
ذرہ ذرہ سے بنے ہیں کوہسار — قطرہ قطرہ سے بہے ہیں یہ بحار
تم ہی مجکو تھوڑا تھوڑا مال دو — بات کو میری نہ یونہی ٹال دو
اس قدر آئیں مینہ آ کر یہاں — جس سے قاصر ہے مرا دم کمال
اے خدا کر دوستوں کو چاق و چست — جلد تر ہو جائے سب سامان درست
اک ضعیفوں کا محلہ جائے بس — چین و راحت سے دلکو آئے بس
ناصر بیکس کی ہے یہ آرزو — اب نظر آتا ہے اسکو تو ہی تو
تو ہی دیگا اور دلائے گا تو ہی — اس محلہ کو بسائے گا تو ہی
تیری قدرت سے نہیں ہے کچھ بعید — تجھ سے میں ہرگز نہیں ہوں ناامید
حال دل تجھ سے بیاں کرتا ہوں میں — اپنی سوزش کو عیاں کرتا ہوں میں

تیرے دروازے تلک ہے میری دوڑ
تو مدد کر ورنہ ہے۔ سب کام چوڑ

رسید زر

مورخہ ۲۴۔ نومبر ۱۹۱۱ء

میاں عیسیٰ خان صاحب ۲۹ للعہ | حکیم ولی محمد صاحب ۴۷۷ عہ

۲۷۔ نومبر ۱۹۱۱ء - خلیفہ محمد صادق صاحب ۱۸۱۵ للعہ

مورخہ ۲۸۔ نومبر ۱۹۱۱ء

منشی حاکم بیگ صاحب ۲۰۶ عہ | منشی عبدالرحیم صاحب ۱۸۵۵ عہ

مورخہ ۲۹۔ نومبر ۱۱ء

حاجی نواب خان صاحب ۲۶۰۳ عہ | غلام احمد صاحب عہ

۳۰۔ نومبر ۱۹۱۱ء

ڈاکٹر عبدالستار صاحب ۱۳۰۹ للعہ | خان شیر بہادر خان صاحب ۱۵۹۵ للعہ
منشی محمد دین صاحب ۲۸۳۸ عہ | میاں سراج دین صاحب ۲۸۳۹ للعہ

مورخہ ۶۔ دسمبر ۱۹۱۱ء

شیخ چراغ الدین صاحب عہ | منشی فضل احمد صاحب ۱۲۲ ہے
بابو مرزا حسین بیگ صاحب ۲۶۲۹ للعہ | منشی غلام قادر صاحب ۲۴۱۹ عہ
ڈاکٹر کرم الٰہی صاحب ۳۲۰ للعہ | منشی علاؤالدین خان صاحب عہ
شیخ عطاء اللہ صاحب ۱۲۸۲ عہ | سید عظیم الدین صاحب ۵۸۳ عہ
محمد عبدالرحمٰن صاحب ۲۲۱۹ للعہ | میاں امام الدین صاحب ۲۴۸ للعہ
میاں قادر بخش صاحب ۱۶۱۷ للعہ | منشی محمد رضوی صاحب ۱۳۶ للعہ
مولوی کریم الدین صاحب ۱۵۱۴ للعہ | بابو خدا بخش صاحب ۱۴۰۴ للعہ
منشی امام الدین صاحب ۱۱۸ للعہ | چودھری مولا بخش صاحب ۲۹۴ للعہ
بابو عبدالعزیز صاحب ۲۵۲ للعہ | منشی عبدالحق صاحب ۱۶۰۹ للعہ
میاں محمد امیر صاحب ۵۷۶ للعہ | منشی غلام محمد صاحب ۱۸۷۹ للعہ
منشی غلام علی صاحب ۲۶۲۴ ہے | منشی عبدالکریم صاحب ۱۶۵۳ ہے
میاں نظیر محمد صاحب ۱۱۸۳ ہے | میاں قمرالدین صاحب ۲۰۵۱ عہ
خان عبدالحکیم صاحب ۲۲۳۴ عہ | منشی غلام علی صاحب ۲۲۴۱ عہ
منشی محمد دین صاحب ۵۰۱ عہ

۷۔ دسمبر ۱۱ء

بابو محمد عبدالرشید خان صاحب ۹۵۴ عہ | قاضی حبیب اللہ صاحب ۷۵ للعہ
حامد حسین خان صاحب ۹۱۱ عہ | بابو کریم بخش صاحب ۱۱۰۱ للعہ
بابو علی گوہر صاحب ۱۳۲۵ للعہ | ماسٹر برکت علی خان صاحب ۱۴۹۸ للعہ
حکیم احمد الدین صاحب ۱۵۶ للعہ | میاں عبدالمجید صاحب ۱۵۸ للعہ
چودھری رکن الدین صاحب ۱۷۴۱ عہ | میاں خدا داد صاحب ۱۷۵۳ للعہ
سید محمد قاسم صاحب ۲۰۷۹ عہ | میاں محمد بخش صاحب ۲۰۸ ہے
منشی محمد رحیم الدین صاحب ۲۱۱ عہ | منشی محمد عمر الدین صاحب ۲۱۱۸ للعہ
منشی غلام محمد صاحب ۲۲۷۴ للعہ | قاضی ثناء اللہ صاحب ۲۴۲۵ للعہ
شیخ محمد حسین صاحب ۲۴۳۲ للعہ | شیخ عبدالکریم صاحب ۲۴۷۵ للعہ
شیخ جھنڈو و عبدالرحیم صاحبان ۲۵۵۳ ہے
حاجی غلام جبار صاحب ۲۵۵ للعہ | شیخ عبدالرحیم صاحب ۲۵۷۴ عہ
چودھری نصراللہ خان ۲۵۹۵ للعہ | منشی عبدالستار صاحب ۲۵۹ عہ
شیخ محمد شفیع صاحب ۲۶۰۹ للعہ | بابو فضل الٰہی صاحب ۹ للعہ
منشی عابد حسین صاحب ۲۶۹۱ عہ | منشی علی محمد صاحب ۲۴۳۹ عہ
منشی گلاب الدین صاحب ۵۳۵ عہ

۸۔ دسمبر ۱۹۱۱ء

بابو جلال الدین صاحب ۲۶۳۸ للعہ | بابو محمد رشید خان صاحب ۱۱۱۹ عہ
میاں محمد رمضان صاحب ۱۱۸۳ ہے | چودھری محمد رمضان صاحب ۱۲۹۶ للعہ
ڈاکٹر نعمت خان صاحب ۱۲۸۷ للعہ | منشی اکبر علی صاحب ۱۳۳۵ للعہ
محمد سلیمان صاحب ۱۳۵۲ عہ | کرم محمد احمد صاحب ۱۳۵۷ عہ
منشی کرم علی صاحب ۱۴۰۰ للعہ | مستری فضل بیگ صاحب ۱۴۵۷ للعہ

مسٹر علی احمد صاحب ۱۵۹ للعہ | منشی کبیرالدین احمد صاحب ۱۸۲۴ للعہ
میاں حاجی محمد صاحب ۱۲۵ عہ | میاں محمد عبداللہ صاحب ۱۹۵۳ عہ
خواجہ عبدالرشید صاحب ۱۹۷۳ للعہ | منشی خوشی محمد صاحب ۲۰۰۹ للعہ
شیخ عبدالکریم صاحب ۲۰۲۲ للعہ | منشی چراغ دین صاحب ۲۴۱۰ عہ
منشی غلام حسین صاحب ۲۱۴۷ عہ | منشی الٰہی بخش صاحب ۲۱۴۸ عہ
اہلیہ شیخ نور احمد صاحب ۲۱۷/۱۵۱ للعہ | محمد ابراہیم صاحب ۲۲۳۴ للعہ
منشی غلام محی الدین صاحب ۲۳۵۳ عہ | منشی محمد صادق صاحب ۲۴۱۲ للعہ
شیخ کریم اللہ صاحب ۲۴۵۵ للعہ | منشی محمد شریف صاحب ۲۵۵۴ ہے
میاں محمد بخش صاحب ۱۶۱ عہ | منشی محمد ابراہیم صاحب ۹۲ للعہ
منشی غلام حسین صاحب ۱۰۸ ہے | شیخ نور بخش صاحب ۲۹ عہ
ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب ۳۲۷ للعہ | منشی محمد حسین صاحب ۰۰۴ للعہ
سردار فضل حق صاحب ۷۷د عہ | ایم موسیٰ اینڈ سنز ۵۹۵ للعہ

۹۔ دسمبر ۱۹۱۱ء

میاں بڈھے خان صاحب ۷۴ للعہ | میاں غلام نبی صاحب ۷۳ ہے
مولوی غلام رسول صاحب ۹۶۳ عہ | حاجی احمد صاحب ۱۴۶۷ ہے
چودھری غلام محمد صاحب ۱۵۰۵ للعہ | چودھری غلام حسین صاحب ۱۵۲۴ للعہ
میاں معراج الدین صاحب ۱۶۹۹ عہ | منشی عبدالغنی خان صاحب ۱۷۹۰ للعہ
منشی عبدالوالی صاحب ۱۸۵۴ للعہ | چودھری عبدالعزیز صاحب ۱۹۳۹ للعہ

اخبارِ عالم پر ایک نظر

مصری اخبارات کے ذریعہ سے معلوم ہؤا ہے۔ کہ ۲۲ دسمبر کے معرکہ طبروق مین ۱۲ گھنٹے لڑائی رہی۔ بیشمار اطالوی تہ تیغ ہوئے۔ مگر مسلمان صرف سات شہید ہوئے اور ترکون کو فتح ہوئی۔ مقام عزیزہ مین ۱۸ ہزار عربون نے اطالیہ کو شکست دی ایسا ہی مقام مابورات مین اطالیہ شکست کہا کر جہازون مین سوار ہوکر رخصت ہؤا۔ اٹلی کی راہ سے جو خبرین آتی ہین اون سے معلوم ہؤا کہ ترکون نے اٹالین پر حملہ کیا وہ مرتست نہر مین گھ تھے۔ ترک اٹالین دیوارون کے پیچھے جم گئے تھے۔ ہرچند اٹالین خبردار تھے۔ روشنی کا انتظام تہا۔ کتے پہرہ دار تھے تو بھی ترکون کا آنا معلوم نہ ہوسکا تھا۔ آس پاس کی بلندیون پر بھی ترک قابض تہے۔ اٹالین نے کوہی توپ خانہ منگوا کر نہایت پُراثر کام لیا۔ دھاوا کرکے ترکون کا ایک قلعہ چھین لیا۔ چار گھنٹہ کی لڑائی کے بعد تمام بلندیان ترکون سے خالی کرائیں سات گھنٹہ کی جنگ کے بعد ترک و عرب اپنے ہتھیار سامان گولہ و بارود وغیرہ چھوڑ کر مجبوراً فرار ہوگئے۔ ترکون اور عربون کے ایک سو سے اوپر مُردے تہے صرف چند اٹالین کام آئے۔ یہ خبر لندن سے دیگئی ہے۔ اُسی روز جمعرات کو ٹریپولی میں ایک اور سخت جنگ کی گئی یہ صبح سے شام تک رہی جوش نمایان تھا۔ ترکون نے اطالین پر حملہ کیا۔ جو مقام گارگاریش مین دو قلعے تعمیر کرنے مین مصروف تہے از لندن ہے۔ اطالین نے ترکون کو بھگا دیا لیکن رات ہوتے پر خود ہی ہٹ آئے اسلئے کہ حفاظتین مکمل نہین تھین۔ اس لڑائی مین اطالین کو پچاس سپاہی کام آئے لیکن ترکون کا نقصان بھاری تبلایا گیا ہے۔ اس کے بعد کی خبر ہے۔ کہ اطالین جنگی جہازون نے زنانہ پر گولہ باری کی ہے۔ سلسلہ جاری ہے۔ چین مین انقلاب حکومت کے باعث بے آئینی ہے۔ کشت و خون اور لوٹ مار کا عالم طاری پیکن کی خبر خاندان شاہی کے تمام شاہزادون نے جمہوری پارٹی کی شرطین منظور کرلی ہین۔ پیکن میں یوانشیکائی پر بم کے گولے کے وار کرنے والے ملزمون سے چالیس آدمی پکڑے گئے تین مجرمون کے سر کاٹے گئے ہین۔ صوبجات شنسی و ھونان میں حدورجہ کی اراجکتا پھیل رہی ہے۔ شہر اور قصبے اُجاڑ ہیں باشندے پہاڑون اور غارون مین جا چھپے۔ تباہی بدرجہ کمال ہے۔ سیانفو کے دروازے چار روز سے بند ہین۔ یہان دس ہزار منچو ریا بے دردانہ قتل کئے گئے ہین۔

جاپان مین آتشزدگی سے تیس لاکھ اشرفی کا نقصان ہؤا۔ خدا کے غضب سے وہی بچا وے ✦ ماوراء ایران ریلوے کے واسطے سرمایہ کی تجویز مکمل ہوئی۔ آخری نوز کے متعلق نبوتین پوری ہو رہی ہین ✦ پیسہ اخبار رائے زن ہے کہ مسلمان سلطنتون ٹرکی و ایران مین دستوری حکومت کا اجراء خاطر خواہ کامیاب نہ ہوسکا۔ ہم نے تو پہلے ہی لکھا تھا۔ کہ یوروپین ڈوس اسلامی مزاج کے موافق نہ پڑیگی کاش کہ مسلمان تقلیدِ فرنگ کی بجائے شعار اسلام کو اختیار کرتے ✦ نیک دل بادشاہ قیصر ہند نے اپنی رخصتی تقریرین کس نیک خواہش کا اظہار کیا۔ بادشاہ کے الفاظ یہ ہین "یہ اس امر کا احساس نہایت طمانیت بخش ہے کہ کس طرح ہر مذہب و ملت کے آدمیون نے متفق ہوکر ہمارا خیر مقدم کیا ہے لیکن یہ ممکن نہین کہ یہ اتحاد و الفت انکی آئندہ زندگی مین ان کے روزمرہ کے خانگی تعلقات مین قائم رہے اگر یہ حاصل ہوجاوے تو ہم اسے اپنی سیاحت کا ایک نہایت مبارک نتیجہ خیال کرین گے"۔ ✦ طاعون کا اصلی علاج تو توبہ و استغفار اور مامور الٰہی کا اقرار ہے اسکے ماتحت ہر شے مفید ہے۔ حکیم سید محمد شہید صاحب نے ایک نسخہ چھپوایا ہے۔ جو درج ذیل ہے۔ چرائتہ۔ شاہترہ۔ برگ نیم خشک ہون یا سبز ہموزن لیکر ہموزن پانی مین رات کو جُدا جُدا بھگو دی جاوین۔ پانی اس قدر ہونا چاہیئے۔ جو دوا کے ایک دو انگل اوپر آجاوے صبح کو نیم کا پانی پھینک دیا جاوے۔ اور چرائتہ اور شاہترہ کے زلال میں بھگوے ہوئے نیم کے پتے پیس کر چھان لئے جاوین اور آگ پر پکائے جاوین۔ جب مثل معجون کے گاڑھے ہوجاوین تو آگ پر سے اتار کر فی ایک سیر دوا تیار شدہ (لبس سے مراد یہی معجون ہے نہ خشک دوائین) تین تولہ چار ماشہ زعفران حل کر دیجاوے۔ دوا طیار ہوگئی۔ ایک آدمی ۳ ماشہ روز کھاوے (خواہ دوا معجون کی شکل مین رہنی دیجاوے یا تین تین ماشہ کی گولیان بنائی جاوین اور اوپر سے شکر کا شربت چھٹانک یا آدھ پاؤ کے قریب پی لیا جاوے۔ تین روز اس کا استعمال قبل از بیماری کرنا بقول حکیم صاحب موقوت قائم مقام ٹیکہ ہے ✦ سکھوں کی خبر ضلع گوجرانوالہ کے موضع چوہڑکانہ مین مسلمان ایک تہائی سے زیادہ آباد ہین۔ مگر وہان کے سکھ ایسے بے خوف اور نڈر ہین کہ مسلمانون کو آپ اذان نہین کہنے دیتے۔ گذشتہ دنون کا ایک واقعہ ہے۔ کہ مسلمانون کے نماز پڑھتے وقت سکھ جوتیون سمیت مسجد مین گہس آئے اور نمازیون کو زدوکوب کرکے مسجد کی بے حرمتی کی جسپر مسلمانون نے عدالت مین رجوع کیا۔ اور ایک درجن سکھون کے نام سمن جاری ہوئے۔ مقدمہ سب ڈویژنل افسر شیخو پورہ کی عدالت مین دائر ہے لیکن صاحب افسر رائے دیتے ہین کہ فریقین کو صلح کرلینی چاہیئے اور مسلمان آہستہ اذان کہہ لیا کرین۔ مگر جب کہ ایک سکھ ریاست کے والی اذان کہنے کا علانیہ حکم دے چکے ہین۔ تو انگریزی علاقہ مین سکھون کا یہ دباؤ ضرور افسوسناک ہے صلح سے بڑھکر تو کوئی عمدہ بات نہیں۔ مگر جب اذان کا اصل مطلب ہی پورا نہ ہو تو صلح بے کار ہے صلح اس طریق پر کرانی چاہیئے کہ فریقین مین اتفاق ہوجاوے۔ اور مسلمانون کو اذان کہنے مین کوئی رکاوٹ نہ ہو۔ ہمارے خیال مین سکھ لیڈرون کو اسطرف ضرور توجہ کرنی چاہیئے

امیر کابل سے ایران کی درخواست امداد - یہ خبر معتبر ذرائع سے معلوم کی گئی ہے۔ کہ گرفتار بلا ایران امیر صاحب افغانستان سے امداد کا خواستگار رہا ہے۔ امیر صاحب نے اسوقت تک ایران کی درخواست کا کوئی جواب نہین دیا ہے گو خبرون سے ظاہر ہے کہ امیر صاحب کو اپنی ہمقوم سلطنتون کے ساتھ نہایت ہمدردی ہے مگر صورت معاملات سے یہ بات قریباً ناممکن ہے کہ امیر صاحب ایران کو کوئی فوجی امداد دین۔ البتہ مالی امداد سے دستگیری کرین۔ تو تعجب نہیں ✦ وکٹوریہ ڈائمنڈ جوبلی ہائی اسکول **وزیر آباد** مین ہندو مسلمانون کی متحدہ کوشش سے قائم کیا گیا ہے۔ اور اس کے ناظم نے صاحب انسپکٹر کے معائنہ کی جو نقل ہمارے پاس بھیجی ہے اس سے ظاہر ہے۔ کہ طلباء کی اخلاقی تربیت اور ان کے درمیان باہمی پسندیدہ تعلقات قائم کرنے کے واسطے بہت کوشش کیجاتی ہے۔ جس کے واسطے انسپکٹر صاحب نے ہیڈ ماسٹر اور دیگر اساتذہ کو سزاوار تحسین کیا ہے اور اپنے حلقہ کے تمام مدارس مین سے سب سے بڑھ کر اس مدرسہ مین علمی زندگی کا نظر آنا ظاہر فرمایا ہے ✦ مسافر آگرہ لکھتا ہے کہ آریہ سماج بربادی کی شاہراہ پر ہے۔ ضرور ✦

خوشخبری

سلسلہ احمدیہ کے مختصر رسائل چھپ کر شائع ہو رہے ہیں احباب جلد منگوا کر مفت تقسیم کرین۔

۱ شرائط بیعت۔ ۲ حضرت مرزا صاحب کا ذہبان کے اپنے الفاظ مین اقتباس از اُردو نثر۔ ۳ حضرت مرزا صاحب کا مذہب اقتباس اردو نظم۔ ۴ اب یا رب۔ مرقومہ حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی۔ عیسائیون کے لفظ باپ کی حقیقت اور اسکی اسلامی اصطلاح۔ قیمت فی پیسہ فی ٹریکٹ - عہ مین ۸۰ - ۸ مین ۳۵ - ملنے کا پتہ - بدر ایجنسی - قادیان - گورداسپور

فہرست مبائعین

(نومریدین جنھوں نے حضرت خلیفۃ المسیح کے ہاتھ پر بیعت کی)

چودھری خدابخش صاحب لکھانوالی ضلع سیالکوٹ
اللہ دتا // // //
قادر بخش // // //
غلام نبی // // //
سوبا // // //
کالو // // //
حاکم معہ اہلیہ موضع ڈھرانوالی تحصیل حافظ آباد
حاکم بی بی // // // //
نور محمد // // // //
پیر محمد // // // //
رحمت // // // //
حسن بی بی // // // //
محمدا - مانگٹ اوچے تحصیل حافظ آباد
گھولا // // // //
مسماۃ حسین بی بی // // // //
مریم بی بی // // // //
مسماۃ روشنائی // // // //
غلام فاطمہ // // // //
شیرا ماچھی // // // //
وریام // // //
حسین // // //
فتح دین // // //
حسن محمد // // //
گمنا معہ اہلیہ // // //
نور بھری // // //
رحیم بخش // // //
ست بھرائی اہلیہ عزیز احمد - موضع جھن گھولا حافظ آباد
مسماۃ عمر بی بی معہ دختر کوٹ جیوہ حافظ آباد
علی محمد معرفت فضلدین مانگٹ اوچے
وڈھایا حافظ آباد - گوجرانوالہ
محمد امین // //
علی محمد دوسرا // //
سردارا // //
تاجا حافظ آباد - گوجرانوالہ
گاما // //
نواب بی بی // //

الخطب

(۱) ہمارے ایک احمدی بھائی عمر ۴۴ سال ملازم سرکار بمشاہرہ ایک سو پچیس روپیہ ماہوار کی پہلی بیوی فوت ہو گئی ہے اور دوسرے نکاح کے خواہشمند ہیں مزید حالات ایڈیٹر بدر سے معلوم ہو سکتے ہیں +

(۴) ایک احمدی دوست نوجوان عمر ۲۱ سال زمیندار ڈرائچہ ساکن راجکی ضلع گجرات جو نہایت ہی صالح خلیق اور شریف آدمی ہیں اور جنکی علاوہ زمینداری آمد کے ۱۹ روپے ماہوار تنخواہ ہے کسی زمیندار کے ہاں نکاح کرنا چاہتے ہیں۔ جو صاحب پسند فرماویں۔ دفتر بدر میں اطلاع دیں +

(۵) ہمارے ایک معزز شریف آسودہ حال نوجوان دوست شرعی ضروریات کے سبب دوسرا نکاح کرنا چاہتے ہیں خط وکتابت معرفت ایڈیٹر بدر ہو +

(۶) ایک احمدی نوجوان کنوارا۔ غریب الطبع۔ قوم کا رائیں ضلع گجرانوالہ کا باشندہ ہے۔ عمر بیس سال تنخواہ اٹھارہ روپے ماہوار بوعدۂ ایک روپیہ سالانہ ترقی مستقل سرکاری ملازم نکاح کا خواہاں ہے۔ اہل حاجت سید غلام حسین ڈپٹی اسسٹنٹ حصار سے خط وکتابت کریں +

(۷) ہمارا ایک بھائی جو نیک منکسر المزاج احمدی دیندار تاجر عمر ۱۸ سال۔ خواندہ۔ اصل وطن چکوال ضلع جہلم اسکے لئے ایک رشتہ کی ضرورت ہے مفصلہ ذیل پتہ پر خط وکتابت ہو + محمد امین۔ فضل کریم۔ کالج سٹریٹ کلکتہ +

(۸) ایک سکے زئی شریف لڑکی عمر ۱۶ سال کیواسطے جو قادیان کے قریب ہے ایک شریف نوجوان خواندہ احمدی کی ضرورت ہے۔ خط وکتابت معرفت ایڈیٹر بدر ہو خط کے ساتھ ۲ کے ٹکٹ آنے چاہئیں +

(۱۰) ہمارے ایک معزز احمدی دوست جو بنگال میں عزت عہدہ پر ممتاز ہیں اپنی ہمشیرہ عمر ۱۶ سال نوشت وخواند سے ماہر و بصفات حسنہ موصوف کے واسطے ایک ایسا رشتہ چاہتے ہیں۔ جو کم از کم انڈر گریجوایٹ ہو اور پچاس روپے ماہوار سے زائد آمد رکھتا ہو۔ درخواستیں معرفت ایڈیٹر بدر ہمراہ ۲ کے ٹکٹ آنی چاہئیں +

(۱۱) مستمی جیون قوم نجار۔ عمر ۲۲ سال شکل شباہت عمدہ۔ صحیح وسالم۔ پہلی بیوی فوت ہوچکی ہے۔ ساکن موضع گھنونکے۔ ڈاکخانہ سنراہ۔ ضلع سیالکوٹ۔ کام سیپ خراس۔ معمار۔ نکاح کا خواہاں ہے +

ست بچن

مژدہ ہے کہ کتاب ست بچن سہ بارہ چھپکر تیار ہے جس میں سکھوں کو بتایا گیا ہے۔ کہ تمہارا اصل دین "اسلام" ہے تم کہاں بھٹکتے پھرتے ہو قیمت ۱۱؍ اس کے علاوہ مندرجہ ذیل کتابیں بھی مل سکتی ہیں +

آئینہ کمالات اسلام ۔ ۴؍ انوار الاسلام ۔ ۴؍
کتاب البریہ ۔ ۱؍ ایام الصلح فارسی ۔ ۱؍
روئداد جلسہ دعا ۔ ۳؍ استفتاء ۔ لیکھرام ۔ ۱؍
کرامات الصادقین ۔ ۸؍ نور الحق ہر دو حصہ ۔ ۱؍
حقیقت المہدی ۔ ۱؍ ازالہ اوہام حصہ اول ۔ ۱۲؍
شحنۂ حق ۔ ۶؍ فتح اسلام ۔ ۳؍
توضیح مرام ۔ ۳؍ انجام آتھم ۔ ۱؍
قادیان کے آریہ اور ہم ۳؍ حقیقت الوحی ۔ للعہ
حجۃ اللہ ۔ ۶؍ ضیاء الحق ۔ ۲؍
نشان آسمانی ۔ ۲؍ سر الخلافہ ۔ ۱؍
رسالہ جہاد ۱؍ کشتی نوح ۔ ۱؍
تریاق القلوب ۱۲؍ مسیح ہندوستان میں ۳؍
نجم الہدیٰ ۔ ۱؍ چشمہ معرفت ۔ ۱؍
لجۃ النور ۳؍

المشتہر

مہتمم کتبخانہ حضرت اقدس مسیح موعود۔ قادیان۔ گورداسپور

مفرح یاقوتی

تیار کردہ حکیم محمد حسین صاحب مہتمم کارخانہ مرہم عیسیٰ لاہور مصدقہ حضرت امیر المؤمنین۔ اعضائے رئیسہ کو طاقت دیتی ہے یہی مفرح اور مقوی ہے ہر قسم کے ضعف اور سستی اور ناطاقتی کو دور کرتی ہے۔ دفتر اخبار بدر سے بلا کے قیمت نقد ساڑھے چار روپے (للعہ) یا بذریعہ قیمت طلب پارسل مل سکتی ہے۔

لقد نصرکم اللہ ببدرٍ و انتم اذلۃ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

BADR QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ مرزا غلام احمد

Registered No L. CCXXXVIII

مسیح وقت و مہدی و ہم مجدد بر سر صد

ضمیمہ درس قرآن مجید

پیشگی چار روپے

جلد ۱۱

۱۳ محرم سنہ ۱۳۳۰ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۴ جنوری سنہ ۱۹۱۲ء مطابق ۲۱ پوہ سمت ۱۹۶۸

نمبر ۱۳ و ۱۴

بھائیو اگر قادیان آؤ گے تم

ایڈیٹر و منیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ

نورِ دینِ مصطفےٰ پاؤ گے تم

دس شرائط بیعت

اوّل یہ کہ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہوجائے شرک سے مجتنب رہے گا ۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا۔ اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے ۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنج وقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا۔ اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کرے گا اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اسکی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائے گا ۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے ۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر و یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالےٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور ہر حالت میں راضی بقضاء ہوگا۔ اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اسکی راہ میں طیار رہے گا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائے گا ۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کرے گا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دے گا ۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دے گا۔ اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا ۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا ۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا۔ اور جہانتک بس چل سکتا ہے۔ اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا ۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوۃ محض للہ بہ اقرار اطاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قایم رہے گا۔ اور اس عقد اخوۃ میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضلِ خدا
مصطفےٰ ما را امام و پیشوا

اندریں دیں آمدہ از مادریم
ہم بریں از دارِ دنیا بگذریم

آں کتابِ حق کہ قرآں نام اوست
بادۂ عرفانِ ما از جام اوست

آں رسولے کش محمد ہست نام
دامنِ پاکش بدستِ ما مدام

مہرِ او باشیر شد اندر بدن
جاں شد و باجاں بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را بروشد اختتام

ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آں نہ از خود از ہماں جائے بود

اقتدائے قول او در جانِ ماست
ہر چہ زو ثابت شود ایمانِ ماست

از ملائک و از خبر ہائے معاد
ہر چہ گفت آں مرسلِ ربّ العباد

آں ہمہ از حضرت احدیت است
منکرِ آں مستحقِ لعنت است

معجزاتِ او ہمہ حق اندر است
منکرِ آں موردِ لعنِ خدا است

معجزاتِ انبیاءِ سابقین
آنچہ در قرآں بیانش بالیقیں

بر ہمہ از جان و دل ایمانِ ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیاست

یک قدم دوری از آں عالیجناب
نزدِ ما کفر است و خسران و تباب

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر و پبلشر کے حکم سے چھپ کر شائع ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

رعایتی قیمت کتب

نام کتاب	اصلی قیمت	رعایتی
براہین احمدیہ مجلد ہر چہار حصہ	صہ /	سہ۱۲ /
دررثمین اُردو بے جلد	۳ /	۲؎ /
دررثمین فارسی "	۵ /	۴ /
فتاوے احمدیہ ہر سہ جلد مکمل۔ حضرت اقدس نے اپنی زندگی میں جن مسائل پر فتوے دیئے تھے وہ تمام یکجا جمع کئے گئے ہیں ۱۲؎		عہ /

نام کتاب	اصلی قیمت	رعایتی
دررثمین اردو مجلد	۴ /	۳؎ /
درثمین فارسی مجلد	۶ /	۴ /
دررثمین اردو و فارسی یکمُشت مجلد	۹ /	۸ /
مضمون بر غلامی مصنفہ مولوی محمد علی صاحب ایم - اے	۸ /	۳ /
مضمون بر عصمت انبیاءؑ مولوی محمد علی صاحب ایم - اے	۱۰ /	۷

ہندوستان سے باہر رہنے والے دوستوں کے واسطے یہ رعایت ۱۵ - فروری تک رہے گی - لیکن ان کی طرف سے پوری قیمت بمعہ محصول ڈاک آرڈر کے ساتھ آنی چاہیئے +

مفصلہ ذیل کتب اصلی قیمت پر ملینگی

عربی بول چال عبدالحی عرب صاحب اردو عربی - عربی بولی سیکھنے کیلئے عمدہ طرز - ۳ /

چولہ گرو نانک صاحب - باوا نانک علیہ الرحمت کے مسلمان ہونے کا ثبوت - ۱ /

لیکچر مہر سنگھ - ماسٹر عبدالرحمن صاحب کا لیکچر - باوا نانک علیہ الرحمۃ کے مسلمان ہونے پر ۰ /

حضرت اقدس کی پرانی تحریریں اُردو ۱ /

اربعین اردو - حضرت اقدسؑ کی تصنیف دعوےٰ مسیح موعود پر دلائل - ۵ /

اسماء الحسنےٰ - اللہ تعالےٰ کے ناموں کے معانی لطیف بیان ہیں - ۵ /

ردّ افترا - مصنفہ خواجہ صاحب - ایک عیسائی پادری کے جواب میں - مفت

مکتوبات احمدیہ اردو - حضرت میرزا صاحب کے خطوط کا مجموعہ - ۸ /

نغمۂ اکمل - اردو نظم از قاضی اکمل صاحب عاشقانہ نظم سلسلہ کی خدمت میں - ۲؎ /

موعظۃ الحسنےٰ - مصنفہ حضرت سید محمد احسن صاحب ۲ /

خطبات کریمیہ - حضرت مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم کے خطبے - ۴ /

سلک مروارید حصہ اول اردو - عورتوں کے لئے بطرز ناول نہایت مفید پیرایہ میں سلسلہ کی تعلیم و تبلیغ + ۴ /

سلک مروارید حصہ ۲ - اردو - عورتوں کیلئے بطرز ناول نہایت مفید پیرایہ میں سلسلہ کی تعلیم و تبلیغ ۴ /

تحفۃ العرب عربی - عبدالحی صاحب کی تصنیف - ائمہ سلف کے عقائد مسیح کی وفات - قرآنی اور احادیثی دلائل - ۳ /

تفسیر القرآن پارہ - ۲۹ - اردو - مرتبہ شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم اقتباس از کتب و تقریرات حضرت اقدسؑ - و خلیفۃ المسیح ۱۲؎ /

تفسیر القرآن پارہ - ۲۸ - اردو " " " عہ /

تفسیر القرآن پارہ - ۲۷ - اردو " " " عہ /

سنت احمدیہ اردو نماز روزے کے فقہی مسائل کا آیات و احادیث سے بیان ۴ /

عقائد احمدیہ اُردو - احمدی اور غیر احمدی کے عقائد - آیات و حدیث سے احمدیت کے دلائل ۲ /

ثنائی چیکر اردو - مولوی ثناء اللہ امرتسری کی خدمت و مرمت ۲ /

احسن القصص اردو - سورۂ یوسف کا ترجمہ مع تفسیر مصنفہ اکمل صاحب - ۲؎ /

سفرنامۂ ناصر حصہ ۲ نظم اُردو حضرۃ میر ناصر نواب صاحب ۳ /

شدھی کی اشدھی اردو - میر قاسم علی صاحب - رد آریہ ۶ /

گلدستہ حمد - نظم حضرت میر صاحب ۱ /

فرزند علی - اردو - بابو فرزند علی صاحب - ابراہیم سیالکوٹی کے اعتراضوں کا جواب - ۳ /

مجربات نور دین حصہ اول - حضرت خلیفۃ المسیح کے مجرب طبی نسخہ جات - ۱۰ /

مجربات " حصہ دوم " " " ۱۰ /

سری نہہ کلنک اوتار درشن اردو - حضرت اقدسؑ کے کرشن اوتار ہونے کا ثبوت ہندو کتابوں سے ۲ /

فتح دین - پنجابی نظم وفات مسیح کے ثبوت میں معہ حوالجات ۳ /

کرشن لیلا - ایک ہندی نظم - لیکھرام کی ہلاکت اور کرشن اوتار کی صداقت پر ۱ /

مورکہ سدھ - پنجابی نظم سلسلہ کی صداقت میں ۱ /

الاستخلاف - آیات قرآنی شیعہ کے تمام اعتراضوں کا جواب ۴ /

غلامی - اردو - مولوی محمد علی صاحب ایم اے - غلامی پر جو بیجا اعتراض کئے گئے اسکا جواب ۳ /

القول الصحیح اُردو نظم سلسلہ کی تائید میں ۱ /

نظم مستورات پنجابی نظم - عورتوں اور بچوں لئے سلسلہ تائید میں مفید ہے - ۰ /

شہادت آسمانی حصہ اول - ایک شدید مخالف کی کتاب فضل رحمانی کا جواب - ۵ /

" حصہ دوم " ۲ /

معیار الصادقین - راستبازوں کی پہچان کے اصول مسیح موعود کے دعاوی کے ثبوت ۳ /

کامل احمدی - اللہ داد خاں - پنجابی نظم سلسلہ کی تعلیم میں نہایت مفید ۰ /

کامل احمدی - غلام رسول " " ۰ /

باقی کتابیں دیکھو صفحہ ۱۵

سجان الذی اسری بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہٗ و نصلی علی رسولہ الکریم

لقد نصرکم اللہ ببدرٍ و انتم اذلۃ

بدر

BADR QADIAN

Reg. No. L. CCLXXXVIII

قیمت مشگی ۸ معہ ضمیمہ درس قرآن مجید

الیس اللہ بکاف عبدہٗ مرزا غلام احمد مسیح وقت و مہدی و امام مجدد زمان

Reg. No. L. CCLXXXVIII

جلد ۱۱ ۔ ۲۷ محرم الحرام ۱۳۳۰ھ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام مطابق ۱۸ جنوری ۱۹۱۲ء ۔ نمبر ۱۶

بھائیو! اگر قادیان آؤ گے تم ۔ ایڈیٹر ۔۔۔ رضی اللہ عنہ ۔ نور دینِ مصطفیٰ پاؤ گے تم

دس شرائط بیعت

اوّل ۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرلے ۔ کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر مین داخل ہوجائے ۔ شرک سے مجتنب رہے گا ۔ دوم ۔ یہ کہ جھوٹ اور زناء اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقون سے بچتا رہیگا ۔ اور نفسانی جوشون کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے ۔ سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا اور حتے الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہون کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے مین مداومت اختیار کرے گا اور دلی محبت سے اللہ تعالے کے احسانون کو یاد کرکر اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائے گا ۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانون کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشون سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دے گا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے ۔ پنجم ۔ یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت و بلاء مین اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کرے گا ۔ اور بہر حالت راضی بقضاً ہو گا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ مین طیار رہے گا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیرے گا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ۔ ششم ۔ یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائے گا ۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کرے گا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ مین دستور العمل قرار دے گا ۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دے گا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا ۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا ۔ نہم ۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی مین محض للہ مشغول رہے گا ۔ اور جہان تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتون اور نعمتون سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا ۔ دہم ۔ یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوۃ محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوۃ مین ایسا اعلےٰ درجہ کا ہوگا کہ اسکی نظیر دنیوی رشتون اور ناطون اور تمام خادمانہ حالتون مین پائی نہ جاتی ہو ٭

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضلِ خدا ۔ مصطفیٰ ما را امام و پیشوا

اندریں دیں آمدہ از مادریم ۔ ہم بریں از دار دنیا بگذریم

آں کتابِ حق کہ قرآں نام اوست ۔ بادہ عرفانِ ما از جام اوست

آں رسولے کش محمدؐ ہست نام ۔ دامنِ پاکش بدستِ ما مدام

مہر او باشیر شد اندر بدن ۔ جاں شد و با جاں بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام ۔ ہر نبوّت را برو شد اختتام

ما ازو یابیم ہر نور و کمال ۔ وصلِ دلدار ازل بے او محال

آنچہ ما را وحی و ایمائے بود ۔ آں نہ از خود از ہماں جائے بود

اقتدائے قول او در جانِ ماست ۔ ہرچہ زو ثابت شود ایمانِ ماست

آں ہمہ از حضرتِ احدیت است ۔ منکرِ آں مستحقِ لعنت است

معجزاتِ او ہمہ حق اند و راست ۔ منکرِ آں موردِ لعنِ خدا است

معجزاتِ انبیاءِ سابقین ۔ آنچہ در قرآں بیانش با...

بر ہمہ از جان و دل ایمانِ ماست ۔ ہر کہ انکارے کند ...

یک قدم دوری ازاں عالیجنا

نزد ما کفر است و خسران و تبا

بدر پریس قادیان مین میان معراج الدین عمر پروپرائٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپ کر شائع ہوا

خطبہ جمعہ

از میان صاحب صاحبزادہ بشیر الدین محمود احمد صاحب

(۵ جنوری ۱۹۱۲ء مطابق ۱۴ محرم)

اشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھد ان محمداً عبدہ ورسولہ۔

امّا بعد - فاعوذ باللہ من الشیطان الرجیم
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قل اعوذ برب الفلق ـ من شر ما خلق ومن شر غاسق اذا وقب ومن شر النفثٰت فی العقد ـ ومن شر حاسد اذا حسد؟

قرآن شریف کو جن لوگون نے غور اور تدبر سے پڑھا ہے وہ جانتے ہیں کہ تمام قرآن شریف کا لب لباب الحمد شریف یعنی سورہ فاتحہ ہے گویا کہ سارا قرآن شریف مجملاً بطور فہرست کے سورہ فاتحہ ہے۔ اور جن لوگون نے اس سے بھی اور زیادہ غور و فکر کیا ہے انہون نے "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" کو سورہ فاتحہ کا خلاصہ قرار دیا ہے۔ بعد اسکے یہ ایک صاف بات ہے۔ کہ سورہ فاتحہ میں صراط مستقیم والی دعا کے ساتھ غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کی دعا سکھلا کر افراط اور تفریط سے بچنے کی طرف ترغیب دلائی ہے۔ صراط مستقیم کے جادہ سے اِدھر اُدھر ہونا یہ ایک اندرونی فتنہ ہے۔ اور مغضوب علیہم یا ضالین کی راہ اختیار کرنا گویا بیرونی فتنہ میں مبتلا ہونا ہے۔ اندرونی فتنہ کے بالمقابل سب سے بڑا بیرونی فتنہ ضالین والا فتنہ ہے۔ یہ تو قرآن مجید کی ابتداء کی سورۃ ہے اب قرآن شریف کے اخیر میں بھی سورۂ فاتحہ کے مضمون کے بالمقابل دو فتنون کا ذکر الگ الگ دو سورتون میں بیان فرما کر ان سے بچنے کے لئے خدا تعالےٰ ہی کی پناہ مانگنے کی تعلیم دی ہے۔ جیسا کہ ولا الضالین کو سورۃ فاتحہ کے اخیر میں رکھا ہے اسی طرح سے سورۃ الناس کو جسمین عیسائیون کے فتنہ کا ذکر ہے قرآن شریف کے اخیر میں رکھا ہے
اس سے ماقبل سورۃ الفلق کو سورہ فاتحہ کے اندرونی
رکھا ہے اور سورہ فاتحہ میں اندرونی فتنہ کا
کسی قدر آثار زیادہ بیان کرکے اس کی

ا ہے۔ من شر ما خلق کہہ کر تمام
کیونکہ فتنے جب تھوڑے ہون۔ تو
جب حد سے بڑھ جاوین تو کہانتک

اسکو شمار کیا جاوے۔ ما خلق مین ہمارے اس زمانہ کی طرف اشارہ ہے کہ فتنہ اور فسادون کی کوئی حد ہی نہ رہی۔ ومن شر غاسق اذا وقب۔ مین غاسق چاند کو کہا ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چاند کیطرف دیکھا اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ استعیذی من ھذا فانہ غاسق اذا وقب جس قوم مین ہلاکت آتی ہے تو پہلے اس ہلاکت کا پیش خیمہ آپس ہی کی اندرونی پھوٹ اور آپس ہی کی اندرونی مخالفتین ہوتی ہین۔ امراء۔ امراء کے۔ علماء علماء کے مخالف ہوجاتے ہین اور ایک دوسرے کے سخت جانی دشمن ہوجاتے ہین پھر بعد میں بیرونی فتنہ کو اندرونی فتنہ پر غالب آنے کی راہ کھل جاتی ہے۔ گویا جب کوئی قلعہ اندر یا باہر دونون طرف سے مضبوط ہوتا ہے تو دشمن دفعتہً اس پر حملہ آور نہین ہوتا ہے جب قلعہ کی اندرونی حالت خراب ہوجاتی ہے تو پھر دشمن کو بھی ہمت ملجاتی ہے خدا کسی قوم کو نہین بگاڑتا جب تک وہ بگڑنے کے سامان اپنے ہاتھون سے پہلے آپ ہی نہ کرلین۔ ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتےٰ یغیروا ما بانفسھم۔

ومن شر النفثٰت فی العقد مین شاعرون کیطرف بھی اشارہ کیا ہے۔ کیونکہ پھونک مارنے والے کیطرح شاعر بھی اپنے منہ مین اندر ہی اندر اشعار کی پھونک پھانک لگاتا رہتا ہے۔ اور یون اللہ تعالےٰ اور بندے کے درمیان جو عقد اور رشتہ ہوتا ہے اسکو توڑنا چاہتا ہے۔

ومن شر حاسد اذا حسد۔ حسد کا بازار اسقدر گرم ہوگیا ہے کہ ایک سلطنت دشمن کے حملہ سے تباہ ہوجاتی ہے تو دوسری سلطنت اسکے پہلو مین بولتی تک نہین بالکل خاموش بیٹھی دیکھتی ہے کہ اچھا ہے کمزور رہے۔ مسلمانون کو چاہیئے۔ کہ اس سورہ کو کثرت سے پڑھین اور اللہ تعالےٰ سے ان الفاظ مین دعا کرین بارک اللہ لنا ولکم من القرآن العظیم ونفعنا وایاکم بالذکر الحکیم

دعا مدد یادگیر علاقہ حیدر آباد دکن مین مخالفون نے احمدی برادران کو سخت دکھ دینا شروع کیا ہے اللہ تعالےٰ ہمارے مظلوم بھائیون کا حامی و ناصر ہو۔ احباب درد دل سے ان کے لئے استقامت اور فتح کی دعا کرین ؀

درخواست جنازہ مستری الٰہ دین احمد صاحب جہلم سے لکھتے ہین کہ ان کے والد بزرگوار ۱۱۵ سال کی عمر پاکر ۳۰ دسمبر کو فوت ہوگئے۔ اللہ تعالےٰ مغفرت کرے۔

۲۔ سید ارادت حسین صاحب اپنی زوجہ مرحومہ کے واسطے احباب سے درخواست دعائے مغفرت کرتے ہین جب ۱۹۰۱ء مین سید صاحب مرحوم بسبب احمدیت دکھ دئے جاکر وطن چھوڑ کر قادیان چلے آئے تھے تو مرحومہ بھی ان کے ساتھ آئی تھی اللہ تعالےٰ مرحومہ کو جنت نصیب کرے۔

۳۔ سید امیر احمد شاہ صاحب احمدی کتب فروش راولپنڈی مین فوت ہوگئے ہین۔ اللہ تعالےٰ مغفرت کرے۔

تبلیغی ٹریکٹ تبلیغ کے چھوٹے چھوٹے رسالے احباب خریدین۔ ریلون۔ بازارون اور میلون اور انجمنون کے جلسون اور دیگر جلسون مین تقسیم کردین ۔ مراشرائط بیعت ۲ حضرت مرزا صاحب کا مذہب۔ قیمت عہ کے ۸۰۔ آٹھ آنے کے ۳۵ اور ۴ کے ۱۷ ار جلد منگوالین۔ اس سے کم باہر روانہ نہ ہونگے۔

تبلیغی کارڈ اعلےٰ درجہ کے کاغذ پر فیصدی ۸ ر تمام تبلیغ مختصر عبارت مین اور نظم فارسی میں۔

قصیدہ مہدویہ حضرت مرزا صاحب مسیح موعود کا عجیب و غریب عربی قصیدہ بمعہ ترجمہ قیمت فیصد عہ ۸ کے ۴۵۔ ۴ کے ۲۰۔ اس سے کم باہر روانہ نہ ہون گے ؀

آپ ہاں آپ کیخدمت مین جو اس اخبار کو پڑھ رہے ہیں یہ التماس ہے اور پھر عرض ہے کہ آپ ہی کی خدمت مین یہ التماس ہے کہ آپ بدر کیواسطے اور خریدار بنائین مگر قیمت دینے والے خریدار

ایک مشورہ بعض دوستون کی رائے ہے۔ کہ بدر کا (ایڈیٹر) سال نومبر مین نہ شروع ہو بلکہ کسی اور ماہ مین۔ آپکی کیا رائے ہے ؀

ایک اور مشورہ ایک دوست دیتے ہین کہ بدر کے ساتھ ایک ورق دنیوی خبرون کیواسطے بڑھایا جاوے اور اسی کے مطابق تھوڑی سی قیمت زیادہ کیجاوے ؀

مدینۃ المسیح حضرت امیر المومنین خدا کے فضل سے بخیر و عافیت ہین۔ صبح مستورات مین درس قرآن فرماتے ہیں اور عصر کے وقت مردون مین اور شام کے بعد صاحبزادہ عبد الحی صاحب معہ چند دیگر احباب کے قرآن شریف پڑھتے ہین ایسا ہی ایک درس دوپہر کے قریب بھی ہوتا ہے۔ ظہر و عصر کے درمیان صحیح البخاری کا درس ہوتا ہے جو اسی مہینے مین از سر نو شروع ہوئی ہے۔ اہل بیت نبوی بخیریت ہین حضرت صاحبزادہ میرزا محمود احمد صاحب ایدہ اللہ الاحد چند روز کے لئے اس ہفتہ سفر پر تشریف لے گئے۔ دار العلوم کے بورڈنگ ہوس مین پانی پہنچانے کے لئے بہت عمدہ تدبیر کی گئی ہے کنوئین کے پاس ایک حوض بنایا گیا ہے اور وہان سے بذریعہ زمین دوز نلکے

موجب ہوئے۔

آیت ۱۶ - حضرت نوح نے آخر تنگ آکر اپنی قوم کے حق مین بد دُعا کی۔ انبیاء کی بدْدعا سے ڈرنا چاہیئے۔ یہ بہت خوفناک بات ہے۔

حضرت نوح نے اپنی قوم کے حق مین بد دعا کی۔ مگر آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے باوجود سخت تکالیف اٹھانے کے کبھی اپنی قوم کے حق مین بد دُعا نہین کی بلکہ یہی دعا کرتے رہے۔ کہ ربِّ اھدِ قومي فانہم لا یعلمون۔ اے میرے رب میری قوم کو ہدایت کر۔ کیونکہ وہ نہین جانتے۔ حضرت نوح کے مقابلہ مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا صبر۔ حوصلہ۔ رحم اور ہمدردی بہت بڑھی ہوئی ہے۔ اور اسی کا نتیجہ ہے کہ آخر ساری قوم عرب ہدایت یافتہ ہوگئی۔

اِس جگہ سُورہ نوح کے نوٹ ختم ہوئے

پارہ ۲۹ رکوع ۱۱ - سُورۂ جنّ رکوع ۱

آیت ۱ - استمع نفرٌ من الجنّ - جنّ اللہ تعالےٰ کی ایک مخلوق ہے جیسے ملائک وغیرہ اور اس کی مخلوق ہین - مین ہرگز ہرگز اس بات کا قائل نہین - کہ جنّ اور ملائکہ کوئی چیز نہین ہین - مین دونون کا قائل ہون - لیکن ہر جگہ جنّ کے لفظ کے وہی ایک ہی معنے نہیں اور جو خیال کیا جاتا ہے - کہ بعض عورتون بچون کو جنّ چمٹ جاتے ہین مین اس کا قائل نہیں ہون - لغت کے رو سے جنّ ان باریک اور چھوٹے چھوٹے موذی حیوانات کو بھی کہتے ہیں جو غیر مرئی ہین اور صرف خورد بینون سے ہی دکھائی دیتے ہین - طاعون کے باریک باریک کیڑے بھی جنّ کے نام سے موسوم ہین - اِسی لئے حدیث شریف مین طاعون کو وخز اعدائکم من الجنّ فرمایا ہے (احمد عن ابو موسیٰ اشعری - طبرانی فی الاسط عن ابن عمرؓ) وخز کے معنے نیش زنی اور طعن کے ہین - جنّ - لغت مین بڑے آدمیونکو بھی کہتے ہین - جنّ النّاس مُعظّمہُم - شاید بڑے پیسے والے ساہوکارون کو بھی مہاجنّ اسی واسطے کہا گیا ہے - کبوتر کے پیچھے دوڑنے والے انسان کو بھی "جنّ" کہا ہے۔

سورہ احقاف رکوع ۴ مین ایک قوم کا ذکر ہے - واذ صرفنا الیک نفراً من الجنّ یستمعون القرآن - اس قوم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قرآن شریف سُن کر انّا سمعنا کتاباً اُنزل من بعد موسیٰ - کہا جنّ کے بمقابل انسان ہین انس غریب لوگ - جنّ بڑے لوگ - سورہ الحجر ۱۴ع ۸ مین انسان اور "جان" دونون کی پیدائش کا ذکر ایک ساتھ ایک ہی آیۃ مین یکے بعد دیگرے آیا ہے - ولقد خلقنا الانسان من صلصالٍ من حماٍ مسنون - والجانّ خلقناہ من قبلُ من نار السّموم - آدمؑ سے پہلے جان اور انکی ذریت تہی اس سے کسی طرح انکار نہین ہوسکتا - اور اب بھی جنّات غیر مرئی طور پر موجود ہین۔

کارخانۂ قدرت کا انتظام اور انحصار محسوسات اور مرئیات تک ہی محدود نہین مشہود وغیرمرئی عالم کا انکار محض حماقت اور نادانی ہے

اِسلئے کہ جوں جوں سائنس ترقی کرتا جاتا ہے - بہت سی باتین ایسی معلوم ہوتی ہیں پہلے مانی نشکل تھین - دُوربین اور خوردبین کی ایجاد نے بتادیا ہے کہ کرّہ ہوا مین کس پھر رہے ہین - ایسے ہی پانی کے ایک قطرے مین لاانتہا جانور پائے جاتے ہین - حیوانا منویہ - ایک قطرہ منی مین دیکھے جاتے ہیں اس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ خدا تعالےٰ کی مخلوق اور انواع مخلوق کی حدبندی محض ناممکن ہے اور صرف اپنے محدود علم کی پر انکار محض نادانی ہے - اِس لئے اوّلاً جنّات کے متعلق یاد رکھنا چاہیئے کہ ہم کبھی ایسی مخلوق کا جو انسانی نوع سے نرالی ہو انکار کرنے کا کوئی حق نہین رکھتے - اور ہم یہ کی وجوہات رکھتے ہین - کہ جنّ اللہ تعالےٰ کی ایسی قسم کی مخلوق ہے جن کو انسان کی آنکھین نہین دیکھ سکتین - اِس لئے کہ ان کی مادی ترکیب نہائت ہی لطیف اور ان کی بناوٹ غایت درجہ کی شفاف ہوتی ہے - جس کیوجہ سے انسان اِن ظاہری آنکھون سے اونہین نہین دیکھ سکتے - ان کے دیکھنے کے لئے ایک دوسری حس یعنے روحانی آنکھ کی ضرورۃ ہے - یہی وجہ ہے - کہ انبیاء علیہم السلام اور اولیاء اللہ اور مومنین صادقین ملائکہ وغیرہ غیر مرئی مخلوق کو بھی دیکھ لیتے ہین نہ صرف دیکھ لیتے ہین بلکہ ان سے باتین بھی کر لیتے ہین - خلاصہ یہ کہ اللہ تعالےٰ کی کسی ایسی مخلوق کو جس کو ہم دیکھ نہین سکتے - انکار کرنا دانشمندی نہین - ہم اسبات پر ایمان رکھتے ہین کہ خدا کی ایسی مخلوق دنیا مین موجود ہے - جو انسانی نظرون سے پوشیدہ ہے - اور اسی وجہ سے اسے جنّ کہتے ہین - کیوں کہ عربی مین جنّ اسے کہتے ہین - جسمین خفا اور نہان ہونا پایا جاتا ہے - جنّت - انسانی نظر سے پوشیدہ ہے - جنّہ - (ڈھال) جو انسان کو چھپا کر تلوار کے حملے سے محفوظ رکھتی ہے -

جنین - وہ بچہ جو ماں کے پیٹ مین ہے پوشیدہ ہے - جنون - عقل کو چھپانے والا مرض - جنّ - انسانی نظر سے چھپی ہوئی مخلوق - پس جنّ وہی مخلوق ہے جو عام انسانی نظر سے پوشیدہ ہو - خواہ وہ کسی قسم کی مخلوق ہو - غرض - جنّ ایک مخلوق ہے ایک اور بات بھی یہان بیان کردینے کے قابل ہے - کہ احادیث مین جنّ کا لفظ - سانپ - کالے کتے - مکھی - بھوری چیونٹی وبائی جرم - بجلی - کبوتر باز - زقوم - بائین ہاتھ سے کھانے والا - گدھا - بال پراگندہ رکھنے والا - غراب - ناک یا کان کٹا - شریر - سردار وغیرہ پر بھی بولا گیا ہے ان توجیہات پر غور کرنے سے ان مفاسد اور مضاد کی حقیقت بھی معلوم ہوجاتی ہے جو جنون سے منسوب کی جاتی ہے اب اس بیان کے بعد یہ جاننا ضروری ہے - کہ قرآن کریم مین یہان جو ذکر کیا گیا ہے اس سے کیا مراد ہے ؟ یہ ایک تاریخی واقعہ ہے - نصیبین ایک بڑا آباد شہر تھا - اور وہان کے یہود جنّ کہلاتے تھے - اور سوق عکاظ (ایک تجارتی منڈی کا نام ہے) مین آیا کرتے تھے جب آن حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مکّہ سے نا اُمید ہو کر طائف تشریف لے گئے اور وہان کے شریرون نے آپکو دکھ دیا - آپ عکاظ کو آرہے تھے - راستہ مین بمقام نخلہ یہ لوگ آپ سے ملے - آن حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم صبح کی نماز پڑھ رہے تھے - قرآن مجید کو سنکر وہ رقیق القلب ہوگئے سب کے سب ایمان لے آئے اور جاکر اپنی قوم کو بھی ہدایت کی

آیت ۲ - اب جنات نے اس قرآن کو قبول کرنے اور ایمان لانے کے دلائل بیان کئے - جنمین سے پہلی دلیل یہی ہے کہ وہ توحید کا مذہب ہے۔

آیت ۳ - ما اتخذ صاحبةً ولا ولداً - یہ دوسری دلیل ہے اور عیسائیون کے اس صاحبہ اور ولد والے ناپاک عقیدہ کی نفی کرتے ہوئے قرآن شریف سے ماقبل

حضرت خلیفۃ المسیح مولوی نورالدین صاحب کے فرمائے درس قرآن شریف سے نوٹ

مرتبہ محمد صادق ایڈیٹر بدر

پارہ ۲۹ رکوع ۹ بقیہ سورۂ نوحؑ

(رکوع اول)

گذشتہ اشاعت سے آگے

روایت ہے کہ ایک دن حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ایک شخص گیا اور قحط کی شکایت کی۔ آپ نے اُسے فرمایا کہ استغفار کرو۔ پھر ایک اور شخص گیا اس نے کہا یا حضرت میں محتاج ہوں۔ فرمایا۔ استغفار کرو۔ ایک تیسرے نے کہا کہ میرے اولاد نہین ہوتی۔ اُسے بھی استغفار کرنے کا حکم دیا۔ چوتھے نے پیداوار زمین کی کمی کا گلہ کیا اُسے بھی استغفار کی تاکید فرمائی۔ حاضر مجلس ربیع بن صبیح نے عرض کی کہ آپ کے پاس مختلف لوگ آئے اور مختلف چیزوں کے سائل ہوئے۔ مگر آپنے جواب سب کو ایک ہی دیا۔ اسکے جواب میں حسن بصری نے قرآن شریف کی یہی آیات پڑہین۔

جماعت احمدیہ کو بھی استغفار کی تاکید ہر روز بار بار کیجاتی ہے۔

آیت ۱۴۔ ترجون۔ تخافون۔

(اذا لسعتہ النحل لم یرج لسعہا د هذلے)

خدا تعالےٰ کی بڑائی سے کیون نہین ڈرتے۔

آیت ۱۴۔ اطواراً۔ انسان کو پیدائش کے وقت مختلف صورتون مین سے گذارا۔ نطفہ۔ علقہ۔ مضغہ۔ وغیرہ۔ کیا یہ تفرقہ اور امتیاز کسی علیم و قدیر ہستی کا کام نہین؟ یہی خدا تعالےٰ کی ہستی کی ایک دلیل ہے۔

آیت ۱۵۔ اس آیت مین آسمان کے سات طبقون کا ذکر کیا ہے۔

جس طرح ایک گاؤں سے دوسرے گاؤں تک پہونچنے کے لئے رستے کی ضرورت ہے۔ اسی طرح خدا تعالےٰ تک پہنچنے کے لئے بہی راستون کی ضرورت ہے، جو بنے ہوئے ہین۔

آیت ۱۶۔ جس طرح کہ انسان چراغ اور روشنی کا محتاج ہے اور چاند اور سورج کا محتاج ہے۔ اسی طرح روحانی ہدایت کے واسطے وحی الٰہی۔ انبیاء اور کتب الٰہیہ کا محتاج ہے۔

آیت ۱۷۔ نباتاً۔ اللہ تعالےٰ نے نباتات کو پیدا کیا ہے زمین کی روئیدگی انسان کے نشو ونما کا موجب ہے اور یہی اغذیہ بالآخر نطفہ کی صورت مین متشکل ہو کر انسان بنتا ہے۔

اسی طرح انعامات الٰہیہ بتلا کر حضرت نوحؑ نے اپنی قوم کو اللہ تعالیٰ کیطرف متوجہ کیا

آیت ۱۹۔ بساطاً۔ آرام گاہ۔ پھیلا ہوا۔

آیت ۲۰۔ سبلاً۔ ایسا ہی دل کے واسطے بہی راستے ہین۔

پارہ ۲۹ رکوع ۱۰ سورہ نوح رکوع دوم

اپنے خیرخواہوں پر جب ہم نظر کرتے ہیں تو سب سے اول یہ خیرخواہی ماں یا دودھ پلائی سے شروع ہوتی ہے۔ دودھ پلانے والی کو بھی بچہ ماں کہکر پکارتا ہے۔ اسی وجہ سے بچے تکلیف کے وقت ماں کہہ کر پکارتے ہین پھر بڑے ہو کر باپ کو خیرخواہ سمجھتے ہیں پھر جوانی مین دوست پیدا ہو جاتے ہین اور خیرخواہ ہوتے ہین یہ انسان کے خیرخواہ ہوتے ہین اور ان کے سوا اور بھی خیرخواہ ہین لیکن یہ سب خیرخواہ غلطی کر سکتے ہین اور کرتے ہین۔ ان سب سے اعلےٰ مخلوق کا خیرخواہ انبیاء کا گروہ ہے (علیہم الصلوٰۃ والسلام) جو کبھی غلطی نہین کرتے اور اون کو مخلوق کے ساتھ بہت محبت ہوتی ہے۔ تعجب ہے کہ لوگ انبیاء کی باتوں کو نہین مانتے۔ ان آیات مین حضرت نوح علیہ السلام دردِ دل کے ساتھ اپنے ربّ کے حضور مین شکوہ کرتے ہین کہ مین نے اپنی قوم کو بہت سمجھایا پر وہ میری بات نہین مانتی۔

اس زمانہ مین لوگ بہ سبب امن عامہ کے عیش و عشرت کی غفلت مین گرے ہوئے تھے زمین پر انسان کی بدی بہت بڑھ گئی تہی اور اس کے دل کے تصوّر اور خیال روز بروز صرف بدی ہوتے تہے۔ تب خدا نے چاہا کہ انسان کو اس زمین مین سے مٹا ڈالے۔ پر خدا نے ایک دفعہ پھر ان پر رحم کیا اور اپنے بندے نوح کو جو صادق اور کامل تہا اور خدا کی راہ پر چلتا تھا اور اس واسطے اس پر خدا کی مہربانی کی نظر تہی ان لوگونکی طرف بھیجا کہ انہین آنیوالے عذاب سے ڈرائے۔ حضرت نوحؑ نے خدا تعالےٰ کے حکم کی اطاعت کی مگر قوم نے نہ مانا اور مورد عذاب الٰہی ہوئی۔

آیت ۲۳۔ یہ ان کے بتون کے نام ہیں۔

۱۔ ودّ۔ محبت اور خواہش کا دیوتا۔ جس کے متعلق ان کا خیال تھا کہ وہ اپنے ارادے سے ایجاد عالم کا باعث ہوا۔ اس کو مرد کی صورت پر بنایا جاتا ہے۔ ہندوؤن مین اسکے بالمقابل برہما ہے۔

۲۔ سواع۔ بقائے عالم کا بُت جو عورت کی شکل مین ہوتا ہے اسکے مقابل ہندو دھتالوجی مین بشن ہے۔

۳۔ یغوث۔ حاجت روائی اور فریادرسی کا دیوتا۔ اس کی شکل گھوڑے کی تھی شاید اس واسطے کہ فریادرسی کے لئے تیز رفتاری کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس طرح ہندوؤن مین اندر دیوتا ہے۔

۴۔ یعوق۔ عوق سے مشتق ہے۔ بمعنے روکنا اور دفع کرنا۔ یہ مصیبتون اور دشمنوں کے روکنے کا بُت تہا۔ بشکل شیر۔ ہندوؤن مین اس کے بالمقابل شنگھ ولالت دہ ہے۔

۵۔ نسر۔ طول عمر کا دیوتا۔ بشکل باز بنا ہوا۔

ایڈیٹوریل

حضرت عیسیٰ کی عمر

بٹالہ کے مشہور ماہواری رسالہ العزیز میں انبیا علیہم السلام کی عمروں کی ایک فہرست دیگئی ہے۔ جس میں درج کیا گیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عمر شریف ایک سو تیس سال تھی۔ یہ بات تو قریبًا درست معلوم ہوتی ہے۔ مگر حضرت عیسےٰ علیہ السلام پر صلیب کا واقعہ اسوقت ہوا تھا جبکہ آپکی عمر ۳۳ سال کی تھی۔ یہ بات کتب تاریخ سے ثابت ہوتی ہے تو اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ۳۳ سے ۱۳۰ سال کی عمر تک حضرت عیسےٰ کہاں رہے۔ جن لوگوں کا یہ خیال ہے کہ وہ واقعہ صلیب کے دنوں ہی آسمان پر اٹھائے گئے۔ وہ اسکے متعلق کیا فرماتے ہیں +

ناول نویسی کے نتائج

ایم اے بی۔ کتابوں کے متعلق ایک ماہوار رسالہ لنڈن سے شائع ہوتا ہے جس میں ایک انعامی مضمون "موجودہ ناولوں کے رجحان" پر شائع ہوا ہے جس میں یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ فی زمانہ ناول نویس کے سامنے سب سے بڑا مقصد یہ ہے کہ وہ زندگی کے حقایق کو ہمارے سامنے پیش کرے۔ آجکل کے ناول نویس پرانے قصہ نویسوں کے طوطا و مینا کے قصوں کو حقارت کی نگاہ سے دیکھ کر اپنے قصوں کو ایسے رنگ میں بیان کرنیکی کوشش کرتے ہیں۔ کہ پڑھنے والے کو اگر معلوم نہو کہ یہ کوئی ناول ہے تو وہ یقین کرلے کہ یہ کوئی سچا واقعہ ہے اور اُس سے اپنی زندگی کی راہ نمائی کے واسطے نتائج پیدا کرنے لگے ہماری رائے میں موجودہ طریق پرانے طریق سے بہت زیادہ خطرناک غلطیوں میں ڈالنے والا ہے۔ کیونکہ پرانا طریقہ اپنے رنگ میں ایک اخلاقی سبق سکھاتا ہوا صفائی سے یہ بھی پڑھنے والے کو یقین دلاتا تھا کہ یہ ایک فرضی قصہ بطور تمثیل کے بتلایا گیا ہے۔ اور اُس طریق سے جہاں کہیں اب بھی فائدہ حاصل کرنیکی کوشش کی گئی ہے۔ وہ کامیاب ثابت ہوا ہے۔ جیسا کہ علوم حیوانات کے مشہور ماہر انڈمنڈ سیلس نے Endmund Selus اپنی کتاب The Zoo Conversation Book دی زو کانورسیشن بک میں ایک چڑیا گھر کے جانوروں کے ساتھ لمبی گفتگو کا دلچسپ قصہ لکھا ہے۔ اس کتاب کے پڑھنے سے حیوانات کے حالات نہایت عمدہ پیرایہ میں اُنکے اپنے مُنہ سے گفتگو کے رنگ میں بیان کرائے گئے ہیں۔ یہ کتاب لنڈن میں Mills & Boon, Ltd. 49 Rupert St London W. نے شائع کی ہے مگر ہندوستان کے انگریزی کتب فروشوں سے بقیمت ۱۲/ (= -/ ۳ے) مل سکتی ہے۔ غرض نیا طریق ناول نویسی کا ضرور بہت اصلاح طلب ہے۔ کیونکہ اس سے مغالطوں کا اندیشہ ہے سنہ ۱۸۹۹ء میں یا اسکے قریب ہمارے ایک دوست نے ایک کتاب پڑھی جس میں لکھا تھا کہ تبت میں ایک دیوتا ہے جس کا نام عیسیٰ ہے اور اس کی پرستش کیجاتی ہے۔ ہمارے ایک دوست نے اس کتاب کو سلسلہ احمدیہ کی تائید میں ایک ہتھیار سمجھ کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں پیش کیا حضرت نے مجھے فرمایا کہ اسکے متعلق تحقیقات کیجائے میں نے جب اس کتاب کو غور سے دیکھا کہ مجھے ہوا کہ یہ صرف ایک ناول ہے۔ مگر اس خیال پر کہ ممکن ہے کہ اسکی کچھ اصلیت بھی ہو میں نے اسکے مصنف کو لنڈن خط لکھا اُس نے مجھے جواب دیا کہ تیس سال ہوئے جب میں نے یہ قصہ بچوں کا دل بہلانے کے واسطے اختراع کیا تھا۔ ایسے ہی ناول نویسی کا نتیجہ ہے کہ یورپ کے بعض لوگوں نے یہ یقین کرلیا ہے کہ متی۔ مرقس۔ لوقا۔ یوحنا بھی ناول نویس تھے۔ انہوں نے ایک نمونہ زندگی کو مدنظر رکھکر جو اُسوقت کے مناسب حال تھا۔ ناول لکھے تھے۔ ناواقفوں نے انہیں کتب الہی سمجھ لیا +

نوٹ۔ جن انگریزی رسالوں۔ اخباروں اور کتابوں کا حوالہ ہم اپنے مضامین میں دیا کرتے ہیں۔ ان کا پورا نام پتہ ماہ۔ اشاعت بلکہ قیمت تک بھی درج کردیتے ہیں تاکہ کسی پادری صاحب کو یہ کہنے کا اب موقعہ نہ رہے کہ یہ (فرضی) باتیں اپنے پاس سے بنا کر لکھ دیتا ہے اور مزید تصدیق کے واسطے ہم یہ بھی عرض کردیتے ہیں کہ محولہ کتب رسایل وغیرہ اگر کوئی صاحب بجنسہ دیکھنا چاہیں تو ہمارے پاس آکر دیکھ سکتے ہیں۔ اگر منگوانا چاہیں تو ہماری معرفت ولایت سے منگوا سکتے ہیں +

:ala - Qadian Road -

سڑک بٹالہ قادیان

وہ مضمون جس کا وعدہ پچھلے اخبار میں کیا گیا تھا اب درج کیا جاتا ہے۔ پختہ سڑک کی جس قدر ضرورت اس راستہ کے واسطے ہے وہ خود اس کے ٹریفک سے ظاہر ہے یہانتک کہ ایک دفعہ یہاں ریل بنانے کی بھی تجویز کی گئی تھی۔ امید کرتے ہیں کہ اس سڑک پر چلنے والی ہزاروں مخلوق حکام کی سرپرستی سے محروم نہ رکھی جائے گی بہرحال وہ مضمون یہ ہے:۔

یہ ایک مسلمہ امر ہے کہ قادیان ضلع گورداسپور میں ایک خصوصیت کے ساتھ ممتاز ہے۔ اور یہ امتیاز قادیان کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی وجہ سے حاصل ہوا ہے۔ ایک وقت قادیان پر ایسا گزرا ہے وہ ایک گمنام گاؤں تھا اور دنیا میں کوئی اس سے واقف نہ تھا۔ لیکن اللہ تعالےٰ نے جب اپنے بندہ کو اس بستی میں برگزیدہ کیا تو اسے مخاطب کرکے کہا فحان ان تعان وتعرف بین الناس یعنی وقت آگیا ہے کہ تو دنیا میں شناخت کیا جاوے اور تیری مدد کیجاوے۔ ایسا ہی اس گمنامی اور گوشہ گزینی کی حالت میں اسے خطاب کرکے فرمایا یاتون من کل فج عمیق۔ لوگ دور دراز راستوں سے تیرے پاس آئینگے۔ یہ اور اس قسم کے تمام مکالمات اس مرد خدا نے اپنی کتاب براہین احمدیہ میں شائع کر دیئے۔ پھر وہ وقت آگیا کہ قادیان اور اس کا برگزیدہ سردار دُنیا میں شہرت پاگیا۔ اور دُنیا کے تمام حصوں سے لوگ نیازمندی اور ارادت کے ساتھ اس کے حضور آنے لگے۔ اور قادیان کی ضرورتیں یومًا فیومًا بڑھنے لگیں + ہمارے مقامی حکام اس بات سے بخوبی واقف ہیں کہ قادیان ان کے علاقہ میں اکیلا قصبہ ہے جو تعلیمی اور رفاہ عام کے کاموں کی وجہ سے ضلع گورداسپور میں ممتاز ہے +

کُل ضلع بھر میں قادیان ہی سے تین اخبار اور تین رسالے شائع ہوتے ہیں۔ اور تین پریس جاری ہیں۔ قادیان میں جو تعلیمی کوششیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی برکت سے بارور ہوئیں وہ بھی ضلع بھر میں نمایاں حیثیت رکھتی ہیں قادیان کا تعلیم الاسلام ہائی سکول اپنی تعلیم اور تربیت اور اخلاقی نگہداشت کے لئے ضلع ہی نہیں بلکہ صوبہ بھر میں ممتاز ہے۔ اور اس کا پتہ اس ایک امر سے لگ سکتا ہے کہ جس قدر بورڈر قادیان کے سکول میں ہیں وہ ضلع کے کسی

سکول میں نہیں۔ اور صوبہ کے بھی کسی ہی سکول میں ہونگے اور آنے والے طالب علم پنجاب اور ہند کے مختلف علاقوں سے آئے ہیں۔ اور یہ کہنا قطعاً مبالغہ نہیں کہ اس وقت کشمیر سے لیکر راس کماری تک کے بنگال اور بہار سے لیکر پشاور تک کے طالب علم موجود ہیں تعلیم الاسلام ہائی سکول کے علاوہ ایک بڑے پیمانہ پر **دینیات کا کالج** جاری ہے جس کا نام مدرسہ احمدیہ ہے۔ اور لڑکوں کی تعلیم ہی پر اکتفا نہ کرکے ایک لڑکیوں کا مدرسہ بھی کھولا گیا ہے۔ غرض تعلیمی کوششوں کو ہر طرح مفید بنانے کے لئے خدا کے فضل پر بھروسہ کرکے وسیع کیا گیا ہے۔ ان تعلیمی انسٹی ٹیوشنز کے علاوہ مذہبی رنگ میں قادیان کو جو اہمیت اور عزت حاصل ہے وہ ایک ایسا امر ہے کہ سب جانتے ہیں نہ صرف پنجاب و ہندوستان سے بلکہ افغانستان اور عرب سے بھی اکثر لوگ ہمیشہ آتے جاتے رہتے ہیں۔ اور ان آنے والوں کی تعداد سال بھر میں کسی صورت سے چالیس پچاس ہزار سے کم نہیں ہوتی۔ پھر اس وقت سلسلہ کا جو **امام** اور **پیشوا** ہے یعنی حضرت خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نورالدین صاحب قبلہ۔ وہ ایک شاہی طبیب ہونے کی وجہ سے اور اپنے طبی تجربہ اور ایک محقق اور ذی علم بزرگ ہونے کے ہندوستان بھر میں شہرت یافتہ ہیں۔ ان کے پاس طبی استفادہ کے لئے دور و دراز سے لوگ کثرت سے آتے ہیں اور یہ سلسلہ آج جاری نہیں ہوا۔ بلکہ جب سے وہ قادیان آئے ہیں اسوقت سے جاری ہے۔ ان مریضوں کی تعداد بھی سال میں سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں تک پہنچتی ہے +

ان آنے والے لوگوں اور ان تعلیمی انسٹی ٹیوشنز و پریس و اخبارات کی ضروریات کے لئے تجارتی سامانوں کی آمد و رفت میں جو ترقی ہو سکتی ہے وہ اس سے ظاہر ہے کہ قادیان میں پہلے ایک معمولی برانچ آفس ڈاک خانہ کا تھا جو مدرسہ کے ایک مدرس کو کچھ الونس دیکر چلایا جاتا تھا۔ پھر اس کو مدرسہ سے الگ کیا گیا اور بالآخر محکمہ ڈاک نے بیس روپیہ ماہوار کا ایک سب آفس جاری کیا۔ اب اس وقت پچاس روپیہ کا ایک سب پوسٹ ماسٹر اور اس کے ساتھ ایک کلرک اور دو چیٹھی رسان کام کرتے ہیں اور ایک پیکر صرف چٹھیاں چھاپنے کا کام کرتا ہے۔ یہ میں نے اس عملہ کا ذکر کیا ہے جو صرف قادیان کی لوکل ڈاک کے متعلق ہے اور قادیان کی ڈاک کی کثرت کی وجہ سے محکمہ ڈاک خانہ نے پبلک کی آسایش و آرام کے لئے ڈاک کی روانگی اور رسیدگی کو ڈبل کر دیا۔ اب دو مرتبہ ڈاک آتی اور دو ہی مرتبہ قادیان سے جاتی ہے۔ اور قادیان کی ڈاک کی آمد و رفت ہرکاروں کے ذریعہ ناقابل برداشت عمل سمجھ کر ڈاک کے لانے اور لیجانے کا کام بذریعہ یکہ کے کیا گیا جس کے لئے ۵۰ روپیہ ماہوار محکمہ ڈاک خانہ کو دینے پڑتے ہیں۔ کل ضلع گورداسپور میں ڈلہوزی اور شکر گڑھ لائن کے سوا قادیان ہی ایسی جگہ ہے جہاں ڈاک بذریعہ یکہ کے پہنچائی جاتی ہے۔ ان تمام امور کے بیان کرنے سے میری غرض یہ ہے کہ میں قادیان کی اہمیت کو پیش کرکے اپنے ضلع کے بیدار مغز **صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر** کو ایک امر خاص پر توجہ دلاؤں اور وہ

بٹالہ سے قادیان تک کی سڑک ہے

جس حال میں کہ قادیان میں اس قدر آمد و رفت ہوتی ہے اور تجارتی سامان بھی کثرت سے آتا اور جاتا ہے کیونکہ بٹالہ بوجہ اناج کی منڈی ہونے کے **ریاڑکی** سے تمام سامان وہاں جاتا ہے پھر اس سڑک کا نہایت ردی حالت میں ہونا ضلع گورداسپور کے لئے نہایت قابل افسوس امر ہے +

اس سے پہلے بھی متعدد مرتبہ اس سڑک کے متعلق مجھے اپنے ضلع کے افسروں کو توجہ دلانے کا موقعہ بذریعہ اخبار اور زبانی بھی ہوا ہے۔ اور اس سڑک کے پختہ کئے جانے کے متعلق بعض تجاویز بھی زیر غور رہیں۔ جن کا خاتمہ ایک ریلوے لائن کی تجویز کے ساتھ ہو گیا۔ تجویز کی گئی تھی کہ بٹالہ سے ایک ریلوے لائن ہوشیارپور کی طرف نکالی جاوے۔ محکمہ ریلوے کے ایک افسر نے آکر ٹریفک کا اندازہ بھی کیا اور کچھ حصص بھی فروخت ہوئے۔ مگر یہ تجویز عملی رنگ میں نہ آسکی۔ اس لئے اب میں پھر اس تجویز کو اپنے ضلع کے **نیکدل** اور رعایا کے سچے ہمدرد اور بہی خواہ ڈپٹی کمشنر میجر **ایلیٹ صاحب بہادر** کے حضور کہتا ہوں صاحب موصوف کو رفاہ عام کاموں کے ساتھ بڑی دلچسپی اور رعایا کو آرام پہنچانے کا خاص خیال رہتا ہے۔ اور ایسے نیک دل آفیسر کی موجودگی میں اگر **قادیان** اور **بٹالہ** کی سڑک کا انتظام نہ ہوا تو یہ افسوسناک امر ہوگا۔ میں جانتا ہوں کہ اس سے پہلے یہ معاملہ صاحب موصوف کے نوٹس میں نہیں آیا۔ اور نہ اس کے پیش کرنے کی ضرورت محسوس ہوئی۔ اس لئے کہ خیال تھا کہ ریلوے لائن ان تمام تکلیفوں کا خاتمہ کر دیگی۔ مگر ریلوے لائن کی تجویز نہیں معلوم کہاں چلی گئی۔ اس لئے یہ غلطی ہوگی اگر ہم ریلوے لائن کی خیالی امید پر **سڑک کے پختہ کئے جانے کی تجویز کو چھوڑ بیٹھیں** +

پس نہایت ادب سے صاحب موصوف کی خدمت میں عرض کی جاتی ہے کہ وہ **سڑک** کے پختہ کئے جانے کے احکام دسٹرکٹ بورڈ کے ذریعہ صادر فرما کر اپنی کثیر تعداد رعایا کی دعائیں لیں۔ تعجب تو اس امر کا ہے کہ ہماری مجسٹریٹ علاقہ جناب خان صاحب محمد ظفر خانصاحب بہادر بالقابہ نے صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کے ارشاد اور حکم کے ماتحت ضلع کے بدمعاشوں کا خاص انتظام کیا۔ اور مقدمات زیر دفعہ ۱۰۹ میں ایسا انصاف کیا کہ اب تو ضلع گورداسپور میں ان کی کچہری ضرب المثل ہو گئی ہے۔ باوجودیکہ بٹالہ میں رہتے ہیں اور انہیں متعدد مرتبہ بتقریب دورہ یا ملاحظہ موقعہ قادیان کی طرف آنے کا اتفاق بھی ہوا ہے اور بٹالہ اور قادیان کی سڑک کی حالت زار بھی انہوں نے ملاحظہ فرمائی۔ مگر اب تک انہیں توجہ نہیں ہوئی ورنہ کوئی وجہ نہیں ہو سکتی۔ کہ اس معاملہ کو خود صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کے حضور تک نہ پہنچائیں۔ اس لئے آخر میں میں اپنے علاقہ کے مجسٹریٹ کو جو اپنی بیدار مغزی کے لئے مشہور ہو رہا ہے اور جس کے انصاف اور توجہ فرمائی کا شہرہ ہو رہا ہے) اس سڑک کی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ کثرت آمد و رفت کی وجہ سے اس کی حالت بہت خراب ہو رہی ہے۔ ایسا نہ ہو کہ کسی جان کا نقصان ہو۔ یکوں اور گڈوں اور عام مسافروں کی جو کثرت ہے۔ وہ ظاہر امر ہے۔ اس سڑک کو جب تک پختہ نہ کیا جاوے آمد و رفت میں سہولت نہیں ہو سکتی۔ کیا ہم امید کریں کہ جناب میجر **ایلیٹ صاحب بہادر کے عہد کی یہ عمدہ یادگار رہو کہ قادیان اور بٹالہ کی درمیانی سڑک** پختہ کیجاوے۔ اگر ہمارے مجسٹریٹ صاحب علاقہ نے اس کام کو اپنے ہاتھ میں لیا۔ تو کچھ شک نہیں کہ وہ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کے حضور ہماری اس جائز درخواست کو عمدگی سے پیش کر سکینگے +

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

مدارج تقویٰ

تقریر حضرت صاحبزادہ میاں محمود احمد صاحب ایدہ اللہ الاحد

(گزشتہ اشاعت سے آگے)

نماز فرض ہے۔ بہت سے احمدی نمازوں کو باجماعت ادا کرنے میں کمزور ہیں۔ نماز۔ دین کا ستون ہے اور مجھ سے کوئی پوچھے تو قرآن شریف سے یہ بات ثابت ہے کہ نماز بغیر جماعت کے ہوتی ہی نہیں۔ سوا اس صورت کے کہ کوئی عذر شرعی ہو۔

زکوٰۃ دوسرے درجے پر زکوٰۃ ہے۔ زکوٰۃ میں کئی بھائی کمزوری دکھاتے ہیں۔ حضرت ابوبکرؓ کے زمانہ میں جب فتنہ ارتداد پھیل گیا۔ اور صرف تین گاؤں میں نماز باجماعت رہ گئی اور لشکر بھی شام کو بھیجدیا گیا۔ تو بھی آپ نے زکوٰۃ نہ دینے والوں کے نام ارشاد بھیجا۔ کہ رسول اللہ کے زمانے میں اگر کوئی رسہ دیتا تھا اور اب نہیں دیتا تو میں تلوار کے زور سے لونگا۔ حضرت عمرؓ ایسے جری و بہادر نے بھی رائے دی۔ کہ اسوقت مصلحت وقت نہیں کہ زکوٰۃ پر زور دیا جائے۔ مگر آپ نے ان کی ایک نہ مانی۔ اِس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ زکوٰۃ کسقدر ضروری ہے۔ اگر احمدی اپنی زکوٰۃ کا باقاعدہ انتظام کریں۔ اور اسے امام کے حضور بھیجدیا کریں۔ تو بہت سے قومی کام پورے ہو سکتے ہیں۔

روزے تیسرا رکن روزے ہیں۔ یہ ایسی پاک عبادت ہے کہ حدیث میں آیا ہے۔ ہر نیکی کا ایک اجر ہے۔ مگر روزوں کا اجر میں ہوں۔ روزہ داروں کے لئے بہشت کے تمام دروازے کھولدیئے جائینگے۔ کہ جس دروازے سے چاہو جنت میں داخل ہو۔ بلکہ ایک دروازہ اور ہوگا جس کا نام ریان ہوگا۔

حج پھر حج ہے۔ غیر احمدی کہتے ہیں۔ احمدی حج نہیں کرتے۔ تم میں سے جو ذی استطاعت ہیں وہ حج کرکے دکھاویں کہ ہم لوگ مکہ معظمہ کی کسقدر تعظیم کرتے ہیں۔

امر بالمعروف نہی عن المنکر پھر وتواصوا بالحق وتواصوا بالصبر پر عمل کرو۔ دنیا میں نیک باتیں پھیلانے والے بنو۔ اور بری باتوں سے روکو۔ اصلاح اپنے گھروں سے شروع کرو۔ آپس میں محبت رکھو۔ اُلفت بڑھاؤ۔ میل جول کو ترقی پر کردو۔ تعلقات کو مستحکم کرو۔ یہ سب باتیں تقویٰ کے لئے ضروری ہیں۔ اس لئے ان کا بیان کیا۔

للذین احسنوا فی ہذہ الدنیا حسنۃ ایسے محسنوں کی نسبت فرماتا ہے کہ جو لوگ دنیا میں نیکی کرتے ہیں۔ اسی دنیا میں انکو نیکی ملیگی۔ کیا ایک معیار ہے۔ جو لوگ خدا کے پیارے ہیں وہ کبھی ذلیل نہیں ہوتے۔ کوئی ہے جو کھڑا ہو کر کہہ سکے کہ متقی ذلیل ہو کر مرا۔ جذامی ہو کر مرا۔ مجنوں ہو کر مرا۔ یا کوئی خدا کا صدیق۔ خدا کا متقی۔ خدا کا پرہیزگار مرگی زدہ ہو کر مرا۔ کوئی ہے جو یہ گواہی دے سکے کہ متقی ایسا بوڑھا ہو گیا کہ وہ ارذل العمر کو پہنچ گیا ہو۔ ہاں اس کے خلاف میں شہادت دے سکتا ہوں۔ کہ بڑے بڑے ذی سطوت وصاحب حکومت بادشاہ۔ باوجود اتنے اقتدار و وقار کے مجذوم ہوگئے۔ ان کو مرگیاں پڑیں۔ دیوانے ہوگئے۔ پس دوستو! تقوےٰ اختیار کرو۔ کیونکہ تقوےٰ وہ دولت لازوال ہے جو ختم نہیں ہوتی بلکہ بڑھتی ہے۔ اور تقوےٰ ہی وہ زرہ ہے جس سے انسان تمام قسم کے زہروں سے محفوظ رہتا ہے۔ محسن متقی کے لئے یہ انعام دنیا میں ہیں اور آخرت میں اس سے بھی بڑھ کر پائیگا۔

وارض اللہ واسعۃ متقی کو ابتلاء بھی آتے ہیں۔ مگر گھبرانا نہیں چاہیئے بلکہ ثابت قدم رہنا ضروری ہے۔ اگر انہیں ایک جگہ تکلیف ہے تو خدا کی زمین کھلی ہے۔ دوسرے مقام پر ہجرت ہو سکتی ہے۔ اور صبر سے کام لینے والوں کو بغیر حساب کے دیا جاتا ہے۔

صابر کو بلا حساب رزق ملتا ہے بادشاہ کے پاس بہت نعمتیں ہیں۔ مگر پھر بھی اس کو کئی دکھ ہیں لیکن صابر پر اللہ تعالےٰ کا بڑا فضل ہوتا ہے اس سے وعدہ فرماتا ہے کہ میں تجھے بے حساب دونگا۔ اور یہ سب اجر ہے اس بات کا کہ صابر خدا کے حضور اپنی اطاعت کی گردن ڈال دیتا ہے۔ اسکے فرمانوں کی بجا آوری پر ثابت قدم رہتا ہے اور ہر ابتلا کے وقت آگے قدم بڑھاتا۔ اور مخلوق کو بھی یہی تعلیم دیتا ہے۔ اب ان آیات کو پڑھ کر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ یہ احکام لوگوں کے لئے ہی ہیں یا خود رسول اللہ کو بھی یہ حکم دیئے گئے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ قُلْ اِنِّیْٓ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ۔ وَاُمِرْتُ لِاَنْ اَكُوْنَ اَوَّلَ الْمُسْلِمِيْنَ مجھے حکم دیا گیا۔ کہ میں اللہ کی عبادت کروں۔ دین کو اس کے لئے خالص کرکے۔ اور مجھے حکم دیا گیا کہ میں فرمانبرداروں میں اوّل نمبر پر رہوں۔ جس میں بتایا گیا ہے کہ یہ حکم رسول کریم کے لئے بھی یکساں ہیں۔ اس کے بعد یہ سوال ہے کہ آیا رسول کریم نے اس حکم پر عمل بھی کیا یا نہیں۔ تو اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ قل انی اخاف ان عصیت ربی عذاب یوم عظیم۔ قل اللہ اعبد مخلصاً لہ الدین۔ کہہ کہ میں اپنے رب کی نافرمانی کرتے ہوئے عذاب عظیم سے ڈرتا ہوں اور کہہ کہ میں اللہ کی عبادت کرتا ہوں اور کسی کو اسکی اطاعت میں شریک نہیں کرتا۔ ان آیات میں نبی کریم نے اپنی پاک زندگی کو پیش کیا ہے اور ڈنکے کی چوٹ کہا ہے کہ میرا خدا سے تعلق ہے۔ کوئی ہے جو میری زندگی پر عیب لگائے۔ آریہ زینب کے نکاح کے بارے میں شور ڈالتے ہیں۔ اور عیسائی آپ کو ڈاکو وغیرہ کہتے ہیں حالانکہ یہ اسوقت موجود نہ تھے اور نہ ان کے پاس معتبر ذرائع سے کوئی خبر پہنچی ہے۔ جو لوگ اس وقت زندہ گواہ تھے ان کو تو اس زور سے چیلنج دیا گیا کہ میری زندگی پاک ہے کوئی ہے جو عیب لگائے۔ میں تو اللہ کی مخلصانہ فرمانبرداری کرتا ہوں۔ فاعبدوا ما شئتم من دونہ تم اس کے سوا کسی اور کی کرکے دیکھ لو۔ کوئی سکھ ملتا ہے ہرگز نہیں۔ بلکہ عنقریب تمہیں معلوم ہو جائیگا کہ اسکی نافرمانی کرنے والے کیسے ٹوٹے میں پڑتے ہیں۔

ابوجہل کی مثال صاف ہے کہ وہ اپنی عزت وجاہت شوکت و قسمت پر کس قدر گھمنڈ رکھتا تھا۔ حتیٰ کہ مرنے کے وقت بھی اس نے کہا۔ میری گردن ذرا لمبی کرکے کاٹنا۔ تا کہ لوگوں کو معلوم رہے کہ میں سردار ہوں۔ مگر ابن مسعود نے کہا میں تیری آخری خواہش بھی پوری نہیں ہونے دونگا اور خوب رگڑ کر گردن کاٹی۔ اچھا یہ تو کوئی سو سال کا واقعہ ہے اسی زمانے میں دیکھ لو۔ خدا کا ایک مامور آیا۔ اسکے مقابلہ میں ایک لاٹ مولوی اٹھا اسوقت اس کی یہ حالت تھی کہ جب کبھی لاہور میں جاتا اور انارکلی سے گزرتا۔ تو اس کے استقبال و ملاقات کے لئے بے شمار آدم اکٹھا ہو جاتا یہاں تک کہ ہندو بھی اپنی دکانیں چھوڑ کر باہر نکل کھڑے ہوتے۔ اس کے مقابلہ میں حضرت اقدس جنھوں نے شاکر و محسن طبیعت پائی تھی۔ تحدیث بالنعمت کے طور پر اپنا واقعہ سنایا کرتے تھے کہ ایک دفعہ سرائے میں جا کر میں ٹھیرا۔ چارپائی نہ ملی۔ اصطبل میں ایک جگہ ملی جہاں

نیچے فرش پر رات کاٹنی پڑی۔ اور اس پر مستزاد یہ کہ ایک سکھ جو وہاں موجود تھا۔ ساری رات بڑبڑا تا رہا۔ کہ یہ کہاں سے آگیا۔ میں آگے ہی تنگ تھا۔ ایک وقت تو یہ تھا۔ یا اب یہ وقت بھی آیا کہ بغیر اس کے کہ پہلے اطلاع دی جائے۔ ہر سٹیشن پر آدمیوں کے پرے کے پرے جم جاتے تھے۔ موافق لوگوں نے تو خیر آنا ہی تھا۔ مخالف کیا ہندوستانی کیا پنجابی کیا انگریز ایک دوسرے پر ٹوٹے پڑتے تھے اور جگہ نہ ملتی تھی۔ ہر ایک کی یہی خواہش تھی۔ کہ میں کسی طرح چہرہ دیکھ لوں۔ خلاف اس کے وہ مولوی جو کسی وقت ان زوروں پر تھا میں نے اُسے دیکھا ہے کہ ایک سٹیشن پر ایک گٹھڑی اٹھائے ہاتھوں میں کھانا پکڑے ریل کیطرف اکیلا دوڑا جاتا تھا اس واقعہ سے معلوم ہو سکتا ہے کہ گھاٹے میں کون ہے وہ جو راستی پر ہے یا وہ جو خدا کے ماموروں کے مقابلہ کے لئے اُٹھا۔ خدا نے تمہارے لئے یہ فرقان چھوڑ دیا ہے اب بھی اگر تم اپنے ایمانوں کو بچا پاؤ۔ یا غفلت سے اپنی اولاد کو۔ پھر غیر احمدیوں میں شامل ہونے دو۔ تو تم گویا قتل اولاد کے مرتکب ہوتے ہو۔ میں دیکھتا ہوں جن کے باپوں کو حضرت اقدس سے بڑا اخلاص تھا اور بڑا تعلق تھا۔ اب ان کے بعض بیٹوں میں وہ شوق نہیں۔ اپنی اولاد کا فکر کرو۔ انہیں دین کیطرف لگاؤ کیا تمہارا بیٹا تمہارے سامنے زہر کھانے لگے۔ یا کنوئیں میں چھلانگ مارنے لگے تو تم اسے اجازت دیدوگے۔ ہرگز نہیں۔ پس کیا خدا کی نافرمانی چھوٹی سی بات ہے۔ جس سے تم منع نہیں کرتے اور کیا جب تمہارا کوئی بچہ کنوئیں میں گرنے لگے تو ایک بار منع کرکے چپ ہو جاؤ گے۔ ہرگز نہیں۔ تو کیا وجہ ہے کہ گناہ سے جو زہر سے بڑھ کر ہلاک کرنے والی چیز ہے صرف ایک دو بار کہہ کر چپ ہو جاؤ۔ چاہیئے کہ بار بار منع کرو۔ اور اپنی اولاد کو نماز قائم کرنے اور شعائر اللہ کی عظمت کی تاکید کرو۔ اور تقوے اختیار کرنے کی ہدایت کرو۔ اور خود بھی تقوے مدار نجات سمجھو۔ کیونکہ جو تقویٰ اختیار نہیں کرتے۔ ان کا اوڑھنا بچھونا آگ ہی ہے[۱] ان کے لئے سکھ کی کوئی صورت نہیں۔ اللہ تعالےٰ بڑا رحمن ہے۔ قبل از وقت اپنے عذاب سے خوف دلاتا ہے اور فرماتا ہے۔ میرے بندو۔ عذاب سے بچاؤ ڈھونڈ لو۔ فرمانبرداری کا طریقہ اختیار کرلو۔ اور جو لوگ جھوٹی باتوں[۲] (طاغوت کے معنے ہیں) سے بچتے ہیں انہیں بشارت دیدو۔ ایک معمولی حاکم سے کوئی بشارت ملے تو انسان پھولا نہیں سماتا۔ پھر اس انسان کی خوشی کا ٹھکانا کیا ہو سکتا ہے جسے وہ احکم الحاکمین بشارت دے۔ زمینی گورنمنٹوں کے معمولی انعام کے وعدے بلکہ تنخواہ پانے کی امید پر سپاہی اپنا سر دینے کو تیار ہیں۔ حالانکہ اس گورنمنٹ کے ملازم کو یقین نہیں کہ یہ روپیہ مجھے ملے گا بھی یا نہیں۔ شاید اس کے پانے سے پہلے ہی مرجاؤں۔ اور اگر مل بھی گیا۔ تو خدا جانے سکھ ملے یا نہ ملے۔ لیکن خدا تعالےٰ تو ابدالآباد زندہ ہے اور اپنے وعدوں کی وفا پر قادر ہے۔ اگر اس شخص کے (جس سے وعدہ کیا گیا ہے) حیات کے دن دُنیا سے پورے ہو گئے ہیں۔ تو آیندہ زندگی میں بیش از بیش دینے کو تیار ہے۔ غرض یہ بشارت خداوند کی تو ایسی ہے کہ مرجاؤ تو بھی اس سے مستفید ہو۔ زندہ رہو۔ تو اسی دنیا میں بدلا پالو۔ ان بندوں کا سب سے اعلےٰ وصف جن کو خدا سے بشارت ملتی ہے یہ ہے کہ وہ اچھی سے اچھی باتوں پر عمل کرتے ہیں[۳] یتبعون احسنه کے دو معنے ہیں۔ ایک تو یہ کہ قرآن مجید پر عمل کرتے ہیں کیونکہ دوسرے مقام پر اللہ نزل احسن الحدیث کتاباً فرماکر اللہ نے بتا دیا کہ احسن القول قرآن مجید ہے دوم یہ کہ قرآن شریف میں جو مختلف مدارج تقویٰ بیان ہیں ان میں سے بڑے سے بڑے درجے کے لئے کوشش کرتے ہیں مثلاً ابھی جو مدارج میں نے بیان کئے ہیں انکے مطابق اس آیت کا وہ مصداق ہو سکتا ہے جو صرف صبر و شکر پر کفایت نہ کرے بلکہ احسان کی طلب کرے یہی وہ لوگ ہیں جن کو اللہ نے اپنی جناب سے ہدایت بخشی اور یہی درحقیقت اولوالالباب ہیں۔ دُنیا میں یُوں تو بڑے بڑے فلسفی اور دانشمندی کا دم بھرنے والے ہو گزرے ہیں اور اب بھی ہیں۔ مگر دانا وہی ہے جسے خدا خود ہدایت دے۔ اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کو اپنی جناب سے ہدایت کی راہیں سجھائے۔ ان پر چلائے۔ پھر منزل مقصود پر پہنچائے۔ عمل صالح کرنے باہمی رشتہ محبت بڑھانے اور حق پھیلانے کی توفیق دے۔ کوئی ہم میں سے کسی دوسرے بھائی کی ٹھوکر کا باعث نہ ہو۔ ہماری حالتیں ایسی خراب نہ ہو جائیں۔ کہ لوگ سمجھیں کہ وہ رسول سچا نہ تھا۔ جس کے ہاتھ پر انہوں نے بیعت کی۔ بلکہ ہمارے عملوں سے لوگوں کو یقین ہو جائے۔ کہ یہ ایک صادق نبی کے پیرو ہیں۔

(آمین)

[۱] لهم من فوقهم ظلل من النار ومن تحتهم ظلل - ذلك يخوف ... عباده يعباد فاتقون

[۲] والذین اجتنبوا الطاغوت ان یعبدوها وانابوا الی الله لهم البشریٰ فبشر عباده

[۳] الذین یستمعون القول فیتبعون احسنه اولٓئك الذین هدٰهم الله واولٓئك هم اولوا الالباب

ایک سفارش

تاریخ اسلام جس کا اشتہار اس اخبار میں ہر ہفتہ درج ہوتا ہے اسکے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح نے اور حضرت صاحبزادہ صاحب نے جلسہ کے موقعہ پر سفارش فرمائی تھی۔ کہ احباب اس کو خرید کریں۔

جانتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ نے میرے دماغ کی کیسی حفاظت فرمائی جو لوگ میری صحبت میں رہتے ہیں وہ جانتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ کی کتاب سے زیادہ مجھے کوئی کتاب عزیز نہیں اور میری **غذا** جس سے میں زندہ رہتا ہوں اللہ تعالےٰ کی **کتاب ہے** خدا تعالےٰ نے اپنے فضل اور محض فضل سے مجھے اس کتاب کی **محبت** اور اس کا فہم دیا ہے اور مَیں نے دیکھا ہے کہ یہ اس کا رحم ہے کہ اس **کتاب کا فہم کرنے والا پاگل نہیں دیکھا**۔ پھر اللہ تعالےٰ نے میری دماغی قوتوں کی خود حفاظت فرمائی ہے یہ اس احمق کو غلطی لگی جو وہ سمجھتا ہے کہ میرا سر چلا گیا

دوسری کتابیں کیوں پڑھی ہیں

مَیں نے دوسری کتابیں پڑھی ہیں اور بہت پڑھی ہیں۔ مگر اس لئے ہیں۔ کہ قرآن کریم کے مقابلہ میں وہ مجھے پیاری نہیں بلکہ محض اسی نیت اور غرض سے کہ

قرآن کریم کے فہم میں معاون ہوں

قرآن شریف ہی میں یہ ارشاد ہے تعاونوا علی البرّ والتقوےٰ پس مَیں نے اگر ہزاروں ہزار کتابیں پڑھی ہیں یا پڑھتا ہوں اور پڑھاتا ہوں۔ تو قرآن مجید کی اس آیت پر عمل کرنے کے لئے اور اس بارے میں اللہ تعالےٰ نے مجھ پر عجیب عجیب انعام کئے ہیں جو دوسروں کو سمجھ بھی نہیں آسکتے۔ کل ہی مجھے ایک کتاب ملی ہے اسکی نسبت مجھے الہام ہُوا تھا کہ وہ ہند میں نہیں ہے میں اللہ تعالےٰ کو تو مالک السمٰوات والارض سمجھتا ہوں اس نے میرے لئے کیا کچھ نہیں کیا جو ایک کتاب مہیا نہ کر دیتا۔ ایک سیاح اتفاقاً یہاں آگیا مجھے بُرا سمجھتا ہے میری نسبت پیشگوئیاں کی ہیں میں تو اپنے عشق میں پُورا ہوں (یاد رکھو عشق کا لفظ عادتاً بولتا ہوں اس لئے کہ پچھلے بولتے ہیں ورنہ قرآن مجید میں یہ لفظ نہیں آیا۔ ہاں ابی نعیم سے ایک حدیث نکالی ہے کہ اس میں عشق کا لفظ آیا ہے مگر راوی روایت بالمعنے کرتا ہے) غرض میں نے اسی عشق کیوجہ سے جو مجھ کو قرآن کریم کی خدمت اور فہم کے لئے کتابوں سے ہے اس کتاب کا ذکر اس سے کیا اور یہ بھی کہا کہ مجھے الہام ہُوا ہے کہ ہند میں یہ کتاب نہیں اس نے کہا ہاں ہند میں تو نہیں مگر سندھ میں ہے مَیں تمہیں پہنچا دونگا۔ کل وہ کتاب اللہ تعالےٰ کے فضل سے ۵ کے وی پی میں میرے پاس پہنچ گئی اور مَیں نے اسکو پڑھ بھی لیا۔ یہ سچ ہے کہ مجھے کتابوں کا شوق ہوتا ہے مگر

تعاونوا علی البرّ والتقویٰ کے رنگ میں

پس میں نیکی کے طور پر کتابیں پڑھتا ہوں اور تفسیریں بھی پڑھ لیتا ہوں اور اس قدر پڑھتا ہوں کہ علی العموم دوسرے نہیں پڑھ سکتے الاماشاء اللہ۔ پرسوں ایک شخص نے مجھے قرآن مجید کا ایک ترجمہ دیا۔ اسپر لکھا تھا۔ الہامی ترجمہ۔ مجھے یہ دیکھ کر بڑا دُکھ ہُوا۔ اور مجھ کو ہمیشہ دُکھ ہوتا ہے جب میں دیکھتا ہوں کہ پاک لفظ کو گندے معنوں میں لے لیتے ہیں۔ مثلاً کلمہ تمام لڑکوں کو پڑھایا جاتا ہے کہ کلمہ لفظ مفرد کو کہتے ہیں۔ حالانکہ کلمہ کی یہ تعریف قرآن مجید کے خلاف ہے فرمایا ہے تمت کلمت ربک صدقاً وعدلاً۔ پھر کیا صداقت۔ عدل ہے۔ کلمہ کی تعریف ہوسکتی ہے؟ کبھی نہیں

الہامی ترجمہ کا ضمناً ذکر

کلمہ کے معنی

ا صدق کلمۃ قال لبید الا کل شیٔ ما خلا اللہ باطل

یہاں غالباً مُسلمان بھی بیٹھے ہیں۔ ابھی ایک نام دھاری مرید بھی بیٹھے ہیں۔ انہیں حضرت صاحب سے اور ہم سے اور ہمارے سلسلہ کے ساتھ بڑی محبت ہے ؛

غرض سب مسلمان جانتے ہیں کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کو کلمہ کہتے ہیں۔ مگر اب اس لفظ کے معنے بگاڑ کر لفظ مفرد کا نام **کلمہ** رکھدیا جو صحیح نہیں۔ اسی طرح پر بہت سے لفظ بگڑ گئے اور ان کے شرعی معنے چھوڑ دیئے گئے اور انکی بجائے اور معنے تجویز کر لئے گئے۔ مجھکو اسکا اور دیکھ کر مجھے بڑا دُکھ ہوتا ہے یہ مشکلات ہر زمانہ میں آئی ہیں اور ہم پر بھی آئی ہیں۔ ان مشکلات کو زیر نظر رکھ کر محض **تعاونوا علی البر** کے لئے میں کتابوں اور تفاسیر کو پڑھتا ہوں اور تفاسیر میں ان کو مقدم کرتا ہوں جو مجھے قرآن کریم کا تذکرہ کرادیں۔ اور انہیں اس طرح پر تفسیر کی ہو کہ ایک آیۃ کی تفسیر دوسری آیۃ سے ہو۔ اور پھر اسکے بعد میں اس تفسیر کو مقدم کرتا ہوں۔ جو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاک کلمات سے لی گئی ہو۔ ایک زمانہ مجھ پر ایسا بھی گذرا ہے کہ ایک تفسیر کے شوق میں مَیں بمبئی گیا اور ایک دوست سے اس کے متعلق پوچھا اس نے کہا ہاں مل سکتی ہے۔ میں دوسرے دن جب اس دوست کے پاس گیا تو گو میں طالب علم تھا تاہم اللہ تعالےٰ نے مجھے طالب علمی کے زمانہ میں بھی مالدار رکھا ہی جیب میں کچھ روپیہ ڈالکر لے گیا۔ مَیں نے اس دوست سے کہا کہ وہ کتاب آئی ہے تو عطا کرو۔ انہوں نے کہا ہاں کتاب تو آگئی ہے مگر اس کی قیمت **پچاس روپیہ** ہے اس کتاب کے ۶۰ صفحہ ہیں۔ اور ایک اس کا ضمیمہ ہے اسکے ۵۸ صفحہ ہیں مَیں نے کہا بہت اچھا لائیے۔ اور مَیں نے پچاس روپیہ کا نوٹ انکے ہاتھ میں دیدیا۔ وہ بولے کہ وہ کتاب طبع شدہ ہے اور اسی شہر بمبئی میں چھپی ہے۔ مَیں نے کہا اچھا ہے۔ اسپر انہوں نے وہ کتاب مجھے دی اور میں اس کو لیکر فوراً اُٹھ کھڑا ہُوا۔ اور تھوڑی دیر کے لئے باہر چلا گیا۔ وہاں تیلی گلی مشہور ہے۔ اس کا یہ واقعہ ہے پھر میں اندر گیا۔ تو وہ حیران ہُوا اور پوچھا کہ آپ باہر کیوں چلے گئے تھے میں نے کہا فقہی بحث ہے کہ تکمیل بیع کے لئے تفارق جسمی بھی قول کے ساتھ ضروری ہے یا نہیں۔ محدثین اور شوافع کا قول ہے کہ تفارق جسمی بھی چاہیئے۔ میں نے اسپر عمل کر لیا۔ اس لئے باہر گیا تھا تاکہ بالاتفاق کتاب میری ہو جاوے میری پیشیوں پشت میں میرے ایک دادا نے اس مسئلہ پر عمل کیا تھا میں نے اسکی سنّت ادا کر لی +

[illegible]

پھر آپ نے پوچھا کہ کتاب کو بھی دیکھا مَیں نے کہا۔

جاد ے چند دادم جاں خریدم

اس کتاب کا نام مجھے قدرت ہی نے سکھا دیا تھا۔ میں جب اس دوست کے پاس سے اُٹھنے لگا تو اس نے کہا کہ میں آپ سے محبت کرتا ہوں میں نے جواب دیا کہ آپ کی مہربانی ہے تب اس نے کہا کہ اظہار محبت میں یہ پچاس روپیہ نذر کرتا ہوں مَیں نے کہا کہ میں ہوں تو طالب علم مگر میری جیب میں اب بھی روپیہ موجود ہے۔ اس نے بہر حال وہ پچاس روپیہ واپس کر دیا +

(باقی آیندہ)

رسید زر

۲۰- نومبر ۱۹۱۱ء

میاں امیر اللہ صاحب ۴۵۳ للعہ میاں محمد امیر صاحب ۹۲۶ ؏
منشی نور محمد صاحب افریقہ ... ؏

۲۱- نومبر ۱۹۱۱ء

شیخ محمد حسین صاحب ۱۹ للعہ منشی نظیر الدین صاحب ۹۳ للعہ
پیر عابد حسین شاہ صاحب ۱۷۵ للعہ میاں غلام احمد صاحب ۳۳۲ للعہ
منشی امیر اکبر صاحب ۵۵۲ للعہ منشی عبد الرزاق صاحب ۸۵ ؏
ڈاکٹر محمد رمضان صاحب ۱۵۴۶ ... للعہ

۲۲- نومبر ۱۹۱۱ء

میاں امام الدین صاحب ۵۴۷ ؏ سید فتح محمد علیشاہ صاحب
مولوی غلام رسول صاحب ۱۳ ؏ ایس ایم نور
سیٹھ عبد الرحمٰن صاحب معرفت حاجی ؏
عبد القادر صاحب

۲۳- نومبر ۱۹۱۱ء

حضرت خلیفۃ المسیح مدظلہ العالی کی تقریر

(نوشتہ ایڈیٹر صاحب الحکم)

(جس کو حضرت خلیفۃ المسیح نے شائع ہونے سے پہلے درست کیا)

*

اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھد ان محمداً عبدہ و رسولہ + اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ حَقَّ تُقٰتِہٖ وَلَا تَمُوۡتُنَّ اِلَّا وَاَنۡتُمۡ مُّسۡلِمُوۡنَ ۝ وَاعۡتَصِمُوۡا بِحَبۡلِ اللّٰہِ جَمِیۡعًا وَّلَا تَفَرَّقُوۡا ۪ وَاذۡکُرُوۡا نِعۡمَتَ اللّٰہِ عَلَیۡکُمۡ اِذۡ کُنۡتُمۡ اَعۡدَآءً فَاَلَّفَ بَیۡنَ قُلُوۡبِکُمۡ فَاَصۡبَحۡتُمۡ بِنِعۡمَتِہٖۤ اِخۡوَانًا ۚ وَکُنۡتُمۡ عَلٰی شَفَا حُفۡرَۃٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنۡقَذَکُمۡ مِّنۡہَا ؕ کَذٰلِکَ یُبَیِّنُ اللّٰہُ لَکُمۡ اٰیٰتِہٖ لَعَلَّکُمۡ تَہۡتَدُوۡنَ ۝ وَلۡتَکُنۡ مِّنۡکُمۡ اُمَّۃٌ یَّدۡعُوۡنَ اِلَی الۡخَیۡرِ وَیَاۡمُرُوۡنَ بِالۡمَعۡرُوۡفِ وَیَنۡہَوۡنَ عَنِ الۡمُنۡکَرِ ؕ وَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ ۝ وَلَا تَکُوۡنُوۡا کَالَّذِیۡنَ تَفَرَّقُوۡا وَاخۡتَلَفُوۡا مِنۡۢ بَعۡدِ مَا جَآءَہُمُ الۡبَیِّنٰتُ ؕ وَاُولٰٓئِکَ لَہُمۡ عَذَابٌ عَظِیۡمٌ ۝

مجھے کل یہ کسی نے کہا اور شاید درد سے تمہارے فایدے کے لئے کہا ہو یا عادتاً کہا ہو کہ "تم کوئی تقریر کرو" میرا ارادہ تھا کہ میں ہر روز درس دیتا ہی ہوں۔ ان ایام میں اس درس ہی میں کچھ وسعت کرلونگا۔ اور اسے معمول سے زیادہ وسیع کرکے سناؤں گا۔ جیسا کہ حکم ہے کہ مہمان کے لئے اپنے رنے میں اضافہ کرلو۔ اور اسے کسی قدر زائد۔ اچھا اور ممتاز نے اس حکم کی تعمیل میں مناسب سمجھا تھا کہ جو غذا (ہوں) اور جسکے بغیر میری زندگی محال ہے تو کو زیادہ کرکے پیش کروں۔ مگر ہر شخص غذا تو نہیں رہتا ہے اگر کسی کو میٹھا پسند اور یہاں بھی اس نے دیکھا کہ **جسمانی** میں تمہیں وہ غذا دو ... سکتی ہو۔ اور ... لے ہو

ہوسکتی ہے اگر اللہ تعالےٰ کا فضل ہو۔ اس خیال میں آج صبح میں نے سوچا کہ **تقریر کیا ہوتی ہے؟** اس پر بہت سے معانی میرے دل میں آئے اگر میں انہیں ہی بیان کروں تو شام تک شائد وہ ختم نہوں + مجھے ایک عرب کا شعر یاد آ گیا اگرچہ مجھے شعر کہنے کی عادت نہیں۔ کبھی کہتا ہوں تو دقت سے کہہ سکتا ہوں۔ ہاں میں شعر کو سمجھ خوب سکتا ہوں اور یہہ خدا تعالےٰ کا خاص فضل ہے اور وہ شعر یہ ہے ؎

قالوا اقترح شیئاً نجد لک طبخہ
فقلت اطبخوا لی جبۃ و قمیصا

ایک عرب سردی کے دنوں میں کسی کے گھر گیا اس پر گرم کپڑا کوئی نہ تھا موسم تھا سرما کا۔ میزبان نے کہا کہ اگر آپ حکمدیں تو آپ کے لئے ویسا ہی کھانا پکوائیں جو آپ پسند کرتے ہیں تو اس نے جوابدیا۔ ہاں میرے لئے **گرم کپڑے پکوا دو** +

ایک میرا پیارا بچہ ہے اور وہ مجھے بہت ہی عزیز ہے اس سے ذکر آیا کہ کوئی پیارا ہو اور گول چہرہ کی تعریف کرے تو کس سے تشبیہ دے۔ کبھی چودہویں کے چاند سے اور کبھی سورج سے تشبیہ دے + ایک بڑے آدمی نے ایک مرتبہ شعرا کو حکمدیا کہ وہ گول چہرہ کی تعریف کریں۔ سب شعرا نے طبع آزمائیاں کیں مگر ایک نے کہا کہ جیسے گول خوبصورت روٹی ہوتی ہے۔ اس رئیس نے فوراً سمجھ لیا کہ اسکو ابھی تک کھانا نہیں کھلایا گیا اُس نے فوراً اپنے آدمی کو اشارہ کیا اور ملامت کی کہ ان کو ابھی تک کھانا نہیں کھلایا۔ تب اس نے کہا کہ حضرت کھانا تیار ہے پہلے کھانا کھالیں۔ غرض مجھے بھی عجیب عجیب جوش اٹھتے ہیں۔ میں اس بچہ کو وہ ساری ذوق کی باتیں نہیں سناتا اسوقت مجھے جب تقریر کے لئے کسی نے کہا تو پھر عجیب عجیب جوش اُٹھنے لگے۔ تو میں نے دل سے پوچھا کہ **کونسی تقریر کروگے؟** تو اس نے جواب دیا کہ:-

اپنے پیارے کی پیاری کتاب قرآن ہی پڑھ دو

اللہ تعالیٰ نے ہی یہ بات میرے دل میں **ڈالی** اور مجھے یہی پیاری لگی کہ اسے ہی تقریر میں بھی بیان کروں +

دنیا کے عجائبات ہیں۔ اسوقت یورپ کی ہوا چلی ہوئی ہے اور اللہ تعالےٰ کے ارادے سے یا ہمارے اعمال کے سبب سے چلی ہے اس لئے لوگ یورپ کی ہر بات اور ہر ادا کو پسند کرتے ہیں۔ تقریریں بھی اسی یوروپین طرز کو پسند کرنے لگے ہیں۔ لیکچرار اپنے لکچروں میں کئی امر مدنظر رکھتے ہیں کبھی تو بہت سی ضرب المثلیں یاد ہوتی ہیں اور لیکچرار اپنے لیکچر میں انہیں ادا کرتا ہے۔ اور بڑے زور سے اپنے لیکچر کے دوران میں کہتا ہے۔ جرمن میں یہ ضرب المثل ہے۔ فرانس میں یوں ہے۔ قدیم سیکسن لوگوں میں یہ ضرب المثل ہے۔ انگریزی میں یہ فارسی میں وہ۔ اور عربی لٹریچر میں فلاں اردو میں اس طرح پر ہے۔ جب لیکچرار مختلف زبانوں کی ضرب المثلیں بیان کرتا ہے تو لوگ عش عش کر اُٹھتے ہیں اور حیران رہ جاتے ہیں لیکچرار سمجھتا ہے کہ میری زبان کا سکہ سُننے والوں کے دل پر بیٹھ گیا ہے میں بھی کبھی ایسے لیکچر کو پسند تو کرتا مگر

قلب پر اس کا کچھ اثر نہ تھا

اس لئے کہ بولنے والا صرف **دلربائی** کرنا چاہتا تھا نہ کچھ اور غرض بعض بولنے والے تو اس قسم کے ہوتے ہیں اور بعض لطیف اشعار یاد رکھتے ہیں اور موقعہ باموقعہ انہیں ایک ترتیب کے ساتھ پڑھتے جاتے ہیں۔ ہر شخص کو اسکی نیت کے موافق پھل ملجاتا ہے اس میں شک نہیں شعر میں ایک طاقت ہوتی ہے جو قلوب پر اثر ڈالتی ہے اس لئے کہ شاعر بھی اللہ تعالیٰ کا تلمیذ ہوتا ہے بعض وقت اسے ایسی بات سمجھاتا ہے کہ اسے سُنکر صوفی کو وجد ہوجاتا ہے مگر خود شاعر کو اس کے سننے سے وجد نہیں ہوتا۔ اس لئے کہ اسے براہ راست ملتا ہے یہی وجہ ہے کہ بعض اوقات ملہمین کو بھی شعرا کے مصرعے اور اشعار ایک جگہ الہام ہوجاتے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ حق سبحانہ تعالےٰ کی وہ مراد ہوتی ہے۔ میں دور چلا گیا۔ میں سُنانا چاہتا ہوں کہ مجھے کہا گیا کہ **تقریر کرو۔ مگر مجھے قرآن مجید سے بڑھ کر کوئی چیز پیاری نہیں** لگتی۔ ہزاروں کتابیں پڑھی ہیں۔ ان سب میں مجھے خدا ہی کی کتاب پسند آئی۔

مجھے کیا پسند ہے؟ خدا کی کتاب

باایں ایک احمق نے پڑھ کر ایک بات کہی ہے وہ مجھے لکھتا ہے کہ تم جانتے ہو تمہارے سر کو چوٹ کیوں لگی؟ اور کیوں وہ کچلا گیا؟ بعض لوگ میرے سامنے بہت اونچی باتیں کرتے ہیں کہ شاید میں بہرا ہوگیا ہوں۔ وہ احمق اس چوٹ کی وجہ یہ بتاتا ہے کہ تم نے ہزاروں ہزار کتابیں پڑھی ہیں مگر قرآن شریف کو چھوڑ دیا اس واسطے **جزاء سیئۃ سیئۃ** مثلہا کے موافق تمہیں بدلہ دیا اور سر کچلا گیا۔ وہ احمق نہیں جانتا کہ میرا سر خدا ہی کے فضل سے بالکل محفوظ ہے باوجودیکہ تم نے دیکھا کہ چوٹ لگی اور سالگذشتہ کے انہیں دنوں میں بچنے کی امید نہ تھی۔ کلوروفارم کے ذریعہ اور کلوروفارم کے بدوں بھی اس زخم پر جراحی عمل ہوا۔ مگر ڈاکٹر دوسرے لوگ

ریویو

یہ ریویو حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ نے ایک کتاب پر لکھا ہے جسکا نام البرہان علی امتناع کون النار من الارکان ہے۔ ہمنے اردو رسائل کے پڑھا۔ جسنے مصنف کو رسید دی ہے اور ان رسائل کے پڑھنے سے مجھے کئی وجوہ سے خوشی ہوئی ہے۔ کبھی اسلئے کہ ہمارے ملک کے اطباء اور علماء معقول۔ یونانی ترجمہ در ترجمہ علوم کے ایسے گرویدہ ہوگئے ہیں جیسے ہمیں الٰہی کتاب اور اقوال حضرۃ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہونا چاہئیے تہا بلکہ انکی اس بے اعتنائی پر کہ جتنا وقت ان تراجم در تراجم پر خرچ کرتے ہیں اس کا دسواں حصہ بہی قرآن وحدیث کے لئے خرچ نہیں کرتے۔ یحبونہم کحب اللہ والذین اٰمنوا اشد حبًا للہ۔ کسی پہلو میں یاد آجاتی ہے اور کبھی اسلئے کہ مصنف نے تقلید جامدہ اور امر بے دلیل کے اظہار میں اخلاقی جرأت سے کام لیا ہے اور کبھی اسلئے کہ مصنف صاحب وسیع النظر ہیں اور کبھی اس لئے کہ موجودہ فلسفہ کیطرف منصفانہ نگاہ کی ہے یہ رسائل مجھے بہت پسند آئے۔ ہاں معاصرین کا نام لے کر ان کو رد کرنا یہ شیوہ مجھے پسند نہیں۔ بہرحال یہ رسائل مجھے بہت پسند ہیں جناب ابوالحذق سید مظفر علی شہسوانی سے مل سکتے ہیں۔

نور الدین

بنارس میں خوشی

بنارس میں متفرق مقامات پر جشن تاجپوشی کی خوشی میں جلسے ہوئے اور چراغان کیا گیا جنمیں سے ایک وہ مکان ہے۔ جہاں سید محمد حبیب شاہ صاحب احمدی نے مسجد بنوائی تہی۔ اس مسجد کی بناء کا قصہ بہی قابل ذکر ہے ایک پرانی مسجد تہی جسے محمد حبیب شاہ صاحب کے مورث اعلےٰ نے بنوائی تہی اس مسجد کی جگہ بعض سرکاری ضرورتوں کے سبب گورنمنٹ نے لے لی اور اس کا کچھ معاوضہ انہوں نے دیا۔ اسپر سنہ ۱۹۰۶ء میں شاہ صاحب نے ڈہائی ہزار روپیہ اپنی جیب سے ڈالکر مسجد اور اس کے اردگرد مکانات بنائے اور اس طرح اپنے بزرگوں کے ثواب کا سلسلہ جاری رکھا یہ مسجد ہم نے بہی دیکھی ہے بہت خوش نما ہے۔ اس مسجد پر مکانات کے پھاٹک وغیرہ پر بادشاہ کی خوشی میں روشنی کیگئی اور جھنڈیاں لگائی گئیں ✦

نامہ نگاروں کے واسطے دستور العمل

مضمون ہاف مارجن پر یعنی کاغذ کے نصف پر لکھا ہوا ہونا چاہیئے۔ کھلا کھلا لکھا ہوا ہو۔ صاف خوشخط ہو مضمون نگار کا نام نیچے درج ہو ورنہ کوئی نوٹس نہ لیا جائیگا۔ مضمونوں کی رسید نہ دی جاوے گی اور نہ واپس کئے جاوینگے

بشرطیکہ پسند آ گی سارے ان کا خلاصہ درج اخبار ہوگا اور جو انجمنیں لمبی رپورٹیں درج اخبار کروانا چاہیں وہ اپنے خرچ پر کروا سکتی ہیں۔ اخبار کی موجودہ قیمت میں اتنی گنجائش نہیں کہ لمبے مضمون چھپ سکیں ✦

کس کا روپیہ ہے؟

کوئی صاحب ریاست جموں وکشمیر سے بذریعہ منی آرڈر للعہ روانہ کرتے ہیں اور کوپن میں تفصیل نہیں۔ کہاں جمع کئے جاویں۔ ایڈیٹر بدر

اخبار عالم پر ایک نظر

جنگ طرابلس کی خبریں بدستور بند ہیں سوا اس کے کہ اطالیون نے ترکوں کا ایک جہاز گرفتار کر لیا ہے یہ خبر روما سے آئی ہے صلح کے متعلق جو خبر شائع ہوئی تہی۔ وہ غلط ثابت ہوئی **ایران** بدستور مصیبت زدہ ہے۔ روسی فوجیں ڈیرہ لگائے پڑی ہیں۔ اصفہان کے مجتہد نے فتوئے جہاد دیا ہے مگر اب ان فتووں سے کیا ہوتا ہے۔ جہاد میں فتح پانیوالے متقی اور ہی لوگ تہے ✦ پچھلے ہفتے ہند میں **طاعون** سے ۹۱۱۴ موتیں ہوئیں جن میں سے صوبجات متحدہ میں ۲۵۳۳ اور پنجاب میں ۲۹۹ ہیں ✦ بنگال کے اخبار **تقسیم بنگالہ** پر خوشیوں کے اظہار کر رہے ہیں نہ معلوم نہیں کہ پیسہ اخبار کے نامہ نگار کو حسب معمول کہاں سے جھوٹی گپ مل گئی۔ کہ بنگال سخت ناراض ہے ✦ ایک روسی جہاز بحیرۂ اسود میں **غرق** ہوا ✦ ولایت میں **سٹرائکوں** کا جوش ہے۔ کارخانے بند ہو رہے ہیں۔ قیصر ہند کا عطیہ پچاس لاکھ برائے تعلیم انڈین گرانٹ کے علاوہ ہے ✦ آریہ مسافر روتا ہے کہ چھ کروڑ ہندو عیسائیت کے موکھ میں۔ اور اگر ہندوؤں کی کچھ روز اور یہی حالت رہی تو جلد ہی **ویدک دھرم** کے انویائیوں کی تعداد میں چھ کروڑ کی اور کمی ہوجاوے گی ✦ بادشاہ سلامت سے ملاقات کرنے کے لئے **خدیو مصر** ۲۰ جنوری کو پورٹ سعید آئیں گے۔ بادشاہ سلامت ۴ فروری کو انگلستان پہنچیں گے ✦ علیگڈہ کالج کے **نواب وقار الملک** بہادر مستعفی ہوا چاہتے ہیں ✦ ریاست جیند میں **اذان** دینے کی اجازت ہوگئی۔ تعجب ہے۔ کہ یہ ریاست اتنی دیر کے بعد اس ضروری امر کیطرف متوجہ ہوئی ✦ قیصر وقیصرہ ہندوستان میں **چالیس** روز امن وامان سے خوشی کے جلسے مناکر اور رعایا کو اپنی فیاضیوں سے خوش کرکے ولایت تشریف لے گئے ✦ چیفکورٹ نے اعلان کیا ہے کہ سنہ ۱۹۱۴ء میں صرف بیس وکلاء لئے جائیں گے اور ایسا ہی وکلاء کی تعداد ہرسال مقرر ہوتی رہا کرے گی ✦ **ٹرکی پارلیمنٹ** میں یہ فیصلہ ہؤا ہے۔ کہ سلطان کے **اختیارات** بڑہائے جائیں ✦ **عربی** زبان بلاد عرب میں۔ انجمن اتحاد وترقی کے ایک مقتدر اور نامور ممبر اور مبعوث حلب نے حلبی اخبار بنام "تقدم" کو بدیں مضمون تار روانہ کیا ہے کہ اسبات کا فیصلہ کیا گیا ہے کہ آیندہ ابتدائی مدارس میں عربی تعلیم دیجائے اور اس کی ترقی کے وسائل عمل میں لائے جائیں ✦ **ترکی وایرانی سرحد** پر ترکی فوج اور روسی سپاہ میں مٹھ بھیڑ ہوجانے کا ہردم احتمال ہے طہران میں یقین کیا جاتا ہے کہ جنرل سگانوف کے سینٹ پیٹرز برگ میں واپس جانے پر روسی پالیسی پر سکون کا اثر پڑے گا ✦ ہز میجسٹی امیر حبیب اللہ خان والئی دولت افغانستان نے اس پرآشوب وخطرناک وقت میں سلطنت عثمانیہ کی اعانت کے متعلق نہایت پُردرد لہجہ میں ایک تقریر فرمائی ہے جسمیں انھوں نے مذہبی حمیت اور انسانی ہمدردی سے محسوس ہوکر اپنی رعایا کے ہر ایک طبقہ کو سلطنت عثمانیہ کی اعانت پر توجہ دلائی ہے ✦ **دولہائے غیر کا قبضہ**۔ دولہائے غیر سلطنت نے پیکن سے سمندر تک جولائن تہی۔ اس پر حسب تجویز مقررہ قبضہ کر لیا ہے اور غیر چینی باشندے اس پر اظہار خوشی کر رہے ہیں ✦ **ایک مہلک حملہ**۔ بمبئی میں ایک شخص مسمی تلسی رام کو نوروز کی شب کو بعض گورہ سپاہیوں نے مارا تہا۔ ضربیں اس قدر شدید تہیں کہ بیچارہ جانبر نہ ہوسکا۔ ملزمین کا کوئی پتہ اب تک نہیں چلا۔ ایک انگریزی خاتون نے چند سپاہیوں کے نام تبلائے ہیں۔ جو متوفی کو ٹھوکروں سے مار رہے تہے **۸**۔ جنوری کا تار کلکتہ سے مظہر ہے، کہ چند بنگالی شہنشاہ معظم کی گاڑی میں عرضیاں ڈالنے سے گرفتار کئے گئے تہے وہ بعد میں رہا کئے گئے ✦ شہنشاہ معظم نے ۱۲۔ دسمبر کو تاجپوشی کے وقت جو **تاج** سر مبارک پر پہنا تہا۔ اس میں ۶۱۴۸ ہیرے ۲۲ زمرد - ۲ لال اور ۴ نیلم جڑے ہوئے تہے اسکے علاوہ ۲ ہزار گلابی ہیرے بہی اس میں لگائے گئے تہے ✦ **بنگال** میں مسلمانوں کی تعداد زیادہ ہے۔ لیکن تعلیم میں پیچھے پڑے رہنے سے وہ اپنے حقوق سے بہی محروم رہتے ہیں میونسپلٹی لوکل اور ڈسٹرکٹ بورڈ پر نظر ڈالنے سے ہم کو اس امر کا بخوبی ثبوت ملتا ہے۔ نیز بورڈ وغیرہ میں کافی ودائمی قائم مقام نہ ہونے کی وجہ سے جو نقصان پہونچ رہا ہے۔ وہ اظہر من الشمس ہے ✦

فہرست مبائعین

(ذو مریدین جنہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح کے ہاتھ بیعت کی)

مستری محمد رمضان صاحب ۔ بھیرہ ۔ ضلع شاہ پور
وارث خان صاحب ۔ چھچھ ڈھوک داخلی ڈاکخانہ چونترہ (اٹک)
نور محمد صاحب ۔ تلونڈی موسے خان براستہ گوجرانوالہ
محمد یعقوب صاحب فورتھ ہائی کلاس بورڈ سکول پشاور
محمد دین صاحب مذکوری ۔ تحصیل باندہ ضلع کوہاٹ
مرزا عدالت بیگ صاحب شہر جہلم محلہ کھوکھراں معرفت جواہراں بی بی
شیخ محمد عیسیٰ صاحب معرفت عبد الرزاق صاحب انجمن احمدیہ بارس
شیخ عبید صاحب 〃 〃 〃 〃 〃
عبد الرحمن صاحب 〃 〃 〃 〃 〃
شیخ عالم صاحب 〃 〃 〃 〃 〃
محمد منظور صاحب 〃 〃 〃 〃 〃
محمد عثمان صاحب 〃 〃 〃 〃 〃
نور محمد صاحب 〃 〃 〃 〃 〃
فدا حسین صاحب 〃 〃 〃 〃 〃
عبد الواحد خان صاحب 〃 〃 〃 〃 〃
عبد اللہ حسین صاحب 〃 〃 〃 〃 〃
شیخ عبد الکریم صاحب 〃 〃 〃 〃 〃
اہلیہ عبد الرزاق صاحب 〃 〃 〃 〃 〃
رحمت علی صاحب طالب علم فورتھ ہائی کلاس گورنمنٹ سکول گوجرانوالہ
منشی محمد اسماعیل صاحب ۔ کلرک ہائی سکول پابل
غلام احمد صاحب ملازم عمر ڈار ۔ ناسنور ۔ ڈاکخانہ شوپیان کشمیر
نبی بخش صاحب ملازم محمد عظیم صاحب سب اسسٹنٹ سرجن صدر ہسپتال ۔ بریلی
قاضی جلال الدین صاحب چک ۴۳ شمالی جنوبی ڈاکخانہ منڈی لک سرگودھا ۔ شاہ پور
فیروز الدین معہ اہلیہ ۔ اہرانہ ۔ ڈاکخانہ راجپور ۔ ہوشیارپور
احمد بخش معہ اہلیہ 〃 〃 〃 〃
سندھی خان صاحب 〃 〃 〃 〃
غلام ۔ معرفت احمد الدین ۔ اپیلنویس گجرانوالہ
الف دین 〃 〃 〃 〃
غلام محمد صاحب ۔ کھوکھروالی چک ۲۶۲ ڈاکخانہ مہدی آباد ضلع لائل پور
〃 〃 اپیلنویس ۔ گجرانوالہ

الخطبۃ

ہمارے ایک احمدی بھائی عمر ۴۰ سال ملازم سرکار مشاہرہ مبلغ ایک سو پچیس روپیہ ماہوار کی پہلی بیوی ہوگئی ہے ۔ اور دوسرے نکاح کے خواہشمند ہیں ۔ مزید حالات ایڈیٹر بدر سے معلوم ہو سکتے ہیں ۔

(۴) ایک احمدی دوست نوجوان عمر ۲۱ سال زمیندار وڑائچ ساکن راجیکی ضلع گجرات جو نہایت ہی صالح ۔ خلیق اور شریف آدمی ہیں اور جن کی علاوہ زمینداری آمد کے ۱۵ روپے ماہوار آمد ہے کسی زمیندار کے ہاں نکاح کرنا چاہتے ہیں جو صاحب پسند فرماویں ۔ دفتر میں اطلاع دیں ۔

(۵) ہمارے ایک معزز شریف آسودہ حال نوجوان دوست شرعی ضروریات کے سبب دوسرا نکاح کرنا چاہتے ہیں ۔ خط و کتابت معرفت ایڈیٹر بدر ہو ۔

(۷) ہمارا ایک بھائی جو نیک منکسر المزاج احمدی دیندار حاجی عمر ۱۸ سال خواندہ ۔ اصل وطن چکوال ضلع جہلم ۔ اسکے لئے ایک رشتہ کی ضرورت ہے ۔ مفصلہ ذیل پتہ پر خط و کتابت ہو
محمد امین ۔ فضل کریم کالج سٹریٹ ۔ کلکتہ

(۸) ایک ککے زئی شریف لڑکی عمر ۱۶ ۔ سال کے واسطے جو تعلیم یافتہ ہے ایک شریف نوجوان خواندہ احمدی کی ضرورت ہے ۔ خط و کتابت معرفت ایڈیٹر بدر ہو ۔ خط کے ساتھ ٹکٹ آنے چاہئیں ۔

(۱۰) ہمارے ایک معزز احمدی دوست جو بنگال میں معزز عہدہ پر ممتاز ہیں اپنی ہمشیرہ عمر ۱۶ سال ۔ نوشت و خواند سے بہرہ ور بصفات حسنہ موصوف کیواسطے ایک ایسا رشتہ چاہتے ہیں جو کم از کم انڈر گریجوایٹ ہو اور پچاس روپیہ ماہوار سے زائد آمد رکھتا ہو ۔ درخواستیں معرفت ایڈیٹر بدر ہمراہ ۴ کے ٹکٹ آنی چاہئیں ۔

۱۲۵

ایک سو پچیس برس کی جنتری ۔ سنین عیسوی ۔ ہجری ۔ فصلی ۔ بکرمی ہر چہار سنین مروجہ کی تاریخیں اور دن بالمقابل دیئے گئے ہیں ہر ایک کاروباری انسان ۔ صاحب جائداد ۔ رئیس ۔ جج مجسٹریٹ رجسٹرار ۔ مصنف ۔ مورخ ۔ ایڈیٹر ۔ وکیل ۔ مختار ۔ مہاجن ساہوکار ۔ عرضی نویس ۔ ایجنٹ ۔ پٹواری ۔ نمبردار کے پاس اس کتاب کا ہونا ضروری ہے ۔ انصاف اور امن اور

عدل قائم رکھنے کا بڑا مدار تاریخوں کے انتظام اور نگہداشت پر ہے اس کے بغیر ۔ بہی ۔ کھاتے ۔ وثیقے ۔ پرانے دستاویز ۔ مورخانہ مضمون ۔ گواہوں کے بیانات لکھنے میں صحیح رائے قائم کرنا مشکل ہے ۔ پرانی جنتریوں کی تلاش میں کس قدر محنت شاقہ ہے ۔ قیمت اصلی عہ ۔ رعایتی اخیر فروری تک صرف ۱۲ معہ محصول ڈاک

المشتہر ۔ بدر ایجنسی ۔ قادیان ۔

ست بچن

مژدہ ہے کہ کتاب ست بچن سہ بارہ چھپ کر تیار ہے جس میں سکھوں کو بتایا گیا ہے ۔ کہ تمہارا اصل دین " اسلام " ہے ۔ تم کہاں بھٹکے پھرتے ہو ۔ قیمت ۱۱ ۔ اسکے علاوہ مندرجہ ذیل کتابیں بھی مل سکتی ہیں :-

آئینہ کمالات اسلام	۶	انوار الاسلام	۴
کتاب البریہ	۱۲	ایام الصلح فارسی	۸
روئداد جلسہ دعا	۳	استفتاء ۔ لیکھرام	۱
کرامات الصادقین	۸	نور الحق ہر دو حصہ	۴
حقیقت المہدی	۱۰	ازالہ اوہام حصہ اول	۱۲
شحنہ حق	۶	فتح اسلام	۳
توضیح مرام	۳	انجام آتھم	۱۴
قادیان کے آریہ اور ہم	۳	حقیقت الوحی	لعہ
حجۃ اللہ	۶	ضیاء الحق	۴
نشان آسمانی	۲	سر الخلافہ	۸
رسالہ جہاد	۱	کشتی نوح	۲
تریاق القلوب	۱۲	مسیح ہندوستان میں	۳
نجم الہدیٰ	۸	چشمہ معرفت	۶
لجۃ النور	۳		

المشتہر ۔ مہتمم کتب خانہ حضرت اقدس مسیح موعودؑ ۔ قادیان گورداسپور

اکسیر البدن عرب صاحب کا ایک عجیب نسخہ ۔ مقوی باہ ۔ عظام و جمیع اعضائے رئیسہ ۔ قیمت فی پانچ خوراک ۱ معہ محصول ڈاک ۔

میں نے بھی اس دوائی کو آزمایا ہے بہت مفید پایا ہے ۔ ایڈیٹر بدر
بدر ایجنسی ۔ قادیان ضلع گورداسپور

مفرح یاقوتی تیار کردہ حکیم محمد حسین صاحب مہتمم کارخانہ مرہم عیسیٰ لاہور ۔ مصدقہ حضرت امیر المومنین ۔ اعضائے رئیسہ کو طاقت دیتی ہے یہی اور مقوی مفرح ہے ہر قسم کے ضعف اور

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلہ | بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم | سبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصا

BADR QADIAN

بدر

قادیان ضلع گورداسپور

عام قیمت پیشگی دو روپے
بغیر ضمیمہ درس قرآن مجید

الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ مرزا غلام احمدؐ | Reg. No. L. 1264 | مسیح وقت و مہدی ہم مجدد بر سر این صد

ضمیمہ درس قرآن مجید

۲۰ محرم الحرام ۱۳۳۲ ہجری علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۱ جنوری ۱۹۱۴ء مطابق ۱۲ پوہ ۱۹۷۰

نمبر ۱۵

بھائیو! گر قادیان آؤ گے تم | ایڈیٹر و منیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | نوردینِ مصطفےٰ پاؤ گے تم

دس شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہے گا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زناء اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا۔ اور نفسانی جوشوں کے وقت انکا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم۔ یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا اور حتے الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا چہارم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالےٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضاء ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دُکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہے گا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم۔ یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن کی حکومت کو بکلّی اپنے اُوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دے گا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلّی چھوڑ دیگا۔ اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم۔ یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزۃ اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے۔ اپنی خدا داد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوۃ محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اسکی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
اندریں دین آمدہ از مادریم
آں کتاب حق کہ قرآن نام اوست
آں رسولے کش محمدؐ ہست نام
مہر او باشیر شد اندر بدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ما ازو یابیم ہر نور و کمال
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
اقتدائے قول او در جان ماست
آں ہمہ از حضرت احدیت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست
معجزات انبیاء سابقین
از جان و دل ایمان ماست
مصطفےٰ مارا امام و پیشوا
ہم بریں از دار دنیا بگذریم
بادۂ عرفان ما از جام اوست
دامن پاکش بدست ما مدام
جان شد و با جاں بدر خواہد شدن
ہر نبوت را برو شد اختتام
وصل دلدار ازل بے او محال
آں نہ از خود از ہماں جائے بود
ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
منکر آں مستحق لعنت است
منکر آں [illegible] لعن خداست
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
ہر کہ انکارے کند از شقاوت
[illegible] از آں عالیجناب
نزد ما ہمہ راست خسران و تباب

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپ کر شائع ہوا۔

ایڈیٹوریل

ہمارے نو مسلم

سب حمد و ثنا اس سلام کے لئے ہے۔ جس نے ہمین اسلام عطاء کیا ہے۔ اور صلوٰۃ اور سلام اُس اوّل المسلمین پر ہوں جس کے ذریعہ سے ہمین اسلام ملا۔ اسلام کیا ہے؟ اللہ اور اس کے رسُول کی فرمانبرداری۔ ابوالانبیاء حضرت ابراہیم علیہ البرکات کو حکم ہُوا

اسلم - قال اسلمت لرب العالمین

مسلمان ہونے کے واسطے کوئی رسم و رسوم کی پابندی ضروری نہین اسلام قبول کرنے کے لئے نہ فرضی یا نقلی یردن مین غوطے لگانے کی حاجت ہے نہ سر پر پانی چھڑکنے کی ضرورت اور نہ پوہل لینے کی حاجت اور گنگا جل پینا لازم۔ سچے دل سے خدا تعالیٰ کی وحدانیّت۔ اُسکے فرشتے۔ رُسل۔ کتب آخرۃ اندازہ خیر و شر پر ایمان لاؤ اس ایمان کے مطابق اعمال صالح مین سعی کرو۔ بس تم مسلمان ہو۔ کسی مولوی مُلّاں کی حاجت نہین کہ وہ تم کو مسلمان کرے اور نہ وہ کر سکتا ہے۔ ہان صلحاء کی صحبت انسان کو صالح بناتی ہے اور متقی کے ساتھ تعلق آدمی کو متقی بنا دیتا ہے انسان جب مسلمان ہوتا ہے تو ضرور ہے کہ وہ مسلمانون کے ساتھ اپنا تعلق قائم کرے اور کفار سے ان کے کفر و شرک کی بے زاری کا اظہار ان پر کر دے تاکہ یہ انہین سے نہ سمجھا جاوے اسی لئے نو مسلم کے واسطے نیا اسلامی نام تجویز کیا جاتا ہے گو اس کا پہلا خاندانی نام بھی رہے تو ہرج نہین بشرطیکہ وہ کوئی مشرکانہ معنے نہ رکھتا ہو۔ ایک بنگالی جناب خلیفہ رشید الدین صاحب کی چند ساعت ریل کی صحبت پاکر شرف با سلام ہُوا حضرۃ خلیفۃ المسیح نے اس کا نام احمد چیٹرجی رکھا۔ چیٹرجی اُس کا پہلا خاندانی نام تہا۔

نو مسلم ایک بہت ہی قابل قدر وجود ہے کیونکہ وُہ بہت بڑے مشکلات کو برداشت کرکے اسلام قبول کرتا ہے اور اس معاملہ مین ایک گونہ صحابہ اولین کے رنگ مین رنگین ہوتا ہے کیونکہ جیسا اس وقت اصحاب رسُول کو دُکھ دیا جاتا تھا ایسا ہی اکثر یہ بھی دُکھ دئے جاتے ہین ہماری جماعت کے مکرم نو مسلم دوست اس کا نمونہ ہیں۔ شیخ عبد الرحیم [illegible] شیخ عبد الرحمان قادیانی قید کئے گئے۔ شیخ فضل الٰہی گھر میں قید رہے۔ شیخ محمد یوسف کو ایسا سخت مارا گیا کہ بچنے کی اُمید نہ رہی شیخ عبد اللہ کو مارا ہی گیا اور نوکری سے موقوف کرایا گیا ایسا ہی نو مسلمون کی جماعت جو ہمارے سلسلہ مین داخل ہوئی ہے وہ سب اپنے اپنے وجود مین ایک نشان ہین اور اسلام کیخاطر تکالیف کے برداشت کرنے مین صحابہ کا رنگ اپنے اندر رکھتے ہین ہندو اور سکھون مین سے جو اسلام قبول کرتے ہین وُہ خویش و اقارب سے دُکھ پاتے ہین اپنی جدّی جائداد سے محروم رکھے جاتے ہین بہن بھائی ماں باپ تمام رشتہ دارون سے جُدا ہوتے ہین۔ اور یہ سب کچھ صرف خدا کی خاطر ہے وہی جانتا ہے جو ان پر وارد ہوتی ہے دوسرے کو کیا خبر۔ اہل اسلام کو چاہئیے کہ ان معززین کی قدر کرین اور انکی عزّت افزائی کرین اور انکو دنیوی حیثیت مین بھی اچھی راہ پر لگا دین یہ بہت بیہودہ بات ہے جو بعض نو مسلموں کو قبول اسلام کرنے کے بعد یہ عادت ڈالدی جاتی ہے کہ وہ کسی مسجد کے مولوی سے ایک کاغذ قبول اسلام کی تصدیق مین لکھوالین اور جگہ بجگہ لئے پھرین اور سوال کرتے ہوئے جو کچھ ملے اسپر گزارہ کرین۔ اس طریق نے ہمارے ملک کے نو مسلمون کو بے عزت بنا دیا ہے مجھے یاد ہے مین چھوٹا سا تھا میرے شہر کے بزرگ لوگ ایک جگہ جمع تھے وہان تبدیلی مذہب کے متعلق کچھ تذکرہ تھا ایک صاحب جو قاضی کہلاتے تھے اور شہر کے مشہور مُلّان اور اکثر جنازون کے پیش امام ہُوا کرتے تھے۔ فرمانے لگے۔ تبدیل مذہب ایک بے عزّتی کی بات ہے۔ دیکھو۔ ہند و جو مسلمان ہوتے ہین اور دیندار ہوتے وہ کیسے بے عزت ہوتے ہین اُن کی ساری عمر بھیک مانگتے گزرتی ہے جب یہ خیال ہمارے علماء کہلانے والون کا ہے تو پھر کس طرح اشاعت اسلام ہو سکتی ہے اللہ تعالےٰ کا شکر ہے کہ جس قدر برادران نو مسلم سلسلہ احمدیہ کی تحریک سے ہوئے ہین وہ سب باہمت جوان ہین جو اپنے گزارے کے واسطے خود ساعی ہوتے ہین بلکہ دینی خدمات مین بھی معتد بہ حصّہ لیتے ہین۔ اللہ تعالےٰ انہین جزائے خیر دے اور انکے نیک ارادون مین روز افزون ترقی اور استقامت عطاء کرے۔ آمین حضرۃ خلیفۃ المسیح نو مسلمون کا بہت خیال رکھتے ہین اور صدر انجمن احمدیہ نو مسلمون کی امداد مین احتیاط کے ساتھ ایک معقول رقم ہر سال خرچ کرتی ہے اس معاملہ مین پوری احتیاط کی ضرورت اسواسطے بھی ہے۔ کہ ہم نہین چاہتے کہ یہ [illegible] کے ناکارہ اور سست لوگون کا ایک مجمع ہمارے پاس [illegible] ین کی جماعت [illegible] بنا نا چاہتے ہین اور خدا [illegible] اعت ہمارے پاس ہے۔ جو خو [illegible] ہتون کو [illegible] کر رہے ہین [illegible] ن احمدیہ کے ارکین مناسب جانین تو ان [illegible] بجٹ [illegible] نو مسلمون کی مد جُدا ہونی چاہیئے ممکن ہے کہ بعض احباب اس مین خصوصیت کے ساتھ دلچسپی لین یُون تو [illegible] کے ہاتھ پر توبہ کرکر بھی اسلامی زندگی مین داخل ہوتے ہین مگر میری مراد اس جگہ نو مسلمون سے وہی احباب ہین جو مثلاً ہندو۔ عیسائی۔ سکھ۔ مذاہب کو چھوڑ کر اسلام قبول کرتے ہین تو مسلمون کا ذکر آیا ہے۔ تو اسبات کا ذکر کرنا بھی ضرور ی معلوم ہوتا ہے کہ غیر مذاہب بالخصوص سکھون کے مسلمان بنانے مین نہائت جوش اور کوشش کے ساتھ ماسٹر عبد الرحمان صاحب مصروف رہتے ہین انکی خدمات اس معاملہ مین قابل قدر ہین آئے دن وہ ایک ایک آدمی کو راہ ہدایت پر لانے کی فکر مین لگے رہتے ہین اللہ تعالےٰ انکا حامی و ناصر ہو۔

ڈاک ولائیت

جنگ طرابلس

انگلستان کے مشہور اخبار نویس مسٹر اسٹڈ اپنے ماہواری رسالہ ریویو آف ریویوز بابت ماہ دسمبر سنہ ۱۹۱۱ء مین ایک چھٹی اپنے تمام دوستون اور نامہ نگارون کے نام شائع کرتے ہین جس کا مطلب یہ ہے کہ اٹلی نے جو غاصبانہ حملہ طرابلس پر کیا ہے اس کے برخلاف سارے یوروپ کو ملکر آواز اُٹھانی چاہیئے وہ لکھتے ہین کہ یوروپ کی سلطنتون کی یہ خاموشی ایسی ہے جیسا کہ لنڈن کی پولیس اور اس کے جج چورون اور لیٹرون کو روکنے اور گرفتار کرنے اور سزا دینے سے انکار کر دیوے مسٹر اسٹڈ نے ایک رسالہ شائع کیا ہے جسمین انہون نے دکھایا ہے کہ جنگ طرابلس نے یوروپ کے صلحنامون کو توڑ دیا ہے اور یہ بہت خوفناک بات ہے وہ لکھتے ہین کہ کرمس کے بڑے دن گانے بجانے مین نہین گزار دینے چاہیئین بلکہ دنیا مین امن پھیلانے والے وعظون کے کرنے مین صرف کرنے چاہیئین۔

مسیح نے کیا سبق دیا

امریکہ کی مشہور عالمہ لیڈی ولکاکس اس ملک کے ماہواری رسالہ نارتھ امریکن ریویو ماہ نومبر مین لکھتی ہے کہ مسیحی حکمت اخلاق کو سمجھا نہین گیا اس سے مطلب شخصی نجات کا نہین بلکہ وہ ایک نمونہ ہے اس بات کا کہ ہر شخص اعلیٰ مقاصد کے حصول کے واسطے ادنےٰ اغراض کو قربان کرے یسوع نے بھی دراصل یہی فرمایا ہے کہ ہر شخص کو اپنی صلیب آپ اُٹھانی چاہیئے معلوم نہین نادان لوگون نے یہ مسئلہ کہان سے گھڑ لیا ہے کہ ہماری صلیب بھی اُسنے اُٹھالی ہے وہ تو غریب ساری عمر یہی منادی کرتا گیا کہ [illegible] صلیب آپ اُٹھاؤ۔

سچّی انجیل

ولایت کا انگریزی [illegible] ہندو سٹار ماہ نومبر کے پرچہ مین لکھتا ہے کہ سچی انجیل یہ ہے کہ ہماری روحون کی نجات اپنے اخلاق کی تکمیل سے حاصل ہو سکتی ہے شائد

اسی لئے قرآن شریف جو ہر قسم و ہر طبیعت کے لوگوں کے لئے ہدایت سکھانے آیا ہے۔ دونو طریقوں سے کام لیتا ہے۔ احسان بھی جتاتا ہے۔ اور خوف بھی۔ یعنی اگر احسان نہ مانو گے۔ تو اللہ دکھوں میں بھی ڈال سکتا ہے اگر مانو گے تو انعام پاؤ گے۔ لوگ کہتے ہیں کہ خدا رحمٰن و رحیم ہے۔ وہ پھر ایسا کیوں کرتا ہے۔ طاعون کیوں بھیجا۔ ایسی لوگ احمق ہیں۔ وہ طبائع کا علم نہیں رکھتے۔ اگر بچہ پیسہ لے کر اپنی تعلیم کی تکمیل کے لئے مدرسے میں نہیں جاتا۔ تو اب اسے مار کر بھیجنا باپ کا ظلم نہیں۔ اگر کوئی شخص کنوئیں میں چھلانگ مارنے لگے اور ایک دوسرا آدمی اس کے ہاتھ پاؤں باندھ دے۔ تو وہ ظالم نہیں بلکہ رحیم ہے۔ جب دونو قسم کی طبیعتیں ہیں تو کیا وجہ ہے کہ اللہ تعالےٰ اپنے کلام میں نافرمانی کرنے والوں کو ڈر نہ دلائے۔ اگر دس آدمی جنت میں جائینگے تو غالباً پانچ ایسے ہونگے جو خوف الٰہی کی وجہ سے نیک ہوئے اور اس لئے دوزخ سے بچ گئے پس اگر تخویف کا پہلا درجہ ترک کر دیا جاتا تو شاید نصف جنتی جنت حاصل کرنے سے محروم رہ جاتے۔ رسول کریم کے بارے میں لَسْتَ عَلَیْهِمْ بِمُصَیْطِرٍ آیا ہے۔ مگر میں تو کہا کرتا ہوں۔ کہ کاش رسول اللہ ہم پر داروغہ ہوتے تو لوگوں کا اکثر حصہ جہنم میں پڑ جانے سے بچ جاتا +

اس قدر تمہید کے بعد میں ان آیات کے معنے کرتا ہوں۔ کہ قُلْ یٰعِبَادِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا۔ اے میرے پیارے رسول کہدو۔ اے میرے بندو جو ایمان لائے ہو۔ یٰعِبَادِ کہنے میں جو لطف ہے۔ اسپر میں زور دیتا ہوں۔ کیونکہ شاید سب لوگ نہ سمجھیں لیکن چونکہ مجھے بچپن سے شاعرانہ مذاق رہا ہے۔ اس لئے میں اس کا خوب مزا حاصل کرتا ہوں۔ جن میں ذرا بھی محبت کا مادہ ہے۔ وہ اس طرز خطاب کی لذت سے خوب آشنا ہیں۔ اس دُنیا کے فانی محبوبوں کی طرف سے عشاق آرزو کیا کرتے ہیں کہ کاش وہ ہمیں اپنی گلی کا کتا ہی کہدے کوئی گالی ہی دیدے۔ تو اس محبوب حقیقی سے جو حسن و احسان کا سرچشمہ ہے۔ یا عباد میں جو محبت کی چاشنی ملی ہوئی ہے۔ اسے کچھ وہی دل سمجھ سکتے ہیں۔ جو اس کوچے سے آشنا ہیں +

پھر صرف یا عباد ہی نہیں کہا بلکہ فرمایا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا۔ یعنے اے وہ بندو جو کہ اس بات کے مدعی ہو کہ مجھ پر ایمان رکھتے ہو۔ یاد رکھو کہ صرف دعوٰی کوئی چیز نہیں۔ پس ایمان ایک دعوے ہے اس کے عمل بھی چاہیئے۔ اور جو زبانی دعوے کرتا ہے اور عمل نہیں کرتا۔ اس میں اور پاگل میں کچھ فرق نہیں۔ آپ ایک پاگل خانہ میں جا کر دیکھیں۔ وہاں بھی وہی نظارا نظر آئے گا۔ میں گیا۔ تو ایک پاگل کھڑا ہو گیا۔ اور کہنے لگا۔ کہ میں بادشاہ ہوں۔ مہدی ہوں۔ میں ساری دُنیا کو فتح کر لونگا۔ پھر ایک اور پاگل جسے خلیفۃ المسیح نے دیکھا کہ کنکروں کا ڈھیر آگے لگا کر بیٹھا ہے اور اپنے تئیں خزانوں کا مالک سمجھ کر کہہ رہا ہے کہ تم لاکھ لے جاؤ۔ تم دس لاکھ لے جاؤ۔ اب ان پاگلوں اور اس شخص میں کیا فرق ہے جو مومن ہونے کا مدعی ہے مگر عمل مومنوں والے نہیں کرتا۔ غرض جو زبانی باتیں کہنے والا ہے وہ پاگل ہے۔ جس طرح پاگل کہتا ہے میں بادشاہ ہوں حکیم ہوں۔ طبیب ہوں۔ مہندس ہوں۔ سلطان ہوں۔ اور اس سے وہ سچ مچ بن نہیں جاتا۔ اسی طرح اگر کوئی شخص محض زبان سے کہتا ہے میں مومن ہوں اور اس کے مطابق اس کے اعمال نہیں۔ تو وہ ان انعامات کا وارث نہیں ہو سکتا جو مومن کے لئے مقرر ہیں۔ پس میرے دوستو۔ تمہیں پاگل خانہ دیکھنے کے لئے لاہور جانے کی ضرورت نہیں بلکہ خود تمہارے گھر میں پاگل خانہ کا نظارہ موجود ہے جو شخص کہتا ہے کہ میں مومن ہوں اور عمل ویسے نہیں کرتا وہ پاگل کی طرح ہی ہے کیونکہ وہ بھی اپنے آپ کو ایک ایسا درجہ دیتا ہے۔ جس کا حقیقتاً وارث نہیں +

اپنے رب کا تقوےٰ اختیار کرو۔ یہاں احسان و خوف دونو یاد دلا دیئے ہیں۔ کس کا تقویٰ کرو۔ اپنے رب کا۔ زمین جس پر سوتے ہو وہ کس کی ہے؟ اسی رب کی۔ آسمان کو کس نے بنایا۔ خدا نے۔ آنکھوں میں نور کس نے بخشا۔ خدا نے۔ جس کے ذریعے ایک دوسرے کو پہچانتے۔ رستہ دیکھتے اور کتابیں پڑھتے ہو۔ پھر ہاتھ پیر۔ دماغ۔ دل بھی اسی نے بخشے جن چیزوں کا ہم استعمال کرتے ہیں۔ جن قوتوں سے ان کو استعمال میں لاتے ہیں۔ وہ سب اسی رب کی دی ہوئی ہیں۔ تو کیا ہمارا فرض نہیں کہ اس کے فرمانبردار رہیں۔ کہتے ہیں چور جس کے گھر پر کھانا کھا لے وہاں چوری نہیں کرتا۔ حالانکہ چور ایسا ذلیل [illegible] آدمی اس کے ساتھ بیٹھنا گوارا نہیں [illegible] کا تم روز کھاتے ہو۔ اسی کی نمک [illegible] کرو۔ [illegible] نہیں + آنکھیں۔ کان۔ حلق زبان۔ منہ۔ پانی سب کچھ خدا کا دیا ہوا۔ مگر محبت کریں اللہ سے اور اپنے حقیقی محسن کو بھول جائیں۔ کس قدر شرم اور افسوس کی بات ہے۔ کیا لطیف نکتہ معرفت ہے اس حکایت میں جو میں نے پچھلے دنوں پڑھی۔ کہ ابراہیم ادہم کے پاس ایک شخص آیا۔ اور کہا کہ مجھ سے گناہ نہیں چھوٹ سکتے۔ آپ نے فرمایا چھ باتیں بتاتا ہوں ان پر عمل کرو۔ پھر بے شک گناہ کیا کرو۔ (۱) جب تو خدا کا گناہ کرے تو خدا کا بنایا ہوا رزق نہ کھائیو۔ (۲) دوسرا یہ کہ اگر خدا کا گناہ کرتا ہے۔ تو خدا کی ملک میں نہ رہیو۔ (۳) تیسرا یہ کہ اگر خدا کا گناہ کرتا ہے تو خدا سے چھپ کر کیجیو۔ (۴) چہارم یہ کہ اگر خدا کا گناہ کرتا ہے تو ملک الموت جب آوے تو کہنا کہ مجھے اتنی مہلت دو کہ میں توبہ کر لوں۔ (۵) پنجم یہ کہ اگر وہ نہ مانے تو پھر منکر نکیر جب سوال کریں۔ تو اُن سے انکار کر دینا کہ میں تمہارے سوالوں کا جواب نہیں دیتا۔ (۶) ششم یہ کہ جب تجھے دوزخ میں ڈالنے لگیں تو اڑ بیٹھنا کہ میں تو یہاں نہیں جاتا۔ اس نے عرض کیا کہ حضور یہ تو نہیں ہو سکتا۔ فرمایا۔ پھر کیسی بے حیائی اور بے شرمی ہے کہ تو اسی کا رزق کھاتا ہے اسی کی زمین پر رہتا ہے۔ پھر موت کا مالک نہیں اور پھر اس کے سامنے اس کے احکام کو ٹالتا ہے +

یاد رکھو۔ کہ بڑی بڑی مشکلوں اور مصیبتوں میں صرف ایک رب ہی ہے جو کام آتا ہے۔ ماں کے پیٹ میں انسان کو کون رزق دیتا ہے۔ جب پیٹ سے باہر آتا ہے تو ہوا کھانے کو کس نے مہیا کی۔ روشنی کے لئے سورج چاند کس نے بنائے۔ بلکہ میں تو یہاں تک کہتا ہوں کہ ماں باپ کے دل میں وہ محبت جو تیری پرورش کا موجب ہوئی کس نے پیدا کی۔ اگر بجائے محبت کے نفرت ڈالدیتا۔ تو تیرا کیا بس چلتا۔ اور کیا حال ہوتا۔ باوجود اس احسان اس شفقت اس پیار کے پھر بھی انسان ہیں۔ کہ اس سے تعلق

کرتے ہیں۔ وہ چوروں سے بدتر ہیں۔ یہ تو احسان ہے جس کیطرف اللہ نے متوجہ کیا۔ لیکن جو محبت سے نہیں مانتے۔ ان کے لئے دوسرے معنے خوف کے بھی بیان کئے ہیں +

خداتعالےٰ فرماتا ہے کہ یہ ستارے یہ زمین یہ بیوی بچے یہ طاقتیں یہ قویٰ یہ مال یہ دولت یہ چاند یہ سورج یہ تجارت یہ حرفت کے اسباب ہمارے بنائے ہوئے ہیں۔ اگر ہم اپنی ربوبیت کا تعلق قطع کرلیں۔ تو بتاؤ کون ہے جو ربوبیت کرے۔ اگر ہم اندھا کردیں۔ تو کون ہے جو آنکھیں دے۔ اگر ہم ہاتھ توڑ دیں۔ تو کون ہے جو ہاتھ دے پھر زبان دی۔ اگر گونگا کردیں۔ تو کون ہے جو گویا کرے ہم نے کان دیئے۔ اگر بہرہ کردیں۔ تو کون ہے جو کان دے۔ احسان سے نہ مانوگے۔ تو ہم اپنے قہر سے منوائینگے کیونکہ سب خزانے ہمارے قبضۂ اقتدار میں ہیں +

اسی کے آثار میں سے طاعون۔ زلزلے اور وبائی بیماریاں ہیں لیکن لوگ ہیں کہ باوجود اس تباہی کے نہیں مانتے۔ تعجب کی بات ہے کہ نمبردار تحصیلدار دھمکا دے۔ تو زمیندار کی جان نکلتی ہے۔ ہوش اڑ جاتے ہیں۔ لیکن خدا کی طرف سے مامور آکر سناتے ہیں کہ فرمانبرداری کروگے تو انعام پاؤگے۔ اور اگر نافرمانی کروگے تو نقصان اٹھاؤگے۔ مگر اس طرف توجہ نہیں کرتے۔ ایک تحصیل کے چپڑاسی کا رعب تو ہے لیکن خدا کے فرستادوں۔ اور پھر حضرت موسےٰ۔ حضرت عیسےٰ۔ حضرت محمد رسول اللہ صلعم جیسے فرستادوں کا رعب نہیں۔ یہ بے ایمانی کا نشان ہے۔ طاعون سے گھروں کے گھر ویران ہوگئے۔ اگر اب بھی نہیں جاگوگے۔ تو پھر کونسی آفت ہے جو تمہیں جگائے گی کیا خداتعالےٰ اپنی بات کو چھوڑ دے گا۔ بال ہٹ تریا ہٹ۔ راج ہٹ۔ یہ تین ہٹیں بہت مشہور ہیں مگر خدا کی ہٹ کے مقابلہ میں یہ کیا چیز ہیں۔ اگر طاعون اور زلزلوں سے لوگ نہیں مانیں گے۔ تو وہ اپنی اور آفتیں نازل کردے گا۔ کیا اس کے خزانوں میں عذابوں کی کچھ کمی ہے وہ سب کو ایک دم میں کبر کوڑا کرکٹ بنا سکتا ہے + وہ بچہ جو اپنے آپ کو سنبھال بھی نہیں سکتا۔ وہ تو اپنی ہٹ نہیں چھوڑتا۔ وہ عورت جو خاوند کی محکوم ہے وہ اپنی ہٹ نہیں چھوڑتی۔ وہ راجہ جو مخلوق کا بنایا راجہ ہے۔ وہ بھی جب بول اٹھتا ہے کہ میں یہ کام کر[illegible] تو کرکے رہتا ہے۔ تو پھر وہ جوان سب کا رب ہے۔ کیا اسکے آگے ہماری ہٹ چل سکتی ہے۔ پس سن رکھو کہ جو نافرمانیوں اور خدا کے ماموروں سے شوخیاں کرنے سے باز نہیں آتے ان کو منوایا جائے گا۔ دیکھو عرب کے لوگوں نے کم ہٹیں نہیں کیں۔ مگر رسول اللہ کے مقابلہ میں ان کی کچھ پیش نہ گئی۔ وہی لوگ جو باعزت کہلاتے تھے۔ آخر ذلیل وحقیر ہوئے اور ایسے کاٹ دیئے گئے کہ بے نام ونشان رہ گئے۔ ابوجہل سید العرب تھا۔ محمد رسول اللہ کے مقابلہ میں کیا وہ اڑ سکا۔ پھر یہاں تک خدا کے پاک بندے کو کامیابی ہوئی۔ کہ ہر ایک بستی میں سید کہلانے والا کوئی نہ کوئی موجود ہے۔ مگر ابوجہل کی نسل سے کوئی نہیں بنتا۔ باوجودیکہ نسل اس کی موجود ہے۔ مگر اس کی طرف منسوب ہونا عار کا موجب سمجھا جاتا ہے۔ سید کیا ہیں۔ رسول اللہ کے لڑکے کی نہیں بلکہ لڑکی کی اولاد ہیں۔ مگر لوگ کہتے ہیں کچھ بھی ہو کسی طرح رسول اللہ صلعم سے ہمارا تعلق تو بنا رہے۔ گو قرآن مجید میں ان اکرمکم عند اللہ اتقکم آیا ہے اور ابوجہل کی اولاد ہونا کوئی برائی بات نہیں۔ مگر پھر بھی لوگ پسند نہیں کرتے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس نے خدا کے مامور کا مقابلہ کیا۔ پس وہ ذلیل وحقیر ہوا +

اب میں بتاتا ہوں کہ وہ تقویٰ کیا ہے۔ جس کے حصول کے لئے یہ ارشاد فرمایا۔ تقوےٰ کے تین مدارج ہیں۔ جو اللہ تعالےٰ نے مجھے سمجھائے (اور بھی ہیں مگر اللہ تعالےٰ نے اس وقت بیان کرنے کے لئے یہی دل میں ڈالے ہیں) اور میں انہیں ایسی طرز میں سنانے کی کوشش کروں گا کہ زمیندار بھی سمجھ جائیں۔ لیکن انکے بیان کرنے سے پہلے میں اتنا بتانا چاہتا ہوں کہ تقویٰ ایک ایسی نعمت ہے کہ جس شخص کو حاصل ہو پھر وہ اس کے مقابل میں دنیا کی کسی چیز کی پروا نہیں کرتا۔ چنانچہ ایک بات حضرت اقدس کی مجھے یاد آگئی۔ آپ لوگوں کا حق ہے کہ آپ کو سنائی جائے۔ کیونکہ اگرچہ میرا حضرت سے دوہرا یعنی جسمانی و روحانی تعلق ہے۔ مگر روحانی لحاظ سے آپ بھی انہی کے بیٹے ہیں۔ آپ کی نوٹ بک میں نے دیکھی۔ آپ کا معمول تھا کہ جب کوئی پاک خیال پاک جذبہ دل میں آتا۔ تو آپ لکھ لیتے۔ اس نوٹ بک میں خدا کو مخاطب کرکے لکھا ہے۔ اے میرے پیارے مالک میرے محبوب [illegible] خدا۔ دنیا کہتی ہے تو کافر ہے مگر کیا [illegible] اچھے کوئی اور مل سکتا ہے۔ اگر ہو تو اسکی خاطر تجھے چھوڑ دوں۔ لیکن میں تو دیکھتا ہوں۔ کہ جب لوگ دنیا سے غافل ہو جاتے ہیں۔ جب میرے دوستوں اور دشمنوں کو علم تک نہیں ہوتا کہ میں کس حال میں ہوں۔ اس وقت تو مجھے جگاتا ہے اور محبت سے پیار سے فرماتا ہے کہ غم نہ کھا۔ میں تیرے ساتھ ہوں۔ تو پھر اے میرے مولےٰ یہ کس طرح ممکن ہے کہ اس احسان کے ہوتے پھر میں تجھے چھوڑ دوں ہرگز نہیں ہرگز نہیں۔ لیکن تقوےٰ ایک دم میں حاصل نہیں ہوتا۔ یہ نہ سمجھو کہ ایک دم میں تم کو اعلےٰ سے اعلےٰ مدارج مل جائیں۔ بعض لوگ خیال کرتے ہیں کہ ادھر بیعت کی اور ادھر علم روحانی کے دروازہ کھل جائیں لیکن اللہ تعالےٰ کے سب کام وقت پر ہوتے ہیں چنانچہ قرآن شریف میں اس بات کو عجیب طور سے بیان کیا ہے لیکن چونکہ اکثر لوگ آیات قرآنی کے ربط کی طرف توجہ نہیں کرتے اس لئے ناواقف رہتے ہیں چنانچہ فرمایا ہے۔ ولقد خلقنا السموات والارض وما بينهما في ستة ايام وما مسنا من لغوب فاصبر على ما يقولون بظاہر خلق السموات والارض اور پھر فاصبر على ما يقولون۔ میں کچھ ربط نہیں معلوم ہوتا ہے مگر تدبر کرنے سے صاف کھلتا ہے۔ کہ خداتعالےٰ فرماتا ہے میں نے خدا ہوکر زمین وآسمان کو چھ دن میں پیدا کیا۔ اور اس عرصہ کی وجہ سے میں تھکا نہیں۔ تو تم نے اے نبی خدا کا بندہ ہونے کا دعوےٰ کیا ہے نہ خدا ہونے کا۔ پس تم کیوں گھبرا تے ہو۔ خداتعالےٰ کے سارے کام صبر کے ساتھ ہوتے ہیں۔ ۹۔ ماہ میں نطفہ سے بچہ بنتا ہے پھر بچہ سے جوان اور جوان سے بوڑھا ہوتا ہے۔ اب تمہارے ساتھ جو وعدے ہیں وہ بھی ضرور پورے ہونگے تم تسبیح میں لگے رہو۔ یعنی خداتعالےٰ کی قدوسیت اور اپنی احتیاج کا اقرار اور وعظ کرتے رہو۔ کامیاب ہوجاؤگے

اجی سوچنے کی بات ہے کہ جب خداتعالےٰ تمام نقصوں اور عیبوں سے پاک ہے۔ جب وہ اپنے کام آہستہ آہستہ کرتا ہے تو تم جو پاک نہیں۔ تمہیں کیا جلدی ہے۔ اکثر لوگوں کو میں دیکھتا ہوں کہ اسی جلدبازی کی وجہ سے بدظن ہو جاتے ہیں۔ کہ آتے ہی کہدیا۔ ہم نے بیعت تو کرلی۔ مگر ہمیں رسول کی زیارت کیوں نہیں ہوئی۔ ہم کو اولیاء کے مدارج کیوں نہیں مل گئے۔ ہمیں تجارت میں کیوں گھاٹا ہوا۔ یہ سب فاسد خیالات ہیں۔ خداتعالےٰ نے جب [illegible] کریم صلعم

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

"مدارج تقویٰ"

تقریر حضرت صاحبزادہ میرزا محمود احمد صاحب ایدہ اللہ الاحد

(مرتبہ اکمل صاحب آف تشحیذ)

قادیان کے جلسہ کی تقریروں کے رپورٹر کے لئے چند ایک مشکلات ہیں جنے باہر کے لوگ نہیں سمجھ سکتے +

لیکچرار یا تو اپنی تقریروں کو پہلے لکھ لیتے ہیں۔ اور لیکچر سنانے سے پہلے وہ اخبار والوں کے سپرد کر دیتے ہیں۔ یا اپنی تقریر کے نوٹ کراتے ہیں جس سے ایک رپورٹر کو خوب مدد مل سکتی ہے۔ یا بعد میں خود اپنی تقریروں کو قلم بند کر دیتے ہیں۔ یا رپورٹر مختصر نوٹ کر لیتا ہے اور بعض اوقات اپنے الفاظ میں انہیں بیان کر دیتا ہے۔ مگر قادیان میں بالخصوص حضرت امیر المومنین و حضرت صاحبزادہ صاحب جنکی تقریریں ایک خاص اہمیت رکھتی ہیں۔ یہ اپنی تقریروں کو نہ تو پہلے لکھ لاتے ہیں۔ نہ بعد میں لکھ کر دینے کی پروا رکھتے ہیں۔ نہ نوٹ کراتے ہیں۔ بلکہ میں تو یہاں تک بھی کہہ سکتا ہوں کہ وہ پہلے بخصوصیت سے سوچکر بھی نہیں لاتے۔ کیونکہ اہل اللہ ایسے تکلفات سے مستغنی ہوتے ہیں۔ اس لئے بعد میں خود ان کو بھی پورا یاد نہیں رہتا کہ ہم نے کیا کچھ کہا تھا۔ ادھر رپورٹر بیچارہ ہے کہ تین گھنٹے برابر لکھے جاتا ہے اپنے قلم کی حرکت کو اس زبان گوہر افشاں کی حرکت کے ساتھ ملانا پڑتا ہے۔ ادب اس بات سے بھی مانع ہے کہ کوئی لفظ اپنی طرف سے ملائے۔ حتی الوسع یہی کوشش ہوتی ہے کہ وہی الفاظ ہوں جو مبارک منہ سے نکلے۔ باوجود پوری کوشش کے پھر بھی بیان کمزور ہے۔ اس لئے قابل معافی ہے +

اس کے علاوہ میں یہ کہنے کی بھی جرأت کرتا ہوں کہ اور زبان کا مقابلہ قلم سے شاید ہو سکے۔ مگر محمودؓ کی زبان میں جو طلاقت ہے اور بیان میں جو شوکت و آمد ہے۔ وہ ایک خاص شان رکھتی ہے اس لئے رپورٹر کو اپنی کم استطاعتی کا عذر پیش کرنا پڑتا ہے۔

قُلْ يٰعِبَادِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوْا رَبَّكُمْ ؕ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ ؕ وَاَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةٌ ؕ اِنَّمَا يُوَفَّى الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝ (الزمر رکوع ۱۶۔ پارہ ۲۳) +

درخت اپنے پھلوں سے پہچانا جاتا ہے

حضرت مسیح ناصری فرماتے ہیں۔ درخت اپنے پھلوں سے پہچانا جاتا ہے۔ یہ ایک ایسا بے نظیر اور ایسا پاک کلمہ ہے کہ اس میں زمانے کے تغیرات۔ ملکوں کو تو ہیں علموں اور سائینسوں کے تغیرات نے ذرا بھی تبدیلی نہیں پیدا کی۔ ۱۹۰۰ برس گذر گئے لیکن اب بھی ہم دیکھتے ہیں کہ یہ فقرہ "درخت اپنے پھلوں سے پہچانا جاتا ہے" بالکل صحیح ہے +

جب میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت کو اسی جملہ میں مرکوز دیکھتا ہوں۔ تو یہ فقرہ مجھے بڑا مزا دیتا ہے۔ واقعی درخت اپنے پھلوں سے پہچانا جاتا ہے +

دیکھو۔ آم کا درخت ہے اس میں اگر ایسے پھل نہیں لگتے جس سے لوگ نفع اٹھائیں تو وہ آم کس کام کا۔ اگر وہ شیریں پھل دیتا ہے تو آم ہے ورنہ ایک لکڑی سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتا۔ اسی طرح اگر انگور کی بیل میں انگور عمدہ لگتے ہیں تو وہ انگور ہے ورنہ محض ایک گھاس ہے +

ہمارے رسول کریم کی زندگی کا معیار

ہمارے رسول اللہ صلعم کی ذات پر بہت سے اعتراض کئے جاتے ہیں اور بعض بے باک شریر آپ کو بدیوں میں ملوث بتا کر اس سورج پر اندھیری چھانا چاہتے ہیں جس سے تمام جہان روشن ہے میں دیکھتا ہوں۔ کہ یہی فقرہ۔ آپ کے چال چلن کی برّیت کے لئے کافی ہے کیونکہ انسان جس قسم کا ہو اسی قسم کی باتیں کرتا ہے اس کے متعلق مجھے ایک قصہ یاد آیا ہے۔ رابعہ بصری مشہور بزرگ عورت گزری ہے۔ ان کے سامنے چند آدمیوں نے مسجد میں دنیا کی مذمت کی۔ اور اس قدر مذمت کی کہ عصر کا وقت آگیا۔ عصر کے بعد پھر اس طائفہ نے دنیا کی مذمت شروع کر دی۔ آپ نے غضبناک ہو کر کہا۔ کہ یقیناً تم دنیا کے طالب ہو اسی لئے۔ دنیا کا ذکر کرتے ہو۔ کیونکہ انسان کو جو چیز پسند ہو اسی کا ذکر کرتا ہے۔ بعض او[قا]ت محبوب کے شکوہ میں وہ مزا آتا ہے جو[...] تعریف [...]ں آیا کرتا ہے۔ غرض انسان [...] ہوا [...] اکثر ذکر کرتا ہے۔ اسی اصل [...] کرم صلعم کی زندگی کو پاک ثابت [...] یہ قرآن مجید کا [...] ہے

خُلق قرآن

یوں تو عیسائیوں نے آپ کے خلاف کتابیں لکھی ہیں اور مسلمانوں نے محامد النبی میں جو کچھ لکھا ہے وہ بہت ہی زیادہ ہے لیکن ایک معترض کہے گا۔ یہ دونو صورتیں ناقابل اعتبار ہیں ایک مسلمان نے خوش عقیدگی سے کہنا ہی ہوا کہ آپ کی توجہ ہر وقت خدا کی طرف لگی رہتی تھی۔ اور ایک عیسائی کا مذہبی فرض ہے کہ اسکے خلاف کہے۔ پس تاریخ معیار نہیں ہاں قرآن شریف ضرور ہے جو تبدیل نہیں ہوا۔ عیسائیوں اور یہودیوں کے خیال میں نبی کریم صلعم کا اپنا بنایا ہوا ہو۔ اور ایک مسلمان کے نزدیک خدا کا کلام۔ دونو صورتوں میں نبی کریم صلعم کی زندگی پاک اور مطہر ثابت ہوتی ہے کیونکہ ان پاک خیالات کا منبع وہی قلب ہو سکتا ہے جو ہر قسم کی آلائشوں سے پاک ہو۔ اگر کوئی قلب اس قسم کے پاک و جامع کلام کا اہل ہوتا تو آدم سے لیکر آپ کے زمانہ تک کسی اور نبی پر یہ القا ہوتا ابراہیم بھی خدا کو بہت پیارا تھا۔ موسیٰ بھی بہت پیارا تھا عیسےٰ بھی۔ مگر ان پیاروں میں سے کسی کو وہ کلام نہ دیا بلکہ اپنے پیارے نبی کو دیا۔ انسان کی فطرت میں بھی یہ امر ہے۔ کہ وہ اعلےٰ سے اعلےٰ۔ عمدہ سے عمدہ چیز اپنے پیارے بچے کے لئے رکھتا ہے پس خدا نے بھی اپنا لاثانی کلام اپنے اسی بندے کو دینا تھا۔ جو سب پیاروں سے زیادہ پیارا تھا۔ نہ کہ کسی گندوں سے بھرے ہوئے انسان کو۔ جیسا کہ نعوذ باللہ مخالفین کا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بارے میں گمان ہے۔ غور کرنے کی بات ہے کہ قرآن مجید کا کوئی رکوع بلکہ کوئی آیت عظمت و جبروت الٰہی کے ذکر سے خالی نہیں جس سے واضح ہوتا ہے کہ آنحضرت صلعم کو کس قدر تعلق و اخلاص اللہ تعالےٰ سے تھا۔ پھر مختلف حالات و اوقات کے متعلق جو احکام ہیں ان پر غور کریں تو بھی آپ کی پاک و مطہر زندگی کا ثبوت ملتا ہے۔ جب ہم کھانا کھانے بیٹھتے ہیں۔ تو ارشاد ہوتا ہے۔ دیکھو کیا کرنے لگے ہو۔ پہلے بسم اللہ کر لو۔ جب کھانا کھا چکتے ہیں۔ تو حکم ہوتا ہے۔ الحمد للہ کہ لو۔ ورنہ ناشکری ہوگی اس ذات کا شکر ضروری ہے جس نے رزق بخشا۔ [...]نت بخشی معدہ دیا۔ دانت دیئے۔ اسی طرح جب ہم کوئی کام شروع کرنے لگتے ہیں۔ تو وہ خ[...]داہ ہمیں ہدایت کرتا ہے کہ تمہارا علم ناقص ہے۔ تمہاری قوت میں کمزوری ہے پس اس پاک و قدوس قادر و مقتدر سے مدد مانگ کر شروع کرو۔

[...] نکاح کے لئے۔ یا ایہا [النا]س اتقوا ربکم الذی خلقکم سنا کر۔ خدا کا ڈر یاد دلا دیا۔ اسی طرح جب

ہم صبح کے وقت نیند سے اُٹھتے ہیں۔ تو ہم کو حکم ہوتا ہے کہ کام شروع کرنے سے پہلے خدا کی تسبیح و تحمید و تقدیس کر لو۔ پھر جب سورج ڈھلنے لگتا ہے تو یادِ خدا کا حکم ہوتا ہے تاکہ تمہاری روحانیت کا آفتاب اسی طرح زائل نہ ہو جائے پھر عصر کے وقت جب آفتاب کی حدت بہت کچھ کم ہو جاتی ہے تو پھر خدا کے حضور گڑگڑانے کا حکم دیا۔ پھر جب سورج ڈوب جاتا ہے۔ تو اُس وقت بھی دعا کا حکم ہے کہ الٰہی جس طرح یہ جسمانی سورج ڈوب گیا ہے۔ روحانی سورج نہ ڈوب جائے اور ہم انوار خداوندی سے محروم نہ رہ جائیں۔ پھر جب بالکل اندھیرا پڑ جاتا ہے۔ تو پھر اس نور السموات والارض کے حضور کھڑا ہونے کا حکم دیتا ہے۔ ایسا نہ ہو تاہم طرح طرح کی ظلمات میں رہ کر تباہ ہو جائیں۔ یہ تعلیم۔ یہ پاک تعلیم کیا کسی گندے انسان کے دل سے نکل سکتی ہے۔ ہرگز نہیں بلکہ یہ اسی شخص کے پاک قلب سے نکل سکتی ہے جس کی زندگی نہایت مطہر اور سارے جہان کے لئے نمونہ ہو۔ یاد رکھو۔ جو شخص دنیا کو جسقدر دین کی طرف متوجہ کرتا ہے یقیناً وہ اسی قدر خدا کا دالہ و شیدا ہے +

پس یہ تعلیم کہ اٹھتے بیٹھتے۔ کھاتے پیتے۔ چلتے پھرتے ہر وقت خدا کو یاد رکھو۔ اس اخلاص اس محبت اس عشق اس پیار اس متوالگی کا پتہ دیتے ہیں جو نبی کریم صلعم کو خدا سے تھی۔ پھر اسی تعلیم کا اثر دیکھو۔ کہ مسلمانوں کے بچے۔ بوڑھے۔ جوان۔ عورتیں۔ اسی رنگ میں رنگیں ہیں کوئی بچہ گرتا ہے۔ تو فوراً منہ سے نکلتا ہے بسم اللہ جب کوئی خوشی ہوتی ہے تو زبانیں پکار اُٹھتی ہیں الحمدللہ آخر یہ بات کس نے ان کے دل میں ڈالی۔ رسول کریم صلعم نے۔ انسان اپنے پیارے کا نام کسی نہ کسی بہانے سے ضرور سننا چاہتا ہے۔ پس نبی کریم صلعم کا پیارا تو خدا تھا۔ آپ نے ہر حرکت و سکون قول و فعل سے پہلے اپنے پیارے کا نام بتا دیا۔ سب سے نازک و خطرناک موقعہ تو انسان کے لئے وہ ہے جب شہوت کا بھوت اس کے سر پر سوار ہو جس وقت انسان سب کچھ بھول کر صرف اسی خیال میں محو ہو جاتا ہے۔ اور جب وہ دنیا اور دنیا کے پیاروں سے الگ ہو کر ایک پیارے میں منہمک رہ جاتا ہے تو ایسے جوش کے وقت بھی نبی کریمؐ کا ارشاد ہوتا ہے کہ اللھم جنبنا الشیطٰن وجنب الشیطان ما رزقتنا پڑھ لیا کرو + غرض کسی دلیل کی ضرورت نہیں [illegible] شہادت کی حاجت نہیں۔ صرف قرآن مجید ثابت کرتا ہے کہ نبی کریم صلعم کا قول و فعل خدا کے لئے تھا۔ اور آپ کی زندگی پاک و مطہر تھی +

قرآن مجید سے ایک اعلیٰ ثبوت حضرت نبی کریم صلعم کی صداقت

لوگ مذاہب بناتے ہیں۔ کوئی کہتا ہے۔ گدی بنجائے۔ کسی کو حکومت کا شوق ہوتا ہے کسی کو دولت جمع کرنے کا خیال۔ غرض مختلف وجوہات ہیں جن سے لوگ دین اختیار کرتے ہونگے۔ کوئی عیسائی بنتا ہے تو اسے یہ خیال بھی آتا ہو گا کہ میرے ضلع کے ڈپٹی یا میرے صوبہ کے لفٹنٹ گورنر یا میرے ملک کے وسیرائے خوش ہو جاوینگے۔ مگر محمد رسول اللہ وہی تعلیم دیتا ہے جس سے خدا کا قرب خدا کی خوشنودی حاصل ہو۔ وہ اپنے پیروؤں کو تعلیم دیتے وقت ارشاد فرماتا ہے کہ شاید تمہارے دل میں کوئی وسوسہ آ جائے۔ اس لئے اعوذ اور بسم اللہ پڑھ لینی چاہیئے جن کو محض اپنا مذہب پھیلانے کا شوق ہوتا ہے وہ تو کہتے ہیں کہ ہمارے مذہب میں داخل ہو خواہ کسی طرح۔ مگر یہاں خدا سے ارشاد ہے کہ یہ دروازہ عشق الٰہی کا ہے۔ اس میں شیطانی ملونی سے نہ آؤ۔ بلکہ شیطان پر لعنت بھیجکر۔ اللہ تعالےٰ کی پناہ مانگ کر۔ پھر یہ اعوذ نہ صرف ابتداء میں ہے بلکہ انتہاً میں بھی یہی ارشاد ہوتا ہے کہ قل اعوذ برب الناس پڑھ لو جس سے یہ مراد ہے کہ الٰہی میں نے تیری کتاب کو پڑھا ہے۔ ممکن ہے کہ کسی قسم کے قصور سرزد ہوئے۔ اپنی عظمت کا خیال آگیا ہو کہ میں صوفی بنجاؤں۔ لوگ مجھے بزرگ کہیں۔ میرے پاؤں کو چومیں۔ پس اپنے رب کی پناہ میں آکر عرض کرتا ہوں۔ کہ محض اسی کی محبت ہو جس کی خاطر میں لوگوں کو اس کی تلقین کروں +

قرآن مجید تقوےٰ کا خلاصہ

یوں تو سارا قرآن مجید تقوےٰ کی تعلیم سے لبریز ہے مگر یہ رکوع جو میں نے آپ لوگوں کے سامنے پڑھ کر سنایا ہے۔ اس میں بھی ایک خاص رنگ میں تقوےٰ کی تعلیم دی ہے۔ جس سے اس بات کا ثبوت مل سکتا ہے۔ کہ نبی کریم صلعم کی زندگی کیسی پاک اور تقوےٰ سے لبریز تھی۔ میرا یہ مطلب نہیں کہ قرآن شریف رسول کریمؐ کا کلام ہے بلکہ میرا مطلب یہ ہے کہ یہ پاک تعلیم اسی [illegible] مل سکتی تھی کہ جو خود تقوےٰ سے معمور ہو۔ اس لئے اس کتاب [illegible] قلبی کیفیت ہم معلوم کر سکتے [illegible] وہ لوگ جنہوں نے یہ [illegible] ہم سے [illegible] منہ سے سنا۔ دیکھو دہلی میں دربار ہوا۔ بادشاہ نے جو کچھ فرمایا وہ اخباروں کے ذریعے کئی کانوں تک پہنچ گیا مگر جو لذت اُن لوگوں کو آئی جنھوں نے خود بادشاہ کے منہ سے سنا۔ وہ اُن لوگوں کو نہیں آسکتی جنھوں نے اخباروں میں پڑھا۔ پھر بھی میں دیکھتا ہوں کہ قرآن مجید ایسا پاک اور موثر کلام ہے کہ تیرہ سو برس گزر جانے پر بھی اپنے اندر ایک ایسی لذت رکھتا ہے کہ پاک دل مومن تو متوالے ہو جاتے ہیں +

قرآن مجید کی تلاوت سے معلوم ہوتا ہے کہ اس میں تین باتوں پر بہت زور ہے۔ اوّل تو یہ کہ اللہ ایک جامع جمیع صفات کاملہ کل عیبوں و نقصوں سے منزہ ہستی ہے اور وہی ہے اور کچھ بھی نہیں۔ (۲) اس کے مقابلہ میں تمام مخلوقات اور اشرف المخلوقات انسان ہیچ ہے اور ناکارہ۔ اور حاجتمند اسی کی مہربانیوں کا محتاج ہے پس انسان کو چاہیئے کہ اسی کا ہو کر رہے۔ اسی سے پیار اسی سے محبت رکھے۔ (۳) چونکہ سب ایک ہی خدا کی مخلوق ہو۔ اس لئے آپس میں محبت کرو۔ جن چیزوں میں ذرا بھی مشابہت یا مناسبت ہو۔ ان کی آپس میں الفت ہو جاتی ہے۔ حضرت محی الدین ابن عربی نے دیکھا کہ ایک کوا اور کبوتر اکٹھے بیٹھے ہیں۔ وہ حیران ہوئے کہ ان کا کیا جوڑ ہے۔ کوئی ہم سے ہوتا تو یہ خیال بھی نہ آتا۔ اور آتا بھی تو یہ کہتے ہوئے آگے گزر جاتا کہ کون اپنا وقت ضائع کرے مگر وہ بھی اپنی نظیر آپ تھے وہیں ٹھہر گئے اور دیکھتے رہے آخر معلوم ہوا کہ ان دونو کے پر ٹوٹے ہوئے ہیں اور اس مناسبت سے اکٹھے بیٹھے ہیں۔ پس ہم لوگ بھی جب سب خدا کے ہیں۔ تو کیوں لڑیں جھگڑیں۔ کیوں نہ آپس میں محبت رکھیں۔ ایک ہی بادشاہ کی رعایا ہو کر لڑائی کیسی + اللہ کی عظمت۔ جلال۔ جبروت اور تعلق ہو۔ اپنے نفس کی اصلاح۔ آپس میں بنی نوع انسان کا محبت و پیار نچوڑ ہے تعلیم قرآنی کا۔ اور اسی کو اعلےٰ سے اعلےٰ مختلف پیرایوں میں ذکر فرمایا ہے +

ہدایت کے دو طریق ہیں احسان یا عذاب

اور اس نصیحت و ہدایت پر عمل کرانے کے لئے دو طریق ہیں۔ انعام و عذاب۔ باپ اپنے بچے کو پہلے تو کہتا ہے کہ لو یہ پیسہ لو اور مدرسے جاؤ لیکن اگر پیسہ لیکر نہیں جاتا۔ تو پھر اسے باوجود پیار کے تھپڑ مارتا ہے۔ یہ دو طریق اس لئے ہیں کہ بعض طبائع احسان سے مانتی ہیں اور بعض خوف سے

کی خاطر اسپنے قواعد نہیں توڑتا۔ تو تم کہاں کے تیس ماںخان ہو۔ کہ تم جو کہو۔ وہ فوراً ہو جائے۔ غرض ہر بات صبر کے ساتھ ہوتی ہے۔ اور تقوے کا پہلا درجہ صبر ہے۔ ایک مفسر نے تقوے کی تعریف کی ہے جو مجھے بہت پسند ہے مگر مفسر سے میری مراد کشاف۔ خازن۔ کبیر۔ جلالین کے مفسر نہیں۔ بلکہ وہ جو قرآن پڑھایا کرتے تھے۔ وہ لکھتا ہے۔ کہ تقوے کی یہ مثال ہے کہ ایک تنگ رستہ جس کے ارد گرد کانٹے دار جھاڑیاں ہوں جنکی شاخیں راستہ کے ارد گرد پھیلی ہوئی ہوں۔ اور اس میں کسی ایسے انسان کو گزرنا پڑے۔ جس نے بڑا کھلا چغہ پہنا ہوا ہو۔ تو جس طرح یہ آدمی اپنے کپڑے سنبھال کر گزرتا ہے اور چاروں طرف احتیاط کی نگاہ ڈالتا جاتا ہے۔ اسی طرح چاہیئے کہ انسان اپنے نفس کو دنیا کی آلائشوں سے جو اسے کئی کئی طریقوں سے اپنی طرف کھینچنا چاہتی ہیں بچاتا جائے تب وہ متقی ہو سکتا ہے۔ غرضکہ تقوے کا پہلا درجہ صبر ہے ✢

صبر کے تین معنی

مگر صبر کے یہ معنے نہیں کہ کوئی مرگیا تو خموش رہیں بلکہ صبر کے تین معنے ہیں (۱) انسان جزع فزع سے پرہیز کرے۔ مصیبت پڑے تو کہدے مولیٰ کی چیز تھی لے گیا۔ (۲) بدیوں سے پرہیز کرے۔ نفس کو لگام چڑھائے رکھے۔ ایسے متقی کی مثال یہ ہے۔ کہ کوئی سوار ہو اور اس کا گھوڑا بھوکا ہو۔ اور جس راستہ پر وہ چل رہا ہو۔ اس کے اردگرد کھیت ہوں۔ اور گھوڑا ان میں منہ ڈالنا چاہے۔ اور وہ سوار اس کی لگام کھینچے رکھے تا ایسا نہ ہو کہ غیر کی کھیت کا نقصان ہو کر اس کے لئے مصیبت کا باعث ہو۔ اسی طرح اس درجہ کے متقی کا کام ہے کہ نفس کے سرکش گھوڑے کو لگام دیئے رکھے اور اسے محارم میں پڑنے سے بچائے رکھے۔ (۳) پھر صبر کے معنے قناعت کے ہیں یعنی جو احسانات اور انعامات اللہ تعالےٰ کے انسان پر ہوں تو اس سے بڑھ کر کوئی حرص نکرے ✢

ہر قسم کی بدیوں سے رُکنے والے کا نام صابر متقی ہے اور یہ سب سے گھٹیا درجہ ہے۔ اسکی مثال یوں ہے کہ کسی کے ہاں کوئی مہمان جائے تو اب جو کچھ میزبان دے وہی لیتا ہے۔ اسی طرح ہم اللہ کے مہمان ہیں جن چیزوں کے استعمال کی اجازت دی ہے وہی استعمال کرنیکے ہم حقدار ہیں۔ یہ درجہ کوئی اتنا بڑا نہیں جب ایک معمولی شریف مہمان کے گھر سے خود کھانا نہیں اُٹھا لاتا۔ اور نہ اسکی کوئی چیز لے کر یہ چمپت ہوتا ہے تو پھر ایک مومن کی شان سے یہ بعید ہے کہ وہ خدا کا مہمان ہو کر بغیر اسکی اجازت کے اسکے حکم کے خلاف اسکی چیزوں میں دست اندازی کرے۔ اگر میزبان اپنے مہمان کے سامنے کوئی کھانا لا رکھے اور مہمان کہے کہ نہیں مجھے پلاؤ لا دو۔ فلاں مٹھائی مجھے لا دو۔ یا میزبان اپنے مہمان کے آگے کوئی چیز رکھ کر پھر کسی مصلحت سے اُٹھا لے اور مہمان چیخنا شروع کر دے تو وہ مہمان بہت بُرا سمجھا جائیگا۔ اسی طرح اللہ تعالےٰ کوئی نعمت دیکر پھر کسی اپنی حکمت سے واپس لے لے۔ تو جزع فزع نہیں کرنی چاہیئے۔ کیونکہ یہ جزع فزع محض بیوقوفی ہے۔ پس تقوے کا پہلا درجہ تو حبس نفس ہے یعنی نفس کو نافرمانی حضرت رب العزت سے روکے رکھے اور اگر وہ اپنی حکمت سے اس کا کوئی بیٹا مار دے تو جزع فزع نہ کرے۔ ایسے متقی کے بارے میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے ولنبلونکم بشیٔ من الخوف والجوع ونقص من الاموال والانفس والثمرات وبشر الصابرین الذی اذا اصابتهم مصیبة قالوا انا للہ وانا الیہ راجعون یعنی ہم تم کو آزمائینگے کچھ ڈرائینگے کچھ بھوکا رکھینگے پھر مال کا نقصان ہوگا۔ پھر جان کا نقصان۔ پھر پیداوار کا نقصان۔ جو ان ابتلاؤں میں ثابت قدم رہے گا۔ تو اسے بشارت ہو۔ کہ وہ صابر کا درجہ پاگیا۔ کیونکہ جب اس پر کوئی مصیبت آئی۔ مثلاً بیٹا مرگیا۔ تو اس نے کہا کہ میرا کیا ہے یہ تو خدا ہی کا تھا خدا نے ہی اپنے پاس بُلا لیا۔ اور میں کیوں گھبراؤں میں بھی تو اُسی کا ہوں اور اُسی کیطرف لوٹ کر جانے والا ہوں (یہ صابر متقی کے نقطۂ خیال سے اِنّا لِلّٰہ وَاِنّا اِلَیہِ رَاجِعُون کے معنے ہیں) گھبراہٹ تو تب ہوتی کہ کوئی چیز کھوئی جاتی۔ جب انسان سمجھے کہ میں بھی وہیں جا رہا ہوں جہاں وہ بلایا گیا ہے تو کیوں گھبراؤں اور کیوں جزع فزع کروں۔ دیکھو کسی قادیان آنے والے کا اسباب ہو۔ اور وہ بٹالہ کے سٹیشن پر چھکڑے پر رکھ دیا جائے اور اس سے پہلے روانہ کر دیا جائے تو وہ مہمان بہت بیوقوف ہوگا اگر جزع فزع شروع کر دے کیونکہ آخر اُس نے بھی وہیں جانا ہے جہاں وہ اسباب پہنچے گا ✢

صبر کے دوسرے معنے اس آیت سے حل ہوتے ہیں۔ جو یہودیوں کے بارے میں ہے کہ انھوں نے حضرت موسیٰ سے عرض کیا۔ یا موسیٰ لن نصبر علےٰ طعام واحد الآیۃ۔ دیکھئے انھوں نے خدا کے دیئے پر قناعت نہ کی۔ یہ خلاف صبر کیا پھر صبر نام ہے بدیوں سے بچنے اور عمل صالح پر قائم رہنے کا۔ یہ معنے سورہ والعصر سے حل ہوتے ہیں۔ جہاں اِلّا الذین اٰمنوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰت کے مقابلہ میں وتواصوا بالحق و تواصوا بالصبر۔ رکھا گیا ہے جس میں حق ایمان کے مقابلہ میں رکھا گیا ہے اور صبر عملوا الصالحات کے مقابلہ میں پس صبر کے معنے قرآن شریف نے بھی عمل صالح کے کئے ہیں ✢

شاکر متقی

دوسرا درجہ تقوے کا شکر ہے۔ اس درجے کا متقی شاکر کہلاتا ہے۔ قرآن شریف میں صبار شکور آیا ہے۔ شاکر اور صابر میں یہ فرق ہے کہ شاکر انسان پر جب دُکھ آتا ہے تو وہ صابر کیطرح صرف اتنا ہی نہیں کہتا۔ کہ خدا کا مال تھا وہ لے گیا۔ بلکہ وہ ایک قدم اور آگے بڑھاتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ کچھ گھبرانے کی بات نہیں۔ ایک چیز وہ لے گیا ہے تو کیا ہوا۔ فلاں فلاں نعمت بھی تو اُسی کی دی ہوئی ہے۔ میرا کیا حق تھا کہ وہ یہ نعمتیں مجھے دیتا۔ پس اس کی جناب میں شکر کا سجدہ بجا لاتا ہے۔ صابر گئی ہوئی چیز کی طرف خیال رکھتا ہے اور صرف اسی کے متعلق اپنا صبر ظاہر کرتا ہے۔ مگر شاکر کہتا ہے۔ جو اب میرے پاس ہے وہ بھی تو میرا حق نہیں۔ شاکر بھی اِنّا لِلّٰہ پڑھتا ہے مگر وہ اس کے اَور معنے لے لیتا ہے یعنی وہ صرف یہ نہیں کہتا کہ جہاں وہ چیز گئی ہے میں بھی وہیں جانے والا ہوں بلکہ وہ کہتا ہے کہ یہ سب چیزیں جو میرے پاس موجود ہیں یہ سب بھی تو خدا ہی کی ہیں ✢ تقوے ایک پہاڑی ہے۔ ایک شخص وہ ہے جو اسپر چڑھتے ہوئے آنے والی مصیبتوں بلاؤں چیتوں بھیڑیوں کا مقابلہ کرتا ہے اور پیچھے نہیں ہٹتا۔ اسے صابر کہینگے۔ اور ایک وہ جو نہ صرف ان کا مقابلہ کرتا ہے بلکہ ہر مصیبت پر ایک قدم آگے بڑھتا ہے۔ یہ شاکر ہے شاکر کا جب کوئی مال نقصان ہوتا ہے تو اسے ضائع شدہ کی فکر نہیں ہوتی بلکہ موجود پر شکر کرتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ یہ بھی میرا حق نہ تھا۔ محض خدا کا فضل ہے اور اس طرح پر وہ محبت الٰہی میں بڑھ جاتا ہے۔ صابر نماز پڑھتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ ایک حکم تھا جو میں نے ادا کر دیا۔ مگر شاکر نماز کے بعد پھر سجدے میں گر جاتا ہے کہ میرے مولیٰ تیرا احسان تیرا فضل تیرا انعام ہے کہ تو نے مجھے توفیق دی کہ میں تیری عبادت بجا لایا۔ صابر تو صرف صدقہ [illegible] ہے اور شاکر کہتا ہے شکر ہے کہ میرے مولےٰ نے [illegible] سے یہ خدمت لی۔ صابر فرض کے ادا کرنے کو اپنا کمال سمجھتا ہے شاکر شکر کرتا ہے کہ کروڑوں ہیں جو تیری درگاہ سے دُور ہیں۔ تیرا فضل ہوا کہ میں حکم بجا لانے کے قابل ہوا۔ صابر کسی نقصان جان پر سمجھتا ہے کہ خدا

کی چیز بھی لے گیا۔ شاکر کہتا ہے کہ الٰہی لاکھوں ہیں جن کی بیوی نہیں۔ بچہ نہیں۔ بھائی نہیں۔ بہن نہیں۔ اور مجھے تو نے یہ سب کچھ بخشا ہے۔ تیرے احسانوں کا کہاں تک شکریہ ادا کروں۔ پس وہ کسی مصیبت کے وقت کسی جان و مال کے نقصان کے وقت اُور بھی آستانہ الوہیت پر گرتا اور اپنے مولیٰ کے احسانوں پر فدا ہوتا ہے ✤

دو مثالیں صابر اور شاکر کے فرق کو ظاہر کرنیکے لئے سُناتا ہوں۔ ایک تو قصہ اسلام کے پہلے کا ہے جو مثنوی میں لکھا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔ مولانا روم کا معمول ہے کہ حق سکھانے کیلئے کوئی نہ کوئی تمثیل ضرور پیش کر دیتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں۔ حضرت لقمان ایک شخص کے ملازم تھے۔ آقا بوجہ ان کی مخلصانہ خدمات کے ان سے بہت پیار کرتا تھا۔ ایک دفعہ اس کے پاس خربوزہ آیا جو بے بہا کا تھا۔ اس نے عجوبہ چیز سمجھ کر اسکی ایک پھانک ازراہِ محبت لقمان کو دی۔ آپ نے اسے چٹخارے لے لیکر کھانا شروع کیا۔ حالانکہ درحقیقت وہ خربوزہ بہت تلخ اور بدمزہ تھا۔ آقا نے اپنے وفادار مخلص غلام کو چٹخارے لیتے دیکھ کر ایک پھانک اَور دیدی۔ جو آپ نے بڑے مزے سے کھائی۔ یہ حالت دیکھکر آقا کو شوق آیا کہ میں بھی خربوزہ کھاؤں۔ کیونکہ بڑا مزیدار معلوم ہوتا ہے جب اُس نے چکھا تو معلوم ہُوا سخت کڑوا اور بدمزہ ہے۔ اس نے حضرت لقمان سے پوچھا کہ یہ خربوزہ تو سخت کڑوا ہے۔ آپ نے مجھے بتایا کیوں نہیں۔ میں اس خیال سے کہ آپ کو پسند ہے بار بار پھانکیں دیتا رہا۔ حضرت لقمان نے جواب دیا۔ کہ اتنی مدت آپ کے ہاتھ سے میٹھی اور خوشگوار چیزیں کھاتا رہا ہوں میں بڑا ہی ناشکر گزار ہوتا۔ کہ جس ہاتھ سے اس قدر میٹھی چیزیں کھائیں اس سے ایک کڑوی ملنے پر ناک بھوں چڑھاتا۔ پس اسی طرح شاکر متقی کہتا ہے۔ اللہ کے مجھ پر ہزاروں احسان ہیں۔ اگر ایک مصیبت ہی آگئی تو کیا ہُوا۔ یہ بھی شکریہ کا مقام ہے۔ گویا شاکر کو تکلیف کے وقت اللہ کے احسان یاد آنے لگتے ہیں ✤

دوسرا قصہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت کا ہے۔ اُحد کی لڑائی میں یہ خبر اُڑ گئی۔ کہ حضرت نبی کریم صلعم شہید ہو گئے۔ میدان جنگ میں تو اس غلط فہمی کی تردید ہو گئی۔ لیکن دوسرے لوگوں میں یہ خبر ابھی پھیل رہی تھی جب لشکر اسلام واپس لوٹا تو ایک صحابیہ دیوانہ وار بڑھی اور پوچھا۔ کہ رسول اللہ صلعم کا کیا حال ہے جس شخص سے سوال کیا وہ چونکہ جانتا تھا کہ آپ بفضل الٰہی بخیریت ہیں اس لئے اُسے تو کچھ فکر نہ تھی۔ اس نے اس سوال کی طرف توجہ نہ کی اور جواب میں اس عورت کو کہا کہ تمہارا خاوند مارا گیا۔ مگر نبی کی محبت میں متوالی ہو رہی تھی۔ اس نے پھر یہ سوال کیا۔ رسول اللہ کا کیا حال ہے۔ جواب ملا۔ تیرا باپ مارا گیا۔ اس نے کہا۔ مجھے بتاؤ کہ رسول اللہ صلعم تو بخیر و عافیت ہیں۔ جواب ملا۔ تیرا بھائی بھی مارا گیا۔ اس پر پھر وہ بولی کہ مجھے رسول اللہ کا حال بتاؤ۔ جواب دینے والے نے کہا کہ وہ ہر طرح سلامت ہیں مگر اسے اس پر بھی تسلّی نہ ہوئی اور اس نے کہا کہ مجھے دکھاؤ۔ وہ کہاں ہیں اتنے میں رسول اللہ صلعم بھی آ گئے۔ اس نے کہا کہ جب تو زندہ ہے تو ہر مصیبت میرے لئے آسان ہے۔ میرے دوستو یہ شاکر صحابیہ تھی۔ دیکھو رسول اللہ کے مقابلہ میں باپ بیٹا اسکی نگاہ میں کوئی حیثیت نہیں رکھتے۔ کیا اس زمانے میں بھی کوئی ایسی مومنہ عورت ہے۔ عورت تو درکنار۔ کوئی ایسا مرد بھی تم میں موجود ہے؟ غرض شاکر وہ ہے جو فرض ادا کرنے پر پھولتا نہیں بلکہ وہ خدا کے حضور سجدہ کر میں گر جاتا ہے۔ چندہ دینے والوں میں سے بعض تو ایسے ہیں جو چندہ دیکر صدر انجمن یا خلیفۃ المسیح پر احسان کرتے ہیں بعض ایسے ہیں جو کہتے ہیں فرض اَدا ہو گیا۔ مگر ایسے بھی ہیں جو کہتے ہیں۔ ہم پر خدا کا احسان ہے کہ اس نے ہم سے یہ خدمت لی۔ مجھے اس زمانے کا ایک واقعہ یاد ہے کہ منی آرڈروں کے سے جو حضرت صاحب کے نام آئے ایک کوپن پر لکھا تھا کہ یہ صـ۱۵ روپیہ ارسال ہیں۔ ایک روپیہ لنگر کیلئے۔ اور باقی آپ خدا کیلئے اپنے نفس پر خرچ کریں اور مجھ پر احسان فرمائیں ✤

پھر جب زلزلہ آیا اور حضرت اقدس باہر باغ میں تشریف لے گئے اور مہمانوں کی زیادہ آمد و رفت وغیر ذالک وجوہات سے لنگر کا خرچ بڑھ گیا۔ تو آپ نے ارادہ فرمایا کہ قرض لے لیں فرماتے ہیں میں اسی خیال میں آ رہا تھا کہ ایک شخص ملا جس نے پھٹے پُرانے کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ اور اس نے ایک پوٹلی میرے ہاتھ میں دیدی اور پھر الگ ہو گیا۔ اس کی حالت سے میں ہرگز نہ سمجھ سکا۔ کہ اس میں کوئی قیمتی چیز ہو گی۔ لیکن جب گھر آ کر دیکھا تو دو سو روپیہ تھا۔ حضرت صاحب فرماتے ہیں کہ اسکی حالت سے ایسا ظاہر ہوتا تھا کہ وہ اپنی ساری عمر کا اندوختہ لے آیا۔ پھر اُس نے اپنے لئے یہ بھی پسند نہیں کیا کہ میں پہچانا جاؤں ✤ یہ شاکر کا مقام ہے ✤

متقی محسن

ایک اور بندہ ہے۔ اس کا نام محسن ہے وہ شاکر سے ایک درجہ آگے بڑھتا ہے مُحسن کو جب کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو معاً اسے خیال آتا ہے کہ میرے اور بھائی بھی ہیں انکو بھی بڑی تکلیف ہوتی ہو گی۔ اَور میں بڑا غافل ہوں کہ انکی خبر نہیں لیتا۔ پس وہ جب انّا للہ وانّا الیہ راجعون پڑھتا ہے تو اسکے یہ معنے لیتا ہے کہ ہم سب لوگ خدا کے بندے ہیں یہ مصیبت مجھ ہی پر نہیں آئی بلکہ اور بھی خدا کے بندے ہیں پس وہ انکی ہمدردی کے لئے اُٹھتا ہے اور کمر ہمت چُست کر کے ایک ایک کی غمخواری میں کوشش کرتا ہے۔ جب اس کا کوئی عزیز مرتا ہے تو اسے دوسرے لوگوں کی تکلیف کا غایت درجہ احساس ہونے لگتا ہے اور وہ کہتا ہے میرے بھائیوں میں سے جس کا کوئی عزیز مرا ہے اسے بھی بہت دُکھ پہنچا ہو گا پس وہ ہر طرح سے انکی نصرت کیطرف متوجہ ہو جاتا ہے محسن صرف آپ ہی صبر نہیں کرتا اور نہ صرف خدا کے حضور موجود نعمتوں پر شکر بجالاتا ہے بلکہ وہ دوسروں سے ہمدردی کرتا ہے۔ حضرت صاحب کا ایک واقعہ یاد آ گیا۔ گو ماموروں اور مرسلوں کا درجہ محسنوں سے بہت بڑھ کر ہے۔ مگر اس واقعہ سے محسن کا مقام ظاہر ہو جائیگا۔ مبارک احمد جب بیمار پڑا تو آپ کی محویت کا یہ عالم تھا کہ گویا اور کوئی فکر ہی نہیں۔ اپنے ہاتھ سے اس کو دوائی پلاتے اور دن کو آرام تو درکنار کئی راتیں جاگتے گذار دیں۔ مگر جونہی اسکی جان نکلی۔ آپ نے قلم دوات منگوائی اور لوگوں کو خط لکھنے شروع کر دیئے کہ اس ابتلاء میں صبر و شکر سے کام لو۔ بجائے اسکے جس کا بیٹا مرا وہ خود صبر کی تلقین کا محتاج ہوتا۔ یا شکر کرنا کافی سمجھتا اسے دوسروں کی فکر پڑ گئی۔ اور اپنا یہ حال ہے کہ خوش ہو رہے ہیں کہ خدا تعالےٰ کی پیشگوئی پوری ہو گئی۔ کیونکہ پہلے ہی خدا نے فرما دیا۔ یہ چھوٹی عمر میں اسکے حضور واپس بُلا لیا جائیگا۔ یہ صبر و شکر آپ کا ✤ بلکہ دوسروں کو صبر و شکر کی تعلیم کوئی سنگدلی کی وجہ سے نہیں تھی۔ نرم دلی کا تو یہ عالم ہے کہ آپ بچہ کی تکلیف دیکھ کر رات کو بھی نہیں سو سکتے۔ یہاں تک کہ اسکی بیماری میں خدمت کرتے خود بیمار ہو گئے۔ مگر جب وہ وفات پاتا ہے تو آپ خوش ہوتے ہیں کہ خدا کی امانت تھی خدا کے پاس پہنچ گئی۔ اور پھر اس سرور کا اثر آپ کے چہرۂ مبارک سے بھی ظاہر ہے اور آپ خط پر خط لکھ رہے ہیں اور تقریر پر تقریر کئے جا رہے ہیں۔ کہ خدا کا بڑا فضل بڑا احسان ہُوا۔ تم لوگوں کو بھی شکر بجالانا چاہیئے۔ آپ کو اپنے بیٹے کی فکر نہیں پڑی بلکہ لوگوں کی فکر پڑی کہ شاید اسی راہ سے میرے مولیٰ کا جلال دُنیا پر ظاہر ہو ✤ یہ درجہ محسن کا ہے ✤

ان تینوں مرتبوں کا ذکر اس آیت میں ہے :۔ لَیْسَ عَلَی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِیْمَا طَعِمُوْٓا اِذَا مَا اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاَحْسَنُوْا وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ + پہلا درجہ اتقاء کا تو ایمان وعمل صالح ہے جو صابر متقی کی شان ہے پھر تقوے کریں۔ اور ایمان پر ثابت قدم ہوں۔ یہ شاکر متقی کا ذکر ہے۔ پھر تقوے کریں اور احسان میں بڑھیں۔ یہ محسن متقی کی شان ہے اور اللہ محسنوں کو اپنا محبوب بنالیتا ہے۔ اس جگہ پہلے دو درجوں کا نام نہیں۔ لیکن قرآن شریف کے دوسرے مقاموں سے معلوم ہوتا ہے کہ محسن سے پہلے صابر و شاکر ہی کا درجہ ہے +

خدا تعالے آپ لوگوں کو تینوں درجوں کا متقی بنائے تقوے کوئی آسان بات نہیں۔ کہنا تو آسان ہے پر کرنا مشکل۔ دیکھو تم وعدہ کر چکے ہو۔ دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے۔ ضروری ہے کہ اس پر ثابت قدم رہو۔ اور اعمال صالح میں ترقی کرو +

(باقی آیندہ)

لِلّٰہِ الحمد ٹھکانے لگی محنت مری

اس سے بڑھ کر میرے لئے اور کیا موقعہ خوشی کا ہوسکتا ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح نے پہلے ردّ افترا اور بعد میں بنگال کی دلجوئی کو از حد پسند فرمایا۔ اور اپنی خاص دعاؤں میں مجھے یاد کیا۔ اس کا اجر جزیل خدا تعالے ہی انہیں عطا کرے۔ حضرت والا نے مجھے ارشاد کیا ہے کہ بالضرور انگریزی اور بنگلہ ترجمہ بنگال کی دلجوئی کا شائع کیا جاوے۔ اور اس میں اشد تاکید فرمائی انگریزی ترجمہ ہو چکا ہے۔ بنگالی کا انتظام کر رہا ہوں۔ جو جلد نکل جاوے گا۔ میں نے یہ رسالہ دو ہزار چھپایا تھا۔ اس میں سے کوئی سولہ صد کے قریب مختلف شہروں میں بغرض تقسیم مفت جا چکا ہے۔ اب پانچہزار اردو کا آرڈر اور دیدیا ہے انگریزی اور بنگالی بھی اسی قدر شائع ہوگا + میں چاہتا ہوں کہ اس کار ثواب میں میرے ساتھ اور بھی شریک ہوں لیکن نشاط خاطر سے مجھے اطلاع دیں اور ویسے برائے تقسیم مفت جو چاہے۔ مجھے محصولڈاک بھیجکر منگوالے۔ ردّ افترا ابھی محصولڈاک بھیجنے پر بغرض تقسیم روانہ ہوسکتا ہے۔ سخت ضرورت ہے کہ عیسائی سرکل میں ردّ افترا شائع کیا جاوے +

خواجہ کمال الدین وکیل۔ احمدیہ بلڈنگس۔ نولکھا لاہور

ادعیۃ الاحادیث

اللہ تعالے جزائے خیر دے جناب قاضی اکمل صاحب کو کہ وہ ہمیشہ نہایت مفید رسالے تالیف کرکے شائع کرتے ہیں۔ حال میں انہوں نے اُن دعاؤں کو ایک جگہ جمع کر دیا ہے۔ جو احادیث میں آئی ہیں۔ ساتھ ہی ان کا اردو میں ترجمہ بھی کر دیا ہے۔ یہ کتاب نہایت عجیب نعمت ہے ہر مسلمان کو چاہیئے اسے خرید کرے۔ دعاؤں کو یاد کرلے اور کتاب کسی اور کو دیدے۔ یہ کتاب دفتر تشحیذ الاذہان سے مل سکتی ہے اور اس کی قیمت ا/ ہے +

شیخ سنوسی اور ظہور حضرت امام مہدی آخر الزمان

یہ رسالہ ہندوستان کے مشہور لٹریری صوفی خواجہ حسن نظامی صاحب کی تازہ تصنیف ہے۔ اس میں جناب خواجہ صاحب نے یہ ظاہر کیا ہے کہ شاہ انگلستان بمعہ قوم انگریز مسلمان ہونے والے ہیں۔ اور مہدی کا ظہور جلد ہونے والا ہے اور خبر کی بناء اُن بزرگ صوفیاء کے اقوال پر ہے۔ جو انہیں سفر بلاد اسلامی کے دوران میں ملی + قیمت رسالہ ۴/ علاوہ محصولڈاک ہے۔ اور ملنے کا پتہ دفتر رسالہ نظام المشائخ دہلی ہے + مہدی تو آچکا ہے۔ مگر ممکن ہو ظہور سے مراد کچھ اور ہو۔ اس پر مفصل انشاء اللہ پھر کبھی بدر میں لکھا جائے گا +

ضروری بات ۔ ادعیۃ الاحادیث کی تین جلدوں کے واسطے ۳۰/ کے ٹکٹ آنے چاہئیں زائد وی پی منگوائیں +

افغانستان میں احمدیت

افغانستان کے علاقہ سے ہر سال احمدی برادران آتے ہیں۔ ان کی تعداد میں روز افزوں ترقی ہے جو صاحبان آتے ہیں وہ اوروں کے نام کی درخواست بیعت لے آتے ہیں۔ جو خود نہیں آسکتے۔ اس سال جو فہرست آئی ہے۔ وہ درج ذیل ہے +

عبدالرحیم خاں ولد عمرا خاں ۔ خواجہ محمد + پیر محمد + محمد عارف عبدالمجید خان ولد ،، عبدالغنی + عبدالواحد ثانی + عبدالحکیم خان ،، ،، پیر محبوب + محمد علی + محمد اسحٰق محمد جلال + سید جلال ۔ ملاں سید محمد + عبدالرحمٰن + محمد [illegible] محمد نادر خان + میر افضل ۔ محمد احسن + میراں جان ۔ میر بحر الدین سید عرب + عبدالجبار خان ۔ حبیب اللہ خاں + محمد نعیم + شمس الدین خاں + عبدالواحد خاں + ثانی عبدالمجید خاں + میر احمد خان + غلام محی الدین + عبدالرحمٰن + عبدالحلیم +

ضرورت ملازم

ایک ایسے آدمی کی ضرورت ہے۔ جو زمینوں کا کام جانتا ہو۔ اور انتظامی معاملات کا خاص تجربہ رکھتا ہو۔ حساب اُردو لکھنے پڑھنے سے واقف ہو۔ جوان محنتی۔ دیانتدار چلنے پھرنے والا ہو + خط و کتابت م۔م معرفت قاضی اکمل صاحب قادیان۔ ضلع گورداسپور +

اصلی سلاجیت گلگتی

یہ مومیائی جو ہمارے ایک معزز متعبر بھائی گلگت کے پہاڑوں سے لائے ہیں۔ جسم کی تمام طاقتوں کے واسطے عجیب گن رکھتی ہے۔ یہ ایک مفرح دوائی ہے۔ بیدک اور طب کی کتابیں اس اکسیر کی تعریف سے بھری پڑی ہیں۔ جریان منی۔ کمی قوت۔ سانس۔ بلغم بواسیر۔ فساد خون۔ درد کمر۔ کثرت پیشاب۔ جوڑوں کے درد۔ پیٹ کے کیڑے سب بیماریوں کو دور کرتی ہے تمام اعضاء کو قوت دیتی ہے۔ آپ خود کتابیں پڑھ کر دیکھ لیں قیمت فی تولہ اصلی ایک روپیہ ۔ ۲ جنوری تک ۱۲/ ۔ بدر ایجنسی۔ قادیان

ست بچن

الحمد للہ۔ پھر تصنیف لطیف حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام یعنی ست بچن چھپکر شائع ہوگیا۔ یہ کتاب تین چار سال سے بالکل ختم ہو چکی ہوئی تھی۔ چونکہ اکثر احباب کو اسکی تڑپ اور انتظار ہی تھی کہ کب چھپکر شائع ہوگی۔ خدا کے فضل سے اب حضرت صاحبزادہ صاحب میرزا میاں محمود احمد صاحب نے چھپوایا ہے۔ جو اسکے طالب ہیں انکو مژدہ ہو۔ جلد منگوا کر مطالعہ فرماویں۔ یہ کتاب خصوصیت سے سکھ مذہب کی حقیقت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نمایاں کاموں سے ہے۔ کاغذ۔ لکھائی چھپائی اعلیٰ۔ قیمت ۱۱/ صفحات حجم ۱۷۶ + ملنے کا پتہ محمد یامین تاجر کتب و مہتمم کتبخانہ حضرت اقدس۔ قادیان۔ گورداسپور

یک صد روپیہ

ایام جلسہ میں کوئی صاحب دفتر محاسب میں اپنے چندوں کے درمیان ایک نوٹ مبلغ یک صد روپیہ کا دو ٹکڑوں میں دے گئے ہیں۔ کلرک بسبب کثرت کام ہر دو ٹکڑوں کے نمبر ملانے [illegible] قاصر رہا۔ بعد میں معلوم ہوا۔ لہذا احباب اپنی اپنی جگہ غور کریں۔ جو جو صاحب اپنے چندوں کے درمیان سو روپے کے نوٹوں کے ٹکڑے دے گئے ہیں۔ وہ اپنے [illegible] کے باقی نوٹوں کو بغور دیکھیں۔ ایک ٹکڑے کا [illegible]

اخبار قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح ؑ اللہ تعالےٰ کے فضل وکرم سے بخیریت ہیں روزانہ درس قرآن شریف ہوتا ہے۔ اہلبیت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بخیریت ہیں۔ ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب اڑھائی ماہ کی رخصت پر قادیان آگئے ہیں حضرت میر ناصر نواب صاحب یہین تشریف فرما ہین اور دور الضعفاء بنانے کی کوشش مین ہین احباب سے کافی چندے کے منتظر ہین۔ مدرسہ تعلیم الاسلام و مدرسہ احمدیہ ۵ جنوری کو کھل گئے ہین طلبائے مدرسہ کی ٹیم ٹورنمینٹ پر گوجرانوالہ گئی ہے ہمارے مدرسہ کے ہیڈ ماسٹر مولوی صدر الدین صاحب کے والد ماجد فوت ہو گئے ہین۔ انا للہ وانا الیہ راجعون اللہ تعالےٰ مرحوم کی مغفرت کرے اور پس ماندگان کو صبر جمیل عطاء کرے آج ۹ جنوری کو یہان خوب بارش ہورہی ہے۔ منشی سکندر علی صاحب مدرس مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان کے ہان اللہ تعالےٰ نے فرزند نرینہ عطاء فرمایا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ؑ نے نام عطاء اللہ رکھا ہے۔ احباب سے درخواست ہے۔ کہ مولود مسعود کے لئے صلاحیت۔ تندرستی اور طوالت عمر کی دعا کرین ؛

ٹبالہ قادیان روڈ

ٹبالہ سے قادیان تک خام سڑک پر جو تکلیف سافرون کو اٹھانی پڑتی ہے اسکے متعلق بعض احباب کہا کرتے ہین کہ کلکتہ سے ٹبالہ تک سفر کی اتنی تکالیف نہین ہوتی جتنی ٹبالہ سے قادیان تک ہے اس کے متعلق کئی دفعہ اخبار مین لکھا جاچکا ہے۔ اور حکام کو اسطرف توجہ دیجاچکی ہے۔ مگر حال مین ضلع کے نیک دل اور بیدار مغز حکام بالخصوص میجر الیٹ صاحب کو اس طرف توجہ دلانے کے واسطے معزز ہمعصر الحکم نے ایک آرٹیکل لکھا ہے جس کی ہم بڑے زور سے تائید کرتے ہین اور انشاء اللہ اگلے اشیو مین اس تحریک کی پوری نقل کرکے اخبار حکام بالا دست کی خدمت مین ارسال کیا جاویگا ؛

الخطبہ ۱۱

مسمی چین۔ قوم نجار۔ عمر ۲۲ سال۔ شکل شباہت عمدہ صحیح وسالم۔ پہلی بیوی فوت ہوچکی ہے ساکن موضع گھنوکے۔ ڈاکخانہ ستراہ ضلع سیالکوٹ۔ کام سبب خراس بعمار۔ نکاح کا خواہاں ہے ؛

چیٹین ملاحظہ فرماوین

پتون کی چیٹین نئی چھاپی گئی ہین۔ سب صاحبان اپنی اپنی چیٹ کو بغور ملاحظہ فرماوین اور اگر کوئی غلطی ہو تو مطلع کریں ؛

اخبار عالم پر ایک نظر

جنگ طرابلس کی خبرین بدستور قیاس بند ہین اٹلی سواحل پر قابض ہو اور کچھ اندرونے تک بھی پہونچ چکی ہے لیکن طرابلس کا لینا جیسا آسان اس نے سمجھا تھا ویسا آسان ثابت نہین ہوا۔ آخری تار جو آیا ہے وہ یہ ہے کہ ترکی واٹلی نے شرائط کا فیصلہ کرلیا ہے اور جنگ قریب الاختتام ہے۔ اس خبر کی تفصیل ہنوز نہیں کھلی ؛

ایران مین مسلمانون کا سخت کشت وخون ہورہا ہے روسی فوجین بزبھری پڑی ہین جن کا نکلنا اب کارے دارد۔ جو قتل ہوتے ہین ان مین زیادہ تر مذہبی پیشوا ہین۔ آجکل مسلمانون مین نہ شیعون کو امن ہے نہ خارجیون کو اور نہ سُنیون کو سب پر ایک ہی چھرا چل رہا ہے۔ اللہ امان دیوے ؛

چینی جھگڑا۔ فساد کے بعد جمہوری سلطنت قائم ہوئی اور سن یات سین وہان کا پریسیڈنٹ مقرر ہوا ؛

آئرلینڈ کے ہوم رول پر انگلستان مین جنگ شروع ہوگئی تقریرون کی جنگ۔ انگلستان مین پارچہ بافی کے ملازمون کو مرض سٹرائک لاحق ہوگیا ہے۔ ہزارون بیکار پھرتے ہین یہ بھی من جملہ فرنگی امراض کے ایک ہے۔ امریکہ کی پریسیڈنٹی کے انتخاب کا وقت قریب آیا۔ روسولٹ پھر امیدوار بنا ہے کیون ایک لائق آدمی کو عمر بھر کے واسطے پریسیڈنٹ نہین بنادیتے کہ آئے دن کا جھگڑا ہی مٹ جاوے ؛ طلیطلہ مین مسلمانون اور اہل ہسپانیہ کے درمیان جنگ ہورہی ہے ہر جگہ مسلمان قتل کئے جارہے ہین اللہ ہی رحم کرے ؛ مسجد لنڈن کے واسطے بیگم صاحبہ بھوپال نے سات ہزار اشرفی عنایت کی۔ اللہ تعالےٰ جزائے خیر دے ؛ یہ روایت برگردن پرکاش ہے کہ دہرم پال نے ایڈیٹر لائل گزٹ سے مبلغ یک صد روپیہ دیدہ دن کی مٹی خراب کرنے کے اقرار پر لیا ہے ؛ ایک ایسا آلہ طیار کیا گیا ہے جو جہازون کو غرق ہونے سے بچائیگا۔ مگر جنھون نے غرق ہونا ہے وہ پھر بھی ہوتے ہی رہینگے ؛ بنگالی دماغ سڈیشن کیڑے سے ہنوز فارغ نہین ہوا۔ ایک بنگالی انہین دنون مین جب کہ حضور ملک معظم کلکتہ مین تشریف رکھتے تھے ایک مغویانہ پمفلٹ تقسیم کرتے ہوئے گرفتار کیا گیا ؛ ایک لڑکی جو نیان سے اغوا کی گئی تھی۔ کچھ عرصہ کے بعد آریہ سماج وچھووالی مین جب اس کا بیاہ کسی سے کیا جارہا تھا۔ پولیس نے پکڑلی مقدمہ چل رہا ہے ؛ ریلوے کے صاحب بہادر نے حکم دیا ہے۔ کہ اہل ہند کو نیٹو نہ لکھا جاوے۔ انڈین لکھا جاوے ؛ تعطیل جمعہ کے میموریل کو بادشاہ کے حضور پیش ہونے سے اس بناء پر روکا گیا تھا کہ یونیورسٹی کے چارٹر کے ملنے مین فرق نہ آوے مگر مسلمانون کی قسمت ہی کچھ ایسی ہے کہ تعطیل کا معاملہ پیش نہ ہوا اور چارٹر سردست مل نہ سکا ؛ اڈیسن نے ایک نئی ایجاد کی ہے کہ دھات کے کاغذ بنا کرین گے ؛ مسافر آگرہ لکھتا ہے اگر کوئی شخص ارتکاب جرم کرنے کے بعد سزا سے بچنا چاہے تو اس کے لئے منجملہ دیگر ذرائع کے ایک ذریعہ یہ بھی ہے۔ کہ وہ بپتسمہ لیکر مشن کے احاطہ مین داخل ہوجاوے پھر پادری صاحب معاملہ کو خود سنبھال لین گے۔ ہمین یہ فقرہ پڑھ کر خیال ہوا۔ کہ یہ سنبھالنا شاید کفارہ سے ہوگا۔ مگر جو مسافر نے مثال دی ہے وہ کفارہ سے بچنے کی نہین بلکہ کسی ناجائز ذریعہ کے اظہار سے ہے۔ تاہم صرف ایک مثال سے کوئی بات بپایۂ ثبوت نہین پہنچ سکتی۔ مسافر اگر اس معاملہ مین سچا ہے تو اُسے بہت سی مثالین پیش کرنی چاہئین ؛ دہلی پایہ تخت ہونے کے سبب ولایتی ڈاک براہ کراچی آیا کرے گی ؛ دہلی مین فوائد اہل ہند کو مدنظر رکھ کر ایک نیا اخبار نکالنے کی تجویز ہے ؛ جرمن مین ایک نئی توپ بنائی گئی ہے جو پہلی توپون سے بھی زبردست ہے۔ شامت ایشیاء اور افریقہ جو خالی ہاتھ بیٹھا ہے ؛ دہلی دربار کے موقعہ پر ۷۶۳ فوجداری قیدی رہا ہوئے ؛

اطلاع

اس اخبار کے ساتھ ضمیمہ درس قرآن شریف شائع نہیں ہوسکا ؛

رسید زر

مورخہ ۱۸۔ نومبر ۱۹۱۱ء

قاضی فضل الٰہی صاحب ۱۹ للعہ عبدالوہاب صاحب ۳۷۹ للعہ
محمد یعقوب محمد یحییٰ صاحب ۴ عہر منشی انوار حسین صاحب ۳۷ للعہ
سیاں عمر الدین صاحب ۸۳ للعہ
سکرٹری انجمن خادم الاسلام صاحب ۸۵ للعہ
محمد اشرف بیگ صاحب ۸ للعہ سید امیر علی شاہ صاحب ۱۴۱ للعہ
منشی عبدالرزاق صاحب ۱۶۷ للعہ منشی عبدالعزیز صاحب ۲۸۳ عہر

مورخہ ۱۹ نومبر ۱۹۱۱ء

منشی غلام رسول صاحب ۱۴۶ عہ بابو محمد عثمان صاحب ۱۴۳ ۲۳ للعہ

مورخہ ۲۰۔ نومبر ۱۹۱۱ء

ڈاکٹر حسن علی صاحب ۲۴۳۳ للعہ مولوی محمد امین صاحب ۲۸۳۶ عہر
چودھری محمد سرفراز خان صاحب ۱۷۹ صمر
خریدار نمبر ۴۰۴ للعہ مولوی محمد عبداللہ صاحب ۱۴۱۹ للعہ

کتب بکڈپو احمدیہ

رعایتی قیمت

یہ رعایت ۲۰ جنوری تک رہیگی

نام کتاب	اصلی قیمت	رعایتی	نام کتاب	اصلی قیمت	رعایتی
براہین احمدیہ ہر چہار حصہ مجلد	صہ	عہ۱۲	درثمین اردو مجلد	۴ر	۰۳ر
درثمین اردو بے جلد	۳ر	۰۲ر	درثمین فارسی مجلد	۶ر	۴ر
درثمین فارسی "	۵ر	۴ر	درثمین فارسی اردو مکمل مجلد	۹ر	۸ر
فتاوے احمدیہ - ہر سہ جلد مکمل - حضرۃ اقدس نے اپنی زندگی میں جن مسائل پر فتوے دئے تھے وہ تمام یکجا جمع کئے گئے ہیں عہ			مضمون بر غلامی - مصنفہ مولوی محمد علی صاحب ایم - اے	۸ر	۳ر
			مضمون بر عصمت انبیاء مولوی محمد علی صاحب	۱۰ر	۷ر

ہندوستان سے باہر رہنے والے دوستوں کے واسطے یہ رعایت ۱۵ فروری تک رہیگی

لیکن ان کیطرف سے پوری قیمت بمعہ محصولڈاک آرڈر کے ساتھ آنی چاہیئے ؛

مفصلہ ذیل کتب کی قیمت ۲۰ جنوری تک نصف کردی گئی ہے

نام کتاب	اصلی قیمت	رعایتی	نام کتاب	اصلی قیمت	رعایتی
اربعین اردو	۵ر	۰۲ر	اسماء الحسنے	۵ر	۰۲ر
مکتوبات احمدیہ	۱ر	۴ر	موعظۃ الحسنے	۲ر	۱ر
سلک مروارید حصہ اول	۴ر	۲ر	سلک مروارید حصہ دوم	۴ر	۲ر
تفسیر القرآن پارہ ۲۷	عہ	۸ر	تفسیر القرآن پارہ ۲۸	عہ	۸ر
پارہ " " ۲۹	عہ	۸ر	"	"	"
مجربات نور الدین حصہ اول	۱۰ر	۵ر	مجربات نور الدین حصہ دوم	۱۰ر	۵ر

مفصلہ ذیل کتب اصلی قیمت پر دی جائینگی

مباحثہ مونگھیر ۴ر - تصدیق کلام ربانی ۸ر - عبرت ۴ر - ثنائی ہرزہ درائی ۰۲ر

چودھویں صدی کا یہودی ۰۲ر - ثنائی فرار - ۰۳ر - واقعات بھاگلپور ۴ر

علمائے خلف - ۸ر - ثنائی چکر ۰ر - نور دل ۰ر - حق کا پرچار ۴ر

یرمیاہ نبی کی پیشنگوئی ۰ر - بائبل کا پرچار ۱ر - اسلام کا گر - نجات کی حقیقت ۱ر

نیر اسلام - مولفہ شیخ رحیم بخش صاحب - نو مسلم واعظ - ۰۵ر

محمد رسول اللہ - بجواب "رسالہ مسیح یا محمد" - مصنفہ ماسٹر عبد الرحمان صاحب نومسلم .. ۱ر

اسلام کی پہلی کتاب - ایسی مقبول ہوئی ہے کہ اب دوبارہ چھاپی گئی ہے ۰۴ر

قصیدہ مہدویہ - حضرت مسیح موعود کا عربی قصیدہ بمعہ ترجمہ پنجابی نظم از فاضل جلیل حضرت مولوی

امام الدین صاحب آف گولیکی ضلع گجرات پنجاب - .. .. ..ر

احمدی پاکٹ بک - مولفہ سید عبد الحی عرب - مولوی فاضل - ... ۴ر

عربی بول چال - " " " - اردو عربی - عربی بولی سیکھنے کے لئے عمدہ طرز ۲ر

چولہ گرو باوا نانک صاحب - باوا نانک علیہ الرحمۃ کے مسلمان ہونیکا ثبوت - ۱ر

لکچر مہر سنگھ - ماسٹر عبد الرحمن صاحب کا لکچر - باوا نانک علیہ الرحمۃ کے مسلمان ہونے پر - .. ..

حضرت اقدس کی پرانی تحریریں - اردو - ۱ر

نغمۂ اکمل - اردو نظم - از قاضی اکمل صاحب عاشقانہ نظم سلسلہ کی خدمت میں - ۰۲ر

ردّ افتراء - مصنفہ خواجہ صاحب - ایک عیسائی پادری کے جواب میں محصولڈاک آنے پر مفت

تحفۃ العرب - عربی - عرب عبد الحی کی تصنیف - ائمہ سلف کے عقائد مسیح کی وفات - قرآنی اور احادیثی دلائل - ۳ر

سنّت احمدیہ - نماز - روزے سے متعلق مسائل کا آیات و احادیث سے بیان - ۴ر

عقائد احمدیہ - اردو - احمدی اور غیر احمدی کے عقائد - آیات و احادیث سے احمدیت کے دلائل ۲ر

ثنائی چکر - اردو - مولوی ثناء اللہ امرتسری کی خدمت میں مرثیہ - ۲ر

احسن القصص - اردو - سورۂ یوسف کا ترجمہ معہ تفسیر مصنفہ اکمل صاحب - .. ۰۲ر

سفرنامۂ ناصر - اردو نظم - از حضرت میر ناصر نواب صاحب - ۳ر

شدھی کی اشدھی - اردو - میر قاسم علی صاحب - ردّ آریہ - ۶ر

گل بسنہ حمد - نظم حضرت میر صاحب - ۱ر

سری نہہ کلنک اوتار - اردو - حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کرشن اوتار ہونے کا ثبوت - ہندو کتابوں سے - ۸ر

فتح دین - پنجابی نظم - وفات مسیح کے ثبوت میں - ۳ر

کرشن لیلا - ایک ہندی نظم - لیکھرام کی ہلاکت اور کرشن اوتار کی صداقت پر - ۱ر

مور مکٹ - پنجابی نظم سلسلہ کی صداقت میں - ۱ر

الاستخلاف - آیات قرآنی - شیعہ کے تمام اعتراضوں کا جواب - ۴ر

القول الصحیح فی تصدیق المسیح - اردو نظم سلسلہ کی تائید میں ۱ر

نظم مستورات - پنجابی نظم - عورتوں اور بچوں کے لئے سلسلہ کی تائید میں مفید ہے ۰ر

شہادت آسمانی حصہ اول - ایک سخت مخالف کی کتاب فضل رحمانی کا جواب - .. ۰۵ر

" " " حصہ دوم - " " " " .. ۲ر

معیار الصادقین - راستبازوں کی پہچان کے اصول مسیح موعود کے دعاوی کا ثبوت - ۳ر

کامن احمدی - الٰہ داد خان صاحب والے پنجابی نظم سلسلہ کی تعلیم میں نہایت مفید ۰ر

کامن احمدی - مولوی غلام رسول صاحب والا " " " " ..

صحیفۂ آصفیہ - اردو - تحفہ نظام حیدرآباد دکن بالقابہ کے لئے تبلیغ - .. ۳ر

کتاب الصیام - روزوں کے متعلق تمام احکام اور انکی ... - .. ..ر

اسوۂ حسنہ - لکچر خواجہ کمال الدین صاحب - ۸ر

نور القرآن - حصہ اول - ردّ عیسائی و آریہ ۲ر

" حصہ دوم - " " " " .. ۴ر

دینیات کا پہلا رسالہ - ۱ر

رویائے صالحہ - مسیح موعودؑ کے لئے جو نشانات ضروری ہیں - ان کا ذکر - .. ۴ر

فہرست مبائعین

(نومبائعین جنہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح کے ہاتھ پر بیعت کی)

حاجی امام الدین صاحب ۔ دیہہ ۲۹ ڈاکخانہ راویتانی ملک سندھ
چودھری لال خان صاحب نمبردار حکیم پور ڈاکخانہ کھمن وال گجرات
پیر محمد یوسف شاہ صاحب معرفت یار محمد خان صاحب تحصیل کشتوار
منشی برکت علی صاحب کلرک پلٹن نمبر ۵ د۔ ٹوک رائفل
سلیمان صاحب بہرہ ۔ جناب فیجی صاحب بہادر کپتان
نورالدین صاحب ۔ جعفرآباد ۔ رئیہ سیالکوٹ
اہلیہ مبارک علی صاحب ۔ نائب مدرس اردو سکول چاندا ماکانت سوط
پسر ″ ″ ″
″ ″ ″ ″ ″
محی الدین صاحب ۔ کھرک جانان متصل کھینی تحصیل گوہانہ رہتک
اہلیہ محمد خان صاحب ۔ سگنیلر ۔ قصور
احمد الدین صاحب ملازم پولیس ۔ لدیانہ
دولت خان صاحب ۔ شرعہ ضلع ہوشیار پور
مشہود الحق صاحب ۔ سب انسپکٹر ۔ تھانہ شاہ کنڈ ضلع بھاگلپور
اہلیہ ″ ″ ″ ″
عاطفہ خوشدامن ″ ″ ″
برکت بی بی اہلیہ مستری نظام الدین صاحب جانگریاں ڈاکخانہ پھلورہ
منشی امام الدین صاحب سب اورسیر ۔ سمندری ضلع لائل پور
اللہ دتا صاحب ۔ منڈی دوکان شیخ امراء الدین صاحب
وودست محمد ۔ نائل پور ۔ واہلیہ دتا ″
لکھو صاحب ۔ زیرہ ۔ ضلع فیروز پور
نامدار صاحب ۔ گھٹالیاں ۔ پسرور ۔ سیالکوٹ
حاکم صاحب مع اہلیہ حاکم بی بی ″ ″
نظام الدین صاحب معرفت اکبر علی صاحب ۔ داتہ زید کا ستراہ سیالکوٹ
شاہ دین صاحب ″ ″ ″
بہاول صاحب ″ ″ ″
مسماۃ نعمت صاحبہ دختر احمد دین صاحب ۔ چک اسکندر گجرات
اہلیہ نعمت صاحب ″ ″ ″
جنت دختر حافظ محمد صاحب ″ ″ ″
عبداللہ و کرم دین صاحب مع اہلیہ ″ ″
احمد دین صاحب و الٰہی بخش صاحب جوہان موضع کلاں گجرات
کاکا صاحب دختر و اہلیہ معرفت رحیم بخش صاحب عرائض نویس
رعیہ سیالکوٹ
بادشاہ گل صاحب خوجہ تحتانی ۔ ایم بی ہائی سکول پشاور
برخوردار صاحب معرفت امام الدین صاحب کشمیری مونگ گجرات

مولا بخش صاحب ۔ گھٹالیان ۔ پسرور ۔ سیالکوٹ
محمد علی صاحب ″ ″ ″
چودھری فتح دین صاحب لادیان ڈاکخانہ تھلتیہ ڈاکخانہ پہلو سیالکوٹ
چودھری رکن الدین صاحب ″ ″ ″
چودھری الٰہی بخش صاحب ″ ″ ″
چودھری فوج دین صاحب ″ ″ ″
الٰہی بخش صاحب معہ عیال ″ ″
نور بخش صاحب ″ ″ ″
محمد بخش صاحب ۔ شخیوہ ۔ گوجرات
سردار خان صاحب ۔ باگووال ۔ تحصیل ضلع سیالکوٹ
مہرداد صاحب ″ ″ ″
چودھری نواب صاحب ″ ″ ″
چودھری کریم بخش صاحب لادیاں گوجراں ڈاکخانہ تہلتیہ جالندھر
دین محمد صاحب ″ ″ ″
نور محمد صاحب ″ ″ ″
نبی بخش صاحب ۔ سدیار صابو ۔ تحصیل پسرور (سیالکوٹ)
غلام رسول صاحب ″ ″ ″
فضل صاحب ″ ″ ″
جلال الدین صاحب ″ ″ ″
غلام حیدر صاحب ″ ″ ″
حسین صاحب ۔ گھٹالیان ۔ پسرور سیالکوٹ
مہند صاحب ″ ″
فضل الدین چوکیدار ۔ گگولہ ۔ ضلع سیالکوٹ۔

الخطبۃ

(۱) ہمارے ایک احمدی بھائی عمر ۴۰ سال ملازم سرکار نشاہرہ مبلغ ایک سو پچیس روپیہ ماہوار کی پہلی بیوی فوت ہو گئی ہے اور دوسرے نکاح کے خواہشمند ہیں ۔ مزید حالات اڈیٹر بدر سے معلوم ہو سکتے ہیں +

(۴) ایک احمدی دوست نوجوان عمر ۲۱ سال زمیندار وڑائچ ساکن راجیکی ضلع گجرات جو نہایت ہی صالح ۔ حلیم اور شریف آدمی ہیں اور ان کی علاوہ زمینداری آمد کے ۱۵ روپے ماہوار تنخواہ ہے کسی زمیندار کے ہاں نکاح کرنا چاہتے ہیں ۔ جو صاحب پسند فرماویں ۔ دفتر بدر میں اطلاع دیں +

(۵) ہمارے ایک معزز شریف آسودہ حال نوجوان دوست شرعی ضروریات کے سبب دوسرا نکاح کرنا چاہتے ہیں ۔ خط و کتابت معرفت اڈیٹر بدر ہو +

(۶) ایک احمدی نوجوان کنوارا غریب الطبع ۔ قوم کا ارائیں ضلع گجرات کا باشندہ ہے ۔ عمر بیس سال ۔ تنخواہ اٹھارہ روپے ماہوار اور بمد ایک روپیہ سالانہ ترقی مستقل سرکاری ملازم ۔ نکاح کا خواہاں ہے ۔ اہل حاجت سید غلام حسین صاحب ڈیٹرزی اسسٹنٹ جہلم سے خط و کتابت کریں +

(۷) ہمارا ایک بھائی جو نیک منکسر المزاج احمدی دیندار ہے عمر ۱۸ سال ۔ خواندہ ۔ اصل وطن چکوال ضلع جہلم ۔ اس کے لئے ایک رشتہ کی ضرورت ہے ۔ مفصلہ ذیل پتہ پر خط و کتابت ہو۔
محمد امین ۔ نضلکریم ۔ کالج سٹریٹ کلکتہ۔

(۸) ایک سکے زئی شریف لڑکی عمر ۱۶۔ سال کے واسطے جو قادیان کے قریب ہے ایک شریف نوجوان خواندہ احمدی کی ضرورت ہے ۔ خط و کتابت معرفت اڈیٹر بدر ہو۔ خط کے ساتھ مہر کے ٹکٹ آنے چاہئیں +

(۱۰) ہمارے ایک معزز احمدی دوست جو بنگال میں معزز عہدہ پر ممتاز ہیں ۔ اپنی ہمشیرہ عمر سولہ سال ۔ نوشت و خواند سے ماہر و بصفات حسنہ موصوف کے واسطے ایک ایسا رشتہ چاہتے ہیں ۔ جو کم از کم انڈر گریجوایٹ ہو اور پچاس روپے ماہوار سے زائد آمد رکھتا ہو ۔ درخواستیں معرفت اڈیٹر بدر ہمراہ مہر کے ٹکٹ آنی چاہئیں +

(بدر پریس قادیان)

مرزا صاحب نے پیشگوئی کی تھی کہ بنگالیوں کی دلجوئی ہوگی
ان کو شاید یہ الہام اس لئے ہوا تھا کہ لبرل گورنمنٹ طاقت
میں آگئی تھی۔ لیکن انہیں کیا خیال تھا کہ ان کے سر پر کیسی
جلدی آفت نازل ہوگی۔ اور انہیں دنیا کے سامنے رو
سیاہ ہونا پڑے گا۔ گورنمنٹ نے تقسیم بنگال کے متعلق
اتنی دلجوئی ضرور کی ہے کہ ان کی پولٹیکل امیدوں کا ہی
بالکل خاتمہ کر دیا ہے +

۲۸۔ فروری کو سر ولیم ویڈربرن نے پارلیمنٹ کے
چند ممبروں کو کھانے پر بلایا۔ جہاں فیصلہ ہوا کہ انڈین
پارلیمنٹری کمیٹی جلد بنائی جائے۔ اور جہاں تک ممکن ہو
نیشنل کانگریس کے کام کی طریق کی پیروی کی جائے۔ دیکھئے
اس کمیٹی کی کوششوں کا نتیجہ کیا نکلتا ہے" +

اپنے ان الفاظ کو پڑھکر آپ پر یہ تو ثابت ہو گیا ہوگا
کہ اس زمانہ میں ایسی پیشگوئی کا کرنا کسی انسانی فکر و غور کا
نتیجہ نہیں ہو سکتا۔ سوائے عالم الغیب قادر مطلق کے
کوئی دوسرا ایسا بول اس وقت بول نہ سکتا تھا۔ اب آپکے
ہی اختیار میں ہے کہ آپ اس پیشگوئی کی صداقت کو قبول
کرکے اسلام کے پاک دین میں داخل ہوں۔ اور آپکے
واسطے خوشی اور ہنسی کا موجب اپنی نیکیاں ہوں۔ یا آپ
اس کی تکذیب کر کے اپنے لئے رونے اور دانت پیسنے
کا سامان بنائیں ✕

بنگالیوں کی دلجوئی

اس زبردست پیشگوئی کے پورا ہونے
پر جناب خواجہ صاحب نے رسالہ جس کا ذکر
پچھلے اخبار میں کیا گیا تھا چھپ کر شائع ہو گیا ہے۔ اس میں
علاوہ پیشگوئی بنگال کے دو پیشگوئیاں (؟) درج ہیں۔ جو حضرت مسیح
موعود نے جاپان۔ ایران۔ ٹرکی۔ جنگ طرابلس وغیرہ کے متعلق
موجودہ انقلابات زمانہ سے بہت پہلے فرمائیں اور اپنے اپنے
وقت پر پوری ہوئیں۔ اس رسالہ میں سے کچھ اقتباس درج
ذیل ہے۔

"اس مادہ پرستی کے زمانہ میں جب تقریباً کل کی کل دنیا
اسباب دنیا کی تلاش میں منہمک ہو کر خدا کی یاد دلوں سے عملاً بھلا
ہی ہے۔ عجیب نہ تھا کہ خداوند عالم اصلاح عالم کی خاطر اپنی سنت
قدیمہ کے مطابق از سر نو دنیا کو اپنی ہستی کا ثبوت دیکر اپنی یاد دنیا میں
پیدا کرے۔ ...... مدبران سلطنت کو تقسیم بنگال کے
متعلق جب کبھی ان عالی مرتبت عمال سلطنت نے رائے ظاہر کرنے
کا موقعہ ملا تو انھوں نے اس حکم تقسیم کو پتھر پر لکیر ہی تبلایا

عین ایسے وقت جب اس حکم نے قطعیت کا رنگ اختیار کر لیا
اور اہل بنگال کو اس کی ترمیم سے ہمیشہ کے لئے مایوس کر کے
انھوں نے [illegible] خدائے علیم و قدیر کی متعدد آواز
ذیل کے پر شوکت الفاظ میں خدا کے ایک خاص الناس بندہ پر
نازل ہوئی "پہلے بنگالہ کی نسبت جو کچھ حکم جاری کیا
گیا تھا اب ان کی دلجوئی ہوگی" اور کیا شان ربی ہے
آج تقریباً چھ برس کے بعد یہ الفاظ لفظاً لفظاً اور معناً معناً
پورے ہوگئے ...... اور یہ دلجوئی تمام بالادست
کی نگاہ میں کچھ ایسی اہم بھی باقی ہے کہ ایک سرکاری دستاویز
مختلف پیراؤں میں اس دلجوئی کا بار بار ذکر کیا جاتا ہے ...
...... کیا ان الفاظ میں [illegible] اقتدار اور شوکت
[illegible]
آئے ہوئے [illegible] کہ ان الفاظ
کو اوراہی [illegible] پادشاہ [illegible]
...... کیا یہ پیشگوئی کسی نجوم [illegible]
ہے کہ [illegible] کی ایک مصلحت [illegible] پیشگوئی
کے پورا ہونے پر اس ملہم ربانی [illegible]
ثابت کر دیا [illegible]
بالکل صاف تھا ...... [illegible]
حضرت اقدس مرزا صاحب [illegible] پیشگوئیوں
کا بھی حال ہوا ہے ...... [illegible]
پولٹیکل پیشگوئیاں [illegible] پیشگوئیوں [illegible]
ہی اور ہے۔ کیا آج سے چند سال پہلے [illegible]
میں کوئی ایسی قوم [illegible]
صحیح معنوں میں ہو سکے ...... [illegible]

اسلامی تلوار کے جوہر!!!

جس نے تمام دنیا کو عاجز۔ حیران اور مبہوت کر کے کروڑہا
بندگان خدا کو ظالم حکمرانوں کے پنجہ سے نجات دی اور
اس طرح اپنے آپکو رحمت الٰہی کا نشان اور اسلام کا ایک زبردست
اور زندہ معجزہ ثابت کیا ہے۔ مطالعہ کرنے کا شوق
ہو اور کس مسلمان کو نہ ہوگا۔ تو تاریخ اسلام کے
۷ رسالے منگا لو۔ جن میں جنگ بدر سے لیکر جنگ یرموک
تک واقعات درج ہیں۔ حجم ۲۸۸ صفحے۔ قیمت عہ ر

ملنے کا پتہ

منشی غلام قادر فصیح۔ ایڈیٹر تاریخ اسلام سیالکوٹ شہر

پس دوستو! سوچو اور غور کرو۔ خواہ تمہارا کوئی بھی مذہب ہو۔ آخر
دیانت امانت اور انصاف تم سب کا مشترک مذہب ہے۔ میں تمھیں
اسی دیانت امانت اور انصاف کو اپیل کرتا ہوں فیصلہ کرنے کو تو
یہ چند پیشگوئیاں ہی کافی ہیں لیکن اگر تم چاہو۔ تو میں تم کو ہزار
ہزار پیشگوئیاں سنا سکتا ہوں جو اس مرسل یزدانی کے منہ سے
نکلیں اور وقت پر پوری ہوئیں۔

✕ بالآخر ہم اپنے دوست پادری ٹامس ہاول بشپ ماسٹر لاہور کی
خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ وہ اس رسالہ کو پڑھے۔ وہ اپنے
رسالہ رافع الافتراء میں حضرت مرزا صاحب کی نبوتوں کا
ثبوت مانگتا ہے۔ وہ ان نبوتوں پر غور کرے۔ جو جاپان۔ ایران
ٹرکی۔ جنگ اٹلی و ٹرکی اور بالآخر بنگال کے متعلق اس کے خداوند
کے مثیل اور ہمسر نے کیں اور پھر ان نبوتوں پر بھی غور کرے۔ جو
دنیا کے زبردست مخبر صادق نے فرمائیں اور ہم اس کو چیلنج کرتے
ہیں کہ وہ یسوع کی نبوتوں میں سے ایک ہی نبوت ہمیں بتلائے
[illegible] کا رنگ نہ ہو۔ اور جس میں ایسی صفائی۔ ایسی تمیز
ہو جیسے کہ ان پیشگوئیوں میں ہے جو ہم نے مسیح موعود کی آمد کے
متعلق [illegible] رکھنے۔ فان لم تفعلوا ولن تفعلوا۔ الآیۃ
ما علینا الا البلاغ المبین۔ +

نوائے محمود

حضرت صاحبزادہ [illegible] کی نظم جو جلسہ پر پڑھی گئی
تھی اس میں سے چند اشعار ہدیہ ناظرین کئے
جاتے ہیں۔ پوری نظم دفتر بدر [illegible] سے بقیمت [illegible]
[illegible]

کیا سبب میں ہو گیا ہوں اس طرح زار و نزار
کس مصیبت نے بنایا ہے مجھے نقش جدار
کیوں پھٹا جاتا ہے سینہ مثل عاشق کی مثال
روز و شب صبح و مسا رہتا ہوں میں کیوں دلفگار
کیوں تسلی اس دل بے تاب کو ہوتی نہیں
کیا سبب اس کا کہ رہتا ہے یہ ہر دم بیقرار
صحبت عیش و طرب اس کو نہیں ہوتی نصیب
درد و غم۔ رنج و الم یاس و قلق سے ہے دو چار
کیا قصور ایسا ہوا جس سے ہوا معتوب میں
کیا کیا جس پر ہوئے چاروں طرف سے مجھ پہ وار
اک رخ تابان کی الفت میں پھنسا بیٹھا ہوں دل
اپنے دل سے اور جاں سے اس میں رکھتا ہوں پیار
وہ میری آنکھوں کی ٹھنڈک میرے دل کا نور ہے
ہے فدا اس شعلہ رو پر میری جاں پروانہ وار
اس کا اک اک لفظ میرے واسطے ہے جاں فزا

ایڈیٹوریل

جلسہ

سالانہ جلسہ اللہ تعالےٰ کے فضل وکرم سے نہایت کامیابی کے ساتھ ختم ہُوا۔ اسی کی رپورٹ سے زیادہ تر یہ اخبار پُر ہُوا ہے۔ اگر احباب جلسہ کے متعلق اپنے اپنے تجارب اور مفید تجاویز سے مطلع فرماویں تو وقتاً فوقتاً درج اخبار ہو کر سال آیندہ کے جلسہ کو اور بھی بارونق اور کامیاب کرنے کا موجب ہو سکیں گی ✤

مسیح ہند میں

بھارت ایک نیا اخبار ہے جو کہ جالندھر شہر سے نکلتا ہے اس کے ایڈیٹر محنت سے دلچسپ مضامین درج کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ نمبر ۲ میں اُنہوں نے ایک مضمون میں یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ حضرت مسیح ہندوستان میں آئے تھے اور انہوں نے کرشن کی تعلیم سے فائدہ اُٹھایا۔ اس پر انہوں نے یورپین محققین کی سندات بھی پیش کی ہیں۔ یہ کچھ تعجب کی بات نہیں کہ ایسا ہُوا ہو۔ کرشن بھی خدا تعالےٰ کے ایک نبی تھے۔ اور انبیاء دیگر انبیاء کے کلام سے فائدہ اُٹھاتے ہیں۔ حال میں امریکہ میں ایک نئی انجیل بنام ایکوئرین گاسپل شائع ہوئی ہے۔ اس میں بھی لکھا ہے کہ مسیح ہندوستان اور دیگر ممالک میں ایک عرصہ پھرتے رہے۔ باوا نانک صاحب کی طرح حضرت مسیح علیہ السلام بھی ایک بڑے سیاح تھے ✤

حق کی مخالفت نہ کرو

ہم نے اس خبر کو نہایت افسوس کے ساتھ سُنا ہے کہ بعض معزز بہنوں نے سکینۃ النساء کو تعدد ازدواج پر مضمون لکھنے کے سبب سے نشانہ ملامت بنایا ہے شریعت نے جس امر کو جائز رکھا ہے اس کی مخالفت کرنا کیسا ہے۔ معزز بہنیں خود ہی سوچ لیں۔ سکینۃ النساء نے جو کچھ لکھا ہے وہ حق ہے اور کلام الٰہی پر مبنی ہے اور اس مضمون کے واسطے وہ قابلِ شکریہ ہیں ✤

اس ضمن میں اس امر کا ذکر بھی فائدہ سے خالی نہ ہوگا۔ کہ اُس مضمون میں کاتب نے ایک جگہ برائے مونث کے مذکر کا صیغہ غلطی سے استعمال کیا ہے۔ مسودہ میں صاف مونث کا صیغہ ہے مگر لکھتے وقت شائد کاتب نے حالتِ محویت میں اپنے ہی مناسب حال صیغہ لکھ دیا۔ اور پروف ریڈر کی نظر سے بھی یہ غلطی چوک گئی جس کا افسوس ہے ✤

احمدیہ کلب

اس بات کا معلوم کرنا مسرت افزا ہے کہ لاہور کے احمدی برادران نے ایک دعوت کا جلسہ کیا۔ جس پر سب نے خفیف رقم حصہ رسدی کے مطابق اداء کی۔ مل کر کھانا کھایا۔ اور بعد میں معزز دوستوں نے تقریریں کیں۔ ہمارے خیال میں یہ تجویز بہت مبارک ہے اور ایسے جلسے ہمیشہ ہوتے رہنے چاہئیں۔ بلکہ اگر مستقل طور پر ایک کلب کی صورت میں ایک انسٹیٹیوشن قائم کیا جائے جس میں مسافر دوست بھی ٹھیر سکا کریں تو لاہور جیسے صدر مقام کے واسطے یہ تجویز ضرور مفید اور ہونہار ثابت ہوگی ✤

آپ کے اختیار میں ہے

اخبار پرکاش اس اشتہار کا ذکر کرتے ہوئے جو کہ احباب لاہور نے زیر تقسیم بنگالہ کے متعلق حضرت اقدس مرزا صاحب کی پیشگوئی کے پورا ہونے پر شائع کیا ہے رقمطراز ہے کہ احمدیوں کے دماغ پر کوئی روئے یا ہنسے۔ ہم کہتے ہیں۔ مہاشہ صاحب۔ رونا یا ہنسنا ہر دو آپ کے اختیار میں ہیں۔ آپ چاہیں روئیں اور چاہیں ہنسیں۔ کسی سے پوچھنے کی ضرورت نہیں۔ حضرت مرزا صاحب مرحوم مغفور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدا سے خبر پاکر آریاؤں کے متعلق متعدد پیشگوئیاں کیں۔ تاکہ انہیں خدا تعالےٰ کی قادر مطلق اور علام الغیوب ہستی کا پتہ لگے۔ لیکھرام کا واقعہ آپ کو نہ بھولا ہے۔ نہ بھولے گا۔ اور نہ بھولنا چاہئے جب تک آپ آریہ رہیں۔ تب تک اُس کو بھولنا مناسب نہیں کیونکہ لیکھرام نے بالمقابل پیشگوئی کرنے کے بعد ثابت کر دیا ہے کہ فی زمانہ ویدوں پر ایمان ایک بے اثر اور بے کار چیز ہے۔ اور قرآن کا تابعدار ہمیشہ فتح پانے والا ہے۔ اور اگر خدا آپ کو اسلام قبول کرنے کی توفیق دے تب بھی اُسے بھولنا جائز نہیں کیونکہ وہی ایک نشان آپ کے لئے قبولیت اسلام کا ایک ذریعہ ہو سکتا ہے۔ اُس کے علاوہ آریوں کے متعلق پچاس سالہ پیشگوئی اپنی صداقت کے مرکز کو کس سرعت کے ساتھ دوڑ رہی ہے خود آپ کے کالم گواہ ہیں۔ ہاں بنگالہ کے متعلق بھی آپ کے ہی کالم شاہد ہیں۔ اگر یاد نہ ہو۔ تو ہم یاد دلاتے ہیں۔ آپ نے اس پیشگوئی کے وقت فروری ۱۹۰۶ء کے پرکاش میں اور پھر ۲ مارچ ۱۹۰۶ء کے پرکاش میں کیا لکھا تھا ✤

"تقسیم بنگال منسوخ ہو جائے گی"

ناظرین اس نوٹ کی سُرخی کو دیکھ کر حیران ہونگے اور پوچھینگے کہ کیا مسٹر جان مارلے وزیر ہند نے کوئی تار بھیجا ہے کہ یہ تقسیم منسوخ کر دیجائیگی ہم ان کے جواب میں صرف اتنا کہہ سکتے ہیں۔ کہ گورنمنٹ نے اپنے عمل سے کوئی ایسی امید نہیں دلائی۔ بلکہ مرزا غلام احمدؐ قادیانی کو الہام ہُوا ہے کہ تقسیم بنگال کے متعلق لوگوں کی دلجوئی کی جائے گی۔ سوال پیدا ہوگا کہ جب بنگالی گورنمنٹ کی خدمت میں پروٹسٹ بھیج چکے۔ کوئی نہ سُنی گئی۔ جلسے کر چکے۔ تقریریں کر چکے۔ کوئی شنوائی نہ ہوئی۔ بطور دھمکی کے وہ انگریزی اشیاء کا استعمال بھی قطعاً ناجائز قرار دے چکے پھر بھی کچھ نہ بنا تو مرزا صاحب کے اس ڈھونگ سے کچھ بنجائے گا۔ ہم جانتے ہیں کہ مرزا صاحب کا الہام اس بارے میں کچھ نہیں کر سکتا۔ اور یہ الہام نازل بھی صرف اس واسطے ہُوا ہے۔ کہ بنگالیوں میں بھی مرزا صاحب کا چرچا ہو جائے۔ مرزا صاحب کا اگر یہ منورتھ سدھ ہو جائے تو تعجب نہیں کیونکہ ممکن ہے کہ کئی خوش اعتقاد بنگالی اس الہام کو درست مانکر خوش ہو جائیں لیکن اس سے زیادہ یہ کوئی وقعت نہیں رکھتا" ✤

"ہندوستان کی پولٹیکل امیدوں کا خاتمہ ہو گیا پچھلے منگل وار کو مسٹر ہربرٹ رابرٹس نے تقسیم بنگال کے سوال پر ترمیم پیش کی۔ مسٹر مارلے وزیر ہند نے سوال کو ازسرِ نو چھیڑنے سے انکار کر دیا۔ وجہ جو دی ہے اس کو پڑھ کر تو ایک بچہ بھی ہنس دے گا۔ آپ فرماتے ہیں کہ گو تقسیم بنگال کی تجویز لوگوں کی خلاف مرضی پاس کیگئی ہے۔ لیکن چونکہ اب جوش کم ہو جانے لگا ہے اس لئے اس سوال کو میں چھیڑنے کی اجازت نہیں دیتا۔ ملک کو اب آرام اور چین کی ضرورت ہے حیرت ہے کہ جب جوش کی وجہ دُور نہ ہوئی تو جوش کیسے ٹھنڈا پڑ جائے گا۔" "مسٹر مارلے کے جواب کے ساتھ ایک اور معاملہ کا تعلق ہے اور وہ مرزا غلام احمدؐ قادیانی کی پیشگوئی بابت بنگال ہے۔ اس جواب نے مرزا صاحب کی پیشگوئی کو قطعی طور پر غلط ثابت کر دیا ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مختصر حالات جلسہ سالانہ

کامیاب جلسہ

اللہ تعالےٰ کا فضل و احسان ہے کہ جلسہ سالانہ مطابق پروگرام ۲۶ دسمبر ۱۹۱۱ء دوپہر کو شروع ہو کر ۲۹ دسمبر ۱۹۱۱ء کو بعد نماز جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح کی دعاے رخصتانہ کے ساتھ بخیر و خوبی اختتام پر پہنچا۔ ہر چہار روز مطلع صاف رہا۔ اور سب جلسے مسجد اقصےٰ میں ہوئے۔ مسجد کے کمرے اور صحن جلسوں کے واسطے بہت ہی موزون ثابت ہوئے مگر نماز کے وقت باوجود اس وسعت کے صحن کافی نہ ہوا حالانکہ بعض صفوف ایسی ایک دوسری کے قریب تھیں کہ ایک دوسرے کی پشت پر نمازیوں کو سجدہ ادا کرنا پڑا۔ اس واسطے قریب کے مکانات کے کوٹھوں پر چڑھ کر احباب نے نمازیں ادا کیں۔ یہ جلسہ بہت ہی کامیابی کا جلسہ تھا۔ کیا بلحاظ اُن نیک تاثیرات کے جو مفید اور موثر تقریروں اور وعظوں کے ذریعہ سے سامعین پر ہوئیں اور کیا بلحاظ وصولی چندہ کے اور کیا بلحاظ اُس انتظام کے جو احباب کے استقبال۔ مکان اور خوراک کے متعلق کیا گیا تھا +

آمدِ احباب

احباب کی آمد جلسہ سے بہت پہلے شروع ہو گئی تھی۔ مگر زیادہ تر آمد ۲۵ اور ۲۶ کی شام کو ہوئی۔ سرحد کی طرف سے بھی لوگ آئے۔ پشاور۔ ڈیرہ غازی خاں اور ڈیرہ اسمٰعیل خان کے علاوہ علاقہ افغانستان سے۔ شمال سے کشمیر سے حاجی عمر ڈار صاحب بمعہ رفقاء۔ حیدر آباد دکن سے جناب غلام اکبر خان صاحب وکیل۔ بمبئی سے برادر علی محمد صاحب۔ کلکتہ سے شیخ محکم الدین صاحب تاجر اور ایسا ہی دیگر دُور دُور کے مختلف مقامات سے کثیر التعداد احباب تشریف لائے۔ شاہ جہان پور۔ شاہ آباد۔ علیگڈھ۔ دہلی۔ سہارنپور منصوری۔ شملہ۔ لدھیانہ۔ ہوشیارپور۔ جالندھر۔ پٹیالہ نابھہ۔ فیروزپور۔ ملتان بہاولپور۔ راولپنڈی۔ جہلم۔ دوالمیال۔ گجرات۔ پنڈ دادنخان۔ بھیرہ۔ شاہ پور۔ گوجرانوالہ۔ سیالکوٹ۔ وزیرآباد۔ جموں۔ غرض ہر طرف سے احباب بکثرت آئے۔ صرف باہر سے آنے والے دوست جن کا انتظام رہائش وغیرہ صدر انجمن نے کیا۔ دو ہزار کے قریب تھے۔ اور وہ صاحبان ان کے علاوہ تھے جنہوں نے قادیان میں اپنی رہائش وغیرہ کا انتظام علیحدہ کیا۔ یا کسی دوست عزیز کے ہاں قیام ان کا تھا۔ کپورتھلہ سے بہت تھوڑے دوست آئے۔ حاجی پورے حسب معمول کوئی نہ آیا۔ بوقت جلسہ سامعین کی تعداد عموماً تین ہزار کے قریب ہوتی تھی +

افتتاح جلسہ فتح محمد

۲۶ کی دوپہر کو قرآن شریف کی تلاوت کے ساتھ افتتاح جلسہ ہُوا۔ کیونکہ سب سے پہلی تقریر جو ہمارے عزیز نوجوان دوست چوہدری فتح محمد صاحب۔ بی۔ اے متعلم ایم۔ اے کلاس علیگڈھ کالج کی قرآن شریف کی خوبیوں پر تھی اور ایک اعلےٰ درجہ کی عالمانہ تقریر تھی۔ اُس کو چوہدری صاحب موصوف نے قرآن شریف کے ساتھ شروع کیا۔ مگر افسوس ہے کہ جس وسعت کا مضمون تھا اُس قدر وقت میں وسعت نہ تھی۔ چوہدری صاحب نے قرآن شریف کے بے نظیر ہونے۔ عربی زبان کے بے مثل ہونے۔ اُس کے پرحکمت ہونے اس قانون کے مکمل ہونے اور دیگر اوصاف قرآن شریف پر مختصر ریمارکس کئے۔ کیا لطیف بات چوہدری صاحب موصوف نے فرمائی۔ کہ قرآن شریف کی خوبیاں ایسی نہیں کہ وہ صرف بحیثیت مجموعی قرآن کا معجزہ ہوں۔ بلکہ ہر ایک خوبی بجائے خود ایک مستقل نشان اس کی صداقت کا ہے۔ چوہدری صاحب نے قرآن شریف کی پُرمعرفت فصاحت و بلاغت کا ذکر کرتے ہوئے اپنے نوٹوں میں ایک عجیب انگریزی فقرہ لکھا ہے۔ جسے میں انگریزی میں ہی لکھ دینا پسند کرتا ہوں +

The Reading of the Book of God was a charmed circle which the Arabs avoided

اس کا مطلب یہ ہے کہ اہلِ عرب قرآن شریف کے پرزور کلام کی تاثیر کے ایسے قائل تھے اور اُن پر اس کا ایسا رعب پڑا ہُوا تھا۔ کہ جہاں کہیں وہ پڑھا جاتا ہو۔ جہاں تک اُس کی آواز جا سکتی ہو۔ اُسے ایک جادو گر کا حلقہ تسخیر یقین کر کے اُس سے بھاگتے تھے +

الحمد للّٰہ

بعد نماز عصر حضرت میر صاحب ناصر نواب نے الحمد پر ایک مضمون پڑھا جسکے لکھنے میں ان پر خاص نصرت الٰہی کا اظہار ہو رہا تھا۔ اللہ تعالےٰ نے جو نعمتیں انسان کو دی ہیں۔ اور پھر وہ نعمتیں جو اہلِ اسلام کو عطا ہوئی ہیں۔ اور بالخصوص جماعت احمدیہ جن سے متمتع ہو رہی ہے ان کا ذکر نہایت عمدگی سے کیا اور ہر ایک نعمت کے ذکر کے بعد الحمد کے لفظ کو دُہرانا ایک خاص لطف پیدا کرنے والا ہُوا۔ الحمد کے مضمون کے ملحق حضرت موصوف نے اپنی جماعت کو نہایت ضروری نصائح سے متمتع کیا جو ممکن ہے کہ الحقّ مُرٌّ کا درجہ رکھتی ہوں۔ مگر نانا جان کے مُنہ سے وہ ہر طرح زیبا اور پُر اثر تھیں۔ بعد اس مضمون کے جناب میر صاحب نے اپنی ایک نظم سنائی +

حضرت مولوی سید محمد احسن صاحب

ہمارے مکرم معظم مخدوم فخر علماء حضرت مولوی سید محمد احسن صاحب بسبب علالتِ طبع جلسہ پر تشریف نہیں لا سکے مگر جناب نے اپنے ایک خطبہ کا مضمون مختصر الفاظ میں لکھوا کر بھیجا تھا۔ کہ پڑھ دیا جائے۔ چونکہ حضرت موصوف نے وہ مضمون میرے نام بھیجا تھا۔ اس واسطے ناظمین جلسہ نے یہ فخر بھی اسی عاجز کو عطا فرمایا کہ میں وہ مضمون احباب کو پڑھ کر سناؤں۔ حضرت مولوی محمد علی صاحب نے اس مضمون کو انٹروڈیوس کرنے کے وقت۔ حضرت سید صاحب موصوف کے واسطے احباب کو تحریک دعا کی۔ اس کے بعد عاجز راقم نے مضمون پڑھا جس سے احباب بہت ہی محظوظ ہوئے +

حضرت مولوی صاحب نے آیۃ کریمہ الیوم اکملت الخ سے استدلال کر کے حضرت مسیح موعود کے دعوےٰ کی صداقت کو نہایت خوبی سے ثابت کر دیا ہے اور احباب کو توجہ دلائی ہے کہ نہایت زور کے ساتھ سلسلہ کی صداقت کے اظہار میں کوشاں رہیں۔ سید صاحب موصوف انگریزی نہیں جانتے مگر ان کے مضمون کے درمیان ایک انگریزی فقرہ احباب کے خاص انبساط کا موجب ہُوا۔ اور وہ یہ ہے۔

Try, try try again.

درس قرآن شریف

بعد از نماز عصر حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ نے روزانہ درس قرآن شریف دیا۔ آپ نے وہی رکوع پڑھا جو روزانہ دس کی ترتیب میں آتا تھا۔ مگر کثرت احباب

ایک کُن کہنے سے پیدا کر دئے اس نے تمام
یہ چمن یہ باغ یہ بستاں یہ گل یہ پھول سب
ذرہ ذرہ مین نظر آتی ہیں اس کی طاقتین
حسین کہ حسن بخشا ہے اسی دلدار نے
ہر نگاہِ فتنہ گر نے اس سے پائی ہے جلا
نور اُس کا جلوہ گر ہے ہر در و دیوار میں
اس کی اُلفت نے بنایا ہے مکاں ہر نفس میں
بلبلین بھی سر پٹکتی ہیں اسی کی یاد میں
سرو بھی سرد قد رہتے اسی کے سامنے
سب حسینان جہان اسکے مقابل ہیچ ہیں
اب تو سمجھے کس کے پیچھے ہے مجھے یہ اضطرار
کس کی فرقت مین ہُوا ہوں میں سراپا سوگوار
کس کے لعلِ لب نے چھینا سب شکیب و اصطبار
کس کے نازون نے بنایا ہے مجھے اپنا شکار
ہائے پر اس کے مقابل مین نہیں ہیں کوئی چیز
اسکی شان کو عقل انسانی سمجھ سکتی نہیں
وہ اگر خالق ہے ہیں نا چیز سی مخلوق ہوں
پاک ہے ہر قسم کی کمزوریون سے اس کی ذات
کہتے ہین پیاروں کا جو کچھ ہو وہ آتا ہے پسند
یہ زمین یہ آسماں یہ دورہٴ لیل و نہار
کرتے ہین اس ماہرو کی قدرتون کو آشکار
ہر مکان و ہر زماں ہین جلوہ گاہِ حُسنِ یار
ہر گل و گلزار نے پائی اسی سے ہے بہار
ورنہ ہوتی بخت عاشق کی طرح تاریک و تار
ہے جہاں کے آئینہ مین منعکس تصویرِ یار
ہر دلِ دیندار اس کے رُخ پہ ہوتا ہے نثار
گُل بھی رہتے ہین اسی کی چاہ میں سینہ فگار
قمریاں بھی ہین محبت مین اُسی کی بیقرار
ساری دنیا سے نرالا ہے وہ میرا شہریار
یاد میں کس ماہرو کی ہوں میں رہتا اشکبار
ہجر مین کس کے تڑپتا رہتا ہوں لیل و نہار
کس کی دزدیدہ نگہ نے لے لیا میرا قرار
کس کے غمزہ نے کیا ہے مثلِ باران اشکبار
وہ سراپا نور ہے لیکن ہوں میں تاریک و تار
ذرہ ذرہ پر ہے اسکو مالکانہ اقتدار
ہر گھڑی محتاج ہوں اسکا میں ہے پروردگار
اور مجھ مین پائے جاتے ہیں نقائص صد ہزار
اس لئے جو کوئی اس کا ہو کرو تم اس سے پیار
ایسے عالم کو ایک جاہل پر
عالم باعمل ستارہ ہے
نور دین چشمہٴ ہدایت ہے
قادیان مین ہے چشمہ برکات
دین دنیا پہ گر مقدم ہو
شرف کیا ہے کہ بہین اب فاضل
دور سے اس کا گو نظارہ ہے
جس نے علم و عمل سنوارا ہے
جس نے حاصل کئے ہیں دین کے درجات
کیوں نہ بن جائے پھر یہ بگڑی بات

مردِ باخدا

ہر اک مومن کو لازم ہے کہ مرد باخدا ہووے
ہر اک حالت مین مومن کا تعلق حق ہی ہو قائم
اگر مشغول دنیا ہو نہ بھولے عاقبت ہرگز
اگر اُلفت ہو بی بی کی نتیجہ ہو رضا حق
محبت یا عداوت ہو غرض جو کچھ ہو للہ ہو
مطیع حق قوے سب ہوں خلاف حق نہ ہو کوئی
تمیز نیک و بد پیدا ہو ظاہر حق و باطل ہو
صراط مستقیم حق سے کب لغزش ہو قدمونکو
خدا کی جب اطاعت زیر تعلیم محمدؐ ہو
جسے حق سے محبت ہے محمدؐ اسکو پیارا ہے
فنا دنیا کو ہر دم ہے یہاں مت دل لگا جانا
یہ بے نفسی خود عمل مین بے ریا ہووے
نہ یہ اس سے جدا ہو نہ وہ اس سے جدا ہووے
مبارک ہو یہ شغل اسکو جو حق سے التجا ہووے
محبت مین پسر کی ہی وہی حق رونما ہووے
ہو خلوت یا کہ جلوت ہو خدا جلوہ نما ہووے
امانت یہ خدا کی ہین نہ ان مین کچھ خطا ہووے
دل طالب و حب غالب خدا کا اتقا ہووے
اگر یہ نفس سید ہا زیر فرمان خدا ہووے
تو پھر مومن بھلا کیون کر نہ محبوب خدا ہووے
محمدؐ جس کو پیارا ہے وہی حق مین فنا ہووے
تو اس دنیا سے عقبےٰ لے کہ پھر تجھ کو بقا ہووے

اللہ کی عبادت

اللہ کی کیون لوگ عبادت نہیں کرتے
کیوں حمد خدا ان کی زباں پر نہیں آتی
کہلاتے مسلمان ہیں تو بن جائین مسلمان
جس کلمہ کا اقرار یہ کرتے ہین زبان سے
دکھلائیں وہ جوہر کہ جو پہلون نے دکھائے
مسکینوں کے ہمدرد تو دکھیوں کے ہوں غمخوار
بیواؤں کے پرساں ہوں یتیموں کے محافظ
ہادی کو خدا نے تو کیا رحمت عالم
روٹھوں کو مناتے تھے وہ بچھڑوں کو ملاتے
ہر نیکی مین بڑھ بڑھ کے وہ لیجاتے تھے بازی
مل جلتے تھے ہر ایک سے وہ نام خدا پر
گراں کے خزانے تھے زر صدق و صفا کے
جب خلق محمدؐ سے تھی اسلام کی رونق
ہر ایک سے کیون نیکی کی عادت نہین کرتے
اس ذات کی کیوں دل سے وہ عزت نہیں کرتے
کیوں حکم خدا کی یہ اطاعت نہیں .. کرتے
کیوں فعل سے اظہار صداقت نہین کرتے
کیوں پہلون کی یہ قدر اصالت نہین کرتے
بیماروں کی کیوں مل کے عیادت نہیں کرتے
حق ان کا ہے جو اس کی رعایت نہیں کرتے
مخلوق الٰہی پہ یہ رحمت .. نہین کرتے
کیون اپنوں سے یہ ان کی سی اُلفت نہیں کرتے
ہر خیر میں یہ ان کی سی سبقت نہین کرتے
کیوں نام خدا کی ہین وہ عظمت نہین کرتے
اس مال سے لینے کی یہ ہمت نہین کرتے
اس خلق سے کیون دین کی خدمت نہیں کرتے

ہم ان کے لئے حق سے دُعا کرتے ہیں حامد
اسلام مین جو انس و محبت نہیں کرتے

رُباعیات

حضرت سید حامد شاہ صاحب کی رباعیات مین سے اب کچھ ہدیہ ناظرین کیا جاتا ہے۔

۱
علم بہتر ہے یا عمل بہتر
بے عمل عالم عامل جاہل
سب سے پہلے ہے اس کا حل بہتر
کون ان سے ہے آجکل بہتر

۲
علم گویا ہے اک زبانِ عمل
علم کامل کو ہے عمل لازم
جس سے کہلتا ہے سب بیانِ عمل
واقف اس سے ہے رازدانِ عمل

۳
علم سے جب نہیں عمل پیدا
علم گر ہو تو پھر عمل بھی ہو
فخر اور ناز اس پہ ہے بیجا
ایسے عالم پہ ہم تو ہیں شیدا

۴
عالم بے عمل تو ہے تخت بال
ایسا عالم کہیں ہو کوئی ہو
جو بہ میدان نفس ہے پامال
ہر طرح سے ہے وہ شامت اعمال

۵
زیور علم جب عمل میں نہین
ایسے عامل سے چاہئے پرہیز
وہ عمل کب ہے قابلِ تحسین
جہل پر ہو جس کا مدار و یقین

۶
علم وہ جس مین ہو خدا کی شناخت
ایسا عالم ہو جس مین خوف خدا
حق کی خاطر ہو غور اور پرداخت
اس سے طرز عمل کرو دریافت

۷
نہیں جاہل مین خوبیٴ تدبیر
اسکو حاصل نہین ہے حُسن عمل
کار شیطان کا ہے وہ ہے نخچیر
اُسکی تو ہے بگڑ چکی تقدیر

۸
علم جس سے نہ ہو ادب حاصل
علم اور جہل مین جو ہے فاصل

× ٹریکٹ سیریز ۔ تبلیغ کے واسطے چھوٹے چھوٹے رسالوں کا نہائت مفید اور عجیب سلسلہ ۔ دو رسالے چھپ کر طیار ہو چکے ہین ۔ ۱ شرائط بعیت اور ۲ حضرت مرزا صاحب کا مذہب نظم اردو میں

کے درمیان ترقی کے لوگوں نے سمجھے ہیں۔ ایک وہ جو علیگڈھ میں ہے اس کے بانی سرسید انگریزی خوان نہ تھے۔ سرسید کے نائب محسن الملک بھی انگریزی خواں نہ تھے اور اب اُن کے جانشین نواب وقار الملک انگریزی خواں نہیں بلکہ یہ سب عربی خواں ہیں۔ اس جگہ کا سلسلہ احمدیہ جو ہے اس کے بانی بھی انگریزی خواں نہ تھے۔ اور نہ اب انکے خلیفہ انگریزی خواں ہیں +

طلبائے مدرسہ احمدیہ

اس کے بعد طلبائے مدرسہ عبدالرحمن پشاوری نے اردو میں۔ اور عبدالقدوس ہزاروی نے عربی زبان میں اپنے مضامین پڑھے۔ جن سے مدرسہ احمدیہ کے طلباء کی لیاقت کا عمدہ نمونہ پیش ہُوا +

آداب جلسہ

اِس کے بعد عاجز راقم نے آداب جلسہ پر ایک تقریر کی جس میں غرض جلسہ۔ نیت سفر جلسہ۔ دُعائے سفر۔ دعائے استخارہ شہر میں داخل ہونے کی دُعا۔ قادیان میں آکر کیا کرنا چاہئیے مرشد سے کس طرح ملنا چاہیئے۔ یہاں سے واپس جاکر ہمیں کیا کرنا چاہیئے۔ اِن سب باتوں پر مختصر ریمارکس تھے میرا ارادہ ہے کہ اگر خدا نے توفیق دی۔ تو اس کو علیحدہ رسالہ کی صورت میں شائع کیا جائے گا +

رپورٹ صدر انجمن

اس کے بعد صدر انجمن احمدیہ کی سالانہ رپورٹ حضرت مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے سیکرٹری انجمن مذکور نے پڑھی۔ کہتے ہیں کہ رپورٹیں خشک ہُوا کرتی ہیں اور لوگ سُننا بھی گوارا نہیں کیا کرتے مگر مولویصاحب نے رپورٹ کو ایسی طرز پر سُنایا۔ کہ وہ سامعین کیواسطے موجب دلچسپی ہوئی اور نیز ضروری اور مفید معلومات کا ذریعہ بنی۔ فرمایا۔ یہ رپورٹ سلسلہ کی زندگی کا ایک ورق ہے اِسے غور سے سُنیں۔ دوسری قوموں نے اور پہلو اختیار کر لئے ہیں۔ مگر تمہارے لئے دین کا پہلو خالی چھوڑا گیا ہے۔ ہر سال کمر ہمت از سرِ نو باندھو۔ سنہ ۱۹۰۶ء میں صدر انجمن کی بُنیاد ڈالی گئی تھی۔ پہلے اس کی آمد اور خرچ پچیس ہزار روپے کے قریب تھا مگر سال گزشتہ کا آمد و خرچ ایک لاکھ چار ہزار روپے ہُوا ہے۔ یہ ترقی چھ سال کی ہے۔ اور اِسی سے سلسلہ کی ترقی کا ثبوت ملتا ہے۔ انجمن کی جائداد اِس وقت غیر منقولہ ایک لاکھ بتیس ہزار روپے اور منقولہ چھبیس ہزار ہے۔ اگر یہ ترقی نصرت الٰہی سے نہیں تو پھر کیا سبب ہے +

صیغۂ اشاعتِ اسلام کی آمد میں تین سال سے کمی ہے اور اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ خریداری رسالہ کی کم ہوگئی ہے۔ (یہاں مولوی صاحب نے حضرت اقدس مسیح موعود کے وہ الفاظ حضور کے اشتہار سے پڑھ کر سُنائے جن میں رسالہ ریویو کے واسطے دس ہزار خریدار کم از کم بنانے کے لئے حضور نے تاکید فرمائی تھی) آنحضرت کے حسن ظن کو سچا کر دکھاؤ۔ چاہئے کہ ہر ایک شخص کم از کم چار خریدار بنائے۔ اور خریدار وہ ہوں جو قیمت پیشگی ادا کریں امیر ہو یا غریب سب کے واسطے ایک ہی قاعدہ متعلق قیمت پیشگی ہونا چاہیئے۔ ہائی اسکول نے مولوی صدر الدین صاحب کی مخلصانہ کوششوں سے بہت ترقی کی ہے۔ مولوی صاحب پہلے رخصت پر تھے۔ مگر چونکہ انہیں زیادہ رخصت مل نہ سکتی تھی۔ اس واسطے بعد استصواب حضرت خلیفۃ المسیح انہوں نے آیندہ سرکاری ملازمت میں ترقی کے خیالات کو خیر باد کہہ کر استعفےٰ دیدیا ہے۔ اس وقت مدرسہ ایسا نیک نام ہے کہ ۵۰ غیر احمدی اس وقت بورڈر ہیں۔ مدرسہ احمدیہ حضرت صاحبزادہ صاحب کی توجہ سے بہت ترقی کر رہا ہے۔ ایک سال میں ۳۹ سے ۶۸ لڑکوں کی تعداد ہوگئی ہے۔ لیکن ایسے لڑکوں کی تعداد بہت ہونی چاہیئے جو اپنے خرچ سے پڑھیں۔ بعض لوگ مقامی چندوں کا بوجھ اُس حصہ پر ڈال دیتے ہیں جو یہاں آنے چاہیئے۔ مقامی چندہ کے واسطے عمدہ تجویزیں وہ ہیں جو احباب سیالکوٹ اور احباب فیروز پور نے کی ہوئی ہیں۔ احباب سیالکوٹ کا یہ طریقہ ہے کہ انہوں نے ہر گھر میں ایک برتن رکھا ہُوا ہے جس میں صاحبہ خانہ گھر کے آدمیوں کے واسطے آٹا نکالنے کے وقت ایک مٹھی آٹا ڈالدیتی ہے۔ اِس سے گھر والوں کا نقصان نہیں اور انجمن کے واسطے مبلغ پچاس روپے ماہوار جمع ہوجاتے ہیں۔ فیروز پور کے دوستوں کا یہ طریقہ ہے کہ وہ بجائے دو پیسہ فی روپیہ کے اڑھائی پیسہ فی روپیہ احباب سے وصول کرتے ہیں اور نصف پیسہ مقامی ضروریات میں صرف کرتے ہیں +

نظم

بعد جمع نماز ظہر و عصر میر حامد شاہ صاحب سیالکوٹی نے پر درد لہجہ میں ایک نظم پڑھی۔ جس کا ایک حصہ اِسی اخبار میں دوسری جگہ درج کیا گیا ہے +

اپیل

اس کے بعد حضرت خواجہ کمال الدین صاحب مشہور احمدی لکچرار نے اپیل پیش کی۔ خواجہ صاحب موصوف نے قرآن شریف کی آیات۔ واذ قال موسیٰ لقومه اذکروا نعمة الله علیکم اذ انجٰکم من اٰل فرعون یسومونکم سوء العذاب ویذبحون ابناءکم ویستحیون نساءکم وفی ذالکم بلاء من ربکم عظیم۔ واذ تاذن ربکم لئن شکرتم لازیدنکم ولئن کفرتم ان عذابی لشدید۔ پڑھ کر فرمایا۔ تین ہزار برس ہوئے۔ جب جناب موسےٰ نے اپنی قوم کو اس امر کی اطلاع دی تھی۔ کہ اِس نعمت الٰہی کا اگر تم شکر نہ کروگے تو عذاب سخت آئے گا۔ یہ کوئی قصے نہیں بلکہ خود مسلمانوں کو ان کی آیندہ آنے والی حالتوں کے متعلق سمجھایا گیا ہے۔ ہمارا امام بھی موسےٰ تھا۔ اِس کے مقابل بھی فراعین عیسائی اور فراعین آریہ اور فراعین دیگر اقوام کھڑے ہوئے۔ ان فراعین نے مسلمانوں کو دُکھ دیا۔ اور اپنی بدزبانی سے اور قسما قسم کی شرارتوں سے ذبح کیا۔ کن کو؟ مسلمانوں کو۔ جو بہ سبب اپنی کمزوری کے مثل عورتوں اور بچوں کے ہو رہے ہیں۔ اِس امام ذی شان نے تمہیں ان کے ہاتھوں سے بچایا۔ اس کا شکریہ ادا کرنا تم پر ضروری ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ لوگوں کا ایمان تازہ کرنے آئے ہیں۔ ۱۳۰۰ سو برس قبل جو پیشگوئی کی گئی تھی۔ کہ گم شدہ ایمان کو دوبارہ زمین پر لانے والا آئیگا وہ پیشگوئی پوری ہوگئی۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ تم نے اس کی کیا قدر کی۔ تم اپنے مالوں کو اپنی جیب سے نکال کر خدا کے صندوقچے میں ڈالدو۔ لنگر جو مقروض ہے۔ اُس کے قرضے کو ادا کردو+ اِس کے بعد چندہ شروع ہُوا۔ اور قریب ۱۲۰۰ نقد اور ۸۰۰ سو کے وعدے ہوئے یہ چندہ صرف لنگر کے قرضہ کی ادائیگی کے واسطے تھا دوسرے چندے جو دفتر محاسب میں جمع ہوتے رہے وہ الگ ہیں +

درس قرآن شریف

اس چندے کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح کا درس ہُوا +

۲۹ - دسمبر سنہ ۱۹۱۱ء

آج پہلے طلبائے مدرسہ احمدیہ کی تقریریں ہوئیں۔ ان کے بعد مولوی صدر الدین صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ نے مدرسہ کے تمام امور پر ایک لمبی تقریر

کے سبب اُس میں ایک خاص رنگ پیدا ہُوا۔ فرمایا۔ جس طرح ایک شخص روزانہ اپنے گھر میں کھانا کھاتا ہی لیکن ایک مہمان کے آنے پر اُس کے کھانے میں ایک اور رنگ پیدا ہو جاتا ہے۔ اِسی طرح میں بھی تمہاری خاطر اِس درس کے بیان کو کسی قدر بڑھاتا ہوں +

فرمایا۔ یہ قرآن شریف کی صفت ہے کہ لا یاتیہ الباطل من بین یدیہ ولا من خلفہ۔ زمانہ سائنس اور دیگر علوم میں کتنا ہی ترقی کرتا جائے کبھی ایسا نہ ہوگا کہ کوئی علم جدید قرآن شریف کی کسی بات کو غلط ثابت کر سکے۔ نہ پہلے ایسا ہُوا اور نہ آیندہ ایسا ہوگا +

۲۷۔ دسمبر ۱۹۱۱ء

ایک نومسلم آج صبح شیخ غلام احمد صاحب نومسلم واعظ کا پرجوش اور پراثر لیکچر مسجد مبارک میں ہُوا +

ایک اور نومسلم آج سب سے اوّل شیخ عبدالقدوس صاحب نومسلم (لالہ چوہڑمل سابق سیکرٹری آریہ سماج) نے اپنے اسلام قبول کرنے کے دلائل بیان کئے اور تمام غیر مذاہب پر مدلل ریویو کیا۔ شیخ صاحب موصوف کا ذکر کسی پچھلے اخبار میں بھی آچکا ہے +

نظم ثاقب ان کے بعد جناب ثاقب صاحب مالیر کوٹلوی نے اپنی دلربا نظم سُنا کر احباب کو نہایت ہی خوش کیا۔ اس نظم میں علاوہ ان تمام خوبیوں کے جو ایک شاعرانہ مذاق والے آدمی کو خوش کر سکتی ہیں۔ ایک روحانی تاثیر تھی۔ جس نے بے اختیار احباب کے دل سے ثاقب صاحب موصوف کے واسطے نیک دُعا نکلوائی۔ یہ نظم انشاءاللہ درج اخبار کی جائے گی +

اسلام اِس کے بعد شیخ تیمور صاحب ایم اے کی تقریر ہوئی۔ یہ تو سُنا ہُوا تھا کہ شیخ صاحب انگریزی کے ایم اے ہیں۔ مگر اس مضمون میں معلوم ہوتا تھا کہ آپ علوم عربیہ کے بھی بڑے ماہر ہیں۔ نہ صرف یہ بلکہ اُن کے کلام میں ایک دَرد دل تھا جو کہ حضرت خلیفۃ المسیح کے دَرد دِل کا رنگ اپنے اندر رکھتا تھا۔ کیا عمدہ بات شیخ صاحب موصوف نے فرمائی۔ کہ اسلام پر کیا مصیبت ہے کہ لوگ پہلے یورپ کا ایک کلام لاتے ہیں اور پھر کہتے ہیں کہ چونکہ قرآن شریف میں ایک بات اِس کے مطابق ہے۔ اس واسطے قرآن سچا ہے۔ گویا کہ یورپ اسلام اور قرآن پر حکم ہے۔ یہ ایک غلط راہ ہے + شیخ صاحب نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ نے ہم کو جو جسم اور اعضاء عطا کئے ہیں۔ وہ اُس نے ہمارے کہنے سے نہیں کئے۔ اور ہم دیکھتے ہیں کہ وہ قانون اور ضابطہ جو اُس نے ہمارے جسم کے متعلق مقرر فرمایا ہے وہ کس کامیابی سے اپنا کام کر رہا ہے اور کیسا عظیم الشان فائدہ ہم نے اُس سے اُٹھایا ہے۔ اِسی طرح اپنے روحانی امور کے واسطے بھی ہمیں اُسی حکیم کے پُرحکمت قانون اور ضابطہ سے ہدایت حاصل کرنے کی طرف متوجہ ہونا چاہیئے +

فرمایا۔ میں نے انگریزی اور عربی ہر دو پڑھی ہیں۔ اب مجھے معلوم ہُوا ہے کہ عربی زبان کا سیکھنا انگریزی کی نسبت بہت ہی آسان ہے۔ کیونکہ عربی ایک باقاعدہ زبان ہے +

نظمیں اِس کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح کی تقریر تھی۔ حضور کے انتظار میں جو وقفہ ہُوا اُس میں اوّل ایک لڑکے بنام عبدالعزیز ساکن دوالمیال نے درثمین کی ایک نظم پڑھی۔ اُس کے بعد مدرسہ تعلیم الاسلام کے لڑکے سراج الحق نام نے درثمین سُنائی۔ اُس کے بعد منشی سراج الدین صاحب تاجر حرم بریلی نے اپنی خوش الحانی کے ساتھ ایک پُردرد نظم پڑھ کر سب کو خوش وقت کیا۔ اللہ تعالےٰ اُنکو جزائے خیر دے۔ زاں بعد ابو عبیداللہ غلام رسول صاحب اور حافظ جمال احمد صاحب نے قرآن شریف کی چند آیات سُنائیں۔ اور اُسکے بعد :۔

حضرت خلیفۃ المسیح کی تقریر پونے بارہ بجے شروع ہوئی اور قریب اڑھائی گھنٹہ تک ہوتی رہی۔ جس میں معرفت و حکمت کے نکتے اور دَرد دل کی نصائح سامعین کے دلوں کو پاک کرنے کا موجب ہوئے۔ یہ تقریر انشاءاللہ تعالےٰ بتمام وکمال درج اخبار کی جائے گی +

حضرت صاحبزادہ صاحب اس کے بعد ظہر اور عصر ہر دو نمازیں جمع کی گئیں۔ اور زاں بعد حضرت صاحبزادہ میاں بشیرالدین محمود احمد صاحب کی تقریر دلپذیر شروع ہوئی۔ جو نماز مغرب کے قریب ختم کی گئی۔ صاحبزادہ صاحب نے نہایت لطیف اور دلنشیں پیرایہ میں تقوےٰ کے مدارج بیان کئے۔ اور اس کے حصول کے ذرائع بتلائے۔ یہ تقریر بھی انشاءاللہ تعالےٰ ہدیہ ناظرین ہوگی +

میاں صاحب کی تقریر کے بعد سائیں فضلکریم نے اپنی شہادت حقہ میں چند پُرجوش کلمات بولے +

۲۸۔ دسمبر ۱۹۱۱ء

مدرسہ احمدیہ آج سب سے اوّل طلبائے مدرسہ احمدیہ کی تقریریں ہوئیں۔ تقریروں سے قبل حضرت صاحبزادہ صاحب جو افسر مدرسہ احمدیہ ہیں۔ اس مدرسہ کی ضرورت کو بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ اس مدرسہ کی بنا حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کی وفات پر رکھی گئی تھی۔ اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے وصال پر اسے آپ کی یادگار میں از سرِ نو تازہ کیا گیا۔ اور ایک سال سے اِس کا انتظام میرے سپُرد ہے۔ علمأ اسلام کے باغ کے درخت ہیں۔ اور ہماری بدقسمتی ہوگی اگر یہ درخت گھٹتے جائیں اور ان کی جگہ نئے درخت پیدا نہ ہوں۔ انہیں علمائے کے بنانے کے واسطے یہ مدرسہ قائم کیا گیا ہے۔ جس قوم میں علماء نہیں۔ وہ قوم اندھی ہے۔ کیا اندھوں کی ایک جماعت یہ اشتہار دے سکتی ہے۔ کہ آؤ ہم تمہیں دنیا کی سیر کرائیں۔ میں اس مدرسہ کا ناظم اپنی مرضی سے نہیں بنا۔ بلکہ حضرت خلیفۃ المسیح کے حکم سے بنا ہوں۔ اور یہ میرے سر پر ایک بڑا بھاری بوجھ ہی کیونکہ بچوں کا بلانا آسان ہے۔ لیکن ان کی غور و پرداخت بڑا مشکل کام ہے۔ مَیں ڈرتا رہتا ہوں۔ اور دُعا کرتا رہتا ہوں۔ اور مدرسہ احمدیہ کے طلباء کے واسطے خصوصیت سے دُعا کیا کرتا ہوں۔ لیکن میں افسوس کئے بغیر رہ نہیں سکتا۔ کہ سات میں سے چھ طالب علم مدرسہ احمدیہ میں ایسے آتے ہیں جو بسبب مسکین ہونے کے اپنا خرچ آپ برداشت نہیں کر سکتے۔ ذی ثروت لوگوں نے اِس طرف تاحال بہت ہی کم توجہ کی ہے اُمراء میں سے صرف مولوی غلام حسن صاحب پشاوری اور محمد ذوالفقار علی خاں صاحب رامپوری نے اپنے بچوں کو یہاں بھیجا ہے۔ یہ خیال کرنا کہ انتظامی کام صرف انگریزی خواں ہی کر سکتے ہیں گناہ ہے اور ذلت ہے اِس سے توبہ کرو۔ اسوقت دو ہی سلسلے مسلمانوں

ریویو

چودھویں صدی کا یہودی

مؤلفہ میر قاسم علی صاحب ایڈیٹر اخبار الحق دہلی۔ ناظرین یہ کوئی ناول نہیں بلکہ واقعات صحیحہ کا ایک مجموعہ ہے۔ ہاں جن لوگوں کو ناولوں کے پڑھنے میں دلچسپی ہے۔ وہ اسے پڑھ کر ضرور شہادت دینگے کہ یہ ناول سے زیادہ دلچسپ ہے۔ میر صاحب نے جو کچھ لکھا ہے۔ امرتسر کے مولوی فاضل ابن خزر جو مولوی ثناء اللہ صاحب کی تقریروں کے حوالے دیکر لکھا ہے۔ مخالفین سلسلہ حقہ تو سب بموجب حدیث یہودی ہی ہیں۔ مگر اس رسالے نے جس صفائی کے ساتھ کسی کے منہ سے یہودی ہونے کا اقرار کرا دیا ہے وہ اسی کا کام تھا۔ اخیر میں حضرت مرزا صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سچائی کا ثبوت بھی انہیں اصول کی بنا پر ظاہر کر دیا گیا ہے۔ جو دشمن کی تسلیم کردہ ہے۔ قابل دید رسالہ ہے اور قیمت بھی صرف ۲ آنہ دفتر بدر ایجنسی سے مل سکتا ہے ✤

نیر اسلام

مؤلفہ شیخ رحیم بخش صاحب نومسلم راجپوت جو کہ انہوں نے بیادگار اپنی زوجہ مرحومہ لکھی ہے۔ کتاب کیا ہے۔ عیسوی مذہب کو جڑھ سے اکھاڑنے کے واسطے ایک کاری حربہ ہے اس میں یہ بیان ہے کہ کس طرح مسٹر رحیم بخش اور انکی بیوی کو جب کہ وہ ہر دو عیسائی تھے۔ بائبل کا ہی پڑھنا مسلمان ہو جانے کا موجب ہوا۔ اس میں بائبل کی اُن پیشگوئیوں کی تفصیل درج ہے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے سفارش فرمائی ہے کہ احباب شیخ صاحب کی کتاب خرید کرکے ان کی امداد فرماویں۔ کیونکہ وہ اس کتاب کے چھپوانے کے سبب کسی قدر مقروض ہو گئے ہیں۔ کتاب کی قیمت ۵ آنہ فی نسخہ ہے اور بدر ایجنسی سے مل سکتی ہے ✤

محمد رسول اللہ

بجواب "رسالہ مسیح یا محمد" اللہ تعالےٰ کی رحمت ہو ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب پر۔ کہ وہ اپنی فرصت کے اوقات کو ہمیشہ دین کی خدمت میں خرچ کرنے کے لئے مفید اور دلچسپ رسالے چھاپ کر شائع کرتے رہتے ہیں۔ تبلیغ حق کا ماسٹر صاحب کو خاص جوش ہے۔ کئی لوگ ان کے ذریعہ سے حق کو قبول کر چکے ہیں۔ حال میں انہوں نے ایک رسالہ عیسائیوں کے رد میں شائع فرمایا۔ جس میں انہوں نے یہ ثابت کیا ہے کہ صرف آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہی متابعت سے انسان نجات حقیقی حاصل کر سکتا ہے۔ قیمت فی نسخہ ۱ آنہ

ملنے کا پتہ:۔ بدر ایجنسی۔ قادیان ✤

اسلام کی پہلی کتاب

یہ کتاب بھی ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب کی تصنیف ہے اور ایسی مقبول ہوئی ہے کہ پہلا ایڈیشن ختم ہو کر اب دوبارہ چھپی ہے۔ سرکاری تقطیع کی طرز پر عمدہ خوشخط چھپوائی گئی ہے۔ قیمت فی نسخہ ۴ آنہ ۶ پائی ہے

ملنے کا پتہ:۔ بدر ایجنسی قادیان ✤

رسالہ نیچری

اس رسالہ میں بدلائل اس بات کو ثابت کیا گیا ہے کہ انسان نیچر کے قوانین پر احاطہ نہیں کر سکتا۔ اور ہمیشہ سے نیچر کے شیدائی آئے دن اپنے خیالات کی تبدیلی کرتے رہے ہیں اور کرتے رہتے ہیں۔ اسواسطے اُن کی بناء پر ہم کسی حقیقت اور حق کا انکار نہیں کر سکتے قیمت رسالہ فی نسخہ صرف ۲ آنہ ہے یہ رسالہ دراصل مولوی سید جمال افندی نے فارسی میں لکھا تھا جسے منشی محمد باقر نے ترجمہ کیا ہے اور منشی صاحب موصوف سے جو مقیم ٹھیکہ محلہ نیا ناگپاڑہ بمبئی میں مل سکتا ہے ✤

رسالہ ثبوت کثرت ازدواج

اس مضمون پر مکرمہ سکینۃ النساء کی تحریر احباب پڑھ چکے ہیں اس رسالہ میں کثرت ازدواج کا ثبوت عقلی دلائل سے دیا گیا ہے۔ یہ رسالہ بھی مؤلفہ منشی محمد باقر صاحب ہے اور مذکورہ بالا پتہ پر بقیمت ۲ آنہ مل سکتا ہے۔ قابل دید کتاب ہے معترضین کو مسکت جواب دیئے گئے ہیں۔ منشی صاحب موصوف نے ایک کتاب بنام منتخبات باقری بھی تالیف کی ہے جسکی اہل الرائے اصحاب نے بہت تعریف کی ہے۔ اس کی قیمت ہر دو جلد ۱۲ آنہ علاوہ محصول ڈاک ہے ✤

نور فرقان

یہ رسالہ بابو محمد نظام الدین صاحب ساکن احمدیہ بلڈنگس نولکھا۔ لاہور نے دینی خدمات کی شوق میں سلسلہ حقہ احمدیہ کی تائید میں تصنیف کیا ہے اور خوب کیا ہے اس میں ثابت کیا ہے کہ حقیقی اسلام وہی ہے جو حضرت مرزا صاحب نے سکھایا ہے قیمت فی نسخہ ۲ آنہ اور مصنف سے مل سکتا ہے (یہ کتاب بدر ایجنسی میں نہیں ہے) ✤

رد شیعہ

مولوی نجم الدین صاحب ساکن شادیوال ضلع گجرات نے اہل التشیع کے رد میں پنجابی زبان میں تین رسالے بہت عمدہ شائع کئے ہیں۔ قیمت ہر سہ ۴ آنہ ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے سفارش کی ہے کہ احباب ان کتابوں کو خرید کریں۔ یہ کتابیں مولوی صاحب موصوف سے بھی مل سکتی ہیں۔ (بدر ایجنسی میں نہیں ہیں ✤)

ٹرنک

سیالکوٹ میں ہمارے ایک احمدی بھائی ٹی۔ ایم۔ دین کا کارخانہ ٹرنک بنانے کا ہے۔ بعض اسباب ایسے پیش آئے کہ برادر موصوف کو کارخانہ میں کچھ حرج واقعہ ہوا۔ اور وہ مقروض ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت جب اس کے متعلق عرض ہوئی تو حضور نے صرف برادر موصوف کی امداد کیواسطے ایک ٹرنک اپنے لئے بذریعہ وی پی منگوایا ہے اور حکم دیا کہ ضرور وی پی آوے۔ اور نیز حضور کے فرمانے سے عاجز نے جلسہ میں احباب کی خدمت میں سفارش کی کہ صاحبان استطاعت اس بھائی کے کارخانہ کی امداد کریں۔ قیمت ٹرنکوں کی پانچ روپے سے لیکر دس روپے تک مختلف ہے۔ چادر بہت عمدہ لگائی جاتی ہے اور رنگ بھی خوب ہوتا ہے۔ صفائی اور خوبصورتی اور پائیداری کے لحاظ سے ٹرنک قابل تعریف ہیں + تالے بر نجی لگائے جاتے ہیں ✤

قصیدہ مہدویہ

حضرت مسیح موعود کا عربی قصیدہ بمعہ ترجمہ پنجابی نظم از فاضل جلیل حضرت مولوی امام الدین صاحب آف گولیکی۔ عربی قصیدہ حضرت مسیح موعود کا لکھا ہوا ہے۔ اُس کے متعلق بیان کرنے کی ضرورت نہیں۔ باقی رہا ترجمہ وہ ایسے ایک اعلےٰ قابلیت کے عالم کا لکھا ہوا ہے جو نہ صرف عربی کے زباندان ہیں بلکہ پنجابی کے بھی اعلےٰ شاعر ہیں۔ اور پھر صوفی مزاج ہیں۔ پہلا شعر اور اس کا ترجمہ میں درج ذیل کرتا ہوں ✤

لقد اُرسِلتُ مِن ربٍّ کریمٍ
رحیمٍ عِند طوفانِ الضّلالِ

کرم کر بھیجیا مینوں خدا نے
جدوں طوفان کفر آنا جہاں نے

قیمت ایک پیسہ۔ ملنے کا پتہ:۔ بدر ایجنسی۔ قادیان ✤

فرمائی- مدرسہ احمدیہ کی ضرورت اہمیت اور توقیت کے کے بیان کے بعد مدرسہ تعلیم الاسلام کی ضرورت اور موجودہ ترقی کا بیان کیا- فرمایا- زبان انگریزی دینی ضروریات کے پورا کرنے کے واسطے ہمیں سواری کا کام دیتی ہے اور ا ن سے مدد ملتی ہے اس واسطے اس کی طرف توجہ ضروری ہے- اس کے بعد میر صاحب نے اپنی نظم پڑہی حضرت صاحبزادہ صاحب نے جمعہ پڑھایا- اور حضرت خلیفۃ المسیح نے دُعا کے ساتھ احباب کو رخصت کیا- اکثر دوست نماز جمعہ پڑھ کر رخصت ہوگئے- باقی ۳۰- دسمبر کو تشریف لے گئے +

ایک لاکھ روپے

ایک لاکھ روپے کا مستقل فنڈ قایم کرنے کی جو تجویز ہوئی ہے اُس میں پچیس ہزار روپے جماعت سیالکوٹ نے دینے کا وعدہ کیا ہے +

امداد لنگر کے وعدے

امداد لنگر میں مزید چندے دینے کے وعدے جن دوستوں نے کئے ہیں- اُن کے اسماء درج ذیل ہیں +

محمد عبدالرحمٰن صاحب ٹھیکہ دار مڑہ بلوچاں للعہ جماعت مانگٹ للعہ + جماعت نابہہ .. عہ مولوی غلام رسول صاحب راجیکی عہ + رحمت اللہ بنگہ عسہ حکیم محمد قاسم صاحب للاموسٰی عسہ + میر قاسم علیصاحب و اہلیہ عسہ + شیخ محمد جان نیاز احمد صاحبان ایکسو روپے جماعت کوہاٹ عسہ + پیر برکت علیصاحب رنمل عسہ اکبر خاں صاحب موضع دیوی عہ + مولوی محمد مبارک علی صاحب معہ بیوی عہ + سید محمد اشرف صاحب جماعت پنڈی عہ + بدر بخش صاحب جالندھر عہ + عبدالحق صاحب جماعت جہلم صہ + مبارک اسمٰعیل عہ +

شکریہ

اس جلسہ کے ناظمین بہ سبب خوبی انتظام کے خاص شکریہ کے مستحق ہیں سب سے اوّل حضرت مولوی محمد علی صاحب ایم اے جن کی کوشش دستی سے تمام انتظام ہُوا- خلیفہ ڈاکٹر رشید الدین صاحب جو اس جلسہ کے جنرل ناظم تھے اور رات دن خدمات جلسہ میں مصروف رہے- ماسٹر عبدالعزیز صاحب- ماسٹر ماموں خاں صاحب- قاضی امیر حسن صاحب- مولوی محمد اسمٰعیل صاحب- میاں میر احمد صاحب قریشی- منشی برکت علی صاحب- شیخ محمد نصیب صاحب- شیخ یعقوب علی صاحب منشی سکندر علی صاحب- طلبائے مدرسہ احمدیہ- و دیگر برادران مہاجراں و انصار نے نہایت محنت کے ساتھ جلسہ کا انتظام کیا +

بیعت

امسال جس طرز سے کثیر التعداد لوگوں نے بیعت کی- اُسکے سبب صحیح شمار نہیں ہوسکتا ہے- مسجد اقصٰے کے صحن میں حضرت صاحب ممبر پر بیٹھے تھے- جبکہ چاروں طرف لوگوں نے اپنے عمامے پھیلا دیئے- جن کا ایک سرا حضرت کے ہاتھ میں تھا- اس کے علاوہ حضرت کے مکان پر اور مسجد میں متفرق اوقات پر بیعت میں شامل ہونے کا سلسلہ جاری رہا +

مولوی غلام رسول صاحب راجیکی

نے بھی مسجد مبارک میں وعظ کیا- اور مولوی حافظ ابو عبیداللہ غلام رسول صاحب وزیر آبادی نے بھی وعظ کئے +

ضرورت ملازمت

ایک صاحب حیات محمد نام سنگرور- ریاست پٹیالہ پور کے رہنے والے کسی احمدی بھائی کی خدمت گذاری پسند کرتے ہیں- دفتر بدر میں جوابی کارڈ آوے +

بنگال کی دلجوئی

حضور مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی متعلق بہ تقسیم بنگالہ پر مَیں نے جو ایک مفصّل رسالہ موسومہ بہ بنگال کی دلجوئی لکھ کر شائع کی ہے اور جس میں حضور علیہ السلام کی دیگر پیشگوئیاں متعلق ایران- جاپان- روم- جنگ طرابلس وغیرہ کے پورا ہونے کا ذکر کرکے اہل ہند کو اس امام وقت کے قبول کرنے کی تبلیغ کی ہے- یہ رسالہ سالانہ جلسہ میں پڑھا گیا- اور اس پر احباب نے پسند کیا کہ یہ رسالہ اردو کے سوا انگریزی اور بنگالی زبان میں بھی ترجمہ ہوکر کئی ہزار ملک میں شائع کیا جاوے- چنانچہ مَیں نے یہ ارادہ کرلیا ہے کہ اس رسالہ کی دس ہزار کاپیاں اُردو انگریزی اور بنگالی میں مفت شائع ہوں- مَیں چاہتا ہوں کہ جو احباب عند اللہ اس کار خیر میں میرے ساتھ شریک ہونا چاہیں وہ مجھے اطلاع بخشیں + خواجہ کمال الدین

ردّ افترا

یہ رسالہ حضرت خلیفۃ المسیح کے حکم سے ایک پادری کے جواب میں لکھا گیا- خدا تعالٰی نے اسے ایسی مقبولیت دی کہ اس کے ذریعہ سات کس عیسائی سہارنپور میں مسلمان ہوئے- وہ رسالہ مفت تقسیم ہُوا- صرف محصولڈاک مجھے بھیجا جاوے میں چاہتا ہوں کہ یہ رسالہ کثرت سے دیسی عیسائیوں میں تقسیم کیا جاوے + خواجہ کمال الدین وکیل

احمدیہ بلڈنگس- عزیز منزل- لاہور

یہ ہر دو کتب مفت اور نیز اسوۂ حسنہ قیمت ۸ ر دفتر بدر سے بھی مل سکتی ہیں +

احمدی پاکٹ بک

مؤلفہ سید عبدالحی صاحب مولوی فاضل اس مختصر رسالہ میں عرب صاحب نے دلائل حقانیت سلسلہ احمدیہ کا خلاصہ مختصر عبارت میں جمع کرنے کے علاوہ مخالفین اسلام کے اعتراضات کے جواب بھی دیئے ہیں- اور عیسائی عقائد کی تردید بھی کی ہے- عمدہ کتاب ہے حضرت خلیفۃ المسیح نے جلسہ میں احباب کے آگے سفارش کی ہے کہ علاوہ دیگر دوستوں کے تمام انجمنوں کے سکرٹری کم از کم دس دس نسخہ فی سکرٹری خرید کرے- غرض سب دوستوں کے واسطے لازم ہے کہ اس کتاب کو خرید کریں- لیکن اب تو اس کتاب کے خرید کرنے میں دُہرا ثواب ہے- کیونکہ حضرت میر ناصر نواب صاحب نے عرب صاحب کی ضروریات کو خیال کرکے تمام کتاب اِن سے خرید کرکے بدر ایجنسی میں رکھوا دی ہے- اور اب اس کی آمد بمد ضعفاء فنڈ جمع ہوگی- امید ہے کہ احباب بہت جلد اِس کتاب کی خریداری کی طرف متوجہ ہونگے-

ملنے کا پتہ- **بدر ایجنسی- قادیان**

نامہ نگاروں کی خدمتمیں معذرت

جلسہ کی رپورٹ اور آیندہ تقریروں کے سبب نامہ نگار صاحبان کے مضامین درج اخبار نہ ہوسکیں گے تاہم کوشش کی جاوے گی- کہ مضامین کا خلاصہ یا اقتباس جلد درج ہو جائے +

مشتہرین

اپنے اشتہارات کی عبارت کے واسطے آپ ذمہ وار ہوتے ہیں ہمیں کیا معلوم کہ انکی چیز کیسی ہے اور کیسی نہیں +

بیعت

سید محبوب علی صاحب ساکن حسین گنج و منشی محمود حسن صاحب چیف کنسٹیبل تھانہ کلیانپور حضرت خلیفۃ المسیح کی بیعت سے بذریعہ تحریر کے مشرف ہوئے

فہرست مبائعین

(نومریدین جنہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح کے ہاتھ پر بیعت کی)

عبدالرحیم صاحب ایجی۔ بلہاری ہریال۔
صاحب گل صاحب موضع شیخ محمدی۔ ضلع پشاور۔ ڈاکخانہ بڈہ بیر
اہلیہ عبدالحکیم صاحب .. ناہبہ
اللہ دتا صاحب خوشی محمد آباد کار زمیندار } ۹۹ شمالی
امام الدین صاحب موچی } سرگودہ
عبدالجبار صاحب معرفت منشی عطا محمد صاحب انفیسر منشی
صدر بازار۔ لاہور چھاونی۔
عبدالرؤف صاحب محلہ گل بادشاہ۔ شہر پشاور
مولوی شمس الدین صاحب اوّل مدرس فارسی۔ ڈی۔ بی
ڈویس مڈل سکول صدر پشاور۔
نور عالم صاحب ہمیڑاں۔ ضلع لدہانہ۔
ڈاکٹر حسین بخش صاحب سب اسسٹنٹ سرجن الموڑہ
پلٹن گورکھا ۲/۱
اللہ دتا صاحب معرفت مولوی امام الدین صاحب
گولیکی گجرات۔
منشی نعمان شاہ صاحب پٹواری معرفت دلاور خاں سیکنڈ
کلرک۔ ہسپتال۔ پشاور۔
الہ بخش صاحب معہ اہلیہ صاحبہ۔ موضع انبا۔ تحصیل شرقپور
ضلع گوجرانوالہ۔
فتح دین صاحب امام بخش صاحب۔ شادیوال۔ گجرات
میاں عیسا صاحب ارائیں موضع ۲۶۲ ڈچکوٹ
ضلع لائل پور
برکت بیگم صاحبہ اہلیہ محمد حسین۔ ڈھلون۔ ضلع لدھیانہ۔
سربلند صاحب زمیندار۔ علی پور۔ کبیر والہ۔ ملتان۔
جان محمد گھالیاں۔ ستراہ۔ سیالکوٹ۔
غلام محمد نبی صاحب ״ ״
نبے خاں صاحب۔ رانہ
عیدا شاہ صاحب فقیر گھالیاں۔ ستراہ۔ سیالکوٹ
عبداللہ خاں صاحب ٹیلہ گھوڑ لدہ گورداسپورہ
محمد دین صاحب۔ شادیوال۔ گجرات۔
والدہ جبرئیل صاحب .. قادیان
عبدالجلیل صاحب برادر جبرئیل ״
نور بیگم صاحبہ ہمشیرہ ״ ״
میاں نور احمد قاضی۔ پٹواری تبہ راجیاں۔ تحصیل ظفروال

حسن بی بی اہلیہ عمرالدین میانوالی۔ ستراہ۔ تحصیل پسرور
قاضی محمد عبداللطیف صاحب۔ منڈہالہ۔ تحصیل ظفروال
عبداللہ خان صاحب نائب۔ روزنامچہ نویس دفتر پولیس
فیروزپور
محمد دین صاحب مہتہ۔ تحصیل رعیہ۔ سیالکوٹ۔
منشی قمرالدین صاحب سب انسپکٹر پولیس سٹیشن مکندر۔ افریقہ
قاضی ریاض الحسن صاحب عبدالخالق سکرٹری انجمن احمدیہ
مظفرنگر
عبدالرحمٰن صاحب چک ۹۱
فضل دین صاحب باجوہ چک میرو شیخپور۔ گجرات
مستری یعقوب علی صاحب۔ معرفت احمد حسن مدرس تسہ
مظفرنگر۔
عالم دین صاحب درزی۔ رسول۔ ضلع گجرات
عبدالغنی صاحب ولد عبدالحلیم صاحب سلوارہ۔ جھنڈا
عبدالکریم ״ ״ ״ ״
حافظ محمد صاحب چوناگلی کلکتہ گلی ۵۰
اہلیہ عبدالعزیز صاحب پورینی۔ ضلع بھاگل پور۔
امام الدین صاحب ولد اللہ بخش صاحب رنگریز۔ دوکان
قاضی عزیزالدین درزی۔ چونڈہ۔ سیالکوٹ۔
والدہ ابراہیم صاحب زمیندار بونڈہا کے ضلع سیالکوٹ
اہلیہ ابراہیم صاحب ״ ״
عطاءاللہ صاحب مہتہ لدہ تحصیل رعیہ
الہ دین صاحب کھوکر۔ ہیل عوان۔ علاقہ ضلع سیالکوٹ
شیخ حسین بخش صاحب گوجرہ۔ ضلع لائل پور
محمد دین صاحب کرم دین صاحب گوجرہ۔ ״
عینم طاہر صاحب معرفت عبدالحی مقام شیخاں ڈاکخانہ ٹلبری
کوہاٹ۔
الٰہی بخش صاحب گدو پنڈی۔ شکرگڈہ گورداسپور۔
والدہ صاحبزادہ سیف الرحمٰن صاحب بڈہ بیر موضع
باز مدخیل۔ پشاور۔
ہمشیرہ ״ ״ ״ ״
منشی فتح محمد صاحب نائب مدرس۔ صریح۔ تحصیل نکودر جالندھر
اللہ ودہایہ صاحب نمبردار۔ چک ۱۵۱ جینڈ کے لائلپور
غلام نبی صاحب دہرم کوٹ بگہ۔ ضلع گورداسپور۔
محمد ایوب صاحب سیکنڈ ائیر مشن کالج پشاور۔
فقیر محمد صاحب طالب علم جماعت فسٹ مڈل پشاور
شیر افضل صاحب مشن ہاسپٹل پشاور۔

نئی اطالوی انجیل

مسٹر اسٹیڈ رسالہ ریویو آف ریویوز کے ایڈیٹر اطالوی جنگ کے متعلق امن پسند دنیا کے سامنے اپنی اپیل رکھتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جب عیسائی قومیں کسی ہمسایہ علاقہ پر آگ اور تلوار کا حملہ کرتی ہیں تاکہ اُسپر قبضہ کرلیں تو عیسائی گرجے خاموش بیٹھے رہتے ہیں۔ عیسائی گرجے کیوں گونگے ہوگئے۔ کیا عیسائیت مرگئی ہے؟ اگر آج مسیح یورپ میں آوے تو اُسے صلح کے شہزادے مرید کیا ملیں گے +

ایڈیٹر۔ کہیں نہیں ملیگی۔ سچی عیسائیت فی الواقع انجیل کے اصلی اور صحیح نسخوں کی طرح جنمیں کوئی شبہ نہ پڑسکے دنیا سے مفقود ہے کہتے ہیں۔ پُرانی انجیل میں لکھا ہے کہ جو تیری ایک گال پر طمانچہ مارے اس کے آگے دوسری کردے۔ مگر اٹالوی عیسائیوں نے اپنے طریق عمل سے یہ ...

احمدی

جلد اول نمبر ۱۰-۱۱-۱۲ میر قاسم علی صاحب کا رسالہ ماہواری بابت ماہ اکتوبر۔ نومبر۔ دسمبر شائع ہوگیا ہے۔ ابن خزرجو کی اچھی مرمت کی گئی ہے اور اس کی ہرزہ درائیوں کا مزہ مزیدار رنگ میں اُسے چکھایا گیا ہے۔ قیمت فی رسالہ صرف ۲/ جو صاحبان باقاعدہ خریدار نہیں ہیں وہ بھی منگوا کر پڑھیں ✦

ملنے کا پتہ۔ دفتر الحق۔ دہلی ✦

ایک کتبخانہ فروخت ہونا ہے۔

ہمارے پیارے دوست منشی اللہ داد صاحب مرحوم (اللہ تعالیٰ اُنکی مغفرت کرے) کی بیوہ نے برادر مرحوم کا کتب خانہ ہمارے پاس بھیجا ہے تاکہ اُس کو فروخت کرکے روپیہ ان کو بھیج دیا جائے۔ اڑھائی سو کے قریب کتابیں۔ حضرت مسیح موعود کی اکثر کتابیں ہیں ایک نسخہ عسل مصفےٰ مجلد ہے۔ جو للعہ روپے میں دیا جائے گا۔ ازالہ اوہام پُرانے چھاپے کا جو اوّل دفعہ چھپا تھا۔ ہر دو حصہ مجلد بقیمت للعہ روپے دیا جائے گا۔ جن صاحبان کو کتابیں مطلوب ہوں جلد مطلع فرماویں۔ کیونکہ ہر ایک کتاب کا ایک ایک نسخہ ہے ✦

چار یار کی دھوم

محرم کے دنوں میں رافضی لوگ اصحاب رسول کو گالیاں دیتے ہیں۔ لکھنو کے سنّی مسلمانوں نے یہ تجویز کی ہے کہ ان ایام میں پاک اصحاب رسول کی مدح میں اشعار پڑھا کریں۔ اور ان کے مناقب بیان کیا کریں اور اس واسطے انہوں نے مناقب چار یار میں چند نظمیں لکھی ہیں۔ جن میں ایک چار یار کی دھوم ہے جو بقیمت ار فی کتاب محمد بشیر الدین صاحب مہتمم انجمن صدیقیہ ریدرکان محمد حافظ خاں صاحب تاجر کتب چوک لکھنو سے مل سکتی ہے چند اشعار ہدیہ ناظرین ہیں ✦

پھر حضرت عمر کا مبارک ہوا جو دور ؛ دنیا میں نام کو نہ رہا کفر ظلم و جور
شان تمدنی میں ہوا سب کا رنگ اور ؛ سب مومنین آئین کریں خوب کیسی غور
ایران و روم و مصر میں کس کا علم گیا ؛ شہر دمشق و شام میں کس کا قدم گیا

سی حرفی آثارِ مسیح

لاہور کے مشہور شاعر ہدایت اللہ کے نام سے پنجاب کا کونسا علاقہ واقف نہیں۔ انہوں نے یہ سی حرفی لکھی ہے پنجابی زبان میں ایک لطیف نظم ہے قیمت دو پیسہ فی نسخہ

ملنے کا پتہ۔ بدر ایجنسی - قادیان ✦

ایک بے نظیر کتاب

مولوی جلال الدین صاحب مرحوم کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حضور میں جو عشق و محبت حاصل تھی اُس سے حضرت کے پُرانے خدام بخوبی واقف ہیں حضرتؑ جب مجلس میں کسی آیت کا ماسبق یا مابعد دریافت کرتے اور حفاظ کو بھی اس میں ذرا دیر لگتی تو مرحوم کے دل میں یہ جوش پیدا ہوتا کہ ایک ایسی کتاب تخریج الآیات کی طیار کی جاوے۔ جس سے ہر ایک آیت حسب ضرورت فوراً نکل آیا کرے۔ چنانچہ اس کام کو شروع کیا۔ اور تخریج الآیات کے واسطے قرآن مجید کے الفاظ کو بلحاظ حروف تہجی جتنی دفعہ ہر ایک حرف آیا ہو۔ تیرہ سال کی محنت اور جانفشانی سے اس طرح ترتیب دیا۔ کہ نمبر سپارہ۔ رکوع سپارہ۔ نمبر رکوع سورہ نام سورہ و نمبر آیت قرآن کریم کا حوالہ دیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت خلیفۃ المسیح سلمہ اللہ تعالےٰ نے اس بے مثل کتاب کو بہت ہی پسند فرمایا۔ مگر اس کار خیر کے اختتام پر جلدی مرحوم کا بھی خاتمہ بالخیر ہوا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ✦

اب مرحوم کے پس ماندگان کو اس قدر استطاعت نہیں کہ اس بے بہا کتاب کو اپنے خرچ سے شائع کریں اس واسطے بمشورہ حضرت خلیفۃ المسیح مرحوم کے فرزند ارجمند بابو محمد اشرف صاحب ہیڈ کلرک دفتر محاسب صدر انجمن قادیان نے اس کتاب کو شائع کرنے کا ارادہ کیا ہے اور یہ قرار پایا ہے کہ مبلغ تین ہزار روپیہ کے حصص جمع کئے جاویں۔ اور ہر ایک حصہ پانچ روپے کا ہو۔ ہر ایک حصہ دار کتاب کے اُٹھ جانے پر انشاء اللہ تعالےٰ حسب رسد حصص نصف منافع دیا جاوے گا یا جو احباب پسند فرماویں گے کہ وہ اپنے حصص کی کتابیں خرید لیں ان کو کتابیں دیدی جاوینگی۔ اور ہر ایک حصہ دار کو ایک جلد کتاب خریدنی ضروری ہوگی ✦

دو ہزار روپیہ جمع ہونے پر انشاء اللہ تعالےٰ کام شروع کر دینگے۔ روپیہ صدر انجمن کے دفتر میں یا کسی کا منشاء ہو تو خلیفۃ المسیح کے پاس جمع رہے گا۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ جمع خرچ کا حساب باقاعدہ رکھا جاوے گا ✦

مبارک

خدا تعالےٰ نے اپنے فضل سے محمد نور الدین آف گولیکی کو لڑکا عنایت فرمایا۔ اللہ تعالےٰ اسے صالح عمر عنایت فرماوے حضرت نے نام احمد نور رکھا ✦

از ناصر نواب

بخدمت جمیع احباب۔ بعد السلام علیکم و رحمۃ اللہ عرض ہے کہ اس عاجز کے پاس کچھ کتابیں ہیں جو ضعفا کے لئے ہیں بعض احمدی احباب نے ضعفاء کی امداد کے لئے عنایت فرمائی ہیں اور وہ بدر ایجنسی میں ملتی ہیں۔ اور کچھ محمد یمین کتب فروش کی دوکان پر رکھی ہیں۔ جنکی فہرست ذیل میں درج ہوگی نیز عبد الحی عرب کی احمدی پاکٹ بک بھی اس عاجز نے جس قدر باقی تھی ضعفا کے روپے سے خرید لی ہے انجمنوں کے سکرٹری صاحبان و دیگر احمدی احباب وہ بھی دفتر بدر سے طلب فرماویں اور جلد طلب کریں۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے اس پاکٹ کی خریداری کی سفارش فرمائی ہے نیز سفرنامہ ناصر بھی ہنوز پوری فروخت نہیں ہوئی۔ لہذا وہ بھی احباب طلب فرماویں۔ ہماری کتابیں ہماری ذات کی نہیں ہیں۔ اللہ تعالےٰ کا مال ہیں اور اس کے ضعیف بندوں کے حصے کے لئے ہیں گویا خریداری کتب نہیں ہے۔ بلکہ ضعفاء قادیان کی اعانت ہے۔ اس لئے اس عرض کو گوش ہوش سے سُنیں۔ اور ان کتب کو منگا کر ثواب حاصل کریں اور اس بدلے بابا کی دُعا مفت میں لیں وما علینا الا البلاغ ✦ اللہ تعالےٰ تمہارے دلوں اور ہاتھوں کو اس کام کے لئے کھولے۔ اور جو تڑپ مجھے قادیان کے ضعفاء کے لئے ہے وہ آپ صاحبوں کو بھی عطا فرماوے آمین ✦

سفرنامہ ناصر پنجاب ۳/ سفرنامہ ناصر ہندوستان ۳/
تحفۃ العرب ۳/ دعوۃ الحق " ۱/
شہدی کی اشد ہی ۵/ گلدستہ حمد " ۱/
عربی بول چال ۲/ احمدی پاکٹ بک ۴/

مفصلہ ذیل کتب کی قیمت ۱۵ جنوری تک نصف کردیگئی ہے

	اصلی	رعایتی		اصلی	رعایتی
اربعین اردو	۵/	۲/	اعجاز الحنفیٰ	۵/	۲/
مکتوبات احمدیہ	۸/	۴/	موعظۃ الحسنیٰ	۲/	۱/
سلک مروارید حصہ اول	۴/	۲/	سلک مروارید حصہ دوم	۴/	۲/
تفسیر القرآن پارہ ۲۷	۱۶/	۸/	تفسیر القرآن پارہ ۲۸	۱۶/	"
" پارہ ۲۹	۱۶/	۸/			
مجربات نور الدین حصہ اوّل	۱۰/	۵/	مجربات نور الدین حصہ دوم	۱۰/	۵/

ملنے کا پتہ۔ بدر ایجنسی۔ قادیان ✦

اخبارِ عالم پر ایک نظر

جنگ طرابلس کے متعلق نہ کوئی خبر اٹلی کے راستہ سے آتی ہے اور نہ قسطنطنیہ سے۔ مصر کی خبریں بہت مبالغہ آمیز ترکون کے حق میں ہوتی ہین اور قابل اعتبار نہین۔ بہرحال ساحل طرابلس پر چند میل اندر تک اٹلی کا قبضہ ضرور ہے۔ اندرون ترک اور عرب پہیلے ہوئے ہین تھوڑی بہت مٹ بھیڑ ہوتی رہتی ہے + **زنجبار** کے سلمانون مین بہی اٹلی کے خلاف جوش پہیلا ہوا ہے + **چین** مین کئی جگہ جمہوری سلطنت کا اعلان ہو گیا ہے۔ خاندان شاہی بہت کچھ نرمی اختیار کرتا ہے مگر صفائی شکل نظر آتی ہے + **ایران** مین روس سخت ظالمانہ طریق سے مردون عورتون اور بچون کو قتل کر رہا ہے فرعون نے یہودیون کو سزا دی ہتی جس کا قرآن مین ذکر ہے۔ مگر وہ مردون کو مارتا تھا عورتون کو زندہ رہنے دیتا تہا۔ ہمارے زمانہ میں مسلمانون پر ایسا عذاب شدید ہے۔ کہ عورتین بہی ذبح کی جاتی ہین سینکڑون ایرانی تہ تیغ ہو چکے ہین ایرانی پارلیمنٹ بالکل بے دست و پا رہ گئی اور روس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ جنوبی ایران مین انگریزی سپاہ پر بعض ایرانیون نے حملہ کیا ہے اسواسطے تعجب نہین کہ اب انگریزی فوج بہی روانہ کی جائے گی + ہندوستان کے مسلمان جابجا جلسے کر کے اپنی گورنمنٹ کو اٹلی اور روس کے مظالم کے مقابلہ میں **امداد** کے واسطے تارین دے رہے ہین مگر جب قہر الٰہی خود ان کی شامت اعمال سے نازل ہو رہا ہے۔ تو گورنمنٹ کیا کرے گی + ایک صاحب **دہلی اسلامیہ کالج** کی ضرورت ظاہر کرتے ہین بات تو معقول ہے۔ قیصر معظم نے **اجمیر شریف** کی بہی سیر کی اور دیوان درگاہ کو ۱۵۰۰ نذرانہ دیا + ہمعصر **نور افشان** بدر کے مضامین کو یسوع کے حق مین گندے اور سخت بتلاتا ہے مگر اُسے یاد ہے کہ وہ ہمارے سردار فخر عالم رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حق مین کس قدر گندہ دہانی کیا کرتا ہے۔ کاش! نور افشاں اپنی آنکھ کے شہتیر کو دیکھتا اور ناپاک مضامین لکھ کر مسلمانون کے جذبات کو جوش مین لانے کی کوشش نہ کرتا۔ ہم تو جو کچھ **لکھتے** ہین یورپ کے یسوعی محققین کی عبارتون کی نقل ہوتی ہے۔ اور آپ تو ناپ تناپ ہمارے پیارے رسُول کے حق مین بکواس کہتے رہتے ہین شرم کرو + **نیپال** کے مہاراجہ نے قیصر اعظم کے وہاں جانے سے قبل وفات پائی۔ دیانند کالج کے لالہ **ہنسراج** پرنسپلی سے مستعفی ہوئے + امریکہ کے اخبار نیویارک ٹائمز کے مالکان نے یہ تجربہ کیا ہے کہ تمام دنیا کے گرد اگرد تار کتنے عرصہ مین پہر کر اپنی روانگی کی جگہ پر آجاتی ہے چنانچہ ایک تار نو الفاظ کی نیویارک ٹائمز کے دفتر سے ارسال کی گئی۔ جو کہ براستہ ہانولولو۔ منیلا۔ ہانگ کانگ۔ سنگاپور۔ بمبئی۔ سویز۔ جبرالٹر۔ فیال اور مس سے ہوتی ہوئی پہر نیویارک مین آ پہونچی۔ تار نے دنیا کا کل **چکر** ایک سو چھپن منٹ مین طے کیا گویا کل دنیا مین پیغام ۳ گھنٹے کے اندر پہونچ سکتا ہے۔ اب دیس اور پردیس کی کوئی خاص جگہ نہیں ہے + مہاراجہ صاحب کشمیر نے وہ منقش خوبصورت لکڑی کا **پھاٹک** جو کشمیر کیمپ کے دروازہ پر لگا ہوا تہا۔ حضور شہنشاہ معظم کے نذر کر دیا ہے اور حضور شہنشاہ معظم نے نذر قبول فرما کر اس کو لنڈن بھیجنے کا حکم دیا ہے + **دہلی** مین جدید پایہ تخت کے لئے قریب سوا لاکھ ایکڑ اراضی کا رقبہ حاصل کرنا منظور ہے پایہ تخت دہلی کا ایکٹ پارلیمنٹ بہت جلدی پاس کرین گے نومبر سنہ ۱۹۱۲ء سے گورنمنٹ کا قیام ہوگا + اخبار ستیہ دھرم قیصر ہند کی خدمت مین درخواست کرتا ہے کہ مہاراج جارج یہیں رہو۔ **خیالی مورتون** سے ہم کو فائدہ نہین ہو سکتا۔ معلوم نہین خیالی مورتون سے کون لوگ مراد ہین + اخبار جھنگ سیال مین ایک ہندو لیڈی کا مضمون **پردے** کی خرابیون پر چھپا ہے۔ ہندوؤن کے ہان پہلے ہی کونسا پردہ ہے۔ جو معزز لیڈی کو یہ تکلیف اٹھانی پڑی + اخبار اہل فقہ کا خیال ہے کہ مولوی ثناء اللہ صاحب **دعویٰ نبوۃ** کی دھن مین ہین۔ اس پر مولوی صاحب کی کتب سے کچھ حوالہ بہی دیا گیا مگر ہمارے خیال مین مولوی صاحب ایسے آدمی نہین ہین گو وہ سلسلہ حقہ کے سخت دشمن ہین۔ ہر طرح لوگون کو دہوکہ دینے کی کوشش کرتے رہتے ہین مگر وہ محض مجنون نہیں ہین چنانچہ بنگال والی **پیشگوئی کا** ملک کے زمانہ مین ہی پورا ہونا انہون نے تسلیم کر لیا ہے + **مہاراجہ بڑودہ** پر ولایت مین نالش ہوئی ہے کہ انھون نے کسی میڈم ... ... کیا + لاہور کو ڈبی بازار مین ریلوے والون نے **ٹکٹ گھر** کھولا خوب کیا مسلمان کثرت سے راجپوت ہین کیون ایک **مسلمان راجپوت اخبار** نہین نکلنا چاہیئے؟ ہماری رائے مین ضروری ہے + جہاز کا **ملازم راجہ بن گیا**۔ مسٹر جان بوئیس جو آجکل ولایت مین آیا ہوا ہے ایک وقت مین وہان کا غریب انگریز تہا مگر آجکل ایک علاقہ کا راجہ ہے۔ اور ایک قوم پر حکومت کرتا ہے اس کی بہت سی جائداد ہے کہا جاتا ہے کہ مسٹر جان بوئیس پہلے جہاز مین معمولی ملازم تہا ایک دفعہ وہ جہاز پر افریقہ کیطرف گیا یوگنڈا (افریقہ) پہنچنے پر اس کو معلوم ہوا کہ یہان سے کچھ فاصلہ پر چند وحشی اقوام کا علاقہ ہے اس کو بتایا گیا کہ وہ لوگ بڑے ظالم ہین۔ مگر اس نے یہ نیت کر لی کہ وہان ضرور جاؤن گا اور ان کی خبر لاؤنگا۔ اس نے وہان سے کئی قسم کی نئی چیزین خرید کر لین اور کشتی پر سوار ہو کر اس طرف کو چلا اور کسی نے بہی اس کا ساتھ دینا منظور نہ کیا۔ لوگون کا خیال تھا کہ وہ جان بوجھ کر موت کے منہ مین جاتا ہے کیونکہ وحشی لوگ انسان کو مار کر کہا جانے سے بہی دریغ نہیں کرتے مگر اس نے مصمم ارادہ کر لیا تہا اسلئے کوئی خوف اسکو اپنے ارادہ سے باز نہ رکھ سکا۔ آخر سفر کرتا ہوا ان وحشی لوگون کے گمنامی علاقہ مین پہونچا۔ ناؤ پر ایک آدمی کو سدراہ دیکھا۔ انھون نے اسکے مار ڈالنے کی ٹہانی۔ مگر اس نے انکو قسم قسم کے تحفے دکھا کر اشارہ کیا کہ یہ مین تمہارے لئے لایا ہون۔ اسطرح چالاکی سے انکو اسوقت ٹالا۔ پہر انکو فونوگراف بجا کر سنانا شروع کیا۔ وحشی تو اپنے توہمات کے بموجب اس کو جنون وغیرہ کا عامل خیال کر کے اس سے ڈرنے اور اس کی عزت کرنے لگے۔ تھوڑے دن گزرنے پائے تہے کہ اس قوم کی ہمسایہ قومون سے جنگ چھڑ گئی اس جنگ مین مسٹر جان بوئیس نے جدید اسلحہ سے دشمنون پر فتح پائی اس سے اس کی عزت اور بہی بڑہی اور پہی جان بوئیس اس قوم اور اس دیش کا راجہ بن گیا اُسنے راجہ بنتے ہی اس علاقہ کی خام پیداوار باہر بھیجنے کا انتظام کیا اور اسطرح خزانہ مین کافی روپیہ جمع کر لیا وہ اسوقت پانچ لاکھ آدمیون کا بادشاہ ہے اور بے شمار دولت کا مالک ہے +

بھوپال مین سخت طاعون۔ عرصہ چھ ماہ سے طاعون نے بھوپال کو صاف کر دیا ہے ایسا طاعون کسی تواریخ مین نہین دیکھا گیا۔ بھوپال کی آبادی ۵۵ ہزار ہے اس مین سے ابتک ۱۵ ہزار آدمی فوت ہو گئے۔ الامان والحفیظ۔ حضور نواب ولیعہد صاحب نے بڑے رحم اور انتظام سے کام لیا ورنہ گہرون مین مُردے سڑ جاتے باشندگان شہر چھوڑ کر گاؤن مین بہاگ رہے ہین۔ لیکن وہان بہی طاعون پھیل گیا۔ پروردگار اپنے عاجز بندون پر رحم فرما کر اس سے نجات بخشے + یہ معلوم کر کے طمانیت بخش و مسرت انگیز ہے کہ روپے مین ایک **ناگوار تصویر** کا جو اشتباہ بعض نادان لوگون نے کیا تہا۔ اس پر مستند حلقون مین پورا نوٹس لیا گیا اور میلیون نئے سکہ کے روپیوں کو میگنیفائنگ گلاس (خوردبین) کے دیکھنے پر یہ امر بخوبی پایۂ ثبوت کو پہنچ گیا کہ جس چیز پر بعض توہم پرست اشخاص ناگوار تصویر کا شبہ ظاہر کرتے تہے وہ حقیقت مین ہاتہی کی تصویر ہے۔ جو ہندوستان کی رعایا سے بنائی گئی ہے اور اس مین ہاتہی کی سونڈ۔ دُم اور تمام اعضا صاف نظر آتے ہین پس ان تمام اشخاص کو جنھین اس اشتباہ نے ایک قسم کی تشویش مین مبتلا کر رکھا تہا اب بخوبی مطمئن ہو جانا چاہیئے اور اس کا پختہ یقین رکھنا چاہیئے کہ برٹش جیسی عادل و مہربان گورنمنٹ کسی ایسی بات کو ایک لمحہ کے لئے بہی روا نہیں رکھ سکتی جس مین کسی فرقہ رعایا کی دل آزاری متصور ہو + رسالہ **النجم**۔ پہنچا۔ تبادلہ بخوشی منظور ہے لیکن مباحثہ کے متعلق جو تجویز ایڈیٹر صاحب النجم تحریر فرماتے ہین کہ سلسلہ احمدیت کے متعلق ایک مباحثہ النجم مین شائع ہو اور اس کے سوال و جواب بدر مین بہی چھپتے رہین اس کے ساتھ ہمیں اتفاق نہین۔ ناظرین بدر اس قسم کے بہت سے مباحثات دیکھ اور سُن چکے ہین اور موجودہ ضروریات کے لحاظ سے بدر کے کالمون مین اتنی گنجائش ہی نہین۔ ہان النجم کے جن پرچون مین مباحثات شائع ہوتے رہینگے ہم ان کا اعلان کر دیا کرین گے اور جو شائقین ہون گے وہ خود النجم منگوا لیا کرین گے + اخبار اہل فقہ میں **مسلمانون کی موجودہ حالت** کے متعلق لکھا ہے یہ ضلالت۔ بطالت۔ ضد۔ تعصب۔ کذب۔ افترا۔ نقض عہد۔ بغض۔ کینہ۔ عداوت۔ حسد۔ غیظ۔ غضب۔ بخل۔ امساک۔ جبر۔ تعدی۔ تحکم۔ تکبر۔ غرور۔ نخوۃ۔ اسراف۔ تساہل۔ تغافل۔ بے غیرتی۔ بے ہمتی۔ سب و شتم۔ استحقار۔ استخفاف کی سیاہ رات مین ہے یہ سب کچھ درست ہے۔ مگر کیا ایسے وقت میں اسلام مین کسی مصلح کی ضرورت نہین؟ + ۱۵ دسمبر کی ۲۶ تاریخ کو چھبیسوین **انڈین نیشنل کانگریس** کا اجلاس کلکتہ مین بڑی رونق اور دہوم دہام سے منعقد ہوا۔ پنڈت بشن نارائن صاحب در پریسیڈنٹ کا استقبال دلی تپاک کے ساتھ کیا گیا تقسیم بنگال کی ترمیم کے لئے گورنمنٹ کا شکریہ ادا کیا گیا۔ مسٹر **تلک** کی رہائی کی خبر جو مشہور ہوئی تہی وہ غلط نکلی +

نظم

حضرت میر ناصر نواب صاحب کی جو جلسہ پر پڑھی گئی

کیا من حسین ہے وہ دلستان ہمارا
تعریف کیا کریں ہم کیا ہے دہاں ہمارا

ہر مہربان سے بہتر ہے مہربان ہمارا
ہے اس کی حمد گاتا خورد و کلاں ہمارا

کیا شان ہے ہماری کتنی ہماری عزت
وہ سائبان عالم ہے سائباں ہمارا

گردش سے آسمان کی کیا فکر ہے عزیزو
ہے آسمان کا مالک جب مہرباں ہمارا

ہم اُسکے گھر میں رہتے وہ ہے ہمارے دلمیں
ہم میہمان ہیں اُس کے وہ میہماں ہمارا

گر پڑتے ہیں صنم بھی سجدہ میں اسکے آگے
دیتا ہے جب موذن اُٹھ کر اذاں ہمارا

باز آ شرارتوں سے اے نفس دوں سنبھل جا
نزدیک ہے ہمارے وہ رازداں ہمارا

پوشیدہ کچھ نہیں ہے اس غیب داں سے ہرگز
جو ہے عیاں ہمارا یا ہے نہاں ۔ ہمارا

ہر احمدی پہ اس کے بے انتہا کرم ہیں
فرقہ نہیں ہے ہرگز یہ رائگاں ہمارا

داخل ہو اس میں آکر تا ہو امان تم کو
ہر وقت ہے کشادہ دارالاماں ہمارا

یہ شہر قادیان کا کیوں کر نہ ہو منوّر
جب نورِ دین یارو ہے حکمراں ہمارا

کوشش کرو عزیزو قسمت کے پھل ملینگے
ہوگا ذلیل و رسوا ہر بدگماں ہمارا

حاسد تباہ ہونگے دشمن ذلیل و خستہ
اب دن بدن بڑھے گا یہ خانداں ہمارا

دشمن کا وار سہکر یارو نہ تنگ ہونا
دُکھ چند روز کے ہیں ہے امتحاں ہمارا

یہ پیر اور مُلّا ہوجائیں گے فقیر دا
دل سے ادب کرینگے شاہِ جہاں ہمارا

ہوگی ہماری عزت اور دشمنوں کی ذلّت
سارے جہاں میں ہوگا سکّہ رواں ہمارا

ہم ہوں گے سب پہ غالب برآئیں گے مطالب
یہ دے گیا ہے مژدہ مژدہ رساں ہمارا

ہم دیں گے جب کہ لکچر سب ہونگے مثل تصویر
مبہوت ہوں گے سُن کر دشمن بیان ہمارا

تقسیم ہم کرینگے ہر اک طرح کی نعمت
کھُلا رہے گا ہر دم دسترخواں ہمارا

دشمن جلیں گے دل میں دب جائینگے وہ کل میں
حد سے زیادہ ہوگا جب عزّ و شاں ہمارا

فضل خدا سے ناصر ہوگی ہماری نصرت
حامی ہمارا ہوگا بس مدح خواں ہمارا

باقی نہیں ہے کوئی اب قدرداں ہمارا
ہم سے خفا ہوا ہے وہ جانِ جاں ہمارا

تیرِ قضا نے مارا باقی نہیں سہارا
قد ہو گیا ہے غم سے مثل کماں ہمارا

گھوڑا رہا نہ ہاتھی سنگی رہا نہ ساتھی
اب بن گیا جولاہا ہر ایک خاں ہمارا

ہر پیر کر رہا ہے شیطان کی نیابت
ہر مولوی بنا ہے گندہ دہاں ہمارا

پھولوں کو روندتا ہے پیروں میں اپنے مالی
پیڑوں کو کاٹتا ہے ہر باغباں ہمارا

صوبے ہوئے ہیں سرکش تحصیلدار راشی
غافل ہے مملکت سے ہر حکمراں ہمارا

دوزخ کی طرح ہیں اب چنگاریاں نکلتیں
تھا باغ اے پہلے مثل جناں ہمارا

آیا ہے ہم پہ یارو ادبار کا زمانہ
ناکام ہو گیا ہے ہر کامراں ہمارا

آئی ہے ہم میں سستی جاتی رہی ہے چستی
ہے پیر سے بھی بدتر ہر اک جواں ہمارا

شاید کہ مر گیا ہے یا کوچ کر گیا ہے
مشغول خواب ہے یا بخت جواں ہمارا

قسمت نے مُنہ کو پھیرا ادبار نے ہے گھیرا
اقبال چھپ گیا ہے یارب کہاں ہمارا

کیا جانے دم زدن ہے جز صبر کیا ہے چارہ
دے غیر کو حکومت جب حکمراں ہمارا

تھے پاسبانِ عالم ہم بھی کبھی کہاں ہیں
خشنود ہم سے تھا جب وہ پاسباں ۔ ہمارا

کرنے لگے شرارت بڑھنے لگیں خطائیں
قہر و غضب میں آیا وہ مہرباں ہمارا

جس کی چمک سے سب کی ہوتی تھی آنکھ خیرہ
اقبال کا وہ سُورج اب ہے نہاں ہمارا

آزاد ہو گئے ہم برباد ہو گئے ہم
اب کُفر ہو گیا ہے بالکل عیاں ہمارا

کیا مار پڑ گئی ہے پھٹکار پڑ گئی ہے
اب نغمہ خوان ہمارا ہے نوحہ خواں ہمارا

یہ چور اور ڈاکو کیوں کر نہ ہم کو لوٹیں
غفلت میں سو رہا ہے ہر پاسباں ہمارا

کاہل وجود ہیں ہم ۔ اہل نمود ہیں ہم
کل جائداد کھوئی ہے لامکاں ۔ ہمارا

مردود ہو گئے ہیں ۔ محدود ہو گئے ہیں
اب جھیل بن گیا ہے آبِ رواں ہمارا

ناصر خوشی سے ہنس تو اور قادیاں میں بس تو
رونا نہ جائیگا بس یہ رائگاں ہمارا

پھر مہربان ہوا ہے وہ مہرباں ہمارا
بیدار پھر ہوا ہے بختِ جواں ۔ ہمارا

نعرے خوشی کے مارو اے میرے دوستو تم
پہونچا خدا کے در تک آہ و فغاں ہمارا

عیسیٰ مسیح آئے قرآن ساتھ لائے
پہونچا یقین کی حد تک جو تھا گماں ہمارا }

مہدی جہان آیا اور نور ساتھ لایا
اب نوحہ خواں ہمارا ہے نغمہ خواں ہمارا

منظور اس کو کر لو سینہ میں نور بھر لو
اُسکے طفیل ہوگا پھر عزّ و شاں ہمارا

توبہ کی دل میں ٹھانو تم میری بات مانو
سایہ میں اسکے آؤ ہے سائباں ہمارا

دجّال ڈر رہا ہے ڈر سے وہ مر رہا ہے
اقبال ہو گیا ہے ایسا عیاں ہمارا

حکمت کی ہے لڑائی موقوف ہاتھا پائی
غالب ہے دشمنوں پر ہر ناتواں ہمارا

ہے رحم آنے والا اور قہر جانے والا
مفتوح اب تو سمجھو سارا جہاں ہمارا

آوے گی ہم پہ رحمت کل دور ہوگی زحمت
ہوویگا کل زمانہ اب مدح خواں ہمارا

کر شکر اس کا ناصر گو ہے زبان قاصر
نامہرباں نہ ہووے تا مہرباں ہمارا

ہم اس کے ہیں فدائی ۔ وہ جانِ جاں ہمارا
وہ جانِ جان ہمارا وہ دلستاں ہمارا

انعام و فضل اس کے بے انتہا ہیں ہم پر
محو اُسنے ہے بنایا یہ عزّ و شاں ہمارا

مخلوق جس قدر ہے خادم ہے سب ہماری
کیا ہے زمیں ہماری ہے آسماں ہمارا

سارے خزانے اپنے بخشے ہیں اُسنے ہمکو
کیسا سخی ہے یارو روزی رساں ہمارا

ہیں فرش میں ہمارے لاکھوں خزانے مخفی
قارون بہرا بنایا یہ سائباں ہمارا

جو کچھ دیا ہے اس نے ہے بے نظیر بیشک
بیفائدہ ہے سارا ۔ شور و فغاں ہمارا

گن سکتے ہم نہیں ہیں سب اس کی نعمتوں کو
حد سے کیا ہے افزوں اُس نے مکاں ہمارا

کرتے ہیں ہم کو سجدہ اللہ کے فرشتے
یہ قرب ہے ہمارا یہ عزّ و شاں ہمارا

ہر چیز ہے مہیا ہر بات ہے میسّر
جو ہے چمن جہاں میں ہے گلستاں ہمارا

ہم ہر گھڑی ہیں لیتے ہر دم وہ ہمکو دیتا
کھاتا ہے بس اُسی کا کل خانداں ہمارا

کس مُنہ سے حمد اُس کی ناصر ادا کریں ہم
جھوٹی زبان ہماری گندہ دہاں ہمارا

فہرست مبائعین

(نو مریدین جنہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح کے ہاتھ پر بیعت کی)

میاں عمر الدین نظام الدین۔ نوارانوالی۔ ڈاکخانہ سترہ سیالکوٹ
ماسٹر محمد سعد اللہ صاحب معرفت منشی ظفر حسن صاحب ہیڈ کنسٹیبل جیل برنالہ
والدہ محمد ابراہیم صاحب نفالوزی
حمید علیصاحب ولد فضل الٰہی صاحب میانوالی۔ سترہ سیالکوٹ
ڈاکٹر جلال الدین صاحب پرائیویٹ پریکٹیشنر
منشی برکت علی صاحب محرر کمیٹی
شیخ غلام محی الدین صاحب دوکاندار بساطی
شیخ تاجدین صاحب دوکاندار بساطی
(گوجرانوالہ)
شیخ جلال دین صاحب چوہٹہ بھگت۔ کوچہ ککھڑو سازاں۔ لاہور
سید احمد صاحب قاضی قصبہ اتچمن۔ علاقہ انگریزی۔ حیدرآباد دکن
محمد علیصاحب گجوچک۔ ڈاکخانہ گکھڑ۔ تحصیل گوجرانوالہ
مراد علیصاحب " " "
رحمت علی صاحب " " "
مساۃ اللہ جوائی صاحبہ " " "
چوہدری قدر داد صاحب چک ۵۲ نہر جہلم
حسن علیخاں صاحب ولد محمد حیات خاں صاحب شاہجہانپور۔
رستم علیخاں صاحب فرزند "
مساۃ کریم بی بی صاحبہ . . . .
اہلیہ نواب خاں صاحب ہوشیار پور۔
چوہدری فتح خاں صاحب نمبردار چک ۴۸ جنوبی
چوہدری صوبہ خاں صاحب آبادکار۔ تحصیل سرگودہ
چوہدری بہاول بخش صاحب ضلع شاہ پور۔
چوہدری نبی بخش صاحب آبادکار "
" محمد خاں صاحب "
" خوشی محمد صاحب "
" سردار خاں صاحب "
رحمت اللہ خاں صاحب "
خدا بخش صاحب معہ ہمشیرہ و اہلیہ
غلام محمد صاحب
علی محمد صاحب
(رعیہ سیالکوٹ)
گوہر محمد صاحب جھنگ مگھیانہ دفتر آبدہنوا
غلام نبی صاحب پٹواری رعیہ۔ سیالکوٹ

المخطبہ

(۱) ہمارے ایک احمدی بھائی عمر چالیس سال ملازم سرکار بمشاہرہ مبلغ ایک سو پچیس روپیہ ماہوار کی پہلی بیوی فوت ہوگئی ہے اور دوسرے نکاح کے خواہشمند ہیں۔ مزید حالات ایڈیٹر بدر سے معلوم ہوسکتے ہیں +

(۲) ایک شریف خاندان غیر احمدی ایک دختر نابینا کنواری کا عمر ۱۵ سال کا احمدی جماعت میں نکاح کرنا چاہتا ہے اگر کوئی صاحب خواہشمند ہوں تو ایڈیٹر بدر سے خط و کتابت کریں۔ باشندگان میرٹھ۔ دہلی۔ مظفرگڑھ سہارنپور وغیرہ کو ترجیح دی جاوے گی +

(۳) ایک غیر احمدی احمدیوں کے اتقاء پابند صوم و صلوٰۃ ہمدردی وغیرہ کے معترف ہوکر اپنی لڑکی کا جسکی عمر ۲۳ سال۔ گندم رنگ۔ جسم اور قد درمیانہ۔ ظاہری ہر ایک عیب سے پاک۔ قرآن شریف اور اردو خواندہ۔ مطیع و فرمانبردار۔ پخت و پز۔ قطع و برید و دوخت سے واقف ہے احمدی جماعت میں شریف خاندان کے ایک ایسے شخص سے رشتہ کرنا چاہتا ہے جس کی عمر بیس سے تیس برس ہو۔ اوّل تو انٹرنس ورنہ انگریزی مڈل تک تعلیم ہو۔ کم از کم بیس روپے ماہوار کا ملازم ہو یا بیس روپے ماہوار کی جائداد کی آمدنی یا اور کوئی ذریعہ بیس روپے ماہوار کی آمدنی کا ہو اضلاع میرٹھ۔ دہلی۔ مظفرگڑھ۔ سہارنپور کے باشندگان کو ترجیح ہوگی۔ خط و کتابت معرفت ایڈیٹر بدر ہو۔ درخواست کے ہمراہ ۲/ کے ٹکٹ آنے چاہئیں +

(۴) ایک احمدی دوست نوجوان عمر ۲۱ سال قوم زمیندار وڑائچ ساکن رابحیکے۔ ضلع گجرات جو نہایت ہی صالح خلیق اور شریف آدمی ہیں اور جنکی علاوہ زمینداری آمد کے ۱۹ روپے ماہوار تنخواہ ہے کسی زمیندار احمدی کے ہاں نکاح کرنا چاہتے ہیں۔ جو صاحب پسند فرماویں۔ دفتر بدر میں اطلاع دیں +

(۵) ہمارے ایک معزز شریف آسودہ حال نوجوان دوست شرعی ضروریات کے سبب دوسرا نکاح کرنا چاہتے ہیں خط و کتابت معرفت ایڈیٹر بدر ہو +

(۶) ایک احمدی نوجوان۔ غریب الطبع۔ قوم کا ارائیں ضلع گجرات کا باشندہ ہے۔ عمر بیس سال۔ تنخواہ سترہ روپے ماہوار بوعدہ ایک روپیہ سالانہ ترقی مستقل سرکاری ملازم نکاح کا خواہاں ہے۔ اہل حاجت سید غلام حسین صاحب وٹرنری اسسٹنٹ حصار سے خط و کتابت کریں +

(۷) ہمارا ایک بھائی جو نیک منکسر المزاج دیندار ہے عمر ۱۸ سال۔ خواندہ۔ اصل وطن ضلع جہلم۔ اس کے لئے ایک رشتہ کی ضرورت ہے مفصلہ ذیل پتہ پر خط و کتابت ہو +
محمد امین۔ فضل کریم سکالج سٹریٹ کلکتہ

(۸) ایک ککے زئی شریف لڑکی عمر ۱۷ سال کے واسطے جو [illegible] کے قریب ہے ایک شریف خواندہ نوجوان احمدی کی ضرورت ہے خط و کتابت معرفت ایڈیٹر بدر ہو۔ خط کے ساتھ جواب کے ٹکٹ آنے چاہئیں +

(۹) ایک احمدی۔ نیک طینت۔ حافظ قرآن۔ عالم شخص [illegible] آنکھوں سے نابینا حافظ محمد حسین صاحب لائق شخص ہیں [illegible] احباب کی خدمت میں ملتمس ہیں۔ کوئی نابینا عورت ہو یا [illegible] کوئی نقص ہو جسکے باعث بینا انسان کرنا ہوا کراہت [illegible] لیکن متعدی امراض سے بری ہو نکاح کے خواہشمند ہیں [illegible] احباب توجہ فرماویں۔ خواہ احمدی ہو یا غیر احمدی + خط و کتابت معرفت محمد یامین تاجر کتب قادیان ہو +

(۱۰) ہمارے ایک معزز احمدی دوست جو بنگال میں ملازم [illegible] پر ممتاز ہیں۔ اپنی ہمشیرہ عمر سولہ سال نوشت و خواند سے ماہر و بصفات حسنہ موصوف کے واسطے ایک ایسا رشتہ چاہتے ہیں [illegible] جو کم از کم انڈر گریجوایٹ ہو اور پچاس روپے ماہوار سے زائد آمد رکھتا ہو۔ عرضداشتیں معرفت ایڈیٹر بدر ہمراہ ۲/ کے ٹکٹ آنی چاہئیں +

اطلاع یہ اخبار ۱۶ صفحہ پر چھپتا ہے مگر اس پرچہ کے ساتھ درس ضمیمہ نہیں چھپ سکا۔ ایڈیٹر

(بدر پریس قادیان)

صحیفہ آصفیہ۔ اُردو۔ تحفہ نظام دکن بالقابہ کے لئے تبلیغ ... ۳ ر

شہادۃ فرقان۔ ابراہیم سیالکوٹی کی شہادۃ القرآن حصہ اول کا جواب۔ ۲ ر

رویاء صالحہ۔ مسیح موعود کے لئے جو نشانات ضروری ہیں۔ ان کا ذکر۔ ۴ ر

البرہان الصریح۔ مسیح موعود کی صداقت میں۔ معہ حوالجات۔ ۲ ر

[illegible] ۔ روزوں کے متعلق تمام احکام اور ان کی فلاسفی۔ ۱ ر

[illegible] ۔ مرزا حیرت دہلوی کے اعتراضوں کا جواب۔ ۴ ر

سرّ الشہادتین کمل بلا ٹائیٹل۔ مولٰنا مولوی سید محمد احسن صاحب کی تصنیف مولوی عبداللطیف شہید مرحوم کے واقعات کی پیشگوئی سورہ یاسین سے۔ ۱ ر

[illegible] ۔ لیکچر خواجہ کمال الدین صاحب ... ۸ ر

[illegible] المکتوم۔ تورات و انجیل سے سلسلہ عالیہ احمدیہ کی صداقت میں۔ ۶ ر

تعلیم المہدی۔ مرتبہ اکمل صاحب اُردو ... ۱۰ ر

نور القرآن۔ حصہ اول۔ ردّ عیسائی و آریہ ... ۲ ر

" " " حصہ دوم ... ۴ ر

دینیات کا پہلا رسالہ ... ۱ ر

لیکچر اسلام سیالکوٹ اردو (از حضرت مرزا صاحب) ... ۱۰ ر

لیکچر اسلام لاہور " اُردو ... ۱۰ ر

فضل حق۔ (ایک نومسلم کی تقریر مسلمان ہونے پر) ... ۱ ر

راز حقیقت۔ اردو۔ ثبوت قبر حضرت عیسٰی (تصنیف حضرت مسیح موعود) ۱ ر

سناتن دھرم۔ اُردو۔ ردّ آریہ (از حضرت اقدسؑ) ... ۔ ر

الذکر۔ اسمائے الٰہی کی تفسیر ... ۲ ر

اعجاز احمدیہ۔ مباحثہ موضع مُد کا ذکر۔ مولوی ثناء اللہ کی لاف و گزاف کا رد عربی اُردو مترجم ... ۳ ر

الحق لدھیانہ۔ اُردو بحث مابین مولوی محمد حسین بٹالوی از حضرت اقدس لدھیانہ میں ۶ ر

نسیم دعوت اُردو۔ ردّ آریہ از حضرت اقدسؑ ... ۳ ر

الحق دہلی۔ اُردو۔ مباحثہ حضرت اقدسؑ مابین مولوی محمد بشیر بھوپالی۔ ۸ ر

خلافت راشدہ۔ اردو۔ حصہ اول مصنفہ مولوی عبدالکریم صاحب ردّ شیعہ ۸ ر

" " " " حصہ دوم ۴ ر

مواہب الرحمٰن۔ عربی مترجم فارسی۔ نشانات صداقت حضرت اقدسؑ و چند پیشگوئیوں کا پورا ہونا۔ ۴ ر

برکات الدعا۔ اردو۔ حضرت اقدسؑ کی تصنیف دعا کی برکتوں کا ثبوت ... ۱۰ ر

سرمہ چشم آریہ۔ اُردو۔ ہرلی دھر آریہ کا حضرت اقدس سے مباحثہ پرانی تصنیف ۱۲ ر

اوامر و نواہی۔ عبدالحی عرب صاحب اُردو عربی۔ اس کتاب پر حضرت امیر المومنین کی تقریظ ہے ... ۹ ر

کشف الغطاء۔ تصنیف حضرت اقدسؑ اعلٰے حکام کو اپنی نسبت واقفیت کرانا ۲ ر

الہدٰی۔ اخبار المنار کا جواب اور اس کو تحدّی ... ۶ ر

ضرورت امام۔ اُردو حضرت اقدسؑ کی تصنیف مسئلہ امام پر سیر کی بحث ۳ ر

سراج الدین عیسائی کے سوالات کے جواب۔ اُردو۔ ۲ ر

دعوت بوصلی۔ اردو۔ از حضرت اقدسؑ ... [illegible]

نماز مترجم منظوم ... [illegible]

سیرت ابدال۔ عربی۔ روح تصوف از حضرت اقدسؑ۔ مقربین کی علامات ۱ ر

تائید مسیح برہان الصریح۔ تائید سلسلہ میں ... ۲ ر

مسلمانوں کا خدا۔ اُردو ... ۴ ر

مجموعہ آمین۔ اُردو ... [illegible]

آسمانی فیصلہ۔ اُردو ... [illegible]

دعوت ندوہ۔ اُردو۔ ندوۃ العلماء کو تبلیغ ... ۱ ر

ستارہ قیصرہ۔ اردو ... [illegible]

نزول مسیح۔ اُردو ... ۴ ر

اسلامی فلسفہ۔ اُردو ... ۴ ر

قاعدہ مکمل ... [illegible]

رپورٹ جلسہ اعظم۔ اُردو ... ۸ ر

شہادت القرآن۔ اردو۔ حضرت اقدسؑ کے دعوٰی مسیح موعود کا ثبوت قرآن شریف سے ۴ ر

حجۃ الاسلام۔ اُردو حضرت اقدسؑ۔ ردّ عیسائیت میں ... ۱ ر

دافع البلاء۔ اردو۔ طاعون سے بچنے کے طریق ... ۱ ر

سیرۃ مسیح موعود۔ اُردو ... ۸ ر

لغات القرآن۔ عبدالحی عرب صاحب حصہ اول۔ اردو عربی ... [illegible]

" " " حصہ دوم [illegible]

خزینۃ المعارف۔ حصہ اول تفسیر قرآن شریف از حضرت مسیح موعود ۴ ر

" " " حصہ دوم ۸ ر

خطبہ الہامیہ۔ عربی فارسی۔ اردو۔ از حضرت اقدسؑ۔ قربانی کی اصل حقیقت ... [illegible]

ٹیچنگز آف اسلام انگریزی۔ حضرت مسیح موعودؑ کا وہ مضمون جو جلسہ مہوتسو میں پڑھا گیا اور سب مضامین پر غالب رہا ۴ ر

مجموعہ عربی نظم۔ حضرت مسیح موعودؑ ... ۶ ر

ملنے کا پتہ — بدر ایجنسی۔ قادیان ضلع گورداسپور

لقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسری بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصا

BADR QADIAN

بدر

قادیان ضلع گورداسپور

عام قیمت پیشگی عالہ
بہ ضمیمہ درس قرآن مجید

الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ مرزا غلام احمد

Reg. No. L. CCLXXXVIII

شیخ و وقت مہدی ہم مجدد بر سر این صد

پیشگی چار روپے

معہ ضمیمہ درس قرآن مجید

۱۱ صفر ۱۳۳۰ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق یکم فروری ۱۹۱۲ء مطابق ۱۹ ماگھ سمت ۱۹۶۸

جلد ۱۱

نمبر ۱۸ و ۱۹

بھائیو اگر قادیان آؤ گے تم

ایڈیٹر و مینیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ

نور دین مصطفےٰ پاؤ گے تم

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا

قابل توجہ مبایعین مخلصین

حضرت اقدس مغفور مرحوم مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ضمیمہ متعلقہ رسالہ الوصیت صفحہ ۲۵ و ۲۶ مین بیعت کنندوں کو وصیت کے لئے بڑا تاکیدی حکم ارقام فرماتے ہیں ہر بیعت کرنے والا جو کچھ جائداد منقولہ یا غیر منقولہ رکھتا ہے۔ کم سے کم اس کے دسویں حصہ کی تعمیلاً وصیت ضروری کر دے۔ لہذا ذیل میں اصل حکم بغرض یاد دہانی درج کیا جاتا ہے بغور پڑھ لین اور تعمیل کریں۔

الم احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا امنا وھم لا یفتنون۔ یاد رہے کہ خدائے تعالیٰ کے کام ہیں وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ بلاشبہ اس نے ارادہ کیا ہے کہ اس انتظام سے منافق اور مومن میں تمیز کرے اور ہم خود محسوس کرتے ہیں۔ کہ جو لوگ اس الٰہی انتظام پر اطلاع پاکر بلا توقف اس فکر میں پڑے ہین کہ دسواں حصہ کل جائداد کا خدا کی راہ مین دین بلکہ اس سے بھی زیادہ اپنا جوش دکھلاتے ہیں وہ اپنی ایمانداری پر مُہر لگا دیتے ہین اور یہ امتحان تو کچھ بھی چیز نہیں۔ صحابہ کا امتحان جانون کے مطالبہ پر کیا گیا اور انھون نے اپنے سر خدا کی راہ مین دئے خدائے تعالیٰ نے ہر ایک زمانہ میں امتحان کی بنا ڈالی ہے تاکہ خبیث اور طیّب مین فرق کرکے دکھلاوے اس لئے اس نے اب بھی ایسا ہی کیا۔ اس وقت کے امتحان سے بھی اعلےٰ درجہ کے مخلص جنہوں نے درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم کیا ہے۔ دوسرے لوگوں سے ممتاز ہو جاوین گے اور ثابت ہو جاویگا کہ بیعت کا اقرار اہنون نے سچا کرکے دکھلا دیا ہے اور صدق ظاہر کر دیا ہے۔ بے شک یہ انتظام منافقون پر بہت گران گذرے گا اور اس سے انکی پردہ دری ہو گی۔ اور بعد موت وہ مرد ہوں یا عورت اس قبرستان میں ہرگز دفن نہین ہو سکین گے۔ فی قلوبھم مرض فزادھم اللّٰہ مرضاً لیکن اس کام مین سبقت دکھلانے والے راستبازون میں شمار کئے جاوینگے اور ابد تک خدائے تعالیٰ کی ان پر رحمتین ہون گی امیں سچ سچ کہتا ہون جنھون میرے حکم کی تعمیل کی خدا کے نزدیک حقیقی مومن وہی ہیں اور اس کے دفتر مین سابقین اولین لکھے جاوین گے وہ زمانہ قریب ہو کہ ایک منافق جس نے دنیا سے محبت کرکے اس حکم کو ٹال دیا وہ آہ مار کر کہے گا کاش کہ مین تمام جائداد منقولہ کیا اور غیر منقولہ کیا خدا کی راہ مین دیدیتا۔ اور عذاب سے بچ جاتا۔ مین بہت قریب عذاب کی تہین اطلاع دیتا ہون اپنے لئے جلد زاد راہ جلد جمع کرو کہ کام آوے۔ میں یہ نہین چاہتا کہ تم سے کوئی مال لون اور اپنے قبضے مین کر لون بلکہ تم اشاعت دین کے لئے ایک انجمن کے حوالہ اپنا مال کرو گے اور بہشتی زندگی پاؤ گے۔ بہتیرے ایسے ہین کہ وہ دنیا سے محبت کرکے میرے حکم کو ٹال دین گے۔ مگر بہت جلد دنیا سے جدا کئے جائین گے تب آخری وقت میں یہ کہین گے۔ ھٰذا ما وعد الرحمٰن وصدق المرسلون۔ والسّلام علیٰ من اتبع الھدیٰ"

چو کار حیات است کار نہاں ٭ ہماں بہ کہ دل بگسلی زیں مکاں

پیپرمنٹ کی ٹکیاں

ہمارے ایک بھائی نے پیپرمنٹ کی ٹکیون کا کارخانہ کھولا ہے مگر ان ٹکیون کو زیادہ خوش نما اور مفید اور ارزان بنانے کے واسطے وہ اس کام کے کسی ماہر دوست سے مشورہ طلب کرتے ہین کوئی ہے جو اس کام مین ان کی امداد کرے۔

کھوئی ہوئی قوّت

کی واپسی کے واسطے ہمارے ایک بھائی ایک معتبر اور مجرّب قیمتی دوائی کھانے اور لگانے کی پیش کرتے ہین۔ جو بدر ایجنسی سے ملسکتی ہے۔

مبارک

میاں بانع دین صاحب کو اللہ تعالےٰ نے دوسرا فرزند ارجمند عطا کیا ہے۔ احباب مولود مسعود کے محمود ہونے کی دعا کرین۔

چونہ

ہمارے مکرم دوست بابو امام الدین صاحب پنشنر اورسیر نے چونے کا کارخانہ بمقام اسٹیشن گولپورہ بنایا ہے کسی دوست کو چونہ کی ضرورت ہو تو عمدہ اور ارزان بابو صاحب موصوف سے مل سکیگا ٭

دُعا مدد

برادرم میاں حاجی احمدؐ صاحب از پریم کوٹ احباب سے درخواست کرتے ہیں کہ ان کے لئے معافی گناہ اور توفیق اعمال صالح کی دعا کرین ٭

ضرورت کاتب

ڈیرہ دون کے اخبار الانوار عالم کے دفتر مین ایک ایسے کاتب کی ضرورت ہے۔ جو عربی خط بھی لکھ سکتا ہو۔

اطلاع

اگلے اخبار کے دونون نمبر اکٹھے ۱۵ فروری کو شائع ہون گے۔ صفحات زیادہ ہونے کے سبب کچھ کام دوسرے مطبع مین دینا پڑا ہے اسواسطے ۸ فروری کا اخبار شائع نہ ہو سکیگا۔

کسان

زراعت کا ماہوار رسالہ۔ بابت ماہ جنوری ۱۲ء اسوقت ہمارے سامنے ہے۔ مضامین عمدہ اور مفید ضروریات زمانہ کے مطابق اور نئی ایجادات کے معلومات سے پُر کاغذ اعلےٰ۔ خط نفیس۔ ایڈیٹر جناب سردار احمدؐ صاحب ڈپٹی کلکٹر پنشنر۔ جن کو صنعتی و زراعتی نمائش کے وقت سرکاری سند مل چکی ہوئی ہے۔ نامہ نگار سب لائق ہین رسالہ کو ہر طرح سے دلچسپ اور خوبصورت بنایا گیا ہے۔ چندہ تین روپے سالانہ ہے۔ رسالہ پر سے یہ نہیں معلوم ہوتا کہ اس کا دفتر اشاعت کہاں ہے۔ مگر چھپا ہوا لاہور کا ہے اور غالباً اس کا دفتر بھی لاہور مین ہی ہو گا تمام زمینداروں کے واسطے اس رسالہ کی خریداری مفید ہو گی اور امداد مناسب ہو گی۔

اخبار قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ بفضلہ تعالےٰ بخیر و عافیت ہین۔ درس قرآن شریف روزانہ ہوتا ہے ٭

اہل بیت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بخیریت ہین ٭

صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر سیجر ای سی ایلیٹ دورے پر ہفتہ گذشتہ مین یہان تشریف لائے۔ منگل اور بدھ دو روز یہان قیام رہا۔ صاحب بہادر نے مدرسہ بورڈنگ اور مہمانخانہ سب دیکھے اور بہت خوش ہوئے۔

سڑک کے سر دست درست کرانے اور پھر کسی وقت پختہ کرا دینے کا وعدہ کیا ہے۔

رسید زر ٭

مورخہ ۹ - دسمبر ۱۲ء

سیدراجن شاہ صاحب ۱۹۴ للعہ	منشی مشتاق حسین صاحب ۲۱۲۶ للعہ
منشی گوہر علی صاحب ۲۱۹۷ ؏	میاں فتح محمد صاحب ۲۳۷۶ ؏
منشی خادم حسین صاحب ۲۴۱۸ ؏	میاں احمد دین صاحب ۲۵۱۱ ؏
حکیم محمد نیر الدین صاحب ۲۵۳۳ ؏	مولوی محمد حسین صاحب ۲۶۵۵ ؏
چودھری ضیاء الدین صاحب ۲۶۶۴ ؏	ڈاکٹر فضل کریم صاحب ۲۶۶۹ للعہ

مورخہ ۱۱ - دسمبر ۱۲ء

منشی علی بخش صاحب ۲۶۲۷ ؏	میاں احمد علی صاحب ۲۷۴ للعہ
شیخ محمد حسن صاحب ۵۴ للعہ	منشی غلام رسول صاحب ۱۱ للعہ
شیخ محمد حسین صاحب ۱۳۹۶ ؏	منشی شمس الدین صاحب ۱۴۱۴ للعہ
سید محمد نذیر صاحب ۲۲۷۵ للعہ	حکیم علی احمد صاحب ۱۶۱۴ ؏
مولوی کرم الٰہی صاحب ۱۶۳۵ ؏	منشی غلام محمد صاحب ۱۷۵۸ ؏
مولوی عثمان غنی صاحب ۲۶۲۵ للعہ	منشی عبد القادر صاحب ۲۱۳۹ ؏
میاں رحمت اللہ صاحب ۲۲۶۷ ؏	سلطان محمد ذیلدار ۲۳۷۲ للعہ
منشی الٰہی بخش صاحب ۲۴۰۲ للعہ	محمد ابراہیم صاحب ۲۶۲۲ ؏
مولوی عبد اللہ صاحب ۲۴۳۶ ؏	مولوی عطر دین صاحب ۲۴۰ ؏

میاں فدا حسین صاحب ۱۵۲۸ ؏

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلے علی رسولہ الکریم

اسلام میں پورے داخل ہو

*

یایھا الذین امنوا ادخلوا فی السلم کافۃ ولا تتبعوا خطوات الشیطان انہ لکم عدو مبین ○

یہ قرآن شریف کی ایک آیت ہے + اے مسلمانو داخل ہو اسلام میں سب کے سب۔ اور نہ پیروی کرو قدموں شیطان کی۔ بیشک وہ تمہارا دشمن ہے کھلا +

جب تک کسی قومی کام کو کوئی قوم اختیار نہیں کرتی وہ کسی تنہا آدمی یا دو چار شخصوں سے نہیں ہو سکتا۔ دوسری جگہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے واعتصموا بحبل اللہ جمیعًا مضبوط پکڑو اللہ کی رسی کو اکھٹے یعنے قرآن شریف اور اسلام پر کل مسلمان مضبوطی سے اور ملکر عمل کریں تب پورا پورا فایدہ مترتب ہوگا۔ یہ دو چار آدمیوں کا کام نہیں ہے بلکہ کل قوم کا کام ہے کیونکہ تمام جہان کی اصلاح کے لئے اسلام اور قرآن شریف اللہ تعالےٰ نے بھیجا ہے اسکے لئے قومی کوشش درکار ہے نہ کہ شخصی۔ اب احمدی جماعت کو غور کرنا چاہیئے کہ یہ جماعت بھی صحابہؓ کے نمونہ پر چودھویں صدی میں قائم ہوئی ہے سوچیں کہ کس طرح صحابہؓ نے اکٹھے ہوکر اسلام کو پھیلایا۔ اور تمام دنیا میں پہنچایا۔ کل صحابہؓ کو تبلیغ اسلام کی دھن تھی۔ بت پرستی کے دور کرنے کا شوق تھا۔ اور اللہ تعالےٰ کی توحید پھیلانے کا جوش۔ تب اسلام دنیا میں آج نظر آتا ہے ورنہ عرب ہی میں چند روز زندہ رہکر مر جاتا۔ یورپ سے چین تک نہ پھیلتا۔ اور دنیا کی بڑی بڑی سلطنتوں پر غالب نہ آتا۔ ایک زمانہ تک اسلام بڑھتا رہا۔ چونکہ اس کے بڑھانے والے اکھٹی کوشش کرتے تھے اور سب ملکر دل وجان سے اسلام کو پھیلاتے رہے پھر جب اسلام کا جتھا ٹوٹ گیا اور مسلمانوں نے اتفاق چھوڑ دیا۔ اور بجائے ایک خلیفہ کے چند بادشاہ بنگئے اور ایک سلطنت چند بادشاہوں میں بٹ گئی اور آپس میں بغض وحسد شروع ہوگیا۔ سلوک نہ رہا۔ ایک دوسرے کا مخالف بنگیا اور بادشاہ آرام طلب اور عیش پسند ہوگئے۔ قرآن شریف کی تلاوت اور تعلیم کے بجائے راگ رنگ شروع ہوگئے اور نماز کی جگہ شراب نے لے لی۔ زنا و دیگر معایب بادشاہوں اور اُمراء میں پیدا ہوگئے اور شریعت اسلام کی عزت معزز لوگوں نے چھوڑ دی۔ رفتہ رفتہ مسلمان پاک مسلمان نہ رہے تو تاتار کے کفار مسلمانوں پر غالب آگئے اور انہوں نے مسلمانوں کا تہس نہس کر دیا۔ اور عرب کی سلطنت کو بیخ وبنیاد سے اکھیڑ ڈالا۔ لیکن پھر خدا تعالےٰ نے مسلمانوں کی فریاد سُنی۔ ایک صدی کے اندر ہی تاتاری کفار مسلمان ہو کر حامی اسلام بنگئے۔ اور انہوں نے پہلے سے بھی زیادہ ترقی کی۔ ان کی ایک شاخ روم تک پہنچی اور دوسرے ہندوستان میں بادشاہ بنگئے۔ اور بھی متفرق طور پر مسلمان ترقیاں کرتے تھے اور تمام ایشیا میں چاروں طرف مسلمانوں ہی کا زور تھا۔ اگر ایک قوم پست ہو جاتی تھی تو دوسری مسلمان قوم ہی بر سر حکومت آجاتی تھی۔ آخر کار مسلمانوں میں ہر طرف تفرقہ پیدا ہوگیا۔ اور سستی اور عیش پسندی آگئی۔ جا بجا وہ برباد ہونے لگے۔ ترکوں کی ایک شاخ کا ہندوستان میں بیڑا غرق ہوگیا اور بقیۃ السیف مثل یہود سور و بندر بن گئے اگر کسی نے ان کا بُرا حال دیکھنا ہو تو دِلّی چلا جاوے۔ انشاء اللہ تعالےٰ اسے میرے کلام کی تصدیق ہو جاوے گی۔ چند مفلوک اور نادار صاحب عالم کہلانے والے کوئی اسے نظر پڑینگے اور ضرور اسے عبرت ہوگی جب وہ معلوم کرے گا کہ یہ شہنشاہانِ دِلّی کی نسل ہے اور اب تمام دِلّی کے باشندوں سے ان کا حال بدتر ہے اور بدعملیاں ہنوز ان سے جُدا نہیں ہوئیں الا ماشاء اللہ۔ دوسری شاخ ترکوں کی جو یورپ تک فتح کرتی چلی گئی تھی۔ جب ان میں بھی اتفاق اور اسلام کا جوش نہ رہا۔ اور سوائے اتفاق کے اور باتوں میں یورپ کے رنگ میں رنگے گئے۔ فسق و فجور میں مبتلا ہوگئے اور ان میں سرکشی آگئی اور مدبر و منتظم نہ رہے اور ہر ایک خودغرض بن گیا۔ اور ہیچمن دیگرے نیست ہر ایک کا پیشہ ہوگیا قوم کی خیر خواہی اور دین کی پشت پناہی مفقود ہوگئی تو آہستہ آہستہ مغضوب الٰہی ہونے لگے اب ان کا بھی حال ابتر ہے۔ ہمارے دیکھتے دیکھتے صوبہ پر صوبہ جن سے لیا تھا۔ ان کو مثل امانت واپس کر رہے ہیں اور آیندہ نہیں معلوم کہ انکی سلطنت کے کتنے سال باقی ہیں جن کو پورا کرکے وہ بھی سینکڑوں سال کی یورپ اور ایشیا کی سلطنت کو تباہ کر دینگے اور تھوڑے بہت مقابلہ کے بعد ایران کی طرح کسی یورپ کی سلطنت کے زیر سایہ آجائینگے اور سپین کیطرح انکے محل اور قلعے بھی یورپ کے سیاحوں کی زیارت گاہ بنیں گے اور سیاح ان کو دور دور سے آکر دیکھا کرینگے اور ان میں بُوم وچغد اپنے آشیانے بنائیں گے اور تاریخوں کے صفحوں میں ان کا ذکر باقی رہ جاوے گا۔ اور وہ بہادر قوم ترک محنت مزدوری۔ سوداگری اور زمیندار کا پیشہ اختیار کرکے اپنا پیٹ بھرا کرے گی۔ جس کے شاہوں سے بلکہ وزراء واُمراء سے شاہانِ یورپ کانپتے تھے۔ اللہ تعالےٰ ایسا نکرے آمین +

تیسری ایک اور سلطنت اسلامی جسکو اسلامی کہنا بھی مجھے پسند نہیں۔ ایران میں تھی جو آجکل عالم نزع میں ہے اور دم توڑ رہی ہے وہاں کے باشندے بھی ایک زمانہ میں بڑے بہادر تھے اور دنیا انکے اقبال کا سکہ مانتی تھی۔ اسلام سے پہلے ان کا ایک بادشاہ بڑا عادل تھا جسے لوگ نوشیروان کہتے ہیں جسکے اوصاف حمیدہ اب تک مشہور ہیں اور فارس میں پچھلے زمانے میں ایک نامی گرامی پہلوان تھا جس کا نام رستم تھا۔ اسکی بہادری بھی ضرب المثل ہے۔ ابتدائے اسلام میں حضرت عمرؓ عنہ کی خلافت میں فارس آتش پرستوں سے فتح کیا گیا تھا۔ چند صدیوں کے بعد حضرت عمرؓ عنہ کے دشمن برائے نام شیعان علی ایران پر قابض ہوگئے اور سنی فرقہ کے مسلمانوں کو آہستہ آہستہ نکالتے گئے یا اپنے میں ملاتے گئے اور آجکل گویا خالص تبرّائی فرقہ چند صدیوں سے وہاں کے حکام اور رعایا کا ہے۔ سنی کوئی اطراف ملک میں شاید ہو تو ہو۔ یہ اسلام کا فرقہ ہر طرح کے فکرات میں مبتلا ہے۔ قید شریعت سے آزاد ہے۔ صحابہؓ عنہ کا دشمن علی پرست حسین پرست ہر وقت حسین کو رونے پیٹنے والا اس قدر گناہوں میں غرق ہے کہ ان کو دیکھ کر تعجب آتا ہے کہ یہ مسلمان ہیں؟ خود غرض ڈھرابند دنیا کے لالچی سست الوجود مشرک اور بدعتی۔ بجائے پانچ وقت کے تین وقت نماز پڑھنے والے تقیہ باز۔ متعہ پر عامل گناہوں میں مبتلا۔ گندم نما جو فروش۔ رعیت کو ستانیوالے غریبوں سے بتشدد رشوت وصول کرنے والے۔ حسینؓ کے کفارہ پر صدق دل سے یقین کرنے والے۔ اور اب دینی حس بھی ان میں سے ماری گئی ہے قرآن شریف سے انہیں مطلق محبت نہیں رہی۔ نہ رسول مقبول سے انہیں کچھ واسطہ رہا ہے۔ یا علی و یا حسین کے سوا انہیں کچھ یاد ہی نہیں۔ فارس میں فسق و فجور کے دریا بہہ رہے تھے اور شرک

بدعنت کا سمندر ٹھاٹھیں مار رہا تھا کہ ناگہاں قہر الٰہی جوش میں آیا۔ اور غار والے مہدی کے منتظرین کو آ پکڑا۔ اللہ تعالیٰ نے رحم فرما کر فارس کی سلطنت کو اتنا کمزور کر دیا کہ دوسری سلطنتوں کو لوگوں کی جان و مال کی حفاظت کے لئے دخل دینا پڑا۔ اور سلطنت کے ٹکڑے ہو گئے ہم تو چاہتے تھے کہ تمام فارس ہماری سرکار دولتمدار کے زیر سایہ آجاتا۔ تو اس کے حق میں بہتر ہوتا مگر اسکی بدنصیبی کہ ایک بڑا حصہ فارس کا روس کے قبضے میں چلا گیا جو انشاء اللہ تعالیٰ ایرانیوں کو ذلیل بنا کر چھوڑے گا اور صحابہؓ پر تبرے بازی کا زوال ان پر بخوبی پڑے گا۔ اب امام حسینؓ اور علی مرتضیٰؓ کو کیوں نہیں پکارتے اور جنکی نذر و نیاز پر ایران کا لاکھوں روپیہ خرچ ہوتا ہے وہ کیوں ان کی امداد کو نہیں تشریف لاتے۔ وما دعاء الکافرین الا فی ضلال۔ کاش کہ ایران کے مسلمان اب بھی جناب الٰہی میں توبہ کریں اور گناہ ترک کرکے سچے مسلمان بنجائیں اور آپس کے نفاق چھوڑ دیں۔ اور اصحاب رسول اللہؐ کی عداوت سے باز آئیں تاکہ دین و دنیا میں آرام پائیں اور بالکل تباہ نہوں اور قہر الٰہی سے امان پاویں۔ بظاہر شیعہ کا شرارتوں سے اور تبرے بازیوں سے باز آنا ناممکن معلوم ہوتا ہے اس لئے اللہ تعالیٰ بھی ان کے ساتھ وہی معاملہ کرے گا جو ایسے لوگوں کے ساتھ اسکی عادت ہے ؎ اے میرے احمدی بھائیو! میں قصہ گو نہیں ہوں۔ تمہیں نصیحت کیلئے یہ ذکر سنایا ہے۔ تمہارے قبضہ میں نہ تو اکبر اور شاہ جہان جیسی حکومت ہے نہ ترکوں جیسی سلطنت ہے نہ ایران کی طرح بادشاہی۔ تم تو اُس شاخ کی طرح ہو جو زمین سے نکلتی ہے اور اس کے درخت عالیشان بننے میں ہنوز عرصہ ہوتا ہے۔ اور اقسام آفات زمانہ سے اس کو اندیشہ ہوتا ہے۔ ایک گھوڑا یا گائے یا بھینس اس کو تباہ کر سکتی ہے تم بموجب حکم الٰہی واعتصموا بحبل اللہ جمیعًا کے پورے پورے متفق ہو اور ایک جان و یک زبان بنو۔ آپس میں اختلاف نہ کرو۔ تباغض و تحاسد سے بچو۔ محبت و پیار سے مل جل کر کام کرو۔ اپنے حصہ سے زیادہ لینے کی آرزو نہ کرو۔ جتنا جتنا خدا تعالیٰ نے تمہیں رتبہ بخشا ہے۔ اس پر راضی رہو۔ ایک بھائی دوسرے بھائی پر چیرہ دستی نہ کرے کوئی کسی کو ناحق دبائے نہیں۔ کوئی اپنے چھوٹے بھائی کو ستائے نہیں ممکن

ہے کہ چھوٹے کو خدا بڑا بنا دے اور بڑے کو چھوٹا کر دے ڈھیرہ بندی سے قوم میں تفرقہ پڑ جاتا ہے۔ کچھ عرصہ تو اس ذریعہ سے آدمی ممتاز بنجاتا ہے لیکن آخر مشکل ہوتی ہے ممکن ہے یار موافق متفرق ہو جاویں اور جتھا ٹوٹ جاوے۔ اور آپس میں محبت نہ رہے نفرت پیدا ہو جاوے اور ایک آدمی جس طرح پہلے اوروں کو ستاتا تھا خود ستایا جائے اور چھٹی کا دودھ یاد آجائے یہہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس کے یار موافق چند روز میں ایک ایک کر مر جائیں اور یہہ تنہا اپنے دشمنوں میں گھر جائے اور جس طرح اس نے اوروں پر وار کئے تھے لوگ اس پر بھی اسی طرح وار کریں۔ سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی پر بھروسہ نہ کرو کیونکہ سوائے اس کے کوئی قائم بالذات نہیں ہے اور وہ دل کے خیالات سے واقف ہے اس سے کوئی چھپ نہیں سکتا۔ لوگوں سے چھپنے کا کچھ فائدہ نہیں۔ جب خدا دیکھ رہا ہے اور گناہوں پر سزا دینا اس کا کام ہے پھر چھپ کر لوگوں کی بداندیشی سے حاصل کیا۔ بڑے سے بڑے احمدی کو بسبب اس کی دنیاوی وجاہت کے برا نہ سمجھو۔ اور چھوٹے سے چھوٹے بھائی کو اس کی غریبی کے باعث سے حقیر نہ جانو اللہ تعالیٰ جسموں کی بڑائی اور صفائی کو نہیں دیکھتا۔ نہ چہروں کی خوبصورتی کی اس کے ہاں کچھ قدر ہے نہ وہ جنٹلمینوں سے اُلفت رکھتا ہے نہ عمدہ بولنے والوں اور لیکچراروں سے پیار رکھتا ہے نہ فقط علم والوں سے اسے محبت ہے نہ بڑے چالاکوں سے اسے انس ہے بلکہ متقی اور پرہیزگار صالح اور دکھے ہوؤں سے وہ التفات کرتا ہے اور سیدھے سادھے اور سچوں سے اسے محبت ہے زبان کے نرم اور دل کے سخت اس کے ہاں مردود ہیں اور ریاکاروں سے وہ بیزار ہے بناوٹ اسے پسند نہیں اور تکلف سے اسے نفرت ہے فریب بازی اور تقیہ سے وہ ناخوش ہوتا ہے زبانی جمع خرچ اس کے ہاں مقبول نہیں۔ جو لوگ مصرعہ ذیل کے عامل ہیں۔ ان سے اللہ تعالیٰ کا کچھ علاقہ نہیں مصرعہ تم درپردہ کرتے ہیں بظاہر پیار کرتے ہیں احمدیہ فرقہ کی بنیاد تقوے اور پرہیزگاری پر ہے اور ہونی چاہیئے۔ علم و عمل اور حلم و حیا سے آدمی قوم کا سردار بنتا ہے نہ چالاکی اور کثرت مال و خوبی تبدیل و قال سے جو شخص اپنے اطوار درست کرے گا وہ اللہ تعالیٰ کی

طرف جھکے تم بھی اسکی طرف جھکو۔ جو شخص اللہ تعالیٰ سے سرکشی کرے تم بھی اس کو ذلیل و حقیر جانو۔ تمہارے عہدیدار ہوشیار اور منصف ہوں۔ تمہارے اہلکار نیک مزاج اور پرہیزگار ہوں۔ ایک دوسرے کی تذلیل کے درپے ہوگے تو خود تم ذلیل ہو جاؤ گے۔ تو ن مکان متفرق اینٹوں سے بنتا ہے اگر تم کسی جگہ سے ایک اینٹ نکالو گے تو دوسری اینٹیں خود بخود ڈھیلی پڑینگی۔ اور تمہاری تقلید سے اگر اوروں نے بھی کہیں کہیں سے اینٹیں نکالنی شروع کر دیں تو مکان آخر کل کا کل گر جاوے گا۔ نیز قومی باغ ہر قسم کے درختوں سے طیار ہوتا ہے اگر تم چند درخت جو تمہیں ناپسند ہیں کاٹ ڈالو گے تو اور لوگ اُٹھ کر تمہارے پسندیدہ درخت کاٹنے شروع کرینگے اور انجام کار باغ برباد ہو جاوے گا مناسب ہے کہ آپس میں نہایت خلوص اور محبت سے گزارا کرو۔ غربائے مسلمین اور ضعفائے مومنین کو اپنا پشت پناہ اور اپنے قلعہ کی چار دیواری سمجھو اور اپنے باغ کے گرد کی باڑ تسلیم کرو اگر قلعہ کی چار دیواری گر جاوے گی۔ تو دشمن قلعہ کو تباہ کر دینگے اور باغ کی باڑ نہوگی تو مخالفوں کے مویشی گل و گلزار کو پامال کر دینگے۔ اُمراء کا روپیہ اس قدر فائدہ نہیں دیتا جس قدر غربا اور ضعفاء کی دُعائیں کام آتی ہیں یہ سچی باتیں ہیں اور سچے دل سے نکلی ہیں انہیں قبول کرلو تاکہ دُنیا و دین میں تمہارے کام آویں۔ ایک خلیفہ کے ماتحت رہو اور اپنی حکومت اس پر قائم نہ کرو اور اس کو حقیر نہ سمجھو بلکہ دل و جان سے اسے معزز جانو اسکی رائے پر اپنی رائے کو غالب کرنیکی کوشش نہ ظاہر میں کرو نہ باطن میں۔ اپنے دلوں میں سوچو اور خوب خدا کو حاضر ناظر سمجھ کر سمجھو کہ اگر خلیفہ تمہارا محکوم ہوا تو خلیفہ کاہے کو ہوا۔ شاہ شطرنج ہوا۔ حکومت کی باگ اپنے ہاتھ نہ لو بلکہ اس کے ہاتھ میں دو۔ اور خود تمام خورد و کلاں محکوم و خدام بنکر رہو تاکہ دُنیا و دین کے فیوض تم پر مثل بارش کے نازل ہوں خلیفہ کے معاملات میں اپنا دخل نہ دو۔ اور یہ نہ چاہو کہ خلیفہ کے تمام احکام تمہارے ہی حق میں ہوں۔ اگر کوئی حکم تمہارے حق میں نہو تو بھی خوشی سے قبول کرو اور اگر تمہارے مخالف ہو تو اسے زیادہ خوشی سے منظور کرو نہ خدا کے کل فیصلے تمہارے حق میں ہوتے ہیں نہ رسول کے نہ خلیفہ کے نہ کسی جج کے تم ناممکن و محال کے پیچھے پڑ کر زیادہ تکرار نہ کیا کرو۔

سامنے لگاکر نہیں جاسکتے۔ اب اس کی بیوی میرے گھر میں برتن دھونے پر ملازم ہے۔ میں نے جب اس نظارہ کو دیکھا۔ تو وجد آگیا۔ میں نے کہا میں اب جاتا ہوں اور اسی جوش میں وہاں سے رئیس کے پاس چلا گیا۔ وہاں بھی کچہری ہو رہی تھی۔ جب اس کے کھانے کا وقت آیا سب چلے گئے میں بیٹھا رہا۔ اس نے بھی دربار برخاست کیا مگر میں پھر بھی بیٹھا رہا۔ میں یہ قصہ نہیں سُناتا۔ میں جس غرض کے لئے سُناتا ہوں وہی غرض اب بھی ہے۔

میرے گھر میں اتنی روٹی نہیں پکتی جو تم سب کا پیٹ بھر دوں۔ اس لئے میں تم کو یہ دعوت کرتا ہوں اور یہ باتیں سُناتا ہوں تاکہ تمہیں فائدہ پہنچے۔ غرض اس رئیس کو بھی وہی تقریر سُنائی۔ اس سے کہا میرے سامنے آؤ۔ اس کے سامنے پہاڑ تھا اس سے کہا یہاں ایک شہر تھا جو پہاڑ کو کرید کر بنایا گیا تھا اس کا نام دہارانگر تھا۔ ہمارے بزرگ اس شہر کے رئیس کے ماتحت تھے خدا تعالےٰ نے یہ واعظ میرے سامنے رکھا ہے اور یہ مجھے بتاتا رہتا ہے وہ مشرق میں تھا۔ پھر جنوب کی طرف رُخ کیا۔ اور وہاں ایک قلعہ دکھایا اور کہا کہ یہ قلعہ بڑے زبردست بادشاہ کا قلعہ ہے اور یہ اس غرض کے لئے ہے کہ کوئی وبائی بیماری ہو تو وہاں جا رہتے ہیں۔ اس نے اس کے متعلق تاریخی واقعہ سُنایا کہ ظلم کے سبب سے وہ سب ہلاک ہو گئے۔ میں وہاں سے اُٹھ کر اپنی جگہ آگیا۔ مگر وہ رئیس وہیں رہا۔ میں نے ادب کے خلاف سمجھا کہ یہ اُٹھا نہیں اور میں اپنی جگہ پر آگیا ہوں پر اس نے خیال کیا اور کہا کہ جہاں ہم کو کمربند ریاست دیا جاتا ہے اور جہاں گدی نشینی ہوتی ہے وہ ان بادشاہوں کا ہے جن کی غلامی پر فخر کرتے تھے اور آج ان کی نسل کو کھانا نہیں ملتا۔ اس نے کہا آج یہ نکتہ سمجھ میں آیا کہ یہ ہمارے سمجھانے کے لئے ہے۔ میں تم کو سمجھاتا ہوں کہ ہمارے گاؤں میں بھی اُجڑے ہوئے مکان ہیں ان سے عبرت پکڑو۔ ہمیں بھی کوچ کرنا پڑے گا۔ میرے پاس سیالکوٹ کا ایک شخص بیٹھا ہے میں وہاں کی تاریخ خوب جانتا ہوں وہ سالیابن کہاں ہے اور اس کے بیوی بچے کہاں۔ کیا اتنا بڑا ڈھیر خاک کا آسانی سے بن گیا ہوگا؟ پس تم اپنی غلطیوں سے اپنے آپ کو برباد نہ کرو۔ لوگوں نے تمہارے خلاف کفر کے فتوے دیئے۔ لیکن اگر تم نے خدا تعالےٰ کو ناراض کر لیا تو پھر تو کچھ بھی نہ رہے گا۔ نمک سے کھانا اچھا بنتا ہے لیکن اگر نمک ہی گندا ہو جاوے تو کھانا کہاں اچھا رہیگا تم میری باتیں سننے آئے ہو۔ اس لئے میں جو تمہارے مفید سمجھتا ہوں کہتا ہوں **تمہیں خواہ پسند آوے یا نہ آوے!** میں حوالہ بخدا کرتا ہوں میں کہاں تک کہتا رہوں گا۔ جو سنتے ہیں وہ یاد کر لیں اور جو نہیں سنتے اُن کو پہنچا دیں کہ

اللہ تعالےٰ کو ناراض مت کرو جو اسکو ناراض کروگے تو پھر کہیں ٹھکانا نہ ہوگا۔

ہر شخص اس واعظ کو یاد رکھے اس کے پاس گھرانے اور مکان اُجڑے ہوئے ہوتے ہیں۔ میں نے صحت اور بیماری کی حالت بھی دیکھی ہے بہت سے لوگ دیکھے ہیں جو کہتے تھے کہ ہمارے پاس روپیہ آوے تو ہم یوں کریں روپیہ آتا ہے مگر وہ نہیں کر سکتے۔ اس لئے جو کرنا ہے آج کرو۔

میں نے ان عورتوں کو درس میں سُنایا کہ عورتوں میں یہ برائیاں ہوتی ہیں جو غیبت کرتی ہیں۔ دوسروں پر تہمت لگانے کی عادت رکھتی ہیں۔ اگر خاوند کسی حسین۔ جوان عورت سے لِلّٰہ فی اللہ بات بھی کرے تو عورت اس پر بدظنی کرتی ہے سوکن اگر ہو تو اُسے نفرت سے دیکھتی ہیں میں نے ان کو کہا کہ ان برائیوں کو اپنے اندر رکھ کر مت سمجھو کہ احمدی ہو گئی ہیں۔ تمہیں بھی سُناتا ہوں احمدی صرف زبان سے کہدینے کا نام نہیں۔ خدا کی کتاب پر عمل درآمد کرو تاکہ وہ راضی ہو۔ میں نے مریدوں میں جاں نثار بھی دیکھے ہیں جنہوں نے میری بیماری میں دُعا کی کہ ہم مر جاویں اور یہ زندہ رہے / بعض ایسے بھی ہیں کہ کہتے کہتے تھک گیا وہ نہیں سُنتے۔ میں ہمیشہ ایسی نصیحت کیا کرتا ہوں کہ گویا رخصتی نصیحت ہے۔ مجھے اس کی پروا نہیں کہ کسی کو پسند آتی ہے یا نہیں میں تمہارا پسند کے لئے نہیں کہتا بلکہ خدا کے لئے کہتا ہوں اگر کہو کہ سائنس کے مضامین میرے پاس نہیں تو میں انکی قدر نہیں کرتا۔ اب قبل اس کے کہ میں تمہیں رخصت کرتا ہوں یہ نصیحت کرتا ہوں۔

ایک قومی بیماری کا علاج

ایک بدی ہے جو لوگوں میں عام طور پر پھیلی ہوئی ہے اور وہ یہ ہے کہ جب کوئی بدی کرتے ہیں تو اسے تقدیر کے حوالے کر دیتے ہیں۔ اور اگر نیکی کرتے ہیں تو [illegible] اپنی توفیق جتاتے ہیں۔ اس بیماری میں طبیب بہت مبتلا ہوتے ہیں کوئی مریض اگر بچ جاوے تو کہتے ہیں کہ ہم نے ایسی تشخیص کی اور ایسا نسخہ تجویز کیا کہ اکسیر کی طرح مفید ثابت ہوا۔ وہاں وہ شافی مطلق بناتے ہیں۔ لیکن اگر مریض مر جاوے تو پھر کہدیتے ہیں کہ ہم نے تو بڑی کوشش کی مگر کیا کریں تقدیر ہی ایسی تھی۔ یہ قرآن مجید کے خلاف ہے اللہ تعالےٰ کی ذات پاک ہے اس مسئلہ میں تدبر نہ کرنے سے غلطی لگی ہے ایسی بارہ آیتیں ہیں جن میں قرآن مجید نے فیصلہ کر دیا ہے۔

شرعی اور کونی امور

یاد رکھو۔ دو قسم کے امور ہوتے ہیں ایک کونی ہوتے ہیں۔ ان کونی امور میں انسان کا اپنا دخل و تصرف کچھ نہیں ہوتا اور نہ ان امور کے لئے وہ مکلف ہے اور نہ جزا و سزا کے لئے مامور۔ جو امور شرعی ہوتے ہیں وہ **انسان** کے دخل و تصرف کے نیچے ہوتے ہیں اس لئے وہ ان کے کرنے یا نہ کرنے پر جزا و سزا کا مستحق ہوتا ہے اس کی چند مثالیں قرآن مجید سے سُن لو۔ قرآن مجید میں ایک لفظ قضٰی ہے یہ ایک تو کونی رنگ میں بولا گیا ہے جیسے فرمایا فقضٰھن سبع سمٰوٰت فی یومین (سورہ حم سجدہ) اب سات آسمانوں کا دو وقتوں میں بنجانا اس سے انسان کو کوئی تعلق نہیں یہ اللہ تعالےٰ کے امر کے نیچے بنگیا پھر یہی لفظ دوسری جگہ شرعی رنگ میں فرمایا وقضٰی ربک الّا تعبدوا الّا ایّاہ یہاں حکم دیا کہ تم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو۔ اب یہ فعل انسان کے دخل و تصرف کے نیچے ہے اس لئے اگر وہ اس کی تعمیل نہ کرے گا تو مستوجب سزا ہوگا۔ اسی طرح پر ایک کتب کا لفظ ہے کتب اللّٰہ لاغلبنّ انا ورسلی اس میں کونی کیفیت ہے کتب علیکم الصیام میں شرعی صورت ہے۔

اسی طرح پر ایتان کا لفظ ہے اٰتینٰھم ملکاً عظیماً میں ایتان کونی رنگ رکھتا ہے اور ما اٰتاکم الرسول فخذوہ میں شرعی حالت ہے۔

اسی طرح ارسل کا لفظ ہے ارسل الریاح میں تو کونی ہے۔ اور ارسل رسولہ بالھدٰی میں شرعی ہے۔ حرّمنا علیہ المراضع من قبل میں حرمت کونی ہے اور حرّمت علیکم امھاتکم الآیۃ میں شرعی ہے اور

اسی طرح کلمہ کا لفظ ہے حقت کلمة ربك
میں کوئی ہے۔ اذا ابتلی ربه بکلمات شرعی ہوۃ
اسی طرح پر ارادہ کا لفظ ہے۔ ایک جگہ فرمایا فعال
لما یرید۔ دوسری جگہ شرعی رنگ میں یرید الله بکم
الیسر فرمایا ہے +

غرض جب تک انسان ان الفاظ کے استعمال میں تفرقہ اور امتیاز نہیں کرتا وہ غلطی کھاتا ہے اور حدود اللہ کو توڑ کر کبھی اپنے آپ کو بری ٹھہرا کر اللہ تعالے کیطرف منسوب کر دیتا ہے۔ یہ سخت غلطی اور گستاخی ہے اس کو چھوڑ دو۔ اور توبہ کرو +

اب میں اپنی تقریر کو اس خیال پر کہ نماز کا وقت تنگ نہ ہو جاوے اور کبھی اس خیال پر کہ تم میں سے کوئی اکتا نہ جاوے اور کبھی اس لحاظ سے کہ کوئی دوسرا نہ کہے کہ میرا وقت لے لیا ختم کرتا ہوں۔ میں نے تمہیں جو کچھ کہا ہے تمہاری بھلائی کے لئے کہا ہے تم میں بعض نوجوان نکتے ہیں جو کہتے ہیں زبان کا لائسنس لینے کا حکم نہیں ہے میں نے کہا اخباروں کے لٹریچر کو بدل دو۔ اور کہا کہ دوسرے مذہب کے متعلق اپنی تحریروں کو نرم کرو۔ تو کہا کہ امن بامان نوال کو نتن۔ میں نے کہا تمہیں چال چلو مگر اب سرکار کی قانون نے ان سے وہی کرایا جو میں قانون سے پہلے چاہتا تھا۔ اللہ تعالے مغفرت کرے مولوی عبدالکریم کو ایک مرتبہ کہا کہ نورالدین بہت نرم لکھتا ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا ہم بھی ان کی نرمی پر حیران ہیں۔ میں مانتا ہوں کہ فطرتیں الگ ہیں بہرحال تم ہماری بات کو سنو اور عاقبت اندیشی سے کام لو۔ میں تم کو وصیت کرتا ہوں اوصیکم بتقوی الله تقوی اللہ اختیار کرو میں اسی کو وصیت کرتا ہوں متقی بنجاؤ گے تو دنیا میں بامراد اور کامیاب ہو جاؤ گے اللہ تعالے تم سے محبت کرے گا تم کو ہر قسم کی تنگیوں سے نجات دے گا۔ من حیث لا یحتسب تم کو رزق ملے گا۔ تمہارے دشمن ہلاک ہونگے اور بالآخر علوم حقہ تم پر کھولے جاوینگے۔ اللہ تعالے کے حضور بہت استغفار کرو تا کہ گناہوں کے برے نتائج سے تم محفوظ رہو اور آیندہ گناہوں کے جذبات دبائے جاویں۔ استغفار بہت ہی ضروری چیز ہے اور تمام انبیاء کا اجماعی مسئلہ ہے خدا تعالے کے حضور دعا کرو جو اس کے دروازہ کو کھٹکھٹاتا ہے اس پر کھولا جاتا ہے تم میں سے بعض کمزور ہیں۔ قوت فیصلہ نہیں رکھتے اور تاب مقابلہ ان میں نہیں انہیں چاہیئے کہ اللہ تعالے کے حضور گر جائیں اور بہت دعا کریں الحمد شریف پڑھ کر دعا کریں۔ الحمد شریف۔ درود شریف۔ استغفار اور لاحول کثرت سے پڑھا کرو۔ میرا اعتقاد ہے لیکچر دینے میں۔ کلام کرنے میں مسایل کا جواب دینے میں دعاؤں سے کام لو۔ اور الحمد شریف کو ضرور پڑھو۔ تم اس کی عادت ڈالو۔ نامرادی اور ناکامی کو دیکھو گے بھی نہیں۔ تمہارا کام دعا کرنا ہو۔ اور سب سے ضروری مسئلہ لا اله الا الله پر ایمان رکھو بندہ کمزور ہے وہ اللہ ہر آن میں تمہیں کروڑوں نعمتیں عطا فرماتا ہے پھر ایک اور ضروری مسئلہ کہہ کر ختم کر دیتا ہوں ہمارا سردار ہمارا ہادی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہے غور کرو۔ انہوں نے کس طرح دین پھیلایا اگر وہ بھی ہماری طرح ہوتے تو یہ دین ہم تک نہ آتا۔ آپ کی ان مشقتوں میں سے جو تبلیغ دین کے لئے اٹھائیں۔ ایک ادنی سی بات ہے کہ طایف میں عبد یالیل کے پاس گئے اور اس کو خدا کا کلام سنانا چاہا۔ اس نے کہا کہ ... اور دل کو بلا لو ... کردہ گیا اور تمام لچوں اور شہدوں کو جمع کر کے لے آیا۔ ان کے حرامزادوں کے ہاتھ میں پتھر تھے انہیں کہا کہ جاتا ہے لو آنحضرت صلے اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں ۱۲ کوس تک بھاگتا گیا اور مجھے نہیں معلوم کدھر جاتا ہوں۔ سر سے لیکر پاؤں کے تلوے تک زخمی اور لہولہان ہو گئے۔ ایک فرشتہ نے اس حالت میں کہا کہ میں پہاڑ کا ملک ہوں اگر حکم ہو تو ان پر پہاڑ ڈالدوں آپ نے فرمایا نہیں ان کی اولاد اچھی ہو جائے گی۔ یہ ناواقف لوگ ہیں انہوں نے مقابلہ کیا ہے۔ تمہارا دل پھر نہیں آتا۔ یہ ادنی سی مشقت ہے جو آپ نے تبلیغ دین کے لئے اٹھائی۔ پس کثرت سے ایسے ہادی پر درود شریف پڑھو۔ آپ کے حسن۔ احسان۔ بردباری اور مصائب کو دیکھ کر جو اس دین کے پہنچانے میں اٹھائے درود شریف پڑھو کہ آپ کے مدارج بلند ہوں اور آپ کو کامیابیاں نصیب ہوں پس اپنے گناہوں سے استغفار کرو۔ باہم محبت بڑھاؤ۔ بغض کو چھوڑ دو۔ جو لوگ اس سلسلہ میں داخل ہیں اور انہوں نے خدا کے فضل سے الہام کا فیض پایا ہے وہ اس نعمت کی قدر کریں خرمستیاں چھوڑ دیں ایسا نہ ہو یہ نعمت ان سے ... وبال جان ہو جاوے۔ خدا سے ڈرو کہ اس سے ڈرنے والے ضائع نہیں ہوتے +

صدائے گدا
بدر حبیب خدا

۲۰/۲۱ نومبر کی درمیانی رات کو چار بجے میں خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ دربار پر انوار میں حاضر ہوں اور گھٹنے ٹیک کر اپنا دایاں ہاتھ بڑھائے۔ ایک نظم پڑھ رہا ہوں۔ جس کا پہلا اور دوسرا شعر تو یقیناً یہی ہے اس کے بعد کے بعض مصرعوں کی نسبت مجھے خیال گزرتا ہے کہ وہی ہیں۔ اس سے پہلے اس ردیف و قافیہ کی کوئی نظم میری نظر سے نہیں گزری اور نہ جب سے میں شعر کہنے لگا ہوں کبھی یہ ردیف و قافیہ میرے واہمہ میں گزرا۔ الہی تحریک سمجھ کر یہ نظم صبح تک پوری کی۔ میں جانتا ہوں کہ اس میں بعض سقم بھی ہیں مگر

مخلص معذور دارد مست را (اکمل)

جام دیتا مجھے ساقی - تری میخانہ کی خیر ۔ حرص رہجائے نہ باقی - تری میخانی کی خیر
... ہو محبت نہ ہو صوفی ... ۔ کردے دلبر سے ملاقی - تری میخانی کی خیر
ایسا اک جام ملے کوئی ہوس رہ نہ سکے ۔ پیارے ساقی مرے ساقی - تری میخانی کی خیر
ایسا عالم ہو کہ مشہور ہو اک عالم میں ۔ یہ میری چستی و چالاقی - تری میخانی کی خیر
... کی تمنا نہیں پیچا بالی کو ۔ ہو حجازی نہ عراقی - تری میخانی کی خیر
جلد تدبیر ہو محبوب سے جا ملنے کی ۔ ہوا جاتا ہوں ہراقی - تری میخانی کی خیر
ایسی پلوا کہ نکل جائیں ہماری تن سے ۔ سبھی امراض نفاقی - تری میخانی کی خیر
جستجو میں تری کانٹوں پہ ملی جنگل میں ۔ راحت خواب رواقی - تری میخانی کی خیر
ایک دن مرجع عالم یہی چوکھٹ ہوگی ۔ پیشگوئی ہے سیاقی - تری میخانی کی خیر
دیدے اک جام کہ دم لیکے سناؤنگا تجھے ۔ قصۂ لیل فراقی - تری میخانی کی خیر
دلربائی ہے کہ دل لیکے ہو دلداری بھی ۔ یہ تو قزاقی ہو ساقی - تری میخانی کی خیر
اس لئے کہتا ہوں دلدار حفظ اللہ ہے ۔ تا ابد ہے وہی باقی - تری میخانی کی خیر
حلق میں ڈال مرے قطرۂ آب حیواں ۔ کہ ہوں بیمار فواقی - تری میخانی کی خیر
عرش تک کی میں خبر لاکے سناؤنگا تجھے ۔ دیکھنا میری براقی - تری میخانی کی خیر
یہ تو پیغام ہے اکمل کا بحال فرقت ۔ باقی پھر عند تلاقی - تری میخانی کی خیر

حضرت خلیفۃ المسیح مدظلہ العالی کی تقریر

(گزشتہ اشاعت سے آگے)

میں اس مسجد میں قرآن مجید ہاتھ میں لیکر اور خدا تعالےٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ مجھے پیر بننے کی ہرگز خواہش نہیں اور نہ تھی اور قطعاً خواہش نہ تھی۔ خدا تعالےٰ کے منشاء کو کون جان سکتا ہے۔ اس نے جو چاہا کیا تم سب کو پکڑ کر میرے ہاتھ پر جمع کر دیا۔ اور اس نے آپ نہ تم میں سے کسی نے مجھے خلافت کا کُرتہ پہنا دیا۔ میں اس کی عزت اور ادب کرنا اپنا فرض سمجھتا ہوں۔ باوجود اس کے میں تمہارے مال اور تمہاری کسی بات کا بھی روادار نہیں اور میرے دل میں اتنی بھی خواہش نہیں کہ کوئی مجھے سلام کرتا ہے یا نہیں۔ تمہارا مال جو میرے پاس نذر کے رنگ میں آتا تھا۔ اس سے پہلے اپریل تک میں اسے مولوی محمد علی کو دے دیا کرتا تھا۔ مگر کسی کو غلطی میں ڈالا اور اس نے کہا کہ یہ ہمارا روپیہ ہی اور ہم اس کے محافظ ہیں۔ تب میں نے محض خدا کی رضا کے لئے اس روپیہ کو دینا بند کر دیا۔ کہ میں دیکھوں یہ کیا کر سکتے ہیں؟ ایسا کہنے والے نے غلطی کی نہیں بے ادبی کی اسے چاہیئے کہ وہ توبہ کر لے میں پھر کہتا ہوں کہ وہ توبہ کر لے۔ اب بھی توبہ کر لیں۔ ایسے لوگ اگر توبہ نہ کرینگے تو ان کے لئے اچھا نہ ہوگا +

ایک وقت کسی نے مجھ سے جھگڑا کیا۔ اس وقت کے بعد سے میں ایسے اموال ان کو دیتا نہیں جو مخصوص مجھے ہی دیئے جاتے ہیں۔ ہاں میں انہیں ایک مد میں رکھتا ہوں اور اسے ایسی جگہ خرچ کرتا ہوں جو اللہ تعالےٰ کی رضا کی راہ ہو۔ میں اپنی ذات اور اپنے متعلقین کے لئے تمہارے کسی روپیہ کا محتاج نہیں ہوں اور کبھی بھی خدا تعالےٰ نے مجھے کسی کا محتاج نہیں کیا۔ وہ اپنے غیب کے خزانوں سے مجھے دیتا ہے اور بہت دیتا ہے اور میں ابتک وہ کسب کر لیتا ہوں جو خدا تعالےٰ نے مجھے دیا ہے یاد رکھو میں پھر کہتا ہوں کہ میں تمہارے اموال کا محتاج نہیں ہوں اور نہ تم سے مانگتا ہوں + تم میرے پاس اگر کچھ بھیجتے ہو تو اسے اپنے فہم کے موافق خدا کی رضا کے لئے خرچ کرتا ہوں پھر وہ کونسی بات ہو سکتی تھی کہ میں پیر بننے کی خواہش کرتا۔ اب خدا تعالےٰ نے جو چاہا کیا اس میں نہ تمہارا کچھ بس چلتا ہے اور نہ کسی اور کا۔ اس لئے تم ادب سیکھو۔ کیونکہ یہی تمہارے لئے بابرکت راہ ہے۔ تم اس حبل اللہ کو آپ مضبوط پکڑ لو۔ یہ بھی خدا ہی کی رسن ہے۔ جس نے تمہارے متفرق اجزا کو اکٹھا کر دیا ہے۔ پس اسے مضبوط پکڑے رکھو۔ تم خوب یاد رکھو کہ

معزول کرنا اب تمہارے اختیار میں نہیں

تم مجھ میں عیب دیکھو آگاہ کر دو۔ مگر ادب کو ہاتھ سے نہ دو + خلیفہ بنانا انسان کا کام نہیں۔ یہ خدا تعالےٰ کا اپنا کام ہے اللہ تعالےٰ نے چار خلیفے بنائے ہیں۔ آدم کو۔ داؤد کو اور ایک وہ خلیفہ ہوتا ہے جو لیستخلفنّہم فی الارض میں موعود ہے اور تم سب کو بھی خلیفہ بنایا پس مجھے اگر خلیفہ بنایا ہے تو خدا نے بنایا ہے اور اپنے مصالحہ سے بنایا ہاں تمہاری بھلائی کے لئے بنایا ہے۔ خدا تعالےٰ کے بنائے ہوئے خلیفہ کو کوئی طاقت معزول نہیں کر سکتی۔ اس لئے تم میں سے کوئی مجھے معزول کرنے کی قدرت اور طاقت نہیں رکھتا۔ اگر اللہ تعالےٰ نے مجھے معزول کرنا ہوگا تو وہ مجھے موت دیدے گا (اللھم اید الاسلام والمسلمین ببقائہ وطول حیاتہ۔ ایڈیٹر) تم اس معاملہ کو خدا کے حوالہ کرو تم معزول کرنیکی طاقت نہیں رکھتے میں تم میں سے کسی کا بھی شکرگزار نہیں ہوں۔ جھوٹا ہے وہ شخص جو کہتا ہے کہ ہم نے خلیفہ بنایا۔ مجھے یہ لفظ ہی دکھ دیتا ہے جو کسی نے کہا کہ پارلیمنٹوں کا زمانہ ہے دستوری حکومت ہے۔ ایران اور پرتگال میں بھی دستوری ہو گئی ہے۔ ٹرکی میں پارلیمنٹ مل گیا۔ میں کہتا ہوں وہ بھی توبہ کر لے جو اس سلسلہ کو پارلیمنٹ اور دستوری سمجھتا ہے کیا تم نہیں جانتے کہ ایران کو پارلیمنٹ نے کیا سکھ دیا اور دوسروں کو کیا فائدہ پہنچایا ہے۔ ترکوں کو پارلیمنٹ کے بعد کیا نیند آتی ہے؟ ایرانیوں نے کیا فائدہ اٹھایا۔ محمد علی شاہ کے سامنے کتنوں کو غارت کرایا۔ اور اب پچھلوں کو الٹی میٹم آتے ہیں۔ ادھر انجمن ترقی واتحاد جو دکھ اٹھا رہی ہے اس کا اندازہ ان خبروں سے کر لو جو طرابلس سے آئی ہیں۔ تم دستوری کو کیا سمجھتے ہو۔ خدا ہی کے فضل اور اسی کے رسن کو مضبوط پکڑے رہنے سے کچھ بنتا ہے اس لئے میں پھر کہتا ہوں واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً۔ میں تمہیں پھر یاد دلاتا ہوں کہ قرآن مجید میں صاف طور پر لکھا ہے کہ اللہ ہی خلیفے بنایا کرتا ہے۔ یاد رکھو آدم کو خلیفہ بنایا تو کہا انی جاعلٌ فی الارض خلیفۃ۔ فرشتے اس پر اعتراض کر کے کیا خمیازہ اٹھائے۔ تم قرآن میں پڑھو جب فرشتوں کی یہ حالت ہے اور انہیں بھی سبحانک لا علم لنا کہنا پڑا۔ تو تم جو مجھ پر اعتراض کرتے ہو اپنا منہ دیکھ لو۔ مجھے وہ لفظ خوب یاد ہیں۔ کہ ایران میں پارلیمنٹ ہو گئی۔ اور دستوری کا زمانہ ہے انہوں نے اس قسم کے الفاظ بولکر جھوٹ بولا۔ بے ادبی کی۔ خدا تعالےٰ کی غیرت نے انہیں دستوری کے نتیجے ایران ہی میں دکھا دی۔ میں پھر کہتا ہوں وہ اب بھی توبہ کر لیں۔ میں دوستوں کو کہتا ہوں ما اسئلکم علیہ من اجر ان اجری الا علی اللہ۔ میرا مولےٰ مجھے سب کچھ دیتا ہے اگر وہ نہ چاہتا تو جب میں گھوڑے سے گرا تھا تو اس صدمہ سے مر جاتا مگر اسی نے میری حفاظت کی۔ اور جہاں پچھلے سال مجھے بولنے کی طاقت نہ تھی آج خدا کے فضل سے میں اس سے بھی بلند آواز سے بول سکتا ہوں

(الحمد للہ علی ذٰلک ایڈیٹر) پس ایسے خیالات کو چھوڑ دو پھر جو اخباروں میں بعض مضامین دیتے ہو۔ اللہ تعالیٰ کے آگے ڈرو۔ ورنہ تم پر الزام قائم ہوگا۔ خوب یاد رکھو اور سن رکھو۔ میری امانت دیانت کی حفاظت تم سے نہیں ہو سکتی اور کوئی بھی نہیں کر سکتا۔ کل ایک بیوی نے مجھے سو روپیہ

دیا اسکے بیٹے نے ایک مصیبت سے خلاصی پائی۔ اس نے نذر مانی تھی مجھے وہ روپیہ دیا۔ کیا کوئی جان سکتا تھا میری بیوی میرے پاس بیٹھی تھی۔ میں نے سمجھا کہ شاید اس کا دل للچایا ہو اسواسطے میں نے اس دینے والے سے پوچھا کہ کہاں خرچ کریں وہ بولی کہ کسی اچھی جگہ خرچ کر دو۔ بیٹے وہ جمع کر کے گھر بھی نہیں رکھتے میرے پاس تین قسم کی رقوم آتی ہیں۔ کچھ کپڑے آتے ہیں یتامیٰ اور مساکین کیلئے اور ایسا ہی روپیہ بھی آتا ہے کوئی روپیہ دیتا ہے کہ جہاں آپ چاہیں خرچ کردیں ایک کہتا ہے جہاں میرے مرشد کو ثواب پہنچے وہاں خرچ کر دو۔ اور کچھ خیرات بھی آتی ہے بعض لوگ مخصوص کر دیتے ہیں اور میں جانتا ہوں کہ وہ خدا تعالیٰ کے خاص منشاء کے ماتحت ہوتا ہے کہ یہ تمہاری ذات کیلئے ہے۔ ان تمام اموال میں سے یتامیٰ کے اموال کو تو میں لا تقربوا مال الیتیم پر عمل کرنے کیلئے مولوی محمد علی صاحب کے حوالہ کر دیتا ہوں اور ایسا ہی انکے کپڑے بھی۔ جو اموال میرے پاس آتے ہیں میری حفاظت کرنے والوں کو تو میرے گوہ کی بھی خبر نہیں تو اموال کی کیا خبر ہو؟ (یہ گندہ لفظ میں نے ایک خاص وجہ سے بولا ہے) پھر جو کپڑے ہوتے ہیں بعض وقت ان میں قیمتی کپڑے ہوتے ہیں۔ میں نے ایک دفعہ اپنی بیوی کو کہا کہ ان کو بیچکر اوسط درجہ کے کپڑے بنا دیا کرو تا کہ وہ زیادہ کے کام آ سکیں۔ اس نے کہا کہ اگر میں خود لینا چاہوں تو میں نے اسے جواب دیا کہ ہرگز نہیں۔ اگر کوئی اور بیوی ہو جو تمہاری رشتہ دار نہ ہو وہ چاہے تو لے سکتی ہے۔ تو ایسے کپڑے بعض وقت ہم بیچ دیتے ہیں گو بہت ہی کم موقعہ ملتا ہے۔ مجھے یہاں شادیاں کرانی پڑتی ہیں اور وہ مسکین ہوتے ہیں۔ ابھی آٹھ دس نکاح ان دنوں میں ہوئے ہیں اور بجز میری ایک نواسی کے سب مساکین تھے ان کو کپڑے اور تخت پھر سے زیور دینے پڑتے ہیں ایسے اموال سے جو مساکین کے لئے آتے ہیں اس قسم کی ضرورتیں پوری کیجاتی ہیں +

میں یہ واقعات اپنی برأت کیلئے نہیں کہتا اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے میں تمہاری مدح۔ مذمت انکار کی پروا نہیں کرتا بلکہ اس لئے سناتا ہوں کہ تم میں سے کوئی بدگمانی کر کے گنہگار نہ ہو جائے۔ ایک عورت نے ایک مرتبہ کہا کہ کپڑوں کے کوٹھے بھر لئے ہیں کوئی حساب تو نہیں لیتا۔ مجھے خیال ہوا کہ ممکن ہے اس قسم کا وہم مردوں میں بھی ہو۔ پس ایسے لوگ اگر ہوں تو توبہ کریں

عشق است و ہزار بدگمانی

میں تمہارے روپیہ کا محتاج نہیں۔ حضرت صاحب کے وقت میں بھی ایسے اموال میرے پاس آتے تھے اور میں لے لیتا تھا۔ میں تمہاری بھلائی کے لئے کہتا ہوں۔ **مجھے تم میں سے کسی کا خوف نہیں اور بالکل نہیں ہاں میں صرف خدا ہی کا خوف رکھتا ہوں** پس تم ایسی بدگمانی نہ کرو۔ اور **توبہ کرو اگر ہمارا گناہ ہے ہمارے ہی ذمہ رہنے دو**

اگر میں غلطی کرتا ہوں اس بڑھاپے اور اس عمر میں قرآن مجید نے نہیں سمجھایا تو پھر تم کیا سمجھاؤ گے؟ میری حالت یہ ہے کہ بیٹھتا ہوں تو پیر دکھی ہوتے ہیں کھڑا ہوتا ہوں تو **محض اس نیت سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر خطبہ پڑھتے تھے**

میں نہیں جانتا میرا کتنا وقت ہے میں اس راہ سے نا واقف ہوں نحن امۃ امیۃ لا نکتب ولا نحسب میں نے ملازمت بھی کی ہے مگر اس میں بھی گھڑی نہیں رکھی۔ میں نے روٹی بھی نہیں کھائی۔ اور اگر چاء کی پیالی بھی نہ آتی تو اس کا بھی محتاج نہ تھا + تمہاری بھلائی کے جوش میں میں ان چیزوں کی پروا نہیں کرتا مجھے کیا معلوم ہے کہ پھر کہنے کا موقع ملے گا یا نہیں موقعہ ہوا تو توفیق ہو یا نہ ہو۔ اس لئے میں نے ضروری سمجھا کہ تم کو پہنچا دوں پس میری سنو اور خدا کے لئے سنو۔ اسی کی بات ہے جو میں سناتا ہوں میری نہیں کہ

وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيعًا وَّلَا تَفَرَّقُوا

غرض تفرقہ نہ کرو۔ واذکروا نعمت اللہ علیکم اذ کنتم اعداء فالف بین قلوبکم فاصبحتم بنعمتہ اخوانا۔ الآیۃ۔ اللہ کا فضل یاد کرو جبکہ تم باہم اعدا تھے۔ اللہ تعالیٰ نے تمہارے دلوں میں محبت پیدا کر دی اور اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ تم باہم بھائی بھائی ہو گئے۔ تم خود غور کرو تم جو یہاں موجود ہو سب کے مذاق رنگ سب کی طرز کلام اور طریق بیان جدا شکلیں الگ اور زبانیں الگ ہیں تمہارے لباس ایک دوسرے سے نہیں ملتے پگڑیوں کے رنگ۔ ان کے باندھنے کے طریق سب جدا جدا ہیں۔ اکبر کے زمانہ میں بڑی خوبصورت پگڑیاں باندھنے کا طریق تھا۔ ایک کی پگڑی سیدھی سادھی **نورالدین** کی سی تھی دربار میں اس سے کہا گیا کہ تم کو پگڑی باندھنی نہیں آتی؟ اس نے کہا مجھے تو آتی ہے یہ باقی عورتوں سے بندھوا کر لاتے ہیں اگر انہوں نے آپ باندھی ہیں تو پھر بندھوا کر دیکھ لو۔ چنانچہ جب ان کو حکم دیا گیا تو نہ باندھ سکے کیونکہ گھروں پر بڑے تکلف اور آئینہ سامنے رکھ کر باندھا کرتے تھے۔ عورتوں سے مراد نفس ہی لے لو۔ غرض اسوقت بھی پگڑیوں کی بندش ان کے رنگ اور ململوں اور لمبائی چوڑائی سب باتوں میں فرق ہے۔ یہ اختلاف اور فرق دور تک چلتا ہے ایک خالق ہے ہم سب **مخلوق** ہیں۔ پھر اختلاف ہے ایک مرد ہے ایک عورت دونوں کے کام الگ الگ ہیں ہر ایک کے اعضا میں فرق ہے باوجود اس اختلاف کے پھر وہ اتحاد چاہتے ہیں جب ان کا اختلاط ہوتا ہے تو پھر وہ کسی اور کے خواہشمند ہوتے ہیں اور چاہتے ہیں کوئی بچہ ہو جاوے ہمیں کبھی خطوط آتے ہیں کہ دعائیں کرو کسی نے اپنے بچہ کا نام **غلام مرزا** رکھا مگر وہ زندہ نہ رہا + غرض اکیلا ہو کر بیوی چاہتا ہے اس کے آنے پر پھر اولاد چاہتا ہے۔ پھر اولاد کی شادی پھر ان کی اولاد کی خواہش کرتا ہے۔ اختلاف ہے تو کتنا۔ اور اتحاد ہے تو کس حد تک یہ تمام اختلاف **اللہ تعالیٰ کی ہستی کے دلائل ہیں** +

خود اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اختلاف السنتکم الآیۃ فی الحقیقت اگر ایک ہی قسم کے چہرہ ہوتے اور ایک ہی قسم کی آرزوئیں قد و قامت ہوتے تو کیسا دکھ اور مصیبت ہوتی۔ دوست دشمن۔ بیوی۔ بہن میں تمیز نہ ہو سکتی۔ پس یہ اختلاف جہاں بہت ہی مفید ہے وہاں باوجود اختلاف کے **وحدۃ** کے نظام کو چاہتا ہے تب یہ نتیجہ خیز اور مثمر ہو سکتا ہے میں دیکھتا ہوں ایک دوات ہے وہ آسٹریا۔ جاپان یا انگلینڈ یا امریکہ سے بنکر آتی ہے وہ الگ ہے پھر سیاہی اور اس کے اجزا کو دیکھو جب تک باہم ملکر متحد نہیں ہو گئے اس سیاہی میں لکھنے اور نقش پذیر ہونے کی طاقت نہیں۔ پھر قلم ہے اس میں آج کل کے قلم کو مد نظر رکھ کر دو تین چیزیں کچھ لکڑی ہے کچھ لوہا ہے یہ اجزا اگر باہم نہ ملیں تو قلم نہیں بن سکتا۔ پھر قلم بھی ہو لیکن اگر سیاہی کے ساتھ اس کا تعلق نہ ہو تو کچھ فائدہ نہیں۔ قلم کسی شخص کے ہاتھ میں ہو اور وہ ہاتھ اس کو اس دوات تک لیجاوے اور پھر اس سیاہی سے کاغذ پر کچھ لکھے۔ کاغذ کے

مختلف اجزا کو دیکھو اور غور کرو۔ پھر لکھنے کیلئے ہاتھ کی جنبش اور آنکھ کی بصارت اور دماغ کی قوت متفکرہ سے کام نہ لیا جاوے تو کچھ بھی نہیں۔ اب تمام پراگندہ صورتوں پر غور کرو پھر ان کے اتحاد کو دیکھو وہ حالت منتشرہ میں کیا کچھ مفید ہو سکتی تھیں ؟ کچھ بھی نہیں لیکن جب ان میں **اتحاد** اور **اختلاط** ہوا اور ایک مرکز پر جمع ہو گئیں تو اس سے **کتابیں** اور نہایت قیمتی **تحریریں** پیدا ہو گئیں۔ یہ مضمون بجائے خود بڑا وسیع مضمون ہے اور اس پر غور کر کے نہایت مختصر الفاظ میں یوں کہہ سکتے ہیں کہ

نظام عالم کی رونق اختلاف سے ہے جب وہ اختلاف ایک مرکز پر متحد ہو

اپنے وجود پر غور کرو کس قدر مختلف چیزوں کا مجموعہ ہے لیکن ان مختلف چیزوں کا اجتماع کیسا خوبصورت بن گیا ہے اب تم سوچو کہ باوجودیکہ تمہارے رنگ و روپ تمہاری شکلیں۔ علوم عقول۔ تعلیم۔ تربیت۔ سوسائٹی۔ مطالعہ کی کتابیں اور خواہشیں جدا جدا ہیں۔ پھر تم دیکھو کہ کیوں اکٹھے ہو کر باہم ایک جگہ جکڑے گئے۔ تناسخ والوں کو اس اختلاف نے غلطی میں ڈالا اور وہ اس اختلاف کو تناسخ کا نتیجہ سمجھ بیٹھے۔ کاش وہ اس اختلاف کی حقیقت پر غور کرتے تو

اس کثرت میں وحدة کا مزہ پاتے

یہ خوب یاد رکھو کہ کثرت میں وحدة کی ضرورت ہے جبتک وحدة نہ ہو کثرت مفید ہی نہیں ہو سکتی۔ دیکھو کلکتہ سے لیکر پشاور تک ایک شاہی سڑک ہے جس پر ریلیں دوڑتی ہیں۔ اب تم غور کرو کہ یہ مختلف قطعات زمین مختلف لوگوں کے قبضہ میں تھے۔ ایک طاقت جسکو **گورنمنٹ** کہتے ہیں آئی اور اس نے ان قطعات کو مختلف مالکوں سے لیکر ایک کی ملکیت میں شامل کر دیا۔ تب اس کثرت میں وحدة پیدا ہو گئی پھر اینٹوں پتھروں اور مٹی کو مختلف جگہوں سے لا کر اس پر جمع کیا۔ بظاہر مختلف چیزیں جمع کر دیں۔ مگر ان کو ایک سطح اور ایک ترتیب میں رکھ کر ایک سڑک کی شکل میں تبدیل کر دیا۔ پھر لکڑی اور لوہے کو بچھا کر اور ایک خاص صورت سے انہیں ملا کر لائن بچھا دی۔ اور سکة الحدید بن گئی۔ پھر اس لائن پر گاڑیوں کو جمع کیا جن میں مختلف **عقلوں** اور ہاتھوں کے ذریعہ مختلف چیزوں۔ لکڑی لوہا۔ رنگ وغیرہ کو ایک خاص شکل میں بنایا گیا وہ اختلاف بجائے خود قائم رہ کر وحدت کا رنگ پیدا ہو گیا۔ پھر ایک اور چیز جسکو **انجن** کہتے ہیں ان کے آگے لگا دیا۔ پھر اس انجن میں آگ۔ پانی کوئلہ وغیرہ اکٹھا کیا گیا سب کی سب مختلف اور متضاد چیزیں تھیں۔ مگر ایک خاص ترکیب سے ان کو ملایا تب ان سے بھاپ پیدا ہو کر حرکت کا موجب ہو گئی اب کلکتہ اور پشاور کے درمیان ریل گاڑی دوڑنے لگی جو فوائد اور آرام اس سے ملے ہیں وہ ظاہر ہیں مگر یہ سب کچھ

کثرت فی الوحدة کا نتیجہ ہے

اسی طرح پر میں تمہیں کہتا ہوں کہ **اختلاف** کو رہنے دو مگر اس اختلاف کو **وحدة** کے **مرکز** کے نیچے لاؤ کہ یہ مفید اور کار آمد شئے بن جاوے۔ ہمارے لوگ اختلاف کو تو ترقی دیتے ہیں مگر مرکز وحدة سے الگ ہو کر اس صورت میں یہ مفید نہیں بلکہ مضر ہو گا۔ **سنو!** میں تمہیں ایک نصیحت کرتا ہوں قرآن کریم میں لکھا ہے **هل اتى على الانسان حين من الدهر لم يكن شيئا مذكورا**۔ انسان کی ہستی ہی کیا تھی کچھ بھی نہ تھا۔ اللہ تعالےٰ نے ایک **قطرہ** سے ہاں ایک تھوڑی سی چیز سے بنا کر سمیع و بصیر بنا دیا ہے۔ میں نے جب اس پر غور کیا ہے تو معلوم ہوا کہ اللہ تعالےٰ نے اس کو تیرہ **علوم** پہلے ہی بتا دیئے ہیں۔ ابھی کہتے کہتے معلوم ہوا کہ تیرہ نہیں بلکہ ۱۴ علوم۔ نہ ماں سکھاتی ہے نہ باپ نہ کوئی اور۔ ان میں سے بعض علوم یہ ہیں۔ اوّل دودھ کو چوسنے اور نگلنے کا علم ہے غور کرو کہ اگر کوئی بچے کو یہ علم سکھاتا تو کس طرح اور کس بولی میں سکھاتا۔ (۲) پھر ایک اور علم ہے جو بدیہات کہلاتی ہیں (۳) بچہ کل اور جزو کو سمجھتا ہے ماں ایک چھاتی سے دودھ پلا رہی ہو اور ابھی اس میں باقی ہو جب وہ دوسری چھاتی پر لیجانا چاہے تو روتا ہے گویا کل اور جزو کو سمجھتا ہے۔ ایسا ہی بچوں کو مٹھائی دیکر دیکھا ہے اگر سارے ٹکڑے میں سے آدھی کاٹ لیجاوے تو رو پڑتا ہے (۴) طول اور عرض کو بھی سمجھتا ہے (۵) اس بات کو سمجھتا ہے کہ دو مکان میں ایک جسم نہیں ہو سکتا۔ ایک لڑکا اگر آجاوے تو اسے دھکا دیتا ہے اور ایک پستان جو آپ پی رہا ہے دوسرے کو نہیں لینے دیتا۔ (۶) دو ضدوں کو خوب سمجھتا ہے کھڑا ہونے کو جی نہ چاہے تو نہیں اٹھتا بیٹھنے کو نہ چاہے تو کھڑا ہو جائیگا (۷) صدق و کذب کو خوب سمجھتا ہے مٹھائی نہ دو۔ اور یونہی کہدو کہ تمہارے ہاتھ میں ہے کبھی نہ مانے گا (۸ و ۹) مکان اور **زمان** کو بھی سمجھتا ہے (۱۰) **سمعیات** کی سچائی کو جانتا ہے جو نہیں کہتے سنتا ہے اسی کو یقین کر کے ان چیزوں کو اسی نام سے پکارتا ہے جس سے تم پکارتے ہو۔ (۱۱) یہ بھی مانتا ہے کہ علم **غیب** نہیں۔ (۱۲) یہ بھی مانتا ہے کہ فعل بدوں فاعل کے نہیں ہوتا۔ غرض اس قسم کے بہت سے علوم فطرتاً دیئے جاتے ہیں۔ پس تم اگر ان فطرتی علوم سے کام لو۔ تو اللہ تعالےٰ پھر نفس مطہرہ بخر خود **قرآن مجید** سکھا دیتا ہے۔ غرض تم اللہ تعالےٰ کے اس فضل کو یاد کرو کہ تم باہم اعدا تھے اس نے تمہیں **بھائی بنا دیا**۔ اس **اخوت** کی قدر کرو۔ اور سچے دل سے قدر کرو +

انسان کی ابتدائی حالت کے علوم

ہمارے اصول پھر میں تمہیں یہ کہتا ہوں کہ ہماری اصول مشکل نہیں ہیں بلکہ بہت آسان ہیں۔ اوّل **ایمان باللہ** ایمان باللہ کیا چیز ہے۔ اللہ تعالےٰ کو تمام صفات کاملہ سے موصوف اور تمام محامد اور اسماء حسنیٰ کا مجموعہ اور ستمی اور تمام بدیوں اور **نقائص** سے منزہ یقین کرنا ہے اور اللہ کے سوا کسی وجود اور ہستی سے امید و بیم نہ رکھنا اور کسی کو اس کا **ند** اور **شریک** نہ ماننا۔ وہ اپنی ذات میں یکتا اپنی صفات میں بے ہمتا اپنے اسماء اور افعال میں **لیس کمثلہ شئ** ہے **پھر ملائکہ** پر ایمان ضروری ہے جو تمام نیک تحریکوں کے محرک ہیں اور ان پر ایمان لانے کی یہی غرض ہے کہ انسان ان پاک تحریکوں پر **عمل** کرے +

ایمان کے ارکان یہ ملائکہ **نزول** بھی کرتے ہیں اور ان پاک بندوں پر جو اللہ تعالےٰ کے ساتھ اپنے تعلقات بڑھاتے ہیں اور **استقامت** کے درجہ پر پہنچتے ہیں ملائکہ کا نزول ہوتا ہے یہ قرآن مجید سے ثابت ہے پھر اللہ تعالےٰ کی **کتابوں** پر ایمان لانا ضروری ہے۔ پھر اس بات پر ایمان لانا ضروری ہے کہ اللہ تعالےٰ نے **وقتاً فوقتاً** دنیا کی **اصلاح** اور بھلائی کیلئے اپنے پاک **نبیوں** کو بھیجا۔ اور ہم ان تمام انبیاء پر ایمان لاتے ہیں جن کا ذکر قرآن مجید میں ہے یا نہیں۔ اور ان انبیاء کی بعثت و نبوت میں ہم کوئی فرق نہیں کرتے۔ اس پاک گروہ نے خدا کا کلام مخلوق کو پہنچایا ہے۔ ہم اس بات پر بھی ایمان رکھتے ہیں کہ تمام **نبوتیں** آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر ختم ہو گئیں بلکہ میں اس بات پر بھی یقین رکھتا ہوں اور **بصیرة** اور **شرح صدر** کے ساتھ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نہ صرف تمام نبوتوں کے **جامع** اور **خاتم** تھے بلکہ میں کہتا ہوں کہ آپ **خاتم النبیین۔ خاتم الرسل** اور **خاتم کمالات انسان** تھے +

اب آپ کے بعد کوئی شخص آپ کی **نبوت** اور **اتباع** میں فنا ہوئے بغیر کوئی **فیض** نہیں پا سکتا۔ اور کوئی نبوت موثر اور **مستند** نہیں ہو سکتی

جس پر نبوّت محمّدیہ کی مُہر نہو

سب **نبی** برحق ہیں۔ پھر **تقدیر** کا مسئلہ ہے یہ حق ہے جزا و سزا حق ہے۔ حشر نشر پل صراط۔ جنت و نار سب حق ہیں یہ **عقائد** ہیں اور عقائد کے بعد **اعمال** ہیں کیونکہ زندہ اور مثمر ایمان وہی ہے جسکے ساتھ اعمال صالح ہوں ان میں **نماز** ہے **زکوٰۃ** ہے **حج** ہے **روزہ** ہے **اخلاق فاضلہ** ہیں اور رزائل سے بچنا ہے۔ یہ سب فرض ہیں +

نماز کی سترہ رکعت پانچ اوقات میں فرض ہیں اور وتر کو فرض اور سنن کے درمیان رکھیں تو یہ بیس رکعت ہوتی ہیں اور بتیس رکعت اس کی متمم ہیں اور پھر خدا توفیق دے تو ۴۰ یا ۶۰ رکعت تک بھی نوبت پہنچتی ہے

ایک مہینے کے روزے فرض ہیں۔ اور استطاعت ہونے اور راستہ میں امن کی صُورت میں عمر بھر میں ایک بار حج فرض ہے اور زکوٰۃ فرض ہے۔ اخلاق فاضلہ کا حاصل کرنا اور رزائل کا چھوڑنا فرض ہے۔ یہ **اعمال** ہیں +

پھر یاد رکھو۔ **قرآن مجید** کامل کتاب ہے **لا یاتیہ الباطل** من بین یدیہ ولا من خلفہ۔ اسکی شان ہے باطل اس پر اثر نہیں کر سکتا جو لوگ آجکل کے علوم جدیدہ اور سائنس سے ڈرتے ہیں اُنہوں نے **قرآن مجید** کی **عظمت** اور **شوکت** کو سمجھا ہی نہیں۔ **قرآن مجید** پر باطل کا اثر نہیں ہو سکتا وہ تمام صداقتوں کی **جامع کتاب** ہے اور **خاتم الکتب** ہے اس کے فہم کے لئے اوّل وہ کتاب خود ذریعہ ہے پھر نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا **عملدرآمد** ہے پھر **احادیث** صحیحہ ہیں پھر **لغت** ہے پھر اللہ تعالےٰ کے حضور سے **مدد** اور **دُعا** ذرائع ہیں۔ یہ میرے اصول ہیں۔ یہاں رہو تب اور **چلے جاؤ تب** ان کو یاد رکھو +

ہم صحابہ کرام کو اور تابعین عظام کو رضوان اللہ علیہم اجمعین ابوبکرؓ و عمرؓ سے لیکر معاویہ مغیرہ تک۔ اویس قرنی و حسن بصری سے لیکر ابراہیم نخعی و نافع عکرمہ تک۔ اور اہل بیت میں خدیجہؓ و عائشہؓ سے لیکر علی المرتضےٰ اور تمام اہل بیت علیہم السلام کو اپنا پیارا یقین کرتے ہیں ہم ائمہ حدیث۔ فقہ۔ اور **تصوف** کی تعظیم ضروری سمجھتے ہیں اور انہیں **امام** سمجھتے ہیں اس لئے **امام اعظم**۔ شافعی۔ مالک۔ احمد بن حنبل۔ امام بخاری۔ مسلم۔ **ابو داؤد**۔ ترمذی۔ نسائی اور امام محمد رحمہم اللہ علیہم اجمعین کی جائز تکریم کرتے ہیں۔ اسی طرح تصوف میں حضرت سید عبد القادر جیلانی۔ خواجہ معین الدین چشتی۔ قطب الدین بختیار کاکی۔ شیخ شہاب الدین سہروردی۔ محبوب الٰہی سلطان نظام الدین اولیاء۔ **ابن عم** حضرت فرید الدین گنج شکر۔ **چراغ دھلوی** خواجہ نقشبند۔ خواجہ احمد سرہندی۔ زکریا ملتانی۔ شاہ بہاء الحق ملتانی رحمہم اللہ اجمعین کو دل سے پیار کرتا ہوں۔ اور ایسا ہی ابن حزم ابن تیمیہ اور ابن حجر اور ابن ہمام۔ ذہبی اور شوکانی کو بھی بہت محبّت کرتا ہوں۔ یہ لوگ خدا تعالےٰ کے برگزیدہ بندوں اور ہادیوں میں گذرے ہیں۔ پھر اس قریب زمانہ میں **شاہ ولی اللہ** صاحب کو میں ممتاز انسان یقین کرتا ہوں اور سید احمد **بریلوی** کو خدا کے مخلص بندوں میں سمجھتا ہوں اور **حضرت مسیح موعود** اور **مہدی** بھی آچکے جس کا خدا نے اپنے فضل سے مجھ کو **خلیفہ** بنایا۔ **ذلك فضل اللہ یوتیہ من یشاء** +

تاریخ

اب جبکہ ہمارے عقائد آپ کو معلوم ہو گئے میں ایک اور مسئلہ تمہیں بتاتا ہوں۔ اور وہ یہ ہے کہ تاریخ میں **جھوٹ** اور **سچ** میں فرق کرنا ہر شخص کا کام نہیں ہے۔ اب تازہ واقعہ تمہارے سامنے موجود ہے طرابلس کی جنگ کی خبریں آرہی ہیں اور وہ شائع ہوتی ہیں اب اگر کوئی شخص ان اخبارات جنگ سے کوئی تاریخ مرتب کرے تو تم ہی بتاؤ کہ اس کتاب کی حقیقت کیا ہو گی ؟ صوفیوں میں سید عبد القادر۔ امام قشیری اور صاحب **عوارف** کی باتیں آسانی سے سمجھ میں آجاتی ہیں۔ مگر صاحب فتوحات کی تصانیف مشکل ہیں۔ فصوص اور منازل السائرین آسان نہیں +

پس تم کو میں پھر کہتا ہوں پھر کہتا ہوں۔ پھر کہتا ہوں

اختلافات کو مٹا دو۔ توبہ کر لو۔ جسکے کان ہوں سُن لے جسقدر غلطی کسی سے ہوئی ہے اس سے توبہ کر لو۔ اس میں تمہارا بھلا ہے + آج میںنے عورتوں کے درس میں اس نکتہ کو سنایا ہے اور میں اس تقریر کو ختم نہیں کر سکتا جب تک تمہیں نہ سنا لوں۔ بہت سی بستیاں آباد تھیں ان بستی والوں نے اللہ تعالےٰ کی نافرمانی کی۔ آخر اللہ تعالیٰ کے عذاب نے ان کا نام و نشان مٹا دیا۔ اُنہوں نے اپنی کرتوتوں کا بدلہ پالیا۔ یہ بات کیوں سُنائی ہے ؟ **کان والو** سن لو! **عقل والو** ! سمجھ لو! **اگر میری آواز تم تک نہیں پہنچی** تو کہو میں اور **اونچا** کروں +

سنو ! ہر شخص جو بڑا بنایا جاتا ہے اس کے پڑوس میں اجڑا ہوا کوئی گھر ضرور ہوتا ہے ہر شہر میں ہر بستی میں اس کے نظائر موجود ہیں میں ایک بستی میں رہتا تھا۔ وہاں کا ایک امیر مجھ سے حد درجہ کی دشمنی رکھتا تھا وہ میرے قتل کو چاہتا تو میں بھی اسکی زندگی کا خواہاں تھا۔ غرض میرے ساتھ اس کو سخت عداوت تھی۔ ایک دن میرے دل میں آیا کہ اتنے بڑے آدمی کو کون نصیحت کر سکتا ہے۔ یہ سوچکر میں باوجود عداوت کے اس کے گھر چلا گیا میں نے بڑی جرأت کی۔ وہ اسوقت کچہری کر رہا تھا میں بیٹھ گیا وہ حکم احکام لکھتا رہا۔ جوں جوں جگہ خالی ہوتی گئی میں بھی آگے ہوتا گیا۔ یہاں تک کہ سب لوگ چلے گئے اور صرف وہ اور میں اور اس کا میر منشی اور چند پہرہ کے سپاہی رہ گئے۔ پھر اس نے میری طرف مخاطب ہو کر کہا کہ آپ کس طرح تشریف لائے۔ میں نے کہا بڑا ضروری کام ہے مگر تنہائی میں کہنا چاہتا ہوں۔ جب میںنے یہ کہا تو اس کا میر منشی جو میرا معتقد تھا فوراً چلا گیا اور اس کے پہرہ کے ایک قریبی سپاہی کے باقی سپاہی بھی الگ ہو گئے تب میں نے اس کو کہا کہ جو بڑے آدمی ہوتے ہیں ان کے لئے ایک **واعظ** ہوتا ہے کیا آپ کے لئے بھی کوئی ہے ؟ کہنے لگا **مولوی صاحب** (اسی دن مولوی صاحب کہا) ذرا کھول کر بتاؤ۔ اس پر میں نے کہا کہ قرآن مجید سے ثابت ہے کہ جو بڑے آدمی ہوتے ہیں ان کے پڑوس میں کوئی نہ کوئی اُجڑا ہوا گھر ہوتا ہے۔ جو اس کو نصیحت کرتا رہتا ہے کہ

سنبھل کر چلو ایسا نہو تمہیں بھی عذاب میں گرفتار ہونا پڑے

یہ سُنکر مجھے کہا کہ مولوی صاحب آگے آؤ۔ آگے جگہ تو نہ تھی ایک کھڑکی تھی جس کے آگے وہ بیٹھا ہوا تھا۔ میں گھٹنوں کے بل کھڑا ہو گیا۔ پھر کہا ذرا اور آگے ہو جاؤ آخر میں اور آگے ہوا۔ اُس نے کہا میری گدی تو وہ پڑی ہے مگر میں کبھی وہاں نہیں بیٹھا یہاں بیٹھتا ہوں مگر آج مجھے سمجھ آئی ہے کہ میں یہاں کیوں بیٹھتا ہوں۔ سامنے ایک محراب دار دروازہ تھا مجھے کہنے لگا کہ کیا سارے شہر میں اتنا بڑا دروازہ آپ نے دیکھا ہے میں نے کہا کہ نہیں پھر اس نے کہا کہ اس گھر کا مالک اتنا بڑا آدمی تھا کہ جس قسم کا چھاتہ یہاں کا رئیس رکھتا ہے وہ رکھ سکتا تھا۔ اور ہم ولایت کی سیاہ چھتری بھی رئیس

تفریق بین المسلمین کے باعث تم ہو گے اور اللہ تعالےٰ کا غضب تم پر نازل ہوگا۔ اور تمہاری خانہ ساز عزت خاک میں ملجاوے گی۔ اگر کسی امر میں اختلاف ہو تو مقدمہ کو خلیفہ کے حضور میں پیش کردو۔ اور جو وہ حکم دیں۔ اسے کل جماعت بہ طیب خاطر منظور کرلے اور پھر کدورت دل میں نہ رکھے اور جمع ہو کر اسلام اور احمدیت کو دُنیا میں پھیلاؤ۔ جس قوم کو کچھ کام نہیں ہوتا وہ آپس میں لڑتی مرتی ہے لیکن جس نے تمام دُنیا کو احمدیت کی تعلیم دینی ہے اسے آپس کے جھگڑوں سے کیا تعلق جب جنگل میں نت نیا شکار موجود ہے تو گھر کی گائے بکریوں کو ذبح کرنا صریح نادانی نہیں تو اور کیا ہے یہ تو دودھ دہنے کے لئے ہیں نہ ذبح کرکے کھانے کے لئے بھائی تو قوت بازو ہوتے ہیں۔ اگر بھائیوں سے لڑو گے تو آرام وچین مفقود ہوجائے گا۔ اور جو آج مقبول ہے وہ کل مردود ہوجائے گا۔ کیا عمدہ مثال کسی فارسی والے نے کہی ہے۔ ہر کہ زن ندارد۔ آرام تن ندارد۔ ہر کہ پسر ندارد نور بصر ندارد۔ ہر کہ برادر ندارد۔ قوت بازو ندارد۔ جو نکما ہوتا ہی وہ ہزاروں غلطیوں میں پڑتا ہے۔ اور کسی احسن کام میں اگر انسان لگا رہے تو ہزاروں غلطیوں سے محفوظ رہتا ہے تم اکٹھے ہو کر تبلیغ میں لگ جاؤ تاکہ اور بلاؤں اور اختلافو سے بچو۔ اپنی نیک اطواری اور صلحکاری سے لوگوں کو اپنے میں شامل کرو۔ زبردستی سے کوئی نہیں مانتا۔ رفق و نرمی سے مذہب پھیلتا ہے۔ بُری بات بھی نرمی اور آشتی سے لوگ قبول کرلیتے ہیں۔ اور اچھی بات بھی زبردستی اور سختی سے دُنیا نہیں مانتی۔ دین کو دُنیا پر مقدم کرو تاکہ دُنیا بھی تمہارے پیروں میں آگرے اور خدا تعالےٰ تم پر مہربان ہو۔ اور جب وہ مہربان ہوگا۔ تو کل جہان تم پر مہربان ہوجاوے گا مصرعہ خدا مہربان ہو تو کل مہربان۔ کسی بزرگ کا الہام ہے گویا خدا تعالےٰ اپنے کسی پرستار کو فرماتا ہے۔ تو میرا ہو رہے تو کل جگ تیرا ہو۔ تم خدا کے ہوجاؤ۔ تاکہ جو کچھ تمہارے گرد وپیش ہے سب تمہارا ہوجاوے۔ اے میرے پیارے بھائیو۔ یہ باتیں نفاق سے نہیں کہی گئیں۔ بلکہ محبت و وفاق والے دل سے نکلی ہیں انہیں تسلیم کرلو تاکہ سلامت رہو۔ سلامت رہو۔ با کرامت رہو۔ اے خدا تو ہمیں نفاق سے بچا۔ اور اتفاق کی توفیق عنایت کر۔ آمین +

ناصر نواب

قادیان ۱۶- جنوری ۱۹۱۲ء

اخبار عالم پر ایک نظر

بحیرہ قلزم میں بندش (لندن ۲۴- جنوری) اٹلی نے دول خارجیہ کو اطلاع دی ہے کہ اس نے بحیرہ قلزم میں عثمانی ساحل پر ایک پختہ بلاکیڈ (حالت محاصرہ بحری) ۱۵ درجہ ۱۱- دقیقہ اور ۱۴ درجہ ۳۰ دقیقہ عرض بلد کے درمیان قائم کرلی ہے اس نے یہ بھی لکھا ہے کہ جو جہاز اس بندش کو توڑنے یا آنکھ بچاکر نکلنے کی کوشش کریگا اس سے بین الاقوامی قوانین وعہدنامجات کے موافق سلوک کیا جائیگا

مسلمانان بنگال کا میموریل (کلکتہ ۲۴- جنوری) سنٹرل نیشنل محمڈن ایسوسی ایشن نے ایک عرضداشت ہز ایکسیلنسی وایسرائے کی خدمت میں مسلمانان بنگال کی حالت کے متعلق جو تنسیخ تقسیم بنگال کی وجہ سے پیدا ہوگئی ہے۔ ارسال کی ہے۔ اور مسلمانوں کے حقوق کی محافظت کے متعلق حسب ذیل عرض کی ہے۔ اوّلاً بنگال لیجس لیٹو کونسل کے نصف ہندوستانی ممبران مسلمان ہوں اور اگر یہ نہ ہوسکے تو اس عہدہ پر باری باری مسلمان اور ہنود کا تقرر عمل میں آوے۔ سوم کہ ڈسٹرکٹ اور میونسپل بورڈوں میں تعلیمی گرانٹ اور ممبروں کا تقرر بہ اعتبار تناسب تعداد آبادی کے ہو کر سرکاری ملازمتیں بلحاظ تناسب آبادی کے دی جاویں ؛

نیا روپیہ۔ ہیسیہ اخبار کا خاص نامہ نگار مدراس سے خبر دیتا ہے کہ بنک آف مدراس کو ایک گشتی چٹھی موصول ہوئی ہے۔ کہ نئے روپے کو روانی سے واپس لے لیا جاوے ؛ اجانہ کا ایک تار مظہر ہے کہ ایک اطالین جنگی جہاز نے ۱۹- جنوری کو مصری سرحد کے متصل یونس (شام) پر گولہ باری کی ؛ **جنگ ٹریپولی** کی خبر روما سے آئی ہے وہ مسوآ کے پیغام کے مطابق ہے اطالین کی زیادتی جاری ہے۔ والٹرینو نام اطالین آگنبوٹ ساحل مسوا پر وارد ہوا وہاں ۲۶ ترک قیدی اُتارے گئے۔ یہ ترکی ملٹری آدمی ہیں۔ اذلیقہ و برگنز نام دخانی جہازوں سے گرفتار کئے گئے تھے۔ آخر الذکر دُخانی جہاز سے جو قیدی پکڑے گئے ان میں ایک فوجی میجر بھی ہے وہ یمن کے قلعہ حدیدہ کی ترکی فوج کا کمانڈر تھا۔ اسی قلعہ سے اطالین آگنبوٹ پر گولے فیر کئے گئے تھے۔ پیرس کی خبر کہ فرنچ جہاز منوبہ سے جو ترک پکڑے گئے تھے ان کی مخلصی کی بابت خط وکتابت جاری ہے یہ خط وکتابت دوستانہ ہے اور امید ہے کہ فیصلہ مصالحت خاطر خواہ ہوگا بدمزگی ہونے نہ پائے گی۔ بعد کی خبر کہ اٹلی نے بذریعہ تحقیقات معلوم کیا ہے کہ جہاز منوبہ کے ترک پکڑے تھے ان میں بعض ڈاکٹر اور خادمان ہسپتال تھے اور باقی لوگ خزانہ کے کلارک تھے۔ وہ مجروحان کے علاج کے لئے ٹریپولی جاتے تھے۔ یہ خیال غلط ہے کہ وہ ترک جنگ ٹریپولی کے لئے تھے ان کی مخلصی کے رقعہ کا مضمون زیر غور اٹلی ہے۔ طہران سے ایک سرکاری خبر موصول ہوئی کہ جنوب ایران میں وہاں کی گورنمنٹ نے امن وامان قائم کردیا ہے۔ گورنر صوبہ فارس اور سویڈش افسران بدیں فہمائش بھیجے گئے ہیں کہ امن قائم کرنے کی مؤثر تدابیر اختیار کریں تاکہ جنوبی ایران میں تجارتی رستے بخوبی محفوظ کئے جاویں اس سے تسلی ہوتی ہے + جنگ ٹریپولی کا سلسلہ جاری ہے اور اٹلی کی کوشش یہ ہے کہ بحیرہ قلزم میں ترکی سواحل کا بزور محاصرہ کیا جاوے۔ مطلب یہ ہے کہ ترکی تنگ آکر آن مانے لیکن آثار ظاہر ہیں ٹرکی اپنے منصوبہ ٹریپولی کے چھوڑنے پر تیار نہیں ہے۔ اٹلی کا نیم سرکاری اخبار میلو رومنو لکھتا ہے کہ آخر دسمبر تک اس لڑائی پر اٹلی کا ۳۶ لاکھ پونڈ خرچ ہوچکا ہے یعنے پانچ کروڑ ساٹھ لاکھ روپیہ۔ اس میں سے تین کروڑ ۶۰ لاکھ روپیہ پچھلے بجٹ کے فاضلات سے پورا کیا گیا ہے اور باقی روپیہ خزانہ کی ہنڈیوں سے حاصل کیا ہے۔ اخبار مذکور لکھتا ہے۔ کہ اطالین گورنمنٹ بغیر کسی جدید قرضہ یا مزید ٹیکسوں کے دو کروڑ ۱۴ لاکھ پونڈ یا ۳۲ کروڑ ۱۰ لاکھ روپیہ اسی طریق بہم پہونچا سکتی ہے یہ بیان سرکاری ہے اور ممکن ہے کہ خاص مصلحت سے شائع کیا گیا ہو حق یہ ہے کہ اٹلی کو ہرگز امید نہ تھی کہ جنگ ٹریپولی میں ایسی طوالت ہوگی۔ اگر فرانس سے بحری تعلقات کی پیچیدگی بڑھ جاویگی تو مشکلات زیادہ ہوں گی لیکن پیغامات سے ظاہر ہے کہ اندیشہ نہ ہوگا۔ **سویڈن میں عورتوں کو رائے دینے کا بل** اگرچہ انگلستان کی عورتیں کئی سالوں سے پارلیمنٹ میں رائے دینے کے حقوق مانگ رہی ہیں اور اس کے لئے سخت جدوجہد کررہی ہیں لیکن تاحال ان کی اس جدوجہد کا کوئی مفید نتیجہ نہیں نکلا۔ لیکن سویڈن کی گورنمنٹ نے اس بارہ میں گورنمنٹ انگلستان سے پہل کی ہے اور حال ہی میں سویڈن کی گورنمنٹ نے اعلان کیا ہے کہ وہ جلد ہی پارلیمنٹ میں ایک مسودہ داخل کرنے والی ہے جس کی رُو سے عورتوں کو پارلیمنٹ میں رائے دینے اور اپنے ممبر منتخب کرنے کے حقوق دئے جاوینگے ؛ ہمیں لائق وثوق ذریعہ سے یہ خبر معلوم ہوئی ہے کہ ایک جاپانی بیرن اور اس کی لڑکی اور داماد مشرف بہ اسلام ہوئے ہیں یقین ہے کہ یہ خبر سچے اسلامی جوش اور دلی مسرت کے ساتھ سُنی جاویگی ؛ **ایران۔** لندن مسلم لیگ نے ایک عرضداشت ایران کے متعلق صاحب وزیر ہند کی خدمت میں بھیجی تھی اسکے جواب میں بیان کیا گیا ہے کہ گورنمنٹ یقین کرتی ہے کہ بات چیت ہورہی ہے اور جس کے جلدی طے کرنے میں گورنمنٹ

الخطبات

(۱) ہمارے ایک احمدی بھائی عمر ۴۰ سال ملازم سرکار بمشاہرہ مبلغ ایک سو پچیس ۱۲۵ روپے ماہوار کی پہلی بیوی فوت ہو چکی ہے اور دوسرے نکاح کے خواہشمند ہیں مزید حالات اڈیٹر بدر سے دریافت کر سکتے ہیں ؛

(۲) ایک شریف خاندان غیر احمدی ایک دختر نابینا کنواری عمر ۱۵ سال کا احمدی جماعت میں نکاح کرنا چاہتا ہے۔ اگر کوئی صاحب خواہشمند ہوں۔ تو وہ اڈیٹر بدر سے خط و کتابت کریں۔ باشندگان میرٹھ۔ دہلی۔ مظفر گڑھ۔ سہارنپور وغیرہ کو ترجیح دیجاویگی۔

(۳) ایک غیر احمدی احمدیوں کے اتقاء پابند صوم و صلوٰۃ ہمدردی وغیرہ کے معترف ہو کر اپنی لڑکی جس کی عمر ۲۳ سال۔ گندم رنگ۔ جسم اور قد درمیانہ۔ ظاہری ہر ایک عیب سے پاک قرآن شریف اور اردو خواندہ۔ مطیع و فرمانبردار۔ پختہ پز۔ قطع و برید و دوخت سے واقف ہے۔ احمدی جماعت مین شریف خاندان کے ایک ایسے شخص سے رشتہ کرنا چاہتا ہے جس کی عمر بیس سے تیس برس تک ہو۔ اوّل تو انٹرنس ورنہ انگریزی مڈل تک تعلیم ہو۔ کم از کم بیس روپے ماہوار کا ملازم ہو۔ یا بیس روپے ماہوار جائداد کی آمدنی یا اور کوئی ذریعہ بیس روپے ماہوار کی آمدنی کا ہو۔ اضلاع میرٹھ۔ دہلی مظفر گڑھ اور سہارنپور کے باشندگان کو ترجیح ہو گی خط و کتابت معرفت اڈیٹر بدر ہو اور درخواست کے ہمراہ ۱ھ کے ٹکٹ آنے چاہئیں ۔

(۴) ایک احمدی دوست نوجوان عمر ۲۰ سال زمیندار ڈراپچ ساکن راجیکے ضلع گوجرات۔ جو نہایت ہی صالح خلیق اور شریف آدمی ہیں اور جن کی علاوہ زمینداری آمد کے ۱۹ روپے ماہوار تنخواہ ہے کسی زمیندار کے ہاں نکاح کرنا چاہتے ہیں جو صاحب پسند فرماویں وہ دفتر بدر مین اطلاع دیں۔

(۵) ہمارے ایک معزز شریف آسودہ حال اور نوجوان دوست شرعی ضروریات کے سبب دوسرا نکاح کرنا چاہتے ہیں۔ خط و کتابت معرفت اڈیٹر بدر ہو ۔

(۶) ایک احمدی نوجوان۔ کنوارا۔ غریب الطبع۔ قوم کا ارائیں ضلع گوجرات کا باشندہ ہے۔ عمر ۱۸ سال۔ تنخواہ اٹھارہ روپے ماہوار بوعدہ عہ سالانہ ترقی۔ مستقل سرکاری ملازم نکاح خواہاں ہے۔ اہل حاجت سید غلام حسین ویٹرنری اسسٹنٹ کو خط و کتابت کریں ؛

(۷) ہمارا ایک بھائی جو نیک۔ منکسر المزاج۔ احمدی و یندار حاجی عمر ۱۸ سال۔ خواندہ۔ اصل وطن چکوال ضلع جہلم۔ اسکے لئے ایک رشتہ کی ضرورت ہے۔ مفصلہ ذیل پتہ پر خط و کتابت ہو ؛

محمد امین و فضل کریم۔ کالج سٹریٹ کلکتہ

(۸) ایک ککے زئی شریف لڑکی عمر ۱۶ سال کے واسطے جو کہ قادیان کے قریب ہے ایک شریف نوجوان خواندہ احمدی کی ضرورت ہے۔ خط و کتابت معرفت اڈیٹر بدر ہو۔ خط کے ساتھ ۱ھ کے ٹکٹ آنے چاہئیں۔

(۹) ایک احمدی۔ نیک طینت۔ حافظ قرآن۔ عالم شخص دونوں آنکھوں سے نابینا حافظ محمد حسین صاحب لائق شخص ہیں احباب کی خدمت میں عرض ہیں کوئی نابینا عورت ہو یا اور کوئی نقص ہو جس کے باعث بینا انسان کراہت کرے لیکن متعدی امراض سے بری ہو۔ نکاح کے خواہشمند ہیں۔ احباب توجہ فرماویں خواہ احمدی ہو یا غیر احمدی ؛

(۱۰) ہمارے ایک معزز احمدی دوست جو بنگال میں ایک معزز عہدہ پر ممتاز ہیں۔ اپنی ہمشیرہ عمر ۱۶ سال۔ نوشت و خواند سے ماہر و بصفات حسنہ موصوف کے واسطے ایک ایسا رشتہ چاہتے ہیں۔ جو کم از کم انڈر گریجوایٹ ہو اور پچاس روپے ماہوار سے زائد آمد رکھتا ہو۔ درخواستیں معرفت اڈیٹر بدر ہمراہ ۱ھ کے ٹکٹ آنی چاہئیں ؛

(۱۱) مسمی جیون قوم نجار۔ عمر ۲۲ سال۔ شکل و شباہت عمدہ صحیح و سالم۔ پہلی بیوی فوت ہو چکی ہے۔ ساکن موضع گھنوکے ڈاکخانہ ستراہ ضلع سیالکوٹ۔ کام سیپ خراس۔ معمار۔ نکاح کا خواہاں ہے ؛

۱۲۵

ایک سو پچیس برس کی جنتری۔ سنین مروجہ عیسوی ہجری فصلی بکرمی ہر چہار سنین مروجہ کی تاریخیں اور دن بالمقابل لکھے گئے ہیں ہر ایک کاروباری انسان۔ صاحب جائداد۔ رئیس۔ جج مجسٹریٹ رجسٹرار مصنف۔ مورخ۔ اڈیٹر۔ وکیل۔ مختار اور مہاجن ساہوکار اور عرضی نویس۔ ایجنٹ۔ پٹواری۔ نمبردار کے پاس اس کتاب کا ہونا ضروری ہے انصاف اور امن اور عدل قائم رکھنے کا بڑا مدار تاریخوں کے انتظام اور نگہداشت پر ہے۔ اس کے بغیر ہی کہا نے۔ وثیقے۔ پرانے دستاویز۔ مورخانہ مضمون۔ گواہ کے بیانات لکھنے میں صحیح رائے قائم کرنا مشکل جنتریوں کی تلاش میں کس قدر محنت شاقہ ہے قیمت اصلی صہ رعایتی اخیر فروری تک صرف تین روپے (سمٰی)

اکسیر البدن ملک عرب کا ایک مجرب نسخہ جو عبدالحی صاحب عرب وہاں سے لائے ہیں مقوی اعضائے رئیسہ ہے اس کے کھانے سے دماغ کو قوت ہوتی ہے بدن میں تھکان نہیں ہوتی۔ کئی لوگوں نے تجربہ کیا ہے پہلے اسکی قیمت بہت تھی مگر آجکل عرب صاحب نے ۱۶ خوراک کا عہ کر دیا ہے تاکہ عوام کو فائدہ پہونچے۔ ملنے کا پتہ۔ بدر ایجنسی۔ قادیان۔ گورداسپور میں نے بھی اس کا تجربہ کیا ہے اور بہت مفید پایا ہے ایڈیٹر

ست بچن

مژدہ ہے کہ کتاب ست بچن چھپکر طیار ہے جس میں سکھوں کو بتایا گیا ہے کہ تمہارا اصل دین اسلام ہے تم کہاں بھٹکے پھرتے ہو۔ قیمت ۱۱ر۔ اسکے علاوہ مندرجہ ذیل کتابیں بھی مل سکتی ہیں۔

آئینہ کمالات اسلام	۶	انوار الاسلام	۔ ۳
کتاب البریہ	عہ	ایام الصلح فارسی	۸ر
روئداد جلسہ دعا	۲ر	استفتاء کیکھرام	۱ر
کرامات الصادقین	مہ	فتح الحق ہر دو حصہ	۱۲ر
حقیقت المہدی	۱ر	ازالہ اوہام حصہ اول	۱۲ر
شحنۂ حق	۶ر	فتح اسلام	۲ر
توضیح مرام	۲ر	انجام آتھم	[illegible]
قادیان کے آریہ اور ہم	۲ر	حقیقت الوحی	لعہ
تحفۃ الندوہ	۲ر	ضیاء الحق	۳ر
نشان آسمانی	۴ر	ست المالک	مہر
رسالہ جہاد	۱ر	کشتی نوح	۲ر
تریاق القلوب	۱۲ر	مسیح ہندوستان میں	۲ر
نجم الہدیٰ	لعہ	چشمہ معرفت	۱ع
لجۃ النور	۳ر		

المشتہر مہتمم کتب حضرت اقدس مسیح موعود۔ قادیان

خوش خبری سلسلہ احمدیہ کے مختصر رسائل چھپکر طیار ہو رہے ہیں احباب منگوا کر مفت تقسیم کریں۔ دس شرائط بیعت۔ حضرت مرزا صاحب کا مذہب انکے اپنے الفاظ میں اقتباس از اردو نثر۔ حضرت مرزا صاحب کا مذہب اقتباس از اردو نظم ۔ آب یا رب۔ مرتبہ حضرت مولوی غلام رسول صاحب ۔ [illegible] کے لفظ باپ کی حقیقت اور اسکی اسلامی اصطلاح بیٹ ۔ ملنے کا پتہ بدر ایجنسی قادیان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

سبحٰن الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

...انتم اذلّۃ

قادیان ضلع گورداسپور

BADR QADIAN

بدر

عام قیمت پیشگی ...

بغیر ضمیمہ درس قرآن مجید ...

Reg. No. L CCLXXXVIII

مسیح وقت و مہدی ... مجدد ... صد

... بکافٍ عبدہ مرزا غلام احمد

معہ ضمیمہ درس قرآن مجید

للعہ پیشگی چار روپے

جلد ۱۱

۵ صفر ۱۳۳۰ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۵ فروری ۱۹۱۲ء مطابق ۴ پھاگن سمت ۱۹۶۸

نمبر ۲۰ و ۲۱

... اگر قادیان آؤ گے تم

ایڈیٹر و منیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ

نور دین مصطفیٰ پاؤ گے تم

کتب بدر ایجنسی

بمعہ قیمت کتب

پارہ السیقول تقطیع کلاں ۳ر پارہ السیقول خورد ۱ر ضرورت الامام ۱۰ر نقد قرآن حصہ دوم ۴ر خلافت راشدہ ۲ر ۴ر جام شہادت ۰ر یادگار کریم ۰ر التبیان ۱۰ر شہادت القرآن ۴ر حمامۃ البشریٰ ۸ر اوامر نواہی قرآن ۹ر لیکچر لاہور ۱۰ر دعوۃ الندوہ ار دافع البلاء ار نور القرآن عہ ۲ر اعجاز احمدی ۶ر آسمانی فیصلہ ۲ر رپورٹ جلسہ سالانہ ۱۹۰۶ء ۳ر مجموعہ آمین ۰ر کشف الغطاء ۲ر اربعین ار ستارہ قیصرہ ۰ر ستیارتھ دھرم ۰ر مسک العارف ۱۰ر حقیقت ار مسلمانوں کا خدا اور اُس کے حضور دعا ۔ ۔ ۔ ۲ر فضل حق ۲ر تحفۃ الندوہ ۰ر جواب سراج الدین عیسائی ۱۰ر چٹھی مسیح ای حرفی عبد القدوس احمدی کا من مولوی محمد علی ار بلاء القوم عابدین ۱۰ر تحفۃ المشتاقین ۰ر کرشن اوتار ... احمدی ۔ ر

سیف حق ار سی حرفی اللہ داد خان ۔ ر صدقے جاواں ۔ ر جام وحدت ۔ ر گل مونتیا ۔ ر کامن احمدی اللہ داد خان ۰ر اظہار حق ۰ر سی حرفی فضل دین ۰ر کلمۃ الفصل ار گلدستہ رسالت ۲ر مسیح بیان ۲ر تعلیم القرآن ار مسیح موعود دی سچائی تے اسدی تصدیق ۔ ر نیر کی فریاد ۔ ر تحفۃ العرب ۳ر نظم متعلق خوف موت ۔ ر مسیح دا سدا ۔ ر گلدستہ حیدر فرزند علی ۳ر مجربات نور دین حصہ اول ۱۰ر حصہ دوم ۱۰ر سری نہہ کلنک درشن ۸ر فتح دین ۳ر کرشن لیلا ار مور کھ سدھ ار الاستخلاف ۴ر غلامی ۳ر القول الصحیح ار نظم مستورات ۰ر شہادت اسمانی ۵ر شہادت آسمانی حصہ دوم ۲ر معیار الصادقین ۳ر الحق لدھیانہ ۶ر الحق دہلی ۸ر لغات القرآن حصہ دوم ۸ر خزینۃ المعارف ۴ر خزینۃ المعارف حصہ دوم ۴ر خطبہ الہامیہ ۸ر ٹیچنگز آف اسلام ۔ ۔ ۴ر مجموعہ عربی نظم ۶ر مباحثہ مونگیر ۴ر تصدیق کلام ربانی ۸ر عبرت ۴ر ثنائی ہرزہ درائی ۲ر چودہویں صدی کا یہودی ۲ر ثنائی فرار ۳ر واقعات بھاگلپور ۴ر

علمائے خلف ۴ر نوردل ۰ر حق کا پرچار ۴ر یرمیاہ نبی کی پیشگوئی ۰ر بائبل کا پرچار ۱۰ر اسلام کا گز (نجات کی حقیقت ار محمد رسول اللہ (صلے اللہ علیہ والہ وسلم) ۱۰ر اسلام کی پہلی کتاب ۴ر قصیدہ موعودیہ ... احمدی پاکٹ بک ہر دو حصہ برا ہین احمدیہ بے جلد ۱۲ر درثمین مجلد اردو ۳ر فتاوے احمدیہ ہر سہ حصہ مکمل ... درثمین اردو فارسی مکمل مجلد ۹ر درثمین اردو مجلد ۴ر درثمین فارسی مجلد ۶ر عربی بول چال ۲ر لیکچر مہر سنگھ ر

خوشخبری

سلسلہ احمدیہ کے مختصر رسائل چھپکر طیار ہوگئے ہیں احباب منگوا کر مفت تقسیم کریں ٭

دس شرائط بیعت ۔ ۲۔ حضرت مرزا صاحب کا مذہب ان کے اپنے الفاظ میں اقتباس از اردو نثر ... حضرت مرزا صاحب کا مذہب اقتباس از اردو نظم ... آپ بارے مرقومہ حضرت مولوی غلام رسول صاحب ... عیسائیوں کے لفظ باپ کی حقیقت اور اس کی اسلامی اصطلاح قیمت فی ٹریکٹ ایک پیسہ ۔ ملنے کا پتہ ۔ بدر ایجنسی قادیان ٭

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر و پبلشر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا

قادیان

اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے حضرت خلیفۃ المسیح بخیریت ہیں۔ ناسور کی حالت بدستور ہے اور آپ کے دائیں شانے میں درد رہا۔ صبح شام اور بعد مغرب کے درس قرآن شریف درس حدیث وغیرہ سب بدستور جاری ہیں۔ اہل بیت حضرت مسیح موعود ہیں خیر ہے۔ پچھلے جمعہ کا خطبہ حسب معمول حضرت صاحبزادہ بشیر الدین محمود صاحب نے پڑھا۔ حضرت میر ناصر نواب صاحب چندہ ضعفاء کے واسطے سفر پر جانے والے ہیں۔ خدا حافظ و ناصر ہو۔ حضرت نواب صاحب بمعہ اہل بیت خود مالیر کوٹلہ میں ہیں۔ حضرت مولوی سید محمد احسن صاحب یہیں رونق افروز ہیں +

مبارک

ایک عرصہ ہوا۔ حضرت صوفی غلام رسول صاحب نے مجھے اپنا ایک خواب سنایا تھا کہ حضرت عیسیٰ میری بیوی کے پیٹ کے اندر گھس گئے ہیں میں نے تعبیر عرض کی تھی کہ اللہ تعالےٰ آپ کو عیسوی صفت والا لڑکا عطا کریگا اب مولوی صاحب نے یہ بشارت سنائی ہے کہ اللہ تعالےٰ نے انہیں ایک مولود مسعود عطا فرمایا ہے جس کا نام انہوں نے بعض الہامات کی بنا پر مصلح الدین مسیح احمد رکھا ہے اللہ تعالےٰ مبارک کرے اور مولود کو مسعود اور جیسا اس کا نام رکھا گیا ہے۔ واقعی مظہر مسیح معین الدین اور مصلح الدین بنائے۔ آمین +

ایک اور مبارک

ایسا ہی ہمارے مکرم دوست ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب جالندھری نومسلم کو بھی اللہ تعالےٰ نے ایک اور فرزند نرینہ عطا فرمایا ہے جس کی خبر بھی ماسٹر صاحب کو پہلے سے دی گئی تھی اور انہوں نے اپنے ہندو مسلمان دوستوں کو اس کی خبر کی تھی۔ اس مولود مسعود کا نام شریف احمد رکھا گیا ہے۔ اللہ تعالےٰ اسے خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ اعین بنائے۔ ہمارے ہمعصر مشہور کرتے پھرتے ہیں کہ عبدالرحمٰن پھر سکھ ہو گیا ہے۔ حالانکہ عبدالرحمٰن تو اس کے جواب میں ایک اور عبدالرحمٰن بھی پیش کر دکھایا ہے۔ اللہم زد فزد +

نیک تحریک پر عمل

ہمارے دوست برادر ولیداد خانصاحب نے تحریک کی تھی کہ جلسۂ تاجپوشی پر ملازمان اپنی نصف تنخواہ جو انہیں زائد ملے گی صدر انجمن میں دیدیں۔ اس کو انہوں نے سب سے اول عملی رنگ دیا ہے اور اپنا حصہ مبلغ ۵ روپے صدر انجمن کے خزانہ میں بھیج دیئے ہیں +

وی پی

اُن تمام صاحبان کی خدمت میں جن کی طرف سے قیمت اخبار تاحال وصول نہیں ہوئی۔ ۸ مارچ ۱۹۱۲ء کا پرچہ بذریعہ وی پی کیا جائے گا۔ کارخانہ میں روپے کی اشد ضرورت ہے اگر اب بھی خریداران نے قیمت نہ دی تو مشکلات کا سامنا ہوگا +

دُعا مدد

ہمارے مکرم عزیز دوست سید وزارت حسین کی بیماری کا تار آیا ہے۔ احباب سے التجا ہے کہ اس پیارے بھائی کی صحت کے واسطے دردِ دل سے دُعا کریں +

صوفی غلام محمد صاحب بی اے کے امتحان میں جانے والے ہیں، احباب سے درخواست دُعا کرتے ہیں +

کون صاحب ہیں

کوئی صاحب شاکی ہیں کہ انہیں ماہ دسمبر کے پرچے نہیں ملے۔ نیز ضمیمہ درس صفحہ ۲۸۱ لغایت ۲۸۴ نہیں ملا۔ شکایت بڑے زور سے کی ہے مگر اپنا نام پتہ نہیں لکھا۔ مُہر ڈاک پر ایک حصہ نام کوٹ اور حروف [illegible] پڑھا جاتا ہے۔ اور بس +

تصحیح

برادر برکت علی صاحب مالاکنڈ سے لکھتے ہیں کہ یہاں سے خاں صاحب سعد اللہ خانصاحب صوبیدار میجر نے بیعت کا خط لکھا تھا۔ مگر ان کا نام غلطی سے اخبار میں مظہر احمد چھپا ہے۔ اچھا۔ خانصاحب سعد اللہ تو ہیں خدا انہیں مظہر احمد ہی بنا دے۔ فال نیکو ہے +

کھوئی ہوئی قوت

کی واپسی کے واسطے ہمارے ایک بھائی ایک معتبر اور مجرب قیمتی دوائی کھانے اور لگانے کی پیش کرتے ہیں۔ جو بدر ایجنسی سے مل سکتی ہے +

مختار انجمن

سکرٹری صاحب صدر انجمن اطلاع دیتے ہیں کہ یکم نومبر ۱۹۱۱ء سے ماسٹر فقیر اللہ صاحب سابق سپرنٹنڈنٹ دفاتر و مختار عام صدر انجمن احمدیہ قادیان کو مختار عام کے فرائض کے بجالانے کی خدمت سے سبکدوش کیا گیا ہے۔ اور ان کی جگہ اس تاریخ سے منشی امیر محمد صاحب چوہدری سکندر خانصاحب قوم راجپوت ساکن رہرانہ تحصیل و ضلع ہوشیارپور کو مختار عام کی آسامی پر مقرر کیا گیا ہے +

مصافحہ

حکیم محمد عمر صاحب نے ہمیں توجہ دلائی ہے کہ ہم اخبار کے ذریعہ سے ناظرین کو اس امر سے باخبر کر دیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح کے ساتھ ملاقات کرنے کے واسطے ہاتھ اور بازو کو جھٹکا نہ دیا کریں۔ اس سے حضرت کو تکلیف ہوتی ہے۔ انگریزی شیک ہینڈ کی یہاں ضرورت نہیں با ادب مصافحہ کرنا چاہیئے +

ضروری اطلاع

اس سے پہلے بھی احباب کو اطلاع دی گئی تھی کہ جلسہ سالانہ یا مباحثہ کے لئے پہلے یہاں سے دریافت کر کے انتظام ہونا چاہیئے مگر اب تک وہی طریق برتا جاتا ہے کہ احباب بجائے خود ایک فیصلہ کر کے سب کچھ کر لیتے ہیں۔ حتیٰ کہ مباحثات میں شرائط بھی خود طے کر لیتے ہیں۔ اور پھر حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں درخواست بھیج دیتے ہیں کہ فلاں تاریخ اس قدر واعظ یا لیکچرار یا مباحثہ کرنیوالے پہنچ جانے چاہئیں۔ لہٰذا سب احباب کو دوبارہ مطلع کیا جاتا ہے کہ جہاں احباب جلسہ کی ضرورت سمجھیں تو پہلے بوساطت دفتر سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان اس کی اجازت حضرت خلیفۃ المسیح سے لیا کریں۔ دفتر سکرٹری کی معرفت ایسی درخواستیں آنے سے یہ فائدہ رہے گا کہ اوقات مقررہ پر ضروری آدمی فارغ ہو سکینگے +

الحق الیقین

راولپنڈی میں کسی مقلد صاحب نے ایک رسالہ بدیں مضمون لکھا ہے کہ نماز میں سینہ پر ہاتھ باندھنا۔ امام کے پیچھے سورہ فاتحہ پڑھنا۔ رفع یدین کرنا۔ اور بلند آواز سے آمین کہنا یہ چاروں باتیں ناجائز ہیں۔ اس کتاب کا نام تحفہ امین ہے ہم نے اس کتاب کو نہیں دیکھا۔ مگر اس کے جواب میں ایک کتاب الحق الیقین نام ہمارے پاس برائے ریویو آئی ہے۔ جس کے مصنف جناب مولوی محمد شفیع ابوالحسن العباسی صاحب سکندرآبادی ضلع بلندشہر ہیں اس کتاب میں بروایات صحیحہ ان چاروں باتوں کو جائز ثابت کیا گیا ہے اور فریق مخالف کے دلائل کو توڑا گیا ہے۔ ہمارے نزدیک اس قسم کے اکثر جھگڑے بیفائدہ ہوتے ہیں۔ اس میں کسی کو انکار نہیں کہ قرآن شریف سب سے مقدم ہے اس کے بعد احادیث رسول اور آثار صحابہ ہیں۔ بزرگانِ دین کے اقوال اور استدلال قابل قدر و عزت ہیں۔ اس رسالہ کے مندرجہ دلائل معقول ہیں مگر زبان تیز ہے جو ممکن ہے کہ ایسی ہی ضرورت پر استعمال کی گئی ہو جیسی ضرورت ہمارے مکرم دوست ابوالقاسم کو مولوی ثناء اللہ صاحب کے مقابلہ میں پیش آئی اور رسالہ احمدی لکھنا پڑا۔ رسالہ قابل دید ہے قیمت بمعہ محصول ڈاک و خرچ وی پی صرف ۴ر ہے اور ملنے کا پتہ یہ ہے۔ منشی سید محمد شفیع صاحب ٹھیکہ دار ریوے تالاب گنگنی سکل لکھنو + ان صاحب

گوشت کھاتے ہیں۔ ہندو مذہب کی تعریف میں ہندؤں نے بہت زور لگائے ہیں۔ مگر اب تک کوئی جامع مانع تعریف نہیں ہوسکی اور نہ ہوسکتی ہے کیونکہ ہندو ایک بلا خور مذہب ہے۔ گوشت نہ کھانے والے بھی ہندو اور آدمی کو کھا جانے والے بھی ہندو۔ ویدوں کے آگے سجدہ کرنے والے بھی ہندو۔ اور ویدوں کا انکار کرنے والے بھی ہندو۔ ۲۶ کروڑ خدا ماننے والے بھی ہندو اور خدا کو گالیاں دینے والے دیوسماجی بھی ہندو سب ایک ہی ہندو ہوٹل میں بیٹھ کر بھوجن کرتے ہیں ٭

غلط فہمیاں نہ پھیلاؤ

تعجب ہے کہ بعض اخبار نویسوں کو خواہ مخواہ غلط باتیں شائع کرنیکا شوق ہوتا ہے جس سے ملک میں غلط فہمی پھیلتی ہے۔ اور گورنمنٹ کو اس کا ازالہ کرنا پڑتا ہے۔ ذیل کی مراسلت جو گورنمنٹ نے ہمارے پاس بھیجی ہے قابل توجہ ہے ٭

اخبار ٹریبیون نے اپنی اشاعت مورخہ ۲۸ دسمبر گزشتہ میں لاہور میں چیچک کے پھیلنے کے باعث زیادتی شرح اموات پر توجہ دلاتے ہوئے لکھا تھا کہ "حیرت کی بات ہے کہ لاہور میں افسر صحت نے ٹیکہ چیچک کے کام کی نگرانی نہیں کی" ٭

اِس بیان میں ضرور غلط فہمی ہوئی ہے کیونکہ افسر صحت نے میونسپلٹی میں تمام عملہائے ٹیکہ چیچک کا اہتمام ماہ جون ۱۹۱۱ء میں لیا تھا ٭

ان عملہائے ٹیکہ کے نتیجہ کی نسبت یہ کہا جاسکتا ہے کہ ۸۱۱۶ ٹیکے یکم اپریل ۱۹۱۱ء اور ۱۵ دسمبر ۱۹۱۱ء کے مابین لگائے گئے اور ۱۲ ماہ مختتمہ ۳۱ مارچ ۱۹۱۱ء کی مجموعی تعداد ۲۵۰۶ تھی۔ شروع اکتوبر گزشتہ میں یہ بیماری نمودار ہوئی اور فی الفور ایسی تدابیر اختیار کی گئیں کہ عام لوگ ٹیکہ کے لگانے کے بھاری فائدہ سے ناواقف نہ رہیں۔ اخبارات میں اشتہار دیئے گئے کئی ہزار چھوٹے چھوٹے اشتہار تقسیم کئے گئے۔ نیز ٹیکہ چیچک کی ضرورت کو بذریعہ منادی مشتہر کیا گیا۔ ڈاکٹر نیول صاحب اس بیماری کے پھیلنے کا یہ باعث ظاہر کرتے ہیں کہ لوگ بہ سبب جہالت مریضوں کو چھپاتے اور چیچک کی دیوی کی پوجا کرتے ہیں اور دوبارہ ٹیکہ کرانے کی طرف عام طور پر توجہ نہیں کرتے اور کثیر التعداد ابتدائی ٹیکہ ہائے چیچک میں کامیابی نہیں ہونے دیتے ٭

دستخط۔ راؤ بہادر۔ پنڈت گردہاری لعل
اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر و میر منشی
گورنمنٹ پنجاب ٭

طاعون

ہندوستان میں وبائے طاعون سرعت کے ساتھ پھیل رہا ہے مگر لوگ ہیں کہ اس نشان کی طرف توجہ نہیں کرتے۔ طاعونی اموات میں دن بدن اضافہ ہو رہا ہے۔ ماہ ڈسمبر کے آغاز پر ۶۵۰۰ موتیں ہفتہ وار واقعہ ہوتی ہیں مگر اب اس کی اوسط بارہ ہزار ہفتہ وار ہے۔ اللہ تعالےٰ اپنے بندوں کو راہِ ہدایت پر چلنے کی توفیق دے۔ اور اس ارضی عذاب سے بچائے ٭

لارڈ کچنر

معلوم نہیں سرکار برطانیہ نے مصر میں ایک ایسا حاکم کیوں بھیجا ہے جس کی ساری عمر صرف جنگی خدمات میں گذری ہے لارڈ کچنر کے تقرر پر مصری اخبارات نے بہت شور مچایا تھا۔ اب اس قسم کی افواہیں مشہور ہو رہی ہیں کہ خدیو اور لارڈ کچنر کے باہمی تعلقات اچھے نہیں ہیں پہلے انگریزی ایجنٹ بھی دوسرے پولٹیکل ایجنٹوں کے ساتھ دربار عید کے موقعہ پر خدیو کی ملاقات کو جایا کرتا تھا۔ مگر اس دفعہ لارڈ کچنر دوسرے ایجنٹوں سے علیحدہ تشریف لے گئے اور وجہ یہ بیان کی کہ انگریزی ایجنٹ کی پوزیشن دوسرے یورپین ایجنٹوں سے جداگانہ اور خاص قسم کی ہے۔ اور خدیو نے اس امر کو اپنی توہین سمجھا ہے اور جشن سالگرہ کے موقعہ پر دربار منعقد نہیں کیا۔ اس میں تو شک نہیں کہ برٹش ایجنٹ کی پوزیشن خاص ہے۔ اور صرف اتنی بات کشیدگی کا باعث نہیں ہوسکتی ٭

وعظ کا اثر

مرزا حاکم بیگ صاحب کی تحریک سے جلالپور۔ ضلع گجرات میں ایک احمدیہ جلسہ بڑی کامیابی سے ہوا۔ صوفی غلام رسول صاحب راجیکی اور حافظ ابوعبید اللہ صاحب وزیرآبادی وعظ کے واسطے تشریف لیگئے تھے۔ جلالپور میں سخت مخالفت تھی اُسے اِن وعظوں کے اثر نے مٹا دیا۔ غیر احمدی مولوی صاحبان مباحثہ کے واسطے تشریف لائے تھے اور فریقین کے واسطے تقریروں کا وقت مقرر ہوگیا تھا مگر مرزا حاکم بیگ صاحب لکھتے ہیں کہ مولوی غلام رسول صاحب نے اپنے وقت میں صرف لفظ الحمد سے دیگر مذاہب عیسائی آریہ وغیرہ کی ایسی تردید کی کہ مخالف بھی عش عش کرنے لگے۔ ایسی پُر اثر تقریر تھی کہ تمام حاضرین جلسہ کو ایک صوفیائے کرام کی مجلس بنا دیا۔ سامعین نہایت مسرور تھے اور جب مولوی صاحب کا وقت ختم ہُوا۔ تو بالمقابل کے مولوی حیدر اللہ خاں صاحب بے اختیار بول اُٹھے کہ مرحبا مولوی صاحب میں اِس سے زیادہ بول نہیں سکتا۔ میں نہایت ہی خوش ہوں اور اس خوشی میں اپنا وقت مقررہ بھی آپ کو دیتا ہوں میرا وقت بھی آپ کو مبارک ہو۔ چنانچہ ایسا ہی ہُوا اور مولوی حیدر اللہ خاں صاحب اخیر میں بول اُٹھے کہ آپ مسلمان ہیں ہم آپ کو کافر نہیں کہتے اور السلام علیکم کہہ کر مصافحہ کیا" جلالپور میں مرزا صاحب موصوف کا گھر ہی احمدی ہے۔ اللہ تعالےٰ اِن کی ہمت اور کوشش میں برکت دے ٭

بچپن کا گواہ

فخر ملتانی نے اپنا ایک مکالمہ جو کہ قادیان کے ایک معزز ہندو صاحب کے ساتھ سفر میں ہُوا تھا ہمیں بھیجا ہے جو فائدہ عام کے واسطے درج ذیل کیا جاتا ہے اِس سے ظاہر ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پُرانے اور بچپن کے واقف بھی ان پر کوئی عیب نہیں لگا سکتے ٭

فخر۔ حضرت مرزا صاحب کے کم سنی حالات کیسے تھے ٭

لالہ۔ مجھ سے وہ تقریباً اٹھارہ اُنیس سال بڑے تھے بارہ سال کا تھا۔ اس وقت کے یاد ہیں۔ بہت نیک تھے علم دوست تھے کسی قسم کی شکایت ہم نے اُنکے چال چلن کے متعلق نہیں سُنی۔ اعلےٰ درجہ کے شاعر تھے میرا اُستاد ان سے اصلاح لیا کرتا تھا۔ میں نے خود ان سے دُنیا کی بے ثباتی پر نظم لکھوائی تھی۔ جو مجھے ساری یاد تو نہیں۔ ہاں ایک آدھ تو یاد ہے ٭

فخر۔ وہی سُنا دیجئے ٭

لالہ۔ دو شعر سُنائے ٭

فخر۔ کوئی عشقیہ نظم لکھا کرتے تھے ٭

لالہ۔ ہاں۔ بہت اعلےٰ درجہ کی لکھتے تھے ٭

فخر۔ کوئی ایک آدھ شعر یاد ہو تو وہ بھی سُنا دیجئے ٭

لالہ۔ تم تو منہ دیکھنے سے ہو بیزار ٭ داغ سینے کے کِسکو دکھلاؤں

لالہ۔ مرزا صاحب اور میرا صرف دو باتوں میں اختلاف رہا ہے۔ ایک یہ کہ مرزا صاحب کہا کرتے کہ نجات محض اسلام میں ہے۔ میں کہتا کہ نہیں۔ اور مذاہب[1] میں بھی ہو سکتی ہے۔ دوم الہام کے بارے میں میں کہتا کہ خواب ہوتے ہیں۔ الہام نہیں ہوتے۔ الہام کبھی جھوٹے نہیں ہُوا کرتے۔ مرزا صاحب کے الہام جھوٹے بھی[2] ہوتے تھے۔ خواب میرے بھی بعض سچے ہوتے تھے۔ جس کی تصدیق خود مرزا صاحب فرماتے تھے۔ محمدی بیگم والا الہام جھوٹا ہُوا ❊

فخر۔ یاتیک من کل فج عمیق یاتون من کل فج عمیق کے آپ شاہد ہیں۔ کیا اس الہام کے وقت حضرت صاحب کے پاس لوگ آتے تھے؟ کیا یہ لفظ لفظ پورا نہیں ہُوا؟

لالہ۔ یہ خواب میں ہی اُنہوں نے دیکھا ہوگا۔ اس الہام کے وقت تو لوگ بالکل نہیں آتے تھے۔ چونکہ ان دنوں سوامی دیانندجی کا چرچا ہو رہا تھا۔ مرزا صاحب نے بھی اس کے برخلاف کچھ لکھا تو اس پر چند ایک لوگ آنے شروع ہو گئے تھے۔ فی الواقعہ اب بالکل پُورا ہو رہا ہے مگر اس کو میں خواب کہتا ہوں الہام نہیں ❊

فخر۔ پنڈت لیکھرام والی پیشگوئی الہامی پوری ہوئی یا نہیں ❊

لالہ۔ نہیں پیشگوئی تو تھی کہ سخت غیر معمولی تکلیف اور دُکھ پیش آئے گا۔ وہ تو مر گئے ❊

فخر۔ اگر معمولی طور پر میعاد کے اندر مر جاتے تب آپ کا یہ اعتراض کسی قدر قائم رہ سکتا تھا۔ مگر وہ بھی چُھری کے ذریعہ قتل کیے گئے۔ زخم کاری لگنے کے بعد وہ کچھ عرصہ زندہ بھی رہے تاکہ تکلیف اور دُکھ والی پیشگوئی کی صداقت پر مُہر لگا دے۔ آخر وہ اس قدر دُکھ اُٹھاتے ہوئے اور اسلام کی فتح اور اپنی ناکامی کو اپنی زندگی میں دیکھتے ہوئے راہی ملک عدم ہوئے۔ خیر اچھا یہ فرمائیے کہ حضرت مرزا صاحب نے ملازمت کیوں کی اور سُنا جاتا ہے کہ مختاری کے امتحان میں فیل ہو گئے تھے یہ بات کیسے ہے ❊

نوٹ [1] بھی کے لفظ سے ظاہر ہوتا ہے کہ سوائے ویدک دھرم کے اور دھرم میں بھی نجات حاصل ہو سکتی ہے ❊

[2] بھی سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض الہام سچے بھی تھے تو معلوم ہُوا کہ الہام ضرور ہوتے ہیں ❊

لالہ۔ پہلے پندرہ روپے کے ملازم تھے پھر پچیس کے ہوئے۔ مختاری کے امتحان میں کامیاب ہوئے مگر اس سال چند ایک امیدواروں کے پرچے گم ہو گئے اس لئے اس سال کا امتحان موقوف کیا گیا۔ آخر ان کے والد صاحب نے یہاں کی زمین کے مقدموں کیلئے بُلا لیا ❊

فخر۔ خدا جانے اگر مختاری پاس کرتے یا ملازمت میں رہتے تو یہ سلسلہ حقہ کیسے بنیاد پکڑتا ❊

لالہ۔ یہ کام[1] تو ہر طرح ہونا تھا۔ کیونکہ تقدیر میں تھا ❊

لالہ شرم پت ہر ایک جواب میں بے اختیار بے ساختہ حضرت صاحب کی نیکی اور علم کی تعریف کرتے جاتے تھے ❊

اسی گفتگو کے ضمن میں میں نے کہا کہ مسافر آگرہ اور مولوی ثناء اللہ وغیرہ نے جو گالیاں اور فحش زبانی کا شیوہ اختیار کیا ہے۔ یہ بہت ہی بھدا اور بُرا ہے۔ اس پر لالہ جی نے بڑے زور سے صاد کیا ❊

[1] وہ غیر احمدی معترض جو حضرت صاحب پر اعتراض کیا کرتے ہیں کہ وہاں سے فیل ہو کر یہ سلسلہ پیسہ کمانے کے لئے جمایا۔ اس مخالف آریہ کے لفظوں پر غور فرماویں ❊

تعدد ازدواج

آریہ مسافر نے اپنے فروری کے رسالے میں جا بجا بیجا حملے مکرمہ سکینۃ النساء کے مضمون متعلق تعدد ازدواج پر کئے ہیں۔ تعجب ہے کہ بقول دھرم پال آریہ لیڈر نیوگ سے نہیں شرماتے اور نکاح ثانی پر غضبناک ہوتے ہیں۔ قرآن پاک اور رسول کریم پر بھی سخت کلامی کرتے ہیں۔ مگر کوئی معقول دلیل تعدد ازدواج کے خلاف نہیں دے سکتے۔ یہ سچ ہے کہ رسم نیوگ جاری ہو جائے۔ تو پھر نکاح ثانی کی ضرورت ایک حد تک نہیں۔ ایک ہی مرد اور ایک ہی بیوی کو لازمی قرار دینے سے جو نقائص پیدا ہو سکتے ہیں۔ ان پر بحث کرنے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ تمام آریہ مسافر بلکہ مقیم بھی اس کے قائل ہیں۔ اب رہا یہ امر کہ اس کا علاج کیا ہو سکتا ہے۔ سو اس کے علاج مختلف زمانوں میں مختلف سوچے اور بتائے اور برتے گئے ہیں ❊

(۱) بعض قوموں میں یہ رواج ہے کہ ایک عورت ایک ہی وقت میں کئی خاوند رکھ سکتی ہے اسکو انگریزی میں [illegible]

(۲) یسُوعی دُنیا نے خلاف شریعت توریت و عمل انبیاء یہ قرار دیا کہ ایک ہی مرد ایک ہی عورت جو کبھی ایک دوسرے سے قطع تعلق نہیں کر سکتے۔ نتیجہ یہ ہُوا کہ فرنگستان میں کثرت سے زنا خانے بنے۔ جہاں ایسی عورتیں ایک جگہ رکھی جاتی ہیں جن کا کوئی مقرر خاوند نہ ہو۔ اور جو فیس دے وہ وقتی ضرورت پوری کر کے چلا جائے۔ اسکو انگریزی میں پراس ٹی ٹیوشن کہتے ہیں ❊

(۳) آریاؤں نے اس خیال میں یہ اصلاح کی کہ صرف مردوں کا ہی حق نہیں کہ وہ اپنی ضروریات کو پورا کریں بلکہ عورتوں کا بھی حق ہے کہ جس طرح مرد بعض ضرورتوں کے واسطے غیر عورتوں کے پاس جا سکتے ہیں اس طرح ان کی عورتیں بھی ضرورتوں کے وقت غیر مردوں کے پاس جا سکیں۔ بغیر اس کے کہ ان کا تعلق ٹوٹے اور اس کے قواعد منضبط کر کے اس کا نام نیوگ رکھا گیا۔ اس کے واسطے انگریزی میں کوئی لفظ نہیں۔ اس کے مطابق ایک عورت اپنے خاوند سے علیحدہ نہیں ہوتی بلکہ اُس کے ہوتے ہوئے اور اُس کو دکھا کر اور غالباً اُس کے ذریعہ سے غیر مردوں کے پاس جا سکتی ہے۔ اور ایسا ہی مرد بھی دوسری بیاہی ہوئی عورتوں کے پاس جاتے ہیں۔ مگر فرق اتنا ہے کہ عورتوں کیواسطے گیارہ کی تعداد مقرر ہے اور مرد کے واسطے حد بست نہیں کہ وہ کتنی عورتوں کے ساتھ ہمبستری کر سکتا ہے ❊

(۴) اسلام نے فطرت انسانی میں اس امر کو نگاہ رکھ کر کہ یہ ضروری نہیں کہ ایک مرد اور ایک ہی عورت سے جو علیحدہ نہ ہو سکیں وہ تمام لوازمات ہمیشہ پورے ہو سکیں جو مرد و عورت کے واسطے ضروری ہے ان مذکورہ بالا قواعد میں اصلاح کر کے ان کو عین فطرت و نیچر انسان کے مطابق کر دیا کہ مرد بلحاظ اپنی ضرورت طاقت مالی و جسمی و قوت اخلاقی متعلق عدل کے ایک سے زائد بیویاں کر سکتا ہے مگر عورت کی فطرت ہی ایسی ہے کہ ایک خاوند کی ہو کر رہے۔ اور اگر معاشرت کے اصول کے مطابق وہ اُسکی ضروریات کو پورا نہیں کر سکتا تو وہ علیحدگی حاصل کر سکتی ہے اور اپنے لئے دوسرا خاوند تلاش کر سکتی ہے۔ اس طرح نہ مردوں کو ضرورت ہے کہ غیر جگہ تلاش کریں اور نہ عورتوں کو ضرورت ہے کہ کہلائیں کسی اور کی اور جائیں کسی اور کے پاس۔ تعدد ازدواج اور طلاق ان تمام خرابیوں کا علاج ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی و نسلم علی نبیہ الکریم

کلام الملوک ملوک الکلام

نوٹ۔ سید صاحب نے اس کلام کے ترتیب دینے میں دکنی اردو زبان کا استعمال کیا ہے جو کہ ان کی مادری زبان ہے ہم نے بھی اس میں تغیر نہیں کیا کیونکہ اسمیں بھی ایک خاص لطف ہے۔ (ایڈیٹر)

کلام امیر رض

مکتوبہ سید بشارت احمد صاحب دکنی

فرمایا۔ ایک وقت امام بخاری علیہ السلام جہاز میں سفر کر رہے تھے اور ان کے ہاں ایک ہزار دینار بھی تھے اچانک کسی بدمعاش نے جو دیکھ پایا تو غل مچانے لگا کہ میرے ایکہزار دینار کسی نے چرا لیا۔ حضرت نے جو سنا تو فوراً آہستگی سے دینار دریا میں ڈالدیا۔ جب سبکی تلاشی لیگئی تو ان کی بھی تلاشی لی گئی لیکن ان کے ہاں سے بھی نہ نکلے۔ اُس بدمعاش نے بعد میں پوچھا کہ حضرت آپکے ہاں تو ایک ہزار دینار میں نے اپنی آنکھوں خود دیکھ چکا تھا پھر آپنے اُسے کہاں غائب کیا۔ فرمایا او کمبخت میں نے اپنی تمام عمر حدیث میں صرف کیا اور تو چاہتا تھا کہ مجھے متہم کر دیوے اسلئے میں نے انہیں دریا میں ڈالدیا تاکہ متہم نہو جاؤں ورنہ میری تمام عمر کی خدمت خاک میں مل جاتی۔

فرمایا۔ دیکھو اس کے بعد امام صاحب کبھی کسی کے آگے ہاتھ تو نہیں پسارے۔ خدا تعالیٰ انہیں خود ہی دیتا رہا۔

فرمایا۔ ہر وقت خدائی فضل میرے شامل حال رہا ہے چنانچہ ایک واقعہ بیان فرمایا کہ مکہ معظمہ جاتے وقت بمبئی میں میرے ایک معزز دوست ملگئے جو وہ بھی مکہ جاتے تھے۔ انہوں نے کہا کہ میرا صندوق خالی ہے آپ اپنی کتابیں و سامان بھی اسی میں رکھ دیں میں نے بے تکلف رکھ دیا۔ اتفاقاً جدہ میں وہ جب ضرورتاً اپنی کونجی دیکھے تو نہ پایا۔ پس وہ کہنے لگے کہ آپ کا سامان رکھنے سے میری کونجی کھوئی گئی ہے لہذا اب آپکو دینا ہوگا میں حیران کہ میں کیا جانوں۔ پھر وہ تو لڑنا شروع کیا اتنے میں ایک شخص نے کہا کہ اسقدر کیوں ضد کرتے ہو چلو میں لوہار ہوں اُس سے عمدہ کونجی تمھیں بنا دونگا۔ وہ تھے ضدی کہنے لگے۔ مجھ دوسری کونجی سے کوئی سروکار نہیں مجھ تو اپنی وہی کونجی چاہیئے۔ خیر میں نے کہا کہ صبر کرو اگر خدا چاہے تو آپکو وہی کونجی مل جائے گی لیکن وہ نہ مانتا تھا نہ ملتے اور اسقدر روز مُصر ہوتے کہ جو آب و خور میرا تلخ کر دیتے اور کوئی کام بھی مجھے کرنے نہ دیتے اور بالکل ناک میں دم کر دیا۔ بالآخر میں نے دعا کیا کہ یا الٰہی تو ہی ہر بات پر قادر ہے تو فضل کر اور انکی کونجی دلا دے۔ چنانچہ اس کے بعد صبح کو اتفاقاً ترکوں کے کیمپ میں چوری ہوئی اور چور فرار ہو گئے۔ ایک ترک جو چوروں کے پیچھے دوڑا تو صرف ایک کنجیوں کا گچھا کہ جسمیں بہت سی کنجیاں تھیں ہاتھ آگیا جس کو چوروں نے غفلت سے جلدی میں چھوڑ کر بھاگ گئے تھے وہ اس گچھے کو غصے سے ہماری طرف لایا۔ میں جو دیکھا تو اُس گچھے میں وہ کونجی بھی موجود تھی۔ چونکہ ترک عربی نہیں جانتے میں نے ایک مترجم سے کہا کہ اسکو کہو کہ اسمیں ایک کونجی میری بھی ہے اگر مجھ کو آپ چور سمجھتے ہیں تو بے دریغ پکڑ لیں۔ لیکن براہ کرم وہ کونجی تو مجھ دیدیں وہ یہ سنکر بہت غصہ ہوا۔ اگرچہ میں نہیں سمجھ سکتا تھا۔ لیکن بشرہ و طرز گفتگو سے سمجھ گیا کہ وہ بہت غصے میں ہے۔ مگر پھر بھی میں نے یہی کہوایا تو وہ بالآخر ہنس پڑا اور کہنے لگا کہ کبھی چور اپنے منہ سے بھی اقبال کیا ہے لہذا وہ گچھا پھینک دیا۔ میں نے جھٹ وہ کونجی نکال لی اور پھر وہ صاحب کو دیدی وہ بہت ہی نادم اور خفیف ہوئے اور بڑی ہی معذرت چاہی +

کلام امیر

فرمایا۔ جب تک ہادی نہیں آتا اس وقت تک بڑی بڑی قسمیں کہا کر لوگ کہا کرتے ہیں کہ اگر ہمارے وقت میں ہادی آجاوے تو ہم اور قوموں سے بڑھ کر اس کی فرمانبرداری کرینگے۔ مگر جب ہادی آتا ہے تو اس سے دشمنی کرتے ہیں گھر سے نکالتے ہیں یہ سب بوجہ استکبار کرتے ہیں پھر یہ برائی کے تمکر آخرکار انہیں پر لوٹ پڑتے ہیں یہی اللہ تعالیٰ کی سنت قدیم سے ہے اس میں کوئی تبدل نہیں ہوتا اور نہ آیا ہوا عذاب لوٹ جاتا ہے۔ انبیاء آتے ہیں اور اپنا کام کر ہی جاتے ہیں اس زمانہ میں اس کی نظیر ہماری آنکھوں کے سامنے موجود ہے۔

فرمایا۔ اگر اللہ تعالےٰ بندوں کو ان کے اعمال بد پر پکڑنے لگے تو کوئی ایک جاندار بھی زمین پر باقی نہ رہے۔ کل چرند و پرند جو انسان ہی کے لئے خادم پیدا کئے گئے تھے وہ بھی ساتھ ہی نیست کر دئے جاویں۔ یہ اس کا بڑا فضل ہے کہ ایک وقت معین تک مہلت دی گئی ہے اس کی قدر کرو جب اجل مقدر آپہونچے گی تو کیا معلوم کہاں پہنچائے جاؤگے۔ اللہ تعالےٰ ہی خبیر و بصیر ہے کہ کیا معاملہ اسکے ساتھ ہوگا۔

فرمایا۔ اللہ تعالےٰ کی وحی مہبط وحی پر اس کے حسب استعداد نازل ہوتی ہے۔ خاتم انبیاء صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی استعداد معلوم کرنا ہو تو سارے قرآن کریم پر نظر کرے۔ حضرت عائشہ رض سے کسی نے پیغمبر علیہ الصلوۃ والسلام کے خُلق کی نسبت سوال کیا تھا حضرت عائشہ نے جواب ایک ایسا ممتاز فقرہ فرمایا کہ جتنی تاریخیں جس قدر سوانح آپکے حالات میں لکھی گئی ہیں۔ وہ سب اس ایک چھوٹے سے فقرے کے برابر نہیں۔ رضی اللہ عنہا نے خُلقہ القرآن فرما کر یہ سمجھایا۔ کہ آپ کی ۲۳ سالہ سوانح عمری قرآن ہے کیسا خوش قسمت ہے وہ انسان جو قرآن شریف کو اس غرض سے پڑھتا ہے کہ اس کی اپنی لائف قرآن شریف کی آیات سے کہاں تک مطابقت رکھتی ہے۔ مومن اگرچہ کہنے کے لئے ایک نفس واحد ہے مگر باعتبار اپنے جمیع اعضاء کے وہ ایک جماعت کا حکم رکھتا ہے عربی میں سر کے درمیانی خط کو مَفرق بھی کہتے ہیں اور مفارق بھی کہتے ہیں۔ عاقل بالغ انسان کے اعضا ایسے ہیں جیسے جوارح اللہ ملائکۃ اللہ ہیں۔ پس ایسی انسان کامل قسم ہے اس قرآن حکمت والے قرآن محکم کی کہ بے شک تو رسول ہے۔ رسول نمونہ ہوتا ہے دنیا کے لئے۔

فرمایا۔ اس وقت لوگ سخت غفلت میں ہیں اسباب تنعم اسباب غفلت بہت بڑھ گئے ہیں۔ طالب علموں کو اپنے اپنے کورس (نصاب) کے پورا کرنے کی ہی فرصت نہیں ان کو کب موقعہ ملتا ہے کہ قرآن شریف پر کچھ غور و فکر کریں ان کے والدین کا بھی یوں ہی حال ہے نہ تو اپنے بچوں کو قرآن شریف کیطرف متوجہ کرنے کی فرصت ہے نہ خود ان کے اپنے لئے۔ بعد سکول کی چھٹی کے ورزش کا شغل ہے۔ قرآن شریف کی طرف توجہ ہو تو کیونکر ہو۔ بورڈنگ کے مہتمم اپنے بورڈنگ کے انتظام کو ہی اپنا فرض منصبی سمجھتے ہیں۔ قرآن شریف کی طرف غور و فکر کرنے اور کرانے کی طرف ان کو بھی کم فرصتی اور غفلت ہے گدی نشینوں میں غفلت ہے۔ علماء میں بھی غفلت ہے طالب علموں میں بھی غفلت ہے۔ فقراء اور ان کے معتقدین بھی غفلت ہے امراء میں تو سب سے بڑھ کر غفلت ہے۔

خط و کتابت

کرتے وقت سب صاحبان اپنا نمبر خریداری ضرور تحریر کیا کریں کیونکہ بغیر نمبر کے نام کی تلاش میں بڑی دقت ہوتی ہے۔ (مینیجر)

بدرِ خواتین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلّی علیٰ رسولہ الکریم

خاکسار نے اپنی پیاری انصاف پسند اور معزز ہمشیرہ سکینہ بیگم صاحبہ کا مضمون بڑے غور سے پڑھا تو خاکسارہ نے اس پر چاہا کہ کچھ اپنی بہنوں کی خدمت میں لکھوں۔ لہذا اپنی بہنوں کی خدمت میں عرض ہے کہ واقعی ان کا مضمون قابل دید ہے بہت اچھا ہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزا۔ بہت کو فائدہ پہونچا ہوگا واقعی عورتوں میں حد سے باہر کمزوری ہے۔ مولا کریم اس ہماری کمزوری کو دور کرنے کی دلی توفیق عطاء فرماوے۔ آمین۔ عاجزہ اپنی بہن کے مضمون پر بڑی خوش ہوئی مگر وہ جواب تک حضرۃ خلیفۃ المسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام زیادہ تر مردوں کو نصیحت فرماتے رہتے ہیں ان کیطرف ہی تو ہماری معزز بہن خیال فرماویں عورتیں واقعی بہت کمزور ہیں مگر جب ان کو سمجھایا جاوے تو چونکہ وہ کمزور ہوتی ہیں اسلئے کمزور دل جلدی پھر آتی ہیں بعض مرد ایسے بے انصاف اور سخت دل ہوتے ہیں کہ ان کے دلوں میں خیال ہی نہیں آتا کہ آیا یہ بیوی ہے۔ بیویوں کے ساتھ ہمدردی ہی کوئی چیز ہوتی ہے چونکہ مرد بیویوں سے طاقت میں زیادہ ہوکر کمزور ہو گئے تو بیوی جو عورت کا لفظ اپنے اوپر رکھتی ہے اس نے تو کمزور ہونا ہی تھا۔ دعا ہے کہ مولا کریم مرد عورت دونوں کی حالت پر رحم فرماوے اور کمزوریاں دور فرماکر عاجزوں کو شکریئے کی توفیق عطاء فرماوے۔ آمین

عورتوں میں یہی ایک کمزوری نہیں کہ وہ میاں کے نکاح ثانی کو برداشت نہیں کرسکتی۔ بلکہ اور بہت قسم کی کمزوریاں بھی ہیں مجھے ایک بات یاد آگیا۔ ہماری معزز بہنیں غور فرماویں خاص کر قادیان شریف کی بہنوں کی خدمت میں اپیل کرتی ہوں کہ وہ اس پر غور فرمادیں۔ جو ذیل میں درج ہے عاجزہ پہلی دفعہ قادیان شریف گئی تو ساتھ خاکسارہ کی والدہ صاحبہ یعنے میرے میاں کی اماں ہی تھیں وہ تو آگے ہماری معزز بہنوں سے واقف تھیں لیکن خاکسارہ کی پہلی دفعہ تھی۔

قسم خدا کی وہ ہماری بہنیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دولت خانہ کے نیچے قیام رکھتی ہیں۔ وہ بیٹھنے کے واسطے جگہ دینی بھی ناپسند کرتی تھیں حالانکہ ان کو یاد بھی ہوگا کہ اگر ام المومنین صاحبہ کی خدمت اقدس میں کوئی اس تنگی کو پیش کرے تو ناراض ہونگے مگر افسوس کہ جس احمدی بہن سے ملاقات ہوتی ہے وہ سوا حضرت مسیح موعود کے اور خلیفۃ المسیح کے دولت خانے کے سب کی شکایت کرتی ہیں۔ چار دن کی بات ہے کہ ایک سلیم الطبع احمدی بہن سے ملاقات ہوئی۔ تو باتیں کرتے کرتے اس نے کہا کہ قادیان کی ہماری بہنیں شاید ہمیں انسان نہیں جانتی۔ اگر چاہیے تو وہ بولنے سے بھی تفرت کرتی ہیں اسکے جواب میں خاکسارہ نے کہا کہ واقفیت کم ہوتی ہے اسلئے ہی کچھ کمی ہوتی ہے۔ تو اُسنے کہا کہ خیر تمہارے ساتھ ہماری واقفیت تھی لسکے اس جواب نے لاجواب کردیا۔

سو اپنی پیاری بہنوں کی خدمت میں عرض ہے۔ کہ باہر کی بہنوں کے ساتھ برائے مہربانی ذرا خلق سے پیش آیا کریں کیونکہ باہر کی عورتیں بے چاری اکثر کمزور ایمان ہوتی ہیں ان کے پاس وہ درس کی باتیں نہیں ہوتیں۔ جنہیں اللہ تعالےٰ نے آپکو سرفراز کیا ہوا ہے۔ وہ مولا کریم اس سرفرازی میں ہم عاجزوں کو بھی حصہ دار کرے اور ہر طرح کی کمزوریاں دور فرمادے۔ آمین ثم آمین۔

اپنی معزز بہنوں کی غلام۔ اہلیہ ایوب احمدؐ۔ خوشاب۔

ایک تبلیغی خط

پیاری بہن!
السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ و رضوانہ۔ آپ کا خط آپ کا محبت سے بھرا ہوا خط ابھی ابھی مجھے ملا اور مَیں نے اسے خوب توجہ سے پڑھا۔ آپ کو اس بات کا بڑا فکر ہے کہ میری چِٹھی کوئی مَرد نہ دیکھ لیتا ہو۔ سو اس کی نسبت آپ یقین رکھیں کہ میری ڈاک کا انتظام علیحدہ ہے پھر آپ نے اس پر حیرت ظاہر کی ہے کہ آنیوالے مسیح کی تمام خبریں کتابوں میں مذکور ہیں پھر کیا وجہ ہے کہ ان کتابوں کے پڑھنے والے اور درس دینے والے بُھول گئے اور وہ مسیح و مہدی کو پہچان نہ سکے۔

میری پیاری بہن! اوّل تو یہ بات ہی غلط ہے کہ اِن کتابوں کے پڑھنے والے پہچان نہ سکے آخر چار پانچ لاکھ احمدی جماعت ہے اور یہاں قادیان میں بہت سے عالم و فاضل رہتے ہیں اُنہوں نے پہچانا یا نہیں ہاں جنھوں نے نہیں پہچانا ان کی مثال ایک لکھتی ہوں جو مَیں نے کچھ دِن ہوئے سنی ہے۔

سنو! ایک سال سے شہنشاہ ہند کی لنڈن سے آمد آمد لگ رہی تھی۔ پھر جب وہ جہاز پر سوار ہوئے تو ساتھ ساتھ خبریں آتی رہیں۔ پھر جب آپ دہلی رونق افروز ہوئے تو سلامی کی توپوں نے اطلاع دی کہ بادشاہ سلامت آگئے پھر ایک پروگرام بھی شایع ہوگیا جسمیں صاف صاف لکھا تھا کہ بادشاہ سلامت کی سواری ہوگی اور یُوں اعیان مملکت ہمراہ ہونگے۔ باوجود اِس کے آپ نے اخباروں میں پڑھا ہوگا کہ اس روز جلوس میں بہت کم لوگوں نے بادشاہ سلامت کو بھی پہچانا۔ حالانکہ وہ ایک بار پہلے بھی تشریف لا چکے تھے ان کی تصویریں بھی عام ہیں پھر بھی دھوکا لگا اور لوگ باوجود سُجاکھے ہونے کے اندھے ہوگئے اور جب سواری گزر گئی تو ہاتھ ملتے رہ گئے کہ افسوس ہم روپے خرچ کرکے باہر سے آئے اور دیدار نہ کیا۔ اب سنو میری بہن! علماء کا حال کہ وہ بیشک مہدی کے منتظر تھے۔ لیکن کچھ ایسا بے ڈھب نقشہ ذہن میں جمائے بیٹھے تھے کہ مسیح کو نہ پہچان سکے اور افسوس ہے کہ پہچاننے کی کوشش بھی نہ کی۔ انجیل میں سچ لکھا تھا کہ ابن آدم اِس طرح آئیگا جس طرح پورب سے پچھم کو بجلی کوند جاتی ہے۔ سو ہمشیرہ من سنو! اصل میں شوکت اسلام وشان وشکوہ اسلام جس کا حال اسلامی تاریخوں میں پڑھا جاتا ہے وہیں نظر آسکتا ہے جہاں پاک رحمٰن مولا کا نام لیا جاوے۔ ہمارے بعض کیا بلکہ اکثر مخالفین تو کچھ ایسے نفس اَمارہ کے فریب میں آکر نہ صرف خود بدظنی سے کام لیتے ہیں بلکہ اَوروں کو بدظن بنانا اپنا فرض اوّلین سمجھتے ہیں اور مرزائی کافر کہنے کے علاوہ بہت کچھ گندے عقیدے لوگوں کے دِلوں میں جماتے ہیں۔ کہ الامان۔ چنانچہ اکثر مَیں نے سُنا ہے کہ بیچاری بعض حسن ظنی کا خیال احمدیت کی طرف رکھنے والی (کیونکہ کامل احمدی بننا ذرا مشکل امر ہے) بیویوں سے اِن کے نیک بخت خاوندوں نے جنھوں نے کبھی نماز تک نہیں پڑھی علاوہ ممنوعیت احمدیت کے یہاں تک کہدیا کہ مرزائیوں کے ساتھ نکاح کرنا جائز نہیں رہتا جیساکہ اس دفعہ جلسہ سالانہ پر مجھے بعض بچاری نیک بخت خاتونوں کی زبانی معلوم ہُوا۔ اب وہ تو اور بیوی (خواہ بہانہ ہی سہی) کرکے اپنے آرام میں ہیں اور ان کو الگ بٹھا دیا غضب تو یہ کہ پھر نہ طلاق ہے نہ نان نفقہ۔ چنانچہ کئی ایک ایسی ایسے ناقابلِ برداشت دکھوں میں مبتلا ہیں اور خدا جانے کب تک رہیں (یقیناً مرتے دم تک) کاش کہ وہ لوگ قادیان آکر ظاہر و باطن طور سے معلوم تو کریں اور آنکھوں سے دیکھیں کہ قادیان "مرکز اسلام ہے" یا کفرستان

بخدا جب جمعہ کی نماز مسجد اقصےٰ میں ہونے لگتی ہے اور زور سے اَللّٰہُ اَکْبَرْ کی آواز آتی ہے۔ تو میرے دل میں نور رقت پیدا ہو جاتی اور شان و شوکت اسلام کا نقشہ آنکھوں کے سامنے پھر جاتا ہے اور دل سے خود بخود دعا نکلتی اور سجدہ میں گر پڑنے کو جی چاہتا ہے کہ اے میرے رب العالمین میرے محسن و پیارے مولا تیرے دین کی شوکت تیرے پاک اسلام کی شان تیرے کلام پاک کا لطف خیز بیان کیسا مسرت انگیز ہے اور تو نے اپنے پاک بندے کو اس بستی کے لئے (جسے کوئی نہیں جانتا تھا) چن لیا۔ تو نے دنیا جہان کے متقی مومن جمع کر دیئے۔ پیارے واحد لاشریک مولیٰ جیسے یہ اس وقت جسمانی طور پر تیری جناب پاک میں حاضر ہیں اسی طرح انکو آپس میں ہمدردی۔ اخلاص محبت بخشیو اور دائم محبت قائم رکھیو؟ +

بہن عزیزہ! میں اتنا لمبا محض اپنے ذوق میں آکر لکھ رہی ہوں جو شائد آپ کا وقت ضائع کرنے والا سمجھا جاوے مگر اسوقت میرا دل جوش سے بھر گیا ہے اور بے اختیار لمبا مضمون لکھوا رہا ہے کہ شائد کسی سعید روح کی تسکین کا باعث ہو+ میں بعض وقت حیران رہ جاتی ہوں کہ بے شک ہمارے خاندان میں دینداری شروع سے ہی تھی میرے دادا مغفور بھی بڑے عابد زاہد صالح۔ صوفی منش بزرگ تھے اور والد صاحب مرحوم مغفور بھی صوفی طبیعت والے تھے یہ اسی فردوس مکان خلد آشیاں وجود کا فیض ہے کہ عاجزہ سکینہ کو کچھ ذوق دین اسلام ہے اور رشد بدہ لکھنے پڑھنے کی مہارت پیدا ہوئی ہے ورنہ ہمارے پنجاب کے دیہاتوں میں تو لڑکوں کے پڑھانے کا بھی رواج کم ہے۔ کجا لڑکیوں کو پڑھانا لکھوانا+ میرے نانا۔ اللہم اغفرلہٗ۔ بہت بڑے عالم فاضل شخص تھے ان کا حلقہ درس بڑا وسیع تھا تیں چالیس درویش مختلف علاقوں سے آکر ان کی خدمت میں رہتے اور علم معقول و منقول پڑھتے تھے+ ماموں صاحب بھی (اکمل قاضی کے ابا جان) ایک عالم بے بدل فقیر دوست آدمی ہیں مگر ایسا دین ایسا اسلام ایسا روحانیت کی موجیں مارنے والا دریائے معرفت نہیں دیکھا قرآن حمید کے ایسے نکات وجد انگیز واللہ ہم نے کبھی نہیں سنے تھے خوش قسمت ہیں وہ جو گلشن اسلام کے باغبان حضرت خلیفۃ المسیح امیر المومنین مولانا نور الدین سلمہ القدیر کے منہ سے کلام رحمٰن کی تفسیر سنتے ہیں۔ مرد تو خیر مرد ہیں وہ

اپنے تئیں پہلے ہی بڑے تجربہ کار لائق فائق سخن سنج سخن فہم نکتہ رس خیال کرتے ہیں۔ مگر عورتوں میں جو بیچاریاں ناقصات العقل والدین مشہور ہیں مشکل مشکل مسائل کو با دلائل کچھ ایسی آسان عبارت میں طرز میں سمجھاتے ہیں کہ سمجھدار خواتین بے شک بہت بڑا فیض حاصل کرتی ہیں۔ اور خود بخود قرآن حمید کے پڑھنے سمجھنے کا ذوق پیدا ہوتا ہے۔ میں عاجزہ ناچیز کیا ہوں کہ تین چار سال سے حضرت کی فیض مجلس سے بہت ساری برکات حاصل کیں اور قرآن کریم کے ایسے ایسے نکتے سنے کہ کانوں سنے نہ آنکھوں دیکھے۔ چنانچہ بعض مقامات قرآن کریم کے مثلاً حضرت یونس حضرت ایوب حضرت داؤد حضرت سلیمان کے واقعات کی کچھ ایسی عبارت تھی کہ قرآن مجید کے موجودہ اردو تراجم اور تفسیروں سے کچھ معلوم نہ ہو سکتا کہ یہ کیا بات ہے تفسیر اکسیر اعظم جو مراد آباد کے کسی مطبع کی بڑی شد مد سے چھپی ہے میں نے اس میں ہاروت ماروت فرشتوں کا ذکر پڑھا جو لمبی کہانی عجائب ہی طور سے لکھی ہے جس میں غضب یہ ڈھایا ہے کہ زہرہ ستارہ کو ایک بدکار عورت ثابت کیا ایسا ہی اور بھی بہت سی غلطیاں ہیں جن میں زیادہ تر غلط روایات کے طومار ہیں کہ انسان کی عقل مار لیتے ہیں مگر حضرت امیر سلمہ نے ان مشکلات کو کچھ ایسی سادگی اور پاکیزہ طرز سے ادا کیا کہ سمجھ بھی آگئی اور کوئی اعتراض یا مہمل بات بھی باقی نہ رہی۔ سو میری پیاری بہن؟ یہ بھی ایک عجیب بات ہے کہ ہم لوگ اپنے اپنے وطنوں میں گھروں میں شادی بیاہ ہونے کے موقع پر (اگرچہ کتنے متقی نہیں) کوئی نہ کوئی بدعت کرا لیتی ہیں (زیادہ گنوارانہ سہی مہذبانہ بدعت) کیونکہ کرنا پڑتی ہیں ضرور کوئی نہ کوئی مجبوری پیش آجاتی ہے لیکن اگر کوئی بچہ قرآن شریف ختم کرے یا بسم اللہ شروع کرے روزہ رکھے یا اور کوئی دینی کام پہلے پہلے کرے۔ تو خوشی کرنے میں کمال سستی ہے مگر یہاں اس کے برخلاف ہے چنانچہ نکاح تو بڑی سادگی سے مسجد میں چھوہارے وغیرہ خطبہ نکاح کے بعد بانٹ کر پڑھائے جاتے ہیں اور غریب امیر کا یہی حال ہے پھر ہر ایک دینی کام میں خاص خوشی ظاہر کیجاتی ہے مثلاً چند دنوں کی بات سنو کہ امۃ الحفیظ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی چھوٹی صاحبزادی نے قرآن حمید ختم کیا تو بیوی صاحبہ نے سب احمدی بھائیوں کو پرتکلف دعوت دی تھی اسیطرح بفضل خداوند کریم احمدی خواتین میں جو درس قرآن پر صبح ہوتا تھا۔ اسکا ایک دور ختم ہوا تو حضرت امیر المومنین نے فرمایا کہ ہماری بعض بچیوں کا تو منشاء ہے کہ اس خوشی میں مٹھائی بانٹ دیجاوے مگر قرآن کریم میں کئی بار ذکر آیا ہے کہ کھانا کھلانا بہت بہتر ہے اسمیں یتامیٰ مساکین وغیرہ سب آجاوینگے۔

اسلئے جتنی درس میں بیبیاں بیٹھی ہیں کل ہی انکی دعوت کرتا ہوں جب بیبیاں گنی گئیں تو ایکسو بیس ہوئیں۔ دوسرے دن جمعہ کی صبح کو حضرت نے درد دل خاص رقت قلب سے دعا مانگی اور لمبی دعا مانگی پھر بیویوں نے کھانا کھایا+ افسوس کہ میں دعا کی سعادت سے محروم رہی اور اس قابل قدر دعوت میں شامل نہ ہو سکی مگر سنا کہ کھاتے وقت کوئی دو سو بیبیاں جمع ہو گئی تھیں گو بعض بیویوں کو شکایت رہی کیونکہ بے انتظامی کے باعث بعض خواتین کو ملال پیدا ہوا جسے خود حضرت بیوی صاحبہ نے ان کی دلشکنی محسوس کر کے دلدہی سے رفع ملال کر دیا اور خود انتظام میں مصروف ہوئیں۔ مگر ہماری بہنوں کو چاہیئے کہ اس سعادت کو حاصل کرنے کے واسطے خود کوشش کریں ورنہ پھر ایسی نعمت عظمیٰ کہاں نصیب ہوگی۔ اب جبکہ پھر قرآن شریف شروع ہوا ہے اور ساتھ ہی حدیث شریف کی ایک کتاب چند معزز بہنوں نے شروع کی ہے جنمیں یہ ناچیز عاجزہ راقمہ بھی شامل ہے۔ خداوند کریم رحیم سے دعا ہے کہ حضرت استاذنا کو صحت و عافیت بخشے اور بخیریت تمام یہ دور بھی ختم ہو۔ میں انشاء اللہ کوشش کرونگی کہ جستہ جستہ نوٹ بدر میں دیتی رہوں +

والسلام

عاجزہ سکینۃ النساء از قادیان

مژدہ ہدیہ پیغمبری یعنی تفسیر مظہری مصنفہ حافظ قاضی محمد ثناء اللہ صاحب پانی پتی

یہ امر تو مسلمہ ہے کہ بہترین مفسر معانی اسرار قرآنی نبی صلعم ہیں جبکہ اس تفسیر میں ہر آیت کی تفسیر آیات و احادیث و آثار سے ہی کی گئی ہے تو یہی تفسیر بہترین تفسیر ہے قاضی صاحب کو بوجہ انکے کمال تبحر کے ان کے پیر صاحب علیہ الرحمۃ ملقب علم الہدیٰ اور شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلوی ملقب بیہقی ثانی فرمایا کرتے تھے ۱۳۵۵ھ میں مولوی رکن الدین صاحب حصاری نے ابتدائی چار سورتیں چھپوائیں اسلئے اب پانچویں سورۃ مائدہ سے چھپائی جا رہی ہے اور سورۃ والناس تک مسلسل چھپوا کر انشاء اللہ ابتدائی چار سورتیں چھپوائی جائینگی یہ تفسیر بے نظیر اب تک اس لئے طبع نہ ہوئی کہ اس کے صرف پانچ ہی نسخہ جات قلمی ہند و بیرون ہند میں ہیں مختصر مضامین تفسیر یہ ہیں شان نزول آیات تفسیر ہر آیت با حادیث مع تنقید روات تطبیق آیات با آیات مذاہب قراء سبعہ بیان مقطعات و محکمات بیان ناسخ و منسوخ تفقہ صحابہ کرام سرایا و غزوات و قصص احسنہ نکات و تصوف تردید مذاہب معتزلہ وغیرہ معجزات انبیاء کرام مذاہب آئمہ حنفی شافعی حنبلی مالکی فقہی مسائل عبادات و معاملات و ظائف با دعیہ آیات و احادیث و بیان کہانت و نجوم و فلسفہ وغیرہ فضائل علوم ظاہری و باطنی مع ترجیح علوم باطنی و ذکر خفی مذمت متصوفہ و بدعت ثبوت خلافت با آیات و احادیث و اسماء الٰہی و انبیاء و سور و ضاحت اشارات و خفیات قرآنی ابحاث صرفی و نحوی

واقعات

ایک آدمی کا گردہ دوسرے آدمی میں لگا دیا گیا۔ صوبجات متحدہ امریکہ کے شہر فلاڈلفیا میں میتھوڈسٹ ہسپتال کے ڈاکٹر ہمینڈ صاحب نے حال میں ایک نہایت حیرت انگیز اور طبی دنیا میں ہلچل مچادینے والا علم جراحی کیا ہے اس کی مختصر کیفیت یہ ہے۔ کہ ایک مریض کا گردہ اس قدر خراب ہو گیا تھا کہ اس کی جان کے لالے پڑ گئے۔ اگر اتفاق سے مریض کے ہسپتال میں زیر علاج ہونے کے وقت ایک تندرست آدمی ایک حادثہ سے فوت ہو گیا۔ ڈاکٹر صاحب موصوف نے اس شخص کا گردہ نکال کر مریض کے خراب گردہ کی جگہ داخل کر دیا اور نتیجہ یہ ہوا۔ کہ وہ مریض چند روز میں بالکل تندرست ہو گیا اور اب وہ اپنا تمام کاروبار کرتا ہے۔

طلباء امتحان کے بعد اپنے پرچے دیکھ سکیں گے۔ پنجاب یونیورسٹی نے اپنے ایک تازہ اجلاس میں قرار دیا ہے کہ اگر کوئی امیدوار نتیجہ امتحان کے بعد اپنے نمبروں کی مفصل کیفیت دریافت کرنا چاہے تو وہ پانچ روپے داخل کرنے پر کیفیت معلوم کر سکتا ہے۔ صرف میڈیکل امتحانات میں شامل ہونیوالوں طالب علموں کو یہ رعائت نہیں دی گئی۔ تجویز بلا شک و شبہ معقول اور اعلےٰ ہے جس سے ایک تو یونیورسٹی کی آمدنی میں اضافہ ہوگا۔ دوسرے ناکامیاب امیدوار کو موقعہ ہوگا کہ صرف پانچ روپے خرچ کرکے اپنی تسلی کرلے کہ کس مضمون میں کتنے نمبروں کی کمی سے فیل ہوا تاکہ وہ اس کی آئندہ دور کر سکے۔ کامیاب امیدواروں کے لئے بھی اگر وہ پانچ روپے آسانی سے خرچ کر سکتے ہوں اپنی اصلی قابلیت معلوم کرنے کے لئے یہ سودا مہنگا نہ ہوگا اور ممتحن صاحبان بھی ذرا ہوشیار ہو کر نمبر لگایا کریں گے۔

امریکہ میں حبشیوں کی مخالفت۔ صوبجات متحدہ امریکہ میں جو عیسائی حبشی آباد ہیں وہاں کی گوری آبادی میں ان کی مخالفت زوروں پر ہے چنانچہ بسا اوقات ان کے قصور کی سزا عدالت سے دلوانے کی بجائے گوری آبادی خود قانون کو اپنے ہاتھ میں لے لیتی ہے۔ کچھ عرصہ ہوا۔ ٹرنر نامی حبشی واعظ نے جس کا اپنی قوم میں بڑا رسوخ تھا ایک ہنگامہ میں ایک امریکن کو قتل کر دیا عدالت نے حبشی واعظ اور اس کے تین بیٹوں کو سزائے موت کا حکم دیا گیا تجویز تھی کہ اُسے قیدخانہ کے اندر پھانسی دیجاوے اتفاق سے اس روز زور کی بارش ہونے لگی اس لئے مجبوراً ٹرنر کا قتل دوسرے دن کرنا پڑتا لیکن مقتول کے وارثوں نے اصرار کیا کہ اسے آج ہی پھانسی دیجاوے۔

تکمیل مشرقی علوم کے وظائف۔ گورنمنٹ ہند نے عربی اور سنسکرت زبانوں کی تکمیل کے لئے ۱۵۰ پونڈ سالانہ کے دو وظیفے منظور کئے ہیں جو ان اعلےٰ قابلیت کے طلباء یا پروفیسروں کو دئے جاویں گے جو ممالک یورپ میں جاکر عربی یا سنسکرت کی تکمیل کرنا چاہیں انگریزی زبان یا یورپ کی کسی دوسری زبان کا جاننا ضروری ہے یہ وظیفے دو سال کے لئے ہیں اور آنے جانے کا سیکنڈ کلاس کا کرایہ بھی دیا جاوے گا۔ خواہ انگلستان میں یا جرمنی میں یا کسی اور ملک میں جاکر تعلیم حاصل کریں لیکن ان ضوابط کی پابندی لازمی ہوگی جو وزیر ہند مقرر کریں درخواستیں یکم مارچ ۱۹۳۲ء تک ڈائرکٹر صاحب سررشتہ تعلیم پنجاب کے نام آنی چاہئیں جن کے ساتھ سول سرجن کا سارٹیفکیٹ جسمانی صحت کے متعلق ہونا ضروری ہے۔

مسلمانوں کو اب کیا کرنا چاہیئے

بسرپرستی انجمن احمدیہ لاہور خواجہ کمال الدین صاحب بی اے ایل ایل بی نے مذکورہ بالا مضمون پر احمدیہ بلڈنگز متصل اسلامیہ کالج میں لکچروں کا ایک سلسلہ شروع کیا ہے جن میں فاضل لکچرار صاحب ان تقریروں کے دوران میں مندرجہ ذیل مضامین پر خاص طور پر روشنی ڈالیں گے:۔ (۱) مشکلات میں ہمارا کون رہنما ہو۔ (۲) ایسے وقت میں ہمارے لیڈروں کو کیا کرنا چاہیئے (۳) ہمارے تعلقات ہندوؤں اور دیگر غیر مسلم اصحاب سے کیسے ہونے چاہئیں (۴) لازمی ایجوکیشن بل کے متعلق ہم کو کیا کرنا چاہیئے اور (۵) آخیر پر یہ بھی ثابت کرینگے کہ ہم مسلمانوں کو مذہبی زندگی بسر کرنے کی کیوں ضرورت ہے۔ انجمن نے ہر مذہب و ملت کے اصحاب کو شمولیت کے لئے مدعو کیا ہے۔ اس لیکچر کے بعد بھی اور کئی لکچروں کا سلسلہ جاری رہے گا جو کہ ہفتہ وار ہوا کرینگے اور ہمیں کامل امید ہے کہ یہ سلسلہ تقریروں کا نہ صرف مسلمانوں بلکہ ہندوؤں کے لئے بھی باہمی میل جول اور محبت کے بڑھانے کا ذریعہ ہوگا اور اس کے ذریعہ ملک میں امن پھیلے گا اور گورنمنٹ کو بھی جو تکلیف ہندوؤں اور مسلمانوں کے باہمی نزاع کے باعث آئے دن اُٹھانی پڑتی ہے وہ کسی حد تک دُور ہو جاویگی۔ (قومی خادم)

اسلام پر ایک جرمن فاضل کی رائے

سٹوڈینٹ والنٹیئر مشنری یونین کی کانفرنس منعقدہ لورپول میں ۵ جنوری گزشتہ کو ہیر کے

ایکسینفیلڈ رکن برلن مشنری سوسائٹی نے "مسئلہ اسلام" پر ایک وقیع ایڈریس دیا۔ جس میں اگرچہ مشنری جماعتوں کو اہل اسلام میں تبلیغ دین علیسوی کی سرگرم کوشش کرنیکی معمولی ترغیب دی گئی تھی۔ لیکن دین اسلام کے محاسن اور عیسائیت کے مقابلہ میں اس کے فتحمند ہونیکا بھی کھلے دل سے اعتراف کیا گیا تھا۔ ہیر ایکسینفیلڈ نے دکھایا کہ غیر مسیحی دنیا کا ایک پانچویں سے زیادہ حصہ مسلمان ہے اور صرف اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جس کے ساتھ تاریخ عالم کے عظیم الشان معرکوں میں عیسائیت نے شکست کھائی ہے اب وقت آ گیا ہے کہ ہم اپنے آپکو یہ فریب دینا چھوڑ دیں کہ اسلام کی فتوحات تلوار کی وحشیانہ طاقت کے ذریعہ سے حاصل کیگئی ہیں"۔ فاضل لیکچرار نے یہ بات تسلیم کی کہ انجیل کو مسلمانوں تک پہنچانے کی مسرت امیز مستعدی کی بجائے مسیحیت پر صدیوں سے یہ خوف چھایا ہوا ہے کہ کہیں اسلام کے یلغار سے وہ خود مغلوب نہ ہو جائے۔ آج کے دن اسلام میں عیسائیوں کے تبدیل مذہب سے جتنا اضافہ ہوتا ہے وہ اس سے کہیں زیادہ ہے۔ جو مسیحی مشنوں کی کوششوں سے عیسائیت میں اہل اسلام کے تبدیل مذہب سے ہوتا ہے گو اسلامی دنیا متعدد فرقوں میں منقسم ہے لیکن پھر بھی یہ صحیح ہے کہ اسلام ایک نہایت طاقتور اتحاد و اخوت ہے جو دنیا نے کبھی دیکھی ہے"۔ لیکچرار" اس اتحاد کا نہایت وقیع عنصر" یہ سمجھتے ہیں کہ "مسلمانوں کے لئے مذہب ایک نہایت بے بہا چیز ہے اور وہ کسی حالت میں اسے ترک نہیں کرنا چاہتے"۔

جنگ بدر سے لیکر جنگ یرموک تک

۲۸ دلچسپ اور حیرت انگیز واقعات تاریخ اسلام کے ۶ رسالوں میں شائع ہوئے ہیں۔ پیرایہ نہایت ہی دلکش اور دلچسپ ہے مسلمانوں کا قومی فرض ہے کہ ان کا مطالعہ کرکے اپنے بزرگوں کے نام کی قدر کریں اور اُن سے مفید سبق حاصل کریں۔ کیونکہ انکی آئندہ ترقی کا راز اسی میں مرکوز ہے حجم ۲۸۸ صفحے۔ قیمت ۱۲؍ ملنے کا پتہ

منشی غلام قادر فصیح۔ ایڈیٹر تاریخ اسلام شہر سیالکوٹ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اسلام میں سچے دل سے داخل ہو

آج صبح کے وقت مجھے آیات ذیل یاد آئیں۔ یا ایھا الذین اٰمنوا ادخلوا فی السلم کافۃ ولا تتبعوا خطوات الشیطان انہ لکم عدو مبین۔ فان زللتم من بعد ما جآءتکم البینات فاعلموا ان اللہ عزیز حکیم۔

یہ قرآن شریف کی دو آیتیں ہیں۔ انکے معنے ہیں اے لوگو جو مسلمان ہوئے ہو داخل ہو اسلام میں پورے اور نہ پیروی کرو قدموں شیطان کی۔ بے شک وہ تمہارا دشمن ہے اللہ تعالیٰ سے الگ کر دینے والا۔ پس اگر پھسل جاؤ تم بعد اس کے کہ آئیں تمہارے پاس کھلی دلیلیں پس جان رکھو کہ اللہ تعالےٰ عزت والا حکمت والا ہے۔

جب تک آدمی ہمہ تن کسی کام میں مصروف نہ ہو اور ادہورے طور پر کسی کام کو اختیار کرے تو وہ کام کبھی پورا نہیں ہوتا لیکن اگر ہمہ تن مصروف ہو کر کوئی کیسا ہی سخت کام اختیار کیا جاوے تو وہ بھی آسان ہو جاتا ہے اور جب تک کسی کام میں دل و جان کوشش نہ کی جاوے پورا فائدہ مترتب نہیں ہوتا۔ اور جب تک اپنی سعی کو انجام تک نہ پہونچایا جاوے۔ ثمرۂ نیک پیدا ہونا محال ہے۔ والنازعات غرقاً والناشطات نشطاً والسابحات سبحاً فالسابقات سبقاً کی آیۃ کریمہ صاف ظاہر فرماتی ہے۔ جب کبھی کام کرو ہر طرف سے سمٹ کر اسی کام میں ڈوب جاؤ اور پورے جوش سے وہ کام کرو۔ اور اس کام میں تیر و کوئی روک درمیان نہ آوے اور ہمجنسوں سے آگے بڑھو۔ بلکہ اڑے کام کے استاد و مدبر بن جاؤ۔ مثلاً تم تحصیل علم ہی کیطرف خیال کرو۔ پچھلی چند صدیوں میں استادوں کی خود غرضی سے لوگوں کو علم بہت ہی کم حاصل ہوتا تھا۔ استادوں کی خدمت میں ہی وقت گذر جاتا تھا۔ اور اکثر آدمی بڈہے ہو کر بھی عالم نہیں بنتے تھے۔ مسلمانوں اور اہل ہنود میں مولویوں اور پنڈتوں کی شرارت نے بہت کم لوگوں نے اصل علم سے فیض حاصل کیا۔ اکثر ادہورے ہی رہتے تھے۔ پورا پاس کم ہی لوگ کرتے تھے۔ چونکہ جن سے علم حاصل کیا جاتا تھا وہ خود عالم و عامل نہیں ہوتے تھے۔ ان کے شاگرد بھی ویسے ہی ادہورے رہتے تھے۔ لہذا یہ مثل زبان زد خلق ہو گئی۔ نیم ملاں خطرہ ایمان چون کہ حکماء میں ہی بخل آگیا تھا اور وہ بھی بخوبی سمجھا کر شاد دلی سے شاگردوں کو نہیں پڑھاتے تھے اور ان سے عمدہ رازکی باتیں پوشیدہ رکھتے تھے یوں ہی شاگردوں کو بطور خدام بہتر سمجھتے تھے اس لئے حکیم بھی عمدہ اور حاذق پیدا ہونے مشکل تھے۔ اور جو نیم تر نظر آتے تھے وہ لوگوں کو بغیر موت کے اپنی نالیاقتی اور ناتجربہ کاری سے مارتے تھے اسواسطے مشہور ہو گیا کہ نیم حکیم خطرۂ جان۔ کوئی کوشش ہو اگر اس کو انتہا تک نہ پہونچایا جائے۔ تو وہ مفید نہیں ہوتی بلکہ نقصان دہ ثابت ہوتی ہے۔ اگر تم ایک کنواں کھدواؤ۔ اور پانی تک جب کھدائی پہونچے اسے چھوڑ دو تو اس سے فائدہ نہیں حاصل ہوگا۔ جب تک کہ پانی کا چشمہ نہ پھوٹے اور اس کو صاف نہ کیا جاوے اور پختہ نہ بنایا جاوے اور زمین سے اوپر تک منڈھیر نہ بنائی جاوے۔ پھر اگر کنواں پانی پینے کے لئے ہے تو اس کا گھاٹ بنایا جاوے۔ اور ڈول رسی بہم پہونچائے جائیں پھر بھی اگر ڈول پانی کی قریب تک پہونچے اور اس میں پانی نہ بھرے تب بھی یہ سب محنت رائگان ہے۔ جب تک کہ ڈول پانی میں نہ ڈوبے اور پانی اوپر نہ آوے پھر کل محنت گویا ٹھکانے لگی اور فائدہ حاصل ہؤا۔ اور اگر وہ کنواں کھیت کو پانی دینے کے لئے ہے تو اسپر چرس چڑھایا جاوے یا رہٹ لگایا جاوے اس سے پہلے بے کار ہے کیونکہ کھیت میں پانی آپ سے آپ نہیں جا سکتا۔ جب تک کہ کھیت میں پانی پہونچانے کا سامان نہ ہو۔ علیٰ ہذا القیاس اگر کوئی شخص روٹی یا چاول پکانے کا سامان کرے اشیاء خرید کر برتن بہم پہونچا دے آگ جلاوے آٹا گوندہے۔ چاول پکانے کے لئے چڑھائے روٹی توے پر ڈالے اور اسے الٹے پلٹے لیکن ذرا کچی اتار لے وہ روٹی بجائے فائدہ کے نقصان کرے گی اس سے پیٹ میں درد ہوگا اور ممکن ہے سخت نقصان ہو اور ہلاکت تک نوبت پہونچے۔ چاول قریب طیار ہونے کے پہنچ جاویں۔ فقط ایک دو کنیاں باقی ہوں۔ کہ کوئی جلد باز نادان انہیں چولہے سے اوتار کر کھا لیوے اور مبتلائے مرض ہو جاوے اور سخت تکلیف اوٹھائے۔ اور ہو سکتا ہے کہ اس سبب سے کوئی مر جاوے۔ اسی طرح فقط مسلمان ہونا ایسا مفید نہیں ہے جب تک کہ پورا اور پکا مسلمان انسان نہ بنے۔ کچا اسلام کچے اناج کی طرح ہے۔ جس طرح کچا اناج انسانی جسم کے لئے مفید نہیں ہے۔ اسی طرح کچا اسلام روح کے واسطے فائدہ مند نہیں ہو سکتا۔ اور جس طرح ناتمام کنواں پانی نہیں دیتا اور خطرناک ہوتا ہے ممکن ہے کہ کوئی اسمیں گر کر ہلاک ہو جاوے اسی طرح ناتمام ایمان اور ناتمام اسلام خطرناک اور غیر مفید ہوتا ہے ہر ایک مسلمان کو مناسب ہے اپنے اسلام کی تکمیل کرے اور اس کو انتہا تک پہونچاوے

تا وہ اس کے لئے مفید اور بابرکت ہو اور اس کا انجام بخیر ہو ہر مسلمان کو لازم ہے کہ قرآن شریف کے اوامر کو بجالاوے اور نواہی سے حتے الوسع پرہیز کرے مسلمان کے تمام دنیوی اور دینی کام قرآن شریف کے تابع ہونے چاہئیں۔ کہانا پہننا۔ سونا جاگنا۔ بگڑنا ہونٹنا۔ عورتوں سے معاشرت۔ بچوں سے محبت۔ دوستوں سے پیار۔ دشمنوں سے عداوت۔ لینا دینا بیچنا۔ لکھوچنا۔ پڑھنا۔ پڑہانا۔ سفر۔ حضر۔ صلح۔ جنگ۔ صحت بیماری۔ غرضیکہ کل امور میں مسلمان تعلیم قرآن سے باہر نہ جاوے سخاوت بھی اسلام کے طریق پر ہو اور امساک بھی اس کے حکم کے تابع۔ عبادت بھی حکم کے ماتحت ہو اور عیش و عشرت بھی فرمان برداری کے طریق پر ہو۔ رحم بھی رضائے الٰہی کے واسطے ہو اور خشم بھی اسی کے خوش کرنے کے لئے ہو۔ خدا ہی کے لئے کسی کی جان لے لے اور اسی کے واسطے اپنی جان اس کے راستہ میں دیدے۔ فنا فی الاسلام انسان ہو جاوے کلوا واشربوا کے ماتحت کھائے پیئے اور عاشروھن بالمعروف کے تابع ہو کر اپنی بیوی سے محبت کرے۔ چور یار سے اس لئے عداوت ہو کہ وہ خدا تعالےٰ کے نافرمان ہیں اور صلحاء سے اس واسطے الفت ہو کہ وہ اللہ تعالےٰ کے فرمانبردار ہیں۔ سچے عقائد دل میں ہوں اور نیک اعمال ظہور میں آدیں اور بداعمال سے اجتناب ہو۔ سوائے اللہ تعالےٰ کے کسی کو مالک کارساز اور حاجت روا نہ سمجھیں جس طرح بدعتی اور مشرک سمجھتے ہیں نہ اسمیں یہودیت اور رفض کا کوئی حصہ ہو نہ نصرانیت اور شیعہ پن کا کوئی شائبہ ہو۔ نہ تو علی کو خدا کی خدائی میں دخل ہو۔ نہ حسین کو نہ عبدالقادر جیلانی کو نہ جنید بغدادی کو نہ کسی فرشتے کو نہ کسی جن کو۔ اور نیز حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقابل میں کسی دوسرے کی بات مانی نہ جاوے خواہ وہ باپ دادا ہوں یا پیر و استاد ہوں۔ حکام ہوں یا محکوم خادم ہوں یا مخدوم امام اعظم ہوں یا امام شافعی یا امام مالک ہوں یا امام احمد بن حنبل۔ کوئی صوفی ہو یا خواب بین ہو۔ مجدد ہو۔ فاضل ہو کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقابل میں کسی اور کی بات ماننی گناہ ہے۔ اسکی سزا ہی جہنم ہے۔ رسوم کفار میں بھی ہرگز شریک نہیں ہونا چاہئیے۔ گو وہ بظاہر اچھی معلوم ہوتی ہو۔ جیسا جمعہ اور ہفتہ کا بالخصوص روزہ رکھنا کہ رسم یہود و نصاریٰ ہے۔ ہندوں کے تہواروں اور میلوں میں بھی شریک ہونا اچھا نہیں ہے نوروز کی خوشی منانا بھی ایک بدعت ہے۔ جو شیعہ نے مجوسیوں سے لی ہے اسلام سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ محرم کی تعزیہ داری وغیرہ خرافات

سے بھی مسلمانوں کو پرہیز کرنا لازم ہے۔ تعزیہ داری۔ مرثیہ خوانی۔ سبیلیں اور محرم کی دیگر نذر و نیاز بالکل مخالف اسلام ہیں۔ امام حسین سے ان کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ صابروں سے بےصبروں کا اور پاکوں سے ناپاکوں کا۔ کیا علاقہ ورخت اپنے پھلوں سے پہچانا جاتا ہے ان اعمال کی تاثیر سوائے فسق وفجور کے اور کچھ بھی نہیں۔ اگر ان اعمال میں کچھ برکت ہوتی تو تمام جہان کی رنڈیاں رابعہ بصری بن جاتیں اور کل میراثی اور بھڑوے حسن بصری ہو جاتے۔ تبرا بازی پاکوں کا طریق نہیں ہے۔ نہ تقیہ (نفاق) نیکوں کا شیوہ ہو سکتا ہے۔ آجکل کے ملاّں (علماء) بھی خطرناک ہیں۔ انکی شر سے اللہ تعالےٰ کل اُمّت محمدیہ کو محفوظ رکھے ان کے اقوال واعمال میں مطابقت کرنا ناممکن ہے۔ کہتے کچھ ہیں کرتے کچھ ہیں۔ یہودیت ان میں آگئی ہے اور اسلام کو انہوں نے اپنے اختلاف اور بد اعمالیوں سے الوداع کر دیا ہے۔ اگر اون کے فتوے معیار اسلام ہوں۔ تو دنیا میں کوئی مسلمان ہی نہیں۔ آسمان کے نیچے اور زمین کے اُوپر بموجب حکم محمد رسول اللہؐ کے علماء سے بدتر آج کل کوئی فرقہ نہیں الا ماشاء اللہ ان کے وعظ باعث تخریب اُمت ہیں اور ان کی تصنیف سر امین حمام گرم کرنے کے لئے مفید ہو سکتی ہے ورنہ اور کسی کام کی نہیں۔ صوفی ان سے بدتر ہیں نہ علم ہے نہ عمل نہ شرم ہے نہ حیا ہے اس کا پیشہ سراسر دغا ہے۔ ملی سنا کرتے تھے۔ اگر دیکھنا ہو تو کسی قبر پرست صوفی کو دیکھ لو۔ کیا کیا سوانگ بھرتے ہیں۔ تب کہیں پیٹ بھرتے ہیں اور کوئی خوبی آجکل کے صوفیوں میں نہیں سوائے اس کے کہ ناچ ان کو آتا ہے۔ مگر اس میں بھی انہوں نے کمال نہیں پیدا کیا انکے ناچ سے رنڈیوں کا ناچ بہتر ہے کیونکہ وہ گناہ باللذت ہے اور ان کا ناچ گناہ بےلذت امیروں اور نوابوں کا حال پُر ملال مسلمانوں کے لئے باعث ماتم ہے۔ کاش شیعان علی امام حسین کے ماتم کے بدلے چونکہ وہ واقعہ پرانا ہو گیا ہے۔ اپنے امراء کا ماتم کیا کریں اور ان کے حال کے موافق مرثیہ بنا دیں اور پڑہیں شاید کہ شور وغل سن کر یہ مُردہ قوم اُٹھ کھڑی ہو۔ امراء میں اسلام کا بہت کم حصہ ہے۔ عقاید ان کے خراب اعمال ان کے گندے نماز روزہ سے انہیں کام نہیں۔ حج وزکوٰۃ سے ان کا تعلق نہیں۔ زبان سے لا الہ الا اللہ بوقت ضرورت ضرور کہتے ہیں دل سے بُتان کشمیر وشیراز وخرنگ کو پوجتے ہیں۔ اور جھوٹے وعدوں کے وقت واللہ باللہ تاللہ زبان گوہر فشاں سے فرماتے ہیں۔ بزرگوں کے مرنے کی آرزو ہمیشہ ان کے دل میں رہتی ہے تاکہ روپیہ ملے اور جائداد فروخت کرنے کا موقعہ

ہاتھ آوے اور روکنے ٹوکنے والا کوئی نہ رہے۔ باپ کے مرنے کے بعد اس طرح شادیاں ہوتیں۔ کہ اگر کسی غریب کا باپ مکرر زندہ ہو جاوے۔ یا جانکاہ بیماری سے صحت یاب تو ہوں عورتوں کو بموجب حکم الٰہی ماں باپ کی جائداد میں حصہ نہیں دیتے اور خود سب کچھ ہضم کر جاتے ہیں۔ سودی روپیہ تو جائداد پر لیتے لیتے جائداد تو تباہ کر دیتے ہیں اور آخر کار کھانے کو ٹکڑا اور رہنے کو ٹھکانا بھی نہیں چھوڑتے۔ پھر بعض دوسرے امراء سے بھیک مانگ کر پیٹ بھرتے ہیں اور اسی طرح ذلیل ہو کر مر جاتے ہیں۔ اگر ان سے کہا جاوے کہ قرض بہت ہو گیا ہے اس کے اُتارنے کا فکر کرو۔ تو فرماتے ہیں کہ قرضہ زیادہ ہو گیا ہے اس کا اُترنا مشکل ہے۔ ہم اپنا عیش کیوں منغض کریں ہمارے لئے بہت کچھ ہے۔ بہت ہوگا تو سرکار کورٹ آف وارڈ کر لے گی اور ہمیں تنخواہ ملا کرے گی۔ ہمارا حال تو اس طرح ہے۔ چو آب از سر گذشت + چہ یک نیزہ وچہ یکدست ہم سے قرضہ ورضہ نہیں اُترتا۔ اس کو سرکار ہی اتارے گی اسلئے مناسب ہے کہ ایسے علماء۔ اور ان صوفیاء اور اس قسم کے امراء سے مسلمان بےضرورت ہرگز نہ ملا کریں۔ ان کے دل کی سیاہی اور بدبختی خدانخواستہ ان میں بھی اثر نہ کرے۔ وقت کے امام کو پہچاننا بھی ضروری ہے۔ جو امام الزمان کو نہیں پہچانتا وہ جاہلیت کی موت مرتا ہے اسلئے حضرت مسیحؑ ومہدی میرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی شناخت ہی لازمی ہے۔ اب کل سلسلے جو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہونچتے تھے ختم ہو گئے۔ گویا کہ وہ سارے چراغ بجھ کر یہ نیا چاند اُمت محمدی کے لئے چڑھا ہے۔ اسپر ایمان لانا ہر مسلمان پر ضروری ہے۔ ورنہ خداوند تعالےٰ تک پہنچنا محال ہے۔ ان ملاؤں صوفیوں اور امراء نے بموجب سنت قدیمہ یہود ونصاریٰ کے اس امام عالی مقام کو نہیں پہچانا۔ بلکہ اس پر طرح طرح کے بیجا الزام اور اتہام وافتراء بنائے اور اس کو بدنام کیا لہٰذا سمجھدار آدمیوں کو مناسب ہے۔ کہ ہمارے امام کی کتابوں کو جو اُردو فارسی اور عربی میں انہوں تصنیف فرما کر اور چھپوا کر عام کر دیں اور قادیان سے بقیمت ملسکتی ہیں لے کر خود غور سے پڑہیں اور سوچیں ایسا ہو کہ قیامت کو مواخذہ میں گرفتار ہوں۔ اور انجام خراب ہو جاوے ہر شخص سے اس کے معاملہ میں پرسش ہوگی یہ نہیں سنا جاویگا کہ فلانے مولوی صاحب نے مرزا صاحب کو نہیں مانا تھا اس لئے ہم نے بھی نہیں مانا نہ یہ شنوائی ہوگی کہ فلاں پیر صاحب نے جو ہمارے باپ دادا کے پیر تھے مسیح موعودؑ ومہدی معہود کو تسلیم نہیں کیا تھا۔ لہٰذا مجبوراً

ہم نے بھی تسلیم نہیں کیا ہر شخص کو خدا تعالےٰ نے آنکھ۔ کان زبان دل وغیرہ اعضاء جدا جدا دئے ہیں ایک کے اعضاء دوسرے کے کام نہیں آتے۔ اسی طرح عقل بھی سب کو علیحدہ علیحدہ عطا کی ہے۔ تھوڑا بہت علم بھی سب کو بخشا ہے۔ کسی کا فعل کسی کے لئے حجت نہیں سوائے انبیاء کے افعال کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت میں ہی بڑے بڑے علماء یہود ونصاریٰ اور سرداران قریش نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہیں مانا تھا اور ان کی پیروی سے بہت سے چھوٹے لوگوں نے بھی تسلیم نہیں کیا تھا۔ کیا وہ کفار اور ان کے پیرو نجات پا جاویںگے جو اس زمانے لوگوں کا عذر مسموع ہوگا تو ان کا عذر بھی سنا جاویگا یہ دین کا معاملہ ہے۔ ہر شخص خود مکلّف ہے۔ یہاں کسی کے اتباع بجز اللہ اور رسول کے منظور نہیں۔ اس امام کو آزماؤ۔ اور اس کا دروازہ چھوڑ کر کہیں نہ جاؤ۔ ورنہ اللہ تعالےٰ کے ہاں پکڑے جاؤگے اور سزا پاؤگے ابھی زندوں کے لئے وقت ہے اپنے معاملے میں سوچ بچار کر لیں۔ جب مر جاویں گے تو وقت ہاتھ سے جاتا رہے گا اوس وقت پچھتاوے سے کچھ ہاتھ نہیں آئے گا وہ امام دنیا سے گذر گیا ہے اب اسکا نائب اور خلیفہ مولوی نورالدین صاحب موجود ہیں اس سے ملکر یا خط وکتابت کر کے تصفیہ کر لو۔ وقت کو ہاتھ سے نہ گنواؤ۔ ہمارے امام علیہ السلام سے ہزاروں ہی کرامات کا صدور ہوا ہے اور انکی ہزاروں ہی پیشگوئیاں پوری ہوئی ہیں۔ لیکن مخالفوں نے اپنی ضد کو نہیں چھوڑا اور باز نہیں آئے۔ اے لوگو! تم باز آؤ اور ہمارے امام کے حال کی چھان بین کرو اور بعد حق ثابت ہونے کے اسے قبول کر لو جس قدر نشانات قرآن وحدیث میں مسیح ومہدی کے آنے کے مقرر تھے وہ پورے ہو گئے نہ تو تمہارا مسیح آسمان سے اترا نہ تمہارا مہدی کسی غار سے نکلا۔ چودہویں صدی کا سرا خالی ہی گذر گیا۔ معاذ اللہ۔ رسول اللہ کی بات تیرہ صدی تک تو سچ نکلی مگر چودہویں صدی میں آکر جھوٹی ہو گئی۔ کوئی معمولی مجدد بھی تشریف نہ لائے۔ یہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دشمن ذرا غور کریں۔ کہ ان کی شرارتوں سے مرزا صاحب کو نقصان نہیں پہنچا۔ بلکہ اسلام کو نقصان پہنچا ہے۔ کسی بدبخت عورت نے اپنی سوکن کے بیٹے کے بیاہ میں اپنی ناک خود کاٹ لی تھی تاکہ بدشگونی ہو جاوے لے اندہو! سوچو اور غور کرو۔ زمینیں آباد ہو گئیں اور جنگل کٹ گئے۔ دریا نہروں میں منتقل ہو گئے۔ نصاریٰ کا حد سے زیادہ زور ہو گیا مسلمان مغلوب ہو گئے۔ پہاڑ چیرے گئے۔ حج بند ہوا ریل جاری ہو گئی۔ اونٹ بیکار ہو گئے۔ ماہ رمضان میں

تاریخ مقررہ پر چاند اور سورج کو گہن لگا۔ زلزلے آئے طاعون پڑی۔ قتال ہوئے اور ان مین لاکھون مارے گئے چودہوین صدی مین سے تیس سال ہو چکے۔ ایک دعویدار پیدا ہوا اس سے صدور کرامات ہوا اس کی پیشگوئیان پوری ہوئین۔ انبیاءؑ کی طرح اس کے دعوے تصدیق کو پہونچے۔ اس کے مخالف اس کے روبرو کئی مرے کئی ذلیل ہوئے۔ بجلی کی طرح شرق سے غرب تک اس کی عزت اور شہرت پھیل گئی اسکے روبرو تمام اسکے مخالف بول نہ سکے۔ اسکے مقابل قلمین ٹوٹ گئین۔ زبانین بند ہو گئین۔ جو اٹھا وہ گرا جس نے چون وچرا کی وہ مرا۔ پھر بھی اندھوں نے اسے نہ پہچانا اور ضدیون نے نہ مانا۔ ایران جہان مہدی چھپا ہوا ہے وہان روس پہنچ گیا اور شیعان علی کو عین عاشورہ کے دن پھانسیون پر لٹکایا۔ تبھی وہ مہدی غار سے نہ نکلا اور نہ خدا تعالےٰ نے تم پر رحم فرما کر آسمان سے مسیح کو بموجب تمہارے زعم باطل کے نازل کیا۔ مسیح و مہدی کے آنے کے قصے ناول کیطرح ثابت ہوئے پھر تم اصلی مسیح اور سچے مہدی مرزا غلام احمدؑ صاحب کو نہیں مانتے۔ اپنی جانون پر رحم کرو اور عقلی نقلی طریق سے ہمارے امام مسیح موعود و مہدی مسعود کو آزماؤ۔ اور اس کے ساتھ ہو کر پورے پورے اسلام مین داخل ہو اور اسلام کے طریق سے نہ پھسلو۔ ورنہ اللہ تعالےٰ عزیز و حکیم ہے۔ وہ تمہین تمہارے انکار کے سبب سے محروم کردیگا۔ اور تمہارا قائم مقام کسی اور جماعت کو بنا دے گا۔ جیسا کہ مکہ شریف کے بعض کفار کی جگہ مدینہ منورہ کے انصار کو اس نے دین اسلام کا حامی اور مددگار بنا کر بڑے بڑے درجے عطاء کئے اور مکہ شریف کے ان بڑے بڑے سردارون کو بدر کے کنوون مین ڈالکر داخل جہنم کرا دیا اور بغداد کے فساق کو تیغ بے دریغ کرا کر ترکستان کے مغلوں کو مسلمانون کا حامی اور مددگار بنا دیا۔ اب کیا تعجب ہے کہ کسی یوروپ کی قوم کو بجائے تمہارے چن لے۔ ہوشیار ہو اور خبردار ہو۔ کہین یہ نعمت حمایت اسلام تم سے چھین کر کسی اور قوم کو نہ مل جاوے اور تم محروم رہ جاؤ۔

بر رسولان بلاغ باشد و بس

ناصر نواب - ۱۸ / جنوری ۱۹۱۲ء

خط و کتابت

کرتے وقت خریدار صاحبان اپنی چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ ورنہ عدم تعمیل کی شکایت معاف

مینجر

یسوعین اور فلسفہ

۱۶۰۰ سولہ سو سال سے آج تک تو تمام پوپ۔ بشپ۔ ڈیکن کارڈنیل۔ پادری قیس راہب لس شیٹ پاسٹر منک کاٹی کسٹ گورے اور کالے۔ یوروپین اور دیسی سب کے سب بالاتفاق یہی فرماتے چلے آئے تھے کہ یسوعی تثلیث کو منطق۔ فلسفہ۔ سائنس۔ حساب۔ بلکہ عقل سے کوئی تعلق نہیں۔ بابا۔ یہ عقل کی بات نہین یہ خداوند کی نہاں در نہاں حکمت کا مخفی در مخفی ایک راز ہے جو کسی کی سمجھ میں نہ آیا اور نہ آئے گا اور نہ آسکتا ہے۔ صرف ایمان لانے کی بات ہے اور نجات پانے کا ذریعہ ہے۔ مگر آج ایک صاحب جو جوالا سنگھ نام رکھتے ہیں مگر سکھ یا ہندو راجپوت نہین ہین بلکہ یسوعی دین کے پیرو کار ہیں بڑے زور سے للکارتے ہین کہ تثلیث منطق و فلسفہ سے ثابت ہے ان کا ایک نوٹ یسوعی اخبار نور افشان میں نکلا ہے جس کا جواب ہمارے فاضل اجل مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مدرس مدرسہ احمدیہ نے لکھا ہے۔ جو درج ذیل ہے۔ لیکن اس کے اندراج سے قبل ہم یہ ظاہر کر دینا ضروری جانتے ہین کہ ہمنے اس ریمارکس کو ۱۶۰۰ کے الفاظ سے کیوں شروع کیا ہے حالانکہ دین یسوعی کہا جاتا ہے کہ ۱۹۰۰ سال سے دنیا مین رائج ہے۔ سو اس کی وجہ یہ ہے کہ ابتدائی عیسائیوں مین تثلیث کا مسئلہ رائج نہ تھا بلکہ یہ مسئلہ کونسل نیس کی ایجاد ہے جو تیسری صدی مین قائم ہوئی تھی۔

ایڈیٹر

پادری جوالا سنگھ اور حقیقت مسیح

ایک پادری مسمّٰی جوالا سنگھ نے جنھین منطق و فلسفہ دانی کا بڑا گھمنڈ ہے۔ اپنے مردہ خدا کی خدائی ثابت کرنے کے لئے مندرجہ ذیل تین اصول کی بنا پر اس سچے اور حقیقی خدا کی خدائی سے انکار کیا ہے۔ جو رب العالمین الرحمٰن الرحیم مالک یوم الدین ہے۔ یہ اصول کسی الہامی کتاب سے تعلق نہین رکھتے۔ بلکہ تمام انبیاء اللہ اور کتب الٰہی کے سخت مخالف اور سچے فلسفہ سے کوسوں دور ہیں پادری جوالا سنگھ صاحب ان اصولوں کو مسیح کی خدائی کی صرف دلیل ہی قرار نہیں دیتے بلکہ اس کی بنیاد و دار و مدار انہین اصول پر بیان کرتے ہیں۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں۔ مسیحی باعتبار مسئلہ تثلیث مقدس ہر سہ اقنوم رب تعالیٰ و ابن اللہ و روح القدس کو الوہیت مین شریک مانتے ہین اور یہی امر حق ہے تاوقتیکہ ہر سہ اصول فلسفہ کی تردید نہ ہو" یعنے جب تک ان اصول کی تردید نہ کیجاوے تب تک تو مسیحی مذہب حق ہوگا اور جب ان کا ابطال ہو جاویگا تو مسیحی مذہب کا بطلان خود بخود ثابت ہو جاوے گا۔ جوالا سنگھ صاحب کے اصول ثلاثہ حسب ذیل ہیں:-

(۱) واجب بالذات واحد حقیقی سے سوائے واحد کے صدور کثیر کا محال ہے ہرچند کہ یہ بات بالکل بیہودہ ہے۔ تاہم قرائن سے معلوم ہوتا ہے کہ اس سے پادری صاحب کا یہ مطلب ہے کہ واجب بالذات واحد حقیقی (خداوند تعالےٰ) سے صرف ایک چیز صادر ہو سکتی ہے اس سے زائد وہ بالکل کسی طرح سے کچھ صادر نہین کر سکتا۔ یعنے ممکن نہین کہ خداوند تعالےٰ نے ایک چیز کے سوا کچھ بھی پیدا کیا ہو نہ تو آج تک سوائے صرف ایک چیز کے کچھ اس نے پیدا کیا ہے اور نہ آیندہ کچھ پیدا کر سکتا ہے۔

(۲) علت تامہ (خداوند تعالےٰ) سے (اسکے) معلول (جو چیز اس نے پیدا کی ہے یعنے ابن) کا تخلف (کہ خداوند تعالیٰ تو موجود ہو مگر وہ چیز جو اسے پیدا کرنی چاہیئے تھی وہ موجود نہ ہو) محال ہے یعنے خداوند تعالےٰ نے جو کچھ پیدا کیا ہے اُسے پیدا کرنے کے لئے وہ مجبور و مقہور تھا اور قطعاً اس کے امکان میں نہ تھا کہ جو کچھ اس سے پیدا ہوا ہے اسے پیدا ہونے سے اپنی مرضی و قدرت و اختیار کے ساتھ ایک سیکنڈ کے لئے بھی روک سکتا بلکہ یہ سب کچھ اسکی قدرت و اختیار سے پورا پورا باہر تھا۔ اور اگر اس امر کو تسلیم نہ کیا جاوے تو خداوند تعالےٰ کی ہستی کسی طرح سے ثابت نہین ہو سکتی۔ چنانچہ وہ لکھتے ہین کہ "عدم مصدرُ اوّل کے ماننے سے وجہ اثبات واجب بالذات کا عدم ہو جاتی ہے۔

(۳) تقدم و تاخر یا (نہین پڑھا گیا) مین تکافو وجود لازم نہ ہونا محال ہے۔ یہ عبارت بھی بالکل بیہودہ ہے مگر سیاق سباق سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ پادری صاحب کا اس سے یہ مطلب ہے کہ جس ایک چیز کو پیدا کرنا خداوند تعالےٰ کو لابد تھا۔ اس کے وجود مین آنے سے پہلے خود خداوند تعالےٰ کی ہستی ہی نہ تھی۔ اور جب سے اس کی پیدا کردہ ہستی پذیر ہے۔ اسیوقت سے ہی خود خداوند تعالےٰ بھی ہستی پذیر ہے۔ مگر لطف یہ ہے کہ باوجود اس کے کہ وہ چیز خداوند تعالےٰ کی مصدور یعنی پیدا کردہ ہے۔

ان اُصول کی بیہودگی اور لغویت کچھ محتاج بیان نہیں

بلکہ مین یقین رکھتا ہون کہ آج دنیا مین کوئی عیسائی بہی مذہباً ہی نہیں بلکہ کسی طرح سے بھی انکو صحیح تسلیم نہ کرے گا۔ باوجودیکہ وہ ایک مُردہ انسان کو خدا بنانے والی قوم ہے ۔ چہ جائیکہ کوئی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر سچے دل سے ایمان لائے والاان کی حقیقت کا معتقد ہو۔ یہ اصول پادری صاحب نے مولوی ثناء اللہ امرتسری کے مندرجہ ذیل اعتراض کے جواب مین اختیار کئے ہیں " جناب مسیح (علیہ السلام) کی ماہیت جس کو آپ واجب جانتے ہین واجب بالذات ہے یا واجب بالغیر واجب بالذات ہے تو شرک لازم آئے گا۔ واجب بالغیر ہے تو ممکن ذاتی ہونے کی وجہ سے مخلوق ہوگی "

اس سوال کا جواب پادری صاحب نے یہ دیا ہے کہ شرکت باری تعالےٰ سے کچھ قباحت لازم نہین آتی ۔ تفصیل اس کی یہ ہے کہ ابن اللہ جزو مسیح رب تعالےٰ کا معلول و مصدور تو ہے اور اس اختیار سے وہ واجب بالغیر ہی ہے ۔ مگر چون کہ حسب اصول ۳ رب تعالےٰ اس سے پیشتر موجود نہ تہا اور اپنے وجود مین وہ دونون مساوی ہیں اور رب تعالےٰ واجب بالذات ہے اس لئے (حسب اصول متعارفہ اقلیدس) ابن اللہ اور رب تعالیٰ دونون کو مساوی ماننے کے یعنے ابن اللہ کو ہی واجب بالذات ماننے مین کوئی قباحت نہین (بلکہ ضروری ہونا چاہیئے) پس ابن اللہ شرعی مخلوق نہین ہے یعنے اگرچہ وہ فلسفہ کے رو سے اور واقع مین تو مخلوق ہی ہے ۔ مگر شرع کے رو سے یعنے اس حیثیت سے کہ ہم مسیحی ہیں اسے مخلوق نہین کہتے بلکہ واجب بالذات تعین کرتے ہین ۔ کیونکہ وہ دیگر مخلوق کو پیدا کرنے مین خالق کا شریک ہے اور شرکت باری تعالےٰ سے کچھ قباحت لازم نہین آتی

چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد ۔ تعجب ہے کہ پادری صاحب صاف الفاظ مین جواز تعدد الٰہیہ کے قائل ہو کر باوجود اس کے کہ اس کا نام واحد حقیقی رکھتے ہین ۔ فطرۃ سلیمہ اور بوجود قواعد حسابیہ تو اسے محال قرار دیتے ہین ۔ البتہ ممکن ہے کہ جس طرح اس زمانہ مین یوروپ نے عجیب و غریب چیزین ایجاد کی ہیں ۔ کوئی حساب کا بھی ایک قاعدہ ایجاد کر لیا ہو جس سے تثلیث فی التوحید اور توحید فی التثلیث کا مسئلہ حل ہو جاتا ہو

اس جواب مین پادری صاحب نے کئی طرح سے اپنے اصول مسلمہ کا خلاف کیا ہے ۔ اوّل یہ کہ جو چیز معلول و مصدور غیر ہو وہ کبھی کسی طرح سے کسی جہت سے واجب بالذات نہین کہلا سکتی اور نہ ہی تکافوٴ فی الوجود سے (جو فی نفسہ خود باطل اور مستحیل ہے) معلولیت کا داغ رفع ہو سکتا ہے اور جب تک اس معلولیت کا داغ نہ اٹہایا جاوے ۔ تب تک وجوب ذاتی سے انصاف مستحیل ہے مگر پادری صاحب اپنے فرضی ابن اللہ کو باوجود معلول و مصدور تسلیم کرنے کے واجب بالذات قرار دیتے ہیں ۔ دوم ۔ یہ کہ پادری صاحب کے اصول ۱ کا تقاضاء ہے کہ رب تعالیٰ کا مصدور و معلول ایک سے زائد نہین ہو سکتا ۔ مگر باوجود اس کے پادری صاحب تمام خلائق کا خالق رب تعالیٰ بشارکت ابن اللہ تسلیم کرتے ہین ۔ بھلا اگر ایک سے زائد چیز وہ پیدا کر ہی نہین سکتا تو اس کے ساتھ ملکر پیدا کرنے مین ابن اللہ کی مشارکت کیسی اور خلائق کو پیدا کرنے کے کیا معنے ۔ اس جگہ پادری صاحب کو یہ ظاہر کر دینا ضروری تھا کہ باپ بیٹے کو خلائق کے پیدا کرنے مین مشارکت کی کیا ضرورت پیش آئی تہی ۔ آیا باپ اپنے بیٹے کو پیدا کرنے مین تھک گیا اور بلا امداد اپنے بیٹے کے وہ اب خلائق کو پیدا کرنے سے عاجز آگیا تہا ۔ اس لئے مجبوراً اسے بیٹے کو شامل کرنا پڑا ۔ یا کہ بیٹا ناتجربہ کاری اور کمزوری کے باعث باپ کی شمولیت و امداد کا محتاج تھا ۔ سوم یہ کہ باوجودیکہ پادری صاحب اپنے اصول ۲ مین تسلیم کر چکے ہین کہ واجب بالذات واحد حقیقی ہے ۔ ابن کو بھی واجب بالذات کہہ کر تعدد کے قائل ہو گئے ہیں اور اگر پادری صاحب یہ عذر پیش کریں کہ رب تعالےٰ اور ابن اللہ مین اتحاد ہے ۔ تو یہ بات خود ان کے اصول ثلاثہ مسلمہ کے مذکورہ بالا خلاف ہے ۔ کیونکہ وہ تسلیم کر چکے ہیں ۔ رب تعالیٰ علّتِ تامہ اور ابن اس کا معلول و مصدور ہے اور علّت و معلول مین اتحاد محال ہے ۔ لاستلزامہ الدور اوالتسلسل وھما باطلان والمستلزم للباطل باطل البتۃ ۔

چہارم یہ کہ پادری صاحب ایک معلول و محتاج غیر چیز کو واجب بالذات بنانے کے لئے اسے علّت تامہ سے مساوی قرار دیتے ہین حالاں کہ خود ایک کو انہین سے علّت تامہ اور دوسرے کو معلول و محتاج بنا چکے ہیں ۔

مجہے پادری صاحب کے فہم و فراست پر سخت تعجب ہے کہ وہ ان اصول سے مسیح کی خدائی ثابت کرنے کی کوشش کر رہے ہین حالاں کہ خود یہ اصول بدیہی طور پر مسیح کی خدائی کو خاک مین ملا رہے ہیں ۔

اخیر مین پادری صاحب کو چیلنج دیتے ہین کہ چاہے وہ تنہا یا بمدد تمام پادریان روئے زمین ہمارے ان اعتراضات کا جواب دین جو ہمنے انکی انفریب استدلال پر کئے ہیں ۔ ورنہ مسیح کی خدائی کو خیرباد کہہ کر سچے رب العالمین الرحمن الرحیم پر صدق دل سے ایمان لا دین ۔

خاکسار محمد اسمٰعیل احمدی ۔ مولوی فاضل و منشی فاضل از قادیان

کلامِ امیر

فرمایا ۔ یہ کتاب اللہ جلشانہٗ جس کو اس کا وارث کرتا ۔ پہلے اس کو اپنے نفس پر کچھ ظلم و زبردستی کر کے کتاب پر عمل کرنا پڑتا ہے ۔ صبح کے وقت سردیون مین کیسا ٹھنڈا پانی ہوتا ہے نفس پر ظلم کر کے وضو غسل کرنا پڑتا ہے ۔ پھر طبیعت خوگیر ہو جاتی ہے ۔ تو نیکی سے مزا آنے لگتا ہے ۔ پھر اور زیادہ ترقی کرتا ہے ۔ تو انسان کے لئے نیکی کرنا اور خدا تعالےٰ کی فرمانبرداری میں قدم مارنا جزو طبیعت ہو جاتا ہے ۔ پہلی حد مکلّف ہونے کی ۱۸ سال کی عمر سے ہے ۔ حدیث شریف میں سات خصلتین بیان ہوئی ہین جن کے لئے اللہ تعالےٰ کے عرش کا سایہ اس دن ملے گا جس دن کوئی سایہ نہ ہوگا ۔ امام عادل ۔ جوان صالح جس نے اللہ تعالےٰ کی فرمانبرداری میں عمر گذاری ۔ وہ شخص جس کا قلب مسجد مین انتظار مین معلق ہو دو مرد باہم محبت کئے تو اللہ تعالےٰ کے لئے ۔ اکٹھے ہوئے تو اللہ تعالےٰ کے لئے ۔ اور جدا ہوئے تو اللہ کے لئے ۔ وہ مرد کہ بُلایا اس کو ایسی عورت نے جو منصب اور جمال رکھتی ہے ۔ پس کہا اس نے کہ مین اللہ سے ڈرتا ہون ۔ اور وہ مرد کہ صدقہ کیا اللہ کے راہ میں ایسا مخفی کہ اس کے بائین ہاتھ کو بھی خبر نہ ہوئی ۔ ساتواں وہ شخص ۔ کہ ذکر کیا اللہ تعالےٰ کا تخلیہ مین ۔ پس خوفِ خدا سے جاری ہوئی اسکی آنکھین ۔

فرمایا ۔ انسان بالطبع سکھ اور آرام کی تلاش مین لگا رہتا ہے ۔ کوئی نوکری کرتا ہے تو اپنے آرام کو نوکری کے متعلق سوچ لیتا ہے ۔ نکاح کرتا ہے تو نکاح مین ہی سکھ آرام کو سوچ لیتا ہے ۔ لڑکے مڈل تک ہی تعلیم مین جب پہونچتے ہین تو دل مین کیا کیا خیال کر لیتے ہیں کہ ہم کیا کیا ہو جاوینگے کوئی تو یون سمجھ لیتا ہے کہ میں ڈپٹی کمشنر ہو جاؤں گا ۔ یہ سب خیالی خوشیاں ہوتی ہین ۔ اللہ تعالےٰ عالم الغیب ہے معلوم نہین کہ کس کام مین ہمین سکھ ملے گا اور کس کام مین دُکھ ۔ پس چاہیئے کہ کثرت سے دُعاؤن اور استخارات کو کیا کرو ملازمت کرو تو کثرت سے استخارات پہلے کر لو ۔ تجارت کرو ۔ تو پہلے استخارات کر لو حقیقی سکھ اور دکھ کا علم اللہ تعالےٰ ہی کو ہے

فرمایا ۔ بعض آدمی بظاہر دیکھنے مین بڑا ہی نیک معلوم ہوتا ہے مگر اسکے درون سینہ کا علم اللہ ہی کو ہے کہ کیسا ہے جتنے تم یہان بیٹھے ہو سب کا حال مستتر ہے معلوم نہین کہ کون کیسا نکلے گا ۔ اور کون کیسا ۔ مین تم کو قرآن شریف سناتا ہون میرے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نصلّی و نسلم علیٰ نبیہ الکریم

کلام الملوک ملوک الکلام

نوٹ۔ سید صاحب نے اِس کلام کے ترتیب دینے میں دکنی اُردو زبان کا استعمال کیا ہے جو کہ انکی مادری زبان ہے ہمنے بھی اسمین تغیّر نہین کیا کیونکہ اسمین بھی ایک لطف ہے۔ (ایڈیٹر)

کلام امیر رضہ

مکتوبہ سیّد بشارت احمد صاحب دکنی

فرمایا۔ مومن کو چاہیئے کہ ہر وقت کلیات خمسہ کا پابند رہے۔ ایمان کی حفاظت نفس کی حفاظت۔ مال کی حفاظت۔ عزّت کی حفاظت۔ عقل کی حفاظت۔

فرمایا۔ بعض لوگوں کو نصیحت کیجاتی ہے تو وہ سمجھتے ہیں کہ ہمکو یہ بدکار سمجھتے ہین ایک وقت مجھے خیال ہؤا کہ کسی شخص کو بہت نصیحت کروں۔ مغرب کی نماز پڑھ رہا تھا معلوم ہؤا کہ اسکو نصیحت نہ کی جائے اگر یہ نہ مانے گا تو مجھے جوش آجائیگا اور اسے ندامت ہوگی۔ البتہ دُعا کر۔ ہمارا اختیار ہے چاہیں تو قبول کرینگے یا نہیں

ایک حج کو جانیوالے صاحب نے دریافت کیا کہ ایام حج وغیرہ میں نماز غیر احمدی کے پیچھے پڑھیں یا نہین۔

فرمایا۔ وہاں کے لوگوں کو روپیہ اور دنیا سے غرض ہے نیک لوگوں کے پیچھے نماز پڑھ لیا کرو۔ بعض امام وہان کے نیک ہی ہین نیک عالم یا امام کو دیکھو اگر داڑھی وغیرہ ہو اور اچھا ہو تو اس کے پیچھے نماز پڑھ لو۔

فرمایا۔ بدوؤن کا خاصہ ہے کہ اگر انہین کوئی چیز دی جائے تو وہ سب ملکر کھائین گے۔ چاہے تھوڑی ہی کیوں نہ ہو اسلئے سب کے سب بھوکے رہتے ہیں اور پھر ہندوستانی بولی ہی انہین نہین آتی۔ دو وجوہات سے اکثر خرابیان باہم پیدا ہوجاتی ہین۔ لیکن جب رات ہو جاتی ہی تو ہر ایک بدّو اپنے اپنے اونٹ کے پاس آجاتا ہے اور دوسرے کے قریب نہین جاتا کہ کہین دوسرے کو یہ شبہ نہ پڑجائے کہ قریبی اونٹ والے کو چرانے یا ستانے گیا تھا چونکہ میری جوانی تھی اور چوبیس پچیس سال کا سن تھا اور قوے مضبوط تھے میں ہی صرف کھجور رکھ لیا کرتا تھا اور پھر وہی کھا کر پانی یا دودھ پی لیا کرتا۔ لہذا مین اپنے اونٹ والے کو رات کیوقت پیٹ بھر کر کھجور دیدیتا۔ چونکہ رات کو ایک دوسرے سے تو مل نہین سکتے۔ پس وہ تنہا بخوشی کھا کر شکم سیر ہوجاتا اور پھر میرا از حد شکر گذار رہ کر بہت فرمانبرداری کرتا اور دوسرے یہ کہ مین عربی ہی خوب بات کرتا تھا اِس سے بھی آسانی تھی۔ مجھے جوانی مین بہت پیاس ہؤا کرتی تھی بالخصوص علے الصباح پیاس سے بے تاب ہو جاتا تھا چنانچہ حسب عادت ایک وقت مجھے آخر شب میں پیاس ہوئی دیکھا تو پانی نہین بالآخر بدوی سے کہا کہ مجھے پیاس ہورہی ہے کہین سے ایک گلاس پانی لا۔ وہ فوراً چلا گیا اور خلاف قاعدہ میری مروّت سے وہ ایک دوسرے کے اونٹ کے قریب چلا گیا کہ جسپر ایک ہندوستانی معزز بہت سا پانی مشکیزہ مین رکھ کر بیٹھے ہوئے تھے اور وہ باادب کہا کہ ایک مولویصاحب جو آپکے ہی وطن کے ہیں اون کو ایک گلاس پانی چاہیئے وہ زبان نہین جانتے تھے پکارنے لگے حرامی حرامی یعنے چور چور۔ پس لفظ حرامی منہ سے نکلنا تھا کہ اس تیزی سے وہ میرے اونٹ کے پاس آگیا کہ گویا وہ یہین تھا لیکن بہت غصہ مین بھرا ہؤا اور کچھ بڑبڑاتا تھا مینے پوچھا۔ این الماء کہا بخلوہ۔ اور طیش سے کہنے لگا سین کودن انشاء اللہ۔ پھر مجھ سے کہا کہ دو میل پر ایک میٹھا چشمہ آتا ہے وہاں پانی پی لینا۔ جب صبح ہوئی تو قافلہ مین ایک شور ہؤا اور ایک صاحب بہت کچھ چیخنے لگے دریافت کرنے سے معلوم ہؤا کہ ایک چور نے رات کو اسکے مشکیزہ مین ایک سُوا گھسیڑ دیا جس سے ہولے ہولے پانی سب نکل گیا مینے اون سے کہا کہ آپکو چاہیئے تھا کہ ایک گلاس پانی اُس غریب کو دیدیتے۔ اونہوں نے کہا حضرت مین تو زبان ہی نہیں جانتا ہوں ہیں اُسے چور ہی سمجھا۔ خیر مین بعد اسکو نرمی سے جب نصیحت کی تو کہنے لگا یا شیخ ایک گلاس پانی کے لئے اُس نے بخیلی کی اب معلوم ہو جائے گا۔ کہ مکّہ تک اُسکو کیسے پانی ملیگا آپ فرماتے ہین کہ کسی کی تکلیف یا مُصیبت کا ذرا ہی انہیں احساس نہیں ہوتا۔ چنانچہ میں نے دیکھا کہ اسکو وہ صاحب کی تکلیف پر ذرا ہی رنج نہ ہؤا۔

فرمایا۔ بدوی اسلام مطلق نہاین جانتے بالکل جاہل ہین دغاؤم

سے حیدرآباد کی نسبت گفتگو ہو رہی تھی کہ فرمایا "ہمیں حیدرآباد کی چھپی ہوئی کتابین بہت پسند آئیں پھر فرمایا کہ بالخصوص مطبع دائرۃ المعارف مین کنز العمال کی کل جلدین نہایت عمدگی سے چھپی ہیں۔ مرحوم نظام کی بخشائش کے لئے یہی ایک بڑا ذریعہ ہیں کہ ان کے عہد مین حدیث کی خدمت ہوئی ہے۔

حیدرآباد کے تکلّفات و مراسم آداب و سلام کا تذکرہ تہا۔ فرمایا میں تمام ہندوستان طلب علم وغیرہ کے لئے پہرا لیکن حیدرآباد جانا نہ ہؤا اور نہ کبھی طبیعت چاہی جہان اس مولا کریم کا مجھ پر بے حد احسان ہے یہ بھی احسان ہے کہ جو مجھ جیسے بے تکلّف کو وہان نہ لے گیا ورنہ وہان کے امراء و علماء کو میری سادگی اور بے تکلفی سے رنج پہنچتا اور مجھے بعد التکلیف رہتی۔

مرحوم نظام کی فیاضی و ہمدردی ہر قوم و ملّت کے ساتھ فیاضی و خیرات کا ذکر تھا۔ فرمایا۔ معلوم ہوتا ہے کہ نہایت مخیّر تھے۔

فرمایا۔ مکّہ مدینہ کے لوگوں پر پورا پورا اعتماد نہ کیا جاوے چنانچہ اپنا ایک واقعہ بیان فرمایا کہ مکّہ مین جب میں گیا تو ایک ہم مکتب مین کا رہنے والا ہین اتفاقاً مل گیا پس اُسنے ایسے ایسے آرام دئے اور ایسا ساتھ دیا کہ جو مین سفر مین اس کے بغیر کبھی نہین حاصل کر سکتا تھا۔ لہذا مین جب مدینہ طیبہ جانے لگا تو اسکو کہا کہ میرا یہ سامان اور یہ روپیہ ہے سامان تو امانتاً رکھنا اور البتہ روپیہ ہے اسکو تم تجارۃ مین لگا کر نفع کمانا میں بہت دنوں میں آونگا اگر زندہ رہا اور واپس آیا تو پہر تم میرے آئے بعد اس روپیہ کو اکھٹا کر دینا مین لے لونگا۔ چنانچہ میں روپیہ اور سامان دیکر چلا گیا جب بہت دنون کے بعد واپس آیا تو جب بھی اُسنے مجھے بہت آرام و آسائش سے رکھا پہر چند دنون کے بعد مینے کہا کہ اب مین وطن روانہ ہو جاؤنگا میرا روپیہ اور سامان اکھٹا کر دو کہا بہتر آپ مطمئن رہیں چار روز انتظار کیا لیکن کچھ بھی انتظام نکیا تو پہر اور ایک دفعہ کہا مگر تب بھی کوئی اثر نہ ہؤا بالآخر تیسری دفعہ جب مین تشدّد کیا تو کہا کہ آپ مطمئن رہین وہ آپکا سامان و روپیہ ایک بہت بڑے امیر کے ہان رکھوایا ہون اب مین جا کر لاتا ہون مینے کہا کہ اچھا چلو میں بھی چلتا ہون لہذا مین ساتھ ہو گیا وہ مجھے لئے ہوئے ایک مکان پر گیا۔ جو کہ بہت بڑا عالی شان محل تھا لیکن اس کا دروازہ بند تھا کہا کہ دیکھئے گھر کا دروازہ بند ہے اتنے میں ایک عرب اتفاقاً اُدھر سے نکل آیا اور کہا کہ کیا ہے۔ مینے کہا کہ اتنا بڑا مکان اور دروازہ بند اُس نے کہا کہ مطلب کیا ہے کہو مین نے کہا کہ اس مکان میں ہمارا سامان ہے۔ معاً وہ سمجھ گیا اور کہا کہ مولویصاحب یہ بہت بڑے امیر کا مکان ہے وہ اپنے مہمانوں کو جدہ تک پہنچانے معہ زنانہ کے گئے ہوئے ہیں اسلئے بند ہے۔ وہ کسی کا سامان امانت نہین رکھا کرتے۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ بدمعاش جن کو مین خوب پہچانتا ہون آپ کو دہوکا دیا اور سب مال کھا گیا ہے پھر اسکے بعد اسکو بہت گالی گلوچ دیا اور مجھے کہا کہ مولویصاحب بہتر یہ ہے کہ آپ صبر کرکے چُپ چاپ چلو جاوین یہ نہ دیگا بلکہ دہوکہ مین رکھیگا۔ خیر مین چلا آیا کئی سال کے بعد پھر اتفاقاً ایک وقت ہندوستان مین اسی شخص سے ملاقات ہوئی۔ دیکھا کہ نہایت افلاس مین ہے اور مین اُس زمانہ مین نہایت متموّل تہا مجھسے کہا اب آپ بہت جلیل القدر ہو گئے ہیں اور مین اپنے شامتِ اعمال سے اِن حالوں پہنچا ہون لہذا میرے ساتھ کچھ سلوک کیجئے۔

مراسلات

میں حضرت مسیح موعود پر کس طرح ایمان لایا!

جون ۱۹۰۵ء میں جب ہمارے ہاں پرائمری سکول کھلنا منظور ہوا۔ اور جس کی ابتدا ایک شخص مسمی نیک عالم سکنہ خانپور نے آکر کی۔ میں یہاں کا برانچ پوسٹماسٹر تھا ڈاک خانہ میں اُن کے نام خط تیز آتے۔ اس لئے مجھے اُن سے ملنے کا اتفاق ہوتا۔ یہ صاحب تسخیر قلوب میں کچھ ایسے ماہر تھے کہ چند ہی دنوں میں انہوں نے مجھے اپنا گرویدہ بنا لیا۔ پھر تو بیٹھے بیٹھے اُنہی کے پاس سارا دن گذار دیتا۔ ایک دن ایک بڑا سا پیکٹ اُن کے نام ڈاک سے برآمد ہوا۔ میں لیکر اُن کے پاس گیا۔ کھولا۔ تو اخبار الحکم کے متعدد پرچے پائے۔ جو کسی سلطان احمد نام احمدی المذہب (خدا کی شان یہ صاحب حضرت صاحب کی وفات پر مرتد ہو گئے) اُن کے کلاس فیلو نے راولپنڈی سے اُن کے نام بھیجے تھے۔ اُن مہربان نے اُلٹ پلٹ کر سرسری نظر سے دیکھ کر اخبار رکھ دیئے اور تعلیم کے کام میں لگ گئے۔ اور میں اُن کے مطالعہ میں مشغول ہو گیا۔ انکے مضامین کچھ ایسے دلکش اور میرے مذاق کے موافق تھے کہ چھوڑنے کو دل نہ کرتا تھا۔ آخر منشی صاحب کی اجازت سے میں وہ سب پرچے گھر ہی میں لے آیا۔ اور کئی بار کے بغور مطالعہ سے میں اس نتیجہ پر پہنچا۔ کہ اگر یہ (مسیح موعود) وہی شخص ہے جس کی ایک دُنیا کو عرصہ تیرہ سو سال سے انتظار لگ رہی ہے اور کروڑہا مخلوق الٰہی اس حسرت کو کہ وہ اُس کے مبارک زمانہ کو پائیں۔ قبروں میں لے گئے اور جس کا اُنہیں دعوے ہے تو پھر اس کا انکار سیدھا جہنم میں لے جائے گا۔ اگر اس کا ماننا اور نہ ماننا برابر ہوتا۔ تو اتنی صدیوں سے اس کی انتظار میں لوگوں کا چشم براہ ہونا چہ معنے دارد۔ ہو نہ ہو یہ وہی معلوم دیتا ہے۔ اِس سے پیشتر میں اگر اس سلسلہ کے وجود سے بے خبر نہ تھا۔ تو کم از کم حضرت کی تعلیم سے مطلقاً ناآشنا تھا۔ جب میں نے اِن اخباروں کو پڑھا۔ خصوصاً مرزا صاحب کی وہ تقریر دلپذیر جو "ملفوظات احمدیہ یا کلماتِ طیبات امام الزمان سلمہ الرحمان" کے عنوان کے نیچے الحکم ۱۹۰۵ء کے کئی ایک پرچوں میں مسلسل درج تھی۔ تو مجھے ایک گونہ مقاصد مرزا جی سے بھی واقفیت ہو گئی اسی طرح جب "ثناء اللہ امرتسری کی پردہ دری" کے عنوان کی ذیل میں جو کتاب انجام آتھم کے حوالہ سے ایک لمبی عبارت مباہلہ کے متعلق درج اخبار تھی پڑھتے پڑھتے جب اس موقعہ پر پہنچا۔ جہاں مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ میں "یہ بھی شرط کرتا ہوں کہ میری دُعا کا اثر اس صورت میں سمجھا جاوے کہ جب وہ تمام لوگ جو مباہلہ کے میدان میں بالمقابل آویں۔ ایک سال تک ان بلاؤں میں سے کسی میں گرفتار ہو جائیں۔ **اگر ایک بھی باقی رہا۔ تو میں اپنے تئیں کاذب سمجھوں گا۔ اگرچہ وہ ہزار ہوں یا دو ہزار۔** اور پھر ان کے ہاتھ پر توبہ کرونگا۔ اور اگر میں مر گیا۔ تو ایک خبیث کے مرنے سے دُنیا میں ٹھنڈ اور آرام ہو جائے گا۔" تو ان کی نسبت اعلےٰ درجہ کی حسن ظنی میرے دل میں پیدا ہو گئی اگر تقلید آبائی سدراہ نہ ہوتی۔ تو میں اُسی دم داخل بیعت مرزا ہو جاتا۔ مگر اس میں چند در چند الٰہی حکمتیں تھیں جو بعد میں مجھ پر ظاہر ہوئیں۔ مگر تاہم میرے صدق و راستی کے طلبگار دل کو ان پرجوش الفاظ نے جو یقین سے بھرے ہوئے دل کے سوائے کسی دل سے نکلنے ممکن نہیں۔ اس معاملہ میں غور کرنے کے لئے مجبور کر دیا۔ اگرچہ رسمی طور پر نماز روزہ کا میں شروع ہی سے پابند تھا اور لکھنا پڑھنا بھی کچھ جانتا ہی تھا۔ مگر اصلاً دینیات کی تعلیم سے بالکل کورا تھا۔ اس لئے میں نے اپنے عقل و علم پر کچھ بھروسہ نہ کرکے ملانوں کی طرف رجوع کیا۔ مگر وہ تو مرزا کا نام ہی سُننے سے نیلے پیلے ہو ہو جاتے اور ایسی لاعلمی کی حالت میں اس سلسلہ کے آدمیوں سے ملنا بھی مناسب نہ جانا۔ بالآخر بہت سوچ بچار کے بعد حضرت مرزا صاحب کی خدمت میں ایک عریضہ لکھا۔ کہ اخبار الحکم کے مطالعہ سے میری توجہ آپ کے متعلق تحقیقات کرنے کی طرف مبذول ہوئی ہے۔ مگر لاعلمی سدراہ ہے۔ آپ کو چونکہ ایک بڑا دعوےٰ ہے۔ اگر فی الواقعہ آپ اپنے دعوے میں سچے ہیں۔ تو میں یقین کرتا ہوں۔ کہ آپ کی دُعا خطا نہ جائے گی۔ لہذا نہایت ادب سے گذارش ہے کہ میرے حق میں دُعا فرماویں۔ کہ اللہ تعالےٰ آپ کا صدق مجھ پر ظاہر فرماوے تاکہ آپ کو قبول کرکے سعادت عظمیٰ حاصل کروں۔ اس کا جواب حضرت اقدس کی طرف سے کسی شخص افتخار احمد کی قلم سے لکھا ہوا بدیں مضمون پہنچا۔ کہ آپ کا خط حضرت صاحب کی خدمت میں پہنچا۔ آپ نے دُعا فرمائی۔ تم بھی دُعا کرتے رہو۔ ہفتہ عشرہ دُعائیں کرتے ہوا ہوگا۔ کہ ایک رات رویاء میں دیکھا۔ کہ ڈاک سے میرے نام ایک کارڈ نکلا ہے جس پر جامن رنگ کی سیاہی سے ایڈریس کی جانب خوشخط حروف میں ذیل کا فقرہ لکھا ہوا پایا۔ **"مرزا صاحب آپکو یاد کرتے ہیں۔ راز مخفی رکھیئے۔"** دوسری طرف بھی پنجابی اشعار میں کچھ لکھا ہوا تھا۔ مگر ابھی پڑھنے نہیں پایا تھا۔ کہ فرط انبساط سے آنکھیں کھل گئیں۔ اس خواب کی تعبیر اس وقت جو میری سمجھ میں آئی یہ تھی۔ کہ یاد کرنے کا مطلب عام طور پر طلب ملاقات ہوا کرتا ہے۔ مگر ایسے عظیم الشان شخص کی طلب ملاقات بحیثیت ایک امام کے بلاشبہ اُن کا بیعت کے واسطے بلانا ہے راز مخفی رکھیئے کا ارشاد الٰہی بھی ساتھ ہی تھا۔ مگر جوش انبساط میں اس کا خیال نہ کرکے جن احباب کو اس کارروائی کے مشورہ میں شریک کیا گیا تھا۔ واقعہ خواب اُنکے آگے بیان کر دیا۔ اور بیعت کے لئے مستعدی ظاہر کی۔ اس پر اُنہوں نے مہدی کے متعلق جو غلط روایات زبان زد عوام کالانعام ہیں بیان کرکے مجھے تذبذب میں ڈالدیا۔ اس حالت تذبذب میں جو کئی مہینوں تک رہی مجھے کئی ایک عجیب در عجیب خواب بھی آئے۔ جو فرداً فرداً اظہار صداقت مرزا جی کے لئے کافی تھے مگر اللہ تعالےٰ آپ کی صداقت کو مجھ پر اِس طرح ظاہر کرنا چاہتا تھا۔ کہ آیندہ سخت سے سخت ابتلاؤں میں بھی میرے ایمان میں تزلزل پیدا نہ ہو۔ اِس لئے میں اُن سے پورے طور پر مطمئن نہ ہو سکا۔ اور دُعاؤں میں لگا رہا۔ اگرچہ شیطانی احباب کے ذریعہ میرے دل میں مختلف طریقوں سے وسوسے ڈال رہا تھا۔ مگر میرے دِل میں خوف الٰہی جاگزیں تھا۔ اس لئے جلدی سے انکار کرنا مناسب نہ سمجھا اور نہ ہی غفلت شعاری پسند کی۔ بلکہ دوبارہ حضرت جی کی خدمت میں لکھا کہ آپ کے متعلق میں نے ایک خواب تو دیکھا تھا۔ مگر تسلی خاطر نہیں ہوئی۔ لہذا پھر دُعا فرماویں۔ کہ اللہ تعالےٰ آپ کا صدق اس طرح مجھ پر ظاہر کرے کہ تمام شک وشبہے مٹ جاویں۔ میرے اس خط کا جواب بھی

بطریق سابق یہ دیا گیا۔ کہ حضرت جی نے دُعا فرمائی۔ تم بھی دُعا کرتے رہو۔ اُور راتوں کو اُٹھ کر دعائیں کرو۔ میں حضرت کے ارشاد کے موافق درود و استغفار کے ساتھ دُعاؤں میں لگ گیا۔ تین ہفتہ سے زائد عرصہ نہیں گزرا تھا کہ میری زاری درگاہِ باری میں سُنی گئی۔ چنانچہ عالم خواب میں آسمان سے آواز سُنی۔ "**مرزا صاحب سچے ہیں**" ایک دفعہ نہ دو دفعہ بلکہ پے در پے۔ پھر صرف آسمان سے ہی نہیں۔ بلکہ زمین اور اُس میں کے ذرے ذرے سے دلکش انداز سے بارم بار یہی ندا آئی تھی "مرزا صاحب سچے ہیں" . . . . الخ یہ آواز کچھ ایسی بھلی معلوم ہوتی تھی۔ کہ دل چاہتا تھا۔ ہر دم سُنا کروں۔ مگر آواز کی کثرت اور اُس کی بتدریج بلندی سے اس قدر شور برپا ہُوا۔ کہ میں جاگ اُٹھا۔ جاگنے کے ساتھ ہی تمام شک و شبہے جو احباب کے ورغلانے سے پیدا ہوئے تھے کافور ہوگئے۔ اور مرزا جی کی صداقت میخ آہنی کی طرح دل میں دھس گئی۔ چنانچہ اُسی دن بیعت کے لئے خط لکھ دیا۔ اور تھوڑے عرصے کے بعد قادیان میں پہنچکر حضرت جی کے پیارے ہاتھ میں ہاتھ دیکر بیعت کی اُور مشرف بہ زیارت ہوا۔ الحمد للہ۔ خاکسار سلطان عالم احمدی۔ گوڑیالہ۔ ضلع گجرات

اخبار پرکاش کی غلط بیانی

پرکاش اپنے پرچہ ۶ بھادون سمت ۶۸ کے صفحہ ۶۔ مولوی نورالدین صاحب پیشوائے جماعت احمدی پر بیجا حملہ کرتے ہوئے اُنکی عبارت و الفاظ کو اپنے ذہن کے مطابق غلط سمجھ کر عوام کو دھوکا دیا ہے کہ مولوی صاحب کی رائے میں گوشت خور مردار خور ہیں۔ اور ۱۰۔اگست کے پرچے بدر کا حوالہ دیا ہے۔ افسوس کہ ہندو اخبار پہلے خود حملہ آور ہوتے ہیں۔ اور جب واجبی جواب دیا جاتا ہے۔ تو پھر نالش پر تیار ہو جاتے اور واویلا مچاتے ہیں۔ مولویصاحب کی عبارت مندرجہ بدر مورخہ ۱۰۔ اگست ۱۹۱۱ء جس کا حوالہ دیا گیا ہے نیچے لکھی جاتی ہے تاکہ پبلک کو پرکاش کی خوش فہمی اور علمی لیاقت کے موازنہ کا موقعہ ملے۔ و ہو ہذا۔ کمانے میں تین باتیں نہ ہوں۔ تو وہ کمانا غفلت کا موجب ہے +

(۱) حلال ہو یہ نہ سمجھ لو کہ چوہڑے ہی حرام خور ہوتے ہیں۔ بلکہ جو چوری کا مال کماتا ہے۔ وہ بھی ۔ جو جعلسازی اور دھوکہ سے مال جمع کرتا ہے وہ بھی حرام خور ہے۔ جو کسی دوکان میں مال شراکت رکھتا ہے اور اُس کا کوئی حساب کتاب نہیں۔ وہ بھی حرام خور ہے۔ جو اپنے منصبی فرض کو عمدگی سے ادا نہیں کرتا اور ترقی تنخواہ کے لئے ہوشیار ہے۔ وہ بھی حرام خور ہے۔ غرض جو بالباطل مال کھانے والے ہیں وہ سب حرام خور ہیں۔ اسی ضمن میں اُنہوں نے کہا ہے۔ غرض مسلمانوں کی حالت قابل رحم ہے۔ خوب سُن لو کہ مردار خور اس بات کے علم سے بالکل ناواقف رہتے ہیں۔ یورپ کی قوموں کو بھی دیکھ لو۔ کہ اس بات کے باریک مسائل میں کچھ فہم نہیں ایک انسان کو خدا کا بیٹا سمجھ لیا ہے +

یہ عبارت کہیں ظاہر نہیں کرتی کہ گوشت خور کو حرام خور کہا ہے۔ پرکاش نے جو یہ عبارت لکھی ہے کہ ایک گوشت خور چاہے کوئی الفاظ استعمال کرے لیکن درحقیقت گوشت خوری اور مردار خوری میں کوئی فرق نہیں۔ اور آخیر میں ان کی ہتک کی ہے اور لکھا ہے کہ مولوی صاحب جہاں خود مردار خوری کو ترک کرینگے وہاں اپنے پیروؤں کو بھی ایسا کرنے کی ہدایت کرینگے۔ اب جب احمدی جماعت کے لوگ یا مسلمان اس کا جواب دینگے تو تمام ہندو نعل بر آتش ہو کر گالیاں دینا شروع کرینگے۔ مولویصاحب کا صرف یہ مطلب تھا کہ انسان کو روزی حلال کھانی چاہیئے۔ اور وہ روزی حلال نہیں ہے جو کہ دغا و فریب یا بے ایمانی سے حاصل کیجاوے۔ اس قسم کی روزی حاصل کردہ میں اور مردار میں کچھ فرق نہیں ہے۔ اور ایسی روزی کے کھانے والے چوہڑوں کے برابر ہیں حرام خوری میں۔ ہم پرکاش سے دریافت کرتے ہیں کہ مولوی صاحب نے کہاں لکھا ہے کہ گوشت خور مردار خور ہیں۔ اور مولوی صاحب گوشت خوری کو ترک کر دینگے۔ پرکاش کو چاہیئے کہ وہ لغت کی کتاب جس سے اُس نے مردار خور سے گوشت خور معنے لئے ہیں پیش کرے۔ ورنہ اپنی بے جا حرکت پر پشیمان ہو کر تردید چھاپے اور اپنی غلطی کا اقرار کرے +

(ایک غیر احمدی)

ردّ تناسخ

جب انسان کو سزا دیجاتی ہے۔ تو [illegible]ری عادتوں سے جو اس میں ہیں۔ افاقہ ہو جاوے۔ اور پھر وہ ترقی کر کے عمدہ عادات اختیار کرتا ہے۔ کیونکہ اس میں ترقی اور تنزل کا مادہ ہے۔ انسان کی اوّل حالت اور موجودہ حالت خود اس امر کی شاہد ہے کہ وہ ترقی کر سکتا ہے۔ اہلِ ہنود کہتے ہیں۔ کہ انسانی رُوح بہ سبب اعمال جونوں میں جاتی ہے . . . . اگر یہ سچ ہے۔ تو حیوانی جونوں میں بھی ترقی ہونی چاہیئے۔ تا یہ اس بات کا ثبوت ہو۔ کہ حیوانات بھی عمدہ اور بدعادات وغیرہ رکھتے ہیں۔ اور یہ کہ وہ بدعادت کو چھوڑ کر عمدہ اختیار کر سکتے ہیں۔ تاکہ کسی اعلےٰ جون میں جانے کے مستحق ہو سکیں مگر ان کی عادات ہمیشہ ہمیشہ ایک ہی روش پر رہتی ہیں۔ ایک ابابیل کا گھونسلا جس طرح حضرت نوح کی کشتی کی کڑیوں میں تھا۔ اسی طرح کا آج بھی وہ بناتی ہے۔ اس کے کھانے میں ترقی نہیں ہوئی۔ بولی نہیں بدلی۔ تو عقل سلیم کس طرح یقین کر سکے کہ حیوانات وغیرہ انسان ہیں جو جون پلٹ کر سزا بھوگ رہے ہیں۔ کیا کوئی ہے جو اس معمہ کو حل کر دے گا +

(خاکسار سید محمد فتح علی شاہ احمدی خوشاب)

رعایتی قیمت کتب

(برائے افریقہ فقط)

نام کتاب	اصلی	رعایتی
براہین احمدیہ بے جلد ہر چہار حصہ	۵	۴/۱۲
دُرِّ ثمین اردو بے جلد ..	۳/	۲/۰
دُرِّ ثمین فارسی "	۵/	۴/
فتاوے احمدیہ ہر سہ جلد مکمل۔ حضرت اقدس نے اپنی زندگی میں جن مسائل پر فتوے دیئے تھے وہ تمام یکجا جمع کئے گئے ہیں	۱۲	۱۰
درِّ ثمین اردو مجلد ..	۴/	۳/۰
درِّ ثمین فارسی مجلد ..	۶/	۴/
درِّ ثمین اردو فارسی مکمل مجلد	۹/	۸/
مضمون بر غلامی مصنفہ مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے +	۸/	۳/
مضمون بر عصمت انبیاء مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے +	۱۰/	۷/

ہندوستان سے باہر رہنے والے دوستوں کیواسطے یہ رعایت اخیر فروری تک رہیگی۔ لیکن ان کی طرف سے پوری قیمت بمعہ محصول ڈاک آرڈر کے ساتھ آنی چاہیئے + بدر ایجنسی۔ قادیان

منطق الطیر

قرآن شریف میں منطق الطیر کا لفظ آتا ہے۔ تو نادان اور کوتاہ نگاہ نیچری گھبرا اٹھتا ہے۔ مگر اس علم کے اہل بصیرت جانتے ہیں کہ پرندبھی آپس میں اظہار خیالات کے واسطے ایک طاقتِ نطق رکھتے ہیں۔ کشمیری میگزین میں ایک پُر درد مضمون نواب احمد یار خان نے چھپوایا ہے جسکی سرخی ہے "دو مہجور طائروں کا وصال"۔ ہم اس مضمون کو ناظرین کی دلچسپی کے واسطے درج اخبار کرتے ہیں۔ نیچری کا لفظ آج کل علیگڈہ اسکول کے طلباء کے ساتھ ہم معنی ہو رہا ہے۔ اِس واسطے ہم اس لفظ کو استعمال کرتے ہوئے اس بات کا اظہار ضروری جانتے ہیں۔ کہ ہماری مراد نیچری سے وہ لوگ ہیں۔ جو کسی ایسے امر کے جو اِن کی سمجھ سے بالاتر ہو۔ صرف اس واسطے منکر ہو جاتے ہیں۔ کہ الٰہی حکمت دیکھی ہے ... وہ بات قانون نیچر ... ہے۔ ایسے لوگ کوتاہ نگاہ ہیں اور نادانی سے اپنی نگاہ پر حقیقت سے زیادہ اعتبار کرتے ہیں :-

سنہ ۱۸۶۹ء کے قریب مدرسہ کی تعلیم کے بعد میں معظم آباد تحصیل و ضلع سیالکوٹ میں پٹواری مقرر ہوا یہ علاقہ نشیب ورچھنب کا ہے۔ جہاں شالی فصل کثرت سے پیدا ہوتی ہے۔ اور موسم سرما میں اس علاقہ میں جانور ایک مرغابی۔ کونج۔ اس کثرت سے آتے ہیں کہ انکی چیخ و پکار سے ایک عجیب قسم کا سمان رہتا ہے لوگ کثرت سے دام بچھاکر ان جانوروں کا شکار کرتے اور شب و روز اُن کو کھاتے رہتے ہیں۔ میرے جانے سے قریب دو سال پہلے کا ذکر ہے کہ ایک نووارد فقیر سائیں کیسر شاہ نام نے ایک چھنب کے کنارہ پر ایک تکیہ تعمیر کیا۔ جس میں ایک کنواں بناکر مختصر سا باغیچہ بھی بنایا۔ اور سایہ دار درخت لگائے۔ یہ تکیہ ایسے موقعہ پر ہے۔ جس کے چاروں طرف چھ سات گاؤں ایک ایک میل کے فاصلہ پر آباد ہیں۔ ان دنوں پلٹن چھاونی سیالکوٹ کے چند فوجی سپاہی شکار کے لئے اس طرف آنکلے۔ ایک دن کا واقعہ ہے۔ کہ کونجوں کی ایک ڈار آرہی تھی۔ کہ ایک سپاہی سینہ پر بندوق رکھ کر لیٹ گیا۔ اور جب وہ ڈار اپنے درد آمیز آواز سے پرواز کرتی ہوئی اس کے سینہ کے مقابل آئی۔ تو اس بیدرد نے بندوق داغدی۔ جس کے صدمہ سے ایک کونج زخمی ہوکر ڈار سے علیحدہ ہوگئی۔ اور اضطراب میں اس قدر پیچھے پلٹ گئی۔ کہ قریباً ایک میل کے فاصلہ پر چراگاہ میں بیدم ہوکر گر پڑی۔ گوال یعنی چرواہے لڑکوں نے اس کو پکڑ لیا اور سائیں کیسر شاہ کی خدمت میں لے آئے۔ بے زبان جانور کا ایک پر ٹوٹ گیا تھا۔ سائیں صاحب نے اس کو تکیہ کے صحن میں چھوڑ دیا۔ جہاں وہ دن بھر پھرتی رہتی تھی سائیں جی نے اس کی رات کی حفاظت کے واسطے بھی ایک چھوٹا سا خانہ ہوادار بنادیا تھا۔ اور بڑی محبت سے اُس کی پرورش کرتے تھے۔ اسی طرح سال گذر گیا۔ اور وہی موسم برفانی مقیمان وطن کو جلاوطن اور بیچارے پہاڑی جانوروں کو آشیانوں سے بے خانماں کرنے والا آگیا۔ ایک قواعد دان فوج کی طرح آبی و صحرائی جانوروں کی خوبصورت قطاریں جدہر جاتی تھیں۔ ایک دم جاتی تھیں۔ اور جدھر مڑتی تھیں۔ ایک دم مڑتی تھیں۔ ایک عجیب ادا سے ... و صفائی کے ساتھ مڑتی تھیں۔ پرواز کے ساتھ دلکش آواز کیا تھی مہجور مسافروں کو وطن مالوفہ کی یاد کے علاوہ تکالیف غربت کی فریاد کا طریق بھی سکھاتی تھی۔ وہ پرشکستہ و دلخستہ کونج سائیں صاحب کی آغوش شفقت میں ظالم صیاد کی پر ہیبت نگاہوں سے گو بچی ہوئی تھی۔ اور اپنی قابل افسوس زندگی خوشی و آرام سے بسر کر رہی تھی۔ لیکن جب رُت بدلی اور جانور بمجبوری مسافرت کے لئے اپنے آشیانوں سے بیگانہ ہو کر باہر نکلے۔ اور قطار در قطار آسمان اور زمین کے درمیان خوشی و مسرت سے چکر لگانے لگے۔ تو وہ حسرت خیز سین بیان نہیں ہوسکتا۔ جو ہم جنسوں کی اس آمد اور حسرت پرواز کی اس ہوس میں اس کی زبان بے زبانی سے ظاہر ہو رہا تھا۔ وہ کونج اپنے ساتھیوں کی پرواز دیکھتی۔ مگر خاموشی سے اور پرواز کی آواز سنتی مگر صبر کے ساتھ یہ خاموشی و صبر کی دردناک کیفیت کئی دن تک جاری رہی آخر جب صبر و ضبط کا پیالہ چھلک گیا۔ اور دامان تحمل دست استقلال سے چھوٹ گیا۔ تو ایک دن اُس نے کونجوں کی ایک ڈار سے جو اس کے سر پر سے گذر رہی تھی۔ ایک دردناک آواز سُنکر خود بھی صدا دی۔ وہ صدا کیا تھی ہم اُسکے مطلب و معنے سے مطلق نا آشنا ہیں۔ لیکن اس بے معنی صدا کا جو نتیجہ نکلا۔ اس کو مولانا روم کی زبان میں اس طرح ادا کیا جاسکتا ہے ؎

ہر کسے کو دور ماند از اصل خویش ؎ باز جوید روزگار وصل خویش

پرشکستہ کونج مصیبت زدہ کونج کی آواز میں خدا جانے کس بلا کا اثر تھا۔ اور کس قدر سحر انگیز طاقت تھی کہ آواز درد بھری آواز صدا و لرزش صدا کے ساتھ ہی اس کی ہم جنس قطار سے جو شور و غل بلند ہوا اُس کو بیسویں صدی کے مسلم الثبوت شاعر مرزا داغ نے اپنی پیاری زبان میں اس طرح ظاہر کیا۔ ؎

کمبخت وہی داغ نہ ہو دیکھو تو کوئی ؎ بے چین کئے دیتی ہے فریاد کسی کی

یہ صدا جب اس ڈار کی ایک کونج کے پردۂ گوش تک پہنچی تو وہ فوراً قطار سے علیحدہ ہوکر اس بچھڑے ہوئے ساتھی کی طرف آئی۔ جس کا بال بال کہہ رہا تھا ع بلبل ہوں صحن باغ سے دور اور شکستہ پر۔ پرشکستہ کونج نے اپنے ہمدرد ساتھی کی گردن پر کچھ اس انداز سے اپنی گردن رکھی جس سے سراسر شکوہ مراد تھا۔ بقول مولانا روم ؎ از جدائی باز میرانی سخن ؎ ہر چہ خواہی کن ولیکن ایں مکن ؎ یعنی جو کچھ تو چاہے کر مگر آیندہ جدائی کا تذکرہ زبان پر نہ لا۔ سائیں جی یہ عبرت انگیز نظارہ دیکھ رہے ہیں۔ ایک ساعت سے زیادہ عرصہ اُن دونوں جانوروں کو گردنیں ملائے ہوچکا ہے۔ مگر لا جنبش نہ پرواز ہے نہ آواز ہے تو کیا ہے ؎ بولتی تصویر ہے شہر خموشاں کی ہر اک ؎ اس طرح چپ سنتے ہیں سب ساکنان کوئے دوست۔ آخر سائیں جی انتظار کے بعد خود اُٹھے۔ جب نزدیک گئے تو قدم آہستہ آہستہ اُٹھایا۔ تاکہ وہ صاحب پرواز جانور پاؤں کی آہٹ سے اُڑ نہ جائے۔ لیکن جب پاس جاکر ہاتھ لگایا۔ تو دیکھا کہ سوز و گداز کے اُن دونوں پتلوں کے رُوح قفس عنصری سے پرواز کر چکے تھے +

منقولات

جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اور شمس العلماء مولوی عبد الحکیم صاحب

مخدومی حضرت خواجہ کمال الدین صاحب کا مضمون جو انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کے حکم سے لکھ کر پیسہ اخبار میں چھپوایا ہے۔ اخبار مذکور سے نقل کیا جاتا ہے +

(ایڈیٹر)

جناب ایڈیٹر صاحب پیسہ اخبار مسیح موعود جناب مرزا صاحب کے متعلق شمس العلما مولوی عبد الحکیم صاحب کے جو استفسارات روزانہ پیسہ اخبار میں درج ہوئے ہیں۔ ان کی نسبت میں اوّل یہ عرض کرنا چاہتا ہوں +

پندرہ سال سے اوپر ہؤا جب شمس العلما مولوی عبد الحکیم صاحب کلانوری نے مرشدنا حضرت مرزا صاحب قدس اللہ سرہ کے متعلق ایک کتاب لکھنے کا ارادہ ہم پر ظاہر فرمایا تھا مگر اُس دن سے آجتک بجز تکرار اظہار ارادہ مولوی صاحب نے ہم کو اپنے جوہر لیاقت سے متفید ہونے کا کوئی موقعہ نہیں دیا۔ اگرچہ اس اثناء میں مولوی صاحب شمس العلماء بھی ہو گئے لیکن جہاں تک ہمیں علم ہے اس شمس کی شعاعیں اورنیٹل کالج کی دیواروں ہی پر محدود رہیں معلوم نہیں مولوی صاحب نے باوجود اس تبحر علمی کے جس کا وہ ادعا رکھتے ہیں۔ آجتک کیوں کوئی مذہبی اور دینی خدمت انجام دینے کی قابلیت ظاہر نہ کی۔ ہمیں آپ کی کوئی ایسی تصنیف معلوم نہیں لیکن ۸ جنوری کے پیسہ اخبار میں آپ کی چند سطروں نے ہمیں آپ کی مذہبی معلومات کے متعلق کچھ متامل سا کر دیا ہے۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ اورنیٹل کالج کی درسی کتب کے سنگلاخ میدان نے آپ کے اشہب قلم کو کچھ کند سا کر دیا ہے۔ اور آپ کے لئے موقعہ نہیں چھوڑا۔ کہ آپ آثار۔ حدیث۔ اور سلف صالحین کی تصانیف سے مزاولت رکھیں۔ آپ استفسار فرماتے ہیں کہ حضرت مرزا صاحب کی حیثیت کیا ہے۔ آیا وہ مسیح موعود ہیں یا نبی ہیں۔ اور اس مدعی الہام کے الہامات کو ہم کس حیثیت سے دیکھتے ہیں۔ اور جناب مرزا صاحب کی تصانیف کو ہم کیا رتبہ [illegible] ہیں۔

ایک شمس العلماء اور یہ استفسار! اور یہ معلومات! العجب ثم العجب!!! اگر جناب مرزا صاحب کا کوئی دعوےٰ نرالا ہوتا جسکی بنا حدیث نبوی نہ ہوتی۔ اگر مسلمان کسی آنیوالے نبی کے منتظر نہ ہوتے اور اس آنے والے مسیح کی حیثیت کے متعلق ان کا کوئی خاص عقیدہ بربنا اقوال نبوی نہوتا۔ اگر اس امت میں حضرت مرزا صاحب سے پہلے کوئی صاحب الہام نہوتے اور وہ صاحب تصنیف بھی نہوتے۔ تو پھر مولوی صاحب کو ان استفسارات کا حق تھا۔ وِالّا یا تو مولوی صاحب کو مذہبی واقفیت نہیں یا آپنے اپنے زعم میں ایک منطقی اشکال ہمارے سامنے رکھدی ہے۔ جو در اصل بالکل ہیچ اور بے حقیقت ہے اور کوئی اشکال اپنے اندر نہیں رکھتی۔ جناب مرزا صاحب اپنے دعوے کی رو سے وہی مسیح موعود اپنے آپ کو ظاہر کرتے ہیں۔ جس کا ذکر امام بخاری نے اپنی کتاب میں کیا ہے۔ اور جس کے مُسلمان منتظر ہیں اور مولوی عبد الحکیم صاحب کے ان سوالات سے مجھے شک سا پڑ گیا ہے۔ کہ وہ خود بھی کسی ایسے آنے والے پر ایمان رکھتے ہیں یا نہیں۔ اس لئے پیشتر ازیں کہ میں مولوی صاحب کے استفسارات کا جواب دوں + میں آپ سے مفصلہ ذیل سوال پوچھتا ہوں۔

(۱) کیا آپ ان حدیثوں پر ایمان رکھتے ہیں جن میں امت کے ایک امام مسیح نام کے آنے کا وعدہ ہے؟

(۲) کیا وہ نبی اللہ ہوگا؟

(۳) بخاری کی حدیث میں جو آنے والے مسیح کو نبی اللہ کہا گیا ہے اس کے کیا معنے ہیں۔ اگر وہ نبی اللہ ہے تو اس حدیث کی آپ لا نبی بعدی سے کس طرح تطبیق کرتے ہیں۔

(۴) اگر وہ آنے والا بالفاظ نبوی۔ نبی اللہ ہے۔ تو خاتم النبیین سے کیا مُراد ہے؟

باقی رہا حضرت مرزا صاحب کے الہامات اور اُنکی تصانیف۔ اس کے متعلق میں آپ سے دریافت کرتا ہوں کہ جناب مرزا صاحب سے پہلے کوئی آجتک امت مرحومہ میں صاحب الہام پیدا ہؤا ہے یا نہیں۔ کسی بزرگ نے اپنی ذات سے علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل کا وعدہ پورا کیا ہے یا نہیں۔ یہ تو میں مانتا ہوں کہ آپ اُن علماء ربانی میں سے نہیں۔ لیکن کیا حضرت محبوب سبحانی حضرت شیخ المشائخ حضرت سید عبد القادر گیلانی علیہ السلام حضرت شیخ الاکبر حضرت محی [illegible] علیہ السلام۔ حضرت قبلہ مجدد الف ثانی احمد سرہندی علیہ السلام حضرت قبلہ شاہ ولی احمد صاحب علیہ السلام سلطان الہند حضرت قبلہ معین الدین صاحب چشتی علیہ السلام اور کئی ایک اور اکابر اسلام علیہم السلام خدا تعالےٰ کے مکالمہ سے مشرف ہوئے ہیں۔ وہ عالی حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کی طرح صاحب تصنیف بھی ہیں۔ ان کی تصانیف میں انکے الہامات بھی درج ہیں۔ وہ ان تصانیف میں اپنے الہام دُنیا کو سُناتے ہیں۔ زبردست پیشگوئیاں بھی کرتے ہیں۔ جو ان کی تصانیف کی اشاعت سے بہت دیر بعد پُوری بھی ہوئی ہیں۔ ممکن ہے آپ کی نگاہ سے ایسی تصانیف نہ گزری ہوں لیکن اگر آپ چاہیں تو ہم آپ کو ان تصانیف کا پتہ بتا دیتے ہیں۔ مثلاً فتوحات مکیہ۔ فصوص الحکم۔ فتوح الغیب وغیرہ وغیرہ اب آپ فرماویں +

(۱) شیخ اکبر محی الدین ابن عربی۔ شیخ عبد القادر گیلانی حضرت مجدد الف ثانی وغیرہ کے الہامات اور تصانیف کو آپ کیا حیثیت دیتے ہیں؟

(۲) ان بزرگوں کی آپ کے نزدیک کیا حیثیت ہے شمس العلماء عبد الحکیم یاد رکھیں۔ کہ میں نے یہ سوالات تحریر کر کے ان کی بلا ان کے گلے نہیں ڈالی۔ بلکہ انکے سوالات کے جواب میں ایک مستقل رسالہ لکھ کر ان کی خدمت میں بھیجا جاوے گا۔ لیکن میں سر دست ان کو دکھلانا چاہتا ہوں کہ انہوں نے یہ سوالات لکھ کر اپنی فضیلت کا کوئی چنداں ثبوت نہیں دیا۔ بلکہ یہ تو بہت سطحی باتیں ہیں۔ اور جو منطقی اشکال وہ بزعم خود ہمارے لئے طیار کر رہے ہیں۔ وہی مصیبت انکے راستے میں ہے۔ بشرطیکہ وہ کسی آنے والے مسیح پر ایمان رکھتے ہوں۔ اور جن اکابران اسلام کا میں نے اوپر ذکر کیا ہے۔ انہوں نے جو کچھ اپنے متعلق اپنی تصنیف میں لکھا ہے ان پر مولوی صاحب کو ایمان ہو؟

شمس العلماء عبد الحکیم کے سوالات کا جواب دینے سے پہلے ضروری تھا کہ ہمیں اس بات کا علم ہو جاوے۔ کہ آیا وہ کسی آنے والے مسیح پر ایمان رکھتے ہیں یا نہیں اور ان کا عقیدہ ہمارے اکابران اسلام کے متعلق کیا ہے۔ اگر وہ اس بات کا عقیدہ رکھتے ہیں۔ کہ کوئی مسیح آئے گا۔ اور مندرجہ بالا اکابران اسلام کے دعاوی متعلق الہام صحیح اور درست ہیں تو ہمیں جواب دینے میں ایک راہ اختیار کرنی ہوگی۔ اور اگر وہ آنے والے موعود سے بالکل ہی منکر ہیں اور اس طرح دیگر اکابر اسلام سے الگ عقیدہ رکھتے ہیں۔ پھر ہم دوسری

راہ اختیار کریں گے۔ ایک دہریہ کے مقابل وہ ہتھیار کام نہیں آتے جو ایک خدا پرست غیر مسلم کے مقابل کسی کو استعمال کرنے پڑتے ہیں۔ ایسا ہی ایک عیسائی کے مقابل ہم وہ دلائل نہیں استعمال کرینگے جو ہمیں آریہ کے مقابل برتنے پڑینگے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ میں نے مولوی صاحب کے مستفسرہ امور کے جواب دینے سے پہلے یہ دریافت کر لینا ضروری سمجھا ہے۔ کہ آپ پہلے اپنی حیثیت اور عقیدہ سے ہمیں اطلاع دیں۔ اگر بعض امور میں ہمارے آپ کے مسلمات ایک ہوں تو پھر بہت حد تک معاملہ صاف ہو جاوے گا۔ میں ان سوالات کے جواب پر مولانا عبدالحکیم کلانوری مدرسہ دارہ نادرہ سابق ایڈیٹر واحسنی کادیانی کے استفسار کا جواب مفصل دونگا ؛

احمدیہ بلڈنگس خواجہ کمال الدین وکیل (بحکم حضرت
۱۷ جنوری ۱۹۱۲ء خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نورالدین صاحب)

مرزا صاحب قادیانی کے الہام پر ایک منصفانہ نظر

جناب ایڈیٹر صاحب پیسہ اخبار روزانہ تسلیم۔ پیسہ اخبار روزانہ مطبوعہ ۶ جنوری ۱۹۱۲ء میری نظر سے گذرا۔ اور مرزا صاحب کی پیشگوئی کے متعلق ایک مضمون اس میں دیکھا۔ اگرچہ میں نہ مرزائی کی جماعت میں سے ہوں نہ ان جیسا میرا عقیدہ ہے نہ انکے الہامات کا مصدق۔ لیکن پھر بھی اس خاص الہام کی بابت نہ میں لایق نامہ نگار صاحب کی مخالفت کا مخالف ہوں۔ انصافاً ضرور یہ معلوم ہوتا ہے کہ اگر پیشینگوئی کی گئی ہے۔ تو اپنے وقت پر پوری ہوئی۔ کیونکہ اس مضمون کے دیکھنے سے قبل مجھ کو اس پشگوئی کے متعلق یا مرزا صاحب کی کسی اور پشینگوئی کی بابت قطعی واقفیت نہ تھی۔ کسی مسلمان سے اس سوال کو دیکھ کر سخت حیرت ہوتی ہے۔ کہ "الہامات کیوں ایسے مبہم ہوتے ہیں۔ خداوند کریم عالم الغیب ہے۔ الہام صاف لفظوں میں اچھا ہوتا" ارے جناب قرآن شریف و احادیث صحیحہ میں تو بکثرت ایسی پیشگوئیاں موجود ہیں مثلاً قیامت کے متعلق نزول حضرت عیسیٰ علیہ السلام و فتنہ دجال وغیرہ وغیرہ اور بہت سی۔ تو کیا یہ سب صاف وعیاں ومشرح ومفصل ہیں؟ اگر ہیں تو پھر اختلاف کیسا (تقسیم بنگالہ منسوخ ہوگی الخ) یہ اعتراض تو بہت دور پہنچتا ہے۔ اور گویا خود اپنے ہی اوپر وارد ہوتا ہے فافہم

مراسلہ نویس صاحب کا یہ خیال کہ ترمیم و تنسیخ بنگال سے اہل بنگال کی دلجوئی قطعاً نہیں ہوئی۔ بلکہ ان کی اور دلشکنی کی گئی ہے سو اس کے متعلق شاید مراسلہ نویس صاحب نے بابو سریندر ناتھ صاحب بنرجی کی تقریر پر جو انہوں نے انڈین نیشنل کانگرس منعقدہ کلکتہ کے چھبیسویں اجلاس میں سنائی تھی۔ غور نہیں فرمایا۔ اور نہ بابو بپن چندر پال جیسے انتہا پسند اشخاص کے خیال سے واقفیت حاصل کی۔ اخبار بین حضرات سے اہل الرائے بنگال کے خیالات پوشیدہ نہیں۔ کانگرس کا پہلا رزولیوشن تنسیخ کے شکریہ کا ہے اور اس میں دلجوئی وملاپ مسلم ہے۔ غرضیکہ اکثر اہل بنگال اس کے قایل ہیں۔ کہ تقسیم بنگال سے جو زخم لگا تھا وہ تنسیخ سے مندمل ہو گیا۔ زیادہ سے زیادہ قابل مضمون نگار صاحب یہ ثابت کر سکینگے کہ تبادلہ دارالسلطنت دہلی سے اہل بنگال خوش نہیں۔ اس کو ہم بھی تسلیم کئے لیتے ہیں لیکن پھر بھی پیشینگوئی پوری ہو گئی۔ اس لئے۔ کہ پیشینگوئی میں صرف یہی تو ہے۔ کہ اب ان لوگوں کی دلجوئی کی جائیگی۔ چنانچہ ترمیم و تنسیخ سے ظہور میں آگئی اب رہا تبادلہ سے ناخوش ہونا۔ ہوا کرے۔ پیشینگوئی میں بھی تو یہ نہیں کہ آیندہ ناخوش نہ کئے جاوینگے یا ہمیشہ خوش رکھے جاوینگے۔ ان امورات میں پیشینگوئی ساکت ہے کچھ ہوا کرے۔ پیشینگوئی کا مطلب صرف اہل بنگال کی دلجوئی کی جانی ہے۔ جو کہ لایق مراسلہ نویس صاحب کے خود مضمون سے مسلم ہے۔ ملاحظہ ہو (۲) قول بنگالی وکیل۔ بنگالیوں کے ایک پھوڑا تھا کہ جس کو اچھا کر دیا گیا (۳) کٹی ہوئی طرف جوڑ دی گئی۔ دلجوئی نہیں کی گئی تو اور کیا ہے۔ پھر کچھ ہوا کرے۔ اس خاص الہام کی بابت تو میری سمجھ میں یہی آتا ہے ؛

(راقم حکیم سید شبر علی از نجیب آباد)

کیا سچ مچ گورو کل کا یہی حال ہے؟

ذیل میں پنڈت آتما رام جی ویدی کا بیان درج کیا جاتا ہے۔ جو آپ نے اخبار اندر میں درج کروایا ہے۔ جس سے پتہ لگتا ہے کہ گورو کل میں تعلیم پاکر کیسے رشی۔ مہرشی پیدا ہونگے ؛

" میں آتمارام ویدی ولد بھگو[illegible] ساکن بہبیال ضلع انبالہ سابق سب ڈویژنل آفیسر آپکے حضور میں عرض پرداز ہوں۔ کہ میں نے کیول آپ کے پریم سے پریرت ہو کر آریہ سماج کی سیوا اور وید دھرم کی انتی کے لئے اپنے چار لڑکے مسمیان برہمچاری چرنجیو شوبت کیتو چرنجیو ویدویاس۔ چرنجیو ستیہ یگیہ اور چرنجیو یاگر ملک اس وقت گورو کل کے ارپن کئے تھے۔ جبکہ سادہارن آدمی گورو کل میں اپنی سنتان کو بھیجنے کے لئے تیار نہیں تھے اور جبکہ گورو کل میں لڑکوں کو بھیجنا ان کو دیدہ دانستہ اندھے کنوئیں میں گرانا تصور کیا جاتا تھا۔ پرنتو ہے بھگوان! آپکے پریم نے درحقیقت اس قدر متوالا کر رکھا تھا۔ کہ میں نے اپنے بچوں کو اپنے خاندان کی تمام مخالفت برداشت کرتے ہوئے بھی گورو کل میں بھیجدیا ہے بھگوان! میرے خاندان نے میری اس کام میں اس لئے مخالفت کی تھی۔ کہ میں کوٹر برہمن ہوں۔ اور برہمنوں کے دستور کے مطابق میرے بچوں کی سگائی اور ٹلنی ہو چکی تھی۔ چونکہ گورو کل میں بھیجنے کے لئے یہ ضروری تھا۔ کہ ان کی سگائی توڑی جاتی۔ اس لئے میں نے ان کی سگائی تک بھی توڑ ڈالی۔ حالانکہ کئی آریہ سماجیوں نے مجھے اس وقت کہا بھی تھا کہ سگائی توڑنے کی ضرورت نہیں ہے۔ جب برہمچاری گورو کل سے ودیا سماپت کر کے آئینگے۔ تب ان ہی لڑکیوں سے ان کی شادی ہو سکتی ہے۔ جیسا کہ خود لڑکیوں کے والدین بھی سوبکار کرتے ہیں۔ پرنتو ہے بھگوان! میں نے اس قسم کی ڈبل کارروائی سے نفرت کھاتے ہوئے سگائی تک توڑ ڈالی اور نہ صرف اپنے خاندان کو بلکہ اپنی تمام قوم کے ایک حصے کو اپنا دشمن بنا لیا۔ اس سے بھی بڑھ کر یہ لڑکے اس وقت گورنمنٹ سکول کی چوتھی جماعت میں تعلیم پاتے تھے۔ میں نے بھی وہاں سے ان کو ہٹا کر گورو کل کے ارپن کر دیا۔ پرنتو ہے بھگوان! آج گیارہ سال کے بعد ان کی جو حالت گورو کل میں رہکر ہوئی ہے وہ اس قدر قابل رحم اور دردناک ہے کہ جس سے دیکھ کر میں ہنوز بھی سر پیٹ رہا ہوں اور دیکھ رہا ہوں۔ کہ یہ سب بچوں کا ناش ہو گیا۔ اور وہ دین و دنیا میں کسی کام کے نہ رہے۔ چنانچہ میرے برہمچاری ستیہ یگیہ کی عمر اس وقت تقریباً بائیس ۲۲ برس کی ہو گئی ہے۔ مگر وہ دس گیارہ سال تک گورو کل میں رہکر جو کچھ بنا ہے۔ اس کی تفصیل یہ ہے۔ کہ اس کی صحت بالکل خراب ہو چکی ہے اور وہ ایک ٹوٹی ہوئی صحت کے ساتھ گھر آیا ہے۔ اس کی تعلیم کا یہ حال ہے کہ وہ گورو کل [illegible] تعلیم پانے کے باوجود اس وقت وہ

چوتھی پرائمری کی کلاس میں بھی داخل ہونے کے لائق نہیں ہے۔ حالانکہ آج سے دس سال پیشتر وہ اسی جماعت سے گورو کل میں بھیجا گیا تھا۔ اور اس کے ساتھ کے لڑکے آج بی اے تک پاس کر چکے ہیں۔ لطف کی بات یہ ہے کہ آج سے دس سال پہلے جو اُردو فارسی سیکھا تھا وہ تو اسے اس وقت تک یاد ہے مگر گورو کل کی سنسکرت نیل دھارا میں ہی چھوڑ آیا ہے۔ صحت کے علاوہ اس کو بات چیت کرنے کا بھی سلیقہ نہیں ہے۔ نہ ہی وہ بازار سے کوئی معمولی سودا لا سکتا ہے۔ نہ ہی وہ سندھیاہوں میں شامل ہوتا ہے۔ حالانکہ میرے گھر میں روز ہی ہون ہوتا ہے۔ مگر وہ باوجود تاکید کئے جانے کے بھی اس میں شامل نہیں ہوتا اور معمولی معمولی باتوں میں شرماتا ہے۔ یہی حالت برہمچاری وید دیاس کی ہے۔ اس کی صحت ستنیہ نگیہ کی نسبت زیادہ خراب ہے۔ اور وہ بھی اتنی لمبے عرصے کے بعد گورو کل سے واپس گھر آگیا ہے اور گھر اور گھاٹ دونوں طرف سے مارا گیا ہے۔ مَیں حیران ہو کہ اس کو اتنی بڑی عمر میں کہاں بھیجوں اور اس کا کیا بناؤں۔ میرے برہمچاری شویت کیتو کی گورو کل میں جو حالت ہو رہی ہے اس سے نتیجہ نکلتا ہے۔ کہ اس کی قسمت میں بھی اپنے دوسرے بھائیوں کا سا ہی فیصلہ ہوگا۔ کیونکہ اس کے بارے میں گورنر گورو کل کی طرف سے مجھے خط آچکا ہے۔ کہ اس کو بھی گورو کل کی کلاس سے علیحدہ کر دیا جائے گا۔ اور ایک زبانی پیغام کے ذریعہ مجھے بتایا گیا ہے کہ برہمچاری یاگیہ دگیہ بھی شویت کیتو کے ساتھ ہی واپس گھر آجائے گا۔ گویا اس طرح سے میرے تمام لڑکوں کا فیصلہ ہو گیا۔ یہ دونوں برہمچاری بھی عمر میں بائیس برس کے لگ بھگ ہو چکے ہیں۔ ہے بھگوان! یہ درد شا تو میری سنتان کی گورو کل میں رہ کر ہوئی۔ میں نے نوان کو گورو کل میں آپ کے مشن کی پورتی کے لئے بھیجا تھا پرنتو آپ کے مشن کی پورتی تو ایک طرف رہی۔ وہ تو اس قابل بھی نہ ہوئے کہ اپنی پیٹ پورتی ہی کر سکیں۔ میری اپنی حالت یہ ہو رہی ہے۔ کہ ایک طرح پر باوجود اس قدر بچے رکھنے کے بھی گورو کل کی طفیل سے اپنے آپ کو بے اولاد اور بیچارہ سمجھ رہا ہوں۔ بتلایئے! میرا بڑھاپے میں کیا حال ہوگا۔ اور میری لڑکھڑاتی ہوئی ہڈیوں کو کون سہارا دے گا"۔

اخبار اندر نے جو حال میں ماہواری ہفتہ وار چھپنے لگا ہے۔ آریہ سماجیوں پر بڑا احسان کیا ہے جو گورو کل کے تیار کردہ برہمچاریوں کے صحیح حالات چھاپ دیئے ہیں۔ کہ جنکی نسبت مشہور کیا جاتا تھا۔ کہ ایسے عالم و فاضل ہونگے۔ کہ ویدک دھرم کا جھنڈا چین۔ جاپان۔ عرب۔ ایران۔ یورپ اور امریکہ تک میں جا گاڑیں گے۔

ہماری حالت

اس سرخی سے معزز ہمعصر ملت نے اپنی حالت کا سچا فوٹو کھینچتے ہوئے کیسا ٹھیک لکھا ہے۔ کہ نہ ہماری دوستی کسی اصول پر مبنی ہے۔ نہ ہماری دشمنی کی معقول وجوہات ہیں۔ جب کسی سے مطلب نکالنا منظور ہوا۔ تو شرم و حیا کی آنکھ پر پٹی باندھ ہم انہی لوگوں کے پاؤں پر جا سر رکھتے ہیں۔ جنکے برخلاف ایک گھنٹہ پہلے ہم نے زمین و آسمان کے قلابے ملائے ہوئے تھے۔ مگر ہمارا یہ عجز بھی ایسا بھدّے ڈھنگے طور پر ہوتا ہے۔ کہ مطلب تو حاصل ہوتا نہیں۔ مگر ذلت و تحقیر کا طوق گلے میں پڑ جاتا ہے۔ اور عام پبلک میں ہمارا کوئی اعتبار نہیں رہتا۔ دوسری طرف جب ہم کسی دوست یا بھائی کی مخالفت میں کسی فائدہ کا شائبہ تک بھی پاتے ہیں تو مروت و اخلاق کو طاق نسیان پر رکھ دشمنی پر آمادہ ہو جاتے ہیں۔ ابنائے ملت اپنے باہمی تعلقات پر ایک معائرانہ نظر ڈالیں۔ تو معلوم ہو جائے گا۔ کہ زندگی کے ہر مرحلہ میں ہماری دوستی و دشمنی کا راز نامعقول اغراض و نفسانی خواہشات سے سربستہ ہے۔ کیرکٹر کی پاکیزگی۔ خیالات کی عظمت قوم یا بنی نوع انسان کی بہبود کا کوئی تعلق ہماری دوستی و دشمنی سے نہیں ہے۔ مگر ظلم یہ ہے کہ عامۃ الناس کو دھوکا دینے اور اپنی اغراض کا سادہ لوح لوگوں کو تختہ مشق بنانے کے لئے ہم اپنی دوستی یا دشمنی کو ہمیشہ قومی رنگ میں ظاہر کرتے ہیں۔ اب ہم میں بعض لوگوں کا پیشہ ہی یہی ہے۔ کہ بڑے آدمیوں کے رازدان بنکر دوستی و دشمنی کے اجارے بزعم خود اپنے قبضہ و تصرف میں رکھے ہوئے ہیں۔ اور اس چالاکی اور ابلہ فریبی سے وہ اپنا اُلو سیدھا کرتے ہیں۔ اور بہت سی صورتوں میں قومی ترقی کی چلتی گاڑی میں روڑے اٹکاتے ہیں۔ ضرورت ہے اس امر کی۔ کہ ہم سب اپنے طریق عمل پر نظر ثانی کرکے اسمیں ایسی اصلاح کریں۔ کہ ہمارا کیرکٹر خالص اسلامی کیرکٹر بنجائے۔ وگرنہ ہماری موجودہ روش ہم کو دن بدن صراط المستقیم سے دُور دُور کرتی جائے گی۔ وما علینا الا البلاغ۔

(المنیر)

لائل پور میں آریونکی کرتوت

ہمیں یہ سُنکر کچھ تعجب نہیں ہوا کہ لائیلپور کے آریہ سماجی حضرات نے ۲۷ دسمبر کو جبکہ لائیلپوری اصحاب اس دن شری گورو گوبند سنگھ مہاراج کا جنم دن منا رہے تھے۔ سماج مندر میں حد درجہ کا مفسدانہ اور اشتعال انگیز لیکچر کروا دیا۔ جس میں سکھ دھرم کے پاک اصولوں اور شری گورو صاحبان کے سرشیٹ جیون پر دل کھولکر کمینہ اور مفسدانہ حملے کئے گئے۔ لائیلپور آریہ سماج کے کارکنوں کو شرم آنی چاہیئے تھی۔ کہ کس موقعہ پر ان کی طرف سے چھیڑ چھاڑ شروع کی گئی۔ اگر وہ گورو گوبند سنگھ مہاراج کی مہمان اور جس ہوتا دیکھ کر برداشت نہیں کر سکتے تھے۔ تو بھی انسانیت اور شرافت اس امر کی مقتضی تھی کہ ایک دن آگے پیچھے ایسی بکواس کی جاتی۔ سخت افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ اس وقت جبکہ ملک میں ہر طرف اتفاق کے لئے ہاتھ پیارے جا رہے ہیں۔ آریہ سماجی اپنی جبلی عادات سے باز نہیں آتے۔ جو ملک کیلئے سخت بدقسمتی کا باعث ہے۔ ہم صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لائیلپور کی خاص توجہ اس طرف مبذول کرواتے ہیں۔ کہ وہ ایسی مفسدانہ تقریروں کا انسداد فرمائیں۔

(المنیر)

خبر کہ شد مشرق و مغرب خراب

وقت آگیا ہے کہ مُسلمان اب اپنی حالت کو محسوس کریں اور سوچیں کہ باد مخالف انہیں کدھر اڑائے لئے جا رہی ہے۔ جو تبدیلیاں زمانہ میں ہوئیں ہیں یا ہوتی رہی ہیں یا آیندہ ہونے والی ہیں۔ اب ان سے زیادہ دیر تک چشم پوشی نہیں کیجا سکتی۔ وہ نعرہ اللہ اکبر جس کی صدائیں بحر عرب سے پار جا کر دریائے چین و بحر اقیانوس تک میں تموج پیدا کر رہی تھیں۔ اور اس محیط کی ساری مخلوق فرزندان لا الٰہ الا اللہ کی زیر حکومت تھی۔ اب ان کی شکست و ریخت سے جو عمارت تعمیر ہونے کو ہے اس کے ہر گوشہ میں بھی کلمہ کے نقش و نگار کی امید نہیں کی جا سکتی۔ ہر برس تک تو ہم اس حالت میں تھے کہ عرب و ترک و کرد و ہندی و سندھی و ایرانی و افغان و مغل و تاتاری و ازبک و قلماق و قرغز و چینی و مراکشی و بربر و سوڈانی سب کے سب آپس میں بھائی بنے ہوئے تھے۔ ایک کا درد دوسرے کے دلوں میں تھا۔ فتح سومنات پر بغداد میں خوشی منائی جاتی تھی۔ اور خوارزم و خجند کی تباہی پر دہلی و جونپور ملتان۔ و اجودھن کی خانقاہوں اور مدرسوں میں ماتم ہوتا تھا۔ خانہ کعبہ ہمارا مرکز تھا۔ اور حرم رسول اللہ ہمارے مذہب و معاشرت کی نشستگاہ تھی ہمارے قائم مقام

ہر ملک سے ہر سال میں ایک مرتبہ اس پاک مرکز میں جمع ہوتے تھے۔ اور ہر سال اسلامی برادری کی تقویت و توثیق کا عہد تازہ کر کے دنیا کے جس حصہ میں واپس جاتے تھے واعتصموا بحبل اللہ جمیعًا کی روشنی پھیلاتے تھے دیوار وائنا سے لیکر دیوار چین تک جہاں گئے کتاب اللہ کو ساتھ لے گئے اور برّ اعظم افریقہ اور ایشیا کے علاوہ آجکل کی علمی دنیا میں قوم گاتھ کی سلطنت قسطنطین و ہرقل کی دار السلطنت اطالیہ و اٹلی کے صوبے، ہنگری و فرانس کے علاقے بھی کلمہ توحید کے ماتحت ہو گئے لیکن آن سبو بشکست و آن پیمانہ ریخت۔ اب تو یہ کیفیت ہے کہ مسلمان روز بروز بے غیرت ہوتے جاتے ہیں۔ اور آیندہ خدا معلوم کیا ہوگا +

سنہ ۸۶۸ھ میں یورپ لا الہ الا اللہ کی حکومت سے آزاد ہو گیا۔ مسجدیں کلیسا بنائی گئیں اور قرآن کریم کے اوراق سے خنزیر کا گوشت پکایا گیا۔ سنہ ۱۱۳۱ھ ہجری میں آل عثمان جو ہاتھ میں قرآن لئے ہوئے وائنا کے دروازے تک پہنچ گئے تھے پیچھے ہٹا دیئے گئے۔ اسی دن سے اللہ نور السموات والارض کی روشنی خسوف میں پڑ گئی اور آفتاب اسلام میں گرہن لگتا گیا +

(۱) سنہ ۱۱۳۱ھ میں پلونہ سرویہ نکل گئے
(۲) سنہ ۱۱۸۸ھ " کریمیا تاتار سائبریا "
(۳) سنہ ۱۲۴۵ھ " یونان و ایران کے ۱۸ شہر "
(۴) سنہ ۱۲۵۷ھ " الجزائر "
(۵) سنہ ۱۲۷۴ھ " ہندوستان "
(۶) سنہ ۱۲۸۰ھ " قروطاغ "
(۷) سنہ ۱۲۸۱ھ " علاقہ قاف "
(۸) سنہ ۱۲۹۰ھ " خیوہ بخارا۔ خوارزم "
(۹) سنہ ۱۲۹۹ھ " مصر تونس "
(۱۰) سنہ ۱۳۰۲ھ " مرو شروان بادکوبہ "
(۱۱) سنہ ۱۳۲۶ھ " بوسینا ہرزیگوینا بلگیریا "
(۱۲) سنہ ۱۳۲۸ و ۲۹ھ " مراکش "
(۱۳) سنہ ۱۳۲۹ھ " طرابلس و ایران سے نکالنے کی کوشش کی +

(وقائع رنگون)

معیار الصادقین (راستبازوں کی نشانی) اصول مسیح موعود دعاوی کے ثبوت

کتب بدر ایجنسی

نام کتاب	قیمت
براہین احمدیہ بے جلد ہر چار حصہ ..	۵ر
درثمین اردو بے جلد ..	۳ر
درثمین فارسی بے جلد ..	۵ر
فتاوے احمدیہ ہر سہ جلد مکمل۔ حضرت اقدس نے اپنی زندگی میں جن مسائل پر فتوے دیئے تھے۔ وہ تمام یکجا جمع کئے گئے ہیں +	۶ر
درثمین اردو مجلد ..	۴ر
درثمین فارسی مجلد ..	۶ر
درثمین اردو فارسی مکمل ..	۹ر
مضمون بر غلامی مصنفہ مولوی محمد علی صاحب ایم اے	۸ر
مضمون بر عصمت انبیاء " "	۱۰ر
عربی بول چال۔ عبد الحی عرب صاحب اردو عربی عربی بولی سیکھنے کے لئے عمدہ طرز۔ ..	۲ر
چولہ بابا نانک صاحب۔ باوا نانک علیہ الرحمۃ کے مسلمان ہونے کا ثبوت	۱ر
لیکچر مہر سنگھ } ماسٹر عبد الرحمن صاحب کا لیکچر۔ باوا نانک علیہ الرحمۃ کے مسلمان ہونے پر	۰ر
حضرت اقدس کی پرانی تحریریں اردو ..	۱ر
اربعین اردو } حضرت اقدس کی تصنیف دعوے مسیح موعود پر دلائل ..	۵ر
اسماء الحسنےٰ اللہ تعالےٰ کے ناموں کے معانی لطیف پیرایہ میں	۵ر
ردّ افترا مصنفہ خواجہ صاحب۔ ایک عیسائی پادری کے جواب میں + ..	مفت
مکتوبات احمدیہ اردو } حضرت میرزا صاحب کے خطوط کا مجموعہ ..	۸ر
نغمہ اکمل اردو نظم از قاضی اکمل صاحب عاشقانہ نظم سلسلہ کی خدمت میں ..	۰۲ر
موعظۃ الحسنےٰ مصنفہ حضرت سید محمد احسن صاحب	۲ر
خطبات کریمیہ حضرت مولوی عبد الکریم صاحب مرحوم کے خطبے ..	۴ر
سلک مروارید ۱ اردو۔ عورتوں کے لئے بطرز ناول نہایت مفید پیرایہ میں سلسلہ کی تعلیم و تبلیغ ..	۴ر
کاسرِ احمدی (غلام رسول) ..	۰ر

سلک مروارید ۲ اردو۔ عورتوں کے لئے بطرز ناول نہایت مفید پیرایہ میں سلسلہ کی تعلیم و تبلیغ .. ۴ر

تحفۃ العرب عربی۔ عبد الحی صاحب کی تصنیف۔ ائمہ سلف کے عقائد مسیح کی وفات قرآنی اور احادیثی دلائل۔ ۳ر

تفسیر القرآن پارہ ۲۹ اردو مرتبہ شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم۔ اقتباس از کتب و تقریرات حضرت اقدسؑ و خلیفۃ المسیح ۱۲ر

تفسیر القرآن پارہ ۲۸ اردو " " ۱۲ر

" ۲۷ اردو " " ۱۲ر

عقائد احمدیہ اردو۔ احمدی اور غیر احمدی کے عقائد۔ آیات و احادیث سے احمدیت کے دلائل .. ۲ر

سنت احمدیہ اردو نماز روزے کے فقہی مسائل کا آیات و احادیث سے بیان .. ۲ر

ثنائی چکر اردو۔ مولوی ثناء اللہ امرتسری کی خدمت و مرمت ۲ر

احسن القصص اردو۔ سورۂ یوسف کا ترجمہ مع تفسیر مصنفہ اکمل صاحب .. ۰۲ر

سفر نامہ ناصر ۲ نظم اردو حضرت میر ناصر نواب صاحب ۳ر

شہنہ کی اشدہی اردو۔ میر قاسم علی صاحب ردّ آریہ ۶ر

گلدستہ حمد نظم حضرت میر صاحب .. ۱ر

فرزند علی اردو۔ بابو فرزند علی صاحب۔ ابراہیم سیالکوٹی کے اعتراضوں کا جواب .. ۳ر

مجربات نور دین حصہ اول۔ حضرت خلیفۃ المسیح کے مجرب طبی نسخہ جات .. ۱۰ر

مجربات نور دین حصہ دوم " " " ۱۰ر

سری نہہ کلنک درشن اردو۔ حضرت اقدسؑ کے کرشن اوتار ہونے کا ثبوت ہندو کتابوں سے .. ۲ر

فتح دین پنجابی نظم وفات مسیح کے ثبوت میں مع حواشی ۳ر

کرشن لیلہ ایک ہندی نظم۔ لیکھرام کی ہلاکت اور کرشن اوتار کی صداقت پر .. ۱ر

مورکھ سدہ پنجابی نظم سلسلہ کی صداقت میں .. ۱ر

الاستخلاف آیات قرآنی شیعہ کے تمام اعتراضوں کا جواب ۴ر

القول الصحیح اردو نظم سلسلہ کی تائید میں .. ۱ر

نظم مستورات پنجابی نظم۔ عورتوں اور بچوں کے لئے سلسلہ تائید میں مفید ہے .. ۱ر

شہادت آسمانی حصہ اول۔ ایک شدید مخالف کی کتاب فضل رحمانی کا جواب ۵ر حصہ دوم ۲ر

مدر ایجنسی قادیان۔ ضلع گورداسپور

اخبار عالم پر ایک نظر

قسطنطنیہ اور مصر کی خبریں تبلاتی ہیں کہ ۱۸- دسمبر کے جنگ میں اٹلی والوں کے چھ افسر قتل ہوئے - امیر علی پاشا اپنی فوج لے کر درنہ پہنچ گئے ہیں - مصر کے والنٹیروں نے بڑی شجاعت لڑائی میں دکھائی - ۲- جنوری کو جو درنہ میں معرکہ ہُوا اُس میں ۲۰۰ اطالین ہلاک ہوئے مسلمانوں کے صرف چھ شہید - برطانیہ سے چار ڈاکٹر اور تین ڈریسر ترکوں کی امداد کے واسطے روانہ ہوئے - ۲۸ دسمبر کے درنہ کے جنگ میں مسلمانوں نے اطالیوں سے دو توپیں اور بہت سے اسلحہ چھین لئے - اور دو سو فوجی افسر ہلاک ہوئے - طبروق میں مجاہدین کو شاندار فتح حاصل ہوئی - تین سو اطالے سپاہی مارے گئے - پندرہ افسر ہلاک ہوئے - ۱۶- جنوری کو طرابلس میں سخت جنگ ہوئی ترکوں نے فتح پائی ۵۰۰ کارتوس اور ۳۰ خچریں ہاتھ لگیں + **ایران** میں **روسی فوج** کی تعداد بڑھتی چلی جاتی ہے - روس مصر ہے کہ ایران گورنمنٹ معزول شاہ کو وظیفہ دے + پونہ میں سخت **طاعون** کا زور ہے + سُنا گیا ہے کہ افغانستان میں ریل بنانے کی تیاریاں ہیں + ایک عجیب خبر اخباروں میں گشت کر رہی ہے کہ سردار نصر اللہ خان نے تمام ڈاکوؤں اور لیٹروں کے نام فرمان نافذ کیا ہے کہ وہ جلال آباد میں حاضر ہوں ضروری معاملات پر بحث ہوگی - ہم اس خبر کی سنجیدگی کے سمجھنے سے قاصر ہیں - ڈاکو اور لیٹرے کیا امیر کے زیر فرمان چلنے والے ہیں کیا وہ ملک کے خیر خواہ مدبر ہیں جو ان سے معاملات پر بحث ہوگی - امید ہے کوئی صاحب اس خبر کی حقیقت پر مزید روشنی ڈالیں گے + ہندوستان میں **ملتی فوج** کی ایک عظیم نوآبادی قایم کرینگے + ایک صاحب نے بیس ہزار ایکڑ کا رقبہ حاصل کر کے جنرل بوتھ کو بستی کے لئے پیشکش کیا ہے +

دھرم پال کی قسمت دھرم پال کا اخبار اندر آجکل کیا ہے ہ لالہ منشی رام اور انکے گوروکل کی اندرونی خرابیوں کا تو ہے تازہ پرچے میں لالہ صاحب کے سولہ جھوٹ گنے گئے ہیں ممکن ہے منشی رام ایسا ہی خراب دل ہوں اور گوروکل ایسا ہی تباہ کن نہ ہو جیسا اندر پال ظاہر کر رہا ہے مگر بیچارے دھرم پال کی قسمت بھی ہے کہ اس غریب کو جو محسن علاوہ بالآخر ایسا خراب کار ثابت ہُوا کہ دھرم پال کو اسکے برخلاف برملا سر بازار چیخنے پکارنے کے سوائے اور کوئی چارہ نہ ہُوا +

اسٹیشن لکھی سرائے پر مال گاڑی پر ڈاکہ پڑا + طرابلس میں اخباروں کے نامہ نگار تھے وہ اٹلی کے سخت قواعد سے تنگ آکر ترکی کیمپ میں آگئے ہیں + **چین** میں جمہوری سلطنت قائم ہوئی - فغفور نے تخت سے دست برداری کی جمہوری کا سب سے پہلا بیہودہ کام یہ ہے کہ ایک جرمن کمپنی سے کئی کروڑ روپے قرض لینا منظور کیا ہے + گورنمنٹ مدراس نے ایک کمیٹی قائم کی ہے جس میں ۷ امبر ہیں ایک مسلمان بھی ہے یہ کمیٹی اس امر پر غور کرے گی کہ مدراس میں اخلاقی و مذہبی تعلیم کس طرح دیجا سکتی ہے + پانی کے نیچے تیرنے والا ایک برٹش جہاز بنام اے ہنری ایک دوسرے جہاز سے ٹکرا کر بمعہ چار لفٹنٹوں اور دس سواروں کے سمندر میں غرق ہو کر دوسرے جہاز کے مسافروں کے واسطے موجب خوف و دہشت ہُوا - کیا ہی دردناک وقت ڈوبنے والوں پر گذرا ہوگا - اللہ بچائے + بادشاہ سلامت کے بخیریت ولایت پہنچنے پر پیغام وفاداری کا نار ویسرائے نے بھیجا ہے جو تمام والیان ریاست اور تمام رعایائے برٹش انڈیا کی طرف سے ہے + پنجاب میں ہر جگہ ہندو مسلمان **مخلوط جلسے** کر کے قیصر ہند کے بخیریت مراجعت وطن پر مبارک باد کی تاریں روانہ کر رہے ہیں + تجویز ہے کہ ڈھاکہ میں ایک سرکاری نئی **یونیورسٹی** ہو - جو اگرچہ جنرل ہوگی - مگر امید کیجاتی ہے کہ مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت میں اس سے امداد ملے گی + سُنا گیا ہے کہ پنجاب یونیورسٹی نے فیصلہ کیا ہے کہ ایورویدک اور یونانی حکمت کی امداد بند کیجائے اگر یہ سچ ہے تو اس سے **مشرقی علوم** کو بہت صدمہ پہنچے گا + پائونیر ایک عجیب آدمی کی خبر دیتا ہے جس کے چھونے سے **گھڑی** بند ہو جاتی ہے - وہ ریلوے گارڈ ہے اور اب اپنی گھڑی کو صندوق میں ڈالکر لے جاتا ہے معلوم نہیں اس میں کونسی قوت مخفی ہے جس کا یہ نتیجہ ہے سائینسدانوں کی توجہ کے لائق ہے + مولوی ممتاز علی صاحب مدرسہ نسوان علیگڈھ کی مخالفت کر رہے ہیں - چاہتے ہیں کہ چھوٹے چھوٹے اسکول مختلف شہروں میں ہوں - بیشک ہوں - لیکن ایک مرکزی اسکول کا قیام ازبس مفید ہوگا + سُنا گیا ہے کہ ریاست بہاولپور میں ایک عالیشان گرجا تعمیر ہونے والا ہے + **جنگ طرابلس** کا ہنگامہ برابر جاری ہے روما سے جو خبریں آتی ہیں ان سے ظاہر ہوتا ہے - ۲۰ جنوری کو ترکوں نے بنگازی پر حملہ کیا لیکن پسپا ہو گئے - چار اطالین قتل ہوئے اطالیہ کا جنگ پر پہلے ۸ کروڑ روپیہ خرچ ہو چکا ہے - اب اطالین کا ارادہ ہے کہ کنارہ عرب پر جدہ پر قبضہ کریں - جو حاجیوں کا بندرگاہ ہے - یہ ارادے بحری طاقت کے گھمنڈ پر کئے جا رہے ہیں + ہسپانیہ و پرتگال میں کئی جگہ خوفناک **سیلاب** آئے ہیں ہزاروں لوگ بیکار و قحط زدہ پھر رہے ہیں + میکسیکو میں **انقلابی** فسادات ہو رہے ہیں + ہم نے اس خبر کو نہایت افسوس کے ساتھ پڑھا تھا کہ ایڈورڈ گزٹ ایبٹ آباد کے مالک سے تین ہزار روپیہ کی ضمانت طلب کی گئی ہے - اب ۵- فروری کے پرچہ گزٹ سے معلوم ہُوا کہ مالک اخبار نے **اپیل** کی ہے - امید ہے کہ حکام بالا دست اس اپیل کو بنظر ترحم دیکھینگے - جہاں تک ہم نے ایڈورڈ گزٹ کو پڑھا ہے اور اُس کے ایڈیٹر سے ملاقات کی ہے - ہم اس کی نیک نیتی اور وفاداری گورنمنٹ میں کوئی فرق نہیں پاتے اور ہماری دلی خواہش ہے کہ مسٹر قلندر سے یہ بلا ٹل جائے + مسلمانوں کے مشہور اخبار **وکیل امرتسر** کے بانی شیخ غلام محمد صاحب ۳- فروری ۱۹۱۲ء کو لاہور میں **فوت** ہوئے جہاں وہ علاج کیواسطے گئے تھے میت امرتسر لائی گئی اور ایک بڑی جماعت نماز جنازہ میں شامل ہوئی شیخ صاحب ایک خلیق آدمی تھے اور اخباری دنیا میں عمدہ شستہ لٹریچر کا مذاق پیدا کرنیکی کوشش میں انہوں نے کبھی طاقت و فہم کے مطابق دریغ نہیں کیا تھا - انہوں نے بہت ہی اچھا کیا جو اپنی زندگی میں ہی وکیل ایک کمپنی کے سپرد کر دیا اور اُسے ایک قومی اخبار کی صورت میں مرتب کر دیا +

فہرست مبایعین

(تومبدین جنہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح کے ہاتھ پر بیعت کی)

بھاگن بی بی معرفت فضلدین ماسٹر اونچے حافظ آباد گوجرانوالہ

مریم بی بی " " " " "

سجاول

والدہ احمد دین طبیب شہر سیالکوٹ محلہ کمہاراں متصل شوالہ

محمد اسمٰعیل۔ " " " "

محمد عالم۔ امام الدین " " "

چوہدری شرف دین معرفت چوہدری نظام الدین احمدی

برخوردار علی محمد ۔۔ مخدوم رشید۔ ضلع ملتان

کرم دین کمپونڈر شفاخانہ ظفروال +

منشی علی محمد ہٹی راہالی تحصیل زیرہ +

محمد ولد قطب الدین چک اسکندر متصل کھاریاں

دین محمد تاجر چوب موچی دروازہ لاہور

محمد عثمان غنی کلکتہ ۱۴۵ ڈاک خانہ بابی گنج

ہمشیرہ شیخ جلال الدین دھرم کوٹ بگہ +

کریم بخش مکند پور۔

راجہ زمیندار سلار کے ضلع گجرات +

سبحان خان فارسٹ گارڈ حلقہ بگوالا

بینی بخش داتہ زید کا۔ پسرور

غلام قادر " " "

محمد علی " " "

سمند خان

مسماۃ حیات بیگم بھاوج محمد مبارک علی تاجر چوب موری دروازہ۔ لاہور

کرامت اللہ ہیڈ ماسٹر مڈل سکول کھوٹہ سیالکوٹ

حیات محمد زمیندار مع اہلیہ ملونڈی ہنڈرال تحصیل عیسیٰ

فتح علی امیدوار پٹواری۔ کھوڑہ۔ ضلع ہوشیارپور

مسماۃ خان بی بی موضع روشن پور ڈاکخانہ سٹیشن

عبد الحکیم۔ ضلع ملتان +

غلام محی الدین ننگے ضلع گجرات +

مرزا وزیر بیگ معرفت سید حامد حسن صاحب تحصیلدار بکسوالا +

فضل ۔ ۔ ۔ ورھ +

علی محمد نمبردار۔ علی پور دیہہ ۲۵ تعلقہ سنجورا

فضلدین معراجکے ضلع سیالکوٹ +

پیر محمد ضلع سیالکوٹ تحصیل پسرور مقام قاضی بہاڑ

فیروز الدین زمیندار چک ۱۵۱ ڈاک خانہ ڈگری ضلع حیدرآباد سندھ

اکسیر البدن

ملک عرب کا ایک مجرب نسخہ جو عبد الحی صاحب عرب ولایت سے لائے ہیں مقوی اعضائے رئیسہ ہے اس کے کھانے سے دماغ کو قوت ہوتی ہے بدن میں تھکان نہیں ہوتی کئی لوگوں نے تجربہ کیا ہے پہلے اس کی قیمت بہت تھی مگر آجکل عرب صاحب نے ۷ خوراک کا ۲ روپیہ کردیا ہے تاکہ عوام کو فائدہ پہنچے ملنے کا پتہ۔ بدر ایجنسی۔ قادیان ضلع گورداسپور ہم نے بھی اس کا تجربہ کیا ہے اور بہت مفید پایا ہے۔ ایڈیٹر بدر

مفرح یاقوتی

تیار کردہ حکیم محمد حسین صاحب مہتمم کارخانہ مرہم عیسیٰ لاہور۔ مصدقہ حضرت امیر المومنین۔ اعضائے رئیسہ کو طاقت دیتی ہے۔ یہی مفرح اور مقوی ہے ہر قسم کے ضعف اور سستی اور ناطاقتی کو دور کرتی ہے۔ دفتر اخبار بدر سے باوائے قیمت نقد ساڑھے چار روپے (للعہ) یا بذریعہ قیمت طلب پارسل مل سکتی ہے +

۱۲۵

ایک سو پچیس برس کی جنتری یعنی مروجہ۔ عیسوی ہجری فصلی۔ بکرمی ہر چہار سنین مروجہ کی تاریخیں اور دن بالمقابل دیئے گئے ہیں ہر ایک کاروباری انسان۔ صاحب جائیداد۔ رئیس جج مجسٹریٹ رجسٹرار مصنف۔ مورخ۔ ایڈیٹر۔ وکیل مختار اور مہاجن ساہوکار اور عرضی نویس۔ ایجنٹ پٹواری نمبردار کے پاس اس کتاب کا ہونا ضروری ہے انصاف اور امن اور عدل قائم رکھنے کا مدار دارومدار تاریخوں کے انتظام اور نگہداشت پر ہے اسکے بغیر ہی کھاتے۔ وثیقے۔ پرانے دستاویز۔ مورخانہ مضمون۔ گواہوں کے بیانات لکھنے میں صحیح رائے قائم کرنا مشکل ہے بڑا جنتریوں کی تلاش میں کس قدر محنت شاقہ ہے قیمت اصلی سے رعایتی آخر فروری تک صرف تین روپے +

ست بچن ۳/

مژدہ ہے کہ کتاب ست بچن چھپکر تیار ہے جسمیں سکھوں کو بتایا گیا ہے کہ تمہارا اصل دین "اسلام" ہے تم کہاں بھٹکتے پھرتے ہو قیمت ۱۱ راسکے علاوہ مندرجہ ذیل کتابیں بھی ملسکتی ہیں +

آئینہ کمالات اسلام	۲/	انوار الاسلام	۴/
کتاب البریہ	۱/	ایام الصلح فارسی	۸/
روئیداد جلسہ دعا	۳/	استفتاء۔ لیکھرام	۱/
کرامات الصادقین	۸/	نور الحق ہر دو حصہ	۱۲/
حقیقت المہدی	۱/	ازالہ اوہام حصہ اول	۱۲/
شحنہ حق	۶/	فتح اسلام	۲/
توضیح مرام	۳/	انجام آتھم	۱۲/
قادیان کے آریہ اور ہم	۲/	حقیقت الوحی	للعہ
حجۃ اللہ	۶/	ضیاء الحق	۲/
نشان آسمانی	۲/	سر الخلافہ	۸/
رسالہ جہاد	۱/	کشتی نوح	۲/
تریاق القلوب	۱۲/	مسیح ہندوستان میں	۳/
نجم الہدیٰ	۱/	چشمہ معرفت	۱۲/

لجۃ النور ۳/

المشتہر مہتمم کتبخانہ حضرت اقدس مسیح موعود۔ قادیان

مسلمانوں کا مشیر

اخبار "المشیر" ہے۔ جو انکے ملکی اور قومی حقوق کا محافظ انکی تمدنی ترقیوں کا مصلح انکی تعلیم کا حامی۔ انہیں اتحادی زندگی اور علمی۔ اخلاقی۔ مذہبی اور روحانی مذاق پیدا کرنیوالا ملک بھر میں اپنی طرز کا نرالا ہفتہ وار اخبار ہے قیمت صرف تین روپے سالانہ۔ المعلن منیجر اخبار المشیر مرادآباد

ضیاء الاسلام

صوبہ متحدہ میں اپنی طرز کا واحد علمی و مذہبی ماہوار رسالہ ہے جسمیں علمی تمدنی اخلاقی تاریخی مضامین اور مخالفین اسلام کے اعتراضات کے بیتین دندان شکن جواب ہوتے ہیں قیمت سالانہ ۱/ لیکن آخر فروری ۱۹۱۲ء تک نصف قیمت یعنی ۱۲/ دینے کا اعلان کیا جاتا ہے

المشتہر منیجر ضیاء الاسلام مرادآباد

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلہ

سبحٰن الذی اسرٰی بعبدہٖ لیلًا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصٰی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ✦ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

BADR QADIAN

بدر

قادیان ضلع گورداسپور

درس قرآن مجید

Reg. No. L. 878

الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ — مرزا غلام احمدؐ

Reg. No. L. 878

جلد

۳ ربیع الاول ۱۳۳۰ھ علیٰ صاحبہا التحیہ والسلام مطابق ۲۲ فروری ۱۹۱۲ء مطابق ۱۱ پھاگن

بھائیو! اگر قادیان آؤ گے تم — نور دین مصطفٰے پاؤ گے تم

ایڈیٹر و مینیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ

نمبر ۲۲

اخبار قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح اللہ تعالےٰ کے فضل وکرم سے بخیر و عافیت ہیں۔ درس قرآن شریف ہوتے ہیں۔ اور ایک درس بخاری شریف کا + اہل بیت مسیح موعود میں بہمہ وجوہ خیریت ہے + ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب روجہان کے ایک رئیس کے بلانے پر اس کے علاج کے واسطے تشریف لے گئے ہیں مولوی فاضل عرب عبد المحی صاحب ڈاکٹر صاحب موصوف کے رفیق سفر بنے ہیں۔ حضرت میر ناصر نواب صاحب چندہ ضعفاء کے واسطے سفر پر گئے ہیں اللہ تعالےٰ ان کا حافظ و ناصر ہو۔ امید ہے کہ احباب ان کی امداد میں کسی طرح دریغ نہ کرینگے

ہائی سکول قادیان کا جو نقشہ منشی عبد اللہ صاحب سوپروائیزر نے بنایا ہے وہ صدر انجمن کو پسند آیا ہے۔ اس پر ایک لاکھ روپے کے خرچ کا تخمینہ ہے۔ تعمیر کا کام عنقریب شروع ہوگا۔ چندہ عمارت کی طرف احباب کو توجہ کرنی چاہیئے۔ جیسا شاندار بورڈنگ ہوس طیار ہو گیا ہے۔ ویسا ہی مدرسہ بھی بنجائے +

تقسیم بنگال کے متعلق پیشگوئی کے پورا ہونے پر جو رسالہ انگریزی میں لکھا گیا ہے وہ صدر انجمن نے مفت تقسیم کیا ہے ٹکٹ ڈاک آنے پر دفتر بدر سے مل سکتا ہے احباب کو چاہیئے کہ ایسے انگریزوں اور انگریزی خوانوں بالخصوص بنگالیوں میں تقسیم کریں جن سے امید ہوسکے کہ وہ اس کو پڑھ کر فائیدہ اٹھائیں گے +

نماز جنازہ ہم نے اس خبر کو نہایت افسوس کے ساتھ سُنا ہے کہ منشی ابو عبد اللہ غلام محمد کھلوری صاحب کا پیارا لڑکا عنایت اللہ فوت ہو گیا ہے انا للّٰہ وانا الیہ راجعون احباب سے دعائے جنازہ کی درخواست ہے +

درس قرآن شریف چند اخباروں میں نہیں دیا جاسکا۔ اس کی تلافی انشاء اللہ عنقریب کی جائے گی۔ اور درس ڈبل نکلا کریگا۔

چشمۂ زندگی انسانی زندگی کی صحت کے قیام کے واسطے تمام ضروری امور کا ذکر اس ضخیم کتاب (۳۳۶ صفحات) میں نہایت محنت سے کیا گیا ہے۔ انسانی جسم کی تشریحی تصاویر رنگدار رنگیگئی ہیں۔ ہر ایک مرض کا بیان اور اس کا علاج یونانی ویدک اور جدید مشرح ومفصل دیا گیا ہے اخلاقی مضامین [illegible] قیام کے واسطے انسانی فرائض کی طرف متوجہ کیا گیا ہے۔ بلکہ شرعی دلایل سے بھی انسانی فرائض متعلق جسم کی تائید اور تاکید کی گئی ہے۔ عبارت سلیس اور عام فہم ہے طبیب اور غیر طبیب سب فائیدہ اُٹھا سکتے ہیں :-

کتاب کی قیمت ۲ روپے ہے جو مفید معلومات مندرجہ کتاب کے مقابلہ میں بہت نہیں۔ اور مصنف کتاب جناب مہتہ سیتا رام جی دت کویراج آدتیہ اوشدہالہ صدر بازار راولپنڈی سے مل سکتی ہے +

عجائبات قدرت پیسہ اخبار نے اپنے نامہ نگاروں سے عجیب خبریں پائی ہیں۔ ۱۵ فروری ۱۹۱۲ء کے پرچہ میں ایک صاحب لکھتے ہیں کہ ایک شخص کے پاس ایک کتیا ہے جو ہر روز ایک بچہ دیتی ہے۔ اسوقت ۸۰ بچے اس کے پیٹ سے پیدا ہو چکے ہیں + دوسری خبر یہ ہے کہ مقام وڑجانہ ضلع رہتک میں ایک شخص کے گھر ایک بچہ بشکل مرغ ہوا۔ جو چند منٹ زندہ رہ کر مرگیا۔ یہ خارق عادت امور بتلاتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ کے قوانین قدرت پر کوئی احاطہ نہیں کرسکتا۔ ایسا ہی کسی جانور کے ہاں بغیر نر کے پاس جانے کے بچہ پیدا ہونا کیا عجیب ہے +

(بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر [illegible] کے اہتمام سے چھپ کر شائع ہوا)

تحفہ بنارس

ایڈیٹر صاحب ملت فرماتے ہیں۔ یہ ایک لیکچر ہے جو احمدی فرقہ کے ایک عالم نے بنارس میں دیا تھا۔ اور جس کو اب بدر ایجنسی قادیان ضلع گورداسپور نے شائع کیا ہے۔ لیکچر نہایت دلچسپ مفید اور قیمتی معلومات سے مملو ہے اور اعلےٰ مذہبی سپرٹ میں تیار کیا گیا ہے اس کا مطالعہ نہ صرف مسلمانوں بلکہ غیر مذاہب کے لوگوں کے لئے بھی مفید ہو سکتا ہے +

قیمت فی نسخہ مجلد قسم اول ۷/

〃 〃 قسم دوم ۵/

〃 〃 بلا جلد ۴/

ایک اخبار مفت

حضرت صوفی غلام رسول صاحب راجیکی اپنے مولود مسعود مصلح الدین احمد مسیح کے تولد کی خوشی میں ایک اخبار بدر کسی مسکین کے نام جاری کرانا چاہتے ہیں۔ درخواستیں دفتر بدر میں آنی چاہئیں +

دیسی کلنڈر

امرتسر کے تاجر کتب نیاز علیخانصاحب ہال بازار نے جو دیسی کلنڈر چھاپا ہے اس میں انگریزی۔ عربی۔ بکرمی۔ شدھی ہر چہار تاریخیں نہایت تحقیقات سے لکھی گئی ہیں۔ آجتک کوئی ایسا کلنڈر پہلے دیکھنے میں نہیں آیا۔ قابل دید اور کمرے میں لٹکانے کے قابل ہے۔ قیمت صرف دو پیسہ فی کلنڈر ہے اسکے علاوہ اور کتب بھی ہر قسم خانصاحب موصوف سے مل سکتی ہیں جنکی فہرست ان سے طلب کرنے پر مل سکتی ہے +

درخواست جنازہ

(۱) منشی محبوب عالم صاحب مدرس بھٹی بھنگو اپنی زوجہ مرحومہ مسماۃ غلام فاطمہ کے واسطے احباب سے درخواست دعائے جنازہ کرتے ہیں +

(۲) برادر برکت علیصاحب سٹروعہ اپنی زوجہ مرحومہ کے واسطے احباب سے درخواست دعائے جنازہ کرتے ہیں +

اطلاع

کتابوں کے شمار اور حساب کے سبب ۲۴۔ تاریخ تک بدر ایجنسی بند رہیگی اس واسطے خطوط درخواست کتب کی تعمیل میں اتنے دن کا التوا ہوگا۔ اور وی پی ذرا دیر میں بھیجے جائینگے اطلاعاً لکھا گیا ہے +

عبداللہ تیماپوری کا جھوٹ

عرصہ کئی ماہ کا گذرا کہ ایک غزل حافظ احمداللہ صاحب کی معرفت میرے پاس آئی تھی اُس پر اصلاح حافظ صاحب موصوف نے کی تھی بعض جگہ اس میں میرے نزدیک غلطی تھی اس کو مَیں نے حافظ صاحب کے فرمانے کے بموجب درست کر دیا تھا اُس وقت میرا یہ خیال نہ ہُوا۔ کہ یہ غزل کتاب میں شائع کرنیکی غرض سے تیار کی گئی ہے کیونکہ اور بھی کئی مرتبہ مولوی عبداللہ نے اپنی بیاض میں مجھسے اصلاح کیواسطے کہا ہے اور مَیں نے بعض جگہ درست کیا ہے میرا خیال تھا کہ اس قسم کی نظم چھاپنے کے قابل کب ہوتی ہے اس وجہ سے تفریح طبع کے طور پر کیا گیا تھا۔ اب ماہ دسمبر میں مَینے ان کی ایک کتاب مسمی بہ قدرت ثانی دیکھی جس میں وہ نظم جس کا پہلا شعر یہہ ہے ؎

آسماں سے اے زمین والو اُترآئے ہیں ہم

لکھا ہے اور کس قدر دلیری سے لکھدیا ہے کہ از نتائج فکر صوفی تصوّر حسین مہاجر۔ یہ دیکھ کر بہت بڑا افسوس ہُوا اور دل میں ارادہ کیا کہ میں ضرور اس بات کی نالش عدالت سرکاری میں کرونگا کہ مولوی عبداللہ نے ایسا جھوٹ لکھا ہے بڑی اصلاح تو اس پر حافظ احمداللہ صاحب کی تھی اگر اصلاح دینے سے غزل مصلح کی ہو جایا کرتی تو حافظ احمداللہ کا نام لکھنا چاہیئے تھا۔ باوجود اس قدر بڑے دعوے کے ایسا سفید جھوٹ میں تو کوئی ان کا معتقد یا مرید نہ تھا بلکہ مَینے ان کو خوب عرصہ دراز تک تحقیق کیا ہے ان کی استعداد تو اس قدر بھی نہیں ہے کہ کوئی ان کو مرید ہی بنا سکے نہ کہ پیر بنانا۔ اور ایسے پیروں کی دُنیا میں کیا عزت ہو سکتی ہے جو ایسے راستباز ہوں کہ اپنے مضمون کو دوسروں کے نام سے چھاپنے سے اپنی عزت اور ثبوتِ دعوی کا موجب جانتے ہوں۔ مَیں خوب صاف ظاہر کرتا ہوں کہ میرا عقیدہ کبھی مولوی عبداللہ کے مرید ہونے کی طرف منتقل نہ ہُوا بلکہ یہ خیال تھا کہ آدمی نیک ہے اگر اسکا جنون کم ہو جائے اور سہولت سے کام کرے تو اشاعت اسلام کا کام کر سکتا ہے بارہا مَینے ان سے کہا ہے کہ آپ کے الہامات اور آپکی صحبت کے فوائد مَینے کچھ نہیں دیکھے ہرگز آپ کے ساتھ اس قسم کے انوار نہیں ہیں جو ماموران خدا کے ساتھ ہوتے ہیں۔ میں نے حضرت اقدس امام آخر الزمان حضرت مرزا غلام احمد صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام کا عشر عشیر بلکہ کچھ بھی مناسبت ان سے آپکی نہیں ہو سکتی۔ اس وقت ان کا دعوی بہت دھیما تھا۔ ابتو بڑھتے بڑھتے وہ حضرت اقدس کو بھی گویا معذول کر بیٹھے اور خود ہی سب کچھ بن بیٹھے۔ نعوذ باللہ من ہذا الخرافات مجھے ان کی کتابیں دیکھنے سے بہت تنفر ہو گیا اس قدر بیہودہ اور بے سروپا مضامین لکھتے ہیں کہ معاذ اللہ بالکل اب جنون اُن کا اس تصنیف سے ثابت ہو گیا۔ مَیں اپنی تحقیقات کے موافق قسم کھا کر کہتا ہوں کہ ہرگز میں مولوی عبداللہ کو کسی درجہ کا مامور کیا بلکہ مولوی بھی نہیں جانتا ہوں ہاں اگر وہ توبہ کرلیں تو مومن مسلمان ضرور جان لونگا +

خاکسار تصوّر حسین از قادیان

ایک پُر لطف خط

ہمارے سیاح بلکہ رہنمائے سیاح دوست مسٹر محمد علی خان ولایتی سیاحوں کو سیر کراتے ہوئے مدراس پہنچے تو وہاں سے انہوں نے ہمیں ایک خط لکھا ہے جس کے لُطف کو ہم اپنے تک محدُود نہیں رکھنا چاہتے اور ہدیہ ناظرین کرتے ہیں +

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

مخدومنا جناب مفتی صاحب سلمہ ربہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ قبل ازیں ایک عریضہ بنارس سے روانہ کیا تھا۔ امید ہے کہ آپنے بدر جاری کر دیا ہوگا۔ آج خیریت سے مدراس پہنچا۔ اسٹیشن پر اسباب رکھ کر سیٹھ عبدالرحمٰن صاحب کے مکان پر آیا۔ آپ نہایت اخلاق سے ملے۔ چونکہ عرصہ سے بدر کی زیارت بھی نہیں ہوئی تھی۔ عرصہ تک بدر پڑھتا رہا بعد میں سیٹھ صاحب موصوف نے مجھے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے خطوں کی زیارت کرائی۔ بس آج کا دِن میرے لئے عید تھا۔ بڑے ذوق و محبت سے خطوط پڑھتا رہا۔ کوئی خط ایسا نہ تھا جسمیں دُعا کا ذکر مبارک نہ ہو۔ حضرت صاحب کو سیٹھ صاحب موصوف سے خاص اُنس تھا اور نہایت پیار سے آپ خط لکھا کرتے تھے ایک خط جو غالباً ۱۹۰۶ء کا ہے جس کا مضمون یہ ہے +

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔۔ نحمدہ ونصلے علی رسولہ الکریم

مخدومی مکرمی اخویم سیٹھ صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ آنمکرم کا عنایت نامہ پہنچا۔ الاخر میں ان دنوں میں ضعیف اور علیل ہوں اور موت اپنا چہرہ دکھا رہی ہے۔ پھر ایک

حضرت صاحب کی کتابونکی اشاعت کرو۔

ہمیں اس بات کے معلوم ہونے سے بہت افسوس ہوا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود کی کتابوں کی فروخت بہت کم ہوتی ہے۔ ممکن ہے کہ اسکی وجہ یہ ہو کہ ان کے متعلق اشتہار نہیں دیا جاتا۔ پُرانے احباب سب خرید چکے ہوں اور نئے بیعت کنندے ان کی فہرست سے ناواقف ہوں۔ بہرحال ان کتابوں کی کثرت اشاعت کیطرف احباب کو توجہ کرنا ازبس ضروری ہے۔ حضرت میر صاحب نے اس پر دو مضمون لکھے ہیں۔ ایک نظم میں اور ایک نثر میں۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے اس مضمون کو سنکر فرمایا ہے "میں توجہ میں اتنا ضرور رکھوں گا کہ توجہ دو طرف مشکل ہوتی ہے۔ جب تک احباب ان کتب اور ریویو پر توجہ نہ فرمائینگے کام نہیں چلے گا"۔ ہم انشاء اللہ وقتاً فوقتاً حسب ضرورت حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتابوں کی فہرست اخبار بدر میں شائع کرتے رہیں گے۔ بہرحال وہ مضمون درج ذیل ہیں + (ایڈیٹر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ——— نحمدہ ونصلے علےٰ رسولہ الکریم

احمدیوں سے ناصر کی اپیل

ہر احمدی کے سامنے میرا اپیل ہے
کیوں احمدی کتب کی اشاعت قلیل ہے

کیا دلربا کلام ہے کیسا نفیس و پاک
دعوے نہیں ہے کوئی کہ جو بے دلیل ہے

بعضی عبارتوں میں ہے کافور کا مزا
اور بعض میں ملی ہوئی کچھ زنجبیل ہے

انگور جنتی ہیں بہشتی انار و سیب
ہے نہر شیر و شہد کی یا سلسبیل ہے

ہیں نخل باحلاوت و کیلے ہیں بامزا
آب رواں کہیں ہے کسی جا پہ جھیل ہے

حور و قصور ہیں کہیں غلمان ہیں کہیں
ہر اک طرح کی رحمت رب جلیل ہے

دوزخ سے باز رکھتی ہے جنت کی رہنما
ہر اک کتاب گویا کہ زندہ خلیل ہے

شہباز علم و فضل ہے مہدی کا ہر کلام
اعدا کی جو کتاب ہے وہ مثل چیل ہے

عیسےٰ کا ہے کلام بہت عز و شان کا
اس کے مقابلہ میں جو ہے وہ ذلیل ہے

مہدی کا ہے کلام خدا کی طرف سے بس
گویا زبان سے بول رہا جبرئیل ہے

سلطان ہے قلم کا ہمارا وہ پیشوا
عیسےٰ کا اور رسول خدا کا مثیل ہے

اس کی ہر اک کتاب میں ہے نور و معرفت
عارف وہ تھا خدا کا یہ اس پر دلیل ہے

اے دوستو تم اس کی کتب سے اُٹھاؤ فیض
اب زندگی کا عرصہ عزیزو قلیل ہے

میرے پیارو چھوڑ دو تم قصہ خوانیاں
پڑھ پڑھ کے قصے ہوتی طبیعت علیل ہے

پہچانو اس امام کو اس کا پڑھو کلام
جو راہ وہ بتاتا ہے حق کی سبیل ہے

کیوں اس کی ہر کتاب کو لیتے نہیں ہو تم
کس واسطے تمہاری طرف سے یہ ڈھیل ہے

ناصر کا ہے کلام عزیزوں کو شل گل
اور دشمنوں کی آنکھ میں مانند کیل ہے

حضرت مسیح و مہدی علیہ السلام کی کتابیں جن میں خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے نور و برکت ہے اور جو قریبًا اللہ تعالیٰ کی تحریک سے لکھی گئی ہیں اور جنمیں اکثر عبارتیں بالکل الہامی ہیں جنکے پڑھنے سے ایمان بڑھتا ہے اور دل منور ہوتا ہے علم میں ترقی ہوتی ہے اور قوت استدلال زیادہ ہو جاتی ہے اور جنکا خریدنا اور پڑھنا یا مخالفین میں تقسیم کرنا سراسر کار ثواب ہے آجکل انکا خریدنا احباب نے چھوڑ رکھا ہے اور کتابوں کا ذخیرہ ردی کیطرح کوٹھڑیوں میں جمع پڑا ہے جسکو چوہے اور دیمک کا اندیشہ ہے اس کا زیادہ تجربہ گزشتہ جلسہ پر ہوا کہ مثل سابق کتابیں نہیں بکیں بلکہ کسی نے آکر پوچھا بھی نہیں اور دوسرے لوگوں کے رسالہ جو مثل حشرات الارض آجکل شائع ہو رہے ہیں جنکا شمار شاید کہ سَو تک پہنچ چکا ہے وہ دست بدست فروخت ہوتے رہے مکھن کے شایق کم تھے اور لسی کے خریدار بہت۔ روحانی حلوا کم بکا اور ریکوڑے زیادہ۔ ایسی کم توجہی حضرت صاحب کی کتابوں کی خریداری میں احمدیوں کو مناسب نہیں ہے شمع کے مقابلہ میں جسطرح کرمک شب چراغ کی کچھ قدر نہیں ہوتی اور وہ روشنی کا پورا فائدہ نہیں بخشتا اسی طرح حضرت صاحب کی کتابوں کے مقابلہ میں اور کتب و رسائل کا حال ہے جسقدر ان میں روشنی ہے وہ تو حضرت صاحب ہی کی کتب سے اخذ کیگئی ہے اور جو کچھ ان مصنفین کا ہے وہ مغشوش ہے کسی کا شعر ہے جب اصل ملے تو نقل کیا ہے۔ یہاں وہم و خطا کا دخل کیا ہے لیکن میرے خیال میں کچھ گرانی قیمت کتب حضرت صاحب ہی مانع خریداری ہے اور دیگر کتب و رسائل چھوٹے چھوٹے ہوتے ہیں اور تھوڑی تھوڑی قیمت رکھتے ہیں لہذا لوگ انہیں بآسانی شوق سے خرید لیتے ہیں انہیں گراں نہیں گزرتا لیکن یہ بھی خیال کرنا چاہیئے کہ حضرت صاحب کی کتابیں تو گویا اصلی چاندی ہے اور دوسری کتابیں جرمن سلور یا جیساکہ اصلی اور نقلی اشیاء کا فرق ہوتا کجا اصلی اور کجا نقلی۔ دونوں میں جب چیز کا فرق ہے تو قیمت کا فرق بھی ضروری اور لازمی ہے۔ نیز حضرت صاحب کی کتابیں اکثر بڑی بڑی ہوتی ہیں اور دوسروں کی چند ورقی کتابیں ہوتی ہیں پھر قیمت کیونکر برابر ہو۔ اصل مطلب یہ ہے کہ احمدی احباب چشم بصیرت وا کریں اور عقل و خرد کی رہنمائی سے غور و تامل فرماویں کہ یہ جو کچھ کہ ہو رہا ہے ایسا ہی ہونا چاہیئے یا یہ انکی غلطی ہے مجھے امید ہے کہ آیندہ احباب تلافی مافات کرینگے اور خرید کتب حضرت صاحب میں سستی اور تغافل نہ فرمائینگے اس ذخیرہ سے جو قادیان میں مثل ردی کے پڑا ہوا ہے دُنیا کو متمتع ہونیکا موقع دینگے زندگی کا اعتبار نہیں موسم بہار ہمیشہ نہیں رہتا جب خود حضرت صاحب انتقال فرما گئے تو کیا ان کے دیکھنے والے یہیں بیٹھے رہینگے آخر یہ موجودہ لوگ بھی ایکدن کوچ کر جائینگے حضرت صاحب تو اپنا کام کر گئے۔ کتابیں تصنیف کیں ان کو چھپوایا۔ اب تمہارا کام یہ ہے کہ ان کتابوں کو خریدو اور پڑھو اور لوگوں کو پڑھاؤ۔ اے یارو تم لو اور اغیار دو تاکہ تمہاری طرح انکی بھی آنکھیں کھلیں اور تمہاری طرح وہ بھی اس پاک جماعت میں داخل ہوں اور یہ جماعت بڑھے پھولے اور پھلے اور تمہیں اشاعت اور اعانت کا اجر ملے اور خدا کی جناب میں تم سرخرو اور سرفراز ہو اور تمہارا انجام بخیر ہو۔ اور نیز یہ بھی عرض ہے کہ علاوہ حضرت صاحب کی کتابونکے رسالہ ریویو بھی کوئے گمنامی میں پڑا ہوا ہے اسکے خریدار بھی بہت کم ہو گئے ہیں اور رسالوں اور اخبارونکی اشاعت زیادہ ہوتی جاتی ہے اور ریویو کی اشاعت رکی ہے یہ کیسا ظلم ہے میری سمجھ میں نہیں آتا کہ بجز جماعت کی دینی سستی کے اور کیا سمجھا جاوے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون + حضرت صاحب نے اپنی زندگی میں ریویو کی خریداری کی سفارش فرمائی تھی اور لکھا تھا کہ دس ہزار اسکے خریدار ہوں لیکن ہماری جماعت ترقی معکوس فرمائی اب مجھے امید نہیں کہ ریویو کے پورے دو ہزار خریدار بھی ہوں یہ نہایت درجہ کی غفلت ہے اس غفلت اور سستی کے دُور کرنیکے لئے افسوس ہے کہ کوئی تدبیر نہیں کیگئی نہ حضرت صاحب کی کتب کی فروخت کے لئے کوئی توجہ احباب کو کبھی دلائی گئی ہے۔ میرے دل میں اللہ تعالیٰ نے ڈالا۔ لہذا میں نے احباب کی خدمت میں تحریک کر دی اب اس کا قبول فرمانا یا نہ فرمانا احباب کے اختیار میں ہے اور اصل میں ہر کام اللہ تعالیٰ کے قبضے میں ہے وہ چاہے گا تو یہ میری تحریک کارگر ہو جاویگی اور سب احمدی بھائی بکشادہ دلی اسے منظور فرما لینگے۔ کتابیں بکنی شروع ہو جاوینگی اور ریویو کیلئے درخواستیں آنے لگینگی

ایڈیٹوریل

پنجاب اور سرحد میں ڈاکے

بعض ہندی اخباروں کو شوق ہے کہ ہر ایک معاملہ کو ہندو محمڈن کوسچن بنا دیں۔ اور باہمی قوموں کے درمیان نقار بڑھانے کی کوشش کریں۔ پنجاب کے اندر اور اُسکی سرحد پر جو ڈاکے پڑتے ہیں اُنکی فہرست دیکر ہندوستان اخبار کہتا ہے کہ یہ سب ظلم ہندوؤں پر ہی ہوتے ہیں اور مسلمان لوٹتے ہیں۔ حالانکہ ڈاکے مسلمانوں پر بھی پڑتے ہیں اور جہاں ہندوؤں پر پڑتے ہیں وہاں مسلمانوں کی ہمدردی کے ثبوت میں ہندوستان خود ایک واقعہ لکھتا ہے کہ ریکل داس ساہوکار کی مدد میں ایک بہادر نیک مسلمان نے اپنی جان دیدی۔ اصل بات یہ ہے کہ نیک اور بد ہر قوم میں ہوتے ہیں۔ سرحد کے اُس پار کی آبادی ہی سب مسلمانوں کی ہے۔ وہاں اگر پیر ہیں تو مسلمان۔ مرید ہیں تو مسلمان۔ نیک ہیں تو مسلمان اور بد ہیں تو مسلمان۔ وہاں سے تاجر آتے ہیں۔ اہل ہند کے ہندوؤں سے ہزارہا روپے کا مال خرید کر لیجاتے ہیں وہ سب مسلمان ہی ہوتے ہیں جو اہل ہند کے تجار کا گھر روپے سے بھر جاتے ہیں پھر وہاں سے لیٹرے آتے ہیں تو وہ بھی لامحالہ مسلمان کہلانے والے ہی ہوتے ہیں لیکن پنجاب میں جتنے ڈاکے پڑتے ہیں یا وہ ڈاکے والے کبھی مسلمان نہیں ہوتے۔ حالانکہ پنجاب میں اسلامی آبادی ہندوؤں سے بڑھ کر ہے۔ بلکہ وہ سب کے سب ہندو ہوتے ہیں۔ ڈاکہ زن بھی ہندو ہوتے ہیں اور جن پر ڈاکہ پڑتا ہے وہ بھی اکثر ہندو ہوتے ہیں بنگال میں جتنے ڈاکہ زن پڑتے ہیں وہ سب ہندو ہوتے ہیں غرض ڈاکہ زن سوائے سرحد کے سب ہندو ہی ہوتے ہیں۔ ہاں اسمیں شک نہیں کہ ڈاکوؤں میں جو لوگ لوٹے جاتے ہیں وہ زیادہ تر ہندو ہوتے ہیں اور مسلمان کم سو اسکی وجہ یہ ہرگز نہیں کہ ڈاکہ زنوں کو مسلمانوں کے ساتھ کوئی محبت ہے اور نہ وہ مسلمانوں کو لوٹنا نہیں چاہتے جس نے لوٹ مار پر کمر باندھی اُسکے سامنے ہندو مسلمان عیسائی سب برابر ہیں۔ بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ مسلمان فی زمانہ ایسے مفلس ہو چکے ہیں کہ ڈاکہ زنوں کو ان کے گھروں میں کچھ دکھائی ہی نہیں دیتا تو وہ ڈاکہ کس پر ماریں وہ جانتے ہیں کہ مسلمانوں کی دولت کا زمانہ جا چکا اور ساہوکار مسلمانوں کا روپیہ بٹور بٹار کر اپنے گھر میں ڈال چکے ہیں تو اب وہ کس چیز پر ڈاکہ ماریں۔ ڈاکہ زن کو روپے چاہیئے زیور چاہیئے قیمتی اسباب چاہیئے۔ مگر یہ اشیاء مسلمانوں کے گھر میں کہاں۔ غرض اگر مسلمانوں پر ڈاکے نہیں پڑتے تو اس کی وجہ اُنکی مفلسی ہے۔ اس کو ہندو مسلمان کا سوال بنانا ہمارے ہمعصروں کیواسطے زیبا نہیں۔ ایک تو مسلمانوں نے اپنی دولت ہندوؤں کے گھر دے ڈالی۔ دوسرا اب یہ بھی اِن کا قصور گردانا جائے کہ تمہارے گھر ڈاکے کیوں نہیں پڑتے تو یہ عجیب بے انصافی ہوگی۔ یہ تو ظاہری ڈاکہ زن ہوئے پر ایک ڈاکہ زن باطنی ہے جو مسلمانوں کو رات دن اس طرح غارت کر رہا ہے جسطرح آوارہ گرد بھیڑوں کو بھیڑیا کھا جاتا ہے کاشکہ مسلمان اس سے بچیں تو پھر کبھی بھر پایا +

قادیان میں جھگڑا

ہمعصر آریہ گزٹ نے اخبار الحکم کی کسی روایت کی بنا پر یہ غلط استدلال کیا ہے کہ قادیانی مرزا کی گدی پر جھگڑا ہو رہا ہے یہ محض جھوٹ ہے الحکم نے کوئی ایسی بات نہیں لکھی اور نہ کوئی جھگڑا ہے مولوی عبداللہ صاحب تیماپوری جنکا ذکر کیا گیا ہے۔ ایک نیک آدمی ہیں جنپر فوق الطاقت زہد کی خشکی کے سبب کچھ خلل دماغ کا ابتلاء وارد ہوا ہے۔ اور کچھ کلمات جوش و جنون کے انکے مُنہ سے نکلتے رہتی ہیں ایسے لوگ ہر جگہ ہوا کرتے ہیں اور قوم انہیں نظر ترحم سے دیکھتی انہیں انکے حال پر چھوڑ دیا کرتی ہے نہ اُن سے کوئی جھگڑا تنازع برپا ہوتا ہے اور نہ اب ہوا ہے +

خطابات

ناظرین یہ ان خطابات کی فہرست نہیں جو گورنمنٹ نے اپنے معزز کارکنوں کو دیئے ہیں۔ بلکہ یہ وہ خطابات ہیں جو دیانند مہاراج کے دربار سے آریا بھائیوں کو ملے ہیں اور آریہ مسافر کے ذریعہ سے شائع ہوئے ہیں۔ فروری کے رسالہ آریہ مسافر میں رشی دیانند کا ایک پیغام چھپا ہے جس میں دیانند مہاراج موجودہ آریوں کو گمراہ کرنیوالے۔ سماج کے پکے دشمن۔ ویدک دھرم کی جڑ پر کلہاڑا رکھنے والے جھوٹ بولنے والے شریر۔ مار آستین۔ مکروہ چالوں والے وغیرہ وغیرہ فرماتے ہیں فہرست لمبی ہے۔ ہم سب درج نہیں کرسکتے اور نہ اسکی ضرورت ہے۔ کیونکہ اس ذکر سے ہماری غرض صرف یہ ہے کہ ہم اپنے ہمعصر ایڈیٹر صاحب آریہ مسافر سے دریافت کریں کہ یہ پیغام انکو کس ذریعہ سے پہنچا ہے۔ الہام کشف رُوحوں کی ملاقات کے تو آریہ صاحبان قائل نہیں۔ نہ رویائے صالحہ کو وہ مانتے ہیں۔ اور اگر تناسخ صحیح ہوتا تو دوسری صورت یہ تھی کہ ایڈیٹر صاحب کو دیانند مہاراج کا وہ جسم مل گیا ہو جس میں وہ اب بذریعہ تناسخ ہیں۔ بہرحال اُمید ہے کہ ایڈیٹر صاحب اس ذریعہ پیام پر روشنی ڈالینگے +

پانچ پیسہ والا ٹکٹ

اِس ملک کے اکثر دیسی اخباروں کی قیمت سالانہ ایسی ہے یا اس طرز سے وصول کی جاتی ہے کہ جب اخبار وصولی قیمت کیواسطے وی پی کیا جاتا ہے تو اس پر اکثر پانچ پیسہ کے ٹکٹ لگتے ہیں۔ ایک پیسہ محصول اخبار اور ایک آنہ فیس وی پی۔ اگر ایک ہی ٹکٹ پانچ پیسہ کا محکمہ ڈاک بنا دے تو ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں ایسے ٹکٹ سال بھر میں خرچ ہوں اور ڈاک خانہ میں مہریں لگانے کا کام بھی ہلکا ہو جائے۔ امید ہے کہ افسران محکمہ ڈاک ہماری اِس تجویز پر غور فرماوینگے +

دہلی میں اسلامی روزانہ

اب جبکہ دہلی دارالسلطنتِ ہند مقرر ہوا ہے تو یہ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ مُسلمانوں کے لیڈر اور متمول اور لٹریری مذاق کے اصحاب مِلکر دہلی سے دو پُرزور اور شاندار روزانہ اخبارات نکالنے کی اسکیم بنائیں جن میں سے ایک انگریزی میں ہو اور ایک اُردو میں۔ لیکن ہر دو اخبار ایسے ہونے چاہئیں جو مختلف اسلامی فرقوں کے مذہبی احساس کی نگہداشت پر قادر ہوں۔ ایسا نہ ہو کہ پیسہ اخبار کیطرح خواہ مخواہ احمدیوں کے پیچھے ہی پڑے رہیں۔ یا کرزن گزٹ کیطرح ہر پرچہ میں حکیم اجمل خانصاحب اور اُنکی پارٹی کو ہی کوستے رہیں۔ گو پیسہ کے مضامین سے کچھ احمدیوں کے پیسے کم نہیں ہوگئے اور کرزن گزٹ کی ہائے ہوسے کچھ حکیم صاحب کی عزت میں فرق نہیں آگیا۔ تاہم اِس قسم کی زبان قوم کے درمیان کبھی خوشگوار نتائج پیدا نہیں کرسکتی۔ ہمیں تو اس بات کی بھی چنداں پروا نہیں کہ کوئی ہماری مخالفت کرے یا نکرے۔ بہرحال ہم خیر خواہی سے یہ امر پیش کرتے ہیں کہ جدید تغیرات پر مسلمانوں کو جو کچھ کرنا چاہیئے۔ ان میں انگریزی و اردو روزانہ دہلی کے اخبار بھی ہمارے خیال میں شامل ہونیکے قابل ہیں +

حضرت صاحب کی کتابوں کی اشاعت کرو۔

ہمیں اس بات کے معلوم ہونے سے بہت افسوس ہوا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعودؑ کی کتابوں کی فروخت بہت کم ہوتی ہے۔ ممکن ہے کہ اسکی وجہ یہ ہو کہ ان کے متعلق اشتہار نہیں دیا جاتا۔ پرانے احباب سب خرید چکے ہوں اور نئے بیعت کنندے ان کی فہرست سے ناواقف ہوں۔ بہرحال ان کتابوں کی کثرت اشاعت کیطرف احباب کو توجہ کرنا ازبس ضروری ہے۔ حضرت میر صاحب نے اس پر دو مضمون لکھے ہیں۔ ایک نظم میں اور ایک نثر میں۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے اس مضمون کو سنکر فرمایا ہے "میں توجہ میں اتنا ضرور رکھوں گا کہ توجہ دو طرف مشکل ہوتی ہے۔ جب تک احباب ان کتب اور ریویو پر توجہ نہ فرمائینگے کام نہیں چلے گا"۔ ہم انشاء اللہ وقتاً فوقتاً حسب ضرورت حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتابوں کی فہرست اخبار بدر میں شائع کرتے رہیں گے۔ بہرحال وہ مضمون درج ذیل ہیں + (ایڈیٹر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ——— نحمدہ و نصلے علےٰ رسولہ الکریم

احمدیوں سے ناصر کی اپیل

ہر احمدی کے سامنے میرا اپیل ہے — کیوں احمدی کتب کی اشاعت قلیل ہے

کیا دلربا کلام ہے کیسا نفیس و پاک — دعوےٰ نہیں ہے کوئی کہ جو بے دلیل ہے

بعضی عبارتوں میں ہے کافور کا مزا — اور بعض میں ملی ہوئی کچھ زنجبیل ہے

انگور جنتی ہیں بہشتی انار و سیب — ہے نہر شیر و شہد کی یا سلسبیل ہے

ہیں نخل با حلاوت و کیلے ہیں بامزا — آب رواں کہیں ہے کسی جا پہ جھیل ہے

حور و قصور ہیں کہیں غلمان ہیں کہیں — ہر اک طرح کی رحمت رب جلیل ہے

دوزخ سے باز رکھتی ہے جنت کی رہنما — ہر اک کتاب گویا کہ زندہ خلیل ہے

شہباز علم و فضل ہے مہدی کا ہر کلام — اعدا کی جو کتاب ہے وہ مثل چیل ہے

عیسےٰ کا ہے کلام بہت عز و شان کا — اس کے مقابلہ میں جو ہے وہ ذلیل ہے

مہدی کا ہے کلام خدا کی طرف سے بس — گویا زبان سے بول رہا جبرئیل ہے

سلطان ہے قلم کا ہمارا وہ پیشوا — عیسےٰ کا اور رسول خدا کا مثیل ہے

اس کی ہر اک کتاب میں ہے نور و معرفت — عارف وہ تھا خدا کا یہ اس پر دلیل ہے

اے دوستو تم اس کی کتب سے اٹھاؤ فیض — اب زندگی کا عرصہ عزیزو قلیل ہے

میرے پیارو چھوڑ دو تم قصہ خوانیاں — پڑھ پڑھ کے قصے ہوتی طبیعت علیل ہے

پہچانو اس امام کو اس کا پڑھو کلام — جو راہ وہ بتاتا ہے حق کی سبیل ہے

کیوں اس کی ہر کتاب کو پیتے نہیں ہو تم — کس واسطے تمہاری طرف سے یہ ڈھیل ہے

ناصر کا ہے کلام عزیزوں کو مثل گل — اور دشمنوں کی آنکھ میں مانند کیل ہے

حضرت مسیح و مہدی علیہ السلام کی کتابیں جن میں خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے نور و برکت ہے اور جو قریباً اللہ تعالیٰ کی تحریک سے لکھی گئی ہیں اور جنمیں اکثر عبارتیں بالکل الہامی ہیں جنکے پڑھنے سے ایمان بڑھتا ہے اور دل منور ہوتا ہے علم میں ترقی ہوتی ہے اور قوت استدلال زیادہ ہوجاتی ہے اور جنکا خریدنا اور پڑھنا یا مخالفین میں تقسیم کرنا سراسر کار ثواب ہے آجکل انکا خریدنا احباب نے چھوڑ رکھا ہے اور کتابوں کا ذخیرہ ردی کیطرح کوٹھڑیوں میں جمع پڑا ہے جسکو چوہے اور دیمک کا اندیشہ ہے اس کا زیادہ تجربہ گزشتہ جلسہ پر ہوا کہ مثل سابق کتابیں نہیں بکیں بلکہ کسی نے آکر پوچھا بھی نہیں اور دوسرے لوگوں کے رسالے جو مثل حشرات الارض آجکل شائع ہو رہے ہیں جنکا شمار شائد کہ سو تک پہنچ چکا ہے وہ دست بدست فروخت ہوتے رہے مکھن کے شائق کم تھے اور لسی کے خریدار بہت۔ روحانی حلوا کم بکا اور پکوڑے زیادہ۔ ایسی کم توجہی حضرت صاحب کی کتابوں کی خریداری میں احمدیوں کو مناسب نہیں ہے شمع کے مقابلہ میں جسطرح کرمک شب چراغ کی کچھ قدر نہیں ہوتی اور وہ روشنی کا پورا فائدہ نہیں بخشتا اسی طرح حضرت صاحب کی کتابوں کے مقابلہ میں اور کتب و رسائل کا حال ہے جسقدر ان میں روشنی ہے وہ تو حضرت صاحب ہی کی کتب سے اخذ کیگئی ہے اور جو کچھ ان مصنفین کا ہے وہ مغشوش ہے کسی کا شعر ہے جب اصل ملے تو نقل کیا ہے۔ یہاں وہم و خطا کا دخل کیا ہے لیکن میرے خیال میں کچھ گرانی قیمت کتب حضرت صاحب بھی مانع خریداری ہے اور دیگر کتب و رسائل چھوٹے چھوٹے ہوتے ہیں اور تھوڑی تھوڑی قیمت پر بکتے ہیں لہذا لوگ انہیں بآسانی شوق سے خرید لیتے ہیں انہیں گراں نہیں گزرتا لیکن یہ بھی خیال کرنا چاہیئے کہ حضرت صاحب کی کتابیں تو گویا اصلی چاندی ہے اور دوسری کتابیں جرمن سلور یا جیساکہ اصلی اور نقلی اشیاء کا فرق ہوتا کجا اصلی اور کجا نقلی۔ دونوں میں جب چیز کا فرق ہو تو قیمت کا فرق بھی ضروری اور لازمی ہے۔ نیز حضرت صاحب کی کتابیں اکثر بڑی بڑی ہوتی ہیں اور دوسروں کی چند ورقی کتابیں ہوتی ہیں پھر قیمت کیونکر برابر ہو۔ اصل مطلب یہ ہو کہ احمدی احباب چشم بصیرت وا کریں اور عقل و خرد کی رہنمائی سے غور و تامل فرماویں کہ یہ جو کچھ کہ ہو رہا ہے ایسا ہی ہونا چاہیئے یا یہ انکی غلطی ہے مجھے امید ہو کہ آیندہ احباب تلافی مافات کرینگے اور خرید کتب حضرت صاحب میں سستی اور تغافل نہ فرمائینگے اس ذخیرہ سے جو قادیان میں مثل ردی کے پڑا ہوا ہے دنیا کو متمتع ہونیکا موقع دینگے زندگی کا اعتبار نہیں۔ موسم بہار ہمیشہ نہیں رہتا جب خود حضرت صاحب انتقال فرماگئے تو کیا ان کے دیکھنے والے یہیں بیٹھے رہینگے آخر یہ موجودہ لوگ بھی ایکدن کوچ کر جائینگے حضرت صاحب تو اپنا کام کر گئے۔ کتابیں تصنیف کیں ان کو چھپوایا۔ اب تمہارا کام یہ ہے کہ ان کتابوں کو خریدو اور پڑھو اور لوگوں کو پڑھاؤ۔ اے یارو تم لو اور اغیار کو دو تاکہ تمہاری طرح انکی بھی آنکھیں کھلیں اور تمہاری طرح وہ بھی اس پاک جماعت میں داخل ہوں اور یہ جماعت بڑھے پھولے اور پھلے اور تمہیں اشاعت اور اعانت کا اجر ملے اور خدا کی جناب میں تم سرخرو اور سرفراز ہو اور تمہارا انجام بخیر ہو۔ اور نیز یہ بھی عرض ہے کہ علاوہ حضرت صاحب کی کتابوں کے رسالہ ریویو بھی کوئے گمنامی میں پڑا ہوا ہے اسکے خریدار بھی بہت کم ہوگئے ہیں اور رسالوں اور اخباروں کی اشاعت زیادہ ہوتی جاتی ہے اور ریویو کی اشاعت رکی ہے یہ کیسا ظلم ہے میری سمجھ میں نہیں آتا کہ بجز جماعت کی دینی سستی کے اور کیا سمجھا جاوے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون + حضرت صاحب نے اپنی زندگی میں ریویو کی خریداری کی سفارش فرمائی تھی اور لکھا تھا کہ دس ہزار اسکے خریدار ہوں لیکن ہماری جماعت ترقی معکوس فرمائی اب مجھے امید نہیں کہ ریویو کے پورے دو ہزار خریدار بھی ہوں یہ نہایت درجہ کی غفلت ہے اس غفلت اور سستی کے دور کرنیکے لئے افسوس ہے کہ کوئی تدبیر نہیں کیگئی نہ حضرت صاحب کی کتب کی فروخت کے لئے کوئی توجہ احباب کو کبھی دلائی گئی ہے۔ میرے دل میں اللہ تعالیٰ نے ڈالا۔ لہذا میں نے احباب کی خدمت میں تحریک کردی اب اس کا قبول فرمانا یا نہ فرمانا احباب کے اختیار میں ہے اور دراصل میں ہر کام اللہ تعالیٰ کے قبضے میں ہے وہ چاہے گا تو یہ میری تحریک کارگر ہوجاویگی اور سب احمدی بھائی بکشادہ دلی اسے منظور فرمالینگے۔ کتابیں بکنی شروع ہوجاوینگی اور ریویو کیلئے درخواستیں آنے لگینگی

ایڈیٹوریل

پنجاب اور سرحد کے ڈاکے

بعض ہندی اخباروں کو شوق ہے کہ ہر ایک معاملہ کو ہندو و محمڈن کوسچن بنا دیں۔ اور باہمی قوموں کے درمیان نقار بڑھانے کی کوشش کریں۔ پنجاب کے اندر اور اُسکی سرحد پر جو ڈاکے پڑتے ہیں اُنکی فہرست دیکر ہندوستان اخبار کہتا ہے کہ یہ سب ظلم ہندوؤں پر ہی ہوتے ہیں اور مسلمان لوٹتے ہیں۔ حالانکہ ڈاکے مسلمانوں پر بھی پڑتے ہیں اور جہاں ہندوؤں پر پڑتے ہیں وہاں مسلمانوں کی ہمدردی کے ثبوت میں ہندوستان خود ایک واقعہ لکھتا ہے کہ ریمل داس ساہوکار کی مدد میں ایک بہادر نیک مسلمان نے اپنی جان دیدی۔ اصل بات یہ ہے کہ نیک اور بد ہر قوم میں ہوتے ہیں۔ سرحد کے اُس پار کی آبادی ہی سب مسلمانوں کی ہے۔ وہاں اگر پیر ہیں تو مسلمان۔ مرید ہیں تو مسلمان۔ نیک ہیں تو مسلمان اور بد ہیں تو مسلمان۔ وہاں سے تاجر آتے ہیں۔ اہل ہند کے ہندوؤں سے ہزارہا روپے کا مال خرید کر لیجاتے ہیں وہ سب مسلمان ہی ہوتے ہیں جو اہل ہند کے تجار کا گھر روپے سے بھر جاتے ہیں پھر وہاں سے لیٹرے آتے ہیں تو وہ بھی لامحالہ مسلمان کہلانے والے ہی ہوتے ہیں لیکن پنجاب میں جتنے ڈاکے پڑتے ہیں وہ ڈاکے والے سبھی مسلمان نہیں ہوتے۔ حالانکہ پنجاب میں اسلامی آبادی ہندوؤں سے بڑھ کر ہے۔ بلکہ وہ سب کے سب ہندو ہوتے ہیں ڈاکہ زن بھی ہندو ہوتے ہیں اور جنپر ڈاکہ پڑتا ہے وہ بھی اکثر ہندو ہوتے ہیں بنگال میں جتنے ڈاکہ زن پڑتے ہیں وہ سب ہندو ہوتے ہیں غرض ڈاکہ زن سوائے سرحد کے سب ہندو ہی ہوتے ہیں۔ ہاں اسمیں شک نہیں کہ ڈاکوؤں میں جو لوگ لوٹے جاتے ہیں وہ زیادہ تر ہندو ہوتے ہیں اور مسلمان کم سو اسکی وجہ یہ ہرگز نہیں کہ ڈاکہ زنوں کو مسلمانوں کے ساتھ کوئی محبت ہے اور وہ مسلمانوں کو لوٹنا نہیں چاہتے جس نے لوٹ مار پر کمر باندھی اُسکے سامنے ہندو مسلمان عیسائی سب برابر ہیں۔ بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ مسلمان فی زمانہ ایسے مفلس ہو چکے ہیں کہ ڈاکہ زنوں کو ان کے گھروں میں کچھ دکھائی ہی نہیں دیتا تو وہ ڈاکہ کس پر ماریں وہ جانتے ہیں کہ مسلمانوں کی دولت کا زمانہ جا چکا اور ساہوکار مسلمانوں کا روپیہ بٹور بٹار کر اپنے گھر میں ڈال چکے ہیں تو اب وہ کس چیز پر ڈاکہ ماریں۔ ڈاکہ زن کو روپے چاہیئے زیور چاہیئے قیمتی اسباب چاہیئے۔ مگر یہ اشیاء مسلمانوں کے گھر میں کہاں۔ غرض اگر مسلمانوں پر ڈاکے نہیں پڑتے تو اس کی وجہ اُنکی مفلسی ہے۔ اس کو ہندو مسلمان کا سوال بنانا ہمارے ہمعصروں کیواسطے زیبا نہیں۔ ایک تو مسلمانوں نے اپنی دولت ہندوؤں کے گھر دے ڈالی۔ دوسرا اب یہ بھی ان کا قصور گردانا جائے کہ تمہارے گھر ڈاکے کیوں نہیں پڑتے تو یہ عجیب بے انصافی ہوگی۔ یہ تو ظاہری ڈاکہ زن ہوئے پر ایک ڈاکہ زن باطنی ہے جو مسلمانوں کو رات دن اس طرح غارت کر رہا ہے جسطرح آوارہ گرد بھیڑوں کو بھیڑیا کھا جاتا ہے کاشکہ مسلمان اس سے بچیں تو پھر کبھی بھر پایا +

قادیان میں جھگڑا نہیں

ہمعصر آریہ گزٹ نے اخبار الحکم کی کسی روایت کی بنا پر یہ غلط استدلال کیا ہے کہ قادیانی مرزا کی گدی پر جھگڑا ہو رہا ہے یہ محض جھوٹ ہے الحکم نے کوئی ایسی بات نہیں لکھی اور نہ کوئی جھگڑا ہے مولوی عبداللہ صاحب تیماپوری جنکا ذکر کیا گیا ہے۔ ایک نیک آدمی ہیں جنپر فوق الطاقت زہد کی خشکی کے سبب کچھ خلل دماغ کا ابتلاء وارد ہوا ہے۔ اور کچھ کلمات جوش و جنون کے انکے مُنہ سے نکلتے رہتی ہیں ایسے لوگ ہر جگہ ہوا کرتے ہیں اور قوم انہیں نظر ترحم سے دیکھتی انہیں انکے حال پر چھوڑ دیا کرتی ہے نہ اُن سے کوئی جھگڑا یا تنازع برپا ہوتا ہے اور نہ اب ہوا ہے +

چند خطابات

ناظرین یہ ان خطابات کی فہرست نہیں جو گورنمنٹ نے اپنے معزز کارکنوں کو دیئے ہیں۔ بلکہ یہ وہ خطابات ہیں جو دیانند مہاراج کے دربار سے آریہ بھائیوں کو ملے ہیں اور آریہ مسافر کے ذریعہ سے شائع ہوئے ہیں۔ فروری کے رسالہ آریہ مسافر میں رشی دیانند کا ایک پیغام چھپا ہے جس میں دیانند مہاراج موجودہ آریوں کو گمراہ کرنیوالے۔ سماج کے پکے دشمن۔ ویدک دھرم کی جڑ پر کُلہاڑا رکھنے والے۔ جھوٹ بولنے والے شریر۔ مار آستین۔ مکروہ چالوں والے وغیرہ وغیرہ فرماتے ہیں فہرست لمبی ہے۔ ہم سب درج نہیں کرسکتے اور نہ اسکی ضرورت ہے۔ کیونکہ اس ذکر سے ہماری غرض صرف یہ ہے کہ ہم اپنے ہمعصر ایڈیٹر صاحب آریہ مسافر سے دریافت کریں کہ یہ پیغام انکو کس ذریعہ سے پہنچا ہے۔ الہام کشف رُوحوں کی ملاقات کے تو آریہ صاحبان قائل نہیں۔ نہ رویائے صالحہ کو وہ مانتے ہیں۔ اور اگر تناسخ صحیح ہوتا تو دوسری صورت یہ تھی کہ ایڈیٹر صاحب کو دیانند مہاراج کا وہ جسم مل گیا ہو جس میں وہ اب بذریعہ تناسخ ہیں۔ بہرحال اُمید ہے کہ ایڈیٹر صاحب اس ذریعہ پیام پر روشنی ڈالینگے +

پانچ پیسہ والا ٹکٹ

اِس ملک کے اکثر دیسی اخباروں کی قیمت سالانہ ایسی ہے یا اس طرز سے وصول کی جاتی ہے کہ جب اخبار وصولی قیمت کیواسطے وی پی کیا جاتا ہے تو اس پر اکثر پانچ پیسہ کے ٹکٹ لگتے ہیں۔ ایک پیسہ محصول اخبار اور ایک آنہ فیس وی پی۔ اگر ایک ہی ٹکٹ پانچ پیسہ کا محکمہ ڈاک بنا دے تو ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں ایسے ٹکٹ سال بھر میں خرچ ہوں اور ڈاک خانہ میں مہر لگانے کا کام بھی ہلکا ہو جائے۔ امید ہے کہ افسران محکمہ ڈاک ہماری اِس تجویز پر غور فرماوینگے +

دہلی میں اسلامی روزانہ

اب جبکہ دہلی دار السلطنتِ ہند مقرر ہوا ہے تو یہ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانوں کے لیڈر اور متمول اور لٹریری مذاق کے اصحاب مِلکر دہلی سے دو پُرزور اور شاندار روزانہ اخبارات نکالنے کی اسکیم بنائیں۔ جن میں سے ایک انگریزی میں ہو اور ایک اُردو میں۔ لیکن ہر دو اخبار ایسے ہونے چاہئیں جو مختلف اسلامی فرقوں کے مذہبی احساس کی نگہداشت پر قادر ہوں۔ ایسا نہ ہو کہ پیسہ اخبار کیطرح خواہ مخواہ احمدیوں کے پیچھے ہی پڑے رہیں۔ یا کرزن گزٹ کیطرح ہر پرچہ میں حکیم اجمل خانصاحب اور اُنکی پارٹی کو ہی کوستے رہیں۔ گو پیسہ کے مضامین سے کچھ احمدیوں کے پیسے کم نہیں ہوگئے اور کرزن گزٹ کی ہائے ہوسے کچھ حکیم صاحب کی عزت میں فرق نہیں آگیا۔ تاہم اِس قسم کی زبان قوم کے درمیان کبھی خوشگوار نتائج پیدا نہیں کرسکتی۔ ہمیں تو اس بات کی بھی چنداں پروا نہیں کہ کوئی ہماری مخالفت کرے یا نکرے۔ بہرحال ہم خیر خواہی سے یہ امر پیش کرتے ہیں کہ جدید تغیرات پر مسلمانوں کو جو کچھ کرنا چاہیئے۔ ان میں انگریزی و اردو روزانہ دہلی کے اخبار بھی ہمارے خیال میں شامل ہونیکے قابل ہیں +

مچھلیاں زندہ ہوگئیں

ولایت سے ایک سائنٹفک پرچہ نیچر نام شائع ہوتا ہے اسکی تازہ اشاعت میں مسٹر بکونین لکھتے ہیں کہ ایک تالاب کا میں نے نظارہ کیا ہے کہ جس میں بہت سی مچھلیاں رہتی تھیں۔ وہ تالاب جب خشک ہوا تو پانی کے ساتھ رفتہ رفتہ تمام مچھلیاں غائب ہوگئیں اور پانی کے بالکل خشک ہو جانے اور مٹی کے نظر آنے پر کوئی مچھلی مٹی پر مری ہوئی نظر نہ آئی۔ جب برسات کا موسم آیا اور پانی سے تالاب پُر ہونے لگا۔ تو نیچے سے خاک میں ایک جنبش ہوئی اور بہت سی مچھلیاں خاک میں سے نکل کر پانی میں تیرنے لگیں اور زندہ ہوگئیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ نیم مُردگی کی حالت میں کیچڑ کے اندر پڑی رہی تھیں +

اِس سے ظاہر ہوتا ہے کہ زمین میں ایک خاصیت ہے جو وہ ایسے جاندار کو جس میں رمق جان باقی ہو ایک نیم مُردگی کی حالت میں ایک عرصہ تک رکھ سکتی ہے۔ اور غالباً ایسی ہی خاصیت سے نیم مردہ بیہوش یسوع مسیح کو تیسرے دن قبر کی غار سے باہر کی نکلنے کی طاقت عود کر آئی ہو۔ گو اُس میں دوستوں کے علاج معالجہ اور مرہم دیٹی کا اضافہ بھی ممد ہوا +

اشتہاری دوائیں

لنڈن کی طبی انجمن کے ممبروں نے نہایت محنت کے ساتھ وہاں کی پیٹنٹ اشتہاری دواؤں کے اجزاء کیمیاوی ترکیب سے معلوم کر کے ایک کتاب میں چھاپ دی ہے جس کا نام سیکریٹ ریمیڈیز یعنی خفیہ دوائیں۔ اِس کتاب کے ذریعہ سے بہت سے راز طشت از بام کئے گئے ہیں۔ اکثر دوائیں ایسی ہیں جنکی اصل لاگت ½ پائی ثابت ہوتی ہے اور وہ ایک شلنگ پر بِکتی جاتی ہیں۔ مگر اس میں زیادہ تر اُجرت اشتہارات شامل ہے۔ اور اس میں شک نہیں کہ دواؤں کی تاثیر میں کچھ خیال کا اثر بھی ضرور ہوتا ہے۔ جو اشتہار کے ذریعے ایک نسخے کو دور ملکوں تک پہنچاتا ہے اس کو بھی حق ہے کہ اپنی کوشش اور محنت کا معاوضہ حاصل کرے۔ جو راز اس کتاب نے کھولے ہیں وہ ان لوگوں کی آنکھیں کھول دینگی جو یورپ کی تہذیب کی ہر شئے آسمانی وحی کی مانند یقین کرتے ہیں۔ آل انڈیا طبی کانفرنس کو چاہیئے کہ ہندوستان کے اشتہاری اطباء کے رازوں کو اسی طرح ملک پر نمایاں کر دے +

ویدوں میں جہاد

امرت سر کے مولوی فاضل ثناء اللہ صاحب نے ایک رسالہ لکھا ہے جسکی قیمت صرف تین آنہ ہے اور دفتر اہل حدیث سے مل سکتا ہے۔ اس کتاب میں مولوی صاحب نے ویدوں کے منتر نقل کر کے اپنے دعوے کو ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ آریہ اخبار اس کے خلاف شور مچا رہے ہیں کہ ویدوں میں جہاد کوئی نہیں۔ ہم اس اختلاف میں آریوں کے ساتھ ہی متفق ہیں۔ جہاد ایک نہایت پاک اصطلاح ہے جس کا مقصد ہے دین کی راہ میں سعی کرنا۔ خواہ وہ سعی علمی ہو عملی ہو مالی ہو یا جانی ہو جن ادھیاؤں اور شلوکوں کا حوالہ مولوی صاحب نے دیا ہے اُن سے تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ ویدوں نے قومی مخالفوں کے ساتھ جنگ و جدال کرنے اور جا و بیجا حملے کرنے اور ان کے مٹانے کے واسطے تلوار اُٹھانے کا حکم دیا ہے سو اس کا نام جہاد نہیں رکھا جا سکتا۔ ہم مولوی صاحب کی محنت کی داد دیتے ہیں کہ اُنہوں نے جو کچھ کیا ہے اس کے ثبوت میں آریوں کی مسلمہ کتب کے حوالے برابر نقل کر دیئے ہیں اور بہت محنت اُٹھائی ہے لیکن ہمارا اختلاف ان کو ناگوار نہ ہوگا کیونکہ ان کے ہمارے درمیان کئی ایک معاملات میں اختلاف چلا آتا ہے۔ ایک یہ بھی سہی + بہرحال کتاب دلچسپ اور مذہبی گفتگو کے وقت کام آنے والی ہے +

اللہ دتا کو جواب

اخبار اہل حدیث امرت سر میں کسی صاحب اللہ دتا نام نے چند ایک سوال حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعض پیشگوئیوں کے متعلق کئے ہیں جو ان کے خیال میں پوری نہیں ہوئیں۔ ان سوالات کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ میاں اللہ دتا نے حضرت صاحب کی کتابوں کا مطالعہ کیا ہے۔ ہم عرض کرتے ہیں کہ انہی کتابوں میں اور بھی بہت سی پیشگوئیاں درج ہیں جنکے ذکر سے آپ ساکت ہیں کیونکہ آپ کو بھی ان کا پورا ہونا ماننا پڑتا ہے۔ لیکن اوّل ہم آپ سے یہ دریافت کرنا چاہتے ہیں کہ ان کے پورا ہونے سے آپ نے کیا فائدہ اُٹھایا جب ہمیں یہ معلوم ہوجائے گا کہ آپ کی طبیعت ایسی سعید ہے کہ کسی نشان کے پورا ہونے سے فائدہ اُٹھا سکتی ہے اور مخالفین انبیاء کی طرح اپنی ضد پر اڑا رہنے والی نہیں تو انشاء اللہ ہم آپ کو یہ پیشگوئیاں بھی سمجھا دینگے۔ ورنہ اپنے وقت کو بے فائدہ ضائع کرنا ہم پسند نہیں کرتے۔ بانی رنا اللہ دتا کا

نہ مرنا۔ سو انہوں نے خود ہی ایک معیار قائم کیا تھا کہ جھوٹا لمبی عمر پاتا ہے۔ حرامزادے کی رسّی دراز ہوتی ہے۔ سو وہ سمجھ لیں کہ خدا نے ان کا معیار ان کے پیش کیا ہے۔ کردنی خویش آمدنی پیش +

سکھوں کا گورو کون ہے

سول ملٹری گزٹ کو اس کی غلطی پر متنبہ کرتے ہوئے لائل گزٹ لکھتا ہے کہ سکھوں کا گورو صرف **سری گرو گرنتھ جی** ہے اور بس۔ یہ بات جو کسی نے کہی ہے کہ باوا گورو بخش سنگھ ان کا گرو ہے یہ غلط ہے۔ ہم کہتے ہیں سکھ صاحبان کو ایک درجہ اور معرفت کی طرف ترقی کرنی چاہیئے کہ ان کا گورو صرف باوا نانک ہے یا پھر وہ جس کی طرف باوا صاحب موصوف نے ان کو رہنمائی کی +

قرآن شریف کا ترجمہ گورمکھی زبان میں

کہتے ہیں کسی سکھ نے قرآن شریف کا ترجمہ گورمکھی زبان میں کیا ہے۔ اور ساتھ ایک زہریلا دیباچہ بھی اُسی زبان میں لگایا ہے۔ سکھ بیچارے نے ترجمہ کیا کرنا ہے اتنی عربی سکھوں کو کہاں آئی۔ ہاں کسی اُردو یا پنجابی ترجمے کو لے کر اور اُس کے ساتھ پادری سیل کے ترجمے کے ترجمے اور دیباچے کی شر شامل کر کے گورمکھی جامہ پہنا دیا ہے۔ اس کا خطرہ ظاہر ہے اور ہمارے معزز ہمعصر ایڈیٹر صاحب نور نے جو گورمکھی زبان اور لٹریچر کے بہت بڑے فاضل ہیں اس کے ازالے کے واسطے گورمکھی میں قرآن شریف کا ترجمہ کرنے اور چھاپنے کا ارادہ ظاہر کیا ہے۔ صاحب نور کی اس خدمت کی قوم کو قدر کرنی چاہیئے اور اتنی بڑی کتاب کے چھاپنے کے واسطے کافی سرمایہ بہم پہنچانے کے لئے سعی ہونی چاہیئے +

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

ازدواج ثانی اور آریہ مسافر کی کہانی

میں نے کچھ مدت گذری اپنی مسلمان بہنوں کیلئے تعدد ازدواج پر ایک مضمون لکھا تھا اور صرف ان سے خطاب تھا کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیم کا یہ اثر نہیں ہونا چاہیئے کہ تم ہمسایہ قوموں کی ریس سے ایک فرض بات کی مخالفت محض اپنے نفس کے خوش کرنیکے لئے کرو۔ بلکہ ضروری حالتوں میں ازدواج ثانی کے بارے میں خود امداد دے کر اپنے ایثار نفس کا ثبوت دو۔ مگر آریہ مسافر کے اڈیٹر نے خواہ مخواہ اس میں دخل دیا اور اس مضمون کو گناہ کی تعلیم پھیلانا لکھا۔ حیرت تو مجھے یہ ہے کہ آریوں کے بزرگوں کے حالات میں نے بہت پڑھے ہیں ان میں سے معلوم ہوتا ہے کہ کئی بزرگوں کے ہاں تو دو۔ دو سے زیادہ بیبیاں تھیں۔ پس پہلے اس کے کہ آریہ معترض صاحب میرے مضمون پر اعتراض کرتے یہ دیکھ لینا چاہیئے تھا۔ کہ رامچندر جی کو بن باس جو دلایا تھا تو کس نے اور کیکئی۔ کوسلیا۔ سومترا کس کی بیویاں تھیں۔ راجہ جسرتھ کی یا کسی اور کی۔ اور یاگیہ ولکہ رشی کی دو بیویاں تھیں یا نہیں۔ کرشن جی مہاراج کی گوپیاں مشہور ہیں۔ انکے راستباز اور خدا کے مقرب ہونے کا ہمیں یقین ہے تو پھر ہم کس طرح مان لیں کہ وہ بیگانہ عورتوں سے اس طرح بے تکلف تھے پھر اس موجودہ زمانے میں کئی مثالیں دیکھا سکتی ہیں۔ خیر میں نے لکھدیا تھا کہ تعدد ازدواج پر جو اعتراض ہیں پیش کئے جائیں تاکہ ان پر غور ہو + دوم یہ کہ جن مشکلات کے لئے ایک سے زیادہ بیویاں جائز ہیں وہ تو ہر مذہب والے کو پیش آئی ہیں۔ انکے حل کرنے کے لئے جو طریقے دوسرے مذہب والوں نے خصوصاً آریہ سماج نے نکالے ہیں وہ قابل شرم ہیں۔ مگر ان دونوں مطالبوں پر ایڈیٹر صاحب آریہ مسافر نے کچھ نہیں لکھا نہ اعتراض پیش کئے ہیں نہ اپنے طریقے کو جو ایسی مشکلات میں آریہ کا دھرم ہے اسے اسلام سے بہتر بتایا بلکہ اپنے رسالہ میں دو چار گرما گرم دل آزار فقرے حسب عادت لکھکر اور رسول کریم کی جناب میں گستاخیاں کرکے بات کو ٹالدیا اور کہدیا کہ ویدک سوہانت کی مطابق یواہ کی غرض کچھ اور ہی ہے اب خدا جانے وہ غرض کیا ہے جب وہ ظاہر ہوگی تو پھر اس بارے میں کچھ لکھا جاوے گا فی الحال اتنا معلوم ہوتا ہے کہ عام ہندو بیاہ کی غرض اولاد ہی سمجھتے ہیں چنانچہ مشہور ہے کہ وہ بہشت یعنی سرگ میں نہیں جاویگا جو بے اولاد ہے شاید اس لئے حیا و شرم کے خلاف مسئلے پر بھی عمل کیا گیا ہے اور اسی واسطے متبنّیٰ بنانے کا رواج ہے +

مگر ہاں قرآن کریم نے بیاہ کی غرض صرف اولاد ہی نہیں رکھی۔ بلکہ اصل غرض تو تقوے فرمائی ہے اور تقویٰ پر نجات کا دار و مدار ہے۔ جیساکہ سورہ نساء کے شروع میں ہے یاایہا الناس اتقوا ربکم۔ اے لوگو اپنے رب کا تقوے کرو جس نے تم کو ایک جان سے پیدا کیا۔ اسی کی ایک جنس سے بی بی بنائی۔ پھر اس سے مرد عورتیں پھیلائیں۔ اور ایک جگہ پر قرآن حمید میں یہ آیت فرمائی خلق لکم من انفسکم ازواجًا لتسکنوا الیہا وجعل بینکم مودۃ ورحمۃ۔ یعنی تمہاری جنس سے تمہاری بیبیاں بنائیں تاکہ تم ان سے چین پکڑو اور تمہاری آپس میں رفاقت و رحمت بڑھے۔ بس یہ غرضیں ہیں جو نکاح سے مقصود ہیں +

بس اب مجھے اس بات کا انتظار ہے کہ وید سے ان سے بڑھکر کیا دکھلایا جاتا ہے۔ مجھے پھر بھی تاسف آتا ہے کہ آریہ مسافر نے دل آزاری کی کوشش کی۔ زبان درازی سے فقرے چست کئے مگر معقول اور مہذب طرز اختیار نہیں کی۔ بلکہ یہ حملے بھی کر دیئے +

(۱) عورتوں کی خراب حالت کا ذمہ وار اسلام ہے +

(۲) جو مشکلات نکاح ثانی ہیں میں نے لکھیں نہیں گری ہوئی خواہشیں سمجھا۔ برین عقل و دانش بباید گریست گویا عورت صرف اولاد پیدا کرنے کے واسطے اور روٹی پکانے کے واسطے ہے اور بس۔ مرد کے لئے موجب سکون و رحمت و مودۃ ہونے سے کوئی سروکار نہیں۔ بڑی قدر دانی ہو رہی ہے +

(۳) ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت لکھا کہ حضرت محمدؐ (اللہم صل علی محمد وسلم علیہ) اسی مسئلہ کی بدولت آرام سے زندگی بسر نہ کرسکے +

(۴) حضرت محمدؐ (فداہ ابی وامی) کو بار بار الہامات کے ذریعے ان استریوں کو راہ راست پر لانا پڑا +

(۵) عورت کے اولاد پیدا کرنے کے ناقابل ہونے کی صورت میں مرد تو دوسری شادی کرسکتا ہے مگر مرد کے ناقابل ہونے کی صورت میں قابل عورت کو کیا کرنا چاہیئے

(۶) ایک آیت پیش کی گئی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی کریم صلعم کو اپنی بیویوں کی تیز زبانی سے اور ناشائستہ الفاظ سے تکلیف پہنچی تو حضور نے ان کو بذریعہ الہام روکا سوا ترتیب وار جواب سنیئے۔ پہلی بات کی نسبت گذارش ہے کہ اسلام عورتوں کے لئے ابر رحمت ہے۔ زمانہ جاہلیت میں انکی حالت ناگفتہ بہ تھی۔ مگر قرآن کریم نے ان کے حقوق قایم کئے۔ یہ مضمون تفصیل چاہتا ہے۔ اور میرا مضمون لمبا ہو رہا ہے۔ دوسرا یہ کسی عالم فاضل مرد کا کام ہے مجھ نہ اتنی لیاقت نہ دعوے لیاقت۔ مگر یہ کہدینا برمحل معلوم ہوتا ہے کہ آجکل یورپ نے اور آپ کے وید یا ستیارتھ پرکاش نے عورتوں کو جو حقوق دیئے ہیں وہ لکھو میں انشاءاللہ جواب بتادونگی (گو ایک بات سے ہی معلوم ہوجاتا ہے جو حقوق دیئے ہیں یعنی بیچاری عورت تمہارے ساتھ ایک برتن میں کھانا بھی نہیں کھاسکتی) ادھر قرآن مجید کے فرمودہ حقوق سنئیے کہ اسلام نے عورتوں کو لباس کی مانند ضروری جزو مردوں کا تجویز فرمایا۔ جیساکہ فرمایا۔ وھن لباس لکم۔ اور پھر لھن مثل الذی علیھن کی بشارت سے ظاہر فرمایا کہ عورتوں کے بھی مردوں پر حق ہیں اور حضور سرور کائنات صلعم نے اپنی آخری وصیت میں عورتوں سے نیک سلوک کی ہدایت فرمائی اور کسی کے اچھے ہونے کا جو معیار مقرر کیا۔ وہ بھی یہی کہ خیرکم خیرکم لاھلہ یعنی اچھا وہی ہے جو تم میں سے اپنے اہل سے نیک برتاؤ کرتا ہے۔ اسلام نے تو یہ بھی کہا کہ عورتیں اپنی شادی میں رائے دینے کا حق رکھتی ہیں۔ یہ بھی فرمایا کہ وہ الگ تجارت کرسکتی ہیں۔ اپنے مال کی مالک ہیں۔ اگر ان کا خاوند یا باپ مرجائے تو اس کی جائداد میں ان کا بھی حق ہے پس بہت غلط ہے۔ یہ بات کہ کہدیا جاوے کہ عورتوں کی خراب حالت کی ذمہ وار اسلام کی تعلیم ہے۔ اسلام کی تعلیم جہاں جہاں پھیلی۔ عورتوں کو بھی معلوم ہوا کہ ہم بھی انسان ہیں کسی کے پاؤں کی جوتی نہیں +

دوسرے امر کی نسبت پہلے لکھا جاچکا ہے کہ اولاد کا حاصل کرنا یہ گری ہوئی خواہش نہیں ورنہ سوامی دیانند جی مہاراج وہ طریقہ ایجاد نہ کرتے جس سے صحیح فطرتیں کراہت کرتی ہیں کہ ذرا مرد بیمار ہوا یا باہر گیا اور کچھ سال

گزرے تو عورت پر فرض ہو گیا کہ اولاد پیدا کرے خواہ سولی پر چڑھے یا آگ میں پڑے ✤

تیسری بات بالکل جھوٹ ہے کہ حضرت سیدنا خاتم الانبیاء کی زندگی بہشتی زندگی نہ تھی ان کی سچائی کا سب سے بڑا نشان تو یہی ہے کہ انکی بیویاں ان پر ایمان لائیں کیونکہ مرد خواہ کیسا ہی ہو۔ مگر اندر آکر اس کے اخلاق اس کے دلی خیالات دلی ارادے اور وہ امور جن کی طرف وہ مائل ہے۔ ضرور ظاہر ہو جاتے ہیں پس نبی صلعم کی بیبیوں کا آپ پر ایمان لانا۔ تو ان کی صداقت کا نشان ہے۔ یہ ہرگز صحیح نہیں کہ کبھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیبیوں نے آپکی جناب میں گستاخی کی۔ ہاں چونکہ وہ نبیؐ کی بیویاں تھیں اور انہیں کے پاک نمونہ اور بے عیب زندگی سے لوگوں نے نصیحت پکڑنی تھی اس لئے انہیں معمولی بات پر بھی فوراً متنبہ کیا جاتا تھا تاکہ ان کا پاک نمونہ ہو۔ اسی لئے اُن کو جتایا گیا کہ اگر تم میں سے کوئی ایسا کام کرے گی جس کا بُرا ہونا ظاہر ہو (فاحشہ کے یہی معنے ہیں نبیؐ کو ناشائستہ الفاظ کہنا اس کے معنے نہیں یہ ترجمہ غلط ہے) تو دُگنی سزا خدا کے حضور ہوگی۔ کیونکہ جب تم دوسری عورتوں کی معلمہ ہو تو اگر تم میں کوئی قصور ہوا تو دوسری عورتیں اس کی ریس کرینگی۔ یہ بات تو نبیؐ کی صداقت بتاتی ہے کہ آپ دُنیا پرستی سے اپنے خاندان کو کس طرح پاک کرنا چاہتے تھے اور لستن کاحدٍ من النساء فرماکر یہ بھی بتا دیا۔ کہ نبیؐ کی عورتیں نسبتاً تو تمام جہان کی عورتوں سے اچھی تھیں۔ اس آیت کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیویوں کی مذمت میں پیش کرنا بے سمجھی اور غلطی ہے سورۂ نور میں الطیبات للطیبین فرماکر اللہ تعالیٰ نے گواہی دیدی کہ آنحضرتؐ کی عورتیں پاکیزہ خو۔ پاکیزہ اطوار۔ پاکیزہ کردار۔ پاکیزہ گفتار رکھتی تھیں۔ اصل میں ایسے اعتراض اس لئے اُٹھتے ہیں کہ ان لوگوں کو یہ معلوم نہیں کہ سچا امام اور لیڈر اور پیشوا وہ ہو سکتا ہے جس کی زندگی میں اچھی بات کا نمونہ ملے۔ خود منا ہلانہ زندگی سے دور رہ کر دوسروں کو اس کی ہدایت کرنے والا اپنا اثر نہیں ڈال سکتا بلکہ اثر اُس کا ہے جو اپنے نمونے سے بتائے کہ دیکھو یُوں اپنی بیویوں سے نیک معاشرت کیجاتی ہے اور یہ جو قرآن مجید میں نبی کریم صلعم کو مخاطب کیا جاتا ہے سو اس کی یہ وجہ ہے کہ آپ پیشوا تھے۔ اور سارے جہان کے ہادی تھے سو جب حکم دیا جاتا ہے تو سب سے بڑے اور سردار کو ملتا ہے وہ پھر اپنے ماتحتوں کو سُناتا ہے۔ اس میں نمبر ۴ و ۶ کا جواب بھی آگیا ✤

اعتراض نمبر ۵ کی نسبت عرض ہے کہ اولاد تمام قوموں میں مرد کیطرف منسوب ہوتی ہے۔ عورت کا فرض نہیں کہ جس طرح بن پڑے اولاد پیدا کرے۔ پھر شریعت اسلامی نے عورت کو بھی یہ حق دیا ہے کہ وہ خلع کر سکے۔ یعنی اگر باہمی موافقت نہ ہو یا حسن معاشرت میں خلل ڈالنے والی کوئی بات ہو تو عورت اپنا پلّا چھڑا سکتی ہے قرآن حمید کے دوسرے پارے میں اس کا ذکر ہے فلا جناح علیهما فیما افتدت به یعنی کوئی حرج نہیں اگر عورت خاوند سے اپنا پلّا پاک کرا لیوے۔ شرح وقایہ فقہ کی معتبر کتاب ہے اس میں لکھا ہے لا باس للخلع عنده عند وقوع الحاجة وهی وقوع المخالفة بین الزوجین بحیث لا یرجی التوفیق وحسن المعاشرة یعنے خلع کا کوحرج نہیں جب ضرورت پڑے اور وہ ضرورت یہ ہے کہ میاں بیوی میں اختلاف پڑ جائے۔ اور موافقت کی امید نہ ہو اور حُسن معاشرت نہ ہو۔ یہ تو معمولی جھگڑوں کے دفع کرنے کے لئے حکم ہے اور اگر خاوند عنین (نامرد) ہو تو ایک سال کی مہلت دیجائے پھر قاضی انمیں تفریق کردے۔ اصل عبارت یہ ہے فان لم یصل فیها فرق القاضی بینهما ان طلبته اور یہاں تک لکھا ہے اگر خاوند کو جنون یا جذام یا برص ہو تو عورت کو خلع کا اختیار ہے۔ اصل عبارت یہ ہے ان کان بالزوج جنون او جذام او برص فالمرأة بالخیار بس یہ علاج بہت پاکیزہ ہے بہ نسبت ناپاک اور حیا وغیرت سوز علاج کے جو کسی دوسرے مذہب کے بانی نے بتایا ✤

باقی رہا وہ اعتراض جو مُسلمان بیویوں کی رہو کے عنوان میں ہے۔ میرے خیال میں تو یہ بہت گندہ اور رذیل فقرہ اور بازاری محاورہ ہے۔ اگر ہماری ایک دو بہنوں نے ازدواج ثانی پر اپنی مخالف رائے کا اظہار کیا تو بہت ساری نیک نفس بہنوں نے خوشنودی بھی ظاہر فرمائی سو یہ تو زمانہ کا دستور ہے کہ جہاں نیک بات پھیلائی جاوے وہاں مخالفت ضرور ہونی چاہئے کہ سچ جھوٹ کا امتیاز پیدا ہو۔ یہ کوئی نئی بات نہیں جب کبھی کسی سچے آدمی نے سچ بتایا اُسے ایسی مشکلیں ضرور پیش آئیں سو مجھے اس کی پروا نہیں ✤

خدا تعالےٰ کے فضل سے اعتراضوں کا جواب تو ہو گیا۔ الحمد للہ رب العالمین ✤ اب ایک عرض ضروری ہے ہمارے مہربان بھائیوں کو چاہیئے کہ نرمی کر لکھیں۔ معقول اور مہذب جواب دینے کی بجائے چھوٹے ہتھیاروں پر اُتر آنا کہاں کی تہذیب اور شائستگی ہے ✤

میں تو اپنی بہنوں (اور بہنیں بھی کون جو حقیقی اور اصلی اسلام کے زیر سایۂ تربیت پا رہی ہیں) سے مخاطب تھی۔ مگر آریہ نے خواہ مخواہ دخل در معقول دے کر اپنی عادت کا ثبوت دیا۔ خیر اسلام کے ھادی نبی اکرم صلعم کی ایک ادنےٰ خادمہ کو اس کی کچھ پروا نہ ہونی چاہیئے ✤

والسلام سکینۃ النساء

از قادیان شریف

مفصلہ ذیل کتب مصنفہ حضرت مسیح موعودؑ منہتمم کتبخانہ مسیح موعود سے ملسکتی ہیں!

براہین احمدیہ حصہ اول اشتہار انعامی دس ہزار روپیہ ۵ر
〃 حصہ دوم ۴ر حصہ سوم ۱۰ر حصہ چہارم ۱۲ر
دلائل حقیت اسلام معہ تفسیر چند آیات و ردّ آریہ و عیسائی و برہمو و دہریہ وغیرہ۔ کل مجموعہ ۶ر
سرمہ چشم آریہ۔ آریوں کے ردّ میں ۱۲ر
برکات الدعا۔ دُعا کے فوائد اور ضرورت ۲ر
آئینہ کمالات اسلام مع تبلیغ حقیقت اسلام و تبلیغ رسالت حقہ اُردو۔ عربی مترجم فارسی ۱۲ر
انوار الاسلام۔ عبد اللہ آتھم کی پیشگوئی پوری ہونے کی تفصیل و ردّ عیسائیت اُردو ۴ر
نسیم دعوت ۴ر سناتن دھرم ۱۰ر ردّ آریہ اردو ۳۰ر
کتاب البریہ۔ سوانح حضرت اقدسؑ و چند پیشگوئیوں کا پورا ہونا ۱۲ر
ایام الصلح۔ دعویٰ معہ دلائل و پیشگوئی طاعون ۸ر
〃 فارسی ۸ر
اربعین نمبر ۱ و ۲ و ۳ و ۴ نشان صداقت مرسلین اور لوگوں کو ایک نعمت کی طرف دعوت اُردو ۴ر
حضرت اقدس علیہ السلام کا ریویو۔ عبد اللہ چکڑالوی و محمد حسین بٹالوی کے مباحثہ پر ۲ر

اخبار عالم پر ایک نظر

سر آغا خان کے مریدوں نے اخباروں میں اشتہار دیدیئے ہیں کہ ہم کو آیندہ کوئی ہندو نہ کہے۔ بلکہ ہم خاص شیعہ امامی اسمعیلی فرقہ کے ممبر ہیں۔ بہتر ہو کہ وہ ہندوانہ نام چھوڑ کر اسلامی نام اختیار کریں تاکہ آیندہ کے واسطے یہ شبہ اٹھ جائے + نہایت افسوس کے ساتھ یہ خبر سنی گئی ہے کہ ریاست میواڑ میں ایک جگہ چند مسلمان اپنی مسجد میں اذان کہنے کے سبب قید کئے گئے ہیں کیا میواڑ میں مذہبی تعصب تا حال اس قدر بے جا جوش میں ہے گورنمنٹ کو چاہیئے کہ مناسب دخل دیکر اس ظلم کو دور کرے + اخبار سول ملٹری گزٹ نے ایک بہت عمدہ تحریک کی ہے کہ سود کے متعلق ایک قانون بنایا جائے۔ سود خوار نہ ہاتھ ہلاتے ہیں نہ پاؤں۔ دکان پر ہی بیٹھے بیٹھے غرباء کا خون چوس چوس کر کپتے بنتے جاتے ہیں۔ ضرور ان کا کچھ علاج ہونا چاہیئے + اطلاع آئی ہے کہ انجمن نعمانیہ لاہور کا جو بیسواں سالانہ جلسہ اس کے اپنے مکان واقع ٹکسالی دروازہ مقابل تحصیل لاہور میں بتواریخ ۲۶-۲۷-۲۸- اپریل ۱۹۱۲ء ہونے والا ہے + ہمعصر مسلم گزٹ نے گورنمنٹ اور اسلامی پریس کو ایک کتاب بنام خواب دجیال کے خوفناک فقرات کیطرف توجہ دلائی ہے۔ اس کتاب میں لکھا ہے "ہندوستانی مسلمان ہمیشہ اس خیال سے اپنا جی خوش کرتے رہتے ہیں کہ ہم ہندوستان کو فرنگیوں سے فتح کر لینگے ۔۔۔۔ سرکار مسلمانوں پر ہرگز اعتماد نکرے ۔۔۔۔ وہ سرکار سے دل میں کینہ رکھتے ہیں مسلمان سانپ ہے مسلمانوں کا مذہب سکھاتا ہے جسکو وہ کافر سمجھیں مار ڈالیں"۔ امید ہے گورنمنٹ جلد اس کتاب کی اشاعت کو حکماً بند کردے گی + مولوی ثناء اللہ اور مولوی حائری صاحب کی کوشش سے معزز ایڈیٹران لاہور کو جو گلے ملایا گیا تھا اس کے نتیجہ میں بالفاظ افغان "اتفاق ہوا مگر نا اتفاقی بڑھ گئی"۔ اللہ رحم کرے مسلمانوں کے حال پر + بنگالہ میں بھی ایک شدھی سبھا قایم کی گئی ہے جو لوگوں کو ہندو بنانے کی کوشش کریگی + دربار دہلی پر ایک کروڑ بیس لاکھ روپیہ خرچ ہوا ہے + خان صاحب ہوتی۔ جن پر دو یورپین لڑکیوں کو اغوا کرتے میں مدد دینے کا الزام عائد کیا گیا تھا۔ بمبئی ہائی کورٹ سے عزت کے ساتھ بری کئے گئے ہیں + جنگی سپاہیوں کے تیز کوچ کے واسطے ایک قسم کی لکڑی کے تختے ایجاد کئے گئے ہیں جو پاؤں سے باندھے جاتے ہیں اور ان کے ذریعہ سے سپاہی ریل کے برابر تیز چلتے ہیں + جنگ طرابلس برابر جاری ہے۔ کنارے کے شہروں پر اطالیہ قابض ہیں اندرون عرب اور ترک ڈیرے جمائے ہوئے ہیں۔ اگر اطالیہ آگے بڑھنا چاہتے ہیں تو عرب سختی سے حملہ کر کے پیچھے ہٹا دیتے ہیں اور اگر عرب شہروں پر حملہ کرتے ہیں تو اطالیہ ان کو پسپا کر دیتے ہیں طرفین کا نقصان ہوتا ہے۔ جو خبریں رو ما کے ذریعہ سے آرہی ہیں اُن سے ظاہر ہوتا ہے کہ ۱۳- فروری کو عربوں نے درنہ پر تین شدید حملے کئے مگر پسپا ہوئے تین اطالیہ اور ساٹھ ترکی قتل ہوئے + جو خبریں اسلامی اخبارات کے ذریعہ سے آرہی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ سلطان نے پختہ ارادہ کیا ہے کہ اطالیہ نے بحیرہ قلزم کے بنادر پر جو گولہ باریاں کی ہیں اس کے جواب میں ٹرکی کے اٹالین بنک بند کئے جائیں اور اٹلی والوں کو ٹرکی سے خارج کر دیا جائے + پیرس کا رسالہ ریویو دا موند مسلمان لکھتا ہے کہ جنوبی اور وسطی امریکہ کی کل اڑھائی کروڑ آبادی میں سے ۷ الاکھ کے قریب مسلمان ہیں جسکی تفصیل یہ ہے :-

جمہوریہ ارجنٹاین ۲۰ ۵ ۷- برازیل ۱۰۰۶۰۰- چلی ۱۵۰- کیوبا ۲۵۰۰- میکسیکو ۱۰۵۰- پیراگوے ۳۰۰۰- پیرو ۵۰۰- یوروگوے ۵۰۰- برٹش گنی ۲۱۳۰۰- جمیکا ۳۰۰۰- ٹرینیڈاد ۱۰۵۰۰ فرنچ گنی ۱۵۰۰ ڈچ گنی ۳۰۰۰- باقی تعداد دوسرے چھوٹے چھوٹے رقبوں میں پھیلی ہوئی ہے۔ برازیل کے تمام باشندے حبشی ہیں۔ لیکن ان کا مذہب اسلام ہے۔ برازیل سے ۲ عربی اخبار باقاعدہ طور پر شائع ہوتے ہیں +

جنوبی اور وسطی امریکہ کی اس مسلمان آبادی کا بہت تھوڑا حصہ ایسے آدمی ہیں جو کہ دوسرے اسلامی ممالک سے وہاں آباد ہوئے ہیں کثیر تعداد ان حبشیوں کی ہے جنھوں نے اسلام اختیار کیا ہے + سیالکوٹ سے ایک رسالہ دربار نام نکلتا ہے اُس میں ایک مضمون "رام راون کا مقابلہ" کے عنوان سے شایع ہوا ہے مضمون نویس نے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ راون پر جو دوش لگائے جاتے ہیں وہ سب جھوٹ ہیں۔ بلکہ اس تمام خونریزی کی جو مابین رام راون واقعہ ہوئی تھی۔ ابتدا سری رام چندرجی کی طرف سے ہی ہوئی تھی۔ اور دربار مذکور کے ایڈیٹر صاحب نے بھی تحریک کی تھی کہ جو اصحاب اس کے برخلاف یا حق میں لکھنا چاہیں ان کے لئے دربار کے کالم کھلے ہیں +

نصر من اللہ ببدر و انتم اذلة | بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم | سبحن الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصا

BADR QADIAN

عام قیمت ... بغیر ضمیمہ درس قرآن مجید

الیس اللہ بکاف عبدہ مرزا غلام احمد

ضمیمہ درس قرآن مجید

جلد ۱۱

مورخہ ۱۰ ربیع الاول ۱۳۳۰ھ ... مطابق ۱۸ ...

نمبر ۲۱

بھائیو اگر قادیان آؤ گے تم | ایڈیٹر و منیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | نور دین ... پاؤ گے تم

دس شرائط بیعت

اوّل۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہے گا۔ دوم۔ یہ کہ جھوٹ اور زناء اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائے گا۔ چہارم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم۔ یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالےٰ کے ساتھ وفاداری کرے گا اور ہر حالت میں راضی بقضاء ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اسکی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیرے گا بلکہ قدم آگے بڑھائے گا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلّی اپنے اوپر قبول کرلیگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلّی چھوڑ دے گا۔ اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا۔ دہم۔ یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوۃ محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوۃ میں ایسا اعلےٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفےٰ مارا امام و پیشوا
اندریں دیں آمدہ از مادریم — ہم بریں از دار دنیا بگذریم
آں کتاب حق کہ قرآں نام اوست — بادۂ عرفان ما از جام اوست
آں رسولے کش محمد ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او با شیر شد اندر بدن — جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را بروشد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ مارا وحی و ایمائے بود — آں نہ از خود از ہماں جائے بود
اقتدائے قول او در جان ماست — ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبرہائے معاد — ہرچہ گفت آں مرسل رب العباد
آں ہمہ از حضرت احدیت است — منکر آں مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست — منکر آں مورد لعن خداست
معجزات انبیاء سابقین — آنچہ در قرآں بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
یک قدم دوری ازاں عالی جناب — نزد ما کفر است خسران و تباب

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر و پبلشر کے حکم سے چھپ کے شائع ہوا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اُمّۃً واحدۃً

دنیا میں تمام انسان بلحاظ انسانیت کے ایک ہی گروہ ہیں۔ ایک ہی جماعت ہیں اسی کے متعلق اللہ تعالےٰ جلشانہ نے اپنی پاک کلام میں ارشاد فرمایا ہے کہ کان الناس امّۃً واحدۃً (ترجمہ تمام انسان ایک ہی گروہ ہیں) لیکن پھر اس گروہ کے کئی اقسام ہیں۔ ان میں امرا ہیں جن کو علے العموم خواہ وہ کسی مذہب کے ہوں کوئی دینی کاموں۔ دینی اعمال۔ دینی شوق و ذوق سے زیادہ سروکار نہیں۔ الّا من شاء اللہ۔ انہی کے واسطے قرآن کریم میں آیا ہے۔ وکذٰلک جعلنا فی کل قریۃٍ اکابر مجرمیہا پھر ہر ایک مذہب میں گدی نشین ہوتے ہیں انکو بھی شرعی پابندی کی چنداں حاجت نہیں ہوتی۔ خاص کر مسئلہ زکوٰۃ سے تو ان کے کان بالکل ناآشنا ہوتے ہیں۔ پھر کچھ گروہ علماء کا ہوتا ہے پہلے علماء کا حال اللہ بہتر جانتا ہے۔ مگر آج کل کے علماء بسبب غربت کے رات دن آٹہ کھانے کمانے کی فکر میں ہیں اور اپنے دیگر محلہ دارو کی طرح دنیوی دھندوں میں مصروف ہیں گو اس مول کے عوض میں جو انہیں محلہ داروں سے ملتا ہے۔ نماز بھی پڑھا دیتے ہیں۔ انّما یخشی اللہ من عبادہ العلماء کے مصداق کم ہوتے ہیں۔ امراء کا خوف۔ محلہ داروں کا ڈر ان کو ہر وقت رہتا ہے۔ خوشامدی بن کر تاویلات بے جا سے کام لیتے ہیں۔ کچھ عوام کا گروہ ہے۔ جن کو اپنی دنیاداری سے فرصت ہی نہیں کہ دین کی بات کو سوچ سکیں۔ نیز ان میں اہل فہم کی کمی ہے۔ ایک گروہ اخبار نویسوں کا ہے۔ جن میں سے اکثر اخبار کی اشاعت کی فکر میں ہیں خواہ وہ قوموں کو آپس میں لڑانے سے حاصل ہو۔ خواہ قوت باہ اور جوانمردی کے اشتہار چھاپنے سے ہو خواہ تیز زبانی سے ہو خواہ کسی بڑے آدمی کے برخلاف شور و شغب اٹھانے سے ہو۔ غرض اصل فکر ان کو ترقی اشاعت کا ہوتا ہے اور مستثنیات تو ہر قوم میں ہوتے ہی ہیں یہاں گفتگو اکثر کے متعلق ہے۔ مثلاً میاں اہلحدیث ہیں کہ نام تو انہوں نے اہلحدیث رکھوایا ہے۔ مگر جو لوگ حدیث کی مخالفت میں بہت سے سخت دریدہ دہنی کر رہے ہیں۔ انکی طرف توجہ نہیں کرتے۔ البتّہ ہر اخبار میں احمدیوں کے ساتھ چھیڑ چھاڑ رکھتے ہیں اور اسی میں اخبار کی اشاعت اور ترقی کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔ اور ایسا ہی پیسہ اخبار ہیں جو اگرچہ مذہبی اخبار ہونے کے مدعی نہیں مگر مذہبی لوگوں کی طرح۔ ہمارے متعلق دینی رنگ کے مضامین کو پسند فرماتے ہیں۔ انا للہ۔ غرض ہمارے سلسلہ کے خلاف وہ مضمون اور اس فرض کے ادا میں اوّل نمبر کے نہیں تو کسی سے کم بھی نہیں۔ ایسا ہی آریہ صاحبان کے اخبار بھی کچھ نہ کچھ اناپ شناپ احمدیوں پر حملے کرتے رہنا ضروری خیال کرتے ہیں۔ کبھی لکھ دیتے ہیں ان میں اختلاف ہو گیا کبھی چھاپ دیتے کہ خلافت پر جھگڑا کھڑا ہو گیا۔ ایک آریہ ایک نوٹ لکھ دیتا ہے دوسرے اس پر مزید در مزید حاشیے چڑھاتے ہوئے نقل در نقل کرتے چلے جاتے ہیں اور بے سوچے سمجھے اخباروں کے صفحہ کے صفحے سیاہ کرتے چلے جاتے ہیں۔

غرض یہ سب گروہ ہیں۔ مگر ان کے علاوہ قدرت الٰہی سے ایک ایسی مخلوق بھی ہے۔ جو کچھ خوابیں دیکھتے رہتے ہیں اور اپنے کشف اور الہام کے ذریعہ سے عجیب در عجیب خبریں اپنے اور دوسروں کے متعلق اڑاتے رہتے ہیں ان میں سے کچھ خاموش ہوتے ہیں اور ایک وقت تک خاموش رہتے ہیں پھر جوش انہیں اٹھتا ہے۔ یہ جوش کبھی ابھرتا ہے کبھی دبتا ہے ممکن ہے کہ ان میں سے بعض مرفوع القلم بھی ہوں مگر بعض ایسے ہوتے ہیں جو انبیاء کا بھی مقابلہ کرتے ہیں اور ہر نبی کے زمانہ میں ایسے لوگ ہوتے رہے ہیں۔ بائبل میں ان کا نام فالگیرے اور جادوگر رکھا گیا ہے۔ اور اُمّت محمّدیہ میں مثلاً ابن صیاد جو ہمارے نبی کریمؐ کے عہد مبارک میں مدعی رسالت ہوا اور آپ سے اس نے خود مدینہ میں گفتگو کی اور اُن سے ایک مسیلمہ بھی تھا۔ اُمّت موسویہ میں بلعم باعور کا قصّہ توریت و قرآن کریم دونوں میں ہے بلکہ قرآن کریم میں تو فرماتا ہے۔ اٰتیناہ اٰیٰتنا۔ اور ہمیشہ ہر ایک مجدّد کے وقت بھی ایسے لوگوں نے ضرور اپنا جوش دکھلایا ایسے لوگوں کا کام یہ ہوتا ہے کہ کسی جماعت اور گروہ میں اختلاف ڈالیں۔ کچھ بے شغلے کم فہم ان کی ہاں میں ہاں ملا کر انکو ابھارتے رہتے ہیں مگر یہ گروہ ہمیشہ ناکام رہتا ہے۔

اس زمانہ میں [illegible] - از عبداللہ من

جھوٹی ہے۔ جو مسیح ہونے کا دعوےٰ کرتا تھا۔ مگر مرض طاعون سے نامراد مرا۔ فقیر مرزا جس کو حضرت مسیح موعود کی ذلّت اور موت کے متعلق الہام ہوا تھا اور چند روز کے بعد خود ہی مر گیا۔ ایسا ہی ڈاکٹر عبدالحکیم بھی مسیح ہونیکا دعوےٰ کرتے ہیں۔ تیماپور کے مولوی عبداللہ مہدی بنتے ہیں اور بھی کوئی کوئی فصلی ملہم کبھی کبھی ایک ہانک لگا دیتا ہے اور ایک مجنون قادیان میں بھی پھرتا ہے۔ اسمیں شک نہیں کہ یہ لوگ ایک حد تک قابل رحم ہوتے ہیں اور ان کو چھیڑنا مناسب نہیں ہوتا۔ اسی واسطے ہم ان کے متعلق چنداں اخبار میں کچھ ذکر نہیں کیا کرتے۔ مگر دوسرے اخباروں کے ایڈیٹر۔ ریفارمر اور ان کے کارسپانڈنٹ ان لوگوں کے وجود کو بھی ہماری مخالفت کا معتدبہ ہتھیار دکھلاتے ہیں۔ مؤمن کو چاہیئے۔ کہ اپنے ایمان کو استغفار اور دعاؤں کے ساتھ محفوظ رکھے

(ایڈیٹر)

مصلح الدین مسیح احمدؑ

کے تولد روز بدر (چاند کی چودھویں) کی یادگار میں جو اخبار کسی مسکین کے نام جاری ہونا تھا وہ ہو چکا اب درخواستیں نہ آویں۔

دیانندی تعلیم

مصنفہ بھائی دت سنگھ جی گیانی۔ اس دلچسپ کتاب میں گیانی صاحب نے آریوں کی مستند کتاب ستیارتھ پرکاش مطبوعہ ۱۸۸۴ء کے حوالجات صفحات سے یہ ثابت کیا ہے کہ آریہ مذہب آتش پرستی کے مذہب کی ایک شاخ ہے جس کا بقیہ اگنی ہوتر اور ہون اب تک موجود ہے۔ دیانند نے آریوں کے واسطے جو ٹائم ٹیبل بنایا ہے وہ ایسا عجیب ہے کہ اگر اس پر آریہ لوگ عمل کرتے تو دین سے تو پہلے ہی خالی ہیں دنیا سے گئے گذرے ہوتے نیوگ کے متعلق جو ذکر ہے اسکو ہم اس وقت دُہرانا نہیں چاہتے ایسا ہی دنیا کی پیدائش میں انسانوں کا آسمان سے گرنا اور دیانند کا نجات کے مسئلہ میں بھٹکنا مگر سب سے زیادہ دلچسپ دیانند مہاراج کی جغرافیہ و تاریخ دانی ہے جہاں دیانند ہندوں کو مسلمانوں کے برخلاف بھڑکانے کے واسطے ایک خیالی علم تاریخ ایجاد کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ محمود غزنوی مندر سے اٹھارہ کروڑ کا مال اور دو ہزار ہندو گلام بنا کر غزنی کو روانہ ہوا مگر راستہ میں جب مکہ پہنچا تو ہندوں کو قتل کر ڈالا

ابنِ خزرجو اور اصطلاح

چوں خدا خواہد کہ پردۂ کس دَرَد
میلش اندر طعنۂ پاکاں کند

۹ - فروری ۱۹۱۲ء کے پرچہ اہلِ حدیث میں مولوی ثناء اللہ امرتسری نے حضرت خلیفۃ المسیح الموعود علیہ وعلی من اتبعہ الصلوٰۃ والسلام کی تقریر پر جو ۱۸ و ۲۵ جنوری ۱۹۱۲ء کے بدر میں چھپی ہے حسب عادت کچھ نکتہ چینیاں کی ہیں (افسوس کہ نکتہ چین کو ان چیدہ نکات نے کچھ فائدہ نہ دیا) اگرچہ ان کے اعتراض کچھ قابل التفات نہیں ہیں تاہم اس خیال سے کہ عوام الناس دھوکہ میں نہ رہیں۔ مندرجہ ذیل سطور میں ان کا جواب تحریر کیا جاتا ہے حضور ممدوح نے اپنی تقریر کے ضمن میں فرمایا تھا کہ تمام لڑکوں کو پڑھایا جاتا ہے کہ کلمہ لفظ مفرد کو کہتے ہیں۔ حالانکہ کلمہ کی یہ تعریف قرآن مجید کے خلاف ہے **تمت کلمۃ ربك صدقًا وعدلًا** پھر کیا صداقت۔ عدل سے کلمہ کی تعریف ہوسکتی ہے غرض سب مسلمان لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کو کلمہ کہتے ہیں مگر اب اس لفظ کے معنے بگاڑ کر لفظ مفرد کا نام کلمہ رکھدیا جو صحیح نہیں الخ اس پر مولوی ثناء اللہ صاحب اپنے طرزِ کلام میں عذر کرتے ہیں کہ "لا مناقشۃ فی الاصطلاح" یہ ایک ایسا عذر ہے کہ خود معتذر (مولویصاحب) کو بھی کلیۃً اس کی صحت میں کلام ہے کیونکہ جب کوئی احمدی ان کی زباندرازیوں سے تنگ آکر انہیں ابن خزرجو کے الفاظ سے مخاطب کرے تو اس سے سخت گھبراتے ہیں حالانکہ اگر ان کا باپ واقعی خزرجو ہی ہے اور ان کا اقرار حلفی ہے کہ ہے۔ تو احمدی آپ کو ابن خزرجو کہنے میں حق بجانب ہیں اور اس پر آپ کو ناراض نہیں ہونا چاہیئے اور اگر بالفرض مولوی ثناء اللہ صاحب کے باپ کا نام خزرجو نہیں ہے یا یہ کہ خزرجو ان کا باپ نہیں ہے تو بھی ان کے لئے گھبرانے کا کوئی موقع نہیں کیونکہ ان کا پیشکردہ اصول لا مناقشۃ فی الاصطلاح اسے جائز قرار دیتا ہے یعنے کم از کم اگر وہ اسے احمدیوں کی اصطلاح ہی سمجھ لیں تو بھی انکی شکایت رفع ہو جاتی ہے۔ لیکن ہمارے نزدیک اسکی کلیت کا دعویٰ صحیح نہیں۔ کیونکہ علاوہ دیگر مفاسد کے بعض اوقات اس سے نصوص کے سمجھنے میں دقت ہی نہیں بلکہ غلطی واقع ہو جاتی ہے۔ چنانچہ اسی وجہ سے متاخرین نے کئی جگہ سخت سخت غلطیاں کھائیں اس کے لئے ہم مولوی صاحب کو اعلام الموقعین ہی کی جلد اول صفحہ ۳۲ کی طرف متوجہ کرتے ہیں۔ حافظ ابن قیم مقام مذکور میں فرماتے ہیں "ولا حجر فی الاصطلاح مالم یتضمن حمل کلام اللہ ورسولہ علیہ فیقع بذلک الغلط فی فہم النصوص وحملہا علیٰ غیر مراد المتکلم منہا وقد حصل بذلک للمتاخرین اغلاط شدیدۃ فی فہم النصوص"۔

اب میں مولوی صاحب کو آگاہ کرتا ہوں کہ آپ کو بھی کلمہ کی تعریف "لفظ مفرد" صحیح سمجھنے کے باعث خود آیۃ مذکورہ بالا اعنی **وتمت کلمۃ ربك صدقًا وعدلًا** کے سمجھنے میں سخت غلطی لگی ہے اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ اس اصطلاح کے باعث آپ کو مذکورہ بالا آیت میں کلمہ کے معنے لفظ مفرد کرنے پڑے ہیں چنانچہ آپ لکھتے ہیں "مرکب ہے تو آیت میں اس کا ثبوت کیا ہے" جس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ کلمہ کا مدلول اس آیت میں آپ مفرد قرار دیتے ہیں حالانکہ الفاظ **صدقًا وعدلًا** صاف صاف بتا رہے ہیں کہ آپ کے معنے صحیح نہیں ہیں چنانچہ تفسیر بیضاوی میں "کلمۃ ربك" کے نیچے (جسے قرأت کلمات میں ادا کیا ہے) لکھتے ہیں "اخبار: واحکامہ ومواعیدہ"۔

آپ کے الفاظ "کلمۃ ربک مرکب اضافی بحکم مفرد ہے کلام نہیں" بڑی صفائی سے ظاہر کر رہے ہیں کہ آپکے خیال میں کلمۃ ربك کا مدلول خود لفظ کلمۃ ربك ہی ہے۔ لاغیر اور یہ ایک ایسی فاش غلطی ہے جس کا توقع کسی تین چار سال کے نادان بچے سے ..... بھی خیال میں نہیں آسکتا۔ فضلا عن یدعی فضلا۔ اس کی مثال بعینہ ایسی ہے کہ جب کوئی ایسا کاغذ جسپر مولوی ثناء اللہ صاحب کا نام لکھا ہوا ہو جل جائے یا پانی میں ڈوب جائے یا ہوا میں اڑ جائے یا کہیں مٹی میں دب جائے تو اسوقت کوئی مولوی صاحب جیسا خوش فہم یہ سمجھ لے کہ خود مولوی صاحب ہی جل گئے یا ڈوب گئے یا ہوا میں اڑ گئے یا مٹی میں دفن ہو گئے۔

مولوی صاحب کے اس اعتراض کا جواب کہ "مفرد ہے تو لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ جو دو جملے ہیں کلمہ نہوا" کا جواب بھی بیضاوی نے ہی دیدیا ہے چنانچہ وہ لکھتے ہیں **کلمۃ ربك** اے ما تکلم بہ او القرآن۔ کیونکہ نہ تو جمیع کلمات الٰہیہ ایک جملہ میں محصور ہیں اور نہ ہی قرآن صرف ایک نحوی جملہ ہے۔ اس کے بعد مولوی صاحب نے ایک اعتراض حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر کیا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ آپ کلام الٰہی میں اللہ تعالیٰ کو نحویوں کا اور اُن کے تخمینی قواعد کا تابع تسلیم نہیں کرتے اور خدا کی کلام میں صیغہ مذکر کی جگہ صیغہ مؤنث کا آجانا اور صیغہ مؤنث کے محل پر صیغہ مذکر لانا جائز قرار دیتے ہیں۔ افسوس کہ مولوی صاحب اتنا بھی نہیں جانتے کہ فصحاء و بلغاء اپنے کلام میں قواعد لغت کے تابع نہیں ہوا کرتے بلکہ قواعد لغت کلام فصحاء کے تابع ہوتے ہیں۔ پس خدا تعالیٰ کے کلام کو جو ابلغ البلغاء اور ملہم السنۃ ہے نحویوں کے تخمینی قواعد کا تابع اور ماتحت قرار دینا کیونکر صحیح ہو سکتا ہے۔ اسی اصول کو فراموش کرنے کے باعث آپ جیسے خوش فہم لوگ ان ھذان لساحران وغیرہ آیات کو غیر صحیح قرار دیتے رہے ہیں حیرت برین فضیلت۔ اصل بات یہ ہے کہ گاہے کسی خاص امر پر متنبہ کرنے کے لئے بلغاء کی کلام میں ایسا بھی ہو جاتا ہے کہ عمداً سنن طبعیہ کی مخالفت کی جاتی ہے چنانچہ شاہ ولی اللہ صاحبؒ اپنی کتاب فوز الکبیر میں فرماتے ہیں "وگاہی سنن طبیعی کلام تذکیر ضمیر است یا تانیث آں یا افراد آں پس از سنن طبیعی برآرند و مذکر را مؤنث کنند و مؤنث را مذکر سازند و مفرد را جمع کنند بسبب میل معنے (پارہ ۷ رکوع ۱۵)

فلما رای الشمس بازغۃ قال ھذا ربی ھذا اکبر

استوقد نارًا فلما اضاءت ما حولہ۔ چنانچہ جس الہام پر مولوی صاحب نے یہ اعتراض کیا ہے وہ الہام مع اصل عبارت حضرت مسیح موعود علیہ السلام درج ذیل ہے "رب اخّر وقت ھذا" یعنے اے میرے خدا یہ زلزلہ جو نظر کے سامنے ہے اس کا وقت کچھ پیچھے

ڈالدے - قاعدہ نحو کے مطابق ہذا کی جگہ ہذہ چاہیئے تھا مگر اس جگہ ہذا سے مراد ھذا العذاب ہے کیونکہ اصل غرض تو عذاب سے ہے ورنہ زلزلے تو پہلے بھی آچکے ہیں" دیکھو ریویو آف ریلیجنز جلد ۵ ۱۹۰۶ء صفحہ ۱۶۲ +

اس کے بعد مولوی صاحب نے مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے رسول اللہ و نبی اللہ ہونے پر غم و غصہ ظاہر کیا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو جو ان کے زعم میں دوبارہ دُنیا میں واپس آنیوالے ہیں دعویٰ رسالت و نبوت میں سچا نہیں مانتے اور وہ انکی تکذیب میں اسی نمبر پر ہیں جس پر یہود تھے اور ہیں - ورنہ ممکن نہ تھا کہ انہیں مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے رسول اللہ و نبی اللہ ہونے میں ذرہ بھی استبعاد یا تردد ہوتا - اگر مولوی صاحب سچے دل سے حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین سید الاولین والآخرین صلے اللہ تعالےٰ علیہ و علیٰ آلہ و خلفائہ اجمعین کی رسالت پر ایمان رکھتے ہیں تو ہم ان کو وہ احادیث یاد دلاتے ہیں جن میں ہماری سرکار نے مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نبی اللہ فرمایا ہے - بل عجبوا ان جاءھم منذر منھم فقال الکٰفرون ھذا شیءٌ عجیب - مولوی صاحب فرماتے ہیں کہ رسول اللہ اور نبی اللہ شرعی الفاظ ہیں ان کے معنے وہی ہیں جو شریعت میں آئے ہیں جنکی بابت ارشاد ہے اللہ اعلم حیث یجعل رسالتہ - اس لئے رسول اللہ یا نبی اللہ بولکر اس سے مجازی رسول یا بروزی نبی مراد لینا کیونکر صحیح ہو سکتا ہے اس کا جواب جناب مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اپنے الفاظ میں درج ذیل کیا جاتا ہے +

"اے نادانوں بھلا بتلاؤ کہ جو بھیجا گیا ہے اس کو عربی میں مرسل یا رسول ہی کہینگے یا کچھ اور کہینگے - مگر یاد رکھو کہ خدا کے الہام میں اس جگہ حقیقی معنے مُراد نہیں جو صاحب شریعت سے تعلق رکھتے ہیں بلکہ جو مامور کیا جاتا ہے وہ مرسل ہی ہوتا ہے" یعنے مجازی رسول ہونیسے صرف یہ مراد ہے ایسا رسول ہونا جس کا نسخ و رفع شریعۃ و وضع آخری مکانہا سے تعلق نہو نہ کہ مطلقاً رسول و نبی نہ ہونا - پھر فرمایا ہے کہ یہ خدا کی اصطلاح جو اس نے ایسے الفاظ استعمال کئے (دیکھو سراج منیر صفحہ ۳) +

اس کے بعد مولوی صاحب نے اپنی فاضلیت کا ایک اور ثبوت دیا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ مولویصاحب کو عربی زبان سے اتنی بھی واقفیت نہیں کہ ایک بالکل صاف اور سادہ عربی عبارت کا صحیح مطلب سمجھ سکیں یا یہ کہ وہ دانستہ لوگوں کو صرف اس غرض سے غلطی میں پھنسانا چاہتے ہیں کہ کسی طرح سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الموعود علیہما الصلوٰۃ والسلام کے انوار ساطعہ کو جنھوں نے مولوی صاحب کی آنکھوں کو چندھیا دیا ہے - اپنے پراگندہ خیالات کے ھباءً منثورًا کے ذریعہ سے چھپا دیں - یریدون لیطفئوا نور اللہ بافواھھم واللہ متم نورہٖ ولو کرہ الکافرون - حضرت ممدوح نے جو بتائید الٰہی بڑی تحقیق سے ثابت کیا ہے کہ قرآن کریم میں کوئی آیۃ منسوخ نہیں اس سے مولوی صاحب کو بہت رنج پہنچا ہے (خدا تعالےٰ انہیں راہ راست پر لاکر اس رنج و غم سے سبکدوش فرمائے) انہوں نے اس موقعہ پر اپنے دلکو ٹھنڈا کرنے کے لئے لکھا ہے کہ "حافظ ابن قیم کی اعلام الموقعین دیکھ لیتے تو اُن کو تکلیف اور اظہار تکلیف کی حاجت نہوتی" جس کا مطلب یہ ہے کہ یہ تحقیق کتاب مذکور میں موجود ہے یا یہ کہ کتاب مذکور میں ثابت کیا گیا ہے کہ قرآن کریم میں کوئی آیۃ منسوخ نہیں - حالانکہ یہ مولویصاحب کا سفید جھوٹ نہیں بلکہ سیاہ جھوٹ ہے - مولوی صاحب کتاب مذکور کی جلد اوّل صفحہ ۱۳ کا حوالہ دیکر لکھتے ہیں کہ وہاں حافظ ممدوح نے نسخ کی اصطلاحات جدیدہ و قدیمہ بتلائی ہیں منجملہ ان کے یہ بھی ہے کہ سلف کی اصطلاح میں کسی ایسی آیت کو بھی منسوخ کہ دیا کرتے تھے جسکی تفسیر دوسرے مقام پر دوسرے طریق سے آئی ہے" مولوی صاحب اس عبارت سے یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ متقدمین نے جسقدر آیات کو منسوخ بتایا ہے - اور جنکی تعداد قریبًا چھ سو ہے وہ سب کی سب اسی معنی سے انکے نزدیک منسوخ کہلاتی تھیں کہ ان کی تفسیر کسی اور موقع پر آچکی ہے ورنہ ان کے نزدیک کوئی آیت حقیقۃً منسوخ نہ تھی حالانکہ اوپر کی عبارت سے یہ مطلب ہرگز ہرگز کسی طرح سے حاصل نہیں ہو سکتا - مولوی صاحب اپنے انہی الفاظ میں غور کریں "کسی ایسی آیت کو بھی منسوخ کہ دیا کرتے تھے" اب ناظرین سمجھ سکتے ہیں کہ اس عبارت سے انکے نزدیک قرآن کریم میں منسوخات کے ہونے یا نہ ہونے کا مسئلہ کس حد تک حل ہو سکتا ہے (ع

چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد

اب مناسب معلوم ہوتا ہے کہ کتاب مذکور کی اصل عبارت بھی یہاں نقل کر دیجائے تاکہ مولوی کا جھوٹ اچھی طرح سے کھل جاوے - اصل عبارت یہ ہے "قلت مرادہ و مراد عامۃ السلف بالناسخ والمنسوخ رفع الحکم بجملتہ تارۃً وھو اصطلاح المتاخرین و رفع دلالۃ العام والمطلق والظاھر وغیرھا تارۃً الخ +

اخیر میں ہم خود مولوی صاحب کے کلام ہی سے ظاہر کرتے ہیں کہ مولوی صاحب کا دعویٰ غلط ہے - وما احسن ما قیل دروغ گورا حافظہ نباشد - آپ لکھتے ہیں - حالانکہ اصطلاح جدید کے مطابق یہ آیت منسوخ نہیں ہو سکتی - کیونکہ نہ امر ہے نہ نہی بلکہ جملہ خبریہ ہے" اس جگہ خود مولوی صاحب کے بیان سے صاف ظاہر ہو گیا کہ اصطلاح جدید کے رو سے اخبار تو دائرہ منسوخیت سے خارج ہو جاتی ہیں مگر اوامر و نواہی داخل ہی رہتے ہیں یعنے اوامر و نواہی میں تو متاخرین کے نزدیک بھی نسخ متحقق ہے البتہ اخبار سے نسخ کا تعلق ان کے نزدیک نہیں +

خاکسار

محمد اسمٰعیل مولوی فاضل و منشی فاضل
از قادیان

ناصح المسلمین تحفۃ الواعظین

پنجابی زبان کے مشہور شاعر ہمارے دوست مولوی محمد دلپذیر صاحب کی یہ ایک تازہ تصنیف ہے - جس میں بد رسومات رائج در مسلمانانِ پنجاب کا ذکر کر کے دلچسپ سلیس نظم میں ان کے دفعیہ کی ترغیب دی گئی ہے - تمہید میں مسلمانوں کی مالی حالت کے دن بدن تنزل کے پانچ سبب لکھے ہیں - آپس کی بے اتفاقی بے علمی - بے روزگاری - فضولخرچی - سودی قرضہ - فی زمانہ واعظین کو چاہیے کہ اس قسم کی باتیں عوام کو سُنایا کریں - ایک شعر جو کیمیاگروں کے متعلق لکھا ہے ہدیہ ناظرین ہے ؎

کیمیا والے ٹھرک انہانوں بوٹیاں پھرن ڈھونڈیندے
جو کجھ گھر دا ترک ہووے ساڑ سواہ کریندے

یہ کتاب عمدہ کاغذ پر بہت خوشخط لکھی ہوئی ہے اور بقیمت ۶ر فی نسخہ جناب مولوی محمد دلپذیر صاحب بھیرہ - ضلع شاہ پور سے مل سکتی ہے - اس کتاب کا رواج پنجاب میں دینا مفید ہوگا +

"پھر بہار آئی چمن میں"

(۸- ربیع الاول سنہ ۱۳۳۰ھ)

رُت بدلی- پر میں نہ بدلا- خزاں کے بعد بہار آئی اور کیوں نہ آتی- درختوں کے پھولنے پھلنے کا وقت مقرر ہے- مگر آہ! نہیں مقرر تو انسان کے پھولنے پھلنے کا وقت آجکل آڑو اور آلوچہ کی سوکھی ہوئی شاخوں پر جو سفید اور گلابی پھول بہار دے رہے ہیں وہ کچھ دیکھنے سے ہی تعلق رکھتے ہیں- ان کو دیکھ کر میرے دل میں کیا کیا اُمنگیں پیدا ہوئیں- کیا کیا خیالات اٹھے- یہ نظم پڑھ لیجئے- جو میں نے صبح لکھی ہے +

پھر مرے دل میں خیالِ ماہ رو پیدا ہوا
پھر کسی کوچے میں شوقِ جستجو پیدا ہوا
پھر مرے سینے کے داغوں میں بہار آنے لگی
پھر ہوا پیمان شکن کی یاد میں توبہ شکن
پھر چمک اُٹھے محبت کے شرارے قلب میں
پھر دلِ ایذا طلب کو چھیڑ کی عادت ہوئی
پھر لگی ٹانکے لگانے سوزنِ فکر و خیال
پھر کسی کی نوک مژگاں کی خلش ہونے لگی
پھر دلِ درماں طلب کو اِک مسیحا کے حضور
پھر نمک پاشِ جراحت دلربا کی یاد ہے
مدتوں سے دل کی بستی ہو چکی تھی اِک اُجاڑ
بڑھ گئی جب حد سے بڑھ کے میکشوں کی تشنگی
جب خزاں آئی ہمارے گلشنِ امید میں
پھر وہی ختم الرسل کی بعثت ثانی ہوئی
آگئی فی الفور آڑے رحمتِ پروردگار
پھر وہی ہے جلوۂ احمد وہی مشتاق ہیں
چودھویں کے چاند سے مجھ کو محبت ہو گئی
ٹھوکریں کھا کھا کے رہ جائیگا راہ عشق میں
پہلی بعثت میں نبی کا مدح گو حسان تھا

پھر لبِ جُو سبزۂ بیگانہ خو پیدا ہوا
پھر کسی سے مجھ کو ذوقِ گفتگو پیدا ہوا
پھر کوئی بُلبل بہ شاخِ آرزو پیدا ہوا
پھر وہی سودائے زلفِ مشکبو پیدا ہوا
پھر وہی آتش فشانِ شعلہ رُو پیدا ہوا
شوقِ دشنامِ زبانِ تند خو پیدا ہوا
پھر مرے چاکِ گریباں میں رفو پیدا ہوا
دردِ دل میں اور اشکوں میں لہو پیدا ہوا
حاضری کا شوق با صد آرزو پیدا ہوا
پھر مرے بستانِ دل میں لالہ رو پیدا ہوا
جانے کیوں اس بَن میں نخلِ آرزو پیدا ہوا
غیب سے اِک جامِ صہبا و سبو پیدا ہوا
ابرِ رحمت سے گلِ لا تقنطوا پیدا ہوا
جب گروہ پاک لَمَّا یَلحَقُوا پیدا ہوا
جب کبھی اسلام کا کوئی عدو پیدا ہوا
غلغلہ صلِّ علیٰ کا چار سو پیدا ہوا
اس صدی میں جب سے تو لے ماہ رو پیدا ہوا
جس کو فکر مال و جان و آبرو پیدا ہوا
دوسری میں کہتے ہیں اکمل کہ . . . .

چھوٹا مُنہ بڑی بات

جو کی تقلیدِ خسرو کی تو کارِ کوہکن بگڑا
چلا کوا جو چالِ ہنس خود اُسکا چلن بگڑا

معزز ناظرین- آپ نے اخبار اہلحدیث مورخہ ۱۹ جنوری ۱۹۱۲ء کو ضرور ملاحظہ کیا ہوگا- جس میں ایک شخص مسمی عبدالرؤف ساکن محلہ مہولی وہابیوں کا حقِ نمک ادا کرتا ہوا زیر سُرخی "قادیانی خلیفہ سے مخاطبہ- ایک مضمون شائع کیا ہے اور لکھا ہے کہ حضرت

کے ایک مرید نے بدر ۱۹- نومبر ۱۹۱۱ء میں ایک مغالطہ جس دریدہ دہنی و گنوار پن سے شائع کیا ہے آپ نے دیکھا ہوگا +

ناظرین- الحمد للہ کہ جس مغالطہ کو ہم نے ثنائی مغالطہ قرار دیا تھا اُس نے بھی اس کو مغالطہ ہی تسلیم کیا- آگے چلکر پھر اس طرح رقمطراز ہے کہ میں اس کی حقیقت سے خوب واقف ہوں اس کو نہ تو صحیح اُردو لکھنی آتی ہے نہ بولنی- بہرکیف حقیقت کا پتہ تو اُسے اس وقت معلوم ہوگا جب اس کی اُردو دانی پبلک پر روز روشن کی طرح نمایاں ہوگی- لہٰذا بپاس خاطر ناظرین اُس کا اصلی فوٹو بھی پیش نظر کرتے ہیں + یہ شخص ایک مدت تک ایک وہابی مولوی کا شاگرد بنا رہا- لیکن جب اُس نے دیکھا کہ وہابی کے شاگرد بننے میں مجھے لوگوں سے خفت اُٹھانی و شرمندہ ہو جانا پڑتا ہے اور ساتھ ہی اس کے پبلک کی نظر میں بھی حقیر و ذلیل بنا رہا کرتا ہوں- فوراً مُلاجی کی شاگردی سے مستعفی ہو ایک اسکول میں جا داخل ہؤا- وہاں اُس کی جیسی علمی لیاقت رہی وہ اظہر من الشمس ہے- یہ ہائی اسکول کے تیسرے درجہ میں برابر دو سال تک صرف اُردو و فارسی میں ہی ناکامیاب ہوتا رہا- پس جب اُس نے دیکھا کہ ناکامیابی ہی ناکامیابی ہے- مجبور ہو کر دوسرے اسکول میں داخل ہونا چاہا- وہاں بھی وہ اُردو ہی میں ناکامیاب ہؤا ناچار قسمت کا رونا روتا ہؤا پھر اپنی اصلی جگہ واپس آیا- یہاں بھی امسال کے سالانہ امتحان میں ناکام رہا- آخر کار ٹرائل پر ترقی ملی کہ اگر ایک ماہ میں کچھ ترقی کر گیا تو کر گیا ورنہ پھر اُسے اُسی درجہ میں واپس جانا ہوگا جہاں سے آیا ہے- اب تو ہم امید کرتے ہیں کہ ناظرین نے اُس کی اُردو و فارسی کی لیاقت کا پورا پورا اندازہ کر لیا ہوگا- پھر آگے چلکر یہ لکھتا ہے کہ یہ مرید ہر ایک بات میں دہلوی نقال کی نقلیں کرتا ہے- بہت خوب ہم نے تو ابھی تک کوئی نقل نہیں کی مگر اُس نے تو از خود کر دکھایا- سچ ہے- ڈالے جو کوئی خاک اگر آفتاب پر + پڑتی ہے آکے اُس کے رُخِ بے حجاب پر- یہی نہیں بلکہ وہ تو دہلوی نقال کے نقال کی نقلیں کرتا ہے- کیونکہ وہ خود ایک وہابی مُلّا کا شاگرد ہے جس سے اُس کو کسیطرح انکار نہیں ہو سکتا- اور اُس کا اُستاد میاں نذیر حسین کا روحانی فرزند ہی نہیں بلکہ شاگرد بھی ہے +

لہٰذا اگر اُس کو نذیر حسین کے نقال ہونے میں شک ہو تو وہ نقالی سرٹیفکیٹ جسکو اُسی کے رُوحانی بھائیوں نے آٹھ صفحہ کا منجانب ایک صادق القول خاکپائے علماء باعمل برخلاف ایک غیر مقلد کے شائع کیا جس میں میاں نذیر حسین کا فوٹو بھی اچھی طرح کھینچے جاتا ہے اور اس طرح شروع ہوتا ہے یورپ سے ایک لہری آیا (ہم بنظر تہذیب اسکو چھوڑ دیتے ہیں) اب اُسے لازم ہے کہ اپنا نقال ہونا تسلیم کرے ورنہ اس داغ ندامت کو مٹانے کیلئے اس کا جواب دے کہ یہ سرٹیفکیٹ اسکے رُوحانی بھائیوں کی دی ہوئی ہے یا نہیں- کیونکہ مجھے یقین ہے کہ اس کے دل میں کبھی نامہ نگاری کا خیال بھی نہ گزرا ہوگا- لیکن ہم اپنے ناظرین کو بدر ۱۹- نومبر ۱۹۱۱ء میں بتلا دیا ہے سہ کوئی معشوق ہے اِس پردۂ زنگاری میں- مگر ہنوز آنکھوں کو انتظار ہی انتظار ہے کہ دیکھے کب چہرہ سے نقاب اُٹھتی ہے- اس لئے اس کو لازم ہے کہ پہلے اپنا پوزیشن صاف کرے کہ وہ حنفی ہے یا وہابی- اہلحدیث اگر حنفی ہے تو اُسے کیا پڑی ہے کہ ابن خزرجو کے دامن کا دھبا مٹانے کی کوشش کرتا ہے کیا وہ نہیں جانتا ہے کہ اس کے رُوحانی باپ محبوب احمد المعروف خیر شاہ نقشبندی مجددی امرتسری نے ثناء اللہ کے ہوا خواہوں کو کیا کہا ہے + اور اگر وہابی ہونگے م م

اہلِ دل کون ہیں

حضرت خلیفۃ المسیح نے ایک دفعہ فرمایا کہ اہلِ دل کے واسطے تھیٹر دیکھنا جائز ہے۔ ایک شخص نے سوال کیا کہ اہلِ دل کون ہوتے ہیں۔ حضرت نے فرمایا کہ اہلِ دل وہ ہیں جنکے متعلق ایک شاعر کہتا ہے ؎

نہ تواند از سر بازیچہ حرفے
کزاں پندے نگیرد صاحبِ ہوش

برگِ درختانِ سبز در نظرِ ہوشیار
ہر ورقے دفتریست معرفتِ کردگار

تحفہ بنارس پر ریویو

ایڈیٹر صاحب پیسہ کاش لکھتے ہیں تحفہ بنارس بزبان اُردو ضخامت ۶۰ صفحے مصنفہ مفتی محمد صادق ایڈیٹر بدر قادیان۔ کتاب کا نام گمراہ کرنے والا ہے کیونکہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس میں بنارس کے حالات درج ہونگے لیکن کتاب کو کھولنے پر یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ ایک لیکچر ہے جو مفتی صاحب نے اپریل ۱۹۱۱ء کو بنارس میں دیا تھا۔ پہلے حضرت محمدؐ کو پیغمبر ثابت کرکے پھر مرزا غلام احمدؐ صاحب کو "اوتار" ثابت کیا گیا ہے۔ کتاب کو پڑھ کر بہت سا دلچسپ مصالحہ ملتا ہے۔ قیمت فی نسخہ ۴ ہے +

بدر۔ اُردو لٹریچر سے نفرت اور نیا سنسکرت نما ہندی الفاظ فارسی لباس لٹریچر ایجاد کرنے کے شوق میں ہمارے آریہ ہموطن ایسے مستغرق ہوئے کہ فارسی اردو ترکیب لفظی کے معنے سمجھنا ان کے واسطے ایسا مشکل ہو گیا ہے کہ ہر بات کو ان کو گمراہ کر رہی ہے منجملہ انکے تحفہ بنارس کی ترکیب بھی ان کو گمراہ کرنے والی نظر آتی ہے حالانکہ اس قسم کے ناموں کی کئی کتابیں پہلے سے اُن کی خدمت کے واسطے موجود ہیں۔ مثلاً تحفۃ الہند اللہ اس کے مصنف پر رحم کرے +

مدارج اسلام

اس کتاب میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دوسو پچپنیس فضائل اور حقوق کی فہرست دی گئی ہے۔ جو خاص آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور آپ کی امت کو عطاً ہوئے ہیں۔ کتاب مؤلفہ مولوی قاری عبد العلی صاحب ہی پڑھنے کو دیتے ہیں +

[illegible] صاحب سوداگر کتب۔ [illegible]

بدر خواتین

عورتو شرک سے بچو

مجھے خیال آیا ہے کہ ہم عورتیں کیسی کمزور یا دوسرے لفظوں میں بے پرواہیں کہ اگر کسی نے بُری سے بُری مثال دینی ہو تو وہ عورتوں پر دیتا ہے۔ اگر بے صبری کی مثال ہو تو عورت پر۔ ناشکری کی عورت پر۔ مشرکہ عورت پھر کفر کرنے والے بھی تو پیچھے ہوتے ہیں۔ آجکل کی عورتوں نے شرک کو ایسی طرز سے پاس کیا ہوا ہے کہ الاماں +

خوشاب میں شرک کے بارے میں خاکسار نے وہ بات سُنی جسکو میری بہنوں میں سے کوئی بھی سچ خیال نہ فرمائینگی۔ یہاں کسی سید کا بچہ فوت ہو گیا تھا اور وہ اپنے بچے کو قبرستان میں دفن کرآئے۔ اب ایک بے اولاد عورت رات کے وقت اکیلی قبرستان میں جاکر اس بیچارے بچے کو قبر سے نکال کر لوریاں دیتی رہی کہ اولاد ہو۔ ہاں ایک اور بات یاد آگئی کہ اپنے سر کے بال گردن میں کھُلے چھوڑ دیئے اور مُردہ بچے کو لوریاں دیتی رہی۔ بعد میں اُسی عورت کے خاوند نے (شاید کہاں سے آیا ہوگا) دیکھا اور وہ آگے بڑھا تو اس عورت نے اپنے سر کو ہلایا۔ بال کھولے ہوئے تھے عورت نے خیال کیا کہ یہ ڈر کر چلا جاوے گا مگر وہ اَور آگے بڑھا پھر اس نے ویسا ہی کیا۔ مگر وہ پھر بھی مرد تھا اس نے کہا خواہ میری اپنی جان جائے تیرا پتہ لے لونگا کہ تم کون ہو بعد میں اس نے اپنا نام بتا دیا۔ خاکسار نے اکثر کو شرک سے منع کیا۔ مگر وہ شرک گویا ہر ایک کی روٹی ہے اور اس کے سوا عام عورتوں کا رہنا مشکل ہے خدا ہمیں محفوظ رکھے آج تک کبھی ایسا نہیں سُنا تھا +

اہلیہ ایوب احمد خوشاب

قدردانی

کل بروز جمعۃ المبارک۔ آپ کا اخبار "بدر" مورخہ ۱۵۔ فروری بعد انتظار بسیار پہنچا۔ لیکن بندہ بوجہ زکام شدید کے (جو کہ برابر دو دن سے تھا۔ اور جسکی وجہ سے آنکھ نہ لگتی تھی) اسکو پڑھنے سے اس وقت محروم رہا۔ آج خدا کے فضل سے کچھ آرام ہوا۔ تو نماز فجر اور کلام مجید کی منزل وغیرہ سے فراغت حاصل کرکے سب سے اول اپنا پیارا اخبار کھولکر نہایت شوق سے پڑھنا شروع کیا یوں تو آپ کا سارے کا سارا اخبار۔ ایک قسم کے نور سے منور ہوتا ہے۔ اور اسم بامسمّٰی "بدر" ہے۔ (گو کسی صاحب مکرم دوست کی رائے ہو کہ وہ کوئی مفید کام نہیں کر رہا۔ ایڈیٹر) لیکن جس خاص مضمون نے میرے دل کو اس وقت ایک قسم کے جوش۔ خوشی۔ حیرت۔ مسرت تعجب اور اُمید سے بھر دیا۔ وہ "بدر خواتین" کی سرخی میں بعنوان "ایک تبلیغی خط" کے تھا۔ اس خط کے اعلےٰ مضمون۔ دلکش طرز تحریر۔ اور سادہ لیکن پرمعنے الفاظ شستہ عبارت۔ نرمئے کلام۔ اور معقولیت جواب۔ ان سب نے ملکر مجھ پر ایک وجد کی حالت طاری کر دی۔ مضمون کے ختم ہونے پر بے اختیار کاتبِ مضمون کے واسطے صدائے مرحبا اور جزاک اللہ احسن الجزاء نکل گئی۔ اس لئے میں اپنی معزز بہنوں کو مبارکباد دیئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ ذٰلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء +

مبارکباد عرض کرنے کے بعد میں اپنی مکرمہ ومعززہ بہن (جنھوں نے اپنے خط کے اختتام پر اپنا نام نامی "سکینۃ النساء" تحریر فرمایا ہے اور جو فی الواقعہ اسم بامسمّٰی ہیں) کی خدمت میں اپیل کرتا ہوں۔ کہ وہ آیندہ بھی اپنے مؤثر قلم سے ضرور عمدہ عمدہ مضامین سے مستفیض فرماتی رہیں۔ تاکہ دوسری بہنوں کو بھی اس طرح شوق پیدا ہو۔ بالآخر میں خدائے علیم کی درگاہ میں دُعا کرتا ہوں کہ وہ قادر قدیم۔ آپ کی ہمت ولیاقت۔ جرأت اور علم میں برکت دے۔ اور آپ جیسی بہت سی بہنیں پیدا کرے۔ آمین

والسّلام

راقم الحروف۔ عاجز یوسف احمدی

ایک دُعا

ایک پٹھان نے حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں دُعا کیواسطے ایک تحریری درخواست دی حضرت نے اُسکے الفاظِ دُعا کو بہت پسند کیا۔ اِس واسطے وہ ہدیہ ناظرین کئے جاتے ہیں +

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم + نحمدہٗ ونصلے علیٰ رسولہ الکریم

مظہر الجود والکرم مخزن العلم والحکم نور دین اللہ الکرم حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بروح القدس۔ امابعد التماس بندہ اینست کہ بسیار دُعا کنید کہ خداوند کریم مرا اوّل ایمان بعدہ عرفان وہدیعدہ ہر حاجت شرعی حاصل شود۔ بعدہ از جمیع حاسداں واز جمیع غمازاں و از حرکت جمیع شیطانان مرا وبرادران مرا وجمیع جمیعت احمدیاں

اخبار عالم پر ایک نظر

جنگ طرابلس کا سلسلہ جاری ہے وزیر اعظم اطالیہ نے الحاق طرابلس کا مسودہ اپنی پارلیمنٹ میں پیش کر دیا ہے اطالین جہاز جدہ اور مخا یعنی مکہ و مدینہ کے راہ کو جہازوں سے بند کر رہے ہیں۔ ٹائمز آف انڈیا کا نامہ نگار متعینہ عدن ایک تار میں لکھتا ہے کہ حدیدہ سے آئی ہوئی خبریں ظاہر کرتی ہیں کہ اطالوی جہاز گلا پیریا اور تین یا چار اور جنگی جہاز حدیدہ راس العالبہ اور القطیب کی ناکہ بندی کر رہے ہیں جو بندرگاہ مذکور سے چند میل کے فاصلہ پر واقع ہیں۔ بیڑہ کے باقی جہازات بحیرہ قلزم میں گشت لگانے اور ترکی بندروں کو جانیوالے جہازوں اور کشتیوں کی پڑتال کرتے ہیں یہ اعلان کیا گیا ہے کہ آئندہ ناکہ بندی حدیدہ سے جو ۱۴ درجہ ۷ ۴ دقیقہ عرض البلد اور ۴۲ درجہ ۱۴ دقیقہ طول البلد پر واقع ہے۔ راس میلے تک جو ۱۵ درجہ ۱۳ دقیقہ عرض البلد سے ۴۲ درجہ ۳۲ دقیقہ طول البلد پر واقع ہے کی جاوے گی۔ حدیدہ راس القطیب العنانہ اور لبرٹ خوار کے ترکی مقامات کے تمام تعلقات سے سمندر عملاً مسدود کر دئے جاوینگے۔ ترکی بندروں اور عرب کے درمیان تجارت بند ہے اور جن سوداگروں کے تعلقات ان مقامات سے ہیں ان کا سخت نقصان ہو رہا ہے۔

حدیدہ سے عدن کے سوداگروں کے پاس جو تار بدین درخواست موصول ہوئے تھے کہ ایک جہاز روانہ کیا جاوے اس کے بموجب میسرز کاؤس جی ڈنشا برادر کے جہاز ٹیونا کو چند یورپین سوداگروں نے کرایہ پر لے کر اطالین کونسل متعینہ عدن کی اجازت سے ہفتہ کے روز حدیدہ روانہ کیا ہے۔

جہاز ٹیونا۔ یہاں سے جرمن قونصل کو لے کر روانہ ہوا۔ اور اطالین جہازوں نے اس کی تلاشی لے کر بندرگاہ میں داخل ہونے کی اجازت دیدی۔ جہاز مذکور جرمن قونصل کو سوار کرائے ہوئے واپس آگیا ہے مگر کوئی مال یا مسافر نہیں لایا ہے جہاز ڈڈکاک۔ یہاں سے ہفتہ کے روز ترکی بندرگاہ لوہیہ اور مخہ کے واسطے آٹا اور دوسرا مال لے کر روانہ ہوا تھا۔ معلوم ہوا ہے کہ اس کو اطالوی جنگی جہازوں نے مخہ کے پاس روک کر آٹا اور دیگر سامان خوراک جو عدن کے سوداگروں نے مخہ کو روانہ کیا تھا گرفتار کر لیا اور اطالی بندرگاہ متودع کو روانہ کر دیا ہے۔ خطوط سے ظاہر ہوتا ہے کہ ترکی حکام متعینہ یمن نے شمالی یمن کے ترکی فوجوں کو جنگی جمعیتہ ۲۰ بٹالین پر مشتمل ہے سواحل کی طرف روانہ ہونے کا حکم دیا ہے یہ بھی رپورٹ آئی ہے کہ اطالوی جنگی جہازوں کے راس القطبین پر ۵۰ گولے برسائے لیکن کوئی نقصان نہیں ہوا + مشرقی بنگال کے ایک زمیندار آنریبل چودہری محمد اسمٰعیل نے اپنی تمام زمینداری کا علاقہ جس کی کل آمدنی چون ہزار روپیہ سالانہ کے قریب ہے۔ بنگال کے مسلمانوں کی تعلیم کے واسطے **وقف** کر دی ہے اور گورنمنٹ کو اس امر کی اطلاع دی ہے اللہ تعالے چودہری صاحب موصوف کو جزائے خیر دیوے + کلکتہ میں نواب سراج الاسلام صاحب کی تحریک سے ایک **ہندو محمڈن ایسوسی ایشن** قائم ہوئی ہے۔ جس کے مقاصد یہ ہیں کہ ہر دو گروہوں میں قیام صلح کی عملی کارروائی ہو۔ باہمی پرخاش و عناد دور ہو۔ اور دوستانہ تعلقات قائم ہوں اگر آریاؤں کا وجود ہندوؤں میں نہ ہوتا جو بزرگان اسلام کو گالیاں دینا اپنے عملی مذہب کا جزو اعلےٰ بنائے ہوئے ہیں تو ایسی انجمن جلد کامیاب ہو جاتی + لالہ سائیں داس ایم۔ اے دیانند کالج کے نئے پرنسپل مقرر ہوئے سب آریہ ہندو اخبار **دہرمپال** کے خلاف ہو گئے ہیں سوائے اخبار شانتی کے + گجرات بمبئی کا ایک ہندو وکیل ایک کتاب بنام نیشن پتی نام کی اشاعت کے سبب گرفتار کیا گیا ہے یہ حد درجہ کی مغویانہ اور غدارانہ **کتاب** بتلائی گئی ہے اس کتاب میں لوگوں کو تحریک کی گئی ہے کہ انگریزوں کو ہندوستان سے نکالدیں اور عنان سلطنت اپنے ہاتھ میں لے لیں + یمن کے دو امام تیجئے اور ودصیانی آپس میں لڑ پڑے ہیں کشت و خون ہو رہے ہیں یہ اور نئی مصیبت مسلمانوں پر ہے + روس میں بعض مقامات میں فصل نہیں ہوا سخت قحط کا اندیشہ ہو رہا ہے۔ ہنایت افسوس کے ساتھ سنا گیا ہے کہ سید احمد صاحب دہلوی مؤلف فرہنگ آصفیہ کے مکان کو آگ لگی اور تمام اساسہ بیت اور ذخیرہ کتب سب **طعمۂ آتش** ہوئے۔ کیا سید صاحب کے قدیمی مہربان خاندان شاہی سے الخواص مصیبت کے وقت میں مدد نہ ملے گی + بغداد ریلوے کا کویت تک بنانا طے پایا ہے + ریلوے ورکشاپ لاہور کے لوگوں کے کام بند کر دیا + الہ آباد کی میونسپلٹی میں ایک دیسی لیڈی ممبری کی امیدوار ہے۔

احمدیت نے کیسا تقوےٰ پیدا کر دیا ہے

ایک صاحب حضرۃ خلیفۃ المسیح کی خدمت میں خط لکھتے کہ میرے ماموں کے مجھ پر بڑے احسان ہیں اس نے مجھے پالا۔ میری شادی کی۔ اب مجھے اپنی جائداد کا وارث بنانا چاہتا ہے کیا شرعاً میرے واسطے جائز ہے کہ میں اسے قبول کر دوں۔ سبحان اللہ کیا تقوےٰ ہے؟ کیا آجکل کے دنیادار ایک جائداد کے ملنے کے وقت فتوے پوچھتے ہیں یہ مسیح موعود کی غلامی کی شان ہے حضرت نے جواب میں دریافت کیا ہے کہ آیا تمہارے ماموں کے وارث شرعی اور ہیں یا نہیں۔

کیا نیک دل ہے

برادر منشی ہاشم علی صاحب احمدی گرداور ریاست پٹیالہ بدر میں تعمیر مدرسہ کی خبر پڑھ کر اپنی وسعت کے مطابق تعمیر مدرسہ کیواسطے کچھ نقد ارسال کرتے ہیں اور کچھ ماہواری چندہ مقرر کرتے ہیں اور لکھتے ہیں میری استطاعت بہت تھوڑی ہے ورنہ دل تو چاہتا ہے کہ لاکھ کا لاکھ میں ہی دیدوں۔ روپیہ یا ؤ مل جائے تو یہ حالت شاید قلب کی نہ رہے اس واسطے یہی حالت موجودہ ہی اچھی ہے۔

باب قادیان مفتوح ہے

ہمیں بعض احباب کے ذریعہ سے یہ بات معلوم کر کے بہت افسوس ہوا کہ بعض جگہ مخالفین سلسلہ احمدیہ جہاں اور بہت سی غلط افواہیں اُڑانے کے عادی ہیں وہاں یہ بھی مشہور کیا کرتے ہیں کہ قادیانی لوگ نہ کسی کو اپنا اخبار دکھاتے ہیں اور نہ اپنی کتب پڑھنے دیتے ہیں سو ایسے لوگوں کی اطلاع کے واسطے شائع کیا جاتا ہے کہ جو صاحب چاہیں خواہ کسی مذہب و ملت کے ہوں ہمارے ہاں کی کتب اور اخبارات معرفت دفتر بدر بذریعہ وی پی یا نقد قیمت بھیجکر منگوا سکتے ہیں۔ زیادہ تشفی کے واسطے خود قادیان آسکتے ہیں۔ ہمارا دروازہ ہر آنے والے کے واسطے کھلا ہے۔ جو صاحب چاہیں یہاں آکر تمام حال دریافت کر لیں۔

مُبارک

برادر محمد بخش صاحب جن کا اشتہار متعلق خطبہ اخبار بدر میں شائع ہوا کرتا تھا یہاں تشریف لائے اور ان کا نکاح دختر منشی علی گوہر صاحب کے ساتھ حضرت خلیفۃ المسیح نے گذشتہ ۲۲۔ فروری ۱۹۱۲ء کی شام کو پڑھا۔ مہر مبلغ تین سو روپے مقرر ہوا اللہ تعالےٰ جانبین کے واسطے موجب نزول برکات کرے۔

پارے کا گلاس

اس گلاس کے متعلق بہت سی باتیں مشہور ہیں۔ دودھ ... جسم میں طاقت پیدا ہوتی ہے۔ جریان منی ... جسم وغیرہ خطرناک امراض دور ہوتی ہیں نشان یہی کہ اندر پارا ڈالو تو نیچے سے نکل جاوے تب تو اصلی گلاس

الخطبة

(۱) انتظام ہوگیا ہے اب کوئی درخواست نہ بھیجے۔
(۲) انتظام ہوگیا ہے اب کوئی درخواست نہ بھیجے۔
(۳) انتظام ہوگیا ہے اب کوئی درخواست نہ بھیجے۔
(۴) ایک احمدی دوست نوجوان عمر ۱۲ سال زمیندار وڑائچ ساکن راجیکے ضلع گجرات جو نہایت ہی صلح خلیق اور شریف آدمی ہیں اور جن کی علاوہ زمینداری آمد کے انیس روپے ماہوار تنخواہ ہے کسی زمیندار کے ہاں نکاح کرنا چاہتے ہیں جو صاحب پسند فرماویں وہ دفتر بدر میں اطلاع دیں۔

(۵) ہمارا ایک بھائی جو نیک منکسر المزاج - احمدی - دیندار - حاجی عمر ۱۸ سال - خواندہ - اصل وطن چکوال ضلع جہلم - اس کے لئے ایک رشتہ کی ضرورت ہے - خط و کتابت معرفت ایڈیٹر بدر ہو۔

کھوئی ہوئی قوت

کی واپسی کے واسطے ہمارے ایک بھائی ایک معتبر اور مجرب قیمتی دوائی کھانے اور لگانے کی پیش کرتے ہیں۔ قیمت عـہ روپے ہے۔ اور بدر ایجنسی قادیان سے مل سکتی ہے۔

مختصر فہرست کتب دوکان محمد یامین تاجر کتب

قادیان ضلع گورداسپور

کتاب	قیمت
نور القرآن حصہ اول - مصنفہ حضرت مسیح موعود ع	۲/
اعجاز احمدی۔ " " "	۳/
شہادت القرآن علی نزول المسیح " "	۴/
محمود کی آمین ۔ /ـــہ کرامات المہدی	۱/
سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب	۲/
نظم براہین احمدیہ حصہ پنجم	۱/
ظہور المسیح مصنفہ اکمل صاحب	۶/
تعلیم المہدی ـلـہ/ اسلام اور بدھ مذہب	۳/
حمائل شریف مترجم مجلد	۱۱/
تبلیغی کارڈ نظم مسیح موعود ع فی سینکڑہ	۶/

العزیز علمی - ادبی - اسلامی - مضامین کا ماہوار رسالہ - بٹالہ ضلع گورداسپور سے نکلتا ہے - قیمت سالانہ محصولڈاک عـہ

ست بچن

مژدہ ہے کہ کتاب ست بچن چھپکر طیار ہے جس میں سکھوں کو بتایا گیا ہے کہ تمہارا اصل دین "اسلام" ہے تم کہاں بھٹکتے پھرتے ہو - قیمت ۱۱/ - اسکے علاوہ مندرجہ ذیل کتابیں بھی ملسکتی ہیں۔

کتاب	قیمت	کتاب	قیمت
آئینہ کمالات اسلام	عـہ	انوار الاسلام	۴/
کتاب البریہ	عـہ	ایام الصلح فارسی	۸/
روئداد جلسہ دعا	۳/	استفتاء لیکھرام	۱۰/
کرامات الصادقین	۸/	نور الحق ہر دو حصہ	۱۴/
حقیقت المہدی	۱۰/	ازالہ اوہام حصہ اول	۱۲/
شحنہ حق	۶/	فتح اسلام	۳/
توضیح مرام	۳/	انجام آتھم	۴/
[illegible] کے آریہ اور ہم	۲/	حقیقت الوحی	للعہ
حجۃ اللہ	۶/	ضیاء الحق	۲/
نشان آسمانی	۲/	سر الخلافہ	۸/
رسالہ جہاد	۱/	کشتی نوح	۴/
تریاق القلوب	۱۲/	مسیح ہندوستان میں	۳/
نجم الہدیٰ	ـلـہ/	چشمہ معرفت	عـہ

لجۃ النور ۳/

المشتہر - مہتمم کتبخانہ حضرت اقدس مسیح موعود - قادیان

مسلمانوں کا مشیر

اخبار "المشیر" ہے جو ان کے ملکی اور قومی حقوق کا محافظ انکی تمدنی برائیوں کا مصلح - انکی تعلیم کا حامی - انہیں اتحادی زندگی اور علمی - اخلاقی - مذہبی اور روحانی مذاق پیدا کرنیوالا - ملک بھر میں اپنی طرز کا نرالا ہفتہ وار اخبار ہے - قیمت صرف تین روپے سالانہ - المعلن - منیجر اخبار المشیر - مراد آباد۔

ضیاء الاسلام

صوبہ متحدہ میں اپنی طرز کا واحد علمی و مذہبی ماہوار رسالہ ہے جس میں علمی تمدنی - اخلاقی - تاریخی مضامین اور مخالفین اسلام کے اعتراضات کے متین و دندان شکن جواب ہوتے ہیں - قیمت سالانہ عہ - لیکن آخر فروری سنہ ۱۹۱۲ء تک نصف قیمت عہ پر دینے کا اعلان کیا جاتا ہے۔

المشتہر - منیجر ضیاء الاسلام - مراد آباد

ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائیں

اصلی عرق کافور

دیکھو گرمی کا موسم آیا جہاں تہاں ہیضہ کا آنا بھی ممکن ہے اس سے بچنے کا آسان طریقہ ڈاکٹر ایس کے برمن کا اصلی عرق کافور ہے یہ دوا چھبیس برس سے تمام ہندوستان میں مشہور ہے یہ عرق گرمی کے دست - پیٹ کا درد اور متلی کے اکسیر کا اثر رکھتی ہے ہمیشہ ایک شیشی اپنے پاس رکھو - قیمت فی شیشی ۴/ محصولڈاک ایک سے لے کر ۲ تک ۵/

عرق پودینہ ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں سے یہ عرق بنایا گیا ہے اس کا رنگ پتی کے رنگ کا سا ہے اور خوشبو بھی تازہ پتیوں کی آتی ہے - یہ عرق ڈاکٹر برمن کی صلاح سے ولایت کے نامی دوا فروش نے بنایا ہے - ریاح کے لئے یہ نہایت مفید دوا ہے پیٹ کا پھولنا - ڈکار آنا - پیٹ کا درد - بدہضمی - متلی - استسقاء کم ہونا ریاح کی علامتیں سب دور ہوجاتی ہیں - قیمت فی شیشی مع محصول دو تک عـہ

ڈاکٹر ایس کے برمن - تاراچند دت نمبر ۵ و ۶ سٹریٹ کلکتہ

اکسیر البدن

ملک عرب کا ایک مجرب نسخہ جو عبد الحی صاحب عرب وہاں سے لائے ہیں مقوی اعضائے رئیسہ ہے اسکے کھانے سے دماغ کو قوت ہوتی ہے - بدن میں نقصان نہیں ہوتی کئی لوگوں نے تجربہ کیا ہے پہلے اس کی قیمت بہت تھی - مگر آجکل عرب صاحب نے ۲/ عام کر دیا ہے تاکہ عوام کو فائدہ پہونچے - ملنے کا پتہ - بدر ایجنسی قادیان میں نے بھی اس کا تجربہ کیا ہے اور بہت مفید پایا ہے - ایڈیٹر بدر

مفرح یاقوتی

تیار کردہ حکیم محمد حسین صاحب مہتمم کارخانہ مرہم عیسیٰ لاہور مصدقہ حضرت امیر المومنین - اعضائے رئیسہ کو طاقت دیتی ہے عجیبی مفرح اور مقوی ہے - ہر قسم کے ضعف اور سستی [illegible] کو دور کرتی ہے دفتر اخبار بدر سے بہ ادائے قیمت نقد ساڑھے چار روپیہ یا بذریعہ قیمت طلب پارسل ملسکتی ہے۔

موسم آگیا ہے **عرق بید مشک** جن دوستوں نے [illegible] تو بہت جلد برتن اور آرڈر بھیجدیں - نہایت [illegible] جاویگا - حکیم غلام غوث - رام باغ

اخبار قادیان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلے علیٰ رسولہ الکریم

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے بخیر وعافیت ہیں۔ اہل بیت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں بہمہ وجوہ خیریت ہے۔ حضرت نواب صاحب بمعہ اہل بیت تاحال مالیر کوٹلہ میں ہیں۔ حضرت میر ناصر نواب صاحب دار الضعفاء کے واسطے چندہ کرنے گئے ہوئے ہیں منشی محمد دین صاحب اپیل نویس کے خط سے میر صاحب موصوف کے سیالکوٹ چھاؤنی میں مقام کرنے اور نصرت کے ساتھ وہاں سے تشریف لے جانے کی خبر ملی ہے۔ اخویم مفتی فضل الرحمٰن صاحب (داماد حضرت خلیفۃ المسیح) کے گھر میں اللہ تعالیٰ نے چوتھا فرزند نرینہ عطاء کیا ہے۔ حضرت نے نام مولود مسعود کا عبد المالک رکھا ہے۔ پہلے ہر سہ فرزندوں کے نام فضل کریم۔ حفیظ الرحمٰن اور عبد اللہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر چہار کو سعادت وعافیت کے ساتھ طول عمر عطاء کرے اور خادم دین اسلام بنائے۔ آمین ثم آمین۔ شیخ تیمور صاحب ایم۔ اے علیگڈھ کالج میں انگریزی کے پروفیسر ہوگئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ ہماری دعا ہے کہ ان کا یہ تعلق اُن کے واسطے اور جنکے درمیان میں وہ کام کرتے ہیں۔ اُن کے واسطے موجب حصول رضائے الٰہی ہو۔ آمین۔ صدر انجمن نے طلباء بورڈنگ کے لحاظ ایک ڈسپنسری دار العلوم کھولدی ہے جو ڈاکٹر الٰہی بخش صاحب پنشنر سب اسسٹنٹ سرجن کے چارج میں رکھی گئی ہے۔ جمعہ گذشتہ میں حضرت صاحبزادہ میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے جماعت کو اتفاق و اتحاد کی تاکید کی۔ فرمایا جس قوم کے ممبران آپس میں لڑنے جھگڑنے میں مصروف رہیں وہ دشمن کا مقابلہ کیونکر کرسکیں گے۔ اندرونی امن باہمی محبت اخوت اور ہمدردی سے پیدا ہوتا ہے۔ اگر یہ حاصل ہو تو انسان پوری طاقت اور اطمینان کے ساتھ بیرونی حملوں کی رکاوٹ کے لئے طیاری کرسکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ جماعت کو اس نیک نصیحت پر عمل کرنے کی توفیق عطاء کرے۔

مشورہ

بعض احباب کی رائے ہے کہ جو صاحبان قیمت وقت پر نہیں دیتے ان کے نام اخبار بند کردیا جائے۔ نہ دینے والے کی بدولت دینے والے صاحبان کے اخبار بھی وقت پر نہیں پہنچتے۔ اور آئے دن فنڈ مشکلات میں رہتا ہے۔ کبھی ملازمین کے واسطے تنخواہ نہیں۔ کبھی کاغذ ختم ہوگیا ہے۔ جیسا کہ آجکل۔ اس معاملہ میں احباب کی کیا رائے ہے۔

وی پی

یہ پرچہ برائے وصولی قیمت اخبار بابت سنہ رواں ان تمام صاحبان کی خدمت میں وی پی ہوگا۔ جنکی قیمت تاحال وصول نہیں ہوئی۔ ایسے تمام صاحبان کو ۱۵ روز قبل خط لکھے گئے تھے اور اطلاع کی گئی تھی۔ ان میں سے جن صاحبان کے خطوط ۵ تاریخ ماہ مارچ تک وصول ہوگئے ہیں کہ ہمارے نام کسی وجہ سے وی پی نہ کیا جائے۔ ان کے نام وی پی نہیں کیا گیا۔ ۵ کے بعد جو خطوط آئیں ان کی تعمیل نہیں ہوسکتی لیکن جو صاحبان بہرحال وی پی وصول نہ کرسکینگے۔ اُنکی خدمت میں پرچہ وی پی جب واپس آئے گا۔ نیا ٹکٹ لگا کر دوبارہ روانہ کردیا جائے گا۔

سرحد

پرچو اسامیاں خالی تھیں وہ پُر ہوچکی ہیں اب کوئی صاحب ان کے متعلق خط وکتابت نہ کریں۔

دعا بدد

جناب مولوی احمد دین صاحب کے فرزند محمد عبد اللطیف بیمار ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔

درخواست دُعا

شیخ عبد الغفور صاحب احمدی فیروزپور کو اللہ تعالیٰ نے فرزند نرینہ عطاء کیا ہے۔ احباب سے درخواست دُعا درازی عمر وسعادت مولود مسعود کرتے ہیں۔

شکریہ

حضرت صوفی غلام رسول صاحب راجیکی ان تمام احباب کی مہربانی کا شکریہ اداء کرتے جنہوں ان کے مولود مسعود کی خوشی میں مبارک باد کے خطوط لکھے اور عزیز کے واسطے دعائیں کیں۔

(جزاہم اللہ احسن الجزا)

دعا مدد

برادرم ملک غلام محمد صاحب احباب سے درخواست دعا کرتے ہیں۔

ایک نیک تحریک کی یاددہانی

جناب مفتی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ قبل ازیں ہم نے اخبار بدر میں بماہ دسمبر ۱۹۱۱ء یہ تحریک کی تھی۔ کہ دربار تاجپوشی کی خوشی میں جو انعام ملازمان سرکاری کو عطاء ہو۔ وہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں داخل کردینا مناسب ہے اور خود بھی اس امر کا وعدہ کرکے پیش قدمی کی تھی۔ سو اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ اُس نے مجھے اس وعدہ کے ایفاء کی توفیق بخشی۔ اور مجھے جو اپنی تنخواہ کا نصف مبلغ نو روپے بونس سرکار سے عطاء ہوا تھا۔ وہ میں نے خزانہ انجمن احمدیہ میں داخل کردیا۔ مگر دیگر بھائیوں کی طرف سے بجز ایک بھائی کے جس نے اسی قسم کا بونس مبلغ [illegible] داخل خزانہ انجمن کردیا ہے۔ اور کسی کے اس کار خیر میں حصہ لینے کا حال مجھے معلوم نہیں ہُوا۔ یہ کوئی نیا چندہ یا نیا بوجھ تو نہ تھا۔ کہ جس کو برداشت کرنا محال تھا بلکہ یہ رقم تو تھوڑا سا دل کو سمجھانے سے ہی بآسانی اداء ہوسکتی تھی۔ صرف یونہی خیال کرلیا جاتا۔ کہ ہم اپنی موجودہ آمدنی سے کچھ نہیں دیتے۔ بلکہ یہ زائد رقم جو خدا نے دی ہے۔ اس کو اپنے مصرف میں لانے کی بجائے اُسی کے مصرف میں لگاتے ہیں۔ کہ جس نے یہ دی ہے۔ یہ تحریک تو اس عاجز نے ایسے وقت پر کی تھی۔ کہ ابھی یہ بونس ملا ہُوا نہ تھا۔ اور اس رقم کو اپنے مال میں شامل کرنے سے پہلے ہی علیحدہ کرلینا اور فی سبیل اللہ بھیجدینا آسان تھا مگر تاہم اگر اب بھی بونس پانے والے احباب دل [illegible] اگر اس کار خیر میں حصہ لینا چاہیں تو کچھ مشکل نہیں ہے۔ وما توفیقنا الا باللہ۔

الراقم خاکسار محمد عبد اللہ عفی عنہ
منشی ضلعدار نہر۔ حال وارد قادیان۔ ۲۔ مارچ ۱۹۱۲ء

ولقد نصرکم اللہ ببدرٍ وانتم اذلّہ | بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ـ نحمدہٗ ونصلّی علیٰ رسولہ الکریم | سبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصا

BADR QADIAN

بدر

قادیان ضلع گورداسپور

عام قیمت پیشگی عہ/ بغیر ضمیمہ درس قرآن شریف

الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ ـ مرزا غلام احمدؐ | Reg. No. L. CCLXXVIII | مسیحِ وقت مہدی ہم مجدد بر سر ایں صد

معہ ضمیمہ درس قرآن مجید پیشگی چار روپے

جلد ۱۱ | ۱۷ ـ ربیع الاول ۱۳۳۰ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۷ مارچ ۱۹۱۲ء ۵ ـ ۲۴ پھاگن سمت ۶۸ | نمبر ۲۴

بھائیو! گر قادیان آؤ گے تم | ایڈیٹر و مینجر محمدؐ صادق عفی اللہ عنہ | نورِ دینِ مصطفٰےؐ پاؤ گے تم

دس شرائطِ بیعت

اوّل ـ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہے گا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت۔ فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہو گا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا اور حتے الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کرے گا اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائے گا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دے گا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالےٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضاء ہو گا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اسکی راہ میں طیار رہے گا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا۔ بلکہ قدم آگے بڑھائے گا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجاویگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کرے گا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دے گا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دے گا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردیٔ اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم ـ یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوۃ محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تاوقت مرگ قائم رہے گا۔ اور اس عقد اخوۃ میں ایسا اعلےٰ درجہ کا ہو گا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو ٭

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفٰے ما را امام و پیشوا

اندریں دیں آمدہ از مادریم
ہم بریں از دار دنیا بگذریم

آں کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست

آں رسولے کش محمدؐ ہست نام
دامنِ پاکش بدست ما مدام

مہر او با شیر شد اندر بدن
جاں شد و با جاں بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام

ما ازو یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال

آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آں نہ از خود از ہماں جائے بود

اقتدائے قول او در جان ماست
ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست

آں ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آں مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اند و راست
منکر آں مورد لعن خدا است

معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیاست

یک قدم دوری ازاں عالیجناب
نزد ما کفر است خسران و تباب

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر ـ پروپرائٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا۔

اخبار قادیان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلے علیٰ رسولہ الکریم

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے بخیر و عافیت ہیں + اہل بیعت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں بہمہ وجوہ خیریت ہے + حضرت نواب صاحب بمعہ اہل بیت تاحال مالیر کوٹلہ میں ہیں + حضرت میر ناصر نواب صاحب دار الضعفاء کے واسطے چندہ کرنے گئے ہوئے ہیں منشی محمد دین صاحب اپیل نویس کے خط سے میر صاحب موصوف کے سیالکوٹ چھاونی میں مقام کرنے اور نصرت کے ساتھ وہاں سے تشریف لے جانے کی خبر ملی ہے + اخویم مفتی فضل الرحمن صاحب (دامادِ حضرت خلیفۃ المسیح) کے گھر میں اللہ تعالیٰ نے چوتھا فرزند نرینہ عطاء کیا ہے۔ حضرت نے نام مولود مسعود کا **عبد المالک** رکھا ہے۔ پہلے ہر سہ فرزندوں کے نام فضل کریم۔ حفیظ الرحمن اور عبد اللہ ہیں۔ اللہ تعالےٰ ہر چہار کو سعادت و عافیت کے ساتھ طول عمر عطاء کرے اور خادم دین اسلام بنائے۔ آمین ثم آمین + شیخ تیمور صاحب ایم۔ اے علیگڈھ کالج میں انگریزی کے پروفیسر ہو گئے ہیں۔ اللہ تعالےٰ مبارک کرے ہماری دُعا ہے کہ ان کا یہ تعلق اُن کے واسطے اور جنکے درمیان میں وہ کام کرتے ہیں۔ اُن کے واسطے موجب حصول رضائے الٰہی ہو۔ آمین + صدر انجمن نے طلباء بورڈنگ کیخاطر ایک ڈسپنسری دار العلوم کھولدی ہے جو ڈاکٹر الٰہی بخش صاحب پنشنر سب اسسٹنٹ سرجن کے چارج میں رکھی گئی ہے + جمعہ گزشتہ میں حضرت صاحبزادہ میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے جماعت کو اتفاق و اتحاد کی تاکید کی۔ فرمایا۔ جس قوم کے ممبران آپس میں لڑنے جھگڑنے میں مصروف رہیں وہ دشمن کا مقابلہ کیونکر کرسکیں گے۔ اندرونی امن باہمی محبت اخوت اور ہمدردی سے پیدا ہوتا ہے۔ اگر یہ حاصل ہو تو انسان پُوری طاقت اور اطمینان کے ساتھ بیرونی حملوں کی رکاوٹ کے لئے طیاری کرسکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ جماعت کو اس نیک نصیحت پر عمل کرنے کی توفیق عطاء کرے +

مشورہ بعض احباب کی رائے ہے کہ جو صاحبان قیمت وقت پر نہیں دیتے ان کے نام اخبار بند کر دیا جائے۔ نہ دینے والے کی بدولت دینے والے صاحبان کے اخبار بھی وقت پر نہیں پہنچتے۔ اور آئے دن فنڈ مشکلات میں رہتا ہے۔ کبھی ملازمین کے واسطے تنخواہ نہیں کبھی کاغذ ختم ہو گیا ہے۔ جیسا کہ آجکل۔ اس معاملہ میں احباب کی کیا رائے ہے +

وی پی یہ پرچہ برائے وصولی قیمت اخبار بابت سنہ رواں ان تمام صاحبان کی خدمت میں وی پی ہوگا۔ جنکی قیمت تاحال وصول نہیں ہوئی۔ ایسے تمام صاحبان کو ۱۵ روز قبل خط لکھے گئے تھے اور اطلاع کی گئی تھی۔ ان میں سے جن صاحبان کے خطوط ۵ تاریخ ماہ مارچ تک وصول ہو گئے ہیں کہ ہمارے نام کسی وجہ سے وی پی نکیا جائے۔ ان کے نام وی پی نہیں کیا گیا۔ ۵ کے بعد جو خطوط آئیں ان کی تعمیل نہیں ہوسکتی لیکن جو صاحبان بہر حال وی پی وصول نہ کرسکینگے۔ اُنکی خدمت میں پرچہ وی پی جب واپس آئے گا۔ نیا ٹکٹ لگا کر دوبارہ روانہ کر دیا جائے گا +

سررشتہ پر جو اسامیاں خالی تھیں وہ پُر ہو چکی ہیں اب کوئی صاحب ان کے متعلق خط وکتابت نہ کریں +

دعا بدد جناب مولوی احمد دین صاحب کے فرزند محمد عبد اللطیف بیمار ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے +

درخواستِ دُعا شیخ عبد الغفور صاحب احمدی فیروزپور کو اللہ تعالےٰ نے فرزند نرینہ عطاء کیا ہے۔ احباب سے درخواست دُعا درازی عمر وسعادت مولود مسعود کرتے ہیں +

شکریہ حضرت صوفی غلام رسول صاحب راجیکی ان تمام احباب کی مہربانی کا شکریہ ادا کرتے جنہوں ان کے مولود مسعود کی خوشی میں مبارک باد کے خطوط لکھے اور عزیز کے واسطے دعائیں کیں +
(جزاہم اللہ احسن الجزا)

دعا مدد برادرم ملک غلام محمد صاحب احباب سے درخواست دعا کرتے ہیں +

ایک نیک تحریک کی یاددہانی
جناب مفتی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ قبل ازیں میں نے اخبار بدر میں بماہ دسمبر ۱۹۱۱ء یہ تحریک کی تھی۔ کہ دربارِ تاجپوشی کی خوشی میں جو انعام ملازمان سرکاری کو عطاء ہو۔ وہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں داخل کر دینا مناسب ہے اور خود بھی اس امر کا وعدہ کرکے پیش قدمی کی تھی۔ سو اللہ تعالےٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ اُس نے مجھے اس وعدہ کے ایفاء کی توفیق بخشی۔ اور مجھے جو اپنی تنخواہ کا نصف مبلغ ۔۔ بونس سرکار سے عطاء ہوا تھا۔ وہ میں نے ۔۔ انجمن احمدیہ میں داخل کر دیا۔ مگر دیگر بھائیوں کیطرف سے بجز ایک بھائی کے جس نے اسی قسم کا بونس مبلغ ۔۔ داخل خزانہ انجمن کر دیا ہے۔ اور کسی کے اِس کارِ خیر میں حصہ لینے کا حال مجھے معلوم نہیں ہوا۔ یہ کوئی نیا چندہ یا نیا بوجھ تو نہ تھا۔ کہ جس کو برداشت کرنا محال تھا بلکہ یہ رقم تو تھوڑا سا دل کو سمجھانے سے ہی بآسانی ادا ہوسکتی تھی۔ صرف یونہی خیال کر لیا جاتا۔ کہ ہم اپنی موجودہ آمدنی سے کچھ نہیں دیتے۔ بلکہ یہ زائد رقم جو خدا نے دی ہے۔ اس کو اپنے مصرف میں لانے کی بجائے اُسی کے مصرف میں لگاتے ہیں۔ کہ جس نے یہ دی ہے۔ یہ تحریک تو اِس عاجز نے ایسے وقت پر کی تھی۔ کہ ابھی یہ بونس ملا ہوا نہ تھا۔ اور اس رقم کو اپنے مال میں شامل کرنے سے پہلے ہی علیحدہ کر لینا اور فی سبیل اللہ بھیجدینا آسان تھا مگر تاہم اگر اب بھی بونس پانے والے احباب دل کڑا کرکے اس کارِ خیر میں حصہ لینا چاہیں تو کچھ مشکل نہیں ہے۔ وما توفیقنا الا باللہ +

الراقم خاکسار محمد عبد اللہ عفی عنہ
منشی ضلعدار نہر۔ حال وارد قادیان۔ ۲۔ مارچ ۱۲ء

کتب بدر ایجنسی
بمعہ قیمت کتب

مسلمانوں کا خدا اور اس کے حضور دُعا ۔۔ ۲ر

کتاب	قیمت	کتاب	قیمت
فصل حق	ار	تحفۃ الندوہ	۔ر
جواب سراج الدین عیسائی	۲ر	چیٹھی مسیح	ار
سی حرفی عبد القدوس	۔ر	احمدی کا من مولوی محمد علی	ار
بلاغ لقوم عابدین	۱۰ر	تحفۃ المشتاقین	۔ر
کرشن اوتار	۔ر	گلدستہ احمدی	۔ر
سیف حق	۲ر	سی حرفی اللہ داد خان	۔ر
صدقے جاواں	۔ر	جامِ وحدت	۔ر
گل مونیا	۔ر	کامن احمدی اللہ داد خان	۔ر
اظہار حق	۔ر	سی حرفی فضلدین	۔ر
کلمۃ الفصل	ار	گلدستہ رسالت	۲ر
سچ بیان	۔ر	تعلیم القرآن	ار

گلگت میں احمدیت

ہمارے مکرم دوست منشی نور محمد صاحب گلگت شہر ... تے ہیں کہ وہاں احمدی جماعت کے سب ۱۶ ... یا - اللہ تعالےٰ ترقی دے اور ان کو نیکیوں کی توفیق دے ÷

تحفہ بنارس کیسی کتاب ہے ؟

ہمارے مکرم دوست منشی احمد دین صاحب اپیل نویس گوجرانوالہ تحفہ بنارس کے متعلق لکھتے ہیں :-

بسم اللہ الرحمن الرحیم + نحمدہٗ ونصلے علیٰ رسولہ الکریم

مخدوم و قبلہ جناب مفتی صاحب مدظلہ العالے

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ - تحفہ بنارس عطیۃً موصول ہوا بجان مشکور ہوں - کل صبح ملا تھا - کل ہی جلد بندھوائی اور کل ہی پڑھا - سبحان اللہ وبحمدہٖ - جس خوبی سے جناب نے حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے وجود باجود کی تعریف ضرورت کمالات کرامات اور حالات بیان فرمائے ہیں اُنکے مخالفین کا ذکر اور نتائج مخالفت ظاہر کئے ہیں اور پیشگوئیوں کی عظمت اور صداقت ثابت کی ہے اور القصہ جس اسلوب سے تمام مشن کا ذکر اور تبلیغ کا حق ادا کیا ہے - بے ریب وہ آپ ہی کا حصہ تھا - بنارس میں ڈنکے کی چوٹ ایسا واضح بیان آپکی ایمانی جرأت کا شاہد ہے - مضمون کا پیرایہ - انداز - سلاست خوبی اور محبوبی - العظمت للہ میری تو رُوح وجد میں ہے اور رہے گی - سلسلہ میں ایسے مقدس اور قابل بزرگوں کا وجود سلسلہ کے منجانب اللہ ہونے کا بین ثبوت ہے ÷

میں کہاں تک بیان کروں - اس مضمون کی خوبیوں کا احصا میرے احاطہ امکان سے باہر ہے - قصہ مختصر یہ مضمون اللہ تعالےٰ کی آیات میں سے ایک آیت ہے - خداوند کریم اس کتاب کو زیور قبول عطا فرماوے اور اس تحفہ کو قبول کرے اور دُنیا و عاقبت میں آپ پر برکتیں اور بے شمار برکتیں نازل کرے آمین +

بدر ممکن ہے کہ منشی صاحب موصوف کو اس عاجز کے ساتھ جو ذاتی محبت کا تعلق ہے - اس کا اثر بھی اس ریویو میں ہو +

تحفہ بنارس پر ریویو

اڈیٹر صاحب ریواڑی فرماتے ہیں - "تحفہ بنارس" یہ اُس لیکچر کا مجموعہ ہے جو جناب مولوی محمد صادق صاحب احمدی ایڈیٹر اخبار بدر قادیان نے ۲۰ - اپریل ۱۹۱۱ء کو بمجمع اہل ہنود بعد نماز مغرب ٹون ہال بنارس میں دیا تھا - اور جسے اب کتابی صورت میں شائع کیا گیا ہے جناب موصوف نے نہایت ہی سیمپل اور عام فہم مثالیں دیکر خدا کے سچے مذہب (دین اسلام) کو سچا اور خدا تعالےٰ کو قادر مطلق اور واحد ثابت کر دکھایا ہے ممکن نہیں بغیر ختم کئے چھوڑ دیا جائے ایک مثال بطور نمونہ لیکچر میں سے یہاں نقل کیجاتی ہے - جس سے عاقل و فہمیدہ اصحاب خود اندازہ لگا لینگے کہ یہ لیکچر کا مجموعہ کیسا ہے ÷

سوال - ہندو "آپکے نزدیک اوتار کی کیا تعریف ہے ؟"

جواب :- "صادق" - جہاں تک میں نے غور کیا ہے اوتاروں کی مثال ایسی ہے جیسے کہ بجلی بعض ذرائع سے ایک تار کے اندر ڈال دیجاتی ہے تو وہ تار کا ٹکڑا معمولی تاروں کی طرح نہیں رہتا بلکہ ایسے عجیب کام اس سے ظاہر ہوتے ہیں جو دوسرے تاروں سے نہیں ہو سکتے - اور ہم نہیں کہہ سکتے دوسرے ٹکڑوں کی طرح یہ بھی ایک تار ہے لیکن ہم یہ بھی نہیں کہہ سکتے کہ یہ تار بجلی بنگیا ہے اور دُنیا میں جو بجلی پیدا ہوئی ہے وہ سب اس کے اندر گھس گئی ہے بلکہ سچ بات یُوں ہے کہ بجلی بجائے خود اپنی جگہ قائم ہے اور اس کی طرف سے ایک خاصیت اس ٹکڑے کو عطا ہوئی ہے - ایسا ہی خدا کے پیارے بندوں پر ایک چادر ڈالی جاتی ہے اور وہ ایسے کام کر دکھاتے ہیں جو دوسرے انسان نہیں کر سکتے - وہ دوسرے انسانوں سے ممتاز ہیں - اعلےٰ ہیں - برتر ہیں لیکن وہ خدا نہیں بنجاتے بلکہ خداوند تعالےٰ اپنی ذات میں دائم قائم ازلی ابدی ہے ÷"

دیکھئے ناظرین کیا عام فہم مثال دی ہے +

الغرض یہ لیکچر نہایت دلچسپ ہے شائقین ضرور ملاحظہ فرماویں - قیمت صرف ۴ ر ناظرین بدر ایجنسی قادیان ضلع گورداسپور سے طلب کریں +

حضرت خلیفۃ المسیح کا ریویو کتاب چشمہ زندگی

"سوجیوں سر دور" کیا معنے "چشمہ زندگی" جناب کی تصنیف کو میں نے ۱۵ - جنوری جبوقت ڈاک میں آئی پڑھا اور دلچسپی سے پڑھا - فزیکل کانگریس نام کے بعد یہی دوسری کتاب ہے جو مجھے اپنے مضمون میں پسند آئی ہے - جناب الٰہی کا فضل ہر ایک ملک پر ہوتا ہے اور ہوتا ہے ہماری پاک کتاب میں ہمارے خالق و مالک کا نام ربّ العلمین ہے - اگر یونان کی زمین نے مخلوق کے لئے مفید روحوں کو پیدا کیا ہے تو وسط ایشیا کو بھی ایسے پاک ارواح سے محروم نہیں رکھا - اگر ملک عرب و ایران راحت بخش قطعہ دُنیا کا ہے جس میں قلب و قالب کیلئے مفید سامان مہیا ہیں - تو ہندوستان بھی اس کی ربوبیت و فضل عام سے سیراب ملک تھی - جالینوس دیقوریدوس وغیرہ پر فضل محدود نہیں - بوعلی و ذکریا رازی وغیرہ بھی اس کے کرم و فضل کے نیچے تھے +

چرک - شسرت - باگ بھٹ وغیرہ کی محنتیں بے ریب قابل قدر ہیں - آجکل یورپ کی مفید عام محنتوں کا کون انکار کر سکتا ہے - تار - ڈاک - ریلوے - کاغذ - مطبع - سلطنت و تبع وغیرہ وغیرہ - اور پھر ان کے ڈاکٹروں کی محنت سے نادان ہی منکر ہو سکتا ہے - اس وقت ایک مجموعہ طب کی ہماری ضرورت ہے جس پر ملک کی بہبودی منحصر ہے +

مہتہ سیتا رام جی دت کویراج کویرتن - ادیتہ اوشدھالہ - صدر بازار - راولپنڈی کی محنت بہت ہی قابل قدر ہے - ہندو مسلمانوں کی کشیدگی خدا کرے ملک کی ترقی کا موجب ہو - مجھے بڑی خوشی ہوگی - اگر ملک اس رسالہ کی قدر کرے +

دستخط نورالدین از قادیان

نوٹ - یہ کتاب صاحب مصنف سے بقیمت ۴ ر فی نسخہ مندرجہ بالا پتہ سے مل سکتی ہے +

ضرورت

شیخ عبدالغنی صاحب کنجاہ ضلع گجرات کو ایک شخص احمدی کی ضرورت ہے جو انکے بچوں کو قرآن شریف پڑھا دے - شیخ صاحب علاوہ خوراک اور مکان کے انتظام کے مبلغ **چھ روپے** ماہوار اُستاد صاحب کی نذر کیا کرینگے +

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیشگوئی دجّال اور ہمارا سوال

میں ان تمام غیر احمدی علماء کی خدمت میں (جو حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کو محض اس وجہ سے مسیح موعود نہیں مانتے کہ انھوں نے بعض حدیثوں کو انکے ظاہر پر نہیں محمول کیا اور تاویل سے کام لیا ہے) ایک سوال پیش کرکے اس کا حل چاہتا ہوں امید کہ ہمارے مولوی صاحبان ضرور اس طرف توجہ فرما دیں گے۔ سوال یہ ہے کہ مدت سے احمدیوں اور غیر احمدیوں میں ہر جگہ شہر ہوں یا دیہات بحث مباحثے ہو رہے ہیں۔ جہانتک دیکھا گیا۔ احمدیوں کے برخلاف یہی اعتراض پیش کیا جاتا ہے۔ کہ دجال وغیرہ کے متعلق جو پیش گوئیاں ہیں احمدی انہیں تاویلیں کرتے ہیں اس جھگڑے کو طے کرنے کے لئے ذیل میں چند اختلافات درج کرتا ہوں جو دجّال کی پیشگوئی میں ہیں آپ مہربانی فرماکر بموجب حکم النصوص تحمل علےٰ ظواھرھا کے ان روایات میں بغیر کسی قسم کی تاویل کے باہم تطبیق کر دکھائیں اور جس اخبار یا رسالہ میں یہ مضمون شائع ہو وہ میرے نام بھی بھیجدیں خدا آپکو اجر دیگا۔ اگر آپ اپنے دعوے کے مطابق جواب دینے سے عاجز ہیں تو یاد رکھو جن ناواقف مسلمانوں کو آپنے یہ کہہ کر کہ حدیث میں یوں آیا ہے اور مرزائی یوں کہتے ہیں۔ فتنہ دجّال میں مبتلا کر رکھا ہے ان سب کا گناہ آپ کی گردن پر ہے کیونکہ نواس بن سمعان کی حدیث میں جس کو آپ اکثر پیش کیا کرتے ہیں جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ قال غیر الدجّال اخوفنی علیکم جس کا ترجمہ آپنے یہ کیا۔ فرمایا دجّال کے سوا اور لوگ کا مجھے زیادہ ڈر ہے جیسے گمراہ کرنے والے مولویوں اور درویشوں اور حاکموں کا۔" پس اس فرمودہ نبوی پر غور کرو کہ آنجناب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر دجّال میں اس خوف کا بیان فرمانا صاف ظاہر کر رہا ہے کہ جن لوگوں نے خواہ وہ مولوی ہوں یا گدی نشین بوقت ظاہر ہونے دجّالی فتنہ کے اُسکے دُور کرنے اور مخلوق خدا کو اس سے بچانے کے لئے کوشش نہ کی بلکہ اپنی غلطی یا ضد سے اس زہر کو تریاق سمجھ کر کھانا شروع کر دیا تو بے شک حسب فرمودہ آپکے یہ فتنہ دجال کے فتنے سے بھی بڑھ کر ہے لہذا میرے اس سوال کو ڈرنے والے دل کے ساتھ سوچو اگر احمدیوں نے مسلمانوں کو دجالی فتنہ سے ڈرانا اور ہوشیار کرنا چاہا ہے اور آپ تاویل کا عذر پیش کرتے ہیں تو اب میں دیکھونگا کہ بغیر تاویل یا چھوڑنے بعض حدیثوں کے مسلمان کو بے خوف یا غافل کرنے کا آپکے پاس کیا ثبوت ہے۔ سنئے۔

پہلا اختلاف تمیم داری کی حدیث میں ہے کہ دجّال جزیرہ میں جکڑا ہوا ہے اور اخیر زمانہ میں وہ کھولا جاوے گا۔ قد خلوا علیہ فاذا ھم بشیخ موثوق شدید الوثاق (ابن ماجہ) اور ابی بکرہ کی حدیث میں ہے کہ دجّال کے ماں باپ تیس برس تک اس حالت پر رہینگے۔ کہ ان کے ہاں اولاد پیدا نہ ہوگی پھر ان کے واسطے کانا لڑکا ہوگا۔ عن ابی عبد الرحمان بن ابی بکرۃ عن ابیہ۔ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم۔ یمکث ابو الدجال وامہ ثلاثین عاما لا یولد لھما ولد ثم یولد لھما غلام اعور الخ (ترمذی)

دوسرا اختلاف مشہور تو یہ ہے کہ وہ ایک شخص ہوگا حالانکہ ایک حدیث میں اس کے لئے جمع کے صیغے آئے ہیں جن سے ثابت ہوا کہ وہ ایک گروہ ہے وہ حدیث یہ ہے یخرج فی اٰخر الزمان دجال یختلون الدنیا بالدین یلبسون للناس جلود الضان من الدین السنتھم احلی من العسل وقلوبھم قلوب الذیاب یقول للہ عزّ وجل ابی یغترون ام علی یجترؤن حتی حلفت لابعثن علےٰ اولئک منھم فتنۃ الخ

تیسرا اختلاف حلیہ میں ہے ایک حدیث میں آیا ہے کہ دجّال بائیں آنکھ سے کانا ہوگا۔ الدجال اعور عین الیسری (ابن ماجہ) دوسری میں ہے کہ وہ داہنی آنکھ سے کانا ہوگا وان مسیح الدجال اعور عین الیمنی (بخاری وغیرہ) ایک جگہ ہے اس کی آنکھ گویا ایک انگور ہے اُبھرا۔ دوسری جگہ اوسے ممسوح العین یعنے اندھا لکھا ہے کہیں تو ہے۔ فانی ساصفہ لکم صفۃ لم یصفھا ایاہ نبی قبلی (ابن ماجہ) وانہ مکتوب بین عینیہ کافر یقرأ کل مؤمن کاتب او غیر کاتب۔ یعنے ہر شخص خواہ پڑھا ہوا ہو یا نہ اُسکو پہچان لے گا اور کہیں یہ ذکر ہے۔ فیقراہ من کرہ عملہ (ترمذی) یعنے اس کو وہی پڑھ کر پہچانے گا جو اس کے عملوں کو بُرا جانتا ہے پھر اسی پر بس نہیں بخاری میں ہے کہ ابن صیاد کو جب حضرت عمرؓ نے قتل کرنا چاہا تو آپنے فرمایا۔ ان یکن ہو ولا تسلط علیہ۔ عن محمد بن المنکدر قال رأیت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما یحلف باللہ ان ابن صیاد الدجال قلت تحلف باللہ قال انی سمعت عمر یحلف علےٰ ذٰلک عند النبی صلے اللہ علیہ وسلم فلم ینکرہ النبی صلعم۔ یہاں آپ ہی سے شک بھی منقول ہے نہ آپ کافر لکھا ہوا پڑھ سکے نہ صحابی۔ پھر تمیم داری کی حدیث میں ہے کہ وہ بوڑھا ہے۔ فاذا ہم بشیخ۔ اور نواس کی حدیث میں ہے۔ انہ شاب۔ وہ جوان ہے عبادہ کی حدیث میں ہے کہ دجّال ٹھگنا ہے اس کے دونوں ... میں فاصلہ بہت ہے اور ابو ہریرہ کی حد... کے گدھے کے دونوں کانوں کے بیچ ستر باع کا فاصلہ ہے

چوتھا اختلاف جائے خروج میں ہے۔ تمیم داری کی حدیث میں ہے وہ دَیر (گرجا) سے نکلے گا۔ ولکن ہذا الدیر قد مفتموہ فاتو۔ مسلم میں ہے۔ الا انہ فی بحر الشام او بحر الیمن لا بل قبل المشرق ما ہو وا وما بیدہ الی المشرق۔ ترمذی میں ہے، قال ابوبکرہ .. .. فذہبت انا والزبیر ابن العوام حتی دخلنا علےٰ ابویہ۔ یعنے تم مدینہ میں الدجّال کے ماں باپ کے گھر گئے جو یہودی تھے۔ ابن صیاد جس کو الدجال سمجھا گیا وہ کبھی نہ شام سے آیا نہ سمندر سے۔

پانچواں اختلاف۔ اس کی علامتوں میں ہے۔ مثلاً بخاری میں ہے۔ معہ ماء ونارا۔ ابن ماجہ میں ہے۔ معہ جنۃ ونار۔ گدہے کا ذکر بھی حدیثوں میں ہے۔ یخرج الدجال علی حمار اقمر ما بین اذنیہ سبعون باعاً۔ بجائے گدھے کی رفتار کے بعض جگہ اس کی رفتار کا بیان ہے۔ قلنا فما اسرعہ فے الارض قال کالغیث استدبرتہ الریح۔ با وجود ان علامتوں کے ابن صیاد کو بھی الدجال قرار دیا گیا جس کے پاس نہ ایسا گدہا نہ ہی دوزخ۔

چھٹا اختلاف۔ اس کے زمانہ خروج میں ہے۔ بعض حدیثوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ آخری زمانہ میں نکلے گا۔ لیکن برخلاف اس کے ایسی حدیثیں بھی ہیں جن سے اس کا اسی زمانہ میں ظاہر ہونا پایا جاتا ہے۔ چنانچہ اول تو نواس کی حدیث میں ہے۔ ان یخرج وانا فیکم فانا حجیجہ دونکم وان یخرج ولست فیکم فامرؤ حجیج نفسہ واللہ خلیفتی علےٰ کل مسلم۔ یعنے دجّال اگر میری موجودگی میں نکلے تو میں اس سے حجت کرونگا اور اگر اس وقت نکلے جب میں تم میں نہوں تو ہر ایک شخص اپنی حجت آپ کرلیوے۔ دوم ابن صیاد کے بارہ میں آپ کا شک کرنا اور خاموش رہنا۔ سوم۔ بعض جلیل القدر صحابی حضرت عمرؓ جیسے قلم اٹھاکر اسی زمانہ میں الدجال کا ظہور مان چکے بعض اسکی پیدائش سن کر اس کے والدین کے گھر گئے۔ ابن ماجہ میں ہے کہ ابوسعید کہتے تھے۔ واللہ ماکنا نری ذٰلک الرجل الا عمر بن الخطاب۔ یعنے دجّال جس شخص کو قتل کرکے پوچھیگا۔ کہ تیرا کون ربّ ہے وہ کہے گا۔ ربی اللہ۔ ہمارا گمان تھا کہ وہ ایسا جواب دینے والا عمرؓ بن خطاب ہے، جس سے معلوم ہوا صحابہ اسی زمانہ میں خروج دجّال کے منتظر تھے۔

سا تواں اختلاف۔ اس کے ساتھ مقابلہ کرنے میں ہے کہ کون اس کے مقابلہ میں کھڑا ہوگا اور مقابلہ کس چیز سے ہوگا سنان سے یا حجت برہان سے۔ سو ایک جگہ تو ہے کہ عیسیٰ ... کو قتال کریں گے۔ فیدرکہ عند باب اللد الشرقی فیقتلہ۔ اور ایک جگہ ہے کہ آپ نے اپنے صحابہ کو فرمایا۔ ثم تقاتلون الدجال فیفتحہا (ابن ماجہ) نواس بن سمعان کی حدیث میں ہے۔ فانا حجیجہ دونکم۔ فامرء حجیج نفسہ۔ یعنے مقابلہ حجت سے ہوگا۔ لکھا ہے کہ دجال حضرت عیسیٰ کی مرچ سے پگھل جائے گا۔ فاذا نظر الیہ الدجال ذاب کما یذرب الملح فے الماء جب دجال اور یہود مسیح علیہ السلام کے دیکھنے سے ہلاک ہو گئے تو پھر ان کے بھاگنے اور قتل کرنے کے کیا معنے۔

اٹھواں اختلاف۔ اس کے زمانہ اقامت میں ہے نواس بن سمعان کی حدیث میں ہے۔ قلنا یا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و مالبثہ فی الارض قال اربعون یوما (۴۰ دن) اسماء کی حدیث میں ہے کہ قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وان ایامہ اربعون سنتہ (۴۰ برس)

نواں اختلاف۔ اس کے دنوں میں ہے نواس کی حدیث میں ہے۔ یوم کسنتہ ویوم کشہر ویوم کجمعتہ وسائر ایامہ کایامکم اسماء کی حدیث میں ہے۔ السنتہ کنصف السنتہ والسنتہ کالشہر والشہر کالجمعتہ وآخر ایامہ کالشررۃ یصبح احدکم علے باب المدینتہ فلا یبلغ بابہا الاخر حتے یمسی یعنے دن ایسے چھوٹے ہونگے جیسے چنگاری اڑ جاتی ہے۔ مدینہ کے ایک دروازہ سے کوئی صبح کے وقت چلے تو دوسرے دروازہ تک پہونچنے سے پہلے شام ہو جاوے گی۔

دسواں اختلاف یہ ہے کہ ایک حدیث میں آیا ہے کہ آپ نے دجال کو کعبہ کا طواف کرتے دیکھا۔ فسالت من ہذا فقالوا ہذا المسیح الدجال۔ دوسری حدیث میں ہے لا یدخلہا الطاعون ولا الدجال (بخاری) تلک عشرۃ کاملۃ۔

ان اختلافات میں باہم تطبیق دینے کے علاوہ ہمارے مولوی صاحبان یہ بھی بتائیں کہ فتن دجالیہ کو اپنے ظاہر پر محمول کرنے سے قرآنی تعلیم کے مطابق آلہی توحید میں کچھ فرق آتا ہے یا نہیں۔ مثلاً دجال کا اپنے حکم سے مینہہ برسانا یامر السماء ان تمطر فتمطر۔ کھیتی پیدا کرنا یا مر الارض ان تنبت فتنبت۔ خدا کے پیدا کردہ جانور تو اپنی مدت میں بڑے ہوں مگر اس کے جانور ایک ہی دن میں شام کو نہایت موٹے اور بڑے ہو کر واپس آدیں گے۔ اس کی شرح میں ایک مولوی صاحب لکھتے ہیں ایک ہی دن میں یہ سب باتیں ہو جادیں گی پانی برسنا چارہ پیدا ہونا جانوروں کا اس کو کھا کر طیار ہو جانا ان کے تھن دودھ سے بھر جانا تروح مواشیہم من یومہم۔ قحط و با کا اپنے حکم سے پیدا کرنا۔ ثلا تبقی لہم سائمتہ الا ہلکت۔ مار کر زندہ کرنا۔ فیقتلہا ..... و یقول لہ الخبیث من ربک۔ زمین کے خزائن کا اس کے پیچھے چلنا فیقول لہا اخرجی کنوزک فینطلق۔ سورج چاند وغیرہ بھی اپنی رفتار چھوڑ دیں گے۔ وآخر ایامہ کالشررۃ وغیرہ وغیرہ۔ بینوا توجروا۔

کرم داد از دوالمیال ضلع جہلم۔

حضرت مرزا صاحب کا حج

مکرمی! السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کا خط متضمن استفسار بابت اعتراض حج موصول ہوا۔ جواب اس کا مرقوم ہے کہ:۔

(۱) یہ امر کچھ محتاج اثبات نہیں کہ فرضیت حج بیت اللہ شرط استطاعت السبیل الیہ سے مشروط ہے چنانچہ ارشاد الٰہی۔ و حج البیت من استطاع الیہ سبیلا۔ نص صریح اس پر شاہد ہے اور جب تک امن حاصل نہ ہو یہ استطاعت سبیل حاصل نہیں ہو سکتی۔

(۲) آج دنیا میں سلطنت برطانیہ دنیا بھر کی سلطنتوں میں بلا استثناء عدل گستری اور امن پسندی کے لحاظ سے یقیناً بے نظیر سلطنت ہے اور جسقدر امن اس کے زیر سایہ ممالک کو حاصل ہے وہ آج دنیا بھر میں کسی کو نصیب نہیں۔

(۳) حضرت مرزا صاحب مسیح موعود علیہ السلام کے مخالفین نے آپکی مخالفت میں۔ واذ یمکر بک الذین کفروا لیثبتوک او یقتلوک او یخرجوک کا مصداق بننے میں کوئی دقیقہ باقی نہیں چھوڑا اور جہاں تک ان کے امکان میں تھا انہوں نے آپکے اور آپکی جماعت کے استیصال کے لئے ناخنوں تک زور مارا۔ اگر خداوند تعالےٰ کی نصرت آپکے شامل حال نہ ہوتی تو ممکن نہ تھا کہ آپ انکی زد سے بچ سکتے۔

(۴) گورنمنٹ انگلشیہ کی امن پسندی اور عدل گستری خدا کے فضل و کرم سے حضرت اقدسؑ کے لئے ان دشمنوں کے حملوں سے بچنے کا ایک نہایت اعلےٰ ذریعہ تھی۔ اگر یہ فضل خداوندی آپکے ساتھ نہ ہوتا تو یہ درندے ان کو پھاڑ کھاتے۔

(۵) امن نہ ہونے کے باعث ہی رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خدا تعالےٰ کیطرف سے حکم ملا کہ مکہ سے جہاں بیت اللہ الحرام اور حج کا مقام ہے ہجرت اختیار کریں۔ پس جبکہ حضرت اقدسؑ کے دشمن بھی ویسے ہی آپکی جان کے پیاسے تھے جیسے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ظالم دشمن آپ کے خون کے پیاسے تھے اور ان سے امن میں رہنے کے لئے سایہ سلطنت برطانیہ ظاہری اسباب میں ایک بے نظیر سپر ہے اور ساتھ ہی ایسے امن کے مقام کو چھوڑ کر جانا خدا کے احکام کی مخالفت کرنا ہے۔ تو آپ کا بذات خود حج کے لئے نہ جانا کسی دشمن کے لئے ذرہ بھر اعتراض کی گنجائش نہیں دیتا بلکہ موجودہ صورت میں تو ایسی امن کی جگہ کو چھوڑ کر جانا اعتراض پیدا کرتا ہے کیونکہ امن نہ ہونے کیوجہ سے ہی تو ہماری سرکار کو حکم ملا تھا کہ مکہ کو چھوڑ کر مدینہ میں قیام اختیار کریں پس جو شخص آپکی سنت کے خلاف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر حج کو نہ جانے کی وجہ سے اعتراض کرتا ہے وہ سنت نبوی ہی کی مخالفت نہیں کرتا بلکہ قرآن کریم کے صریح حکم کی مخالفت کرتا ہے۔

نیز جب کہ حضرت اقدس کیطرف سے ایک شخص بحکم حضرت خلیفۃ المسیح وام المومنین حج کر آیا تھا اور احادیث صحیحہ سے یہ امر ثابت شدہ ہے کہ اس طرح سے بھی فریضہ حج ادا ہو جاتا ہے۔ تو آپکی نسبت یہ کہنا کہ آپ نے حج نہ کیا ارشاد نبوی کی صریح مخالفت کرنا ہے۔ واللہ اعلم

خاکسار محمد اسماعیل عفا اللہ عنہ

حسب حکم مفتی محمد صادق صاحب مکرم۔

مساکین مدرسہ احمدیہ

ہمارے بورڈنگ مدرسہ احمدیہ میں ایسے لڑکے بہت ہی تھوڑے ہیں۔ جو کہ اپنے اخراجات پر بورڈنگ مدرسہ احمدیہ میں رہتے ہیں اور مدرسہ احمدیہ میں دینی علوم حاصل کرتے ہیں۔ اکثر لڑکے ایسے ہیں کہ جن کو صدر انجمن احمدیہ وظائف دیتی ہے۔ جس پر کافی تعداد میں انجمن کا روپیہ صرف ہوتا ہے اور یہ جو کچھ بھی ہو رہا ہے۔ محض اللہ تعالےٰ کے فضل سے ہو رہا ہے۔ اگر ہمارے قومی بھائی کچھ تھوڑی سی توجہ اس طرف مبذول فرماویں کہ اپنے پرانے کپڑے ہمارے بورڈنگ میں بھیجدیا کریں تو کسیقدر ہمارے بچوں کو مزید مدد ہو سکتی ہے بلکہ میں یقیناً کہتا ہوں کہ اکثر ہمارے بھائی بفضلہ تعالےٰ ایسے بھی ہیں۔ جو چند چند نئے جوڑے کپڑوں کے بنوا کر بھیج سکتے ہیں انکی خدمت میں خاص طور سے عرض ہے کہ وہ ضرور اس طرف توجہ فرماویں

اور بذریعہ پارسل ڈاک جو نہ کپڑے نئے ہوں یا پرانے ہوں ہمارے بچوں۔ کے لئے بھیجدیں اور اس امر کا ہمیشہ ہمیشہ خیال رکھیں۔ والسلام

قوم کا خادم۔ عبدالمجید خاں
اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ ہوس مدرسہ احمدیہ قادیان

رد افتراء

ہمارے مہربان ایڈیٹر صاحب نورافشاں حضرت خواجہ صاحب کی تصنیف رد افتراء پر ریویو کرتے ہیں اور ایک کالم سے زائد اس پر خامہ فرسائی کرتے ہیں۔ مگر خلاصہ سارے ریویو کا صرف یہ ہے کہ خواجہ صاحب نے کتاب کا نام رد افتراء کیوں رکھا ہے۔ سو ہم عرض کر دیتے ہیں کہ پادری بشیر صاحب نے ایک افتراء کیا تھا کہ احمدی صاحبان ناحق یسوع کی ایک رفیقہ کو بدکار کہتے ہیں۔ مزید یہ بشیر صاحب کا قول صحیح نہ تھا۔ احمدی صاحبان نے کوئی افتراء نہیں کیا خواجہ صاحب نے تحقیق کردیا اور جنہوں نے صادق کو مفتری قرار دیا ان کا اندفاع ہوا اور رد ہو گیا اس واسطے کتاب کا نام رد افتراء رکھا گیا۔ باقی جو خوشخبری دیگئی ہے کہ کتاب کا جواب پادری صاحب دینگے۔ سو جب وہ چھپے گا ملاحظہ کیا جاوے گا۔ جو اس میں حق ہوگا قبول کیا جاوے گا باقی پادری صاحب کی خدمت میں بمعہ تحائف جدید واپس کیا جاوے گا۔

خواجہ صاحب کی کتاب رد افتراء پہلی ایڈیشن سب تقسیم ہو گئی ہے دوبارہ چھپ رہی ہے۔ درخواست کنندگان انتظار کریں ؞

جنتری بیوپار سنہ ۱۹۱۲ء

جو مطبع نولکشور لکھنؤ میں چھپی ہے۔ علاوہ دیگر ضروریات جنتری کے بیوپاریوں کے واسطے ہر ماہ کے متعلق مناسب ہدایات درج کیگئی ہیں۔

تحفہ بنارس پر ریویو

۳/ ایڈیٹر صاحب اخبار میونسپل گزٹ صدائے ہند لاہور لکھتے ہیں:۔ یہ وہ لیکچر ہے جو ۳۰۔ اپریل سنہ ۱۹۱۱ء کو مولوی محمد صادق صاحب نے ٹون ہال بنارس میں اہل بنارس کو لبطور پیام توحید سنایا تھا۔ حال میں صاحب موصوف نے اس لیکچر کو ایک رسالہ کی صورت میں شائع کرایا ہے جو ۴۶ صفحوں پر ہے۔ عمدہ کاغذ اور لکھائی چھپائی کے ساتھ چھپا ہے۔ لیکچر کی عبارت نہایت سلیس ہے۔ جسمیں توحید باری تعالے اور وحدانیت حق تعالے کو بہت عمدہ پیرایہ اور مناسب الفاظ میں بیان کیا گیا۔ بت پرستی سے پرہیز کرنے اور خدا کو واحد جان کر اسلام کی طرف رجوع کرنے کی ترغیب دیگئی ہے۔ چوں کہ لیکچر کے الفاظ نہایت ملائم اور سنجیدہ ہیں اسلئے ہر مذہب وملت و فرقہ افراد کو اسے ملاحظہ کرنا چاہیئے کیونکہ اس میں سوائے حق بات کے اور کچھ نہیں دکھایا گیا۔ لیکچر مذکور دفتر اخبار بدر قادیان سے ملسکتا ہے۔ قیمت فی نسخہ چار آنہ (۴/)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باوا نانک کی پیشگوئی

جناب مفتی صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

آپ نے باوا نانک صاحب کی ایک پیشگوئی حضرت مسیح موعود کے بارہ میں اخبار بدر جلد ۹ نمبر ۱۴ میں شائع کی تھی چند روز سے مجھے ایک جنم ساکھی گورمکھی میں لکھی ہوئی ملی ہے۔ جس کا حجم غالباً ٹائپ والی سے زیادہ ہے اور بہت ہی خوشخط لکھی ہوئی ہے اور اس میں باوا نانک صاحب کا مسلمان ہونا نہایت ہی عمدہ پیرایہ میں لکھا ہے اور اسکے اختتام میں یوں لکھا ہے "سمت ۱۸۵۵ بکرما جیتی پھاگن سُدھی اشٹمی۔ منگلوار پوتھی سپورن ہوئی ہے" اگرچہ بندہ پرائیویٹ انٹرنس کی طیاری کر رہا ہے دعا کریں اللہ تعالے کامیابی بخشے۔ تاہم جوش صداقت طبیعت میں موجزن ہے اسلئے تھوڑے سے مطالعہ سے مجھے آپ کی شائع شدہ پیشگوئی سے بھی زیادہ زبردست پیشگوئیاں اس میں سے ملی ہیں۔ جو آپکی خدمت اقدس میں برائے اشاعت لکھی جاتی ہیں امید کہ بہت سی سعید روحیں راہِ راست پر آئیں گی اور آپ اخبار بدر میں شائع فرما کر عند اللہ ماجور ہوں گے۔

پیشگوئی اوّل

اک اساتھوں پچھے ہو دیگا اوہ اساتھوں ودھ ہو دیگا۔ اتے مردانیاں اوہ پیدا ہو دیگا اوہ اساڈے نیڑے ہی ہو ویگا تاں پھیر مردانے پچھیا۔ گورو جی اوہ کون ہو دیگا تاں گورو نانک جی آکھیا ورن (جنم) جٹ دے گھر ہو دیگا تاں پھیر مردانے آکھیا کچھ اوہ بھی بھلا جہیا ہو دیگا تاں گورو نانک جی کہیا اساتھوں بھی ودھ دور جنگا ہو دیگا۔ پربانی اُچر نگا ناہیں تاں پھیر مردانے پچھیا گورو جی اُسدی بھی سکھ سنگت ہو دیگی تاں گورو نانک جی کہیا مردانان اوہ تاں آپ ہو دیگا اُسدی سنگت بنان کرتار ہو رس نوں جانیگی ناہیں اُسدا اڈا اپنتھ چلیگا۔

جنم ساکھی مذکورہ بالا ورقہ ۳۱۲ زیادہ ہے کہ مصنف نے صفحے نہیں لکھے بلکہ ورقے ہی لکھے ہیں۔)

پیشگوئی دوم

تاں پہلاد بھگت کہیاسُن بہائی اک الیس سا پد ہو ویگا اودا اتھو پہنچیگا ہو رس دا کم ناہیں ہور وڈی وڈی بھگت ہوئی ہیں اگے ہو ونگے تے پہنچیا کوئی ناہین اتے ناکوئی پہنچیگا تاں پھیر مردانے پچھیا اجی اوہ کد ہوسی نے کہڑے جگ وچ ہو دیگا تاں پھیر پہلاد بھگت کہیاسُن بھائی کل جگ وچ ہو دیگا اتے جد نانک تپا دہ چھڈیگا تس تھوں پچھے سو ورہے ہو ویگا پر وڈا بھگت ہوسی اتے نانک تپ ناوں بھی وڈا ہو ویگا اتے انہاں ترہہاں دے تُل (برابر یا ثانی) ہور کوئی بھگت ناہیں تاں مردانے آکھیا جی ترے کہڑے کہڑے تاں پھیر پہلاد بھگت کہیا سُن بھائی۔ اک کبیر بھگت ہویا ہے اتے نانک تپا ہویا ہے اتے پچھوں اُدس بھگت ہو ونا ہے تاں پھیر مردانے پچھیا جی کبیر تاں جولاہ ہویا ہے نانک تپا کھتری ہویا دیکھاں جی اوہ بھگت کس ورن وچ (جنم) ہوسی اتے کہڑی دھرتی کہڑے ملک وچ ہو دیگا تاں پھیر پہلاد بھگت کہیا سُن بھائی۔ دھرتی پنجاب دی ہو دیگا اتے شہر وٹالے وچ اتے ورن جٹ دا ہو دیگا تاں پھیر مردانے آکھیا اجی کہیا جیہا ہوسی تاں پھیر پہلاد بھگت کہیاسُن بھائی بھاویں کوئی رنج ہو وے اتے بھاویں کوئی راجی۔ اوہ بھگت کبیر اتے نانک تپ تھوں ودھ ہوسی تاں گورو نانک جی بولیا کیوں مردانان اساڈا آکھیا جھوٹا جاناآ ہا؟ تاں مردانان گورو نانک جی دے پیراں تے ڈھے پیا جی گورو میں بھلا مینوں بخشو تاں گورو نانک جی کہیاسُن مردانان جو پورن پرکھ ہین سو باج نہیں رکھدے اوہ جیوں دی تیوں آکھدے ہین تاں پہلاد بھگت آکھیا پان تپا جی اینویں ہی جو ہے اوہ جو ست پرکھ ہین اپنی وڈیائی نہیں کردے اوہ جیوں دی تیوں کہہ دیندی ہین تاں گورو نانک جی کو مردانے صدیں (عاجزی کرکے) کہیا ست گرو جی ست۔ تسیں جو کہندے ہو سو سچ ہی کہندے ہو (ورق از ۳۵۲ تا ۳۵۴)

اپنے گاؤں کے چند معزز خواندہ اہل ہنود کی شہادتیں۔

پیشگوئیاں مندرجہ بالا ہمارے روبرو شیخ رحمت اللہ صاحب احمدی نے قلمی جنم ساکھی بھائی بالے وگرو انگد صاحب والی گورمکھی سے اُردو میں لکھی ہیں اور جہاں تک ہمیں تحقیقات کی ہے تاریخ زمانہ گورو نانک صاحب کے بعد سوائے مرزا صاحب غلام احمد رئیس قادیان کے ان صفات ممدوح کا موصوف بتلانے سے ساکت وخاموش ہیں اور گورو صاحب اور پہلاد بھگت جیسوں کی پیشگوئیوں کو ذہنی خیال کرنا گویا ایک تو جھوٹا سمجھنا اور دوسرے موجودہ گورو کا خون کرنا ہے تیسری اس عالیجاہ موعود کی تکذیب کرنا ہے تو پیارو سب بڑھ کر پرمیشور کے قہر کے نیچے آنا ہے گورو صاحب کی بات کو ماننا گویا پرمیشور کو راضی کرنا ہے۔ لہذا تکذیب سے تصدیق اچھی ہے؞

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم + نحمدہ ونصلے علیٰ رسولہ الکریم

چودھویں صدی کا یہودی

ایک مضمون بعنوان "تقسیم بنگال کا نسخ اور قادیانی مشن کا مسخ" اہلحدیث

مورخہ ۲۳-فروری ۱۹۱۲ء میں نظر سے گزرا۔ اگرچہ مضمون نویس نے اپنا نام ظاہر نہیں کیا تاہم مضمون پر غور کرنیسے اتنا پتہ لگتا ہے کہ مضمون نویس صاحب چودھویں صدی کے یہودی ہیں اور مسیح زمان کی مخالفت میں یہاں تک حد سے تجاوز کر گئے ہیں کہ پیشگوئی جو الہام الٰہی ہے اُسکی نسبت ایسے سخت اور کریہہ الفاظ استعمال کئے ہیں جن سے ایک مومن کا دل لرزہ میں آجاتا ہے حقیقت یہ ہے کہ ایسی ہی باتوں سے اصل یہود دھتکارے گئے۔ انشاء اللہ اسی طرح مسیح زمان کی مخالفت سے یہ نئے یہودی بھی دھتکارے جائینگے (بلکہ دھتکارے گئے) قابل نامہ نگار صاحب تحریر کرتے ہیں کہ اس پیشگوئی کو حضرت مرزا صاحب (مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام) اپنی زندگی میں سرفلیکے منتعفی ہونے پر پورا کر چکے ہیں۔ لہذا قادیانی مشن کا کوئی حق نہیں ہے کہ اب نسوخی بنگال کو اس پیشگوئی کے ماتحت سمجھیں۔ چنانچہ نامہ نگار صاحب نے اپنی تائید میں چند حوالہ ریویو آف ریلیجنز اور حقیقت الوحی کے بھی لکھے ہیں جنکو پڑھ کر بے اختیار ہنسی آتی ہے کہ خدا جانے نامہ نگار کے سر میں دماغ اور دماغ میں عقل بھی ہے کہ نہیں غالباً نہیں ہوگی جب ہی تو اس قدر بیہودہ لاف زنی کی ہے کہ "کوئی ہے جو ہمارے سامنے آوے یا ہمارے سوال کا جواب دے"۔ ہمیں ایڈیٹر اہلحدیث پر تعجب آتا ہے کہ وہ ایسے لچر اور نامعقول نامہ نگاروں کے مضمون سے اپنا اخبار کیوں گندہ کیا کرتا ہے ہم ہرگز اس بات کو ماننے کیلئے طیار نہیں کہ یہ بیہودہ مضمون فاضل امرتسری کا خاص اپنا ہے اگرچہ یہ ہم جانتے ہیں کہ ایسی حرکتیں وقتاً فوقتاً اُن سے بھی ظہور میں آتی رہتی ہیں۔ خیر کسے باشد جواب مندرجہ ذیل پر غور کریں۔ غالباً نامہ نگار صاحب کو (بشرطیکہ کچھ معلومات ہوں) یہ تو معلوم ہوگا کہ ملہم ربانی جو ہُوا کرتے ہیں وہ انسان ہی ہوتے اور انسانی کمزوریوں سے وہ اپنی عبودیت کا اظہار کرتے رہتے ہیں اور جیسا کہ عام خیال ہے وہ عالم بالغیب نہیں ہوتے جب کسی پیشگوئی کے متعلق الہام ہوتا ہے تو اُس کے ساتھ خدا کی طرف سے عموماً کوئی تفسیر نہیں آتی۔ ملہم اپنے اجتہاد سے جو کچھ اُس پیشگوئی کا قبل از وقت مطلب سمجھتا ہے وہ فوراً شایع کر دیتا ہے کبھی ملہم کے اجتہاد کے مطابق بات ظہور میں آجاتی ہے جیسے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی لیکھرام والی پیشگوئی جو لفظاً اور معناً پوری ہوئی اور کبھی اجتہاد کے برخلاف پیشگوئی کا ظہور ہوتا ہے جیسا کہ عبداللہ آتھم والی پیشگوئی جس کو قبل از وقت جماعت احمدیہ کے اکثر افراد نے اپنے اجتہاد سے اس طرح سمجھ لیا کہ آتھم پندرہ ماہ میں ہی مرجائیگا۔ اور حق کیطرف رجوع کا خیال گویا ان کو بھول گیا۔ حالانکہ یہ اجتہاد ہی غلط نہ تھا خدا کے فضل سے اس اجتہاد کی رو سے بھی پیشگوئی پوری ہوگئی۔ اور شرط رجوع ہونے سے مخالفوں کو کسی طرح انکار کی گنجایش نہیں۔ ورنہ الہام کی رو سے تو معاملہ بالکل صاف ہے جس پر واقعات زمانہ نے مُہر کر دی۔ اور وہ یہ کہ الہام الٰہی میں کہیں مرنے کا ذکر نہیں۔ چنانچہ الہامی الفاظ یہ ہیں "پندرہ ماہ تک ہاویہ میں گرایا جاوے گا۔ بشرطیکہ حق کی طرف رجوع نہ کرے" یہاں ہاویہ سے مُراد رنج وغم وحزن کا خوف ہے نہ کہ دوزخ سب جانتے ہیں کہ دوزخ اور بہشت میں قیامت سے پہلے کوئی نہیں جا سکتا۔ پھر بیچارہ آتھم قبل از وقت دوزخ میں کیوں جانے لگا تھا۔ ہاں رنج وغم کے ہاویہ میں وہ لگاتار پندرہ ماہ تک بموجب الفاظ پیشگوئی پڑا رہا۔ اس عرصہ میں اگر وہ مُسلمان ہوجاتا تو یقیناً وعدہ الٰہی کے مطابق اس ہاویہ سے اُس کو نجات ملجاتی مگر چونکہ وہ مُسلمان نہیں ہُوا۔ اس لئے پندرہ ماہ تک اُس کی زندگی ایک جہنمی زندگی رہی جس کا ثبوت اُس کی اُس خوشی سے ملتا ہے جو اُس نے اور اُس کے رفیقوں نے میعاد مقررہ کے گزرنے پر کی۔ گویا وہ اُس وقت ہاویہ سے نجات پاکر بہشت میں آگیا تھا۔ آمدم برسر مطلب۔ جبکہ الہام کے ساتھ تفسیر نہیں آتی تو جو کچھ ملہم اور اس کے متبعین کہتے ہیں اُس کے مطابق وہ پورا ہونے کے منتظر رہتے ہیں۔ اور اُن کو نہایت اشتیاق لگا رہتا ہے کہ دیکھئے کب پیارے خداوند کی باتیں پوری ہوتی ہیں۔ چنانچہ جب کبھی وہ اپنے خیال کے مطابق کوئی بات پوری ہوتی دیکھتے ہیں تو فوراً بنی نوع کے سامنے خدا کی ہستی کا ثبوت دینے کے لئے طیار ہوجاتے ہیں (نہ کہ تم منکروں کیطرح کہ صریح نشان پر نشان دیکھتے ہو اور انکار پر انکار کرتے ہو) اس کے بعد اگر وہ پیشگوئی اپنے لفظوں کے ماتحت پورے طور سے صفائی کے ساتھ پوری ہوجاوے تو پھر ملہم اور اس کے متبعین اپنی پہلی رائے کو چھوڑ کر اُس موجودہ بات پر ایمان لے آتے ہیں دیکھو سوچنے کا مقام ہے اگر ملہم اور اس کے متبعین نفسانی بندے ہوتے تو جو کچھ وہ اپنے پہلے اجتہاد سے بات قایم کر چکے تھے (تمہاری طرح) اُسی پر قایم رہتے مگر سبحان اللہ مومن اور متقی کی تو یہی شان ہے اور یہی پہچان ہے اور تقویٰ اسی کا نام ہے کہ جہاں اپنی غلطی معلوم ہو فوراً اُس کو تسلیم کرکے حق کو قبول کر لیتے ہیں یاد رکھو۔ متقی اور مومن بندہ وہی ہے جو ہر طرح خدا کی باتوں کی تصدیق کرتا رہے (نہ کہ تم جیسے مکذب) دیکھو قرآن شریف میں کہیں ویلٌ یومئذ للمصدقین نہیں آتا۔ بلکہ بجائے مصدقین کے مکذبین آیا ہے اسی طرح تم لوگ ہمیشہ خطبہ میں پڑھتے ہو الصدق ینجی والکذب یھلک۔ فاعتبروا یا اولی الابصار +

اب بھی اگر تمہاری ان عقلی دلائل سے تسلی نہیں ہوئی تو لو اب ہم اس مضمون کی تائید میں قرآن شریف پیش کرتے ہیں جس سے تم اچھی طرح سمجھ جاؤگے اور انشاء اللہ تا قیامت بھی تم اس بات کو رد نہ کر سکوگے غور سے پڑھو وہ یہ ہے۔ قرآن شریف میں ایک پیشگوئی فرعون کے متعلق تھی اور وہ یہ ہے فالیوم ننجّیك ببدنك لتكون لمن خلفك آیۃ ترجمہ۔ پس آج ہم تیرے بدن کو نجات دینگے تا وہ پچھلوں کے لئے ایک نشان ہو۔ اب دیکھو تمام بزرگان سلف اور مفسرین علیہ الرحمۃ اس پیشگوئی کا مطلب اور نتیجہ یہی نکالتے چلے آئے کہ "جو وقت فرعون دریا میں غرق ہُوا ہے جان نکلنے کے بعد اُس کا لاشہ دریائے نیل نے ایک کنارہ پر ڈال دیا تھا۔ جو اُس وقت کے لوگوں کے لئے ایک نشان ہوکر موجب عبرت ہُوا تھا" مگر اللہ اللہ تین ہزار برس کے بعد یہ پیشگوئی لفظاً و معناً پوری ہوئی چنانچہ چند سال ہوئے مصر میں بذریعہ کمیٹی آثار قدیمہ ایک تابوت ملا جس میں سے فرعون کا لاشہ برآمد ہُوا۔ اور اصل الفاظ پیشگوئی کے مطابق وہ اِس زمانہ کے لوگوں کے لئے ایک نشان بنا چنانچہ تم کو یاد ہوگا کہ ہر فرقہ اور طبقہ کے مُسلمانوں نے اس پیشگوئی کی تصدیق کی اور بڑی خوشی سے اس کو صداقت اسلام اور قرآن مانا۔ اب سوال یہ ہے کہ کیا تم میں سے کسی نے اسوقت یہ کہا تھا کہ ہم اس کو نہیں مانتے کیونکہ یہ تو (نعوذ باللہ) ایک بہت پُرانی سڑی۔ گلی پیشگوئی ہے جسکو تین ہزار برس کا عرصہ گزر چکا ہے یا کسی نے یہ کہا تھا

کہ چونکہ بزرگانِ سلف اور تمام مفسّرین علیہ الرحمۃ اس پیشگوئی کا تصفیہ پہلے کر چکے ہیں۔ لہٰذا اب ہم ان کے خلاف یہ بات نہیں مانتے جہاں تک مجھے یاد ہے کسی نے بھی اس وقت اس کی قبولیت سے انکار نہیں کیا۔ مگر میں اب یہ کہتا ہوں کہ جس طرح تم اُس وقت منسوخی بنگال کو اس پیشگوئی کے ماتحت نہیں مانتے۔ حالانکہ اس کو تو دس برس بھی نہیں گزرے۔ یہ تو پیشگوئی بالکل تازی ہے۔ پھر کیا وجہ کہ فرعون والی پیشگوئی جو تین ہزار برس کی پُرانی ہو چکی اور تمہارے مفسّر اور بزرگ اس کا فیصلہ بھی کر چکے اب انکے برخلاف ایک نئی بات مانتے ہو اگر مانتے ہو تو دونوں کو مانو ورنہ دونوں سے انکار کرو اور نؤمن ببعضٍ ونکفر ببعضٍ کے مصداق مت بنو۔ الحمد للہ مجھے اس وقت ایک عجیب نکتہ یاد آیا۔ دیکھو تم لوگ ہر بات میں بزرگانِ سلف کی نظیر پیش کیا کرتے ہو خواہ وہ غلط ہی کیوں نہو کہ اس حدیث کا اور اس آیت کا یہ مطلب بزرگانِ سلف نے بیان کیا ہے۔ اب ہم اُن کے خلاف کس طرح کریں۔ دیکھو تم کو فرعون کی پیشگوئی سے بزرگانِ سلف کی غلطی تسلیم کرنی پڑی یا نہیں۔ پس اسی معیار پر ہم کہتے ہیں کہ اس زمانہ کے متعلق جو جو پیشگویاں قرآن مجید اور احادیث شریف میں ہیں مثلاً حضرت مسیح کا نزول ثانی۔ دجّال کا خروج۔ یاجوج ماجوج کا عروج وغیرہ وغیرہ۔ ان کا مطلب جو کچھ بزرگانِ سلف نے بیان کیا ہے وہ صرف اُن کا قبل از وقت اجتہاد ہے جو زمانہ کے طرزِ عمل سے ٹھیک پیشگویوں کے پُورا ہونے کے وقت پر غلط ثابت ہُوا۔ ہم خدا تعالےٰ کی جناب میں شکر کرتے ہیں کہ ہمارے زمانہ میں بہت پیشگوئیاں پوری ہوئیں اور ہمارے ہی زمانہ میں وہ خدا کا پیارا مسیح محمدی دُنیا میں تشریف لایا۔ اُس نے ہم کو ایمان کی دعوت دی۔ الحمد للہ ہم نے اُس کی دعوۃ کو قبول کیا۔ کیا کوئی سعید رُوح ہے جو ان باتوں پر دھیان کرے +

خاکسار سیکے از غلامانِ غلام حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام

ایچ۔ ایم۔ عبد المجید احمدی۔ کوہِ منصوری۔ ۲۸۔ فروری ۱۹۱۲ء +

بدر بدنِ فرعون کے متعلق پیشگوئی تو ہمارے دوست نے خوب یاد دلائی ہے۔ مگر خوف ہے کہ ہمارے مُلّاں بعض مسیح میں کہیں اس کا بھی انکار نہ کر دیں جیسا کہ سب کہا کرتے تھے کہ مہدی چودہویں صدی کے شروع میں آئے گا۔ لیکن اب تو وعظوں میں سے اس مضمون کا ہی رفع ہو گیا ہے۔ خطبوں میں فرمایا کرتے تھے کہاں موسیٰ کہاں عیسیٰ اس بات کا ہے سب کو غم۔ اب اُس غم کو دبایا جاتا ہے اور اس خطبے کو مثل نسخہ انجیل منسوخ سمجھا جاتا ہے۔ بلکہ ہمیں تو یہ بھی خوف ہے کہ رفتہ رفتہ یہ لوگ کہینگے کہ مسیح کوئی آنے کا ہی نہیں۔ ان لوگوں کو اپنے سب عقائد چھوڑنے پڑیں گے کیونکہ ولی اللہ کی دشمنی سے ایمان رفتہ رفتہ سلب ہو جاتا ہے۔ پیشگوئیوں کا وقوع کئی رنگ میں ہوتا ہے۔ سرفلر کے وقت میں بھی اس کا ایک جزو ہو گیا۔ اب اس کا پُورا ظہور ہو گیا۔ اس میں کونسا نقص وارد ہوتا ہے۔ مگر جن کی قسمت میں شقاوت ہو ان کا کیا علاج۔ انہوں نے نہ اُس سے فائدہ اُٹھایا۔ نہ اِس سے۔ وہ بات پیش ہوئی تو کہنے لگے۔ یہ کچھ دلجوئی نہیں۔ بیوقت آیا۔ تو کہنے لگے تم تو پہلے کہہ چکے تھے کہ یہ پُوری ہو گئی خدا اس بدبختی سے بچائے۔ اور مُسلمانوں کو راہِ راست پر لائے۔ آمین +

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم + نحمدہ ونصلے علےٰ رسولہ الکریم

ایک صالح لڑکی کا خواب

جناب ایڈیٹر صاحب بدر سلمہ اللہ
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

آپ کو شاید معلوم ہو گا کہ میں آجکل لکھنؤ میں ہوں اور معلوم نہیں۔ یہاں کب تک رہنا ہو یہاں میں جن لوگوں میں ہوں۔ وہ جماعت احمدیہ کے سخت معاند ہیں۔ میرے تمام رشتہ دار دشمن ہیں۔ اور یہ بات میں نے یہاں خصوصیت کے ساتھ دیکھی ہے کہ ان کی مخالفت اپنے اندر عناد کا رنگ رکھتی ہے۔ کوئی دقیقہ یہ لوگ میری تکلیف دینے کے لئے اُٹھا نہیں رکھتے اور اگر یہ ملک ہندوستان نہ ہوتا تو اس میں شک نہیں یہ مجھے مروا ڈالتے خدا ان کو ہدایت دے +

انھیں مخالفوں میں ایک لڑکی ہے جس کو سلسلہ کیطرف توجہ ہوئی۔ اُس نے اکثر کتابیں ہمارے سلسلہ کی پڑھیں اور میری گفتگو بغیر کسی تعصب کے سُنی۔ جس کا یہ نتیجہ ہُوا کہ اُس کے دل میں حضرت امام ہمام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت گھر کر گئی۔ باوجود اپنے اُس یقین کے جو اُسے حاصل ہے صرف عین الیقین کے درجہ تک پہنچنے کے لئے اُسنے ۲۰۔ جنوری ۱۹۱۲ء کا دن ختم کر کے عشا کے وقت نماز کے اندر یہ دُعا کی کہ اے عالم الغیب خدا تو مجھ پر حضرت مرزا صاحب کی صداقت بذریعہ خواب کھولدے تاکہ میرا قلب بالکل اطمینان پا جائے چنانچہ اُسی شب ایک خواب نظر آیا جو معزز بھائیوں کی خدمت میں اُن کے ازدیادِ ایمان کی غرض سے پیش کیا جاتا ہے +

"میں نے رات کو عشا کی نماز میں یہ دعا مانگی کہ اے میرے اللہ اگر حضرت مرزا صاحب صادق ہوں تو اور (نعوذ باللہ) اگر کاذب ہوں تو مجھے بذریعہ خواب معلوم ہو جائے۔ یہ دعا مانگ کر میں سو گئی رات کو ۱۲ بجے کے بعد دیکھا کہ ایک معمر بزرگ جو رنگ کے سانولے ہیں آئے ہیں انکے ہاتھ میں ایک بہت موٹی کتاب ہے وہ کتاب انہوں نے مجھے دی اور کہا کہ اسکو پڑھو۔ اسکے حرف ایسے موٹے تھے جیسے کہ آپ (یعنی راقم آثم محمد عثمان) اپنی بیوی کو موٹے قلم سے الف۔ بے لکھدیتے ہیں۔ حروف بخط عربی تھے مگر اُس میں اعراب نہ تھے اُسکو جو میں نے پڑھا تو اُسمیں لکھا تھا "مرزا صاحب سچے مسیح اور مہدی تھے پھر انکے ارشاد کے موافق دوسرا ورق اُلٹا اُسمیں قسم کے ساتھ لکھا تھا "کہ عیسےٰ علیہ السّلام آسمان سے ہرگز ہرگز نہ آئینگے۔ جب میں یہ پڑھ چکی تو اُن بزرگ نے وہ کتاب لے لی میں نے وہ کتاب اس لئے پھر مانگی تاکہ میں اُسکو ان لوگوں کو دکھلاؤں کہ جنکو میری طرح اطمینان قلب نہیں ہے اسپر انہوں نے یہ جوابدیا کہ جسطرح تم نے آج نماز کے اندر دُعا مانگی ہے اسی طرح اگر کسی اور کو مانگنا ہو اور وہ مانگے تو ہم انشاء اللہ اُس کو بھی دکھائینگے۔ یہ زبانی کہا کہ جن لوگوں کو یہ شبہ ہے کہ عیسےٰ علیہ السلام ہی آئینگے وہ فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیہم شہیدا کیوں نہیں پڑھ لیتے۔ اسمیں مجھے خواب دیکھنے کے قبل کنت انت الرقیب علیہم شہیدا یاد نہ تھا۔ یہ اُن کا ہی بتلایا ہُوا یاد ہے۔ پھر انہوں نے کہا کہ تم ایک لفظ پڑھنا بھول گئیں۔ چنانچہ جب میں نے کھولکر پھر پڑھا تو اُس میں لکھا تھا کہ جو لوگ مرزا صاحب اور محمد میں فرق کرتے ہیں وہ کافر ہیں +

اور بڑے بڑے موٹے حرفوں میں یہ بھی لکھا تھا کہ جب رسول خدا صلعم سے خدا نے یہ کہا کہ اگر تم اپنی طرف سے وحی کا دعویٰ کرتے یا کرو تو تمہارا قطع الوتین کر دیا جاتا۔ تو گیا اگر مرزا صاحب جھوٹا الہام کا دعویٰ کرتے تو انہیں یہ سزا نہ ملتی" افترا سے ہو محمد کیلئے قطع الوتین + اور احمد کی مرا کیلئے کچھ بھی نہیں" یہ خواب اُسنے قسم کھا کر بیان کیا ہے اور میں اُسکو راستبازانہ خیال کرتا ہوں + راقم محمد عثمان احمدی لکھنو

۲۲۔ جنوری ۱۹۱۲ء

اخبار عالم پر ایک نظر

ایک سنسنی خیز حکم

لاہور پبلک اس خبر کو سنکر بہت حیران اور پریشان ہو رہی ہے کہ میڈیکل کالج کے بعض پروفیسروں کو پرنسپل صاحب نے پرائیویٹ پریکٹس سے روک دیا ہے۔ انہیں میں ایک ہمارے مکرم دوست ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب بھی ہیں جن کی پریکٹس کا اکثر حصہ خیراتی ہوتا ہے۔ ڈاکٹر مرزا صاحب اپنے فرایض منصبی کو نہایت مستعدی اور ہوشیاری سے پورا کرنے کے بعد اپنے فارغ اوقات میں ان بیماروں کو نہایت ہمدردی سے دیکھتے ہیں جو انکی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں۔ اور ہماری سمجھ میں نہیں آسکتا کہ اس سے پرنسپل صاحب یا ان کے کالج کا کیا حرج ہوجاتا ہے۔ صاحب پیسہ اخبار کی رائے ہے کہ انگریز ڈاکٹروں کی پریکٹس کو فروغ دینے کے لئے یہ تجویز کی گئی ہے۔ ممکن ہے ایسا ہو۔ مگر دیسی غرباء جس اعتماد اور بے تکلفی اور آسانی کے ساتھ ڈاکٹر مرزا صاحب جیسے خلیق۔ شریف۔ رفیق القلب ہمدرد انسان سے علاج کرا سکتے ہیں۔ اس کے بالمقابل کسی انگریز کے پاس پہنچنا ان کے واسطے محال بلکہ بعض صورتوں میں ناممکن ہے اور بالفاظ دیگر ایسا حکم یہ معنے رکھتا ہے کہ دیسی لوگوں کے واسطے ان کی بیماری کے ایام میں عمدہ معالجہ کا دروازہ بند ہے ہم امید کرتے ہیں کہ گورنمنٹ پنجاب اس پبلک کو سخت تکلیف میں ڈالنے والے حکم کو منسوخ کرنے کے واسطے مناسب ہدایات نافذ فرمائے گی +

مسلم جاپان مشن

لاہور میں ایک ڈیپوٹیشن طیار ہوا ہے کہ جاپان جاکر وہاں کے لوگوں کو مسلمان بنائے بہت عمدہ تجویز ہے مگر مشنری ایسے لوگ ہونے چاہئیں جو خود بھی اسلام کا عملی جامہ پہنے ہوئے ہوں۔ آجتک جسقدر اسلام پھیلانے والے گذرے ہیں وہ کسی سے تنخواہ کے خواہشمند نہ تھے اور اسی واسطے ان کے کام میں خدا تعالےٰ نے برکتیں دیں۔ اب بھی ایسے ہی لوگ اسلام کو ترقی دے سکتے ہیں۔ اس میں حرج نہیں کہ قوم ان کی خدمت اور مدد کرے مگر وہ ایسے دل ہونے چاہئیں کہ انہیں کسی کی خدمت اور مدد کی پروا نہ ہو +

روسی سپاہ ایران سے واپس ہوئی مگر یہ راہ جو انہوں نے ایک دفعہ دیکھ لی ہے اور یہ لقمہ جوان کے منہ کو لگ چکا ہے یہ کب آرام لینے دے گا + ٹرکی سلطنت سے سب اطالین نکالے جائینگے سوائے **پادریوں** کے (جو سب سے زیادہ مفسد ہیں) + سید محمد ظفر ہاشمی رُوح اور ہوا کے مضمون خاص میں لکھتے ہیں۔ انسان کے مصفے خون میں ایک ہوائی جوہر ضرور شامل ہوتا ہے جو بذریعہ مسامات اور تنفس کے بدن میں پہنچکر خون میں جذب ہوجاتا ہے اس ہوائی جوہر کے ملنے سے خون صاف اور شفاف ہو جاتا ہے۔ یہی ہوائی جوہر خون کو جزو بدن کے قابل کرتا ہے اور بدن کی اصلی حرارت کو قائم رکھتا ہے + مسٹر راس مسعود ۲۳- فروری کو بمبئی پہنچے + مسٹر جسٹس کرامت حسین صاحب نے تعلیم نسوان کے واسطے ایک لاکھ اسی ہزار روپیہ عطا کیا + لالہ لال چند کی یادگار میں آریہ صاحبان لاہور میں سنسکرت اور ہندی کا کتب خانہ تیس ہزار کی لاگت سے بنانے والے ہیں۔ خوب سوجھی + گورمکھی کے اخبار خالصہ سیوک امرتسر سے ایک ہزار روپیہ کی ضمانت طلب کی گئی ہے + آل انڈیا مسلم لیگ کے سکرٹری مولوی عزیز مرزا صاحب تین چار روز بیمار رہ کر فوت ہوگئے + مسٹر سید وزیر حسین ان کی جگہ سکرٹری مقرر ہوئے + ہمارے بادشاہ جارج پنجم کے اعلان دربار دہلی کو سنکر قیصر جرمن رنجیدہ ہوئے اور کہنے لگے کہ جارج نے اس کارروائی سے یورپ کے ہر ایک خاندان شاہی کی بُنیاد کو کھوکھلا کردیا ہے۔ ور[illegible] تباہی کا سامان بہم پہنچایا ہے + طرابلس میں جنگ کا سلسلہ جاری ہے اس کے علاوہ اہل اطالیہ نے مکہ مدینہ کے راہ میں اپنے جہاز کھڑے کردیئے ہیں۔ تاکہ نہ کوئی جاسکے نہ آسکے۔ اور بیروت پر گولہ باری کی ہے۔ ساٹھ آدمی ہلاک ہوئے۔ بہت مکانات کا نقصان ہوا + چینی پریسڈنٹ نے مذھبی آزادی کا ارادہ ظاہر کیا + آریہ اخبار لکھتے ہیں کہ ۶- مارچ کا پوتّر دن آگیا ہے جسدن لیکھرام مطابق پیشگوئی راہی عالم ثانی ہوکر صداقت اسلام کا نشان آریہ جاتی کو دے گیا + یہ خبر کسی نے غلط اڑادی تھی کہ اللواء مصری اخبار بند کیا گیا ہے۔ ایڈیٹر صاحب ملّت اطلاع دیتے ہیں کہ وہ بند ہونے والا اخبار العلم تھا نہ کہ اللواء + میرٹھ سے ایک نامہ نگار وہاں کے مشہور خلیق۔ مہمان نواز زمیندار جناب منشی محمد خلیل صاحب کی فیاضی کی تعریف کرتے ہوئے یہ خبر لکھتے ہیں کہ منشی صاحب موصوف نے اپنے فرزند ارجمند سعید اختر کی رسم **عقیقہ** پر دوست احباب کے علاوہ غرباء مساکین کو پُرتکلف دعوت دی اور اقربا اور خدماء کو قابل تعریف تحائف عطاء کئے اللہ تعالےٰ ان کے بچے کو اسم بامسمی حامی دین اسلام بنائے + **مولوی حافظ ابوسعید عربی صاحب** قومی خدمات کے شوق میں جہاز تناسرم پر ۲- مارچ کو مصر تشریف لے گئے + **ندوہ** کا سالانہ اجلاس اپریل کی پہلی تاریخوں میں منعقد ہونا قرار پایا ہے + ندوہ کے مشہور عالم مولوی شبلی صاحب نے ارادہ کیا ہے کہ **سیرت نبوی** پر ایک مفصّل کتاب تصنیف فرماویں جو اردو۔ انگریزی اور عربی زبانوں میں ہو۔ اس تالیف کے واسطے وسیع پیمانہ پر ایک سکیم پیش کیگئی ہے + سید سلیمان نے ایک دلچسپ مضمون ندوہ میں چھپوایا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ سائینس کی موجودہ تحقیقات اس نتیجہ پر پہنچ گئی ہے کہ مادہ کا ہر ذرّہ فناء کی طرف جارہا ہے۔ سائینس کے عقلی قیاسات تو دن بدن بدلتے رہتے ہیں۔ مبارک ہیں وہ جنھوں نے سائینس کو دین کا خادم بنایا نہ کہ اس کا حکم + حاجیوں کی تعداد کے نقشے سے معلوم ہوتا ہے کہ سب سے زیادہ تعداد حجاج کی رعایا حکومت ٹرکی سے ہوتی ہے کیونکہ وہ قریب ہیں۔ ان سے کم ہندوستان۔ ان سے کم ممالک غرب سے آنے والے۔ ان سے کم روسی مسلمان اور پھر ان سے کم ایرانی مسلمان۔ ایرانی حاجیوں کی کمی کا سبب غالبًا یہ ہے کہ اہل تشیع کربلا ہی کی زیارت پر اکتفاء کرتے ہیں۔ ورنہ ایران عرب کے بالکل قریب ہے۔ مگر دلی قرب نہ ہو تو جسمانی قرب کس کام +

کتب بدر ایجنسی بمعہ قیمت کتب

مسیح موعود دی سچائی تے اُسدی تصدیق —ر
تحفۃ العرب ۳ر نظم متعلق خوف موت —ر
بیج داسدا —ر گلدستہ حمد ار
فرزند علی ۳ر تجربات نوردین حصہ اوّل ۱۰ ار
حصہ دوم ۱۰ر سری نہہ کلنگ درشن ۸ر الاستخلاف ۳ر
غلامی ۳ر فتح دین ۳ر کرشن لیلا ار مورکھ سدھ ار
عصمت انبیاء ۷ر القول الصحیح ار نظم مستورات ۰ر
شہادت آسمانی ۵ر شہادت آسمانی حصہ دوم ۲ر

سلسلہ تبلیغ حق

ہمارے مکرم دوست ڈاکٹر محمد حسین صاحب ایل۔ایم۔ایس۔سرجن اینڈ فزیشن میڈیکل سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹرز ہسپتال امرتسر تحریر فرماتے ہیں:۔

یہ آپ کو معلوم ہوگا کہ مجھے قریباً سوا سال اس سلسلہ میں داخل ہوئے گذرتا ہے۔ جس سے اللہ تعالےٰ کے فضل وکرم سے میں بہ نسبت سابقہ ہر طرح سے آسودہ حال ہونے کے علاوہ روحانی طور پر بھی اپنے اندر اصلاحی تبدیلی پاتا ہوں۔ چنانچہ میری لگاتار محنت آج ٹھکانے لگی اور میں آج اللہ تعالےٰ کا شکر کرتے ہوئے آپکو خوشخبری سناتا ہوں کہ میرے استاد حکیم فیروز الدین احمد صاحب فیروز طغرائی امرتسر جنہوں نے میری بیعت پر تاریخ بیعت لکھی تھی۔ جو بدر اور الحکم میں شائع ہوئی۔ آج اپنی دستخطی چھٹی کے ذریعے سے بیعت کا مصمم ارادہ ظاہر فرماتے ہیں اور ان کے ساتھ میرے مہربان ملک محی الدین احمد صاحب قمر خلف ملک احمد اللہ صاحب رئیس امرتسر بھی اپنے خط کے ذریعہ وہی مبارک ارادہ ظاہر کرتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ انکو استقامت عطا کرے۔

ہر دو صاحبان کے خطوط درج ذیل ہیں:۔

(۱) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میرے دل میں کمال شوق ہے کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شامل ہوکر اپنے گذشتہ گناہوں کی تلافی کرنے کی توفیق کے لئے جناب الٰہی سے التجا کروں اور حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کی دعائے مستجاب سے بھی استمداد کروں اس لئے میں بیعت کرنا چاہتا ہوں میری رہنمائی فرمائی جاوے کہ مجھے کیا کرنا چاہیئے۔

خاکسار ملک محی الدین احمد۔ قمر ۲۴ فروری ۱۹۱۲ء

(۲) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علےٰ رسولہ الکریم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ ایک عرصہ سے میرے دل میں یہ شوق موجزن ہے کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شامل ہوکر صفائی قلب اور نور ایمان سے بہرہ مندی حاصل کروں۔ بناءً علیہ اب ارادہ بیعت مصمم کرچکا ہوں اور اس عریضہ کے ذریعے سے دریافت کرتا ہوں کہ مجھے اپنے مقصد میں کامیاب ہونے کے لئے کس طرح عملدرآمد کرنا چاہیئے۔ واضح ہو کہ میرا ارادہ یہ بھی ہے کہ بقیہ حیات مستعار کو دارالامان میں رہ کر مشاغل دینیہ میں بسر کروں اور یہاں سے ہجرت کرکے حضرت اقدس خلیفۃ المسیح رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے فیضان صحبت سے مستفیض ہوں۔

والسلام علےٰ من اتبع الہدےٰ

راقم آثم۔ فیروز الدین احمدؐ ۲۶ فروری ۱۲ء

مختصر فہرست کتب دکان محمد یٰسین تاجر کتب
قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

نور القرآن حصہ اول۔ مصنفہ حضرت مسیح موعود ۲ر
اعجاز احمدی ۔ " " ۳ر
شہادت القرآن علےٰ نزول المسیح ۴ر
محمود کی آمین " " کرامات المہدی ار
سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب ۲ر
نظم براہین احمدیہ حصہ پنجم ۔ ار
ظہور المسیح مصنفہ اکمل صاحب ۶ر
تعلیم المہدی ۱۰ر اسلام اور دیگر مذہب ۳ر
حمائل شریف مترجم مجلد ... ۱۱ر
تبلیغی کارڈ نظم مسیح موعود فی سینکڑہ ۶ر

العزیز علمی۔ادبی۔اسلامی مضامین کا ماہوار رسالہ۔ بٹالہ ضلع گورداسپور سے نکلتا ہے قیمت سالانہ معہ محصولڈاک ۔ عہ

کتب بدر ایجنسی

پارہ الم سیقول تقطیع کلاں ۲ر۔ پارہ الم سیقول خورد ار ضرورت الامام ۳ر۔ نور القرآن حصہ دوم ۴ر خلافت راشدہ ۱۲ ۸ر۔ جام شہادت۔ مرید کار کریم ۲ر۔ النبیان ار۔ شہادت القرآن ۴ر۔ حمامۃ البشریٰ ۸ر۔ اوامر و نواہی قرآن کریم ۹ر۔ لیکچر لاہور ار دعوت الندوہ ار۔ دافع البلاء ار۔ نور القرآن ۱۲ ۳ر۔ اعجاز احمدی ۳ر۔ آسمانی فیصلہ ۲ر۔ رپورٹ جلسہ سالانہ ۱۹۰۶ء ۳ر۔ مجموعہ آمین ار۔ کشف الغطاء ۲ر اربعین ۵ر۔ ستارہ قیصرہ ار۔ سناتن دھرم ار۔ مسک العارف ۴ر۔ راز حقیقت

ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائیں

اصلی عرق کافور بٹہ

دیکھو گرمی کا موسم آیا۔ جہاں تہاں ہیضہ کا آنا بھی ممکن ہے اس سے بچنے کا آسان طریقہ ڈاکٹر ایس کے برمن کا اصلی عرق کافور ہے یہ دوا چھبیس برس سے تمام ہندوستان میں مشہور ہے یہ عرق گرمی کے دست۔ پیٹ کا درد اور متلی کے لئے اکسیر کا اثر رکھتی ہے ہمیشہ ایک شیشی اپنے پاس رکھو۔ قیمت فی شیشی ۴ر محصولڈاک ایک شیشی سے لے کر چار تک ۵ر

عرق پودینہ

ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں سے یہ عرق بنایا گیا ہے اس کا رنگ پتی کے رنگ کا سا ہے اور خوشبو بھی تازہ پتیوں کی سی آتی ہے یہ عرق ڈاکٹر برمن کی صلاح سے ولایت کے نامی دوا فروش سے بنایا ہے ریاح کے لئے یہ نہایت مفید دوا ہے پیٹ کا پھولنا۔ ڈکار آنا۔ پیٹ کا درد۔ بدہضمی۔ متلی۔ اشتہا کم ہونا۔ ریاح کی علامتیں سب دور ہوجاتی ہیں۔ قیمت فی شیشی ۸ر۔ محصولڈاک ایک شیشی سے دو تک ۵ر

ڈاکٹر ایس کے برمن تاراچند دت نمبر ۵ و ۶ سٹریٹ کلکتہ

اکسیر البدن

ملک عرب کا ایک مجرب نسخہ جو عبد الحی عرب صاحب وہاں سے لائے ہیں مقوی اعضائے رئیسہ ہے اس کے کھانے سے دماغ کو قوت ہوتی ہے بدن میں تھکان نہیں ہوتی۔ کئی لوگوں نے تجربہ کیا ہے پہلے اس کی قیمت بہت تھی مگر اب کل عرب صاحب نے ۶ ماہ تک ۔ عہ کر دیا ہے تاکہ عوام کو فائدہ ہو پہنچے۔ ملنے کا پتہ۔ بدر ایجنسی۔ قادیان

میں نے بھی اس کا تجربہ کیا ہے اور بہت مفید پایا ہے ۔ اڈیٹر بدر

مفرح یاقوتی

تیار کردہ حکیم محمد حسین صاحب مہتمم کارخانہ مرہم عیسےٰ لاہور مصدقہ حضرت امیر المؤمنین۔ اعضائے رئیسہ کو طاقت دیتی ہے یہ بھی مفرح اور مقوی ہے ہر قسم کے ضعف و سستی اور ناطاقتی کو دور کرتی ہے۔ دفتر اخبار بدر سے بہ ادائے قیمت نقد ساڑھے چار روپے یا بذریعہ قیمت طلب پارسل مل سکتی ہے

موسم آگیا ہے **عرق بید مشک** جن دوستوں نے طیار کرانا ہو وہ بہت جلد ترتیب اور آرڈر بھیجدیں نہایت احتیاط سے طیار کیا جاویگا

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ | بسم اللہ الرحمٰن الرحیم + نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم | سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

BADR QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

عام قیمت پیشگی عہ/ بغیر ضمیمہ درس قرآن شریف

ضمیمہ درس قرآن مجید معہ

الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ مرزا غلام احمد

Reg. No. L. XXXVIII

مسیح وقت مہدی ہم مجدد بر سر صد

(للعہ) پیشگی چار روپے

جلد ۱۱

۸۔ ربیع الثانی سنہ ۱۳۳۰ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۸ مارچ سنہ ۱۹۱۲ء ۱۰ چیت سمت ۱۹۶۸

نمبر ۲۵

بھائیو! گر قادیاں آؤ گے تم

ایڈیٹر و منیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ

نور دین مصطفیٰ پاؤ گے تم

دس شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرلے کہ آئندہ اسوقت تک کہ قبر میں داخل ہوجائے شرک سے مجتنب رہیگا + دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بد نظری اور فسق وفجور اور ظلم وخیانت۔ فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا اور نفسانی جوشوں کے وقت انکا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا۔ اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اسکی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائے گا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج وراحت اور عسر اور یسر نعمت وبلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور ہر حالت میں راضی بقضاء ہوگا۔ اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اسکی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہواوہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوۃ محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تاوقت مرگ قایم رہیگا۔ اور اس عقد اخوۃ میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو +

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا | مصطفیٰ ما را امام و مقتدا

اندریں دیں آمدہ از مادریم | ہم بریں از دار دنیا بگذریم

آں کتاب حق کہ قرآں نام اوست | بادۂ عرفان ما از جام اوست

آں رسولے کش محمد ہست نام | دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او باشیر شد اندر بدن | جاں شد و با جاں بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام | ہر نبوت را برو شد اختتام

ما ازو یابیم ہر نور و کمال | وصل دلدار ازل بے او محال

آنچہ ما را وحی و ایمائے بود | آں نہ از خود از ہماں جائے بود

اقتدائے قول او در جان ماست | ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست

آں ہمہ از حضرت احدیت است | منکر آں مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اند و راست | منکر آں مورد لعن خداست

معجزات انبیاء سابقین | آنچہ در قرآں بیاں شد بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست | ہر کہ انکارے کند از اشقیاست

یک قدم دوری ازاں عالی جناب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا

قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ بفضلہٖ تعالےٰ بخیر و عافیت ہیں۔ قرآن شریف کے چار درس اور ایک درس بخاری شریف کا روزانہ ہوتا ہے۔ اہل بیت حضرت مسیح موعود میں ہر طرح سے خیریت ہے۔ حضرت میر ناصر نواب صاحب تاحال دورے پر ہیں ان کا خط آیا ہے۔ کہ دس روز تک قادیان آجاوینگے۔ حضرت نواب صاحب بمعہ اہل بیت بخیریت واپس قادیان آگئے ہیں۔ ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب روجہان سے بخیریت واپس آگئے ہیں۔ عنقریب اپنی نوکری پر واپس جانے والے ہیں۔ کیونکہ ان کی رخصت قریب الاختتام ہے۔ ڈاکٹر الٰہی بخش صاحب بیمار ہیں احباب ان کے واسطے دعا کریں۔ عاجز راقم (اڈیٹر بدر) ایک شخص کو عیسائیوں کے پھندے سے نکالنے کی کوشش کے واسطے حضرت خلیفۃ المسیح کے حکم سے عنقریب انشاء اللہ باہر جانے والا ہے۔ مدرسہ تعلیم الاسلام بعد امتحان سالانہ چند یوم کے واسطے بند ہوا۔ ۱۶ اپریل کو جماعت بندی ہوگی۔ اور نئے سال کی تعلیم شروع ہوگی یہاں کے طلباء گورداسپور سے سلور کپ جیت کر لائے تھے۔ اب لاہور سرکل ٹورنیمنٹ میں شمولیت کے واسطے گئے ہیں۔ پنجم ہائی کے امتحان میں جانے والے طلباء احباب سے درخواست دعا کرتے ہیں۔

احمدی برادران

حیدرآباد دکن میں ۱۱ ربیع الاول سنہ ۱۳۳۰ھ بروز جمعہ انجمن احمدیہ کا پبلک سالانہ جلسہ بصدارت جناب مولوی غلام اکبر خاں صاحب احمدی وکیل ہائیکورٹ منعقد ہوا بہت سے غیر احمدی معزز و شرفاء بھی شامل جلسہ ہوئے + لاہور میں جناب مولوی صدرالدین صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان کا ایک لیکچر انگریزی زبان میں مضمون الہام پر ہوا۔ مشہور فلاسفر ڈاکٹر محمد اقبال صاحب صدر جلسہ تھے۔ مولوی صاحب موصوف نے واقعات کی بناء پر فلسفہ الہام کا ثبوت دیا + چودھری غلام احمد صاحب احمدی حج سے واپس بخیریت اپنے وطن کریام پہنچ گئے ہیں۔ زوجہ حاجی مستری موسیٰ صاحب بھی حج سے واپس آگئی ہیں + برادر محمد زمان احمد قاضی خیل تحصیل چارسدہ سے لکھتے ہیں کہ وہاں غیر احمدیوں نے ایک جلسہ کیا جو بظاہر اسلامی جلسہ تھا۔ مگر اس کا مطلب سوائے احمدیوں کی مخالفت کے اور کچھ نہ تھا۔ مولوی محمد الیاس صاحب نے انہیں کہا کہ امن کا باضابطہ انتظام کرکے مباحثہ کرسکتے ہیں۔ مگر اسطرف کون آتا تھا + ہمارے دوست ملک عامل شاہ صاحب نے جو حال وہاں کے احمدیوں پر مصائب کا لکھا ہے اُسے پڑھ کر وہاں کے غیر احمدیوں کی سخت دلی پر تعجب ہوتا ہے امید کہ حکام وقت اس کا مناسب تدارک فرمادینگے۔ احباب کلکتہ نے وہاں ایک احمدیہ لائبریری کھولنے اور بزرگان دین کے لکچر کرانے کے واسطے چندہ کیا ہے + گجرات پنجاب میں جناب خواجہ صاحب موصوف کا لکچر ۱۵ مارچ کو بڑی کامیابی کے ساتھ ہوا۔ ہزاروں آدمی جمع تھے۔ جن پر اسلام کی حقیقت اور اہل اسلام کی موجودہ حالت کی اصلاح کی ضرورت بدلائل ثابت کیگئی۔ حضرت مولوی صدرالدین صاحب نے لاہور محمڈن ہال میں الہام پر انگریزی زبان میں لکچر دیا۔ لائق لیکچرار نے ضرورت الہام کو واقعات سے ثابت کیا۔ شائقین سامعین سے تمام ہال پُر تھا۔ ڈاکٹر محمد اقبال صاحب صدر جلسہ تھے + ہمارے مکرم دوست مستری محمد موسیٰ کی پوتی فوت ہوگئی ہے احباب سے درخواست دعائے جنازہ کرتے ہیں + ہمیں اس خبر کے سننے سے بہت افسوس ہوا کہ ہمارے عزیز دوست منشی محبوب عالم صاحب احمدی لاہور کے مکان کو آگ لگنے سے ان کا تمام سامان جل گیا۔ منشی صاحب موصوف ایک نیک دل آدمی ہیں ہم امید کرتے ہیں کہ انھوں نے اپنے اس نقصان کو صبر سے برداشت کیا ہوگا۔ اللہ تعالےٰ کیطرف سے اپنے بندوں پر امتحان پڑتے ہیں تاکہ وہ صبر اور استقامت کا ثواب حاصل کرکے درجات میں ترقی پاویں۔ احباب لاہور نے خوب کیا۔ جو مبلغ ۵۰ روپے نقد کی امداد منشی صاحب سے بہ اصرار تمام قبول کروائی۔ اللہ تعالےٰ کے حضور میں دعا ہے کہ وہ منشی صاحب موصوف کو پہلے سے زیادہ اپنی رحمت اور برکت سے مالا مال کرے۔ آمین + صوفی غلام رسول صاحب نے علاقہ پچھالیہ۔ ہیلاں۔ لکھنا نوالی۔ رجوعہ۔ سعد اللہ پور وغیرہ مقامات پر وعظ کرکے احمدیوں کے ایمان تازہ کئے اور غیر احمدیوں پر حجت تمام کی + شیخ غلام احمد صاحب وعظ و تبلیغ کے واسطے سفر پر جانیوالے ہیں اللہ تعالےٰ ان کا حافظ و ناصر ہو۔

مبارک

عزیز محمد عطاء اللہ خاں پسر بابو غلام محمد خان صاحب سب انسپکٹر پولیس راجوری ریاست جموں کا نکاح دو ہزار روپیہ حق مہر پر فاطمہ بنت منشی عبدالعزیز صاحب ٹیلر ماسٹر سکنہ سیالکوٹ حال وارد میرٹھ کے ساتھ فریقین کی درخواست اور حضرت خلیفۃ المسیح کی اجازت سے مسجد مبارک میں حضرت کے سامنے خطبہ پڑھ کر اعلان کیا۔ لڑکی کے ولی حضرت صاحبزادہ میاں محمود احمد صاحب تھے اور لڑکے کیطرف سے ماجر نے ایجاب قبول کیا ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اس رشتے کو بابرکت کرے اور فریقین کے واسطے موجب حصول رضائے الٰہی ہو ۔

گورو صاحبان ویدوں کے پیرو تھے

اس نام کی ایک کتاب کسی سکھ صاحب سردار ارجن سنگھ نامی نے طیار کی ہے ہم گورمکھی زبان اور لٹریچر سے چنداں واقف نہیں اس واسطے ہم اس پر بہت رائے زنی نہیں کرسکتے لیکن جو شبد اس کتاب میں درج کئے گئے ہیں ان پر سرسری نگاہ کرنے سے ایک شبد گرنتھ صاحب کا ہماری نظر میں پڑا ہے جو مصنف کتاب کے دعوے کی بیّن تردید کرتا ہے اور وہ یہ ہے۔

"وید کتیب افطرا بھائی دل کا فکر نہ جائے"

یعنی یہ وید جو بتلائے جاتے ہیں یہ کوئی کتاب مقدس نہیں ہے بلکہ کسی کا افترا ہے انسان کی بناوٹی شے ہے اس سے دل کا فکر نہیں جاسکتا اس سے صاف ظاہر ہے کہ گرنتھ کے مذہب میں وید قابل اعتبار کتاب نہیں غالباً یہ عقیدہ موجودہ ویدوں کے متعلق جن میں توریت اور انجیل سے بھی بڑھ کر تحریف اور تبدیل ہوچکی ہے اور اگر کبھی زمانہ میں یہ مقدس کتاب تھی تو بھی اب وہ اصلی حالت پر نہیں رہی کتاب مذکور لالہ پنڈی داس مالک پستک بھنڈار سے بقیمت ۲ ر فی نسخہ ملسکتی ہے۔

رفیق یسوع

ردّ افتراء کے متعلق ہمارے نوٹ میں لفظ رفیق کے جو معنے اڈیٹر صاحب نور افشاں نے لئے ہیں وہ تو ہمارے وہم و خیال میں بھی نہ تھے اور پھر اسپر جو گالیاں ہمیں سنائی ہیں وہ شاید نزول روح القدس کا ثبوت ہے جو دیسی بھائیوں پر اترا کرتا ہے الفاظ رفیق رفیقہ ہرگز کسی بد معنی میں اردو لٹریچر میں استعمال نہیں ہوتے اور ہمارا کبھی منشاء تھا کہ ہم ان کو کسی برے معنے میں استعمال کریں مفصل پھر انشاء اللہ۔

نخلۂ محبت کے تازہ خرمے

نہایت مضطرب میرا دلِ رنجور رہتا ہے	مگر پھر بھی خدا کے فضل سے مسرور رہتا ہے
نظر آتے ہیں اسکے حسنِ دل افروز جلوے	خدا جانے وہ ظاہر ہوکے کیوں مستور رہتا ہے
کیا کچھ بھی نہ پاس انقیادِ سینہ ظالم نے	وہ میرا ہے وہ کیوں مجھ سے دور رہتا ہے
شریک قسمت موسیٰ نبی کا اُمتی ہوں میں	کہ میرے طور دل پر اک سراپا نور رہتا ہے
نشانہائے قیامت اور تو سب ہوچکے پورے	جو کچھ باقی بھی رہتا ہے وہ نفخ صور رہتا ہے
فدا کردے جو اپنا مال و جان و آبرو دین پر	یہی دنیا میں سچی بات ہے منصور رہتا ہے
نکاتِ معرفت سن سن کے یہ حالت ہوئی میری	کہ گویا سینہ پر افشردہ انگور رہتا ہے
سُنا ہر گز نہ قصہ ہائے محمود و ایاز ہمکو	مجھے ہر دم خیالِ حضرت مغفور رہتا ہے

ڈاکخانہ قادیان

اتوار کے روز ڈاک دو وقتوں سے نکلتا

ملفوظات حضرت خلیفۃ المسیح

(مرقومہ محمد عبداللہ صاحب بوتالوی)

مسلمانوں کی حالت!

فرمایا۔ مسلمانوں میں آیات الکتاب کا کفر بہت ہے اسی وجہ سے مسلمان تباہ ہو رہے ہیں۔ کنجر اور کنجنیاں اور بھڑوے سب مسلمان کہلانے والے ہیں۔ جیل میں بھی مسلمان زیادہ جاتے ہیں۔ میں نے ایک جیل کی بابت دریافت کیا ۵۳۳ قیدیوں میں سے ۳۲۲ مسلمان تھے۔ ایک نے کہا کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہاں مسلمانوں کی آبادی زیادہ ہے۔ میں نے کہا کہ چلو ذرا مدرسہ کا حال بھی معلوم کریں وہاں چودہ سو میں سے ۱۴ طالب علم مسلمان تھے۔ زانی اور لونڈے باز اکثر مسلمان حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر لواطت کا ذکر قرآن مجید میں نہ ہوتا۔ تو مجھے معلوم ہی نہ ہوتا کہ یہ بھی بدکاری ہوتی ہے میری فطرت بھی اس بات کو تسلیم نہ کرتی تھی۔ ایک دفعہ میں نے جب طب کی کتاب میں مرض اُبنہ کا حال پڑھا تو میں نے نہ مانا کہ ایسے اُلٹے فعل کا وجود بھی دنیا میں موجود ہے اور کہ یہ کام انسان کر سکتا ہے پھر ڈاکہ مارنے والے اکثر یہی لوگ ہیں۔ پھر عورتوں کو جائداد کا حصہ دینے سے مسلمانان پنجاب نے انکار کر دیا ہے یہ کتنا ظلم اور قرآن شریف کی خلاف ورزی ہے ہمارے ایک دوست رئیس تھے۔ میں اس وقت جوان تھا۔ ہمارے ساتھ مذہبی لڑائیاں ہوتی رہیں وہ ہمارا ساتھ دیتے تھے ایک اور رئیس ان کے مقابلہ کا تھا۔ جب وہ ملا تو اس نے کہا کہ تم نور الدین کے پاس کیا جاتے ہو۔ وہ تو وہابی ہے۔ وہ دونوں رئیس ضلع کی کمیٹی میں شریک تھے۔ جب وہ دونوں کمیٹی پر چھاونی گئے۔ تو ہیڈ کلارک کو کہا کہ بندوبست کی مسل لاؤ۔ وہ امیر بھی آگیا۔ اس کو مسل کا وہ مقام نکال کر دکھایا۔ کہ جہاں پر عورتوں کو حصہ جائداد دینے کا فیصلہ درج تھا۔ مہتمم بندوبست نے لڑکیوں کے بارے میں سوال کیا ہوا تھا اور اس امیر نے جواب لکھایا ہوا تھا کہ ہم ان کو حصہ نہیں دینگے۔ پھر مہتمم نے سوال کیا کہ تمہارا رسول تو دیتا تھا مگر اس نے پھر یہی لکھایا۔ کہ ہمارا رواج نہیں ہے۔ اس پر اس نے پوچھا کہ رفع یدین کو تم جلنے دو یہاں تم نے کیا کیا ہے وہ نادم ہو کر لاجواب ہو گیا۔

فرمایا۔ مسلمانوں میں کسل بہت ہے۔ خود پسندی اور خود غرضی بہت ہے۔ میرے دیکھتے دیکھتے گیارہ ریاستیں برباد ہو گئیں۔ سمرقند۔ بخارا۔ یارقند۔ دہلی اودھ۔ زنجبار۔ مصر۔ ٹیونس۔ اب ایران بھی جاتی ہے اور عرب کا سارا کنارہ جاتا ہے۔ طرابلس پر لڑائی ہے۔ مراکش بلا لڑائی کے لے لیا ہے یہ سب کچھ ہو رہا ہے مگر مسلمانوں کے کانوں پر جوں نہیں چلتی۔ ما اصابکم من مصیبۃ فبما کسبت ایدیکم۔

حالتِ طلباء

پانچ گروہ ہیں۔ علماء۔ صوفیا۔ امرا۔ طلبۃ العلوم۔ اور عوام الناس امیر یہ چاہتے ہیں۔ کہ ہمیں کوئی دکھ نہ دے اور ہم مزے اڑاتے رہیں۔ علماء شرعی احکام پر عامل نہیں رہے گدی نشینوں کو یہ خواہش ہے کہ ہماری طرف لوگوں کا رجوعات ہو۔ اور بس۔ خدا اور رسول کی فرمانبرداری سے نہ خود ان کو غرض ہے نہ دوسروں کو چلانا چاہتے ہیں۔ طالب علموں پر بہت مصیبتیں ہیں۔ لڑکوں کے اصلی نگران نہیں رہے۔ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ المرء علےٰ مذھب خلیلہ آدمی اپنے دوست کے مذہب پر ہوتا ہے۔ لڑکے ایک دوسرے کی صحبت میں وہ وہ باتیں سیکھتے ہیں۔ جو ان کے شیطان کو بھی معلوم نہیں ہوتیں۔ خشیۃ اللہ کا کوئی علم ان کو نہیں پڑھایا جاتا۔ پندرہ برس انگریزی پڑھتے رہیں۔ اوس میں خشیۃ اللہ کا ایک مضمون بھی نہ آدیگا۔ جو عربی پڑھائی جاتی ہے۔ وہ بھی خشیۃ اللہ کے خلاف کہتی ہے۔ تصوف اور اسلامی تاریخ درس میں سے نکال دی گئی ہیں۔ کیا مصیبت کا وقت ہے۔ اُنکے تفسیر پڑھنے کا یہ حال ہے کہ ایک شخص جو میرا ہم جماعت تھا۔ اور تفسیر بیضاوی پڑھا کرتا تھا۔ اس نے ایک دن فضل الدین صاحب سے کہا کہ حکیم جی تفسیر بیضاوی کا جو متن ہے۔ یہ بڑا عجیب معلوم ہوتا ہے۔ یہ کہیں سے مل جاوے تو بہت عجیب ہو۔ حکیم صاحب نے ہنس کر کہا کہ اس کا ملنا تو دنیا بھر میں مشکل ہے۔ پھر باوجود علم سے اس قدر بے خبری کے میں دیکھتا ہوں کہ بعض طالب علم مڈل میں پہنچ کر مذاہب پر ریویو کرنے لگ جاتے ہیں۔ ایک شخص نے اپنے باپ کو تو حضرت صاحب کا مُرید کیا۔ اور پھر خود کچھ عرصہ کے بعد دہریہ ہو گیا ایک دن مجھے قادیان میں کہا کہ کوئی طاقت آپ کے پاس ہے کہ میری تسلی کرا دیوے۔ میں نے کہا کہ میں چپ کرا دونگا میں نے کہا کہ تم کوئی اعلےٰ سے اعلےٰ دلیل سناؤ۔ جو دلیل اُس نے سنائی اس کا جواب مجھے اچھا سوجھا میں نے اس کو رد کر دیا اور کہا کہ یہ دلیل تو تمہاری لغو ہے وہ چپ ہو گیا اور کہا کہ میری ابھی تسلی نہیں ہوئی میں نے کہا کہ یہ اللہ کے اختیار میں ہے۔

(۹۔ مارچ سنہ ۱۹۱۲ء)

تحفہ بنارس پر ریویو

ایڈیٹر صاحب وقائع رنگون فرماتے ہیں:

یہ مولوی محمد صادق صاحب احمدی اڈیٹر بدر قادیان نے ۳۰۔ اپریل سنہ ۱۹۱۱ء کو جو اپنا ٹاؤن ہال بنارس میں دیا تھا۔ اس کو کتاب کی صورت میں چھپوا کر شائع کیا ہے۔ فاضل لکچرار نے ہندوؤں کی مذہبی مقدس کتابوں سے نہایت سنجیدگی و متانت کے ساتھ مورتی کھنڈن کرتے ہوئے انھیں توحید کا پیام پہنچایا ہے۔ اور اصنام پرستی کے وہمی خیالات کو زمانہ حال کے یادگاری مجسمے سے تطبیق دے کر ان کے خیالات کو خاص اغراض کیطرف منعطف کر کے دعوت اسلام دیا ہے۔ لکچر نہایت ہی دلچسپ صاف اور سلیس اُردو میں ہے اس کا مطالعہ مذہبی واقفیت پیدا کرنے والوں اور سچے مذہب کے طلبگاروں کے لئے خضر کامل ہے کاغذ نفیس لکھائی چھپائی صاف و خوشخط ہے۔ درخواست پر بدر ایجنسی قادیان سے ۲؍ میں مل سکتا ہے۔

آریہ مسافر

ماہ مارچ کا آریہ مسافر کیا ہے۔ پنڈت لیکھرام مقتول کے سوانح کا ایک خلاصہ ہے۔ پنڈت صاحب کے اوائل عمر کے حالات کے متعلق جو کچھ لکھا گیا ہے اُس سے ہم کو سروکار نہیں ہمارے لئے وہ حصہ خاص دلچسپی کا ہے جہاں سے پنڈت صاحب کی خط وکتابت حضرت مرشدنا مرزا صاحب کے ساتھ شروع ہوتی ہے۔ حضرت مرحوم علیہ الصلوٰۃ والسلام والبرکات کے متعلق جس قسم کے الفاظ اور جس ٹون میں استعمال کئے گئے وہ آریاؤں کا ہی خاص حصہ ہے۔ ہم اُس سے بھی درگذر کرتے ہیں۔ مولف نے اس خط وکتابت سے یہ بات ثابت کرنی چاہی ہے کہ پنڈت صاحب مرزا صاحب سے نشان مانگتے تھے مگر مرزا صاحب کسی حیلہ بہانہ سے ٹالدیتے تھے۔ جہاں تک ہم ان خطوں کو پڑھتے ہیں۔ ہم ان میں کوئی ایسی بات نہیں پاتے۔ بلکہ باوجود پنڈت صاحب کی بدزبانی اور تمسخر آمیز تحریر اور سخت الفاظی کے حضرت مرحوم نے ہر ایک خط کا نرمی سے جواب دیا ہے سپہلے اس امر پر بحث تھی کہ پنڈت صاحب اپنا لیڈر قوم ہونا کم از کم پانچ سماجوں سے تسلیم کرادیں۔ مگر اس امر کو پنڈت صاحب نہ کرا سکے۔ پھر حضرت نے فرمایا کہ تم ہم سے پیشگی روپیہ طلب کرتے ہو۔ اسی طرح تم بھی پیشگی روپے کہیں جمع کراؤ جو بصورت مغلوب ہونے کے تمہارے مسلم ہوجانے کی گارنٹی ہو۔ لیکن ہماری رائے میں اس بحث میں پڑنا اب فضول ہے۔ جبکہ مرزا صاحب نے پنڈت کو نشان خود ان کے اپنے وجود کے متعلق نہ صرف ان کو بلکہ انکی ساری قوم کو بلکہ تمام لوگوں کو دکھادیا۔ انہوں نے دیکھ لیا۔ اور آریہ قوم آج تک اُس نشان کی برسیاں منا رہی ہے۔ تو پھر اُس پرانے قصے کا ذکر کس مطلب کے لئے؟ کیا لیکھرام نے مرزا صاحب کے متعلق پیشگوئی نہ کی تھی۔ جو تین سال کی تھی؟ اور پھر کیا مرزا صاحب نے لیکھرام کے متعلق پیشگوئی نہ کی تھی۔ اور اُس میں وقت اور دن بھی بتلایا گیا تھا؟ کیا لیکھرام کی بات غلط نہ ہوئی۔ اور کیا حضرت مرزا صاحب کی بات سچ نہ ہوئی۔ آرین بھائیو! خواہ مخواہ غضب ناک نہ بنو لیکھرام اگر مقتول ہوا تو بار بار نشان طلب کرکے اپنی ہی بدزبانی کی چھری سے ہلاک ہوا۔ اب تم سوچو اور خدا کی باتوں کا انکار نہ کرو۔ حق کو قبول کرو۔ آپس کے جھگڑوں کو چھوڑو۔ اور اپنے ویش کے اوتار کو مان لو تا تمہارا بھلا ہوا اور تم دُنیا ودین میں بہبودی اور فلاح حاصل کرو۔ منشائے ایزدی کو دیکھو اور اُلٹی راہ اختیار نہ کرو۔ خدا چاہتا ہے کہ دُنیا اس مقدس انسان کی پاک جماعت سے بھر جاوے۔ پس تم پیچھے رہنے والے نہ بنو۔ تم آریہ کہلاکر ہنود و یہود کا طریق اختیار کرکے کسی انسان کو معبود نہ بناؤ۔ مبارک ہیں وہ جنہوں نے خدا کے نشانوں کے آگے سر جھکایا اور شوخی سے باز آئے ✣

ملانوں کا کام

حضرت خواجہ کمال الدین صاحب کے چار لیکچر لدھیانہ میں ہوئے ہیں۔ قرآن شریف۔ اسلام کے محاسن۔ سیرت نبوی دُعا اور اُس کی قبولیت۔ یہ لیکچروں کے مضامین تھے اہل اسلام کو اتحاد کے واسطے قرآن شریف کی طرف بُلایا گیا۔ جو ان کی ایک کتاب ہے۔ مگر آفرین کہیں یا نفرین ملانوں کی ہمت پر کہ ایسی پُراثر اسلامی خدمت کو دیکھ کر بڑبڑانے سے رہ نہ سکے گویہ بڑبڑاہٹ ان پوستیوں کی طرح ہو جو پوست کے نشے میں گھر بیٹھے ہی ہانک لگا دیتے ہیں۔ خواجہ صاحب نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعریف کی انہوں نے اُس کے جواب میں حضرت مرزا صاحب کو گالیاں کا اشتہار دیکر جی خوش کرلیا۔ کیا اب مسلمانوں کے پاس اُن کے نبی کی تعریف کرنے والے کے لئے یہی انعام باقی رہ گیا ہے اور انہی کرتوتوں پر مسلمان ہونے کا دعوے کیا جاتا ہے؟ لدھیانہ کے کوئی حافظ ولی اللہ خلف مولوی عبداللہ ہیں جنہوں نے یہ اشتہار شائع کیا ہے جو مخالفین سلسلہ حقہ کی حرکت مذبوحی کا ایک نمونہ ہے ✣

ابطالِ کفارہ کا عملی ثبوت

لاہور۔ کے مشن کمپونڈ باغ مہاں سنگھ میں کوئی عیسائی بھائی اسحٰق خان نام تھے۔ جنہوں نے پادری وڈ صاحب کی میم پر چھُری سے حملہ کیا اور مقدمہ میں گرفتار ہوکر بارہ سال قید ہوئے۔ خوب ہؤا۔ اپنے کیفرِ کردار کو پہنچے اور دوسرے عیسائی بھائیوں کو اپنے ماجرا سے نصیحت کرگئے۔ کہ کفارہ مفارہ کچھ شے نہیں۔ جو کروگے۔ سو پاؤگے یسوع پر ہزار ایمان لاؤ۔ جب بد کروگے سزا تم ہی کو ملے گی ہر شخص کو اپنی صلیب آپ ہی اُٹھانی پڑے گی۔ یہی یسوع نے فرمایا۔ اور یہی سچ نکلا۔ پیچھے سے جو لوگوں نے کہانیاں گھڑیں وہ سب باطل ہیں۔ یسوعی بنکر نہ پچھلے گناہوں کی سزا سے آدمی بچتا ہے۔ اور نہ اگلوں کی سزا سے بچتا ہے۔ اور اگر کہا جائے کہ یسوعی بنکر آدمی گناہ ہی نہیں کرتا۔ تو بے گناہ کو کفارے کی ضرورت نہیں۔ اسحٰق خان مرتد تھا۔ ہم اس کی سفارش نہیں کرتے لیکن اتنا تو ضرور عرض کرنا چاہتے ہیں کہ یسوعی بھائیوں کو چاہیئے تھا کہ کفارے کی لاج رکھنے کے واسطے کم از کم مشن کمپونڈ کے پناہ گزین کے قصور پر تو پردہ ڈالتے ✣

مُہرِ سکوت

انجمن ہدایت الاسلام پانی پت نے مہاشہ ستیہ دیو سابق منشی غلام حیدر کے سوالات کے جوابات میں ایک کتاب شائع کی تھی۔ نیز اُن سے زبانی اور بذریعہ خطوط کے جواب طلب کئے تھے۔ مگر مہاشہ صاحب آجتک کچھ بول نہیں سکے۔ اس خط وکتابت کو انجمن مذکور نے ایک رسالہ کی صورت میں شائع کرکے دروغگو را تا بخانہ بایدرسانید والے مقولہ پر عمل کیا ہے۔ اس میں مہاشہ موصوف کے خطوط میں سے اردو املا وانشا کی غلطیاں نوٹ کی گئی ہیں۔ جو بے شک قابل افسوس ہیں لیکن ممکن ہے کہ مہاشہ صاحب کو بقول ان کے بغداد شریف میں ایک عرصہ دراز رہنے کے سبب اُردو زبان پر مہارت پوری نہ رہی ہو۔ باقی رہا یہ امر کہ بغداد میں رہ کر انہیں عربی بھی نہیں آئی۔ سو یہ بھی کچھ تعجب کی بات نہیں اور اس کے واسطے مہاشہ مذکور کو طعن دینا مناسب نہیں کیونکہ بغداد میں عام لوگ علمی زبان نہیں بولتے اور بازاری زبان ہر جگہ کی ناقص ہوتی ہے اور مہاشہ مذکور کو نہ علماء کی صحبت کا اتفاق ہؤا۔ اور نہ کسی علمی مشغلہ میں پڑنے کا موقعہ ملا۔ بازاری لوگوں سے بات چیت میں چند کلمات غلط یا صحیح انہیں یاد رہ گئے تو اس میں اب ان کا کیا قصور ہے۔ مجھے یاد ہے ایک ریل کے اسٹیشن پر میں نے ایک شخص عربی لباس میں دیکھا۔ اُس محبت کے سبب جو مسلمانوں کو خاتم النبیین حضرت نبی عربی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وطن اور ہموطنوں

کے ساتھ ہونی چاہیئے۔ مَینے چاہا کہ اُس عرب کے ساتھ کچھ باتیں کروں۔ سلام و دعا کے بعد مَینے پوچھا۔ کیا آپ کے والدین زندہ ہیں؟ تو فرمانے لگے اَبُوكْ مَاتْ اُمّكْ مَاتْ - تیرا باپ مرگیا تیری ماں مرگئی بس معلوم شد کہ آپ بناوٹی عرب ہیں۔ صیغہ متکلّم اور مخاطب میں فرق نہیں کرسکتے چند سال عرب میں رہ آئے اور عرب بن بیٹھے ہیں۔ ان کے اس فقرے سے دل میں رنج تو ہُوا کیونکہ اگرچہ والد مرحوم مدّت سے اس دارفانی کو چھوڑ چکے ہیں اللہ تعالےٰ اُن کی مغفرت کرے اور جنت میں اچھی جگہ دے مگر والدہ مکرّمہ کا سایہ عاطفت اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے تا حال عاجز پر قایم ہے مگر مناسب نہ سمجھا کہ انہیں کچھ کہوں حُسن اتفاق سے ایک عرب سید میرے رفیق سفر تھے جو خاموش کھڑے اس کیفیّت کو دیکھ رہے تھے۔ اُنہوں نے مصنوعی عرب صاحب کو بہت سمجھایا۔ مگر وہ کب ماننے تھے۔ کہنے لگے اصل عربی یہی ہے اور اس کا ترجمہ یہ ہے کہ میری ماں اور باپ ہر دو فوت شدہ ہیں۔ اور یہی تمہارے سوال کا جواب ہے۔ غرض مہاشہ مذکور اگر بالفرض بغداد کو گئے بھی ہوں۔ تو ان کی عربی ویسی ہی ہونی چاہیئے۔ اور میں اس معاملہ میں بھی ان کی اس نیکی کا قائل ہوں کہ گو انہوں نے جاہل ہو کر عالم ہونے کا دعوےٰ کیا تاہم ہندی ہو کر عربی ہونے کا دعوےٰ تو نہیں کیا۔ ہمیں مناسب نہیں کہ ہم کسی شخص کی عیب شماری ہی کریں اور اُس کی خوبی بیان نہ کریں +

گو ریویو کے مقصد سے یہ [illegible] باہر ہے تاہم اس امر کا ذکر فائدہ سے خالی نہ ہوگا کہ موجودہ بول چال کی عربی کتابی زبان سے جس قدر دُور جا پڑی ہے اس سلسلہ میں بغداد کی زبان تمام دیگر علاقوں کی زبانوں سے زیادہ خراب ہے۔ یہ قرآن شریف کا معجزہ ہے کہ عرب روم مصر غرب میں ہر جگہ کتابی زبان اور علماء کی زبان آج تک وہی فصیح عربی محفوظ چلی آتی ہے۔ اور سب اس کو سمجھتے ہیں لیکن عام گفتگو کی زبان میں بہت فرق پڑ گیا ہے۔ مثلاً کسی سے پوچھنا ہو کہ آپ کا نام کیا ہے تو کہتے ہیں۔ شِسْمَكْ اور یہ بگاڑ ہے ان الفاظ کا اَیُّ شَیْءٍ اِسْمُكَ۔ ہمارے سیاح دوست مولوی غلام نبی صاحب احمدی فرماتے ہیں کہ ایک جگہ میں نے چند آدمیوں کو اپنے حالات دیر تک سنائے تو ان میں سے ایک لڑکی خاتمے پر بولی۔ طَقَر تونا منہا الحچایا۔ مطلب یہ تھا کہ اس شخص کی حکایات سے ہمارا سر پھر گیا ہے۔ اب ان الفاظ کو کوئی کس لغت میں تلاش کرے یہی حال ہے بیچارے مہاشہ کا ہے۔ مسلمانوں کو ان کی عربی سمجھ میں آوے تو کیونکر۔ ہاں آریہ صاحبان کے واسطے ضرور ہے کہ ان کی قدر کریں۔ کیونکہ اندھوں میں اندھا راجا۔ ناظرین معاف فرماویں اگر ہم نے مشہور مثل میں کچھ تغیر کیا ہے کیونکہ جس پر یہ مثل عائد کرتی ہے اس کے حقیقتِ حال سے مجبوری۔ اور اس کے واسطے موزون یہی ہے جو مَینے کہا۔

غرض رسالہ ریویو دلچسپ ہے۔ اور غالباً مفت دفتر انجمن مذکور سے مِل سکتا ہے +

کس کی عقل میں پھیر ہے

صاحبِ نور افشاں اپنے اڈیٹوریل میں خواجہ کمال الدین صاحب کے عقل کے پھیر پر ایک نوٹس درج کرتے ہیں اور وجہ یہ بیان کرتے ہیں کہ خواجہ صاحب نے اپنی کتاب ردّ افتراء میں کہیں مسیح کی تعریف کی ہے اور کہیں اُسے کمزور دکھایا ہے۔ افسوس ہے کہ ہمارے معزز ہمعصر نے خواجہ صاحب کی پُرحکمت کلام پر بے فائدہ حجّت بازی کی ہے۔ خواجہ صاحب نے اپنی تحریر میں اِس اصل کو مدِ نظر رکھا ہے کہ اگر ہم یسوع مسیح کی اس تصویر کو دیکھیں جو موجودہ یسوعی پیش کرتے ہیں اور موجودہ اناجیل نے بنائی ہے تو دعوٰی تو خدائی کا ہے مگر افعال اور اعمال معمولی اخلاق سے بھی گرے ہوئے اور کمزور ہیں۔ ہاں اگر ہم آنحضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مومنین میں داخل ہو کر آنحضور کی باتوں کو سچا مان کر حضرت عیسیٰ کے حالات کو آپؐ کی زبان سے سنیں تو بے شک وہ ایک خدا کے نبی نظر آتے ہیں جیسا بہت سے نبی دُنیا میں ہوئے۔ بعض حضرت عیسےٰ کے برابر اور بعض ان سے افضل۔ اب ایڈیٹر غور فرماویں کہ کس کے عقل میں پھیر ہے؟ باتیں بنانا آسان ہے۔ اور یوروپ کی خیرات سے مشن کمپونڈ کو مفت خوروں سے بھر لینا سہل ہے مگر ردِ افتراء نے جو دین یسوعی کی حقیقت کو کھولدیا ہے اُس کا اخفاء اب مشکل ہے +

مولوی ثناء اللہ کو انعام

ہمارا خیال ہے کہ مولوی صاحب امرت سری دل سے مانتے ہیں کہ یہ پیشگوئی (متعلق بنگال) سچی ہے اور اس پر کوئی اعتراض علمی یا عقلی وارد نہیں ہو سکتا۔ اگر ہمارے خیال کو وہ غلط سمجھتے ہیں تو اس کا آسان فیصلہ یہ ہے کہ وہ حلفیہ یہ اقرار شائع کردیں کہ " بنگال کی دلجوئی والی پیشینگوئی منجانب اللہ نہ تھی بلکہ مرزا صاحب نے محض اٹکل اور قیافہ اور موقعہ شناسی سے گھڑ کر اپنے دِل سے بنائی تھی تو ہم

پچیس ۲۵ روپیہ انعام

بلاکسی شرط وغیرہ کے فوراً ان کے حوالہ کردیں گے بلکہ جس اخبار اہل حدیث میں وہ اپنی حلفی شہادت حسب ذیل شائع کریں۔ اس پرچہ کو ۲۵ روپیہ کا وی پی کرکے ہمارے نام روانہ کردیں۔ ہم فوراً وصول کرلینگے اور وہ حلفی شہادت بلاکسی ترمیم و تحریف کے اس طرح ہونی چاہیئے کہ

میں مولوی ثناء اللہ ایڈیٹر اہل حدیث اس اللہ تعالےٰ کی جو الحی القیوم ہے قسم کھا کر کہتا ہوں کہ بنگال کی دلجوئی والی پیشگوئی خدا عزوجلّ کی طرف سے نہ تھی بلکہ مرزا صاحب نے موقعہ شناسی اور قیافہ کی بنا پر دل سے بنا کر افتراءً خدائے کریم کی طرف منسوب کردی تھی اگر میں اس [illegible] میں جھوٹا ہوں

تو لعنۃ اللہ علی الکاذبین کی وعید میں خدا مجھ کو داخل کرے آمین۔ اب اگر انہوں نے اس سچی قسم سے انحراف کیا تو تمام دنیا جان لے گی کہ ان کا دل اور زبان مرزا صاحب کی تکذیب پر متفق نہیں اور وہ ایسے اعتراض کرنے میں کاذب ہیں۔ کیا امرت سری مکذّب قسم کھائے گا؟ ہرگز نہیں! (الحق دلی)

پچاس روپیہ انعام

ہمارے شاہجہانپوری دوست مسٹر محمد علی صاحب

بمبئی سے تحریر فرماتے ہیں :۔

آپ نے اخبار بدر نمبر ۲۳ مورخہ ۲۹۔ فروری ۱۹۱۲ء زیر سرخی (باب قادیان مفتوح ہے) جو مضمون میری تحریک سے چھاپا ہے۔ اس میں چند خاص باتیں چھپنے سے رہ گئیں ہیں۔ امید کہ دوبارہ کسی کونہ اخبار میں چھاپ کر مشکور کرینگے + بنارس میں ایک غلط افواہ کی تردید۔ اُنہیں غلط افواہوں میں یہ بھی مشہور کر دیا ہے۔ جہاں یہ کہتے پھرتے ہیں کہ قادیانی لوگ نہ کسی کو اخبار دکھاتے ہیں اور نہ اپنی کتابیں +

ایک صاحب فرمانے لگے کہ مرزا صاحب کی کتابیں بھی دیکھنے کو نہیں دیتے اور احمدی نہایت متعصب ہیں۔ میں نے کہا۔ آپ کو کونسی کتابیں درکار ہیں + آپ فرمادیں میں یہاں کے احمدیوں سے آپ کو دلا دوں گا تو کہنے لگے کہ میں وہ کتابیں چاہتا ہوں جو مرزا صاحب کے سامنے کی چھپی ہوئی ہوں + میں نے کہا کہ کیا حضرت مرزا صاحب کے سامنے کی کتابوں میں اور دوسرے اڈیشن کی کتابوں میں کوئی فرق ہے تو کہنے لگے بہت بڑا فرق ہے۔ بہت سے مضمون تم لوگوں نے بدل ڈالے ہیں۔ ہم نے کتابوں کا مقابلہ کیا ہے اس لئے یہ لوگ کتابیں نہیں دکھاتے ہیں۔ میں نے کہا کہ میں ایک غریب آدمی ہوں اگر آپ کوئی ایسا لفظ یا بدلا ہوا مضمون دکھاویں جو پہلے اڈیشن میں چھپا تھا اور دوسرے اڈیشن میں وہ مضمون نہو فی لفظ پچاس روپیہ جرمانہ دونگا آپ مہربانی فرماکر وہ کتابیں دکھاویں۔ کہنے لگے تلاش کر کے دکھاؤنگا۔ چونکہ میرا قیام زیادہ نہوا۔ اس لئے وہ دکھا نہ سکے بلکہ آپ مناسب سمجھیں جسمیں اس غلط فہمی کا ازالہ ہو سکے اخبار میں دیدیں تاکہ ان پر ہر قسم کی حجت ہو جاوے +

بدر۔ یہ بالکل جھوٹی خبر کسی خبیث نے اڑائی ہے حضرت کی کتب اس امر کی محتاج نہیں کہ ستیارتھ پرکاش اور اردو۔ انگریزی۔ اناجیل کی طرح آئے دن اُن میں تغیر و تبدل کرنا پڑے۔ بلکہ اگر دوسرے اڈیشن کی کتاب کی تقطیع جدا کی جائے تو پہلے اڈیشن کے صفحات ساتھ دے دیئے جاتے ہیں۔ جیسا کہ ازالہ اوہام میں

نماز جنازہ

برادر عبدالرحمٰن صاحب لورالائی سے اپنے والد مرحوم محمد موتی خاں

کے جنازے کے واسطے درخواست کرتے ہیں +

نیز منشی عثمان غنی پٹواری صاحب مرحوم کے واسطے درخواست دعائے جنازہ ہے +

فیصلہ الٰہی اور ثنائی روسیاہی

رسالہ احمدی نمبر ۳-۴-۵ کا مجموعہ مولفہ جناب میر محمد قاسم علی صاحب اڈیٹر اخبار الحق تراہا بیرام خاں دہلی قیمت ۲/ مولف موصوف سے مل سکتا ہے +

اس رسالہ نے تو ثناء اللہ کا فیصلہ ہی کر دیا ہے دعا والا معاملہ جو بار بار مولوی ثناء اللہ صاحب یاد کیا کرتے ہیں اس پر ایسی مفصل مدلل بحث کی گئی ہے کہ ثناء اللہ صاحب بھی یاد ہی کرینگے۔ تمام احمدی برادران کو چاہیئے کہ اس رسالہ کو خریدیں پڑھیں اور دوسروں کو پڑھائیں۔ بالخصوص وہ جنہیں پرچہ اہل حدیث پڑھنے کا اتفاق ہوتا ہے۔ وہ اسے ضرور دیکھیں اور مولف کی حق بیانی صاف گوئی اور ڈنگلو کو تابخانہ رسانی کی داد دیں +

جہاز بخیریت ہانگ کانگ پہنچ گیا ہے

مکرمی جناب مفتی صاحب سلمہ ربہٗ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ چونکہ پلٹن نمبر ۱۲۶ پنجابیز کی جو بتاریخ ۲۸ ماہ جنوری ۱۹۱۲ء جہاز ڈوفرن میں ہانگ کانگ جانے کے لئے کراچی سے روانہ ہوئی تھی یہ افواہ عام ہوگئی ہے کہ پلٹن مذکور کا جہاز ڈوب گیا ہے جس کے باعث ان خاندانوں میں جن کے رشتہ دار عزیز پلٹن مذکور کے ہمراہ تھے سخت تشویش اور بے چینی پھیل گئی ہے اور اس کے متعلق اتنے خطوط ہر روز دریافت کے لئے موصول ہوتے ہیں کہ جنکی تعمیل بوجہ فرائض منصبی ناممکن ہے۔ اس لئے التماس ہے کہ اس غلط افواہ کی تلافی کے لئے ازراہ ہمدردی بنی نوع آپ اپنے اخبار گوہر بار میں یہ خبر شائع فرماکر کہ پلٹن بخیریت ہانگ کانگ پہنچ گئی عند اللہ ماجور و عند الناس مشکور ہوں۔ فقط

خاکسار ملک عطاء اللہ احمدی کلارک
ڈیپو پلٹن ۱۲۶ مقیم کراچی

مبارک

بابو محمد رشید خانصاحب ازم گوجرہ کو اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے فرزند ارجمند عطاء کیا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے نام عبدالرشید خاں رکھا ہے۔ اللہ تعالےٰ نیک بنائے اور عمر دراز با صحت و عافیت ہو +

البشریٰ

للشیعۃ واھل العناء مصنفہ مولوی مرزا نذر علیخاں صاحب احمدی ساکن کوچہ چڑوہ کوبان شہر پشاور + یہ کتاب اہل تشیعہ کی خیر خواہی میں مرزا صاحب موصوف نے بزبان فارسی نہایت دردِ دل سے اور پوری تحقیقات کے ساتھ لکھی ہے زیادہ تر قرآن شریف سے استدلال کیا ہے اور نیز احادیث سے جن کو اہل تشیع تسلیم کرتے ہیں۔ کوئی بات بغیر حوالہ کتاب درج نہیں کی گئی۔ اہل شیعہ کے واسطے عجیب تحفہ ہے۔ احباب کو چاہیئے کہ خرید کر خود پڑھیں اور مفت تقسیم کریں۔ مذکورہ بالا پتہ پر مرزا صاحب موصوف سے یہ کتاب مل سکتی ہے +

اڈیٹر صاحب وطن کے خط کا جواب

جناب مولوی صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ آپ کا ایک کارڈ کئی دنوں سے میرے پاس آیا پڑا ہے۔ جس میں آپ نے زمیندار کے بعض مضامین کیطرف توجہ دلاکر مشورہ طلب کیا ہے۔ کہ آپ کو کیا کرنا چاہیئے یہ کارڈ آپ کا سب اڈیٹروں کے نام بھیجا گیا معلوم ہوتا ہے۔ اور امید کہ۔ آپ کو بہت سے مفید مشورے مل چکے ہونگے۔ جن کے ساتھ آپ کو اتفاق ہوگا۔ یا آپ اُن سے نتیجہ نکال چکے ہونگے۔ اور میرے جیسے گوشہ نشین کی ضرورت باقی نہ رہی ہوگی۔ تاہم آپ کے خط کا جواب دینا ضروری ہے۔ لہذا باادب عرض کرتا ہوں۔ کہ میرے پاس نہ روزانہ وطن آتا ہے۔ اور نہ روزانہ زمیندار۔ اس واسطے میں نہیں کہہ سکتا۔ کہ آپ کے کن الفاظ کے تبادلہ میں زمیندار نے وہ لفظ استعمال کئے۔ لیکن اسمیں شک نہیں۔ کہ بہرحال وہ الفاظ حد اعتدال سے بڑھے ہوئے کیا بلکہ ایک مسلمان کی شان کے شایاں نہیں لیکن میرے کرم فرماء آپ سے معافی چاہتا ہوں۔ اس بات کے کہنے کے واسطے کہ یہ مضامین اُس قلم سے نکلے ہیں جب کے مضامین زیر اسم نقاش آپ وطن کے کالموں میں فخر کے ساتھ چھاپتے تھے۔ اور چار لاکھ جماعت احمدیہ کے

منقولات

دُنیا کا سب سے بڑا انسان

اخبار زمیندار کے پیسہ نمبر میں ایک مضمون حضرت مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے۔ کا بعنوان بالا شائع ہوا ہے جو تلّ و دلّ کلام کا نمونہ ہے۔ محمد علی کا نام ہی خوبیٔ مضمون کی گارنٹی ہے۔ مگر صادق سچ کہتا ہے کہ یہ شانِ محمدی ہے جس نے چند سطروں میں دنیا بھر کے کمالات جمع کر دینے کی راقم مضمون کو توفیق دی ہے + ایڈیٹر

دُنیا میں جس قدر بڑے بڑے اور صاحب کمال انسان گزرے ہیں ان سب میں نبی عربی محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو دو خاص امتیاز حاصل ہیں۔ **ایک** یہ کہ جہاں ہر ایک صاحب کمال کا کمال فطرت یا حالات انسانی کے کسی خاص حصہ سے تعلق رکھتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کمالات فطرت انسانی اور حالات انسانی کے تمام پہلوؤں پر حاوی ہیں۔ **دوسرے** یہ کہ جہاں ہر ایک صاحب کمال نے نے اُسی پہلو میں کمال دکھایا ہے جسے اُس کے زمانہ یا اُسکی قوم یا اُس کی ملک کی حالت پیدا کرنے کی قابلیت رکھتی تھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کمالات ایسے ہیں کہ آپ کے زمانہ اور آپ کے ملک اور آپ کی قوم کی حالت اُن کے پیدا کرنے کی قابلیت اپنے اندر نہ رکھتی تھی +

اگر کوئی شخص دُنیا میں اس لئے بڑا کہلاتا ہے کہ اُس نے اپنی قوم کو پستی سے نکال کر بلندی پر پہنچا دیا تو یہ بڑائی سب سے زیادہ اُس شخص میں پائی جاتی ہے جس نے ایک نہایت ہی گری ہوئی قوم کو جو نہ کبھی اپنے ملک سے باہر نکلی تھی نہ تہذ اور علم ہی کا اُس میں کوئی چرچا تھا چند سال کے اندر نہ صرف دنیا کے ایک بڑے حصے کا فاتح بلکہ فتوحات کے ساتھ ساتھ تہذیب و تمدن اور علوم و فنون کی روشنی کو تاریک سے تاریک کونوں تک پہنچانے والا بنا دیا +

اگر کوئی شخص اس لئے بڑا کہلا سکتا ہے کہ اُس نے اپنی قوم کے بکھرے ہوئے اجزاء کو اکٹھا کر دیا تو اہلِ عرب جیسی بکھری ہوئی قوم کو جس کا ایک ایک قبیلہ پُشتہا پُشت کی خانہ جنگیوں سے ہمیشہ کے لئے ایک دوسرے سے جُدا ہو چکا تھا ایک کرنے والے سے بڑھ کر کون شخص بڑا کہلا سکتا ہے جس نے ریت کے ذرّوں کو جمع کر کے ایک مضبوط پہاڑ بنا دیا۔ وہ پہاڑ جو حوادث روزگار کی خطرناک سے خطرناک ٹکروں کے مقابلہ کے بعد آج بھی ویسا ہی مستحکم ہے جیسا پہلے روز تھا +

اگر کوئی شخص اس لئے بڑا ہے کہ اُس نے خدائے واحد کے نام کو دُنیا میں بلند کیا تو محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) سے بڑا دُنیا میں اور کون ہو سکتا ہے جس کی بعثت کا منشا ہی اعلائے کلمۃ اللہ تھا اور جس نے اس منشا کو ایسے بے مثل انداز میں پُورا کیا کہ بت پرستی اور شرک کے چہرہ پر جو نقاب پڑی ہوئی تھی وہ ہمیشہ کے لئے اُٹھ گئی اور توحید کے نور سے دُنیا جگمگا اُٹھی +

اگر کوئی شخص اس لئے بڑا کہلا سکتا ہے کہ اُس نے اعلےٰ درجے کے اخلاق کی تعلیم دُنیا میں پھیلائی تو اُس سے بڑا آدمی دنیا میں اور کون ہوگا جو اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ کا مصداق اعظم ہے جس کے اخلاق کی شمیم سے فضائے عالم معطر و معنبر ہے اور جس کا احسان اس لحاظ سے دُنیا پر ابدالآباد تک رہے گا۔ یہ خوشبو جسے سُونگھنی ہو وہ قرآن کریم کے اوراق کی ورق گردانی کرے +

اگر کوئی شخص فاتح اور کشور کشا ہو کر بڑا ہو سکتا ہے تو کون شخص بڑا ہے اُس جہاں کشا سے جس نے یتیمی کے عالم میں پرورش پائی اور باوجود بے یار و مددگار ہونے کے نہ صرف فاتح بلکہ شہنشاہ بلکہ **شہنشاہ گر** بن گیا اور اُس عظیم الشان سلطنت کا بانی ہوا جو آج تیرہ سو سال کے بعد بھی دُنیا کی متفقہ کوششوں کا جو اُس کے بیخ و بن سے اکھاڑنے کے لئے کی جا رہی ہیں کامیابی سے مقابلہ کر رہی ہے +

اگر امانت یا دیانت یا راست کرداری بڑائی کا کوئی معیار ہے جس کا مہذب دنیا کو آجکل نظری طور پر اقرار مگر عملی طور پر انکار ہے تو اس سے بڑا اور کون ہو گا جو مہد سے لیکر لحد تک اپنے ہم چشموں اور ہمعصروں میں **الامین** کے سعادت آفرین لقب سے ملقب ہے +

اگر کوئی شخص اس لئے بڑا کہلا سکتا ہے کہ اس کا نام ایک بڑی قوم کے لئے ایک زندہ طاقت کا کام دیتا ہے تو یاد رکھو کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے نام میں جو طاقت ہے اس سے بڑھ کر اور کوئی طاقت نہیں اس لئے کہ یہ نام شمال و جنوب اور مشرق و مغرب کے تیس کروڑ مسلمانوں کو بلا تفریق رنگ بلا امتیاز ملک **واعتصموا بحبل اللہ جمیعًا** کی ربانی رسی میں باندھنے والا ثابت ہوتا رہا ہے اور ہوتا رہے گا +

اب دوسرے پہلو کو لو۔ جب کسی قوم یا ملک میں توحید کا چرچا ہو تو ایک بڑے موحد کا پیدا ہو جانا۔ جب فلسفیانہ تحقیق کا عام رواج ہو تو ایک بڑے فلسفی کا پیدا ہو جانا جب قوم یا ملک کی حالت بیرونی حملوں کے باعث قوم کے اندر جنگ کا جوش پیدا کر رہی ہو تو ایک بڑے فاتح کا پیدا ہو جانا جب قوم کی توجہ عام طور پر اخلاق کیطرف ہو تو اخلاق کے ایک بڑے معلم کا پیدا ہو جانا جب قوم میں شعر و شاعری کا شوق بڑھ رہا ہو تو ایک بڑے شاعر کا پیدا ہو جانا عین اُن حالات انسانی کے مطابق ہے جن کا مشاہدہ تاریخ ہمیں کراتی ہے۔ مگر ایک سخت بُت پرست قوم کے اندر جو شرک کی نجاست میں لتھڑی ہوئی ہو اور توحید سے مطلقًا نا آشنا ہو ایک ایسے شخص کا پیدا ہو جانا جس کی فطرت کے اندر ہی بتوں سے تنفر ہو اور پندرہ سولہ سال کی عمر ہی میں لات و عزیٰ کا واسطہ دیئے جانے پر نہایت جرأت سے یہ کہہ دے کہ مجھے دنیا میں کسی چیز سے اس قدر نفرت نہیں جتنی ان بیھقر یلے معبودوں سے ہے اور جو **خالص توحید کا معلم واحد ہو**۔ ایک ایسی قوم کے اندر جو توہم پرستی میں حد سے گزری ہوئی ہو ایک اعلےٰ درجہ کے فلسفیانہ دماغ رکھنے والے دشمن توہم پرستی کا پیدا ہو جانا ایک ایسی قوم کے اندر جس پر علم کی روشنی کی ایک کرن بھی نہ پڑی ہو اس روشنی کو دنیا کے تاریک سے تاریک کونوں تک پہنچانے والے انسان کا پیدا ہو جانا۔ ایک ایسی قوم کے اندر جو شیرازہ جمعیت کے بکھر جانے کے باعث اس بات کے سمجھنے سے بھی عاری ہو چکی ہو کہ قومی وحدت بھی کوئی چیز ہے **واعتصموا بحبل اللہ جمیعًا** کی ندا کے بلند کرنے والے کا پیدا ہو جانا۔ ایک ایسی قوم کے اندر جو اخلاق فاضلہ سے اس قدر دُور جا پڑی ہو کہ اخلاق رذیلہ پر فخر کرنا اُس کا شیوہ ہو چکا ہو "خلق عظیم" کا سبق دینے والے اور "تخلقوا باخلاق اللہ" کا نعرہ مارنے والے کا پیدا ہو جانا۔ ہاں اس قوم کے اندر جو شراب نوشی اور قمار بازی میں دُنیا کی کل قوموں پر فوقیت لے جا چکی ہو دنیا سے شراب نوشی اور قمار بازی کے استیصال

کے ایک ہی کوشش کرنے والے کا پیدا ہو جانا۔ پھر اُس قوم کے اندر جو عورت کو اس قدر ذلیل سمجھتی ہو کہ زندہ لڑکی کو گاڑ دینا اُس کے بڑے آدمیوں کا فخر ہو۔ عورتوں کی عزت اور عورتوں کے اُن حقوق کے قائم کرنے والے کا پیدا ہو جانا جو آجکل کی تہذیب بھی طبقہ نسواں کو نہیں عطا کر سکی اور بالآخر اُس قوم کے اندر جس میں صدیوں کی باہمی لڑائیوں سے جنگجوئی کو فخر انسانیت سمجھا جاتا ہے، ایک ایسے شخص کا پیدا ہو جانا جو جنگ کے نام سے متنفر ہو یہ وہ باتیں ہیں جن کے لئے تاریخ کسی دوسرے آدمی کا نمونہ نہیں دکھا سکتی اور جن سے معلوم ہوتا ہے کہ ایسی ظلمتوں اور نجاستوں کے اندر اس نور اس لطافت کو تیار کرنے والا اللہ تعالےٰ کے سوا اور کوئی نہ تھا ؞

ہم نے کہا ہے کہ رسول اللہ جنگ کے نام تک سے کارہ تھے۔ یہ قول کسی قدر تشریح کا محتاج ہے گو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنے صحابہ کی جانیں بچانے کے لئے آخر لڑائیاں کرنی پڑیں۔ لیکن یہ ایک مجبوری تھی۔ آپ نے لڑائیوں سے بچنے کے لئے جو ممکن تدبیر تھی اختیار کی۔ اپنے صحابہؓ کی ایک جماعت کو غیر ملک میں بھیجدیا۔ ہر قسم کی تکالیف بغیر مقابلہ کرنے کے سہیں۔ آخر خود بھی باقی صحابہؓ کے ساتھ شہر کو چھوڑا املاک کو چھوڑا۔ گھر بار کو چھوڑا۔ مگر جب کسی طرح دشمن آپ کے تعاقب سے باز نہ آئے۔ اور سب ہی پھر مسلمانوں کو نیست و نابود کرنے کے لئے سب متفق ہو گئے تو آخر آپ کو جنگ کرنی پڑی۔ لیکن اس حالت میں بھی آپ کو جنگ سے اُنس نہ تھا چنانچہ انہی ایام میں جب آپ کا پہلا نواسا پیدا ہوا تو آپ نے حضرت فاطمہؓ سے دریافت کیا کہ تم نے اس کا کیا نام رکھا ہے، چونکہ عرب ایک جنگجو قوم تھی۔ اور ان میں ایسے نام بکثرت رکھے جاتے تھے جو اُن کی اس افتاد طبیعت پر دلالت کریں۔ حضرت فاطمہؓ نے جواب دیا کہ ہم نے بچے کا نام حرب رکھا ہے جس کے معنے ہیں جنگ۔ آپ نے فرمایا نہیں اس کا نام حسن رکھو۔ اسی طرح دوسرے نواسے کی پیدائش پر جب آپ نے پھر نام دریافت فرمایا تو جواب ملا کہ حرب۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ نہیں اس کا نام حسین رکھو۔ حرب کے نام کو حسن اور حسین سے بدلوانا۔ آپ کی دلی کیفیات اور قلبی احساسات کا اصلی مرقع ہے ؞

مسلم تو صلح کرنے والا ہے۔ جنگ زبردستی لوگ اُس کے گلے منڈھ دیتے ہیں۔ اب بھی اگر مسلمانوں کو جنگ کرنی پڑی ہے تو بدرجہ مجبوری۔ یعنی جب اُن کی قومیت اور ہستی کو مٹانے کی کوشش کیجاتی ہے تو آخر انہیں انہی ہتھیاروں سے مقابلہ کرنا پڑتا ہے جن سے اُن پر حملہ کیا جاتا ہے ؞

یورپ کی ہوشیاری کا ایک نمونہ

کارخانہ کرپ

جرمنی میں کرپ کا کارخانہ بہت مشہور ہے۔ جہاں کے چاقو چھریاں وغیرہ تمام دنیا میں پسند کیگئی ہیں اور جرمن گورنمنٹ اس سے بھاری بھاری توپیں اور بندوقیں بنواتی ہے جو "کرپ" کے نام سے مشہور ہیں وہ اسی جگہ تیار ہوتی ہے حال ہی میں وہاں سے پندرہ انچ قطر کی توپ بن کر نکلی ہے جسکی مار میلوں تک ہے ؞

سنہ ۱۹۰۶ء میں اس کا بانی اور مالک کرپ مرگیا۔ تو اسکی بیٹی برتھا اسکی وارثہ بنی۔ جس نے تھوڑے ہی عرصے کے بعد ایک شخص باآخ سے شادی کرلی۔ شادی سے پیشتر مس برتھا کرپ تمام دنیا میں متمول عورت سمجھی جاتی تھی۔ کیونکہ اس کے موروثی کارخانہ سے اسے ڈیڑھ کروڑ روپیہ سالانہ آمد ہوتی ہے۔ کارخانہ کرپ ایسن میں ہے جسکی آبادی ڈھائی لاکھ ہے اس کارخانہ میں چالیس ہزار آدمی کام کرتے ہیں۔ ساڑھے تین ہزار اسٹیم انجن پندرہ سو بھٹے پانچسو اسٹیم کرین (بھاری بوجھ اُٹھانے کی کلیں) دو سو دخانی ہیمر (ہتھوڑے) اور کئی دیگر کلیں ہیں۔ کئی سو لوہے اور کوئلہ کی کانیں (دلیسٹ فالیہ میں) بہت سی پتھر کی کانیں اور جہازوں کا ایک بیڑہ بھی اسی کی ملکیت ہے جو ہسپانیہ سے خام لوہا لاتا ہے۔ کارخانہ کے اندر پچاس میل ریلوے اور ایک سو میل تار۔ دو سو میل ٹیلیفون کا سلسلہ ہے ؞

شاید اتنا بڑا کوئی اور کارخانہ دنیا میں نہیں ہے۔ اسکے کئی صیغے ہیں۔ گورنمنٹ کا سلح خانہ اس کے اندر ہے وہاں پرائیوٹ تاجروں کا سا کاروبار چلتا ہے۔ انڈسٹریل کارپوریشن۔ آئرن ادرکس یہ جہاز سازی کا کارخانہ اور بندوقیں توپیں وغیرہ اسلحہ بنتا ہے۔ باوجود اس کے بھی وہ ایک ظاہر ایک بڑا کارخانہ ہے۔ بہت سے کارخانوں کا مجموعہ نہیں ہے۔ یہ کارخانہ ہر قسم کا بیج و بیوپار کرنے کو تیار رہتا ہے اس کا سلسلہ نصف سلطنت جرمنی کے اندر پھیلا ہوا ہے اور اُسکی شاخیں ہسپانیہ تک پھیلتی ہیں۔ کارخانہ کا انتظام نہایت اعلےٰ درجہ کا ہے۔ خبر رسانی کا انتظام ایسا اچھا ہے کہ محکمہ جات جنگ و بحر اس پر بہت بھروسہ کرتے ہیں اس کا محکمہ خبر رسانی ایک بڑی عمارت کے اندر ہے۔ ایک بڑا مینیجر اور دس اس کے مددگار اس کے منتظم ہیں۔ ہر ایک مددگار مینیجر انجینئری کے ایک خاص صیغہ کا انچارج ہے وہاں دنیا کے سب اخبارات پڑھے جاتے ہیں۔ ان کو چھانٹا اور ان پر نکتہ چینی کیجاتی ہے۔ ہر مہینہ اس محکمہ کیطرف سے ایک اخبار پرائیوٹ اشاعت کے لئے شائع کیا جاتا ہے جس میں انجینئری۔ فزکس کیمسٹری اور دیگر علوم و فنون کے نئے سے نئے خیالات اختراعات ایجادات اور کشافات کا ذکر ہوتا ہے اور اسی عمارت کے اندر دنیا کے اُن معاملات کی خبریں بھی مسلسل پہنچتی ہیں۔ جو ہر کس و ناکس کے علم سے بالکل بعید اور پوشیدہ رہتے ہیں یہ صیغہ خبر رسانی بہت عجیب و غریب ہے قیصر جرمنی اس میں حصہ لیتے ہیں۔ اور اس سلطنت کے اندرونی اہم معاملات کا اس سے بہت گہرا علاقہ ہے۔ جرمن سفراء غیر ملکوں میں اس کارخانہ کے فوائد کی خاص نگرانی کرتے ہیں۔ پھر وہ کیوں پوشیدہ سے پوشیدہ باتوں کا علم حاصل نہ کرے اور اطلاع حاصل کرنا اس کا کام ہے۔ چاہے اس کے لئے کچھ ہی کیوں نہ کرنا پڑے ؞

جتنے ملازم ہیں۔ ان کی بڑی سختی سے نگرانی کی جاتی ہے انہیں کارخانہ کی اندرونی حالت کا اسی قدر علم ہے جس قدر جاننا اس کے لئے لازم ہے۔ کوئی آدمی بلا خاص اجازت حاصل کئے۔ دوسرے ڈیپارٹمنٹ میں نہیں جا سکتا۔ دفتر کے تمام کاغذات رات کے وقت بھاری بھاری آہنی صندوقوں کے اندر بند کئے جاتے ہیں چوکیدار مقرر ہیں۔ جو کاریگروں اور مزدوروں کے جانے آنے کے وقت کو لکھتے رہتے ہیں۔ ذمہ دار افسروں کو اتنی بھاری بھاری تنخواہیں دیجاتی ہیں کہ وہ رشوت سے مستغنی رہتے ہیں اور وہ کارخانہ کے بھیدوں سے واقف کار ہوتے ہیں گو کام کرنے والوں کو ہلکی اُجرت ملتی ہے مگر ان کی بہبودی کے لئے خاطر خواہ انتظام ہے۔ کارخانہ کی طرف سے سینکڑوں مکانات کاریگروں کے لئے بنے ہوئے ہیں۔ جن کا برائے نام کرایہ لیا جاتا ہے۔ اور بعض حالتوں میں مکان بنانے کے لئے ان کو روپیہ قرض دیدیا جاتا ہے۔ پچھتر ہزار روپیہ تک اس کی کمائی کا کارخانہ اپنے ہاں جمع کرلیتا ہے۔ اور

پانچ فیصدی سود دیتا ہے۔ کارخانہ کیطرف سے ایک کوآپریٹو اسٹور بھی ہے۔ جہاں ارزاں اشیاء خوردنی اور نوشیدنی وپوشیدنی کا اہتمام ہے۔ اور ہر سال کے اختتام پر اس کو کچھ منافع دیا جاتا ہے۔ کارخانہ کیطرف سے ڈاکٹر اور دوا کا انتظام بھی ہے۔ کھیلنے کے لئے کلب۔ پڑھنے کے لئے لائبریری۔ اسکول کانسرٹ وغیرہ وغیرہ کا اچھا بندوبست ہے۔ الغرض انکی آسایش کا معقول انتظام ہے۔ کارخانہ کیا ہے گویا سپاہ کی بارک ہے۔ جتنے گلاس شراب کے کوئی آدمی پیتا ہے۔ وہ بھی لکھے جاتے ہیں۔ تاکہ دیکھا جائے کہ کون آدمی زیادہ خرچ کرتا ہے اس سے یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ فلاں آدمی جو اتنا روپیہ شراب پر خرچ کرتا ہے کہاں سے لاتا ہے +

سو سال ہوئے جب اس کارخانہ کی بنیاد ایک دیہاتی لوہار نے ڈالی تھی۔ جو مسٹر بغا (کرپ) باخ کا پڑدادا تھا۔ دنیا کا کوئی کارخانہ اس کا مقابلہ نہیں کرسکتا۔ جس نے اپنا اس قدر رسوخ اور اقتدار پیدا کر رکھا ہے + (از روزانہ پیسہ اخبار)

اسلام میں مساوات

جس نے کلمہ پڑھا وہ پہلے مسلمانوں میں بلاکسی تعصب و تمیز کے مل گیا۔ نہ قومیت اور نہ قومیت نہ ملک رہا اور نہ ملکی قومیت۔ مسلمان بن گیا۔ اور مسلمان ہوگیا۔ قوم بھی مسلمان اور وطن بھی مسلمان۔ عبادت ریاضت۔ زہد و اتقا کی تمام منزلوں میں سو برس کے مسلمان اور ایک روز کا مسلمان دونوں برابر ہیں۔ رشتہ میں ناطہ میں۔ خطاب میں عتاب۔ ثواب میں۔ عذاب میں سب یکساں ہیں۔ مجھے یاد ہے کہ ایک مرتبہ غالبًا ۱۸۹۴ء میں نواب صادق محمد خان مرحوم والئے بہاولپور مسجد شاہی لاہور میں جمعہ کی نماز پڑھنے آئے۔ تو صف اول میں ایک چوہڑہ نومسلم بیٹھا ہوا تھا جس کے کپڑے کسی قدر میلے کچیلے تھے۔ نواب مرحوم کے چوبدار نے نزدیک آکر کہا کہ حضرت نواب صاحب تشریف لاتے ہیں ذرا اُدھر ہو جاؤ +

اللہ اکبر۔ کل کے ایک چوہڑے مسلمان نے کس جرأت سے جواب دیا کہ یہ خدا کے گھر میں امیر غریب اور عزت میں کوئی نسبت نہیں۔ کوئی نہیں۔ میں نہیں ہٹوں گا یہ خانہ خدا ہے +

نواب صاحب نے یہ سنکر چوبدار کو کہا کہ سچ کہتا ہے۔ میں اس کے ساتھ ہی بیٹھوں گا۔ اللہ اکبر یہ نومسلم نہیں بول رہا تھا +

" یہ چوہڑہ نہیں بول رہا تھا +
" یہ کسی غریب کی آواز نہ تھی +
" یہ کسی قلاش کی صدا نہ تھی +
" یہ کسی عامی کا حوصلہ نہ تھا +
" یہ احمدؐ کی صدائے مبارک تھی +
" یہ رسول عربی کی آواز تھی +
" یہ محمدؐ کی جبروت تھی
" یہ رسالت مآب کی تعلیم تھی +
" یہ عرب ریغامبر کی تربیت تھی +

یہ وہ حق تھا۔ یہ وہ دعوے تھا۔ کہ جو محمدؐ کی تعلیم نے مسلمانوں کے دلوں میں پیدا کیا تھا۔ یہ وہ جوش تھا کہ جو کلمہ کے چار حروف کے پڑھنے سے خون کی طرح ساری رگوں میں دورہ کرنے لگتا ہے +

یہ وہ جبروت تھی جو اسلام کی شان اور اسلام کی برکت ہے یہ وہ پیغام تھا جو اسلام نے دنیا کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک صداقت کے ساتھ پہنچایا ہے یہ وہ برکت تھی کہ جسکی وجہ سے مسلمان صدیوں تک باقبال باشان باحشمت مسلمان رہے یہ وہ یمن تھا جسکی بدولت دنیا کے بہتیرے حصص میں مسلمانوں کے سروں پر حکومت کا تاج رکھا گیا۔ یہ وہ شان تھی جو اسلام کی عظمت اور اسلام کی وقعت کا سرتاج تھی۔ یہ وہ تعلیم تھی کہ جو اسلام کے سوائے کسی اور مذہب میں نہیں پائی جاتی۔ یہ وہ پیارا فلسفہ تھا کہ جس سے یونان اور یورپ کے فلاسفر بھی آخر تک ناآشنا رہے۔ یہ وہ تلوار اور وہ شمشیر تھی کہ جس کا ساری دنیا میں کوئی مقابلہ نہ کرسکا۔ یہ وہ دھار تھی جو کسی سے نہ کٹ سکی۔ یہ وہ نشانہ تھا جو کبھی خالی نہ گیا + (وطن)

رسید زر

(۱۳ - دسمبر ۱۹۱۱ء)

منشی غلام نبی صاحب ۱۰۹۹ ۱/ ملک حسن محمد صاحب ۱۱۹۸ للعہ
بابو محمد افضل صاحب ۱۲۰۸ للعہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب ۱۱۴۹۲ للعہ
منشی عبد اللہ صاحب ۱۲۴۲ للعہ منشی فضل الٰہی صاحب ۱۲۴۴ للعہ
سید محمد شاہ صاحب ۱۱۷۱ عہ میاں نور محمد صاحب ۱۲۵۹ للعہ
مولوی عبد الرحمان صاحب ۱۲۴۰ عہ منشی طالب جان صاحب ۲۰۷۷ عہ

مشن سکول اور مسلمان لڑکیاں

ہم متعدد آرٹیکلوں میں دکھا چکے کہ مسیحی مشنری مسلمانان عالم کو کس طرح جا و بیجا طریقوں سے عیسائی بنانے میں مصروف ہیں۔ اُن کی حکومتوں کا جال اتنا وسیع ہے کہ اُس سے بچ نکلنا معجزہ سے کم نہیں۔ تاہم اپنی کمزور طاقت کے مطابق جس قدر بھی کوشش ہوسکے اس سے دریغ نہیں کرنا چاہیئے مسلمان لڑکوں اور خصوصًا مسلمان لڑکیوں پر جو برباد کن اثر مشن سکولوں کی تعلیم نے ڈالا ہے اس سے کوئی باخبر مسلمان ناواقف نہیں ہے مگر باایں ہمہ یہ کس قدر افسوسناک بات ہے کہ ہم سب کچھ اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہوئے بھی وہی کرتے ہیں جسکو ہم سمجھتے ہیں کہ ہمارے پاک و برگزیدہ مذہب ہی نہیں بلکہ ہماری ہستی کے لئے بھی مہلک ہے۔ حال ہی میں عیسائی عورتوں کی عالمگیر ایسوسی ایشن کا ایک جلسہ بمقام لنڈن منعقد ہؤا۔ مسز جے۔ ایچ ٹرین پریذیڈنٹ ایسوسی ایشن ہذا نے بیان کیا +

ایسوسی ایشن کے لئے اسوقت ٹرکی میں بیش بہا مواقع موجود ہیں جہاں گورنمنٹ پہلی مرتبہ باقاعدہ طور پر مسلمان لڑکیوں کو بھی سکولوں میں بھیج رہی ہے "

ہم نہیں سمجھتے یہ افسوسناک حالت کب تک قایم رہیگی مسز موصوف کے بیان سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ انہوں نے ٹرکی میں مسلمان لڑکیوں کے لئے جال پھیلا رکھا ہے جس میں اب پہلی مرتبہ گورنمنٹ کی عنایت سے مسلمان لڑکیاں باقاعدہ طور پر پھنسنے لگی ہیں۔ واقعہ میں یہ شکار کا بہت اچھا موقع ہے اور مشنری عورتوں کو اس سے پورا پورا فائدہ اٹھانے کی کوشش کرنی چاہیئے +

ہم مسلمانان ہند کو اس طرف خاص توجہ دلاتے ہیں اور انہیں اُن نتائج سے متنبہ کرتے ہیں جو لڑکیوں کو مشنری سکولوں میں بھیجنے سے پیدا ہوتے ہیں۔ ہمیں معلوم ہؤا ہے کہ امرتسر میں ایک مسلمان اُستانی کو ایک مشنری لیڈی اغوا کرکے لے گئیں اور جب اُس عورت کے ورثاء اُسے چھڑا کر واپس لے آئے تو لیڈی صاحبہ نے اُن پر نالش دائر کردی۔ مقدمہ عدالت میں پیش ہے جب یہ مشنری اُستانیوں پر بھی ہاتھ صاف کرنے سے دریغ نہیں کرتے تو کم سن لڑکیوں کا تو خدا ہی حافظ ہے +

(وکیل)

مراسلت

شیعوں کے مہدی موعودؑ

جب سے حضرت مرزا صاحب مغفور و مبرور نے مہدویت کا دعوے فرمایا ہے - ہزارہا دو ہزارہا بلکہ لاکھوں اہل اسلام حلقہ ارادت میں داخل ہوچکے ہیں اور ہو رہے ہیں اس کے ساتھ ہی ناحق شناس علماء برابر مخالفت کر رہے ہیں اور لوگوں کو اس چشمہ ہدایت سے سیراب ہونے نہیں دیتے نہ اقتضائے زمانہ کا ان کو خیال ہے نہ ظہور علامات و آیات متعلقہ مثلاً خروج دجّال - خر دجّال - فتنہ یاجوج ماجوج وغیرہ کی حقیقت پر ان کو نظر - ؎

از خود نہیں تو کہے سے تو سوچا کرو کبھی
کیا کر رہے ہو چاہ رہا ہے زمانہ کیا؟

کاش! سلسلہ عالیہ احمدیّہ کے مخالف اس عقیدہ میں باہم متفق الرائے ہی ہوتے لیکن حقیقت حال یہ ہے - کہ اہل سنت ایک ایسے مہدی کے منتظر ہیں جس پر اہلسنّت کو اتفاق نہیں ایک دفعہ میرے آقائے نامدار سردار محمد اسماعیل خاں صاحب نے بھری مجلس میں دریافت فرمایا تھا کہ مرزا صاحب کے حق میں تمہارا کیا عقیدہ ہے میں نے عرض کیا کہ ہم ان کو امام زمان اور مہدی معہود اور مسیح موعود مانتے ہیں - حاضرین مجلس جو سُنّی تھے - فرمانے لگے کہ مہدی مسعود تو بنی فاطمہ سے ہونا چاہیئے تھا اور میرزا صاحب تو غالباً بنی فاطمہ سے نہیں ہیں - میں نے کہا کاش! کہ اسی پر فریقین شیعہ و سنی کا اتفاق ہوجاوے مثلاً آپ خود فرماتے ہیں کہ مہدی بنی فاطمہ سے ہونا چاہیئے اور شیعوں کے جو مہدی ہیں امام حسن عسکری علیہ السلام کے صاحبزادے ہیں انہی کو وہ بارہویں امام مانتے ہیں جن کی پیدائش ۲۵۵ھ میں ہوچکی ہے ان سے بڑھ کر اور کون بنی فاطمہ سے مہدی ظاہر ہوگا پھر اہل سنت کو دوسرے مہدی کا کیوں انتظار ہے - جو ابھی پیدا ہی نہیں ہوئے اس پر وہ معترض صاحب خاموش ہوگئے -

آمدم برسر مطلب! ظہور مہدی کا چرچا اگرچہ پہلے سے بھی ہند و پنجاب میں ہو رہا تھا لیکن عوام نے جو اپنے متعصّب علماء کے زیر اثر تھے وہ مرعوب جیسے نظر آتے تھے - اس سال میں جب سے حسن نظامی صاحب دہلوی نے شیخ سنوسی اور ظہور مہدی کا رسالہ اُردو زبان میں شائع کیا اور اسمیں لکھ دیا کہ حضرت امام اس سال یعنی ۱۳۳۰ھ میں ظہور فرماوینگے - پھر اسی رسالہ کا اشتہار اکثر اخباروں میں بھی دیکھا جاتا ہے یہ خیال ملک کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک دلوں میں موجزن ہو رہا ہے لیکن اہلحدیث امرتسر کے اڈیٹر صاحب کو تردید کی ضرورت محسوس ہوئی اور اپنے مذاق کے مطابق انھوں نے دو چار حدیثیں ایسی لکھ دیں جس سے ثابت ہوتا ہے کہ اس قدر جلدی مہدی کا ظہور کسی طرح پر ممکن نہیں بلکہ ابھی اور بہت مدت مدید تک امت کو انتظار کرنا چاہیئے - مگر اس میں شک نہیں کہ حسن نظامی صاحب کا رسالہ ایک قابل قدر تحفہ ہے رسالہ کیا ہے گویا بلاد اسلامیہ کے علماء کا عموماً اور علے الخصوص صوفیاء و فقرائے عظام حال کے خیالات کا ایک مرقع ہے - ظہور مہدی کے لئے تمام مسلمانوں کی نگاہیں خطہ عرب کی طرف لگی ہوئی ہیں خصوصاً ہمارے ہند و پنجاب کے مسلمانوں کی - اور سرزمین ہند کے ایک معمولی گاؤں کو یعنی قادیان کو بھول کر بھی ظہور مہدی کے لائق نہیں جانتے اِس رسالہ سے ہم کو اور ہمارے مخالفوں کو اس قدر تو معلوم ضرور ہوگیا کہ مہدی کے متعلق خود وہاں کے بزرگان ملّت کے کیا خیالات ہیں

اکثر مخالف احباب نے مجھ سے کہا کہ کیوں جی اگر اس سال اصلی مہدی عرب سے پیدا ہوگیا تو تم کیا کروگے - میں نے کہا خدا کرے کہ ایسا ہو جائے تو چشم ما روشن و دل ما شاد ہم رجوع کرلیں گے لیکن آپ فرمائیں اگر کوئی پیدا نہ ہُوا تو آپ کا کیا حال؟ نہ اِدھر کے رہوگے نہ اُدھر کے - یہ مختصر کوائف تو اہل سنت کے مہدی کے متعلق ہیں اب رہا شیعوں کا مہدی -

قبل اِس کے شیعوں کے مہدی کے متعلّق عرض کیا جاوے میں اس مضمون کیطرف قوم کو توجہ دلانے کے بغیر نہیں رہ سکتا جو ماہ جنوری کے رسالہ تشحیذ الاذہان میں حضرت اکمل نے زیر عنوان "احمدیوں کا عقیدہ امام مہدی کے متعلق" نہایت قابلیّت سے شائع فرمایا ہے مضمون کیا ہے گویا دریا کو کوزہ میں بند کردیا ہے خیر الکلام ما قلّ و دلّ - اس سے ثابت ہوجاتا ہے کہ احمدیوں کا عقیدہ دوسرے لوگوں کی طرح محض روایات پر مبنی نہیں ہے بلکہ بہت سے واقعات بھی اس کی تائید کرتے ہیں -

الغرض! واضح ہو کہ شیعہ ایک خاص گروہ کا نام نہیں ہے - بلکہ ان کے بہت سے فرقے ہیں اور ہر ایک فرقہ دوسرے فرقہ سے مختلف ہے اور بطر لطف یہ ہے کہ زیادہ تر اختلاف مسئلہ امامت کے متعلّق ہی ہے جو تشیع کا بنیادی اصول کہنا چاہیئے یہی وجہ ہے کہ ایک گروہ دوسرے کو کافر کہتا ہے - ہند و پنجاب میں اکثر شیعہ آباد ہیں یہ بھی ایک فرقہ منجملہ فرق شیعہ کے ہے اس میں شک نہیں کہ سب فرقے حضرت علیؓ اور حسینؓ علیہم السلام کی امامت تک تو متفق ہیں لیکن امام حسین علیہ السلام کی شہادت کے بعد ہی فرقہ کیسانیہ نے حضرت محمد بن حنفیہ کو امام مفترض الطاعۃ مانا جو حضرت علیؓ کے صاحبزادے تھے اور امام زین العابدین ابن امام حسین کی امامت سے انکار کردیا - یہ کیسانیہ گروہ اس قدر زبردست تھا کہ انہی کی نظر عنایت سے بنی عباس کو خلافت نصیب ہوئی تھی - ان کا عقیدہ ہے - کہ محمد بن حنفیہ ایک پہاڑ جس کا نام کوہ رضوی ہے اور مدینہ منورہ کے نزدیک ہے اس میں غائب ہوگئے - اور ایک زمانہ میں مہدی موعود بن کر وہی ظہور فرماویں گے اور دنیا میں عدل و انصاف قائم کریں گے -

دوسرا گروہ زیدیہ شیعوں کا ہے جو حضرت زید شہید ابن حضرت امام زین العابدین علیہما السلام سے منسوب ہے - برخلاف دوسرے شیعوں کے وہ اپنے امام کو ہی امام زمان جانتے ہیں - ملک یمن زیدیہ شیعوں کا قدیم مسکن ہے - آجکل ان کے امام حضرت یحیٰی ہیں - علےٰ ہذا القیاس شیعوں کے کئی فرقے ہیں اور اہلبیت کرام کے بارہ اماموں میں سے کسی نہ کسی امام سے ہر فرقہ منسوب ہے، اور ہر ایک اپنے ہی امام کو مہدی موعود قرار دیتے ہیں -

پھر امام حسن کی اولاد سے اور بعض نے آئمہ اثنی عشر کی اولاد سے بھی مہدی الزمان ہونے کے دعوے کئے - جن کی تفصیل کا یہ موقعہ نہیں ہے اور یہ سب کے سب بنی فاطمہ سے تھے باوجود اس کے ہمارے آجکل کے مخالفین بباعث ناواقفیت تاریخ اسلام کے برابر کہے جاتے ہیں کہ مہدی بنی فاطمہ سے ہونا چاہیئے - جو شیعہ ہمارے ملک ہند و پنجاب میں ہیں - یا ایران میں آباد ہیں یہ اثنیٰ عشریہ فرقہ کے ہیں یہ لوگ حضرت علی سے لے کر حضرت مہدی تک جو بارہ امام ہیں - اُن سب کو امام برحق مانتے ہیں اور ساتھ ہی بارہویں امام یعنی مہدی

مہدی کو جو ۲۵۵ھ ہجری میں سامرہ میں پیدا ہوئے تھے انہی کو اب تک زندہ مان کر مہدی موعود مانتے ہیں ان کا عقیدہ ہے کہ وہ بباعث کثرت اعداء و قلت انصار کے لوگوں کی نظروں سے غائب ہیں۔ چنانچہ جعفر قمی نے اپنی مایۂ ناز کتاب (اکمال الدین) میں لکھا ہے۔ لئلا یکون لاحد فی عنقہ بیعتہ اذا خرج۔ و یبعث القائم ولیس فی عنقہ بیعتہ لاحد۔ لابد للقائم من غیبۃ قلت ولم قال یخاف علی نفسہ واومی بیدہ علی بطنہ۔

یہ سب کلمات ائمہ اہل بیت کی احادیث کے ٹکڑے ہیں جن کے مختصر معنے بہ ترتیب یہ ہیں کہ امام اس واسطے غائب رہیں گے تاکہ بوقت خروج ان کی گردن میں کسی کی بیعت کا جوآنہ ہو۔ حضرت مہدی کے لئے غائب رہنا ضروری ہے۔ راوی کہتا ہے۔ میں نے عرض کیا کیوں؟ تو امام نے فرمایا کہ اپنی جان کے خوف کے باعث اور یہ کہہ کر اپنے پیٹ کی طرف اشارہ کیا دیکھو کتاب اکمال الدین باب ۴۸ فی علۃ الغیبۃ صفحہ ۲۷۵ مطبوعہ ایران۔ اسی طرح کتاب مذکور کے صفحہ ۱۷ پر ایک روایت ہے۔ کہ ان غیبتہ فی صاحب زمانہا وتحت من جھتہ الطواغیت۔ یعنے امام مہدی کی غیبت کی وجہ ظالموں کے غلبہ کی وجہ سے ہوگی۔

اسی طرح صفحہ ۲۴۲ میں عبداللہ بن جعفر سے روایت ہے کہ میں نے محمد بن عثمان سے دریافت کیا یہ محمد بن عثمان امام مہدی کے نائب تھے کہ مجھ کو فرمائیے کہ آپ نے کبھی امام مہدی کو اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے تو آپ نے فرمایا۔ قال نعم وله رقبته مثل ذی واشار بیدہ الی عنقہ۔ یعنی کہ ہاں دیکھا ہے لیکن ان کی بھی گردن ہے جیسے کہ یہ میری گردن ہے اور یہ کہہ کر اپنی گردن کی طرف اشارہ کیا۔

معزز ناظرین! ایک طرف تو یہ مایوسی بخش منظر ہے کہ باوجود لاکھوں کروڑوں اثنا عشریوں کے ہوتے ہوئے امام زمان خوف جان سے لوگوں کی نظروں سے غائب ہیں ایک ہزار برس سے زیادہ عرصہ ہو چکا۔ انصار و مددگاروں کی قلت کا عذر پیش کر کے امیدواروں کی اشک شوئی کی جاتی ہے لیکن دوسری طرف کتب معتبرہ شیعہ سے ایسی روایات کا بھی پتہ چلا ہے۔ کہ امام علیہ السلام کئی شہروں اور کئی جزیروں کے مالک ہیں جن میں وُہ اور ان کی اولاد حکومت کرتے ہیں جن کا مفصل حال کسی دوسرے مضمون میں انشاء اللہ لکھا جائیگا۔ سردست ایک شہر کا حال ہدیۂ ناظرین کیا جاتا ہے علامہ مجلسی کی کتاب عین الحیات میں ہشام بن سالم سے روایت ہے۔ کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا سمندروں کے پیچھے ایک شہر ہے۔ آفتاب کی چالیس روزہ مسافت کے برابر اس کی وسعت ہے اور وہاں کے لوگ شیطان سے واقف نہیں کبھی گناہ نہیں کرتے اور وہ ہمیشہ مہدی آخر الزمان کے منتظر ہیں ان کے شہر کے بہت سے دروازے ہیں کہ ایک سے دوسرا دروازہ سو فرسخ ہے۔ امام آخر الزمان کی نصرت کے انتظار میں سلاح جنگ لگائے رہتے ہیں اور ہر وقت دُعا کرتے ہیں کہ جلد ظہور ہو۔ ہر ایک کی عمر ہزار برس ہے ہر وقت قرب الٰہی کے طالب ہیں اور ہماری ملاقات کے شوق میں اگر ہمارے جانے میں دیر ہو جاوے تو ان کے لئے غضب ہے ہماری قدر جانتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ کیا کیا نعمتیں ہمارے وجود سے ان کو حاصل ہیں سب سے بہتر ہماری اطاعت کرتے ہیں ہمارے حکم کو پورے طور سے بجالاتے ہیں۔ وہی لوگ ضرور آخر الزمان کے ساتھ ہوں گے اور جہاد میں سب سے آگے ہوں گے ایسے بہادر ہیں کہ اگر امام حکم دے ایک گھڑی میں مشرق سے مغرب تک روئے زمین کو دشمنان دین سے صاف کر دیں۔ ان کے خود اور تلواریں ایسے لوہے کی ہیں کہ پہاڑ کو توڑ دیں امام آخر الزمان انہی لوگوں کے لشکر سے تمام روئے زمین کو کفار سے صاف کر دینگے۔ ملخصاً

دیکھو۔ ترجمہ اردو کتاب عین الحیات مطبوعہ لاہور صفحہ ۱

یہ کیفیت صرف ایک شہر کی ہے اور اس وقت کی جبکہ امام جعفر صادق زندہ تھے۔ مہدی تو ان کے بعد پیدا ہوئے اور ان کو بھی تقریباً گیارہ سو برس ہو گئے اس قدر عرصہ میں ظاہر ہے کہ ایسے سراپا برکت امام کی ایسی نیکوکار رعیّت اور لاؤ لشکر کا شمار لاکھوں بلکہ کروڑوں تک پہنچ گیا ہوگا یوروپ اور ایشیاء کی کوئی دولت اسقدر جان نثار اور جرّار لشکر میدان جنگ میں مہیّا نہیں کر سکتی اس صورت میں تو خوف اور تقیہ ہی مانع ظہور نہیں ہو سکتا اگر ہوگا بھی تو کہیں شروع شروع میں ہوگا۔ شاید اس سمندر پار کے شہر اور اِدھر کی دنیا کے درمیان ریل و تار اور ڈاک کے ذرائع مسدود ہیں ورنہ مراکش طرابلس کی عموماً اور خطۂ ایران کی موجودہ خوفناک اور قابل رحم حالت کو خصوصاً معلوم کر کے اس قدر لاؤ لشکر اور جری اور جان نثار مسلح انصار کے ہوتے ہوئے امید نہیں کہ حضرت امام مثل سابق قلت انصار کا عذر رکھ کر اپنے اثنا عشریہ مومنین کی بروقت امداد کرنے سے دریغ فرماتے۔ عجب نہیں ہے کہ ان کو الفاظ کو جو خاتم المحدثین علامہ مجلسی نے بطور حدیث امام جعفر صادق زیب ارقام فرمائے ہیں مطالعہ کر کے ایک ستم رسیدہ ایرانی کے منہ سے بے اختیار نکل جائے۔

بلبم رسید جانم تو بیا کہ زندہ مانم
پس ازاں کہ من نہ مانم بچہ کار خواہی آمد

ہمارے ہند و پنجاب کے شیعوں کو تو خلافت اور عزاداری کے مباحثوں سے فرصت ہی نہیں کہ وہ بیچارے ایرانیوں کی کسی قسم کی ہمدردی و امداد کر سکیں۔ آخر آفرین ہے ایران کے ہی ایک عالم فاضل بے بدل شیخ علامہ عبدالعلی ہروی کو جن کی نسبت روزانہ پیسہ اخبار مطبوعہ ۲۱- فروری کے درمیانی کالم صفحہ ۳ میں لکھا گیا ہے کہ آپ نے دہلی اور سونی پت کے ثقہ علماء کے سامنے ظہور امام مہدی کی بشارت بہت جلدی بعد بیان فرمائی۔ جو حسن نظامی دہلوی کی روایت کردہ میعاد کے لگ بھگ ہے۔ یعنے یہ کہ علامہ ہروی صاحب نے فرمایا کہ شیعوں کے امام ثانی عشر اسی سنہ رواں کے ماہ مبارک رمضان کی ۲۳ کو ظہور فرماویں گے لیجئے صاحب یک نہ شد دو شد۔ ہم تو حسن نظامی کا شکریہ ادا کر رہے تھے علامہ ہروی صاحب نے تو کمال فرمایا۔ وُہ ہمارے ڈبل شکریہ کو قبول فرماویں۔ مومنین شیعہ کو اب لازم ہے کہ بحث مباحثے بالائے طاق رکھ کر کم از کم رمضان شریف کی ۲۳ تک ہی سہی صدق دل سے ظہور امام کی دُعائیں مانگیں کیونکہ اگر امام ظاہر ہو گئے تو پھر سب جھگڑے آپ سے آپ یک قلم موقوف ہو جاویں گے۔

کاش کہ ان دل خوش کن روایات اور علامہ ہروی کی بشارت سے ستم رسیدہ ایرانی کی کچھ دل جمعی ہو جاوے وہ تو تبریز کے قیامت خیز نظاروں اور ظالم روسیہ کے مظالم کو دیکھ دیکھ کر سخت بے قرار ہے اور سمندر پار کے شہر کیطرف منہ کر کے بار بار یہی کہتا ہے۔ ؎

بلبم رسید جانم تو بیا کہ زندہ مانم ٭ پس ازاں کہ من نہ مانم بچہ کار خواہی آمد

خاکسار خادم حسین خادم بھیروی

مجلس علم کلام

اخی مکرمی جناب مفتی صاحب۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ نقل ایک چٹھی جو کہ اخبار زمیندار کے اڈیٹر کے نام تحریر کی گئی۔ ارسال خدمت ہے اپنے اخبار میں اسی ہفتہ اس کو جگہ دے کر مشکور فرما دیں۔

خاکسار سید محمد حسین

مشفقی مکرمی جناب خان صاحب سلمہ اللہ تعالے

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ جناب کے اخبار میں چند ماہ سے ایک سلسلہ مضامین ندوۃ العلماء کیطرف سے نکل رہا ہے جس کا منشاء مسلمانوں کو ان تحریکوں سے آگاہ کرنا ہے۔ جو کہ ندوہ مذکور میں زیر تجویز ہیں۔ اُسی کے ضمن میں آج ایک مضمون ۵۔ مارچ کے پرچے میں زیر عنوان "مجلس علم کلام" شائع ہُوا ہے ان سب میں مضمون نگاروں نے چند ایک نئی تحریکیں مثلاً مذہبی درسگاہ کا قائم کرنا جس میں انگریزی بھی پڑہائی جاوے۔ قرآن کریم کا ترجمہ انگریزی اور مجلس علم کلام کی بنیاد کا رکھنا کا رکن مسلمانوں کے پیش کی ہیں۔ لیکن ان کے پیش کرتے ہوئے ضروری تو یہ تھا کہ وہ ان کی ضرورت اور اہمیّت کو قوم پر دلائل بیّنہ سے ثابت کرتے۔ انھوں نے اس سے بڑھ کر قدم مارا ہے اور مسلمانان ہند کو یہ دکھانا چاہا ہے۔ کہ اس قسم کی تحریکیں عملی رنگ میں اسلامی دنیا میں ان سے پہلے اور کہیں موجود نہیں ہیں۔ ایسا کرنے میں انھوں نے ایک بڑی بے انصافی اور تنگ دلی سے کام لیا ہے۔ جس کی وجہ سے ڈر ہے کہ نہ صرف ناظرین کے دل ہی مایوس ہوتے ہوں گے بلکہ خیال ہے کہ کہیں ان کو اسلام سے ہی بدظنی پیدا نہ ہو گئی ہو۔ کیونکہ وہ قوم جس کو پہلے ہی سے باہر سے صدائیں آرہی ہوں کہ وہ اب دنیا میں اپاہج ہے اس کو گھر سے ایسے اخبار کا ملنا جو ظاہر کریں کہ درحقیقت وُہ مُردہ ہی ہے بہت نقصان دہ ثابت ہو سکتا ہے چنانچہ اس میں مضمون نگاروں نے مسلمانوں سے ایک گروہ خادمان اسلام کے حالات کو مخفی رکھنا چاہا ہے۔ جو کہ ایک بڑا مفید کام علم کلام کی خدمت کے لئے کر رہے ہیں۔ اور جنھوں نے موجودہ زمانہ کی ضرورت کے مطابق دینی اور دنیاوی مدارس ایک ہی جگہ بڑے اعلے درجہ پر کھولے ہوئے ہیں۔

چوں کہ جناب کا اخبار اسلامی اخبار ہے اور ہر ایک اسلامی معاملہ میں صفاگوئی میں لاثانی ہے اس لئے ذیل کی چند سطور عرض خدمت کرتا ہوں کہ شائع فرما کر ممنون فرما دیں۔ عرض ہے کہ مجلس علم کلام کی ضرورت ثابت کرتے ہوئے مولانا مولوی شبلی صاحب نے ارقام فرمایا ہے۔ (۱) کہ آج علماء میں سے ایک بھی ایسا موجود نہیں ہے جس نے یورپ کا فلسفہ اور سائنس حاصل کیا ہو۔ دوم۔ اور کہ جدید علم کلام بالکل نامکمل اور ناقص ہے۔ اور اگرچہ اس کا پُورا علاج تو اس وقت ہو گا جب ہمارے علماء خود یورپ کے علوم و فنون میں کمال پیدا کرینگے۔ لیکن چوں کہ ابھی اس میں دیر ہے وغیرہ وغیرہ۔ اس لئے ضروری ہے کہ مجلس علم کلام قائم کی جاوے۔ اس تحریر کو پڑھ کر مجھے سخت افسوس ہُوا۔ اوّل تو اس لئے کہ حضرت مولانا شبلی جیسے علامۂ دہر اور مسلمہ تاریخ دان جو کہ ہزار ہا سال گذشتہ کے حالات سے واقف بتائے جاتے ہیں۔ اس زمانہ کے حالات سے بالکل ناواقف ہیں۔ جس میں وہ زندہ موجود ہیں۔ اور دوسرے اس لئے کہ حضرت مولانا جیسے علامہ کی قلم سے نکلی ہوئی یہ تجویز کہ کوئی مولوی نہیں کوئی علم کلام نہیں مسلمانوں کے لئے ایک نہایت ہی مایوس کن ہے۔ اور ایک اسلام کے لئے دردمند دل کے زخموں پر جو آجکل اس پر ہر طرف سے لگ رہے ہیں۔ نمک چھڑکنے کا کام دیتی ہے۔ اور عام مسلمانوں کو بجائے فائدہ مند ہونے کے دُکھ دینے کا موجب ہوتے ہیں۔

میں حضرت مولوی صاحب کی اطلاع اور تمام مُسلمانوں کو خوشخبری سُنانے کے لئے عرض کرتا ہوں کہ جناب مولانا صاحب اس قسم کی کمیٹی بنا دیں اور دُعا ہے کہ اللہ تعالے ان کو کامیاب کرے۔ لیکن واضح رہے کہ آج سے تیس سال پہلے اس اللہ تعالے نے جو ہمارا سب کا خدا ہے اور ہمارے قرآن کا محافظ ہے اور ہمارے پاک رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم فداہٗ ابی و امی کا سچا خدا ہے اور جس نے اسلام سے وعدہ انا نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحافظون۔ کا کیا ہُوا ہے یعنی خدا تعالے نے پیشتر اس کے کہ فلسفہ یورپ اس دین متین پر حملہ آور ہوتا اس کی حفاظت کرنی شروع کر دی ہوئی ہے تاکہ اسلام کو کسی انسان کی طاقتوں کا ممنون احسان نہ ہونا پڑے۔ اللہ تعالے نے ایک گاؤں کے رہنے والے کو جس کو نہ اپنے علم اور نہ اپنے فضل پر کوئی گھمنڈ تھا اپنے علم لدُنی سے حصہ دے کر اور اپنی روح القدس کی تائید کے ساتھ اسلام کی مدد کے لئے کھڑا کیا اور اس کے ذریعے ایک ایسے علم کلام کی جو موجودہ فلسفہ کو جس کا رُعب فلسفی دلوں کو کھا رہا ہے۔ پاش پاش کر دے۔ براہین احمدیّہ کے رنگ میں ۱۸۸۲ء میں بنیاد رکھی اُس نے اس کتاب کے صفحہ ۱۶ پر ارقام فرمایا ہے۔

"مقصود اس کتاب کی تالیف سے جو موسوم بالبراہین الاحمدیہ علے حقیقت القرآن و النبوۃ المحمدیہ ہے یہ ہے جو دین اسلام کی سچائی کے دلائل اور قرآن مجید کی حقیقت کے براہین اور حضرت خاتم الانبیاء صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے صدق رسالت کے وجوہات سب لوگوں پر بوضاحت تمام ظاہر کئے جاویں اور نیز ان سب کو جو اس دین متین اور مقدس کتاب اور برگزیدہ نبی سے منکر ہیں ایسے کامل اور معقول طور سے ملزم اور لاجواب کیا جاوے جو آئندہ ان کو بمقابلہ اسلام کے دم مارنے کی جگہ نہ رہے اس کتاب کے شائع ہونے پر سارے ہندوستان میں اس کتاب کو موجودہ زمانے کے علم کلام کا بنیادی پتھر مانا گیا اور سب علماء اور انگریزی تعلیم یافتوں احباب نے اس کو اس زمانہ کی مرض کا علاج یقین کیا۔ اسکے شائع ہونے کے بعد اس علم کلام کے موجد نے دہریوں۔ فلسفیوں۔ سوفسطائیوں۔ برہموؤں نیچریوں۔ آریوں۔ عیسائیوں اور یہودیوں کے مختلف اعتراضوں کا جواب مختلف کتابوں رسالوں اخبارات تقریروں کے ذریعے پُورے تیس سال تک دیا اور انگریزی میں ایک رسالہ اپنے علامہ مُرید حضرت مولوی محمدؐ علی صاحب ایم۔ اے کی زیر ایڈیٹری نکلوا کر اس خداداد علم کلام کو یورپ امریکہ۔ افریقہ اور ایشیا اور آسٹریلیا کے مختلف طبقات تک پہونچایا اور بادشاہوں تک تبلیغیں کیں اور پھر اسی عرصہ میں آپ کے مخلص مُرید حضرت مولوی نورالدین صاحب نے جو حال میں خلیفۃ المسیح ہیں اور زمانہ کے مانے ہوئے عالم اور فاضل ہیں اور جنھوں نے جدید فلسفہ کو اور حکمت کو مصر کی ترجمہ شدہ کتابوں اور رسالوں کے ذریعہ اچھی طرح سے مطالعہ کیا ہُوا ہے۔ اس علم کلام میں

بہت سے دُرّ بے بہا کے ساتھ اضافہ فرمایا ہے۔ اور اب تک آپ کا درس قرآن کریم اور درس حدیث اور فقہ وغیرہ جو کہ قادیان میں جاری ہے۔ اس علم کلام کے لئے بہت سا سامان پیچھے چھوڑ رہا ہے اور ان تیس سال کی لگاتار کوششوں سے اب یہ علم کلام ایسا مکمل ہو گیا ہے کہ کیا آریہ۔ کیا عیسائی۔ کیا دہریہ۔ کیا برہمو و نیچری اس سکہ کو مان چکے ہیں۔ ہر ایک نئے اعتراض کا اس میں بدلائل قاطع جواب موجود ہے اس کے موجود ہوتے ہوئے مولوی صاحب مسلمانان ہند کو اگر یہ کہیں کہ ان میں کوئی علم کلام موجودہ زمانہ کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے نہیں ہے تو میرے خیال میں بہت بڑا گناہ ہے مولوی صاحب اپنا علم کلام طیار کریں۔ خدا مبارک کرے لیکن یہ یاد رکھیں۔ کہ اسلام نرا مادی مذہب ہی نہیں ہے۔ اس کی اصل بنیاد تقوےٰ ہے وہ علم کلام جس میں تقویٰ مدنظر نہ ہو۔ اسلام کے لئے مفید نہیں ہو سکتا۔ اس سے پہلے جو سوانح حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ وغیر علیہ السلام کی مولوی صاحب نے لکھی ہے۔ ان میں صرف دنیوی پہلو بھی زیادہ مدنظر رکھا گیا ہے۔ روحانی اور باطنی پہلو پر جو کہ مدعا ان بزرگوں کی زندگی کا تھا۔ کوئی روشنی نہیں ڈالی گئی۔ اس لئے مولوی صاحب ضرور کوئی روحانی آدمی بھی داخل کریں۔ صاف موٹے موٹے نام داخل کرنے سے ایسا علم کلام کبھی طیار نہ ہو سکیگا

پھر مولوی صاحب نے فرمایا ہے۔ کہ آج علماء میں سے ایک شخص بھی اب موجود نہیں جس نے یورپ کا فلسفہ اور سائینس حاصل کیا ہو۔ اس امر کے اظہار سے بھی مولوی صاحب نے اپنی اس ناواقفی کا جو ان کو موجودہ زمانہ کے حال سے ہے ایک ثبوت دیا ہے کیونکہ ہر شخص ہندوستان کا جانتا ہے کہ علامہ دہر حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب جو کہ اسم بامسمےٰ نور ہی نور ہیں۔ اس وقت دنیا میں موجود ہیں۔ اور اپنی روحانی کرنوں سے دنیا کو منور فرما رہے ہیں۔ آپ نہ صرف مذہبی طور پر ہی واقفیت کا انتہائی درجہ حاصل کئے ہوئے ہیں۔ کیونکہ موجودہ فلسفہ کے علوم میں بھی بے مثل ماہر ہیں۔ پھر یہ امر کس سے مخفی ہے کہ حضرت مولانا مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے اسلام کی محبت میں سب کچھ چھوڑ پندرہ سال سے قادیان کے گاؤں میں گوشہ تنہائی اختیار کئے ہوئے خدمت اسلام میں مصروف ہیں جن کے علم کلام نے یورپ میں ایک تہلکہ مچا دیا ہوا ہے۔ اور آج کل قرآن کریم کا ترجمہ بائیس سیپارہ تک ختم کر چکے ہیں اور ایک بسیط مقدمہ کا جس میں سب ان اعتراضات کا جواب دیا جاوے گا۔ جو دہریوں عیسائیوں اور فلسفیوں وغیرہ نے قرآن کریم یا اسلام پر کئے ہیں۔ مصالح جمع کر چکے ہیں۔ پھر ہم دیکھتے ہیں کہ مولوی شیر علی صاحب بی۔ اے جو آجکل اسسٹنٹ ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز ہیں اور نہ صرف گریجوایٹ موجودہ فلسفہ کے ہی ہیں بلکہ قرآن اور حدیث کے بھی خوب ماہر ہیں جو اپنی جان کو خدا کی راہ میں قربان کر کے قادیان میں فقیرانہ زندگی بسر کر رہے ہیں اور اسلام کی خدمت میں رات دن مصروف ہیں وہ بھی موجود ہیں۔ اور پھر اسی طرح مولوی صدر الدین صاحب بی۔ اے بی ٹی ہیں۔ جو کہ بی۔ اے بی ٹی تک مروجہ تعلیم حاصل کرنے کے بعد ایک معقول نوکری سرکاری کو چھوڑ دین کی خدمت میں مصروف ہے۔ اور قرآن اور حدیث کو خوب پڑھا اور اب ہیڈ ماسٹر قادیان تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ہیں اور رات دن قلمی اور قومی خدمت دین کی کرتے ہیں اور پھر مولوی محمد تیمور صاحب ایم اے ہیں جو کہ ایم۔ اے کی ڈگری حاصل کرنے کے بعد فاضل مذہبی درس قرآن اور مذہب وغیرہ کا حضرت مولوی نور الدین صاحب سے دو سال تک پڑھتے رہے اور جب مولوی صاحب نے مذہب میں بھی آپ کو ایم اے کی ڈگری دیدی۔ تو اب علی گڈھ کالج میں اسسٹنٹ پروفیسر ہیں۔ اور ہردم خدمت اسلام کی دل میں امنگ رکھتے ہیں۔ پھر حضرت خواجہ کمال الدین صاحب بی۔ اے ایل ایل بی وکیل چیف کورٹ ہیں۔ کون شخص ہے۔ جو ان کے نام نامی سے ناواقف ہے۔ آپ صرف ظاہری علوم میں ہی گریجوایٹ نہیں ہیں۔ بلکہ مذہبی علوم میں بھی بہت بڑے پایہ کی واقفیت رکھتے ہیں۔ اور حقیقی وکیل اسلام کا خطاب ان کے شایان حال ہے انہوں نے اسلام کی خدمت کے لئے اپنا مال اور جان وقف کر کے ہندوستان کے مشرق اور مغرب کو ایک کر دیا ہے غرض کہاں تک گنتا جاؤں۔ اللہ تعالےٰ کے فضل اور برکت سے مرزا صاحب مغفور اور مرحوم رحمۃ اللہ علیہ کے ذریعے اسلام کے خادم مولوی ڈاکٹر موجود مولوی حکیم موجود۔ مولوی وکیل موجود۔ مولوی گریجوایٹ اور انڈر گریجوایٹ موجود اور پھر پرانی طرز کے مولوی علامہ حضرت مولوی محمد احسن صاحب امروہی حضرت مولوی قاضی امیر حسین صاحب۔ حضرت مولوی سید سرور شاہ صاحب اور حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی وغیرہ جیسے بے مثل انسان موجود اور ان سب کا مشترکہ طور پر صرف ایک کام یعنے جدید فلسفہ کے مقابلہ میں ایک جدید علم کلام طیار کرنا اور حضرت مولانا مولوی شبلی صاحب ہیں کہ فرماتے ہیں۔ مسلمانوں میں اب ایک بھی شخص موجود نہیں۔ جس نے یورپ کا فلسفہ اور سائینس حاصل کیا ہوا ہو۔

خدا مولوی صاحب کو توفیق عطا کرے کہ وہ اس جماعت سے ہی ایک بڑی جماعت علم کلام کی خدمت کے لئے طیار کریں۔ اسلام کی خدمت کے لئے کروڑ ہا انسانوں کی ضرورت ہے لیکن خدا کے لئے ہمیں یہ سنا کر مایوس نہ فرماویں کہ پہلے کوئی انسان مسلمانوں میں موجود ہی نہیں حضرت مولوی صاحب کی مزید واقفیت کے لئے میں یہ عرض کرنی مناسب سمجھتا ہوں۔ کہ اس مذکورہ بالا جماعت نے ایک دینی تعلیم کے لئے مدرسہ جس کا نام مدرسہ احمدیہ ہے۔ جس میں سوائے مذہبی تعلیم کے انگریزی بھی لازمی ہے۔ جاری کیا ہوا ہے۔ جو بفضل خدا بہت ترقی کر رہا ہے۔ ماسوائے اس کے ایک انگریزی ہائی سکول بھی ہے۔ جس کے طلباء امتحان انٹرنس میں آنے سے پہلے ہی قرآن اور حدیث میں خاص طور پر ماہر کئے جاتے ہیں۔ اور کئی رسالہ اور اخباریں موجود ہیں جو موجودہ علم کلام کی رات دن خدمت کرتے ہیں اور ایک بڑا بھاری ذخیرہ علم کلام کا موجودہ زمانہ کی ضرورۃ کے لئے بفضل خدا مکتفی ہے۔ دیر سے طیار کیا ہوا وہاں موجود ہے۔ اللہ تعالےٰ آپکو توفیق عطاء کرے کہ آپ بھی اس سے فائدہ اٹھاویں۔ آمین

سید محمد حسین ایل۔ ایم ایس احمدیہ بلڈنگ لاہور

کون صاحب ہیں؟ (۱) ایک صاحب مفرح یاقوتی کے خواص دریافت کرتے ہیں اپنا نام نہیں لکھتے مہربانی فرما کر آگرہ کی ہے انکی خدمت میں التماس ہے کہ اس مفرح کے موجد حکیم محمد حسین صاحب مالک کارخانہ مرہم عیسیٰ۔ لنڈا بازار نولکھا لاہور میں انکے ساتھ خط وکتابت کریں۔

(۲) [illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہٗ و نصلے علےٰ رسولہ الکریم

اشتہار ضروری

مجھے اس بات کو معلوم کرکے بہت افسوس ہوا ہے کہ فنڈ یتامیٰ اس وقت پانچ چھ سو روپیہ کا مقروض ہے اور جہاں اس کے اخراجات دو سو روپیہ ماہوار کے قریب یا اس سے بھی بڑھے ہوئے ہیں۔ آمدنی پچاس روپیہ ماہوار بلکہ اس سے بھی کم ہے اس لئے میں جماعت کے مخلصوں کو اسطرف خصوصیت سے توجہ دلاتا ہوں۔

مذہب کے دو ہی بڑے جزو ہیں۔ ایک طاعت لامر اللہ اور دوسرے شفقت علےٰ خلق اللہ۔ اس دوسرے حصہ میں اللہ تعالےٰ نے قرآن شریف میں اور ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حدیث شریف میں یتامیٰ کی خبرگیری کے لئے سخت تاکید فرمائی ہے چنانچہ قرآن کریم میں جہاں صدقات کا ذکر آیا ہے وہاں یتامیٰ کا خصوصیت سے ذکر فرمایا ہے۔ چنانچہ ایک جگہ پارہ دوم میں قرآن شریف میں فرمایا ہے۔

لکن البرّ من اٰمن باللہ والیوم الاخر والملٰئکۃ والکتٰب والنّبیٖن واٰتی المال علیٰ حُبّہٖ ذوی القربیٰ والیتٰمیٰ والمسٰکین وابن السبیل والسّآئلین وفی الرّقاب۔ اس آیت میں حقیقی نیکی کو انہی دو حصّوں پر منقسم فرمایا ہے۔ جن میں سے پہلے حصہ میں ایمان یا طاعت لامر اللہ کا ذکر ہے اور دوسرے میں مال کے خرچ کرنے یا شفقت علیٰ خلق اللہ کا حکم ہے۔ اور انفاق فی سبیل اللہ میں ذوی القربیٰ کے بعد دوسرے درجہ پر مستحق امداد یتامیٰ کو قرار دیا ہے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بھائیوں پر رحم کرنیکے متعلق جو تاکید فرمائی ہے اس سے حدیث کی کتابیں بھری پڑی ہیں۔ چنانچہ ایک حدیث میں فرمایا ہے:- تری المؤمنین فی تراحمہم وتوادہم وتعاطفہم کمثل الجسد اذا اشتکےٰ عضوا تداعی لہ سائر الجسد بالسہر والحمی۔ یعنے مومن باہم ایک دوسرے پر رحم کرنے اور ایک دوسرے سے محبت کرنے اور ایک دوسرے پر مہربانی کرنے میں ایک جسم کے حکم میں ہیں۔ اگر جسم کے ایک عضو کو تکلیف پہنچے تو اس کی خاطر سارا جسم تکلیف اُٹھاتا ہے۔ اور پھر خصوصیت سے ان بےکس بچوں پر رحم کے لئے جنہیں یتیم کہتے ہیں فرمایا۔ انا وکافل الیتیم لہ ولغیرہ فی الجنۃ ھٰکذا یعنے میں اور وہ شخص جو یتیم کی خبرگیری کرتا ہے جنت میں اس طرح سے ملے ہوئے ہوں گے۔ جس طرح دو انگلیاں باہم ملی ہوئی ہیں۔ ایک سچے مومن کی آرزو اس سے بڑھ کر کیا ہو سکتی ہے کہ نہ صرف جنّت میں ہو بلکہ جنت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہو۔ اس کے لئے فرمایا کہ یہ جو چاہتا ہے یتیم کا کفیل بن جاوے۔ خواہ وہ یتیم کوئی اس کا اپنا رشتہ دار ہو یا کوئی اور ہو۔ میرے دوستو! تم میں سے کون ہے جو یہ نہ چاہتا ہو کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ جنت میں ہو پس تم علیحدہ علیحدہ تو یتیموں کے کفیل بن نہیں سکتے۔ اگر تم اس ثواب میں شریک ہونا چاہو تو یتیم فنڈ کے لئے کچھ اپنے ذمہ لگا لو۔ خواہ وہ تھوڑی رقم ہی ہو یہاں انجمن کی زیر نگرانی تمہاری قوم کے بہت سے یتیم بچے پرورش پا رہے ہیں اور بہت سے ہیں۔ جن کی درخواستیں آتی ہیں۔ پس جو شخص تم میں سے ان کی پرورش کے لئے چندہ دیتا ہے وہ یتیم کی کفالت کرتا ہے۔ میں اُمید کرتا ہوں کہ ہماری جماعت کے مخلص جلد اس طرف توجہ کرکے یتیم فنڈ کی موجودہ حالت کو ایسا بنانے کی کوشش کرینگے کہ اس کے لئے دوبارہ مجھے کہنے کی ضرورت نہ ہو۔

نُورالدین رضؓ

ایک پیشگوئی

پاؤنیر کا نامہ نگار رقمطراز ہے۔ کہ خدیو مصر کے کتب خانہ سے ایک قلمی کتاب بہاول ہندی کی تصنیف ۱۱۹۰ھ کی لکھی ہوئی ملی ہے۔ جس میں یہ پیشگوئی درج ہے کہ ۱۳۳۰ھ میں آتش فشاں ملک (اٹلی) والے طرابلس پر حکومت کریں گے اور زمانہ موسیٰ تک وہاں رہیں گے اور پھر مصائب اُٹھا کر چلے جاویں گے۔ نامہ نگار نے زمانہ موسےٰ سے مراد وہ چالیس لئے ہیں جو بنی اسرائیل نے جنگلات میں فتح کنعان سے قبل بسر کئے تھے اس بات سے انکار نہیں ہو سکتا کہ خدا تعالےٰ کے نیک بندوں پر قبل از وقت آئندہ کے حالات کھولے جاتے ہیں۔ مگر کہیں اس کا اثر مسلمانان طرابلس پر یہ نہ ہو کہ اس پیشگوئی کے سہارے سُست ہاتھ باندھ کر بیٹھ جاویں کہ خدا اپنے وقت پر طرابلس خود بخود فتح ہو جاوے گا۔

شہادت زمانہ

لاہور سے مرزا برکت علی صاحب حضرت مسیح موعود کی فی زمانہ ضرورت کے متعلق حق کی جستجو کرنے والوں کو حضور کی کتاب ایام الصلح کی طرف متوجہ کرتے ہیں جس میں اس امر پر بحث کی گئی ہے کہ اس زمانہ میں دو قسم کی برکتیں اللہ تعالےٰ نے نازل کی ہیں ایک دنیوی جو ظاہر ہیں۔ دوسری رُوحانی جیسے اشاعت علوم حقہ۔ اظہار حقایق و معارف قرآنی۔ یہ انعامات امام موعود کے ذریعہ سے یا اور ذرائعہ سے اس کے زمانہ میں ظاہر ہو کر اس کے ایّام کے متبرک ہونے کا ثبوت دے رہے ہیں اور اس طرح ان کے نزول کا باعث دراصل وہی وجود پاک ہے۔ مگر اس کو وہی سمجھتے ہیں۔ جو توجہ کرتے ہیں۔

نیز مرزا صاحب موصوف لکھتے ہیں کہ اسلامیہ کالج میں حمایت اسلام کے سالانہ اجلاس کی طیاری میں بڑا جلسہ ہوا ہزار آدمی جمع ہوا۔ چاہا گیا کہ تلاوت قرآن سے جلسہ شروع ہو مگر قرآن پڑھنے والا نہ ملا۔ اور ایک معزز صاحب نے کھڑے ہو کر افسوس کیا کہ کوئی قرآن پڑھنے والا نہیں جلسہ شروع ہو تب ایک صاحب نے مجمع میں سے نکل کر سورۂ یٰس کی چند آیات پڑھیں یا بے اختیار ان کے موہنہ سے نکلیں تا قوم کو معلوم ہو کہ یہ اس پر کونسا وقت ہے۔

ضرورت معلّمین

ناظمان اسلامیہ مڈل اسکول دسوھہ نے حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں درخواست کی ہے کہ ان کے واسطے لائق ہیڈ ماسٹر اور دیگر مدرسین تلاش کئے جاویں۔

بیعت

منشی بہادر علی صاحب سکنہ راجپور ریاست پٹیالہ خواہش رکھتے ہیں کہ ان کی بیعت کا اعلان جلد اخبار میں کر دیا جاوے اللہ تعالےٰ استقامت عطا فرماوے

مُبارک

اللہ تعالےٰ کا شکر و احسان ہے کہ ہمارے مکرم دوست زین الدین محمد ابراہیم صاحب کو اس ضعف پیری میں اپنے دو صاحبزادوں میاں ابراہیم و میاں احمد اور اپنی دو صاحبزادیوں کی شادی کرنے کی توفیق حاصل ہوئی اللہ تعالیٰ ان شادیوں کو مبارک کرے۔

دُعا مدد

مولوی عنایت اللہ صاحب پٹواری جسمانی اور رُوحانی کمزوریوں کی دُوری کیواسطے احباب سے امداد دُعا۔

شجرۂ نسب حضرت خلیفۃ المسیح

مولوی حکیم نور الدین صاحب

حضرت خلیفۃ المسیح خلیفہ ثانی فاروق اعظم حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ کی اولاد میں سے ہیں۔ آپ کا شجرۂ نسب حاصل کرکے ہم واقفیت عامہ کے واسطے درج اخبار کرتے ہیں۔ آج سے ۱۳ صدیاں قبل حضرت عمر خلافت نبوی کے مالک ہوئے تھے۔ آج اُن کے ایک بیٹے کو خدا نے ایک نبی کا خلیفہ اوّل بنایا ہے۔ فالحمد علے ذلک

اڈیٹر

حضرت امیر المومنین عمر رض

حضرت سلطان الشائخ شیخ عبداللہ

حضرت نصیر الدین

حضرت سلطان ابراہیم

حضرت شیخ اسحٰق

حضرت شیخ فتح محمد خاں

حضرت واعظ اکبر

حضرت واعظ اصغر

حضرت عبد اللہ

حضرت شیخ مسعود

حضرت عبد السامع

شیخ محمود

حضرت نصیر الدین

حضرت شیخ فرخ شاہ کابلی قدس سرہ العزیز

حضرت شیخ احمد المعروف حافظ محمود

حضرت شیخ شہاب الدین

حضرت شیخ محمد

حضرت شیخ یوسف

حضرت احمد

حضرت شعیب

حضرت شیخ جمال الدین

حضرت شیخ سلیمان

حضرت شیخ بہاؤ الدین مخزن اسرار

حضرت شیخ بدر الدین

حضرت شریعت پناہ قاضی عبد الرحمٰن

حافظ عبد الغنی

حافظ عبد النصیر

حافظ نصر اللہ

حقایق مآب حافظ عبد العزیز مغفور

معارف دستگاہ حافظ یار محمد

کمالات دستگاہ حافظ عبد الرب

فضیلت پناہ حافظ فخر الدین

حافظ معز الدین

غفران پناہ حافظ غلام محمد

حفاظت پناہ حافظ غلام رسول

امیر المومنین خلیفۃ المسیح نور الدین

عبد الحی عبد السلام عبد الوہاب عبد المنان امامہ حفصہ امۃ الحی

اقتباس از کلام

حضرت خلیفۃ المسیح

اب اس وقت ہم سب کا ایک خدا ایک کتاب۔ ایک رسُول ایک ہی قبلہ اور ایک ہی امام ہے ان وحدتوں کو غنیمت جانو اور جو فضل ان پر نازل ہوتا ہے اُسے حاصل کرو۔ اگر خدا نے کسی کو ایسے اسباب عطاء کئے ہیں جس سے فخر کر سکتا ہے تو اس سے دوسرے کو حقیر نہ جانے۔

بعض لوگوں کا خیال ہے۔ کہ اسلام صرف چند ایک باتوں کا نام ہے جن پر عمل درآمد کرکے نجات حاصل ہو جاتی ہے یہ خیال غلط ہے یہ تیس پارے ہیں۔ اور ان میں صرف اصُول تبلائے ہیں۔ اگر چند باتوں پر ہی نجات ہوتی تو پھر اس قدر بڑی کتاب کی کیا ضرورت تھی وہ تو نصف صفحہ پر بھی آسکتی ہیں ؛

کتب برائے فروخت

منشی اللہ داد صاحب مرحوم سابق ہیڈ کلرک دفتر میگزین کا کتب خانہ بدر ایجنسی میں برائے فروخت آیا ہؤا ہے۔ جو صاحب کوئی کتاب منگوانا چاہیں۔ جلدی منگوالیں۔ جن کتابوں کے آگے بریکٹ ہے وہ ایک جگہ مجلد ہیں۔ کتاب کا نمبر بھی خط کے ساتھ لکھنا چاہیئے!

۱۷ معراج
جلد اوّل
۲ سرّ الشہادتین
۳ ایقاظ النائمین
۴ اعجاز مسیح
۵ انسان کی اخلاقی حالتیں
۶ لغات القرآن حصہ دوم
۷ بوستان
۸ السرّ المکتوم
۹ تحفہ رپورٹ سالانہ جلسہ
۱۰ ملفوظات محمد چٹو لاہور
۱۱ میں مسلمان ہوگیا ہوں
۱۲ حق کی چمک
۱۳ مسائل تعدیل ارکان وغیرہ
۱۴ الفاظ المفرقہ
۱۵ تفصیل الکلام
۱۶ مجموعہ کتب فارسی کریما وغیرہ
۱ تکذیب براہین
۱۸ امہات المومنین
۱۹ آریہ دھرم
۱۰ نغمۂ داؤدی
۲۵ ارشاد الطالبین
۲۲ اشتہار ضمیمہ ریویو
۲۳ گلدستہ معراج النبی
۱۰۲ سفر السعادت اردو
۱۱۸ نذر شاہجہانی

۲۶ فتحدن
۲۷ لڑکا پن کا علاج
۲۸ نسیم دعوت
۱۲۹ عصائے موسے
۱۳۰ حضرت کے خط و تقریریں
۳۱ کرشن اوتار
۳۲ گلدستہ حدیقہ
۳۳ یوسف زلیخا فارسی
۳۴ توبۃ النصوح
۳۵ الحق جلد اوّل
۳۶ رسالہ برہان الحق سراج الدین
۳۷ الحق نمبر ۸
۳۸ اختیار الاسلام حصہ اوّل
۳۹ مسک العارف
۴۰ مراۃ الحق
۴۱ ذکر ممدوح
۴۲ صداقت دھرم آریہ
۴۳ عقائد محمدی
۴۴ سلک مروارید
۴۵ واقعات صحیحہ
۴۶ مسلمانوں کی قسمت کا فیصلہ
۴۷ لیکچر سیالکوٹ
۴۸ تبصرت العقلاء
۵۰ حقیقت مہدی

۵۱ القرآن
۵۲ یادداشت
۵۳ لیکچر لاہور
۵۴ احوال الصادقین
ترجمہ حکایت الصالحین
۵۵ تحفہ اسلامیہ
۵۶ محامد المسیح
۵۷ مشکل کشا
۵۸ میزان طب
۵۹ قانونچہ
۶۰ گلستان
۶۱ اختیار الاسلام حصہ اوّل سوم و چہارم
۶۲ خطبات مکتوبات محمدیہ
۶۳ حسان القرآن
۶۵ رسائل حق
سراج المعرفت اردو
تحقیق الحق
الحق نمبر ۱ تا ۴ تک
الحق نمبر ۵ تا ۱۰ تک
کلمات طیبات ۱ تا ۶
۶۷ مثنوی معنوی
ظفر جلیل حصن حصین
۶۸ مسیحی دین کی اصولی باتیں
۶۹ فتح اسلام حصہ اوّل
القول الفصیح
مسیح کا دوبارہ دنیا میں آنا
القول الجمیل
قصیدہ الہامیہ
آسمانی فیصلہ
حجۃ الاسلام
۷۰۔ اشتہار ضروری تبلیغی
حقانی تقریر واقعات وفات بشیر
ضیا الحق
قصیدہ

درجماعت مخلصین کی اطلاع کے لئے
مولوی نورالدین الاعلام
انما الاعمال بالنیات
مجموعہ اشتہارات
راز حقیقت
کشف الغطاء
مسک العارف
سراج المنیر
حقیقت مہدی
ضرورت امام
سراج الحق
سراج الدین عیسائی کے جواب
الموعظۃ الحسنہ
نور القرآن حصہ اوّل
〃 〃 دوم
۷۱ دین اسلام
الاخوت
سرمہ چشم آریہ
دینیات کا پہلا رسالہ
〃 〃 دوسرا رسالہ
آخر سیپارہ کا ترجمہ
لیکچر حیدر آباد
ابطال الوہیت مسیح
تناسخ
۷۲ انوار الازکیا
۷۳ حل برمارڈ سمتھ
۷۴ ترجمۃ المشکوٰۃ
۷۵ مخمس سلیم
چہل اسرار
معراجنامہ بافندگان
اردو کی پہلی کتاب
〃 دوسری 〃
〃 تیسری 〃

۷۵ دینیات کی چوتھی کتاب
مجموعہ نظم
ثبوت واجب الوجود
سواء السبیل
ماہواری رسالہ جلد ۱ نمبر ۱۱
〃 〃 جلد ۲ نمبر ۷
دوسرا جنگ مقدس
۷۶ ریاض الصالحین حصہ اوّل
〃 〃 حصہ دوم
۷۷ بہار خلد
فتوح الغیب
نان حلوا
الدلیل المبین
دیوان غوث اعظم
دیوان خواجہ معین الدین صاحب
پندنامہ فرید الدین عطار
نماز حضوری
تعبیر نامہ و خواب نامہ
نجات المسلمین
ابراہیم بن ادھم
۷۸ مثنوی شاہ بوعلی قلندر
آئینہ کمالات اسلام
۸۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی ایکٹ ۱۴ ۱۸۸۲ء
۸۱ بلاغ المبین
سیف اللہ
گلزار حسین
۸۲ عصمت انبیا
لیکچر خطبہ
۸۳ رسالہ آتشک
مجرب امراض
رسالہ قارورہ
تریاق سموم
در طب احمد باری
وتر باب جمالی
تشریح منصوری
رسالہ اعضاء مخصوصہ

۸۴ انگریزی انجیل
۸۵ تعزیرات ہند
۸۶ لیکچر مسیح موعود
لیکچر مولوی عبدالکریم
اتمام الحجۃ
خلق الانسان علی مافی القرآن
انشائے بے نقاط
اردو کی تیسری کتاب
تفسیر سورہ الحمد
۸۷ انجیل مقدس
۸۸ غنیۃ الطالبین
۸۹ ترجمان القرآن
۹۰ ترجمۃ المشکوٰۃ
۹۱ میں مسلمان ہوگیا ہوں حصہ اوّل
〃 〃 حصہ دوم
〃 〃 حصہ سوم
۹۲ احوال الآخرت
زینت الاسلام حصہ اوّل
〃 〃 حصہ دوم
دلیل الاحسان
احسان الاعمال
شرع محمدی
نجم الہدے
الکلام المبین
تحفہ رسولیہ
وصیت نامہ
رسالہ یاجوج و ماجوج
پکی روٹی کلاں
۹۳ شفاء الامراض
طب یوسفی
طب نبوی
۹۴ در المختار جلد سوم
۹۵ 〃 جلد اوّل
۹۶ 〃 جلد دوم
۹۷ 〃 جلد چہارم

تصدیق انجیل

ایک صاحب جلال الدین نام دریافت کرتے ہیں کہ قرآن انجیل کی تصدیق کرتا ہے۔ پھر انجیل کو کیوں نہ مانا جاوے۔ ہم کہتے ہیں۔ کہ اناجیل تو دنیا میں ستر کے قریب ہیں۔ قرآن نے کسی انجیل کو لے کر اس کے نیچے یہ لفظ نہیں لکھ دئیے۔ کہ میں اس کی تصدیق کرتا ہوں۔ انجیل نام ہے بشارت کا۔ مسیح نے ایک بشارت دی تھی کہ نبی آخر زمان پیدا ہوگا۔ قرآن نے اسکی تصدیق کی یعنے وہ نبی لوگوں کو دکھا دیا کہ جو مسیح نے کہا تھا وہ سچ تھا۔ اسی کا نام تصدیق ہے اگر قرآن کو نہ مانا جاوے تو انجیل اور توریت ہر دو کی تکذیب ہوتی ہے۔ جو بات انجیل توریت نے فرمائی تھی جب اس کا سچا کرنے والا پیدا ہو گیا۔ تو وہ اس کا مصدق کہلایا۔

معاویہ کیسا تھا

ایک شیعہ صاحب سوال کرتے ہیں کہ حضرت علی خلیفہ برحق تھے۔ معاویہ نے انکار کیا پھر معاویہ کون ہؤا۔ ہم کہتے ہیں اس زمانہ میں نہ جناب علی ہیں اور نہ معاویہ۔ ان کے زمانہ میں انھوں نے آپس میں کوئی مصالحت کرلی تھی اور باہمی جنگ کا خاتمہ کر دیا تھا پس جب اس جنگ کا خاتمہ جناب امیر نے کر دیا اس پر ہم کیوں بحث چھیڑیں ایسا کرنا خلاف ادب ہوگا۔ ہاں شیعہ صاحب کے سوال سے ایک بات متحقق ہوتی ہے کہ خلیفہ برحق ہی کی بیعت ضروری اور مناسب ہے دوسرے کی نہیں۔ پھر جناب علی مرتضے نے حضرت ابوبکر عمر عثمان کی خلافت کو قبول کیا اور ان کی بیعت کی۔ وہ شیر خدا تھے۔ منافق نہ تھے بزدل نہ تھے۔ حق گوئی میں کسی سے ڈرنے والے نہ تھے۔ انھوں نے ضرور خلفائے ثلاثہ کو حق پر سمجھ کر ان کی بیعت کی۔ شیعہ صاحبان حضرت علیؓ کے ساختہ پرداختہ پر اعتبار کریں تو تمام جھگڑوں کا خاتمہ ہو جاوے۔

نعمت اللہ ولی

کے اکثر قصائد اخباروں میں چھپ رہے اور بعض احباب ان کے متعلق دریافت کرتے ہیں۔ سو واضح ہو کہ ولی اللہ کے اکثر قصائد جدا الفاظ میں ہیں سب سے زیادہ قابل اعتبار جو ہے وہ حضرت مسیح موعود نے اپنی کتاب میں درج کر دیا ہے ایک قصیدہ بعض اخباروں میں شائع ہؤا ہے۔ ظہور مہدی کا وقت ۱۲۰۹ھ سنہ ہجری لکھا ہے۔ جس کو گذرے ام سال ہوتے ہیں۔ اور وہ ایام قریب تحریر براہین احمدیہ کے ہیں بہرحال باوجود اختلاف کے مہدی کے دن یہی ہوں۔ لفظ [illegible]

مراد بعض وقت خاص نعبہ بھی ہوتا ہے۔ جب کہ اکثر لوگ اسے قبول کرلیں۔

اب کس دن کا انتظار ہے؟

منشی عبداللہ خان صاحب لکھتے ہیں۔

میرے دل میں ایک جوش ہے کہ میں یہ بھی دریافت کروں کہ کیا غیر احمدی احباب کو اس سے زیادہ اور کبھی ذلت بکار ہے کہ انہوں نے ہمارے پیارے اور جان کے مالک میرے سردار معظم پیشوا حضرت مرزا صاحب کا انکار کرکے سر آغاخاں بالقابہ کو جو ان کے عقائد سے بدرجہا دور ہیں اپنا لیڈر اور آئے دن وہ ایسے لوگوں کو اپنا رہنما سمجھتے ہیں جو دین کے ساتھ چنداں تعلق نہیں رکھتے جس نے خدا کو چھوڑا اس نے بتوں کی پوجا کی اور اپنا آپ بھول گیا جس نے امام الزمان کو نہ مانا اس کو دنیا کے مادی لوگوں کا آستانہ جھانکنا پڑا۔ جن لوگوں نے راستبازوں کو گالیاں دیں۔ ان میں نیوگ سا حیا سوز مسئلہ رواج پا گیا جنھوں نے صحابہ کو برا بھلا کہا۔ ان میں توحید کی بو نہ رہی اور ذلت اور رسوائی کا سامنا کیا۔

غرض راہ حق کو چھوڑ کر کسی نے سکھ نہیں پایا کاش کہ زمانہ میں انقلاب عظیم ایسا آوے کہ یہ لوگ راہ راست پر آجاویں۔

محمد اشرف علی صاحب

جو اپنے ایک عیسائی دوست کو قادیان بھیجنا چاہتے ہیں حضرت ان کو اجازت دیتے ہیں۔ خط میں پتہ و مقام درج نہیں ہے۔

اخبار عالم پر ایک نظر

روس صاحب ترکوں اور اطالیوں کے درمیان صلح کرانے کو اٹھے ہیں + جنگ طرابلس کا سلسلہ جاری ہے یورپ کے راہ سے جو خبریں آئی ہیں ان سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ یکم مارچ کو مرغیب پر جنگ ہوئی۔ ۵۰۰ عرب شہید ہوئے اور اطالوی صرف بارہ مارے گئے ابتدائے جنگ سے آج تک اٹلی والوں کے بقول ان کے ۳۲۷ مقتول اور ۴۲۴ مجروح ہوئے + مراکو میں عربوں اور فرانس کی جنگ چھڑی ہوئی ہے + سابق شاہ ایران کو تشریف لے [illegible] ۷۵۰۰ پونڈ سالانہ دینا منظور کیا ہے + بنارس کے مشنریوں نے ان کے مدرسہ میں پڑھنے والی ایک لڑکی کو بہکا کر کہیں چھپا دیا ہے۔ اسکے والدین روتے چلاتے پولیس کی مدد چاہتے ہیں + جزیرہ سکاٹرہ پر ایک انگریزی جہاز ٹوٹ گیا تھا اس کا مال اسباب جس کے ہاتھ آیا وہ لے گیا اب تجویز ہے کہ سلطان سکاٹرہ پر دو جنگی جہاز چڑھائی کرکے اس سے معاوضہ طلب کریں مولوی عبدالحلیم شرر اڈیٹر دلگداز راہی عالم ثانی ہوئے + لنڈن کے جنگی اخراجات میں ہوائی جہازات کیلئے ۲۵ ½ لاکھ کا اضافہ ہؤا + ولایت میں کوئلہ والوں نے سٹرائک کیا۔ ½ ۱۰ لاکھ آدمی بے کار پھرتا ہے + حکیم امین الدین صاحب کو سزائے قید و جرمانہ سنائی گئی تھی مگر پانچ ہزار کی ضمانت تا فیصلہ اپیل منظور ہوئی تھی + امرتا میں ایک بنگالی اس بات پر زور دیتے ہیں کہ صغر سنی کی شادی اہل ہند کے اخلاق کی درستگی اور امن و اماں کے واسطے ایک بھاری اور ضروری عنصر ہے + لائل گزٹ لکھتے ہیں کہ پالیٹکس سے کنارہ کشی خودکشی ہے + سرحد پشاور پر جنگی چھیڑ چھاڑ کا خوف ہے سرکار نے فوج بڑھا دی ہے اس واسطے سرحد کے چیف کمشنر صاحب ڈیرہ جات کی سرحد کو روانہ ہوگئے ہیں + سر آغاخاں نے مسلم لیگ کی صدارت سے استعفا دیا تھا ایسے وقت میں جب کہ لیگ کے بہت بڑی تو ہو گئے ہیں؟ تجویز ہے کہ حاجیوں کے واسطے کراچی کا بندرگاہ بھی کھولا جاوے۔ اہل پنجاب کے واسطے قریب ہوگا ۱۴۔ مارچ کو شاہ اٹلی پر کسی انارکسٹ نے فائر کیا مگر بچاؤ ہو گیا ۱۶۔ مارچ کا پیسہ اخبار راوی ہے کہ موہن پور ضلع مونگھیر میں ایک گائے کا بچہ دو منہ اور چار آنکھوں والا پیدا ہو کر تھوڑی دیر میں مر گیا + بمبئی سے ایک نیا اخبار حبیب الاخبار نکلنے والا ہے + الہاسے پرواز میں استعمال کرنے کے واسطے بھی ایک توپ ایجاد کی گئی ہے + ایک انگریزی جہاز اوتیانا نام تباہ ہؤا۔ بہت سی جانیں تلف ہوئیں + خدیو مصر نے ایک آسٹرین شہزادی سے شادی کی ہوئی ہے جس کے سبب سے ان کے خاندانی معاملات میں سخت الجھن پڑ کر خدیو کی زندگی تلخ ہو رہی ہے نئی دلھن اعلے حقوق چاہتی ہے اور ولیعہد کے حقوق تلف کرنا چاہتی ہے + بھائی پرمانند نے اپنے طرح پر اہل ہند کو برائے تعلیم امریکہ بلانے کی خواہش ظاہر کی ہے + سر آغاخان نے بمبئی کے اخبار الاسلام کو انکھرا ہر دیہ دیا تا وہ اپنی حالت درست کرسکے + طبی قانون بمبئی میں پاس ہوا۔ سب اطباء کو اپنا نام رجسٹری کرانا پڑیگا + لاہور

مسلمانوں کی دولت

ہم نے ایک نوٹ لکھا تھا کہ بعض ہندو اخبارات ڈاکوؤں پر رائے زنی کرتے ہوئے خواہ مخواہ مسلمانوں کو چھیڑتے ہیں کہ ہندوں پر ڈاکے پڑتے ہیں مسلمانوں پر کیوں نہیں پڑتے + اور مسلمانوں پر ڈاکے نہ پڑنے کی وجوہات میں سے ہم نے ایک یہ لکھی تھی کہ مسلمان غریب ہیں۔ اب ان کے پاس دولت ہی کہاں ہے۔ جو ان پر ڈاکے پڑیں۔ اس پر ہمعصر اخبار عام نے ایک بے فائدہ لمبا آرٹیکل لکھ مارا ہے اور بدر کے کہیں بیہودہ طعنے شروع کئے ہیں۔ کہتے ہیں بدر (ایڈیٹر) عیسائیوں کے خداوند کی شان پر حملے ہوتے ہیں۔ بھلا اس بات کو ڈاکوؤں کی لوٹ سے کیا تعلق ہے۔ غالباً ہمعصر کا اس سے یہ منشا ہے کہ گورنمنٹ کو ہمارے برخلاف بھڑکائے۔ مگر وہ یاد رکھیں کہ گورنمنٹ کسی مذہب کی طرفدار نہیں۔ عیسائیوں کے خداوند ہوں یا ہندوؤں کے رام چند ہوں۔ ہم سب کی عزت کرتے ہیں۔ مگر کسی کو معبود نہیں جانتے۔ اور ہم باادب سب کو سمجھانا چاہتے ہیں کہ وہ ایک خدائے واحد کی پرستش کریں۔ پتھر پرستی اور بت پرستی کو چھوڑ دیں ہمارے معزز دوست پنڈت عام صاحب جب سے آرین خاص لوگوں کے مقلد بنے ہیں وہ مسلمانوں کے حق میں بیجا کلمات لکھنے میں مثل انکے ہوتے جاتے ہیں۔ وہ سناتنی رنگ مبدل بہ آرین لڑکپن ہوتی جاتی ہے۔ خدا خیر کرے پھر لکھتے ہیں کہ گورنمنٹ نے تمہاری سلطنت لے لی۔ یہودی بڑے مالدار ہیں۔ حالانکہ انکی کوئی سلطنت نہیں پنڈت صاحب ہم نے مسلمانوں کے اس افلاس کا موجب گورنمنٹ کو نہیں ٹھیرایا۔ ہم نے تو ہندو بھائیوں کی بھی کوئی شکایت نہیں کی۔ ہم تو یہی کہتے ہیں۔ کہ مسلمان اپنے افلاس کے واسطے آپ ذمہ وار ہیں۔ ان کے شامت اعمال نے انہیں غریب کر دیا۔ نادار کر دیا۔ بے زر کر دیا۔ وہ یہودی بنے پر افسوس جن یہودیوں کا آپ حوالہ دیتے ہیں۔ وہ تو بیشک دولتمند ہیں۔ مگر ہمارے یہودی بیچارے دولت ظاہری سے بھی عاری ہیں خدا ان پر رحم کرے اور آپکو بھی راہ حق دکھائے کہ آپ چند اخباروں کے خریدار بڑھ جانے کے سبب اپنی قدیم چالیس سالہ بزرگانہ روش کو ترک کر کے زمانہ کی خراب ہوا سے متاثر ہو رہے ہیں +

الخطبہ

(۷) ہمارا ایک بھائی جو نیک منکسر المزاج۔ احمدی دیندار۔ حاجی عمر ۱۸ سال۔ خواندہ۔ اصل وطن چکوال ضلع جہلم۔ اسکے لئے ایک رشتہ کی ضرورت ہے۔

خط وکتابت معرفت دفتر بدر +

(۹) ایک احمدی۔ نیک طینت۔ حافظ قرآن۔ عالم شخص دونوں آنکھوں سے نابینا حافظ محمد حسین صاحب لائق شخص ہیں۔ احباب کی خدمت میں ملتمس ہیں کوئی نابینا عورت ہو یا اور کوئی نقص ہو۔ جس کے باعث بینا انسان کرتا ہوا کراہت کرے لیکن متعددی امراض سے بری ہو۔ نکاح کے خواہشمند ہیں۔ احباب توجہ فرماویں خواہ احمدی ہو یا غیر احمدی +

(۱۰) ہمارے ایک معزز احمدی دوست جو بنگال میں ایک معزز عہدہ پر ممتاز ہیں۔ اپنی ہمشیرہ عمر ۱۶ سال نوشت و خواند سے ماہر و لصفات حسنہ موصوف کے واسطے ایک ایسا رشتہ چاہتے ہیں جو کم از کم انٹر گریجوایٹ ہوا اور پچاس روپیہ ماہوار سے زائد آمد رکھتا ہو۔ درخواستیں معرفت ایڈیٹر بدر۔ ہمراہ ۲ آنے کے ٹکٹ آنی چاہئیں +

(۱۲ و ۱۳) علاقہ گوجرانوالہ کے ایک زمیندار اپنے لڑکے اور لڑکی کا نکاح احمدی زمینداروں کے ہاں کرنا چاہتے ہیں۔

خط وکتابت معرفت ایڈیٹر بدر ہو۔ خط کے ساتھ ۲ آنے کے ٹکٹ آنے چاہئیں +

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ | بسم اللہ الرحمن الرحیم + نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم | سبحان الذی اسرٰی بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

BADR QADIAN

بدر

قادیان۔ ضلع گورد[اسپور]

پیشگی چار رو[پے]

ضمیمہ درس قرآن مجید

الیس اللہ بکاف عبدہ — مرزا غلام احمد

RC G. No. C CCLXXVIII

مسیح وقت ہی ہم مجدد بر سر صد

جلد

۲۲ ربیع الثانی سنہ ۱۳۳۰ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۱ اپریل سنہ ۱۹۱۲ء مطابق ۳۰ چیت سمبت ۱۹۶۹

نمبر

بھائیو اگر قادیاں آوگے تم | ایڈیٹر و منیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | نور دین مصطفیٰ پاؤگے تم

دس شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہے گا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زناء اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت۔ فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا اور نفسانی جوشوں کے وقت اُن کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کرے گا۔ اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اسکی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دے گا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور ہر حالت میں راضی بقضاء ہوگا۔ اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اسکی راہ میں طیار رہے گا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیرے گا بلکہ قدم آگے بڑھائے گا ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا وہوس سے باز آجائے گا۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کرلے گا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دے گا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار اطاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوۃ میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اسکی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضلِ خدا | مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
اندریں دیں آمدہ از مادریم | ہم بریں از دارِ دنیا بگذریم
آں کتاب حق کہ قرآں نام اوست | بادۂ عرفان ما از جام اوست
آں رسولے کش محمدؐ ہست نام | دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن | جاں شد و با جاں بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام | ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو یابیم ہر نور و کمال | وصلِ دلدارِ ازل بے او محال
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود | آں نہ از خود از ہماں جائے بود
اقتدائے قول او در جان ماست | ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
آں ہمہ از حضرت احدیت است | منکر آں مستحق لعنت
معجزات او ہمہ حق اندور است | منکر آں موردِ لعن
معجزات انبیاء سابقین | آنچہ در قرآں بیا
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست | ہر کہ انکارے کن
یک قدم دوری ازاں عالیجناب | نزدِ ما کفر است

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر - پروپرائٹر و پبلشر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا

دارالامان

حضرت خلیفۃ المسیح خداتعالیٰ کے فضل و احسان سے بخیریت و عافیت روزانہ درس و تدریس فرماتے ہیں + حضرت مولوی محمد علی صاحب ایم اے - بمعیت حضرت خواجہ صاحب لکھنؤ ندوۃ العلماء کے جلسہ پر تشریف لے گئے ہیں +

حضرت میاں بشیرالدین محمود احمد صاحب بمعیت مولوی محمد سرور شاہ صاحب - حافظ روشن علی صاحب عرب عبدالمحی صاحب مولوی فاضل - قاضی امیر حسین صاحب شیخ یعقوب علی صاحب ہندوستان کے مختلف عربی مدارس کا طرز تعلیم و نصاب و دیگر انتظامی امور کو دیکھنے کے لئے ۳ - اپریل سے سفر پر ہیں - پہلے آپ لکھنؤ گئے ہیں جہاں الاستفتاء وغیرہ عربی کتب علماء میں بطور تبلیغ تقسیم فرمائینگے + جناب مفتی محمد صادق صاحب بھی حسب الارشاد حضرت امیر دوالمیال (ضلع جہلم) تشریف لے گئے ہیں + دونوں سکولوں میں ۱۶ - اپریل تک رخصتیں ہیں اسکے بعد جماعتیں بدلی جاکر باقاعدہ پڑھائی شروع ہوگی +

خطبہ جمعہ

۲۹ - مارچ ۱۲ء کو حضرت صاحبزادہ بشیرالدین محمود احمد صاحب نے خطبہ جمعہ میں فرمایا کہ موقعہ شناسی ایک ضروری اور مفید امر ہے بچے جوان بوڑھے مقدمہ والے ملازم سب اپنے کاموں اور غرضوں کے پورا کرنے کے لئے موقعہ کا لحاظ رکھتے ہیں جس کے ساتھ گفتگو کرنی ہو اس کی حالت دیکھ کر اس کے مطابق کام کیا جاتا ہے اور مناسب موقعہ بات کی جاتی ہے اور حاکم کے غضب کے وقت احتیاط کیجاتی ہے تو اللہ تعالےٰ کے غضب سے ڈرنا کس قدر ضروری ہے جس وقت خدا کسی قوم پر ناراض ہوتا ہے اس وقت اس قوم کے لوگوں کو کس قدر ہوشیاری اور احتیاط مطلوب ہے جو ایسے وقت میں بے پرواہی کرتا ہے اس پر عذاب سخت آتا ہے یہ زمانہ بھی ایسا ہی ہے اللہ تعالےٰ کے غضب کے نشان ظاہر ہیں - لڑائیاں - زلازل - طوفان - وباء ہر طرح کے ابتلاء نمودار ہیں اللہ تعالےٰ چاہتا ہے شریروں کی جڑ کاٹ دیجائے یہ خدا تعالےٰ کی رحمت علامات نہیں بلکہ اسی ناراضگی کا اظہار ہے جو کھوٹے سے کو الگ کرنا چاہتا ہے - جب خدا کی نصیحت کو ن بھلا دیتا ہے تو اسے ڈھیل دیجاتی ہے اور وہ دجاتا ہے کہ میں مزے میں ہوں مگر اس کے واسطے نزدیک ہے حقیقی حکومت دنیا میں خدا ہی کی ہے اور سب کچھ اسی کے قبضہ قدرۃ میں ہے - فالحمد للہ رب العالمین اللہ تعالےٰ کے غضب کو بجھانے کے چار راہ ہیں ترک گناہ نیکیوں کا زیادہ اختیار کرنا - صدقہ - دعا - اپنی حالت میں تغیر کرو اور نیکی اختیار کرو تاکہ خدا تم پر راضی ہو +

المفتی

جس نے بیوی کو تین دفعہ حرام کیا

سوال ہوا کہ ایک شخص نے غصے میں آکر اپنی بیوی کو تین دفعہ کہا کہ تو مجھ پر حرام ہے اب پوچھتا ہے اسکی نسبت کیا حکم ہے - حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا یہ طلاق نہیں ہے بلکہ قسم ہے اس نے اپنی بیوی کو اپنے واسطے حرام کہا ہے اللہ تعالےٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے :- یاایھا الذین اٰمنوا لاتحرموا طیبٰت ما احل اللہ لکم ولا تعتدوا - اور فرمایا ہے لم تحرم ما احل اللہ لک جو شے اللہ تعالےٰ نے تجھ پر حلال کی ہے تو اسے اپنے اوپر کیوں حرام کرتا ہے پھر اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے - قد فرض اللہ لکم تحلۃ ایمانکم - اللہ تعالےٰ نے فرض کیا ہے کہ قسموں کو کھول دو پس اس شخص پر لازم ہے کہ اپنی قسم کا کفارہ دیوے تاکہ اس کی بیوی اس پر حلال ہو جاوے +

غیر احمدی کے پیچھے نماز

ایک شخص نے دریافت کیا کہ ایک غیر احمدی نیک طینت پنجوقتہ نماز گذار حضرت مرزا صاحب کا مدح خوان ان کے دعوے پر غور کر رہا ہے کیا ایسے شخص کے پیچھے احمدی نماز پڑھ لے :-

فرمایا - یہ سب ترکیبیں ہیں جو لوگ بناتے ہیں - میں ایسی تراکیب کو پسند نہیں کرتا -

مسیح موعود اور علم کلام

اخباروں کے مشہور نامہ نگار منشی محمد حسین صاحب احمدی تحریک کرتے ہیں کہ کوئی صاحب "حضرت مسیح موعود اور علم کلام" کے موضوع پر اخبار میں ایک مبسوط مضمون لکھیں - فرماتے ہیں - مقدس اسلام کی خدمتیں جن اعلیٰ پہلوؤں کو زیر نظر رکھ کر حضرت صاحب نے کی ہیں ان سے کوئی عاقل بالغ اور حقیقی مبصر انکار نہیں کر سکتا - ضرورت ہے - کہ ایک جامع مگر مختصر اور نتیجہ خیز مضمون جناب اقدس کے کارناموں کے متعلق لکھا جاوے -

شکریہ

جلالپور جٹاں کے جلسہ احمدیہ میں چودہری پیر محمد صاحب ذیلدار نے اپنے مکان دائرہ میں احمدی علماء کا وعظ کرایا اور ان کے زیر اہتمام تمام انتظام اور حفظ امن قابل تعریف رہا اور علماء کی دعوت بھی کی - اللہ تعالےٰ انہیں اس ہمدردی کے واسطے جزائے خیر دے ہمیں افسوس ہے کہ رپورٹ جلسہ میں چودہری صاحب کے شکریہ کا ذکر سہواً رہ گیا - (اڈیٹر)

احباب کو اطلاع ہو

(جواب خط کے واسطے جوابی کارڈ یا جوابی لفافہ جس پر پتہ لکھا ہوا ہو آنا چاہیئے -

مشتاق حسین صاحب - عرب عبدالمحی صاحب نے کوئی رسالہ نجوم القرآن نام تصنیف نہیں فرمایا ان کی تصنیف لغاۃ القرآن عربی و اردو ایک ضخیم کتاب قیمتی دو روپے آٹھ آنہ (۲ ۸/) ہے جو بدر ایجنسی سے ملسکتی ہے -

عبدالواحد صاحب - پسح بیان کا ایک ہی حصہ ہے دو نہیں

منشی مظفرالدین صاحب - منیجر اسلامیہ سٹیم پریس لاہور اطلاع دیتے ہیں - کہ ان کے والد صاحب مولوی محمد غوث ۸۲ سال کی عمر پاکر ۲۹ - مارچ ۱۲ء بروز جمعہ اس دارفانی کو چھوڑ گئے اور اپنے پسماندگان کو ناپائداری دنیا کا ثبوت دے گئے مولوی صاحب موصوف مسجد چینیاں لاہور کے متولی تھے اور چار لڑکے ایک لڑکی نرینہ اولاد ہے منشی مظفرالدین صاحب مالک اسلامیہ سٹیم پریس لاہور - مولوی عبدالحق صاحب مالک رفاہ عام پریس لاہور - عبدالرشید صاحب - عبداللطیف صاحب +

عسل مصفیٰ

مرزا خدابخش صاحب نے نظر ثانی کرلی ہے حجم بڑھ گیا ہے - شائقین کی قدردانی کے منتظر ہیں - کتاب کی چھپوائی کے واسطے روپیہ درکار ہے مبلغ عہ روپے فی خریدار انھوں نے پیشگی مانگے ہیں ابتک صرف تین آدمیوں نے روپیہ بھیجا ہے - پیشگی دینے والے اصحاب کو قیمت میں رعایت دیجاوے گی اصلی قیمت تاحال مقرر نہیں ہوئی - کتاب ایک نظر کیواسطے حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں پیش کی جاچکی ہے -

تصحیح

اخبار بدر مورخہ ۲۸ - مارچ صفحہ ۲ کے آخری کالم میں جو میری نظم شائع ہوئی ہے اس کا آخری مصرعہ یوں ہے :-

سُنا ہرگز نہ قصہ ہائے محمود و ایاز اکمل

(اکمل)

بیعت

ہمارے مکرم دوست سید عابد حسین صاحب بی - اے سلسلہ حقہ کی اشاعت میں اور اپنے اقارب کو اس نعمت میں داخل کرنے کی سعی کی ہے [illegible] انھوں نے اپنی [illegible] صاحب کی بیعت کا خط بھیجا ہے اللہ تعالےٰ ان کو استقامت عطا فرماوے +

کلامِ امیر

(رقمزدہ منشی محمد عبداللہ صاحب)

اللہ تعالیٰ خود قرآن شریف کی تفہیم کر دیتا ہے

فرمایا۔ کہ میں چھوٹی مسجد میں نماز پڑھتا تھا۔ بین السجدتین دل میں خیال اُٹھا۔ اور مَیں نے دُعا کی کہ خدایا! دھرم پال نے جو ترک اسلام میں مقطعات قرآنی پر سوال کیا ہے اُس کا صحیح صحیح جواب مجھے سمجھا دے۔ نیز وعدہ ہے کہ ہم تم کو قرآن شریف کے معانی بتائیں گے۔ اور مشکلات سمجھائیں گے۔ معًا دوسرے سجدہ میں جانے سے پہلے مجھے جواب سمجھایا گیا۔ جس کو مَیں نے کتاب **نورالدین** میں درج کر دیا ہے +

الہام کے اقسام

فرمایا۔ کہ (۱) یا تو زبان بے اختیار ہو جاتی ہے اور کلام جاری ہو جاتا ہے۔ (۲) یا ایسی آواز ہوتی ہے جس طرح کٹورے کو چھنکایا جاوے تو بعد میں ایک سُر سی پیدا ہو جاتی ہے (۳) یا کسی آدمی کی شکل سامنے آجاتی ہے اور وہ بولنے لگ جاتا ہے اور دل میں القا ہو جاتا ہے۔ کہ یہ وحی ہے (۴) یا اس طرح سے آواز آتی ہے۔ جس طرح دُور سے کسی کا سَدّ سُنائی دیتا ہے + اور بھی اقسام ہیں۔ مگر یہ صورتیں میرے دیکھنے میں آئی ہیں +

جھوٹ کا دخل بے جا

ایک صاحب کا سوال تھا۔ کہ سچے سلسلہ میں جھوٹ بھی دخل دینے لگ جاتا ہے اس میں کیا حکمت الٰہی ہے +

فرمایا۔ ہر ایک سچائی کے ساتھ جھوٹ لگا ہُوا ہے۔ حتیٰ کہ گورنمنٹ کا جو رائج الوقت **سکہ** ہے۔ اُس میں بھی جھوٹ اور جعلسازی کا دخل موجود ہے۔ ہم نے بعض ایسے روپے دیکھے ہیں۔ جن پر ایک باریک سا نقطہ ہوتا ہے۔ پھر کسی پر دو۔ کسی پر تین۔ یہ روپے جعلی ہوتے ہیں۔ اور اس نقطہ کی تعداد اس بات کے اظہار کے واسطے ہوتی ہے۔ کہ اب اتنے لاکھ روپیہ اس قسم کا نکل چکا ہے۔ ایک لاکھ بناتا ہے تو ایک نقطہ دیدیتا ہے اور جب دو لاکھ بناتا ہے۔ تو دو نقطے دیدیتا ہے دُنیا کے سارے ہی کارخانے میں سکھ کے ساتھ دکھ موجود ہے۔ **حدیث** ہے۔ تو وہاں بھی جھوٹی اور وضعی حدیثیں موجود ہیں۔ پھر **ریل** کیا آرام کی چیز ہے۔ مگر ساتھ ہی کبھی کبھی کولیں (ٹکریں) بھی ہو جاتی ہیں جس سے بڑا بڑا نقصان ہو جاتا ہے۔ آگ لگ جاتی ہے غرق ہو جاتے ہیں۔ **رویا** کیسی مفید چیز ہے۔ مگر اُس کی بھی تعبیر کبھی سمجھ میں آتی ہے۔ کبھی نہیں آتی۔ پھر اُس کی تفہیم میں طرح طرح کے مشکلات ہوتے ہیں **تجارت** کا بھی یہی حال ہے۔ ایک خبر آتی ہے کہ فلاں مال کی یہاں بہت طلب ہے۔ پھر لوگ اپنے گھر کا مال اسباب فروخت کر کے وہ مال خرید کر وہاں پہنچاتے ہیں۔ چونکہ کئی جگہ ایسی چٹھیاں جاتی ہیں اس واسطے وہ مال بہت جمع ہو جاتا ہے۔ اور اِس طرح بعض دفعہ سب کو بجائے فائدے کے نقصان ہوتا ہے۔ **زراعت** میں بھی کبھی بیج بھی واپس نہیں آتا۔ **مقدمات** میں ہر ایک آدمی یقین کرتا ہے کہ میں ہی کامیاب ہونگا۔ پھر بھی کبھی نتیجہ اُلٹا ہو جاتا ہے۔ آپ (مخاطب شیخ محمد حسین خاں صاحب دسٹرکٹ جج تھے) خواہ کتنا ہی سوچ سمجھ کر فیصلہ کریں پھر بھی اپیل میں کبھی الٹ جاتا ہے +

میرے دل میں اس بات سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ مفید اور بابرکت چیز بابرکت ہی رہتی ہے۔ حدیث کو لو۔ جھوٹی حدیثیں بھی ہیں مگر سچی بھی ہیں۔ خدا کے فضل سے میرے پاس ایسے مصالحے موجود ہیں کہ میں اُنکے ذریعہ سے جھوٹی حدیث کو معلوم کر لیتا ہوں۔ یہ ایک ملکہ ہو جاتا ہے۔ ہاں غلطی بھی لگجاتی ہے۔ مگر آخر پتہ لگ ہی جاتا ہے۔ ان باتوں میں کثرت اور قلت کا لحاظ کر لیا جاتا ہے۔ قوت اور ضعف کا بھی لحاظ کیا جاتا ہے۔ جناب الٰہی کی باریک در باریک حکمتیں جس طرح اُس کے افعال میں پائی جاتی ہیں۔ اسی طرح اُس کے اقوال میں بھی پایا جاتا ہے۔ چونکہ افعال میں ایسی باتیں دیکھنے کے لوگ عادی ہو گئے ہیں۔ اس واسطے ان اختلافات کو محسوس نہیں کرتے۔ دیکھو ہوائی جہازوں سے بہت نقصان بھی ہوئے۔ مگر لوگ اُن کو مفید ہی خیال کرتے ہیں۔ اسی طرح الٰہی سلسلہ میں بھی کثرت کا خیال رکھ کر اُس کے مفید ہونے کا فیصلہ کرنا چاہیئے +

آسمان پر تیر

فرمایا۔ حدیث میں ہے۔ کہ یاجوج ماجوج جب چڑھائی کرینگے۔ اور اہل زمین پر فتح پا لینگے۔ تو کہینگے۔ کہ اب ہم نے زمین کے لوگوں کو تو قتل کر لیا ہے۔ آسمان میں بھی تیر چلاینگے میں اس کے یہ معنے لیا کرتا تھا۔ کہ اہل اللہ لوگوں کو جو آسمانی ہوتے ہیں۔ تیر چلاینگے۔ اب ہوائی جہازوں کے ذریعہ ان کی بلند پروازی ظاہر ہو رہی ہے۔ میرے خیال میں اب یہ لوگ ان جہازوں کے مقابلہ کی کوئی چیز تیار کرینگے +

دجال کی حدیثیں

فرمایا۔ یہاں ایک مولویصاحب آئے تھے۔ مَیں نے اُن کو دکھلایا۔ کہ دجال کی حدیث میں کس قدر اشکال لوگوں کو پیدا ہوئی ہیں

ایک حدیث میں ہے۔ کہ جوان ہوگا۔ **ایک** حدیث میں ہے کہ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت میں موجود تھا۔ اس حساب سے وہ اب تک بڈھا کیوں نہ ہُوا ہوگا۔ **ایک حدیث** میں ہے کہ ہر چیز کا خالق اللہ تعالےٰ ہے۔ **دوسری** حدیث میں ہے کہ دجال بہت سی مخلوق بنائے گا۔ باپ۔ بہن اور بھائی بھی بنائے گا۔ ایک حدیث میں ہے کہ مغرب میں ہوگا۔ ایک حدیث میں ہے کہ مشرق میں ہوگا۔ ایک حدیث میں ہے۔ کہ عراق اور شام کے درمیان ہوگا ایک حدیث میں ہے۔ کہ روٹیوں اور پانیوں کے پہاڑ اس کے ساتھ ہونگے۔ اور جب حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا گیا۔ تو آپ نے فرمایا۔ کہ کیا خدا کے دشمنوں کو ایسی عزت مل سکتی ہے + مَیں نے اُن کو یہ سنایا۔ کہ اب یہاں کوئی کیا کر سکتا ہے۔ اور ایک آدمی میں یہ سب باتیں کس طرح جمع ہو سکتی ہیں۔

در اصل یہ سب باتیں قوت قدسیہ سے درست ہو سکتی ہیں۔ اس میں اللہ تعالےٰ کی باریک در باریک حکمتیں ہوتی ہیں۔ مثلاً ایک بچہ اگر مدرسہ میں نہیں جاتا تو اس کو کہا جاتا ہے۔ کہ اگر تم جاؤگے۔ تو ہم تم کو ایک چیز دینگے۔ پھر جب وہ چیز اُس کو دیجاتی ہے تو وہ یہی سمجھتا ہے۔ کہ یہی کچھ ہے۔ جو مجھ کو دیا جا چکا ہے۔ مگر جب وہ بڑا ہوتا ہے تو سمجھ جاتا ہے کہ اس چیز کی کیا ہستی ہے

ہم کو تو ایم اے تک تعلیم دلا دو تب ہم خوش ہونگے۔ ہر ایک بات کی حقیقت ایک وقت مقررہ سے پہلے نہیں معلوم ہو سکتی +

کیسے آدمیوں کی ضرورت ہے

فرمایا۔ کہ ایک شخص بڑا انگریزی خوان اور لسان تھا۔ وہ یہاں قادیان میں آیا۔ حضرت صاحب نے فرمایا۔ کہ آپ ایک جلسہ کر کے آپس میں لیکچر بازی کر کے معلوم کریں۔ کہ اسلام کے واسطے فی زمانہ کیا مفید بات ہے وہ شخص بڑا مدلل تھا۔ اُس نے اپنے لیکچر میں اس بات پر بڑا زور دیا۔ کہ ہم کو اس وقت بڑے سائنسدانوں اور لیکچراروں کی ضرورت ہے۔ اب سوائے انگریزی خوانوں کے دوسرے پر امید رکھنے سے بڑھ کر کوئی اور جہالت ہی نہیں غرض اُس کی تقریر کا بڑا اثر لوگوں پر پڑا۔ جب وہ تقریر ختم کر کے بیٹھا۔ تو میں نے اُس سے پوچھا۔ کہ کیا مرزا صاحب انگریزی جانتے ہیں۔ اُس نے کہا نہیں مگر اُن کا فلاں مرید انگریزی خوان ہے ہم نے کہا۔ کہ تم خود بھی بڑے انگریزی خوان ہو۔ مگر تمہارا ابھی کوئی معتقد ہے۔ اُس نے کہا۔ ہم کو تو لوگ بُرا ہی سمجھتے ہیں۔ مَیں نے کہا۔ کہ تم نے تو یہ زور دیا ہے۔ کہ اسلام کو انگریزی خوانوں کی ہی ضرورت ہے اب آپ کہتے ہیں۔ کہ ہمارا کوئی معتقد نہیں ہے۔ سو آپ لوگ کسی کام کے نہیں۔ یہی لوگ کام کے ہیں۔ پھر مَیں نے کہا۔ کہ آپ لوگوں کے باوا آدم سرسید صاحب انگریزی پڑھے ہوئے ہیں۔ کہا۔ کہ وہ تو بولنا بھی نہیں جانتے۔ مَیں نے کہا۔ کہ تم سب لوگ اُس کے پیچھے ہو۔ اور اُس جیسا کسی کو عظمت کی نگاہ سے نہیں دیکھتے۔ یہ دوسرا ثبوت ہے اس بات کا۔ کہ آپ کو غلطی لگی ہے۔ پھر اس نے کہہ دیا۔ کہ خدائی لوگوں سے ہی فائدہ پہنچتا ہے۔ ہم لوگوں میں نمونہ نہیں ہوتا +

جلد بازی اچھی نہیں

ایک صاحب جنہوں نے رات کو حضرت خلیفۃ المسیح سے یوکلڈ (اقلیدس) شروع کی۔ اور دن کو یہ خواہش ظاہر کی۔ کہ مجھے صرف فلاں فلاں موقعہ سمجھا دیا جاوے تو کافی ہے۔ اس پر فرمایا۔ کہ دیکھو اقلیدس مع حواشی پندرہ مقالہ اقلیدس دُنیا بھر میں کسی کے پاس ہی پاؤ گے۔ میں بڈھا آدمی ہوں۔ اس پر بھی میرا خیال تھا۔ کہ میں ہفتہ عشرہ تک پڑھا دونگا۔ رات کو صرف اصول موضوعہ ہی پڑھے۔ اور اب جلدی ختم کرنے کی پڑ گئی۔ ایک ہفتہ ہی صبر کرتے۔ کہ میں تمہیں یوکلڈ کا عالم بنا دیتا۔ مَیں نے تمہارے سبق کی خاطر وہ وقت دیا ہے۔ کہ جب میں عشاء کے بعد کسی سے بات نہیں کرتا۔

اسی طرح ایک مولوی عبد القادر رام پور میں ہوتے تھے ڈپٹی تھے۔ بڑے ہوشیار تھے۔ وہ طالب علموں کو بھی پڑھایا کرتے تھے۔ ایک شخص نے جا کر کہا۔ کہ میرا بیٹا تحصیل کر چکا ہے۔ اب آپ اس کو صرف شرح چغمینی جلدی پڑھا دیویں۔ مولوی صاحب نے کہا۔ کہ پڑھا دیں گے۔ پھر اُس نے کہا۔ کہ میں اس کو لینے آیا ہوں۔ آپ جلدی پڑھا دیویں۔ اُنہوں نے کہا کہ جلدی پڑھا دونگا۔ پھر اُس نے کہا کہ میں یہاں بیٹھا ہوں آپ ابھی پڑھا دیویں۔ اُنہوں نے لڑکے کو بلایا۔ اور کاغذ پر لفظ "شرح چغمینی" لکھ کر لڑکے کو ہجا کرا دیا اور کہا۔ کہ لو بابا۔ رخصت +

اگر آپ خط کا جواب چاہتے ہیں تو جوابی کارڈ یا جوابی لفافہ جس پر آپ کا پتہ لکھا ہُوا ہو۔ روانہ کیا کریں +
ایڈیٹر

حکمت سے سمجھاؤ

فرمایا اُنہیں مولوی عبد القادر صاحب کے پاس ایک بڑا پیچیدہ مقدمہ آیا۔ اُنہوں نے اُس کی چھان بین میں بہت محنت کی۔ اور فیصلہ کر دیا۔ جسکے برخلاف فیصلہ ہُوا۔ وہ نواب صاحب کا آدمی تھا۔ اُس نے جا کر نواب صاحب سے کہا۔ نواب صاحب نے اُس سے اپیل لے لی۔ اور برخلاف فیصلہ کر دیا۔ مولوی صاحب نے جب یہ حال سُنا۔ تو اُن کو بہت حیرانی ہوئی کئی دن سوچتے رہے۔ مگر کوئی وجہ سمجھ میں نہ آئی۔ کہ کس طرح نواب صاحب نے فیصلہ کو توڑا ہے۔ آخر نواب صاحب کے پاس گئے۔ اور جا کر پوچھا۔ کہ میں نے اس مقدمہ پر بہت محنت کی تھی۔ اور اپنی طرف سے تحقیقات کا کوئی دقیقہ نہیں چھوڑا تھا۔ مجھے اب تک یہ معلوم نہیں ہُوا کہ آپ نے کن وجوہات پر برخلاف فیصلہ دیا ہے۔ نواب صاحب نے سرسری کہہ دیا۔ کہ تقدیر ہی ایسی تھی۔ یہ بات سُن کر مولوی صاحب نہایت ادب سے واپس چلے آئے اور ذرہ بھی ملال کا اظہار نہ کیا۔ آکر اجلاس لگایا۔ اور منشی سے پوچھا۔ کہ ہمارے پاس کس قدر امثلہ دائر ہیں اُس نے بہت سی تعداد بتائی۔ کل مثلیں منگوا لیں۔ اور ہوشیار منشی ادھر اُدھر بٹھا لئے۔ اور حکم لکھوانے شروع کئے۔ کسی پر ڈسمس۔ کسی پر ڈگری۔ کسی پر کچھ کسی پر کچھ لکھوانا شروع کیا۔ منشی نے پوچھا وجوہ بھی لکھواؤ۔ مولوی صاحب نے کہا۔ کہ لکھ دو "تقدیر" جب کل مثلوں کا فیصلہ ہو گیا۔ تو اُن منشیوں کو حکم دیا۔ کہ یہ سب انبار لدوا کر فلاں راستہ سے گذر کر دفتر میں لے جاؤ۔ وہ راستہ نواب صاحب کی نشستگاہ کے پاس سے گذرتا تھا۔ نواب صاحب نے دیکھ کر پوچھا۔ کہ یہ کیا بات ہے۔ اُنہوں نے کہا کہ مولوی صاحب نے آج کل متدائرہ مثلوں کا آناً فاناً فیصلہ کر دیا ہے۔ اور اب داخل دفتر کرنے کے واسطے بھیجدی ہیں۔ نواب صاحب تاڑ گئے۔ اُنہوں نے کہا۔ کہ مثلیں واپس لے جاؤ۔ اور مولوی صاحب کو بلاؤ۔ جب مولوی صاحب آئے تو پوچھا۔ کہ آپ نے یہ کیا فیصلہ کیا ہے۔ مولوی صاحب نے کہا۔ کہ حضور کی رعایا ہے۔ اور حضور کا ہی قانون ہے۔ اور حضور کا ہی یہ فیصلہ ہے۔ آپ مجھ سے قسم لے لیں۔ کہ مَیں نے مثل کو دیکھا بھی نہیں۔ آنکھ بند کر کے تقدیر کا فیصلہ لکھتا رہا ہوں۔ نواب صاحب نے کہا۔ کہ یہ تو ہمارا خدمت گذار تھا۔ مولوی صاحب نے کہا۔ کہ میں بھی آئندہ خدمت گذار کے واسطے ڈگری لکھا کرونگا اور باقیوں کو تقدیر پر چھوڑا کرونگا۔ غرضیکہ نواب صاحب نے تنگ آکر وہ مثل واپس نظر ثانی کے واسطے مولوی صاحب کے پاس بھیجی۔ تو مولوی صاحب نے پھر بھی اپنا ہی فیصلہ بحال رکھا۔ اور نواب صاحب کے منشاء کی پروا نہ کی +

ذریعہ تحریکات

فرمایا۔ مسلمانوں میں ایک بات ترقی کرنے کی ہے کہ مکہ معظمہ میں ہر سال دُنیا کے سب حصوں کے مسلمان اکٹھے ہوتے ہیں۔ اگر وہاں کوئی تحریکیں کرتا رہے۔ تو ان کے دن بدل سکتے ہیں +

قومیت

فرمایا۔ دراصل مسلمانوں میں قومیت کی رُوح نہیں رہی۔ میںنے کسی کتاب میں پڑھا ہے۔ کہ ایک چھوٹی سی نالی سے فرانسیسی لڑکے کُود رہے تھے۔ مدرسہ کے لڑکے سب کُودنے لگے ایک لڑکا انگریز تھا۔ اس کو ہرنیا کی بیماری تھی۔ جس کے سبب اُس کے خصیوں میں سے انتڑیاں نکل جاتی تھیں۔ ایک نے اُس کو منع کیا۔ کہ تم چھال نہ مارو۔ اُس نے کہا۔ کہ میں کیوں فرانسیسی قوم سے پیچھے رہوں۔ غرضیکہ اُس نے چھال ماری اور مرگیا۔ اس کی وجہ کیا ہے۔ اُسمیں قومیت کی رُوح تھی +

محکمات

فرمایا۔ مومن کو چاہیئے۔ کہ جب قرآن اور حدیث پڑھنے لگے۔ تو محکمات اور متشابہات کا خیال رکھے۔ اگر قرآن سے کسی بات کا پتہ لگے۔ تو اس کو مان لے۔ اگر نہیں لگتا۔ تو اس کو محکم سے حل کرے۔ پھر اللہ سے دُعائیں کرے۔ وہ راہ اور حقیقت کھولدے گا۔ قرآن شریف کو پڑھتے ہوئے اَور قصے کہانیوں کا خیال دل سے دُور کرلینا چاہیئے۔ بعض لوگوں کی یہ عادت ہے کہ جب متشابہ آیت پڑھتے ہیں۔ تو محکم کا نام نہیں لیتے +

فرمایا۔ میںنے دنیا میں جسقدر مذہب دیکھے ہیں۔ وہ دوسرے مذہب کی تعریف نہیں کرتے۔ قرآن کا ہر مذہب پر احسان ہے۔ **مشرک** پر احسان ہے۔ کہ لاتسبوا الذین یدعون من دون اللہ۔ یعنے کسی بُت کو گالیاں نہ دیا کرو۔ **عیسائیوں** پر یہ احسان ہے۔ کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام کی پیدائش پر جو الزام تھا۔ وہ دُور کیا۔ اگر عیسائیوں کو خدا کا خوف ہوتا۔ تو وہ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاؤں دھو دھو کر پیتے +

بدر کا مفید کام

محمد شمس الدین صاحب مقام احمد پور ضلع حیدر آباد سے لکھتے ہیں کہ میںنے کچھ عرصہ اخبار بدر سُنا ہے [illegible] پر یہ حق کُھل گیا ہے کہ حضرت مرزا صاحب مسیح موعود و مہدی معہود تھے اور میں اب درخواست بیعت کرتا ہوں +

ایک عاشق بدر

برادر نیاز محمد صاحب پاک پٹن سے لکھتے ہیں کہ "بدر میری جان کی غذا ہے" +

تحفۂ بنارس

ایک صاحب نگاہی لال نام ریاست پٹیالہ سے لکھتے ہیں "آپ کی کتاب موسومہ تحفۂ بنارس کا مطالعہ کیا۔ بہت درست معلوم ہوتی ہے" قیمت ۴ر دفتر بدر۔ ایجنسی قادیان +

وہ تمام کتب جو قادیان میں کہیں فروخت ہوتی ہوں۔ معرفت دفتر بدر ایجنسی قادیان منگوائی جاسکتی ہیں +

جن صاحبان کی طرف سے قیمت اخبار بدر بابت ۱۹۱۲ء اور نیز بقایا گذشتہ جلد وصول نہ ہو جائے گا اُن کے نام کے اخبار مجبورًا بند کردیئے جائینگے۔ اس سے زیادہ انتظار نہیں کیا جاسکتا +

رسید زر

۱۳- دسمبر ۱۹۱۱ء

منشی مہرالدین صاحب گرداور ۲۱۱۳ ۸ر ۔ منشی محمد الدین صاحب ۲۱۲۷ للعہ
میاں نیاز محمد صاحب ۲۱۴۴ للعہ ۔ میاں محمد سلیمان صاحب ۴۳۰۵ ۸ر
ای۔ کویا کٹی صاحب ۲۵۷۲ للعہ ۔ شیخ زمان علی صاحب ۲۵۹۶ للعہ
مولوی شیخ عالم صاحب ۲۶۱۱ ۔ میاں زمان شاہ صاحب ۱۴۶۵ للعہ

۱۴- دسمبر ۱۹۱۱ء

ڈاکٹر یعقوب خان ۲۸۱ للعہ ۔ سید رسول بخش صاحب ۴۸۲
میاں نبی بخش صاحب ۱۲۷۹ للعہ ۔ سید محمد امین صاحب ۱۹۵۰ للعہ
حکیم سردار خاں صاحب ۲۱۰۹ للعہ ۔ چوہدری خدا بخش صاحب ۲۱۵۲ للعہ
منشی عثمان خاں صاحب ۲۱۶۷ ۸ر ۔ محمد نصیر صاحب ۲۲۵۰ للعہ
محمد بخش صاحب ۲۳۸۲ للعہ ۔ شیخ علی احمد صاحب ۲۶۰ للعہ

۱۵- دسمبر ۱۹۱۱ء

مولوی محبوب عالم صاحب ۲۵۱۶ ۸ر ۔ بابو اختر علی صاحب ۲۶۲۱ للعہ

۱۶ دسمبر ۱۹۱۱ء

منشی غلام حسین صاحب ۴۶ للعہ ۔ مرزا عبدالکریم صاحب ۲۱ للعہ
ایم۔ ایس۔ انعام رسول صاحب ۱۰۲۲ للعہ ۔ منشی فضلدین صاحب ۱۰۲۲ للعہ
سید حسن محمد صاحب ۱۱۳۹ للعہ ۔ منشی عبدالحکیم صاحب ۱۲۱۸ للعہ

حکیم مخدوم محمد اعظم صاحب ۱۴۱۵ للعہ ۔ منشی عبدالمجید صاحب ۱۵۵۷ للعہ
میاں اللہ دیا صاحب ۱۶۰۲ للعہ ۔ مولوی نور حسن صاحب ۱۸ للعہ
حکیم سراج الدین و مولا بخش صاحب ۲۱۲۹ للعہ ۔ منشی اصر اللہ خاں صاحب ۲۱۵۵ للعہ
غلام محمد ٹھیکدار صاحب ۲۳۳۱ ۔ ۔ ۔ ۸ر
۱۷- دسمبر ۱۹۱۱ء سید فخرالاسلام صاحب ۲۴۸۱ للعہ

۱۸ دسمبر ۱۹۱۱ء

شیخ سلیمان صاحب ۲۷۱۱ ۸ر ۔ شیخ محمد حسین صاحب ۱۹ ۸ر
مولوی غلام رسول صاحب ۹۱۵ للعہ ۔ پنڈت کنج لال صاحب ۲۶۳ ۸ر
سید احمد حسین صاحب ۱۱۷۵ للعہ ۔ چوہدری غلام احمد خاں ۱۴۷۱ للعہ
منشی فضل کریم صاحب ۱۴۸۰ ۸ر ۔ بابو نظام الدین صاحب ۱۵۵۲ سے
منشی غلام محمد صاحب ۱۶۸۳ للعہ ۔ شیخ عبدالعزیز صاحب ۱۶۱۳ للعہ
شیخ محمد بخش صاحب ۱۷۷۲ للعہ ۔ سید غلام صفدر صاحب ۱۸۹ ۸ر
ملک غلام احمد صاحب ۱۸۹۷ للعہ ۔ حاجی محمد صاحب ۲۰۱۱ للعہ
مولوی غلام اکبر خاں صاحب ۲۰۹۴ للعہ ۔ اللہ بخش صاحب ۱۳۹۷ ۸ر
کے۔ ایم۔ ابراہیم ۲۵ للعہ ۔ حکیم شاہ عبدالحی صاحب ۲۴۲۲ للعہ
میاں غلام علی۔ علم دین صاحب ۲۴۰۶ ۔ منشی شاہ نواز صاحب ۲۶۲ ۸ر
میاں محمد امیر صاحب ۲۶۵۹ ۸ر ۔ چوہدری علی گوہر صاحب ۲۸۴۶ للعہ
منشی علی بخش صاحب ۱۷۱۲ ۸ر ۔ مستری امیر دین صاحب ۱۲۰ ۱۲ر
عبدالصمد صاحب ۱۹۱ ۸ر ۔ محمد اسماعیل صاحب ۱۹۵۱ ۱۰ر
احمد دین صاحب نشتر لاہور ۱۴۴۰ ۔ محمد یوسف صاحب ۴۱۹ ۱۲ر
دی جسن از افریقہ ۔ منشی زین الدین صاحب ۶۱ للعہ
منشی کرم الٰہی صاحب ۱۲۵۲ للعہ ۔ میاں محمد موسیٰ صاحب ۱۴۲۴ للعہ
سردار امام بخش خانصاحب ۱۴۴۸ للعہ ۔ مولوی محمد سعید صاحب ۲۰۹۷ للعہ
بابو عبدالغنی صاحب ۲۲ للعہ ۔ شیخ ظہور الدین صاحب ۲۵۸۲ ۸ر
چوہدری خیر الدین صاحب ۲۶۵۰ ۔ ۔ ۔ ۸ر

۲۰- دسمبر ۱۹۱۱ء

منشی عبدالحکیم صاحب ۲۳۵۵ للعہ ۔ غلام محمد صاحب ۱۶۹۷ للعہ
مولوی عمر الدین صاحب ۱۹۲۵ ۸ر ۔ منشی محمد رفیق صاحب ۲۴۷۸ للعہ
حکیم محمد حسین صاحب قریشی ۔ ۔ للعہ

۲۱- دسمبر ۱۹۱۱ء

منشی الٰہی بخش صاحب ۱۱۸ للعہ ۔ منشی عبداللہ خاں صاحب ۲۰۴۱ للعہ
بابو آغا محمد صاحب ۲۸۶ ۸ر ۔ بابو محمد اکبر صاحب ۲۱۹۰ للعہ
بابو محمد رفیق صاحب ۲۳۹۲ للعہ ۔ منشی عنایت اللہ صاحب ۲۹۱۲ للعہ

۲۲- دسمبر ۱۹۱۱ء

سید محمود حسن صاحب ۱۲۴۵ للعہ ۔ میاں غلام محی الدین صاحب ۱۴۶۷ للعہ
منشی نوردین صاحب ۲۰۰۳ للعہ ۔ سید دولت صاحب ۲۱۳۲ ۸ر

اڈیٹوریل

اس حوصلے پر مباحثے کی خواہش

جناب ایڈیٹر صاحب النجم احمدیوں کے ساتھ مباحثہ تحریری کرنا چاہتے ہیں۔ اس کے متعلق بدر میں پہلے نوٹ نکل چکا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے چند بزرگان سلسلہ کو اجازت دی ہے کہ وہ باہم مشورہ کرکے ایک شخص کو اس مباحثہ کے واسطے مقرر کریں۔ لیکن ۱۲ صفر کے النجم میں ہمارے دوست مرزا اکبیرالدین صاحب کے خط پر جو نوٹ اڈیٹر صاحب النجم نے دیا ہے اس سے خوف پیدا ہوتا ہے کہ یہ مباحثہ چلنا مشکل ہے۔ اول تو صاحب النجم وفات مسیح پر گفتگو نہیں کرنا چاہتے۔ فرماتے ہیں۔ اس کی ضرورت ہی کیا ہے۔ ہم عرض کرتے ہیں کہ ہم لوگ کوئی کام فضول نہیں کرنا چاہتے۔ لیاقت آزمائی ہماری غرض نہیں۔ ہماری خواہش تو صرف یہ ہے کوئی شخص راہِ حق پر آجائے چونکہ مسئلہ حیاتِ مسیح اس زمانہ میں اسلام کی راہ میں ایک بڑی بھاری ٹھوکر ہے۔ پادری حیات یسوع کے منار پر کھڑا ہوکر ہمارے نبی کی توہین کرتا ہے کہ دیکھو میرا آقا آسمان پر تمہارا نبی زیر زمین۔ اس واسطے اس منار کا گرانا بہت ضروری ہے۔ پھر اگر مسیح علیہ السلام زندہ آسمان پر موجود ہیں۔ اور اسی ضرورت کے واسطے آج تک انہیں کسی گوشۂ آسمان میں محفوظ رکھا گیا ہے کہ وقت زوال اسلام جلدی سے انہیں نیچے بھیجا جاوے تاکہ خراب شدہ امت محمدؐ کا حال درست کریں تو پھر مرزا صاحب کے دعوے پر گفتگو کرنا لاحاصل ہوگا اگر صرف حضرت مرزا صاحب کے اوصاف پاکیزہ اخلاق حمیدہ۔ الہامات صادقہ کے ذریعہ سے آپ کی ولایت یا نبوت ثابت بھی ہوگئی تو فریق مخالف کو اُن کو ماننے سے قبل پھر اس امر کیطرف رجوع کرنا پڑے گا کہ مسیح ناصری علیہ السلام زندہ ہیں یا نہیں پہلی سیڑھی کو چھوڑ دینا اور دوسری پر چڑھنے کی کوشش کرنا۔ یہ کونسی معرفت کا نکتہ ہو سکتا ہے۔ لہذا ہماری رائے میں وفات مسیح پر پہلے گفتگو ہو جانا بہت ضروری ہے۔ اسواسطے بھی کہ اگر کسی وجہ سے مباحثہ آگے نہ چلے تو کم از کم ایک بُت تو ٹوٹے۔ جس میں تمام اہل اسلام کا مشترکہ فائدہ فی زمانہ ہے۔ دوسری مشکل یہ ہے کہ صاحب النجم ہمیں احمدی نہیں کہنا چاہتے۔ اقرار کرتے ہیں۔ میں تمہیں مرزائی کرکے بلاؤں گا یا قادیانی کہوں گا۔ تیسری سب سے بڑی مشکل جو اس تازہ رسالے سے ظاہر ہوئی یہ ہے کہ جہاں مرزا اکبیرالدین صاحب نے مسیح محمدی کے مسیح موسوی سے افضل ہونے کی طرف اشارہ کیا۔ اس کو صاحب النجم خلاف تہذیب اور محض بے وجہ حملہ قرار دیتے ہیں۔ اس کو اپنے واسطے سخت دل آزار سمجھتے ہیں اور آئندہ کے واسطے ہدایت کرتے ہیں کہ ایسے کلمات نہ لکھے جائیں۔ ہمیں صاحب موصوف کی یہ بات سمجھ میں نہیں آئی۔ کیا ہم اُن سے مباحثہ کے وقت اپنے عقائد کو چھوڑ کر مباحثہ کرینگے پھر تو مباحثہ کی ضرورت ہی نہیں۔ یہ بات تو صاحب النجم نے ایسی پیش کی ہے۔ جیسے کوئی عیسائی کہے کہ میں تب علمائے اسلام سے مباحثہ کروں گا۔ جو وہ محمدؐ (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے متعلق لفظ نبی کا اپنے مُنہ سے نہ نکالیں۔ کیونکہ خدا و ند یسوع کے بعد کوئی نبی نہیں اور کسی کو نبی کہنے میں ہماری ہتک ہے یا کوئی یہودی کہے کہ ہم عیسائیوں سے تب مباحثہ کریں گے جب وہ حضرت عیسیٰ کو خدا کا پیارا نہ کہیں۔ کیونکہ ہمارے عقیدہ میں یسوع صلیب پر مرکر ملعون ہوا۔ ملعون نبی نہیں ہوسکتا۔ اگر اُس کو نبی کہا جائے۔ تو ہماری پاک کتاب توریت پر حملہ ہوتا ہے۔ باقی رہا احدکم والاسئلہ سو وہ تکبر اور تفاخر سے منع فرمایا ہے۔ ورنہ جب ہم سیدالمرسلین کہتے ہیں تو آنحضرتؐ کو سب سے افضل قرار دیتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ خود قرآن شریف میں فرماتا ہے تلك الرسل فضلنا بعضهم علىٰ بعض۔ ہاں یہ جائز نہیں کہ دوسری قوموں کی حقارت کی جائے۔ اور اُن کے نبی کو جھوٹا قرار دیا جائے۔ الغرض صاحب النجم کو مباحثہ کے وقت بہت سی فراخدلی سے کام لینا چاہیئے ✦

شیخ غلام احمد صاحب

۱۰ اپریل ۱۹۱۲ء کو وعظ کے واسطے باہر تشریف لے گئے۔ پہلے مفصلہ ذیل مقامات پر جائینگے ✦ اوچ۔ ملتان۔ گوجرہ۔ لدھیانہ۔ ناہبہ پٹیالہ۔ سہارنپور۔ مظفرنگر۔ بریلی۔ اس کے بعد اور مقامات پر جائینگے۔ جہاں مناسب ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ان کا حافظ ہو۔ آمین ✦

تفسیر پنجابی

سورۃ الفاتحہ و سورۃ البقرہ۔ ترجمہ و تفسیر نظم پنجابی مصنفہ مولوی محمد عبداللہ صاحب احمدی کہرل چک ۲۷۸ شیر کا یوسف والا سلیس پنجابی زبان میں عمدہ مفید نوٹ دیئے گئے ہیں سلسلہ حقہ احمدیہ کی جابجا تائید ہے۔ مینیجر میگزین نے یہ کتب چھپوا کر شائع کی ہیں۔ قیمت سورہ فاتحہ ۱ر سورہ البقرہ ۳ر۔ ترجمہ سورہ بقرہ اردو میں ہے ✦

ٹیچنگز آف اسلام

حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود کے مضمون جلسہ مہوتسو کا انگریزی ترجمہ جس کو ولایت میں چھپوایا گیا ہے۔ خوش خط اور نفیس جلد۔ یہ کتاب حضرت کی تصنیف اور مولوی محمد علی صاحب ایم اے کا ترجمہ ہے میں اس پر کیا ریویو کروں۔ ہاں مَیں نے اس کی چند کاپیاں بعض لایق آدمیوں کو امریکہ روانہ کی تھیں جن کی رسید میں ایک خط میں اس کتاب کی تعریف میں لکھا ہے کہ "اس کتاب کے پڑھنے سے ثابت ہوا کہ یورپ امریکہ کے اسکلوپیڈیا جوکچھ اسلام کے متعلق لکھا کرتے تھے وہ سب غلط ہے"۔ قیمت مبلغ عہر دفتر میگزین بک ڈپو سے مل سکتی ہے ✦

(مذکورہ بالا ہر سہ کتب دفتر بدر ایجنسی سے بھی مل سکتی ہیں) ✦

نماز جنازہ

برادر گلاب خان صاحب درخواست کرتے ہیں کہ مرحوم میاں عمر بخش احمدی گجراتی مخلص آدمی تھے۔ احباب اِن کے واسطے جنازہ پڑھیں ✦

دُعا مدد

نیز برادر موصوف اپنی بیمار خوشدامن کے واسطے احباب سے امداد دُعا چاہتے ہیں ✦

الحمد

طبائع تین قسم کی ہیں۔ حسن کی عاشق۔ احسان کی گرویدہ۔ ڈنڈے کے زور سے ماننے والی اول تو خود ہی الحمد للہ کہتی ہے۔ دوسری رب العالمین رحمن الرحیم کی طرف نگاہ کرکے اور تیسری مالک یوم الدین کے خوف سے اسکی حمد پکارتی ہے۔ جب ہر طرح حمد کے لائق وہی ہے تو پھر اُسی کی عبادت اور عبادت کے لئے اسی کی مدد۔ وہی رب ہے اُسی سے

اسلام کا پہلا زمانہ

مخدومی حضرت سیّد حامد شاہ صاحب کی نظم جو جلسہ سالانہ پر پڑھی گئی تھی اُسکے چند اشعار پہلے درج رپورٹ کئے گئے تھے۔ اب پوری نظم ہدیہ ناظرین کی جاتی ہے۔ اڈیٹر

آتا ہے یاد پہلا اسلام کا زمانہ
وہ ہادیٔ عرب کا مبعوث ہو کے آنا
پرواز کر کے آیا قدسی چمن کا طاہر
سدرہ کی ڈالیوں میں ہے جس کا آشیانہ
قلب محمدی میں نغمہ سرا ہوا وہ
توحید حق کا گایا اُس نے وہاں ترانہ
غار حرا کی چوٹی باد صبا کے جھونکے
وقت صبح اور اس میں وہ نیاز بندگانہ
دل درد قوم لے کر پہلو میں مضطرب ہے
حق ناشناس ہے قوم اُسکو ہے حق دکھانا
روح الامین کی صورت احمد کی پاک سیرۃ
شان محمدی کا اوپر وہ شامیانہ
جبریل وہ کھڑے ہیں روح القدس ہے نازل
اُترا کلام حق ہے یاد آمد دلبرانہ
یوں خلعت نبوت زیب بدن ہوا ہے
جلوہ نما ہوا یوں وہ دلبر یگانہ
یہ منصب نبوت وہ خاتم النبیینؐ
پیدا ہے جس سے ہر دم اک شان مرسلانہ

منشور وحدت حق جاری ہوا زمین پر
مُہر محمدی کا ہے نقش اس نگین پر

بار امانت حق کا کندھوں پہ لیکے آنا
اور درد دل کا دُکھڑا پھر قوم کو سُنانا
توحید حق کی لذت وحی خدا سے پاکر
اس نعمت خدا کا اس کو مزا چکھانا
اس ذات حق کو پاکر دل غیر سے ہٹاکر
کس شان سے پکارے با صوت ہادیانہ
تم ان بُتوں کو توڑو اور ان سے منہ کو موڑو
یہ سب ہیں بے حقیقت یہ سب ہیں بے ٹھکانہ
نفع و ضرر کے مالک ہرگز نہیں یہ پتھر
ہیرے نہیں ہیں کنکر کیا اُن کا ہے بنانا
تم کیا یہ کر رہے ہو کیوں اپنے مر رہے ہو
تم کو یہ کس نے دی ہے تعلیم جاہلانہ
حق نے مجھے بلاکر پیغام جو دیا ہے
میں نے تمہیں سُنایا بہ طریق مخلصانہ
کچھ حق سے ڈرنے والے فہم و ذکا تھا جنمیں
وہ پاس آکے بیٹھے با طلب عارفانہ
چمکا جو نور ایمان ظاہر ہوا حق ان پر
سمجھے کہ زندگی تھی سب اپنی باطلانہ
صحبت سے فیض پایا حق سے ہوئی محبت
حامی ہوئے وہ حق کے بہ طریق خادمانہ
نور خدا جو دیکھا ظلمت سے دور بھاگے
توحید نے اُٹھایا وہ حجاب مشرکانہ

ضرب المثل جہان میں ہے انکی جاں نثاری
توحید کے چمن میں کی خون سے آبیاری

توحید حق کا گلشن احمدؐ نے جو لگایا
پھولا پھلا وہ کیسا کیا برگ و بار لایا
وہ بہار اس کی پہلی وہ شاندار رونق
سارے جہاں کو جس نے شیدائے حق بنایا
اصحاب کے وہ جلسے وہ ان کا آنا جانا
وہ رسول حق کی مجلس اور آپ کا وہ سایہ
آیات کا اُترنا جبریل کا وہ آنا
وحدت کا جس نے نقشہ آنکھوں میں تھا جمایا
تعلیم و تربیت کا قرآن کی روش پر
دن رات ہوتے جانا آخر تھا رنگ لایا
ہر دم خیال رکھنا اصلاح نفس خود کا
چرچا بھی تھا ہر سو کیا ہمنے ہے بنایا
اظہار حق کی خاطر ترک وطن تھا منظور
گھر بار چھوڑ بیٹھے سب مال و زر لٹایا
پرواہ نہ کی انھوں نے حق کے سوا کسی کی
جسمیں خلاف دیکھا اس کو وہیں ہٹایا
وہ طالبان مولا جو یار حق رہے یوں
اسلام کو انھوں نے آگے یونہی بڑھایا

جب تک تھے جیتے یونہی آزاد وہ رہے ہیں
خدمتیں دین حق کی کیا شاد وہ رہے ہیں

اب ہم ہیں اور اسلام دیکھو تو حال کیا ہے
ان کے خیال کیا تھے اپنا خیال کیا ہے
اسلام وہ کہاں ہے جس کو ترس رہے ہیں
آغاز جس کا وہ تھا اس کا مآل کیا ہے
چھوٹا ہے وطن اسلام حیران ہو رہے ہیں
شکوہ گلہ بھی کرلیں اتنی مجال کیا ہے
ہر سمت ہیں بہاریں اپنا ہے باغ ویران
کس کو سنائیں رو کر اپنا مآل کیا ہے
آباد تھا یہ کل باغ خوشیاں منا رہے تھے
اب سوچتے ہیں بیٹھے وجہ زوال کیا ہے

قید قفس کے دُکھ سے ہر دم ہے آہ و زاری
بیٹھے ہیں منتظر ہم کب ہوگی غمگساری

خواہش یہی ہے ہر دم آباد یہ چمن ہو
پہلی سی انجمن ہو وہ صدر انجمن ہو
آزادیاں وہی ہوں اور شادیاں وہی ہوں
تاریک گھر ہوں روشن اور دور یہ گہن ہو
وحدت کا جام پی کر ہم بھی تو گیت گائیں
توحید کی ہمیں بھی ایسی ہی پر لگن ... ہو
اصحاب جو تھے پہلے ویسے ہی پھر ہوں اب آ
احباب احمدی کی ایسی ہی اب پھبن ہو
پھر جائیں دن ہمارے یہ ہے آرزو ہماری
اصحاب کی روش پر اپنا بھی اب چلن ہو

احباب سلسلہ کی ہمت کو دیکھتے ہیں
ہم دین کے خادموں کی خدمت کو دیکھتے ہیں

اسلام کی وہی ہم باغ و بہار دیکھیں
غم دُور ہو وے پھر لیل و نہار دیکھیں
خون جگر نہ کھائے غم مفت میں ہمارا
اسلام ہم بھی تیرا کچھ تو وقار دیکھیں
موعود کا ہے وعدہ پورا ہو یا الٰہی
دین محمدی کا عالی منار دیکھیں +
تعلیم احمدی کا گر قوم میں اثر ہو
پھر کیوں نہ قوم تیرا ہم اعتبار دیکھیں
میرا کلام سُن کر احباب خوش ہوں ہر دم
پہلو میں میرے دل کو وہ بے قرار دیکھیں
میدان میں بڑھ کے نکلو نصرت کا وقت ہے یہ
اس سلسلہ میں ہم بھی مردان کار دیکھیں
جاگو تو پیارو جاگو غفلت کی نیند کب تک
اللہ کرے کہ تم کو ہم ہوشیار دیکھیں
پُرجوش زندہ دل ہوں گر احمدی تو پھر کیوں
ہر سال سلسلہ کو ہم زیر بار دیکھیں
ہمت کرو تو پھر دو دست سوال اٹھ کر
جب تم ہی تم ہو کس کا پھر انتظار دیکھیں
خواجہ کرینگے تم سے جو اپیل آخر کار
ایسا نہ ہو تمہارا مُونھ بار بار دیکھیں

آزاد ان کو کردو امداد کرنے والو
سب کی دعائیں لے لو دامن کو بھر ڈالو

خاکسار حامد سیالکوٹی

اخبار کو نمبروں کے لحاظ سے دیکھو

بعض احباب دریافت کرتے ہیں۔ کہ ۱۴ - مارچ کا پرچہ نہیں ملا - ۱۲ مارچ کا پرچہ نہیں ملا - ۴ - اپریل کا پرچہ نہیں ملا - اُن کی خدمت میں گذارش ہے کہ اپنے فائل میں سے اخبار کے نمبر ملا کر دیکھیں۔ بعض تاریخوں کو اخبار نہیں چھپ سکتا۔ مگر نمبر متواتر چلتا ہے۔ جو اخبار ڈبل نکالے گئے تھے۔ اُن پر دو نمبر دئے گئے تھے + جس تاریخ کو اخبار نہیں چھپتا وہ خالی رہتی ہے مگر نمبر بہرحال پورے

ایک تبلیغی خط

مکرمی! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - معاف فرمائے۔ بلاتعارف سابقہ خط لکھتا ہوں - جسکی تحریک مجھے اس خط کے دیکھنے سے ہوئی - جوکہ آپنے میرے ایک دوست کو لکھا - چند ایک فقرے آپ نے دارالامان کے بارے میں بھی چست کئے ہیں میں افسوس کرتا ہوں کہ آپ قادیان کے حالات سے مطلق بےخبر ہیں اور آپ نے اس کی تحقیق کے لئے اس قدر پرواہ بھی نہیں کی جتنی کہ ایک معمولی رقم کے لئے ناظر کو کرنی پڑتی ہے میں حیران رہ جاتا ہوں - کہ لوگ اس دنیا کی فانی چیزوں کے حصول کے لئے کس قدر محنت ومشقت اُٹھاتے ہیں - اور جیساکہ ان کی ایک سُوئی یا ہولڈر کا نب گم ہوجاوے تو ان کو کس قدر پریشانی ہوتی ہے - مگر دین کے لئے کچھ فکر نہیں - ایمان کا کچھ خیال نہیں - کاش کہ وہ اپنی اس گم شدہ متاع کے لئے ذرا بھی متفکر ہوتے کاش ان کو معلوم ہوتا - کہ انسان کی زندگی کا خاتمہ اسی چندروزہ عمر پر نہیں ہوجاتا - بلکہ وہ ہمیشہ کی زندگی اگلے عالم میں ہے جہاں ایک شخص کو ضرور جانا پڑتا اور پڑیگا اور بعد اپنے اعمال کا جواب دہ ہونا ہوگا - اور وہاں ہرایک قول وفعل کے بارے میں باز پُرس ہو گی کہ تو نے یہ جو کہا یا کیا - تو کس بناء پر - آپ ایک مقدس بزرگ اور اس کے مقام کے بارے میں کچھ ارشاد فرماتے ہیں مگر اس کا کوئی ثبوت نہیں دے سکتے - کیا آپ خدا کے روبرو حاضر نہ ہوں گے اور وہاں اگر آپ سے پوچھا جاوے گا کہ منشی صاحب آپ نے جو ایک احمدی سے یہ کہا تھا کہ "تم قادیان پاپ جھڑانے گئے ہو جیساکہ رومن کیتھلک والوں کا طریقہ ہے" آیا اس کا کوئی ثبوت دے سکتے ہو کیا اس سلسلہ کے امام حضرت مرزا غلام احمد صاحب کے کلام یا کتب سے جن کی تعداد ۸۰ تک پہنچتی ہے اور جن کے جواب سے باوجود مہذبانہ دعاوی کے ساری دنیا کے مذہبی عالم عاجز آکر ان کی صداقت پر مُہر لگا چکے ہیں - کوئی ایسا فقرہ یا عبارت دکھا سکتے ہو جس میں لکھا ہو - کہ قادیان میں لوگ رومن کیتھلک کی طرح پاپ جھڑوانے آتے ہیں - کیا آپ کسی احمدی یا اس کے امام کے کلام یا کتاب سے یہ دکھا سکتے ہیں کہ یہاں کوئی ایسا مقبرہ ہے - جس کی مٹی کا اثر یہ ہے کہ انسان جنتی ہوسکتا ہے - اگر نہیں تو آپ کو اپنے اس قلم پر افسوس کرنا چاہیئے جس نے بلاسوچے ایک فقرہ لکھ کر اپنے اُوپر بہت سی بھاری ذمہ داری لے لی ہو اگر یہ باتیں وہ انسان کہتا جس کا خدا یا روزجزا پر ایمان نہ ہوتا - تو مجھے کوئی افسوس نہ تھا لیکن وہ شخص جس کے نام سے کم ازکم یہ ظاہر ہوتا ہے کہ وہ مسلمان اور حضرت خاتم الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خدام ہونے کا مدعی ہے اگر ایسا کہے تو واقعہ میں قابل افسوس ہے میں آپ کی سچی ہمدردی کے لئے کہتا ہوں کہ آپ خدا کے لئے مذہب کی قدر ووقعت کریں - جوبات منہ سے نکالیں - سوچ سمجھ کر نکالیں۔

سورۃ قٓ میں ایک آیۃ ہے جو ایک مومن کے بدن پر لرزہ ڈال دیتی ہے وہ یہ کہ مایلفظ من قول الّا لدیہ رقیب عتید - انسان کوئی کام نہیں کرتا - اور کوئی لفظ نہیں بولتا نہ زبان جرم سے نہ زبان قلم سے - مگر اس پر ایک نگہبان ہے - جو فونوگراف کی طرح اس کام وکلام کو اپنے اندر لے لیتا ہے اور پھر یہ صدائے بازگشت بن کر قیامت کے دن اس کے مُونھ پر ماری جاوے گی - مجھے آپکے مذہبی عقائد سے چنداں واقفیت نہیں - مگر آپ اسلام کے خواہ کسی ایک فرقہ سے ہوں یہ تو فرمائیے کہ کیا لوگ نہیں جاتے مدینہ نہیں جاتے - کیا لوگوں کا یہ عقیدہ نہیں کہ وہاں جانے سے اس لئے کہ یہ سفر دین کے لئے اور دین کے حصول کے لئے ہے گناہ معاف ہوتے ہیں کیا اس پر بھی آپ یہ فقرہ چست کریں گے کہ لوگ رومن کیتھلکوں کی طرح پاپ جھڑانے جاتے ہیں یہ دوسرا سوال ہے کہ قادیان مکہ نہیں - سوال صرف اصول کا ہے - کہ کیا کہیں جانا اسلام میں ممنوع ہے - کیا یہ امر ثابت شدہ نہیں - کہ عالم کی زیارت سے گناہ معاف ہوتے ہیں - کیا قادیان میں بہت سے علماء ربانی اور ان کے سردار حضرت مولوی نورالدین صاحب موجود نہیں - کیا اس پایہ کے کسی عالم کا آپ مجھے پتہ دے سکتے ہیں - کہ وہ دن میں پانچ دفعہ قرآن مجید کا درس دیتے ہیں - کیا قرآن مجید کا سُننا اور اس کا ترجمہ سمجھنا گناہ معاف ہونے کا ذریعہ نہیں ہے - کیا نیک صحبت میں رہنا گناہ معاف نہیں کراتا کیا آپ اسلامی فرقوں کے متفرق لوگ اپنے پیرومرشد کے حضور حاضر نہیں ہوتے بلکہ کیا بعض مسلمان کہلانے والے عُرس نہیں کرتے اپنے پیروں کی قبروں پر سجدہ کرنے کا مشرکانہ فعل نہیں بجالاتے آپ مجھے بتائیں - کہ آپ کہاں تک ان کو سمجھانے کے فرض سے عہدہ برآ ہو چکے ہیں کیا آپ کوئی ثبوت دے سکتے ہیں کہ یہاں حضرت مرزا صاحب کی قبر پر کوئی پھول چڑھاتا یا سجدہ کرتا یا اپنی مرادیں مانگتا ہے؟ ہرگز نہیں - پھر آپنے کس بنا پر کہا کہ وہاں کوئی رومن کیتھلک پادریوں کا سا دستور ہے

پھر میں پوچھتا ہوں ایک خداترس دل سے کہ اپنے گریبان میں منہ ڈالکر دیکھیں کہ ارکان اسلام نماز روزہ - حج - زکوٰۃ اور امر بالمعروف ونہی عن المنکر پر آپ خود کہاں تک عمل پیرا ہیں - کہ آپ کو دوسروں پر اعتراض کرنے کا حق حاصل ہو گیا - اب میں آپ کو جنتی مقبرہ کا حال سناؤں - آپ کو معلوم ہے - کہ پاکپٹن میں ایک دروازہ ہے - جس کی نسبت مشہور ہے کہ جو اس دروازہ سے گزرا جنتی ہوا - سرہند میں ایک گلی ہے - سخی سرور کا مقبرہ ہے وغیر ذالک خود جنت البقیع مدینہ میں ہے - اس کی نسبت آپکا کیا خیال ہے لیکن باوجود اس کے قادیان میں ایک مقبرہ تو ضرور ہے - جہاں مُومنین دفن ہوتے ہیں - مگر کسی کا یہ خیال نہیں کہ یہ مٹی بہشتی بنا دیتی ہے - بلکہ حضرت مغفور علیہ السلام نے اپنے رسالہ الوصیت میں جو کہ آپنے اپنی وفات سے ۳ سال پہلے لکھا - اور جسمیں بتایا کہ میری موت قریب ہے - یہ جتا دیا کہ ہرگز نہ سمجھو کہ اس مقبرہ کی زمین کسی کو بہشتی بنا دے گی - بلکہ میں نے دُعا کی ہے اور اللہ تعالےٰ کے لئے قبول کرنے والا ہے کہ اس میں ایسے لوگ مدفون ہوں جو کہ خدا کے حضور جنتی ہوں - جو ایسا نہ ہوگا اس کو موقعہ ہی نہ ملے گا - کہ وہ یہاں دفن ہوسکے اب اس پر عقلی وشرعی اعتراض وارد نہیں ہوسکتا - کیا خدا کے برگزیدوں کی دُعائیں قبول نہیں ہوتی ہیں -

بس میرے دوست! قادیان خاک شفا تو ضرور ہے اور اس راہ کا گرد وغبار ہم اپنی آنکھوں کا سُرمہ بنانے کو طیار - اسلئے کہ اس میں خدا کا برگزیدہ تھا - اور ہم روحانی بیمار تھے ایک مسیحا نے ہمیں شفا دی مگر یہ کہنا کہ اس کی مٹی میں کوئی خاص تاثیر ہے - بالکل غلط ہے آپ خدا کے لئے مرزا صاحب کے معاملہ میں اگر آپ کو دین وایمان

مہدی کو جو سنہ ۲۵۵ ہجری میں سامرہ میں پیدا ہوئے تھے ابھی تک زندہ مان کر مہدی موعود مانتے ہیں ان کا عقیدہ ہے کہ وہ بباعث کثرت اعداء و قلت انصار کے لوگوں کی نظروں سے غائب ہیں۔ چنانچہ جعفر قمی نے اپنی مایۂ ناز کتاب (اکمال الدین) میں لکھا ہے۔ لئلا یکون لاحد فی عنقہ بیعتہ اذا خرج۔ و یبعث القائم ولیس فی عنقہ بیعتہ لاحد۔ لا بد للقائم من غیبة قلت ولم قال یخاف علی نفسہ وامی بیدہ علی بطنہ۔

یہ سب کلمات ائمہ اہل بیت کی احادیث کے ٹکڑے ہیں جن کے مختصر معنے بہ ترتیب یہ ہیں کہ امام اس واسطے غائب رہیں گے تاکہ بوقت خروج ان کی گردن میں کسی کی بیعت کا جوا نہ ہو۔ حضرت مہدی کے لئے غائب رہنا ضروری ہے۔ راوی کہتا ہے۔ میں نے عرض کیا کیوں؟ تو امام نے فرمایا کہ اپنی جان کے خوف کے باعث اور یہ کہہ کر اپنے پیٹ کی طرف اشارہ کیا دیکھو کتاب اکمال الدین باب ۴۴ فی علة الغیبة صفحہ ۲۶۵ مطبوعہ ایران۔ اسی طرح کتاب مذکور کے صفحہ ۲۷۱ پر ایک روایت ہے۔ کہ ان غیبتہ فی صاحب زمانہ وقعت من جہتہ الطواغیت۔ یعنے امام مہدی کی غیبت کی وجہ ظالموں کے غلبہ کی وجہ سے ہوگی۔

اسی طرح صفحہ ۲۴۲ میں عبد اللہ بن جعفر سے روایت ہے کہ میں نے محمدؐ بن عثمان سے دریافت کیا یہ محمدؐ بن عثمان امام مہدی کے نائب تھے کہ مجھ کو فرمائیے کہ آپ نے کبھی امام مہدی کو اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے تو آپ نے فرمایا۔ قال نعم ولہ رقبتہ مثل ذی واشار بیدہ الی عنقہ۔ یعنی کہ ہاں دیکھا ہے لیکن ان کی بھی گردن ہے جیسے کہ یہ میری گردن ہے اور یہ کہہ کر اپنی گردن کی طرف اشارہ کیا۔

معزز ناظرین! ایک طرف تو یہ مایوسی بخش منظر ہے کہ باوجود لاکھوں کروڑوں اثناعشریوں کے ہوتے ہوئے امام زماں خوف جان سے لوگوں کی نظروں سے غائب ہیں ایک ہزار برس سے زیادہ عرصہ ہو چکا۔ انصار و مددگاروں کی قلت کا عذر پیش کرکے امید واروں کی اشک شوئی کی جاتی ہے لیکن دوسری طرف کتب معتبرہ شیعہ سے ایسی روایات کا بھی پتہ چلا ہے۔ کہ امام علیہ السلام کئی شہروں اور کئی جزیروں کے مالک ہیں جن میں وہ اور ان کی اولاد حکومت کرتے ہیں جن کا مفصل حال کسی دوسرے مضمون میں انشاء اللہ لکھا جائیگا۔ سردست ایک شہر کا حال ہدیۂ ناظرین کیا جاتا ہے۔ علامہ مجلسی کی کتاب عین الحیات میں ہشام بن سالم سے روایت ہے۔ کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا سمندروں کے پیچھے ایک شہر ہے۔ آفتاب کی چالیس روزہ مسافت کے برابر اس کی وسعت ہے اور وہاں کے لوگ شیطان سے واقف نہیں کبھی گناہ نہیں کرتے اور وہ ہمیشہ مہدی آخر الزمان کے منتظر ہیں ان کے شہر کے بہت سے دروازے ہیں کہ ایک سے دوسرا دروازہ سو فرسخ ہے۔ امام آخر الزمان کی نصرت کے انتظار میں سلاح جنگ لگائے رہتے ہیں اور ہر وقت دعا کرتے ہیں کہ جلد ظہور ہو۔ ہر ایک کی عمر ہزار برس ہے ہر وقت قرب الٰہی کے طالب ہیں اور ہماری ملاقات کے شوق میں اگر ہمارے جانے میں دیر ہو جاوے تو ان کے لئے غضب ہے ہماری قدر جانتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ کیا کیا نعمتیں ہمارے وجود سے ان کو حاصل ہیں سب سے بہتر ہماری اطاعت کرتے ہیں ہمارے حکم کو پورے طور سے بجا لاتے ہیں۔ وہی لوگ ضرور آخر الزمان کے ساتھ ہوں گے اور جہاد میں سب سے آگے ہوں گے ایسے بہادر ہیں کہ اگر امام حکم دے ایک گھڑی میں مشرق سے مغرب تک روئے زمین کو دشمنان دین سے صاف کردیں۔ ان کے خود اور تلواریں ایسے لوہے کی ہیں کہ پہاڑ کو توڑ دیں امام آخر الزمان انہی لوگوں کے لشکر سے تمام روئے زمین کو کفار سے صاف کردینگے۔ ملخصاً

دیکھو۔ ترجمہ اردو کتاب عین الحیات مطبوعہ لاہور صفحہ ۱۰۱

یہ کیفیت صرف ایک شہر کی ہے اور اس وقت کی جبکہ امام جعفر صادق زندہ تھے۔ مہدی تو ان کے بعد پیدا ہوئے اور ان کو بھی تقریباً گیارہ سو برس ہوگئے اس قدر عرصہ میں ظاہر ہے کہ ایسے سراپا برکت امام کی ایسی نیکو کار رعیت اور لاؤ لشکر کا شمار لاکھوں بلکہ کروڑوں تک پہنچ گیا ہوگا یورپ اور ایشیاء کی کوئی دولت اسقدر جان نثار اور جرار لشکر میدان جنگ میں مہیا نہیں کرسکتی اس صورت میں تو خوف اور تقیہ ہی مانع ظہور نہیں ہو سکتا اگر ہو گا بھی تو کہیں شروع شروع میں ہوگا۔ شاید اس سمندر پار کے شہر اور اِدھر کی دنیا کے درمیان ریل و تار اور ڈاک کے ذرائع مسدود ہیں ورنہ مراکش طرابلس کی عموماً اور خطۂ ایران کی موجودہ خوفناک اور قابل رحم حالت کو خصوصاً معلوم کرکے اس قدر لاؤ لشکر اور جری اور جان نثار مسلح انصار کے ہوتے ہوئے امید نہیں کہ حضرت امام مثل سابق قلت انصار کا عذر رکھ کر اپنے اثناعشریہ مومنین کی بروقت امداد کرنے سے دریغ فرماتے۔ عجب نہیں ہے کہ ان کو اُن کو جو خاتم المحدثین علامہ مجلسی نے بطور حدیث امام جعفر صادق زیب ارقام فرمائے ہیں مطالعہ کرکے ایک ستم رسیدہ ایرانی کے منہ سے بے اختیار نکل جائے۔

بلبم رسید جانم تو بیا کہ زندہ مانم
پس ازاں کہ من نہ مانم بچہ کار خواہی آمد

ہمارے ہند و پنجاب کے شیعوں کو تو خلافت اور عزاداری کے مباحثوں سے فرصت ہی نہیں کہ وہ بیچارے ایرانیوں کی کسی قسم کی ہمدردی و امداد کرسکیں۔ آخر آفرین ہے ایران کے ہی ایک عالم فاضل بے بدل شیخ علامہ عبد العلی ہروی کو جن کی نسبت روزانہ پیسہ اخبار مطبوعہ ۲۱- فروری کے درمیانی کالم صہ۲ میں لکھا گیا ہے کہ آپ نے دہلی اور سونی پت کے ثقہ علماء کے سامنے ظہور امام مہدی کی بشارت بہت جلدی بعد بیان فرمائی۔ جو حسن نظامی دہلوی کی روایت کردہ میعاد کے لگ بھگ ہے۔ یعنے یہ کہ علامہ ہروی صاحب نے فرمایا کہ شیعوں کے امام ثانی عشر اسی سنہ رواں کے ماہ مبارک رمضان کی ۲۳ کو ظہور فرماویں گے لیجئے صاحب یک نہ شد دو شد۔ ہم تو حسن نظامی کا شکریہ ادا کر رہے تھے علامہ ہروی صاحب نے تو کمال فرمایا۔ وہ ہمارے ڈبل شکریہ کو قبول فرماویں۔ مومنین شیعہ کو اب لازم ہے کہ بحث مباحثے بالائے طاق رکھ کر کم از کم رمضان شریف کی ۲۳ تک ہی سہی صدق دل سے ظہور امام کی دعائیں مانگیں کیونکہ اگر امام ظاہر ہو گئے تو پھر سب جھگڑے آپ سے آپ یک قلم موقوف ہو جاویں گے۔

کاش کہ ان دل خوش کن روایات اور علامہ ہروی کی بشارت سے ستم رسیدہ ایرانی کی کچھ دلجمعی ہو جاوے وہ تو تبریز کے قیامت خیز نظاروں اور ظالم روسیہ کے مظالم کو دیکھ دیکھ کر سخت بے قرار ہے اور سمندر پار کے شہر کی طرف منہ کرکے بار بار یہی کہتا ہے۔ ؎

بلبم رسید جانم تو بیا کہ زندہ مانم ٭ پس ازاں کہ من نہ مانم بچہ کار خواہی آمد

خاکسار خادم حسین خادم بھیروی

مجلس علم کلام

اخی مکرمی جناب مفتی صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - نقل ایک چٹھی جو کہ اخبار زمیندار کے اڈیٹر کے نام تحریر کی گئی - ارسال خدمت ہے اپنے اخبار میں اسی ہفتہ اس کو جگہ دے کر مشکور فرمادیں -

خاکسار سید محمد حسین

مشفقی مکرمی جناب خان صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - جناب کے اخبار میں چند ماہ سے ایک سلسلہ مضامین ندوۃ العلماء کی طرف سے نکل رہا ہے جس کا منشاء مسلمانوں کو ان تحریکوں سے آگاہ کرنا ہے - جو کہ ندوہ مذکور میں زیر تجویز ہیں - اسی کے ضمن میں آج ایک مضمون ۵ - مارچ کے پرچے میں زیر عنوان "مجلس علم کلام" شائع ہوا ہے ان سب میں مضمون نگاروں نے چند ایک نئی تحریکیں مثلاً مذہبی درسگاہ کا قائم کرنا جس میں انگریزی بھی پڑہائی جاوے - قرآن کریم کا ترجمہ انگریزی اور مجلس علم کلام کی بنیاد کا رکھنا کا رکن مسلمانوں کے پیش کی ہیں - لیکن ان کے پیش کرتے ہوئے ضروری تو یہ تھا کہ وہ ان کی ضرورت اور اہمیت کو قوم پر دلائل بینہ سے ثابت کرتے - انھوں نے اس سے بڑھ کر قدم مارا ہے اور مسلمانان ہند کو یہ دکھانا چاہا ہے - کہ اس قسم کی تحریکیں عملی رنگ میں اسلامی دنیا میں ان سے پہلے اور کہیں موجود نہیں ہیں - ایسا کرنے میں انھوں نے ایک بڑی بے انصافی اور تنگ دلی سے کام لیا ہے - جس کی وجہ سے ڈر ہے کہ نہ صرف ناظرین کے دل ہی مایوس ہوئے ہوں گے بلکہ خیال ہے کہ کہیں ان کو اسلام سے ہی بدظنی پیدا نہ ہوگئی ہو - کیونکہ وہ قوم جس کو پہلے ہی سے باہر سے صدائیں آرہی ہوں کہ وہ اب دنیا میں اپاہج ہے اس کو گھر سے ایسے اخبار کا ملنا جو ظاہر کریں کہ درحقیقت وہ مُردہ ہی ہے بہت نقصان دہ ثابت ہو سکتا ہے چنانچہ اس میں مضمون نگاروں نے مسلمانوں سے ایک گروہ خادمان اسلام کے حالات کو مخفی رکھنا چاہا ہے - جو کہ ایک بڑا مفید کام علم کلام کی خدمت کے لئے کر رہے ہیں - اور جنھوں نے موجودہ زمانہ کی ضرورت کے مطابق دینی اور دنیاوی مدارس ایک ہی جگہ بڑے اعلےٰ درجہ پر کھولے ہوئے ہیں -

چونکہ جناب کا اخبار اسلامی اخبار ہے اور ہر ایک اسلامی معاملہ میں صفاگوئی میں لاثانی ہے اس لئے ذیل کی چند سطور عرض خدمت کرتا ہوں کہ شائع فرما کر ممنون فرمادیں - عرض ہے کہ مجلس علم کلام کی ضرورت ثابت کرتے ہوئے مولانا مولوی شبلی صاحب نے ارقام فرمایا ہے - (۱) کہ آج علماء میں سے ایک بھی ایسا موجود نہیں ہے جس نے یورپ کا فلسفہ اور سائنس حاصل کیا ہو - دوم - اور کہ جدید علم کلام بالکل نامکمل اور ناقص ہے - اور اگرچہ اس کا پُورا علاج تو اس وقت ہوگا جب ہمارے علماء خود یورپ کے علوم و فنون میں کمال پیدا کرینگے - لیکن چونکہ ابھی اس میں دیر ہے وغیرہ وغیرہ - اس لئے ضروری ہے کہ مجلس علم کلام قائم کی جاوے - اس تحریر کو پڑھ کر مجھے سخت افسوس ہوا - اوّل تو اس لئے کہ حضرت مولانا شبلی جیسے علامۂ دہر اور مسلمہ تاریخ دان جو کہ ہزارہا سال گذشتہ کے حالات سے واقف بتائے جاتے ہیں - اس زمانہ کے حالات سے بالکل ناواقف ہیں - جس میں وہ زندہ موجود ہیں - اور دوسرے اس لئے کہ حضرت مولانا جیسے علامہ کی قلم سے نکلی ہوئی یہ تجویز کہ کوئی مولوی نہیں کوئی علم کلام نہیں مسلمانوں کے لئے ایک نہایت ہی مایوس کن ہے - اور ایک اسلام کے لئے دردمند دل کے زخموں پر جو آجکل اس پر ہر طرف سے لگ رہے ہیں - نمک چھڑکنے کا کام دیتی ہے - اور عام مسلمانوں کو بجائے فائدہ مند ہونے کے دُکھ دینے کا موجب ہوئے ہیں -

میں حضرت مولوی صاحب کی اطلاع اور عام مُسلمانوں کو خوشخبری سنانے کے لئے عرض کرتا ہوں کہ جناب مولانا صاحب اس قسم کی کمیٹی بنادیں اور دُعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ان کو کامیاب کرے - لیکن واضح رہے کہ آج سے تیس سال پہلے اس اللہ تعالےٰ نے جو ہمارا سب کا خدا ہے اور ہمارے قرآن کا محافظ ہے اور ہمارے پاک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فداہ ابی وامی کا سچا خدا ہے اور جس نے اسلام سے وعدہ انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون - کا کیا ہوا ہے - اس خدا تعالےٰ نے پیشتر اس کے کہ فلسفہ یورپ اس دین متین پر حملہ آور ہوتا اس کی حفاظت کرنی شروع کردی ہوئی ہے تاکہ اسلام کو کسی انسان کی طاقتوں کا ممنون احسان نہ ہونا پڑے - اللہ تعالےٰ نے ایک گاؤں کے رہنے والے کو جس کو نہ اپنے علم اور نہ اپنے فضل پر کوئی گھمنڈ تھا اپنے علم لدنی سے حصہ دے کر اور اپنی روح القدس کی تائید کے ساتھ اسلام کی مدد کے لئے کھڑا کیا اور اس کے ذریعے ایک ایسے علم کلام کی جو موجودہ فلسفہ کو جس کا رُعب فلسفی دلوں کو کھا رہا ہے - پاش پاش کردے - براہین احمدیہ کے رنگ میں سنہ ۱۸۸۲ء میں بنیاد رکھی اُس نے اس کتاب کے صفحہ ۱۲۶ پر ارقام فرمایا ہے -

"مقصود اس کتاب کی تالیف سے جو موسوم بالبراہین الاحمدیہ علےٰ حقیقت القرآن والنبوۃ المحمدیہ ہے یہ ہے جو دین اسلام کی سچائی کے دلائل اور قرآن مجید کی حقیقت کے براہین اور حضرت خاتم الانبیاء صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدق رسالت کے وجوہات سب لوگوں پر بوضاحت تمام ظاہر کئے جاویں اور نیز ان سب کو جو اس دین متین اور مقدس کتاب اور برگزیدہ نبی سے منکر ہیں ایسے کامل اور معقول طور سے ملزم اور لاجواب کیا جاوے جو آیندہ ان کو بمقابلہ اسلام کے دم مارنے کی جگہ نہ رہے اس کتاب کے شائع ہونے پر سارے ہندوستان میں اس کتاب کو موجودہ زمانے کے علم کلام کا بنیادی پتھر مانا گیا اور سب علماء اور انگریزی تعلیم یافتوں احباب نے اس کو اس زمانہ کی مرض کا علاج یقین کیا - اسکے شائع ہونے کے بعد اس علم کلام کے موجد نے دہریوں - فلسفیوں - سوفسطائیوں - برہموؤں نیچریوں - آریوں - عیسائیوں اور یہودیوں کے مختلف اعتراضوں کا جواب مختلف کتابوں رسالوں اخبارات تقریروں کے ذریعے پُورے تیس سال تک دیا اور انگریزی میں ایک رسالہ اپنے علامہ مُرید حضرت مولوی محمد علی صاحب ایم - اے کی زیر ایڈیٹری نکلوا کر اس خداداد علم کلام کو یورپ امریکہ - افریقہ اور ایشیا اور آسٹریلیا کے مختلف طبقات تک پہونچایا اور بادشاہوں تک تبلیغیں کیں اور پھر اسی عرصہ میں آپ کے مخلص مُرید حضرت مولوی نورالدین صاحب نے جو حال میں خلیفۃ المسیح ہیں اور زمانہ کے مانے ہوئے عالم اور فاضل ہیں اور جنھوں نے جدید فلسفہ کو اور حکمت کو مصر کی ترجمہ شدہ کتابوں اور رسالوں کے ذریعہ اچھی طرح سے مطالعہ کیا ہوا ہے - اس علم کلام میں

بہت سے دُرِّ بے بہا کے ساتھ اضافہ فرمایا ہے۔ اور اب تک آپ کا درس قرآن کریم اور درس حدیث اور فقہ وغیرہ جو کہ قادیان میں جاری ہے۔ اس علم کلام کے لئے بہت سا سامان پیچھے چھوڑ رہا ہے اور ان تیس سال کی لگاتار کوششوں سے اب یہ علم کلام ایسا مکمل ہو گیا ہے کہ کیا آریہ۔ کیا عیسائی۔ کیا دہریہ۔ کیا برہمو و نیچری اس سکہ کو مان چکے ہیں۔ ہر ایک نئے اعتراض کا اس میں مدلل قاطع جواب موجود ہے اس کے موجود ہوتے ہوئے مولوی صاحب مسلمانان ہند کو اگر یہ کہیں کہ ان میں کوئی علم کلام موجودہ زمانہ کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے نہیں ہے تو میرے خیال میں بہت بڑا گناہ ہے مولوی صاحب اپنا علم کلام طیار کریں۔ خدا مبارک کرے لیکن یہ یاد رکھیں۔ کہ اسلام نرا مادی مذہب ہی نہیں ہے۔ اس کی اصل بنیاد تقوےٰ ہے وہ علم کلام جس میں تقویٰ مدنظر نہ ہو۔ اسلام کے لئے مفید نہیں ہو سکتا۔ اس سے پہلے جو سوانح حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ وغیرہ علیہ السلام کی مولوی صاحب نے لکھی ہے۔ ان میں صرف دنیوی پہلو بھی زیادہ مدنظر رکھا گیا ہے۔ روحانی اور باطنی پہلو پر جو کہ مدعا ان بزرگوں کی زندگی کا تھا۔ کوئی روشنی نہیں ڈالی گئی۔ اس لئے مولوی صاحب ضرور کوئی روحانی آدمی بھی داخل کریں۔ صاف موٹے موٹے نام داخل کرنے سے ایسا علم کلام کبھی طیار نہ ہو سکیگا

پھر مولوی صاحب نے فرمایا ہے۔ کہ آج علماء میں سے ایک شخص بھی اب موجود نہیں جس نے یوروپ کا فلسفہ اور سائینس حاصل کیا ہو۔ اس امر کے اظہار سے بھی مولوی صاحب نے اپنی اس ناواقفی کا جو ان کو موجودہ زمانہ کے حال سے ہے ایک ثبوت دیا ہے کیوں کہ ہر شخص ہندوستان کا جانتا ہے کہ علامہ دہر حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب جو کہ اسم باسمّےٰ نور ہی نور ہیں۔ اس وقت دنیا میں موجود ہیں۔ اور اپنی روحانی کرنوں سے دنیا کو منور فرما رہے ہیں۔ آپ نہ صرف مذہبی طور پر ہی واقفیت کا انتہائی درجہ حاصل کئے ہوئے ہیں۔ کیوں کہ موجودہ فلسفہ کے علوم میں بھی بے مثل ماہر ہیں۔ پھر یہ امر کس سے مخفی ہے کہ حضرت مولانا مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے اسلام کی محبت میں سب کچھ چھوڑ پندرہ سال سے قادیان کے گاؤں میں گوشہ تنہائی اختیار کئے ہوئے خدمت اسلام میں مصروف ہیں جن کے علم کلام نے یورپ میں ایک تھلکہ مچا دیا ہوا ہے۔ اور آج کل قرآن کریم کا ترجمہ بائیس سیپارہ تک ختم کر چکے ہیں اور ایک بسیط مقدمہ کا جس میں سب ان اعتراضات کا جواب دیا جاوے گا۔ جو دہریوں عیسائیوں اور فلسفیوں وغیرہ نے قرآن کریم یا اسلام پر کئے ہیں۔ مصالح جمع کر چکے ہیں۔ پھر ہم دیکھتے ہیں کہ مولوی شیر علی صاحب بی۔ اے جو آجکل اسسٹنٹ ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز ہیں اور نہ صرف گریجوایٹ موجودہ فلسفہ کے ہی ہیں بلکہ قرآن اور حدیث کے بھی خوب ماہر ہیں جو اپنی جان کو خدا کی راہ میں قربان کر کے قادیان میں فقیرانہ زندگی بسر کر رہے ہیں اور اسلام کی خدمت میں رات دن مصروف ہیں وہ بھی موجود ہیں۔ اور پھر اسی طرح مولوی صدر الدین صاحب بی۔ اے بی ٹی ہیں۔ جو کہ بی۔ اے بی ٹی تک مروجہ تعلیم حاصل کرنے کے بعد ایک معقول نوکری سرکاری کو چھوڑ دین کی خدمت میں مصروف ہے۔ اور قرآن اور حدیث کو خوب پڑھا اور اب ہیڈ ماسٹر قادیان تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ہیں اور رات دن قلمی اور قومی خدمت دین کی کرتے ہیں اور پھر مولوی محمد تیمور صاحب ایم اے ہیں جو کہ ایم۔ اے کی ڈگری حاصل کرنے کے بعد باقاعدہ مذہبی درس قرآن اور مذہب وغیرہ کا حضرت مولوی نور الدین صاحب سے دو سال تک پڑھتے رہے اور جب مولوی صاحب نے مذہب میں بھی آپ کو ایم اے کی ڈگری دیدی۔ تو اب علی گڈھ کالج میں اسسٹنٹ پروفیسر ہیں۔ اور ہر دم خدمت اسلام کی دل میں امنگ رکھتے ہیں۔ پھر حضرت خواجہ کمال الدین صاحب بی۔ اے ایل ایل بی وکیل چیف کورٹ ہیں۔ کون شخص ہے۔ جو ان کے نام نامی سے ناواقف ہے۔ آپ صرف ظاہری علوم میں ہی گریجوایٹ نہیں ہیں۔ بلکہ مذہبی علوم میں بھی بہت بڑے پایہ کی واقفیت رکھتے ہیں۔ اور حقیقی وکیل اسلام کا خطاب ان کے شایان حال ہے انھوں نے اسلام کی خدمت کے لئے اپنا مال اور جان وقف کر کے ہندوستان کے مشرق اور مغرب کو ایک کر دیا ہے

غرض کہاں تک گنتا جاؤں۔ اللہ تعالےٰ کے فضل اور برکت سے مرزا صاحب مغفور اور مرحوم رحمۃ اللہ علیہ کے ذریعے اسلام کے خادم مولوی ڈاکٹر موجود مولوی حکیم موجود۔ مولوی وکیل موجود۔ مولوی گریجوایٹ اور انڈر گریجوایٹ موجود اور پھر پرانی طرز کے مولوی علامہ حضرت مولوی محمد احسن صاحب امروہی حضرت مولوی قاضی امیر حسین صاحب۔ حضرت مولوی سید سرور شاہ صاحب اور حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی وغیرہ جیسے بے مثل انسان موجود اور ان سب کا مشترکہ طور پر صرف ایک کام یعنے جدید فلسفہ کے مقابلہ میں ایک جدید علم کلام طیار کرنا اور حضرت مولانا مولوی شبلی صاحب ہیں کہ فرماتے ہیں۔ مسلمانوں میں اب ایک بھی شخص موجود نہیں۔ جس نے یورپ کا فلسفہ اور سائنس حاصل کیا ہوا ہو۔

خدا مولوی صاحب کو توفیق عطا کرے کہ وہ اس جماعت سے ہی ایک بڑی جماعت علم کلام کی خدمت کے لئے طیار کریں۔ اسلام کی خدمت کے لئے کروڑ ہا انسانوں کی ضرورت ہے لیکن خدا کے لئے ہمیں یہ سنا کر مایوس نہ فرماویں کہ پہلے کوئی انسان مسلمانوں میں موجود ہی نہیں حضرت مولوی صاحب کی مزید واقفیت کے لئے میں یہ عرض کرنی مناسب سمجھتا ہوں۔ کہ اس مذکورہ بالا جماعت نے ایک دینی تعلیم کے لئے مدرسہ جس کا نام مدرسہ احمدیہ ہے۔ جس میں سوائے مذہبی تعلیم کے انگریزی بھی لازمی ہے۔ جاری کیا ہوا ہے۔ جو بفضل خدا بہت ترقی کر رہا ہے۔ ماسوائے اس کے ایک انگریزی ہائی سکول بھی ہے۔ جس کے طلباء امتحان انٹرنس میں آنے سے پہلے ہی قرآن اور حدیث میں خاص طور پر ماہر کئے جاتے ہیں۔ اور کئی رسالہ اور اخباریں موجود ہیں جو موجودہ علم کلام کی رات دن خدمت کرتے ہیں اور ایک بڑا بھاری ذخیرہ علم کلام کا موجودہ زمانہ کی ضرورۃ کے لئے بفضل خدا مکتفی ہے۔ دیر سے طیار کیا ہوا وہاں موجود ہے۔ اللہ تعالےٰ آپکو توفیق عطاء کرے کہ آپ بھی اس سے فائدہ اٹھاویں۔ آمین

سید محمد حسین ایل۔ ایم ایس احمدیہ بلڈنگ لاہور

کون صاحب ہیں؟ (۱) ایک صاحب مفرح یاقوتی کے خواص دریافت کرتے ہیں اپنا نام نہیں لکھتے مہر ڈاکخانہ آگرہ کی ہے انکی خدمت میں التماس ہے کہ اس مفرح کے موجد حکیم محمد حسین صاحب مالک کارخانہ مرہم عیسیٰ۔ لنڈا بازار۔ نولکھا لاہور ہیں انسے ساتھ خط و کتابت کریں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ ونصلے علیٰ رسولہ الکریم

اشتہار ضروری

مجھے اس بات کو معلوم کرکے بہت افسوس ہوا ہے کہ فنڈ یتامیٰ اس وقت پانچ چھ سو روپیہ کا مقروض ہے اور جہاں اس کے اخراجات دو سو روپیہ ماہوار کے قریب یا اس سے بھی بڑھے ہوئے ہیں۔ آمدنی پچاس روپیہ ماہوار بلکہ اس سے بھی کم ہے اس لئے میں جماعت کے مخلصوں کو اس طرف خصوصیت سے توجہ دلاتا ہوں۔

مذہب کے دو ہی بڑے جزو ہیں۔ ایک طاعت لامر اللہ اور دوسرے شفقت علے خلق اللہ۔ اس دوسرے حصہ میں اللہ تعالےٰ نے قرآن شریف میں اور ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حدیث شریف میں یتامیٰ کی خبرگیری کے لئے سخت تاکید فرمائی ہے چنانچہ قرآن کریم میں جہاں صدقات کا ذکر آیا ہے وہاں یتامیٰ کا خصوصیت سے ذکر فرمایا ہے۔ چنانچہ ایک جگہ پارہ دوم میں قرآن شریف میں فرمایا ہے۔

لکن البرّ من اٰمن باللہ والیوم الاٰخر والملٰئکۃ والکتٰب والنّبیٖن واٰتی المال علیٰ حُبّہٖ ذوی القربٰی والیتٰمٰی والمسٰکین وابن السبیل والسّآئلین وفی الرّقاب۔ اس آیت میں حقیقی نیکی کو انہی دو حصوں پر منقسم فرمایا ہے۔ جن میں سے پہلے حصہ میں ایمان یا طاعت لامر اللہ کا ذکر ہے اور دوسرے میں مال کے خرچ کرنے یا شفقت علیٰ خلق اللہ کا حکم ہے۔ اور انفاق فی سبیل اللہ میں ذوی القربٰی کے بعد دوسرے درجہ پر مستحق امداد یتامیٰ کو قرار دیا ہے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بھائیوں پر رحم کرنے کے متعلق جو تاکید فرمائی ہے اُس سے حدیث کی کتابیں بھری پڑی ہیں۔ چنانچہ ایک حدیث میں فرمایا ہے:- تری المؤمنین فی تراحمھم وتوادھم وتعاطفھم کمثل الجسد اذا اشتکے عضوا تداعی لہ سائر الجسد بالسھر والحمی۔ یعنے مومن باہم ایک دوسرے پر رحم کرنے اور ایک دوسرے سے محبت کرنے اور ایک دوسرے پر مہربانی کرنے میں ایک جسم کے حکم میں ہیں۔ اگر جسم کے ایک عضو کو تکلیف پہنچے تو اس کی خاطر سارا جسم تکلیف اُٹھاتا ہے۔ اور بعض خصوصیت سے ان بےکس بچوں پر رحم کے لئے جنہیں یتیم کہتے ہیں فرمایا۔ انا وکافل الیتیم لہ ولغیرہ فی الجنۃ ھٰکذا یعنے میں اور وہ شخص جو یتیم کی خبرگیری کرتا ہے جنت میں اس طرح سے ملے ہوئے ہوں گے۔ جس طرح دو انگلیاں باہم ملی ہوئی ہیں۔ ایک سچے مومن کی آرزو اس سے بڑھ کر کیا ہو سکتی ہے کہ نہ صرف جنت میں ہو بلکہ جنت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہو۔ اس کے لئے فرمایا کہ یہ جو چاہتا ہے یتیم کا کفیل بن جاوے۔ خواہ وہ یتیم کوئی اس کا اپنا رشتہ دار ہو یا کوئی اور ہو۔ میرے دوستو! تم میں سے کون ہے جو یہ نہ چاہتا ہو کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ جنت میں ہو پس تم علیحدہ علیحدہ تو یتیموں کے کفیل بن نہیں سکتے۔ اگر تم اس ثواب میں شریک ہونا چاہو تو یتیم فنڈ کے لئے کچھ اپنے ذمہ لگا لو۔ خواہ وہ تھوڑی رقم ہی ہو یہاں انجمن کی زیر نگرانی تمہاری قوم کے بہت سے یتیم بچے پرورش پا رہے ہیں اور بہت سے ہیں۔ جن کی درخواستیں آتی ہیں۔ پس جو شخص تم میں سے ان کی پرورش کے لئے چندہ دیتا ہے وہ یتیم کی کفالت کرتا ہے۔ میں اُمید کرتا ہوں کہ ہماری جماعت کے مخلص جلد اس طرف توجہ کرکے یتیم فنڈ کی موجودہ حالت کو ایسا بنانے کی کوشش کرینگے کہ اس کے لئے دوبارہ مجھے کہنے کی ضرورت نہ ہو۔

نور الدین رضؓ

ایک پیشگوئی

پائینیر کا نامہ نگار رقمطراز ہے۔ کہ خدیو مصر کے کتب خانہ سے ایک قلمی کتاب بہلول ہندی کی تصنیف ۸۰۹ھ کی لکھی ہوئی ملی ہے۔ جس میں یہ پیشگوئی درج ہے کہ ۱۳۳۰ھ میں آتش فشاں ملک (اٹلی) والے طرابلس پر حکومت کریں گے اور زمانہ موسیٰ تک وہاں رہیں گے اور پھر مصائب اُٹھا کر چلے جاویں گے۔ نامہ نگار نے زمانہ موسے سے مراد وہ چالیس لئے ہیں جو بنی اسرائیل نے جنگلات میں فتح کنعان سے قبل بسر کئے تھے اس بات سے انکار نہیں ہو سکتا کہ خدا تعالےٰ کے نیک بندوں پر قبل از وقت آئندہ کے حالات کھولے جاتے ہیں۔ مگر کہیں اس کا اثر مسلمانان طرابلس پر یہ نہ ہو کہ اس پیشگوئی کے سہارے سے دست بستہ ہاتھ باندھ کر بیٹھ جاویں کہ خیر اپنے وقت پر طرابلس خود بخود فتح ہو جاوے گا۔

شہادت زمانہ

لاہور سے مرزا برکت علی صاحب حضرت مسیح موعود کی نزمانہ ضرورت کے متعلق حق کی جستجو کرنے والوں کو حضور کی کتاب ایام الصلح کی طرف متوجہ کرتے ہیں جن میں اس امر پر بحث کی گئی ہے کہ اس زمانہ میں دو قسم کی برکتیں اللہ تعالےٰ نے نازل کی ہیں ایک دنیوی جو ظاہر ہیں۔ دوسری رُوحانی جیسے اشاعت علوم حقہ۔ اظہار حقایق و معارف قرآنی۔ یہ انعامات امام موعود کے ذریعہ سے یا اور ذرائعہ سے اس کے زمانہ میں ظاہر ہو کر اس کے ایام کے متبرک ہونے کا ثبوت دے رہے ہیں اور اس طرح ان کے نزول کا باعث دراصل وہی وجود پاک ہے۔ گر اس کو وہی سمجھتے ہیں۔ جو توجہ کرتے ہیں۔

نیز مرزا صاحب موصوف لکھتے ہیں کہ اسلامیہ کالج میں حمایت اسلام کے سالانہ اجلاس کی طیاری میں بڑا جلسہ ہوا ہزار آدمی جمع ہوا۔ چاہا گیا کہ تلاوت قرآن سے جلسہ شروع ہو مگر قرآن پڑھنے والا نہ ملا۔ اور ایک معزز صاحب نے کھڑے ہو کر افسوس کیا کہ کوئی قرآن پڑھنے والا نہیں جلسہ شروع ہو تب ایک صاحب نے مجمع میں سے نکل کر سورۃ یٰسین کی چند آیات پڑھیں یا بے اختیار ان کے موہنہ سے نکلیں تا قوم کو معلوم ہو کہ یہ اس پر کونسا وقت ہے۔

ضرورت مدرسین

ناظمان اسلامیہ مڈل اسکول دسوہہ نے حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں درخواست کی ہے کہ ان کے واسطے لائق ہیڈ ماسٹر اور دیگر مدرسین تلاش کئے جاویں ؛

بیعت

منشی بہادر علی صاحب سکنہ راجپور ریاست پٹیالہ خواہش رکھتے ہیں کہ ان کی بیعت کا اعلان جلد اخبار میں کر دیا جاوے اللہ تعالےٰ استقامت عطا فرماوے

مُبارک

اللہ تعالےٰ کا شکر و احسان ہے کہ ہمارے مکرم دوست زین الدین محمد ابراہیم صاحب کو اس ضعف پیری میں اپنے دو صاحبزادوں میاں ابراہیم و میاں احمدؐ اور اپنی دو صاحبزادیوں کی شادی کرنے کی توفیق حاصل ہوئی اللہ تعالیٰ ان شادیوں کو مبارک کرے۔

دُعا مدد

مولوی عنایت اللہ صاحب پٹواری جسمانی اور روحانی کمزوریوں کی دُوری کیواسطے احباب سے امداد دُعا۔

پیارا ہے ۔ غور کریں ۔ اس نے اگر سب کچھ دنیا کمانے کے لئے کیا ۔ تو آخر اس کا کوئی نشان بھی ہونا چاہیئے تھا لاکھ مریدہ ۔ آمد کا یہ حال کہ ڈاکخانہ کے رجسٹر گواہ ہیں مگر آپ مجھے دکہا دیں کہ اس نے کوئی عمارت اپنے لئے بنائی ۔ کوئی جائداد خریدی ۔ یا کم از کم اپنے پسماندوں کے لئے کچھ چھوڑا ۔ یا ان کے لئے آمدی کی بنیاد ڈالی اور باوجودیکہ اپنی وفات کی خبر انکو تین سال پہلے تھی ۔ اپنے ذاتی بیٹے کو اپنا جانشین بنانے کا ارشاد کیا ؟ ہرگز نہیں یہ کیوں ؟ اسلئے کہ آپکو دنیا مقصود نہ تھی اس لئے اب ان کا خلیفہ ایک غیر شخص ہے ۔ جو باہر سے آیا ۔ آپ کی جو اپنی جدی جائداد تھی وہ بھی دین کی اشاعت میں لگا دی ۔ کیونکہ آپ کا مقصود یہ تھا کہ خدا کا جلال ظاہر ہو اس کے پیارے نبی (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی بزرگی کا اظہار ہو ۔ چنانچہ وہ مرتے دم تک اس پر قائم رہا خدا اور اس کے نبیؐ کے مخالفوں کے ساتھ قلمی جنگ کرتا رہا اور اسی میں شہید ہوا ۔ کیا کبھی آپنے ان کی کوئی کتاب دیکھی ؟ نہیں دیکھی ۔ اور پھر اس پر رائے دیتے ہو تو افسوس ! اگر وہی ہے تو مجھے بتاؤ یہ درد یہ سوز اور یہ ہمت اس زمانہ میں اور کس کو ہے ۔ ایک ہی مثال مجھے دکہا دو ۔ کوئی اعتراض نہیں ۔ تو بیش کرو مگر خدا کے لئے اپنی زبان کو اپنے قابو میں رکھو ۔ کہ جو اپنی زبان کو اپنے قابو میں نہیں رکھتا وہ تو نا پانیوالوں میں سے ہے ۔ مبارک وہ جو سوچتا ہے قبل اس کے کہ بولتا ہے مبارک وہ جو اپنے انجام سے بے فکر نہیں اور پہلے اس کے کہ کوئی اس پر مصیبت آوے وہ اس سے بچنے کا سامان کرتا ہے ۔ مبارک وہ جو خدا کے برگزیدوں کا دل سے ادب کرتا ہے اور اس کی شان میں کوئی گستاخی کا کلمہ نہیں بولتا ۔ مبارک وہ جو کسی مامور کے معاملہ میں جلد بازی سے کام نہیں لیتا بلکہ خدا کے حضور رو رو کر اور چیخ چیخ کر دعائیں کرتا اور ایسے اہم معاملہ میں روشنی کا خواستگار رہتا ہے ۔ مبارک وہ جو کسی پر عیب لگانے سے پہلے اپنے عیبوں کا مطالعہ کر لیتا ہے ۔ مبارک وہ جو تمسخر نہیں کرتا ۔ کیونکہ تمسخر کرنے والے کبھی فلاح نہیں پاتے ۔ مبارک وہ جو حلیم اور بردبار ہے مبارک وہ جو فہیم اور خاکسار ہے ۔ مبارک وہ جو تابع فرمان پروردگار ہے ۔ مبارک وہ جو خاک راہ احمدؐ مختار ہے مبارک وہ جو دین کے لئے اپنا مال اپنی جان اور اپنی آبرو فدا کرتا ہے اور ہر وقت اپنے نبیؐ کی الفت کا دم بھرتا ہے ۔ مبارک وہ جو تمام قسم کے برے خیالات برے معاملات برے مقامات کو چھوڑتا اور گندے دوستوں اور ہمنشینوں سے منہ موڑتا ہے اور قدوس خدا اور قدوس نبی ۔ قدوس امام سے رشتہ تعلق جوڑتا ہے ۔

مبارک وہ جو ایک خدا ترس دل لے کر اس خالص خیرخواہی سے لکھے ہوئے رقعہ کو پڑھتا اور اس گھاٹی پر چڑھتا ہے جس کی بلندی پر دنیا کا نشیب و فراز معلوم ہو جاتا ہے مبارک وہ جو خدا کا ہے اور خدا اس کا ۔ اللہ تعالے آپکو توفیق دیوے کہ میرے اس درد بھرے رقعہ کو غور سے پڑھیں ۔ فقط

والسلام علے من اتبع الھدیٰ

جلسہ انعام

یکم اپریل ۱۹۱۲ء کو مدرسہ احمدیہ کے طلبا میں سالانہ امتحان کی کامیابی پر تقسیم انعام ہوا ۔ افتتاح جلسہ پر عبید اللہ طالب علم مدرسہ احمدیہ نے چند آیات قرآن خوش الحانی سے پڑھیں ۔ اس کے بعد حضرت صاحبزادہ صاحب افسر مدرسہ احمدیہ نے ایک تقریر کی ۔

فرمایا :۔ قرآن شریف سے ظاہر ہے کہ انبیاء کے ہر ایک کام میں اپنے اور غیر کے فائدے کی نیت ہوتی ہے حضرت موسےٰ نے کہا کہ میرا عصا اپنے سہارے اور جانوروں اور غیروں کے فائدے کے واسطے ہے ۔ اس جلسہ میں بچوں کو انعام دینا اور ضروریات مدرسہ کے اظہار کی نیت ہے ۔ طالب علم کی مثال درخت کی ہے ۔ جیسا بیج اور اس کی پرورش اور پیوند زمین پر ہو گا ویسا ہی درخت ہو گا ۔ اسی طرح جیسی ابتدائی تعلیم و تربیت یا جیسے استاد ۔ کتابیں بچے کو میسر آویں گی ویسا ہی وہ بنے گا ۔ اسلام نے ہر دو قسم کے آدمی بنائے ہیں ایک وہ جو دنیوی کاروبار کے ساتھ دین کو قائم رکھیں وہ رجال لا تلہیھم التجارۃ ۔ دوسرے وہ جو صرف دینی علوم کے سیکھنے سکھانے کی طرف متوجہ رہیں یہ علماء کا گروہ ہے اور اسی کے متعلق قرآن شریف میں فرمایا ہے ۔ ولتکن منکم امۃ الآیۃ یہ گروہ دنیا کو دین پر قربان کرنے والا ہے ۔ اسلام نے یہ دونوں اسکول قائم کئے ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس زمانہ میں یہ دونوں اسکول مدرسہ انگریزی اور مدرسہ احمدیہ کی صورت میں ظاہر ہوئے ہیں ۔ مدرسہ اول کے طلباء دنیا پر ثابت کر دینگے کہ تمام دنیوی کاروبار میں اعلےٰ ترقی کر کے بھی وہ خدا کو پانے والے ہیں ۔ اور مدرسہ دوم کے طلباء یہ ثابت کر دکھائیں گے ۔ کہ کس طرح ایک انسان دنیا کی زینت اور زیبائش کو بالکل ترک کر کے خالص دینی خدمت کے واسطے اپنی زندگی قربان کر سکتا ہے ۔ ہر ایک دنیوی چیز سے حقارت کریں ۔ پھر اپنے تقوے کے سبب معظم و مکرم ہوں ۔ اپنی اعلیٰ واقفیت کے سبب تمام معاملات میں ہوشیار ہوں صاحب وقار اور خدا سے موید و منصور ہوں ۔ اسلامی اسکول میں پہلوں کی مثال میں عمرؒ بن عبد العزیز اسلامی بادشاہ ہیں اور دوسرے کی مثال اسلام میں معین الدینؒ چشتی ۔ ابراہیم ادہمؒ ۔ شہاب الدینؒ سہروردی ہیں ۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی میں بھی ہر دو نمونے موجود ہیں ۔ مکی زندگی میں آپ کی زندگی درویشانہ تھی ۔ مدنی زندگی میں آپ بادشاہ تھے ۔ پھر بھی خدا ہی آپ کا معشوق تھا اور دنیا آپکی نظروں میں حقیر و ذلیل تھی ۔ ہماری قوم میں بھی دونوں قسم کے آدمی ہونے چاہئیں ہمارے ہاں ایک دفعہ مدرسہ انگریزی کے اڑانے کی تجویز ہوئی تھی اس وقت صرف حضرت مولوی صاحب اور میں اس امر کے مخالف تھے اور مدرسہ قائم رہا اسکے بعد ایک دفعہ مدرسہ احمدیہ اڑانے کی تجویز پیش ہوئی تھی اس وقت بھی میں نے ہی اس امر کی مخالفت کی اور ہر دو مدرسے قائم رہے ان دو مدرسوں میں سے جس ایک کو کوئی فضول سمجھتا ہے وہ احمق ہے اور چاہتا ہے کہ احمدیت یک چشم رہ جاوے مگر ہمیں دونوں آنکھوں کی ضرورت ہے ۔ جماعت کے لوگوں کو اپنے بچوں کو یہاں کے مدارس میں بھیجنے کی طرف توجہ کرنے کی بہت ضرورت ہے ، ہر دو مدارس میں لڑکوں کی تعداد بہت تھوڑی ہے ۔ تعلیم علم کی خاطر ضروری ہے ۔ علم خود ایک زینت ہے ۔ علم کو علم کی خاطر حاصل کرو نہ کسی لالچ اور نوکری کے واسطے ۔ اگر ایسا کرو گے تو یہ گندہ ارادہ ہو گا ۔ دین کی خاطر علم سیکھنے والے کبھی ذلیل نہیں ہوتے ۔ عالم ۔ متقی ۔ پرہیزگار عالم کا خود خدا مددگار ہوتا ہے ۔ مدرسہ احمدیہ میں داخلہ سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ روپیہ کہاں سے لیں

تو ذلیل نہیں ہوسکتا۔ اگر بد ہے تو ایم اے ہوجانا بھی اس کے واسطے مفید نہیں اس کے بعد خصوصیت سے اس مدرسہ احمدیہ کی ضروریات کا میں ذکر کرتا ہوں ہر ایک شے غیر جنس سے مل کر تغیر پکڑتی ہے اس میں زنگ میل اور خرابی پیدا ہوتی ہے یہی حال دنیوی کاروبار میں پڑنے والوں کا ہے اسواسطے ایک پاک گروہ چاہیئے جو ایسے لوگوں کے زنگ کو اتارتا رہے اتنی بڑی جماعت کے واسطے کس قدر گروہ علماء کا ہمارے پاس ہونا چاہیئے جو احمدیت کے باغ کی درستگی کرتا رہے۔ پھر علماء کا گروہ اختلاف کو مٹاتا ہے کیوں کہ لوگ مذہبی امور میں عموماً اپنی اٹکل سے کام لینا شروع کر دیتے ہیں اور اٹکل ہر ایک کی جُدا۔ ایک صورت تفرقہ پیدا ہوجاتی ہے۔ علماء کا کام ہے کہ قرآن و حدیث کو خوب یاد رکھیں اور تبلیغ کرتے رہیں تاکہ قوم بڑھتی رہے۔ قوم کو چاہیئے کہ اس مدرسہ کیطرف توجہ کریں اس مدرسہ کا فنڈ مقروض ہے اور پتا تحقیق برداشت کرنے والے لڑکوں کی تعداد بہت کم ہے۔ صدر انجمن احمدیہ نے مدرسہ کے ۶۰ فیصدی نمبر لینے والے لڑکوں کے واسطے انعام مقرر کئے ہیں تاکہ لڑکوں میں سابق بننے کی ترغیب ہو۔ انعام خوشی اور رضامندی کا اظہار ہے۔

سب سے پہلا انعام قرآن شریف میں اول رہنے کا جماعت چہارم میں عبدالقدوس کو دیا گیا۔ مبلغ ۔۔ ۔۔۔۔ ۔۔ ۔۔ ہلے

دوسرا انعام قرآن شریف میں اول رہنے کا جماعت دوم میں عبدالسبوح کو دیا گیا۔ مبلغ ۔۔ ۔۔ ۔۔ ۔۔ ہلے

تیسرا انعام جماعت اول میں عبدالجبار کو دیا گیا مبلغ ہمہ

چوتھا انعام جماعت سپشل۔ محمد مالاباری کو دیا گیا مبلغ سے

ہر جماعت میں اول دوم کا انعام جماعت دوم عبدالسبوح کو دیا گیا۔ مبلغ ۔۔ ۔۔ ۔۔ ۔۔ ۔۔ ہے

جماعت اول میں عبدالعزیز کو دیا گیا ۔۔ ۔۔ مبلغ ہمہ

محمد حسن ۔۔ ۔۔ للعہ۔ محمد علی ۔۔ ۔۔ ۔۔ ہے

سپشل عبداللہ مالاباری ۔۔ ۔۔ ہے۔ محمدؐ ۔۔ ۔۔ عا

پیر منظور محمد کی طرف سے ایک چاقو۔ عبدالسبوح کو جس کی سب اُستادوں نے تعریف کی۔ شیخ یعقوب علی صاحب نے قریباً پچاس روپے کی کتب لڑکوں کے واسطے دی ہیں۔ جو تقسیم کی گئیں۔ تمام انعامات حضرت صاحبزادہ صاحب نے اپنے ہاتھ سے تقسیم فرمائے۔ اخیر میں صادق سیالکوٹی نے ایک نظم پڑھی۔ جو نیچے درج ذیل ہے اور دعا کے ساتھ جلسہ ختم ہوا۔ اور شیخ یعقوب علی صاحب نے اگلے سال اول رہنے والے کے واسطے ایک انعام ایک اشرفی کا اپنی طرف سے مقرر فرمایا۔

۱ منعقد جلسہ ہوا ہے آج دینیات کا
سلسلہ کیا خوب نکلا ہے یہ انعامات کا

۲ میرزا محمود۔ صاحبزادۂ والا تبار
خود خدا ہی اجر ہو گا آپ کی خدمات کا

۳ احمدیہ مدرسہ پر جان بھی کر دو نثار
دین ہے جس کا سلامت اُسکی دنیا بھی دُرست

۴ قرن اول شاہد صادق ہے میری بات کا

۵ متقی کے رزق کا اللہ ہوتا ہے کفیل
فکر کیوں ہے طالبانِ علم کی اوقات کا

۶ آریوں عیسائیوں کے اعتراضوں کے جواب
چاہتے ہیں علم کچھ قرآن کی آیات کا

۷ علم دین حاصل کرو تا ہوسکے کچھ انتظام
اے میرے پیارے رفیقو بندش آفات کا

۸ دیکھنا ہرگز نہ دینا۔ دین کی قطع و بُرید
ہم نے مانا یہ زمانہ بھی ہے اصلاحات کا

۹ علم کی کیا قدر ہے معلوم ہو جاتی تمہیں
پڑھ لیا ہوتا جو باب العلم ہی مشکواۃ کا

۱۰ کچھ پتہ چلتا نہیں دین سے غفلت کیشیاں
شوق ہے دل میں مگر ہر امر واہیات کا

۱۱ مال و دولت پر بڑا ہی ناز ہے اغیار کو
ہے بھروسہ ہم کو مولا ایک تیری ذات کا

۱۲ دین کا خادم بنائے دین کا شیدا بنا
جوش ہو ہر وقت دل میں تیرے احکامات کا

۱۳ ہاتھ اُٹھاؤ اب دُعا کیواسطے اے مومنو!
بول بالا ہو الٰہی شاخ دینیات کا

پہلوں کا کفارہ کیوں کر ہوا

مختلف زمانہ اور مختلف فرقوں کے یسوعی صاحبان نے نجات کی تھیوری کو ہمیشہ مختلف صورتوں میں دیکھا ہے اور آئے دن یسوعی مذہب کی تشریح نئے رنگ میں کیجاتی ہے اور ان مختلف قیاسات میں بعض دفعہ اتنا فرق ہوتا ہے۔ کہ اگر اُسے مشرق مغرب کا فرق کہا جاوے تو بے جا نہ ہو گا۔ تازہ ڈاک سے ظاہر ہے کہ میکونل صاحب بہادر نے دین یسوعی کی تشریح میں ایک نئی کتاب تصنیف کی ہے۔ لیکن اسی ڈاک میں ایک کتاب بنام پری ہسٹارک مین کی خبر آئی ہے جس کو کیمبرج یونی ورسٹی نے شائع کیا ہے اور جس میں انسانی نسل کے موجودہ تاریخی حالات سے بہت قبل زمین پر موجود ہونے کی شہادت دی گئی معلوم ہوتی ہے اس قسم کی کئی کتب پہلے بھی یورپ کے محققین شائع کر چکے ہیں اور ان کی رائے میں بائبل کے بابا آدم جن کو ۵ ہزار سال گذرے ہیں اور جن کے بہشت سے اخراج پر ساری بنیاد کفارے کی ہے ان سے ہزارہا سال قبل انسان زمین پر موجود تھا۔ اس تحقیقات نے یسوعی دنیا کے سامنے ایک نئی بحث کا میدان کھولا ہے اور وہ یہ ہے کہ قبل آدم والے انسان آیا معصوم تھے یا گناہ گار۔ اور اگر گنہگار تھے تو یسوع کا کفارہ ان کے کام آسکے گا یا نہیں ہرچند اس کفارے نے آج تک آدم کی اولاد کو بھی کوئی فائدہ نہیں دیا اور اخراج بہشت کے وقت جو سزا آدم اور اس کی بی بی اور ان کی اولاد کو ملی تھی اس سے یسوعی دنیا آزاد نہیں۔ مرد کا پیشانی کا پسینہ اور عورت کا درد سب کے لئے یکساں ہے۔ تاہم اس وقت کسی تھیوری کے غلط یا صحیح ہونے پر بحث نہیں۔ بلکہ سوال صرف یہ ہے۔ کہ قبل آدم انسانوں کے واسطے کیا تھیوری قائم ہوسکتی ہے۔ قرآن شریف نے پیدائش انسان کیواسطے کوئی تاریخ مقرر نہیں فرمائی بلکہ حضرت آدم کو بھی خلیفہ کہا ہے اور خلیفہ کسی کا جانشین ہوتا ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت آدم سے قبل بھی انسانی مخلوق موجود تھی۔ اور یہ امر کہ حضرت آدم کی پیدائش کا ذکر ہے سو قرآن شریف میں تو ہر انسان کی پیدائش کا ذکر ہے۔ حضرت آدم کی خصوصیت نہیں۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ خلق الانسان من صلصال کالفخار۔ (الرحمن) تمام انسان مٹی سے پیدا ہوئے۔ لیکن اگر آدم کی خصوصیت سمجھی جاوے۔ تب ہی کوئی تعجب کی بات نہیں۔ چوں کہ حضرت آدم علیہ السلام کو ایک بڑی شاندار جماعت کا مورث اعلےٰ بنایا تھا۔ اس واسطے کیا تعجب ہے کہ اس کو بے باپ اور بے ماں کے پیدا کیا گیا ہو۔ جیسا کہ اس کی اولاد میں سے بعض کو بے ماں اور بے باپ کے پیدا کیا گیا۔ مثال کے طور پر دیکھو ملک صدق جس کا نہ باپ تھا اور نہ ماں۔ اور حضرت عیسےٰ جن کا باپ نہ تھا۔ اور چوں کہ ان پر نبوت اسرائیلی کا خاتمہ تھا۔ اس واسطے آگے ان کی اولاد بھی مذکور نہیں ہوئی ✣

حضرت خلیفۃ المسیح مولوی نور الدین صاحب کے فرمائے ہوئے درس قرآن شریف سے نوٹ

مرتبہ محمد صادق عفے اللہ عنہ

بقیہ سورہ الدھر رکوع ۱

پارہ ۲۹ - تبارک الذی

گذشتہ اشاعت سے آگے

ایک اور روایت میں ہے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اتقوا اللہ فی النساء فانھن عندکم عوان - یعنے عورتوں کے حق میں خدا سے ڈرتے رہو۔ کہ وہ تمہارے ہاتھوں میں قیدیوں کی طرح ہیں۔ یتیم کے حق میں بھی پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سب گھروں میں بہتر گھر وہ ہے۔ جس میں یتیم کے ساتھ نیک سلوک کیا جاتا ہے اور سب گھروں میں بدتر وہ گھر ہے۔ جس میں یتیم کے ساتھ بدسلوکی کیجاتی ہے۔

آیت ۱۰ - یوماً عبوساً قمطریرا - **عبوس الوجہ** اُس آدمی کو کہتے ہیں۔ جس کی پیشانی پر ہمیشہ بل پڑے ہوئے ہوں۔ **قمطریر** - سخت سلوٹیں اور بل چہرے کے عذاب آلہی کی شدت کو دیکھ کر چہروں کی ایسی حالت ہو گی کہ جیسے سخت گریہ وزاری کے وقت رونے والے چہرے کی کیفیت عین حالت گریہ کے وقت ہوتی ہے۔

آیت ۱۳ - ذمھریراً - زمہریر ایسی سخت سردی کو کہتے ہیں جس سے ہاتھ پیر گلنے لگیں۔ بخلاف بَرد کے کہ اس میں معمولی ٹھنڈک ہوتی ہے۔

آیت ۱۵ - یطاف علیھم اٰنیۃ من فضۃ - کسی صوفی نے ایک مقام پر لکھا ہے اور جس نے یہ بات لکھی ہے وہ ایک بڑا آدمی ہے وہ کہتا ہے میں نے انبیاء کے مقام کو **چاندی** کا مقام دیکھا اور اولیاء کے مقام کو سونے کا مقام دیکھا۔ ہمارے مولویوں نے اس وجہ سے اس کو بھی کافر کہا ہے۔ سائنس والے جانتے ہیں کہ کُل رنگوں کا جامع سفید رنگ ہے۔ ان کا منشاء یہ ہے کہ جو سفید رنگ نظر آیا وہ سارے کمالات کا جامع ہے۔

آیت ۱۷ - کان مزاجھا زنجبیلاً - زنجبیل دو لفظوں سے مرکب ہے **زنا** اور **جبل** سے۔ زنا لغت میں اوپر چڑھنے کو کہتے ہیں اور جبل بمعنی پہاڑ۔ سونٹ کی گرمی انسان میں بڑی قوت پیدا کرتی ہے۔ جب تک کہ عاشقانہ گرمی سالک راہ محبت کے دل میں نہ ہو وہ مشکلات کی بلند گھاٹیوں کو طے نہیں کر سکتا۔ جب یہ زنجبیل عشق اور محبت کی شراب پی لیتا ہے تو خدا کی راہ میں عملی قوت کا ایسا حیرتناک اثر دکھاتا ہے کہ دوسرا ہرگز دل سے بھی جانفشانیاں نہیں دکھلا سکتا۔ اللہ تعالے نے بھی ایسے سالک کی جزا کاسۂ وصال رکھا ہے۔ جس کے مزاج کی طرف زنجبیل کے لفظ سے اشارہ کرتے ہوئے جزاءً وفاقاً کی موافقت کو تبلایا ہے۔

آیت ۱۸ - تسمّٰی سلسبیلا - سلسبیل میں سَل سبیل کی طرف اشارہ کیا ہے۔ یعنی پوچھ راستہ۔ دنیا میں عشق اور محبت کا زنجبیلی کاسہ اپنے مرشد کے ہاتھ سے جب سالک پی لیتا ہے۔ تو اس میں خصوصیت کے ساتھ اپنے محبوب حقیقی تک پہنچنے کی ایک تڑپ پیدا ہو جاتی ہے۔ پھر وہ راہ طریقہ کے پوچھنے اور اس پر قدم مارنے میں عار نہیں کرتا۔ خواہ کیسی ہی دشوار گھاٹیاں راستے میں حائل ہوں ہمارے موجودہ امام علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک فرمودہ جو سلسبیل کے لفظ سے بہت ہی مناسبت رکھتا ہے۔ یہ ہے۔ ؎

ابن مریم ہُوا کرے کوئی ؂ مرے دُکھ کی دوا کرے کوئی

آیت ۱۹ - ولدان مخلدون - مخلدون کے معنوں میں کئی قول ہیں۔ مخلّد بوڑھے کو بھی کہا ہے۔ مخلد اس کو بھی کہا ہے جس کے زلف سفید ہوں۔ مخلد کے ایک معنے یہ بھی کئے ہیں کہ کانوں میں بندے بالے پہنے ہوئے۔ مگر ان تمام معنوں سے انسب وہ معنے معلوم ہوتے ہیں۔ جس کی مناسبت **ولد** کے لفظ کے ساتھ ہو۔ یعنے دنیا کے ولدان کی طرح جنتیوں کے خادمیں ولدان پر مرور زمانہ کی وجہ سے کبھی مُعمّر ہونے کا زمانہ نہیں آئے گا بلکہ باوجود مرور زمانہ کے وہ **ہمیشہ** ولدان ہی ولدان رہیں گے۔ جو کام خدمت گذاری کا پھرتیلی حرکتوں سے چھوٹے بچے کیا کرتے ہیں وہ معمّر نہیں کیا کرتے اور کاربراری میں ان کی خدمات بھی معلوم ہوتی ہیں۔ اسی لئے الخ

لُؤلؤاً منثورا - (یعنے) بکھرے ہوئے موتیوں کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے

آیت ۲۰ - ملکاً کبیرا - حدیث شریف میں ہے کہ جو دوزخی دوزخ سے سب سے آخر میں نکالا جائے گا۔ اس کو اللہ تعالے اس قدر جنت عطا فرما دیگا۔ کہ دنیا و مافیہا اور اس سے دوچند کے مقابلہ کی ہوگی۔

آیت ۲۳ - نزلنا علیک القراٰن تنزیلا - ہمنے اُتارا ہے تم پر قرآن مجید کو وقتاً فوقتاً۔ اس کی وجہ سورہ الفرقان میں کفر کے سوال لولا نُزّل علیہ القراٰن جملۃً واحدۃ - آیت ۳۲ میں یوں فرما ہے۔ کذالک لنثبت بہ فوادک ورتلناہ ترتیلا - یعنے ضرورت پیش آمد کے وقت خدا وند تعالے کی ہمکلامی سے آپکے دل کو تسکین ملتی رہی۔ اس کے سوا اور بھی کوئی وجوہ وقتاً فوقتاً ٹھیر ٹھیر کر نازل فرمانے کے قرآن شریف میں مختلف مقام میں بیان فرمائے ہیں۔

توریت میں پہلے سے یہ پیش گوئی تھی کہ وہ کتاب آہستہ آہستہ نازل ہوگی دیکھو یسعیاہ ۲۸ :

آیت ۲۷ - یحبون العاجلۃ - عاجلہ اوّلی زندگی دنیا کو فرمایا جس کا آرام دم نقد موجود نظر آتا ہے۔

آیت ۲۸ - شددنا اسرھم - ہم نے ان کے جوڑ بند مضبوط کئے۔

آیت ۳۰ - تشاؤن الّا ان یشاء اللہ - حال تمہارا ایسا ہونا چاہیئے

کرنہ چاہو تم وہ بات جو اللہ تعالے نہ چاہے مگر حال تمہارا یہ ہے کہ وہ چاہتے ہو۔ جو اللہ تعالے نہیں چاہتا۔

پارہ ۲۹۔ تبارک الّذی

سورۃ المرسلات رکوع اوّل

آیت ۱ و ۲ و ۳ و ۴ و ۵ ۔ والمرسلات عرفاً۔ فالعٰصفات عصفاً والناشرات نشراً۔ فالفارقات فرقاً۔ فالملقیات ذکراً۔

مرسلات عرفاً۔ وہ معمولی رفتار سے چلنے والی ہوائیں جو ہلکی ہوتی ہیں اور نرمی سے چلتی ہیں اور حیوانات و نباتات کے لئے ممد حیات ہیں۔

عاصفات و **ناشرات** وہ تیز ہوائیں جو بادلوں کو چاروں طرف پھیلاتی ہیں اور جن سے دنیا میں بڑے بڑے انقلاب پیدا ہوتے ہیں۔

فارقات۔ وہ ہوائیں جو بادلوں کو پھاڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کرتی ہیں۔ جو اس دنیا میں تفریق و انفصال کا کام کر رہی ہیں۔

ملقیات۔ وہ ہوائیں جو ملہمین اور واعظین کے نصائح کانوں تک اور دلوں تک پہنچاتی ہیں۔

قدرت کا یہ کرشمہ اور نظارہ بتاتا ہے کہ انسان کے خلق کی کوئی علت غائی ہے اس نظام ظاہری کو پیش کر کے بتایا ہے کہ جس طرح پر نظام ظاہری کے لئے موثرات خارجی ہیں اسی طرح نظام رُوحانی کے لئے بھی موثرات باطنی ہیں۔ ہوا کے مختلف اثروں کی قسم میں ہوا کے مختلف شعبوں کی طرف توجہ دلا کر اس نظارہ سے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آیندہ آنے والی کامیابیوں اور واقعات کے دکھلانے کے علاوہ حشر اجساد پر اس کو بطور دلیل پیش کیا ہے۔ جیسا کہ فرمایا۔

آیت ۷ ۔ انما توعدون لواقع۔ یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعے جو وعدے تم کو دئے گئے خواہ وہ اس دنیا کے متعلق ہوں یا آخرت کے متعلق وہ پورے ہو کر رہیں گے

یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ ہوائیں اور ذرات عالم خود ہی مدبر و مختار علیم و قادر نہیں ہیں جو کہ ضروریات عالم کو بر موقعہ اور محل شناسی کے بعد انتظام کریں بلکہ ان تمام واقعات ظاہری۔ تحت میں **مدبرات** اور **مقسمات** ہیں جن کو بلفظ دیگر **ملائکہ** کہتے ہیں اور ان کو ظاہری افعال کے لحاظ سے مرسلات عاصفات۔ ناشرات۔ فارقات۔ ملقیات کہا گیا ہے اور یہ الفاظ اپنے مفہوم کے اعتبار سے عام ہیں۔ جو ہر ایک بیرونی و اندرونی۔ آفاقی و انفسی۔ روحانی اور جسمانی امور پر دلالت کرتے ہیں۔ اور اس طرح پھر قیامت پر ہزاروں دلیلیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ مثال کے طور پر مرسلات عرفاً میں بادلوں کا آنا برسنا۔ حرارت کا آنا جانا۔ سونا۔ جاگنا۔ گاڑیوں وغیرہ کا چلنا پھرنا داخل ہیں۔ اسی طرح پر باقی چار کو بھی قیاس کر لو۔ جسقدر واقعات ظاہری یا باطنی ظاہر ہو رہے ہیں وہ انھیں پنج اقسام میں محصور ہیں اور یہ سب کے سب بالاجماع دلالت کرتے ہیں کہ انما توعدون۔

ہواؤں کو دیکھو عام حالت میں کہ کیسی صاف وصحت بخش اور جانفزا ہوتی ہیں۔ مگر دوسرے وقت میں بھی ہوائیں تند اور تیز ہو کر دنیا میں ایک انقلاب پیدا کر دیتی ہیں اور ایک عجیب امتیاز کے ساتھ بعض کو حوادث سے بچاتی اور بعض کو تباہ کرتی ہیں اور ایسے حوادث اتمام حجت کا باعث ہو جاتے ہیں۔

الغرض یہ نظام ظاہری کی تقسیم خمسہ ہزاروں دلائل کا لشکر ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو وعدے دئے ہیں۔ وہ پورے ہو کر رہیں گے۔ جس طرح ہوا صحت بخش اور جان افزاء ہے اسی طرح امر رسالت بھی جان فزا تو ہے۔ مگر اس کی قدر نہ کیگئی۔ تو بالآخر اس میں ہوا کی طرح اشتداد پیدا ہو گا۔ یہ رسالت دنیا میں منتشر ہو جاوے گی اور اس کے ذریعے کاذبوں اور صادقوں میں امتیاز ہو گا اور منکروں پر اتمام حجت اور باعث عذاب ہو گا یہی ہوا ہے جس نے قوم عاد کو ہلاک کیا تھا۔ ؎

لطفِ حق با تو مواسا ہا کند ٭ چوں کہ از حد بگذرد رسوا کند

آیت ۸ ۔ اذا النجوم طمست۔ جب چھوٹے چھوٹے ستارے ماند پڑ جاوینگے یا ان کا نور مٹ جاوے گا۔ نجم عربی میں چھوٹے ستاروں اور چھوٹے چھوٹے بوٹوں کو کہتے ہیں جیسے فرمایا۔ والنجم والشجر یسجدان۔ اور بڑے ستاروں کو کواکب کہتے ہیں۔ چوں کہ قرآن شریف کے لئے ظہر اور بطن ہے اسلئے علامات قیامت سے یہ بھی ایک علامت ہے کہ ایسے علماء جو نجوم کی طرح ہیں ان کی نور فراست جاتی رہیگی دوسری جگہ فرمایا۔

واذا النجوم انکدرت۔ علماء کا نورانی چشمہ مکدر ہو جائے گا۔ بیچارے کیا کریں تفسیروں پر تفسیریں لکھی گئی ہیں اور حاشیوں پر حاشیے چڑھائے گئے یہ تو حال علماء کا ہوا جو راہ یابی کے لئے بطور نجم کے نشان دہ تھے۔ باقی رہے حقانی علماء ان کے لئے حدیث شریف میں آیا ہے۔ کہ یقبض العلم بقبض العلماء۔ یعنے حقانی علماء کے مرنے سے علم دنیا سے جاتا رہے گا۔ قرآن شریف میں بھی اذا الکواکب انتثرت یعنی بڑے ستارے جھڑ پڑیں گے کہہ کر علماء ربّانی کی وفات اور قبض علم کی طرف اشارہ کیا ہے۔

آیت ۹ ۔ اذا السّماءُ فرجت۔ جب آسمان شگافتہ ہو جاوے گا۔ اور دوسری جگہ قرآن شریف میں اذا السّماء انشقت۔ فرمایا ہے۔ آسمان کا شگافتہ ہونا یا پھٹ پڑنا سماوی بلیات و کثرت حوادث سے مراد ہے۔ جیسا کہ شدت مصائب کے وقت کہتے ہیں کہ آسمان ٹوٹ پڑا۔ تباہ کن بارشوں کے وقت بھی یوں ہی کہتے ہیں۔ کہ آسمان ٹوٹ پڑا یا پھٹ پڑا۔

آیت ۱۰ ۔ واذا الجبال نسفت۔ جس وقت پہاڑ اُڑا دئے جاویں۔ یعنے بڑی بڑی قومیں نیست و نابود کر دی جاویں گی۔ تاریخوں میں تو بہت کچھ لکھا ہے۔ مگر آنکھوں کے سامنے ہی کا معاملہ ہے کہ وہ شوکت اور قوت سکھوں کی جو پنجاب میں تھی کہاں

گئی۔ دوسری جگہ قرآن شریف میں یہی لفظ اس ترتیب سے آیا ہے۔ یسئلونک عن الجبال فقل ینسفها ربی نسفا الایۃ۔

آیت ۱۱۔ واذا الرسل اُقّتت۔ جب رسول وقت مقررہ پر جمع کئے جائینگے قیامت کے روز وقت مقررہ پر اپنی اپنی امتوں کا حال بتانے کے لئے رسول تو اکٹھے کئے ہی جائیں گے۔ مگر دنیا میں بھی تحقیق المذاہب کے بڑے بڑے جلسے جنہیں ہر مذہب کے لیڈروں کو اپنے اپنے بیان کے لئے وقت دیا جاتا ہے یہ بھی توقیت رسل کا ایک نظارہ ہے۔

آیت ۱۲ و ۱۳۔ لای یوم اُجلّت ۰ لیوم الفصل ۰ یہ وعدے کب پورے ہوں گے؟ فیصلے کے دن پورے ہوں گے۔ آخرت میں یہ وعدے پورے ہونگے ہمارا ایمان ہے۔ مگر علامات کبرا اشراط الساعۃ کے طور پر یہ وعدے دنیا میں اس وقت بھی پورے ہوتے اور ہو رہے ہیں۔ بہت سارے مباحث جن کا فیصلہ مولوی ملّاؤں کے ہاتھوں سے نہیں ہو سکتا تھا۔ ان کا فیصلہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ پر ہو گیا۔ عیسائیوں[1] کا فیصلہ ڈوئی اور آتھم کے ذریعہ سے ہو گیا۔ آریوں[2] کا فیصلہ لیکھرام کے ذریعے سے ہو گیا۔ سکھوں[3] کا فیصلہ باوا نانک علیہ الرحمۃ کے ذریعے سے ہو گیا۔

آیت ۱۵۔ ویلٌ یومئذٍ للمکذبین۔ جہاں قرآن شریف میں تکرار لفظی کے ساتھ کئی بار اس جملہ کو دہرایا ہے۔ وہاں خصوصیت کے ساتھ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وہ الفاظ مطابقت کے لئے اشارہ کر رہے ہیں۔ جس میں مسیح موعود کے کا ذکر دم کی نسبت فرمایا ہے کہ:۔

لا یحلّ لکافرٍ ان یجد ریح نفسہ الا مات ونفسہ ینتھی حیث ینتھی طرفہ

یہ مکذبین کے لئے ویل کا دن اور یوم الفصل ثبوت ہے اس بات کا کہ اس کے بعد یوم القیامہ جزا سزا کا بڑا دن بھی آنے والا ہے۔

حدیث شریف میں جو مسیح موعود کے انفاس کا ذکر ہے اس سے مراد آپ کے دلائل قاطعہ اور پیشین گوئیاں ہیں۔ چنانچہ انفاس کو اس شعر میں ملفوظات نبوی کہا ہے۔

اہلُ الحدیثِ ہُم اَصحابُ النبیّ وَاِن + لَم یَصحَبُوا نفسہ انفاسہ صحبوا

اس آیت شریفہ کو اس سورۃ میں بار بار لا کر یہ یقین دلایا ہے کہ منکرین و مکذبین رسالت ہرگز ہرگز فوز و فلاح کے وارث نہ ہوں گے۔

آیت ۲۰۔ من ماءٍ مهین۔ حقیر پانی سے تھوڑے ناقدرے پانی سے نبی ولی۔ رسول۔ بادشاہ۔ امیر۔ فقیر سب ہی اس ماء مہین سے بنے ہیں۔

آیت ۲۱۔ قرارٍ مکین۔ ٹھہرنے کی جگہ۔ محفوظ جگہ۔ عورت کے رحم میں۔

آیت ۲۵ و ۲۶۔ الم نجعل الارض کفاتاً احیاءً وامواتا۔ کیا نہ بنایا ہم نے زمین کو سمیٹنے والی زندوں کی اور مُردوں کی۔ کفاتاً کے معنے سمیٹنے والی اپنی طرف کھینچنے والی۔ ایک حدیث میں یہ لفظ اس طرح آیا ہے۔ اکفتوا صبیانکم عند انتشار الظلام۔ فان فی هذہ الساعۃ للشیطان خطفۃ۔ یعنے سمیٹ لو اپنے بچوں کو شام کے اندھیرے کے وقت۔ کیوں کہ اس وقت شیطان جھپٹا مار لیا کرتا ہے

یُوں بھی دیکھا گیا ہے کہ شام کے اندھیرے کے قریب اکثر مویشی وغیرہ بڑی سرعت اور تیزی کے ساتھ چراگاہوں سے دوڑتے ہوئے مکانوں کیطرف آتے ہیں۔ ایسے وقت میں بچوں کا درمیان آ پڑنا ضرر اُٹھانے کا باعث ہوتا ہے والدین یا سرپرستوں کو ہدایت فرمائی کہ ایسے وقت میں بچوں کو اپنی طرف کھینچ لو۔ باہر نہ نکلنے دو۔

غرض کہ کفاتاً کے معنے کھینچنے اور سمیٹنے کے ہیں۔ خواہ مُردہ ہوں یا زندہ تر ہو یا خشک۔ نباتات۔ جمادات۔ حیوانات سب کو زمین اپنی قوت جاذبہ اور قوت کشش سے اپنی طرف کھینچ رہی ہے۔ مسیح کی موت حیات کا مسئلہ اس آیۃ سے بخوبی حل ہوتا ہے۔ آیۃ شریفہ بتلا رہی ہے کہ مسیح ہوں یا اور کوئی دوسرا جاندار۔ مُردہ ہو یا زندہ۔ کسی کو بھی زمین نہیں چھوڑتی کہ اس سے جدا ہو کر نکل جاویں۔ اگر پرندے اُڑتے ہیں تو تھوڑے عرصہ بعد پھر زمین ہی کی کشش سے اس کی طرف کھنچے چلے آتے ہیں۔ اگر پتھر اُوپر کو پھینکا جاوے تو زمین ہی کی کشش ہے کہ اسکو نیچے لا گراتی ہے۔ زمین کی اس قوت کشش کو سائنس کی تحقیقات میں گراویٹیشن یاد رکھتے ہیں جس کو اس آیت میں کفاتاً کہا ہے۔ کفاتاً۔ کفت لغت سے نکلا ہے۔ نہ کہ کفی یکفی سے۔ کفی یکفی کے معنے کافی ہونا اور اکفات کے معنے اپنی قوت کشش سے چیزوں کو اپنی طرف کھینچنا اور سمیٹنا۔

آیت ۳۰۔ ظلٍّ ذی ثلاث شعب۔ کسی سایہ کے تین ہی فائدے ہو سکتے ہیں۔ (۱) اُوپر کی تپش سے بچائے (۲) گرد و پیش کی لپٹ سے بچائے (۳) شرارے اور چنگاریوں سے امن حاصل ہو۔ دوزخ کے دھوئیں کا سایہ اس میں یہ صفتیں کہاں؟ قرآن شریف کی باہمی آیات میں کچھ نہ کچھ ربط مطالب کے لحاظ سے ضرور رہتا ہے۔ دجّالی فتنوں کا ثبوت قرآن شریف کی اس آیت سے بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لیا ہے۔ جو سورۃ الدخان میں ہے۔

یوم تاتی السماء بدخان مبین

عیسائیوں کی نجات کا اعتقاد باپ[1]۔ بیٹا[2]۔ روح[3] القدس۔ ان تینوں کی معجون مرکب پر ہے۔ ان تینوں کا جُزِ اعظم بیٹا ہے جو زمین اس کشش پر جس کا ذکر ماقبل آیت میں ہے۔ (غالب اگر زندہ آسمان پر چڑھ گیا خدا کا بیٹا جو ہوا اس کو گراویٹیشن کی کیا پروا) آیت باب میں اسی معجون مرکب ثلاث شعب سے تعبیر کیا ہے ربط آیات سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ نجات کے۔ نہ باپ[1] کا سایہ ہوگا نہ بیٹے[2] کا نہ روح[3] القدس کا۔ ہونگے اس وقت سبھی موجود مگر جس سایہ کی طرف جاویں گے آرام یا نجات نہ ہوگی۔ واللہ اعلم وعلمہ اتم۔ جزا اور اعمال میں مناسبت کا ہونا ضروری ہے۔ جو ان دو آیتوں سے ثابت ہے۔

آیت ۳۹۔ فان کان لکم کیدٌ فکیدون۔ کتنا بڑا کید ہے کہ ایک[1] دو[2] تین[3] کو جمع کرنے سے تین نہیں ہوتے بلکہ ایک ہی ہوتا ہے۔ ۱ + ۱ + ۱ = ۱

آیت ۴۶۔ کلوا وتمتعوا قلیلاً انکم مجرمون۔ سورۃ کا اکثر حصہ مذہب عیسوی کے اُوپر مشتمل ہے۔ اس میں شک نہیں کہ گرجا کے خادموں کو کھانے پینے کے لئے بافراغت ملتا ہے۔

آیت ۴۸۔ واذا قیل لهم ارکعوا لا یرکعون۔ نماز میں عیسائیوں کی

رکوع نہیں صرف (نیل ڈون) گھٹنے ٹیکنا ہے وبس۔

آیت ۵۰ ۔ فبایّ حدیثٍ بعدہٗ یؤمنون ۔ اس کے یہ معنے نہیں کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحیح حدیثوں کو بھی نہ مانو۔ واذ اسرّ النبیّ الٰی بعض ازواجہٖ حدیثاً ۲۸/۱۹ میں بھی پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث ہی کا ذکر ہے وہاں بھی ان تتوبا الی اللہ فقد صغت قلوبکما ۲۸/۱۹ آیا ہے۔ ایسے اعتقاد سے توبہ کرنا لازم ہے۔

پارہ ۳۰ عمّ

سُورۃ النّباء رکوع ۱

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آیت ۲ ۔ النّبا العظیم ۔ نبا ءِ عظیم قیامہ کے وقوع کا دن ہے جسمیں ادن کو اختلاف تھا۔ نبا ءِ عظیم الشان بات ۔ پھر اس کے ساتھ عظیم کے لفظ کو اہمیت کے اظہار کے لئے اور بھی بڑھا دیا۔ ہوسکتا ہے کہ نبا ءِ عظیم سے مراد **قرآن مجید** اور پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کا دعوے بھی مُراد ہو۔

آیت ۴ ۔ کلاّ سیعلمون۔ کلاّ زجر اور توبیخ کا کلمہ ہے بیان ماقبل کے ردّ کے لئے آتا ہے۔ سوف نہیں فرمایا "س" جو شتابی اور بیدرنگی پر دلالت کرتا ہے لاکر اس بات کی طرف اشارہ کیا کہ قیامت کبرےٰ کے ثبوت کے لئے اس سے پیشتر ایک اور قیامت جز واقع فتح مکّہ وغیرہ کا بھی ہوگا۔ جیساکہ دوسری جگہ فرمایا۔ ولنذیقنّہم من العذاب الادنےٰ دون العذاب الاکبر ۲۱/۱۵

یہ سورہ شریف مکّی ہے ایسے وقت کی نازل شدہ جب کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم تنہا تھے۔ اس وقت یہ عظیم الشان پیشگوئیاں دنیا کو سنائی گئیں۔ جو آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی نبوت کی صداقت اور قیامت کے ثبوت کے واسطے بیّن دلائل ہوئیں اس زمانہ کے مادہ پرست لوگ غور کریں۔ کہ کیا کوئی انسان اپنی تدبیر اور فکر سے ایسی تحدی کے ساتھ اتنا بڑا دعوےٰ خلق کے سامنے پیش کرسکتا ہے۔ کیا ایسی شاندار بات کوئی شخص صرف اٹکل بازی سے کہہ سکتا ہے۔

قیامت کے منکرین کے لئے یہ دلائل نہایت ہی فائدہ بخش ہوسکتے ہیں۔ بشرط آں کہ کوئی غور کرے۔

آیت ۶ ۔ الم نجعل الارض مھٰداً ۔ جَعَلَ پہلے پہل پیدا کیا۔ مہاد بمعنی ممہود۔ اسم مصدر ۔ المفعول کے معنے میں ہے۔ دوسری جگہ فرمایا۔ جعل لکم الارض فراشاً معلوم ہوا کہ مہاد ہونا بھی زمین کی ایک صفت ہے ۔ اور فراش ہونا بھی ایک صفت ۔ چوں کہ قیامت کے وقوع میں استبعاد عقلی ظاہر کیا گیا تھا اسلئے اپنی قدرت کاملہ سطوۃ اور جبروت کے چند ایک نظارہ قدرت کو پیش کیا مثلاً جبال ۔ خلق ازواج ۔ نوم ۔ سبع شداد ۔ سراج وہاج وغیرہ کئی ایک عظیم الشان مشہود قدرتوں کو پیش کیا تاکہ عجز کا وہم دور ہو

مھد ۔ گہوارے کو کہتے ہیں زمین بھی ایک گہوارہ کی طرح ہے سورج کے گرد گردش کرتی ہے۔ انسان کا یہ گہوارہ ہے۔ مٹی سے وہ پیدا ہوتا ہے۔ پھر مٹی میں مل جاتا ہے پھر مٹی سے اٹھایا جاوے گا۔ اس زمین پر جزاؤ سزا کے اعمال کا ایک نقشہ اپنے سامنے دیکھتا ہے۔

آیت ۷ ۔ والجبال اوتاداً ۔ اوتاد وتد کی جمع ۔ وتد بمعنے کہونٹی ۔ جس سے اس جگہ مضبوطی جبال کا اظہار بھی مقصود ہے۔

پہاڑ ثقل ارض کو ایک اندازہ پر رکھنے والے ہیں۔ آج کل کے سائنس دانوں نے بھی اس امر کو تسلیم کرلیا ہے کہ اگر زمین پر پہاڑ نہ ہوتے تو وہ جنبش کرتی رہتی۔ اس میں زمین کی پیدائش اور بناوٹ کی طرف اشارہ ہے اور اُن فوائد کی طرف توجہ دلائی ہے۔ جو پہاڑوں سے اہل زمین کو حاصل ہیں۔ چنانچہ دوسری جگہ قرآن شریف میں فرمایا ہے۔ والقٰی فی الارض رواسی ان تمید بکم ۔ رکھے ہیں زمین میں پہاڑ تاکہ وہ تمہیں کھانا دیویں۔

حضرت خلیفۃ المسیح نے نورالدین میں اس کی فلسفی یوں بیان کی ہے۔ جو ایک معترض کے جواب میں آپنے لکھی ہے۔

سوال ۔ زمین پر پہاڑ اس لئے رکھے کہ وہ آدمیوں کے بوجھ سے ہل نہ جاوے

الجواب ۔ قرآن کریم میں اس مضمون کی کوئی آیت نہیں ۔ البتہ یہ آیت ہے ۔ والقٰی فی الارض رواسی ان تمید بکم وانہاراً وسُبُلاً لعلکم تھتدون (پ۱۴ نحل) اس آیت میں انْ تمید بکم کا لفظ ہے جس کے معنے تمہیں ہلاتے ہیں۔ اور دوسری آیت اسی مضمون کی یہ ہے ۔ وجعلنا فی الارض رواسی ان تمید بہم وجعلنا فیہا فجاجاً سُبُلاً لعلّہم یھتدون ۔ (پ۱۷ انبیاء) ان دونوں آیتوں میں تمید کا لفظ ہے۔ جو جہالت کے سبب سے دشمنان اسلام کی سمجھ میں نہیں آیا۔ سنو لغت عرب میں ہے :۔ مادنی ۔ یمیدنی ۔ اطعمنی (مفردات القران للراغب) اور مَید کے معنے ہلنا۔ دیکھو مادبہم میداً ومیداناً تحرک (قاموس اللغۃ) مادھم اصابہم دوار (قاموس) والمائدۃ الدّائرۃ من الارض قاموس ان معنوں کے لحاظ سے جو مادنی یمیدنی کے کئے گئے ہیں۔ اس آیت کے یہ معنے ہوئے کہ رکھے زمین میں پہاڑ اس لئے ہیں کہ کھانا دیں تمہیں ۔ اور یہ ظاہر بات ہے کہ پہاڑوں کو اللہ تعالےٰ نے اس لئے بنایا ہے کہ ان میں سے برفیں پگھلیں ۔ چشمے جاری ہوں ندیاں نکلیں ۔ پھر ان کے سیل پر اس سطح سے جس میں ریگ ہوتی ہے ۔ پانی مصفا ہوکر کنوئیں میں آتا ہے ۔ پھر اس سے کھیت سرسبز ہوتے ہیں یہ بھی ایک علاوہ اس رحمت کے سلسلے کے ہے جو باران رحمت الٰہیہ سے ہے ۔ جس کا ذکر اس کلمہ طیبّہ میں ہے۔ وانزل من السّماء ماءً فاخرج بہٖ من الثمرات رزقاً لکم (پ۱ بقرہ) اور دوسرے معنوں کے لحاظ سے آیت کے یہ معنے ہوئے ۔ کہ ہمنے زمین پر پہاڑ رکھے۔ کہ چکر کھاتے ہیں ۔ ساتھ تمہارے یہ الٰہی طاقت کا ذکر ہے کہ اس نے ایک بڑے مستحکم مضبوط پہاڑوں کو بھی زمین کے ساتھ چکر دے رکھا ہے اور نظام ارضی میں کوئی خلل نہیں آتا ۔ اب کوئی انصاف کرے کہ کن معانی پر اعتراض کی جگہ ہے ۔ ہمنے تصدیق براہین احمدیّہ کی جلد دوم میں اس مضمون پر بسط سے کلام کیا تھا ۔ اس مسودے سے بھی یہاں مختصراً کچھ نقل کرتے ہیں اور وہ یہ ہے ۔ مکذب براہین احمدیّہ

کتب برائے فروخت

منشی اللہ داد صاحب مرحوم سابق ہیڈ کلرک دفتر میگزین کا کتب خانہ بدر ایجنسی میں برائے فروخت آیا ہوا ہے جو صاحب کوئی کتاب منگوانا چاہیں جلدی منگوالیں۔ جن کتابوں کے آگے بریکٹ ہے وہ ایک جگہ مجلد ہیں۔ کتاب کا نمبر بھی خط کے ساتھ لکھنا چاہیئے +

۹۸ - پیراہن یوسفی ترجمہ دفتر اول دوم سیوم مجلد مثنوی معنوی

۹۹ - پیراہن یوسفی ترجمہ دفتر چہارم و پنجم و ششم مجلد مثنوی معنوی

۱۰۰- سراج فراج مجلد	۱۲۵- مفتاح القرآن
۱۰۱- اختیار الاسلام	۱۲۶- ڈاکٹر رحمت علی
۱۰۲- کلیلہ دمنہ	۱۲۷- سورۃ فاتحہ
۱۰۳- سوال و جواب مشن عیسائی	۱۲۸- روئداد جلسہ انیسواں
۱۰۴- پنج ارکان اسلام	سالانہ - جلد ۲۱- ۶/
۱۰۵- شہادت آسمانی حصہ دوم	۱۲۹- طب اکبر فارسی
۱۰۶- شہادت آسمانی حصہ اوّل	۱۳۰- تفسیر القرآن اول
۱۰۷- چشمہ مسیح	" دوم
۱۰۸- نیاز نامہ	" سوم
۱۰۹- صراط مستقیم	۱۳۱- تفسیر القرآن جزو اوّل
۱۱۰- ایشیا و یورپ کی ضرب المثل	۱۳۲- تفسیر القرآن جزو ثانی
۱۱۱- تحفہ شروان	۱۳۳- واقعات ناگزیر
۱۱۲- ایکٹ عیسائی مشن	۱۳۴- اعجاز احمدی
۱۱۳- دعوت ندوہ	۱۳۵- تحفہ احمدیہ سلسلہ
۱۱۴- اشاعۃ القرآن	۱۳۶- وفات مسیح
۱۱۵- کتاب تفتیش اولیاء	۱۳۷- تکذیب براہین احمدیہ جلد دوم
۱۱۷- تحفہ احمدیہ	۱۳۸- تحفہ احمدی نظم
۱۱۸- قرآن السعدین	۱۳۹- تذکرۃ الشہادتین
۱۱۹- انٹروڈکشن	۱۴۰- شرح طب یوسفی
۱۲۰- بفرقان بین الحق والبطلان	۱۴۱- سلک مروارید حصہ دوم
۱۲۱- احمدی کامن	۱۴۲- ہدایت نامہ
۱۲۲- مسلمانوں کا خدا	۱۴۳- رسالہ فدک
۱۲۳- کریما و گلستاں	۱۴۴- میں مسلمان ہوگیا حصہ دوم
۱۲۴- اشتہارات الہامیہ	۱۴۵- جواب المہدی

۱۴۶- ستیاتن دھرم	۱۵۶- رپورٹ متعلق اجلاس
۱۴۷- شرح رقعات عالمگیری	بستم
۱۴۸- گل شگفت	۱۵۷- گلدستہ معرفت فارسی
۱۴۹- شجرہ چشتیاں	اسرار اسلام
۱۵۰- تجدید لیکچر مسیح موعود	الہام فطرت
۱۵۱- اصلاح النظر	تحفہ بے نظیر
۱۵۲- دافع البلاء	مجموعہ وظائف
۱۵۳- دعوۃ الحق	دلائل خیرات
۱۵۴- روئداد جلسہ دعا	فہرست مجموعہ قصائد
۱۵۵- مجموعہ ست رسائل	۱۵۸- اسقاط النائمین و تنبیہ الغافلین اوّل

مختصر فہرست کتب دوکان

محمد یامین تاجر کتب قادیان ضلع گورداسپور

براہین احمدیہ مکمل پانچوں جلدیں . . .	۱۲/
حقیقت الوحی بے جلد	للعہ/
آئینہ کمالات اسلام	ع/
چشمہ معرفت	۸/
انجام آتھم	۱۲/
کتاب البریت	عہ/
خطبہ الہامیہ	عہ/
مجموعہ فتاوے احمدیہ ہر سہ حصہ . . .	عہ/
لغات القرآن مکمل	۸/
ترجمۃ القرآن پارہ ۲۷ و ۲۸ و ۲۹-	
فی پارہ . .	عہ/
اسرار شریعت حصہ اوّل . . .	۸/
تاریخ اسلام مکمل . . .	عہ/

عسل مصفّے کے شایقین کو مژدہ

کتاب عسل مصفّے کی نظر ثانی ہو چکی ہے کمی بیشی جسقدر ضروری سمجھی گئی تھی سب ہو چکی۔ اس جدید کتاب میں بہت کچھ تغیر و تبدل و اضافہ ہوا ہے شایقین اس کے مطالعہ سے صرف مسرور ہی نہیں ہونگے بلکہ ایک بہت بڑے پایہ کے عالم ہو جائینگے۔ اس میں بہت سی جدید معلومات کا ذخیرہ جمع ہو گیا ہے حضرت امیر المومنین جناب خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ نے بھی خوب غور سے ملاحظہ فرمالیا ہے۔ اور اس کو بہت پسند فرمایا ہے۔ مطبع سے بھی بندوبست کیا گیا ہے کاغذ بھی اوّل درجہ کا پسند کیا گیا ہے۔ کاتب کا بھی بندوبست ہو رہا ہے۔ اب اگر دیر ہے۔ تو آپ صاحبان کی۔ ابھی سوائے چند احباب کے باقی سب نے روپیہ کے بھیجنے میں تساہل کیا ہے پیشگی بھیجنے میں دو فایدے ہیں۔ ایک تو کتاب جلد شائع ہونے کے قابل ہو جائیگی اور دوسرا پیشگی بھیجنے والوں کو رعایت دی جاویگی۔ نظر ثانی میں بھی اصل تصنیف سے کم محنت خرچ نہیں ہوئی۔ مطالعہ سے خود آپ صاحبان کو واضح ہو جائے گا اب اگر اس کتاب کو جلدی دیکھنا چاہتے ہیں تو اس اشتہار کے دیکھتے ہی خود بھی اور اپنے دوستوں سے بھی روپیہ جمع کر کے بذریعہ منی آرڈر فی الفور روانہ کر دیں توقف نہ فرما دیں۔ جن صاحبان نے اوّل ایڈیشن کی کتاب خرید کی ہوئی ہے۔ ان کو بھی اس جدید ایڈیشن کی ضرورت ہوگی۔ ورنہ ان کو افسوس رہے گا۔ سردست ہر شخص تین تین روپیہ بھیجدے +

المعلن مرزا خدا بخش۔ قادیان۔ ضلع گورداسپور

رسید زر

۱۳- دسمبر سنہ ۱۹۱۲ء

منشی مہرالدین صاحب گرداور نمبر ۲۱۱۳ ۸/ منشی محمد دین صاحب نمبر ۲۱۲۷ للعہ

میاں نیاز محمد صاحب نمبر ۲۱۴۴ للعہ میاں محمد سلمان صاحب نمبر ۲۳۰۵ ع/

ای۔ کو۔ یاکٹی صاحب نمبر ۲۵۷۲ للعہ شیخ فرمان علی صاحب نمبر ۲۵۹۶ للعہ

مولوی شیخ عالم صاحب نمبر ۲۶۱۱ ع/ میاں زمان شاہ صاحب نمبر ۱۴۶۵ ع/

۱۴- دسمبر سنہ ۱۹۱۲ء

ڈاکٹر یعقوب خان نمبر ۲۸۱ للعہ سید رسول بخش صاحب نمبر ۲۸۲ عہ

میاں نبی بخش صاحب نمبر ۱۲۷۹ للعہ سید محمد امین صاحب نمبر ۱۹۵۰ للعہ

حکیم سردار خان صاحب نمبر ۲۱۰۹ للعہ چوہدری خدا بخش صاحب نمبر ۲۱۵۴ للعہ

منشی عثمان خان صاحب نمبر ۲۱۶۷ ۸/ محمد نصیر صاحب نمبر ۲۲۵۰ للعہ

محمد بخش صاحب نمبر ۲۳۸۲ للعہ شیخ علی احمد صاحب نمبر ۲۶۰۱ للعہ

انتخاب

(۷) ہمارا ایک بھائی جو نیک منکسر المزاج احمدی دیندار- حاجی عمر ۱۸ سال- خواندہ- اصل وطن چکوال ضلع جہلم- اس کے لئے ایک رشتہ کی ضرورت ہے- خط و کتابت معرفت ایڈیٹر بدر ہو +

(۹) ایک احمدی نیک طینت- حافظ قرآن- عالم شخص- دونوں آنکھوں سے نابینا حافظ محمد حسین صاحب لائق شخص ہیں- احباب کی خدمت میں ملتمس ہیں کوئی نابینا عورت ہو یا اور کوئی نقص ہو جس کے باعث بینا انسان کرتا ہوا کراہت کرے- لیکن متعددی امراض سے بری ہو- نکاح کے خواہشمند ہیں- احباب توجہ فرماویں خواہ احمدی ہو یا غیر احمدی +

(۱۰) ہمارے ایک معزز احمدی دوست جو بنگال میں ایک معزز عہدہ پر ممتاز ہیں- اپنی ہمشیرہ عمر ۱۶ سال نوشت و خواند سے ماہر و بصفات حسنہ موصوف کے واسطے ایک ایسا رشتہ چاہتے ہیں جو کم از کم انڈر گریجوایٹ ہو اور پچاس روپے ماہوار سے زائد آمد رکھتا ہو- درخواستیں معرفت ایڈیٹر بدر ہمراہ ۱ر کے ٹکٹ آنی چاہئیں +

(۱۲ و ۱۳) علاقہ گوجرانوالہ کے ایک احمدی زمیندار اپنے لڑکے اور لڑکی کا نکاح احمدی زمینداروں کے ہاں کرنا چاہتے ہیں +

خط و کتابت معرفت ایڈیٹر بدر ہو- خط کے ساتھ ۱ر کے ٹکٹ آنے چاہئیں +

حضرت مولانا مولوی نورالدین صاحب کے فرمائے ہوئے روزانہ درس قرآن شریف سے نوٹ

سورۃ البقرۃ

(پارہ دوم)

(بقیہ رکوع ۱۱)

واللّٰہ یعلم المفسد من المصلح - امام محمدؒ کے پاس کسی یتیم کے کپڑے تھے آپنے انہیں بیچ ڈالا کسی نے کہا یتیم کے مال میں کیوں تصرف کرتے ہو تو آپنے یہی آیت پڑہی اور اسے سمجھایا کہ کپڑے نو پرانے ہوکر اون کی قیمت گھٹتی جاتی ہے ... اس لئے ان کو بیچدیا تا مال محفوظ رہے۔

ولا تنکحوا المشرکت حتی یؤمن - لڑائی میں کفار کی عورتین قیدی بن کر آتی تھین اس لئے صحابہ نے ان سے نکاح کا مسئلہ پوچھا کیونکہ وہ ان کی رشتہ دار تھین آپنے حکمدیا کہ مشرکہ سے نکاح جائز نہین اس مین بہت بڑی حکمتین تھین - ایک تو یہ کہ عورتون مین شرک بہت ہوتا ہے۔ اگر مشرکہ عورتین مسلمانون کے گھرون مین آجاتین تو ان کی اولاد پر برا اثر پڑتا ہے - مین نے ایک عورت کو ایسے شرک مین مبتلا دیکھا جس کا میرا واہمہ تجویز نہین کر سکتا وہ یہ کہ ایک عورت ہر صبح پاخانہ کو سجدہ کرتی اور کہتی کہ اے قدمچہ مائی - مجھے بیٹا ملے - تو مین اپنا بیٹا تجھی پر بہگایا کرونگی۔

ولا تنکحوا المشرکین - یعنے اپنی لڑکیون کی شادیان مشرکون کو مت کرو۔ اسی بنا پر ہمارے امام نے حکمدیا کہ غیر احمدیون کو اپنی لڑکیان نہ دو - کیونکہ ان مین بھی شرک ہے اور اس طرح میل جول سے شرک بڑھ جائیگا - شرک مین نے بلا تحقیق نہین کہا - مسیح کے مسئلہ ہی مین جو خوفناک گمراہی ان مین ہے وہ کم نہین وہ کون سی اللہ کی صفت ہے جو اس کی طرف منسوب نہین کرتے خالق کخلق اللہ اسے مانتے ہین - احیاء موتی اس کی طرف منسوب کرتے ہین عالم الغیب اسی جانتے ہین - حرام و حلال کا اختیار اسے دے رکھا ہے۔

پھر ختم نبوت کے بھی وہ قائل نہین پس ایسے مشرک لوگون سے ہمین تعلق ازدواج قائم کرنے مین سراسر نقصان ہے اس لئے امام نے منع فرمایا جن احمدیون نے حضرت امام کی اس نصیحت پر عمل نہین کیا سکھ اونھون نے ہی نہین پایا۔

۲۵ - مارچ سنہ ۱۹۰۹ء

(رکوع ۱۲)

ویسئلونک عن المحیض - عرب کا دستور تھا کہ وہ جنگ مین اپنی عورتون کو بھی ساتھ لیجاتے تھے اس رسم کا فائدہ یہ تھا کہ وہ بڑے جوش سے جنگ کرتے تھے اور جان توڑ کر لڑتے تھے کیونکہ اون کو خیال ہوتا کہ اگر ہم نے پیٹھ پھیری اور بزدلی دکھائی تو ہماری عورتون کی عصمت محفوظ نہین رہے گی اور سب بال بچہ دشمنون کے قبضے مین آجاتے گا اس واسطے جنگ کا نام بھی اونھون نے حفیظہ رکھا تھا - کیونکہ جنگ ان کے ننگ و ناموس کی حفاظت کا موجب تھی۔

اب جنگون مین جب عورتین ان کے ساتھ تھین تو بعض وقت اون کو حیض بھی آجاتا اس حالت مین اونھون نے یہ مسئلہ پوچھا کہ کیا حکم ہے - اسلام مین حیض کے متعلق عورتون کو کئی حکم ہین - مثلاً یہ کہ وہ روزہ نہ رکھے (کیونکہ پہلے ہی سے بہت ضعیف ہوتی ہے اس طرح بیماری بڑھتی ہے) نماز نہ پڑھے وضو نہ کرے کیونکہ ٹھنڈے پانی سے استنجا سے نقصان پہونچتا ہے۔

کلمۃ الحکمۃ ضالۃ المؤمن حیث وجدھا ... کی ماتحت مین ہندو مذہب کے طریق کو بہت اچھا سمجھتا ہون کہ وہ اپنی عورتون کو آٹا تک نہین گوندھنے دیتے تاکہ پانی نقصان نہ پہونچا - لیکن وہ اس احتیاط مین حد سے بڑھ گئے ہین ہماری پاک شریعت چونکہ انسان کے جان و مال کی محافظ ہے اس واسطے اللہ نے خاص عبادتین معاف کر دی ہین - اور ادہر مردون کو روک دیا۔

ھو اذی - بدبودار چیز ہے اس حالت مین انسان جماع کرے تو دکھ کا موجب ہے اس سے معلوم ہوا کہ خلاف وضع فطرت بھی حرام ہے ایک پاک فطرت کا انسان حضرت علیؓ فرماتا ہے کہ اگر قرآن مین اس کا ذکر نہ ہوتا تو میرا واہمہ تجویز ہی نہین کر سکتا - کہ یہ بدکاری بھی ہے۔

ولا تقربوھن - بالکل نزدیک نہ جاؤ - اس سے لواطت کی حرمت ہی ظاہر ہے۔

یطھرن - پاک ہوجاوین ہمارے ملک کی عورتین بہت ناواقف ہین خوشبو وغیرہ کا استعمال نہین جانتین۔

یحب المتطھرین - اس کے معنے اللہ نے پارہ ۱۹ سورہ نمل رکوع ۴/۱۹ مین بتلائے ہین - اخرجوا آل لوط من قریتکم انھم اناس یتطھرون - گویا جو شخص لواطت سے اجتناب کرے اسے متطہر کہتے ہین۔

حرث - کھیتی وہ ہے جہان بونے سے کچھ فائدہ ہو اس سے بھی اس خلاف وضع فطرت کی ممانعت نکلتی ہے۔

عرضۃ - اللہ کے نام کو نیکی کرنے مین روک نہ بناؤ مثلاً خدا کی قسم کھا کر یہ کہدیا مین فلان کے ساتھ نیکی نہ کرون گا - فلان کے گھر نہ جاؤن گا وغیرہ۔

باللغو فی ایمانکم - مختلف مذاہب کے رو سے پانچ طرح کی قسمین ناجائز ہین (۱) غضب کے وقت (۲) عادت کے طور پر واللہ بااللہ کہنا (۳) اپنی جگہ تحقیق سے کہتا ہے مگر دراصل وہ بات غلط ہے (۴) قسم کہا کر بھول جائے اور ارتکاب اس فعل کا کرے جسکے نہ کرنے کی قسم کھا چکا ہو - (۵) حلال چیز کو کہہ دے کہ یہ میرے لئے حرام ہے۔

یؤلون - ایلاء کرتے ہین - اپنی بی بی کے پاس نہ جانے کی قسم کھانا۔

ان عزموا الطلاق - یہان مین تم لوگون کو نصیحت کرتا ہون کہ اسلام مین کئی مسئلے موجود ہین تاکہ انسان کی جان و مال و عزت کا نقصان نہ ہو - کوئی کسی کو دکھ نہ پہنچائے مگر خود مسلمانون ہی نے ایک مسئلہ کو تمام دکھون کی جڑ بنا دیا ہے حالانکہ نکاح - آرام - مودت و رحمۃ کے لئے تھا - چنانچہ فرمایا - لتسکنوا الیھا۔

مگر بعض ایسے لوگ ہیں کہ نکاح کرکے نہ تو بساتے ہیں نہ طلاق دیتے ہیں۔ طلاق کی اجازت پر اگر یہ عمل کرتے تو عورتوں پر یہ ظلم وستم نہ ہوتا۔ میں نے دنیا بھر میں کہ ایک ایسا شہر دیکھا جہاں عورت کو ذرا بھی تکلیف ہو تو وہ قاضی کی عدالت میں چلی جاتی ہے اس وقت شوہر کو بلایا جاتا ہے اور حکم ہوتا ہے کہ یا تو ابھی طلاق دو یا آئندہ نیک سلوک کی ضمانت دو۔ دیکھو میں تمہیں تاکید کرتا ہوں کہ عورتیں بہت ہی کمزور ہیں تم ان مظلوموں پر رحم کرو۔ ان سے نیکی کے ساتھ معاشرت کرو۔ لھن مثل الذی علیھن کو یاد رکھو۔ اگر نشوز کا خوف ہو کوئی لڑائی ہو۔ تو ایک اپنے قبیلے سے ایک اسکے قبیلے سے حکم مقرر کرکے جلد فیصلہ کرو۔ حتی الوسع عفو ودرگذر چشم پوشی سے کام لو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی وصیت ہے۔ استوصوا بالنساء خیرا۔ اسے مت بھولو۔

ثلثۃ قروء۔ یہ عدت کی مدت ہے۔ قرء کہتے ہیں حیض کو اور طہر کو بھی۔ اللہ تعالیٰ اپنی خاص حکمت سے ایسے ذو معنی الفاظ قرآن مجید میں لاتا ہے تاکہ جنہیں قرآن کا عشق ہے ان کے لئے تدبر کا میدان وسیع ہو ایک بڑے بزرگ گذرے ہیں جو کہتے ہیں۔ میں نے بخاری رسول علیہ السلام سے سبقاً سبقاً پڑھی ہے۔ جب قرء کی بحث آئی۔ تو میں نے عرض کیا۔ یہ حیض ہے یا رسول اللہ؟ تو فرمایا۔ اذا فرغت من قراءۃ۔ مکرر سہ کرر عرض کیا۔ پھر بھی آپ نے یہی قرء کا لفظ فرمایا۔

۲۷۔ مارچ ۱۹۰۹ء

(رکوع ۱۳)

الطلاق۔ ایک اسلامی حکم ہے جو شریعت نے ضرورتاً جائز رکھا ہے کیونکہ بعض وقت جو حقیقی تعلق میاں بی بی کا ہے وہ قائم نہیں رہ سکتا اس لئے اس کو توڑنا پڑتا ہے وہ حقیقی تعلق آیت لتسکنوا الیھا میں مذکور ہے کہ تسکین ہوتی ہے (۲) مودت (۳) دوستانہ پڑھانے کا ذریعہ ہے (۳) رحمت (۴) خانہ داری کا انتظام۔

عورت ایک بہت نازک صنف ہے اور ہر طرح مرد کی محتاج ہے۔ وہ تعلیم میں مرد کی برابری نہیں کرسکتی کیونکہ حمل اور بچہ کی پرورش اور جسمانی کورس کی کمزوری اس کے لاحق حال ہوتے اس کے اعضاء میں ایک قسم کی نزاکت ہوتی ہے۔ پھر پردہ عام طور سے اس کو تجربہ کا موقعہ نہیں ملتا۔ پس جب ہم دیکھتے ہیں کہ آنکھ کو اگر ذرا بھی دکھ پہنچے تو ڈاکٹری کے تجربہ سے اس کی زیادہ غور و پرداخت کی جاتی ہے تو پھر عورت کے جو ... کو کیوں نہ ... کی جائے۔ بعض وقت میاں بی بی کے تعلقات میں اس قسم کی باتیں آجاتی ہیں کہ ان میں کسی طرح اصلاح نہیں ہوسکتی تو اس صورت میں بجائے اس کے کہ اس ... کو دکھ دیا جائے۔ طلاق دینے کا ارشاد ہے مگر یکدم طلاق دینے کی اجازت نہیں۔

الطلاق مرتن۔ طلاق دوبار ہے پھر اس کے بعد۔

امساک بمعروف۔ رکھے تو پسندیدہ طور پر۔

تسریح باحسان۔ یا رخصت کرے بہت سلوک سے۔ افسوس مسلمان اس پر عمل نہیں کرتے اور یکدم سو طلاق دیتے ہیں حالانکہ طلاق متفرق طہروں سے دینی چاہئے۔

شیئاً۔ یہ تاکید کے لئے ہے کہ کچھ بھی واپس لینا جائز نہیں۔

فیما افتدت بہ۔ عورت کچھ روپیہ دے کر مرد سے طلاق لے سکتی ہے۔ اس کا نام خلع ہے

فان طلقھا۔ یہ تیسری طلاق کا ثبوت ہے۔

فلا تحل لہ۔ اس سے جو حلالہ کی بدرسم جاری ہوئی وہ اسلام کے لئے ننگ ہے۔ حلالہ اس چیز کا نام ہے کہ موقت نکاح کرتے ہیں۔ ادھر نکاح و جماع اور صبح طلاق۔ پھر پہلا شوہر نکاح کرلیتا ہے۔ یہ بہت بری رسم ہے۔

ولا تتخذوا آیات اللہ ھزوا۔ مسلمانوں کو اس سے عبرت پکڑنی چاہئے۔ جو لوگ نہ عورتوں کو بساتے ہیں نہ چھوڑتے ہیں وہ اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں اور خدا کے عذاب کے نیچے ہیں۔

۲۸۔ مارچ ۱۹۰۹ء

(رکوع ۱۴)

واذا طلقتم النساء۔ چونکہ جنگ میں بہت ہی قریب کے رشتہ دار مرد اور عورتیں موجود ہیں اور مخالف میں ان مسلمان عورتوں کے رشتہ دار بھی تھے اس لئے بعض وقت یہ عورتیں نشوز بھی کر لیتی تھیں۔ کیونکہ رشتہ داری کا معاملہ تھا۔ اس لئے اور پھر زناشوئی کے تعلقات پر اس کا اثر پڑتا تھا اس لئے مجبوراً طلاق دینا پڑتا تھا۔ اس لئے جہاد کے بیان میں طلاق کے مسائل بیان ہورہے ہیں۔

فلا تعضلوھن۔ یہ آیت ایک واقعہ کے بیان سے صاف ہوجائے گی وہ یہ ہے کہ ایک شخص کی حقیقی بہن نے کسی کے ساتھ نکاح کیا۔ میاں بی بی میں ناموافقت ہوئی۔ تو میاں نے طلاق دیدی مگر عدت گذرنے سے پہلے اس نے پھر رجوع کرلیا۔ اسی طرح کئی بار ہوا کہ جب وہ وقت گذرنے کو آتا۔ تو پھر وہ باہمی تعلقات کو جائز کرلیتا۔ آخر جب ایک دفعہ اس نے رجوع کرنا چاہا تو چونکہ قانون الٰہی کے مطابق پانچ جگہوں کی رضامندی حاصل کرنی پڑتی تھی اول قرآن اس سے یہ دیکھا جاتا کہ یہ تعلق جائز ہے یا نہیں۔ دوم۔ رسول کا فیصلہ۔ سوم عورت کی رضامندی۔ چہارم مرد کی رضامندی۔ پنجم۔ عورت کے کنبہ کی۔ یعنی جو عورت کا ولی ہے اس کی رضامندی اس آخری شرط کے مطابق میاں نے اپنی بی بی سے مصالحت کے بعد پیغام بھیجا کہ چونکہ آپ کی رضامندی ضروری ہے اس لئے آپ چاہیں تو یہ معاملہ طے ہوجائے۔ اس پر اس نے اپنے بہنوئی کو سخت سست کہا بھیجا اور کہا کہ میں ہرگز اپنی بہن کو اب تجھ سے نکاح نہ کرنے دوں گا اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ جب میاں بی بی راضی ہیں تو تمہیں روکنا نہیں چاہئے۔

مذکورہ بالا بیان سے یہ بھی ظاہر ہوگیا کہ حنفی مذہب لانکاح۔ یا عربی زبان میں عورتوں سے نکاح کرانا۔ شریعت نے جائز نہیں رکھا۔

والوالدات یرضعن اولادھن۔ چونکہ اکثر ایسی مطلقہ بھی ہوتی ہیں جن کی گود میں بچہ دودھ پینے والا ہوتا۔ اس لئے دودھ پلانے کے متعلق بھی فیصلہ ہونا چاہئے تھا۔ جو یہاں بیان کر دیا کہ اول تو مائیں ہی دودھ پلائیں۔

لا تکلف نفس الا وسعھا۔ یہ بات خوب یاد رکھو کہ اسلام جو تعلیم سکھائے گا وہ انسان کے قویٰ روحانیہ وعقلیہ ومشاہدہ وتجربہ کے خلاف ہرگز نہ ہوگا۔ جس چیز کی برداشت انسان کی قوت نہیں کرسکتی اس قدرت کے متعلق کوئی حکم نہ ہوگا۔ رمضان کا روزہ ہے۔ تو بیمار و مسافر کے لئے حکم ہے کسی اور دن میں رکھ لیں۔ ایسا ہی دودھ پلانے والی اور حاملہ اور بوڑھے آدمی کے لئے اجازت ہے کہ وہ کھانا دیدیا کرے۔ کیونکہ اسے پھر رکھنے کی امید نہیں۔ پھر نماز ہے اس کے لئے اجازت ہے۔ وضو کرکے نہیں پڑھ سکتے تو تیمم کرکے اٹھ کے نہیں پڑھ سکتے تو بیٹھ کے پڑھ لیں۔ بیٹھ کر نہیں تو لیٹ کر۔ ان سب باتوں سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اللہ نے احکام شریعت میں انسان کی برداشت کو مدنظر رکھا ہے

سے نکل کر ہم پاگل ہوجاتے یا اندھے یا بہرے یا گونگے یا اپاہج تو ہمارا کیا زور تھا۔ دیکھو اس کا ہم پر کیسا فضل ہے کہ معدوم سے موجود کیا۔ موجود ہونے تو آدمی بنایا۔ میرے ایک دوست ذلیل قوم سے تھے۔ اون کو اس بات کا رنج تھا وہ مجھے کہتے۔ جب ہم وہ پیشہ چھوڑ چکے جو ذلت کا موجب تھا۔ تو پھر لوگ ہمیں کیوں حقارت سے دیکھتے ہیں۔ میں نے کہا میرے نزدیک تمہارا ہی قصور ہے۔ یہ لقب تمہارا کسی تمہاری مخفی بدکاری کا نتیجہ ہے جو اس زمین میں تم لوگوں نے کی۔ اگر تم اس لعنتی زمین کو چھوڑ کر سو میل دور چلے جاتے۔ تو کم از کم وہ تمہیں شیخ تو کہتے اس پر وہ بولا کہ یہاں ہماری حویلیاں ہیں یہ ہے وہ ہے۔ میں نے کہا کہ معلوم ہوتا ہے کہ ابھی تمہیں ان بدکاریوں سے کچھ تعلق ہے۔

یوسف کے ساتھ اللہ تعالےٰ کا ایک معاملہ تھا جس ملک میں وہ رہتا ان کیلئے ترقی کے سامان نہ تھے۔ اللہ نے انہیں ایک عجیب تدبیر سے مصر پہنچایا۔ وہاں جب پہنچے تو ان کی نیکی۔ نیک نیتی۔ عاقبت اندیشی۔ علم و دیانت۔ شجاعت ایسی تھی کہ مقربان بارگاہ بادشاہی سے بنادیا۔ خداتعالیٰ کا وعدہ ہے۔ کہ اب بھی جو بچہ ان خصلتوں کو لازم پکڑے گا ان مدارج کو پہونچے گا۔ جن پر یوسف پہونچا اگرچہ چنانچہ سورہ یوسف میں فرماتا ہے۔ فلما بلغ اشدہ اٰتیناہ حکما و علما وکذالک نجزی المحسنین۔

پس ابہی حضرت یوسف کی طفیل بنی اسرائیل مصر میں آباد ہوئے۔ میں بارہا بتا چکا ہوں کہ جب خدا کے فضل سے کوئی قوم مالدار اور آسودہ حال ہوتی ہے اور اسے عزت، مال اولاد صحت و عافیت۔ جتھا مل جاتا ہے تو وہ خدا کو بھلا دیتی ہے کبھی تو اس کے افراد علموں پر گھمنڈ کرتے ہیں۔ چنانچہ ایک نے کہا۔ انما اوتیتہ علی علم عندی۔ ہم مولوی فاضل ہیں یا حکیم ہیں یا مُدبر ہیں۔ اس لئے ہم کو یہ کامیابی ہوئی اور کبھی مال و منال جاہ و جلال پر غرہ کرتے ہیں۔ جب قوم کی یہ حالت ہوجاتی ہے۔ تو پھر اس کا تنزل شروع ہوتا ہے۔ پھر بعض کی تو قطع نسل ہوجاتی ہے اور وہ بالکل بےنام و نشان ہوجاتے ہیں اور بعض حاکم سے محکوم بن جاتے ہیں اور ان کا نام عزت سے نہیں لیا جاتا

بنی اسرائیل پر جب یہ زمانہ آیا۔ تو وہ خدا کے احکام کو بھول گئے اور خدا نے ان پر ذلت و مسکنت لپس دی۔ بیگاروں میں پکڑے جاتے۔ پتھر اوپر اٹھانے کا کام ان کے سپرد ہوا۔ ایک صوفی لکھتا ہے انسان کا قاعدہ ہے۔ کہ جب اس کے پیٹ میں درد ہو تو پہلے وہ اپنی تدبیروں سے کام لیتا ہے۔ مثلاً فاقہ کرنا۔ پھر گھر میں جو سیانا ہو اس کی رائے پر چلنا۔ پھر اپنے محلہ کے حکیم سے مشورہ لیتا ہے۔ پھر اس طبیب سے بڑا ہو یہاں تک کہ پھر کسی اور مشہور طبیب کی طرف رجوع کرتا ہے جو کسی دوسرے شہر میں ہوتا۔ یہاں تک نوبت پہونچتی ہے کہ پھر وہ اس ملک کو چھوڑ کر محض علاج کی خاطر دوسرے ملک میں چلا جاتا ہے۔ جب وہاں بھی کچھ نہیں بنتا۔ تو پھر کسی خدارسیدہ کے قدموں پر گرتا ہے۔ جب وہاں سے بھی مایوسی ہو تو پھر پکار اُٹھتا ہے۔ لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین۔ تب خدا کی رحمت کا دریا جوش مارتا ہے اور وہ اسے شفا دیتا ہے۔ اسی طرح بنی اسرائیل کی حالت جب یہاں تک پہونچی۔ تو اونھوں نے خدا کے حضور تضرع کیا اور موسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے وہ انہیں اس ملک سے نکال لائے۔ وہاں ان کے لئے کیا تھا؟ یذبحون ابناءکم ویستحیون نساءکم۔ اولاد کو ذبح کرنے اور عورتوں کو بے پردہ کرنے کی تجویزیں تھیں

پس یہ حذر الموت تھا جس سے ہزاروں ہزار اس ملک سے نکلا۔

اب موسیٰ نے ان کو حکم دیا۔ یا قوم ادخلوا الارض المقدسۃ التی کتب اللہ لکم مگر انہوں نے بے ادبی سے کہا کہ وہ زور آور ہیں ہم سے تو مقابلہ نہیں کیا جاتا۔ جاؤ تم اور تمہارا خدا لڑو۔ ... اللہ نے فرمایا ہم نے تمہیں زندہ قوم بنانے کے لئے اپنے ... [illegible] نہیں مانتے تو جاؤ۔

... [illegible] ... پر وہ عالت طاری ہوئی۔ جزو ۶ پارہ سورۃ مائدہ ... [illegible] ... کی دعا کا اثر تھا۔ جو انہوں نے ان الفاظ میں کی۔ فافرق بیننا وبین القوم الفاسقین۔ فرمایا۔ فانھا محرمۃ علیہم اربعین سنۃ یتیھون فی الارض فلا تأس علی القوم الفاسقین۔ کہ چالیس سال خراب خستہ حال مارے مارے جنگلوں میں پھرتے رہیں۔ چنانچہ جب یہ لوگ جو بے ادبی میں شامل تھے۔ ہلاک ہوچکے اور چالیس سال میں ان کے بچے جوان ہو گئے یا وہ لوگ رہ گئے جو بے ادبی میں شریک نہ تھے۔ تو پھر

ثم احیاھم۔ ان کو زندہ قوم بنا دیا۔ ثم سے یہ نہ سمجھنا چاہیئے اور یہ مر کر زندہ ہوئے تھے۔ بلکہ متکلم۔ مخاطب۔ غائب کا ضمیر اس کے مثیل کی طرف بھی پھر تا ہے۔ متکلم کی مثال یہ ہے۔ ما قتلنا ھاھنا۔ ہم اس جگہ مقتول نہ ہوتے۔ حالانکہ جو قتل ہوچکے ہیں۔ وہ کیونکر بول سکتے تھے۔ مراد ان کے مثیل ہیں۔ مخاطب کی مثال۔ واذ قلتم یٰموسیٰ لن نؤمن لک حتی نری اللہ جھرۃ۔ غائب کی مثال۔ ما یعمر من معمر ولا ینقص من عمرہ۔ جس کی عمر بڑھائی گئی اس کی گھٹانے کا ذکر بظاہر معلوم ہوتا ہے۔ مراد اس کا مثیل ہے۔

وقاتلوا فی سبیل اللہ۔ دشمن کا مقابلہ کرو۔ مگر اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے نفسانی غرض شامل نہ ہو۔

یقرض اللہ قرضا حسنا۔ قرض کے لفظ پر بعض نادانوں نے اعتراض کیا کہ مسلمانوں کا خدا مفلس ہے جو اپنی مخلوق سے قرض مانگتا ہے ایسے لوگوں کو کہنا چاہیئے گورنمنٹ بھی بینک میں روپیہ لیتی ہے تو کیا وہ غریب ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ ہر چیز کی دو علتیں ہوتی ہیں۔ مادی اور صوری۔ ... [illegible] ... کی ماحت اس لفظ کے معنے بھی ہمارے ملک میں آکر بگڑ گئے قرض کے معنے ہیں۔ مال کا حصہ کاٹ کر دینا۔ مقراض اسی سے نکلا ہے پس اب ان معنوں پر کوئی اعتراض نہیں

یقبض۔ اللہ لیتا ہے۔

یبصط۔ پھر اسے بڑھاتا ہے۔

من بعد موسیٰ۔ من بعد لانے سے صاف ظاہر ہے کہ پہلا واقعہ موسیٰ کے زمانہ کا ہے

قالوا لنبی لھم۔ اس زمانہ میں جو روحانی بادشاہ ہوتا اسے نبی کہتے۔ اس قصہ میں ہم مسلمانوں کو سمجھاتا ہے کہ ایک وقت آئے گا۔ تم میں بھی روحانی بادشاہ الگ ہو جاوینگے اور جسمانی الگ۔ چنانچہ ابوبکر و عمر مدینہ کی خلافت تک روحانی و جسمانی بادشاہ جمع رہے۔ پھر ملک الگ منتخب ہوتے رہے۔

(باقی آیندہ۔ انشاء اللہ تعالیٰ)

حضرت خلیفۃ المسیح مولوی نور الدین صاحب کے فرمائے ہوئے درس قرآن شریف سے نوٹ

مرتبہ محمد صادق ایڈیٹر بدر

بقیہ سورۃ المدثر رکوع ۱

پارہ ۲۹ - تبارک الذی

آیت ۳۸ - کلّ نفسٍ بما کسبت رھینۃ - ہر شخص کو اس دنیا میں بھی اپنے اعمال کے موافق جزا سزا مل رہتی ہے دیکھا ایک شخص نے ناجائز کمائی سے ایک مکان تعمیر کرایا - ... آخر نہ خود اس کو اس مکان میں رہنا نصیب ہوا اور نہ اس کی اولاد بھی ایسے مکان میں نہیں رہتی - بخلاف صالح انسان کے کہ خدا اس کی اولاد کا بھی متکفل رہتا ہے - یتیم بچوں کا کوئی نیک عمل نہ تھا مگر کان ابوھما صالحا - فرمایا اور باپ کی صلاحیت بیٹوں تک کو مفید ہوئی - یہی ہر شخص کا اپنے اعمال میں مرہون رہنا ہے ٭

ایک شخص کے اگر آتشک ہوتی ہے تو کئی پشت تک یہ موذی مرض اس کی اولاد میں چلا جاتا ہے ٭

آیت ۵۰ - کانّھم حُمُرٌ - حُمُر جمع ہے حمار کی - حمار کو حمار اس مناسبت سے کہتے ہیں کہ اس کی چیخ پکار کے وقت اسکی آنکھیں سرخ ہو جاتی ہیں - اسی طرح ہر صادق کے مقابلہ میں گدھوں کی طرح مخالفوں کا سخت غیظ و غضب ہوتا ہے جہاں سخت مخالفت ہوتی ہے اس کے بالمقابل حق ضرور ہوتا ہے - حضرت اقدس علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں :-

زاول چنیں بجوشش ببیں تا بآخرم ٭

آیت ۵۱ - قسورہ - قسورہ قسر سے مشتق ہے جس کے معنے قہر اور غلبہ کے ہیں - اہل عرب بولا کرتے ہیں - لیوث قساورہ - لیوث جمع لیث کی ہے لیث بمعنے شیر - حضرت ابن عباس فرماتے ہیں القسورہ ہی الاسد - قسورہ ان تیر اندازوں کی جماعت کو بھی کہتے ہیں - جو جنگلی گدھوں کا شکار کرتی ہیں ٭

آیت ۵۲ - یُرید کلّ امرئٍ منھم ان یؤتیٰ صُحُفًا منشّرۃ - شاہ عبد القادر صاحب موضح القرآن حاشیہ میں فرماتے ہیں

"ہر کوئی نبی ہوا چاہتا ہے کہ کھلی کتاب پاوے آسمان سے"

آیت ۵۶ - ھو اھل التقوی واھل المغفرۃ - ھُوَ کو مقدم اس لئے رکھا کہ سوائے ذات اللہ تبارک وتعالےٰ کے دوسرا کوئی اہل نہیں کہ اس پر جان فدائی کیجاوے - جیسے فرمایا - ھو الحیّ لا الہ الّا ھو - تقوےٰ کے ساتھ مغفرت کو اس لئے قرین رکھا کہ ہر نبی ولی نے تقوےٰ کی تیز اور خونخوار راہوں میں اپنی بشری کمزوریوں کا اعتراف کیا ہے - حضرت اقدس مرحوم ومغفور علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں :-

درکوئے تو اگر سر عشاق را زنند ٭ اول کسے کہ لاف تعشق زند منم -

اسجگہ سورہ المدثر کے نوٹ ختم ہوئے

آغاز سورۃ القیامہ رکوع ۱

پارہ ۲۹ - تبارک الذی

اس سورہ شریف میں قیامت کے حق ہونے پر دلائل ہیں کئی سورتوں میں جو عظیم الشان پیشگوئیاں کی ہیں - وہ در اصل قیامت کے دلائل ہیں - کیونکہ وہ وعدے جو عالم آخرت سے متعلق ہیں - اس دنیا میں بھی ایک رنگ اور صورت میں پورے ہوتے ہیں تاکہ عالم آخرت کے وعدوں پر بطور دلیل ٹھیریں قرآن کریم کا یہ مضبوط قاعدہ ہے اور اس کی در حقیقت یہ یگانہ صنعت ہے کہ اپنے ہر ایک دعوے کے ساتھ دلائل بھی رکھتا ہے مگر ثبوت توحید اور اثبات الوہیت کے بعد بڑا بھاری مسئلہ جو سب مسائل کی روح رواں ہے - معاد اور وعدہ وعید معاد کا مسئلہ ہے در اصل آخرت کا یقین ہی تمام نیکیوں کا سچا محرک اور انکار آخرت تمام مفاسد کا باعث ہے دنیا کی تمام مذہبی کتابیں اس حقیقت کو بیان کرنے سے عاری ہیں یہ موقعہ نہیں کہ ان میں موازنہ کر کے دکھایا جاوے قرآن کریم نے مسئلہ لا الہ الا اللہ کے بعد سب سے زیادہ اسی مسئلہ کو مد نظر رکھا ہے اور اس سورۃ میں خصوصیت سے اس کا ذکر کیا ہے - قرآن مجید کی قسموں کی فلاسفی بیان کرتے ہوئے مینے بتایا تھا کہ بدیہی امور کو نظریات کے ثبوت کے لئے پیش کیا ہے یہاں یوم القیامۃ ہی کو قیامت کے ثبوت میں پیش کیا - گویا قیامت اور جزا و سزا کا مسئلہ ایسا مسئلہ ہے کہ انسان اس کا انکار ہی نہیں کر سکتا - اس پر پہلی دلیل انسان کے نفس لوامہ کی ہے جب کبھی شریف الطبع انسان سے کسی بدی کا صدور یا ارتکاب ہوتا ہے تو نفس لوامہ فوراً اسے متنبہ اور آگاہ کرتا ہے اور صدور سے پہلے بھی دل میں ایک کھٹکا اور خوف پیدا ہوتا ہے یہ ایک فطرتی امر ہے اس کا کوئی بھی انکار نہیں کر سکتا - انسانی فطرت میں یہ خوف کیوں ہے ؟ اس کی جڑ یہی ہے کہ جزائے اعمال کا یقین کرتی ہے اور انسان پکار اٹھتا ہے کہ جزائے اعمال کا مسئلہ حق ہے - پس یہ فطرت جو نفس لوامہ کی صورت میں انسان کو دی گئی ہے جزا و سزا کی یہ بھی مثبت اور شاہد ہے اس فطرتی دلیل کے بعد منکرین قیامت کا اعتراض پیش کیا جاتا ہے کہ وہ یہ سمجھتے ہیں کہ جب انسان مرگیا اور گل سڑ گیا تو اس کے ذرات الگ ہو گئے اب وہ کہاں جمع ہونگے اور قیامت کیونکر ہوگی ؟ اس اعتراض کا جواب اس طرح پر دیا بلیٰ قادرین الآیہ - اللہ تعالیٰ اپنی قدرت سے ایسا کرے گا ایک دعوے ہے اس کے دلائل آگے چلکر اللہ تعالےٰ نے فرمائے ہیں پہلے یہ بتایا کہ انسان انکار قیامت کرتا کیوں ہے ؟ اس کی جڑ یہ ہے کہ وہ بدیوں اور بدکاریوں میں بے باک رہنا چاہتا ہے اور اسی بے باکی کی بنا میں پھر پوچھتا ہے ایّان یوم القیامۃ یعنی وہ قیامت کا دن کب آئے گا ؟ اس کے آثار اور علامات بتائے کہ آنکھیں چندھیا جائینگی - اس سے مطلب یہ ہے کہ وہ دن ایسا روشن اور صاف ہوگا - جیسے آفتاب کی تیز روشنی ہو اس میں کسی قسم کا خفا اور تاریکی نہیں رہ سکتی وخسف القمر وجمع الشمس والقمر یہ آیات اپنے ظاہر پر دلالت کرتی ہیں اور

ہمارا ایمان ہے کہ ایسا ہی ہوگا- بلکہ ایک رنگ میں ہو بھی چکا تاہم میرے فہم میں اس آیت میں ایک پیشگوئی اور بھی ہے اور وہ عرب اور ایرانی قوموں کے فتح ہونے کے متعلق ہے اہل عرب اور شامی قومیں اپنا تعلق چاند سے بتاتی ہیں اور دوسری سورج سے گویا یہ ایک واقعہ ہے کہ اسلام ان مذاہب پر غالب آ جائے گا اور یہ مذاہب گہنا جائیں گے۔ اور اس سے حجت نیرہ اور واضح قایم ہو جائیگی کہ پھر بھاگنے کی جگہ نہ ہوگی- اور بالآخر اللہ تعالیٰ ہی طرف پناہ لینی پڑے گی یہ واقعات دُنیا جانتی ہے ہوئے اور دوسرے ادیان مغلوب ہوئے اور اسلام کامیاب ہوا- باوجود اس کے ہم یقین رکھتے ہیں کہ قیامت کو اللہ تعالےٰ کی قہری تجلی دوسرے رنگ میں بھی جلوہ گری کرے گی اور اس دُنیا کے واقعات اس قیامت کیلئے بطور دلیل اور ثبوت ٹھیرینگے- پھر اللہ تعالےٰ انسان کو اسی فطرتی دلیل کی طرف متوجہ کرتا ہے کہ انسان اپنے اعمال کی پاداش کے لئے خود اپنی ذات میں دلائل رکھتا ہے اور وہ آگاہ ہے اس کا نفس جانتا ہے کہ پاداش اعمال حق ہے اور یوں بے جا عذر و حیلے الگ امر ہے اس کے بعد اللہ تعالےٰ قرآن مجید کی حقانیت پر ایک دلیل پیش کرتا جو بجائے خود قیامت کی بھی دلیل ہے اس لئے کہ وجود قیامت کو قرآن کریم نے بیان فرمایا ہے اب بتایا کہ قرآن کریم کو محفوظ رکھنا اور اس کا جمع کرنا اور اس کو کھول کھول کر بیان کرنا یہ سب کام ہمارے ذمہ ہیں قرآن مجید کی ترتیب میں کوئی تحریف نہو سکے گی- کوئی امر اس کی اشاعت و حفاظت میں سدراہ نہ ہوگا اب دیکھ لو یہ عظیم الشان پیشگوئی کس طرح پر پوری ہوئی- ۲۳ سال کا متفرق کلام کس طرح باترتیب جمع ہوا- اور اب تک اس پر ۱۳ سو سے زیادہ سال گزر چکے کوئی کسی قسم کا اختلاف نہیں ہوا- اور پھر اس کے بیان کے متعلق جو پیشگوئی تھی وہ بھی کس شان سے پوری ہوئی- اس خصوصیت میں دُنیا کی کوئی کتاب اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی- اس کے بعد پھر انسانی فطرت کا نقشہ کھینچ کر بتایا کہ جلد باز انسان دُنیا سے پیار کرتا اور آخرت کو چھوڑتا ہے- اپنے اعمال کے نتائج سے غفلت کرتا ہے مکہ والو! یاد رکھو ایک دن آتا ہے بہت سے چہرے خوش ہونگے اور اس وقت بھی ان کا مقصود اور قبلہ حاجات جب اللہ ہوگا اس خوشی کی حالت میں بھی خدا کو بھول نہ جائینگے- اور بعض اداس اور غمگین ہونگے پوری پوری تجلی اور ظہور اس کا قیامت میں ہوگا مگر دنیا میں ہوا کس طرح بدر میں ہوا اور بالآخر فتح مکہ کا نظارہ کیا دل خوش کن تھا اس کے بعد بتایا کہ انسان جب مرض الموت میں مبتلا ہوتا ہے تو اس کی اور اس کے ساتھ والوں کی کیا حالت ہوتی ہے اس وقت کا اضطراب اور موت سے بچنے کی آرزو اور خواہش بھی دراصل قیامت ہی کی دلیل ہے اندر ہی اندر قلب اپنے افعال پر نادم کرے اور جزا کا خیال ایک ہول اور غم دلپر ڈال دیتا ہے پھر بتایا کہ جلد باز اور محجوب انسان کس طرح خدا سے دُور جا پڑتا ہے آخر میں قیامت کے حق ہونے پر ایک زبردست دلیل پیش کی مینے پہلے بتایا ہے کہ قرآن کریم نے بعد لا الہ الا اللہ کے سب سے زیادہ مسئلہ قیامت یا حشر اجساد کو نصب العین رکھا ہے اور اس کے دلائل میں اس نے انفسی اور آفاقی شہادتوں کو مقدم کیا یعنی انسان کی خلقت اور اس کے اعمال کے پیلان اور قانون الہیٰ (فطرۃ اللہ) (قانونِ قدرت) سے اثبات قیامت اور ثبوت حشر اجساد اور یوم الدین پر جا بجا بحث کی ہے چنانچہ اس جگہ فرمایا ایحسب الانسان ان یترک سدی الآیۃ اس آیت سے یہ استدلال کیا گیا ہے کہ انسان کی بناوٹ اور اس کی خلقت اور اس کا تسویہ اور اس کا دو مختلف نتیجوں اور کارروائیوں کی مخلوق یعنی نر و مادہ ہونا چاہتا ہے اور بتاتا ہے کہ یہ جواب دہ ہستی ہے وہ اپنے اعمال اور افعال کی ذمہ وار ہستی ہے ایسا ہی آسمان سے پانی برسنے اور زمین پر نباتات اُگنے سے جا بجا استدلال کیا ہے اب ان واقعات کو پیش کر کے کس طرح خدا تعالےٰ نے اسے پیدا کیا پھر آخر میں سوال فرماتا ہے اور اس بلیٰ قادرین کے دعوے کے جواب میں یہ تمام دلائل پیش کر کے پوچھتا ہے الیس ذٰلک بقادر علےٰ ان یحیی الموتےٰ اس مقام پر بے اختیار ہو کر انسانی فطرت اس امر کا اقرار کر اُٹھتی ہے- بلیٰ انہ علیٰ کل شیٔ قدیر" + (ترجمۃ القرآن مولفہ شیخ یعقوب علی صاحب)

آیت ۱- لا اقسم بیوم القیامۃ الخ لا کو اکثروں نے زائد بتایا ہے اور حدیث شریف میں ہر ہر حرف پر دس دس نیکیوں کا ثواب مذکور ہے۔

جب بات سمجھ میں نہ آئی تو وہ زائد ہی ہوئی- کفار کو جس قدر بعث بعد الموت کے مسئلہ پر انکار و اصرار تھا- ایسا کسی دوسرے مسئلہ پر شاید شرک کے نہیں تھا- چنانچہ نہایت ہی تعجب سے کفار نے کہا- ھل ندلکم علیٰ رجل ینبئکم اذا مزقتم کل ممزق انکم لفی خلق جدید ۲۲/۷ ادھر سے انکار پر اس قدر اصرار تھا اور ادھر اثبات بعث بعد الموت پر جگہ جگہ زور دیا گیا ہے- اس ردّ و کد کو مدّنظر رکھ کر مخاطب کے مافی الضمیر پر انکاری طریق سے کلام کا افتتاح " لا " کے لفظ سے فرمایا ہے جیسے قولہ تعالیٰ زعم الذین کفروا ان لن یبعثوا ۲۸/۱۵ میں جو زعم کہ منکران بعث بعد الموت کے ضمیر میں رچا ہوا تھا- اس کی **نفی لا کے لفظ** سے کرتے ہوئے کلام کو شروع کیا- اس قسم کا محاورہ ہر زبان میں ہوا کرتا ہے جس کو مخاطب سخن بلا شک و شبہ پہچان لیتا ہے کہ یہ **لا** میرے مافی الضمیر کا ردّ ہے- اس کے یوم القیامہ- اور نفس لوامہ کو بعث بعد الموت پر اس طور سے گواہ ٹھیرایا ہے کہ یوم القیام سے جنگ کی مصیبت کا دن اور اپنے نفس پر کفار کی ملامت کا اعتراف ثبوت دعوے بنگیا- دنیا میں جنگ کے لئے محشور ہونا آخرۃ کے حشر کے لئے اور دُنیا کی شکستوں پر اپنے نفسوں کو ملامت کرنا آخرۃ کے جزا و سزا کے لئے ثبوت ٹھیرا +

قیامۃ - کھڑا ہونا +

(۱) من مات فقد قام قیامتہ

(۲) قوم کی قیامت- جیسا کہ بنو امیہ پر سو سال کے بعد قیامت آئی اور وہ زبان عربی کے بولنے

(۳) ان یوماً عند ربک کالف سنۃ- حدیث شریف میں آیا ہے کیا میری امت آدھا دن نہ کاٹے گی- اہل اسلام کا عروج قریب پانچ سو سال رہا +

(۴) ہزار سال کے بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی امت میں بہت رولا پڑ گیا یہ بھی ایک قیامت ہے +

(۵) یوم الساعۃ

(۶) یوم القیامۃ مصیبت کے وقت کو بھی کہتے ہیں +

ایت ۶- ایان یوم القیمۃ- ایان کے لفظ میں بھی استعجاب و استبعاد

شدید کفار کی طرف سے بیان ہوا ہے یعنے کہاں ہوگی قیامۃ ؟ ہوتی ہواتی کچھ نہیں +

آیت ۷ سے ۱۰ تک - فاذا برق البصر۔ وخسف القمر۔ وجمع الشمس والقمر

برق بصر سے مراد تحیر و فزع ہے جو انسان مصیبت کے وقت آنکھیں پھاڑ دیتا ہے۔ مصیبت کا وقت آئے تو ساری تدبیریں الٹ پڑتی ہیں باعقل ہوتے ہوئے عقل کام نہیں دیتی۔ گویا کہ نور فراست کو بھی گرہن لگ جاتا ہے۔ گرہن کی اصل بھی اقتران شمس و قمر ہے۔ یعنے ایک کا وجود دوسرے کے بالمقابل حائل ہو جاتا ہے جو نور کے ہوتے ہوئے نور نظر نہیں آتا +

یوم بدر ظاہری طور پر بھی بجلی کوندی مینہ برسا۔ تدبیریں کفار کی ان پر الٹ پڑیں۔ این المفر کہنے سے بھی کام نہ چلا۔ قرآن کریم چونکہ ذو المعارف ہے لا تنقضی عجائبہٗ اس کی شان حدیث شریف میں بیان ہوئی ہے اس لئے یہ پیشینگوئی اجتماع شمس و قمر کی گرہن کے ساتھ ہمارے اس زمانہ میں بھی مطابق حدیث دار قطنی جس میں لم تکونا منذ خلق اللہ السموات والارض ہے رمضان کے مہینے میں بڑی شان و شوکت سے مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صدق دعوے کی علامت میں پوری ہوئی۔ اس پیشگوئی کے پورا ہونے پر جس طرح بدر کے شکست خوردوں کو **این المفر** کتنا فائدہ نہ دیا اسی طرح اس وقت کے مخالفوں کو باوجود حدیث شریف کی نقلی شہادت کے ضعف حدیث کو اپنا فرضی مفر قرار دینا پڑا +

آیت ۱۳ - ینبؤ الانسان یومئذٍ بما قدّم واخّر۔ متنبہ کیا جائے گا انسان اس دن ان کاموں سے جو اس نے نہ کرنے تھے اور کئے + اور نیز متنبہ کیا جائے گا ان کاموں سے جو اس نے کرنے تھے اور نہ کئے +

قدّم - وہ کام جو نہ کرنے کے تھے کر لئے +

اخّر - وہ کام جو کرنے کے تھے نہ کئے +

آیت ۱۴ - علیٰ نفسہٖ بصیرۃ۔ دوسرے کی ملامت پر انسان عذر بناتا ہے مگر خود اپنی حالت کو بہتر جانتا ہے +

آیت ۱۶ - لا تحرک بہٖ لسانک لتعجل بہٖ۔ آیۃ باب ذو المعارف ہے اس کے دو ترجمے ہیں ربط ماقبل کے لحاظ سے ایک معنے یہ ہیں کہ "اے عذر تراشی کنندہ عذر بیان کرنے میں تیز زبانی نہ کر" اس صورت میں جمعہٗ میں ہٗ کی ضمیر انسان کے اعمال کیطرف ہے۔ دوسرے معنے یہ ہیں کہ پڑھنے والا جب قرآن شریف پڑھے تو جلدی نہ کرے +

لوگ حضرۃ عثمان رضی اللہ عنہ کو جامع القرآن بتاتے ہیں۔ یہ بات غلط ہے صرف عثمان کے لفظ کے ساتھ قافیہ ملایا ہے۔ ہاں شائع کنندہ قرآن اگر کہیں تو کسی حد تک بجا ہے۔ آپ کی خلافت کے زمانہ میں اسلام دور دور تک پھیل گیا تھا اور جمع تو اللہ تعالیٰ کی پسند کی ہوئی ترتیب کے ساتھ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم ہی نے فرمایا تھا اور اسی پسندیدہ ترتیب کے ساتھ ہم تک پہنچایا گیا۔ اس کا پڑھنا اور جمع کرنا ہم سب کے ذمہ ہے +

آیت ۱۸ - فاذا قرأناہ فاتبع قرآنہٗ - ہمارے ایک دوست حافظ محمد اسحاق صاحب کی الہامی دلیل ہے جو ان کو بذریعہ الہام کے بتلائی گئی کہ بدلیل اس آیت کے **سورۃ الفاتحہ خلف امام** سات آیتوں کے ہر ہر وقفے کے درمیان امام کے سکتے کے وقت مقتدی بھی اپنے منہ میں چپکے چپکے پڑھ لیا کرے حدیث شریف میں سورہ فاتحہ کو ھی **السبع المثانی والقرآن العظیم** فرمایا ہے +

آیت ۲۰ - العاجلۃ۔ جلدی کی بات جس کا نفع دم نقد موجود معلوم ہوتا ہے۔ یعنے دنیا +

آیت ۲۳ - الیٰ ربّھا ناظرۃ۔ جمہور اہل علم کے نزدیک اس آیۃ سے دیدار الٰہی بلا حجاب ثابت ہے حدیث شریف میں ہے **انکم سترون ربکم** کما ترون القمر لیلۃ البدر۔ لیس دونہ حجاب" +

ویرونہ سبحانہ من فوقھم + نظر العیان کما یری القمران
ھذا تواتر عن رسول اللہ لم + ینکرہٗ الّا فاسد الایمان

آیت ۲۴ - باسرۃ۔ گھبرائے بھرے ہوئے۔ حواس باختہ +

آیت ۲۵ - فاقرۃ۔ کمر توڑ مصیبت۔ فقرات الظہر۔ ان ہڈیوں کے منکوں کو کہتے ہیں جو پشت کی وسط میں اوپر سے نیچے تک ہوتے ہیں۔ فقر۔ اور فقیر بھی اسی سے مشتق ہے۔ اس کا حال مسکین سے بدتر ہوتا ہے۔ اسی واسطے مصارف صدقات میں فقیر کو مسکین پر مقدم رکھا۔ **انّما الصّدقات للفقراءِ والمساکین** ۹/۱۴ فقیر کی ایک صفت ایک جگہ **بائس الفقیر** فرمایا ہے ۱۷/۱۱

آیت ۲۶ - گلے کی ہنسلی کی جگہ۔ رقی۔ یرقی۔ رقیا سے ماخوذ ہے +

آیت ۲۸ - وقیل من راقٍ۔ اس کے کئی معانی ہیں۔ ایک تو یہ کہ رقیہ سے مشتق ہے۔ جیسے بسم اللہ ارقیک اس صورت میں **جھاڑ پھونک کے معنے** ہونگے۔ دوسرے یہ کہ رقی۔ یرقی۔ رقیا سے اس صورت میں **راق** کے معنے اوپر لے جانے کے ہونگے اور اس کے کہنے والے فرشتہ ہونگے نہ میت کے پاس والے۔ فرشتہ عذاب کے اور رحمت کے آپس میں پوچھینگے۔ کہ رحمت کے فرشتے روح کو آسمان پر لے چڑھینگے یا عذاب کے +

آیت ۲۹ - والتفت السّاق بالساق۔ حضرت عباس رضہ فرماتے ہیں نزع روح کے وقت دنیا کا آخر اور آخرۃ کا اول وقت ملتا ہے یہی لفّ ساقین ہے + حسن کہتے ہیں لفّ ساقین سے مراد کفن کا پنڈلیوں میں لپٹنا مراد ہے۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ لفّ ساق اصلاح میں شدۃ مصیبت سے کنایہ ہے۔ دنیا کی مفارقت کا غم اور آخرہ کے حساب و کتاب کا جھگڑا۔ یہ دونوں ملکر لفّ ساقین ہے +

آیت ۳۱ - فلا صدّق ولا صلّیٰ۔ تصدیق رسول کو نماز پر بھی مقدّم رکھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں۔ ؎

نماز سے کنی ذکر را سے داد ندامت چہ غرض زیں نماز ہا باشد۔

جماعت میں جن احباب کو غیر احمدیوں کی امامت کے مسئلہ میں تحقیق منظور ہو وہ اس آیت میں صلاۃ پر تصدیق کے مقدم ہونے پر غور کریں۔ بعد تصدیق رسول یا امام زمان کے پہلی بات جس کا یوم القیامۃ حساب ہوگا۔ وہ نماز ہے۔ حدیث شریف میں ہے

اوّل ما یحاسب بہ العبد من اعمالہ الصلوٰۃ ؎

روزِ محشر کہ جاں گداز بود ✤ اوّلیں پرسش نماز بود

نماز کے محافظ کے لئے اللہ تعالےٰ کا وعدہ ہے کہ دین و دنیا کے مشکلات میں اللہ تعالےٰ اس کا ساتھی و نصیر ہوگا۔ کما قال تعالیٰ

وقال اللہ انی معکم لئن اقمتم الصلوٰۃ الآیۃ ۴ ۶

آیت ۳۳۔ ذھب الی اھلہ یتمطّیٰ۔ یتمطّیٰ مَطّ سے مشتق ہے مَطّ کے معنے اکڑبازی کے ہیں۔ حدیث شریف میں ہے۔ اذا مشت امتی المطیطاً۔ موٹا ہو جانا اردو زبان میں غالباً مَطّ ہی سے بنایا گیا ہے اکڑباز انسان کو کہتے بھی ہیں کہ بہت مُٹیا گیا ہے ✤

آیت ۳۴ و ۳۵۔ اولیٰ بمعنے وَیل اور واویلا کے ہیں سورہ محمد رکوع ۳ میں ہے۔ فاولیٰ لھم۔ چار مرتبہ اولیٰ اس لئے فرمایا کہ ترکِ تصدیق و ترکِ صلوٰۃ کے دو عذاب قبر ہیں اور انہیں دو قسم کے دو عذاب یوم القیامہ ✤

آیت ۴۰۔ الیس ذالک بقادرٍ الآیۃ۔ حدیث شریف میں اس آیۃ کے ختم پر ایک روایت میں سبحانک اللھم بلےٰ۔ اور دوسری روایت۔ بلیٰ انہ علیٰ کل شیٍٔ قدیر۔ جواباً فرمایا ہے ✤

پارہ ۲۹۔ سورہ الدھر رکوع ۱

آیت ۱۔ ہر ایک انسان کا اپنی عمر کے پہلے قطعاً مذکور نہیں ہوا انسان کا ذکر تو اس وقت ہوتا جب وہ ہمارے سامنے آیا اس میں کچھ سائنس کے ثبوت کی ضرورت نہیں۔

آیت ۲۔ من نطفۃٍ امشاجٍ نبتلیہ۔ من نطفۃٍ تھوڑی سی چیز سے۔ نبتلیہ بڑھاتے ہیں اس کو نطفہ سے علقہ پھر مضغہ پھر خلقِ آخر پھر طرح طرح کے انعامات کرتے ہیں۔ مشیج کے لغوی معنے ملے کے ہیں۔ غذاؤں کا خلط۔ مرد اور عورت کی منی کا خلط ✤

آیت ۳۔ اما شاکراً واما کفوراً۔ کسی شخص کے انعامات کو یاد کرتے ہیں تو اس کی محبت دل میں پیدا ہوتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک مرتبہ بڑی گھبراہٹ کے موقعہ پر ایک دعا اس طرح سے پڑھی ہے :-

دعا

”اے میرے محسن اور میرے خدا ایک تیرا ناکارہ بندہ پُر معصیت اور پُر غفلت ہوں۔ تو نے مجھ سے ظلم پر ظلم دیکھ کر انعام پر انعام کیا۔ اور گناہ پر گناہ دیکھا اور احسان پر احسان کیا۔ تو نے ہمیشہ میری پردہ پوشی کی اور اپنی بے شمار نعمتوں سے مجھے متمتع کیا۔ سو اب بھی مجھ نالائق اور پُر گناہ پر رحم کر۔ اور میری بیباکی اور ناسپاسی کو معاف فرما۔ اور مجھ کو میرے اس غم سے نجات بخش کہ بجز تیرے کوئی چارہ نہیں۔ آمین ثم آمین“ ✤

سلاسل۔ جو لوگ سچے دل سے خدا کی طرف توجہ ہو کر اس کی تلاش نہیں کرتے۔ ان پر خدا کی طرف سے ایک ایسی بلا پڑتی ہے کہ وہ دنیا کے دھندوں میں گرفتار ہو کر پابہ زنجیر ہو جاتے ہیں۔ اور سفلی کاموں میں ایسے سرنگون ہو جاتے ہیں کہ گویا ان کی گردن میں ایک طوق ہے جو ان کو علوی زندگی کی طرف سر اُٹھانے ہی نہیں دیتا۔ اور ان کے دلوں پر حرص و ہوا کی ایک سوزش لگی ہوئی ہوتی ہے کہ مال مل جائے۔ جائیداد حاصل ہو جائے۔ دنیوی عزت و رتبہ مل جائے۔ قیامت کے دن یہی امور ان کے لئے طوق و زنجیر کی شکل میں متمثل ہو جائیں گے ✤

آیت ۵ و ۶۔ ان الابرار یشربون من کاسٍ کان مزاجھا کافوراً۔ ابرار کی دو حالتیں دنیا اور آخرۃ کی اس آیۃ شریفہ میں اللہ تعالےٰ نے بتلائی ہیں۔ دنیا کی یہ کہ ابرار کے دلوں پر حرص و ہوا کی سوزش سرد ہو جاتی ہے۔ دنیا کی طرف سے خنک چشم و خنک دل رہتے ہیں یہ سوزش ان کے دلوں پر نہیں رہتی کہ ہائے فلاں چیز ہمیں میسر نہیں۔ ہائے فلاں چیز ہمارے پاس نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں :- ؎

از طمع جستیم ہر چیزے کہ آں بیکار بود ✤ خود فزوں کردیم ورنہ اندکے آزار بود

اس طمع و حرص کی آگ کو قرآن شریف میں یوں فرمایا ہے :-

نار اللہ الموقدۃ التی تطلع علی الافئدۃ ○ انھا علیھم موصدۃ ○ فی عمدٍ ممدّدۃ ○

حرص و طمع کی ایک آگ ہے جو دلوں پر جھپٹے مار رہی ہے۔ جس نے ان کو حق کی شنوائی سے ڈھانک لیا ہے۔ عمدٍ ممدّدۃ کی طرح لمبی لمبی امیدوں میں محبوس و لدا الخواس ہیں۔ اس قسم کی آگ سے فرمایا کہ ابرار خنک چشم و خنک دل رہتے ہیں۔ یہی ان کا کافوری پیالہ ہے جیسی حالت دنیا سے یہ لوگ ساتھ لے جاوینگے۔ جزاءً وفاقاً کے طور پر ویسی ہی نعمت ان کو آخرت میں خداوند کریم عطا فرماوے گا ✤

آیت ۶۔ عیناً یشرب بھا عباد اللہ یفجرونھا تفجیراً۔ دنیا میں ان ابرار کی یہ سیرت رہی کہ جس رشد و ہدایت کو کافوری ٹھنڈک کی طرح انہوں نے آپ حاصل کیا تھا اس کی نہریں اور چشمے دور دراز ملکوں میں تبلیغی رنگ میں چیر چیر کر لے گئے۔ چین میں لے گئے۔ افریقہ میں لے گئے۔ روم شام اور ملک ہندوستان تک پہنچایا۔ اسی طرح آخرت میں جزاءً وفاقاً کے طور پر اللہ تعالےٰ نے بھی ان کو ہر قسم کی نعمتوں سے سیراب کیا۔ ہماری جماعت کی انجمنوں کو چاہیئے کہ یفجرونھا تفجیراً پر پوری توجہ اور جانفشانی سے مگر ٹھنڈے دل سے کوشش کریں ✤

آیت ۸۔ مسکیناً و یتیماً و اسیراً۔ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم جب کسی قیدی کو اصحاب میں سے کسی کے سپرد کرتے تو آقا کو حکماً فرماتے ”احسن الیہ“ اس کے ساتھ نیک سلوک کرو۔ یہ بھی ایک روایت میں آیا ہے کہ غریمک اسیرک فاحسن الی اسیرک۔ تیرا مقروض تیرا قیدی ہے۔ اس کے ساتھ نیک سلوک کر ✤

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا

BADR QADIAN

بدر

عام قیمت پیشگی ۴ بغیر ضمیمہ درس قرآن مجید

قادیان ضلع

اَلَیْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ مرزا غلام احمد

مسیح وقت و مہدی ہم مجدد بر سر این صد

ضمیمہ درس قرآن مجید

جلد ۱۱

۱۳ جمادی الاول سنہ ۱۳۳۰ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲ مئی سنہ ۱۹۱۲ء مطابق ۲۱ بیساکھ سمت ۱۹۶۹

بھائیو! گر قادیاں آؤ گے تم

نور دین مصطفٰے پاؤ گے تم

ایڈیٹر و منیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ
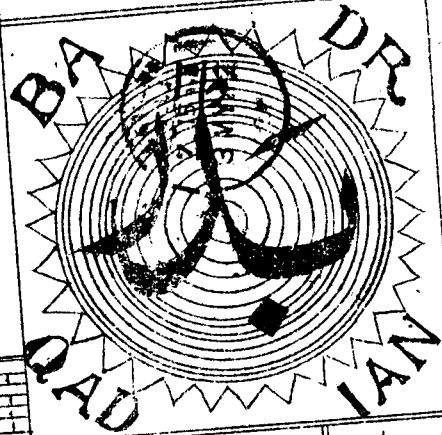
نمبر ۲۸ و ۲۹

سفر سے واپسی عاجز بہراہی شیخ رحیم بخش صاحب نومسلم علاقہ جہلم میں چند جگہوں پر وعظ کر کے واپس بخیریت قادیان پہنچا۔ روانگی سے قبل میں اپنے پیچھے اخبار کی اشاعت کا انتظام کر گیا تھا۔ اور میرے بعد پرچہ چھپتا رہا اور شائع ہوا۔ مگر افسوس واپسی پر مجھے لاہور میں ایک ضروری کام کے سبب چند روز امید سے زیادہ لگ گئے۔ اس واسطے بعد کی اخبار کی اشاعت میں دیر ہوئی۔ نیز ضمیمہ درس اس اخبار کے ساتھ شائع نہیں ہو سکا۔ میری غیر حاضری میں ڈاک بہت جمع ہو گئی۔ اور اکثر احباب کے خطوط بلا جواب پڑے ہیں۔ انشاء اللہ سب کے جواب جلد لکھے جائیں گے اور سفر دوالمیال کے حالات کسی اگلے پرچے میں ہدیہ ناظرین کئے جائینگے ٭

شیخ غلام احمد صاحب اوچ۔ ملتان۔ گوجرہ لدھیانہ وغیرہ مقامات میں وعظ کر کے تابہہ تشریف لے گئے۔ اللہ تعالےٰ اُن کا حافظ و ناصر ہو ٭

نیک مثال برادر زین الدین محمد ابراہیم صاحب بمبئی نے اپنے بچوں کی شادی کی تقریب پر جسکا ذکر پہلے اخبار میں کیا جا چکا ہے۔ مبلغ یکصد روپے بمد بیتامیٰ خزانہ صدر انجمن میں بھیجا ہے۔ اللہ تعالےٰ انھیں جزائے خیر دے ٭

اخبار الحق دہلی اب بالکل سلسلہ حقہ احمدیہ کی اشاعت کے مضامین سے پر ہوتا ہے۔ اڈیٹر صاحب کو یہہ تبدیلی مبارک ہو۔ موجودہ صورت میں غیر احمدی لوگ اس اخبار کو کہاں پسند کر سکتے ہیں۔ احباب کو اس کی امداد کی طرف متوجہ ہونا چاہیئے۔ کم از کم جب پشاوری تحریک کامیاب نہ ہوئے ٭

دُعا مدد ہمارے عزیز بھائی صوفی غلام محمد صاحب (ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام) بی اے کے امتحان کے واسطے لاہور گئے ہوئے ہیں۔ ایسا ہی یہاں انٹرنس کے طلبائے اور طلبائے احمدیہ علیگڈھ کالج احباب سے درخواست دُعا کرتے ہیں ٭ برادر امیر اللہ صاحب احمدی موضع اسماعیلہ سے اور برادر الیاس الدین صاحب مدرس بہلولپور احباب سے روحانی جسمانی صحت کے واسطے دعا کے طالب ہیں۔ برادر نقادر بخش صاحب کپور تھلہ سے اپنے واسطے شفاء مرض کے لئے احباب سے درخواست دُعا کرتے ہیں ٭

میلاد رسول آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شب ولادت کو چراغان کرنے اور جلسہ میں نعتیہ نظمیں پڑھنے کا رواج کم و بیش ہندوستان میں چلا آتا ہے۔ بلکہ ایک اور بدعت عید میلاد کی بھی شروع ہوئی ہے۔ ایسے موقعہ پر جو کچھ پڑھا یا سنایا جاتا ہے اس کو مفید اور با اثر بنانے کے واسطے جناب مولوی صوفی شاہ محمد حسن صاحب پھلواروی نے ایک رسالہ لکھا ہے جس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حالات۔ آپ کے متعلق بشارات توریت و انجیل۔ عربی و انگریزی مورخین کی شہادت۔ دیگر دلچسپ مضامین کے ساتھ جابجا نعتیہ نظمیں بھی درج کی ہیں لکھائی چھپائی کاغذ سب رسالے کی شان کے مطابق اعلیٰ ہیں قیمت آٹھ آنے فی نسخہ۔ اور شاہ صاحب موصوف سے پھلواری ضلع پٹنہ کے پتہ پر مل سکتی ہے ٭

ایک براہین ایک نسخہ براہین احمدیہ میاں معراج الدین صاحب کا چھپوایا ہوا۔ عمدہ کاغذ پر۔ مجلد۔ جس کی پشت پر سنہری حروف میں براہین احمدیہ لکھا ہے۔ ایک صاحب مبلغ چار روپے پر فروخت کرتے ہیں جسے ضرورت ہو جلد منگوا لے ٭

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر۔ پروپرائٹر و پبلشر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا

اخبار قادیان - برادران احمدیہ | حضرت خلیفۃ المسیح اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیریت ہیں۔ ایک شخص کو اپنی طبیعت کے متعلق حضور نے ۲۹- اپریل کو مفصلہ ذیل الفاظ لکھوائے ہیں "میں جب سے گھوڑے سے گرا ہوں اور چوٹ لگی ہے تب سے اسکے اثر سے دائیں طرف کچھ نہ کچھ نقصان چلا آتا ہے" اہل بیت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں بہمہ وجوہ خیریت ہے حضرت صاحبزادہ بشیرالدین محمود احمد صاحب بمعہ دیگر ممبران وفد احمدیہ در ہندوستان کامیاب و بامراد بخیریت داخل دارالامان ہوگئے ہیں۔ دہلی۔ سہارنپور۔ دیوبند میں بھی یہ مبارک وفد گیا تھا ہر جگہ کے حالات مفصل دریافت کرکے مدرسہ احمدیہ کے واسطے مفید معلومات کا ذخیرہ جمع کیا ہے اور ساتھ ہی سلسلہ حقہ کی تبلیغ بھی کی ہے۔ سُنا گیا ہے کہ شیخ یعقوب علی صاحب اس سفرنامہ کے مفصل حالات ایک کتاب کی صورت میں شائع فرمادیں گے + شیخ غلام احمد صاحب وعظ کرتے ہوئے پٹیالہ پہنچے اور سامانہ محمود پور جانے والے ہیں صوفی غلام رسول راجیکی صاحب ملتان۔ گوجرہ۔ لائلپور میں وعظ کرکے واپس لاہور پہنچے + صوفی صاحب کے وعظ کا خاص طور پر پاک اثر سامعین کے دلوں میں ہوتا ہے۔ جہاں سے وہ ایکدفعہ ہو آتے ہیں لوگ بار بار انکو بلانے کی خواہش رکھتے ہیں مکرمہ سکینۃ النساء واپس قادیان آگئی ہیں۔ ان کا ایک ضروری مضمون اگلے اخبار میں انشاء اللہ درج ہوگا + مولوی محمد عثمان صاحب قریشی جو الہ آباد میں تھے تبدیل ہو کر بمبئی چلے گئے۔ ان کا موجودہ پتہ یہ ہے۔ دفتر ڈسٹرکٹ انجینیر جی آئی پی ریلوے +

مبارک | ہم اس خبر کو نہایت خوشی کے ساتھ شائع کرتے ہیں کہ ہمارے مکرم دوست ملک مبارک علی صاحب احمدی لاہوری کا نکاح مرحوم میاں قطب الدین صاحب مسگر احمدی امرتسری کی دختر نیک اختر ہاجرہ بیگم کے ساتھ ۱۵- اپریل ۱۲ء کو بعد نماز عصر حضرت خلیفۃ المسیح اعلان فرمایا۔ لڑکی کی طرف سے اسکے برادران میاں ابراہیم و محمد اسمٰعیل و محمد اسحٰق خان صاحبان نے ایجاب قبول کیا + مہر مبلغ دو ہزار روپیہ۔

الخطیب ۱۲ | ایک لڑکی خاندان معلیہ عمر سولہ سالہ کے نکاح کے واسطے ایک نوجوان صالح کی ضرورت ہے۔ درخواستیں معرفت بدر مع ٹکٹ آنے کے ساتھ آئیں۔ جو مشتہر کو بھیج دی جائیں گی +

ضرورت اُستاد | ہمکو ایک معمر نیک چلن اُستاد کی ضرورت ہے جو انگریزی میں انٹرنس پاس ہو اور عربی بھی جانتا ہو اور پڑھانے کا سلیقہ رکھتا ہو اور بچوں کے چال چلن کو بھی سنبھالنے کے قابل ہو۔ تنخواہ بیس یا پچیس روپیہ ماہوار اور خوراک معہ مکان رہائشی کے دیجاوے گی۔ عیال بھی اگر ساتھ رکھنا چاہے تو صرف اُسکے خرچ کی حیثیت کے مطابق غلہ دیا جاویگا۔ ایسے آدمی کی سخت ضرورت ہے بلکہ ہماری جماعت کا بھی فائدہ ہے۔ کیونکہ درس تدریس کی صورت میں اشاعت اور دعوت کا اثر یقینی ہے۔ اگر کوئی احمدی بھائی خواہش کرے تو ملک نہ صرف پہاڑی بلکہ میدان بھی ہے۔ آب و ہوا معتدل برلب دریائے سندھ۔ پانی موسم گرما سخت سرد اور برفانی گویا پنجاب اور ہندوستان کے آدمی کے واسطے نمونہ بہشت ہے۔ لوگ بھی اچھے ہیں۔ جو صاحب تشریف لائیں۔ کرایہ صرف اُنکی ذات کا یہاں پیشگی خط آنے پر بھیجدیا جاوے گا۔ سکندر خاں۔ گڑھی حبیب اللہ خان ضلع ہزارہ

دیگر | ہمارے مکرم دوست سید عادلشاہ صاحب بھی ترنگ زئی ضلع پشاور سے ضرورت اُستاد ظاہر کرتے ہیں۔ سید صاحب سے براہ راست خط و کتابت کی جاسکتی ہے +

جنازہ | برادر الٰہی بخش صاحب کالا خطائی سے اپنی زوجہ مرحومہ کے واسطے احباب سے درخواست نماز جنازہ کرتے ہیں +

پشتو میں سلسلہ احمدیہ کی تبلیغ | اللہ جزائے خیر دے انجمن احمدیہ پشاور کو جنھوں نے ابلاغ حق نامی مجموعہ میں وفات المسیح۔ آثار قیامت۔ نزول المسیح۔ عقائد احمدیہ۔ خروج دابۃ الارض۔ خروج یاجوج ماجوج۔ خروج الدجال۔ تحفۃ النبوۃ بمعہ ضمیمہ شائع کئے ہیں۔ ایک رسالہ الاسلام نامی بزبان پشتو ہے ایک رسالہ البشریٰ بزبان فارسی ہے سرحد کے اکثر احمدی احباب نے عموماً اور جماعت احمدیہ پشاور نے خصوصاً انکے طبع کرانے میں بڑی محنت سے کام لیا ہے جزاہم اللہ احسن الجزا۔ پشتو زبان میں یہ پہلی کتابیں ہیں جو اس سلسلہ کے حالات کے متعلق شائع ہوئی ہیں اور میرزا نذر علی صاحب احمدی سکرٹری انجمن احمدیہ پشاور کی معرفت مل سکتی ہیں۔ دس رسالے ۔۔ ۴ صفحات کے ہیں اور قیمت صرف ایک روپیہ ہے + انجمن ہذا نے حقیقۃ المہدی نامی ایک کتاب بزبان پشتو شائع کرنیکا انتظام کیا ہے کل کتاب قریباً ۵۰ ۴ صفحہ کی ہے۔ اور عنقریب شائع ہوگی جنکو ضرورت ہو۔ ایجنسی مذکور سے منگوائے +

کلام امیر | فرمایا۔ دینی معاملات میں غیر مذہب کے لوگونکو حکم بنانا بالکل غلط اور گناہ ہے۔ اور قرآن شریف کے خلاف ہے + اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یریدون ان یتحاکموا الی الطاغوت وقد امروا ان یکفروا بہ۔

فرمایا۔ ایک شخص نے حضرت مسیح موعود مرزا صاحب کے سامنے تجویز کی تھی کہ لنگر کا کھانا بہت اعلیٰ ہونا چاہیئے حضرت نے لنگر خانہ کے مہتمم کو بلا کر کہا کہ دال کو بہت پتلا کیا کرو۔ لوگ یہاں اعلیٰ کھانوں کیلئے نہیں آتے۔ بلکہ دین سیکھنے اور مجاہدہ و ریاضت کے لئے آتے ہیں +

فرمایا۔ کھانے اعلیٰ ہوں تو پھر اسکے دیگر لوازمات عشرت بھی طلب ہونگے۔ یہ ایک خرابی کی راہ ہے۔ جو طالب علم عمدہ کھانے مانگتا ہے وہ اچھا نہیں +

ایک غلطی کی اصلاح | ایڈیٹر صاحب نور افشان ۲۶- اپریل کے پرچے میں ہماری ایک غلطی کا اظہار کرتے ہیں فرماتے ہیں آپ نے جو (بدر میں) یہ لکھا ہے کہ یورپ کی خیرات سے مشن کے فنڈ کو مفت خوروں سے بھر لینا آسان ہے آپ کو اتنا علم نہیں کہ ہمارا تعلق یورپ سے بالکل نہیں ہے ہم تو امریکن مشن والے ہیں۔ آپکی عقل کہاں کہاں چکر کھا رہی ہے + اس کے جواب میں ایڈیٹر صاحب نور افشاں کی خدمت میں عرض ہے کہ ہم بے فائدہ جھگڑا کرنیوالے نہیں۔ ہم اس معاملہ میں اپنی غلطی کو تسلیم کرتے ہیں اور اپنے ناظرین کو اطلاع دیتے ہیں کہ ہمارے مذکورہ بالا فقرہ میں بجائے یورپ کے لفظ امریکہ سمجھا جائے +

جاپانی مشین کہاں ملتی ہے | کیا کوئی بھائی مجھے بذریعہ بدر مطلع فرما کر مشکور کرسکتے ہیں کہ کپڑا بُننے کی دستی جاپانی مشین کہاں سے اور کس قیمت پر دستیاب ہوسکتی ہے یا کوئی اور مشین جو قدرے آسان ہو + (ایک خریدار)

بڑے آدمی | ہمعصر پرکاش نے پبلک کے سامنے ایک سوال پیش کیا ہے کہ اسوقت ہندوستان کے چھ بڑے آدمی کونسے ہیں۔ اور جسکے بتلائے ہوئے آدمی کثرت رائے سے بڑے ثابت ہوں۔ اُسکو مبلغ پچاس روپیہ انعام دینے کا وعدہ کیا ہے۔ بات تو دلچسپ ہے مگر حقیقی معنوں میں بڑے آدمیوں کی قدر اُسکے زمانے کے لوگوں میں کم ہی تسلیم ہوتی ہے۔ اور اگر کثرت رائے پر فیصلہ ہے تو اپنے زمانے میں کبھی کوئی صادق بڑا نہیں کہلا سکتا کیونکہ بڑا وہ ہے جو خلقت کا سب سے بڑا خیر خواہ ہے۔ خیر خواہ اصلاح چاہتا ہے اور اصلاح لوگوں کو بُری لگتی ہے +

مبارک - سید عبدالحی عرب صاحب مولوی فاضل کا نکاح عائشہ بنت میاں احمد دین

انفاق فی سبیل اللہ کا نادر موقعہ

احباب کو یہ خبر پہنچ چکی ہوئی ہے - کہ مدرسہ کی تعمیر کا کام جاری ہونے والا ہے - اور اُس کے واسطے مبلغ ایک لاکھ روپیہ درکار ہے + سو کام شروع ہو گیا ہے اور اس چندہ کے واسطے حضرت مولوی محمد علی صاحب نے ایک اپیل قوم کی خدمت میں پیش کی ہے جس کی نقل درج اخبار کی جاتی ہے - جس محبت اور درد کے ساتھ مولوی صاحب نے یہ تحریک پیش کی ہے اُس پر کچھ بڑھانے کی نہ مجھے ضرورت ہے اور نہ مجھ میں طاقت ہے - میں امید کرتا ہوں کہ قوم اِس پر پوری توجہ کر کے صحابہ کا نمونہ دکھائے گی - لاہور میں اس تحریک پر قریب سات ہزار روپے کے چندہ لکھا جا چکا ہے - جس میں شیخ رحمت اللہ صاحب ڈاکٹر محمد حسین شاہ صاحب و ڈاکٹر مرزا صاحب نے ایک ایک ہزار روپے دیا ہے اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر دے - (ایڈیٹر)

ہر ایک احمدی ایک دفعہ اس اشتہار کو پورا پڑھ لے +
ہر ایک احمدی کوشش کرے کہ جس احمدی تک یہ اشتہار نہیں پہنچا - اُسے پہنچا دے +

بسم اللہ الرحمن الرحیم + نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

تعمیر مدرسہ کیلئے ایک لاکھ روپے کی فراہمی کی تحریک

برادران ! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جس طرح ہر انسان کی زندگی میں بعض اوقات ایسے آجاتے ہیں کہ اُسے اپنی آسائش یا اپنی عزت یا اپنی ہستی کو برقرار رکھنے کے لئے ساری ہمت صرف کرنی پڑتی ہے اسی طرح ہر قوموں کی زندگی میں بھی لازماً ایسے اوقات آجاتے ہیں کہ ساری قوم کو اکٹھے ہو کر اپنی کل ہمت کو ایک طرف لگانے کی ضرورت پیش آتی ہے - ایسی ہی ایک ضرورت کو لے کر میں صدر انجمن احمدیہ یا خود سلسلہ احمدیہ کی طرف سے آپ کی خدمت میں حاضر ہوتا ہوں +

جس قدر کوئی مقصد بلند ہوتا ہے اُس کے حصول کے لئے ایک فرد یا قوم کو ہمت بلند کرنے کی ضرورت ہوتی ہے - ہمارے سلسلہ کے نصب العین جو عظیم الشان کام ہیں ان میں ایک کام اور نہایت ضروری کام اگر اسلام کی اشاعت غیر مسلموں میں ہے - تو اسی اشاعت اسلام کا ہی ایک پہلو مسلمان بچوں کی تعلیم بھی ہے

اس تعلیم کی بنیاد مدرسہ تعلیم الاسلام کے رنگ میں خود حضرت مسیح موعودؑ نے آج سے کوئی پندرہ سال پیشتر رکھی - اور یہ محض اللہ تعالیٰ کا ہاتھ ہی تھا جس نے اس بنیاد پر ایک عظیم الشان عمارت کھڑی کر دی - مگر بھائیو جو کچھ ہم نے کر لیا ہے اب صرف اُسی کی طرف نہ دیکھو بلکہ جو کچھ کیا ہے اس کو اس عظیم الشان کام کے سامنے رکھ کر دیکھو جو ابھی ہم نے کرنا ہے - کیا وہ غرض جو تمہارے برگزیدہ امام کے مدنظر تھی وہ ایک ہائی سکول کے مکمل ہو جانے سے پوری ہو سکتی ہے ؟ یقیناً آپ سب اس کے جواب میں یک زبان ہو کر بول اٹھینگے کہ ہرگز نہیں - بلکہ یہ تو ایک بنیاد تھی جو آپ نے اپنے دست مبارک سے رکھدی دنیا کا دستور ہے کہ بڑے لوگوں سے عظیم الشان کاموں کے بنیادی پتھر رکھواتے ہیں تمہارا مسیح موعودؑ بھی تمہاری قوم کی تعلیم کے لئے ایک بنیادی پتھر رکھ گیا ہے - اب اِس پر عمارت بنانا تمہارا اپنا کام ہے - آیندہ نسلیں اِس پر کیا کیا بنائیں گی اس کا علم تو اللہ تعالیٰ ہی کو ہے مگر سردست ایک کالج کی ضرورت کا احساس ان زبردست احساسات قومی میں داخل ہو چکا ہے - جن کی طرف سے ہم کسی وقت خالی الذہن نہیں ہو سکتے - اور بالخصوص حضرت خلیفۃ المسیح تو اُس کے لئے عملی کوشش بھی کئی دفعہ فرما چکے ہیں - مگر جہاں یہ سچ ہے کہ کل امر مرھون باوقاتھا یہ بھی سچ ہے کہ جب تک بنیاد یعنی سکول کی تکمیل نہ ہو جائے - یہ بنیاد اس قابل نہیں کہ اس پر ہم اور عمارت بنا سکیں - سردست تعلیم کے ایک دوسرے پہلو کو جس کا حکم بالتصریح قرآن کریم میں ہے فلولا نفر من کل فرقة منهم طائفة ليتفقهوا في الدين ولينذروا قومهم اذا رجعوا اليهم - یعنی مبلغین واعظ اور علمائے تیار کرنے کے سلسلہ تعلیم کو مدرسہ احمدیہ کی صورت میں شروع کر دیا گیا ہے مگر انکی ضروریات کا اب تمہیں ویسا ہی فکر ہونا چاہیئے جس طرح اپنے اہل و عیال کی ضروریات کا فکر ہے - خدا کے محض فضل سے ہائی سکول کی امداد اور فیس ملا کر چندوں کی بہت تھوڑی ضرورت باقی رہ جاتی ہے - اور اس لئے جو اپیلیں مدرسہ کی کمی آمد کے متعلق کرنی پڑا کرتی تھیں اب وہ ضرورت باقی نہیں رہی - لیکن عمارت کی ضرورت ابھی تک پوری نہیں ہوئی اور زیادہ تر اِس کے پورا نہ ہو سکنے کی وجہ یہ بھی ہے کہ توسیع عمارت کی ضرورت صرف ایک مدرسہ کی بڑھتی ہوئی ضروریات کے لئے نہیں بلکہ دو مدرسوں کے لئے ہے +

میرے پاس وہ الفاظ نہیں ہیں جن میں مکان کی مشکلات کو آپ کے سامنے رکھ سکوں - جہاں ایک مدرسہ اور ستر اسی بورڈر رہا کرتے تھے - وہاں اب علاوہ اسی قدر بورڈروں اور ایک مدرسہ کے پورا ایک مدرسہ اور رکھنا پڑتا ہے - اور اس قدر دقت آکر واقع ہوئی ہے کہ کوئی جماعت ہائی سکول کی مسجد میں بٹھائی جاتی ہے اور کچھ* جماعتوں کو باہر دارالعلوم میں بورڈنگ کے ایک طرف لے جانا پڑا ہے لیکن اگر بیس پچیس بورڈر بھی اور آگئے تو وہ جگہ بھی نہ رہے گی شہر میں کوئی جگہ نہیں جو کرایہ پر مل سکے - مدرسہ احمدیہ کے بورڈر بمشکل تمام گذارہ کر رہے ہیں اور نئے بورڈر آجاویں تو اُن کے لئے جگہ نہیں - باوجود مکانات کی اس قدر تنگی کے قوم پر چندوں کے بوجھ کا خیال کر کے ایک ہی بورڈنگ ہوس بنا کر آیندہ سلسلہ تعمیر

کو جاری رکھنے کا ارادہ بہت کچھ بدل چکا تھا مگر ارادہ الٰہی یہ نہ تھا کہ ہم اتنی جلد اپنی ہمتوں کو پست اور اپنی طاقتوں کو کمزور کر دیں۔ اس لئے خود اس نے حکام کے دل میں یہ ڈالا کہ انہوں نے ہمیں بہت سی امداد کا وعدہ دیا۔ جو بورڈنگ ہوس قریبًا پچپن یا ساٹھ ہزار کی لاگت سے بن چکا ہے۔ اس میں بھی چھبیس ہزار روپیہ گورنمنٹ نے بطور امداد دیا ہے۔ جس میں سے بیس ہزار وصول ہو کر خرچ ہو چکا ہے اور چھ ہزار عنقریب ملنے والا ہے۔ اب تعمیر مدرسہ کے لئے جب نقشہ کی تجویز ہوئی تو حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا کہ جس طرح بورڈنگ ہوس کی عمارت ممتاز ہے۔ ہمارے ہائی سکول کی عمارت بھی دوسرے مدرسوں میں ایک ممتاز عمارت ہونی چاہیئے۔ چنانچہ پہلا نقشہ جو تیار کرایا گیا وہ قریبًا اسّی ہزار روپے تخمینہ کا تھا۔ مگر پھر قومی چندوں کے بوجھ کا خیال کر کے یہ ارادہ کر لیا گیا تھا کہ اسے اور بھی کم کر کے صرف پچاس ساٹھ ہزار روپے کے تخمینہ کی عمارت بنوائی جاوے جس میں سے نصف کے قریب گورنمنٹ نے دینے کا وعدہ کیا تھا۔ مگر حضرت خلیفۃ المسیح نے اسے پسند نہیں کیا۔ بلکہ آپ کی ہمت بلند اس امر کی مقتضی ہوئی کہ اس سے بھی عظیم الشان عمارت ہو۔ چنانچہ آخری نقشہ جو منظور ہو چکا ہے ایک لاکھ روپے کے تخمینہ کا ہے۔ اس روپے میں سے تیس ہزار گورنمنٹ نے منظور کیا ہے۔ جو اسی سال کے اختتام سے پہلے مل سکتا ہے بشرطیکہ ہم ساٹھ ہزار روپیہ تعمیر مدرسہ پر خرچ شدہ دکھا دیں ؎

تو خلاصہ یہ ہے کہ اسوقت ستر ہزار روپے کی ضرورت ہے جس میں سے چالیس ہزار روپیہ چار ماہ کے اندر اندر وصول ہو جانا ضروری ہے۔ بلکہ اس کا بہت حصہ بہت ہی جلد وصول ہو جانا ضروری ہے تاکہ دسمبر تک عمارت مدرسہ کی نیچے کی منزل تیار ہو کر امداد کا پورا تیس ہزار روپیہ جو منظور ہو چکا ہے گورنمنٹ سے ہم لے سکیں۔ ورنہ اگر خدانخواستہ ہم ساٹھ ہزار خرچ نہ دکھا سکے تو اس میں نہ صرف اس روپے کا ہی نقصان ہے جو کہ گورنمنٹ ہمیں دینا منظور کر چکی ہے بلکہ اتنی بڑی قوم کیلئے یہ بڑی ہتک ہے کہ وہ اپنا ارادہ ظاہر کر کے پھر اس کام کو وقت پر نہ کر سکے ہماری غیرت قومی۔ نہیں ہمارا وہ عہد جو اللہ تعالےٰ کے ساتھ دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا ہم کر چکے ہیں۔ وہ اس بات کی اجازت نہیں دیتا کہ اسوقت کسی قسم کی بھی سستی ہم سے ہو۔ مَیں نے اپنے مطالبہ کو نہایت صفائی سے اور ٹھیک ٹھیک پیش کیا ہے یعنی آپ لوگوں سے سال* کے اختتام سے پہلے صرف چالیس ہزار روپے کا مطالبہ کیا ہے ورنہ ضرورت تو ساٹھ ہزار کی ہے کیونکہ جب تک پہلے اپنے گھر سے ہم ساٹھ ہزار روپیہ خرچ شدہ نہ دکھا دیں۔ اسوقت تک گورنمنٹ کا موعودہ روپیہ نہیں مل سکتا۔ مگر اس دقّت کی ایک راہ سوچ لی گئی ہے اور حتی الوسع یہ کوشش کی گئی ہے کہ قوم پر بوجھ ہلکا اور تدریجًا رہے۔ اور چالیس ہزار روپیہ اس سال کے اندر اور بقیہ تیس ہزار اگلے سال میں وصول ہو جاوے ؎

آپ صاحبان میں سے اکثر کو یاد ہوگا کہ امسال جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ایک تجویز ایک لاکھ روپے کے مستقل سرمایہ کی مخدومی مکرمی جناب میر حامد شاہ صاحب نے پیش کی تھی جس میں سے ایک چوتھائی کے جماعت سیالکوٹ کی طرف سے پورا کر دینے کا وعدہ انھوں نے فرمایا تھا۔ اور بقیہ تین چوتھائی کو دوسری انجمنوں کیطرف سے پورا کرنے کا وعدہ مَیں نے کیا تھا۔ اس وقت عمارت مدرسہ کے بنانے کا وہم و گمان بھی نہ تھا۔ اور نہ ایک لاکھ کا تخمینہ کسی کے ذہن میں تھا اُدھر ایک لاکھ کی فراہمی کی تجویز کا جلسہ سالانہ میں پیش ہو کر پسند کیا جانا اور اِدھر پورے ایک لاکھ کا تخمینہ عمارت مدرسہ کا ہونا۔ یہ خود بتا رہا ہے کہ وہ تحریک بھی اللہ تعالےٰ کے خاص ارادہ کے ماتحت تھی باقی رہا مستقل سرمایہ کا سوال۔ سو ہمارا مُستقل سرمایہ تو اللہ تعالےٰ کا فضل ہی ہے جب تک اس کا ہاتھ ہماری تائید میں ہے ہماری ایک ایک پائی جو چندہ سے وصول ہوتی اور ملکر کئی ہزار روپے تک پہنچ جاتی ہے بنک کے سرمایہ سے بہت زیادہ مستقل ہے۔ دوسرے جو روپیہ عمارت پر لگتا ہے وہ تو خود مستقل سرمایہ کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ اور اس طرح پر ایک ہی کام سے دونوں مقصد حاصل ہو جاتے ہیں۔ دوسری طرف یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالےٰ کا منشاء ہے کہ یہ کام پورا ہو کیونکہ قبل اسکے کہ ہم میں سے ایک شخص بھی ایک پیسہ دے تیس ہزار روپے یا قریبًا ایک تہائی کا انتظام محض اُس نے اپنے فضل سے کر دیا۔ اور جہاں ہم اس کے اس فضل کا شکریہ ادا کرتے ہیں ساتھ ہی لئن شکرتم لازیدنکم کے خدائی وعدہ پر بھروسہ کرتے ہیں ؎

پس اے قوم کے جوان ہمت بزرگو! اور اے بزرگ ہمت جوانو! اُٹھو اور کوشش کرو۔ تمہارے مقصد کے تہائی حصّہ کو اللہ تعالےٰ نے محض اپنے فضل سے پورا کر دیا۔ اب تم کوشش اور ہمت کر کے اور بڑے بڑے فضلوں کے جاذب بنو جس کام کے لئے اللہ تعالےٰ کا ارادہ ہو اس کے لئے وہ خود ہی اسباب بھی پیدا کر دیتا ہے پس اس کے اس فضل پر غور کرو کہ قبل اسکے کہ تم نے ایک قدم بھی اُٹھایا ہو اس نے اپنے ہاتھ سے پکڑ کر چشم زدن میں تمہیں منزل کی ایک تہائی طے کرا دی۔ اس کے اس فضل کا عملی شکریہ یہی ہے کہ تم اس کے ارادہ میں معاون بنو۔ اور انصار اللہ میں داخل ہو جاؤ۔ اور تم آرام نہ کرو اور نہ تھکو جب تک کہ اس منزل کو طے نہ کر لو۔ کام تو آخر ہو ہی جانا ہے اور یہ تو فیصلہ ہو چکا ہے کہ بلا کسی مزید انتظار کے فی الفور کام شروع کر دیا جاوے اب تم چاہو تو خود ہمّت کر کے مجھے تعمیر کے کام کی طرف پوری توجہ کے لئے فارغ کر دو اور اگر چاہو تو اپنے دروازوں پر میری حاضری کو ضروری قرار دیدو۔ آٹھ ماہ کے اندر اندر پہلی منزل عمارت کی جو ساٹھ ہزار روپے خرچ کو چاہتی ہے کھڑا کر دینا ضروری ہے اور مَیں خدا کے فضل سے یقین رکھتا ہوں کہ ایسا ہی ہوگا۔ کیونکہ حضرت خلیفۃ المسیح کی دُعائیں ساتھ ہیں اور آپ کا یہ ارشاد ہے کہ پورے زور اور توجہ سے اس کام کو فی الفور شروع کر دیا جاوے اور کسی قسم کا انتظار نہ کیا جاوے ؎

آپ میں سے جو صاحب جلسہ سالانہ پر تشریف لائے ہونگے یا جنکو اور کوئی موقعہ یہاں آنے کا ملتا ہے انھوں نے دیکھا ہوگا کہ کسقدر عظیم الشان عمارت بورڈنگ ہوس کی آپ ہی لوگوں کی ہمّت سے۔ ہاں اللہ کے فضل سے کھڑی ہو گئی۔ اس عمارت کے لئے بہت سے احباب نے خوب دل کھولکر چندہ دیا بعض نے بے توجہی کی لیکن کیا جنھوں نے چندہ دیا تھا وہ آج اس چندہ کے دینے کی وجہ سے اپنے آپ کو مالی مشکلات میں پاتے ہیں؟ کیا وہ چندہ دے کر تنگدست ہو گئے ہیں؟ میں آپ لوگوں میں سے سب کے چھوڑ کر کسی کے بھی ذاتی حالات سے واقفیت نہیں

رکھنا مگر بہت ہی قلیل تعداد سے۔ لیکن اس کلام پر ایمان لاکر جو ہماری روحوں کی غذا ہے۔ میں یہ قسم کھاکر کہتا ہوں کہ کوئی شخص چندہ دینے سے غریب اور مفلس نہیں ہوجاتا بلکہ میرا جہاں تک تجربہ ہے میں تو انہی لوگوں کو مالی مشکلات میں دیکھتا ہوں جو خدا کی راہ میں خرچ کرتے وقت اپنے دلوں میں تنگی پاتے ہیں۔ خوب یاد رکھو کہ خدا سچا اور اُس کا کلام سچا ہے وہ فرماتا ہے الشیطان یعدکم الفقر و یأمرکم بالفحشاء واللہ یعدکم مغفرۃ منه وفضلاً۔ واللہ واسع علیم۔ یہ تو شیطان ہے جو تمہیں ڈراتا ہے کہ تم کہاں سے خدا کی راہ میں دو یا ایسا نہ ہو کہ خدا کی راہ میں مال خرچ کردو تو تنگدست ہوجاؤ اور شیطان ہی بُرے کاموں کا حکم دیتا ہے۔ اور اللہ تعالے کا پاک وعدہ تو یہ ہے کہ وہ تمہاری حفاظت کریگا اور بہت کچھ تمہیں عطا فرمائے گا۔ اللہ بڑی وسعت والا۔ علم والا ہے +

یہاں دو باتوں کو اکٹھا کیا کہ شیطان تمہیں تنگدستی سے ڈراتا اور بُرے کاموں کا حکم دیتا ہے یعنی جب خدا کی راہ میں خرچ کرنے کا حکم ہوتا ہے تو اسوقت شیطان یا رحمت الٰہی سے مایوس ہستی ڈراتی ہے کہ تم خدا کی راہ میں دیکر غریب اور تنگدست ہوجاؤ گے لیکن جب دوسرا موقعہ آتا ہے تو وہی مال جس کو خدا کی راہ میں دینے سے تم نے بخل کیا تھا شیطان تم سے بُرے کاموں پر خرچ کرا دیتا ہے +

پس میرے دوستو! ہاں خدا کی کلام پر زندہ ایمان رکھنے والی قوم! فقر سے مت ڈرو۔ ایسا ڈر پیدا کرنے والا شیطان ہے اور وہ نیکی کے موقعہ سے تمہیں ڈراکر وہی تمہارا مال بُرے کاموں پر خرچ کرا دیتا ہے۔ ہاں اگر کوئی خدا کی راہ میں خرچ کرکے تنگدست ہوگیا ہے تو مَیں اُس سے کچھ نہیں مانگتا۔ مگر خدا کے لئے غور کرو کہ جب تم سے خدا کی راہ میں مانگا جاتا ہے تو کیوں تمہاری طبیعتوں میں مضائقہ پیدا ہوتا ہے۔ کیوں یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ ہائے اتنے بڑے مطالبہ کو ہم کس طرح پورا کریں۔ تم اپنے ذاتی کاموں میں بڑے بڑے مطالبات کو پورا کر دیتے ہو تم میں سے ایک ایک آدمی ہزارہا روپوں کے مکانات بنا سکتا ہے۔ سینکڑوں روپوں کے دوسرے اخراجات پورے کرسکتا ہے۔ کیا مالی مشکلات کا خیال اسی وقت کے لئے باقی رکھ چھوڑا ہے جب خدا کی راہ میں مطالبہ کیا جاوے دنیا کے لوگ اس مادی زمانہ میں سمجھیں یا نہ سمجھیں پر مَیں خوب جانتا ہوں کہ تم میں سے بڑا حصہ خوب سمجھتا ہے کہ خدا کی راہ میں خرچ کرنا کیا چیز ہے۔ لیکن جو اس مرتبہ کو نہیں پہنچا وہ یہی غور کرے کہ یہ جو کچھ اس روپے سے بنے گا دنیا میں احمدی قوم کی ضرورت کو پورا کرنے کا سامان ہی نہیں بلکہ قوم کی عزت و شوکت کا بھی ایک نشان ہے۔ جب تم اپنے لئے اپنے ایک بھائی سے ملکر مکان بناتے ہو تو تمہیں کیا پتہ ہوتا ہے کہ وہ مکان تمہارے کس کام آئے گا یا کل کو تمہارے جانشین اسکی کیا گت بنائینگے اسکو کسی بُرے مصرف میں لائینگے یا کوڑیوں کے مول فروخت کرینگے۔ اب اپنی نظر کی تنگی کو دُور کرو اور ذرہ دائرہ نظر کو وسیع کرو تو دیکھو کہ یہ جو ایک قومی عمارت بنے گی۔ اسے تم سب بھائی ملکر بناؤ گے ہاں گو رسمی معنوں میں تم حقیقی بھائی نہ ہو مگر حقیقی بھائی تم ہی ہو۔ تو یہ عمارت تم سب بھائیوں کا مشترکہ گھر ہے۔ جو اللہ تعالے کا وعدہ ہے کہ ہمیشہ بڑھے گا پھلے گا اور پھولے گا۔ نیک اغراض کے لئے استعمال ہوگا۔ اور اس کی ایک ایک اینٹ اگر آج مٹی کی اینٹ ہے تو جو نسلیں تمہارے پیچھے آئینگی وہ اسی اینٹ کو سونے کی اینٹ سمجھیں گی۔ تم اگر اپنے بزرگوں کے کارناموں پر فخر کرتے ہو تو کچھ اپنی اولاد اور اولاد کی اولاد کے لئے فخر کرنے کے واسطے بھی چھوڑ جاؤ۔ تو اس اپنی قوم کے گھر کو۔ ہاں اپنی سچی اور مخلصانہ قربانیوں کے ظاہری نشان کو۔ اکٹھے ہوکر ایک ہوکر بناؤ۔ اور اگر تم میں ایک ایک اتنی ہمت بھی اس گھر کے بنانے کے لئے کرے جتنی تم اپنے ذاتی مکانوں کے بنانے کے لئے کرتے ہو۔ تو سکول کیا کالج بھی چند دنوں میں کھڑا ہوسکتا ہے +

اب اس سے زیادہ میں کیا لکھوں۔ تمہاری ضروریات کو (یاد رکھو کہ سلسلہ کی ضروریات تمہاری ہی ضروریات ہیں اور جب تم اس کو اچھی طرح سمجھ لوگے تو تمہارے کاموں کی رکاوٹیں بھی دُور ہوجاوینگی) ہاں تمہاری اپنی ضروریات کو مَیں نے تمہارے سامنے پیش کردیا ہے۔ کوئی مبالغہ نہیں صاف صاف ضرورت سے پھر تمہیں خدا کا حکم بھی سُنا دیا ہے۔ اب یہ اللہ تعالے کے اختیار میں ہے جس طرح چاہے ان الفاظ کا جو خدا جانتا ہے مَیں نے بڑے دردِ دل سے لکھے ہیں نیک اثر آپ لوگوں کے دلوں پر ڈالے اور یہ فہم عطا فرماوے کہ یہ مالی قربانی تمہارے اپنے فائدہ کے لئے ہے۔ میری تجویز اس رقم کی فراہمی کے لئے یہ ہے کہ ہم سب ایک اصل پر کاربند ہوں اور کم از کم اس کی تعمیل ہم سب اپنے اوپر اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے فرض کرلیں۔ اللہ تعالے فرماتا ہے۔ لینفق ذو سعةٍ من سعته ومن قدر علیه رزقه فلینفق مما اٰتٰه اللہ۔ لا یکلف اللہ نفساً الا ما اٰتٰها۔ سیجعل اللہ بعد عسر یسراً۔ جسکو اللہ تعالے نے فراخی دی ہے چاہیئے کہ وہ اپنی وسعت کے مطابق خرچ کرے اور جس پر رزق کی تنگی ہے وہ جو کچھ خدا نے اسے دیا ہے اسی میں سے خرچ کرے (اللہ کسی شخص پر اس سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتا جس قدر اسے دیا ہے)۔ ہاں اللہ تعالیٰ تنگی کے بعد فراخی کردے گا + اس آیت کریمہ میں ہمیں یہ سکھایا گیا ہے کہ جسکو اللہ تعالے نے فراخی دی ہے وہ فراخدلی سے دے اور جو نسبتاً تنگدست ہے وہ بھی جو کچھ خدا نے اُسے دیا ہے اُس میں سے دے۔ خواہ ایک انسان تنگدست ہی ہو مگر اللہ تعالے نے اسکو رزق پہنچانیکا کوئی سامان تو آخر کرہی رکھا ہے۔ پس جس طرح اسے پہنچتا ہے اسی طرح دے تھوڑا پہنچتا ہے تو تھوڑا دے زیادہ پہنچتا ہے تو زیادہ دے۔ فراخی والے کو تو کوئی فکر ہونا چاہیئے ہی نہیں۔ تنگی والے کو اگر فکر ہے تو وہ یہ سمجھ لے کہ اگر باوجود تنگی کے وہ خدا کی راہ میں خرچ کرے گا تو اللہ تعالے تنگی کے بعد اسے فراخی عطا فرماوے گا +

پس میرے بھائیو! اُٹھو اور اس اصل قربانی پر کاربند ہوجاؤ۔ جسکو اللہ تعالیٰ نے بہت دیا ہے وہ خدا کی راہ میں دینے میں یہ خیال نہ کرے کہ میری جیب سے بہت سا روپیہ نکل جائے گا۔ اور جسے تھوڑا دیا ہے وہ یہ خیال نہ کرے کہ یہ تھوڑا دیکر میں اور بھی تنگدست ہوجاؤنگا۔ پس گو ایک دفعہ بورڈنگ ہوس کی تعمیر کے وقت پہلے بھی مَیں نے یہ عرض کیا تھا کہ سب احباب اپنی ایک ایک ماہ کی تنخواہ یا آمدنی دیدیں اور بہت سے احباب نے دی بھی جس سے بورڈنگ ہوس بنگیا ہے۔ اب دوبارہ اس ایک

لاکھ کے سرمایہ کو پورا کرنے کیلئے میں یہی تجویز آپکی خدمت میں پیش کرتا ہوں کہ ایک ایک ماہ کی آمدنی اللہ تعالےٰ کی راہ میں دیدو۔ یہ کم از کم مطالبہ ہے جو شخص شرح صدر سے اس سے زیادہ دیتا ہے وہ زیادہ پاوے گا۔ ایک یہ بھی ضروری گذارش ہے کہ بعض لوگ کہدیتے ہیں کہ ہم شرح صدر سے اتنا نہیں دے سکتے جتنا مطالبہ کیا گیا ہے۔ ایسے احباب کی خدمت میں یہ التماس ہے کہ پھر اپنے اندر شرح صدر زیادہ دینے کے لئے پیدا کرو۔ اگر اس قوم کا جس نے زندہ خدا کو اس زمانہ میں دیکھا جس نے آیات اللہ کو دیکھا اور انہیں قبول کیا۔ جس نے دیکھ لیا کہ ہمارا خدا آج بھی وہی خدا ہے جو حضرت ابراہیم موسیٰ عیسےٰ علیہ السلام اور بالآخر حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا خدا تھا۔ اگر اس قوم کا ایمان بھی خدا کی راہ میں دل کھولکر دینے کے لئے شرح صدر پیدا نہیں کرسکتا تو یہ ڈر ہے کہ خدا کسی دوسری قوم کو اس کی جگہ نہ لے آوے۔ دیکھو تم اِس سلسلہ کی بُنیادی اینٹیں ہو اور حکیم علیم خدا جو یہ عمارت بنانا چاہتا ہے اس کی حکمت اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ بنیادی اینٹیں بہت مضبوط ہوں اگر تم اپنے آپ کو بُنیادوں میں لگنے کے قابل نہ بناؤ گے اگر تم اپنے اندر ایمان کی مضبوطی اور انفاق فی سبیل اللہ میں شرح صدر پیدا نہ کرو گے تو پھر ان بُنیادوں سے اکھیڑ کر پھینک دیئے جاؤ گے خدا کے ہاں کمی نہیں۔ دیکھو اللہ تعالےٰ کے اس پاک کلام پر غور کرو جو مومنوں کو مخاطب کرکے فرمایا ہے ھا انتم ھؤلاء تدعون لتنفقوا فی سبیل اللہ ج فمنکم من یبخل ج ومن یبخل فانما یبخل عن نفسہ ط واللہ الغنی وانتم الفقراء ج وان تتولوا یستبدل قوماً غیرکم ثم لا یکونوا امثالکم۔ یہ وہ آیت ہے جس پر سورہ محمدؐ (صلے اللہ علیہ وسلم) ختم ہوتی ہے۔ اور اس کا لفظی ترجمہ میں تمہیں سناتا ہوں۔ دیکھو سُن لو اور اچھی طرح سُن لو تم۔ ہاں تم۔ وہ لوگ ہو جن کو بلایا جاتا ہے کہ اللہ کی راہ میں (اپنے مالوں کو) خرچ کرو پھر تم میں سے کچھ ایسے بھی ہیں جو بخل کرتے ہیں اور جو بخل کرتا ہے وہ صرف اپنی جان سے ہی بخل کرتا ہے اللہ تمہارا محتاج نہیں ہاں تم ہی اس کے محتاج ہو۔ پس اگر تم (اس حکم کی تعمیل سے) پھر جاؤ تو وہ (جو ہر احتیاج سے بالاتر ہے اور تمہارا محتاج نہیں) تمہاری جگہ ایک اور قوم کو لے آوے گا پھر وہ تم جیسے نہ ہونگے ؛

پس میرے دوستو اِسنبھل جاؤ اپنے ایمانوں کو ان نشانہائے الٰہی کو یاد کرکے جو مسیح موعودؑ کے ہاتھ پر تمہیں دکھائے گئے مضبوط کرو اپنے اندر اللہ کی راہ میں دل کھولکر خرچ کرنے کے لئے شرح صدر پیدا کرو اور اگر تم اپنے وعدوں پر قائم ہو تو اس شرح صدر کا پیدا ہونا کچھ بھی مشکل نہیں بلکہ تمہارے دلوں میں یہ شرح صدر پہلے سے پیدا ہوچکی ہے اس آیت پر غور کرو۔ تم خصوصیت سے آج تیرہ سو سال بعد اسکے اسی طرح مخاطب ہو جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اسکے مخاطب تھے۔ تم کو خدا کی راہ میں۔ ہاں اس راہ میں جسے تمہارا مسیح خدا کی راہ قرار دے چکا ہے اور جسے تم خدا کی راہ یقین کرتے ہو خرچ کرنے کے لئے بلایا جاتا ہے۔ پس دیکھنا بخل نہ کرنا۔ کیونکہ تمہارا خدا جس طرح رحیم وکریم ہے غیور بھی ہے ؛

آخیر میں مَیں اسقدر اور کہنا چاہتا ہوں کہ جو احباب یکمشت اپنے سارے ماہ کی آمد نہیں دے سکتے وہ نصف آمد کو تین برابر اقساط میں دیدیں۔ اور باقی نصف کو خواہ بارہ اقساط میں پورا کردیں۔ پہلی قسط بہرحال یکم مئی کو ادا ہوجانی چاہیئے

اس کے لئے مَیں ساتھ ہی ایک نمونہ کا فارم بھی تجویز کرتا ہوں جسکی خانہ پُری کرکے ایک حصہ مقامی انجمن کے سکرٹری کو دیدیا جاوے اور ایک حصہ ایفائے وعدہ کی یاددہانی کیلئے اپنے پاس بطور یادداشت رکھ لیا جاوے۔ جہاں مقامی انجمن نہیں ہے۔ لازم ہے کہ پہلا حصہ سکرٹری صدر انجمن احمدیہ کے نام بھیجدیں۔ یہ اشتہار ایک ایک احمدی کے ہاتھ میں دیا جاوے گا۔ اور جسقدر خواندہ احباب ہیں وہ اپنے ہاتھوں سے اسکی خانہ پُری کریں اور جو خواندہ نہیں وہ اپنے احباب سے کرادیں۔ اسقدر اور بھی کہنا چاہتا ہوں کہ یہ وقت ہے کہ سب جماعت کی ہمت ایک طرف اکٹھی ہو۔ یہ ایسا وقت ہے جیسے فرضوں کی جماعت کا وقت ہوتا ہے کہ اسوقت سب کا اس جماعت میں شامل ہونا فرض ہے اور نوافل ایسے وقت میں ادا نہیں ہوسکتے۔ ہاں اس کو پورا کرکے پھر نوافل کی طرف متوجہ ہوجاؤ ؛

بالآخر میر حامد شاہ صاحب اور اُنکی وساطت سے جماعت سیالکوٹ کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ اپنی ایک چوتھائی والے وعدہ کو پورا کریں۔ والسلام

خاکسار **محمد علی** سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان۔ ۱۶۔اپریل ۱۹۱۲ء

نام　　پتہ مع سکونت　　ضلع　　اوسط آمدنی ماہوار

میں وعدہ کرتا ہوں کہ مبلغ　　روپے چندہ تعمیر مدرسہ حسب ذیل اقساط سے ادا کرونگا

وعدہ　　　ایفائے وعدہ

قسط اول　یکم مئی ۱۹۱۲ء　روپے
قسط دویم　یکم جون ۱۹۱۲ء　روپے
قسط سویم　یکم جولائی ۱۹۱۲ء　روپے

تاریخ روانگی	رقم	تاریخ روانگی	رقم	تاریخ روانگی	رقم

بقیہ　　روپے　　برابر ماہوار اقساط میں ادا کرتا رہونگا جتبک کہ کل رقم پوری ہو جاوے

نام　　پتہ مع سکونت　　ضلع　　اوسط آمدنی ماہوار

مَیں وعدہ کرتا ہوں کہ مبلغ　　روپے چندہ تعمیر مدرسہ حسب ذیل اقساط سے ادا کرونگا

وعدہ　　　ایفائے وعدہ

قسط اول　یکم مئی ۱۹۱۲ء　روپے
قسط دویم　یکم جون ۱۹۱۲ء　روپے
قسط سویم　یکم جولائی ۱۹۱۲ء　روپے

تاریخ روانگی	رقم	تاریخ روانگی	رقم	تاریخ روانگی	رقم

بقیہ　　روپے　　برابر ماہوار اقساط میں ادا کرتا رہونگا جبتک کہ کل رقم پوری ہو جاوے

بعض برادرانِ احمدیہ لاہور کا چندہ موعودہ درج ذیل ہے :۔ مستری موسیٰ صاحب تین سو روپیہ

ملفوظات حضرت خلیفۃ المسیح

(مرتبہ محمد عبداللہ صاحب بوتالوی)

حضرت خلیفۃ المسیح کا خاص درس

مورخہ ۱۰- مارچ ۱۲ء نماز مغرب کے بعد حسب معمول صاحبزادہ حضرت خلیفۃ المسیح میاں عبد الحی صاحب قرآن شریف کا سبق پڑھ رہے تھے۔ اور ایک کثیر تعداد دیگر طالب علموں کی بھی موجود تھی۔ جو کہ روزانہ اس درس میں شریک ہوا کرتے تھے۔ اثنائے درس میں میاں شریف احمد صاحب صاحبزادہ خورد حضرت مسیح موعود صاحب علیہ السلام کسی ضرورت کے واسطے باہر جانے لگے۔ تو حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا۔ کہ جلدی واپس آنا۔ پھر فرمایا۔ کہ ایک شاہ عبدالرحیم بزرگ تھے۔ اُن کو خدا تعالےٰ نے توجہ دلائی۔ کہ گنو اس وقت کتنے آدمی موجود ہیں۔ اُنھوں نے گن لئے پھر الہام ہوا۔ کہ آج عصر کی نماز جسقدر لوگ تمہارے پیچھے پڑہیں گے۔ سب جنتی ہونگے۔ ایک آدمی سے وہ خوش نہ تھے۔ جب اُنھوں نے نماز شروع کی۔ تو وہ آدمی موجود تھا۔ جب نماز ختم کی۔ تو دیکھا۔ کہ وہ آدمی پیچھے نہیں ہے۔ آدمی گنے تو پورے تھے۔ پوچھا کہ ان میں کوئی اجنبی آدمی آکر شامل ہوا ہے؟ آخر ایک اجنبی آدمی پایا گیا۔ اُس سے پوچھا۔ کہ تم کس طرح شامل ہوگئے۔ اُس نے کہا۔ کہ میں جا رہا تھا۔ اور میرا وضو تھا۔ جماعت کھڑی ہوئی دیکھی۔ مَیں نے کہا۔ کہ مَیں بھی شامل ہو جاؤں۔ پھر وہ دوسرا آدمی آگیا۔ اُس سے پوچھا کہ تم کہاں چلے گئے تھے۔ اُس نے کہا کہ میرا وضو ٹوٹ گیا تھا۔ اور مَیں وضو کرنے گیا تھا۔ مجھے وہاں دیر ہوگئی۔ اتنے میں نماز ختم ہوگئی۔ یہ معاملہ ہمارے درس سے بھی کبھی کبھی ہوتا ہے۔ یہ خدا کا فضل ہے ہم نے آج ایک دُعا کر نی ہے۔ وہ دُعا بڑی لمبی ہے مگر سب دُعا اسوقت نہیں کرینگے۔ ہمارا دل چاہتا ہے کہ جسقدر لوگ اسوقت درس سُن رہے اللہ تعالےٰ ایسا کرم کرے۔ کہ اس دُعا سے کوئی محروم نہ رہے۔ خوب یاد رکھو کہ اللہ ایک ہے۔ اور وہ سب صفات کاملہ سے موصوف اور سب برائیوں سے منزہ ہے۔ اُس کا نام اللہ ہے۔ رب ہے۔ رحمٰن ہے رحیم ہے۔ مالک یوم الدین ہے۔ ان اسماء کاملہ سے وہ موسوم ہے۔ عبادت کے لایق صرف وہی ہے بندگی صرف اُسی کی چاہیئے۔ اور ملائکہ پر ایمان لاویں وہ اللہ کی مخلوق ہیں۔ وہ مومنوں کو نیک تحریکیں دیا کرتے ہیں۔ ہم کو چاہیئے۔ کہ اُن کی نیک تحریک کو مانا کریں۔ شیاطین بدی کی تحریک کرتے ہیں۔ وہ کوئی نہ کوئی شریعت حق کے اوپر حملہ کرتے رہتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ ہم کو اُس کے داؤ سے محفوظ رکھے۔ اللہ کی کتاب پر ہمارا خاتمہ ہو۔ نبی سب سچے ہیں۔ جزا و سزا کا معاملہ سچا ہے۔ ہمیں اپنا مال خدا کی راہ میں لگانا چاہیئے۔ ہمیں چاہیئے کہ نماز پڑھیں۔ روزے رکھیں بدیوں سے بچتے رہیں۔ دین کے خادم ہوں۔ اللہ کی تعظیم میں ہم چست ہوں۔ اور اُسکی مخلوق کا اکرام کرنے اور بھلائی کرنے میں چست ہوں۔ ہم کسی کے ساتھ عداوت کرکے گمراہ نہ ہو جاویں۔ اللہ تعالےٰ تم کو توفیق دے۔ کہ اللہ کی باتیں اور اُس کے دین کو دُنیاوی لالچ سے خراب نہ کرو۔ اور اللہ پر توکل کرو۔ میرا وہ مطلب حاصل ہوگیا ہے۔ (الحمد للہ کہ راقم الحروف حسن اتفاق سے اس درس میں شامل تھا اللہ تعالےٰ عاجز کے حق میں بھی حضرت خلیفۃ المسیح کی دُعا کو منظور فرماوے۔ آمین)

مَا كَانَ لِبَشَرٍ أَن يُؤْتِيَهُ اللَّهُ الْكِتَابَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُولَ لِلنَّاسِ كُونُوا عِبَادًا لِّي مِن دُونِ اللَّهِ وَلَٰكِن كُونُوا رَبَّانِيِّينَ۔ اس آیت کے ضمن میں فرمایا۔ کہ یہ بڑی پہچان ہے شریر اور پاک انسان کی۔ شریر لوگ اپنی بڑائی کا بہت اظہار کرتے ہیں پاکوں کے مُنہ سے کونوا عباداً لی نہ نکلے گا۔ حاتم کا بیٹا عدی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا۔ اور کہا۔ کہ ہم اپنے پادریوں کو رب تو نہیں سمجھتے۔ آپ نے فرمایا۔ کہ جسکو وہ حلال کہتے ہیں۔ تم اُس کو حلال۔ اور جسکو وہ حرام کہتے ہیں تم اُس کو حرام نہیں سمجھتے؟۔ غرض کہ جو کچھ وہ کہتے ہیں تم وہی کچھ مان لیتے ہو۔ وہ کتاب اللہ کا حوالہ تو نہیں دیتے۔ یہی رب بنانا ہوتا ہے۔ مسلمانوں کے علماء کا بھی یہی حال ہوگیا ہے۔ سہارنپور میں کوّے کی حلت اور حرمت کا جھگڑا عرصہ تک چھڑا رہا۔ تین کتابیں چھپیں۔ غدر سے پہلے اُلّو کی حلت اور حرمت کا جھگڑا ایرپار رہا۔ اور اس پر خوب فتوے بازی ہوتی رہی۔ ایک نے لکھا ؎

اُلّو ہے وہ جو کہتا ہے اُلّو حلال ہے۔

دوسرے نے یہ لکھا۔ کہ ؎

اُلّو ہے وہ جو کہتا ہے اُلّو حرام ہے۔

ایک نے "بال کی کھال" کتاب بنائی۔ دوسرے نے اُس کا جواب بنایا۔ جس کا پہلا شعر یہ ہے ؎

رلھد اس نے جو کھال نکالی ہے بال کی
مزدوری دینا چاہیے اس خستہ حال کی

۱۱- مارچ ۱۲ء

قرآن سیکھنا آسان ہے

فرمایا۔ میں ایک دفعہ وزیر آباد کے اسٹیشن پر تھا۔ ایک آدمی کا جموں میں ہمارے ساتھ تعلق تھا۔ اُس نے کہا۔ کہ آپ کہتے ہو کہ ہم قرآن پڑھیں۔ مگر اب ہم اس عمر میں صرف کس طرح پڑھ سکتے ہیں۔ مَیں نے کہا کہ صرف آسان ہے۔ صرف کہتی ہے۔ کہ قَالَ قَوَلَ سے بنا۔ قرآن شریف میں پہلے ہی قَالَ بنا ہوا ہے قَوَلَ سے نہیں بنانا پڑتا۔ پھر کہا۔ کہ نحو کی تو ضرورت ہے۔ مَیں نے کہا۔ کہ اس کا بھی اللہ تعالےٰ کے فضل سے وہ سامان ہوچکا ہے۔ کہ اب نحو سے مدد لینے کی ضرورت باقی نہیں رہی۔ جتنے موجودہ

قرآن شریفوں پر زبر زیر پڑے ہوئے ہیں۔ پھر کہا کہ لغت کی تو ضرورت ہے۔ میں نے کہا۔ کہ کوئی مثال دو۔ اُس نے جھٹ پڑھ دیا۔ کہ قُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا میتے اس کا ترجمہ یہ سُنا دیا۔ کہ گلا ڈ گل سِدھی۔ بات کہنے کو اس طرف گلا ابھی کہتے ہیں۔ یہ ترجمہ آیت کے الفاظ سے ایسا مطابق تھا۔ کہ گویا عربی سے ہی بگاڑا گیا ہے +

۲۴۔ مارچ ۱۹۱۲ء

(درس حدیث شریف)

فرمایا۔ تجارت کی راہ یہ ہے۔ کہ جنس کو چالیس چالیس دن تک رکھ کر بیچ دیا کرے۔ اتنا حدیث سے بھی ثابت ہوتا ہے۔ اس سے زیادہ عرصہ رکھنا نہیں چاہیئے۔ تھوڑا عرصہ رکھنے میں اگر گھاٹا ہوگا تو بھی کم ہی ہوگا۔ یہ تجارت کی بڑی عمدہ راہ ہے۔ دوسرے یہ کہ ہر قسم کے غلے رکھے۔ کیونکہ عموماً تمام غلے یکدم گراں نہیں ہوجاتے +

فرمایا۔ ایک دفعہ بھیرہ میں غلہ اتنا مہنگا تو نہ تھا۔ مگر مجھے معلوم ہوا۔ کہ یہ گراں ہو جاوے گا۔ دل میں آیا کہ غلہ کافی خرید لوں۔ پھر خیال آیا۔ کہ ہمہ یاراں دوزخ ہمہ یاراں بہشت۔ جو دوسروں کا حال ہوگا۔ ہم بھی گذر لینگے۔ چنانچہ غلہ سات سیر فی روپیہ ہوگیا۔ مگر خدا نے وہ فضل کیا۔ کہ میری آمدنی اس قدر بڑھا دی۔ کہ مجھے اس سات سیر کے نرخ میں ذرا بھی بوجھ معلوم نہ ہوا +

فرمایا۔ ایک بزرگ تھے۔ اُن کو الہام ہوا۔ کہ اس دفعہ چنے بہت گراں ہو جاوینگے۔ اُنھوں نے یہ الہام عام لوگوں کو بھی بتا دیا۔ مگر خود صرف سو روپیہ کے چنے خریدے۔ حالانکہ وہ ہزارہا روپیہ کے مالک تھے۔ ان کو اُس سو روپیہ کے چنوں میں کافی نفع ہوا میتے اُن کو کہا۔ کہ آپ نے زیادہ روپیوں کے چنے کیوں نہ خرید لئے۔ اُنھوں نے کہا۔ اس واسطے کہ میں اس الہام کو دُنیا طلبی کا ذریعہ نہ بنالوں۔ پھر پوچھا کہ سو روپیہ کے چنے کیوں خریدے۔ فرمایا۔ اسواسطے کہ خدا کے فضل کو قبول کرلوں۔ جو اُس نے خود مجھے اطلاع دی ہے۔ اگر ایسا نہ کرتا۔ تو کفرانِ نعمت تھا۔ اور الہام الٰہی کی بے ادبی تھی +

احمدیہ جماعتوں کے سکرٹری صاحبان

کی خدمت میں التماس ہے کہ جماعت پشاور نے جو تحریک سلسلہ کے اخباروں کے متعلق کی ہے جس کی کوئی نقل یہاں کی مقامی انجمن میں نہیں بھیجی گئی۔ مگر اُس کو ہم نے لاہور کی جماعت میں خانہ بخانہ گشت کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ اس کے جواب میں جو کچھ احمدی برادران جماعت پشاور کو تحریر کریں اُکی ایک نقل دفتر بدر میں بھی ارسال کرکے مشکور فرماویں کیونکہ ممکن ہے کہ ان راؤں سے ہم لوگ عمدہ معلومات حاصل کرکے نیک فوائد پا سکیں +

وفد ہندوستان میں

۲۳۔ اپریل تک جو خبریں آچکی ہیں اُن سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ یہاں سے جو وفد ہندوستان کے مدرسے دیکھنے کے لئے روانہ ہوا تھا۔ وہ لکھنو۔ کانپور۔ بنارس۔ شاہجہان پور اور رام پور میں اپنا کام کرچکا ہے۔ حضرت صاحبزادہ صاحب و دیگر برادران سب اللہ تعالےٰ کے فضل سے بخیریت رہے۔ شیخ یعقوب علی صاحب کو کچھ زکام اور بخار کی شکایت ہوئی تھی۔ مگر اب آرام ہے۔ اور اپنے کام میں تن دہی سے مصروف ہیں۔ اس وفد نے اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے اشاعت سلسلۂ حقہ احمدیہ کا کام بھی اپنے سفر میں کیا ہے۔ ہر جگہ تائید سلسلہ میں وعظ کئے ہیں۔ اور اس بات کا خوف نہیں کیا کہ کوئی مخالفت کرے گا۔ کیونکہ ضرور ہے کہ حق کی مخالفت ہو۔ مامور من اللہ کا زمانہ ایسا ہوتا ہے کہ جن باتوں کو لوگ پہلے سے مانتے چلے آتے ہیں۔ ان کا وہ ماننا بھی صرف رسمی ہوتا ہے نہ کہ صداقت کی خاطر۔ اور اس کا ثبوت یہ ہے کہ وہ اپنے رسمی ایمان کی باتوں کو سُنکر خوش ہوتے لیکن مامور من اللہ کے مُنہ سے جب وہ حق ظاہر ہوتا ہے جو اُن کی رسمی اور خیالی شریعت میں داخل نہیں ہوتا تو پھر وہ مخالفت پر آمادہ ہوجاتے ہیں لیکن ساری دُنیا یکساں نہیں۔ اور آخر خدا نے اپنا مرسل دُنیا میں بھیجا ہے۔ تو اسی واسطے کہ لوگ اُسے قبول کریں۔ پس مبارک ہیں وہ جو اس تبلیغ کا حق ادا کرتے ہیں۔ حضرت میاں صاحب کے لیکچر جو لوگ سُنتے رہے ان میں سے کئی ایک بعد میں آپ کے پاس حاضر ہوتے رہے۔ اور افسوس کا اظہار کیا کہ وہ قبل ازیں سلسلہ کے حالات سے باخبر نہ تھے۔ اس وفد کا یہ تجربہ ہے کہ عام طور پر لوگ سلسلہ کے حالات کو سُننا اور ان پر غور کرنا چاہتے ہیں۔ ممکن ہے بلکہ ضرور ہے کہ ایسی تبلیغ میں مخالفت بھی پیدا ہو۔ اور لیکچروں میں کسی جگہ رکاوٹ بھی پیش آوے۔ لیکن اسکی پرواہ ہمیں نہیں کرنا چاہیئے۔ انشاء اللہ خدا ہمارے ساتھ ہے۔ اور یہ اُسی کا کام ہے۔ ہاں ہر شخص اپنے مذاق کے مطابق سلسلہ کی اشاعت میں کوشش کرتا رہے۔ کوئی ڈائرکٹ کوشش کرسکتا ہے اور کوئی انڈائرکٹ + بنی آدم اعضائے یکدیگر اند + اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّات +

اسی وفد کے کام کے متعلق برادر کبیر الدین صاحب لکھنو سے تحریر فرماتے ہیں:۔

جناب مفتی محمد صادق کبیر دام اقبالہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بہجت تضمین ایک مدت بعد موصول ہوکر کاشف مرام ہوا۔ اللہ تعالےٰ کا رحم و فضل اور کرم پہاڑوں پہاڑیوں اور اٹاریوں میں آپ کے شامل حال رہے۔ حفظکم اللہ۔ آپ کا خط اچھا سیاہی اچھی۔ آپ کی تبلیغ اچھی ہزاروں ہندو تحفہ بنارس سے خوش ہیں اور اس کو پڑھ کر سوم رس کا مزہ لیتے ہیں +

وفد مقدس من قادیان۔ ندوہ میں خواجہ کمال الدین صاحب و قبلہ مولوی محمد علی صاحب سے جمیع بھلے آدمی راضی و خوش رہے اور سبکو ان بزرگوں کی دستار گفتار رفتار پسند آئی کوئی شکایت نہ تھی۔ ایک اخلاق خواجہ صاحب کا دل لبھانے والا یہ تھا کہ پلیٹ فارم پر مولنا شبلی نعمانی کے واسطے کرسی اپنے ہاتھ سے اُٹھا کر رکھی۔ یہ وفد امینا آباد پارک کمرہ ۴۴ میں مقیم رہا۔ کھانے پینے کی کوئی تکلیف نہ ہوئی۔ اللہ تعالےٰ وقت پر دیتا رہا۔ قاضی محمد اکرم صاحب اور یہ عاجز کھانے کے انتظام میں شریک اور یک دل تھے + اس کے بعد عاجز نے ایک ہزار اشتہار بغرض اشاعت خصوصیت سلسلہ عالیہ احمدیہ کے

شیخ نور محمد صاحب یکصد روپیہ + میاں چراغ الدین صاحب تین سو روپیہ + قاضی فضل کریم صاحب تیس روپیہ + بابو عبد الحمید صاحب اکتیس روپیہ + بابو منظور الٰہی صاحب یکصد روپیہ + میاں غلام محمد صاحب جلد ساز پندرہ روپیہ + خواجہ شمس الدین صاحب یکصد روپیہ + ملک مبارک علی صاحب پچھتر + محمد علی خاں اشرف صاحب تیس روپیہ میاں اللہ بخش صاحب بیس روپیہ + حیات محمد طالب علم - پانچ روپیہ + حیات محمد کمہار تین روپیہ + حکیم نور محمد صاحب پچاس روپیہ + میاں عبد اللہ صاحب سولہ روپیہ + میاں محمد امین صاحب دو صد روپیہ + میاں عبد الرحیم صاحب تین روپیہ + میاں نذیر حسین صاحب تین روپیہ + میاں نبی بخش صاحب یکصد روپیہ + میاں محمد حسن صاحب دس روپیہ میاں معراج الدین عمر صاحب یکصد روپے + میاں محبوب علی صاحب دس روپیہ + میاں غلام محمد صاحب ٹھیکدار پچاس روپیہ + میاں عبد السبحان صاحب پچاس روپیہ + میاں محمد اقبال صاحب پچاس روپیہ + ماسٹر عبد الحق صاحب پچھتر روپے + ملازمان ریلوے کی فہرست اس میں شامل نہیں ہے ؛

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقبرہ بہشتی کی فاختہ اور اکملِ سر باختہ

اے فاختہ! نہ بول مزاجی خراب ہے — نارِ فراقِ یار سے سینہ کباب ہے
دل سخت بے قرار عجب پیچ و تاب ہے — کوکو سے تیری بڑھتا مرا اضطراب ہے
تیری صدا میں درد ہے سوز و گداز ہے — گویا کسی کے عشق میں جاں در عذاب ہے
تیرے گلے میں کس کا ہے یہ طوقِ بندگی — اے فاختہ وہ کونسی عالی جناب ہے
یوسف گرا تھا چاہ میں آخر نکل گیا — تیری زباں پہ اسکی حکایت کا باب ہے
میں بھی ہوں ایک چاہ میں جاکر سنا خبر — کوئی مجھے نکال لے کارِ ثواب ہے
یہ آرزو ہے راہ میں مولیٰ کی میں کہوں — سارے کہیں غلامِ رسالتمآب ہے
ایسا غلام جو ہے وفادار و جاں نثار — جیسا مرا امام معلّے خطاب ہے
میں بھی عزیزِ مصرِ مسیحا بنوں کبھی — پھر بھی دن پھریں کہ یہ حالت خراب ہے
ہو دسترس خزائنِ قرآنِ پاک پر — اک اک گہر میں جسکے بڑی آب و تاب ہے
اس قحط میں لٹا کے نبا دوں جہاں کو — بخشا خدا نے رزق مجھے بےحساب ہے
جن بھائیوں نے مجھ سے کیا ہے سلوکِ بد — جنکو مری تباہی کا اب آتا خواب ہے
محتاج ہو کے آئیں تو دوں اُن کو اسقدر — خود بول اُٹھیں کہ یہ تو سخاوت مآب ہے
جب عذر خواہ ہوں تو لگا لوں میں سینے سے — کہدوں کہ آؤ اب تمہیں کیسا حجاب ہے
الزام تم پہ کچھ نہیں - تم میرے بھائی ہو — یوسف نے جو دیا وہی میرا جواب ہے
تم جب گلے سے لگ گئے جاتا رہا گلا — اُن گالیوں کی یاد نہایت خراب ہے
ماں باپ کو میں تخت پہ یارب بٹھا سکوں — احسان ان کا جان پہ میری حجاب ہے
بچھڑے ہوئے ملا کہ تجھے قدرتیں ہیں سب — روٹھے ہوؤں منا کہ بڑا اضطراب ہے
عزت مسافرت میں خدا کے حضور ہو — دُنیا کی زندگی تو مثالِ سراب ہے
باتیں ہیں اک پرند سے اکمل تو ہوش کر — کچھ سوچ تو سہی کہ کسے خطاب ہے
اے فاختہ نہ گا کہ یہ گانا فضول ہے — آل کے دو نور روئیں کہ رونا ثواب ہے

گوکو سے یادِ یوسفِ کنعاں دیں کریں
جو مصرِ حُسن و عشق کا اِک ماہتاب ہے

اخبار عالم پر ایک نظر

جنگ طرابلس برابر جاری ہے اطالیہ والے ساحل سے آگے نہیں بڑھ سکتے۔ ترک و عرب انہیں دھکیل کر غرق آب نہیں کر سکتے۔ بعض شاہانِ یورپ نے صلح کی کوشش کی مگر اطالیہ کے مطالبات ہتک آمیز پائے گئے + امریکہ کا ایک بڑا جہاز غرق ہوگیا۔ ایک ہزار سے زائد مسافر غرق آب ہوئے + ریاست خیرپور میرس کے وزیر و امیر شیخ صادق علی صاحب مرض لقوہ میں گرفتار ہوئے۔ معالجہ کے واسطے لاہور آئے تھے وہاں جانبر نہ ہو سکے۔ وزیر صاحب کو جماعت احمدیہ کے معزز ممبران پر طعن و تشنیع کرنے اور بیجا اعتراضات اُٹھانے کا خاص شوق تھا۔ حضرت مرحوم کی وفات پر طعنہ کرتے تھے کہ دیکھو مرزا غربت میں مرگیا۔ سبحان اللہ وہی قول خود وزیر صاحب کو پیش آیا۔ تازہ واقعہ انکی مخالفت کا یہ تھا کہ ہمارے مکرم برادر محمد ابراہیم خانصاحب کی زوجہ مکرمہ کی میت جو وہاں بطور امانت دفن ہوئی تھی اُسکے قادیان لانے میں سخت ہارج ہوئے تھے۔ اور اس کا غم ہمارے بھائی پر سخت تھا مگر یہ حسرت بھی وزیر صاحب کے دل ہی میں رہ گئی۔ کاش کہ پچھلے ان عبرتناک واقعات سے کچھ سبق حاصل کریں۔ ہمیں کسی کی موت میں کوئی خوشی نہیں - ہم تو چاہتے ہیں کہ سب لوگ راہِ حق کو پائیں اور دائمی زندگی کے وارث بنیں + برادر جلال الدین صاحب چک ۴۳ جنوبی شاہ پور سے ایک پُر ہیبت زلزلے کے نشان کی خبر دیتے ہیں +

تحفہ بنارس یہ ایک لیکچر ہے جو ایک سچے احمدی مولوی محمد صادق صاحب کی زبان معجز بیان سے بنارس میں بعد نماز مغرب ۳۰- اپریل ۱۹۱۱ء کو ٹون ہال میں نکلا ہے جسکی نسبت احمدی جماعت کے خلیفہ اعظم جناب مولانا مولوی حکیم نور الدین صاحب نے "جزاک اللہ احسن الجزا" پڑھ لیا ہے بہت عمدہ ہے" ارشاد فرمایا ہے - خوبی اس رسالہ کی دیکھنے پر منحصر ہے اہل اسلام اس کو ضرور بالضرور مطالعہ میں لائیں اور دیکھیں کہ حضور سرورِ کائنات باعث کل موجودات کے پیام توحید کو کس خوبی اور خوش اسلوبی کے ساتھ قرآن شریف اور احادیث کے حوالوں سے حضرت مسیح موعود امام الزمان مرزا صاحب کے قول و اقوال سُنا کر اپنا کام انجام کو پہنچایا ہے۔ رسالہ کے آخر میں شرائط بیعت اور تعلیم حضرت مرزا صاحب درج ہے۔ شائقین جلد طلب فرمائیں۔ تقطیع اسکی ۱۸×۲۲ - لکھائی چھپائی قابل تعریف ہے کاغذ نہایت اعلیٰ استعمال کیا گیا ہے کمی صرف اتنی ہے کہ اس نے تحفہ کی قیمت نہیں بتلائی گئی - تاہم انمول ہوتی - بدر ایجنسی قادیان ضلع گورداسپور سے دستیاب ؛

عسل مصفےٰ کے شائقین کو مژدہ

کتاب عسل مصفیٰ کی نظر ثانی ہو چکی ہے کمی بیشی جسقدر ضروری سمجھی گئی تھی سب ہو چکی۔ اس جدید کتاب میں بہت کچھ تغیر و تبدل و اضافہ ہوا ہے شائقین اسکے مطالعہ سے صرف مسرور ہی نہیں ہونگے بلکہ ایک بہت بڑے پایہ کے عالم ہو جائینگے اسمیں بہت سی جدید معلومات کا ذخیرہ جمع ہو گیا ہے حضرت امیر المومنین جناب خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ نے بھی خوب غور سے ملاحظہ فرما لیا ہے اور اس کو بہت پسند فرمایا ہے۔ مطبع سے بھی بندوبست کیا گیا ہے کاغذ بھی اوّل درجہ کا پسند کیا گیا ہے کاتب کا بھی بندوبست ہو رہا ہے اب اگر دیر ہے تو آپ صاحبان کی۔ ابھی سوائے چند احباب کے باقی سب نے روپیہ کے بھیجنے میں تساہل کیا ہے پیشگی بھیجنے میں دو فائدے ہیں۔ ایک تو کتاب جلد شائع ہونیکے قابل ہو جائیگی اور دوسرا پیشگی بھیجنے والوں کو رعایت دیجاویگی۔ نظر ثانی میں بھی اصل تصنیف سے کم محنت خرچ نہیں ہوئی۔ مطالعہ سے خود آپ صاحبان کو واضح ہو جائیگا۔ اب اگر اس کتاب کو جلدی دیکھنا چاہتے ہیں تو اس اشتہار کے دیکھتے ہی خود بھی اور اپنے دوستوں سے بھی روپیہ جمع کرکے بذریعہ منی آرڈر فی الفور روانہ کر دیں توقف نفرماویں جن صاحبان نے اوّل ایڈیشن کی کتاب خرید کی ہوئی ہے انکو بھی اس جدید ایڈیشن کی ضرورت ہوگی ورنہ انکو افسوس رہیگا۔ سردست ہر شخص تین تین روپیہ بھیجدے

المعلن مرزا خدا بخش قادیان ضلع گورداسپور

فہرست کتب دوکان محمد یامین تاجر کتب قادیان ضلع گورداسپور

قرآن شریف مترجم شاہ رفیع الدین صاحب ... ۳/۱۰
حمایل شریف جیبی مجلد ۸/ حمایل شریف مجلد مترجم ۱۲/
ازالہ اوہام حصہ اوّل ۱۲/ نور الحق عربی مترجم اردو ہر دو حصہ ۱۴/
سرمہ چشم آریہ رد آریہ ۱۲/ ست بچن حقیقت سکھ صاحبان ۱۱/
تریاق القلوب پیشگوئیوں کا پورا ہونا ... ۱۲/
رپورٹ جلسہ ۱۸۹۷ء تقریریں ... ۱۰/
حقیقت نماز ضروری مسایل ... ۱۰
خزینۃ المعارف چاروں حصہ ... ۱۲/
خلافت راشدہ کممل رد شیعہ ۱۲/ اوامر نواہی ۹/

ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی مشہور دوائیں

اصلی عرق کافور ۵/۵

دیکھو گرمی کا موسم آیا ہیضہ کا آنا بھی ممکن ہے اس سے بچنے کا آسان طریقہ ڈاکٹر ایس کے برمن کا اصلی عرق کافور ہے۔ یہ دوا چھبیس برس سے تمام ہندوستان میں مشہور ہے یہ عرق گرمی کے دست پیٹ کا درد۔ اور متلی کیلئے اکسیر کا اثر رکھتا ہے ہمیشہ ایک شیشی اپنے پاس رکھو قیمت فی شیشی ۴/ محصولڈاک ایک شیشی سے لیکر چار تک ۵/ +

عرق پودینہ

ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں سے یہ عرق بنایا گیا ہے اسکا رنگ پتی کے رنگ کا سا ہے اور خوشبو بھی تازہ پتیوں کی سی آتی ہے یہ عرق ڈاکٹر برمن کی صلاح سے ولایت کے نامی دوا فروش سے بنوایا ہے ریاح کیلئے یہ نہایت مفید دوا ہے پیٹ کا پھولنا۔ ڈکار آنا پیٹ کا درد۔ بدہضمی۔ متلی۔ اشتہا کم ہونا۔ ریاح کی علامتیں سب دُور ہو جاتی ہیں قیمت فی شیشی ۸/ محصولڈاک ایک شیشی سے ۲ تک ۵/ +

ڈاکٹر ایس کے برمن تاراچند دت نمبر ۵ و ۱۴ سٹریٹ کلکتہ

مفرح یاقوتی

تیار کردہ حکیم محمد حسین صاحب مہتمم کارخانہ مرہم عیسےٰ لاہور مصدقہ حضرت خلیفۃ المسیح۔ اعضائے رئیسہ کو طاقت دیتی ہے بہی مفرح اور مقوی ہے ہر قسم کے ضعف اور سستی اور ناطاقتی کو دور کرتی ہے دفتر بدر سے یہ دوائی قیمت نقد ساڑھے چار روپیہ یا بذریعہ قیمت طلب پارسل مل سکتی ہے +

اکسیر البدن

ملک عرب کا ایک مجرب نسخہ جو عبدالحی عرب صاحب وہاں سے لائے ہیں مقوی اعضائے رئیسہ ہے اس کے کھانے سے دماغ کو قوت ہوتی ہے بدن میں تھکان نہیں ہوتی کئی لوگوں نے تجربہ کیا ہے پہلے اسکی قیمت بہت تھی۔ مگر آج کل عرب صاحب نے سولہ خوراک کا ایک روپیہ کر دیا ہے تاکہ عوام کو فائدہ پہنچے ملنے کا پتہ :- بدر ایجنسی قادیان ضلع گورداسپور میں نے بھی تجربہ کیا ہے اور بہت مفید پایا ہے۔ ایڈیٹر بدر

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ

اصلی ممیرا اور ممیرے کے سرمہ کا اعلان عرصہ سے شائع ہو رہا ہے اس اثناء میں بہت سے لوگوں نے فائدہ اٹھایا یہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نور الدین صاحب مدظلہ کا بتایا ہوا ہے آپ نے اس سرمہ کے متعلق فرمایا کہ "برائے امراض چشم بسیار مفید است" یہ سرمہ دھند۔ جالا۔ پھولا۔ پڑوال سبل اور سرخی اور ابتدائی موتیا بند وغیرہ امراض چشم کیلئے مفید ہے قیمت سرمہ اوّل فی تولہ ع قسم دوم ۸/ قسم سوم ۱/ ۲ اصلی ممیرا جسکی اصلی قیمت ع روپیہ فی تولہ ہے فی الحال دو ماہ کیلئے اسکی رعایتی قیمت سے فی تولہ کر دی ہے بعض ضروریات نے مجھے ایسا کرنے پر مجبور کیا۔ ترکیب استعمال ممیرا پتھر پر گھسکر یا سرمہ کیطرح باریک پیسکر آنکھوں میں ڈالا جاوے + یہ سرمہ خاصکر گرمی وغیرہ کے موسم میں جنکی آنکھیں دکھتی ہوں بہت مجرب ہے +

ست سلاجیت

محیط اعظم سے نقل کیا گیا ہے جسکی عبارت یہ ہے

مقوی جمیع اعضا۔ نافع صرع مشتہی طعام۔ قاطع بلغم و ریاح دافع بواسیر و جذام و استسقا و زردی رنگ و تنگی نفس و دق شیخوخیت و فساد بلغم و قاتل کرم شکم مفتت سنگ گردہ و مثانہ و سلسل البول و سیلان منی و یبوست و درد مفاصل وغیرہ وغیرہ بہت مفید ہے بقدر دانہ نخود صبح کے وقت دودھ کے ساتھ استعمال کریں قیمت دو تولہ عہ/ +

لنگیاں اور کلاہ

ہر قسم کی لنگیاں مشہدی اور پشاوری بادامی سیاہ اور سفید۔ ساٹنی ریشمی اور سوتی۔ لسری صافے سفید اور بادامی اور پشاوری ٹوپیاں ہر قسم اور ہر قیمت کی مل سکتی ہیں +

المشتہر

احمد نور کابلی مہاجر سوداگر قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

العزیز

علمی۔ ادبی۔ اسلامی مضامین کا ماہوار رسالہ۔ بٹالہ ضلع گورداسپور سے نکلتا ہے۔ قیمت سالانہ مع محصولڈاک عہ/ +

ایام الصلح دعویٰ معہ دلائل فارسی ۸/ کرامات الصادقین تفسیر سورہ فاتحہ عربی ۸/ حمامۃ البشریٰ عربی مترجم اردو ۸/ - سر الخلافہ رد شیعہ عربی ۸/

معجزات نور الدین دونوں حصے ۸/ اسوہ حسنہ ۸/ سیرت مسیح موعود ۸/ کشف حضرت ۸/ دیوان حق ... ۸/ مکتوبات احمدیہ مکتوبات حضرت ۸/ ... جشن ولی ...

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

سبحٰن الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

BADR QADIAN

بدر

عام قیمت ششماہی ۶ مع
بغیر ضمیمہ درس قرآن مجید

الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ ۔ مرزا غلام احمد

مسیح وقت مہدی ہم مجدد بر سر این صد

Reg. No. L. CCLXXXVIII

ضمیمہ درس قرآن مجید

۲۷ جمادی الاوّل ۱۳۳۰ ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۶ مئی ۱۹۱۲ء مطابق ۴ جیٹھ ۱۹۶۹

جلد ۱۱

نمبر ۳۰

بھائیو! اگر قادیان آؤ گے تم

ایڈیٹر و منیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ

نور دین مصطفےٰ پاؤ گے تم

دس شرائط بیعت

اوّل یہ کہ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہے گا۔ دوم۔ یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے ۞ سوم یہ کہ بلاناغہ پنج وقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتے الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کرے گا اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت ۔ عسر ۔ یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کرے گا اور بہر حالت راضی بقضاء ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اسکی راہ میں طیار رہے گا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیرے گا بلکہ قدم آگے بڑھائے گا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائے گا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کرلیگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا۔ اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو ۞

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضلِ خدا
اندریں دیں آمدہ از مادریم
آں کتاب حق کہ قرآں نام اوست
آں رسولے کش محمدؐ ہست نام
مہر او باشیر شد اندر بدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ما ازو یابیم ہر نور و کمال
آنچہ مارا وحی و ایمائے بود
اقتدائے قول او در جان ماست
آں ہمہ از حضرتِ احدیت است
معجزات او ہمہ حق اندو راست
معجزات انبیاء سابقیں
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست

مصطفےٰ مارا امام و پیشوا
ہم بریں از دارِ دنیا بگذریم
بادۂ عرفان ما از جام اوست
دامن پاکش بدست ما مدام
جاں شد و باجاں بدر خواہد شدن
ہر نبوت را بر و شد اختتام
وصلِ دلدار ازل بے او محال
آں نہ از خود از ہماں جائے بود
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
منکر آں مستحق لعنت است
منکر آں مورد لعنِ خدا است
آنچہ در قرآں بیانش بالیقیں
ہر کہ انکارے کند از اشقیاست

یک قدم دُوری ازاں عالی جناب
نزدِ ما کفر است و خسران و تباب

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا۔

اخبار قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ۔ اللہ تعالےٰ کے فضل وکرم سے بخیر و عافیت ہیں۔ قرآن شریف کا درس جو کہ آپ نے بیماری کے بعد شروع کیا تھا اور بعد نماز عصر مسجد اقصےٰ میں ہوا کرتا تھا۔ گذشتہ شنبہ کے دن اس کا دور ختم ہوا۔ فالحمد للہ۔ حضرت نے بعد ختم درس تمام جماعت کے ساتھ سب کے واسطے بہت دُعائیں کیں۔ اور دعائے ختم قرآن پڑھی۔ نیا دور درس قرآن شریف کا گذشتہ دوشنبہ کی عصر کو ہوا ہے۔ اس کے نوٹ بھی رکھے جاتے ہیں ان میں بہت سی باتیں ایسی ہیں جو پہلے نوٹوں میں نہیں آئیں۔ اِس واسطے موجودہ نوٹوں کے ختم ہوئے پر یہ نئے نوٹ اخبار کے ساتھ بطور ضمیمہ شروع کئے جائیں گے اور ناظرین کے واسطے یہ بالکل نئے معلومات ہونگے جو پہلے نوٹوں میں نہیں چھپے۔ اور اس طرح ضمیمہ درس کا سلسلہ برابر جاری رہے گا۔ انشاء اللہ۔ حضرت صاحبزادہ صاحب مرزا بشیر الدین محمود احمدؐ و دیگر اہل بیت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سب بخیر و عافیت ہیں حضرت میر ناصر نواب صاحب پھر دارالضعفاء کے واسطے کسی سفر پر جانے کے خیال میں ہیں ؛

چلے گئے

سیدرشید رضاء ہندوستان سے رخصت ہوگئے۔ ہمارے پاس کوئی تار تو نہیں آیا۔ مگر تار سے بڑھ کر ہمارے پاس اس امر کا ثبوت روزانہ پیسہ اخبار ۱۳ - مئی کے کارٹون میں آگیا ہے جس میں اسلامی اخبارات زمیندار - مسلم گزٹ اور کامریڈ کی مضحکہ آمیز شکلیں بناکر انہیں ایک دوسرے کا ناجائز مداحی ٹھیکیدار قرار دیا ہے ہمیں اس امر سے غرض نہیں کہ کارٹون درست ہے یا غلط لیکن جیسا کہ ہمارے مسلمانوں کی صلحیں ہُوا کرتی ہیں وہ مصری ایڈیٹر صاحب نے لاہور کے اسلامی اخبار نویسوں میں جو صلح کرائی تھی وہ مصری صاحب کے پیٹھ دکھانے کے ساتھ ہی ہوا میں اُڑ گئی ہے اور اس کا ثبوت سب سے اوّل صاحب پیسہ نے دیا ہے۔ تعجب ہے کہ صاحب پیسہ ہمارے معزز مکرم صاحبزادہ محمود احمدؐ صاحب نے لیکچر متعلق احمدیؐ کو تو مخل امن قومی قرار دیتے ہیں اور خود اپنے ہم پیشہ اصحاب کی ترقی یا اتفاق کو بھی اچھی نگاہ سے نہیں دیکھ سکتے
ص م

ضرور خریدیں

شیخ رحیم بخش صاحب نومسلم واعظ اسلامی جو قادیان میں رہتے ہیں انکی چند ایک بہت عمدہ تصانیف دین عیسوی کے ردّ میں ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح ؑ سفارش فرماتے ہیں کہ احباب اُن کتابوں کو خریدکریں۔ اس میں شیخ صاحب کی بھی امداد ہے۔ بہتر ہو کہ ایسی کتابیں خرید کر کے عیسائیوں کے درمیان تقسیم کی جاویں ؛

کتاب نیّر اسلام قیمت ۵۔ رفی نسخہ۔ کتاب مسیح کی آمد ثانی قیمت فی نسخہ ۴ ر ملنے کا پتہ :۔ بدر ایجنسی - قادیان

دُعا مدد

میاں غلام غوث محمدؐ صاحب گولیکی سے احباب کی خدمت میں درخواست دُعا کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ اُنہیں مخالفین کے شر سے محفوظ رکھے۔

عمارت مدرسہ ٹھیکہ پر بنے

برادر علی بخش صاحب احمدی رسب اورسیر کونپور پُرزور تحریر تحریک کرتے ہیں کہ عمارت مدرسہ بجائے امانی کام کے ٹھیکہ پر بنوائی جاوے اور اِس کے بہت سے فوائد بتلائے ہیں۔ اُمید ہے کہ سکرٹری صاحب صدر انجمن اِس کے متعلق ایسے اُمور کے واقف کار احباب سے مشورہ کرکے فائدہ اُٹھائیں گے ؛

تبادلہ

ڈاکٹر میر محمدؐ اسماعیل صاحب سیالکوٹ سے سرسہ ضلع حصار کو بدل گئے ہیں۔

کاشتکاروں کو خوشخبری

علاقہ تحصیل سمرالہ ضلع لودیانہ میں موضع ٹانڈہ جال (جو مشہور قصبہ ماچھی واڑہ سے ایک کوس کے فاصلہ پر واقعہ ہے) میں آباد کرنے کے لئے ۱۶ اہل کاشتکاروں کی ضرورت ہے۔ کاشتکاروں کو آبادی اور سکونت کے لئے ہر طرح کی مناسب اور جائز امداد اور رعایت کیجاویگی احمدی کاشتکاروں کو ترجیح دی جاوے گی۔

خط وکتابت جلد بنام ۳۱۵ معرفت ایڈیٹر بدر ہونی چاہیئے ؛

ص م اپنے مذہبی عقائد جن کو انسان نجات کا ذریعہ سمجھتا ہے۔ خلقت کی خیرخواہی کے واسطے محبت اور نرمی سے دوسروں کے سامنے پیش کرنا ممکن ہے کہ پیسہ کی نگاہ میں جائز ہو۔ کیونکہ انبیاء اور اولیاء اور مجددین کے طریق پر چلنا فی زمانہ مسلمانوں کے شیوہ میں نہیں رہا مگر تعجب ہے کہ جو بات ایک مقدس مقصد کے واسطے جائز نہیں سمجھی جاتی اُسے ناپاک

خطبۂ جمعہ

(اختصاراً)

آنحضرت کے احسانات

۱۰ - مئی ۱۹۱۳ء کو حضرت صاحبزادہ صاحب میاں بشیر الدین محمود احمدؐ نے مسجد اقصےٰ میں خطبہ جمعہ میں سورۃ فاتحہ پڑھ کر فرمایا۔ کہ بعض وجود ایسے بابرکت - ہمدرد اور مُحسن ہوتے ہیں کہ ان کیواسطے دل بے اختیار محبت سے بھر جاتا ہے ماں اور باپ بچے کے ساتھ کس کس رنگ میں محبت کرتے اور اس کی حفاظت کرتے ہیں بادشاہ اپنی رعایا کو ظالموں دغابازوں - فریب کرنیوالوں اور چوروں سے بچاتے ہیں۔ نتیجہ ایسی شفقت کا یہ ہوتا ہے کہ شاگرد اپنے اُستاد کے لئے۔ بیٹا اپنے باپ کے لئے اور رعایا اپنے بادشاہ کے لئے جان تک بیدریغ قربان کردیتے ہیں یہ سب احسان کا کرشمہ ہے لیکن ایک انسان دنیا میں ایسا گذرا ہے۔ جسکی شفقت پیار اور احسان والدین دوست - اُستاد و بادشاہ سب سے بڑھ کر ہم پر ہیں۔ اُس مبارک انسان کا نام ہے محمدؐ (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہم موجود بھی نہ تھے جبکہ اُس مقدس انسان نے ہمارے لئے اِن آنے والی نسلوں کے واسطے دعائیں کیں اور ان کے واسطے تمام بھلائیوں کا قانون عطاء کیا۔ بے اختیار دل سے اُس کے واسطے درود نکلتا ہے۔ فالحمد للہ رب العالمین۔ اگر اُس کے حکموں کو مانا جاتا۔ تو کوئی قیدی نہ ہوتا۔ کوئی دُکھ نہ پاتا۔ کوئی شراب پی کر گلی کوچوں میں ذلیل نہ ہوتا میں نے اِس سفر میں بہت سے نظارے دیکھے ہیں جنھوں نے مجھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف پڑھنے کے لئے بے اختیار کردیا۔ ہندوں کے مندروں میں فحش تصاویر امریکہ تک کے لوگ آکر دیکھتے اور ہنستے ہیں لیکن مسلمانوں کی مساجد میں کوئی ایسی بات نہیں جو ان کو شرمندہ کرے۔ گنگا وجمنا کے کنارے جو کچھ ہندو کر رہے ہوتے ہیں اس حالت میں گرنے سے ہمیں اُسی پاک رسُول نے بچایا جس نے بڑے دُکھ اُٹھا کر پاک تعلیم کو دنیا میں قائم کردیا لیکن وہ تو پاک ہدایت بڑی شفقت اُٹھا کر ہمارے سامنے رکھ چکا ہے اب ہمارا کام ہے کہ ہم اس سے فائدہ اٹھادیں۔ اور اللہ تعالےٰ کے حضور سُرخرُو ہو کر جاویں۔ اللہ تعالےٰ ہماری مدد فرمائے اور ہمیں ایسا ہی بنا دے۔ اور اپنے فضل وکرم سے اس پاک تعلیم پرعمل کرنے کی توفیق دیوے ؛ آمین ثم آمین

کلامِ امیر رض

خدیو نمازی بناتا ایک شخص نے ذکر کیا کہ اخبار میں لکھا ہے کہ خدیو مصر نے ایک کروڑ روپیہ لگاکر ایک مسجد بنوائی ہے۔ فرمایا۔ کاش کہ وہ ایک کروڑ روپیہ نمازیوں کے طیار کرنے میں لگاتا ایسی مساجد تو پہلے بھی موجود ہیں اب تو نمازیوں کی ضرورت ہے۔ لاہور کی شاہی مسجد پر ایک کروڑ روپیہ لگا ہوگا اور مسجد وزیر خاں پر تو اس سے بھی زیادہ لگا ہے۔ اس کی کاریگری کی آج تک کوئی نقل نہیں کر سکا۔

ہماری دولت ایک دوست کا خط پیش ہوا۔ کہ میں مبلغ تین سو روپے کا مقروض ہوں۔ اور قرضہ کے سبب لاچار ہوں میری امداد فرمائی جاوے اور ایک کا نام لکھا کہ اس سے مجھے قرضہ دے کر دیا جاوے۔ حضور نے اس کا خط لے کر اپنے دست مبارک سے اس پر ایک دعا لکھی اور فرمایا اس کو لکھ دو کہ ہمارے پاس تو یہ دولت ہے اس کو لے لو اور اس کے ساتھ خود خط و کتابت کرو۔ وہ دُعا بمعہ ترجمہ فائدہ عام کے واسطے درج اخبار کی جاتی ہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْھَمِّ وَالْحُزْنِ وَ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْکَسَلِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ الْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ غَلَبَۃِ الدَّیْنِ وَقَھْرِالرِّجَالِ۔ اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ بِحَلَالِکَ عَنْ حَرَامِکَ وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِکَ عَمَّنْ سِوَاکَ

ترجمہ ۔ اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں فکر اور غم سے۔ اور تیری پناہ چاہتا ہوں ناتوانی اور سستی سے اور تیری پناہ چاہتا ہوں بخل اور نامردی سے۔ اور تیری پناہ چاہتا ہوں میں قرض کے غلبے سے اور لوگوں کے دباؤ سے۔ الٰہی کفایت کر مجھ کو اپنی حلال روزی سے بچا کر اپنی حرام روزی سے اور بے پرواہ کر مجھ کو ساتھ اپنے فضل کے اپنے ماسوا سے۔

گناہ سے نفرت کس طرح ہو ایک شخص نے عرض کی کہ مجھے کوئی ایسا طریق بتلائیں جس سے گناہ سے قطعی نفرت ہو جاوے۔

فرمایا نیکوں کی صحبت اختیار کرو اور موت کو یاد رکھو

المفتی

ایک دوست کے چند سوالات اور اُن کے جواب از حضرت خلیفۃ المسیح ؑ

پوسٹل لائف انشورنس ۳۵۰ سوال۔ زندگی کا بیمہ ڈاک خانہ میں کرانا کیسا ہے؟

جواب:۔ یہ ایک جُوا بازی ہے اور منع ہے مسلمان ان باتوں سے ترقی نہیں پکڑ سکتے۔

کُشتی ۳۵۱ سوال۔ کشتی دیکھنا کیسا ہے؟

جواب:۔ جن لوگوں کو خدا کی یاد کے واسطے وقت اور توفیق نہیں وہ ایسے کاموں میں لگتے ہیں۔

عمدہ غذا ۳۵۲ سوال۔ میں چاہتا ہوں۔ عمدہ غذا کھاؤں تا خوب عبادت کر سکوں۔

جواب۔ انبیاء اور اولیا جو سب سے زیادہ عابد و زاہد گزرے ہیں وہ عمدہ غذا کے شائق نہ تھے۔ عمدہ غذاؤں کے پیچھے پڑنے والوں کو کم ہی یہ توفیق ملتی ہے کہ عبادتوں میں مصروف ہوں۔

ورزش ۳۵۳ سوال۔ ورزش میں وقت صرف کرنا کیسا ہے؟

جواب:۔ جائز ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دوڑتے تھے۔

تھیئٹر۔ سرکس ۳۵۴ سوال۔ تھیئٹر۔ سرکس اور مسمریزم کے تماشے دیکھنے کیسے ہیں؟

جواب:۔ اہلِ دل کے واسطے جائز ہیں۔

غیر احمدی کا سلام ۳۵۵ سوال۔ غیر احمدی السلام علیکم کہے تو اُسے کیا جواب دیں۔

جواب۔ جس طرح وہ سلام کرے اُسی طرح تم جواب دو۔ جو سلام کہے اس کو سلام کہو۔

چائے۔ قہوہ ۳۵۶ سوال۔ چائے قہوہ کا استعمال کیسا ہے؟

جواب:۔ جائز ہے کثرت مضر ہے۔

تمباکو پینا ۳۵۷ سوال۔ تمباکو پینا کیسا ہے؟

جواب۔ فضول خرچی میں داخل ہے کم از کم ۸ ر ماہوار کا تمباکو جو شخص پیئے۔ سال میں ۶ ر اور سولہ سترہ سال میں یک صد روپیہ ضائع کرتا ہے ابتدا تمباکو نوشی کی عموماً بُری مجلس سے ہوتی ہے

پان ۳۵۸ سوال۔ پان کا استعمال کیسا ہے؟

جواب:۔ بعض طبائع کے واسطے ہاضم اور مفرح ہوتا ہے زیادتی فضول ہے۔

مسمریزم ۳۵۹ ایک شخص کا خط پیش ہُوا کہ کیا علم مسمریزم کا سیکھنا بدیں نیت جائز ہے کہ انسان اس کے ذریعہ سے بیماروں کا علاج کرے۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا کہ جائز ہے۔ ۱۹۔ جنوری ۱۹۱۲ء

امدادِ ضعفاء یہ عاجز ہر وقت ان تجاویز میں لگا رہتا ہے۔ کہ کسی طرح قادیان کے ضعفاء کو آرام پہنچے اور کسی مہاجر کو سُکھ نصیب ہو پچھلے دنوں میں مَیں نے تمام انجمنہائے احمدیہ کو نیز بعض معزز اشخاص کو تحریک کی تھی کہ قادیان کے ضعفاء کے لئے تھوڑا بہت چندہ ماہوار مقرر کرو اکثر احباب کے جواب اثبات میں آئے اور اُمید ہے وہ اپنے وعدوں کو وفا بھی فرمائینگے ایک دو دوستوں نے یکمشت بھی کچھ بھیجا ہے چنانچہ سندھ حیدر آباد سے اور بمبئی سے دو احباب نے ارسال کئے ہیں نیز اور کئی بھائیوں نے متفرق مقامات سے تھوڑا تھوڑا بھیجا ہے اُمید ہے کہ کل احباب متوجہ ہونگے اور اس کار ثواب میں

نغمۂ دلپذیر

بزبان پنجابی

اگرچہ اخبار کے خریدار اکثر پنجابی یا پنجابی سمجھ سکنے والے اصحاب ہیں لیکن اخبار کی زبان اُردو ہے اور ضرور ہے کہ اس میں سارے مضمون اُردو ہوں۔ اور ایسا ہی ہوتا ہے لیکن چونکہ ایڈیٹر کی مادری زبان پنجابی ہے اور اخبار کی جائے اشاعت بھی پنجابی ہے اسواسطے اُمید ہے کہ ہندوستانی ناظرین بدر ناراض نہ ہوں گے اگر گاہے کوئی عبارت پنجابی زبان میں چھپ جائے۔ بہرحال میں اپنے ہندوستانی بھائیوں سے معافی مانگتا ہُوا آج ایک پنجابی نظم درج اخبار کرتا ہوں جس کی لذّت سے ایک پنجابی ہی آگاہ ہوسکتا ہے کیونکہ وہ ٹھیٹھ پنجابی زبان میں ہے۔ دلپذیر میرے ایک ہموطن پنجابی شاعر ہیں۔ حضرت اکمل کی فرمائش پر اُنھوں نے ایک نظم لکھی ہے۔ جو ناظم کے تخلص کو اسم بامسمیٰ ثابت کرتی ہے اور ایسی دلچسپ ہے کہ میں نے اُسے کئی بار پڑھا ہے۔ اور لُطف اُٹھایا ہے۔ ایڈیٹر۔

دراشتیاق حضرت امام آخرالزمان مسیح دوران الفِ آخر علیہ الصلوٰۃ والسلام

آ دے جانی قادیانی کر اساڈیاں کاریاں
جگر جلیا ہجر تلیا سینہ سلیا دردنے
عشق پھٹیاں مارسٹیاں بنھ پٹیاں دلبرا
توں مسیحا توں ذکیا میں ذبیحہ نیریاں
تیرا مکھڑا میرا اُسکھڑا جاوے دکھڑا دیکھ کے
اکھیں ترن ہنجوں پرن دیویں درسن احمدا
ماراں آہیں بلن بھاہیں کر نگاہیں یار وے
سینہ ٹھاریں نا وساریں توڑ جاریں آگ نوں
لُڑہدی جاواں غوطے کھاواں ہاڑے پاواں تدھ نوں
میرا اچھا مکھ مٹھا میں نہ ڈٹھا رج کے
ساک چھوڑے سین چھوڑے مگر توری لگ کے
انگ ناہیں سنگ ناہیں رنگ ناہیں روپ نا
لوک دُوتی کر کسُوتی لان تُوتی کفر دی
بین بھلیاں بھلیاں بھلیا ہویاں جھلیاں تیتھے
آ حبیبا تے طبیبا خوش نصیبا دوستا
لُٹی گیاں ماری پیاں ناڑلیاں تاڑواں
دیکھ بندی سخت گندی کرکے مندی نارلا

مار کانی نیں دیوانی کیوں نمانی ماریاں
دے دوایاں میرے سایاں دور کر بیماریاں
میں بیچاری زخماں ماری جمدڑی دکھیاریاں
لائیں مرہماں اُدر ورماں تینوں تنرماں ساریاں
میں سوالی دے دکھالی آپ کر دلداریاں
ہاں میں بردی تیرے دردی رد رکودی اریاں
لاکے پیتاں انگ میتاں ہن نہ توڑ وباریاں
دُکھیں بھریاں ناں جھڑیاں کانگاں چڑیاں بھاریاں
بن موہاناں کندھی لاناں ہین جاناں تاریاں
پاکے پھاہی ہویوں راہی پھیرنہ اکھیں ٹھاریاں
طعنے جھلاں سبھ گلاں گھول تیتھوں اریاں
ہاں ہیملی جھلی کملی سخت اوگنہاریاں
کافر ہویاں سیخیں ڈھویاں آپ کر غمخواریاں
مار جھاتی ٹھار چھاتی رحم کر بیچاریاں
ویکھ مرضاں سُنیں عرضاں کیوں بیمار وریاں
نام رب دے بوہڑ مجھ بدے جان سبھ لاچاریاں
جیہی کہیاں تینوں وھیمان بھاویں بہت نکاریاں

یا آلہی میل ماہی دیویں آس پذیر نوں
میں منہ کالی عیبا نوالی توں کریں ستاریاں

بندہ حقیر دلپذیر بھیروی عفی عنہ

ریویو

القرض اِس زمانہ میں بالخصوص مُسلمانوں کے درمیان قرض لینے کی عادت نے جو خرابیاں پیدا کی ہیں وہ ظاہر ہیں۔ محمدؐ مقتدی خاں شروانی بلونوی صاحب نے اس مضمون پر ایک چھوٹا سا رسالہ لکھا ہے۔ جو بقیمت دو آنے جناب مینجر صاحب علیگڈھ انسٹیٹوٹ گزٹ سے ملسکتا ہے۔ اس رسالہ میں آیات قرآنی احادیث نبوی۔ اقوال علماء اور تجارب زمانہ سے قرض لینے پر دلیری کرنے کی خرابیوں کو ظاہر کرکے قرض سے بچنے کی تدابیر لکھی گئی ہیں۔ چوں کہ کسی مصیبت سے بچنے کے واسطے تدابیر میں سے ایک بڑی تدبیر دُعا ہے۔ اور اس رسالہ کے اخیر میں بھی مسلمانوں کی بہتری کے واسطے ایک دُعا نظم میں لکھی گئی ہے اسواسطے ہم یہاں قرض سے بچنے کے لئے ایک دُعا جو حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بتلائی ہے لکھ دیتے ہیں:۔

اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ بِحَلَالِکَ عَنْ حَرَامِکَ وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِکَ
عَنْ مَّنْ سِوَاکَ +

اے خدا بخش کہ مجھے کافی ہو تیرا حلال کا دیا ہُوا رزق کہ مجھے حرام میں نہ گرنا پڑے اور اپنے فضل سے مجھے غنی کردے کہ تیرے سوائے میں کسی کا محتاج نہ رہوں

المقبول علمی سیاسی۔ تاریخی اور مذہبی مضامین کا مجموعہ جو محمدؐ مقتدی خاں شروانی نے اُردو کے مختلف اخبارات اور رسالوں وقتاً فوقتاً لکھے اور جمع کرکے ایک کتاب کی صورت میں چھاپے گئے ہیں اور بقیمت ۱۲ر فی نسخہ جناب مینجر صاحب علیگڈھ انسٹیٹوٹ گزٹ سے مل سکتے ہیں۔ قابل دید مجموعہ ہے۔ لٹریچر کی عمدگی کے علاوہ مضامین مفید معلومات کو بڑھانے والے ہیں اپنے اخبار کے مذاق کے مطابق ہم ایک مضمون بطور نمونہ نقل کرتے ہیں

منطق الطیر قرآن شریف سے حضرت سلیمان کی نسبت معلوم ہوتا ہے کہ آپ جانوروں کی بولیاں سمجھتے تھے ایک مقام پر ہُدہُد کے ساتھ آپ کا مکالمہ درج ہے ایک جگہ لکھا ہے کہ "آپ چیونٹیوں کی آپس میں باتیں سنکر کھل کھلا کر ہنس پڑے"۔ ایک آیت میں آپ کا یہ قول موجود ہے کہ "ہمیں منطق الطیر (چڑیوں کی بولی) سکھادی گئی ہے"۔

ان آیات کی تفسیر کرتے ہوئے اکثر مفسرین تو بوجہ اپنی خوش اعتقادی کے (رحمتہ اللہ علیہم) محض سرسری طور پر گذر گئے ہیں اور انھوں نے یہ سمجھانے کی ضرورت نہیں سمجھی کہ ان آیات کے الفاظ کا حمل اصلی معنوں پر ہے یا یہ صرف استعارات ہیں۔ اور جو مفسر نقل وعقل کی تطبیق کا التزام کرتے ہیں۔ انہوں نے تاویل کرکے "منطق" سے مراد زبان حال لی ہے کیونکہ اب تک عام خیال یہ تھا کہ سلسل موضوع آوازوں کے ذریعہ سے اوائے خیالات پر صرف انسان قادر ہے۔ لیکن اب سائنس دانوں نے جانوروں کی بولیاں سمجھنے کی باقاعدہ کوشش شروع کردی ہے اور وہ وقت قریب آگیا ہے کہ آیات مذکورہ کی صحیح تفسیر ہوسکے۔

علمائے حیوانیات کا قول ہے کہ جانور باہم اسی طرح بات چیت کرتے ہیں

جس طرح انسان۔ مگر ہر نوع کے جانوروں کی بولیاں جُدا ہیں۔ پھر ممکن ہے۔ کہ جس طرح آب وہوا اور گردوپیش کے حالات کے اختلاف کے لحاظ سے مختلف ممالک کے انسانوں کی بولیاں جدا ہیں۔ اسی طرح مختلف ملکوں کے ہم نوع جانوروں کی بولیوں میں بھی کچھ اختلاف ہو۔ ان بولیوں میں گو سب کی سب بالکل ابتدائی اور بہت ہی بھونڈی شکل میں ہیں۔ مگر جانوروں کے مقاصد کے لئے بخوبی مکمل ہیں۔ علماء کا خیال ہے کہ ادنے طبقہ کے جانور بھی اپنی خاص بولیاں رکھتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ جس جانور کے حلقوم ہے۔ وہ اس کا استعمال کرتا ہے دگو بہت سے جانوروں مثلاً چیونٹیوں اور دیمک وغیرہ کی آواز ہنوز متحقق نہیں ہوئی۔ اگرچہ بلبل کی چہک اور گیدڑ کی ہوک ہمارے لئے بے معنی آوازیں ہیں لیکن اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ یہ کوئی زبانیں ہی نہیں ہیں۔ کیونکہ ایک فصیح سے فصیح مقرر کی زبان نہ سمجھنے والے کے لئے اس کی تقریر ایسی ہی بے معنی ہو سکتی ہے۔

بولنے کے وقت جانوروں کی حرکات پر غور کرنے سے ان کے خیالات کا کچھ کچھ پتہ ضرور لگ سکتا ہے۔ مثلاً جس طرح انسان آواز دے کر اور پھر سر کا اشارہ کرکے ایک دوسرے کو بلاتے ہیں اسی طرح گنگلیں بھی کرتی ہیں اس کا ثبوت یہ ہے کہ مینا (جو گلگل ہی کی نوع ہے) آواز دے کر سر سے بعینہ اسی قسم کا اشارہ کرتی ہے جیسا گلگل کرتی ہے اسی طرح اگر ہم غور کریں تو یہ بھی معلوم ہوگا کہ جن جانوروں کی بولیاں ہم سنتے رہتے ہیں ان میں خوف۔ غصہ۔ شدت مرض۔ بھوک۔ محبت۔ غرض مختلف جذبات کے اظہار کے لئے مختلف آوازیں ہیں۔

مگر جانوروں کی بولی سمجھنے کی کوشش کے لئے صرف مشاہدہ ہی کافی نہیں ہے بلکہ آنکھ اور کان کو خارجی مدد کی ضرورت ہے۔ کیونکہ کسی بولی کے سمجھنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ اُسے ہم بار بار سُنیں۔ لیکن اس میں یہ دقت ہے کہ ہم کسی جانور سے ایک ہی آواز مطلوبہ مدت تک نہیں نکلوا سکتے۔ اس غرض کے حاصل کرنے کے لئے محققین نے فونوگراف کا استعمال شروع کیا ہے یعنی کسی آواز کو فونوگراف میں بھر کر جی چاہے جتنی دیر تک سُن سکتے ہیں لیکن اس میں بھی دقت ہے اور وہ یہ کہ جانوروں کی آواز بھرنا کوئی سہل کام نہیں ہے دوسرے یہ کہ جب بہت جانور بول رہے ہوں تو ایک کی آواز کو لینا باقی کو چھوڑنا محال ہے اور آوازوں پر جُدا جُدا غور کئے بغیر کام نہیں چل سکتا اس مشکل کو یوں حل کیا گیا ہے کہ کسی خاص جانور کو سدھا کر اس کی آواز بھری جاوے گو اس کام میں چند درچند رکاوٹیں اور دشواریاں موجود ہیں مگر دھن کے پورے لوگ ان سب کو اپنے سامنے سے ہٹاتے جاتے ہیں اور منزل مقصود کے لگ بگ پہنچ چکے ہیں

جانوروں میں چونکہ بندر کو سب سے زیادہ ترقی یافتہ سمجھا گیا ہے اِس لئے جانوروں کی بولی کا معلّم اسی کو بنایا گیا ہے۔ یعنی اول بندر کی بولی سیکھنے کی کوشش شروع کی گئی ہے۔ اس تحقیقات میں شکاگو (امریکہ) یونیورسٹی کے پروفیسر آر۔ ایل گارنر کا قدم سب سے آگے ہے اس نے عرصہ دراز تک افریقہ کے سنسان اور گنجان جنگلوں میں رہ کر اور بڑی بڑی مصیبتیں جھیل کر بندروں کی بولی پر غور کیا ہے اس نے یہ معلوم کرلیا ہے کہ بندروں کی زبان صرف ۲۰ لفظوں سے مرکب ہے۔ انہی ۲۰ لفظوں سے وہ اپنی تمام ضروریات پُوری کرلیتے ہیں۔ جس کے معنے یہ ہیں کہ ان کا ایک ایک لفظ بہت سے متقارب خیالات کو ظاہر کرتا ہے۔ مثلاً کھانے کی جتنی چیزیں ہیں ان سب کا ایک نام ہوگا۔ خطرہ کی مختلف صورتوں کے ظاہر کرنے کے لئے ایک ہی قسم کی آواز ہوگی۔ علیٰ ہذا القیاس

پروفیسر گارنر نے اس بولی میں یہاں تک ترقی کرلی ہے کہ وہ بندروں کی بہت سی باتیں سمجھ سکتا ہے اور چند الفاظ وہ ایسی صفائی سے بول سکتا ہے کہ بندر اس کی اور اپنے ہمجنسوں کی آواز میں کوئی تمیز نہیں کرسکتے مثلاً بہت سے بندر جمع ہوں اور پروفیسر ان کو انہی کی زبان میں خطرہ سے مطلع کرے۔ تو یقیناً تمام بندر بھاگ کر چھپ جائیں گے اور اگر ان کو کچھ کھانے کے لئے بلائے تو سب کے سب بھاگے آوینگے۔ غرض کہ جانوروں کے ساتھ گفتگو کا آغاز ہوگیا ہے۔ انجام کا علم خدا کو ہے۔

بیعت | برادران! سیّد امداد علی صاحب و محمد مشتاق صاحب ساکن موضع کرانواں ضلع مین پوری کی خواہش کے مطابق ان کی بیعت کا اعلان فہرست کے اندراج کا نام آنے سے قبل اخبار میں شائع کیا جاتا ہے تاکہ برادران کے احباب کو جلد اطلاع ہوجاوے۔

خواجہ صاحب کی تقریر کیسی تھی | مولوی عبدالاحد صاحب رئیس دہلی اپنے ایک خط میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"جو لوگ امرت سر جلسہ ترقی تعلیم مسلمانان میں یہاں سے گئے تھے انہوں نے خواجہ کمال الدین صاحب کی تقریر کی بہت تعریف کی مجھ کو بے حد مسرت ہوئی۔ خواجہ صاحب موصوف سے میں لکھنؤ بھی ملا تھا راجہ صاحب محمود آباد کے ہاں کئی جلسوں میں اُن کے ساتھ رہنے کا اتفاق ہوا میں نے ان کو بہمہ صفت موصوف پایا۔ خدا تعالےٰ انکی عمر میں برکت عطاء فرمائے۔"

درخواست جنازہ | برادرم محمد نظام الدین صاحب کلرک دفتر ریلوے لاہور تحریر فرماتے ہیں:۔

۱۔ بندہ کے والد صاحب بنام جان دین المعروف جان شاہ احمدی ساکن ماہل پور ضلع ہوشیار پور مورخہ ۲۵ اپریل ۱۲ء کو فوت ہوگئے ہیں۔ سو اخبار بدر کے ذریعے اُن کے لئے دُعائے مغفرت اور نماز جنازہ کے لئے سب احمدی احباب کی خدمت میں عرض کردیا جاوے۔

۲۔ شیخ الٰہی بخش صاحب اپنی مرحومہ زوجہ کے واسطے احباب سے درخواست دُعا کرتے ہیں۔

دُعا مدد | برادر برکت علی صاحب احمدی موضع چک سادھو سے احباب کی خدمت میں درخواست کرتے ہیں کہ اُن کے واسطے کشادگی رزق اور دینی دنیوی حسنات کے لئے دُعا کی جاوے۔

دریافت طلب | بات ہے کہ ڈاکٹر پادری عماد الدین نے جو کتابیں۔ تواریخ محمدیہ اور تعلیم محمدی۔ برخلاف اسلام تالیف کی ہیں ان کے جواب میں کوئی کتاب تصنیف ہوئی ہے تو اس کتاب کا نام کیا ہے اور کس جگہ سے مل سکتی ہے۔

خاکسار منظور علی مختار چک ۳۳ مکرم سرڈاکخانہ کاہنا لائلپور

تحفہ بنارس | مخدومی اخویم حضرت صوفی غلام رسول صاحب راجیکی تحریر فرماتے ہیں۔

"حضرت سیدنا المکرم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مبارک۔ مبارک۔ مبارک

تحفہ بنارس کی مقبولیت کے شہرۂ آفاق ہونے اور اس کی روز افزوں عزت اور اس کا دوست و دشمن کثرت کے ساتھ تذکرہ پایا جانے سے نہایت ہی راحت اور مسرت ہوتی ہے یہ مقبولیت لاریب آپ کے صدق اور اخلاص کا نتیجہ ہے اور اسی صدق و اخلاص کی وجہ سے حضرت

رب العزّت نے آپ کو ایسے پاک مضمون لکھنے کی توفیق دی کہ جو مقبولیّت کے سمندر کا اس وقت قیمتی موتی ثابت ہو رہا ہے۔ باوجودیکہ اس میں احمدیت کی بھی کھلی تبلیغ ہے پھر بھی احمدی اور غیر احمدی کی نگاہ میں اپنی عزّت اور وقعت کے لحاظ سے یکساں ہے۔ دوست تو دوست دشمن بھی اس کی خوبی کی شہادت دے رہے ہیں۔ والفضل ما شھدت بہ الاعداء۔ دوسرے احباب کے مقابل مجھے اس کی مقبولیّت کا نظارہ دیکھ کر دوچند خوشی ہوتی ہے۔ کیونکہ بحمد اللہ میرے کر بنارسی کشف کی مصدق ہے اللہ تعالےٰ آپ پر بہت بہت رحمت فرماوے آمین

قیمت فی نسخہ ۴ر

ملنے کا پتہ۔ بدر ایجنسی۔ قادیان ضلع گورداسپورہ۔

اوقات ریلوے

اب بٹالہ ریلوے اسٹیشن پر بجائے تین دفعہ کے چار دفعہ ریل امرتسر سے آتی ہے اور چار ہی دفعہ جاتی ہے۔

اوقات روانگی از بٹالہ بطرف امرتسر

(۱) صبح - آٹھ بج کر اٹھارہ منٹ
(۲) ظہر - ایک بج کر باون منٹ
(۳) عصر - چار بج کر ستائیس منٹ
(۴) مغرب - سات بج کر سات منٹ

اوقات رسید در بٹالہ از جانب امرتسر

(۱) صبح - دس بجے ایک منٹ
(۲) ظہر - ایک بجے اکاون منٹ
(۳) عصر - پانچ بجے اٹھاون منٹ
(۴) آدھی رات بارہ بجے چھ منٹ

جھگی والا مقدمہ خارج

نہایت افسوس کی بات ہے کہ ہمارے بعض ہندو اہل وطن بعض معاملات کو خواہ مخواہ ایک مذہبی رنگ دیکر اہل ملک کے باہمی تعلقات میں رخنہ اندازی کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ بھیرہ میں جھگی کا مقدمہ ناظرین پڑھ چکے ہیں۔ سرکاری فیصلہ کی تعمیل پر جب زبردستی بنایا ہوا مکان گرایا گیا تو سرکاری حکام صاحب ضلع اور کپتان پولیس تک موجود تھے مگر کمیٹی کے دو ممبر مسلمان بھی موجود تھے۔ انگریزوں کو تو کوئی کیا کہتا۔ یاران وطن نے غریب مسلمانوں پر یہ نالش ٹھونک دی کہ انھوں نے ہماری مورتیوں کی ہتک کی۔ محمد علی جعفری صاحب ایک نیک دل آدمی ہیں۔ خلقت کی خیرخواہی میں کوشاں رہتے ہیں۔ خواجہ فضل کریم سیٹھی پبلک کاموں میں دلچسپی سے محنت کرتے ہیں ہر دو کو آگے رکھ لیا کہ ان سے ہم کو گیارہ سو روپیہ دلایا جاوے۔ تعجب ہے کہ بھیرہ کے ہندو وہاں کے مسلمانوں کی زمینیں لے چکے ہیں ان کے مکانات سود میں کھائے جاتے ہیں۔ تجارت اپنے قبضہ میں کرلی ہے اب بھی رحم نہیں آتا اور مورتیوں کی ہتک کے بہانہ سے روپیہ مانگا جاتا ہے۔ خدا رحم کرے اور ہمارے ہمسائیوں کو بھی رحم کرنا سکھائے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسے ہی وقت کے واسطے یہ دُعا سکھلائی تھی کہ ربّنا لا تسلط علینا من لا یرحمنا۔ تعجب ہے کہ ایسے وقت میں آریہ بھی بُت پرست بن جاتے ہیں اور بُتوں کی حمایت کرتے ہیں اور دیانند کے فرمان کو پاؤں کے نیچے روندنے لگ جاتے ہیں جیسا کہ امرتسر کے سنہری مندر کے موقعہ پر ہوا۔ بہر حال یہ مقدمہ ڈسٹرکٹ جج صاحب نے ڈسمس کیا۔ ہندو صاحبان نے اپیل کی تو مسٹر ہیرس ڈویژنل جج صاحب لکھتے ہیں کہ مدعا علیہم نے مورتیوں کو نہیں ہٹایا بلکہ ایک برہمن انہیں چارپائی پر اُٹھا کر ایک مندر میں لے گیا۔ شہادت مدعی سوائے جھوٹ کے اور کچھ نہیں ہو سکتی اس لئے میں اپیل خارج کرتا ہوں۔ خدا کا شکر ہے کہ صاحب ضلع جیسے معزز اصحاب موقعہ پر موجود تھے ورنہ معلوم نہیں بیچارے مُسلمانوں پر کیا مصیبت ڈھانے کے منصوبے گانٹھے جاتے۔ ہم پھر اہل وطن کو نصیحت کرتے ہیں کہ ایسی کارروائیوں سے کچھ فائدہ نہیں خدا سے ڈرو۔ مسلمان تو شامت اعمال سے خود ہی ذلیل ہو رہے ہیں انھوں نے اپنے رسول کے احکام کی نافرمانی کی۔ قرآن سے بے پرواہی کی۔ خدا کو بھلا دیا اس واسطے ان پر رحمت کے جو وعدے تھے وہ مبدل بعذاب ہوتے جاتے ہیں۔ ع

جو خود ہی مر رہا ہو اُسکو گر مارا تو کیا مارا

بلکہ ہمارے ہندو بھائی سمجھیں اور سوچیں اور غور کریں تو ان کے واسطے جگہ خالی ہو رہی ہے دنیوی مال تو اُنھوں نے لیا۔ ایک قدم آگے بڑھیں۔ تو روحانی مال سے بھی مالا مال ہو جاویں ؏

لنکا میں تبلیغ

جناب مکرم بندہ زاد لطفہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ خیریت ہے۔ ان دنوں مخدومی جناب منشی محمد حیدر خاں صاحب مع الخیر والعافیۃ ملک سیلون جزیرہ لنکا سے بنگلور واپس ہوئے ہیں۔ مسموع ہوا کہ مخدومی منشی صاحب نے دوران قیام شہر کلمبو اور کنڈے وغیرہ میں سلسلہ حقہ احمدیہ کی تبلیغ میں نہایت درجہ کوشش فرمائی۔ اکثر معزز انگریزی اعلےٰ تعلیم یافتہ اہل اسلام کو تشویق دار کر مبائعین میں داخل فرما دیا ہے حتےٰ کہ شہر کلمبو کے m ooie union نامی انجمن کے جملہ سرپرستوں اور سپرنٹنڈنٹ جناب ایم اے عزیز اور سکرٹری عبد الجبار وعبد المجید وغیرہ صاحبوں کو سلسلہ احمدیہ میں حضرت اقدس مرحوم ومغفور سے تحریری بیعت دلوا کر توسیع سلسلہ حقہ کی اشاعت بذریعہ رسالجات تامل مقامی زبان میں جاری کرا دئے ہیں۔ مبائعین کی تعداد قریب ۳۰ نفوس کے پہنچ گئی ہے سلسلہ احمدیہ اور جماعت کا چرچا یہاں اکثر کافۂ اہل اسلام میں حیرت انگیز ترقی کر رہا ہے۔ جیسا کہ پہلے پہل یہ حقانی سلسلہ احمدی کی تحریک اور ترغیب ہمارے معسکر بنگلور میں مخدومی جناب منشی صاحب کی تحریر پر یہ حقیر وغیرہ حضرت اقدس جناب مسیح موعود۔ مہدی مسعود امام زمان میرزا غلام احمد صاحب مرحوم ومغفور سے تحریری بیعت کا اعزاز و شرف حاصل کر لیا ہے۔ ویسا ہی ملک سیلون کو مخدومی جناب منشی صاحب کے قدم رنجہ فرمانے سے شرف حاصل ہو گیا ہے۔ چونکہ مخدومی منشی صاحب انگریزی وعلوم سائنس وغیرہ کے لایق وفائق مشہور ہیں۔ علاوہ اردو انگریزی کے تامل کی زبان وغیرہ میں بخوبی مہارت رکھتے ہیں اور انکی گفتگو میں ایک انوکھی کیمیائے کشش ہونے سے ان کو احباب واغیار خواہ ہندو مسلمان عیسائی بلکہ انگریز بھی نہایت درجہ کا اعزازی تمغہ دیئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ اگرچہ کہ ان کی طرز معاشرت بہت سادہ اور بے لوث ہے خدا صاحب انکی مساعی جمیلہ میں برکت دے ؏

آئندہ ہفتہ میں ہمارے زمرہ کی احمدی جماعت کی عاجزانہ درخواست پر مخدومی منشی صاحب اپنے پانچ سالہ سفر جزیرہ لنکا وغیرہ کے حالات اور تبلیغ سلسلہ حقہ کی توسیع کے مفصل بیان میں معزز فرمائیں گے جو من وعن آپکے اخبار گہربار کے ذریعہ ہدیہ ناظرین ہو کر .... جماعت احمدی کی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ الراقم الاثم خلیفہ محمد عبد اللہ سکرٹری

ڈاک ولائت

سُنہری قاعدہ

قصص نبی میں یسوع مسیح کی طرف منسوب کرکے ایک فقرہ لکھا ہے کہ جو تو چاہتا ہے کہ لوگ تیرے ساتھ کریں ویسا ہی تو اُنکے ساتھ کر۔

یسوعی صاحبان اس فقرے پر بہت فخر کیا کرتے ہیں اور اسے گولڈن رول یعنے سُنہری قانون کہا کرتے ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ ایسا کلام کسی اور کے موُنھ سے نہیں نکلا۔ تازہ ڈاک ولایت میں ہمارے پاس ایک اشتہار آیا ہے۔ جو ایک صاحب بنام ڈیوڈ مکان ۲۲۶ ڈبلیو ۸ د سٹریٹ نیویارک نے شائع کیا ہے اس پرچہ پر لکھا ہے۔ کہ یہ فقرہ یسوع سے ۱۶۰۰ سال قبل کی مصری کتب مقدسہ میں موجود ہے پھر یسوع سے ۱۵۰۰ سال قبل کی ہندی کتب میں موجود ہے پھر یسوع سے ۶۰۰ سال قبل لاؤ زد کی کتاب میں موجود ہے۔ یسوع سے ۱۰۷۰ سال قبل کی یونانی کتب میں موجود ہے۔ یہودیوں کی کتب جو یسوع سے قبل ہیں انہیں موجود ہے۔ کان فیوشس کی کتاب میں موجود ہے۔ بُدھ کی کتاب میں موجود ہے ایرانیوں کی کتاب میں موجود ہے۔ یسوعی لوگوں کی عادت ہے۔ کہ قرآن شریف کا جو مضمون بائبل میں موجود ہو اُسے کہا کرتے ہیں کہ یہ چرایا گیا ہے۔ جو نہ ہو اُسے کہتے ہیں یہ غلط ہے۔ کیونکہ بائبل میں نہیں کیا یسوعی منطق کے مطابق ہم بھی ایسا نہیں کہہ سکتے کہ یسوع نے یہ قاعدہ پہلے لوگوں سے چرایا۔ کیونکہ تاریخ سے ثابت ہے کہ یسوع نے مصر میں علم رواجی حاصل کئے تھے اور عبرانی علوم بھی پڑہے تھے۔ لیکن ہم پسند نہیں کرتے۔ کہ یسوعی طرز کو اختیار کریں بلکہ اصل بات یہ ہے کہ حق ہمیشہ مشترک ہے۔ خدا تعالے کے تمام مقدس لوگوں کے اصول حقانیت و وحدانیت ایک ہی ہیں پچھلے لوگ ان میں تغیّر و تبدل کرتے ہیں جیسا کہ یسوعی لوگوں نے اسے جو ساری عمر اپنے آپ کو ابن آدم کہتا رہا ابن خدا بنا دیا۔ کاش کہ یسوعی لوگ اس پرچہ سے جو یورپ سے نہیں بلکہ نور افشانی امریکہ سے آیا ہے نصیحت پکڑیں کہ دوسروں پر الزام لگانا اچھا نہیں اس جگہ اس بات کا ذکر کرنا بھی ضروری ہے کہ مختلف کتابوں میں قاعدہ مختلف طرز اور مختلف الفاظ میں آیا ہے۔ مگر سب سے زیادہ صحیح اور قابل تعمیل الفاظ وہ ہیں۔ جو مصلح اوّلین و آخرین بیین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے استعمال کئے ہیں آپ فرماتے ہیں۔ لَا یُؤمِنُ احدکم حتّٰی یحب لاخیہ مایحب لنفسہ۔ کوئی تم میں سے مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ اپنے بھائی کے لئے وہ پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔

ریلوں کی کثرت

کلیپ ہم کے اسٹیشن پر سے روزانہ اڑہائی ہزار ریلیں گذرتی ہیں (ریلوے میگزین)

عیسائی مذہب کا بدل

اپریل کے فورٹ نائٹلی ریویو میں ایک مضمون نکلا ہے۔ کہ مہذب دنیا کو چاہیئے۔ کہ دین عیسوی کے عوض میں اب کوئی اور دین اختیار کیا جاوے ایک مضمون نویس للی صاحب نے یہ رائے دی ہے کہ خدا کا ماننا ضروری ہے (نہ کہ یسوع کا) اور ایک اور نامہ نگار کی رائے ہے کہ عیسائیت کی بجائے بابی مذہب اختیار کیا جاوے۔ کیونکہ اس میں آزادی زیادہ ہے (جو چاہو کرو۔ کوئی شریعت مقرر نہیں۔)

دراصل یسوعی لوگوں کو یہ سزا مل رہی ہے کہ اُنھوں نے اصلی عیسائیت کو جو ایک قسم کی اصلاح شدہ یہودیت تھی چھوڑ دیا۔ انبیاء کی حقارت کی اور آزاد بن گئے اب آئے دن آزادی کے نئے کرشمے پیدا ہوتے ہیں۔

ابی سینیا میں عیسائیت

رسالہ مسلم ورلڈ میں یسوعی صاحبان شاکی ہیں۔ کہ ملک ابی سینیا میں باوجود سلطنت برطانیہ کے اقتدار کے عیسائیت نہیں پھیلتی اور اسلام بڑھتا جاتا ہے۔ گویا برطانیہ اشاعتِ اسلام میں مدد دے رہی ہے (اگر دیتی ہے تو یہ اُس کے اقبال کی ترقی کا موجب ہوگا ایڈیٹر) اس کا بڑا سبب یہ بتایا گیا ہے کہ دیسی عیسائیوں کو گورے عیسائی حقارت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ ممکن ہے۔ کہ یہ سبب ٹھیک ہو مگر ہمارے خیال میں اس میں گوروں کا کچھ قصور نہیں۔ جہاں تک ہمارے ملک کا تجربہ ہے دیسی عیسائیوں کی اکثر تعداد رذیل قوموں میں سے ہوتی ہے۔ جن کے اخلاق بہت گرے ہوئے ہوتے ہیں یا وہ ایسے لوگ ہوتے ہیں جو بے کار رہ کر خوش پوش خوش خوراک بننا چاہتے ہیں ایسے آدمیوں سے یورپ کے جفاکش محنتی لوگ جو اپنے وطن چھوڑ کر یہاں آتے ہیں۔ کس طرح پیار کریں۔ بہرحال اسلام کا پھیلانے والا اور اُس کا حامی تو خدا ہے۔ مشنری جو چاہیں۔ سو کریں۔

قانونِ طلاق

حضرت عیسٰی علیہ السلام کوئی صاحب شریعت نبی نہ تھے بلکہ موسوی شریعت کے صرف ایک خادم نبی تھے اس واسطے انھوں نے کوئی شریعت کا قانون نہیں دیا لیکن ملکی اور وقتی حالات کے لحاظ سے اُنھوں نے چند باتیں شرعی رنگ کی بھی کہی ہیں۔ مثلاً طلاق کو سوائے زنا کے ناجائز قرار دیا ہے۔ اور یسوعی دنیا میں اسی پر عمل ہوتا چلا آیا ہے لیکن آخر یورپ امریکہ کے مدبّرین نے اس قانون کو غلط اور ناجائز دیکھ کر اپنے اپنے ملکوں میں باوجود پادریوں کی ہائی دہائی مچانے کے اس کے خلاف قانون بنا دیا ہے اور طلاق کو جائز رکھا ہے۔ کئی ملکوں میں یہ قانون جاری ہو گیا ہے اور رسالہ لیڈی ریلم سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ملک ناروے میں بھی یہ قانون جاری کیا گیا ہے۔ آخر دانا لوگوں کو اسلامی قوانین ہی قابل عمل اور مفید دنیا میں نظر آتے ہیں اور یہ بھی ایک قدم اسلام کی طرف اور ہے۔

مرد گرجا نہیں جاتے

امریکہ کے لوگوں نے یہ دیکھا کہ اول تو کوئی گرجوں میں جانا ہی پسند نہیں کرتا اور جو جاتے بھی ہیں۔ ان میں ایک حصہ مرد اور تین حصہ عورتیں ہوتی ہیں۔ مردوں کے درمیان گرجا جانے کی تحریص و ترغیب دینے والی ایک انجمن بنائی ہے۔ اسی انجمن کے اجلاس میں شامل ہونے کے واسطے مسٹر اسٹیڈ امریکہ جاتے تھے اور راہ میں غرق ہو گئے اس انجمن کا پورا نام یہ ہے " دی مین اینڈ ریلیجن فارورڈ موومنٹ "

بدر خواتین

حیا سوز تحریر کی تردید

کسی دشمن اسلام اور پرلے درجے کے متعصب پادری یا کسی بدباطن خبیث دہریّہ نے ایک ترکی خاتون کے نام سے فرانس کے کسی اخبار میں ایک چٹھی شائع کروائی ہے۔ خدا جانے اس پاک باطن اعلےٰ درجہ کے پاکیزہ اور طاہر انسان کو محض اپنے خبیث باطن کی وجہ سے بعض لوگ کیوں عظیم بہتان لگاتے ہیں جس کا نہ سر نہ پیر۔ حالانکہ اس کو ایک بڑی جماعت کا دل دکھتا ہے۔ اور فائدہ کیا میں نہیں سمجھتی کہ ایک شریف نیکو سیرت حیادار بی بی کا جی چلا ہے۔

کہ نکلے نیندوں آزادی یعنی وہ آزادی جو یورپ کی آوارہ مزاج عورتوں میں ہے کی خواہش ظاہر کر کے پھر کمال بے شرمی سے اپنے سردار رہادی پر بہتان عظیم اخبارات میں لکھ کر آزادی چاہے اور جس پاک سیرت نبی کا اس قدر احسان ہو کہ جو پاکیزہ اخلاق اور اعلےٰ سے اعلےٰ درجہ کے اخلاق اپنے ماں باپ پر رشتہ دار آشنا نہیں سکھا سکتے اس کے قول و فعل سے ملتے ہوں اور میں دعوے سے کہہ سکتی ہوں کہ ایسی عمدہ سیرت کی کسی بھی مذہب میں نظیر نہیں ملے گی۔ مگر افسوس کہ مسلمان زندہ نہیں نہ اسلام زندہ تہیر غور و فکر کرے اور سیرت نبوی کون پڑھے۔ خیر اس لایعنی تحریر کو دیکھ کر جو کیفیت میرے دل کی ہوئی اُسے تو میرا مولا کریم ہی جانتا ہے مگر یقین رکھتی ہوں کہ کئی پاک دل اسے پڑھ کر تڑپیں گے۔ اب سنئے اس میں ظاہر کیا گیا ہے کہ ہم گھر کی چار دیواری میں قید ہیں ہمیں نجات دلوائی جائے یہ بہت گندی اور بے ہودہ خواہش ہے۔ میں کہتی ہوں یہ ناپاک خواہش کسی صاحب شرم و حیا پاک طینت و پاکیزہ خو خاتون کے وہم و گمان میں بھی نہیں آئی۔ کیونکہ لوگ خود بخود اپنے پاس سے پیدا کر کے اخباروں میں ظاہر کرتے ہیں یہ غلط کہ ہم مردوں کی صحبت سے محروم ہیں اور ہم تبادلہ خیالات نہیں کر سکتیں۔ آخر ہمارے خاوند ہمارے بھائی ہمارے اور محرم پڑھے لکھے ہیں ان سے ہم بے تکلف باتیں کر سکتی ہیں۔ سارے جہان کے عالم مرد کو تو دوسرے مرد بھی نہیں مل سکتے۔ دوم یہ کہ خدا تعالیٰ نے گھر کی چار دیواری کے اندر ہمارے لئے تمام کائنات عالم کا نقشہ رکھا ہے۔ ہم کو کیا ضرورت کہ تفریحوں اور ناچ گھروں میں اگر یورپ کے مرد جا کر سر پر خاک ڈالتے ہیں تو ہم بھی ضرور ان کی تقلید کر کے اپنا گھر دوزخ بنائیں جیسا کہ اس ترکی خاتون کے نام سے اس ناپاک خواہش کو اِن لفظوں میں لکھا ہے۔

وہ تفریحوں اور ضیافتوں اور ناچ گھروں
یا تماشوں میں جاتے ہیں جن کا نام ہی فقط
ہم نے سنا ہے اور جن کی پُرتکلف ضیافتوں کا
حال پڑھ کر ہم سرد آہ کھینچتی ہیں۔

مجھے تو یہ بات پڑھ کر ہنسی آئی۔ کہ نیک بخت اگر تو واقعی عورت ہے تو کیا گھر میں ایسے عمدہ اور اعلےٰ سے اعلےٰ کھانے نہیں پکوا سکتی۔ آہ کھینچنے کی کیا ضرورت تھی یہ تو ندیدہ پن ہے۔ مگر اس سے آگے تو وہ رنجیدہ الفاظ لکھے ہیں کہ جو اس مضمون کے شروع میں ...

پرکاش لاہور نے چھاپ کر مسلمانوں کا دل دکھایا ہے وہ یہ کہ ایک دن محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) ایک دوست کی بیوی کو دیکھ کر اس کی خوبصورتی سے اُس کا دل بے قابو ہوگیا اور اُس کے لئے ایسا از خود رفتہ ہوا کہ اُس نے اس بات پر اسے آمادہ کیا کہ اپنے خاوند کو چھوڑ کر اس کا ساتھ دے مگر اس کے دل میں خیال آیا × × × × یہ سخت خطرناک بات ہوگی اگر ہر ایک شخص اس غضب کی حسینہ کو دیکھ کر اس کی داد دے سکے گا۔ پھر اس نے پابندی کر دی۔ کہ مومنوں کی عورتیں جب کبھی باہر نکلا کریں تو برقعہ پہن کر نکلا کریں تاکہ جب یہ قاعدہ عام ہو جاویگا۔ تو وہ اپنی دلربا کا چہرہ دوسرے لوگوں کی نگاہوں سے پوشیدہ رکھ سکے گا۔ نبیوں کے سردار پاکوں کے امام احمد مختار کیطرف یہ ناپاک بات منسوب کرنی کس قدر خوفناک ہے۔ ایمانی ہے وہ جس نے تمام جہان کے بہت بڑے حصے کو پاکباز بنا دیا جس نے عرب جیسے جزیرہ میں واحد خدا کی پرستاروں اور فرمانبرداروں کی ایک جماعت پیدا کر دی جس نے دُنیا میں پاکیزگی کو از سرِ نو قائم کیا اس کے بارے میں یہ بکواس۔ کہ ایک دوست کی بیوی کو دیکھ کر اس کا دل بے قابو ہوگیا۔ بڑا افتراء اور سخت بے حیائی ہے اگر کوئی کہدے کہ اسی طرح پردہ نہ کرنے والی قوموں کے رہنماؤں نے لوگوں کی بہو بیٹیوں کو دیکھنے کے لئے پردہ کا رواج اُٹھا دیا تو کیا یہ جائز ہوگا۔ ہرگز نہیں ہرگز نہیں۔ پس پردہ کا باعث پاکیزگی اور طہارۃ کا سبق ہے نہ کہ بقول پرکاش یا ترکی خاتون "محمدؐ کی بدگمانی" جیسا کہ سورہ نور میں لکھا ہے۔ اور پردے کے اصولی حکم غض بصر مرد و عورت کے لئے یکساں ہیں۔ چوں کہ عورت میں زینت کا حصہ زیادہ ہے اِس لئے اسے چھپانے کا حکم ان کے بارے میں زیادہ ہے باقی ساوی بات ہے۔

اس سے آگے شادی کی حلقہ بگوشی پر خامہ فرسائی کی ہے کہ ہمیں انتخاب شوہر کا موقعہ حاصل نہیں یہ جھوٹ ہے۔ اسلام میں عورت کو اجازت ہے کہ وہ اپنی مرضی سے اپنے ماں باپ کے مشورے کے مطابق نکاح کرے یہ جو لکھا ہے۔ کہ جسمانی شکل تو جھانک کر دیکھ لے مگر اخلاق وغیرہ کا علم نہیں ہو سکتا جب تک اسکے ساتھ پہلے ایک مدت نہ رہیں۔ یہ جھوٹ ہے اور غلط بات ہے۔ اخلاق وغیرہ کا اندازہ ایک ناتجربہ کار نوجوان لڑکی کیا کر سکتی ہے اس کے لئے بہترین ناظر ہمارے ولی ہو سکتے ہیں پس اسلام نے جو قاعدہ رکھا ہے۔ وہ بہت عمدہ ہے۔ اور یہ جو ترکی مرام خاتون کے نام سے لکھا ہے میں عورت کی فطرت اور اُس کی خلقی پاکیزگی کا خیال کر کے بڑے یقین کے ساتھ کہتی ہوں کہ صرف مستورات کو بدنام کرنے کے لئے کسی نے لکھ دیا ہے۔ آیندہ واللہ اعلم

سکینۃ النساء۔ قادیان

زمانے کی ہوا

جب کوئی مامور مُرسل دُنیا کی اصلاح کے واسطے آتا ہے تو اس کی توجہ سے تمام دنیا میں کچھ نہ کچھ اصلاح کی طرف لوگ متوجہ ہو ہی جاتے ہیں۔ آں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تشریف لانے پر یورپ اگر مُسلمان نہ ہُوا تو لوتھر کے ذریعے سے بہت سی بدعات اور قیدوں سے عیسوی مذہب آزاد ہوگیا۔ اس زمانہ میں بھی ہر طرف اصلاح کی طرف قدم آگے ہو رہا ہے۔ یورپ امریکہ کے لوگ کفارے اور حیات یسوع۔ الوہیت یسوع اور صلیبی موت کے خلاف کتابیں لکھ رہے ہیں۔ ہندو بُت توڑ رہے ہیں۔ ایسا ہی ایک سکھ سردار جن کا نام نامی سردار سمندر سنگھ صاحب ہے اور کوٹ کلغی کے رہنے والے ہیں جو برلب دریائے بیاس ضلع ہوشیارپور میں بڑے جوش کے ساتھ اس امر کو اشاعت کرتے پھرتے ہیں کہ حضرت مرزا صاحب خدا کے سچے نبی ہیں اور سب سکھوں کو چاہیئے کہ انکو مان لیویں۔ سردار صاحب گئو ماتا کے بڑے ہمدرد ہیں۔ کاش کہ ہمارے ہندو بھائی گئو ماتا کے متعلق حضرت مرزا صاحب مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیش کردہ تجویز کو قبول کرتے تو ہند سے یہ جھگڑا اُٹھ جاتا اور امن پھیل جاتا اب ہم سردار صاحب کی تحریروں میں سے کچھ اقتباس درج ذیل کرتے ہیں:۔

"وعدہ انجیل کا پُورا کتنے سالوں کا ہو چکا ہے واقعی حضرت مرزا احمدؐ پیغمبر راست باز تھے۔ پیغامبری اوتاری ایک لفظ جنم ساکھی گورو صاحب میں بھی لکھا ہے۔"

"دین احمدی راست راست حال سب کو سمجھاتا ہے۔"

"گئو ماتا کا پاپ تمام ہندوں پر اور سکھوں پر اور راجاؤں پر ہے۔" "بارہ سال سے لوگوں کو سمجھایا جاتا ہے اُن پر پاپ ہے۔"

سردار صاحب اپنے کام میں بڑی ... سے ساتھ مصروف ہیں۔ مہاراج جموں۔ تھانہ داراں۔ کپتان پولیس جو ملا ہے یا جہاں وہ جا سکے وہاں اپنا کام کر دیا ہے۔

اخبار کے قدر دان

اگر گاہے اخبار دیر سے چھپتا ہے یا نہیں چھپ سکتا تو یہ اس واسطے نہیں کہ ناظرین اخبار کے شوق کو آزمایا جاوے لیکن اس سے جس بے چینی اور اضطراب کے خطوط احباب سے آتے ہیں ان سے اخبار کی ضرورت اور اس کے فائدہ مند ہونے کا ثبوت ضرور ملتا ہے۔ گذشتہ ایام میں اخبار نہ پہنچنے پر منشی برکت علی صاحب لاہور نے جس محبت کا خط لکھا اس سے ظاہر ہے کہ سارا لاہور ہمارے کسی دوست کا خیال نہیں اور ایسا ہی سید پیر احمد شاہ صاحب ہشیارپور سے تحریر فرماتے ہیں:۔

"اخبار کے انتظار میں آنکھیں ڈاک والے کی طرف ٹکٹکی لگائے رکھتی ہیں ...... اخبار کے بغیر ایک منٹ بھی آرام نہیں ملتا"

فہرست کتب

بدر ایجنسی قادیان ضلع گورداسپور

براہین احمدیہ بے جلد ۶ؔ خطبہ الہامیہ۔ ۱۲ر
سیرت ابدال۔ ۱ر رپورٹ جلسہ اعظم۔ ۸ر
الحق۔ دہلی۔ ۸ر الحق۔ لودیانہ۔ ۶ر
دعوت ندوہ۔ ۱ر لکچر لاہور۔ ۱ر
لکچر سیالکوٹ۔ ۱ر رسالہ الوصیت۔ ۱ر
قصائد احمدیہ۔ ۶ر خزینۃ المعارف حصہ اول ۴ر
سرمہ چشم آریہ۔ ۱۲ر " " دوم ۸ر
سیرت مسیح موعود۔ ۸ر الذکر۔ ۲ر
ٹیچنگز آف اسلام۔ ۱۴ر بنگال کی دلجوئی اردو مفت
بفتوح الرحمٰن۔ ۱ر ثنائی فرار۔ ۳ر
مباحثہ مونگھیر۔ ۴ر حق کا پرچار۔ ۴ر
تصدیق کلام ربانی ۸ر واقعات بھاگل پور ۴ر
ثنائی ہرزہ درائی ۲ر نیر اسلام۔ ۵ر
نور فرقان چودھویں صدی کا یہودی ۲ر

علمائے خلف۔ ۸ر صحیفہ آصفیہ ۳ر
مجربات نور دین حصہ اول ۱ر خطبات کریمیہ ۴ر
" " " دوم ۱ر اسماء الحسنیٰ ۵ر
" " حصہ سوم ۱ر تحفۃ العرب ۳ر
شدھی کی اشدھی ۶ر عصمت انبیاء ۷ر
نصیحۃ المسلمین ر خط و تقریر
البرہان الصریح ۲ر رپورٹ سالانہ ۳ر
کتاب الصیام ۱ر گلدستہ حمد ۱ر
غلامی ۳ر رویائے صالحہ ۴ر
حیرت کی حیرانی حصہ اول ۴ر تفسیر پارہ ۲۷ ۱۲ر
" " حصہ دوم ۴ر " " ۲۸ ۱۲ر
پہلا دوسرا پارہ ۲ر " " ۲۹ ۱۲ر
اسلام اور بدھ مذہب ر احسن القصص ۲ر
چشمہ مسیح ۴ر اسوہ حسنہ ۸ر
مباحثہ رامپوری ۲ر فرزند علی ۳ر
سلک مروارید حصہ اول ۴ر نعمۃ الجمل ۴ر
" " دوم ۴ر سنت احمدیہ ۴ر
عقائد احمدیہ ۲ر سفرنامہ ناصر حصہ اول
دعوت الحق ر " " دوم
اربعین ۱ر نور دل ر
یرمیاہ نبی کی پیشگوئی ر اسلام کی گر ۱ر
بائبل کا پرچار ۱ر کشف الاسرار ۲ر
معیار الصادقین ۳ر السر المکتوم ۶ر
محامد المسیح مورکھ سیدھ ۱ر
موعظۃ الحسنیٰ ۲ر کرشن لیلا ۱ر
سری نہہ کلنک اوتار ۸ر مبادی الصرف ۱ر
عربی بول چال ۲ر سر الشہادتین ۱ر
شہادت آسمانی حصہ اول ۵ر معیار حق ۱ر
" " دوم ۲ر لیکچر مہر سنگھ ر
جام شہادت۔ ر چولہ گورو نانک صاحب ۱ر
جنگ مقدس ۶ر ضرورت زمانہ۔ ۸ر
الاستخلاف ۴ر تعلیم المہدی ۱ر
سناتن دہرم ر خلافت راشدہ حصہ اول ۸ر
مواہب الرحمٰن ۴ر " " دوم ۴ر
اوامر و نواہی ۹ر نزول المسیح۔ ۴ر
شہادت القرآن ۲ر دینیات کا پہلا رسالہ ۱ر
فضل حق ۱ر حجۃ الاسلام ۱ر

الہدیٰ ۶ر راز حقیقت
برکات الدعا ۱ر اعجاز احمدی ۱ر
اسلام کی فلاسفی ۴ر مجموعہ فتاوائے احمدیہ حصہ اول
ایک سو پچیس سال کی جنتری ۱ر " " حصہ دوم ۱۲ر
نظم مستورات ر " " حصہ سوم
مجموعہ آمین ر تحفہ قیصرہ ۱ر
آسمانی فیصلہ ر مسلمانوں کا خدا ۲ر
ضرورت الامام ۱ر حمامۃ البشریٰ ۸ر
سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب ۲ر
دافع البلاء۔ ۱ر کشف الغطاء ۲ر
ثنائی چکر۔ ۲ر لغات القرآن حصہ اول ۱۲ر
محمد رسول اللہ ۱ر " " دوم ر
اسلام کی پہلی کتاب ۴ر وچھوڑا کورنج ر
شرائط بیعت ر درثمین اردو مجلد ۳ر
یسرنا القرآن ۱ر " " مجلد ۴ر
ضمیمہ یسرنا القرآن ر " فارسی مجلد ۴ر
قاعدہ حصہ دوم ۱ر " " مجلد ۶ر
قاعدہ حصہ سوم ۱ر رد افتراء مفت
آئینہ صداقت ۲ر مرزا صاحب کا مذہب ر
احمدی پاکٹ بک ہر دو حصہ ۴ر
رسالہ ۶ؔ ر قصیدہ مہدویہ ر
آب یارب رسالہ ۸ؔ ر تحفہ عید ر
القول الصحیح ۱ر انجیل کروسی فیکشن ر
تحفہ بنارس بے جلد ۴ر
تحفہ بنارس مجلد پختہ ۶ر مکتوبات احمدیہ۔ ۸ر
سیف حق ۱ر کرشن اوتار ر
احمدی کامن ر نیر کی فریاد ر
صدقے جاواں ر پیغام موت ر
سچ دا سدا ر التبیان ۱ر
اقیموا الصلوٰۃ ۱ر تعلیم القرآن ۱ر
سی حرفی احمدی ر اظہار حق ر
سی حرفی چوہڑمل ر چھٹی مسیح ۱ر
گل موتیا ر جام وحدت ر
سی حرفی اللہ داد ر کلمۃ الفصل ۱ر
تحفۃ المشتاقین ر بلاغ لقوم عابدین
گلدستہ رسالت ۲ر حقیقت نماز ۱۲ر
مسیح موعود کی سچائی ر یادگار کریمیہ ر

تحفۃ الندوہ ۱ر مسک العارف ۱۰ر
ستارہ قیصریہ ۱ر نور القرآن ۴ر
کامن اللہ داد خاں والے ۱ر پارہ پہلا ۲ر
گلدستہ احمدی ۱ر سی حرفی آثار مسیح ۱ر
کفارہ ۳ر پرانی تحریریں ۱ر
شہادت القرآن ۴ر کامن غلام رسول والے ۱ر
انگریزی بنگال کی دلجوئی مفت سابقہ در ثمین حصہ دوم
ہائے حسین مظلوم ۱ر مجموعہ از الروسواس
مورکھ سیدھ حصہ دوم مفت دعوت ۱ر
نسیم دعوت ۳ر نماز منظوم مترجم ۱ر
مجموعہ اشتہارات حضرت اقدس مسیح موعود ۱۰ر
نماز مترجم ۱ر مذہب منصور ۲ر

رسید زر

۱۵ - مارچ ۱۲ء

منشی نور محمد صاحب ۲۷ عہ مرزا خانزادہ امیر اللہ خان صاحب ۱۹۱۳ للعہ

۱۷ - مارچ ۱۲ء

ابراہیم صاحب ۶۱ ۲۳ صہ منشی عبد الخالق صاحب ۶۱۵ للعہ
منشی محمد دین صاحب ۱۲ للعہ سید محمد حسن صاحب ۱۳۱۴ عہ
منشی محمد دین صاحب ۳ عہ میاں اللہ دتا صاحب ۱۷ عہ
مولوی محبوب عالم صاحب ۱۸ عہ منشی عبد الغنی صاحب ۲۸۰ عہ
منشی محمد شعبان صاحب ۲۳۶۷ مولوی محمد بخش صاحب ۲۴۲ للعہ
ملک سردار خان صاحب ۲۴ منشی غلام محی الدین صاحب ۲۵۱۲ عہ
منشی عطا محمد صاحب ۲۴۳ منشی گلاب الدین صاحب ۲۷ عہ
ملک عطاء اللہ صاحب ۲۸ عہ میاں محمد حسین صاحب ۲۹ للعہ
سید جلال الدین صاحب ۲ صہ

۱۸ - مارچ ۱۲ء

چودہری میرباز صاحب ۲۱۳۶ عہ منشی خدا بخش صاحب ۱۹ عہ
محمد عمر خان صاحب ۱۵۷ عہ بابو خیر الدین صاحب ۶۹ للعہ
منشی محمد حسن صاحب ۱۸۱۶ للعہ ڈاکٹر محمد بخش صاحب ۱۹۸۸ للعہ
چودہری دلیداد صاحب ۲۳ عہ ڈاکٹر محمد امین صاحب ۲۵ عہ
منشی سلطان محمد صاحب ۲۳ عہ جیون بخش صاحب ۲۴۳۱ صہ
بابو محمد شفیع صاحب ۲۵۶۲ عہ ملا شیر زمان صاحب ۲۵۶۷ عہ
مرزا ظہور علی بیگ صاحب ۲۶ عہ منشی عبد الحق صاحب ۲۷۱۳ عہ
منشی بدر الدین صاحب ۱۹۱۸ صہ

۱۹ - مارچ ۱۲ء

میاں عبد الغفور صاحب ۲۸۱۰ عہ مکرم مظفر خان صاحب للعہ
منشی امام خان صاحب ۲۷ عہ ڈاکٹر محمد شریف صاحب ۲ للعہ
ملاں موسے صاحب ۲۷۶۲ للعہ بابو عبد الرحیم صاحب ۲۹ للعہ
محمد علی خان صاحب للعہ

۲۰ - مارچ ۱۲ء

میاں محمد دین صاحب ۲۸۵ عہ بابو رحمت خان صاحب ۲۱ عہ
حافظ عبد المجید صاحب ۱ر بابو عبد اللہ خان صاحب ۲۸ عہ

۲۱ - مارچ ۱۲ء

منشی اکبر علی خان صاحب ۲۶۱ صہ مرزا عزیز بیگ صاحب ۲۷ عہ
حکیم صدر الدین صاحب ۱۸ للعہ سید عادل شاہ صاحب ۲۱۳ عہ
منشی عبد الخالق صاحب ۲۹ للعہ میاں محمد بخش صاحب ۱۱ عہ

۲۲ - مارچ ۱۲ء

میاں عبد الرحیم صاحب ۲۶۶ عہ چودہری علی بخش صاحب للعہ
منشی عزیز الدین صاحب ۱۷ عہ حکیم خلیل احمد صاحب ۲۰ للعہ
ڈاکٹر مہردل خان صاحب ۱۶ عہ چودہری حسین بخش صاحب للعہ
۲۹۲۷ عہ منشی برکت علی صاحب ۲ للعہ
منشی برکت علی صاحب للعہ عبد الجبار خان صاحب ۲۹ للعہ
منشی سکندر علی صاحب ۱ر

۲۳ - مارچ ۱۹۱۲ء

منشی نور دین صاحب ۵۸۹ عہ منشی عبد اللہ خان صاحب عہ
منشی عبد الواحد صاحب للعہ

۲۵ - مارچ ۱۲ء

شیخ علی بخش صاحب ۱۱۹ عہ منشی محمد عالمگیر خان صاحب للعہ
سید غلام صفدر صاحب ۸۹ عہ نواب محمد علی خان صاحب للعہ

۲۶ - مارچ ۱۲ء

منشی اکبر علی صاحب ۲۴۹۳ عہ مکرم شاہ سرن صاحب ۲۳۹۵ صہ
آئی ایل ایم بلے صاحب ۲۶ عہ

۲۷ - مارچ ۱۲ء

محمد جعفر خان صاحب ۱۴ صہ چودہری غلام حیدر صاحب للعہ
حکیم عمر الدین صاحب ۲۷۷ عہ چودہری جلال الدین صاحب ۲۸ عہ

۵ - اپریل ۱۲ء

بابو محمد حسین صاحب ۲۴۴ عہ ایم عبد اللہ صاحب ۲۷۶ عہ
عبد الرحمن صاحب ۱۶۸۹ للعہ عزن خان صاحب ۲۹۵۰ عہ
چودہری ظفر اللہ خان صاحب ۲۸ صہ نور محمد صاحب ۱۹۴۵ للعہ
مرزا خدا بخش صاحب عہ سید محبوب عالم صاحب ۸ر
مرزا رحیم بیگ صاحب للعہ دادار علی صاحب ۱۵۸ عہ
شیخ خان محمد صاحب عہ فتح محمد صاحب ۲۳۷۶ عہ

ڈاکٹر محمد علی صاحب ... وصہ حکیم مہر دین صاحب گوجرانوالہ عہ
محمد دین صاحب ریونٹ ڈپو سہارنپور عہ
کریم الدین صاحب قلندر دان را داہا رام ۱۳۴۶ عہ
عبد الغفور صاحب عہ عمر بخش صاحب ہنگو ۲۵۵ للعہ
منشی غلام محمد صاحب ۱۱۰۶ عہ منشی احمد دین صاحب ۵۸۰ عہ
منشی احمد دین صاحب للعہ شیخ الہ بخش صاحب ۲۷۵ عہ
محمد شفیع صاحب ۳۰۷ للعہ محمد علی صاحب ۴۰۴ للعہ
محمد عبد اللہ صاحب ۳۰۴ للعہ محمد عبد الواحد صاحب عہ
عبد الاحد صاحب للعہ ایم نور الدین صاحب ۲۰۸ للعہ
ایم کرم الٰہی صاحب للعہ خوشی محمد صاحب ۲۳۵۸ عہ
عبد الغنی صاحب کڈال للعہ فیروز الدین صاحب عہ
سردار خان صاحب بھاموعہ شیخ محمد صاحب لاڈوہو وال عہ
رئیس الدین صاحب احمد ۲ للعہ بابو عمر دین صاحب صہ
منشی فضل الٰہی صاحب ۲۵۰۹ عہ منشی بقا محمد صاحب ۲۴۴ للعہ
ملک عبد العزیز صاحب ۲۵ عہ منشی یار محمد خان صاحب ۲۷ للعہ
حکیم سید عابد علی شاہ صاحب ۲۹۱ صہ محمد اسحق صاحب ۲۹۵۳ للعہ
شیخ محمد ابراہیم صاحب ۲۹۵ للعہ غلام دستگیر صاحب ۹۷۳ للعہ

المفتی

عمر قیدی کی عورت

۳۴۸ سوال ہوا کہ ایک شخص بیس سال کے واسطے قید ہو گیا ہے اور عورت کو طلاق نہیں دے گیا اسکی عورت کیا کرے - فرمایا وہ نکاح کر سکتی ہے - عدالت سرکاری میں درخواست دیکر فیصلہ کرا لینا چاہئیے -

ناجائز تجارت

۳۴۹ ایک شخص کا سوال پیش ہوا کہ مجھے ایک صاحب اپنی تجارت میں شریک کرنا چاہتے ہیں - بدیں شرط کہ نقصان میں میرا حصہ نہ ہوگا صرف منافع میں ہوگا - فرمایا - ایسی تجارت ناجائز ہے -

ایک غلطی کی اصلاح

رپورٹ سالانہ ۱۹۱۰ و ۱۹۱۱ء میں انجمن احمدیہ سامانہ ریاست پٹیالہ کی رپورٹ کے خلاصہ میں غلطی سے یہ نوٹ ہو گیا تھا کہ انجمن کا ایک عام جلسہ مقامی ہوا - جس پر لیکچرار دار الامان سے طلب کئے گئے - حالانکہ جلسہ سالانہ کرنے کی تجویز ہی تھی لہٰذا احباب کی اطلاع کے لئے شائع کیا جاتا ہے

(حاشیہ: ... لکھا تھا - صدر الدین سیکرٹری ۲۵/۴)

اخبار عالم پر ایک نظر

اہل اطالیہ نے جزیرہ روڈس کے کنارے پر قبضہ کر لیا ہے تا کہ ترک ڈر کر طرابلس کا پیچھا چھوڑ دیں مگر یہ کیونکر ہو سکتا ہے + دہلی کے ڈپٹی نذیر احمد صاحب مشہور مصنف اس دار فانی کو چھوڑ گئے ان کے واسطے فالج مرض الموت ثابت ہوا + لودیانہ کے مولوی محمد حسن صاحب مشہور مخالف سلسلہ احمدیہ بھی مر گئے ہیں کوئی اولاد نرینہ نہیں ہے + حکیم محمد الدین صاحب مولوی ثناء اللہ صاحب کے بار غار بھی بمرض دق ۴ - مئی کو اس جہان سے رخصت ہوئے سلسلہ حقہ کو گالیاں دینے میں حکیم صاحب ثناء اللہ کے بڑے بھائی تھے + سلطنت مراکش کا خاتمہ ہوا مولا حفیظ نے اس کے فرنچ پروٹکٹریٹ بن جانے کے معاہدہ پر دستخط کئے + خوست علاقہ افغانستان امیر سے باغی ہو گیا کشت و خون جاری ہے - ہمارے ایک دوست کے خط سے معلوم ہوتا ہے کہ ڈیڑھ سو آدمی قتل ہو چکا ہے + کراچی میں بے شغلے ملانوں نے سنی وہابیوں کو آپس میں لڑوا کر آجکل اپنے واسطے روٹی کمانے کا بہت برا ذریعہ پیدا کیا ہوا ہے - بروایت الحق اس فساد کے بانی کلکتہ والے مشہور مولوی ہدایت رسول صاحب ہیں اب حاجی کراچی بندر سے بھی عرب جا سکیں گے + جدہ میں آٹھ سو غریب ہندی حاجی بے خرچ پڑے تھے بمبئی کی اسلامی کمپنی نے انہیں مفت واپس لانے کے واسطے ایک جہاز بھیجا ہے -

باوا نانک کے شلوک پر ایڈیٹر لائل گزٹ کا اپنا حاشیہ

ہمارا تو خیال تھا کہ سکھ صاحبان اپنے بزرگوں اور ان کے بچنوں کی بہت عزت کرتے ہیں - مگر ہمعصر لائل گزٹ تو اس معاملہ میں کچھ لائلٹی سے ہٹتے نظر آتے ہیں - ایڈیٹر صاحب "نور" نے باوا صاحب کے ایک شبد "نیھ کر کھے پنج کر ساتھی ناؤں شیطان مت کٹ جائے" کے ترجمہ کا مطالبہ اڈیٹر صاحب لائل گزٹ سے کیا تھا - جناب ایڈیٹر صاحب لائل گزٹ نے اس کا حسب ذیل ترجمہ کیا ہے "وہی مقبول ہیں جنھوں نے ایک کی عبادت کی - تیس روزے رکھتے ہیں اور پانچ وقت کی نماز پڑھتے ہیں" مگر اسکے ایڈیٹر صاحب اپنی طرف سے یہ ایجاد بندہ کرتے ہیں "مطلب یہ کہ نفس امارہ روزوں کے رکھنے اور نمازوں کے پڑھنے سے بھی قابو نہیں آتا" اب ہم حیران ہیں کہ باوا صاحب کا شبد صاف الفاظ میں ہے - ترجمہ جو خود ایڈیٹر صاحب نے لکھا صاف الفاظ میں ہے - پھر یہ حاشیہ افزائی کیا معنے رکھتی ہے باوا صاحب تو صاف فرماتے ہیں کہ وہی لوگ اللہ تعالے کی نظر میں مقبول ہیں - جو کہ پانچ وقت کی نماز پڑھتے اور تیس روزے رکھتے ہیں مگر تس پر ایڈیٹر صاحب لائل گزٹ یہ اضافہ فرماتے ہیں کہ مطلب یہ کہ نفس امارہ روزوں کے رکھنے اور نماز کے پڑھنے سے قابو میں نہیں ہوتا - اب ہم باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ کے ارشاد مبارک کو صحیح سمجھیں - یا ایڈیٹر صاحب لائل گزٹ کی اپنی ایجاد کردہ تحریر کو -

سخت زمین

آریہ مسافر آگرہ اسلام قرآن اور بانی اسلام کا گندہ دہن دشمن ہے - اور جھوٹی باتیں بنانے پر بہت دلیر ہے مگر یہ ضرور نہیں کہ ہم اس کی ہر ایک بات کی تکذیب کریں کہتے ہیں - شیطان بھی کبھی سچ بولتا ہے اور مسافر تو پھر انسان ہے اور ہماری رائے میں اس نے اپنے اخبار مورخہ ۱۰ - مئی ۱۹۱۲ء میں یہ سچ لکھا ہے "آریہ سماج ایک ایسی سخت زمین ہے - کہ جس میں نبوت کے بیج کا نشو و نما پانا صرف امر محال ہی نہیں بلکہ قطعی ناممکن ہے" ہم مسافر کے اس قول کی سچائی کے واسطے اسی جماعت انبیاء کے شاندار ممبر کی ایک پیشگوئی پڑھ چکے ہیں جن کی تکذیب پر وہ آمادہ رہتا ہے حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود نے اگر موجودہ مذہبی فرقوں میں سے کسی فرقہ کی جلد تر تباہی اور نیستی کی خبر دی ہے - تو وہ فرقہ آریہ ہے - اور اس کی نسبت ایسا حکم اس کی زمین کی سختی ہی کے سبب سے ہے - جو نہ پچھلوں کا ادب کر سکتی ہے اور نہ اگلوں کو مان سکتی ہے - اگر انبیاء کی قبولیت کا مادہ اس میں ہوتا تو ایسا سخت حکم قضا و قدر سے اس کے واسطے صادر نہ ہوتا -

بنگال کی دلجوئی

بنگالے کا اخبار بنگالی لکھتا ہے "اس سے زیادہ غلط فہمی پھیلانے والی رائے اور کیا ہو سکتی ہے - جو ابھی ایک دیسی ہمعصر نے بدیں مضمون اپنے ناظرین سے ظاہر کی ہے کہ بنگال کی ترمیم تقسیم نے بنگالیوں کو خوش کرنے کی بجائے ان کے خیالات کو اور زیادہ بگاڑ دیا ہے - کیونکہ تقسیم بنگال کو تو تمام بنگالی زبان بولنے والی جماعت نے نہایت شکوری کے ساتھ اور تمام ہندوستان کی تعلیم یافتہ جماعت نے محکومانہ طرز سے پسند کیا ہے"

پیسہ اخبار جس نے خود یہ مضمون نقل کیا ہے غور کرے کہ کیا دلجوئی والی پیشگوئی پوری ہوئی یا نہیں؟

عینک کی شناخت

شیشے و پتھر کی پہچان تو ٹیسٹنگ گلاس ایک اوزار ہے جو کہ چشمہ والے رکھتے ہیں مگر میں ایک اعلیٰ پہچان ایسی جو کبھی خطا نہیں کرتی اور آزمودہ ہے پیش کرتا ہوں چشمہ سے اسکو کھول کر گلاس الگ نکال لیا جائے اور پھر اسکو جس طور سے کہ روپے کو آدمی انگلی سے بجا کر کھرا کھوٹا پہچانتے ہیں وہی حالت پتھر و شیشے کی ہے یعنی اگر پتھر ہوگا تو صاف آواز آئیگی ورنہ شیشے ہونے سے خواہ کرسٹل ہی کیوں نہ ہو بھدی آواز آئیگی اور معلوم ہوگا کہ خراب روپیہ ہے دوسرے پبل پتھر

مختصر فہرست کتب دفتر تحفہ مبلین تاجر کتب قادیان ضلع گورداسپور

اصلی ممیرہ اور ممیرے کا سرمہ

اصلی ممیرہ اور ممیرے کے سرمہ کا اعلان عرصہ سے شائع ہو رہا ہے اس اثنا میں بہت سے لوگوں نے فائدہ اٹھایا۔ یہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نورالدین صاحب مدظلہ کا بتایا ہوا ہے آپنے اس سرمہ کے متعلق فرمایا کہ "برائے امراض چشم بسیار مفید است" یہ سرمہ دھند۔ جالا پھولا پڑوال۔ سبل اور سرخی اور ابتدائی موتیا بند امراض چشم کے لئے مفید ہے۔ قیمت سرمہ اوّل فی تولہ ۱۲؁ قسم دوم ۸؁ سوم ۴؁ اصلی ممیرا جس کی اصلی قیمت عہ روپیہ فی تولہ ہے فی الحال دو ماہ کے لئے اس کی رعایتی قیمت سے فی تولہ کردی ہے۔ بعض ضروریات نے مجھے ایسا کرنے پر مجبور کیا۔ **ترکیب استعمال** ممیرا پتھر پر گھس کر یا سرمہ کیطرح باریک پیس کر آنکھوں میں ڈالا جاوے۔

یہ سرمہ خاص کر گرمی وغیرہ کے موسم میں جن کی آنکھیں دکھتی ہوں بہت مجرب ہے۔

ست سلاجیت

محیط اعظم سے نقل کیا گیا ہے جسکی عبارت یہ ہے،

مقوی جمیع اعضاء۔ نافع صرع۔ مشتہی طعام قاطع بلغم و ریاح۔ دافع بواسیر و جذام و استسقا و زردی رنگ و تنگی نفس و دق شیخوخیت و فساد بلغم و قاتل کرم شکم مفتت سنگ گردہ و مثانہ و سلسل البول و سیلان منی و یبوست و درد مفاصل وغیرہ وغیرہ بہت مفید ہے۔ بقدر دانہ نخود صبح کے وقت دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔ قیمت دو تولہ عہ

لنگیاں اور کلاہ

ہر قسم کی لنگیاں مشہدی اور پشاوری بادامی سیاہ اور سفید۔ ماشی ریشمی اور سوتی۔ ٹسری صافے سفید اور بادامی اور پشاوری ٹوپیاں ہر قسم اور ہر قیمت کی مل سکتی ہیں ❊

المشتہر احمد نور کابلی مہاجر سوداگر قادیان۔ ضلع گورداسپور

الفرقان | علمی۔ ادبی۔ اسلامی مضامین کا ماہوار رسالہ بٹالہ ضلع گورداسپور سے نکلتا ہے۔ قیمت سالانہ مع محصولڈاک عہ

ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوا

اصلی عرق کافور | دیکھو گرمی کا موسم آیا۔ جہاں تہاں ہیضہ کا آنا بھی ممکن ہے اس سے بچنے کا آسان طریقہ ڈاکٹر ایس کے برمن کا اصلی عرق کافور ہے یہ دوا چھبیس برس سے تمام ہندوستان میں مشہور رہا ہے یہ عرق گرمی کے دست پیٹ کا درد اور متلی کے لئے اکسیر کا اثر رکھتا ہے ہمیشہ ایک شیشی اپنے پاس رکھو۔ قیمت فی شیشی ۴؍ محصولڈاک ایک شیشی سے لے کر چار تک ۵؍

عرق پودینہ | ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں سے یہ عرق بنایا گیا ہے۔ اس کا رنگ پتی کے رنگ کا سا ہے اور خوشبو بھی تازہ پتیوں کی سی آتی ہے یہ عرق ڈاکٹر برمن کی صلاح سے ولایت کے نامی دوا فروش سے بنوایا ہے۔ ریاح کے لئے یہ نہایت مفید دوا ہے۔ پیٹ کا پھولنا۔ ڈکار کا آنا۔ پیٹ کا درد۔ بدہضمی۔ متلی۔ اشتہار کا کم ہونا۔ ریاح کی علامتیں سب دور ہو جاتی ہیں قیمت فی شیشی ۸؍ محصولڈاک ایک سے ۲ شیشی تک ۵؍

ڈاکٹر ایس کے برمن تاراچند دت نمبر ۵ و ۶ سٹریٹ کلکتہ

عسل مصفّٰے کے شائقین کو مژدہ

کتاب عسل مصفّٰے کی نظر ثانی ہوچکی ہے۔ کمی بیشی جسقدر ضروری سمجھی گئی تھی سب ہوچکی اس جدید کتاب میں بہت کچھ تغیر و تبدل و اضافہ ہوا ہے۔ شائقین اس کے مطالعہ سے صرف مسرور ہی نہیں ہوں گے بلکہ ایک بہت بڑے پایہ کے عالم ہو جاوینگے۔ اس میں بہت سی جدید معلومات کا ذخیرہ ہو گیا حضرت امیر المؤمنین جناب خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ نے بھی خوب غور سے ملاحظہ فرمالیا ہے اور اس کو بہت پسند فرمایا ہے۔ مطبع سے بھی بندوبست کیا گیا ہے۔ کاغذ بھی اول درجہ کا پسند کیا گیا ہے۔ کاتب کا بھی بندوبست ہو رہا ہے اب اگر دیر ہے تو آپ صاحبان کی۔ ابھی سوائے چند احباب کے باقی سب نے روپیہ کے بھیجنے میں تساہل کیا ہے۔ پیشگی بھیجنے میں دو فائدے ہیں ایک تو کتاب جلد شائع ہونے کے قابل ہو جائے گی اور دوسرا پیشگی بھیجنے والوں کو رعایت دی جاوے گی۔ نظر ثانی میں بھی اصل تصنیف سے کم محنت خرچ نہیں ہوئی مطالعہ سے خود آپ صاحبان کو واضح ہو جاوے گا اب اگر اس کتاب کو جلدی دیکھنا چاہتے ہیں تو اس اشتہار کے دیکھتے ہی خود بھی اور اپنے دوستوں سے بھی روپیہ جمع کر کے بذریعہ منی آرڈر فی الفور روانہ کر دیں توقف نفرماویں جن صاحبان نے اول ایڈیشن کی کتاب خرید کی ہوئی ہے ان کو بھی اس جدید ایڈیشن کی ضرورت ہوگی ورنہ ان کو افسوس رہے گا۔ سردست ہر شخص تین تین روپے بھیجدے ❊

المعلن مرزا خدا بخش۔ قادیان ضلع گورداسپور

الخطبة

(۷) ہمارا ایک بھائی جو نیک منکسر المزاج احمدی دیندار حاجی عمر ۱۸ سال خواندہ اصل وطن چکوال ضلع جہلم۔ اس کے لئے ایک رشتہ کی ضرورت ہے۔ خط و کتابت معرفت ایڈیٹر بدر ہو

(۱۰) ہمارے ایک معزز احمدی دوست جو بنگال میں ایک معزز عہدہ پر ممتاز ہیں اپنی ہمشیرہ عمر ۱۶ سال نوشتہ و خواند سے ماہر و بصفات حسنہ موصوف کے واسطے ایک ایسا رشتہ چاہتے ہیں جو کم از کم انٹر گریجوایٹ ہو اور پچاس روپے ماہوار سے زائد آمد رکھتا ہو درخواستیں معرفت ایڈیٹر بدر ہمراہ ۲؍ کے ٹکٹ آنی چاہیں ❊

(۱۲ و ۱۳) علاقہ گوجرانوالہ کے ایک احمدی زمیندار اپنے لڑکے اور لڑکی کا نکاح احمدی زمینداروں کے ہاں کرنا چاہتے ہیں۔

خط و کتابت معرفت ایڈیٹر بدر ہو خط کے ساتھ ۲؍ کے ٹکٹ آنے چاہئیں ❊

(۱۴) ایک لڑکی خاندان مغلیہ عمر سولہ سالہ کے نکاح کے واسطے ایک نوجوان صالح کی ضرورت ہے۔ درخواستیں معرفت بدر ۲؍ کے ٹکٹ کے ساتھ آویں۔ جو مشتہر کو بھیجدی جائینگی

مفرح یاقوتی | تیار کردہ حکیم محمد حسین صاحب مہتمم کارخانہ مرہم عیسےٰ لاہور مصدقہ حضرت خلیفۃ المسیح ۲۔ اعضائے رئیسہ کو طاقت دیتی ہے بہی مفرح اور مقوی ہے ہر قسم کے ضعف اور سستی اور ناطاقتی کو دور کرتی ہے۔ دفتر بدر سے بہ ادائے قیمت نقد ساڑھے چار روپیہ یا بذریعہ قیمت طلب پارسل مل سکتی ہے ❊

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا

بدر

BADR QADIAN

عام قیمت پیشگی عا
بغیر ضمیمہ درس قرآن شریف

قادیان

Reg. No. L. CCLXXXVIII

اَلَیْسَ اللّٰهُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ ۔ مرزا غلام احمد

ضمیمہ درس قرآن شریف معہ تفسیر

مسیح وقت مہدی ہم مجدد برین صد

۵۔ جمادی الثانی سنہ ۱۳۳۰ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۳ مئی سنہ ۱۹۱۲ء مطابق ۱۱ جیٹھ

پیشگی چار روپے

جلد ۱۱

نمبر ۳۲

کہو یا ہو اگر قادیان آؤ گے تم

ایڈیٹر و مینیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ

نورِ دینِ مصطفےٰ پاؤ گے تم

خطبہ جمعہ
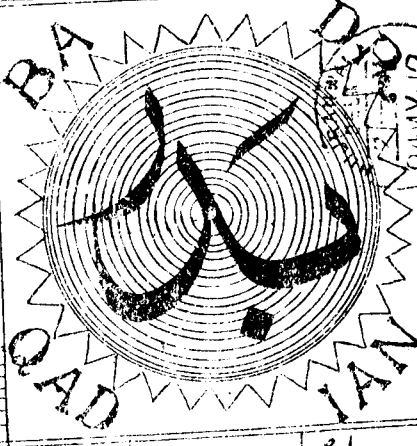
(اختصاراً)

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے ادام اللہ مجدہ نے ۱۷ مئی سنہ ۱۲ء کو مسجد اقصےٰ میں خطبہ جمعہ میں آیات ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ...... ومن اصدق من اللہ قیلا۔ پارہ پانچ رکوع پندرہ پڑھ کر فرمایا۔ انسانی دماغ ایسا ہے کہ جو اس کے ہاتھ میں آوے۔ اس میں اختراع ایجاد کرتا ہے۔ تیتر۔ کبوتر۔ مینا وغیرہ جس طرح قدیم الایام میں رہتے تھے وہی حال آج ان کا ہے۔ مگر انسان دن بدن ترقی کرتا ہے پہلے درختوں کے سائے میں رہتا تھا پھر محلات بنائے پہلے پیدل چلتا تھا۔ پھر جانور قابو کئے اب ریل گاڑی اور ہوائی جہاز بنائے پہلے درختوں کی چھال اس کا لباس تھا اب اعلےٰ درجہ کے نئے قسم کے کپڑے بنتے رہتے ہیں اسی طرح ہر معاملہ میں ایجاد و اختراع انسان کا روزانہ کام ہے جو اس کے قبضے میں آیا اس کو اس نے اپنی اصلی حالت پر رہنے نہ دیا مگر یہ ایجادات جہاں مفید ہیں مضر بھی ہیں۔ ایجادوں نے طبی فوائد کے ساتھ لڑائی اور جنگ کے ذرائع بھی پیدا کر دیئے یہ ایجاد تو دنیوی رنگ کے ہیں مگر سب سے عجیب ایجادات انسانی وہ ہیں۔ جو اس نے مذہب کے متعلق کئے۔ ذرا سی بات مذہبی لے کر بال کی کھال کھینچتے ہوئے بات کو کہیں کا کہیں تک لیجانا۔ ہر ایک مذہب میں ایجادیں ہوئیں۔ اور مذاہب کی شکل کچھ کی کچھ بنتی چلی گئی یہاں تک کہ قرآن شریف کے گو الفاظ محفوظ رہے مگر اس کے معانی اور مطلب کے متعلق عجیب در عجیب ایجادات کی گئی ہیں قرآن شریف تو گویا چھوٹ ہی گیا حدیث شریف پڑھائی جاتی ہے مگر ایسے رنگ میں جو حقیقت سے دور ہے۔ ہر ایک امر میں اتنے پہلو نکالے جاتے ہیں کہ دین ایک پہیلی بن گیا ہے۔ جو گویا کہ صرف فلسفی لوگوں کے واسطے ہے ان لوگوں کے دین کا وہ حال ہے کہ پاؤ بھر دودھ میں دس سیر نجاست ملا دی جاوے اب مذہب وبالِ جان ہو گئے ہیں ہزاروں قیود لگ گئے ہیں۔ مذہبی ایجادات ہیں مگر ان میں سب سے زیادہ خوفناک ایجاد یہ ہے کہ خدا بھی نئے بنائے گئے ہیں۔ رام مسیح عبد القادر حسین جو جس کو پسند آیا اس کو خدا بنایا گیا۔ ان کے بھروسے پر گندے سے گندے اعمال کئے جاتے ہیں اور کہا جاتا ہے کہ وہ ہمارے شفیع ہیں ان کی قربانی ہمارے واسطے کافی ہے۔ اس میں ایسا غلو ہوا ہے کہ عمل اُٹھ گیا یہ شرک کا نتیجہ ہے اور خدا گویا ان کے نزدیک محض بے کار ہے اور اس کا ضرر رساں نتیجہ یہ ہے کہ بعض لوگ ایسی حالت دیکھ کر بالکل دہریہ ہو گئے جتنے خدا پیش ہوئے محض محتاج اور ناکارہ ثابت ہوئے تو لوگوں کی طبیعت کا میلان دہریت کی طرف ہوا۔ میں سُنا کرتا تھا کہ لوگ قبر پر سجدہ کرتے ہیں۔ مگر اس سفر میں میں نے ایسے لوگوں کو دیکھا اور مجھے سخت حیرت ہوئی کہ خدا کے واسطے جو جو خاص عبادات کے نشان تھے وہ سب مخلوق کو دیئے گئے۔ بہت سی گندی ایجادات ہیں مگر سب سے بدتر ایجاد شرک ہے اسی واسطے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ شرک معاف نہیں ہوتا ہر ایک گناہ کرنے والا ایک گناہ کرتا ہے

۳۰۔ مئی کا اخبار ان تمام صاحبان کے نام وی پی کیا جاوے گا۔ جن کی طرف سے قیمت تا حال نہیں آئی۔ یا جن کے نام بقایا ہے ۔

جو صاحب ۳۰ مئی کا وی پی وصول نہ کرینگے ان کا اخبار فوراً بند کیا جائیگا اگر وی پی کی واپسی کی یہ وجہ ہو کہ حساب میں کچھ غلطی ہے تو فوراً مطلع فرمائیں ۔

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا ۔

مگر بغاوت کرنے والا تمام گناہوں کا مرتکب ہوتا ہے کیونکہ وہ خود بادشاہ کا انکار کرتا ہے نجاست میں گر کر آدمی بچ سکتا ہے مگر آگ میں گر کر کون زندہ رہ سکتا ہے۔ شرک ایک آگ ہے اللہ تعالےٰ ہم سب کو بچا وے۔ آمین۔

درخواست جنازہ برادر گلاب خان صاحب پوسٹماسٹر اپنی مرحومہ خوشدامن کیواسطے احباب سے درخواست دُعائے جنازہ کرتے ہیں۔

ایک براہین ایک نسخہ براہین احمدیہ میاں معراج الدین صاحب کا چھپوایا ہوا۔ عمدہ کاغذ پر مجلد جس کی پشت پر سنہری حروف میں براہین احمدیہ لکھا ہے ایک صاحب مبلغ چار روپے پر فروخت کرتے ہیں جسے ضرورت ہو جلد منگوا لے۔

اخبار کو نمبروں کے لحاظ سے دیکھو بعض احباب دریافت کرتے ہیں کہ ۱۴ مارچ کا پرچہ نہیں ملا۔ ۲۱۔ مارچ کا پرچہ نہیں ملا۔ ۴۔ اپریل کا پرچہ نہیں ملا۔ اُن کی خدمت میں گذارش ہے کہ اپنے فائل میں سے اخبار کے نمبر ملا کر دیکھیں جن تاریخوں کو اخبار نہیں چھپ سکتا مگر نمبر متواتر چلتا ہے جو اخبار ڈبل نکالے گئے تھے اُن پر دو نمبر دئے گئے تھے جس تاریخ کو اخبار نہیں چھپتا وہ خالی رہتی ہے۔ مگر نمبر بہرحال پورے دئے جاتے رہے ہیں۔

مذہب منصور اللہ تعالےٰ کی ہستی اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی صداقت اور اسلام کی سچائی پر ایک فاضل نے نہایت محنت سے ترتیب وار ۲۲۴ دلائل اس کتاب میں درج کئے قابل دید کتاب ہے۔ قیمت فی نسخہ ۵ ر۔ ملنے کا پتہ :۔

بدر ایجنسی۔ قادیان ضلع گورداسپور

نماز مترجم نہایت خوشنما عمدہ کاغذ خوشخط جیبی تقطیع پر شیخ مولا بخش صاحب مالک نیولائل پریس نے چھپوائی ہے قیمت ۱ ر فی نسخہ ہے۔ ملنے کا پتہ۔ بدر ایجنسی

تبلیغی کارڈ میاں محمد یامین تاجر کتب قادیان ضلع گورداسپور تبلیغی کارڈ مختلف عبارتوں پر چھپوائے ہیں دعوۃ الحق۔ شرائط بیعت۔ ظہور المسیح۔ الوصیت وفات ابن مریم وغیرہ مختلف مضامین ہر کارڈ پر۔ قابل دید اور قابل استعمال ایک آنہ کے چار کارڈ۔

اخبار قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز بخیریت ہیں تمام درس حسب دستور جاری ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اہل بیت میں بہمہ وجوہ خیریت ہے۔ حضرت نواب صاحب اسی جگہ ہیں۔ حضرت میر ناصر نواب صاحب سفر کی طیاریوں میں ہیں۔ جناب اکمل صاحب اپنے وطن گولیکی تشریف لے گئے تھے بخیریت واپس آگئے ہیں۔ مکرمہ سکینۃ النساء کو صدر انجمن نے لڑکیوں کے مدرسہ کی اُستانی مقرر کیا ہے بعض بزرگان کی دینی خدمات نہایت ہی قابل رشک ہیں حضرت صاحبزادہ میرزا محمود احمد صاحب کے سپرد مدرسہ احمدیہ کا اہتمام ہے اور آپ اس میں بڑی محنت سے حصہ لیتے ہیں چنانچہ آجکل ایک اُستاد کی رخصت کے سلسلہ میں آپ باقاعدہ طور پر خود بعض جماعتوں کو عربی پڑھاتے ہیں اور آپ طلباء کو سبق عربی زبان ہی میں سمجھاتے ہیں۔ اسطرح پر اس مشہور نقص کی اصلاح مقصود ہے کہ عربی کے طلباء بہت سی کتابیں پڑھ جاتے مگر وہ عربی میں گفتگو نہیں کرسکتے۔ آپ اپنے وقت عزیز کو باوجود بہت سے ضروری شغلوں کے مدرسہ احمدیہ پر خرچ کر رہے ہیں اللہ تعالےٰ انکو جزائے خیر بخشے ایسا ہی جناب ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب محاسب صدر انجمن نے اپنے دفتر محاسبت کے ہیڈ کلرک منشی محمد اشرف صاحب کی رخصت کے سلسلہ میں قریباً تمام کام اپنے ہی سر پر لیا ہوا ہے جسے وہ نہایت جانفشانی اور عمدگی سے سرانجام دے رہے ہیں۔ جزاہ اللہ الخیر فی الدنیا والآخرۃ۔ اس ہفتہ میں حیدر آباد دکن سے احمدی احباب کی ایک جماعت یہاں تشریف فرما رہے جن کے اسمائے مبارک یہ ہیں :۔ مولوی میر محمد سعید صاحب ڈاکٹر ظہور اللہ صاحب۔ شیخ حسن صاحب۔ سید نعیم اللہ صاحب۔ محمد غوث صاحب گلبرگی۔ مومن حسن صاحب۔ عبد الکریم صاحب۔ شیخ عبد الحمید صاحب۔ شیخ محمد یوسف غوری صاحب شیخ عبد العزیز صاحب۔ شیخ مجیب شیر صاحب۔ ص م

بندہ سفر پر جاتا ہے اور ایسا انتظام کیا گیا ہے کہ میرے پیچھے اخبار انشاء اللہ وقت پر شائع ہوگا۔ لیکن خط وکتابت پر پُوری توجہ نہ ہوسکے گی۔ اس واسطے تمام صاحبان ۳۰۔ مئی والا وی پی ضرور وصول فرمالیویں اگر حساب میں کچھ کمی بیشی ہو تو بعد میں طے ہوجاوے گی وی پی واپس نہ فرماویں۔ ورنہ جیسا قاعدہ بنایا گیا ہے اخبار بند کر دیا جائیگا۔ ایڈیٹر

یسوعی لیکچرار یسوعی صاحبان چرچ مشن کے زیر انتظام اور عموماً امریکن مشن کے مکانات میں سال بسال چند لکچر دیا کرتے ہیں جن کے مضمون عموماً ہر سال ایک ہی ہوتے ہیں اور ان کے جواب بھی اہل اسلام وغیرہ کی طرف سے دیئے جاتے ہیں مگر تعجب ہے کہ یسوعی صاحبان بجائے اُن جواب کی طرف متوجہ ہونے کے سال کے بعد پھر وہی پورانا راگ گانے لگ جاتے ہیں گو وہ اس معاملہ میں ایک حد تک معذور ہیں کیونکہ جس ڈیوٹی کے جوئے کو وہ اپنی گردن میں ڈال چکے ہیں وہ اچھی ہو یا بُری جب تک وہ مشن کی روٹی کھاتے ہیں ضرور ہے کہ وہ مسیح کے گُن گائیں لیکن سوچنا چاہیئے کہ دنیا رفتنی گذاشتنی ہے۔ کب تک کسی نے یہاں رہنا ہے آخر خدا کے سامنے پیش ہونا ہے سچ کو اختیار کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے اس سال کے لیکچروں کے جواب غالباً کسی اسلامی انجمن نے پہلے بھی دئیے ہیں اور اب شاید ہمارے احمدی دوست لاہوری بھی اس فکر میں ہیں اور اسپر ہم کچھ مفصل لکھنا نہیں چاہتے۔ مگر لاہور کے ایک دوست کے ذریعہ سے ہمیں ان لکچروں کے نوٹ دیکھنے کا اتفاق ہوا ہے جو بہت احتیاط اور دیانت و امانت کے ساتھ لکھے گئے ہیں ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ پادری صاحب اپنے مقصد میں دراصل کامیاب نہیں ہوئے اگرچہ مضامین کے عنوان سب کے واسطے مختلف ہیں مگر سب بالآخر کفارے کی طرف جھکے ہیں اور گناہ کی تعریف میں بہت سی متضاد باتیں کی ہیں اور باوجود متضاد تعریفوں کے سب کا زور اسپر ہے کہ گناہ (خواہ کتنا ہی ادنے اور چھوٹا ہو) وہ لعنت ہے اور خدا سے قطع تعلق کرا دیتا ہے حالانکہ یہ غلط ہے خود دنیا میں ہم ملاحظہ کرتے ہیں کہ بادشاہ۔ حاکم۔ مالک افسر کے سامنے ہماری ہر ایک غلطی ہمیں خارج اور موقوف نہیں کرا دیتی بلکہ بالمقابل کی نیکیاں غلطیوں پر پردہ ڈالتی رہتی ہیں اور حاکم کا رحم ہمیں دکھ میں گرنے سے بچاتا رہتا ہے جب یہ حال دنیوی حاکم کا ہے کہ وہ ہمارے امتحان کے وقت ہمیں ۲۵ فیصدی نمبر پانے پر بھی پاس کر دیتا ہے تو وہ جو احکم الحاکمین اور ارحم الراحمین ہے اسپر ایسی بدظنی کیوں

کلامِ امیر رضہ

جہراً ۱۵ - مئی ۱۹۱۲ سنہ ۶ - فرمایا :- بسم اللہ جہراً اور آہستہ پڑھنا ہر دو طرح جائز ہے - ہمارے حضرۃ مولوی عبدالکریم صاحب (اللھم اغفرہ وارحمہ) جوشیلی طبیعت رکھتے تھے - بسم اللہ جہراً پڑھا کرتے تھے - حضرت مرزا صاحب ع جہراً نہ پڑھتے تھے ایسا ہی میں بھی آہستہ پڑھتا ہوں - صحابہ میں ہر دو قسم کے گروہ ہیں - میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ کسی طرح کوئی پڑھے اس پر جھگڑا نہ کرو - ایسا ہی آمین کا معاملہ ہے ہر دو طرح جائز ہے بعض جگہ یہود و عیسائیوں کو مسلمانوں کا آمین پڑھنا برا لگتا تھا - تو صحابہ خوب اونچی پڑھتے تھے - مجھے ہر دو طرح مزہ آتا ہے - کوئی اونچی پڑھے یا آہستہ پڑھے ؞

سُورۃ فاتحہ فرمایا - سورہ فاتحہ کا پڑھنا ضروری ہے خواہ آدمی کے پیچھے ہو - دن کی نمازوں میں یا رات کی نمازوں میں - قرآن شریف کی کوئی آیت اس کے مخالف نہیں نہ کوئی حدیث اس کے مخالف ہے -

ترتیب فرمایا :- ہمنے تین دعائیں الحمد میں کی ہیں منعم علیہ بنیں - مغضوب علیہم اور ضال نہ بنیں - ہر سہ خدا نے قبول کی ہیں - انعام ان پر ہوا جو متقی ہیں - مغضوب بے ایمان منکر ہیں جن کو وعظ کرنا نہ کرنا برابر ہو - ضالین منافق لوگ ہیں ہر سہ کا ذکر الحمد میں ہے پھر ترتیب وار ہر سہ کا ذکر سورہ بقرہ کے ابتدار میں ہے یہ قرآن شریف کی ترتیب کا ایک نمونہ ہے -

منافق فرمایا :- منافق دو قسم کے ہوتے ہیں ایک اعتقادی اور دوسرے عملی - عملی منافق وہ ہیں جو غداری کرتے - جھوٹ بولتے - عشا و فجر کی نماز کے چور - اس قسم کے لوگ عملی منافق ہیں -

تین نصیحتیں مسجد اقصےٰ میں جہاں سب لوگ جمع تھے - جماعت کو مخاطب کر کے فرمایا اسوقت میں تین نصیحتیں کرتا ہوں - اوّل پڑوسیوں کو دُکھ دینا ہماری شریعت میں جائز نہیں کسی ہمسایہ کو کبھی دُکھ نہ دو بلکہ اُسے آرام پہنچاؤ میں نے سنا ہے کہ کوئی دو لڑکے مسجد میں کھیلتے تھے اور انھوں نے جوتا پھینکا جو ہندوؤں کے گھر میں جا پڑا اور انھیں تکلیف ہوئی - ایسا نہیں ہونا چاہئیے ؞

(ایڈیٹر :- جو احباب قادیان میں کبھی آئے ہیں - وہ دیکھ چکے ہیں کہ مسجد اقصےٰ کے جنوب مشرق کیطرف بعض کچے مکانات ہیں جو ہندوؤں کے ہیں وہ مکانات پست زمین پر ہیں ان کی چھت مسجد کی سطح زمین کے برابر ہے پہلے بعض دفعہ بچے کھیلتے ہوئے یا ناواقف لوگ بے تکلف اس چھت پر چلے جاتے تھے - اِس بات کو روکنے کے ... ... واسطے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حکم سے وہاں لوہے کی تاریں لگا دی گئی تھیں - مگر اس کے اندر سے بھی بعض بچے نکل جاتے تھے - اسواسطے حضرت خلیفۃ المسیح ع نے وہاں دیوار بنوا دی ہے اور اب کوئی ان کوٹھوں کی طرف نہیں جاتا لیکن بعض بچوں کے باہمی کھیلنے کے سبب اگر کوئی چیز ادھر گر جاتی ہے تو حضرت خلیفۃ المسیح ع نے اس کو بھی ناپسند فرمایا ہے اور بچّوں کے نگران احباب کو تاکید فرمائی ہے کہ ہمسایوں کو کوئی تکلیف کسی طرح کی نہ پہونچے)

(۲) میری دوسری عرض یہ ہے کہ بچّوں کو پیٹنا چھوڑ دو - مدرسہ کے بعض اُستاد بچّوں کو مارتے ہیں - مجھے یہ خبر بہت دکھ دیتی ہے گورنمنٹ نے بھی اِس بات سے منع کیا ہے - صدر انجمن نے بھی قاعدہ بنایا ہوا ہے کہ کوئی اُستاد بچّوں کو نہ مارا کرے میں بھی اِس بات کو بہت برا سمجھتا ہوں اور بارہا کہہ چکا ہوں - حضرت مرزا صاحب نے بھی سخت ممانعت کی تھی - اس بد عادت کو چھوڑ دو تم بچّوں کو مار کر بہشت میں نہیں پہنچا دوگے (ایڈیٹر نے الواقعہ یہ امر نہایت ہی قابل افسوس ہے اور مدرسہ تعلیم الاسلام کے شاندار حُسنِ انتظام پر ایک نہایت ہی بدنما داغ ہے کہ اُس کے بعض اُستاد بچوں کو مارتے ہیں اور بہت بُری طرح مارتے ہیں - مدرسہ کے نیک دل ہیڈ ماسٹر ان اُستادوں کو ہر طرح سمجھا چکے ہیں - انجمن کئی دفعہ تنبیہ کر چکی ہے مگر جن مستقل مزاج بہادروں کو حضرت مسیح موعود کے حکم کی پرواہ نہیں خلیفۃ المسیح کے بار بار دلی درد کے اظہار کو حقارت کی نگاہ سے انھوں نے دیکھا جن سے تنخواہ پاتے ہیں ان کے احکام کو پاؤں کے نیچے روندتے ہیں - وہ ہیڈ ماسٹر کیا سمجھتے ہیں چونکہ میرا دفتر مدرسہ کے پاس ہے اور مجھے اکثر مدرسہ میں سے گزرنے کا اتفاق ہوتا ہے اس واسطے مجھے بہت سے دردناک نظارے اس کے متعلق دیکھنے کا اتفاق ہوا ہے - جس کی ہیڈ ماسٹر صاحب کو میں کئی دفعہ اطلاع کر چکا ہوں اور وہ میری اطلاع کے بغیر بھی اس خرابی کو روکنے کی کوشش میں رہتے ہیں - اللہ تعالےٰ سب کو ہدایت دے اور قادیان کی رہائش کے مطابق انہیں نیک نمونہ بنا دے - آمین)

تیسری بات یہ ہے کہ باہمی بدظنی نہ کیا کرو - بدظنی سے ہمارے دل کو دُکھ پہنچتا ہے - جو بدظنی کو نہیں چھوڑ سکتا وہ اس کو چھوڑ دے ؞

جنگ بدر سے جنگ موک تک

۲۸ حیرتناک واقعات تاریخ اسلام کے ۶ رسالوں میں نہایت دلچسپ اور دلکش پیرایہ میں شائع ہوئے ہیں جن سے تمام دنیا حیران و ششدر چلی آتی ہے حضرۃ خلیفۃ المسیح صاحب اور حضرت صاحبزادہ مرزا محمود احمد صاحب کی سفارش ہے کہ احباب اس کو ضرور خریدیں - اُمید کہ اس سفارش کی خاطر خواہ قدر کیجاوے گی - احباب جلد توجہ فرماویں ؞

حجم ۲۸۸ صفحے - قیمت صرف ایک روپیہ - (عہ سا)

ملنے کا پتہ :- منشی غلام قادر فصیح - ایڈیٹر تاریخ اسلام شہر سیالکوٹ

ضرورت دفتر بدر کے واسطے ایک محرر کی ضرورت ہے جس کا انگریزی اور اُردو ہر دو خط اچھے ہوں اور دفتر کے کام سے بخوبی واقف ہو - قادیان میں رہائش کا خواہشمند ہو - احمدی ہو - تنخواہ پندرہ روپے ماہوار - (صہ ۱۵)

مُسلمان یہودی لکھنؤ کے سقوں نے ایک اچھی گانے والی طوائف سے کہا کہ ہمارے ہاں شادی ہے تم اس میں ناچنے کے لئے چلو - ناچ گانے کا جو معاوضہ مانگو تم کو دیا جاویگا - طوائف نے سقوں کی درخواست منظور نہیں کی - اس پر تمام سقوں نے طوائفوں کا بائیکاٹ کر دیا اور ان کے ہاں پانی بھرنے سے انکار کر دیا - اب طوائفیں اور ان کے حالی موالی سقّوں کے آگے ہاتھ جوڑتے پھرتے ہیں - مگر بائیکاٹ بدستور زوروں پر ہے بائے کاٹ کرنے والے اور جن کو بائے کاٹ کیا گیا ہے ہر دو مُسلمان ہیں - سبحان اللہ! کیا اسلام ہے؟ جس کا نمونہ ایک قدیم اسلامی سلطنت کے دار الخلافہ میں قائم ہو رہا ہے - کیا اب بھی مُسلمان یہودی نہیں بن گئے ؞

ارشاد المسیح

مخدومی ایڈیٹر صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ
میں ایک دن تعلیمات طیبہ احمدیہ کا مطالعہ کر رہا تھا کہ بحر خیالات میں ایک
تموج پیدا ہوا اور حسب ذیل موتی دامن فکر کو نصیب ہوئے ۔ جن کو آویزۂ گوشِ
سماعت کیا جاتا ہے ۔ ڈاکٹر شیخ محمد حسین امرتسر

جو بندوں میں ہے کوئی بندہ خدا کا | تو ہر حال میں ہو وہ طالب رضا کا
گلہ اور شکوہ نہ ہو کچھ قضا کا | جفا میں بھی آگے قدم ہو وفا کا

ترقی کے آثار پنہاں ہیں اس میں
تجلی کے انوار پنہاں ہیں اس میں

جہاں میں بشر خیر پھیلائے جائے | اگر اس میں غم ہو تو غم کھائے جائے
مروت کے اسلوب دکھلائے جائے | تکبر سے ہر وقت شرمائے جائے

کرے مُنہ نہ ناپاک دشنام دے کر
نہ ملزم ہو غیروں کو الزام دے کر

مجلد ہو آئینۂ حسن نیت | ہر آدم کے بیٹے سے ہو اک اخوت
یہی بندہ ہونے کی ہے اک علامت | نہیں یہ عمل تو عمل کی ہے شامت

سوائے عمل کچھ نہ مقبول ہوگا
سخن اس سے کیا اور معقول ہوگا

بہت گرگ ظاہر میں چوپاں بنے ہیں | بہت سانپ ہم شکل انسان بنے ہیں
احبا بہت دشمن جاں بنے ہیں | بہت خار گلبرگ خنداں بنے ہیں

اگر دل سے ہر دم زبان مختلف ہے
تو مقبولیت اور بیاں مختلف ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

ایک مسلمان کی روز و شب کی ڈیوٹی

صبح کو جب مُسلمان جاگے تو ہوشیار ہونے کے لئے دونوں ہاتھوں سے اپنی آنکھوں کو ملے تاکہ بخوبی اس کے حواس قائم ہو جاویں اور یہ دُعا پڑھے ۔ الحمد للہ الذی احیانا بعد ما اماتنا والیہ النشور ۔ سب تعریف اس اللہ کو ہے جس نے ہمیں زندہ کیا بعد اس کے کہ ہمیں مارا اور اسی کی طرف بعد موت کے ہمارا حشر ہوگا موت سے مراد نوم ہے اور زندگی سے جاگنا ۔ پھر پیشاب پاخانہ سے فارغ ہو ۔ پیشاب پاخانہ کے آداب یہ ہیں ۔ اگر جنگل میں جاوے تو دُور جا کر بیٹھے تاکہ آدمیوں کی نظر سے پوشیدہ ہو اور قبلہ کی طرف مُنہ اور پیٹھ نہ کرے ۔ بعد فراغت ...ڈھیلوں سے پاخانہ کی جگہ کو صاف کرے اور پھر پانی سے اگر پانی میسر ہو تو آبدست ... اور بعد اس کے وضو کرے ۔ وضو کا طریق معروف ہے ۔ اسکے بعد دو رکعت نماز سنت فجر ادا کرے ۔ پھر مسجد میں امام کے پیچھے دو رکعت فرض پڑھے ۔ بعد نماز کے ۳۳ دفعہ سبحان اللہ ۳۳ دفعہ الحمد للہ ۳۴ دفعہ اللہ اکبر یا ۳۳ اللہ اکبر اور ایک دفعہ لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہٗ ورسولہ پڑھے اور ایک دفعہ آیت الکرسی پڑھے اور بھی چند دُعائیں ہیں جو حدیث کی کتابوں میں درج ہیں وہ بھی ہو سکے تو پڑھے اور مسلمانوں میں مشہور ہیں اس کے بعد جسقدر ہو سکے قرآن شریف کی تلاوت کرے اور سمجھ کر پڑھے ۔ نافہموں کیطرح گھاس کی طرح نہ کاٹے ۔ پھر اپنے اُمور دنیاوی میں رزق کمانے کے لئے مصروف ہو جاوے اور جب اپنے حلال پیشہ کا کام شروع کرے تو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر اُسے شروع کرے خواہ نوکر ہو یا کوئی پیشہ کرتا ہو اپنے کام میں دغا فریب کو دخل نہ دے اور فریب بازی سے دور رہے ۔ رزق حلال وجہ سے پیدا کرے ۔ دھوکہ دہی اور جھوٹ سے پرہیز کرے اگر نوکر ہو تو رشوت نہ لے نہ کام میں سستی کرے جس قدر دفتر یا مدرسہ کا وقت ہے ۔ اس میں سرگرمی سے کام کرے ۔ گپیں نہ اڑاوے نہ اِدھر اُدھر پھر کر وقت گذار دے ۔ جب ظہر کا وقت ہو تو پھر نماز ظہر ادا کرے اور پھر اپنے کام میں مصروف ہو جاوے ۔ جب عصر کا وقت آوے عصر کی نماز ادا کرے اور اس کے بعد اگرچہ کام کی اجازت ہے لیکن دست بکار و دل بیار والا معاملہ یاد رکھے ۔ اگرچہ ہر وقت خدا تعالےٰ کی یاد مُسلمان کے دل میں آنی چاہیئے لیکن خصوصاً بعد عصر قبل مغرب تک ذکر الٰہی سے زبان کو تر رکھے ۔ اور کسی نیک صحبت میں بیٹھے ۔ نہ تو آوارہ پھرے نہ بازاروں کے نظارہ میں آنکھوں کو خراب کرے کیونکہ اس وقت کوٹھے شیطانیوں پر ہوتے ہیں اور جن کے دل میں چور رہتا ہے ۔ ان کی آنکھیں چوری چوری کوٹھوں کے نظارہ میں مشغول ہو جاتی ہیں ۔ پھر آہستہ آہستہ کوٹھوں پر جانے کے لئے پاؤں بھی مستعد ہو جاتے ہیں ۔ اور آخر وہ ہوتا ہے کہ اللہ تعالےٰ کسی مسلمان کو وہ نصیب نہ کرے ۔ آمین ۔ غروب آفتاب سے کچھ پہلے وضو کر کے مسلمان کو لازم ہے کہ مسجد میں جا بیٹھے ۔ اور دعا و ذکر میں مشغول ہو جاوے اور جب اذان ہو تو اذان کے الفاظ موذن کے ساتھ ساتھ دُہراتا جاوے اور بعد ختم ہونے ان کے دعا ماثورہ پڑھے اور پھر جماعت سے نماز ادا کرے ۔ بعد نماز فرائض کے دو رکعت سنت پڑھے اور شام کی دعائیں جو احادیث میں آئی ہیں ۔ وہ پڑھ کر اپنے گھر کو جاوے ۔ کھانا کھاوے ۔ کھانے سے پہلے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کہے ۔ اور بعد طعام الحمد للہ بصدق دل بجالاوے پھر عشاء کی نماز پڑھ کر سو رہے ۔ قبل از نماز عشا سونا منع ہے ۔ اور بعد از نماز عشاء بے ہودہ دنیا کی باتیں کرنی منع ہیں ۔ سوتے وقت تسبیح فاطمہ پڑھنا مسنون ہے ۔ سورہ تبارک الذی جس کا نام سورہ ملک ہے اُس کا پڑھنا بھی عذاب قبر سے بچاتا ہے اور ہر سہ قل ۳-۳ دفعہ یا اقل ایک مرتبہ پڑھنے کا حکم ہے پھر یہ پڑھ کر سو رہنا چاہیئے ۔ اللھم باسمک احیا و اموت سیدھی کروٹ پر سونا بہتر ہے ۔ اگر رات کو اللہ تعالےٰ اُٹھنے کی توفیق دے ۔ تو اُٹھ کر دعائے مسنون پڑھے پھر وضو کر کے دو رکعت سے لے کر بارہ رکعت تک حسب توفیق نماز پڑھے اور ان میں نہایت شوق سے مشغول ہو ۔ قرأت دراز پڑھے ۔ رکوع و سجود بخوبی ادا کرے ۔ قومہ جلسہ میں خوب ٹھہرے اور درد دل سے دُعائیں پڑھے

نواب معین الدین خاں بہادر جاگیر دار حیدرآباد دکن نے حضور نظام الملک کو ایک مرغ نذر گذرانا جس کی چار ٹانگیں تھیں۔ ۱۹۰۹ء کو حیدرآباد دکن کے کوتوال نے حضور سرکار نظام کے سامنے ایک لڑکی پیش کی۔ جس کے دو منہ چار ہاتھ چار پاؤں چار آنکھیں تھیں۔ ۱۹۱۰ء میں دہلی کے ایک مسلمان سوداگر کے ہاں لڑکا ہوا جس کی جائے براز ندارد تھی ڈاکٹروں نے شگاف دیا۔ مگر کامیابی نہ ہوئی۔ ضلع حصار کے موضع گنگا تھانہ ڈالوالی کے ایک چڑیمار نے ایک کنوا پکڑا جس کی چار ٹانگیں اور چاروں ہی پنجے تھے۔ موضع کرم آباد تحصیل وزیرآباد ضلع گوجرانوالہ میں ایک زمیندار کے ہاں ایک بکری نے چھ بچے دئے۔ کالیفورنیا سے ایک شخص بریگیڈ روڈ میسور میں زندہ لکڑی لایا جس کا سر انسانی تھا اور حرکت کر سکتا تھا۔ نیویارک امریکہ میں ایک شخص کے پاس ایک مرغی ہے جس کے منہ میں دانت ہیں اور اس کی بناوٹ بھی کسی قدر عجیب ہے۔ اس کی چونچ چپٹی بلکہ بیٹھی ہوئی ہے اور اس کے نیچے منہ کا سوراخ مثل دہن کے ہے جس کے اندر دو مسلسل لڑیاں دانتوں کی ہیں مرغی کی زبان بھی ہے دیگر چوپائے جانوروں کی طرح دانہ وغیرہ چبا کر کھاتی ہے اور پھر نگل جاتی ہے۔ اس کی بدولت اس کے مالک نے نمائش سے خوب روپیہ کمایا ہے۔ ۱۹۱۱ء کو الہ آباد میں ایک وکیل کی بکری نے ایسا بچہ دیا کہ جس کا سر انسان کی مانند اور دھڑ بکرے جیسا تھا یہ بچہ تھوڑی دیر زندہ رہ کر مر گیا۔ اس سال موضع سلطان پور ضلع اوناؤ میں لچھمن سنگھ زمیندار کے باغ میں ایک خندق کھودی جا رہی تھی کہ اس میں سے ایک سیاہ بچھو نکلا جس کے دونوں طرف دو دو موجود تھے یہ قدرت کے کرشمے ہیں جن پر مندرجہ بالا شعر صادق آتا ہے ◆

چو تنگ آمد بہ جنگ آمد

میں نے جب سے بدر کا چارج لیا ہے۔ حتے الوسع یہ کوشش کی ہے کہ اخبار پابندی کے ساتھ اپنے وقت پر نکلے۔ اور اس کے واسطے جو جو دقتیں مجھے اٹھانی پڑی ہیں وہ میں ہی جانتا ہوں یا بعض محرم راز۔ میں انہیں دہرانے کی یہاں ضرورت نہیں خیال کرتا۔ مگر اتنا ظاہر کر دینا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ انہیں میں سے ایک [illegible] کی ہے بدر عمدہ کاغذ [illegible] کے ساتھ جسقدر خرچ برداشت کرتا ہے۔ اس کے بالمقابل آمدنی بہت کم ہے۔ عام اخباروں کی آمدنی کے ذرائع اشتہارات کتب فروشی اور دوائی فروشی وغیرہ سے حتے الوسع پرہیز کیا جاتا ہے۔ اس واسطے سارا بوجھ اخبار کی خریداری پر پڑتا ہے اخبار کا سارا سامان باہر سے منگوانا پڑتا ہے اور نسبتاً گراں پڑتا ہے پھر خریدار ہیں کہ وقت پر قیمت نہیں دیتے۔ بعض کے نام کئی کئی سال کا بقایا ہو گیا ہے جب کسی کے نام جاری ہوتا ہے تو سب پر حسن ظن کیا جاتا ہے بعض جگہ وہ حسن ظن پورا اترتا ہے۔ بعض جگہ اُسے مبدل بہ بدظنی ہونا پڑتا ہے۔ نتیجہ یہ کہ اخبار کے نکلنے میں دقتیں واقع ہوتی ہیں۔ احباب کو رنج ہوتا ہے سب طبائع یکساں نہیں۔ کچھ صبر کرتے ہیں۔ کچھ محبت آمیز شکایت نامہ لکھتے ہیں بعض سختی اور گالیوں پر اتر آتے ہیں اور اُن کا حق ہے کہ وہ ایسا کریں۔ پروپرائٹر صاحب سینکڑوں روپے اخبار پر خرچ کر چکے ہیں اور اب وہ نہ کچھ لیتے ہیں اور نہ کچھ دیتے ہیں۔ اور اگر کسی وقت فنڈ میں سے اُنھوں نے کچھ لیا ہے اور واپس نہیں کر سکے۔ تو اُنھوں نے اپنا خرچ کیا ہوا روپیہ لیا ہے ان پر بھی الزام نہیں۔ ملازمین کو تنخواہ وقت پر ملنی چاہیئے۔ فنڈ میں کچھ ہو یا نہ ہو۔ اخبار وقت پر نکلنا چاہیئے۔ ٹکٹوں کیواسطے پیسہ ہو یا نہ ہو۔ غرض سب طرف سے نشانۂ الزام۔ اگر ہے تو ناظم اخبار ہے۔ جو دیسی اخبارات کے طرز کے مطابق ایڈیٹر بھی ہے بلکہ حسب ضرورت کلرک بھی۔ خیر اسوقت میرا مقصد یہ ہے۔ بعض احباب کے مشورے اور حضرۃ خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کے اشارے سے میں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ آئندہ اخبار بغیر وصولی قیمت پیشگی کے کسی کے نام جاری نہ رکھا جاوے اس واسطے ۳۰ مئی کا پرچہ ان تمام صاحبان کے نام جن کی قیمت تاحال نہیں آئی۔ وی پی کیا جاوے گا اور جو صاحب وی پی وصول نہ کریں گے ان کے نام اخبار بند کیا جائیگا ممکن ہے کہ اس سے اخبار کی خریداری کی تعداد بہت کم ہو جائے مگر گذشتہ دس سال کا تجربہ یہی بتلاتا ہے کہ اخبار اور خریداران کی بہتری کے واسطے یہی سب سے عمدہ تجویز ہے اور خریداری کے کم ہو جانے کی صورت میں یہ بھی ضروری ہے کہ جن صاحبان کو رعایتی قیمت پر پرچے دئے جاتے ہیں ان کی رعایت موقوف کی جاوے اور آئندہ پوری قیمت لگائی جاوے ◆

گوشت خوری

مسٹر دت ایک ہندو عالم رسالہ ایسٹ ویسٹ میں لکھتے ہیں:-

"اگرچہ اخلاقی لحاظ سے بعض بعض حالات میں نبات اور سبزی خوری کا اثر نہایت مفید اثر ہے تاہم آدمی کی ہستی اور افزودگی نسل کی طرف پہلے دیکھنا چاہیئے۔ تب پھر اخلاق کی طرف نظر کرنی لازم ہے چنانچہ ہربرٹ سپنسر کہتا ہے۔ زندگی کا پہلا فریضہ اچھا حیوان بننا ہے۔ ہمارے شعراء بھی کہہ گئے ہیں "شریرم ادیام کہلو دہرما سادہانم"۔ ہمارے متقدمین کی رائے میں وہ کونسی غذا ہے کہ جو اکثر لوگوں کی طویل زندگی اور تزاید تناسل کا بہترین وسیلہ ہو۔ وید جو ہندوں کے اعتقاد میں نہایت معتبر کتاب ہے۔ ہم اسی سے اس کا جواب دیتے ہیں۔ "برہدارا نیاک" جسے ستاپتھ برہمن کے بجائے سانیہ برہمن اوپنشد بھی کہتے ہیں اور جو اوپنشدوں میں سب سے زیادہ معزز ہے اس میں مذکور ہے "جو چاہے کہ میرا ایک عالم ہمہ دان۔ انجمنوں میں درخشاں۔ شیریں گفتار۔ ویدوں میں پنڈت طویل العمر لڑکا پیدا ہو تو اس کو چاہیئے کہ میاں بی بی دونوں گھی آمیختہ چاول اور گوشت کھاویں اور وہ گوشت گاؤ نر کا ہونا چاہیئے خواہ چھوٹا ہو یا بڑا۔ (دیکھو ۱۸ براہمن ۴ سلوک ۶ باب) اس زمانہ کے پلاؤ سے مناسبت ہے۔ اسی سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اچھے فاضل کامل الصفات محنت کش طویل العمر لڑکے حاصل کرنے کے لئے ہمارے قدیم ویدک آبا و اجداد گاؤ کے گوشت خصوصاً گاؤ نر کے گوشت کو نہایت مفید سمجھتے تھے"۔

کاشت کاروں کو خوشخبری

علاقہ تحصیل سمرالہ ضلع لودیانہ میں موضع ٹانڈہ جال (جو مشہور قصبہ ماچھی واڑہ سے ایک کوس کے فاصلہ پر واقع ہے) میں آباد کرنے کے لئے ۱۶ ہل کاشتکاروں کی ضرورت ہے۔ کاشت کاروں کو آبادی اور سکونت کے لئے ہر طرح کی مناسب اور جائز امداد اور رعایت کی جاوے گی۔ احمدی کاشتکاروں کو ترجیح دی جاوے گی۔

خط و کتابت جلد بنام ع ۳۱۵ معرفت ایڈیٹر بدر ہونی چاہیئے

جو صاحب ۳ مئی کا وی پی وصول نہ کرینگے اُن کے نام اخبار بند کر دیا جائے گا ◆

واقعاتِ عالم پر ایک نظر

جنگ طرابلس برابر جاری ہے اٹلی والوں نے علاوہ طرابلس کے ترکوں کے کئی ایک جزیروں پر بھی قبضہ کرلیا ہے ترک بحری طاقت میں ایسے کمزور ہیں کہ جس جزیرے پر اطالیہ چاہتے ہیں قبضہ کر لیتے ہیں۔ ایک خاص تار آمدہ مصر سے معلوم ہوا ہے کہ حال میں ترکی عساکر نے جزیرہ روڈس میں اطالوی لیٹروں کو کچل ڈالا ہے اور جو اطالوی سپاہ جزیرہ میں جنون ملک گیری میں اتری تھی اس کی وہاں بُری گت بنی ہے پہلے تو ترکی جنرل معہ اپنی سپاہ کے مصلحتاً ساحل سمندر سے دور اندرون ملک کی طرف چلا گیا اور اطالوی ساحل پر بلاخوف اُتر آئے۔ شہر پر بھی قابض ہو گئے۔ چار دانگ عالم میں میاں ریوٹر نے تار دیدیئے۔ کہ روڈس لے لیا۔ میدان مار لیا مگر بدقسمتی سے یہاں بھی اطالویوں کو وہی حالات پیش آئے۔ جو آغاز جنگ کے وقت طرابلس میں پیش آئے جب اطالوی سپاہ نے ہر طرف ڈیرے ڈالدیئے۔ کیمپ درست کر لیا تو ترک شیروں کی مانند ان پر آ پڑے۔ ایک ہزار اطالوی ڈاکو زندہ گرفتار کئے گئے۔ اور باقی تمام سپاہ جو جزیرہ میں اُتری تھی تہ تیغ ہوئی۔ اب وہاں دوبارہ ترکی جھنڈا لہرا رہا ہے اور ہلال کا اسلامی پھریرا بلند ہے۔

ایران کی حالت دن بدن ابتر ہے۔ بندر عباس پر قیام امن کے واسطے انگریزی جنگی جہاز بھیجا گیا۔

چین کو یورپ کی چھ طاقتوں نے ملکر قرضہ دیا۔

افغانستان کا علاقہ خوست تاحال امیر سے باغی ہے امیر اس طرف فوج روانہ کرنیکے انتظام میں ہے اور رعایا کو ساتھ امداد کے واسطے بلایا جا رہا ہے۔

بنوں کے قریب ایک سرحدی شورش کی خبر آئی ہے سات آدمیوں نے خاکی وردیاں پہنے ہوئے شب گذشتہ کو موضع ڈوڈیال پر حملہ کیا اور چار ہندوؤں کو پکڑ کر لے گئے رات ایسی اندھیری تھی کہ تعاقب کرنے والی پارٹی مفسدونکو گرفتار نہ کرسکی (۱۳۔ مئی شملہ)

ٹوچی ویلی میں بدمعاشوں اور شمالی وزیرستان کی ملیشیا میں خفیف مقابلہ کی اطلاع ملی ہے۔ ملیشیا کے پانچ سوار ایک افسر کی ماتحتی میں میران شاہ کو آ رہے تھے کہ چوکی سے صرف ایک میل کے فاصلہ پر مسلح بدمعاشوں کی ایک ٹولی سے ان کی مڈبھیڑ ہوگئی مقابلہ میں دو ملیشیا کے سوار زخمی ہوگئے اور ایک بدمعاش قتل ہوا اور اس کی بندوق ہاتھ آئی۔ باقی بدمعاش بھاگ گئے مگر آس پاس کے دوست دیہاتیوں کو الارم دیا گیا جنھوں نے ملکر مفروروں کا تعاقب کرکے اُن تین سے ایک آدمی کو گرفتار کرلیا اور خود اُن کے بھی دو آدمی مارے گئے۔

انور بے کا ایک پیام بدیں مضمون بذریعہ تار موصول ہوا ہے کہ تمام ترکان مقیم طرابلس نے آخر دم تک مقابلہ کرنے کا عزم بالجزم کرلیا ہے مجلس نائبین نے نعرہائے خوشی بلند کئے۔

لالہ دینا ناتھ اخبار ہندوستان کی ایڈیٹری سے علیحدہ ہوئے کہتے ہیں اس کا اثر اخبار کی فروخت پر پڑ رہا ہے + مہاراجہ بڑودہ نے اپنی جیب خاص سے دو لاکھ روپیہ اس امر کے واسطے عطا کیا ہے کہ یورپین زبانوں کی علمی ادبی اور فنونی کتابوں کا ترجمہ گجراتی یا دیسی زبانوں میں کیا جاوے + پیرس میں ڈاکے بہت پڑ رہے ہیں + عازمان حج کی آسانی کے واسطے لاہور کے اورینٹ بنک آف انڈیا لیمٹڈ متصل نیلہ گنبد انارکلی سے جہاز کا ٹکٹ آئندہ مل سکے گا + مدرسہ صولیتہ مکہ معظمہ کے مہتمم صاحب ہندوستان میں آئے ہوئے ہیں اور مدرسہ کی ضروریات کے واسطے پچاس ہزار روپے کی ضرورت کا اظہار کرتے ہیں + شاہ سیام کے خلاف سازش ہوئی۔ مجرم گرفتار ہوگئے + مدرسہ کی فیس میں اضافہ دیکھ کر بٹالہ کے مسلمان طلباء غریب لڑکوں کی امداد کے واسطے ایک فیاض سوسائٹی بنائی ہے بہت عمدہ تجویز ہے اور مدارس کے طلباء کو بھی ایسا کرنا چاہیئے + امرتا بازار پتر کا کہنا ہے کہ جس طرح آئرلینڈ کو ہوم رول ملنے والا ہے اور سکاٹ لینڈ کو بھی ملنے کی اُمید ہے ایسا ہی اہل ہند کو بھی ملنا چاہیئے یا کم از کم بنگالیوں کو + ہمعصر راجپوت گزٹ رائے زن ہے کہ اگر ہندوستان کو حکومت خود اختیاری سے محروم کیا گیا۔ تو ہندوستان اور برٹش گورنمنٹ دونوں کے حق میں نقصان دہ نتائج کا ظہور ہوگا۔ معلوم نہیں نقصان سے ہمعصر کی کیا مراد ہے غالباً ایسی دھمکیاں دینے کا طریق ہمارے ہمعصروں کی شان کے شایان نہیں + مراد آباد کے بابو کنج بہاری لال صاحب نے تجربہ کیا ہے کہ کیسر کی زراعت صرف کشمیر میں نہیں بلکہ اور جگہ بھی ہوسکتی ہے + امریکہ میں سخت سیلاب آیا۔ ایک ہزار مربع میل غرق آب ہے + سماچار لاہور رائے زن ہے کہ ہندوؤں کو سبھاؤں کی کثرت بجائے فائدہ کے نقصان پہنچا رہی ہے + بہار وکیل سے نئے انتظام کے سبب ایک ہزار کی ضمانت طلب کی گئی ہے + ناظم اخبار نائل گزٹ لاہور بابا صاحب کے ایک شبد کی تشریح کے متعلق ہم پر جھوٹ کا الزام لگاتا ہے چونکہ اسی مضمون پر اخبار نور میں مفصل بحث ہو رہی ہے اسواسطے ہمیں اس کا جواب دینے کی ضرورت نہیں + شاہ ڈنمارک نے وفات پائی۔ ولیعہد کرسچن شاہ ہوئے + معزز ہمعصر ملت کی رائے ہے کہ پولیٹکل غلط کاروں سے ضمانت کا مانگنا انکو پبلک میں زیادہ بارسوخ بناتا ہے ضمانت سے اُن کا چرچا ہو جاتا ہے اور لوگ ضمانت کی رقم سے کہیں بڑھ کر روپیہ دیدیتے ہیں + صاحب اخبار بھارت رائے زن ہے کہ دنیا کے آرام کی چابی اس بات میں ہے کہ اصولوں کی روشنی سے شخصی مذاہب کی تاریکی کو دور کیا جاوے۔ مگر کیا جن کے طفیل ہمنے روشنی پائی۔ انہیں کے نام کو درمیان سے کاٹنے کی کوشش کرنا نسل انسانی میں بے نظیر بدفطرتی کی مثال نہ ہوگی + تھیاسوفیکل سوسائٹی کے لوگ ایک نئے پیغمبر کی آمد کے منتظر ہیں + سی گمبا کے پیر پادری صاحب گھبرا رہے ہیں کہ عیسائیت نہیں پھیلتی اور اسلام دن بدن ترقی پکڑ رہا ہے + قیصر جارج کی سالگرہ انگلینڈ میں ۱۴ر جون کو اور ہندوستان میں ۳ر جون کو منائی جائیگی

مرزا صاحب مسیح موعودؑ

ایک خاتون امرتسر سے ایک مضمون بھیجتی ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ بعض احمدیوں کا اب یہ مذہب ہوگیا ہے۔ کہ مرزا صاحب مرحوم کو صرف اسلام کو روشن کرنے کا شوق تھا ورنہ انھیں خود مسیح موعود ہونے کا کوئی دعوےٰ نہ تھا معزز خاتون کو معلوم ہو کہ اس فقرہ میں آدھا سچ ہے اور آدھا جھوٹ حضرت صاحب مسیح موعود تھے اور اسلام کو روشن کرنا ان کا کام تھا شدید تاریکی کے زمانہ میں سوائے مسیح موعود کے دوسرے کا کام نہ تھا کہ اسلام کو روشن کرتا اور وہی اب اسلام کا دروازہ ہے۔ جو اس دروازہ سے داخل ہونیسے انکار کرے وہ اللہ تعالےٰ کے حضور مقبول نہیں ہوسکتا خدا نے اپنی حکمت کاملہ سے اسلام کی دوبارہ جڑ قائم کرنے کے

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ ؁

اصلی ممیرہ اور ممیرے کے سرمہ کا اعلان عرصہ سے شائع ہو رہا ہے اس اثنا میں بہت سے لوگوں نے فائدہ اُٹھایا۔ یہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نور الدین صاحب مدظلہ کا بتایا ہوا ہے آپنے اس سرمہ کے متعلق فرمایا کہ "برائے امراض چشم بسیار مفید است" یہ سرمہ دھند۔ جالا۔ پھولا۔ پڑوال سبل اور سرخی اور ابتدائی موتیا بند امراض چشم کے لئے مفید ہے۔ قیمت سرمہ اول ... تولہ ... قسم دوم ... اور قسم سوم ... اصلی ممیرا جس کی اصلی قیمت ... فی تولہ ہے۔ فی الحال دو ماہ کے لئے اس کی رعایتی قیمت ... فی تولہ کر دی ہے بعض ضروریات نے مجھے ایسا کرنے پر مجبور کیا۔ ترکیب استعمال۔ ممیرا پتھر پر گھس کر یا سرمہ کی طرح باریک پیس کر آنکھوں میں ڈالا جاوے۔

یہ سرمہ خاص کر گرمی وغیرہ کے موسم میں جن کی آنکھیں دکھتی ہوں بہت مجرب ہے۔

ست سلاجیت

محیط اعظم سے نقل کیا گیا ہے جسکی عبارت یہ ہے

مقوی جمیع اعضاء۔ نافع صرع۔ مشتہی طعام۔ قاطع بلغم و ریاح دافع بواسیر و جذام و استسقار و زردی رنگ و تنگی نفس ودق شیخوخیت و فساد بلغم و قاتل کرم شکم۔ مفتت سنگ گردہ و مثانہ و سلسل البول و سیلان منی و یبوست و درد مفاصل وغیرہ وغیرہ بہت مفید ہے۔ بقدر دانہ نخود صبح کیوقت دودھ کے استعمال کریں۔ قیمت دو تولہ ۱۲

لنگیاں و کلاہ

ہر قسم کی لنگیاں مشہدی اور پشاوری بادامی سیاہ اور سفید ماشی ریشمی اور سوتی۔ تُرکی صافے سفید اور بادامی اور پشاوری ٹوپیاں ہر قسم اور ہر وقت ہر قیمت کی مل سکتی ہیں۔

المشتہر۔ احمد نور۔ کابلی مہاجر سوداگر قادیان ضلع گورداسپورہ

العزیز | علمی۔ ادبی۔ اسلامی مضامین کا ماہوار رسالہ بٹالہ ضلع گورداسپورہ سے نکلتا ہے قیمت سالانہ مع محصولڈاک ایک روپیہ (۱۲)

ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائیں ؁

اصلی عرق کافور | دیکھو گرمی کا موسم آیا جہاں تہاں ہیضہ کا آنا بھی ممکن ہے اس سے بچنے کا آسان طریقہ ڈاکٹر ایس کے برمن کا اصلی عرق کافور ہے یہ دوا چھبیس برس سے تمام ہندوستان میں مشہور ہے یہ عرق گرمی کے دست پیٹ کا درد اور متلی کے لئے اکسیر کا اثر رکھتا ہے ہمیشہ ایک شیشی اپنے پاس رکھو۔ قیمت فی شیشی ۴ر۔ محصولڈاک ایک شیشی سے چار شیشی تک ۵ر

عرق پودینہ | یہ ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں سے عرق طیار کیا گیا ہے اس کا رنگ بھی پتی کے رنگ کا سا ہے اور خوشبو بھی تازہ پتیوں کی سی آتی ہے یہ عرق ڈاکٹر برمن کی اصلاح سے ولایت کے نامی دوا فروش سے بنوایا ہے ریاح کے لئے یہ نہایت مفید ہے۔ پیٹ کا پھولنا۔ ڈکار کا آنا۔ پیٹ کا درد۔ بدہضمی۔ متلی۔ اشتہا کا کم ہونا۔ ریاح کی سب علامتیں دُور ہو جاتی ہیں۔ قیمت فی شیشی ۸ر۔ محصولڈاک ایک شیشی سے ۲ تک ۵ر

ڈاکٹر ایس کے برمن تاراچند دت نمبر ۵ و ۶ سٹریٹ کلکتہ

عسلِ مصفّٰی کے شائقین کو مژدہ ؁

کتاب عسلِ مصفّٰی کی نظر ثانی ہو چکی ہے کمی بیشی جسقدر ضروری سمجھی گئی تھی سب ہو چکی اس جدید کتاب میں بہت کچھ تغیر و تبدل و اضافہ ہوا ہے۔ شائقین اس کے مطالعہ سے صرف مسرور ہی نہیں ہوں گے۔ بلکہ ایک بہت بڑے پایہ کے عالم ہو جائیں گے۔ اس میں بہت سی جدید معلومات کا ذخیرہ ہو گیا۔ حضرت امیر المومنین جناب خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ نے بھی خوب غور سے ملاحظہ فرما لیا ہے اور اس کو بہت پسند فرمایا ہے۔ مطبع سے بھی بندوبست کیا گیا ہے۔ کاغذ بھی اوّل درجہ کا پسند کیا گیا ہے۔ کاتب کا بھی بندوبست ہو رہا ہے۔ اب اگر دیر ہے تو صرف آپ صاحبان کی۔ ابھی سوائے چند احباب کے باقی سب نے روپیہ کے بھیجنے میں تساہل کیا ہے۔ پیشگی بھیجنے میں دو فائدے ہیں ایک تو کتاب جلد شائع ہونے کے قابل ہو جائیگی اور دوسرا پیشگی بھیجنے والوں کو رعایت دیجاویگی۔ نظر ثانی میں بھی اصل تصنیف سے کم محنت خرچ نہیں ہوئی مطالعہ سے خود آپ صاحبان کو واضح ہو جاوے گا۔ اگر اس کتاب کو آپ جلدی دیکھنا چاہتے ہیں تو اس اشتہار کے دیکھتے ہی خود بھی اور اپنے دوستوں سے بھی روپیہ جمع کر کے فی الفور روانہ کر دیں توقف نفرما دیں جن صاحبان نے اول ایڈیشن کی کتاب خرید کی ہوئی ہے انکو بھی اس جدید ایڈیشن کی ضرورت ہوگی ورنہ ان کو افسوس رہے گا۔ ہر شخص سردست تین تین روپے بھیجدے ؛

المعلن مرزا خدا بخش۔ قادیان ضلع گورداسپور

اکسیر البدن | ملک عرب کا ایک مجرب نسخہ جو عبد المحی عرب صاحب وہاں سے لائے ہیں۔ مقوی اعضائے رئیسہ ہے اس کے کھانے سے دماغ کو قوت ہوتی ہے بدن میں تھکان نہیں ہوتی کئی لوگوں نے تجربہ کیا ہے پہلے اس کی قیمت بہت تھی مگر آج کل عرب صاحب نے سولہ خوراک کا ایک روپیہ کر دیا ہے تاکہ عوام کو فائدہ پہونچے۔

ملنے کا پتہ :- بدر ایجنسی۔ قادیان ضلع گورداسپور

میں نے بھی تجربہ کیا ہے اور بہت مفید پایا ہے۔ ایڈیٹر بدر

الخطبة

(۷) ہمارا ایک بھائی جو نیک منکسر المزاج احمدی دیندار حاجی عمر ۱۸ سال خواندہ اصل وطن چکوال ضلع جہلم۔ اُس کے لئے ایک رشتہ کی ضرورت ہے۔ خط و کتابت معرفت ایڈیٹر بدر ہو۔

(۱۰) ہمارے ایک معزز احمدی دوست جو بنگال میں ایک معزز عہدہ پر ممتاز ہیں اپنی ہمشیرہ عمر ۱۶ سالہ۔ نوشت و خواند سے ماہر و بصفات حسنہ موصوف کے واسطے ایک ایسا رشتہ چاہتے ہیں جو کم از کم انڈر گریجوایٹ ہو اور پچاس روپے ماہوار سے زائد آمد رکھتا ہو درخواستیں معرفت ایڈیٹر بدر ہمراہ ۲ر کے ٹکٹ آنی چاہئیں

(۱۲ و ۱۳) علاقہ گوجرانوالہ کے ایک احمدی زمیندار اپنے لڑکے اور لڑکی کا نکاح احمدی زمینداروں کے ہاں کرنا چاہتے ہیں۔ خط و کتابت معرفت ایڈیٹر بدر ہو خط کیساتھ ۲ر کے ٹکٹ آویں ؛

(۱۴) ایک لڑکی خاندان مغلیہ عمر سولہ سالہ کے نکاح کے واسطے ایک نوجوان صالح کی ضرورت ہے۔ درخواستیں معرفت ایڈیٹر بدر ہمراہ ۲ر کے ٹکٹ آنی چاہئیں جو کہ مشتہر کو بھیجدی جاوینگی ؛

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ | بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم | سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصا

BADR QADIAN
بدر

قادیان

عام قیمت پیشگی عہ

بغیر ضمیمہ درس قرآن مجید

معہ ضمیمہ درس قرآن مجید

الیس اللہ بکاف عبدہٗ مرزا غلام احمد

Reg. No. L. CCLXXVIII

مسیح وقت مہدی ہم مجدد بر سر این صد

پیشگی چار روپے

جلد ۱۱

۱۲۔ جمادی الثانی سنہ ۱۳۳۰ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۳۰۔ مئی سنہ ۱۲ مطابق ۱۸ جیٹھ

نمبر ۳۳

بھائیو اگر قادیان آؤ گے تم | ایڈیٹر و مینیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | نور دین مصطفےٰ پاؤ گے تم

دس شرائط بیعت

اوّل یہ کہ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہے گا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلا ناغہ پنج وقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اسکی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر و یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالےٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور ہر حالت میں راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائے گا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائے گا۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوۃ کو بکلی چھوڑ دیگا۔ اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا۔ اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار اطاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوۃ میں ایسا اعلےٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
اندریں دیں آمدہ از مادریم
آں کتاب حق کہ قرآن نام اوست
آں رسولے کش محمد ہست نام
مہر او با شیر شد اندر بدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
آنچہ مارا وحی و ایمائے بود
اقتدائے قول او در جان ماست
از ملائک و ز خبرہائے معاد
آں ہمہ از حضرت احدیت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست
معجزات انبیاء سابقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
یک قدم دوری ازاں عالیجناب

مصطفےٰ مارا امام و پیشوا
ہم بریں از دار دنیا بگذریم
بادۂ عرفان ما از جام اوست
دامنش پاکش بدست ما مدام
جان شد و با جاں بدر خواہد شدن
ہر نبوت را برو شد اختتام
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آں نہ از خود از ہماں جائے بود
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
ہر چہ گفت آں مرسل رب العباد
منکر آں مستحق لعنت است
منکر آں مورد لعن خداست
آنچہ در قرآں بیانش بالیقین
ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
نزد ما کفر است خسران و تباب

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر و پبلشر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا

اخبار قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح مع اپنے متعلقین کے خدا کے فضل وکرم سے بخیر وعافیت ہیں۔ آپ بڑی توجہ وعنایت مربیانہ سے درس قرآن مجید دیتے ہیں اللہ تعالےٰ آپ کے مواعظ ونصائح پر ہمیں عمل کرنے کی توفیق بخشے آمین

مکرّم مفتی محمد صادق صاحب بمعیت حضرت مولوی صدرالدین صاحب ہیڈ ماسٹر آگرہ انجمن ہدایت الاسلام کے جلسہ پر لیکچر دینے کے لئے تشریف لے گئے ہیں حضرت خواجہ صاحب بوجہ انتقال اپنی زوجہ محترمہ کے ان کے ہمراہ تشریف نہیں لے جا سکے اور صدر انجمن کا اجلاس بھی نہیں ہو سکا۔

بورڈنگ ہوس کی عمارت کا بالائی حصہ تیار ہو نیوالا ہے اور اب یہ شاندار عمارت عنقریب مکمل ہو جائے گی۔

تعلیم الاسلام ہائی سکول کے جن طلباء نے انٹرنس کا امتحان دیا۔ ان میں سے بعض بچے قرآن مجید پڑھنے اور حضرت خلیفۃ المسیح کی فیض صحبت سے مستفیض ہونے کے لئے یہیں رہتے ہیں اور اپنے وطن نہیں گئے یہ اس مدرسہ کی ہردلعزیزی اور اس دینی سپرٹ کے پیدا ہونے کا ثبوت ہے۔ جو یہاں کی تعلیم سے مخصوص ہے عام طور پر طلباء امتحان اور نتیجہ کا درمیانی وقت یونہی آوارہ گردی میں بسر کر دیتے ہیں کیا اچھا ہو کہ اس وقفہ میں دین کی تعلیم حاصل کیا کریں یہ سب طلباء اور شیخ غلام حسین جس نے پرائیویٹ امتحان انٹرنس دیا ہے احباب کے دُعا کے خواستگار ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان کو کامیاب فرما دیوے۔ آمین ؎

خواجہ کمال الدین صاحب کی اہلیہ عفیفہ فوت ہو گئیں

۲۳ تاریخ ماہ رواں بوقت نماز مغرب خواجہ کمال الدین صاحب احمدی کی اہلیہ بعارضہ درد شکم معدہ دو روز بیمار رہ کر فوت ہو گئی ہیں مرحومہ ایک مخلص احمدی خاتون تھیں اور نظم ونسق امور خانہ داری میں غیر معمولی قابلیت کی مالکہ تھیں خواجہ صاحب جس آزادی سے خدمت اسلام کرتے رہتے ہیں اس میں مرحومہ ثواب لینے کی بہت بڑی حصہ دار تھی۔ احباب سے التجا ہے کہ مرحومہ کے لئے دُعائے مغفرت فرما دیں اور یہ بھی دُعا کریں کہ جس بیقدری

صاحبزادہ صاحب میاں محمود احمد صاحب لکھنؤ میں

بعد تلاوت سورۃ فاتحہ فرمایا کہ ہر شے کو فنا لگی ہوئی ہے

کل وہ قلعہ جس میں آہنی دروازے لگے ہوئے تھے اور اس پر پہرہ بھی تعینات تھا دیواروں پر لڑائی کا سامان بھی بنا ہوا تھا جس سے مخالف کو اندر جانا مشکل تھا۔ لیکن آج جو اُن کو دیکھا جاتا ہے تو اُن کی دیواریں ٹوٹی پڑی ہیں بلکہ بعض جگہ تو دو چار پتھر آپس میں ملے ہوئے پڑے دیکھ کر گمان ہوتا ہے کہ یہ بھی کسی دیوار کا نشان ہے یہاں پر بھی کوئی دیوار ہوگی۔ اس جگہ اب پہرہ بھی نہیں ہوتا جس سے آدمی آسانی سے اندر جا آ سکتا ہے اسی طرح لکھنو بھی بڑا عیش پسند تھا۔ اس میں بڑے بڑے عیاش تھے۔ مگر آج اُن عیش پسند نوابوں کا پتہ بھی نہیں ملتا۔ بلکہ اُن کی بجائے دوسرے لوگ اُن کے خاندانوں سے نسبت دے کر اپنے کو نواب بنائے ہوئے ہیں پس فنا ہر شے کے ساتھ ساتھ لگی ہوئی ہے دیکھو بابل اور مدین یہ دو بڑے زبردست شہر تھے۔ جن کو آج کوئی نہیں جانتا۔ لیکن لنڈن کو جو ایک چھوٹی سی بستی تھی اس کو بچہ بچہ جانتا ہے۔ غرض فنا ہر شے کے ساتھ ساتھ لگی ہوئی ہے

مدت ہوئی کہ ہم حضرت مرزا صاحب مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سُنا کرتے تھے۔ کہ لکھنؤ میں بھی ہماری کچھ جماعت ہے مگر ہم اسقدر مدت کے بعد بھی اس کو بڑھتا ہوا نہیں دیکھتے جتنی سُنتے تھے اتنی ہے اگر کوئی باہر کا آگیا تو آگیا ورنہ سلسلہ بڑھتا ہوا نظر نہیں آتا۔ اِس کا بظاہر سبب یہی معلوم ہوتا ہے کہ ہماری جماعت میں کوئی اندرونی کمزوری ایسی ہے جس سے وہ ترقی نہیں کرتی۔ کیونکہ جب کسی لیمپ کی روشنی صاف نہیں ہوتی تو معلوم کرتے ہیں۔ کہ لیمپ کی چمنی خراب ہے تو پھر ایسی حالت میں چمنی کی درستی سے تیز روشنی کی کوشش کرتے ہیں۔ پس تم بھی اللہ تعالےٰ کے نزدیک زیادہ دعائیں کیا کرو تا تمہاری وہ اندرونی کمزوری تم سے دور ہو جاوے کیونکہ جب ہم آسمان سے دھوپ آتے ہوئے نہیں دیکھتے تو جانتے ہیں کہ آسمان پر ابر یا خسوف کسوف یعنے سورج گرہن اور چاند گرہن ہے اسی واسطے گرہن کی نماز رکھی گئی ہے۔ کہ تا تم اس میں دُعا کرو۔ کہ الٰہی آسمان سے یہ ظلمت دُور کر اور ہم کو وہی روشنی پہونچا۔ جو تو ہم کو سورج اور چاند سے پہنچایا کرتا ہے۔ اگر تم ایسی کوشش نہ کرو گے تو تمام ہو جاؤ گے۔ کیونکہ فنا ہر شے کے ساتھ لگی ہوئی ہے۔ دیکھو جب کسی مکان کی کوئی اینٹ گر جاتی ہے تو بجائے اُس کے دوسری اینٹ اِس خیال سے لگا دیتے ہیں کہ تا وہ عمارت گر کر منہدم نہ ہو جاوے اِسی لئے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ ولتکن منکم امّۃ یدعون الی الخیر اسی طرح اگر تمہاری سلسلہ کی اشاعت نہ ہوگی تو ایک ایک دو دو ہو کر ایک نہ ایک دن تم سب مر جاؤ گے اسی لئے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ ولتکن منکم اُمّۃ یدعون الی الخیر۔ یعنے یہ ایک بڑا کام ہے کہ تم ہر ایک لوگوں کو نیک راستہ کی طرف بُلایا کرو۔ تاکہ خدا کی مرضی کے موافق تم میں ترقی ہوتی رہے۔ کیونکہ ہم میں فنا لگی ہوئی ہے۔ ہاں تم دیکھتے ہو کہ پانی کتنی اچھی چیز ہے۔ جو ہمیں پیاس میں ٹھنڈک دیتا ہے اور اگر ہمارے پاخانہ لگ جاتا تو اس نجاست کو ہمارے کپڑے سے دُور کر دیتا ہے لیکن جب بھی پانی کسی کنوئیں میں بند ہوتا ہے اور اس میں نیا پانی نہیں آتا اور اس کے سوتے بند ہو جاتے ہیں۔ تو وہی پانی سڑ کر خراب اور بدبُودار ہو جاتا ہے۔ پس اگر تم ولتکن منکم امّۃ یدعون الی الخیر کی طرف کوشش نہ کرو گے اور اپنے میں دوسروں کو نہ ملاؤ گے۔ تو ایک نہ ایک دن تم سب کے سب تمام ہو جاؤ گے غرض ہر شخص تم میں کا دُعا اور تبلیغ میں لگا رہے تاکہ برکت ہو۔ والسلام

خاکسار کبیرالدین احمد احمدی سکرٹری انجمن احمدیہ محلہ بشیرت گنج۔ لکھنو۔ متوطن اکبرآباد ۱۳۳۰ھ

مسٹر نور افشاں صاحب

خبر دیتے ہیں کہ ازالۃ الافترا نام ایک رسالہ پادری ٹامس ہاول صاحب نے لکھا ہے اور کہ یہ رسالہ احمدی صاحبان کے خاص غور کے لائق ہے اور کہ اس میں پادری صاحب نے الزامی پہلو بالکل نہیں لیا۔ خوب احمدی صاحبان غور کریں گے اور غور کا نتیجہ انشاءاللہ آپ پڑہیں گے۔ جو حق ہوگا ہم تسلیم کرینگے۔ اور جو ناحق ہوگا اس سے آپکو اطلاع دی جاوے گی مگر

پہلے ہم باادب یہ دریافت کرنا چاہتے ہیں کہ آپ نے جو اس رسالہ پر ریویو لکھا ہے تو یہ ریویو رسالے کو پڑھ کر لکھا ہے یا بے پڑھے لکھدیا ہے امید ہے کہ آپ جواب سے ضرور مشکور فرماویں گے +

اسلام گم ہو گیا

اخبار اہلحدیث امرتسر مورخہ ۱۷ مئی میں لکھا ہے :-

”ہائے اب دینِ منور کا پتہ لگتا نہیں
حیف اب اسلامِ انور کا پتہ لگتا نہیں
حق کو ناحق کہہ دیا جب آ گئے دس پانچ ہاتھ
واعظانِ دین پرور کا پتہ لگتا نہیں“

پھر لکھتے ہیں ”اس آخر زمانہ کے اہل اسلام کی جو حالت ہے، نہ تو وہ لکھنے سے ختم ہو سکتی ہے اور نہ زبان سے بیان ہو سکتی ہے“

پھر صفحہ ۱۰ پر لکھتے ہیں کہ آجکل اکثر مسلمانوں کے حالات پر غور کرتا ہوں تو ہزاروں قسم کی باتیں منافقوں کی مسلمانوں میں پائی جاتی ہیں“

”رات دن لڑائی جھگڑے جھوٹ موٹ دغا بازی چوری - مکر - ریا - حسد - بغض - فریب یہ سب کچھ موجود ہے“

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علے رسولہ الکریم

حضرت امیر المومنین سیدنا مولانا مولوی نور الدین کی

سوانح عمری

ابی المکرم واستاذی المعظم مرشدی ومطاعی سیدنا و ہدینا حضرت نور الدین صاحب کی سوانح عمری ایک ایسی شاندار نعمت ہے کہ اس کے قوم تک پہنچانے کے واسطے جو کوشش مخدومی اکبر شاہ خاں صاحب اوّل پرشین ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول نے کی ہے اس کے واسطے جتنا شکریہ ان کا کیا جاوے وہ تھوڑا ہے - اللہ ہی ہے - جو انکو اس اعلےٰ دینی خدمت کے واسطے جزائے خیر دیگا - جتنا بڑا یہ کام ہے خدا انھیں اتنا ہی اکبر شاہ بنا دیوے انھوں نے قوم کے سامنے یہ تجویز پیش کی ہے کہ سب صاحبان اس کتاب کی قیمت کے واسطے ایک ایک روپیہ پیشگی ان کے نام روانہ کر دیں - ایک روپیہ کیا شے ہے ایک روپیہ تو ان کے اس خیال پر قربان کر دیا جا سکتا ہے چہ جائے کہ وہ روپیہ قیمت کتاب میں محسوب ہو جاوے ممکن ہے کہ پیشگی قیمت کا ادا کرنا عام طور پر مقبول بات نہ ہو بالخصوص اس صورت میں جب کہ ہمارے مکرم دوست اکبر شاہ خاں صاحب کی دیانت امانت - اخلاص - محبت سے سب ناظرین اخبار بدر بسے طور پر آگاہ نہیں ہیں اسواسطے میں ایک روپیہ والی تجویز پر یہ امر زائد کرتا ہوں کہ بعض صاحب مقدرت احباب کچھ روپیہ اس نیک کے بطور دستگرداں کے خاں صاحب کو بھیجدیں جو بعد انطباع کتاب ان کو واپس مل جائے گا انشاء اللہ اور جو ثواب انہیں حاصل ہو گا وہ امر زائد ہے

ایڈیٹر -

چونکہ ایک خاص ضرورت نے مجھ کو اس اعلان کی تحریک کی ہے لہذا بلا کسی تمہید کے مختصر اور صاف لفظوں میں برادران ملت کی خدمت میں التماس ہے کہ جنوری سنہ حال سے میں اس کوشش میں تھا کہ حضور امیر علیہ السلام کی سوانحمری کسی طرح جلد شائع ہو یہ خیال میرے دل میں پوری طاقت کے ساتھ اس وجہ سے پیدا ہوا کہ میں یقین رکھتا ہوں کہ ہمارے موجودہ امام کی لائف نہ صرف ہم لوگوں ہی کے لئے اکسیر ہدایت اور کیمیائے سعادت سے بڑھ کر ہے بلکہ دوسروں کے لئے تبلیغ کا بہترین ذریعہ ہے میں نے اوّل پندرہ روزے رکھے اور روزانہ دعا کرتا رہا اس کے بعد میں نے اپنی چھ سال کی درس کی کاپیاں اور نوٹ بکیں نکالکر مطالعہ کیں - تو انمیں حضور کی لائف کے متعلق بڑی کثرت سے جواہرات کے خزائن موجود پائے (جو احباب میری قادیانی زندگی سے واقف ہیں وہ جانتے ہیں کہ مجھ کو ابتداء ہی سے حضور کی ایک ایک بات کے محفوظ کر لینے کا کس قدر شوق ہے) چنانچہ میں نے آپکی خاص تعلیمات اور مذہب و اعتقاد اقوال تجارب، علمی نکات اور لطائف علیحدہ نکالے - پھر آپکی مصنفہ کتابوں خطبوں اور مفصل لکچروں سے جو طبع ہو چکے ہیں آپکے اقوال علیحدہ جمع کئے - یہاں تک کام ہونے پایا تھا کہ مخدومی مفتی محمد صادق الزمان صاحب نے مجھکو وہ ا[illegible] دیا جو کہ حکیم فیروز الدین صاحب لاہوری کی فرمائش سے حضور نے اپنی طبی سوانح عمری کے متعلق خود لکھوایا تھا جو شاید سنہ ۲ء کے الحکم میں بھی شائع ہوا ہے - میں نے اس مسودہ کو بھی اپنی کتاب میں شامل کرنے کا قصد کیا - لیکن معاً میرے دل میں خیال آیا کہ اگر حضور اسی طرح اپنی ساری سوانح عمری خود ہی لکھوا دیں تو اس سے بڑھکر کیا ہو سکتا ہے لیکن حضور کے اشغال کی کثرت ایک طرف ڈراتی تھی - دوسری طرف یہ خیال اور بھی مایوس کرنے والا تھا کہ بہت سے لوگوں نے اس بات کی خواہش ظاہر کی ہے اور بعض نے کوششیں بھی کی ہیں کہ حضور اپنی سوانح عمری لکھائیں لیکن ابتک کوئی کامیاب نہیں ہو سکا تو کس شمار میں ہے لیکن الحمد للہ مجھکو جو دعاؤں پر اعتماد ہے اس نے مجھکو مایوس ہونے نہیں دیا میں نے پھر بڑے جوش کے ساتھ راتوں کو اٹھ اٹھ کر دعائیں کرنی شروع کیں چنانچہ نتیجہ یہ ہوا کہ میں نے جب ڈرتے ڈرتے عرض کیا - تو منظور فرمالیا اور اب آخر ماہ فروری سے لے کر آج تک دستور رہا کہ جس دن کوئی خاص سبب مانع نہ ہو - تو میں روزانہ پنسل اور کاغذ لے کر خدمت میں حاضر ہوتا ہوں - آپ مجھ کو کبھی پانچ چھ کبھی سات آٹھ ورق لکھوا دیتے ہیں اپنے مقام پر پہونچ کر شام تک یا رات کے پچھلے حصہ تک اس کو صاف کر لیتا ہوں - اس طرح حضور کی خود لکھوائی ہوئی سوانح عمری ایک مفصل و بسوط کتاب بن گئی ہے زمانہ پیدائش سے لے کر ایام طفولیت - لاہور - رامپور لکھنو - بھوپال - بمبئی - عدن - جدہ - مکہ معظمہ - مدینہ منورہ بھیرہ - کشمیر وغیرہ کے تمام حالات آج تک تحریر ہو چکے ہیں - اور اب انشاء اللہ تعالے چند ہی روز میں قادیان تک پہنچنے کی امید ہے - چونکہ میں روزمرہ کے روز صاف کر لیا کرتا ہوں اور حضور نے ترتیب اور عبارت کی چستی و درستی کو خود خاص طور پر ملحوظ رکھا ہے (جس کا مفصل بیان میں انشاء اللہ تعالے اپنے دیباچہ میں کرونگا) اسلئے کتاب قریباً طیار ہے اور اب عزم یہ ہے - کہ حضور کی اس خود لکھوائی ہوئی سوانح عمری کو ایک مستقل کتاب کی حیثیت سے شائع کر دیا جاوے - جس پر ایک دیباچہ اور خاتمہ لکھنے کا ارادہ رکھتا ہوں باقی وہ مصالحہ جو میں نے اپنی نوٹ بکوں اور حضور کی کتابوں اور مطبوعہ لکچروں سے جمع کیا ہے اس کے بعد دوسرے حصہ کی [illegible]

کی یہ سوانح عمری اعلےٰ سے اعلےٰ کاغذ اور اعلیٰ سے اعلیٰ لکھائی چھپائی کے ساتھ شائع ہو۔ اور قیمت بھی اس کی صرف اس قدر ہو جو لاگت کے قریب قریب ہو تاکہ کتاب کی اشاعت میں روک واقع نہ ہو میرا ارادہ ہے کہ یہ کتاب آگرہ یا کانپور میں چھپوائی جاوے چنانچہ خط وکتابت شروع کرتا ہوں۔ میں خدائے تعالیٰ کی ذات سے قوی اُمید رکھتا ہوں کہ اس نے اس وقت تک جس طرح میری مدد فرمائی ہے آیندہ بھی مجھ کو بے نصیب نہ رکھیگا اور یہ کام چوں کہ اسی کی رضامندی کے لئے کیا ہے۔ اِسلئے مجھ کو یقین ہے کہ انشاء اللہ میں ضرور کامیاب ہو جاؤں گا۔ دنیا چونکہ عالم اسباب ہے لہذا گذارش ہے۔ کہ سردست میرے پاس روپیہ موجود نہیں۔ اور کتاب کی اشاعت کے لئے اگر صرف پانسو چھپوائی جاویں۔ تو تین سو چار سو تک تخمینہ ہے کتاب کی قیمت جو لاگت کے قریب قریب ہوگی۔ ایک روپیہ سے ضرور زیادہ ہوگی احباب سے [illegible] اس امداد کا خواہاں ہوں کہ وہ ایک ایک روپیہ پیشگی قیمت کتاب کا بھیجدیں کتاب چھپنے پر پیشگی قیمت دینے والوں کو ضرور انشاء اللہ رعایت دی جاویگی یعنے اگر سوا روپیہ تک کتاب کی قیمت ہووے۔ تو اُسی ایک روپیہ میں بھیجدی جاے گی۔ اِس طرح پیشگی قیمت مانگنے کی رسم کچھ معیوب ہی سمجھی جاتی ہے اور میں اپنے دل میں بہت شرمندہ ہوں لیکن دوستوں سے فرمائش کرتا ہوں کہ وہ میرے لئے بہت دُعا کریں۔ کہ خدا تعالےٰ اس کام میں مجھ کو سرخرو کرے اور کسی کو مجھ سے شکایت کا موقع نہ ہو۔ آمین۔ میرے بعض احباب اس بات کے خواہاں ہیں کہ میں مسودہ ان کو دیدوں اور وہ کتاب کو خود شائع کریں۔ لیکن یہ مجھ کو گوارا نہیں ہوا۔ میں چاہتا ہوں کہ اس کام کو میں خود ہی کروں۔ اسے میرے اللہ تعالےٰ میری مدد کر۔ آمین۔ جو لوگ میری اس گذارش پر توجہ فرما پیشگی بھیجنے سے مدد فرمائیں گے۔ وہ ضرور انشاء اللہ تعالےٰ عند اللہ ماجور ہوں گے۔ اگرچہ میں بھی سپاس گذار ہونگا۔ والسّلام۔

عاجز اکبر شاہ خاں نجیب آبادی۔ مقیم دار العلوم قادیان ضلع گورداسپورہ - ۱۶ ر مئی ۱۲ء

خط وکتابت کرتے تمام صاحبان اپنا نمبر خریداری ضرور تحریر فرمایا کریں ورنہ عدم تعمیل کی شکایت معاف ٭

کلامِ امیر رضی

بنی اسرائیل کون ہے؟ فرمایا:۔ قرآن شریف میں جہاں اس قسم کے الفاظ آتے ہیں کہ مثلاً یٰبنی اسرائیل۔ اے بنی اسرائیل۔ وہاں مخاطب کون ہے؟ کیا ہمارے قرآن سنانے کے وقت کوئی یہودی سامنے ہے یا کیا رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس یہود جمع رہتے تھے نہیں بلکہ وہاں تو اکثر صحابہ ہی جمع رہتے تھے۔ پس ان الفاظ کے مخاطب بھی ہم ہی ہیں یہ بھی عرب میں بیان کا ایک طریقہ تھا۔ شاعر کسی پڑوسن کا نام لے کر کچھ بات کرتا اور اصل مطلب محبوبہ کو مخاطب کرنا ہوتا حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے صاف روایت ہے کہ مضوا۔ وہ قوم چلی گئی اب تم مراد رکھے گئے ہو۔ اسرائیل کے معنے ہیں۔ خدا کا بہادر سپاہی۔ تم بہادر سپاہی کی اولاد ہو بہادر بنو۔ ان نعمتوں کو یاد کرو۔ جو خدا نے تم پر کیں خدا کے عہد کو پورا کرو۔ جب میں تو ان آیات کو پڑھ کر بہت حیرانی اور دُکھ ہوتا ہے کہ مسلمان ان کی طرف متوجہ نہیں ہوتے ٭

منکر کہو فرمایا:۔ ہمارے ملک میں کافر کا لفظ گالی بن گیا ہے اور لوگ اس سے بہت گھبراتے ہیں اگر منکر کا لفظ رکھو۔ تو لوگوں کو دو بھر نہیں ہونا۔

علماء پر زکوٰۃ فرمایا:۔ علماء پر بھی زکوٰۃ واجب ہے۔ جب ان کے پاس مال ہو مگر میں نے سوائے ایک کے کبھی کسی کو زکوٰۃ دیتے نہیں دیکھا۔

فرمایا:۔ لکھنؤ میں ایک ملک العلماء ہوئے ہیں۔ اُنھوں نے ظرافت پر ایک کتاب لکھی ہے۔ ہمارے گھر میں بھی وہ کتاب تھی۔ میں چھوٹی عمر میں ایک دفعہ اس کتاب کو لے کر اپنی مسجد میں چلا گیا۔ وہاں ایک واعظ آئے ہوئے تھے جب اُنھوں نے وہ کتاب دیکھی تو بہت منت سماجت کی کہ یہ کتاب مجھے دیدو میں حیران ہوا کہ یہ تو واعظ ہیں۔ یہ ایسی کتاب کیا کرینگے۔ وہ کہنے لگے کہ وعظ کے واسطے دو باتیں ضروری ہیں مضحکات اور مبکیات۔ کچھ ہنسانے والی باتیں کچھ رُلانے والی باتیں۔ سو ایک بات اِس کتاب سے حاصل ہو جاوے گی۔ ابتک میرے دل پر اُس کی بات کا اثر ہے کہ ہمارے واعظین کا یہ حال ہے کہ خشیۃ اللہ۔ خوف الٰہی۔ دنیا کی بے ثباتی۔ کسل و کاہلی کو دور کرنے کی تجاویز۔ وحدت واتحاد وہ نہیں پیش کرتے۔ بلکہ صرف ہنسانے اور رُلانے کی طرف متوجہ رہتے ہیں۔ میں خوف کرتا ہوں کہ واعظوں کا وہ حال ہو جو کہا گیا ہے کہ بلاد۔ بلاد۔ بلاد دینا ھب الی دار البوار۔ لوگوں کو تو کہیں کہ خبردار ہوشیار ہو جاؤ۔ یہ کرو وہ نہ کرو اور خود جہنم کو چلے جاویں ٭

فہرست بیعت کنندگان ملک حیدرآباد دکن

مولوی میر محمد سعید صاحب و دیگر برادران کی توجہ اور سعی سے حیدرآباد دکن میں احمدیوں کی ایک بڑی جماعت طیار ہوگئی ہے جس کی فہرست جناب مولوی صاحب موصوف اور برادر سید فضل احمد صاحب نے ہم کو دی ہے۔ اور ہم اسے بخوشی درج اخبار کرتے ہیں۔ اگرچہ اس میں بعض پرانے نام بھی ہیں لیکن اکثر حصہ وہ ہے۔ جو حال میں داخل سلسلہ ہوا ہے۔ اللہ تعالےٰ کے خاص فضل کی بات ہے کہ گذشتہ سال طاعون کا جو حیدرآباد پر ہوا اسمیں احمدی برادران طاعون سے محفوظ رہے بلکہ ان کے لواحقین میں سے اگر کوئی مبتلا ہوا تو خدا تعالےٰ نے اس کے حق میں بھی اپنے بندوں کی دُعاؤں کو قبول کیا۔ فالحمد للہ۔ ایڈیٹر

میر فضل علی صاحب معہ اہلیہ و دختر۔ حیدرآباد دکن
محمد عبد الرزاق صاحب۔ محمد ناصر صاحب۔ محمد عبد القادر صاحب صدیقی۔ نوازش حسین صاحب۔ حافظ محمد شبیر صاحب نابینا۔ محمد حسین صاحب شرار۔ شیخ داؤد صاحب جیاگوڑہ شیخ ابراہیم صاحب معہ اہلیہ و فرزند۔ مظفر علی صاحب امیر علی صاحب۔ معراج صاحب۔ سید ابراہیم صاحب و عبد الحی صاحب۔ نور الدین خاں صاحب وکیل۔ احمد علی صاحب۔ شیخ حسن صاحب احمدی۔ یادگیر
اہلیہ شیخ حسن صاحب۔ احمدی۔ یادگیر۔ حیدرآباد دکن
عبد الحی احمدی فرزند شیخ حسن احمدی " " "
احمدجی۔ دختر شیخ حسن صاحب احمدی " " "
عبد النبی صاحب احمدی عرف کوتوال " " "
منشی محمد ابراہیم صاحب احمدی " " "
اہلیہ منشی محمد ابراہیم صاحب احمدی " " "

والدہ محمد ابراہیم صاحب احمدی یادگیر - حیدرآباد دکن
شیخ چاند عرف لاڈجی احمدی " " " "
عبدالعزیز صاحب احمدی " " " "
اہلیہ عبدالعزیز صاحب احمدی " " " "
عبدالرسول صاحب احمدی " " " "
پیر محمد صاحب احمدی " " " "
عبدالقادر صاحب احمدی " " " "
اہلیہ عبدالقادر صاحب احمدی " " "
حبیب الرحمٰن فرزند عبدالقادر صاحب احمدی " " "
کلاں عبدالقادر صاحب احمدی " " "
محمد حسین صاحب عرف رڈگور احمدی " " "
عبدالرحمٰن صاحب عرف چھپیہ احمدی " " "
عبدالواحد صاحب عرف بیفکر احمدی " " "
مولا علی صاحب عرف سنپیل احمدی " " "
عبدالکریم صاحب عرف نیکلی احمدی " " "
عبدالقادر صاحب احمدی مولوی نارائن پیٹھ " " "
عبدالرحمٰن صاحب عرف شحنہ احمدی یادگیر " " "
اہلیہ عبدالرحمٰن صاحب " " "
پیر محمد صاحب عرف شحنہ احمدی " " "
اہلیہ پیر محمد صاحب " " "
عبدالرفیق صاحب فرزند پیر محمد شحنہ احمدی " "
خواجہ دختر پیر محمد صاحب شحنہ احمدی " "
غلام احمد صاحب حافظ نابینا احمدی " "
اہلیہ حافظ صاحب احمدی " " "
نور محمد صاحب فرزند حافظ صاحب احمدی " "
عبدالقادر صاحب فرزند حافظ صاحب احمدی " "
عبدالباری فرزند حافظ صاحب احمدی " " "
عبدالحمید صاحب گلبرگہ احمدی " " "
اہلیہ عبدالحمید صاحب " " "
عبدالقادر صاحب عرف سگری احمدی " " "
محمد غوث صاحب عرف گلبرگی احمدی " " "
اہلیہ " " " "
محمد اعظم فرزند محمد غوث صاحب احمدی " " "
معین الدین فرزند محمد غوث صاحب احمدی " " "
خواجہ بی دختر " " "
احمد بی " " "
عبدالقادر صاحب عرف گڈہ احمدی " " "

عبدالرحمٰن حافظ عرف موسےٰ احمدی یادگیر حیدرآباد دکن
عبدالکریم صاحب عرف شحنہ احمدی " " "
اہلیہ عبدالکریم صاحب " " "
زینب بی بی دختر عبدالکریم صاحب احمدی " " "
محمد احسن فرزند عبدالکریم احمدی " " "
والدہ صاحبہ عبدالکریم صاحب احمدی " " "
ہمشیرہ مخدوم بی بی عبدالکریم صاحب احمدی " " "
عبدالکریم عرف گولکھنڈی احمدی یادگیر " "
محمد جہاں کوربو حال مقیم حیدرآباد احمدی " "
عبداللہ عرف جمعدار احمدی " " "
عبدالقادر صاحب مولوی فرائضی " " "
عبدالرشید صاحب فرزند مولوی صاحب موصوف " "
جان محمد صاحب گولکھنڈی احمدی یادگیر " "
عبدالقیوم فرزند جان محمد احمدی " " "
عبدالرحمٰن فرزند جان محمد احمدی " " "
سید حسین صاحب سپروائزر - سکنہ حیدرآبادی " "
باگو بھائی سگری احمدی - یادگیر " "
اہلیہ باگو بھائی سگری احمدی " " "
جان محمد فرزند باگو بھائی سگری احمدی " " "
زہرا بی بی دختر " " " "
عبدالرشید فرزند " " " "
سید حسین صاحب ایجنٹ مخبر دکن احمدی " " "
خواجہ خاں ولد محمد خاں احمدی " " "
عبدالنبی عرف خوط احمدی " " "
عبدالرسول صاحب صیقل گر احمدی " " "
شیخ چاند عرف فراش احمدی " " "
فقیر حسین عرف گلبرگی سکنہ سکندرآباد احمدی " "
عبدالرزاق عرف قلعی گر - یادگیر - حیدرآباد دکن
عبدالرحمان ولد امام صاحب عرف ترسالی "
پیر محمد عرف منڈرگہ " " "
عبدالقادر صاحب عرف مقدم احمدی یادگیر " "
محمد قاسم صاحب عرف نٹی احمدی " " "
نقیر محمد عرف رائےچوری احمدی " " "
خواجہ میراں عرف رائچوری احمدی " " "
غالب صاحب عرف مقدم احمدی " " "
مومن حسین صاحب احمدی سکنہ حیدرآباد "
اہلیہ مومن حسین صاحب " " "

احمد حسین صاحب احمدی یادگیر حیدرآباد
بشیر احمد فرزند مومن حسین صاحب " " "
امۃ الحفیظ دختر مومن حسین صاحب احمدی " " "
محمد فاضل احمدی حال مقام حیدرآباد " "
عزیز النساء دختر مومن حسین احمدی " " "
عبدالغنی عرف ساری احمدی - یادگیر " " "
غلام حسین عرف رائچوری احمدی " " "
زوجہ غالب صاحب مقدم احمدی " " "
محمد شمشیر علی صاحب آغائی واحمدی " " "
اہلیہ محمد شمشیر علی صاحب " " "
محمد یوسف غوری حال مقام پربھنی احمدی " "
خورشید علی احمدی داروغہ لوکل فنڈ حال مقام عالم پور
مولانا بی دختر محمد شمشیر علی احمدی " "
محمد میراں صاحب احمدی حال مقام کہم میٹھ
محمد عمر صاحب احمدی حال مقام گنتور علاقہ انگریزی
سید صاحب احمدی ایلور
حیات بیگ صاحب احمدی ایلور
عبدالرحیم صاحب احمدی عرف لڈوجی یادگیر
پیر محمد صاحب ولد شیخ داؤد صاحب یادگیر

جدید بیعت کنندہ تیماپور

کلثوم بی بی زوجہ عبدالکریم تیماپور - خواجہ حسین احمدی
مخدوم بی بی بنت حسین صاحب احمدی تیماپور - سرمدالدین "
اسماعیل صاحب بوڑے احمدی تیماپور - رسول بی بی زوجہ "
حلیم بی بی دختر سرمدالدین احمدی - کریم بی بی زوجہ رسول صاحب
خیرالنساء " " " - عبداللطیف فرزند " "
زینب بی بی " " " - غلام احمد فرزند " "
عبدالرزاق صاحب ستا - محمد حسین ولد شائخ صاحب گجگج
اسمٰعیل صاحب حاجی ناناک احمدی - محمد حمزہ احمدی
محبوب صاحب " " - قاسم بی بی والدہ محمد حمزہ
محمد حسن صاحب " " - رسول بی بی زوجہ محبوب صاحب
حسین بی بی زوجہ محمد حسن - حسین بی بی زوجہ حمزہ صاحب
رسول بی بی " " - فاطمہ بی بی "
محمد صوفی پیش امام شوراپور - احمد حسین فرزند محبوب صاحب
محمد سلطان فرزند محبوب صاحب - چاند بی بی دختر محمد حسین صاحب
خدیجہ بی بی والدہ ابراہیم صاحب - زینب بی بی زوجہ عبدالوہاب
عائشہ بنت ..

حلیم بی بی بنت عبداللہ صاحب عبدالوہاب صاحب ابن ابراہیم صاحب
خدیجہ بی بی " " " عبدالحی " " "
سکینہ بی بی " " " احمدؐ ابن ابراہیم صاحب
محمد حسین ابن عبداللہ صاحب نعمت بی بی بنت عبدالرحمان
ڈاکٹر سید ظہور اللہ احمد صاحب احمدی معہ اہلیہ سہ کس ۲ دختران
و پسران - سید نعیم اللہ احمدؐ و سید اسد اللہ احمد
حسین بی بی ملازمہ ڈاکٹر صاحب -

جدید بیعت کنندہ دیودرگ

بجشو میاں ملازم ڈاکٹر صاحب محمد ابراہیم ملازم ڈاکٹر صاحب
زوجہ " " " " زوجہ " " "
محمد مرتضےٰ مددگار مدرسہ دیودرگ صدر مدرس مدرسہ دیودرگ
زوجہ صدر مدرس مدرسہ دیودرگ - عبدالسبحان صاحب منشی ٹپخانہ

بیعت کنندگان مقام عالم پلی

شیخ بڑے احمدی - معروف علی صاحب - میراں صاحب
محی الدین صاحب - سید احمد صاحب - سید عالم صاحب
حسن محمد صاحب - محی الدین صاحب - محمد یٰسین صاحب
نظام الدین صاحب - کلثوم بی بی - مرتضےٰ بی بی
محبوب بی بی - عائشہ بی بی - قتال بی بی
حسین بی بی - پیسہ محمدؐ - مخدوم بی بی

بیعت کنندہ کوٹ پلی

قاسم بی بی معہ چار فرزنداں سید محی الدین صاحب احمدی
سید علی صاحب سید عالم فرزند " " "
میراں بی بی - مخدوم بی بی کلاں - مخدوم بی بی خورد
فاطمہ بی بی - لعل بی بی - عالم بی کلاں - عالم بی خورد
امام بی معہ دو فرزنداں - امۃ اللہ بی بی - اسمٰعیل بی کلاں
اسمٰعیل بی بی خورد - راجن بی بی - عالم صاحب - میراں صاحب
غلام رسول صاحب - شیخ عین - محمد سلطان - داد یصاحب

سوار یڈی پیٹھ

عبدالکریم - محمد عبدالرحیم قاضی معہ زوجہ - مرتضیٰ بی صاحب
محمد ابراہیم صاحب احمدی قدیم - میاں شیخ داد یصاحب
محمد معروف صاحب معہ اہلیہ و دختراں سہ کس و فرزنداں
پیر محمد صاحب -
عبدالسبحان صاحب مددگار مدرسہ لہوپخانا مڈل رائچور
اہلیہ " " " "

بقیہ نام حیدر آباد دکن

محمد عبداللہ در صاحب [illegible]

اصلی ممیرہ اور ممیرے کا سرمہ

اصلی ممیرہ اور ممیرے کے سرمہ کا اعلان عرصہ سے شائع ہو رہا ہے اس اثنا میں بہت سے لوگوں نے فائدہ اٹھایا یہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نورالدین صاحب مد ظلہ' تبایا ہوا ہے آپنے اس سرمہ کے متعلق فرمایا کہ "برائے امراض چشم بسیار مفید است" یہ سرمہ دھند - جالا - پھولا - پڑ دال - سبل اور سرخی اور ابتدائی بندا امراض چشم کے لئے مفید ہے - قیمت سرمہ اول فی تولہ ۶ - قسم دوم ۴ - قسم سوم ۲ - اصلی ممیرا جس کی اصلی قیمت ۸ روپے فی تولہ ہے فی الحال دو ماہ کے لئے اس کی رعایتی قیمت ۷ فی تولہ رکھی ہے بعض ضروریات نے مجھ ایسا کرنے پر مجبور کر دیا ہے - ترکیب استعمال - ممیرا پتھر پر رگڑ کر یا سرمہ کیطرح باریک پیسکر آنکھوں میں ڈالا جاوے -

یہ سرمہ خاص کر گرمی کے موسم میں جسکی آنکھیں دکھتی ہوں بہت مجرب ہے -

حب سلاجیت

محیط اعظم سے نقل کیا گیا ہے جسکی عبارت یہ ہے
مقوی جمیع اعضاء - نافع صرع - مشتہی طعام - قاطع بلغم و ریاح - دافع بواسیر و جذام و استسقاء و زردی رنگ و تنگی نفس و دق تخوخیت و فساد و بلغم و قاتل کرم شکم مفتت سنگ گردہ و مثانہ و سلسل البول و سیلان منی و یبوست و درد مفاصل وغیرہ وغیرہ بہت مفید ہے بقدر دانہ نخود صبح کے وقت دودھ کے ساتھ استعمال کریں - قیمت دو تولہ ۱۔

لنگیاں اور کلاہ

ہر قسم کی لنگیاں مشہدی اور پشاوری با دامی سیاہ اور سفید ماشی ریشمی اور سوتی - ٹسری - صافے سفید اور بادامی اور پشاوری ٹوپیاں ہر قیمت کی ملسکتی ہیں -

المشتہر
احمد نور - کابلی - مہاجر سوداگر قادیان ضلع گورداسپور

العزیز علمی - ادبی - اسلامی مضامین کا ماہوار رسالہ بٹالہ ضلع گورداسپورہ سے نکلتا ہے قیمت

ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائیں

اصلی عرق کافور

دیکھو گرمی کا موسم آیا جہاں تہاں ہیضہ کا آنا بھی ممکن ہے اس سے بچنے کا آسان طریقہ ڈاکٹر ایس کے برمن کا اصلی عرق کافور ہے یہ دوا چھبیس برس سے تمام ہندوستان میں مشہور ہے یہ عرق گرمی کے دست - پیٹ کا درد اور متلی کے لئے اکسیر کا اثر رکھتا ہے ہمیشہ ایک شیشی اپنے پاس رکھو - قیمت فی شیشی چار آنے - محصولڈاک ایک شیشی سے چار شیشی تک ۵

عرق پودینہ

یہ ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں سے یہ عرق طیار کیا گیا ہے اس کا رنگ بھی پتی کے رنگ کا سا ہے اور خوشبو بھی تازہ پتیوں کی سی آتی ہے یہ عرق ڈاکٹر برمن کی صلاح سے ولایت کے نامی دوا فروش سے بنوایا ہے - ترایح کے لئے یہ نہایت مفید دوا ہے - پیٹ کا پھولنا - ڈکار کا آنا - پیٹ کا درد - بدہضمی - متلی - اشتہاء کا کم ہونا - ترایح کی سب علامتیں دور ہو جاتی ہیں - قیمت فی شیشی ۸ محصولڈاک ایک سے دو تک ۵

ڈاکٹر ایس کے برمن - تاراچند دتا سٹریٹ نمبر ۵ و ۶ کلکتہ

الخطبۃ

(۷) ہمارا ایک بھائی جو نیک منکسر المزاج احمدی دیندار حاجی عمر ۱۸ سال خواندہ اصل وطن چکوال ضلع جہلم اس کے لئے ایک رشتہ کی ضرورت ہے - خط و کتابت معرفت اڈیٹر بدر ہو -
(۱۰) ہمارے ایک معزز احمدی دوست جو بنگال میں ایک معزز عہدہ پر ممتاز ہیں اپنی ہمشیرہ ۱۶ سالہ - نوشت و خواند سے ماہر و بصفات حسنہ موصوف کے واسطے ایک ایسا رشتہ چاہتے ہیں - جو کم از کم انڈر گریجوایٹ ہو اور پچاس روپے ماہوار سے زائد آمد رکھتا ہو - درخواستیں معرفت ایڈیٹر بدر ہمراہ ۱ ٹکٹ ہونی چاہئیں -
(۱۲ و ۱۳) علاقہ گوجرانوالہ کے ایک احمدی زمیندار اپنے لڑکے اور لڑکی کا نکاح احمدی زمینداروں کے ہاں کرنا چاہتے ہیں - خط و کتابت معرفت ایڈیٹر بدر ہمراہ ۱ ٹکٹ -
(۱۴) ایک لڑکی خاندان مغلیہ عمر ۱۶ سالہ کے نکاح کیواسطے

BADR – QADIAN

بدر

عام قیمت پیشگی عہ / بغیر ضمیمہ درس قرآن

الیس اللہ بکاف عبدہٗ مرزا غلام احمدؑ | Reg. No. L. CCLXXXVIII | مسیح وقت مہدی ہم مجدد بر سر این صد

جلد ۱۰ | ۲ جمادی الثانی سنہ ۱۳۲۹ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق یکم جون سنہ ۱۹۱۱ء مطابق ۱۹ جیٹھ سمہ ۶۵ | نمبر ۳۱

بھائیو! گر قادیان آؤ گے تم | ایڈیٹر و مینیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | نور دین مصطفےٰ پاؤ گے تم

دس شرائط بیعت

اوّل۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم۔ یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا۔ اگرچہ کیسا [illegible] یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق [illegible] ادا کرتا رہے گا اور حتی الوسع نماز [illegible] نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر [illegible] استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا [illegible] سے اللہ تعالےٰ کے احسانوں کو یاد کرکے [illegible] کی حمد [illegible] بنائے گا [illegible] یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے [illegible] یہ کہ ہر حال [illegible] راحت [illegible] اور نعمت [illegible] میں اللہ تعالےٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہرحالت راضی بقضا [illegible] اور ہر ایک [illegible] قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہے گا۔ اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیرے گا۔ بلکہ قدم آگے بڑھائے گا۔ ششم۔ یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آ جاوے گا۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم۔ یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا۔ اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائے گا۔

دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلےٰ درجہ کا ہوگا۔ کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفےٰ ما را امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم
ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمدؐ ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او با شیر شد اندر بدن
جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آن نہ از خود از ہمان جائے بود
اقتدائے قول او در جان ماست
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک از خبرہائے معاد
ہر چہ گفت آن مرسل رب العباد
آن ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست
منکر آن مورد لعن خدا ست
معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ما
ہر کہ انکارے کند از اشقیاء است
یک قدم دوری ازان عالیجناب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

دستور العمل

عام قیمت پیشگی سالانہ بلا ضمیمہ عہ
معہ ضمیمہ درس قرآن مجید پیشگی للعہ
بغیر وصولی قیمت پیشگی کسی صاحب کے نام اخبار جاری نہ ہوگا۔ خط و کتابت کے واسطے جوابی کارڈ آنا چاہیئے ورنہ جواب سے جواب۔ رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی۔ علیحدہ رسید نہ ہوگی۔ البتہ جو صاحب قادیان میں دستی قیمت ادا کریں ان کو بہرحال رسید حاصل کرنی چاہیئے اگر چار ہفتہ تک رسید نہ چھپے۔ تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے۔ تمام ترسیل زر بنام میان معراج الدین عمر پروپرائٹر۔ قادیان ضلع گورداسپور ہونی چاہیئے۔

مینجر اخبار بدر

وہ الفاظ جن میں حضرت اقدس [illegible] بیعت لیتے تھے۔ ہاتھ میں ہاتھ دیکر [illegible] فرماتے جاتے تھے اور طالب تکرار کرتا جاتا تھا۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہٗ و رسولہ ۔ ۲ بار۔ آج میں احمدؑ کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا [illegible] جن میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے [illegible] تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم [illegible]۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۳ بار۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے [illegible] سوا کوئی بخشنے والا نہیں آمین۔ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کیلئے دعا فرماتے ہیں حضرت خلیفۃ المسیح و المہدی مذکورہ بالا الفاظ کے ساتھ یہ الفاظ بڑھاتے ہیں آج میں نور دین کے ہاتھ پر [illegible] بیعت [illegible] جن شرائط سے حضرت مسیح موعود بیعت لیا کرتے تھے اور نیز اقرار کرتا ہوں کہ خصوصیت سے قرآن شریف اور حدیث صحیحہ کے پڑھنے اور سننے اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کرونگا اور اشاعت اسلام میں [illegible] بقدر وسعت و طاقت کمربستہ رہونگا اور انتظام زکوٰۃ [illegible]

(بدر پریس قادیان میں میان معراج الدین عمر پروپرائٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

حضرت مسیح موعودؑ اور ماہ مئی

مخدوم صادق حضرت مفتی صاحب سلمہ ربہٗ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ ایک مضمون بعنوان "حضرت مسیح موعودؑ اور ماہ مئی ۱۹۱۱ء" مرسل خدمت ہے۔ احمدی کتب۔ اشتہارات۔ اخبارات کے پرانے فائلوں سے جس قدر کہ ہو سکا۔ مذکورۂ ذیل واقعات جمع کر دئے گئے ہیں اور بعض غیر اہم متعدد واقعات بوجہ طوالت عمداً ترک کر دئے گئے۔

اس مضمون میں مندرجہ ذیل امور قابل غور ہیں۔

(۱) حضرت سیدنا مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی تائیدی تصانیف۔ اشتہارات اور خطوط اور واقعات بلحاظ کثرت اور اہمیت کے جس قدر کہ ماہ مئی میں وقوع میں آئے ہیں انکی نظیر غالباً کسی اور مہینے میں نہیں پائی جاتی۔

(۲) منجملہ تمام واقعات کے تخمیناً ۳/۲ حصہ صرف آخر ماہ مئی میں وقوع میں آئے۔

(۳) حضرت اقدس علیہ السلام کی تاریخ وفات ۲۶ مئی ہے۔ اسی تاریخ کئی متعدد تصانیف اور واقعات خصوصاً وقوع میں آئے ہیں۔ اور ۲۴ تاریخ بھی خصوصیت سے قابل توجہ ہے

دیگر گذارش یہ ہے کہ باوجود عدیم الفرصتی کے جس قدر کہ ممکن ہو سکا۔ مندرجہ ذیل واقعات ماہ مئی جمع کر دیتا ہوں۔ چونکہ یہاں پر احمدی کتب و اخبارات کا کافی ذخیرہ موجود نہیں ہے اسلئے اس مضمون میں غالباً بہت سے ضروری داخلی فروگذاشت ہو گئے ہیں۔

(الف) جو جو حضرات حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذاتی حالات و واقعات سے واقف ہونے کا شرف رکھتے ہوں اس مضمون کے شائع ہونے پر وہ غور فرما کر ماہ مئی کے متعلق جتنے واقعات کہ ہوئے ہیں۔ وقتاً فوقتاً اس مضمون کے ماتحت اخبار میں شائع فرماتے رہیں۔

(ب) انگریزی خوان احمدی احباب سے التماس ہے کہ ماہ مئی کے متعلقہ حالات اور واقعات خصوصیات۔ انسائیکلو پیڈیا یا کسی اور تاریخی کتاب سے استنباط کر کے روانہ اخبار فرماویں تاکہ یہ مضمون ہر طرح سے مکمل ہو جائے۔ ممکن ہے کہ اس ماہ مئی میں اس قدر کثیر اور اہم واقعات کا وقوع میں آنا یقیناً اس میں کوئی الٰہی راز ہو۔ جو ضرور اپنے وقت پر کھلیگا۔ یا یہ کہ حضرت مسیح ناصری کو بھی اس مہینے سے بھی خاص مناسبت ہے؟

(۴) اس مضمون کو اسی حالت کے ساتھ اسی ماہ مئی کے کسی ایک نمبر میں شائع فرما دیجے۔

فقط۔ والسلام۔ آپکا خادم نیازمند قدیم۔ سید فضل احمد احمدی۔ حیدر آباد دکن

تصانیف حضرت اقدسؑ

نمبر شمار	نام کتاب	مورخہ	مطبوعہ	کیفیت
۱	سراج المنیر	مئی ۱۸۹۷ء	الاسلام قادیان	
۲	حقیقۃ الوحی	۱۵ مئی ۱۹۰۷ء		
۳	نور الحق حصہ ثانیہ	۱۸ مئی [illegible]	لاہور	
۴	چشمۂ معرفت	۲۰ مئی [illegible]	[illegible] پریس	
۵	گورنمنٹ انگریزی و جہاد	۲۲ مئی ۱۸۹۷ء	ضیاء الاسلام پریس قادیان	یہ تاریخ زمانہ تصنیف کی ہے
۶	پیغام صلح	مئی ۱۹۰۸ء		
۷	تحفہ قیصریہ	۲۵ مئی ۱۸۹۷ء	ضیاء الاسلام پریس	
۸	حجۃ اللہ (عربی)	۲۶ مئی ۱۸۹۷ء	״ ״	
۹	حضرت اقدس کی پرانی تحریریں	۳۰ مئی ۱۸۹۹ء	انوار احمدیہ پریس	
۱۰	ضیاء الحق	مئی ۱۸۹۵ء	ضیاء الاسلام پریس	

اشتہارات حضرت اقدسؑ

نمبر شمار	نام	مورخہ	مطبوعہ	کیفیت
۱۱	اشتہار واجب الاظہار	یکم مئی ۱۸۹۷ء		
۱۲	محمد حسین گنگا بشن اشتہار قطعی فیصلہ کے لئے	۱۹ مئی ۱۸۹۷ء	ضیاء الاسلام پریس	
۱۳	اشتہار اول	۱۵ مئی ۱۹۰۸ء		
۱۴	الاشتہار لتبکیت النصاریٰ وتسکیت کلمن بارا (عربی)	۱۸ مئی ۱۸۹۳ء	مصطفائی پریس لاہور	منسلکہ نور الحق حصہ ثانیہ
۱۵	استفتار	۱۲ مئی ۱۸۹۷ء		
۱۶	ٹائٹل پیج ایضاً	۱۷ مئی ۱۸۹۷ء	ضیاء الاسلام پریس	
۱۷	اشتہار انگریزی	مئی ۱۸۹۷ء		ضمیمہ استفتار
۱۸	شیخ محمد حسین بٹالوی کی نسبت پیشگوئی	۴ مئی ۱۸۹۳ء		
۱۹	ضروری گزارش بعنوان بمراد ان بخوشید وبرائے حق بجوئید	۲۸ مئی ۱۸۹۲ء	ضیاء الاسلام پریس	ضمیمہ نشان آسمانی ص ۴۲ س ۷
۲۰	تمام جماعت احمدیہ کیلئے اعلان۔ ڈاکٹر عبد الحکیم خارج از بیعت	۳ مئی ۱۹۰۶ء	بدر پریس قادیان	اخبار بدر جلد ۲ نمبر ۱۸
۲۱	احمد مسیح واعظ۔ ایس۔ پی۔ جی مشن دہلی کی درخواست مباہلہ منظور	۵ مئی ۱۹۰۶ء	ایضاً	بدر نمبر ۱۹ جلد ۲
۲۲	احمد مسیح کے ساتھ مباہلہ منظور	۱۱ مئی ۱۹۰۶ء	ایضاً	بدر نمبر ۲۰ جلد [illegible]
۲۳	اشتہار بعنوان اپنی جماعت کو تنبیہ کرنے کے لئے ایک ضروری اشتہار	۹ مئی ۱۸۹۸ء	ضیاء الاسلام	
۲۴	الاعلان فاستمعوا یا اہل العدوان	۲۶ مئی ۱۸۹۷ء	ایضاً	[illegible]
۲۵	قتل الانسان ما اکفرہ	[illegible] مئی ۱۸۹۷ء	״	
۲۶	مرزا امام الدین کی استدعا پر ایک پیشگوئی بطور نشان نمائی	۱۰ مئی ۱۸۸۸ء	اخبار نور افشاں	حجۃ الاسلام ص ۱-۲ و ۳ و ۴
۲۷	مضمون حضرت اقدس بجواب مضمون مندرجہ اخبار عام دربارہ نبوت خود	۲۳ مئی ۱۹۰۸ء	اخبار عام ۲۳ مئی	بدر جلد ۷ نمبر ۲۲-۲۳
۲۸	اشتہار ضروری گذارش توجہ گورنمنٹ	۱۱ مئی ۱۹۰۵ء	بدر پریس قادیان	بدر [illegible] نمبر ۱
۲۹	رومی سلطنت کے ایک معزز عہدہ دار حسین کامی کی نسبت پیشگوئی کا اظہار	۲۴ مئی ۱۸۹۷ء	ضیاء الاسلام پریس	تریاق القلوب ص
۳۰	ضروری اشتہار	۲۲ مئی ۱۸۹۲ء	״	ضمیمہ نشان آسمانی
۳۱	اشتہار۔ اپنی تمام جماعت کے لئے ضروری نصیحت	[illegible] مئی ۱۹۰۷ء	بدر پریس	بدر ج ۲ نمبر ۱۹

حضرت اقدس کی تقریریں و خطوط

نمبر	مضمون	تاریخ	مطبع	حوالہ
٣٢	تقریر حضرت اقدس ع۔ جلسہ طاعون	٢ مئی ١٨٩٨ء		منسلکہ رسالۃ الانذار
٣٣	میموریل بحضور نواب لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر بالقابہ	٤ مئی ١٨٩٨ء		"
٣٤	خط از جانب حضرت اقدس بنام بابو الٰہی بخش صاحب	٢٥ مئی ١٩٠٠ء	ضیاء الاسلام	ضمیمہ اشتہار معیار الاخیار
٣٥	حضرت اقدس ع کی طرف سے خط جو بھیجا گیا جنڈیالہ کی طرف رجسٹری کرکے بھیجا گیا	١٢ مئی ١٨٩٣ء	"	ضمیمہ حجۃ الاسلام صفحہ ١٤
٣٦	حضرت اقدس ع کی جانب سے خط بنام عبد الحکیم	٢٤ مئی ١٩٠٦ء		بدر۔ جلد ١٠۔ نمبر ١٩

تائیدی تصانیف اشتہار۔ خطوط وغیرہ

نمبر	مضمون	تاریخ	مطبع	حوالہ
٣٧	اشتہار واجب الاظہار بمقام فاطمہ بنت محمد خان نمبردار سکنہ خانپور تحصیل ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان زوجہ برادر حقیقی خود شیخ محمد نمبردار	١٣ مئی ١٨٩٧ء	مطبوعہ روز بازار جنرل بکس امرتسر	
٣٨	ایک گواہی۔ اشتہار واجب الاظہار۔ فقیر محمد سیالکوٹ بر لب ایک باغ بستی والا	٢٨ مئی ١٨٩٧ء	ضیاء الاسلام	ضمیمہ حجۃ اللہ
٣٩	جلسہ طاعون کی کارروائی۔ شیخ رحمت اللہ صاحب تاجر بمبئی ہوس۔ لاہور	٤ مئی ١٨٩٨ء	.	منسلکہ رسالہ الانذار
٤٠	اشتہار۔ خدا کے لئے ایک گواہی۔ شتہرہ سید امیر علی شاہ صاحب ولد بہار شاہ صاحب ساکن سیدانوالی تحصیل و ضلع سیالکوٹ	٢ مئی ١٨٩٩ء	.	.
	الفاظ تصدیق جو جناب رسول اللہ صلعم نے فرمائے۔ مسیح موعود ع [illegible]	١٩ مئی ١٨٩٩ء		
	[illegible] نامہ بخش میانوالی بحدیث	٢٤ " "		منسلکہ نشان آسمانی
	[illegible] جلد ١ [illegible] محمد فضل صاحب گوی۔	٢٠ مئی ١٩٠٢ء	ضیاء الاسلام	
٤٣	حقیقت نماز۔ مؤلفہ شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم	٢٠ مئی ١٩٠٧ء	انوار احمدیہ پریس	
٤٤	احمدی قوم کو [illegible] افزا بشارت۔ حضرت مولوی [illegible] کریم صاحب مرحوم	١١ مئی ١٩٠٣ء	انوار احمدیہ	غیر معمولی الحکم مورخہ ١١ مئی ١٩٠٣ء
٤[illegible]	رقیمۃ الوداد نمبر ٤ بجواب [illegible] ابو المنی مدرس منشی حسن علی صاحب	٥ مئی ١٩٠٢ء		الحکم جلد ٦۔ نمبر ١٨
٤[illegible]	رقیمۃ الوداد نمبر ٥ بجواب [illegible] محمد عجب خان صاحب نائب تحصیلدار	٢٤ "	"	الحکم نمبر ١٩۔ جلد ٦
	صحیفہ آصفیہ المعروف بتبلیغ بحضور نظام۔ مصنفہ خواجہ کمال الدین صاحب بی اے ایل ایل بی	٢٢ مئی ١٩٠٨ء	رفاہ عام پریس	

نمبر	مضمون	تاریخ	مطبع	حوالہ
٤٨	اقرار نامہ بستری محمد موسیٰ صاحب جماعت بھڈیار۔ بخدمت حضرت اقدس ع	مئی ١٩٠٨ء		بدر

واقعات

نمبر	مضمون	تاریخ	مطبع	حوالہ
٤٩	حضرت اقدس کی دوبارہ تفتیش میاں کریم بخش صاحب سے درباره پیشگوئی مجذوب گلاب شاہ بمقام لودیانہ	مئی ١٨٩٢ء	ضیاء الاسلام	ضمیمہ نشان آسمانی بار دوم صفحہ ١س ٨-١٠
٥٠	پیشگوئی۔ زلزلہ آیا۔ زلزلہ آیا۔ مورخہ ١٥۔ اپریل کا پورا ہونا	٢٠ مئی ١٩٠٦ء	بدر پریس	بدر جلد ٢۔ نمبر ٢١
٥١	ولادت صاحبزادہ حضرت شریف احمد صاحب سلمہ اللہ	٢٤ مئی ١٨٩٥ء	.	
٥٢	ولادت صاحبزادہ حضرت نصیر احمد صاحب سلمہ اللہ۔ نبیرۂ حضرت اقدس ع	٢٦ مئی ١٩٠٦ء	بدر پریس	بدر جلد ٢۔ نمبر ٢٢
٥٣	ولادت نبیرۂ حضرت خلیفۃ المسیح۔ قادیان۔ تقریب شادی صاحبزادہ حضرت بشیر احمد صاحب سلمہ۔ تاریخ روانگی۔ تاریخ پہنچنے کی تاریخ داخلہ قادیان شریف	١٠ مئی ١٩٠٦ء ١٧ " " ٢٦ " "		بدر مورخہ ١٢ مئی ١٩١١ء
٥٤	جنگ مقدس۔ بمقام امرتسر	٢٢ مئی ١٨٩٣ء	ریاض ہند	
٥٥	حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آخری وحی۔ (١) سرنگ (٢) الرحیل ثم الرحیل	٩ مئی ١٩٠٨ء	.	.
٥٦	ڈرو مت مومنو!	١٥ مئی ١٩٠٨ء	.	.
	إنی مع الرسول اقوم	١٧ " "	.	.
٥٧	وفات شریف	٢٦ " "	.	.

جھوٹ ہو تو ایسا ہو

جناب ایڈیٹر صاحب المحدیث دام ظلہٗ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کے اہل حدیث نمبر ٣٤ جلد ٨ مورخہ ١٤ ربیع الثانی میں زیر عنوان "ایک احمدی تائب ہوا" آپ کے کسی صداقت کیش نامہ نگار نے مٹی ضلع پوری میں ایک احمدی مولوی غلام مصطفےٰ صاحب کی تاثیر وعظ سے تائب ہونے کا حال لکھا ہے۔ جن کا نام اور پتہ پورا پورا میرا ہی ہے اسلئے میں خیال کرتا ہوں کہ میرے متعلق ہی واقعہ نامہ نگاری کی داد دیگئی ہے اس کے جواب میں اپنے احمدی ہونے کا اعلان کرتا ہوں۔ اور آپ کو آپکے ناظرین کے شان سمیت اپنے احمدیت کا گواہ بناتا ہوں۔ اور پھر عرض کرتا ہوں کہ جس طرح آپنے اس چھٹی کو شائع فرمایا ہے۔ اسی طرح میرے اس نیاز نامہ کو بھی کسی گزشتہ اخبار میں جگہ دے کر اپنی نصفت پسندی۔ صداقت اور بے لوثی کا ثبوت دیں گے۔ اور میری اُمید اور بھی پختہ ہو [illegible] گی جبکہ میں انجمن صادقین کا ایک رکن رکین پاتا ہوں اور ساتھ ہی بھی خواہانہ مشور [illegible] اہتا ہوں۔ کہ اکثر و بیشتر شاید کارپردازان دفتر اہل حدیث کی سہل نگاری کی وجہ سے غلط [illegible] ہو جاتی ہیں۔ جو ایک ایسے اخبار کی شان سے بعید ہے جس کا ایڈیٹر آپ جیسا [illegible] جیسا مولوی اور پھر آپ سا انجمن صادقین کا رکن ہو۔ چنانچہ اس سے پہلے مختار احمد صاحب [illegible] احمدی کے [illegible] خبر بھی آپ ہی نے

شائع کی تھی جس پر الحکم نے نوٹس بھی لیا۔

اس کے بعد میں آپ کے نامہ نگار صاحب سے خطاب کر کے کہتا ہوں کہ نہ معلوم بزرگوار نے کس سبزی کی عینک میں میرا تائب ہونا مشاہدہ فرمایا۔ ہمارے صداقت کیش نامہ نگار نے جھوٹ کی ناک اور سچ کے پیر کاٹ دئے۔ پناہ بخدا۔ نہ مجھ سے اور مولوی غلام مصطفےٰ سے اس سلسلہ مبارکہ کے بارے میں کوئی مذاکرہ ہوا اور نہ مولوی غلام مصطفےٰ کے وعظ میں بجز چند دور از کار قصوں کے اس سلسلہ کا ذکر تھا۔ لیکن ہمارے نامہ نگار صاحب عالم مراقبہ سے سر اٹھاتے ہیں۔ تو ان کو یہ بھی سجھائی دیتا ہے اور وہ بھی۔ ہمارے نامعلوم الاسم پردہ نشین نامہ نگار صاحب کو معلوم رہنا چاہیئے کہ یہ جھوٹ افترا اور تہمت ہے جو مسلمان کی شان کو زیبا نہیں۔

سو بالفرض اگر میرا تائب ہونا مطابق واقعہ ہو۔ تو اس سے مولوی غلام مصطفےٰ کی فضیلت میں کون سی زیادتی آسکتی ہے اور ایک فرد کی کمی سے سلسلہ احمدیہ میں کون سا نقص وارد ہو سکتا ہے۔ بیت

سگ بدگہر اگر کاسہ زرین بلکند * قیمت سنگ نیفزاید و زر کم نشود

راقم سبط احمدؐ ساکن سوتگھڑہ حال وارد چنبی ضلع پی۔ جی۔ ل

ایسے کو تیسا

ابن خزرجو (مولوی ثناء اللہ امرتسری) نے اپنے پرچہ اہل حدیث مورخہ ۱۹ مئی ۱۹۱۱ء میں ایک نظم قادیانی شاعرہ کی سرخی سے شائع کی ہے جس میں سلسلہ احمدیہ کے لیڈر اور دیگر بزرگوں کے حق میں بہت گندہ دہانی سے کام لیا ہے۔ ایک شعر حضرت مسیح موعود ؑ کے متعلق بطور نمونہ درج ہے۔ ع

وہ جیسے چھپکلی شہتیر سے ہوتی ہے آویزاں

نہ اس کے دل میں تھا اللہ کا خوف و رجا باقی

کیا غیر احمدیوں میں کوئی ایسا آدمی نہیں رہا جو اس بدکردار کو سمجھائے۔ کہ اگر میر قاسم علی صاحب ایڈیٹر اخبار الحق نے تیرا سر پھلایا ہے تو اس کے عوض میں میر صاحب کے مرشد اور بزرگوں کو کوسنا کون سی عقل کی بات ہے۔ ہم تو پھر بھی کچھ نہیں کہتے۔ البتہ ابن خزرج کے ایک ہم وطن اس کے اندرونی حالات کے آگاہ مولوی صاحب جناب محبوب احمدؐ المعروف صاحب نے اپنے اعلان نمبر ۲ مطبوعہ مطبع خادم پنجاب امرتسر میں جو کچھ لکھا ہے اس میں سے صرف تھوڑا سا اقتباس بطور نمونہ دیتے ہیں۔ کسی کو پورے اشتہار کی ضرورت ہو تو شاہ صاحب سے براہ راست منگوا لے۔

واضح ہو کہ جب عبدالحکیم سوفسطائی اور ثناء اللہ وہابی نے اپنی اپنی تحریر و تقریر کے ذریعہ سے سادہ لوح مسلمانوں کو اپنے دام فریب میں لانے کی کوشش شروع کی۔ اور اس کوشش کو حد سے زیادہ ترقی دی۔ تو ہم نے ایک اعلان دیا جس میں ان دونوں (ملحدوں کے) عقیدوں سے اپنے ناواقف بھائیوں کو مطلع کیا تا ہمارے بھائیوں میں سے کوئی دہوکہ نہ کھاوے اور ان ملحدوں کی چکنی چپڑی باتوں پر پھسل نہ جاوے۔ الحمدللہ کہ اس اعلان نے بڑا اثر کیا جس نے پڑھا یا سنا وہ ان بدمذہبوں کے نام سے بیزار ہوگیا۔ .... بلکہ خود ثناء اللہ نے اپنے مطبع اہل حدیث میں چھپوا لیا ہے تو اس کا ذکر بیکار اس کا کیا اعتبار اس لئے کہ جب ثناء اللہ سینکڑوں عالموں کے فتوؤں کے رد سے نہ صرف بدمذہب بیدین ملحد کافر بلکہ پرلے سرے کا فریبی مکار اور حد درجہ کا جھوٹا اور عیار بھی ثابت ہو چکا ہے۔ تو کیوں کر مانا جا سکتا ہے کہ جو فیصلہ ایسے مشہور عالم اور ثابت شدہ و مسلم جھوٹے اور فریبی نے خود اپنے مطبع میں چھپوا لیا ہے وہ درست و بجا ہو .... ہم خود اپنے مسلمان بھائیوں کو اطلاع دیتے ہیں۔ کہ ثناء اللہ پر کفر کا فتوے لگانے والے سو کے قریب ہیں اور فیصلہ کرنے والے فقط تین فتوے دینے والے اور ہیں۔ فیصلہ کرنیوالے اور جنہوں نے فیصلہ کیا ہے انہوں نے فتویٰ نہیں دیا تھا اور جنہوں نے فتویٰ دیا تھا انہوں نے فیصلہ سے اتفاق نہیں کیا .... اب ناظرین خود فیصلہ کر لیں کہ سو عالموں کے اس فتوے کو کہ ثناء فریبی ہے۔ مکار ہے جھوٹا ہے عیار ہے بیدین ہے۔ بدمذہب ہے۔ ملحد ہے کافر ہے دجال ہے شیطان ہے اس سے دور بھاگو اسے اپنے سے دور ہٹاؤ اس کی تحریر نہ دیکھو تقریر نہ سنو اس کے سایہ سے بچو اس کے نام پر لاحول پڑھو۔ قبول نہ کرنا۔ .... غرض مسلمانوں کو چاہیئے کہ بالخصوص ثناء اللہ اور اس کے دوستوں سے بچیں کہ اس کے معاون بھی شیطان کے سگے ہیں اور دجال کے بال کے گدھے ہیں گدھے ہیں بلکہ کتوں اور سوروں سے بھی پرے۔ زندیق ہیں بے تحقیق ہیں شیطان کے کفش بردار ہیں۔ دجال کے فضلہ خوار ہیں جب ان خناسوں کو دیکھتے ہی جھڑکے خدا اس کا دل رحمت سے بھرے اور محشر میں بڑی گھبراہٹ سے پناہ دے۔ اب خاص ثناء اللہ کے متعلق علماء کی راؤں کا خلاصہ اسی اشتہار سے ملخصاً درج کیا جاتا ہے۔ بدعتی۔ گمراہ۔ گمراہ کرنے والا۔ بڑا فریبی۔ بہت جھوٹا ثناء اللہ ولیوں نبیوں کا مخالف۔ ملحد۔ معتزلی۔ یہودی نصرانی مغالطہ ساز افترا پرداز خبیث۔ زندیق۔ دجال۔ شیطان محرف قرآن۔ ثناء اللہ مسلمانوں کو دہوکہ دیتا ہے۔ اسی طرح اس کے پرانے بڑے شیطان نے حضرت آدم ؑ کو بھی دہوکہ دیا تھا۔ پس بچو بچو ایسے گمراہ کرنے والے سے جو دوزخ کے دروازہ پر کھڑا ہو کر بلاتا ہے جو شخص ثناء اللہ کی کہا مانیگا دوزخ میں جائیگا۔ ثناء اللہ دجالوں میں سے ایک دجال ہے مسلمان اس سے بالکل ہی پرہیز کریں۔

فقیر محبوب احمدؐ المعروف بہ خیر شاہ حنفی نقشبندی مجددی امرتسری

مطبع خادم پنجاب امرتسر

اعلان اگر کوئی صاحب قادیان میں خراس چلانا چاہیں۔ تو ایک دوست اس کے واسطے روپیہ دینے کو طیار ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم۔ جناب ایڈیٹر صاحب اخبار بدر۔ قادیان۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

برائے مہربانی حسب ذیل خط کو بعینہ لفظ بلفظ اپنے اخبار میں کسی کالم میں جگہ دیکر اور شائع کر کے مشکور فرما دیں۔ کار خیر ہے۔ اس میں جہاں تک جلد ہو سکے حصہ لیجئے اور شائع کرنے میں تساہل سے کام نہ لیجئے۔ جب سے ڈاکٹر عبدالغنی و مولوی نجف علی صاحبان وغیرہ فیل خانہ کابل میں اسیر و نظر بند کئے گئے ہیں۔ تب سے لیکر آج تک بڑے بڑے اخبارات و انجمن ہائے اسیر افغانستان کی خدمت میں ان بیکس و مجرم خطا کار انسانوں کی رہائی کے لئے عربی کے کالم کے کالم سیاہ کئے ہیں اور میموریل بھی گورنمنٹ عالیہ پنجاب کی معرفت کابل کو روانہ کئے ہیں۔ لیکن وہاں تو صدائے نہ برخاست ہے و "زمین جنبد نہ جنبد گل محمدؐ" والا معاملہ ہے کوئی ان کی خبر تک نہیں لیتا۔ لیکن اب اس عاجز کی عرض کو بھی کوئی ان کا خیر خواہ ان [illegible] ایک دفعہ پہونچا کر [illegible] انشاء اللہ تعالیٰ نتیجہ عمدہ ظہور میں آئے گا۔ میں بوجہ ان کی پرانے تحفہ حمیدہ کو مد نظر رکھ کر علانیہ اس خط کو [illegible] ہوا ہوں۔ بہتر ہے کہ دیگر اخبارات بھی حسد۔ تعصب و بالائے طاق رکھ کر اپنے اخباروں میں اس خط کی بعینہ نقل دیکے سلطنت افغانستان میں کسی نہ کسی طرح پہونچا دیں۔ زیادہ والسلام

نقل مطابق اصل حسب ذیل ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ [illegible] لکریم

میاں غلام [illegible] [illegible] محمدؐ دسوند خان صاحب

[illegible] جلال پور جٹاں تحصیل و [illegible] پنجاب [illegible]

چوں کہ ڈاکٹر عبدالغنی و مولوی نجف [illegible] علی صاحبان کا یہ فقیر مدت [illegible] احسان [illegible] کا علم آپ کو بخوبی ہے۔ جب کہ آپ اور میں [illegible] لاہور میں دو سال تک [illegible] اور ویسے بھی آپ کے خاندان سے تعلق و اتحاد عرصہ سے والدین کے ساتھ تھا۔ کہ جس کا میں [illegible] ممنون ہوں۔ بندہ دائرہ اسلام سے

خارج ہوکر مرتد۔ دہریہ و عیسائی ہوگیا تھا۔ لیکن خداوند تعالیٰ کا ہزار صد ہزار شکر ہے کہ اس نے محض اپنے فضل وکرم سے صادق اسلام کا رستہ دکھلا کر قرآن شریف سے کہ جس کے علم سے یہ بندہ کماحقہٗ ناواقف و جاہل تھا۔ حتےٰ کہ ایک آیت کریمہ بھی صحیح اور واضح طور پر پڑھ نہیں سکتا تھا یہ ثابت کرا دیا ہے۔ کہ جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی فی الواقعہ مین مسیح موعود و مہدی مسعود تھے۔ کہ جن کا عرصہ ۱۳۰۰ برس سے انتظار تھا کہ اس اُمت محمدیہ میں مسیح و مہدی ثانی اُمت موسویہ کی طرح نزول فرمائیگا۔ اور یہی ایک سلسلہ حقہ ہے جو واقعی صراط مستقیم پر ہے اور اسی سلسلہ حقہ مین سے آئندہ انعمت علیھم کے زیر منعم علیہم کا گروہ تا روز یوم الحساب وقتاً فوقتاً ظہور پذیر ہوتا رہے گا اور یہ بھی قرآن شریف سے ہی ثبوت ملا ہے۔ کہ جناب مولوی عبدالرحمان و مولوی صاحبزادہ عبداللطیف خان صاحبان مرحوم و مغفور و شہیدان باصفا جن کو کہ کابل کی سرزمین اُن ناعاقبت اندیش و حق کے نابینا مولویان نے جن مین آپکے برادران رشید بھی شامل تھے۔ نہائت بے رحمی سے قتل و سنگسار کرا دیا وہ حق اور راستی پر تھے۔ چون کہ مین ابھی پورے طور پر اظہار حق کے لئے طیار نہیں ہوا۔ انشاء اللہ تعالےٰ بغیر کسی فرد بشر کی مدد و مطالعہ کتب وغیرہ کے محض خداوند کریم کے فضل وکرم سے یہ دنیا پر علانیہ اور واضح طور پر ظاہر کرنے کے لئے کھڑا ہونیوالا ہون کہ دنیا مین صادق و حق مذہب اسلام ہی ہے اور اسلام کے تمام فرقہ جات متفرقہ مین (جو دراصل یہود اور نصاریٰ کی شکل مین) ۔۔۔ پے آپ کو مسلمان ۔۔۔ بیٹھے ۔۔۔ ان سب مین حق سبحانہ تعالیٰ ۔۔۔ ین صرف جناب مرزا صاحب ؑ کا ۔۔۔ سلسلہ حقہ ۔۔۔ ہے جس کی بنیاد ۔۔۔ وند تعالےٰ ۔۔۔ اپنے ۔۔۔ ہی ہے۔ باقی سب برائے نام مز ۔۔۔ میرے نزدیک ۔۔۔ مسلمان سے بھی ۔۔۔ ین۔ جو جو پیشگوئیاں اس مامور ۔۔۔ کی پوری ۔۔۔ ہوئین یا تاخیر یا التوا ہو رہا ہے وہ بھی انشاء اللہ روز روشن ۔۔۔ ہو جاوین گی۔ بلکہ ایک عظیم الشان نشان کرامت یا معجزہ جناب مرزا صاحب ؑ کا دنیا پر ظاہر ہو ۔۔۔ دیکھ کر دنیا کانپ اٹھیگی۔ اور وہ درحقیقت ۔۔۔ خاوند ہے اس کے تمام ۔۔۔ دشمن منہ کے بل گر کر ۔۔۔ لین گے اور ۔۔۔ روئینگے بالآخر میں یہ تحریر کئے بغ ۔۔۔ ین رہ سکتا کہ میں نے بوجہ ان مذکورہ بالا صاحبان اور آپ کے خاندان کے حسن سلوک کے احسان کے زیر بار ہونے کے خداوند تعالیٰ کی درگاہ معلیٰ میں بہت بہت دُعائین درد دل سے کی ہین۔ اور مجھے محض خداوند تعالیٰ کی ذات بابرکات کے فضل وکرم سے دُعا کے قبول ہونے کا فخر ہے۔ ورنہ مین ایک کرم خاکی سے بھی بدتر و نالائق ہون جیسا کہ میرے آشنا و احباب وغیرہ پر اظہر من الشمس ہے۔ اس لئے ان صاحبان کے لئے جب مجھے بار بار جواب مل رہے ہے یا عالم کشف مین ان کا حال زار بتلایا جا رہا ہے۔ اور آخر کار آج اس تحریر پر خداوند تعالیٰ کے ارشاد عالی سے نہائت مجبور ولاچار کیا گیا ہون تحریر کرتا ہون۔ کہ خداوند کریم کے لئے ایک دفعہ القاء الٰہی والہام مندرجہ خط ہذا ان تک ضرور بالضرور کسی نہ کسی ذریعہ سے پہونچا دین اور ان کی خدمت مین عرض کرین کہ رو رو کر جناب باری مین عرض کرین اور دُعائین نہائت خشوع و تضرع سے دن رات کرین انشاء اللہ تعالیٰ وہ پاک و اطہر ذات باری جوش بر رحمت مین آکر ان پر رحم کرے گی اور ان کی رہائی کا آسان راہ نکال دے گی اس کی جناب مین مشکل نہیں ہے بلکہ آسان تر ہے بشرطیکہ انسان نادان اُن کا ہو جاوے اور نیز اس آیتہ کریمہ نے اور بھی مجبور کیا ہے۔ **ھل جزاء الاحسان الا الاحسان**۔ یعنے نیکی کا بدلہ نیکی ہے اس لئے مین اون کا اور آپ کا نمک خوردہ و پروردہ ہون۔ نمک حرامی نہیں کرنی چاہتا بلکہ نمک حلالی کرنی چاہتا ہون۔ بہتر اور افضل تو یہی ہے۔ کہ سب اہل وعیال اُن کے اور آپ جناب مرزا صاحب ؑ پر ایمان بالصدق و یقین بالعین لے آوین ورنہ خاص کر اون کے لئے تو بہت ہی نازک موقعہ نظر آ رہا ہے میرا کام ارشاد عالی خداتعالیٰ کا پہونچا دینا ہے۔ آگے ماننا یا نہ ماننا اون کے اختیار اور منوانا قبضہ ربوبیت رب العالمین ہے۔ بہتر ہے کہ صدق دل سے ان چند حروف کو قبول کرکے آمنا و صدقنا کہہ کر مولیٰ حقیقی پر قربان ہوکر جان دے دین یہ دنیا مقام فنا فی النار و العذاب ہے۔ والسّلام علےٰ من اتبع الھدیٰ۔

مورخہ ۱۰ مئی ۱۹۱۱ء بوقت ۱۰ بجے صبح القاء الٰہی

حسب ذیل ہوا۔ عبدالغنی و نجف علی کو خط لکھو یا اطلاع دو کہ تم لوگ تب تک رہا نہیں ہو سکتے۔ جب تک مرزا صاحب ؑ مامور من اللہ برحق مان کر اس پر صدق دل سے یقین لاکر قربان نہ ہوجاوین یہ جو کچھ مصائب و ابتلاء آ رہے ہین یا خمیازہ اُٹھا رہے ہین یہ اون ناکردنیوں کا نتیجہ ہے۔ کہ جو ناحق دو خداوند تعالیٰ کے خالص عبدون پر کفر کا فتوےٰ دیکر قتل و سنگسار کرایا۔ یہ تاخیر اسی لئے ہو رہی ہے ورنہ آج تک تمہارا فیصلہ ہوگیا ہوتا۔ تمہارا نام و نشان کہین نظر نہ آتا چون کہ ہماری ذات پاک غفور رحیم ہے ہم کسی بشر کو ضائع کرنا نہیں چاہتے سچے دل سے توبہ ہماری جناب مین کرو اور ہمارے مامور کو برحق مان لو ہم رہا کرا دین گے۔ اگر رہا ہونے کے بعد قادیان ضلع گورداسپور پنجاب مین آکر بیعت ہمارے خلیفۃ اللہ کے خلیفہ اول مولوی نورالدین صاحب رضؓ کے ہاتھ پر کرکے دل و جان سے اس کے تابعدار بن جاؤ گے۔ تو دین و دنیا مین کامیاب ہوجاؤ گے ورنہ بصورت دیگر ہر دو جہان مین جہنم کے قابل ہو۔ اول تو اس سلطنت مین ہی اعلان کردو کہ مرزا صاحب ؑ قادیانی برحق مسیح موعود و مہدی مسعود تھا ورنہ اپنے وطن پہونچ کر کھلے کھلے طور پر اعلان شائع کردو۔ مورخہ ۱۹ مئی ۱۹۱۱ء بروز جمعہ بوقت ۳ بجے بعد دوپہر حسب ذیل بار بار الہام الٰہی ہوا۔

فی نارِ جھنم ھم فیھا خالدون۔ یعنے وہ ہمیشہ جہنم مین رہین گے۔

تفہیم الٰہیہ۔ دربارہ عبدالغنی و نجف علی یعنی ہر دو کے لئے اس جہان مین بھی جہنم ہے۔ جیسا کہ بھگت رہے ہین۔ اور آخرۃ مین بھی جہنم ہے۔ اگر مامور من اللہ آخر زمان کو صدق دل سے قبول کرلین تو بہتر۔ اور توبہ و زاری درگاہ معلّیٰ مین کرین ورنہ انجام بُرا ہے۔ فقط۔

المشتہر۔ فضل کریم احمدی۔ المتوطن شادیوال خورد۔ ضلع گوجرات حال مقیم قادیان دارالشفاء۔ بٹالہ۔ ضلع گورداسپور

قابل توجہ سکھ صاحبان

کچھ دنون سے سکھ صاحبان آریون کی تحریک سے ہمارے خلاف اشتہار اور ٹریکٹ نکال رہے مین۔ اور طرز تحریر سے اور بعض دیگر تحریرون سے جن پر لکھنے والون کے پورے نام درج نہیں ہوتے۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس تحریک اور جوش کے اصل محرک آریہ صاحبان ہی مین۔ مثلاً ایڈیٹر پرکاش۔ آریہ مسافر۔ ہند دیپک، وغیرہ۔ اور نتیجہ اس کا یہ ہو رہا ہے کہ مجھے ہر ایک طرح کی گالی اور سبّ و شتم سے یاد کیا ہے۔ بابا خالصہ سیوک امرتسر کے معزز ایڈیٹر صاحب نے مجھے بُرا بھلا کہہ کر ۱۰ مئی ۱۹۱۱ء کے پرچہ مین لکھا کہ یہ شخص بوٹیون کا محتاج اور پیسے پیسے کی سُرمکی پوڑیاں بیچتا ہے ...... اسی طرح کتہک سنگہ اور خالصہ ست سنگ سبھا کے سکرٹری وغیرہ نے یہان تک بھلا بُرا کہا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بھی آریون کی طرح بدزبانی کی ہے اور بعض کی طرف سے مقدمہ اور دیگر تکالیف کی دہمکی دی جاتی ہے۔ اور وجہ صرف یہ تبلائی جاتی ہے کہ گورو نانک صاحب کو مسلمان کیون کہا جاتا ہے ۔۔۔ ان بزرگون کی خدمت مین ان کی تمام گال ۔۔۔ حضرت ۔۔۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان ۔۔۔ ز ۔۔۔ عرض کرتے ہو ۔۔۔ گر ۔۔۔ ہے ۔۔۔ تو گورو نانک ۔۔۔ بھگت ۔۔۔ یا ۔۔۔ کی اور ۔۔۔

رہے۔ ورنہ ہم نے تو وہی باتین شائع کی ہوئی ہین۔ جو عرصہ سو سال سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کتب مین تفصیل تحریر فرما چکے ہین۔ جہاں گو کہ دیانند گورو نانک جی کو نعوذ باللہ کا فر جیسے سخت اور ناگوار لفظوں سے یاد کرتے تھے۔ مگر ہم نے اس گندے لفظ کو ایسے گورو اور مرشد گورو نانک جی کی شان مین برداشت نہ کر کے پرمیشور کا بھگت رشی (مسلمان۔ خدا کا فرمان بردار) تجویز کیا ہے ورد قت کی بنا پر ایسا لفظ اس بزرگ گورو کی شان مین بولا ہے۔ ورنہ یہ لفظ کسی صورت مین بھی دل آزاری پر مبنی نہین ہو سکتا۔ سو گورو نانک جی کے متعلق ہمارا یہی عقیدہ ہے ہم اس عقیدہ کو کیون کر اخفا کر سکتے ہین۔ اگر اس عقیدہ سے آج سکھ صاحبان ناراض ہوتے ہین تو کل عیسائی صاحبان ہمین یہ کہہ کر دھمکیاں دینے لگے۔ کہ تم ہمارے خداوند یسوع مسیح کو جو زمین و آسمان کا بادشاہ ہے۔ اس کو ایک عاجز انسان اور نبی کیون مانتے ہو۔ کیا ہم ان کی اس دھمکیوں اور دل آزارات کلمات سے اپنا عقیدہ تبدیل کر دین گے۔ اور بجائے نبی اور انسان کے انہین خدا یا کچھ اور سمجھ لین گے۔ یہ ہرگز نہین ہو سکتا۔ ہم گورو نانک جی کی شان مین کوئی گندہ لفظ بولنا کبیرہ گناہ سمجھتے ہین افسوس ہے کہ آریہ صاحبان نے ہمدردی کی راہ سے سکھوں کو ہمارے خلاف ابھارا ہے۔ مگر سکھ صاحبان کو یہ خبر نہین کہ آریہ صاحبان کے پنڈت دیانند جی کیا کچھ گورو نانک جی کی شان مین ہتک آمیز دل خراش کلمات ستیارتھ پرکاش باب ۱۱ مین تحریر کر گئے ہین۔ کہ جن کو سننے سے کلیجہ منہ کو آتا ہے اور دل پاش پاش ہوتا ہے۔ پس مناسب ہے کہ سکھ صاحبان آریوں کو دوست نہ سمجھین۔ یہ بڑی خطرناک راہ پر چل رہے ہین۔ سخت افسوس ہے کہ گورو نانک جی جس کی مدح و ثنا مین ہر مذہب و ملت کے افراد رطب اللسان ہین وہ پنڈت دیانند اور آریوں کی گالیوں سے گورو نانک جی مہاراج بھی نہ بچ سکے۔ ذیل مین ہم بتاتے ہین کہ ہمارا اور آریوں کا گورو نانک جی کے متعلق کیا عقیدہ ہے۔

آریہ صاحبان کا عقیدہ دربارہ گورو نانک جی مہاراج

نانک جی کا مدعا تو اچھا تھا۔ لیکن علمیت کچھ بھی نہ تھی۔ گاؤن کی زبان جانتے تھے۔ وید آدی شاستر اور سنسکرت کچھ بھی نہین جانتے تھے اور چاہتے تھے۔ کہ سنسکرت دان مشہور ہو جاؤن ان گنواروں کے سامنے سنسکرتی بن کر سنسکرت کے پنڈت بن گئے ہون گے۔ ان کو شہرت و بڑائی کی خواہش ضرور تھی۔ جب تو پسند کی تھی تو عزت و شہرت کے لئے کچھ دمبھ بھی کیا ہوگا۔ اس لئے جابجا گرنتھ مین وید کی تعریف و مذمت بھی ہے۔ ان کی زندگی مین ان کے چیلے نہین بڑھے کیون کہ جاہلون مین یہ طرز ہے۔ کہ مرنے کے بعد ان کو سدھ (صاحب قدرت) بنا لیتے ہین۔ نانک جی بڑے دولتمند نہ تھے جنم ساکھی مین ان کی بڑائیان بہت کی گئی ہین۔ کہ آپ برہما کو ملے۔ سب نے ان کی عزت کی۔ نانک جی ... ابر بہت سے گھوڑے رتھ سونے ... نی وغیرہ کے تھے۔ بھلا یہ گپ

نہین تو کیا ہین۔ کتنے ہی گدی والون نے ان کے بعد گرنتھ مین اپنی عبارتین بنا کر ملا دین۔ گورو گوبند سنگھ تک ایسا ہی ہوتا رہا۔ بت پرستی تو نہین کرتے لیکن اس سے بڑھ کر گرنتھ کی پرستش کرتے ہین۔ کیا یہ بت پرستی نہین ہے۔ کہ کسی بے جان چیز کے آگے سر جھکانا جیسے کہ مورتی پوجا کرنے والے بت پرستوں نے اپنی دکان جما کر روزی کی صورت نکال لی ہے ویسے ہی ان لوگون نے بھی کر لی ہے۔

وید پڑھت برہما مر چار دن بید کہانی
سنت کی مہما وید نہ جانے برہم گیانی آپ پرمیشور

اگر وید پڑھنے والے مر گئے تو نانک جی نہین مر گئے۔ لیکن جو چارون ویدون کو کہانی کہے اس کی سب باتین کہانی ہین۔ اگر جاہلون کا نام سنت ہے۔ تو وہ بیچارے ویدون کی عظمت کبھی نہین جان سکتے۔ اگر عزت کرتے۔ تو ان کا فرقہ کسی طرح چل سکتا۔ گورو کس طرح بنتے۔ کیون کہ علم سنسکرت تو پڑھے ہی نہ تھے۔ ستیارتھ پرکاش مستند مطبوعہ سنہ ۱۹۰۴ء صفحہ ۴۰۳ - ۴۰۵

یہ ہے جو آریون کے پنڈت دیانند جی گورو نانک مہاراج کو پیٹ بھر کر گالیان دی ہین جو گورو نانک کو برا کہے خدا کے نزدیک وہ کسی طرح نیک ٹھہر سکتا ہے۔

اہل اسلام کا عقیدہ دربارہ گورو نانک دیو جی

گورو نانک جی مہاراج اعلےٰ درجہ کے بزرگ مہارشی صاحب کرامت پرمیشور کے پیارے اور گناہون سے پاک ولی اللہ ہوئے ہین آپ بڑے عالم و فاضل اور رشی اور منی ہوئے ہین۔ اپنے زمانہ کے ریفارمر ہادی پنجاب و ہندوستان کے ہوئے ہین آپ ایسے بزرگ اور سچے گورو ہوئے ہین کہ پرمیشور ان سے باتین کیا کرتا تھا۔ آپ ایشور کو خوش کرنے کے لئے ایسے گرویدہ ہو گئے تھے۔ کہ انھون نے خدا کی خاطر دنیا کی ہر ایک چیز سے منہ موڑ لیا۔ اسی کا جپ کیا اور دنیا اور ماسوی اللہ کو ترک کر کے محض خدا کے ہی ہو گئے تھے۔ قصہ کوتاہ وہ پاک ... گ ایسا تھا۔ کہ ہندوستان کے مقدس ... مین سے ہو گزرا ہے جو ... کوئی ایسا ... شان مین گندے الفاظ ... بین کرتا ہے ... حقیقت وہی کور باطن اور سیاہ کار ہے ... دیکھ آئینہ مین وہ ظالم

اپنی شکل آپ ہی دیکھتا ہے ہمارے نزدیک وہ نہائت ہی گمراہ اور ذلیل ہین۔ جو پنڈت دیانند کی ستیارتھ کو مان کر اور آریہ کہلا کر گورو نانک جی مہاراج کو جاہل گنوار بے علم قرار دیتے ہین۔ آریہ صاحبان گورو نانک جی کو مذکورہ بالا گالیون سے آیندہ یاد نہ کرین۔ اور ستیارتھ پرکاش باب ۱۱ کے گندے صفحات ۴۰۳ - ۴۰۵ ہم کاٹ کر نکال دین ورنہ وہ دل آزار کتاب بدامنی اور بغاوت کی موجب ہوگی۔ گورو نانک جی نہ صرف ہمارے گورو ہین بلکہ سکھ صاحبان کے بھی گورو ہین۔ گو اہل اسلام کا فرقہ جو سکھ کہلاتا ہے اس سے دور جا پڑا ہے۔ آخر وہ ہمارے ہی بھائی ہین۔ اس لئے تو ہم گورو نانک جی مہاراج کی بڑے درجہ کی عزت کرتے ہین اگر وہ ہمارے بزرگ اور گورو نہ ہون۔ تو ہم عزت کیون کرین۔ ہان آریہ صاحبان گورو نانک جی کے جانی دشمن ہین کہ یہ ان کی عزۃ نہین کرتے۔ جنہین ہر مذہب و ملت کے افراد نیک جانتے ہین۔

راقم۔ عبد الرحمٰن نومسلم (مہر سنگھ)
از قادیان ۱۲ مئی سنہ ۱۹۱۱ء

مولوی غلام امام صاحب

عزیز الواعظین سکرٹری انجمن احمدیہ منی پور ملک ... م انجمن کے کام ... اور کوشش سے کام لیتے ہین ا... بہت مخلص ہین اس لئے آسام کی دیگر انجمنون اور احباب کو اس طرف توجہ د... تی ہے ... وہ مولوی صاحب موصوف سے مل کر کام کیا کرین اور دلچسپی حاصل کر کے شکور فرماوین اور کہ وہ اپنے چندے انجمن احمدیہ منی پور کی وساطت سے یہان بھجوائین۔ اس کا یہ بھی فائدہ ہوگا کہ باہم تعلقات بڑھین گے۔ سکرٹری محمد علی۔ ۶ ۱۹ ۵/۱۱

گشتی چٹھی از جانب اسسٹنٹ صاحب صدر انجمن قادیان

مخدومی ... السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ غالباً آپ کو معلوم ہوگا کہ ہمارے دفتر مین ایک جدید کار داخل ... مقرر کیا گیا ہے جس کا کام ہے ... ہر قسم کے موعودہ عطیہ جات کے رجسٹر تیار کرے جیسا کہ ہر ایک معطی کا نام درج ہو اور جس قدر رقم ہر ایک معطی کی طرف سے

لقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلّہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۰ نحمدہٗ ونصلی علٰی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصا

BADR QADIAN

بدر

قادیان ضلع گو[rdaspur]

عام قیمت پیشگی چار بغیر ضمیمہ درس قرآن مجید

الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ مرزا غلام احمدؐ

Reg. No. L. CCLXXXVIII

مسیح وقت مہدی ہم مجدد بر سر این صد

معہ ضمیمہ درس قرآن شریف چار روپے

جلد ۱۱

۱۹ جمادی الثانی سنہ ۱۳۳۰ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۶ جون سنہ ۱۲ء مطابق ۲۵ جیٹھ

بھائیو اگر قادیان آؤ گے تم

ایڈیٹر و مینجر محمد صادق عفی اللہ عنہ

نور دین مصطفےٰ پاؤ گے تم

اخبار قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالٰی بفضلہ و کرمہ بخیریت ہیں۔ تمام درس حسب معمول جاری ہیں۔ مخدومی شیخ رحمت اللہ کی درخواست پر حضرت نے منظور فرمایا کہ شیخ صاحب موصوف کی جو کوٹھی لاہور میں بننے لگی ہے اُس کا سنگ بنیاد رکھنے کے واسطے بمعہ چند خدام لاہور تشریف لے جاویں۔ ۱۵ جون یوم ہفتہ کی صبح یہاں سے روانگی قرار پائی ہے انشاء اللہ تعالٰی۔ حضرت صاحبزادہ صاحب میاں محمود احمد صاحب بھی حضرت کے ہمراہ ہوں گے۔ حضرت مسیح موعودؑ کے اہل بیت میں ہر طرح سے خیریت ہے۔ صاحبزادہ بشیر احمدؐ صاحب امتحان سے فارغ ہو کر یہاں تشریف لائے ہیں اللہ تعالٰی کامیاب و بامراد کرے۔ شیخ فضل کریم صاحب کوہاٹ سے اور صوفی غلام رسول صاحب راجیکی یہاں تشریف لائے ہیں جیسا کہ احباب کو معلوم ہے۔ عاجز آگرہ وعظ کے واسطے گیا تھا۔ اللہ تعالٰی کے فضل سے اس سفر میں بہت کامیابی ہوئی۔ مفصل حالات انشاء اللہ اگلے اخبار میں ہدیہ ناظرین ہوں گے اور اس سے اگلے اخبار میں

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر و پبلشر و پرنٹر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا۔

جناب ڈاکٹر شاہ صاحب کا مدلل [illegible] اریہ مت کش مضمون درج کیا جائیگا۔ انشاء اللہ حکیم محمد عمر صاحب اپنے سفر واپس بخیریت اور کامیاب داخل دارالامان ہو گئے ہیں اُنکی کامیابی نہ صرف ان کے تجارتی منافع کے لحاظ سے ہے بلکہ اسواسطے بھی کہ وہ ہر جگہ بلکہ ایسی جگہ جہاں دوسرے احمدی واعظان نہیں پہنچ سکتے نہایت دلیری اور معقولیت سے سلسلہ حقہ کی تبلیغ پہنچاتے رہتے ہیں اللہ تعالٰی انہیں جزائے خیر دیوے۔ داتہ میں جو مسجد کا مقدمہ تھا وہ احمدیوں کے حق میں فیصلہ ہوا۔ جموں میں مسجد احمدیہ کی تعمیر شروع ہوئی اللہ تعالٰی موجب برکات و رحمت کرے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کتب خانہ پر حضرت صاحبزادہ صاحب نے ایک خاص آدمی مقرر کیا ہے تمام خطوط بنام مہتمم کتب خانہ حضرۃ مسیح موعود آنے چاہیئیں کسی خاص آدمی کا نام نہ ہو + برادر امیر اللہ صاحب احمدی تحصیل صوابی لکھتے ہیں کہ یہاں ۲۹ مئی کی رات کو سخت زلزلہ آیا۔ شیخ غلام احمد صاحب واعظ مظفر نگر سے میرٹھ گئے اور وہاں سے ۸ جون کو سہارنپور پہنچیں گے۔ علاوہ اپنے دلچسپ اور مفید وعظوں کے دینی کاموں کے واسطے چندہ بھی جمع کر رہے ہیں اور ابتک مبلغ دو سو چودہ روپے دفتر محاسب کو بھیج چکے ہیں ؛

اخبار عالم پر ایک نظر

جنگ طرابلس کا سلسلہ جاری ہے، اطالیہ والے کنارہ بحر پر قابض ہیں ترک اور عرب اندر ہیں مسلمان خوش ہیں کہ اطالیہ کھلے میدان میں ہمارا مقابلہ نہیں کر سکتے ہیں اطالیہ خیال کرتے ہیں ترک ہمارے حملے سے بھاگ گئے ہم رفتہ رفتہ اندرونے پر قابض ہو جاوینگے۔ ما ایران میں کشت و خون کا سلسلہ بدستور جاری ہے، شاہ کا بھائی طہران کے قریب فوج لئے پڑا ہے اور تخت کا دعویدار ہے۔ افغانستان میں امیر کی فوج خوست پہنچی۔ باغیوں نے سخت مقابلہ کیا۔ فوج علاقہ خوست میں داخل نہیں ہو سکی۔ نیز فوج کے پاس کافی سامان نہیں ہے۔ بنارس میں ایک مسلمان لڑکی مشنریوں کے ہسپتالی جال میں پھنس کر عیسائی ہو گئی اس کے والی وارث روتے پیٹتے پھرتے ہیں۔ فیض میں مسلمانوں کی بڑی جماعت فرانس کے مقابلہ پر کھڑی ہو گئی ہے جس سے سخت جنگ کا خوف ہے۔ لاہور کے معززین نے آتشبازی کی خلاف گورنمنٹ میں ڈیپوٹیشن دیا کہ اسے روکا جاوے۔ خلاف شرع ہے خوب کیا + منشی برکت علی صاحب لکھتے ہیں کہ چک نمبر [illegible] ضلع ہوشیارپور میں آتشزدگی سے ایکسو اگھر جل گئے چار جانیں ضائع ہوئیں ۹۰ مویشی مر گئے اور ایسا ہی موضع بجوڑ میں ۸۰ گھر جل گئے عبرتناک بات ہے کاش کہ لوگ نیکی کی طرف متوجہ ہوں ؛

برادر کبیر الدین لکھنؤ سے اہلیہ خواجہ صاحب کی وفات پر صدمہ کا اظہار کرتے ہوئے اس امر میں تسکین پکڑتے ہیں کہ اللہ کی امۃ اپنے رحمٰن غفور و دود رب کے پاس چلی گئی جسکی صفات میں خلق الموت والحیاۃ اسی واسطے آیا ہے کہ مومن کو اس موت کے بعد بڑے بڑے انعامات ملنے والے ہیں + لکھتے ہیں لکھنؤ میں چندہ تعمیر مدرسہ ہوا ماسٹر عبد العزیز صاحب نے پہلی قسط مبلغ صہ عطا کی اللہ تعالٰی انکی کمائی میں برکت دے +

بہنوں سے اپیل

ذیل کی مراسلت میں احمدی بہنوں کو تعمیر مدرسہ کے چندہ میں حصہ لینے کی تحریک کی گئی ہے - میں اس پر کچھ زیادہ کرنے کی ضرورت نہیں سمجھتا - سوائے اس کے کہ ایک دو قابل تقلید نمونے پیش کر دوں اور وہ یہ ہیں - کہ جب میں گذشتہ ماہ میں راولپنڈی گیا تھا اور وہاں اس مطلب کے واسطے تحریک کی گئی تھی تو اہلیہ بابو محمد اشرف صاحب (ساکن راہوں) حال ہیڈ کلرک محکمہ انسپکٹر تعلیم نے اپنی سونے کی ڈنڈیاں قیمتی مبلغ [illegible] اتار کر دیدیں - اور ایسا ہی اہلیہ سید حسن صاحب (بنت سید امیر احمد صاحب مرحوم) نے مبلغ [illegible] کی طلائی ڈنڈیاں اس کام کے واسطے عطاء کیں اور اہلیہ سید امیر احمد صاحب مرحوم نے مبلغ [illegible] روپے اس چندے میں لکھائے - اللہ تعالے ان کو جزائے خیر دے اور دوسری بہنوں کو اس نمونے سے فائدہ اُٹھانے کی توفیق دے -

اڈیٹر

ہماری بہنوں نے اخبار بدر میں پڑھا ہو گا کہ تعمیر اسکول کے لئے ایک لاکھ روپے کی ضرورت ہے - میں چاہتی ہوں کہ ہم مستورات بھی اس کار خیر میں شریک ہو کر ثواب حاصل کریں - خداوند کریم نے مرد عورت کو ایک دوسرے کا مددگار و معاون بنایا ہے - گویا ان دونوں کی متفقہ کوشش سے سب کام انجام کو پہنچتے ہیں - چنانچہ ہمارے نبی کریم ؐ کے عہد مبارک میں اکثر بیبیاں مردوں کے پہلو بہ پہلو کام کرتی تھیں - یہانتک کہ وہ بہادر بیبیاں جنگوں میں بھی حصہ لے کر داد مردانگی دیتی تھیں -

چونکہ اب وہ زمانہ نہیں ہے اور اب ہمیں مالی قربانی کی ضرورت ہے امید ہے کہ ہماری بہنیں عالی حوصلگی دکھا کر یہ ثابت کر دینگی کہ اب بھی ان میں سے ایسی ایسی بیبیاں موجود ہیں جو دین کی خاطر جان و مال قربان کرنے کو تیار ہیں - مستورات کو خود ہر ایک نیکی میں حصہ لینا چاہیئے - جس طرح کسی مرد کے نماز پڑھنے سے عورت کو نماز معاف نہیں ہو سکتی - اسی طرح مردوں کے چندہ دینے سے عورتوں کو ثواب نہیں پہونچ سکتا - سب سے بڑھ کر قرآن کریم میں ہر ایک نیکی میں مرد عورت کا نام برابر ہے

پیاری بہنو! کیا آپ اپنی شوقیہ چیزوں میں سے کچھ روپیہ بچا کر اس مفید کام میں نہیں دے سکتیں - اور جب تک اسکول قائم رہے گا اس کا ثواب پہنچتا رہیگا اور بہت سی بہنیں تو ایسی بھی ہیں جو کہ خدا کے فضل سے بہت کچھ دے سکتی ہیں -

بلکہ میں تو چاہتی ہوں کہ آپ بیاہ - شادی وغیرہ تقریبوں میں اور جگہ خرچ کرتے ہوئے اس کو نہ بھولیں اور قوم کی مدد کے لئے بھی جو کہ اپنی مدد ہے کچھ صرف کریں -

انسان کو اپنی زندگی میں بعض اہم کام بھی آپڑتے ہیں اسی طرح اس کو بھی آپ فرض سمجھ کر ادا کریں - میں مستورات سے فراہمی چندہ کا کام اپنے ذمہ لیتی ہوں اور منتظر ہوں کہ کون کون سی بہنیں پیشقدمی کرتی ہیں - یہ ضروری نہیں کہ ضرور روپے ہی دیئے جاویں بلکہ حسب توفیق دینا چاہیئے ہم تو پیسہ بھی شکر گزاری سے لینے کو تیار ہیں -

ہر ایک شہر میں اگر ایک ایک بہن اس کام کو اپنے ذمہ لیں - تو بہت بڑی مدد پہنچ سکتی ہے - میانوالی جہاں کہ احمدی جماعت برائے نام ہے - صرف دو چار گھر ہونگے وہاں پر تحریک کرنے سے تیس روپیہ کے قریب چندہ جمع ہو گیا ہے - اور ابھی اور وعدے بھی ہیں - اس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ بڑے بڑے شہر مثلاً امرتسر لاہور سیالکوٹ جہاں کہ احمدیوں کی معقول تعداد موجود ہے اگر کوشش کی جاوے - تو سینکڑوں روپے جمع ہو سکتے ہیں - مردوں کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ اس تحریک کو اپنی مستورات تک پہنچا دیں اور ہر ایک خواندہ بہن کو چاہیئے کہ وہ یہ اپیل ناخواندہ بہنوں کو پڑھ کر سنا دیں اور اپنے رشتہ داروں - سہیلیوں اور ہمسایوں سے چندہ جمع کر کے بھیجدیں - رسید باقاعدہ اخبار بدر میں چھپتی رہے گی - خدا کرے ہمارا چندہ جلد ہزاروں کی تعداد کو پہنچ جاوے اور یہ بہنوں کی ہمت اور اللہ کے فضل پر منحصر ہے -

میانوالی سے جو چندہ جمع ہوا ہے اسکی فہرست حسب ذیل ہے

اہلیہ نظام الدین صاحب انسپکٹر میانوالی [illegible]
اہلیہ غلام محمد خاں صاحب - ہیڈ ماسٹر میانوالی [illegible]
اہلیہ ماسٹر رحیم بخش صاحب - میانوالی [illegible]
خاکسار اہلیہ محمد علی ایم - اے - قادیان [illegible]
ہمشیرہ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب میانوالی [illegible]
میزانکل [illegible]

خاکسار اہلیہ محمد علی ایم - اے دار العلوم قادیان

ملفوظات حضرت خلیفۃ المسیح

مرقومہ خاکسار محمد عبد اللہ بوتالوی

۱۲- اپریل ۱۹۱۲ء - سوال ہوا کہ نبی کی حالت الہام کے وقت کیا ہوتی ہے - فرمایا - یہ ذوق کی حالت ہے نہ یہ تقریر سے بیان ہو سکتی ہے - اور نہ کسی کی سمجھ میں آسکتی ہے - شہد اور گڑ دونوں میٹھے ہیں - مگر کوئی ان کے فرق کو تقریر سے بیان نہیں کر سکتا - ہیر کو رانجھا کے متعلق ایک ذوق تھا جو دوسرے کو نہیں ہو سکتا - حالانکہ اس کو اور بھی ہزاروں نے دیکھا ہو گا -

۲۴- مارچ ۱۹۱۲ء - فرمایا - اسلام بڑا سہل مذہب ہے ایک قرآن اور ایک بخاری پاس ہو - تو پھر کسی قسم کی حاجت باقی نہیں رہتی - اور میرے جیسا اگر قرآن آتا ہو - تو پھر بخاری کی بھی کم ہی ضرورت پڑتی ہے -

پھر فرمایا :- کہ مجھے خدا کے فضل سے قرآن خوب آتا ہے بلکہ مجھے تو بعض وقت قرآن میں سے عجیب عجیب انوار صداقت کے نظر آتے ہیں جن کو میں دوسروں کے آگے بیان نہیں کر سکتا -

فرمایا :- لکھا ہے کہ حضرت علی رضؓ اور ایک یہودی کا آپس میں مقدمہ تھا جو حضرت عمر رضؓ کے پاس دائر ہوا حضرت عمر رضؓ نے حضرت علی رضؓ کو فرمایا کہ ابو الحسن اُٹھو اور بیان دو - غرضیکہ وہ اُٹھے اور اُنھوں نے بیان دیا - جب فیصلہ ہو چکا - تو حضرت عمر رضؓ نے حضرت علی کو پوچھا - کہ آپ کو بُرا تو نہیں لگا - آپ نے فرمایا کہ ہاں بُرا تو لگا ہے حضرت عمر رضؓ نے خیال کیا کہ شاید کھڑا ہونے کو بُرا مانا ہو گا مگر حضرت علی رضؓ نے جوابدیا کہ مجھے یہ بُرا لگا ہے کہ آپ نے مجھے تو ابو الحسن کر کے پکارا اور اعزاز دیا اور میرے مدعی کو یہودی نام لے کر پکارا یہ عدل نہیں ہے -

فرمایا :- انّٰی یکُوْنُ لَہٗ وَلَدٌ وَّلَمْ تَکُنْ لَّہٗ صَاحِبَۃٌ یعنے کس طرح ہو سکتا ہے - اللہ کا بیٹا جبکہ اُس کی کوئی بیوی نہیں ہے - یہ ایک دلیل ہے عیسائیوں کے مقابلہ پر - کیونکہ عیسائی مریم کو خدا کی جورو تو نہیں مانتے اور بیٹے کے لئے ضروری ہے کہ وہ نتیجہ ہو - دو چیزوں کا

ایک اباجی ہوں ۔ اور ایک اماں جی ۔ جب تم مریم کو بیوی نہیں مانتے ۔ تو بیٹا جو ان دونوں کا نتیجہ ہوتا ہے ۔ کس طرح پیدا ہو سکتا ہے ۔ جس طرح ایک کیڑا ہوتا ہے ۔ جب دوسرا وجود اس کے اثر کو جذب کرنے والا ہو تب مرض پیدا ہو سکتا ہے ۔ ایک طرف تعدیہ ہو اور دوسری طرف انفعال ہو ۔ تب کچھ نتیجہ پیدا ہو سکتا ہے ۔

۲۷ ۔ مارچ ۱۹۱۲ء ۔ فرمایا ۔ سید عبد القادر جیلانی رح بلحاظ تصنیف کے میں کہہ سکتا ہوں کہ بڑے عظیم الشان آدمی تھے ۔ اوروں کے کلام تو سمجھ میں ہی مشکل سے آتے ہیں میرا منشا تھا کہ "فصوص الحکم" تم کو (مخاطبین مولوی محمد اسماعیل صاحب اور دیگر چند شاگرداں حضرت خلیفۃ المسیح تھے) پڑھاؤں ۔ مگر وہ مجلس میں پڑھانے کے لائق نہیں ہے ۔

خوشخبری حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اشتہارات کو ہم نے ایک جگہ جمع کرکے چھاپنے کا ارادہ کیا ہے ۔ جس کا پہلا جزو چھپ کر طیار ہوگیا ہے اور بقیمت ۱۰ار فی نسخہ دفتر بدر سے مل سکتا ہے ۔ محصولڈاک اس کے علاوہ ہوگا ۔ دوسرا اور تیسرا جزو زیر طبع ہیں ۔ چوتھا کاتب لکھ رہا ہے ۔ بہت تھوڑے نسخے چھاپے گئے ہیں ۔ جو صاحب منگوانا چاہیں ۔ جلد منگوالیں ۔ ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ جو صاحب چاہیں مبلغ عہ روپے پیشگی بھیج دیں ۔ ان کے مجموعے دفتر میں جمع ہوتے رہیں اور سارا چھپ جانے پر ان کو باقی رقم کا وی پی کردیا جاوے یا وہ دستی لے جاویں

> انشاء اللہ اگلے اخبار میں سفر آگرہ کے دلچسپ حالات درج ہوں گے ۔

تبلیغی کارڈ میاں محمد یمین صاحب تاجر کتب قادیان نے سولہ قسم کے تبلیغی کارڈ چھپوائے ہیں ۔ اور ہر ایک کا مضمون جدا ہے ان کا ذکر پچھلے اخبار میں کیا گیا تھا لیکن افسوس ہے کہ قیمت کے لکھنے میں غلطی ہوئی ۔ ان کی قیمت ہے ۔ ایک پیسہ کے چار ایک آنہ کے سولہ (۱۶) اور ۶ر کے ایک سو (۱۰۰)

اطلاع یہ اخبار صرف چار صفحوں کا ہے ۔ اور اس کے ساتھ ضمیمہ درس قرآن شریف چار صفحوں کا ہے ۔

انصار بدر برادر عابد علی شاہ صاحب احمدی کھنڈوالی سے لکھتے ہیں ۔ بدر ایک ایسا دلربا پرچہ ہے ۔ جو اپنی خوبی اور لطافت میں یکتا ہے ۔ حتی الوسع ہر ایک احمدی کے ہاتھ میں ہو تو میرے دل کی خوشی ہے ۔ خدا تعالےٰ ایسے احباب پیدا کرے جو اس کی اشاعت میں مدد کریں آمین ثم آمین ۔

فیصلہ آسمانی بنگال کی طرف کسی مولوی نے سلسلہ کے خلاف ایک کتاب اس نام کی تصنیف کی ہے حضرت مولوی عبد الماجد صاحب نے حضرۃ خلیفۃ المسیح کی اجازت سے اس کتاب کا رد لکھنے کی طرف توجہ کی ہے اللّٰہم ایدہ بروح القدس آمین ۔

بیعت برادر علی محمد خان صاحب گرداور ملک بندھیل کھنڈ سے اطلاع دیتے ہیں کہ انکی والدہ اور بیوی نے سلسلہ حقہ کی صداقت کو سمجھ لیا ہے اور درخواست بیعت حضرت کی خدمت میں روانہ کردی ہے اللہ تعالےٰ انہیں جزائے خیر دے یہ ہمارے بھائی اپنے مکرم دوست سید عابد حسین کی طرح اپنے خویش و اقارب کو اس مقدس سلسلہ میں شامل کرنے کے واسطے ہمیشہ ساعی رہتے ہیں ۔ اللہ تعالےٰ انہیں جزائے خیر دیوے ۔ آمین

سکول بلڈنگ تعمیر عمارت مدرسہ تعلیم الاسلام کے واسطے چندہ کی تحریک کے لئے مخدومان قوم جناب خواجہ صاحب ۔ شیخ صاحب و ڈاکٹر صاحبان بہاولپور تشریف لے گئے تھے ۔ دو ہزار پچاسی روپے چندہ لکھا گیا ۔ جس میں سے ایکہزار دو پچاسی روپیہ نقد وصول ہوا ۔ یہ چندہ عموماً ایسے اصحاب سے وصول ہوا جو احمدی نہیں ہیں اللہ تعالےٰ دینے والوں کو اور انکو تحریک کرنے کی تکلیف اٹھانے والوں کو جزائے خیر دے ۔

بابو عبد الحکیم صاحب راولپنڈی سے اطلاع دیتے ہیں کہ وہ اپنی ایک ماہ کی تنخواہ اس کام کے واسطے تین اقساط میں ادا کریں گے ۔

نکاح پر نکاح چنیوٹ سے ایک صاحب مسمی امام کہاں چند آدمیوں کی شہادت کے ساتھ ایک مضمون بھیجتے ہیں ۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ انکا ایک لڑکی کے ساتھ نکاح ہوا تھا اور لڑکی کے باپ نے رخصتانہ نہ دیا تھا کہ جھگڑا پڑ گیا جس پر عدالت تک نوبت پہونچی ۔ مگر امام کو کامیابی نہ ہوئی ۔ تاہم تمام علماء نے اس لڑکی کو کسی دوسری جگہ نکاح کردینے سے اعراض کیا لیکن اب ایک مولوی صاحب اسی لڑکی کے کسی اور جگہ نکاح کردینے کے واسطے طیار ہیں ۔ ہمارے خیال میں اگر یہ بات درست ہے تب بھی کوئی عجیب بات نہیں کیونکہ اس زمانہ کے علماء یہودیوں کے ساتھ بہت مناسبت رکھتے ہیں ان سے ایسی باتوں کا ہونا مشکل نہیں ۔

ممیرہ اور ہمیرے کا سرمہ

اصلی ممیرہ اور ہیرے کے سرمہ کا اعلان عرصہ سے شائع ہو رہا ہے اس اثناء میں بہت سے لوگوں نے فائدہ اٹھایا۔ یہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نورالدین صاحب مدظلہٗ کا بتایا ہوا ہے آپ نے اس سرمہ کے متعلق فرمایا کہ برائے امراض چشم بسیار مفید است۔ یہ سرمہ دھند۔ جالا۔ پھولا۔ پڑوال۔ سبل اور سرخی اور ابتدائی موتیا بند کے لئے مفید ہے۔ قیمت سرمہ اول فی تولہ ع۔ قسم دوم عہ۔ قسم سوم ۱۲ر۔ اصلی ممیرا جس کی اصلی قیمت ... روپے فی تولہ ... فی الحال دو ماہ کے لئے ... کی رعایتی قیمت ... فی تولہ کردی ہے۔ ... دریا نے مجھے ایسا کرنے پر مجبور کر دیا ہے۔ ترکیب ... ممیرا پتھر پر رگڑ کر یا سرمہ کی طرح باریک پیس کر آنکھوں میں ڈالا جاوے۔

یہ سرمہ خاص کر گرمی کے موسم میں جس کی آنکھیں دکھتی ہوں تو ان کے لئے بہت مفید و مجرب ہے۔

ست سلاجیت

محیط اعظم سے نقل کیا گیا جسکی عبارت یہ ہے

مقوی جمیع اعضاء۔ نافع صرع۔ مشتہی طعام۔ قاطع بلغم و ریاح دافع بواسیر و جذام و استسقاء و زردی رنگ و تنگی نفس و دق شیخوخیت و فساد و بلغم و قاتل کرم شکم۔ مفتت سنگ گردہ و مثانہ و سلسل البول و سیلان منی و یبوست و درد مفاصل وغیرہ وغیرہ بہت مفید ہے۔ بقدر دانہ نخود صبح کے وقت دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔ قیمت دو تولہ ۱ر

لنگیاں اور کلاہ

ہر قسم کی لنگیاں مشہدی و پشاوری یا دامی سیاہ اور سفید ہاشمی لنگیاں اور سوتی ٹسری صاف سفید اور بادامی اور پشاوری ٹوپیاں ہر قیمت کی مل سکتی ہیں

المشتہر احمد نور۔ کابلی مہاجر۔ سوداگر قادیان (گورداسپورہ)

ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائیں ہیں

اصلی عرق کافور - دیکھو گرمی کا موسم آیا جہاں تہاں ہیضہ کا آنا بھی ممکن ہے اس سے بچنے کا آسان طریقہ ڈاکٹر ایس کے برمن کا اصلی عرق کافور ہے یہ دوا چھبیس برس سے تمام ہندوستان میں مشہور ہے یہ عرق گرمی کے دست۔ پیٹ کا درد اور متلی کے لئے اکسیر کا اثر رکھتا ہے۔ ہمیشہ ایک شیشی اپنے پاس رکھو۔ قیمت فی شیشی ۴ر۔ محصولڈاک ایک سے چار شیشی تک ۵ر

عرق پودینہ - یہ ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں سے یہ عرق طیار کیا گیا ہے اس کا رنگ بھی پتی کے رنگ کا سا ہے اور خوشبو بھی تازہ پتیوں کی سی آتی ہے یہ عرق ڈاکٹر برمن کی صلاح سے ولایت کے نامی دوا فروش نے بنایا ہے ریاح کے لئے یہ نہایت مفید دوا ہے پیٹ کا پھولنا ڈکار کا آنا۔ پیٹ کا درد۔ بدہضمی۔ متلی اشتہا کا کم ہونا ریاح کی سب علامتیں دور ہو جاتی ہیں۔ قیمت ۸ر محصول ۵ر

ڈاکٹر ایس کے برمن تاراچند دت نمبرہ و ۱۶ اسٹریٹ کلکتہ

کتاب چشمۂ زندگی پر اہل ملک کی متفقہ آواز ۱/۱۲

جناب خلیفۃ المسیح حضرت حکیم مولوی نورالدین صاحب تحریر فرماتے ہیں۔ جناب کی تصنیف چشمۂ زندگی کو میں نے دلچسپی سے پڑھا۔ فزیکل کانگریس کے بعد یہ ہی دوسری کتاب ہے جو مجھے اپنے مضمون میں پسند آئی ہے۔ مہتہ سیتارام دت۔ کوی رنجن صدر بازار راولپنڈی۔ کی محنت بہت ہی قابل قدر ہے مجھے بڑی خوشی ہوگی کہ اگر ملک اس رسالہ کی قدر کرے مفصل دیکھو بدر ۴ مارچ ۱۹۱۲ء۔ خانبہادر اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر منشیز سرفراز خان صاحب پشاور۔ چشمۂ زندگی واقعی چشمۂ زندگی ہے پبلک کیواسطے ایک عجیب و غریب نعمت ہے جسکی قدر بہت ضروری ہے۔

مشہور علامہ جناب پیر مولوی مہر علیشاہ صاحب گولڑہ سے رقم فرماتے ہیں "آپ کی کتاب چشمۂ زندگی واقعی اسم بامسمیٰ ہے رفاہ خلق کے لئے یہ ہدایات نہایت ہی مفید اور ضروری تھے جن کی اشاعت کی توفیق حکیم مطلق نے آپکو عطا فرما کر نعم الرفیق و حبذ الشفیق کہلانے کا استحقاق بخشا۔ حمد بیحد اور ثنا بے عد اسی وحدہ لاشریک کے شایاں ہے جس نے منفعت عامہ کے لئے اپنی مخلوق میں سے ایک شخص کو ناصح خلق و خیرخواہ قرار دیا خوش نصیب ہوگا وہ جس نے حفظ ماتقدم یا تدارک مافات کا حصہ ان نایاب قابل قدر ہدایات سے لیا۔" نوٹ۔ عدم گنجائش

ہندوستان کی ایک غیر معمولی طبی شخصیت

حاذق الملک بہادر حکیم اجمل خانصاحب رئیس اعظم دہلی میں نے چشمۂ زندگی کو جستہ جستہ دیکھا۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ کتاب مفید ہوگی۔ لائق مؤلف نے اس کے جمع کرنے میں خاص طور پر محنت کی ہے۔ آریہ سماج میں ایک خاص شخصیت رکھنے والے لالہ ہنسراج بی اے سابق پرنسپل دیانند کالج لاہور۔ فی الواقع میں آپکی کتاب میں بہت سی مفید باتیں ہیں"+

آنریبل خانبہادر سیٹھ اموں جی مجسٹریٹ راولپنڈی فرماتے ہیں کہ اردو علم ادب میں کتاب چشمۂ زندگی قابل قدر اضافہ ہے۔"

نوٹ۔ یہ کتاب (۳۵۰) صفحہ کی مجلد باتصویر رنگین ۱۸×۲۲/۸ سائز عمدہ لکھائی چھپوائی اور کاغذ کی ہے قیمت فی جلد ۲ محصول ۳ر دو جلد پر محصول معاف

فہرست مضامین مختصراً

منی کی پیدائش جائے رہائش باتصویر رنگین۔ مشرح۔ نطفہ کی آگ تیز زہر۔ زنانہ تناسلی اعضاء بالقدیر رنگین مشرح۔ منی اور رج (حیض) کے متعلق دلچسپ جدید مغربی دریافت۔ ویدک و یونانی خیالات۔ شادی کے متعلق ویدک۔ مغربی اور اسلامی خیالات۔ حمل بالتشریح۔ مکمل ہدایات قابل دید۔ حاملہ زچہ بچہ کے متعلق مفصلاً۔ عام جسمانی اعضاء باتصویر رنگین مختصراً۔ ذرائع صحت اسباب الامراض۔ ویدک اصول صحت۔ اصول علاج۔ اصول تشخیص۔ بیانی سے تمام امراض کا علاج با تصویر۔ مشرح مدلل۔ خواص الاشیاء بمعہ مرکبات۔ امراض منی کا مکمل علاج بمعہ نسخہ جات۔ وغیرہ وغیرہ

پتہ - سیتارام دت - وید کوی رنجن آدتیہ اوشدھالیہ صدر بازار راولپنڈی

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ | بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم | سبحن الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

BADR QADIAN

بدر

قادیان ۔ ضلع گورداسپور

بہشت پیشگی ... درس قرآن شریف

الیس اللہ بکاف عبدہ ۔ مرزا غلام احمد | Reg. No. L. CCLXXXVIII | مسیح وقت مہدی ہم مجدد بر این صد

ضمیمہ درس قرآن شریف

چار روپے

Reg. No. L. CCLXXXVIII

جلد ۱۱ | ۲۶ ۔ جمادی الثانی ۱۳۳۰ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۳ ۔ جون ۱۹۱۲ء مطابق ۳۲ جیٹھ

بھائیو اگر قادیان آؤ گے تم | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | نور دین مصطفےٰ پاؤ گے تم

اخبار قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ بفضلہ بخیریت ہیں رات دن قرآن شریف کے پڑھنے پڑھانے اور درس تدریس وعظ نصیحت میں آپ کا گذرتا ہے۔ جماعت بٹالہ کی درخواست حضرت کی خدمت میں پیش ہوئی کہ حضور لاہور جاتے ہوئے ایک دن بٹالہ قیام کریں۔ فرمایا مجھے سفر میں بہت تکلیف ہوتی ہے۔ اور میرا جانا اپنی خوشی سے نہیں بلکہ حضرت مرزا صاحب کا ایک وعدہ پورا کرنے کے واسطے ہے اور ابھی میں ٹھیک نہیں کہہ سکتا کہ جاؤنگا یا میاں صاحب کو ہی بھیجدوں گا + اہل بیت حضرت خلیفۃ المسیح میں خیریت ہے۔ حضرت صاحبزادہ بشیرالدین کی طبیعت بسبب بخار ایک روز علیل رہی اب آرام ہے لنگرخانہ کا انتظام بھی اب صاحبزادہ صاحب محمود احمد صاحب کے سپرد ہے + حضرت نواب محمد علی خانصاحب مالیر کوٹلہ تشریف لیجاتے ہیں۔ تین ماہ کے قریب وہاں قیام رکھنے کا ارادہ رکھتے ہیں + حضرت میر ناصر نواب صاحب چندہ کے واسطے دورہ پر تشریف لے گئے ہیں۔ پہلے ضلع گورداسپور میں پھرینگے + شیخ غلام احمد صاحب کے وعظوں کی تاثیر کی تعریف جناب جج صاحب شیخ محمد حسین میرٹھ سے کرتے ہیں۔ شیخ غلام احمد صاحب ۲۲ ۔ جون کو قادیان پہنچنے کی خبر دیتے ہیں +

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاندانی حالات ہم نے دوسرے صفحہ پر درج کئے ہیں۔ ان کے پڑھنے کے وقت یہ خیال رکھنا چاہیئے کہ یہ حالات ایک غیر شخص کے لکھے ہوئے ہیں جس نے غالباً نیم سرکاری طور پر ایک کتاب تالیف کی ہے اور ایسے شخص سے ہم اس سے بہتر الفاظ کی امید نہیں کرسکتے۔ اس کتاب میں حضرت کی خدمات متعلق ممانعت جہاد کو تسلیم کیا گیا ہے۔ اور اس طرح یہ خاندان ہر رنگ میں گورنمنٹ کا وفادار اور معاون و مددگار ثابت ہوا ہے۔ چھاپہ خانہ یہاں ایک نہیں بلکہ کئی ہیں اور حضرت صاحب کے بعض رشتہ دار بھی آپ کے مریدوں میں شامل ہیں۔ اس طرح کی اور بھی ایک دو غلطیاں اس مضمون میں نکالی جاسکتی ہیں۔ مگر کچھ وہ دیر کا لکھا ہوا ہے اور کچھ ایک بالکل اجنبی کے واسطے ہر امر میں پوری صحت کی امید بھی نہیں ہوسکتی۔ بہرحال بحیثیت مجموعی اس مضمون سے کئی ایک فوائد حاصل ہوسکتے ہیں +

اصلاح بدر کے واسطے تجاویز افسوس ہے کہ بسبب مشکلات فنڈ گزشتہ دو ماہ کے بعض پرچہائے بدر بے قاعدہ شائع ہوتے رہے ہیں۔ بقایوں کے سبب ایک بڑی رقم بعض خریداروں کیطرف رہتی ہے جن کے وصول ہونے کی بھی چنداں امید نہیں اور روپے کے بغیر کام چلنا بھی مشکل۔ ایسے وقت میں ناظرین کا فرض ہے کہ وہ اخبار کی مدد کریں۔ کوئی بڑی امداد نہیں۔ بلکہ ایک آسان راہ پیش کی جاتی ہے اور وہ یہ ہے کہ سال کے آخر میں عموماً دوستوں کو بسبب جلسہ وغیرہ بہت سے اخراجات کا برداشت کرنا ضروری ہوتا ہے۔ اسواسطے اگر بدر کا سال بجائے یکم نومبر کے یکم جولائی سے شروع ہوا کرے تو غالباً یہ زیادہ موزوں ہوگا۔ اور اس سال ایسا کریں کہ خریدار تین ماہ کا چندہ جولائی۔ اگست۔ ستمبر جو وہ پہلے دے چکے ہیں۔ اپنے پیارے بدر کو بطور ڈونیشن کے دیا جاچکا سمجھیں۔ اور یکم جولائی ۱۹۱۲ء سے نیا سال شروع ہو۔ امید ہے کہ ناظرین اس تجویز کی پسندیدگی سے مطلع فرماویں گے اس طرح انشاءاللہ اخبار موجودہ مشکلات سے نکل کر باقاعدہ ہوجائے گا۔ میں اس کے متعلق کوئی لمبی عبارت نہیں لکھتا۔ والسلام +

معذرت مولوی مرزا کبیرالدین احمد۔ احمدی صاحب شاکی ہیں کہ بدر ۱۷ جون اور اس سے پہلے بدر میں انکے

(بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر و پبلشر و پرنٹر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا)

تذکرہ خاندان حضرت مرزا صاحب مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام

مُصنّفہ جناب گرفن صاحب و کرنل میسی صاحب و مؤلفہ کریک صاحب بہادر و مترجمہ سیّد نوازش علی صاحب ہم ناظرین کی واقفیت اور دلچسپی کے واسطے درج اخبار کرتے ہیں۔

شہنشاہ بابر کی عہد حکومت کے آخری سال یعنے سنہ ۱۵۳۰ء میں ایک مغل مسمّی ہادی بیگ باشندہ سمرقند اپنے وطن کو چھوڑ کر پنجاب میں آیا اور ضلع گورداسپور میں بود و باش اختیار کی۔ یہ کسی قدر پڑھا لکھا آدمی تھا اور قادیان کے گرد و نواح کے ۷۰ مواضعات کا قاضی یا مجسٹریٹ مقرر کیا گیا۔ کہتے ہیں کہ قادیان اس نے آباد کیا اور اس کا نام اسلام پور قاضی رکھا۔ جو بدلتے بدلتے قادیاں[1] ہو گیا۔ کئی پشتوں تک یہ خاندان شاہی عہد حکومت میں معزز عہدوں پر ممتاز رہا اور محض سکھوں کے عروج کے زمانہ میں یہ افلاس کی حالت میں ہو گیا تھا گل محمد اور اس کا بیٹا عطا محمد رام گڑھیہ اور کنھیا مسلوں سے جن کے قبضے میں قادیاں کے گرد و نواح کا علاقہ تھا۔ ہمیشہ لڑتے رہے اور آخر کار اپنی تمام جاگیر کو کھو کر عطا محمدؐ بیگووال میں سردار فتح سنگھ اہلو والیا کی پناہ میں چلا گیا اور ۱۲ سال تک امن و امان سے زندگی بسر کی۔ اس کی وفات پر رنجیت سنگھ نے جو رام گڑھیہ مسل کی تمام جاگیر پر قابض ہو گیا تھا غلام مرتضٰے کو واپس قادیان بلا لیا اور اس کی جدّی جاگیر کا ایک بہت بڑا حصّہ اسے واپس دیدیا۔ اس پر غلام مرتضٰے اپنے

[1] پنجابی زبان میں جیسے ضاد بولتے ہیں۔ اکثر عربی زبان میں د سے بدل جاتا ہے چنانچہ گنبض ۔ گنبد + اُستاد ۔ استاض ۔

بھائیوں سمیت مہاراجہ کی فوج میں داخل ہوا۔ اور کشمیر کی سرحد اور دوسرے مقامات پر قابل قدر خدمات انجام دیں ۔

نونہال سنگھ شیر سنگھ اور دربار لاہور کے دور دورے میں غلام مرتضٰے ہمیشہ فوجی خدمت پر مامور رہا۔ سنہ ۱۸۴۱ء میں ایک پیادہ فوج کا کپتان بنا کر پشاور روانہ کیا گیا۔ ہزارہ کے مفسدے میں اس نے کارہائے نمایاں کئے اور جب سنہ ۱۸۴۸ء کی بغاوت ہوئی تو یہ اپنی سرکار کا نمک حلال رہا اور اس کی طرف سے لڑا۔ اس موقع پر اس کے بھائی غلام محی الدین نے اچھی خدمات کیں۔ جب بھائی مہاراج سنگھ اپنی فوج لئے دیوان مولراج کی امداد کے لئے ملتان کی طرف جا رہا تھا تو غلام محی الدین اور دوسرے جاگیرداران لنگر خاں۔ ساہی وال اور صاحب خاں ٹوانہ نے مسلمانوں کو بھڑکایا اور مصر صاحبدیال کی فوج کے ساتھ باغیوں سے مقابلہ کیا۔ اور ان کو شکست فاش دی۔ ان کو سوائے دریائے چناب کے کسی اور طرف بھاگنے کا راستہ نہ تھا جہاں چھ سو سے زیادہ آدمی ڈوب کر مر گئے۔

الحاق کے موقع پر اس خاندان کی جاگیر ضبط ہو گئی مگر ۷۰۰ روپے کی ایک پنشن غلام مرتضٰے اور اس کے بھائیوں کو عطا کی گئی اور قادیاں اور اس کے گرد و نواح کے مواضعات پر ان کے حقوق مالکانہ رہے۔ اس خاندان نے غدر سنہ ۱۸۵۷ء کے دوران میں بہت اچھی خدمات کیں۔ غلام مرتضٰے نے بہت سے آدمی بھرتی کئے اور اس کا بیٹا غلام قادر جنرل نکلسن صاحب بہادر کی فوج میں اسوقت تھا جبکہ افسر موصوف نے تریموگھاٹ پر نمبر ۴۶ نیو انفنٹری کے باغیوں کو جو سیالکوٹ سے بھاگے تھے تہ تیغ کیا جنرل نکلسن صاحب بہادر نے غلام قادر کو ایک سند دی جس میں یہ لکھا ہے کہ سنہ ۱۸۵۷ء میں خاندانِ قادیان ضلع گورداسپور کے تمام دوسرے خاندانوں سے زیادہ نمک حلال رہا ۔

غلام مرتضٰے جو ایک لائق حکیم تھا سنہ ۱۸۷۶ء میں فوت ہوا اور اس کا بیٹا غلام قادر اس کا جانشین ہوا۔ غلام قادر حکام مقامی کی امداد کے لئے ہمیشہ تیار رہتا تھا اور اس کے پاس اُن افسران کے جن کا انتظامی اُمور سے تعلق تھا بہت سے سرٹیفکیٹ تھے یہ کچھ عرصے تک گورداسپور میں دفتر ضلع کا سپرنٹنڈنٹ رہا اس کا اکلوتا بیٹا کم سنی میں فوت ہو گیا اور اس نے اپنے بھتیجے سلطان احمدؐ کو متبنّٰی کر لیا جو غلام قادر کی وفات یعنے سنہ ۱۸۸۳ء سے خاندان کا بزرگ خیال کیا جاتا ہے۔ مرزا سلطان احمدؐ نے نائب تحصیلداری سے گورنمنٹ کی ملازمت شروع کی۔ اور اب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ہے یہ قادیاں کا نمبردار بھی ہے مگر اس نمبرداری کا کام بجائے اس کے اس کا چچا زاد بھائی نظام الدین جو غلام محی الدین کا سب سے بڑا بیٹا ہے کرتا ہے۔ نظام الدین کا بھائی امام الدین جو سنہ ۱۹۰۴ء میں فوت ہوا دہلی کے محاصرے کے وقت ہاڈسن ہورس (رسالہ) میں رسالدار تھا۔ اس کا باپ غلام محی الدین تحصیلدار تھا۔

یہ بیان کرنا ضروری ہے کہ غلام احمدؐ جو غلام مرتضٰے کا چھوٹا بیٹا تھا مسلمانوں کے ایک مشہور مذہبی فرقہ احمدیہ کا بانی ہوا۔ یہ شخص سنہ ۱۸۳۹ء میں پیدا ہوا اور اس کو تعلیم نہایت اچھی ملی۔ سنہ ۱۸۹۱ء میں اس نے بموجب مذہب اسلام مہدی یا مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا چونکہ یہ ایک عالم اور منطقی تھا اس لئے دیکھتے ہی دیکھتے بہت سے لوگ اس کے معتقد ہو گئے اور اب احمدیہ جماعت کی تعداد پنجاب اور ہندوستان کے دوسرے حصّوں میں تین لاکھ کے قریب بیان کیجاتی ہے۔ مرزا عربی فارسی اور اُردو کی بہت سی کتابوں کا مصنف تھا جن میں اس نے جہاد کے مسئلہ کی تردید کی اور یہ گمان کیا جاتا ہے کہ ان کتابوں نے مسلمانوں پر اچھا اثر کیا ہے۔ مدت تک یہ بڑی مصیبت میں رہا کیونکہ مخالفین مذہب سے اس کے اکثر مباحثے اور مقدمے رہے لیکن اپنی وفات سے پہلے جو سنہ ۱۹۰۸ء میں ہوئی اس نے ایک ایسا رتبہ حاصل کر لیا کہ وہ لوگ جو اس کے خیالات کے مخالف تھے اس کی عزّت کرنے لگے اس فرقہ کا صدر مقام قادیاں ہے جہاں انجمن احمدیہ نے ایک بڑا اسکول کھولا ہے اور ایک چھاپہ خانہ بھی ہے جس کے ذریعے اس فرقہ کے متعلق خبروں کا اعلان کیا جاتا ہے۔ مرزا غلام احمدؐ کا خلیفہ ایک مشہور حکیم مولوی نورالدین جو چند سال مہاراجہ کشمیر کی ملازمت میں رہا ہے غلام احمدؐ کا اپنا رشتہ دار ایک بھی اس کا پیرو نہیں۔

اس خاندان کے سالم موضع قادیان پر جو ایک بڑا موضع ہے حقوق مالکانہ ہیں اور نیز تین ملحقہ

سفرِ آگرہ

تحریک ناظرین! گذشتہ پرچوں میں یہ خبر معلوم کر چکے ہیں کہ عاجز حسب الحکم حضرت خلیفۃ المسیح سلمہ ربہ لکچر دینے کے واسطے آگرہ گیا تھا۔ آگرہ میں ایک انجمن بنام ہدایت الاسلام ہے۔ جسکی درخواست پر مخدومی خواجہ صاحب نے حضرت کی خدمت میں تحریک کر کے اپنے لئے اور ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب۔ ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب۔ مولوی صدر الدین صاحب اور راقم کے واسطے یہ اجازت حاصل کی تھی۔ کہ ہم پانچوں آگرہ جا کر انجمن مذکور کے اجلاس سالانہ میں لکچر دیویں۔ اس تحریک کا باعث زیادہ تر خواجہ صاحب کا وہ مقبول اور موثر لکچر تھا۔ جو کہ انھوں نے سال گذشتہ انہی ایام میں آگرہ میں دیا تھا۔

افسوسناک خبر اس حکم کی تعمیل میں عاجز بہمراہی مولوی صدر الدین صاحب ۲۳ مئی ۱۲ء کو بعد دوپہر حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ سے رخصت ہو کر اِکّے میں سوار ہو کر بٹالہ گئے اور وہاں سے مغرب کی گاڑی میں امرتسر پہونچ کر ڈاک گاڑی کا انتظار کرنے لگے جس میں ہر سہ صاحبان کے لاہور سے آنے کی اُمید تھی مگر ریل کے آنے پر یہ خبر پا کر بہت صدمہ ہؤا کہ جناب خواجہ صاحب کی اہلیہ مکرمہ اسی شام کو فوت ہو گئی تھیں

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔

اس واسطے خواجہ صاحب نہ آسکے لیکن انھوں نے اپنے دوستوں کو باصرار تمام اُسی وقت رخصت کیا۔ اور اپنے لکچر کا مسودہ پیچھے ڈاک میں بھیجدیا تھا تاکہ انجمن آگرہ کے پروگرام میں فرق نہ آوے۔

خواجہ صاحب کا صبر اس جگہ اس امر کا ذکر ضروری معلوم ہوتا ہے کہ خواجہ صاحب کی اہلیہ مرحومہ ہمارے مکرم دوست خلیفہ رجب الدین صاحب احمدی کی لڑکی تہی اور سلسلہ عالیہ کی ایک مخلصہ خاتون تھی مرحومہ کے حالات کے متعلق میں جناب خواجہ صاحب موصوف کے اس خط کا اقتباس یہاں درج کر دیتا ہوں جو کہ انہوں نے میرے ماتم پرسی کے خط کے جواب میں مجھے آگرہ بھیجا تھا۔ اس خط سے یہ بھی ظاہر ہو گا کہ حضرت امام علیہ السلام کی صحبت کے اثر نے خواجہ صاحب کو دینی خدمات میں ایسا محو کر دیا ہے کہ کوئی مُصیبت اُن کے لئے مُصیبت نہیں رہی۔ اور یہ صرف لفاظی نہیں۔ بلکہ ان کی دل کی حالت اور ان کا طریق عمل اس موقعہ پر ان کے ایمان کو ثابت کر رہا تھا۔ دوسرے روتے تھے اور وہ انھیں صبر کی تلقین کرتے تھے اور مرحومہ کی وفات کے تھوڑے ہی وقت بعد اُنھوں نے ایک آریہ رسالہ کا جواب جو پہلے کچھ لکھ رہے تھے مکمّل کرنا شروع کیا تاکہ آگرہ میں سُنایا جا سکے۔ اور اپنے ان پیارے دوستوں کو جو کہ اُن کے ہمسائے اور سچے غمگسار ہیں۔ مرحومہ کی وفات کے ایک دو گھنٹہ بعد آگرہ بھیجدیا تاکہ دینی خدمات میں حرج نہ ہو۔ اور آگرہ سے واپس جا کر جس سکینت قلب میں مَیںنے اُن کو پایا ہے اُس کے لحاظ سے میں کہہ سکتا ہوں۔ کہ لیکچر آگرہ کی دینی خدمت کا جوش ان کے دل میں اتنا تھا کہ اگر خلقت کے موںھہ کی باتوں کا ڈر اُنہیں نہ ہوتا۔ تو وہ مرحومہ کے جنازے کو دوسروں کے سُپرد کر کے ضرور آگرے پہنچ جاتے۔ اب میں ان کے خط کا اقتباس درج کرتا ہوں۔

خواجہ صاحب کا خط برادرم سلمہ! السلام علیکم۔ تعزیت نامہ ملا۔ مرحومہ کیلئے غم و فکر کرنا اُسی وقت تک جائز تھا۔ جب تک اس کے زندہ رکھنے کی انسانی تدابیر ہوسکتی تھیں۔ جب حکم ربّی وارد ہو گیا۔ تو پھر مؤمن وہی ہے۔ جو مرنے کے وقت ہی اس نتیجہ اور سکینت کو حاصل کرے۔ جو لوگوں نے ہفتہ عشرہ مہینہ۔ برس یا اس سے زیادہ مدت میں حاصل کرنی ہو۔ اللہ تعالےٰ ہی بہتر جانتا ہے کہ اشاعت اسلام اور خدمت اسلام کی محبت کس طرح میرے رگ و ریشہ میں سرایت کر چکی ہے۔ میں خدا تعالےٰ کا خاص شکر گذار ہوں۔ اور خصوصاً اس رُوحانی تربیّت کا احسانمند ہوں جو میرے آقا مسیح موعود کے ہاتھ سے میری ہوئی کہ میں نے عین وقت انتقال مرحومہ کے بیس پچیس منٹ بعد اپنے آپ کو اس قابل پا لیا کہ میں سوامی درشنانند کے سوالات کا جواب لکھ کر آگرہ کے جلسہ میں پڑھنے کے لئے کھڑا ہوں میں حیران تھا کہ بجائے اس کے کہ یہ واقعہ جو ایک دنیادار کی نگاہ میں مختلف پہلوؤں سے تکلیف دہ ہے۔ مجھے آہ و بکا میں مصروف کراتا۔ خدا کے فضل نے جو مجھ سے پہلا کام کرایا وہ ایک دشمنِ اسلام کے جواب لکھنے کا تھا۔ میںنے جواب لکھے اور ریل پر بھیجے۔ لیکن ریل روانہ ہو گئی۔

مرحومہ کا شدید تعلق جو سلسلہ احمدیّہ سے تھا۔ وہی اس بات کا بڑا بھاری سبب ہے، کہ میں کُل ہندوستان میں بے فکری سے آئے دن پھرتا رہتا تھا۔ حضرت مسیح موعود کا اگر میں بقول بعض لاڈلا مُرید تھا۔ تو مرحومہ پر بھی ان کی خاص ہی نظر عنایت تھی۔ حتےٰ کہ حضرت کی زندگی میں خصوصاً کے ایام بیماری میں بسا اوقات ان کی دل بھلائی کے لئے حضرت صاحب مرحومہ کو ہی طلب کرتے تھے کیونکہ مرحومہ پر مائی صاحبہ کی ہمیشہ نظر محبت و عنایت رہی ہے، مرحومہ کے انتقال سے ایک رات پہلے میری مشکلات جو اس وفات کے بعد بظاہر مجھے نظر آتی ہیں میری آنکھوں کے سامنے پھرتی تھیں۔ لیکن مجھے بار بار یا ایّھا النّاس اعبدوا ربکم الّذی خلق کم یاد آئی۔ مکرّم آپ کو شاید علم نہ ہو۔ کہ میں اس مرحومہ کے طفیل کس قدر آزاد اور بے فکر تھا۔ مرحومہ کے ہاتھ میں کل گھر کا انتظام تھا۔ حتےٰ کہ بچّوں کی تعلیم کی غور و پرداخت بھی اسی کے ہاتھ میں تہی۔ میں تو صرف عدالت میں جاتا یا قادیان آتا۔ یا سٹیج پر کھڑے ہو کر تقریر کرنا جانتا تھا۔ اور باقی تمام اُمور خانہ داری سے مجھے فارغ البالی تھی۔ اور یہی بڑا سر تھا کہ میں آج کلکتہ تو کل پشاور آج کوئٹہ اور کل بنارس تھا۔ مرحومہ میری نگاہ میں اگر قابل عزّت ہے تو اس لئے کہ اس نے مجھے دینی کاموں میں کبھی نہیں روکا۔ یہ کون نہیں جانتا کہ میرے اس طرح اکثر دینی مشاغل میں رہنے سے میرے کاروبار وکالت پر اثر ہوتا ہے۔ میری غیر حاضری میں اہل مقدمات آتے ہیں۔ اور مجھے نہ پا کر مقدمات دوسرے وکلاء کو دے جاتے ہیں۔ اکثر مواقعہ پر مرحومہ نے مقدمات کی فیس منشی کی معرفت میری غیر حاضری کے باعث واپس کرائیں اور یہ غیر حاضریاں عموماً دینی مشاغل کی تھیں۔ لیکن اُس نے مجھے نہیں روکا اور یہی کہا کہ جب آپ اسے دینی کام سمجھتے ہیں۔ تو یہ مقدم ہے۔ مجھے ایک واقعہ مرحومہ کی اس ایثار کا نہیں بھول سکتا۔

۱۹۰۳ء میں ایک دفعہ مجھے گورداسپور میں کسی پیشی پر حاضر ہونا تھا۔ حضرت مرحوم مغفور کا خط آچکا تھا۔ کہ تم ضرور پہونچنا۔ پیشی کا دن پیر تھا۔ ہفتہ کو خط آیا۔ نذیر احمد جو میرا بچہ ہے۔ وہ شاید اس وقت پانچ سالہ تھا اُسے اُسی دن نمونیا ہو گیا اور بڑے زور کا ہو گیا۔ مَیں نے مرحومہ کو حضرت کا حکم دکھایا اُس نے یہی جواب دیا کہ بچہ تو خدا کا مال ہے لیکن حضرت کا حکم افضل ہے۔ تم جاؤ۔ میں بچّہ کو سخت

حالت خطرہ میں چھوڑ گیا۔ لیکن مرحومہ نے نہایت صبر و استقلال سے مجھے رخصت کیا میرے گورداسپور کے قیام میں میرا ایک اور بچہ بیمار ہو کر میری غیر حاضری میں ہی فوت ہو گیا۔ لیکن مرحومہ نے صرف اس قدر چاہا کہ کسی کو پشاور میں بھیج دیا جاوے۔ بہرحال مجھے اگر کوئی تکلیف اس کے نہ ہونے سے محسوس ہو رہی ہے تو صرف یہ کہ در گلوبم سنت پیمبر است کا مفہوم میں نے اس کی زندگی میں مطلق مطلق نہیں سمجھا لیکن اگر اس مفہوم پر میں کبھی آیا ہوں تو آج اس کی موت پر۔

آپ دعائے مغفرت کریں۔ میں خدا کا منظور ہوا۔ تو مرحومہ کے لئے صدقہ جاریہ کے فکر میں ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس سفر میں کامیاب کرے۔ اہل جلسہ کی خدمت میں میری طرف سے سلام عرض کر دیں۔ خدا بہتر جانتا ہے کہ میرا دل اس وقت آپ کے ساتھ آگرہ میں ہے۔

کمال الدین - لاہور

درخواست جنازہ

میں نے تو ریل میں مرحومہ کے واسطے نماز پڑھ کر دعائے مغفرۃ کی تھی اور احباب سے اب درخواست کی جاتی ہے۔ کہ وہ مرحومہ کے واسطے نماز جنازہ غائب ادا کر کے اس کے لئے دعائے مغفرت کریں۔ اللھم اغفرھا وارحمھا۔ آمین۔

دہلی

چونکہ ہمارے اس سفر کے ٹھیک وقت کی احباب کو اطلاع نہ تھی۔ اس واسطے راستہ میں کسی بھائی سے ملاقات نہ ہوئی۔ لیکن جب نماز فجر کے بعد ہماری گاڑی دہلی پہونچی۔ تو ہمارے مکرم دوست بابو محمد شفیع صاحب۔ افسر محکمہ ڈاکخانجات اور ان کے ساتھ میر قاسم علی صاحب ایڈیٹر اخبار الحق جن کو حسن اتفاق سے یہ معلوم تھا کہ ہم اس دن دہلی سے گذریں گے۔ ہماری خاطر صبح کی ہوا کھاتے ہوئے ہمارے پاس پہونچے۔ اور اپنی ملاقات سے خوش وقت کیا۔ میر صاحب موصوف جس شوق محبت اور اخلاص و جوش کے ساتھ دینی خدمات میں رات دن مصروف رہتے ہیں وہ اس قابل ہیں کہ قوم ان کی قدر کرے اور ان کے معاملات میں ان کی امداد اور ان کے ساتھ ہمدردی ہم پر واجب ہے۔ میں پہلے بھی کسی پرچہ میں لکھ چکا ہوں اور پھر بھی یہ ظاہر کرتا ہوں کہ ان کا اخبار ایک خالص احمدی پرچہ بن گیا ہے اور احمدی احباب کا اس کی طرف متوجہ ہونا ضروری ہے۔ کم از کم اس وقت تک کہ پشاوری تحریک کو عملی جامہ پہنانا نصیب ہو۔

آگرہ پہنچے

جمعہ کے دن گیارہ بجے کے قریب ہماری گاڑی آگرہ اسٹیشن پر پہونچی پلیٹ فارم پر ایک جماعت اراکین انجمن و معززین آگرہ کی موجود تھی۔ جن کے ساتھ ہم اسلامی بے تکلفی سے خود ہی انٹروڈیوس ہوئے اور اب میں سے بعض کو ناظرین اخبار سے انٹروڈیوس کراتا ہوں۔ خانصاحب نبی احمد خاں۔ وکیل سکرٹری انجمن مذکور۔ خانصاحب واحد یار خاں۔ اسسٹنٹ انجنیئر۔ جن کے مکان پر ہمارے قیام کا انتظام کیا گیا تھا۔ خانصاحب غلام صفدر خاں مختار بابو محمد نبی داد خاں صاحب۔ مولوی محمد شعیب صاحب عمر دراز خاں صاحب۔ علیم خاں صاحب۔ منشی اشتفاق علی صاحب۔ خادم علی خان صاحب۔ فیاض علی صاحب۔ عبدالحی صاحب۔ ڈاکٹر عبدالقادر صاحب۔ ان کے سوائے دو اور نوجوان تھے۔ جو نہ صرف استقبالیہ کمیٹی میں شامل تھے بلکہ رات دن ہمارے ساتھ رہے اور ہماری مشایعت کے واسطے بھی وہی مامور تھے۔ ان کے اسمائے گرامی یہ ہیں:۔ خان صاحب محمد عنایت اللہ خان و منشی احمد حسین صاحب۔ اللہ تعالےٰ ان سب صاحبان کو جزائے خیر دے کہ انہوں نے ایسی گرمی کے وقت میں ہمارے لئے اسٹیشن پر آنے کی تکلیف اٹھائی۔ دن بھر ہم نے خانصاحب غلام صفدر خاں کے مکان پر آرام کیا۔ شام کو روضۂ تاج محل دیکھا اور بعد نماز مغرب کالی مسجد میں لیکچر شروع ہوئے لیکچر گاہ بہت وسیع تھا۔ مختلف اوقات میں تین ہزار تک آدمی جمع ہو جاتے تھے۔ شامیانے لگائے ہوئے تھے اور دریوں کے فرش بچھائے ہوئے تھے۔

ہمارے لیکچر

لیکچروں میں سے سب سے پہلا لیکچر جناب ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب کا تھا جو نہ صرف سب سے پہلا تھا بلکہ میری رائے میں سب سے اعلیٰ بھی تھا۔ شاہ صاحب نے نہایت محنت کے ساتھ اپنے مضمون کو طیار کیا ہوا تھا اور دیانندی مت پر ایک ایسا کاری حربہ ہے کہ اگر بعض دیانندیوں کے ڈھیٹ پنے پر مجھے یقین نہ ہوتا تو میں کہہ دیتا کہ اس لکچر کے بعد آریہ مسافر آگرہ ضرور آگرہ سے مسافرت اختیار کر لیگا۔ چونکہ میں نے ارادہ کیا ہے اور شاہ صاحب نے منظور کیا ہے۔ کہ یہ لکچر انشاء اللہ بتمام و کمال ہدیہ ناظرین بدر کیا جاوے اس واسطے میں اس کے متعلق کچھ زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں سمجھتا۔ اس کے بعد دوسرا لیکچر جناب ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب کا تھا جس کا مضمون تھا۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشگوئیاں اور معجزات مرزا صاحب نے اوحی الی النحل کی آیت سے قرآن شریف کی مضبوطی اور شفا بخشی کی تمہید باندھتے ہوئے جب پیش گوئیوں کی فہرست ترتیب وار شروع کی تو سامعین کے سامنے صداقت قرآنی کی بین دلائل نے ایک سے ایک بڑھ کر وہ سماں باندھ دیا کہ کبھی اہل آگرہ نے عمر بھر ایسا نہ دیکھا ہوگا۔ فرمایا۔ ذھق الباطل کی پیشگوئی نے بت پرستی کو ایسا مٹایا کہ آج تیرہ سو سال سے ملک عرب کو روئے زمین کے واسطے ایک معجزہ بنا دیا۔ موسیٰ کے دشمنوں کی مانند مخالفین خاتم النبیین کا جو حال ہونیوالا تھا۔ اس کی پیشگوئی کیسے کھلے الفاظ میں تھی۔ کن مصائب کے ایام میں آں حضرت ؐ کو کہا گیا تھا کہ کوئی تجھے قتل نہ کر سکے گا۔ پس کوئی نہ کر سکا۔ حالانکہ کرنے والوں نے حضرت عمر رضؓ جیسے بادشاہ کو اسلامی ہیبت کے زمانہ میں شہید کر ہی دیا۔ مرزا صاحب کا لیکچر رات کو ختم نہ ہو سکا۔ اس واسطے صبح پھر آپ کی تقریر ہوئی جس میں آپ نے قرآن شریف کے معجزات بیان کئے۔ اور بالخصوص حفاظت قرآنی کا معجزہ بالمقابل دیگر کتب مقدسہ کے حوالہ سے اس خوبی کے ساتھ بیان کیا کہ حاضرین کے قوت ایمانی کے ازدیاد کا موجب ہوا اس کے بعد مرزا صاحب نے سامعین کو نصیحت کی۔ کہ وہ خود قرآن شریف کا ترجمہ پڑھیں اور اس پر عمل کریں۔ تقوےٰ اختیار کریں۔ خدا خود انہیں قرآن شریف سکھلا دیگا۔ ان دونوں لیکچروں کے بعد ڈاکٹر صاحبان یوم سبت کی شام کو ڈاک گاڑی میں واپس تشریف لے گئے۔ کیونکہ اس سے زیادہ ان کو رخصت و فرصت نہ تھی یہ بھی انہی کا کام ہے۔ کہ اپنی ملازمت اور دنیوی مشاغل کے ہاتھوں فرصت چھین کر دینی خدمات میں محو ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ انہیں جزائے خیر دے۔ اور دینی و دنیوی حسنات سے مالا مال کرے۔ ہفتہ کو بعد نماز مغرب میرا لیکچر بر مضمون **کفارہ** تھا۔ جس میں میں نے عیسائیت کی تردید میں عام فہم باتیں پیش کیں۔ اور بائبل میں سے آں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام دکھلایا لیکن میرے اتنے بیان سے سامعین کو سیری نہ ہوئی اور اتوار کی صبح کو میرا لیکچر ہوا۔ جس میں میں نے مسلمانوں کو باہمی اتفاق کرنے اور مخالفین کے بالمقابل یکجائی کوشش کے ساتھ

سینہ سپر ہونے کی طرف توجہ دلائی۔ اور کفّارہ کی تردید میں مزید دلائل پیش کئے۔ اس کے بعد جناب خواجہ صاحب کا مضمون مولوی صدر الدین صاحب نے پڑھ کر سنایا جس سے سامعین بہت ہی محظوظ ہوئے۔ اسی شام کو مولوی صدر الدین صاحب کا مضمون وحی والہام پر تھا جس کے واسطے وقت مقرّر تو ایک ہی گھنٹہ تھا۔ مگر اس مضمون کی خوبی نے سامعین کا دل ایسا اپنی طرف کھینچا کہ جب ایک مولوی صاحب کے اصرار پر سکرٹری صاحب نے مولوی صدر الدین صاحب کو اُن کے وقت کے ختم ہونے کی طرف متوجہ کیا۔ تو سامعین نے پُکارا کہ ایسا نہیں ہونا چاہیئے بلکہ مولوی صدر الدین صاحب اپنے لیکچر کو ختم کریں اور ایک صاحب نے کھڑے ہو کر سامعین کی طرف سے بزور یہ بات پیش کی کہ لوگ اسی مضمون کو سُننا چاہتے ہیں۔ غرض مولوی صاحب موصوف کا بیان تین گھنٹہ تک جاری رہا مولوی صاحب موصوف نے وحی والہام کی ضرورت اور قرآن شریف کی الہامی کتاب ہونے اور اُمّت مرحومہ میں سلسلہ الہام کے جاری رہنے۔ اور ابتک اولیاء اللہ کے پیدا ہوتے رہنے پر نہایت پُر زور تقریر کی۔ جس کا سامعین پر بہت ہی نیک اثر ہوا اور یہ ہمارے دوستوں کی تقریروں میں سے آخری اور جامع اور نہایت ہی مقبول اور مؤثر تقریر تھی۔

دوسرے لیکچر مولوی صاحبان کا تو وہاں قحط ہی تھا اور ناظمین جلسہ نے جو قرب وجوار سے واعظین بُلوانے کی کوشش کی تھی۔ اس میں ان کو بہت مایوسی ہو رہی تھی۔ کیونکہ بعض جگہ سے تو صاف انکار آیا اور بعض مولوی صاحبان نے حد ہی کر دی کہ سفرخرچ کا منی آرڈر تو وصول کر لیا مگر خود نہ آئے اور نہ اپنے نہ آ سکنے کی معذرت کا کوئی خط لکھا۔ ایک صُوفی نما مولوی صاحب کو دہلی تک کا سفرخرچ دیا گیا تھا کہ وہاں سے ایک مولوی صاحب کو لے آویں مگر ناظمین شاکی تھے کہ صوفی صاحب نے سفرخرچ کو حضرخرچ بنایا اور اخیر جلسہ تک آگرہ میں بلکہ پنڈال میں ہی دندناتے رہے۔ اس صورت میں قیاس کیا جا سکتا ہے کہ اور لیکچر کتنے اور کس طرز کے ہوئے ہوں گے۔ اور ہم دوسرے وقتوں میں پُورے طور پر شامل بھی نہیں ہو سکے تاہم جن واعظین کی تقریریں کو ہم سُن سکے۔ اُن میں سے سب سے زیادہ قابلِ ذکر جناب مولوی عبد الغنی صاحب ہیں۔ مولوی صاحب کسی مدرسہ میں ملازم ہیں اور تجارت بھی کرتے ہیں۔ آپکے دو بیٹے دو کانوں کا انتظام کرتے ہیں پس آپ دنیوی حیثیت سے ایک مالدار آدمی ہیں۔ لیکن نہایت ہی سادہ مزاج۔ سادہ لباس۔ علوم عربیّہ سے خوب واقف۔ قرآن شریف کی آیات اور احادیث آپ کو خوب یاد ہیں۔ نہایت فصاحت اور بلاغت کے ساتھ آپ وعظ فرماتے ہیں اور اپنے وعظ میں ان معائب اور معاصی کو جو ان کے وطن کے امراء اور عوام میں پائی جاتی ہیں بافصاحت دلیری کے ساتھ ذکر کرتے اور لوگوں کو نیکی کے اختیار کرنے کی طرف متوجّہ کرتے ہیں اُنھوں نے تقوے کی طرف نہایت زور سے لوگوں کو بُلایا۔ اور ان کے دو وعظ ہوئے۔ ایک مختصر وعظ مولوی رمضان صاحب کا بھی ہمنے سُنا جو خاص آگرہ کے مولوی صاحب ہیں۔ ایک صاحب مولوی عبد الواجد نام باہر سے تشریف لائے تھے۔ جنھوں نے سنسکرت کے شلوک پڑھنے اور بھجن بنانے اور گانے اور اس طرز میں آریوں کا ردّ کرنے میں خاص مشق حاصل کی ہوئی ہے اُن کے بھجن سامعین کو بہت خوش کرنے والے ہوئے۔

نظمیں چند شاعرانِ فصیح اللّسان نے اپنی نظموں سے سامعین کو خوش وقت کیا۔ جن میں سے ایک نظم بعنوان **فغان** جو کہ ہمیں صاحب فغان جناب اخضر کی مہربانی سے دستیاب ہوئی۔ درج ذیل کرتے ہیں:۔

اب جہاں دُکھ درد کہنے کے لئے جاتے ہیں ہم
دِل کے ٹکڑوں کو زباں پر رکھ کے دکھلاتے ہیں ہم

المدد اے حاضر و غائب ہمارے .. المدد
بیکسی پر اپنی آزردہ ہوئے جاتے ہیں ہم

نازپروردہ ہیں یارب ہم ترے محبُوب کے
اور دلِ خون گشتہ اپنا تجھ کو دکھلاتے ہیں ہم

تیرے ہو کر یہ ہمارا حال اے فخرِ اُمم
بات ایسی ہے جسے کہتے بھی شرماتے ہیں ہم

اِک زمانہ تھا تسلّی غیر کو دیتے تھے ہم
اِک زمانہ ہے کہ اپنے دم سے گھبراتے ہیں ہم

بوجھ غیروں کا اُٹھا لیتے تھے ہم سر پر کبھی
ابتو اپنا بوجھ بھی غیروں سے اُٹھواتے ہیں ہم

تہلکہ تھا کل ہماری تیغِ عالمگیر .. کا
آج اپنی قوم ہی کو ہاتھ دکھلاتے ہیں ہم

دینے والے تھے ہمیں پہلے خدا کی راہ میں
اب خدا کی راہ میں ملجائے تو کھاتے ہیں ہم

اِک زمانہ تھا کہ ہم دُنیا کو دیتے تھے سبق
مُبتدی ابتو ہر اِک مکتب میں کہلاتے ہیں ہم

کل ہمارا ذکرِ حُسن شاہدِ مقصود تھا
آج اپنا حال بھی کہنے سے شرماتے ہیں ہم

پڑھتے ہیں دن رات بیٹھے قصّۂ اصحابِ فیل
اور مورِ ناتواں سے بھی دبے جاتے ہیں ہم

ناتوانی کا یہ عالم ہے کہ اُٹھ سکتے نہیں
زورِ بازوئے یداللہ کی قسم کھاتے ہیں ہم

اب نہ وُہ اخلاق باقی ہیں نہ وہ ایثارِ نفس
اور شیدائے رسُول اللہ کہلاتے ہیں ہم

دوسروں کی کیا سُنیں اپنا ہی وہ قصّہ ہے اب
ہوش میں کہتے ہیں اور بے ہوش ہو جاتے ہیں ہم

فکرِ لاحاصل ہماری خواب سے بڑھ کر نہیں
نیند آنکھوں میں ہے اور بیدار کہلاتے ہیں ہم

رہنمائے غیر تھے نقشِ قدم اپنے کبھی
رہنمائی کس کی اب خود ہی مٹے جاتے ہیں ہم

اور بڑھ کچھ اور بڑھ للّٰہ اے بانگِ جرس
کیا غضب ہے کارروان بنکر لُٹے جاتے ہیں ہم

رحم کر اے ابرِ رحمت دیکھ تو کیا حال ہے
آنسوؤں سے داغِ دل دہوتے ہیں دہلواتے ہیں ہم

ہم بھی کیا خواب پریشاں ہیں کسی مخمور کے
ذہن میں سو بار آ آکر اُڑے جاتے ہیں ہم

یا الٰہ العالمین یا رحمۃ للعالمین
سب سے خالی ابتو اپنی جھولیاں پاتے ہیں ہم

لیکن اس پر بھی ہماری تو قناعت دیکھ لے
فاقے کرتے ہیں تری نعمت پہ اِتراتے ہیں ہم

کیا نہیں اب بھی ہماری بھوک کا تجھ کو خیال
ایک در کے مانگنے والے تو کہلاتے ہیں ہم

تو نے جو احسان کئے ہیں ہمپہ وہ بھی یاد ہیں
تو جو پہلے تھا وہی اب بھی تجھے پاتے ہیں ہم

کیوں نہیں جھکتا ہے ہمپر اب ترا دستِ کرم
دن بدن کیوں تیری نظروں سے گرے جاتے ہیں ہم

تیری رحمت کی تو یارب اور ہی کچھ شان ہے
جس کے بُوتہ پر اپاہج ہو کر اتراتے ہیں ہم

ہم سے مانا سب ہمارے حوصلے جاتے رہے
ہم نے مانا اپنی غفلت کی سزا پاتے ہیں ہم
ہم کو اپنے پاؤں کی لغزش سے کب انکار ہے
پستی ہمت سے اپنے خود ہی شرماتے ہیں ہم
رحم کر مالک ہے تو مختار کہلاتا ہے تو
پھر بھی ہم بندے ہیں اور مجبور کہلاتے ہیں ہم
تجھ سے کچھ کہنے کے لائق تو ہمارا منہ نہیں
یا رب اتنا عرض کر کے چپ ہوئے جاتے ہیں ہم
اب جو باقی ہے مسلمانوں کی ہستی دیکھ لے
صاحب معراج کی پیاروں کی پستی دیکھئے

خادم علی خاں اخضر ابن کڑہ آگرہ

شہر آگرہ

علی گڈھ کے سفر میں کبھی میں اور مولوی صدر الدین صاحب آگرہ گئے تھے اور روضہ تاج محل دیکھا تھا - اور تاج کے کچھ حالات بھی اس وقت درج اخبار کئے تھے - اسواسطے اب اس کے متعلق کچھ لکھنا ضروری نہیں معلوم ہوتا - سوائے اس کے کہ آگرہ جانے سے قبل ہمارے مکرم دوست مولوی مرزا کبیر الدین صاحب کا جو خط آیا تھا اس میں سے چند الفاظ یہاں درج کر دوں - وہ لکھتے ہیں :-

" معلوم ہوا کہ آپ بحکم حضرت قبلہ خلیفۃ المسیح دار السلطنت اکبر آباد مورخہ ۲۴ مئی ۱۲ء کو تشریف لے جانیوالے ہیں - بڑی خوشی میں ہوں کہ آپ تاج گنج رونق افروز ہوکر مقابر ممتاز محل اور شاہ جہان ملاحظہ فرماوینگے اور تماشا قدرت دیکھیں گے - حضرت عزیر علیہ السلام نے ایسی بستی نہ دیکھی ہوگی - جس کے سب دروازوں پر قرآن شریف لکھا ہوا ہے - اور گو لڈ ٹائم - اِسٹون - اور عقیق و لاجورد پیتونیا و غوری و بادل و کہربا و ابری و تامراء کہ سب سنگ ہیں اور شاہ جہان کی قبر سے جہاں ہیں - کنارے دریائے جمن کے متصل کبیر کا بھی جھونپڑا ہے - مگر اس میں آجکل سرکاری ہسپتال عورتوں کا ہے کڑہ پھولیل میں واقع ہے ایک مدت ہوئی کہ میں نے موڑ کے بھی اپنے وطن کو نہیں دیکھا میں تو اپنا وطن قادیان کو جانتا ہوں اور بقول صادق اس آرزو میں کبیر کی جان ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قدموں کی خاک میں آخری نیند نصیب ہو جاوے دیکھئے یہ تمنا کب تک پوری ہو اور دعا کرتا رہتا ہوں دابۃ الارض پر اور زمین پر کہ الٰہی مفتی محمد صادق صاحب کو قیامت تک زندہ رکھ اور انکی اولاد پھولے اور پھلے ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شکل میں خلیفہ نور الدین صاحب نظر آتے ہیں - اور محمد صادق کی شکل میں میاں محمود احمد صاحب و میاں خواجہ کمال الدین صاحب - اور سب کو ہم نفس واحد کی طرح یقین کرتے ہیں آپ آگرہ پہونچکر حاجی محمد اسمٰعیل خان صاحب رئیس دتاولی کہ یہ صاحب گٹھیا اعظم خاں متصل چھلی اینٹ شہر آگرہ میں رہتے ہیں - خلیفہ رشید الدین صاحب کے ملنے والے ہیں - عاجز کو بھی جانتے ہیں ضرور ملئے گا - میرا پتہ اُن سے اسی قدر کہ کبیر الدین احمد گارڈ کہ جو آپ کو لکھنؤ اسٹیشن پر ملا تھا اور آپنے اس کو اور اس نے آپکو تحفہ بنارس بھیجا تھا -

آگرہ میں ڈپٹی امداد علی صاحب مرحوم کا کتب خانہ ہے اور یہ ایک لائق مذہبی انسان تھے - پنجہ پر مکان ہے ہو سکے تو کتب خانہ ملاحظہ فرمالیجئے گا - والسلام "

برادر کبیر کے خط کی تعمیل میں حاجی صاحب سے ملاقات ہوئی - کتب خانہ کو تلاش کیا گیا - مگر معلوم ہوا کہ وہ فروخت ہو کر حیدر آباد دکن چلا گیا ہے روضہ تاج محل کے علاوہ آگرہ میں قابل دید وہاں کا قلعہ ہے - جسے اور اس موجودہ شہر کو حضرت جلال الدین اکبر بادشاہ علیہ الرحمۃ نے ۱۵۵۸ء میں بنایا تھا اور اسی واسطے اس شہر کا اصلی نام اکبر آباد ہے - آگرہ دراصل ایک اور بستی کا نام ہے - جو دریا کے اُس پار اب تک موجود ہے اور کرشن مہاراج کے زمانہ میں بھی تھی - لیکن اب اس سارے شہر کو آگرہ ہی کہتے ہیں - یہ قلعہ اکبر نے بنایا اور جہانگیر اور شاہجہان نے اس پر شاندار عمارتیں بنائیں سب سے زیادہ دلچسپ قلعہ کی شاندار موتی مسجد ہے جو نہ صرف اسلامی شان و شوکت کی عظمت کو ظاہر کرتی ہے بلکہ اُس محبت اور اخلاص کا بھی پتہ بتلاتی ہے - جو کہ مسلمان بادشاہوں کو اپنے دین قویم کے ساتھ تھا - دیوان عام کے ساتھ ہی ایک چھوٹی سی خوشنما مسجد بنی ہوئی ہے - جو نگینہ مسجد کہلاتی ہے - بیگمات کے واسطے الگ ایک مسجد ہے - روضہ تاج محل کے پاس بھی مسجد اور مدرسہ موجود ہے اور تمام عمارت پر چاروں طرف اور دروازہ پر قرآن شریف کی سورتوں کی سورتیں لکھی ہوئی ہیں - شہر آگرہ میں اب بھی تین سو کے قریب مساجد ہیں مگر اکثر غیر آباد ہیں - تعجب اور حیرت سے یہ بات سُنی گئی - کہ ایک مسجد ایسی غیر آباد تھی - کہ اس میں سُورنی نے بچے دیئے اُمراء دین سے اور دینی کاموں سے بالکل بے پرواہ اور غافل ہیں - غربا بھی دینی اُمور سے بہت کم واقف ہیں -

عیسائیت

آگرہ میں عیسائیت حضرت اکبر بادشاہ کے زمانے سے ہے - سُنا گیا ہے - کہ اکبر کی ایک بی بی عیسائی تھی - جیسا کہ آپ کی بعض بی بی ہندو راجاؤں میں سے تھیں - حضرت اکبر نے غیر مذاہب اہل کتاب کی لڑکیاں اسلامی شریعت کے مطابق بیاہ کر کر اس سے بہت سے دینی اور دنیوی فوائد مدنظر رکھے تھے غرض اسی زمانہ میں عیسائیوں کے رومن کیتھلک فرقہ کے بڑے بڑے گرجے اور کوٹھیاں اب تک موجود ہیں اور ان کے علاوہ پراٹسٹنٹ عیسائیوں نے انگریزی راج کے زمانہ میں وہاں کئی ایک کالج اور اسکول اور مشن قائم کئے ہیں - ایک دن دوپہر کے وقت جبکہ میرے رفیق ایک بوٹ فیکٹری کا ملاحظہ کرنے کے واسطے تشریف لے گئے تھے میں ایک مشن کمپونڈ کے ملاحظہ کے واسطے چلا گیا جہاں رومن کیتھلک گرجہ کے دو پادری صاحب فادر جیمز اور فادر نارمن سے چند باتیں ہوئیں جن کو خلاصۃً درج ذیل کیا جاتا ہے :-

صادق - کیا پراٹسٹنٹ آپ لوگوں کے نزدیک عیسائی ہیں؟

پادری - وہ عیسائی کہلاتے ہیں مگر اصلی عیسائی نہیں ہیں

صادق - کیا انکو نجات حاصل ہوگی -

پادری - جب کہ وہ خداوند کی کلیسیا سے جان بوجھ کر علیحدہ ہیں تو ان کو کیونکر نجات ہو سکتی ہے -

(نوٹ - ناظرین کی اطلاع کے واسطے اسجگہ اس بات کا لکھ دینا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ عیسائیوں کا اصلی اور پورا فرقہ جس کی بنا یسوع کے سب سے بڑے حواری پطرس نے شہر روما میں رکھی تھی وہ رومن کیتھلک فرقہ کہلاتا ہے اسی فرقہ کے مقدسین سے بگڑ کر اور بغاوت کر کے عیسائیوں میں ایک نیا فرقہ بنا تھا جس کی آگے بہت سی شاخیں ہیں اور اس کا نام پراٹسٹنٹ فرقہ ہے - پراٹسٹنٹ کے معنے ہیں **معترض** - لودیانہ کا نور افشاں - بٹالہ کا بیرنگ اسکول لاہور کے پادری ہادل صاحب - راولپنڈی کے مسٹر جمیل یہ سب فرقہ معترضین کے ممبر ہیں - مسٹر جمیل کا ذکر بالخصوص اسواسطے یہاں آگیا ہے - کہ وہ خیمہ کٹاس پر مولوی کرم داد صاحب

کرم داد صاحب کے ساتھ گفتگو مذہبی نہ کر سکنے کی کمزوری پر یوں پردہ ڈالتے تھے کہ چوں کہ بعض (جاہل اور نام کے) مسلمان احمدیوں کو مسلمان نہیں جانتے اسواسطے ہم تمہارے ساتھ گفتگو نہیں کرتے۔ اس کا معقول اور مدلل جواب ہمارے دوست شیخ رحیم بخش صاحب نے اسی وقت دے دیا تھا جو کہ سفر دوالمیال میں ذکر کیا جائے گا۔ لیکن اسجگہ اتنا کہنا کافی ہے کہ مسٹر جمیل اور ان کے پادر اور وہ مرکین اصحاب جن کی خیرات کے روپیہ میں سے مسٹر جمیل کا نان و نفقہ مہیا کیا جاتا ہے۔ اُن سب پر یسوعیین کا ایک جم غفیر کفر کا فتوے لگا کر انہیں دین عیسویت سے خارج کر چکا ہے۔ (ایڈیٹر)

صادق - آپ میں اور پراٹسٹنٹ عیسائیوں میں بڑے بڑے فرق کون سے ہیں۔

پادری - پہلا فرق تو ہماری بائبل اور ان کی بائبل کے درمیان ہے ہماری بائبل میں کتابیں کی کتابیں ایسی ہیں۔ جن کو پراٹسٹنٹ لوگوں نے بے اعتبار قرار دے کر اپنی کتاب میں سے نکال دیا ہے۔

دوسرا فرق یہ ہے کہ ہم سب ایک سلسلہ میں منسلک ہیں اور ہم سب کا اعلےٰ مذہبی حاکم پاپائے اعظم ہے وہ لوگ اپنا اپنا موںھ لئے پھرتے ہیں۔

تیسرا فرق یہ ہے کہ وہ صرف کفارے کو ضروری سمجھتے ہیں ہم کہتے ہیں کہ اعمال بھی ضروری ہیں۔

صادق - آپ کے ہاں ایک اتحاد والی بات بہت عمدہ ہے اور بائبل میں جو فرق ہے یہ قابل افسوس ہے لیکن کفارے اور اعمال کے متعلق جو آپ نے فرمایا ہے اس معاملہ میں پراٹسٹنٹ شاید معذور ہوں کیونکہ جب کفارے سے نجات ہو گئی۔ تو پھر اعمال کی ضرورت ہی کیا ہے۔

پادری - اعمال کیضرورت ہے۔ یعقوب رسول نے ایسا ہی ظاہر کیا ہے کہ اعمال کے سوائے نجات نہیں اور کفارے کی ضرورت یہ ہے کہ آدم اور حوا کا ابتدائی گناہ جو انسان کی نسل میں چلا آتا ہے اس سے ہم کو نجات حاصل ہو۔

صادق - اگر کفارہ اس گناہ سے نجات دلاتا ہے۔ تو اس گناہ کی جو سزا لکھی ہے کہ مرد پیشانی کے پسینہ سے روٹی کھائے گا اور عورت درد سے بچہ جنے گی۔ یہ سزا اُن لوگوں سے کیوں دُور نہیں ہوئی۔ جو کفارے پر ایمان لاتے ہیں۔ آپ کی پیشانی پر بھی پسینہ آیا ہوا ہے۔

پادری - اوہ! یہ سزا تو نہیں ٹل سکتی یہ تو ہمیشہ قائم رہے گی

صادق - پھر کفارے کا ثبوت کیا ہوا؟

پادری - ثبوت یہ ہے کہ خداوند کا کلام کہتا ہے۔

صادق - پھر یہ سوال ہو گا کہ خداوند کا کلام ہونے کا کیا ثبوت ہے اور بھی کتب دنیا میں ہیں۔ جو کلام الٰہی کہلاتی ہیں۔

پادری - ثبوت یہ ہے کہ بائبل میں پاکیزگی ہے جو ان میں نہیں

صادق - مثلاً میں نے قرآن شریف پڑھا ہے وہ بہت پاکیزہ کتاب ہے۔

پادری - قرآن میں ایک سے زیادہ شادی جائز لکھی ہے اسواسطے وہ پاک نہیں ہو سکتی۔

صادق - بائبل میں اس کا عملی ثبوت موجود ہے کہ خدا کے نبیوں نے اور پیاروں نے ایک سے زیادہ شادیاں کیں حضرت ابراہیم۔ حضرت داؤد وغیرہ۔ بائبل نے ان نبیوں کی بڑی تعریف کی ہے۔ اگر ایک سے زیادہ شادی کرنا پاکیزگی کے خلاف ہوتا تو وہ کیوں کرتے۔

پادری - ہاں اُن نبیوں نے کی مگر مسیح نے نہیں کی۔

صادق - مسیح نے تو ایک بھی نہ کی مگر اُن نبیوں کی تعریف اور ذکر بھی اسی بائبل میں موجود ہے اور اگر پاکیزگی کا معیار بھی ہے جو آپ نے بیان کیا ہے تو پھر ساری بائبل میں ان نبیوں کا ذکر اور انکی مثال موجود ہے ایک شخص کا معاملہ بطور شاذ کے ہے ایسا ہی کسی ایک شادی نہ کرنے والا کا ذکر قرآن شریف سے بھی نکل سکتا ہے۔ مگر یہاں سوال کسی خاص شخص کے متعلق نہیں بلکہ ساری کتاب کے متعلق ہے۔

پادری - فادر لوگ سو رہے ہیں میں ڈرتا ہوں کوئی جاگ نہ پڑے اس واسطے میں زیادہ گفتگو نہیں کر سکتا۔

شکریہ

سفر آگرہ کے حالات ختم ہوئے اور ضروری ہے کہ اب میں ان صاحبان کا شکریہ ادا کروں جن کی مہربانی سے ہمیں اس سفر کے ثواب کا موقعہ ملا ہے اور ان کے ذریعہ سے ہمیں آگرہ میں ہر طرح کا آرام پہونچا۔ استقبالیہ کمیٹی کا میں پہلے شکریہ ادا کر چکا ہوں۔ انجمن کے معزز سکرٹری علی احمد خاں صاحب اور ان کے عزیز غلام صفدر خاں صاحب جنہوں نے یہ سارا انتظام اپنے ذمہ لیا ہوا ہے۔ عنایت اللہ خاں صاحب اور احمد حسین صاحب جو رات دن ہماری خدمت میں مصروف رہے اور نہایت جوش کے ساتھ اپنے دینی کام میں مشغول رہے۔ اور جن کے دلوں میں اسلامی خدمت کے لئے ایک خاص جوش ہے۔ بہت شکریہ کے مستحق ہیں۔ ہمارے مکرم دوست میرے ہمعصر جناب واحد یار خاں صاحب اڈیٹر رسالہ العزیز ایک علم دوست فہیم آدمی ہیں انہی کے مکان پر ہم پناہ گزین تھے محمد عنایت اللہ خاں صاحب کے چچا بزرگوار جن کا نام مجھے یاد نہیں رہا۔ انھوں نے اپنے ہاں ایک شادی کی تقریب پر ایک بڑی عمدہ مثال قائم کرنی چاہی تھی کہ تمام رسوم کو توڑ کر ایک ہزار روپیہ دینی خدمات کے واسطے انجمن اسلامیہ میں دیدیا جاوے مگر عمائد آگرہ پر افسوس ہے کہ انھوں نے خانصاحب موصوف کے ساتھ اس کام میں امداد نہ کی اور اگر دوسرے لوگ صرف اقرار ہی کر دیتے کہ وہ بھی آیندہ ایسا ہی کرینگے تو خانصاحب نیک نمونہ قائم کر دکھاتے پھر بھی انھوں نے پچاس روپے انجمن کے حوالہ کیا۔ جزاہ اللّٰہ الخیر۔ مولوی محمد شعیب صاحب جنھوں نے قلعہ کی سیر کرائی یہ سب صاحبان شکریہ کے مستحق ہیں بلکہ آگرہ کی وہ پبلک بھی جنھوں نے ہمارے لیکچر سُنے اور جلسوں کو رونق دی اللہ تعالےٰ سب کو جزائے خیر دے

آگرہ میں احمدیّت

سفر آگرہ کی رپورٹ بلحاظ اُن لیکچروں کے جن کے واسطے ہم بُلائے گئے تھے۔ ختم ہو گئی ہے اور یہ پرچہ بدر اسی رپورٹ کے سبب آگرہ میں بہت دلچسپی کے ساتھ دیکھا اور پڑھا جائے گا اور میں امید کرتا ہوں کہ ناظرین اخبار در آگرہ میری اس آخری سُرخی سے متعجب نہ ہوں گے کیونکہ وہ سب جانتے ہیں کہ میں احمدی ہوں اور میرے رفقاء جو آگرہ میں گئے سب احمدی تھے یہ اخبار احمدی ہے اور اس کے خریدار قریباً سب احمدی ہیں یہ احمدیت ہی کی برکت ہے جس نے ہمارے لیکچروں کو سامعین کے سامنے ایسا مقبول اور موثر بنایا پس یہ قدرتی بات ہے کہ ہم اس نعمت کو چھپا نہیں سکتے اور اس کے آثار ہمارے اقوال افعال حرکات میں ہر جگہ نمایاں رہتے ہیں۔ خواجہ صاحب کا وہ مقبول عام لیکچر جو سال گذشتہ میں ہوا گو اس میں احمدیت کا کوئی ذکر مطلقاً نہ ہوا ہو تاہم خواجہ صاحب کی شکل کا سامنے کھڑا ہونا ناظرین کے خیالات کو اگر احمدیت کے ایک نمونے پر غور کرنے کی طرف کشاں کشاں لے گیا ہو تو یہ ایک قدرتی بات ہے جس کو نہ خواجہ صاحب روک سکتے ہیں اور نہ سامعین میں سے کوئی شریف آدمی ایسا بدفطرت ہو سکتا ہے کہ لیکچرار کی شخصیت پر حاسدانہ اور مفسدانہ منہ مارے۔ بہرحال خواجہ صاحب کے لیکچر کی قبولیت کے ساتھ آگرہ کے فہیم لوگوں کے دلوں میں احمدی علما کی ایک عزت و وقعت پیدا ہوئی۔ جو اس سال ہم لوگوں کو بُلانے کی محرک تھی اور اگر سکرٹری صاحب کو اور جگہ سے علما مل جاتے تو شاید ہم سب کے جانے کی ضرورت بھی نہ ہوتی لیکن جب انھیں سب طرف سے مایوسی ہوئی اور بعض مولوی صاحبان نے خرچ لے کر بھی نہ آئے اور خواجہ صاحب نے وعدہ کیا کہ وہ خود بمعہ رفقاء تشریف لے جائیں گے۔ اور خرچ بھی اپنا آپ کریں گے۔ انجمن آگرہ پر بوجھ نہ ہو گا اور اس وعدہ کو انھوں نے بخوبی پورا کیا۔ تو وہاں ہمارے سات لیکچر ہوئے اور اس پہلی قبولیت کا یہ اثر تھا کہ سامعین نے نہایت شوق کے ساتھ ہمارے لیکچروں کو سُنا اور ہمارے لیکچر عام اسلامی مضامین پر تھے لیکن بے تکلف طور پر اگر مضامین کے اندر کہیں حضرت مرزا صاحب کا نام یا کچھ ذکر ہوا اور اتفاقاً ایسا ہر ایک لیکچر میں ہوتا رہا تو سامعین نے اس پر کسی کورانہ تعصّب کا اظہار نہ کیا اور خوشی سے ان سب مفید اور معقول باتوں کو سنا بلکہ بعض احباب نے درخواست کی کہ وہ ہمارے سلسلہ کے مفصل حالات سننا چاہتے ہیں۔ جو کہ ایک خاص جلسہ میں جو ہمارے قیام گاہ پر ہوا۔ قریباً چار گھنٹہ تک سنائے گئے اور لوگوں کے اعتراضات کے جواب دئے گئے جس سے بہتوں کے دلوں میں جو غلط فہمیاں اس سلسلہ کے متعلق تھیں دور ہو گئیں اور ایک نیک اثر پھیلا اور ہمیں اس امر کی خوشی ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح کی یہ خواہش کہ آگرہ جیسی ویران (بلحاظ روحانیت) جگہیں بھی وعظ ہونے چاہئیں اس رنگ میں بالآخر پوری ہوئی۔ آگرہ میں خاص وہاں کا رہنے والا تاحال کوئی احمدی نہیں مگر باہر کے تین آدمی وہاں احمدی ہیں۔ وہ میڈیکل اسکول کے طالب علم ہیں ایک میاں فخر دین صاحب دوسرے مسٹر فیاض الدین صاحب بھاگلپوری تیسرے ڈاکٹر صاحب جو چھاؤنی میں رہتے ہیں چوتھے صاحب ایک نئے احمدی ہوئے مگر وہ بھی آگرہ کے نہیں ہیں جس دن میں پادری صاحب کو ملنے گیا تھا اس دن پادری صاحبان سے فارغ ہو کر میں کسی ضرورت کے سبب ایک سرائے میں گیا وہاں ایک حاجی صاحب فیض آباد کے رہنے والے ملے کوئی دس پندرہ منٹ ان کے ساتھ سلسلہ کی گفتگو رہی نتیجہ یہ ہوا کہ میں ان کی درخواست حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں لایا ہوں کہ انھیں حضور کے خدام میں داخل کیا جاوے ان کا اسم گرامی حاجی اسد [illegible] علی صاحب ہے

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

بسم اللہ الرحمن الرحیم ٭ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا

BADR QADIAN

بدر

عام قیمت پیشگی ۲ روپے

بغیر ضمیمہ درس قرآن مجید

قادیان ضلع گورداسپور

اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ مرزا غلام احمدؐ

Reg. No. L. CCLXXXVIII

مسیح وقت مہدی ہم مجدد بر راس صد

ضمیمہ درس قرآن مجید

چار روپے پیشگی

جلد ۱۱

۴ رجب سنہ ۱۳۳۰ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۰ جون سنہ ۱۹۱۲ء مطابق ۷ ہاڑ سمت ۱۹۶۹

نمبر ۳۶

بھائیو اگر قادیان آؤ گے تم

اڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ

نورِ دین مصطفٰے پاؤ گے تم

سفر لاہور

حضرت خلیفۃ المسیح بمعہ خدام جن کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں۔ ۱۵ جون یوم السبت کی صبح کو قادیان سے لاہور تشریف لے گئے۔ اور اسی دن شام کو ۶ بجے کے قریب حضرت نے ایک مختصر خطبہ کے بعد مخدومی شیخ رحمت اللہ صاحب کے مکان کی بنیاد کی پہلی اینٹ رکھی اور آپکے بعد صاحبزادگان حضرت محمود احمد صاحب۔ بشیر احمدؐ صاحب۔ شریف احمدؐ صاحب اور حضرت نواب محمد علی خان صاحب نے ایک ایک اینٹ اپنے دست مبارک سے دُعا کرتے ہوئے رکھی۔ اور تمام جماعت نے مکان کے بابرکت ہونے کے لئے دعائیں کیں۔ ۱۶ جون کی صبح کو مسجد احمدیہ میں ۶ بجے حضرت صاحبزادہ بشیر الدین محمود احمد صاحب نے ایک تقریر کی۔ آپکے بعد حضرت خلیفۃ المسیح نے جماعت احمدیہ کو ضروری نصائح اور ہدایات دیں۔ شام کو بھی حضرت خلیفۃ المسیح نے ایک تقریر کی۔ اور ۱۷ جون کی صبح کو بھی حضور کی ایک تقریر ہوئی۔ ان تقریروں کا مناسب اقتباس و اختصار انشاء اللہ اگلے اخبار میں درج کیا جائیگا ۱۷ جون تین بجے لاہور سے امرتسر آئے۔ جہاں چند گھنٹے آرام کرنے کے بعد رات کو بارہ بجے بٹالہ پہونچے۔ اور رات وہاں ٹھہرے۔ اور احباب بٹالہ نے باصرار تمام منگل کا دن بھی حضرت کو بٹالہ میں ٹھہرا لیا۔ لیکن بعض احباب حضور کی اجازت سے قادیان چلے آئے۔ حضور نے امرتسر میں بھی ایک مختصر وعظ کیا حضور کے ساتھ اس سفر میں یہ احباب تھے حضرت صاحبزادہ میاں بشیر الدین محمود احمد صاحب۔ میاں بشیر احمد صاحب۔ میاں شریف احمد صاحب۔ مولوی صدر الدین صاحب۔ حضرت خلیفۃ المسیح کے اہل بیت اور صاحبزادگان۔ شیخ یعقوب علی صاحب۔ عاجز راقم۔ مولوی سید عبد الستار صاحب افغان۔ مولوی ابو الحمید صاحب سب رجسٹرار حیدرآباد دکن۔ مولانا مولوی سعید احمد صاحب مدرس دینیات حیدرآباد دکن۔ میاں غلام حسین صاحب کلرک دفتر نظارت صدر انجمن۔ بعض دیگر دوست قادیان علاوہ ان کے امرتسر۔ سیالکوٹ۔ وزیرآباد مقامات سے بھی بہت سے دوست حضرت کی زیارت کے واسطے لاہور پہنچے امرتسر میں بھی حضرت نے ایک مختصر وعظ کیا۔ حضرت ام المومنین حضرت صاحبزادہ محمود احمد صاحب و نواب صاحب بمعہ اہل بیت لاہور میں ہیں۔ حضرت میر ناصر نواب صاحب علاقہ گورداسپور کے ایک حصہ میں دورہ کرکے واپس قادیان پہنچ گئے ہیں

تحفہ نور

ہمارے مکرم دوست اکبر شاہ خاں صاحب نے جو بے نظیر تحفہ حضرت خلیفۃ المسیح کی سوانح کا جمع کیا ہے اُس کے چھپوانے میں خانصاحب کی امداد کی طرف احباب کو بہت جلد متوجہ ہونا چاہیئے۔ تاکہ یہ بیش قیمت نسخہ جلد احباب کے ہاتھوں میں پہنچ جاوے پیشگی قیمت کے طور پر علی الحساب ایک روپیہ فی خریدار سردست مانگتے ہیں۔

ضرورت ملازمت

ہمارے ایک دوست ٹیلریزی اسسٹنٹ بیکار ہیں کیا کوئی صاحب انکی امداد کر سکتے ہیں تاکہ وہ ملازم ہو جاویں۔

پاس

امتحان انٹرنس میں مدرسہ تعلیم الاسلام کے ۱۹ میں سے دس لڑکے پاس ہوئے۔ پاس ہونے والوں کے نام یہ ہیں عبد الستار خاں۔ گل محمد خاں۔ فضل احمدؐ۔ حفیظ اللہ۔ عبد الرحیم۔ محمد یعقوب۔ لال دین۔ عبد الحی۔ عبد اللطیف محمد اسماعیل۔ اللہ تعالےٰ یہ کامیابی اور نتیجہ ناظمین مدرسہ کو مبارک کرے ٭

صراط المستقیم

جناب مفتی محمد دین صاحب وکیل گجرات کا لکچر جو وکیل صاحب موصوف نے انجمن حمایت اسلام لاہور کے جلسہ میں ۵۔ اپریل سنہ ۱۲ء کو دیا تھا صرف آیات قرآنی سے ترتیب وار یہ دکھایا ہے کہ صراط مستقیم کیا ہے اور وہ کس طرح سے حاصل ہو سکتا ہے اور اس کے کیا فوائد ہیں۔ بالآخر خلافت کو صراط مستقیم کا نتیجہ ثابت ۔۔۔

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر۔ پروپرائیٹر و پبلشر و پرنٹر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دیانندی مت اور فلسفہ جدید

حضرت ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب کا لیکچر جو شاہ صاحب نے آگرہ کی انجمن ہدایت اسلام کے سالانہ جلسہ میں ایک بڑے مجمع کے سامنے پڑھا۔

دیباچہ

الٓمٓ - تلک ایت الکتاب الحکیم - ھدًی و رحمۃً للمحسنین - الذین یقیمون الصلٰوۃ و یؤتون الزکٰوۃ و ھم بالاخرۃ ھم یوقنون - اولئک علٰی ھدًی من ربھم و اولئک ھم المفلحون - و من الناس من یشتری لھو الحدیث لیضل عن سبیل اللہ بغیر علم و یتخذھا ھزوًا اولئک لھم عذاب مھین - و اذا تتلٰی علیہ آیتنا ولّٰی مستکبرا کان لم یسمعھا کان فی اذنیہ وقرًا فبشرہ بعذاب الیم - ان الذین اٰمنوا و عملوا الصالحات لھم جنّٰت النعیم - خالدین فیھا وعد اللہ حقًا و ھو العزیز الحکیم -

ترجمہ - (الم) یعنے اللہ ہی اصل حقائق کا جاننے والا ہے اس لئے اس کی کتاب ہی انکشاف حقیقت کا موجب ہو سکتی ہے - یہ ذیل کی باتیں حکیم کتاب سے ہیں یعنے اعلٰے سے اعلٰے فلسفہ اور حکمت اور دانائی کی باتیں جس کتاب میں ہو سکتی ہیں - یہ آیات اسی کتاب کی ہیں اور وہ مسائل جو اس میں بیان کئے گئے اون سے وہ لوگ ہی جو محسن ہیں فائدہ اٹھا سکتے ہیں - محسن وہ ہوتے ہیں - جو اللہ کو حاضر و ناظر جان کر ہر ایک کام میں اور ہر وقت اللہ کے حضور دست بدعا رہتے ہیں اور اس کے فرمان کے ماتحت اپنے مال جیسی عزیز چیز کو بھی قربان کر دیتے ہیں اور آخرۃ پر بھی یقین رکھتے ہیں ایسی طبیعتیں جو محسن ہوتی ہیں ان مسائل سے فائدہ اٹھا سکتی ہیں - اور اس کتاب حکیم کی بتائی ہوئی باتوں پر عملدرآمد کر کے اللہ تعالٰے سے انعام حاصل کرتی ہیں اور یہی وہ انسان ہوتے ہیں جو فلاح یافتہ اور کامیاب کہلا سکتے ہیں وہ لوگ جو کہ محسن نہیں ہوتے یعنے اللہ پر ایمان نہیں رکھتے نہ اس کے لئے وقت اور مال خرچ کرتے ہیں - وہ بجائے ان مسائل میں غور کرنے کے فضول اور لغو اور ناقابل اعتبار باتوں کے پیچھے لگ جاتے ہیں اور بغیر علم کے اور بغیر سمجھنے کے ان کو بجائے ان معقول اور اعلٰے حکمت اور فلسفہ سے بھری ہوئی باتوں کے صرف اللہ کی راہوں سے روکنے اور ان پر ہنسی اور مذاق اڑانے کی خاطر قبول کر لیتے ہیں وہ اصل راہوں سے بھٹک جاتے ہیں اس لئے دردناک عذاب میں مبتلا ہو جاتے ہیں ایسوں پر جب یہ حق اور حکمت کی باتیں پڑھی جاتی ہیں جن میں باطنی اور ظاہری علوم کی حقیقت کا انکشاف ہوتا ہے - تو تکبّر اور غرور سے لاپرواہ ہو کر ان پر سے گذر جاتے ہیں گویا کہ انھوں نے انکو سنا ہی نہیں اور ان کے کانوں پر . . . محکم اور مضبوط حقیقتوں کی طرف سے پردے پڑے ہوئے ہیں - بس اے نبی اور اے مسلمانوں ان لوگوں کو اطلاع دیدو کہ ان کے لئے عذاب دردناک اس دنیا اور آیندہ زندگی میں ہو گا - ہاں ان لوگوں کے لئے جو ان حقائق پر ایمان لاتے ہیں اور اعمال صالحہ سے اس کی آبپاشی کرتے ہیں ہمارا یہ قانون ہے کہ ہر ایک قسم کی نعمتوں کے باغ ہم انہیں عطا کیا کرتے ہیں وہ ان میں رہیں گے - یہ اللہ کا وعدہ ان دو گروہوں کی نسبت بالکل حق اور سچا ہے کیونکہ وہی سب سے زیادہ طاقتور اور غالب حکیم اور فلسفی ہے اس لئے جو وہ بتاوے وہی ضرور ہے کہ درست ہو - پھر فرمایا -

الٓمٓ - ذالک الکتاب لا ریب فیہ - یہ کتاب قرآن کریم ہی ایک ایسی کتاب ہے جو ہر ایک قسم کی ظاہری اور باطنی حقائق پر روشنی ڈالتی ہے اور جو کچھ یہ امور دنیا و معاد کے متعلق تعلیم کرتی ہے - وہ سب حق ہی حق ہوتا ہے ذرہ بھر بھی اس میں گنجائش غلطی یا سہو یا شک کی کسی زمانہ یا کسی وقت میں موجود نہیں ہوتی - ماسوائے اس کے جتنی کتابیں ہیں وہ غلطیوں اور شکوک سے پاک نہیں دیکھیں -

ان ہر دو آیات سے ظاہر ہوتا ہے کہ حق ہی ہمیشہ غالب آتا ہے اور وہ قرآن مجید میں ہے - اس لئے جو ماسوائے قرآن کے اور کسی کتاب کو رہنما بناتا ہے وہ باطل کا پرستار ہے اسلئے اس کا انجام کبھی درست ثابت نہیں ہوتا - ذیل کا ہمارا مضمون اس کی عملی تائید کریگا -

دیانندی مذہب کی غرض و غایت

آریہ سماج ہندوازم کا ایک نیا فرقہ ہے جس کی بنیاد سوامی دیانند صاحب نے عرصہ تقریباً چالیس سال کا گذرا ہندوستان میں ڈالی - اس فرقہ کے حالات اور تعلیم میں اگر غور کیا جاوے تو پایا جاتا ہے کہ بانی آریہ سماج کا اصل مدعا اس میں صرف یہ تھا کہ وہ ہندوازم کو ان خطرات سے بچالے - جس میں کہ موجودہ تعلیم آزادی خیالات اور مذاہب کے آپس میں میل جول نے ہندوازم کو ڈال رکھا تھا اور جس سے ڈر تھا کہ نوجوان - تعلیمیافتہ ہندو - ہندوازم کو خیرباد کہہ کر عیسائیت - دہریت وغیرہ فرقوں میں جا شامل ہوں اور اس طرح ہمیشہ کے لئے ہندوازم کا دنیا سے خاتمہ ہو جاوے -

ویدوں کے نئے معنے

اس درد کو دل میں لئے ہوئے پنڈت صاحب نے اس سماج کی بنیاد رکھی اور ایسے اصول شاستروں اور ویدوں کی مختلف شرتیوں سے نکال کر دنیا کے سامنے پیش کئے اور اس کی تعلیم میں شامل کئے جو ہزارہا سال گذشتہ میں کبھی کسی وید بھاشکر یعنے شارح وید کے وہم و گمان میں بھی نہ آئے تھے - انکی بنا پر پنڈت صاحب موصوف نے ہزار سالہ کی بُت پرست قوم کو جواب تک بھی کروڑوں بُتوں کی پوجا کرتی ہے اور جنھوں نے کبھی ایک خدا کے پجاری ہونے کا دعوےٰ نہ کیا تھا - ایک طرف تو اسلام کی توحید سے متاثر ہو کر وحدانیت کا ہو دوسری طرف عیسائیت سے بچانے کے لئے تثلیث کا سبق سکھایا تا اگر اہل اسلام سے نوجوان تعلیم یافتہ ہندو احباب کو مقابلہ پڑے تو یہ خیال کرتے ہوئے کہ وہ خود موحد ہیں ان میں شامل ہونے سے بچ جاویں اور اگر عیسائیوں سے مقابلہ پڑے تو اپنے میں تثلیث کے اصول موجود پا کر ان سے بھی علیحدہ رہ سکیں اور اپنے مذہب کو اپنے لئے ہر طرح کافی سمجھیں -

ویدوں میں ایجادات

پھر پنڈت صاحب کی دوربین نظر نے معاملہ کو یہیں تک نہیں چھوڑا - بلکہ اس خطرہ عظیمہ کو محسوس کرتے ہوئے جو کہ موجودہ زمانہ کا فلسفہ ہر ایک مذہب کے لئے پیش کر رہا تھا نہایت عقلمندی سے اپنے عقائد کو اس طرح ترتیب دیا کہ موجودہ فلسفہ اور تعلیم کے خلاف بھی نہ پڑے تا جیسا کہ ضروری تھا تعلیم یافتہ نوجوانوں کے دماغ کو اگر کبھی اس فلسفہ کے اصول سے مقابلہ کرنا پڑ جاوے - تو وہاں بھی ان کو اپنے مذہب میں کوئی کمی نظر نہ آوے - اس پہلو میں پنڈت صاحب نے اپنی تعلیم میں یہاں تک زور دیا کہ ساری آج کل کی ایجادوں اور ترقیات کو بھی ویدوں سے نکال کر دکھانے کا دعوےٰ کیا اور یہ ثابت کرنا چاہا کہ یہ ریلیں - تاریں - ٹیلیفون - ہوائی جہاز - توپیں - والمامات وغیرہ سب کچھ انہیں موجود ہے ماسوائے ان کے پنڈت صاحب نے اور طرح طرح کی دور از قیاس تاویلیں پیش کر کے ثابت کرنا چاہا کہ وید صرف مذہبی گائڈ ہی ہیں بلکہ علمی طور پر بھی ایک مکمل کتاب ہیں -

چونکہ غیر مذہب والے تو کیا خود ہندو بھی ویدوں کو نہیں پڑھ سکتے اور ان سے اکثر بالکل ناواقف ہیں - اس لئے جو کچھ پنڈت صاحب کے جی میں آیا - ان کی طرف منسوب کر دیا یہاں تک کہ عام لفظ یا نام جس کے معنے بہت ہی گہری جگہ کے سُنا کرتے تھے اس کے معنے امریکہ سکھا کر دنیا کو یہ بتایا کہ ہندوں کے بزرگ ایسے امیر البحر تھے - جو امریکہ تک بھی ہو آئے تھے - اس بات کی کہ آیا واقعات - مشاہدات تاریخ یا کوئی اور قرائن ہی ان امور کو ثابت کرتے ہیں یا نہ اس درد اور جوش میں پنڈت صاحب نے کچھ پرواہ نہ کی - اس کوشش میں پنڈت صاحب کو اتنی ان کی اس کمزوری نے جس کو بے جا تعصب کہتے ہیں اور جو مذہب کے سوال پر ہر ایک انسان کے دل میں (سوائے خدا پرست دل کے) اکثر پرانے عقیدہ کے متعلق پیدا ہو جاتا ہے - بہت فایدہ دیا - چنانچہ جو بات پنڈت صاحب نے اس طرح پیش کی - ہندو بھائیوں نے اس کو مذہب کی ایک خوبی سمجھ کر بغیر اس کی جانچ پرتال کرنے کے قبول کی اور حقیقت یقین کر کے دنیا میں اس کی تبلیغ شروع کر دی اور ایسے جوش سے کام شروع کیا کہ ایک دفعہ تو دنیا کو اپنا عقیدہ سچ کر دکھایا - مگر یہ بھی کوشش پنڈت صاحب کی ہندوازم کو کچھ عرصہ تک ہر ایک قسم کے خطرہ سے بچانے کے لئے کافی تھی لیکن اس محبت نے جو پنڈت صاحب کو اپنے مذہب سے تھی آپ کو اسی پر قناعت کرنے دی بلکہ اس خیال سے کہ ہو سکتا ہے کہ دوسرے مذاہب کی خوبیاں ہی کسی غور کرنے والے دل کو اپنی طرف مائل کر لیں - آپ نے باوجود دوسرے مذاہب سے ناواقف ہونے کے ان پر ایسی بیدردی سے جا و بیجا حملے کئے اور ان کی صورت دنیا کو ایسی قبیح کر کے دکھائی کہ کوئی ذرا سی عقل رکھنے والا انسان بھی ان کی طرف متوجہ نہ ہو سکے اور یہ وہ حربہ تھا کہ جو عیسائی پادری صاحبان شروع سے اسلام کے خلاف چلا کر یورپ میں اپنے آپکو کامیاب سمجھتے ہیں - یعنے پنڈت صاحب نے انہیں ان کی تقلید کی -

خیر جو کچھ بھی ہوا اور جس طرح بھی ہوا - جیسا کہ ہم نے

اوپر عرض کیا ہے۔ لیکن ایک آرین لٹریچر پڑھنے والا منصف مزاج انسان اس نتیجہ پر آئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ اس فرقہ کے بانی کی اصل غرض صرف ہندو نوجوانوں کو تبدیلی مذہب سے بچانا تھا اور اپنی گری ہوئی قوم میں قومیت کا جذبہ پیدا کرنا تھا مجھے اُمید ہے کہ ہمارے اس خیال سے ہندو بھائی بھی متفق ہوں گے۔

دیانند اللہ والوں سے نہ تھا

ہمارے اس خیال کی تائید اس امر سے بھی ہوتی ہے کہ باوجود مذہبی لیڈر ہونے کا دعوے رکھنے کے پنڈت صاحب نے کبھی اپنا کوئی خاص تعلق خدا سے نہیں ظاہر کیا۔ حالانکہ اس امر سے کوئی بھی انسان انکار نہیں کرسکتا۔ کہ خدا سے تعلق جوڑنا اور اس کی رضا کو حاصل کرنا ہی اصل مدعا کسی مذہب کی پیروی میں انسان کے مدنظر ہوتا ہے لیکن یہ علامت پنڈت صاحب میں موجود نہ تھی اور ضروری ہے کہ جب خود ایک قوم کے مذہبی لیڈر یا مصلح کے ہی پیش نظر یہ بات نہ ہو تو اس کے پیروؤں کے پیش نظر وہ بات کس طرح ہوسکتی ہے یہی وجہ ہے کہ آریہ قوم کے سامنے صرف ملکی اور قومی اصلاح ہی ہے۔ ذاتی یا اخلاقی اصلاح نہیں اور وہ روحانیات پر روشنی ڈال بھی کیسے سکتے تھے۔ وید میں تو مظاہر قدرت کو سامنے رکھ کر صرف اُس ادنےٰ معرفت کا ذکر ہے کہ جو عناصر پر معمولی غور کرنے سے پیدا ہوسکتی ہے اور جس سے عناصر پرستی کا امکان لازم تھا جیسے کہ ہُوا۔

دیانند نے بت شکنی کی

اگرچہ اس تحریک سے مسلمانوں کو تھوڑا بہت نقصان پہنچا لیکن ایک باریک بین انسان یہ ماننے بغیر نہیں رہ سکتا کہ درحقیقت اس سے اسلام کو بہت فائدہ ہوا اور وہ مشکل کام جس کے حل کے لئے بہت سے اہل ولی اپنے دل کی اُمنگیں دل میں لئے ہوئے اس دار فانی سے گذر گئے۔ اور جس کے لئے نادانی سے محمود غزنوی رحمۃ اللہ علیہ جیسے پاک دل انسانوں پر آج بھی سخت سے سخت توہین آمیز کلمات بولے جاتے ہیں۔ وہ مشکل اور کٹھن کام اسلام کی طرف راہنمائی کرنے کے پنڈت صاحب کی اس کوشش سے بغیر کسی تکلیف کے حل ہوگیا اس وقت جلال کا زمانہ تھا پس گھر سے ہی بھیدیوں نے بغیر کسی جنگ کے بت شکنی کی۔ چنانچہ اس جوش سے بھرے گھر کے بھیدی نے لاکھوں گھروں سے بُت پرستی کی بنیاد ہمیشہ کے لئے اکھاڑ دی اور اصل وجہ اس تھوڑی بہت کامیابی کی جو پنڈت صاحب کو اپنی اصلاح میں ہوئی۔ آپ کا یہی نیک کام تھا جس کے لئے ہم سب ان کی قدر کرتے ہیں۔ ماسوا اسکے اس کے جو کچھ آپ نے کیا اول تو میرا خیال ہے کہ وہ آپ نے نہیں کیا بلکہ بعد کی آمیزش ہے لیکن خیر اگر مان لیا جاوے کہ آپ نے ہی کیا ؛ تو وہ ملک کے لئے مفید ثابت نہیں ہُوا لیکن بے عیب اور کمزوریوں سے پاک بہت تھوڑے انسان ہوتے ہیں اس لئے اس کے متعلق پنڈت صاحب قابل درگذر اور معافی ہوسکتے ہیں۔

دیانند کی بڑی غلطی

اس جد و جہد میں جو اپنے مذہب کی حفاظت کے لئے پنڈت صاحب نے کیا۔ اگرچہ توحید کی تعلیم پیش کرکے ہمارے روشن دماغ ہندو بھائیوں کو ایک وقت تو ضرور اسلام کی حقیقی برکات سے مستفیض ہونے سے روک لیا اور عیسائیت کے پنجہ سے مخلصی دیدی لیکن جہاں تک فلسفہ موجودہ کا تعلق تھا۔ مذہب کو اس کے مطابق کرنے میں پنڈت صاحب نے بہت بڑی غلطی کھائی۔ کیونکہ یہ کم بخت ایسا بے اعتبار واقعہ ہُوا ہے کہ خود فلسفی بھی اس سے شاکی ہی رہتے ہیں اور بار بار دنیا کو کہتے ہیں کہ فلسفہ کے ذریعہ انسان کبھی اصل حقیقت سے آگاہ نہیں ہوسکتا اور کہ اس دنیا و مافیہا کے باطنی رازوں کے متعلق ایک فلسفی کا علم کبھی خیال کے درجہ سے آگے ترقی نہیں کرسکتا۔ جو آج کچھ ہوتا ہے کل کچھ ہو جاتا ہے اور چونکہ فلسفہ کسی زمانہ کا اس زمانہ کے عالم و فاضل انسانوں کے دماغوں کا تجویز ہوتا ہے اس لئے یہ امر ثابت ہو گیا کہ دنیا و مافیہا کی اصل حقیقت سمجھنے کے لئے جس کی پیاس ہر ایک انسان کے دل میں پائی جاتی ہے انسانی عقل صرف کافی نہیں ہے ضروری ہے کہ اس کی دستگیری اس جگہ کوئی بیرونی طاقت کرے اور وہ طاقت وہی سکتی ہے جو اس ساری کائنات کی خالق ہے اور اس لئے اس کے ہر ایک راز سے واقف ہے اس لئے ضروری ہُوا کہ حقیقت کو اور حق کو سمجھنے کے لئے اللہ تعالیٰ سے انسان مدد حاصل کرے اور آلہی علم ان کی دستگیری کرے اور وہ طریق جس سے ایسا کیا جاتا ہے الہام آلہی کہلاتا ہے یہی وجہ ہے کہ جب سے دنیا شروع ہوئی حقیقت کے انکشاف کا حصر اللہ تعالےٰ نے الہام پر رکھا۔ جو دنیا پر انبیاء کے ذریعہ نازل ہوتا رہا۔ اور اب بھی جب کبھی حق زمانہ سے اُٹھ جاتا ہے۔ ضرور ہے کہ حقیقت کو سمجھنے کے لئے الہام آلہی کی بارش دنیا پر پھر ہو۔ اور یہی وہ امر ہے جس کے لئے حدیث میں آیا ہے۔ اور اہل اسلام کا ہر ایک فرقہ جس پر متفق ہے کہ صدی کے سر پر ایک مجدد آ کر الہام آلہی کے ذریعہ دنیا کو مروجہ غلطیوں سے نکال دیتا ہے۔

فلسفہ کی پیروی کا نتیجہ

الغرض فلسفہ کے پیچھے لگنے سے پنڈت صاحب نے بہت بڑی غلطی کھائی اور باوجود اس علم کے کہ انسانی فلسفہ ناقص ہے اور اصل حقیقت بغیر الہام آلہی کے کبھی انسان نہیں سیکھ سکتا۔ پنڈت صاحب نے الہام سے تو انکار کیا اور فلسفہ موجودہ کے مطابق ہندو ازم کو ثابت کرنے میں بہت کوشش کی اور اگرچہ اپنے مذہب کو اسلام کے حملوں سے بچانے کے لئے توحید کی تعلیم تو پیش کی لیکن اس فلسفہ کی رضا کی خاطر خدا کو نہ مادہ اور نہ ہی روحوں کے پیدا کرنے والا اور نہ ہی جزا و سزا پر کسی قسم کا خود اختیار رکھنے والا بتایا بلکہ سکھایا کہ یہ جو کچھ کائنات میں ہمیں نظر آتا ہے یہ انسان کے اپنے اعمال کا ہی نتیجہ ہے۔ خدا کی طرف سے نہیں۔ غرض اس کے پیچھے لگنے سے ایسا خدا تجویز کیا کہ خدا کا ماننا نہ ماننا برابر ہوگیا۔ کیونکہ جو شکل خدا کی آپ نے پیش کی وہ نہایت ہی کمزور تھی۔ اور خدا کی خدائی کے شایان حال نہ تھی۔ اور ایسی خلاف عقل تھی کہ عام مشاہدہ سے بھی ٹکر نہ کھا سکی۔ مثلاً نہ اس کو خالقیت کے پورے اختیار دیئے نہ ایک کو بانی اپنی مرضی سے بخشنے کی اجازت دی نہ اس کی ابدیت کو ہی اس تک محدود رہنے دیا نہ اس کو غاصب اور ظالم ہونے کی بدخلقی سے ہی پاک سمجھا غرضیکہ جیسا مانا جیسا نہ مانا۔ نام کو خدا۔ مگر بے اختیار اور معزول خدا۔

پھر یہ دیکھتے ہوئے کہ دنیا کی ساری چیزیں کیا زمین کیا سورج۔ کیا چاند۔ کیا ستارے۔ کیا بارشیں۔ کیا میوے۔ کیا اناج۔ کیا حیوانات اور کیا نباتات وغیرہ کس طرح بغیر ہمارے کسی حق کے ہماری خدمت میں لگی ہوئی ہیں۔ جو ایک رحمٰن خدا کی ہستی کا بین ثبوت ہیں یعنے ایسے خدا کی ہستی ثابت کرتی ہیں جو اپنے فضل سے بغیر ہماری کسی محنت اور مشقت کے ہمیں سب کچھ عطا کر رہا ہے باوجود اس زبردست مشاہدہ کے اس فلسفہ کی خاطر پنڈت صاحب نے کوئی ایسی صفات خدا کی طرف منسوب نہ کیں۔ جو کہ اس کی عنایت اور مہربانی اور رحم سمجھا جا کر انسان کے دل میں اس کی محبت کو جگہ دے سکتیں تا وہ سچے عاشق کی طرح اس کے احکام کی فرمانبرداری اور رضا جوئی میں لگ جاتا اور وہ اعلےٰ سے اعلےٰ ترقیات اور انعامات رُوحانی و جسمانی حاصل کرسکتا جو انسان کے لئے مقدر ہیں۔ ہاں ایک خدا تو پیش کیا اور بُت شکنی بھی کی۔ لیکن اس بیوفا فلسفہ کے لئے بجائے کروڑوں بتوں کے خلاف مشاہدہ اور عقل اور مادہ کو انسان کا محسن اور خدا کی طرح انادی مان لیا۔ اور اس طرح مادہ پرستی کی بنیاد ڈالی اور سنکھ در سنکھ بتوں کی اس طرح پرستش شروع کر دی جن کا داروغہ اور وہ بھی ایسا داروغہ جو بغیر کسی حق کے ان پر مسلط ہوگیا ہو۔ خدا کو ٹھہرایا۔

چونکہ اس وقت کا معلومہ فلسفہ سکھاتا کہ مادہ غیر فانی ہے اس لئے پنڈت صاحب نے بھی اُسے غیر فانی ہی تسلیم کر لیا جس کے ماننے سے ضروری ہوگیا کہ کسی چیز کو مخلوق ہی نہ مانا جاوے اور اس لئے خدا خالق بھی نہ ہُوا۔ قوم کو بچانا اور اس میں قومیت پیدا کرنا اصل مدعا تھا اور عیسائیت کے متعلق کبھی اپنا مطلب سیدھا ہوسکتا تھا اس فلسفہ کے مسئلہ کو حقیقت یقین کرتے ہوئے مختلف مسائل کو اس طرح تطبیق دے لی کہ خدا اور مادہ اور روح انادی ہیں۔ خدا کو باقی دو پر کچھ تھوڑے سے اختیار دیدینے خدا بھی مانا گیا۔ قوم کو موحد ہونے کا فخر بھی ہوگیا۔ کم از کم مسلمانوں کے طعنوں سے تو چھٹی مل گئی اور موجودہ فلسفہ کے مطابق مذہب بھی ہوگیا۔

دیانندی تثلیث

ایک سطحی خیال کے انسان کے لئے جو دنیا میں ہی منہمک ہو اور دین سے کوئی تعلق نہ رکھتا ہو یہ توحید کا خیال تسلی و تشفی کا موجب ہوگیا رُوح کی سمجھ نہ آئی اُسے بھی انادی مان لیا۔ خدا۔ مادہ۔ رُوح کو ساری دنیا کی حقیقت یقین کرتے ہوئے تثلیث میں بھی قدم رکھ اب سب کچھ تو گھر میں موجود ہوگیا۔ باہر جا کر کوئی کرنے گا تو کیا رہا یہ امر کہ خدا کو ماننے سے اور پھر خاص صفات والا خدا ماننے سے جو فوائد انسان کو عملیات کے متعلق یا دنیا میں امن قائم رکھنے کے متعلق ہوتے ہیں وہ آیا یہ عقیدہ رکھتے ہوئے حاصل ہوسکتے ہیں یا نہیں۔ ان جھگڑوں میں تو وہی پڑے جس کو مذہب سے کچھ فائدہ اٹھانا مقصود ہو یا دنیا کو اعمال صالحہ کا پابند بنا کر آیندہ کی زندگی کے لئے طیار کرنا ہو۔ غرض تو صرف قوم کو بچانا تھا۔

اور اس میں قومی زندگی کو پیدا کرنا۔ کیا ضرورت پڑی تھی کہ ان باتوں میں غور کریں۔ اس کی پرواہ نہ کی۔

غرض پنڈت صاحب نے اس اصلاح میں جہاں تک انسانی دماغ کی طاقت مدد کر سکتی تھی اپنے اعلےٰ فہم کو ایسی دانشمندی سے استعمال کیا کہ ایک دفعہ تو اپنی قوم کے اکھڑے ہوئے پاؤں کو پھر جما دیا۔ بعد کا علم خدا کو ہوتا ہے۔ پنڈت صاحب نے ایک دفعہ حق کو باطل اور باطل کو حق کر دکھایا اور بغیر اس امر کی پرواہ کرنے کے کہ فلسفہ ایسی حجت ہے کہ کج زید کی تو کل بکر کی۔ یہ کسی سے دل لگانا ہی نہیں جانتی۔ اس باطل کی آڑ میں یہاں تک اپنے مذہب کو چمکایا کہ ایک دفعہ تو اسلام سے ناواقف تعلیم یافتہ مسلمانوں کو بھی سوچ میں ڈال دیا اور ہمارے آریہ بھائیوں کو ایک مشغلہ مل گیا۔

کسی نے کہا کہ مادہ انادی ہے۔ خدا خالق کس طرح ہو سکتا ہے کسی نے کہا کہ خدا مادہ پیدا نہیں کر سکتا۔ پھر کُن کے کہنے سے دنیا کس طرح ہست ہو گئی۔ کسی نے کہا کہ خدا کا حق ہی کیا ہے کہ وہ اپنی مرضی سے جو چاہے کسی کو دیدے۔ اور کسی کو امیر کسی کو غریب۔ کسی کو بادشاہ کسی کو گدا۔ کسی کو خوبصورت کسی کو بدصورت کسی کو عالم کسی کو جاہل کسی کو گدھا کسی کو کتا بنا دے۔ ضروری ہے کہ اپنے اپنے اعمال کا ہی نتیجہ ہو۔ جو کہ ہم نے اپنے کسی پچھلے جنم میں کئے۔ چونکہ نہ وہ خالق ہے اور نہ ہی وہ مالک ہے۔ اس لئے اپنی مرضی اور ارادے کا مالک بھی نہیں ہو سکتا کسی نے کہا کہ قرآن مجید میں فلسفہ نہیں ہے۔ وید میں ہر ایک علم پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ اسلئے مکمل ہے اور مادہ کی طرح انادی ہے اس لئے سب کتابوں سے افضل ہے۔ اس میں ریلیں ہیں۔ تاریں ہیں۔ اس میں انجن ہیں۔ اس میں گاڑیاں ہیں۔ اس میں ہی کمسٹری ہے۔ اس میں ہی حکمت ہے۔ غرض وید کیا ایک مکمل ڈکشنری علوم طب۔ کیمیا۔ ہیئت حساب۔ انجنیری اور کیا کچھ بتائی لیکن اب اگر ہم کوئی ترجمہ وید کا پڑھتے ہیں تو ہمیں تو سوائے مظاہر قدرت یا ان کے کرشموں کی تعریف کے اور کچھ نظر نہیں آتا اور نہ ہی آگ کی پوجا اور کچھ مچھ کی پرستش کے اور اس میں کچھ نظر آتا ہے۔ خیال بھی رہتا ہے۔ کہ کوئی اور وید ہو گا جو کسی مہاشہ کے گھر میں محفوظ پڑا ہے۔

اس وقت کے فلسفہ کی شہ میں ہمارے آریہ بھائیوں نے یہاں تک ہی معاملہ کو نہ رہنے دیا بلکہ قرآن کریم جیسی پاک کتاب اور بے عیب کتاب میں سے (جو الٰہی عرفان اور انکشاف حقیقت کے لئے ایک ہی مکمل کتاب ہے، اور جو اللہ تعالےٰ نے خود دین و دنیا کے باطنی رازوں کی حقیقت سکھانے کے لئے ہمارے پاک نبی محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وحی فرمائی) اس فلسفہ کی بنا پر غلطیاں نکالنی شروع کیں اور بعضوں نے اس شوخی میں یہاں تک سونہہ مارا کہ کلام خدا کی مثل ماننند بنانے کی عبث کوشش کی اور ناکام رہے۔ اگر کسی نے کہا کہ بھائیو! یہ فلسفہ بے بنیاد ہوتا ہے اس پر زیادہ بھروسہ نہ کرو۔ تو جواب دیا کہ ان کا مذہب عقل کو معقل رکھنا سکھاتا ہے وغیرہ وغیرہ۔

لیکن سچ کہتے ہیں دیر آید درست آید

قرآن شریف کی پیشگوئی پوری ہوئی

قرآن کریم کا وعدہ جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقاً (حق آیا اور باطل بھاگ گیا تحقیق باطل بھاگ جانے والی چیز ہے) تو ایک دفعہ نہیں بلکہ دوسری بار بھی اس زمانہ میں اپنے خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غلام حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود و مہدی معہود مغفور و مرحوم پر نازل ہو چکا تھا۔ ہم انتظار میں تھے کہ دیکھئے کیا یہ وجل کھلتا ہے۔ اور یہ باطل جو اس طرح کھڑا کیا ہے کب تباہ ہوتا ہے اور ہمیں تاب نہیں۔ بلکہ حضرت امام وقت و مجدد زمان کو تو اللہ تعالےٰ نے اس امر کی اطلاع دے کر کہ یہ باطل اب کوئی دن کا مہمان ہے اور بہت سے ہم میں سے زندہ ہوں گے کہ اس کا نام و نشان مٹ جاوے گا۔ اور حق ظاہر ہو جاوے گا۔ اس وعدہ کی تشریح بھی کھولکر بیان کر دی تھی کہ عنقریب اس باطل کی قلعی کھل جاوے گی اور ہم کو بتا دیا ہوا تھا کہ اس کی بنیادیں ریت کے ٹیلوں پر ہیں جو حق کی ہواؤں کا مقابلہ نہ کر سکیں گی۔

دیانندی فلسفہ ٹوٹ گیا

ہم اس انتظار میں ہی بیٹھے کہ دیکھئے وہ وقت کب آتا ہے کہ فلسفی دنیا میں شور اٹھا کہ مادہ فانی ہے اور ہماری نظر سے ایک جدید فلسفہ کی کتاب موسومہ ایوولیوشن دی ماٹر کی (یعنی مسئلہ ارتقا) ہر ایک سربستہ راز دنیا کی حقیقت کے انکشاف کی سب سے بڑی کنجی ہے۔ مصنفہ سی ڈبلیو سلیبی صاحب گزری جس نے کہ ایسی بُری طرح اس باطل کے قلعہ پر گولہ باری کی ہوئی تھی کہ اس کی مٹی کے غبار تک بھی اسیں پتہ نہ لگ سکے۔

مبارک ہو اے مسلمانو۔ مذکورہ بالا وعدہ کے پورا ہونے کے دن آگئے۔ وقت تو نزدیک رسید و پائے محمدیاں بر منار بلند تر محکم افتاد کے مسیح زمان و مہدی دوران وحی الہام کی سچائی کی شعاعیں انی۔ بر نمودار ہو گئیں۔ اور اس فلسفہ نے ہی جس پر کہ آریہ سماج کو ناز تھا۔ ہاں اس فلسفہ نے ہی ان کے عقائد کی جڑ کو کاٹ دیا اور آریہ سماج کے محل کی بنیادوں کو کھوکھلا کر دیا وہ ہل چکی ہیں۔ اور یہ عمارت کسی دن ایک دم نیچے آ گرےگی صرف مسلمانوں کا فرض اتنا ہے کہ وہ اس جدید فلسفہ سے آگاہ ہوں اور اس کو آریہ سماج کے سامنے ہارجیت کے رنگ میں نہیں صرف ہمدردی کے رنگ اور محض ہمدردی کی غرض سے پیش کریں تا خداوند تعالےٰ ان کو اس غلطی سے نکالے اور نجات عطا کرے۔ اور اب وقت ہے کہ ہم اپنے ان برادران وطن کو (جو پہلے ہی اپنے آبائی مذہب کو جواب دیکر آریہ ہونے میں اپنی اخلاقی جرأت کا ثبوت دے چکے ہیں) حق کی طرف جو اسلام میں تعلیم کیا گیا ہے۔ متوجہ کریں امید ہے کہ وہ خدائے اسلام اور کتاب خدائے اسلام اور رسول خدا کی قدر کرنے لگ جاویں گے اور اسلام کے لئے بجائے نکتہ چین بننے کے درخشندہ گوہر ثابت ہوں گے اور دین حق کے لئے ایک طاقتور پشتہ بنیں گے۔ خدا ایسا ہی کرے آمین۔ ہمارا جو مسلمان ہیں کام یہ ہے کہ محبت سے اور دیانت اور امانت سے اعلےٰ اخلاق پر اپنے آپکو قائم کر کے اعلےٰ نمونہ اور صبر و تحمل سے ان کے دلوں پر اسلام کی خوبیوں کو منقش کر دیں اور اللہ تعالےٰ سے اس کی نصرتوں کے منتظر رہیں جو کہ وعدہ کی جا چکی ہیں اور جن کے نزول کے علامات اب نظر آنے لگ گئے ہیں۔

فلسفہ کا اثر عیسائیت پر

اس فلسفہ نے یہی نہیں کیا بلکہ باقی سب مذاہب کو بھی سوائے اسلام کے ایک ناقابل برداشت صدمہ پہنچایا ہے اور عیسائیت کے مذہب کو بھی اپنے رد میں بہا کر لے گیا ہے اور یورپ میں عیسائیت کی عملی رنگ میں اور اعتقادی رنگ میں بیخ و بنیاد اکھاڑ دی ہے اور جو کوئی وہاں عیسائی نظر آتے ہیں وہ باستثنائے چند جاہل لوگوں کے سب دہریت کے رنگ میں رنگین ہو چکے اور اپنے آپ کو فیشن کے طور پر عیسائی کہتے ہیں۔ یہیں تک نہیں اس موجودہ فلسفہ نے اس فلسفہ کو جو گذشتہ ایک سو سال تک دنیا میں حکمران رہا۔ غلط ثابت کر کے دہریت کے خیالات کا بھی جو کہ فلسفہ پر اعتبار کرنے کی وجہ سے دنیا میں نو تعلیم یافتہ لوگوں میں پیدا ہو رہا تھا۔ قلع قمع کر دیا ہے کیونکہ اس نے دکھا دیا کہ یہ قابل اعتبار نہیں اور ہر وقت بدلتا رہتا ہے۔

بکوشید اے مسلمانان

غرض رستہ بہت حد تک صاف ہو چکا ہے صرف تھوڑی کوشش اور قربانی ہماری طرف سے حق کے انکشاف کے لئے درکار ہے پھر فتح ہی فتح ہے۔ مذاہب باطلہ کی عمارات گرانے کا کام قریب الاختتام ہے۔ اب نئی حق کی عمارتوں کو کھڑا کر دینا ہی ہم مسلمانوں کا فرض ہے۔ ہم کو چاہیئے کہ اشاعت اسلام میں لگ جاویں اور ہر ایک ہم مسلمانوں میں سے واعظ کی زندگی اختیار کرلے اور اپنے مال کو۔ وقت کو۔ قلم کو۔ زبان کو اور جان کو اس غرض میں لگا دیں۔ مسلمان ہونے کی وجہ سے یہ ہمارا فرض ہو چکا۔ جس کی نسبت کہ اگر ہم نے کوتاہی کی تو دربار الٰہی میں پوچھے جاویں گے۔ پس بھائیو! اٹھو اُٹھنے کا وقت ہے بہت سو چکے۔ جاگنے کا وقت ہے۔ منزل مقصود نزدیک ہے اور آسان ہو چکی ہے وہ جو اس پر چلیں گے الٰہی برکات اور الٰہی نصرتوں کے وارث ٹھہرینگے ان نصرتوں پر یقین رکھتے ہوئے جو اسلام پر آنیوالی ہیں۔ حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آج سے تیس سال پہلے قوم کو مخاطب کر کے فرمایا ہے:۔

بکوشید اے جواناں تا بدیں ہمت شود پیدا
بہار و رونق اندر روضۂ ملت شود پیدا
اگر یاراں کنوں بر غربت اسلام رحم آرید
باصحاب نبی نزد خدا نسبت شود پیدا
باصحاب نبی بنگر کہ چوں شد کار نادانی
کہ از تائید حق سرچشمۂ نصرت شود پیدا
بمفت ایں اجر نصرت را دہندت اے اخی ورنہ
قضائے آسمان است ایں بہر حالت شود پیدا

سو واضح رہے کہ یہ سب آسانیاں اسلام کے لئے اللہ تعالےٰ نے فلسفہ جدیدہ کے ذریعہ سے پیدا کر دی ہیں جو کہ باقی خیالات و مذاہب کا تو کھنڈن کرتا ہے لیکن اسلام کی غلامی میں دست بستہ کھڑا ہو گیا ہے۔

وہ فلسفہ جدیدہ کیا ہے۔ اور اس نے آریہ سماج پر کیا اثر ڈالا

اور اسلام کی کس طرح تائید کی ہم ذیل میں عرض کرینگے۔

گذشتہ فلسفہ کا اثر سماج پر

لیکن فلسفہ جدیدہ پر مفصل بحث کرنے سے پہلے اس امر کے سمجھانے کے لئے کہ اس نے گذشتہ فلسفیوں کے خیالات میں جن پر آریہ سماج کے معتقدات کا بہت سا حصہ منحصر تھا کیا تبدیلی واقع کی۔ ضروری ہے کہ اس گذشتہ فلسفہ اور اس کے اثرات کو جو سماجی اعتقاد پر پڑے مختصراً بیان کیا جاوے۔

آج سے تقریباً دس سال تک پہلے اس دنیا کی ظاہری بناوٹ کے متعلق سب سائنس دانوں اور فلسفیوں کو اس امر پر اتفاق تھا کہ یہ ساری کائنات مادہ اور خلو سے بنی ہوئی ہے اور کہ مادہ اپنی جگہ نہایت ہی چھوٹے چھوٹے نہ تقسیم ہو سکنے والے ذرات سے مرکب ہے جو کہ ۹۰ قسم کے پائے جاتے ہیں اور عنصر کہلاتے ہیں ہر ایک عنصر اپنی جگہ ایک علیحدہ ہستی ہے جس کے ذرات یا ایٹم ایک خاص شکل اور خاص اوصاف اپنے اندر رکھتے ہیں نیز یہ بھی مانا گیا تھا کہ یہ ذرات ہمیشہ سے اسی شکل میں اپنی صفات کے ساتھ جو انہیں آج پائی جاتی ہیں موجود چلے آتے ہیں یعنے وہ ذرات مادہ جن سے یہ ساری دنیا مرکب ہے غیر فانی اور غیر متبدل ہیں اور ہمیشہ سے اسی طرح موجود ہیں اور ہمیشہ تک اسی طرح موجود رہینگے مذکورہ بالا خیال تھا کہ جو آج سے دس سال پہلے ساری علمی دنیا میں مانا جاتا تھا اور جو کہ ایکسو سال تک فلسفی دنیا میں حکمران رہا۔

اس خیال کو حقیقت یقین کر کے پنڈت صاحب کو ویدوں کی تعلیم سے بُت پرستی کی جگہ مادہ پرستی کی تعلیم ثابت کرنے کی کی کوشش کرنی پڑی۔ اور اس کی بناء پر روح کو اواگون کے چکر میں ڈال کر ہندوازم کے اعتقاد تناسخ کو ایک نئے رنگ میں پیش کر کے اس کی تائید شروع کی۔ جس کا نتیجہ یہ تھا کہ انسان کے لئے زندگی کا بڑے سے بڑا مدعا اور بڑے سے بڑا انعام اس دنیاوی زندگی کو ہی مانا جاوے اور مرنے کے بعد انسان ہر ایک قسم کی راحتوں اور نعمتوں سے مایوس ہو جاوے یہ اعتقاد سکھا کر پنڈت صاحب نے ہر ایک انسان کو اس دنیا کی فانی زندگی کے عیش و آرام میں منہمک ہونے کی ترغیب دی اور اس اعلےٰ ترقی سے جو روحانی اور باطنی اصلاح کے ذریعہ انسان کو ملسکتی ہے اور جس میں ابدی نجات کا یہ وارث ٹھہر سکتا ہے اس کو محروم کر دیا۔ جناب پنڈت صاحب نے بتایا کہ مادہ چونکہ غیر فانی ہے۔ اس لئے جتنا مادہ آج موجود ہے اس سے زیادہ مادہ اور بنایا نہیں جا سکتا۔ پس جب خدا کے پاس جسمانیات کی بناوٹ کے لئے ایک خاص مقدار مادہ کی موجود ہوئی۔ جس میں سے ہی کہ بار بار اس نے چیزوں کو بنانا ہے۔ ضروری ہوا کہ رُوحوں کی تعداد بھی محدود ہی مانی جاوے جس کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ خدا بھی کوئی ایسا ہی تجویز کیا جاوے جو نہ مادہ اور نہ رُوح کا خالق ہو۔ خدا کو ماننے کی کوئی خاص ضرورت تو نہ تھی جیسے رُوح اور مادہ خود بخود تھے۔ وہ خود بخود جوڑ توڑ بھی کر سکتے تھے لیکن نظام قدرت ایک ارادہ والی ہستی کو ثابت کرتا تھا اور فطرت انسانی بھی خدا کو ماننا چاہتی تھی۔ خدا تو ماننا تھا ایسا خدا مان لیا جو کہ معماروں کی طرح جوڑ توڑ کرنے کا ہی عمل بجا لا سکتا ہو اور خالق نہ ہو چونکہ خدا خالق نہیں اس لئے لازمی ہے کہ وہ کسی قسم کی خود مختاری رُوحوں اور مادے پر نہ برت سکے اس لئے ضروری ہوا کہ یہ تفرقہ درجات کا جو ہمیں نظر آتا ہے رُوحوں کی اپنی شامت اعمال کا نتیجہ ہی مانا جاوے اور خدا کی ضرورت صرف اُن کے لئے اتنی ہی ہو جیسے ایک معمار یا کوتوال کی تا جوڑ توڑ کرنے کے بعد دنیا کے شہر میں امن قائم کر سکے غرض اس مادے کے غیر فانی ہونے کے مسئلے نے اس ساری تعلیم پر اثر کیا۔ جو پنڈت صاحب نے آریہ سماج کے لئے چھوڑی ؛

اس ریتلی چٹان پر اتنی بڑی عمارت کی بنیاد رکھتے ہوئے پنڈت صاحب نے یہ خیال نہ کیا کہ اگر غلط نکلا تو پھر اس کا کیا حشر ہو گا۔ چنانچہ مکروا ومکراللہ واللہ خیر الماکرین انھوں نے اللہ تعالےٰ کے دین حق کو شکست دینے کا منصوبہ گانٹھا۔ اللہ تعالےٰ نے اسی منصوبہ کو اُن کے دین کے لئے تباہی کا موجب بنا دیا یعنے آج یہ ثابت ہو گیا کہ مادہ فانی ہے اور حادث ہے اور کسی وقت یہ موجود نہ تھا اور پھر ایک وقت آوے گا کہ یہ موجود نہ رہیگا اور اس کا وجود اس کے صانع کی ہستی کا ثبوت ہونے کے سوائے اور کچھ حقیقت نہیں رکھتا۔

اس گذشتہ فلسفہ کے بیان کرنے کے بعد ہم اب ذیل میں اُس تحقیقات کا نتیجہ تحریر کرینگے۔ جو کہ ان گذشتہ چند سالوں میں سائنس دانوں نے کی ہے اور اس حقیقت کو جو مادہ کے متعلق حال کے فلسفیوں اور سائنس دانوں کے خیال میں پایہ یقین تک درست ثابت ہو چکی ہے۔ مفصل طور پر بتائینگے وما توفیقی الا باللہ۔

مصنف کتاب موسومہ ایوولیوشن دی ماسٹر کی اس کتاب کے صفحہ ۳۸ پر ارقام فرماتے ہیں :۔ کہ فلسفیوں اور عقلمندوں کے دنیا میں دو بڑے کام ہوتے ہیں۔

اوّل :۔ دُنیا اور دُنیا کی چیزوں کے حالات میں غور کر کے اُن کی اصل حقیقت اور ماہیت کو معلوم کرنا اور یہ سمجھنا کہ ان کی پیدائش کا اصل مُدعا کیا ہے۔

دوم۔ ان واقعات سے جو ان کے مشاہدہ سے گذریں ایسے ایسے نتائج نکالنے کی کوشش کرنا جو انسان کے لئے عملی رنگ میں مفید ثابت ہوں اور دنیا میں امن اور صلح قائم کر کے اس کی ترقی کا موجب ہو سکیں۔

اس تحقیقات میں ہر ایک فلسفی کو کچھ نہ کچھ باتیں اصول موضوعی کے طور پر مان لینی پڑتی ہیں۔ اور یعنی اسی طرح جس طرح حساب میں فرض کر لیا جاتا ہے کہ نقطہ ایک ایسی چیز ہے جس کی نہ کوئی لمبائی ہو اور نہ چوڑائی اور نہ موٹائی اور اس سے آگے علم حساب کے مشکل سے مشکل مسائل کو حل کیا جاتا ہے اسی طرح فلاسفر چند امور اُصول موضوعی کے رنگ میں مان کر ان پر اپنی تحقیقات کی بنیاد رکھتے ہیں۔

یہ معلوم کرنے کی خواہش کہ یہ دنیا کیوں پیدا کی گئی کس طرح پیدا کی گئی۔ اس کی فلاں چیز کی پیدائش کا کیا مُدعا ہے اس کا کس طرح آغاز ہوتا ہے اور اس کا انجام کیا ہو گا انسان کیوں بنایا گیا۔ اس کا کیا انجام ہو گا۔ یہ مختلف اشیاء کی حقیقت کو معلوم کرنے کی خواہش ہر ایک انسان میں پائی جاتی ہے۔ جب سے یہ دنیا چلی یہ خواہش انسان کے اندر کام کر رہی اور جب تک دنیا رہے گی یہ کام کرتی رہے گی اس لئے کچھ نہ کچھ روشنی ان اُمور پر ہر زمانہ میں غلط یا درست موجود پائی جاتی رہی ہے۔

اُس علم کو جو اس طرح کسی زمانہ میں موجود ہوتا ہے اُصول موضوعی کے طور پر مان کر ہر ایک اپنے زمانہ میں دنیا و مافیہا کے متعلق تحقیقات شروع کرتا ہے اور ان معلومہ مسائل کو مان کر اپنی تحقیقات کو آگے چلاتا ہے۔

پھر یہی حال مذاہب میں بھی نظر آتا ہے کیونکہ مذہب کی اصل غرض اور مُدعا بھی صرف انسان کی مذکورہ بالا پیاس کو بجھانا ہوتا ہے اور دنیا کی اصل حقیقت کا انسان کے لئے انکشاف کرنا تا ٹھیک اور درست نتائج نکال کر یہ اپنے اعمال کو ایسی ترتیب دے سکے کہ اس کو کبھی نقصان اور تکلیف اپنی غلطیوں کی وجہ سے نہ ہو۔ مذہب کا سرچشمہ چونکہ خداوند تعالےٰ ہوتا ہے جو کہ بسبب ہر ایک چیز کا خالق ہونے کے ان کے خواص اور حقیقت کا پورا علم رکھتا ہے اس لئے جو حقیقت مذہب بتاتا ہے وہی حق ہوتی ہے اور اس لئے وہ عام فلسفوں کی طرح جو آئے دن بدلتے رہتے ہیں بدل نہیں سکتی اور یہی وجہ ہے کہ بغیر الہام الٰہی کے انسان ظلمت اور اندھیروں سے کبھی نکل نہیں سکتا۔

فلسفہ کو اپنا غلام بناؤ

چونکہ وہ علم جو انسانی تحقیقات کا نتیجہ ہوتا ہے وہ بدلتا رہتا ہے اس لئے وہ عملی نتائج جو اس سے نکالے جاویں ضرور ہے کہ وہ بھی آئے دن غلط ہو کر بدلے جائیں اور انسان کو ہر دم اپنی زندگی کی راہ میں گمراہی اور کانٹے درپیش ہوں۔ اور وہ اطمینان کی زندگی نہ بسر کر سکے جیسا کہ اُوپر عرض کیا گیا ہے۔ مذہب کا مدعا بھی حقیقت اشیاء کو بیان کرنا ہوتا ہے۔ اور فلسفہ کا بھی مختلف اشیاء کی حقیقت کا علم حاصل کرنا ہے اس لئے ہر زمانہ میں فلسفہ اور مذہب کا مقابلہ لگا رہتا ہے۔ وہ لوگ جو مذہب سے پورے طور پر واقف نہیں ہوتے یا مذاہب باطلہ کے پیرو ہوتے ہیں یا اُن مذاہب کے ماننے والے ہوتے ہیں۔ جو محرف مبدل ہو چکا ہے۔ ان کی حقیقت کو معلوم کرنے کی پیاس چونکہ اُن کا اپنا مذہب نہیں بجھا سکتا وہ اس زمانہ کے فلسفہ کا مقابلہ نہیں کر سکتے اور اس کے پیرو بن جاتے ہیں اور اپنی کتاب سے اس فلسفہ معلومہ کے مطابق مسئلہ نکالنے کی کوشش کرتے ہیں یعنے مذہب کو اس فلسفہ کا جو آج کچھ ہے اور کل کچھ۔ غلام بنا لیتے ہیں (جیسا کہ پنڈت صاحب نے کیا۔ اور بعض ہمارے تعلیم یافتہ ناواقف مسلمان کرتے ہیں) لیکن وہ جو سچے مذہب کے پیرو ہوتے ہیں اور اپنے مذہب سے ہر ایک سوال کا جو دل میں اُٹھے تسلی بخش جواب پاتے ہیں۔ وہ اس فلسفہ کو اپنا غلام بنا لیتے ہیں اور اس میں سے جو درست ہو اُس کو علیحدہ اور جو غلط ہو اس کو علیحدہ کر کے دنیا کو بتاتے رہتے ہیں۔

تبدیل فلسفہ کے شر سے کیوں کر بچیں!

چوں کہ زمانے کے اثر سے مذہب کو اصل رنگ میں سمجھنے کے لئے بعض اوقات دقت ہوتی ہے اس لئے اس فلسفہ کے مقابلہ

ہیں ہر سچے مذہب کے لئے ضروری ہے کہ وقتاً فوقتاً اللہ تعالیٰ نے اس کے مسائل کو حقیقی رنگ میں سمجھانے کا کچھ انتظام ہوا ہو۔ جس مذہب میں یہ انتظام نہیں وہ کبھی دنیا کی تشفی کا موجب نہیں ہو سکتا۔ مگر ظاہر ہے کہ فلسفہ کے ساتھ مقابلہ میں ثابت قدم نہیں رہ سکتا۔ اور واضح رہے یہ انتظام صرف اسلام میں ہی ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے پاک کلام سے دنیا کو اصل حقیقت سے آگاہ کرتا رہتا ہے۔ تا وہ غلطیاں دور ہو جاویں۔ جن میں زمانہ کے اثر سے مذہب میں پڑ جاتی ہیں۔ مسٹر سلیبی صاحب چونکہ عیسائی مذہب کے پیرو ہیں۔ جو مذہب کہ اب اصل حقیقت کو نہیں بتا سکتا کیونکہ اول تو وہ محرف و مبدل ہے۔ دوسرے الہام الٰہی کا دروازہ اس کے پیرواں میں بند پایا جاتا ہے اس لئے وہ کہتے ہیں کہ ہر مذہب کو انکشاف حقیقت کے لئے ہر زمانہ کے فلسفہ معلومہ سے مدد لینی پڑتی ہے اور ہر زمانہ میں مذہبی لوگوں کو ایک خاص تکلیف اپنے مذہبی مسائل کو اس زمانہ کے فلسفہ کے ساتھ مطابقت دینے میں کرنی پڑتی ہے۔ خواہ وہ عیسائی ہوں یا مسلمان یا اور کوئی۔

(نوٹ) اس جگہ اتنا عرض کر دینا بیجا نہ ہوگا کہ جہاں تک عیسائیت یا ہندو مذہب کا تعلق ہے۔ یہ فرمان مسٹر سلیبی صاحب کا بالکل درست ہے۔ لیکن اسلام پر اس کا اطلاق کسی صورت میں نہیں ہو سکتا کیونکہ اول تو سب مذاہب میں یہی ایک مذہب ہے جو کہ اسی رنگ میں آج موجود ہے۔ جس طرح جس وقت کہ دنیا میں نازل ہوا۔ موجود تھا۔ یہاں تک کہ وہ مذاہب جو بعد میں آئے مثلاً حضرت باوا نانک صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا پنتھ وہ بھی اس کلام کو جو بانی کی زبان سے جاری ہوئی محفوظ نہ رکھ سکے۔ لیکن اسلام کو اس خصوصیت کے لئے خاص فخر ہے پھر یہی نہیں کہ بموجب وعدہ انا نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحافظون۔ اس دین کی عبادت ہی محفوظ رکھی گئی۔ نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے ان اثرات کا علم رکھتے ہوئے جو فطرتاً انسان پر اور ان عبارتوں کے معنے سمجھنے پر ہر زمانہ اور زمانہ کے حالات نئے کرنے تھے معنوی حفاظت کے لئے اصل حقیقت کو سمجھنے کے لئے جو الہام کے ذریعہ دنیا پر ظاہر کی گئی تھی۔ ہر صدی کے شروع میں مجدد بھیجنے کا وعدہ فرما کر الہام الٰہی کے ذریعہ ہی سمجھانے کی بنیاد رکھی جس کے ذریعہ سے وہ پیاس جو دنیا کو انکشاف حقیقت کی بسبب تبدیلی خیالات اور حالات زمانہ واقعہ ہو جاتی ہے۔ بجھایا جاتا ہے۔ تاکہ جب مذہب اور فلسفہ کا جنگ ہو وہ اصل اس حقیقت کو جو قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ نے ظاہر فرمائی ہے۔ اللہ سے سمجھ کر دنیا پر ظاہر کر دیں۔ یہ مجدد مختلف ازمنہ میں بڑے بڑے بزرگ اسلام گذر چکے ہیں اور ان میں حضرات امام ابو حنیفہ۔ امام حنبل۔ امام مالک علیہم الصلوٰۃ والسلام اور حضرت شاہ عبد القادر صاحب جیلانی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ۔ حضرت ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہما علیہ الصلوٰۃ والسلام ہزاروں کی تعداد میں مختلف ملکوں اور زمانوں میں آئے۔ اور اللہ سے خبر پا کر دنیا میں حقیقت کا انکشاف کرتے رہے اور اس زمانہ میں جب کہ فلسفہ نے بہت زور سے مذاہب پر حملہ کیا۔ حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود مہدی مسعود کو اللہ تعالیٰ نے بھیجا اور آپ نے براہین احمدیہ آئینہ کمالات اسلام۔ ازالہ اوہام۔ حقیقۃ الوحی۔ تعلیم الاسلام وغیرہ اپنی قیمتی کتابیں لکھ کر اصل حقیقت کا انکشاف فرمایا۔ اور اصل تعلیم الاسلام کو دنیا کے سامنے پیش کیا اور جدید فلسفہ کے باطل خیالات کو غلط اور تعلیم قرآنی کو درست ثابت کر دکھایا اور ان باتوں کو جو حقیقت کے لئے سمجھایا جاوے چونکہ وہ مجدد اسلام کو کھول کر بتا دیتے ہیں اس لئے وہ جو ان کے ساتھ شامل نہیں ہوتے۔ اصل حقیقت سے محروم رہتے ہیں اور زمانہ کے فلسفہ کے زور سے کسی وقت کبھی محفوظ نہیں ہو سکتے۔)

مصنف کتاب فرماتے ہیں کہ جیسے اور فلسفی اپنے زمانہ کے معلومہ مسائل کو مان کر آگے تحقیقات شروع کرتے ہیں۔ اسی طرح سپنسر نے بھی کیا۔ جو کہ اپنے زمانہ کا بڑا بھاری فلاسفر مانا گیا ہے۔ اور جس کے پیچھے لگ کر ہمارے بہت سے نوجوان اپنے مذاہب سے دست بردار ہو بیٹھے ہیں۔ سپنسر نے اپنی کتاب موسومہ فرسٹ پرنسپلز میں ایک باب باندھا ہے جس میں اس نے ثابت کیا ہے۔ کہ مادہ انادی ہے اور غیر فانی ہے اور لازوال ہے۔ مصنف آگے لکھتا ہے کہ سپنسر صاحب کا یہ خیال کہ مادہ غیر فانی ہے۔ آج صرف چالیس سال کے سخت عقلی جد و جہد کا مقابلہ نہیں کر سکا اور آخر بالکل غلط ثابت ہوا ہے اور دنیا کو یہ ماننا پڑا ہے کہ مادہ فانی ہے اور اس کو بقا نہیں۔

لیکن اس خیال کی نسبت جو تقریباً سو سال تک دنیا میں مسلم رہا ہو۔ بغیر اس کے نشیب و فراز میں غور کرنے کے یہ کہہ کر گذر جانا کہ وہ اب متروک ہو گیا ہے۔ بالکل نامناسب ہے اسلئے ہم ذیل میں اس امر پر بحث کریں گے اور دکھائیں گے کہ کس طرح اس خیال کی غلطی کا انکشاف ریڈیم کی دھات کی ایجاد سے ہوا۔

تازہ فلسفہ

آجکل یہ امر یقینی طور پر ثابت ہو گیا ہے اور مشاہدہ اور تجربہ نے بتا دیا ہے کہ اس تدریجی ترقی کی راہ میں جو ہم اس کائنات کے ہر شعبہ میں دیکھتے ہیں اور جس کی وجہ سے جو دنیا کی حالت آج نظر آتی ہے وہ اس سے ہزار سال پہلے نہ تھی۔ اس ترقی کی راہ میں مادہ صرف ایک منزل ہے۔ جو کہ دنیا کو طے کرنی پڑتی ہے۔ ایک زمانہ تھا کہ وہ مادہ جو ہم دیکھتے ہیں موجود نہ تھا۔ اور پھر ایک زمانہ ہوگا کہ وہ موجود نہ ہوگا یعنے مادہ فانی ہے اور اس کو بقاء نہیں۔

ان خیالات کی بناء ریڈیم کی ایجاد نے رکھی۔ اس نے چند ایک خواص ظاہر کئے جن کو انسان مشاہدہ کر سکتا ہے۔ چونکہ یہ بھی باقی عناصر مادہ کی طرح ایک عنصر ہے یعنے سونے چاندی تانبا وغیرہ دھاتوں کی طرح یہ بھی ایک دھات ہے۔ اس لئے یہ ماننا پڑا کہ جو حقیقت یہ مادہ کی ثابت کرتی ہے وہ اصل ہے۔

اس لئے مادہ کی حقیقت کو اچھی طرح ذہن نشین کرنے کے لئے ہم ان کیفیات کو پیش کرینگے۔ جو کہ ہم ریڈیم کی دھات میں مشاہدہ کرتے ہیں تا ہم ساری مادی دنیا کی حقیقت کو خیال میں لا سکیں۔

واضح رہے کہ ریڈیم دھات اگر اس آلہ میں رکھ کر دیکھا جاوے جس کو سپنتھرسکوپ کہتے ہیں۔ تو اس میں ریڈیم سے روشنی کی کرنیں باہر کو اڑتی نظر آئیں گی اور یہ حالت ریڈیم میں رات دن جاری رہتی ہے۔ یہ روشنی کی کرنیں کیا ہیں۔ تحقیقات سے معلوم ہوا کہ یہ بجلی کی چنگاریاں ہیں۔ جو کہ متواتر ریڈیم سے پیدا ہوتی رہتی ہیں۔ اور جن کی اسطرح نکلتے رہنے سے ریڈیم کے ایک حصہ کو جو کہ مادہ کا ایک عنصر ہے۔ ہر آن ایک فنا سے گذرنا پڑتا ہے یعنے وہ جو مادہ تھا آہستہ آہستہ بجلی کی چنگاریاں بن جاتا ہے۔ اور فنا ہو کر بجلی کی شکل اختیار کرتا ہوا کسی نامعلوم حالت میں چلا جاتا ہے۔ یعنے فنا ہو جاتا ہے۔

مذکور بالا نظارہ حال میں مادہ اور دو دھاتوں میں بھی نظر آیا ہے جن کو تھوریم اور یورنیم کہتے ہیں۔

یہ واقعات ثابت کرتے ہیں کہ مادہ کی اصل حقیقت بھی ہے کہ اس کا ہر ایک عنصر نہایت ہی چھوٹی چھوٹی بجلی کی چنگاریوں سے بنا ہوا ہے جس کا نام سائنس والوں نے الیکٹران رکھا ہے۔ بالفاظ دیگر ریڈیم۔ تھوریم۔ یورنیم سونا۔ چاندی۔ سکہ۔ تانبا وغیرہ کیا ہیں۔ صرف ان کروڑہا بلکہ بیدریغ چھوٹے چھوٹے بجلی کے ذرات کا مجموعہ ہیں جن کو مختلف طرز پر ترتیب دینے سے ہر ایک عنصر پیدا کیا گیا ہے یعنے ان ذرات بجلی کو ایک ترتیب سے باندھنے سے ریڈیم بنائی گئی۔ اور دوسری طرز سے باندھنے سے سونا بنایا گیا۔ اور علیٰ ہذا القیاس۔ اور کہ ان سب میں سے یہ ذرات بجلی ہر دم علیحدہ ہوتے رہتے ہیں۔ کسی میں سے زیادہ تیزی کے ساتھ اور کسی میں سے کم رفتار کے ساتھ۔ اور اس طرح ہر آن ان کے فناء کا موجب ہوتے رہتے ہیں یعنے یہ ذرات بھی جن سے مادہ مرکب ہے ہر دم منتشر ہوتے رہتے ہیں۔ یہاں تک کہ مادہ مادہ نہیں رہتا بلکہ بجلی کی شکل اختیار کر لیتا ہے جو کہ مادہ نہیں ہے۔ بلکہ ایک طاقت ہے۔ پس مادہ کیا ہوا۔ بجلی کے ذرات کا مجموعہ جب تک ان ذرات کا آپس میں رشتہ اور تعلق موجود۔ مادہ موجود۔ جونہی کہ وہ تعلق ٹوٹ گیا۔ مادہ کا فناء ہو گیا اور یہ فنا جیسا کہ ریڈیم کی حالت سے ظاہر ہوتا ہے۔ ہر ہزارویں حصہ سکینڈ میں مادہ پر واقع ہوتا رہتا ہے اور یہ بجلی کے ذرات کروڑ ہا میل فی سکینڈ کی رفتار سے بھی زیادہ مادہ سے جدا ہو کر کسی نامعلوم حالت کو چلے جاتے ہیں۔ اور مادہ کے فناء کا باعث ٹھہرتے ہیں۔

انتہائی ذرات کیا ہیں؟

اگرچہ ان واقعات سے مادے کا فنا تو ثابت ہو گیا۔ لیکن اس کے انادی ماننے والے اسی جگہ یہ سوال پیش کر سکتے ہیں۔ کہ ہم ان چھوٹے چھوٹے ذرات کو ہی جو باہر کو اڑتے ہیں۔ اور جن سے آج یہ سارا مادہ مرکب مانا جاتا ہے بجائے گذشتہ زمانے کے ایٹم کے لاتبدیل خیال کر سکتے ہیں۔ اور اسی طرح مادہ پھر بھی غیر فانی ہی ٹھہرتا ہے۔ اور

اور اصل حقیقت بھی یہی ہے کہ اگر مزید تحقیقات کچھ اور نہ ثابت کردیتی۔ تو صرف مذکورہ بالا دلائل کی بناء پر مادے کے فانی ہونے کا مسئلہ پورے طور پر غلط نہ ٹھہرتا۔ لیکن موجودہ تحقیقات نے کھلے کھلے طور پر یہ ثابت کردیا ہے کہ یہ الیکٹران بجلی کے ذرات جو انتہائی حصہ مادے کا یقین کئے جاتے ہیں۔ مادے کی تعریف میں نہیں آسکتے اور وہ مادہ نہیں ہیں بلکہ طاقت ہیں۔

پس موجودہ تحقیقات نے ثابت کردیا کہ یہ ساری کائنات مادی جس سے یہ سورج۔ زمین۔ چاند۔ سیارے۔ معدنیات نباتات۔ حیوانات اور انسان بنے ہوئے نظر آتے ہیں۔ یہ حقیقت میں سوائے بجلی کی مختلف صورتوں کے اور کچھ نہیں یعنے یہ سارے کا سارا نظارہ ایک برقی منظر ہے جس کے ذرات کو مختلف طور پر ترکیب دینے سے مختلف شکلیں پیدا ہوتی ہیں۔ کہیں وہ سونا ہے کہیں انسان جیسا ہم سب یہاں موجود نظر آتے ہیں۔ یعنے ہم سارے کا سارا گرد جو یہاں موجود ہیں۔ اور یہ ساری کائنات جس میں ہم موجود نظر آتے ہیں۔ کیا ہیں ذرات بجلی کا ایک مجموعہ جن کا اجتماع ہمارے بقار کا موجب ہوتا ہے۔ اور جن کا انتشار ہمارے فناء کا۔

اور اب جب مادہ کی ایک صورت مان لیا گیا۔ تو پھر ایک معترض کہہ سکتا ہے کہ اچھا مادہ کا فنا تو مان لیا۔ لیکن اس بجلی کو تو بقا ہے جس سے یہ مادہ بنا۔ اس اعتراض کا جواب اصل تو یہی ہے کہ مادہ اور بجلی دو مختلف مانی ہوئی چیزیں ہیں۔ جب مادہ نہ رہا۔ پھر خواہ وہ کچھ ہے اس کو تو فناء ہو گیا۔ وہ موجودہ شکل میں جس میں روحوں کا ادخال اس میں مانا جاتا ہے۔ تو موجود نہ رہا۔ اور اس کا انادی ہونا غلط ثابت ہوگیا۔ وہ تو اس قابل نہ رہا کہ اس صورت اور ہیئت میں اسے انادی مان لیا جاوے۔ انادی ہونا تو کجا وہ رہ رہ میں بھی ایک فناء سے گزرتا ہے۔

دوسرا جواب اس اعتراض کا یہ ہے کہ ان بجلی کے ذرات کو بھی آخر بقا نہیں کیونکہ مشاہدہ بتاتا ہے کہ وہ اپنے مرکز سے جدا ہوکر کسی نامعلوم حالت کو جاتے ہیں۔ جہاں جاکر وہ تباہ ہو جاتے ہیں۔ اور ان پر بھی اس طرح فنا طاری ہو جاتی ہے۔ اس امر کو سمجھنے کے لئے کہ وہ نامعلوم حالت کیا ہے اور کس طرح وہاں ان کو فنا ہوتی ہے ضروری ہے کہ ہم سرسری طور پر ان قوانین کو سمجھ لیں جو بجلی میں کام کرتے ہیں کیونکہ جیسا کہ اوپر بیان اور ثابت کیا گیا ہے وہ ذرات جن سے مادہ بنا ہے بجلی کے ذرات ہیں۔

سو واضح رہے کہ اگر ہم ایک ریشمی رومال اور ایک شیشے کا رول لیں اور اس میں ملاحظہ کریں۔ تو وہاں ہم کو کوئی بجلی نظر نہیں آتی۔ لیکن اگر ان ہر دو کو آپس میں دو بسے رگڑیں اور پھر ملاحظہ کریں۔ تو ہر دو پر ہم کو بجلی معلوم ہوتی ہے یعنے وہ طاقت جو ان کو آپس میں رگڑنے سے خرچ ہوئی بجلی بن جاتی ہے۔ اور پھر وہ بجلی گلاس پر ایک قسم کی ہوتی ہے۔ اور ریشمی رومال پر دوسری قسم کی۔ ایک قسم کی بجلی کو مثبت اور دوسری قسم کو منفی کہا جاتا ہے۔ تجربہ نے بتایا ہے۔ کہ مثبت قسم کی بجلی کے ذرات ایک دوسرے سے علیحدہ رہنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور منفی قسم کے ذرات منفی قسم کی بجلی کے ذرات سے علیحدہ رہنے کی لیکن یہ ہر دو مخالف قسم کی بجلیوں کے ذرات آپس میں ہمیشہ ملنے کی خواہش رکھتے ہیں۔ اور جب کبھی مثبت قسم کے بجلی کے ذرات منفی قسم کی بجلی کے ذرات سے ملتے ہیں تو پھر وہ بجلی نہیں رہتے۔ بلکہ وہ طاقت کی شکل اختیار کر لیتے ہیں جو کہ ان کی پیدائش کی وجہ ہوئی تھی۔

اس قانون کے سمجھنے کے بعد واضح ہووے۔ کہ یہی حالت ان بجلی کے ذرات کی ہے جن سے مادہ مرکب ہے، بعض ذرات مادہ کو اگر منفی جسم کے مانا جاوے اور بعض کو مثبت کے۔ تو یہ جانتے ہوئے کہ ریڈیم ایک ہی قسم کے ذرات بجلی سے بنی ہوئی ہونی چاہئیے۔ یہ سمجھنا کہ کیوں اس کے ذرات ہمیشہ باہر کو اڑتے ہوئے نظر آتے ہیں) کوئی مشکل امر نہیں رہتا۔ کیونکہ وہ ذرات ایک ہی قسم کے ہیں اس لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے ہمعصروں سے علیحدہ رہنے کی کوشش کرتے رہیں۔ اور چونکہ مخالف قسم کے ذرات بجلی ہردم ان کو اپنی طرف کھینچتے رہتے ہیں اس لئے یہی ضروری ہے کہ وہ باہر کو اڑتے ہوئے نظر آدیں۔

اور یہ جو پایا جاتا ہے کہ وہ اپنے مرکز سے علیحدہ ہوکر کوئی نامعلوم حالت اختیار کر لیتے ہیں اس کا سبب یہ ہے کہ جب وہ اپنے ہمعصروں یا اپنی قسم کے ذرات بجلی سے علیحدہ ہو جاتے ہیں۔ تو پھر مخالف قسم کے ذرات بجلی سے جا ملتے ہیں اور خود بھی فنا ہو جاتے ہیں اور اپنے مخالف قسم کے ذرات بجلی کو بھی فنا کر دیتے ہیں یعنے دونوں بجلی نہیں رہتے اور فنا ہو جاتے ہیں اور ایک ور نامعلوم چیز میں جاتے ہیں جو نہ مادہ ہوتی ہے اور نہ بجلی بلکہ ایک نئی چیز۔ وہ نامعلوم چیز وہ طاقت ہے۔ جو ان کی پیدائش کا موجب ہوئی تھی۔

پس اس تحقیقات نے ثابت کردیا کہ مادہ کو ہردم فنا ہے اور کہ مادہ کے فنار کا نتیجہ بجلی ہوتا ہے۔ اور پھر بجلی کو بھی بقا نہیں بلکہ وہ بھی فنار ہو جاتی ہے۔

پس مادہ کیا ہے عارضی رشتہ ہے ذرات بجلی کا۔ جو کہ ارادہ الٰہیہ کے ماتحت اسی دست قدرت کی طاقتوں کے ذریعہ پیدا کیا جاتا ہے۔ جوں ہی کہ وہ رشتے ذرات بجلی کے قطع ہو جاتے ہیں۔ مادہ کا فنا ہو جاتا ہے۔

غرض جہاں تک مادہ کا تعلق تھا اس کا فنا ثابت ہو گیا

فلسفہ جدیدہ کے مذکورہ بالا فیصلہ کے بعد اس امر کا تصفیہ کہ اس سے آریہ سماجی معتقدات پر کیا اثر ہوگا۔ ہم اپنے منصف مزاج آریہ بھائیوں کے انصاف پر چھوڑتے ہیں۔ مختصراً مشتے نمونہ از خروارے ہم ذیل میں ذکر کرکے اپنے مضمون کو ختم کرینگے۔

تازہ تحقیقات کا اثر آریہ مت پر

مادے کو انادی مان کر ہمارے آریہ بھائیوں کو ماننا پڑتا تھا کہ مادہ اپنی ذات سے آپ قائم ہے۔ اس کو اپنی پیدائش اور بعد پیدائش قیام کے لئے کسی بیرونی مدد کی ضرورت نہیں اور اس لئے خدا جو ہے وہ مادے کا نہ خالق ہے نہ قیام کا موجب۔ مادے کے فانی ثابت ہونے سے یہ ماننا پڑا کہ یہ حادث ہے۔ اور بعد پیدائش کے خود بخود قائم نہیں رہ سکتا اس لئے اس کی پیدائش اور قیام کے لئے کسی بیرونی طاقت کی مدد کی ضرورت ہے۔ پس ثابت ہوا کہ خدا خالق ہے اور مادہ مخلوق۔

دوم۔ مادے کو انادی مان کر یہ ماننا پڑتا تھا کہ انادی ہونے اور حی و قیوم ہونے کی صفات میں مادہ خدا کا شریک ہے۔ مادے کے فانی ثابت ہونے سے یہ کھل گیا۔ کہ خدا ہمیشگی کی صفت میں اکیلا ہے اور وحدہ لاشریک ہے اور لا الٰہ الا اللہ ہو الحیّ القیوم سوائے اللہ کے اور کوئی چیز حیّ (یعنے ہمیشہ زندہ) اور قیوم (اپنی ذات سے آپ قائم اور دوسروں کے قیام کا موجب) نہیں ہے۔

سوم۔ جدید فلسفہ نے ثابت کیا کہ مادہ مخلوق ہے اس لئے خداوند تعالےٰ اس کا ہر طرح مالک ہے۔ اور بحیثیت مالک جو کچھ وہ کسی چیز کو بناوے بنا سکتا ہے اور جو کچھ بخشے بخش سکتا ہے۔ اس لئے اس تفرقہ و تجارت کو پیدا کرنے کے لئے اس کو تناسخ وغیرہ کی کوئی ضرورت نہیں۔ جو کچھ وہ کسی چیز کو بنا دیتا ہے۔ اس کا فضل اور رحمت ہی ہے۔ اور نیست کی حالت کے مقابل جیسی ہے کہ وہ ہست کی گئی ہے۔ بہر حالت بہتر ہی ہے۔ اس کا ارادہ اور علم ایسا کرنے کے ایک کافی دلیل ہے۔

چہارم۔ جدید فلسفہ بتاتا ہے کہ مادہ کا فنار اور خلق ہردم ہوتا رہتا ہے۔ اور دنیا کی ہر ایک چیز بسبب اس عمل کے ہر آن ایک نئی اور اعلےٰ صورت اختیار کرتی رہتی ہے جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ خدا ہم سب کا خالق ہے۔ صرف خلق کرکے ہی ہم کو نہیں چھوڑ دیتا بلکہ ہردم ہماری پرورش اور ترقی کے سامان بھی کرتا رہتا ہے۔ ایسی ذات کو عربی میں ربّ کہتے ہیں۔ پس ثابت ہوا کہ خدا صرف خالق ہی نہیں ہے بلکہ ربّ بھی ہے۔

پنجم۔ مادہ جب فانی ہے۔ اور ایک وقت ہوگا۔ کہ مادہ نہ رہے گا۔ تو پھر روحیں بندر۔ سؤر اور کتے کس طرح بنائے جا سکیں پس مسئلہ تناسخ غلط ثابت ہوا اور یہ ماننا پڑا کہ اگر روحوں کو کسی وقت تک بقا ہے تو ضرور ہے کہ ان کے لئے جزا سزا کا طریق کسی اور رنگ میں ہو نہ کہ جیسا تناسخ سکھاتا ہے۔

ششم۔ یہ امر کہ دنیا کی ہر ایک چیز اعلےٰ سے اعلےٰ نئی حالت کی طرف ہردم ترقی کر رہی ہے ثابت کرتا ہے کہ کوئی چیز ادنےٰ حالت کی طرف عود نہیں کر سکتی۔ اسلئے بھی مسئلہ تناسخ غلط ثابت ہوتا ہے۔

پس جب آریہ سماج کا پیش کردہ خدا غلط نکلا۔ مادے کا غیر فانی اور انادی ہونا غلط ثابت ہوا۔ اور وہ آواگون کا چکر جس میں روحیں ڈالی جا سکتی ہیں وہ بے حقیقت اور خدا ماننا پڑا۔ اور یہی تینوں اعتقاد ہیں۔ بنیاد آریہ سماج کے تو اب ہم عقلمند منصف مزاج طالب حق آریہ بھائیوں کے

انصاف پر چھوڑتے ہیں۔ کہ وہ خود ہی فیصلہ دیں۔ کہ پھر آریہ سماج کا رہ کیا گیا۔

دوسرا مطالبہ جواب ہم آریہ سماج سے کرنا مناسب سمجھتے ہیں۔ وہ یہ ہے کہ ان کا بڑا دعوے ہے کہ ان کے ویدوں میں سب علوم بھرے پڑے ہیں۔ لیکن باقی سب مذاہب ان سے خالی ہیں۔ اب نہایت ادب سے التماس ہے۔ کہ یا تو وہ اپنے اس دعوے کو واپس لے لیں۔ ورنہ یہ علوم جو اس طرح آج ان کے مذہب کی بنیاد کو کھوکھلا کر رہے ہیں انکو غلط ثابت کرکے دکھا دیں۔ اور ان کی تردید ویدوں کی شرتیوں سے ہی کریں۔ زمانہ دلائل کا ہے۔ اب مذہبی تعصبات انسان کی آنکھوں پر پٹی نہیں باندھ سکتے دلائل پیش کریں۔ ہم سب ماننے کو طیار ہیں۔

تیسرے عرض جو ہم آریہ احباب سے کرنا چاہتے ہیں اور جس کو پیش کرنے کی جرأت ہمیں اُن کے اس توحید کی محبت نے دلائی ہے۔ جس کی وجہ سے انھوں نے بہت سی بُت شکنی ہندوستان میں کی ہے وُہ یہ ہے کہ قرآنکریم میں غیر اقوام کو اپنے ساتھ شامل کرتے اور ملک میں امن اور آرام قائم کرنے کے لئے ایک تجویز پیش کیگئی ہے اور وہ یہ ہے۔ کہ تعالوا الیٰ کلمۃ سواءٍ بیننا و بینکم ۔ کہ اچھا اختلافات کو علیحدہ رہنے دو۔ آؤ ایک بات کی وجہ سے جو تم میں اور ہم میں دونوں میں موجود ہے ہم آپس میں مل کر کام کریں۔ اور وہ امر یہ ہے کہ خدا کو تم بھی ایک مانتے ہو۔ اور ہم بھی ایک ہی مانتے ہیں جو جھگڑا صفات باری تعالےٰ کا تھا اُس کا جدید فلسفہ نے فیصلہ کر دیا۔ ہمارا مدعا بھی دنیا میں توحید قائم کرنا باقی اختلافات کو ایک طرف رکھ کر آؤ اس بات کے وعظ کرنے میں تو آپس میں مل مل کر کام کریں۔ اور اس کے لئے ہمارے امام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے آخری پیغام صلح میں کام کرنے کے اصول بتا دئے ہوئے ہیں۔ آؤ ان پر کاربند ہوکر دنیا سے بُت پرستی کو اُڑانے کی کوشش کریں تا خدا ہمیں کامیاب کرے۔

بالآخر دنیا کے لوگوں کو یہ سمجھ لینا چاہئیے

اسلام کہ اسلام نے کبھی کسی دنیوی فلسفہ پر اعتنا نہیں کیا۔ اور میں تو سمجھتا ہوں کہ ہر ایک ذیعقل انسان کو ایسا ماننا پڑے گا کہ اسی نتیجہ پر آنا سب کے لئے ضروری ہے، کیونکہ ایک وقت تھا کہ یہ فلسفہ سکھاتا تھا کہ ساری دنیا عناصر سے بنی ہوئی ہے۔ پھر اس نے بتایا کہ یہ عناصر اور اب بتاتا ہے۔ کہ بجلی ہی بجلی کا ایک نظارہ ہے اب اس پر اگر کوئی تعلیم یافتہ اعتبار کرکے اپنے مذہب کو چھوڑتا ہے۔ تو اس سے زیادہ ناعاقبت اندیش اور کون ہو سکتا ہے۔ غرض اسلام نے کبھی اس پر اعتبار نہیں کیا۔ آج سے تیرہ سو سال پہلے اللہ تعالےٰ نے الہام کے ذریعہ ساری رُوحانی اور باطنی حقیقتوں کا انکشاف فرمایا۔ اور اپنے پیارے حبیب فداہ ابی وامی حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ خاتم الانبیاء صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وساطت سے دنیا کو وہ کتاب دی جس کا سب سے پہلا دعوے یہ ہے کہ ذٰلک الکتٰب لا ریب فیہ ۔ کہ اس کتاب میں کوئی بات ایسی نہیں۔ جو ذرا بھی حقیقت سے دُور ہو اور اسلئے اس میں شک کی گنجائش ہو سکے۔ اور اس پاک کتاب میں وہ وہ حقائق بتائے کہ باوجود اس لاف و گزاف ترقی کے اس زمانہ کے فلسفیوں کے خواب و خیال میں بھی نہیں آ سکتے۔ اور پھر اُن حقائق کو ہر زمانے میں سمجھانے کے لئے مجددوں کا سلسلہ رکھ کر بعد ہر سو سال کے انکو از سر نو سمجھانے کی بنیاد رکھی تا انسان کو فلسفہ کی محتاجی نہ رہے اور اس کی وجہ سے جو دُکھ اس کو پہنچ سکتے ہیں اُن سے وہ بچ جاوے۔ لیکن اتفاق سے کھویا ان مادہ پرست منکر انسانوں کی خوش قسمتی اُس پاک ذات کے خاص ارادہ کے ماتحت یہ جدید فلسفہ بھی آج بہت حد تک اس تعلیم قرآنی کی غلامی کو اپنا فخر سمجھ رہا ہے اور اس کی تائید میں کھڑا ہے۔ جس پر کہ ہمارے آریہ بھائی اور ان کی پرتھی ندی سبھاؤں کے بڑے بڑے علّامہ اور پنڈت ہنسی۔ مذاق کیا کرتے تھے۔ اور نوجوان تعلیم یافتہ فلسفہ کے شراب کے نشہ میں سرشار اور لا پرواہی سے جس کے پاس سے گذر جایا کرتے تھے۔ ذیل میں ہم چند اُن مسائل اسلامی کا ذکر کرینگے۔ جن کی تائید اب بعد اتنی مخالفتوں کے آخر فلسفہ جدیدہ کو کرنی پڑی ہے اور پھر اس مضمون کو ختم کرینگے۔

اس سوال کے جواب میں کہ یہ دنیا کس طرح پیدا ہوئی فلسفہ جدیدہ سکھاتا ہے کہ دنیا میں ایک لاانتہا طاقت ہے جو ابدی ہے۔ وہ طاقت خود بخود بغیر مدد مادہ وغیرہ بجلی کو پیدا کرتی ہے۔ اور پھر اس کو مادہ کی شکل دیتی ہے۔ اور اس طرح یہ دنیا جس کو ہم دیکھ رہے ہیں خلق ہوتی ہے۔ قرآن شریف اس سوال کے جواب میں فرماتا ہے :۔ کذٰلک اللہ یخلق ما یشاء اذا قضیٰ امراً فانما یقول لہ کن فیکون ۔ اِسی طرح اللہ تعالےٰ جو چاہتا ہے بغیر اسباب کے پیدا کر دیتا ہے اور نیست سے ہست کر دیتا ہے۔ اس دنیا و مافیہا کی پیدائش کے لئے اس ذات باری تعالےٰ کا ارادہ کرنا۔ اور پھر اس کو حکم کرنا کہ ہو کافی ہے کسی مادہ یا رُوح کی مدد کی اس کو ضرورت نہیں ہوتی جب وہ لاانتہا طاقتوں والی ہستی ارادہ کسی چیز کو پیدا کرنے کا کرتی ہے تو کہدیتی ہے کہ ہو۔ پس وہ ہو جاتی ہے اسی طرح یہ دنیا پیدا کی گئی۔ یعنے اس دنیا کی پیدائش کی کیا حقیقت ہے۔ اول ارادہ الٰہی۔ دوم حکم الٰہی۔ یہ دونوں باتیں ہمیشہ سے خلق کا موجب ہوتی ہیں اور ہوتی رہیں گی۔ اور تیسری کسی چیز کی ضرورت نہیں ہوتی۔

پھر اسی حقیقت کو بیان کرتے ہوئے فرمایا :۔ لا الٰہ الا ھو خالق کل شیءٍ ۔ یعنے اللہ جو ذات مجمع جمیع صفات کاملہ ہے اور ہر ایک کمزوری سے منزہ ہے۔ وہی معبود ہو سکتا ہے۔ سوائے اس کے اور کسی چیز کا احسان دنیا و مافیہا پر نہیں۔ کیوں اور چیز سوائے اسکے قابل پرستش نہیں۔ اِس لئے کہ وہی صرف ان سب دنیا کی چیزوں کا خالق ہے۔ خواہ بجلی بناکر یا کسی اور طرح وہی مادہ کا وہی رُوحوں کا وہی خلا کا۔ غرض ہر چیز کا خالق ہے پس جب سب چیزوں کا خالق وہ ہُوا تو ثابت ہُوا کہ اس دنیا کو نیست سے ہست کیا گیا۔

پھر فرمایا :۔ کہ اے مؤمن ان دنیا کی حقیقت میں پیشگوئیاں کرنے والے کو کہہ۔ قل ھو اللہ احد ۔ اللہ الصمد کہدے آپ کو کہ یہ مادہ رُوح وغیرہ ہیچ اور فانی ہیں اللہ ہی کی ذات اصل زندہ اور قائم ہے۔ اور وحدہٗ لا شریک ہے۔ اللہ بے نیاز ہے۔ اس کو خلق کرنے میں نہ رُوح کی اور نہ مادہ کی احتیاج ہے۔ مادہ کو رُوح کی اور رُوح کو مادے کی احتیاج ثابت کرتی ہے۔ کہ یہ خود خدا نہیں ہو سکتے۔ خدا اگر کوئی ہو سکتا ہے تو وہی ہے۔ جو اس احتیاجوں سے پاک ہو۔

پھر فرمایا :۔

اللہ یبدؤا الخلق ثم یعیدہٗ ۔ ثم الیہ ترجعون

کہ اللہ نے ہی اوّل بار اپنی خلق کو نیست سے ہست کیا اور وہی بار بار ایسا کرتا رہتا ہے اور کہ ان سب کا انجام یہ ہوتا ہے کہ انھوں نے فنا ہو جانا ہے اور اللہ کیطرف لوٹ جاتا ہے یعنے اپنی ذات کو جو ہمیں نظر آتی ہے۔ چھوڑ کر اس میں فنا ہو جاتا ہے۔ پھر اس سوال کے جواب میں

کہ آیندہ اس دنیا کا کیا انجام ہوگا۔ فلسفہ جدیدہ بتاتا ہے۔ کہ سب چیز کو فنا ہونا ہے۔ اور ایک ہی طاقت باقی رہ جاتی ہے اس خیال میں بھی اسلام کی اس تعلیم کی تائید کرتا ہے۔ جو ان آیات میں سکھائی گئی ہے۔ کُلّ من علیہا فان و یبقی وجہ ربک ذوالجلال والاکرام جس کا مطلب یہ ہے کہ دنیا کی ہر ایک چیز جو ہمیں نظر آتی ہے۔ خواہ مادہ ہے خواہ رُوح ہے۔ سب فانی ہے اور سب نے آخر فنا ہو جانا ہے اور صرف ایک ہی ذات غیر فانی ہے اور باقی ہے اور وہ وہ ذات ہے۔ جو ہم سب کی اور دنیا و مافیہا کی رب ہے۔ یعنے پیدا کرنے اور پرورش کرنے والی ہے وہ ہر ایک چیز کو ہستی بخشتی ہے اور اس کے لئے علے سے اعلیٰ لگاتار ترقیات کے سلسلہ میں سے گذار کر کسی بلند مرتبہ تک جو کہ اس نے اس کے لئے مقرر فرمایا ہوا ہے پہنچاتی ہے وہ اعلےٰ مرتبہ جو کہ ہمارے خیال میں نہیں آسکتا اور جو اس ذات پاک نے اپنی الوہیت کے ماتحت ہر ایک چیز کے لئے رکھا ہوا ہوتا ہے جس سے زیادہ وہ ترقی نہیں کر سکتا۔ اُسکی تقدیر کہلاتا ہے (بالفاظ دیگر تقدیر کیا ہے ہر ایک چیز کے لئے اس کی انتہائی درجہ جو خدا تعالےٰ نے اس کے لئے تجویز کیا ہوا ہے) پھر دنیا کی حقیقت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ہو الاول والآخر۔ کہ وہی پہلے تھا اور وہی بعد میں ہے گا اور وہ رب ہے۔

غرض اس لائم کی جو ایک اُمّی اَن پڑھ یتیم نے جاہلیت کے زمانہ میں سکھائی تھی اور جس کا سر چشمہ کہ وہ ذات باری تعالےٰ کو بتاتا تھا یہ فلسفہ جدیدہ تائید میں کھڑا ہو گیا ہے۔ جو ان تعلیم یافتہ احباب کو آج شرمندہ کر رہا ہے۔ جو اس فلسفہ کے اعتبار پر اس میں غلطیاں نکالا کرتے تھے اور کہا کرتے تھے کہ معاذ اللہ یہ سوائے عرب کے جاہلوں کے اور کسی کے لئے قابل پیروی نہیں ہے۔

غرض یہ وہ تعلیم ہے جو کہ آج سے تیرہ سو سال پہلے اسلام نے دنیا کو سکھلائی تھی اور جس پر کہ ہمارے آریہ بھائی ہنسی اور مذاق اُڑایا کرتے تھے۔ اور اس کو خلاف عقل بیان کیا کرتے تھے لیکن آج جس کی تائید میں نہ صرف عقل بلکہ سارے عقلوں کا نچوڑ یعنے فلسفہ جدیدہ میں کھڑا ہو گیا ہے وہی فلسفہ جدیدہ جو ہمارے آریہ بھائیوں کے خیالات کے لئے سم قاتل کا اثر رکھتا ہے۔ امید ہے ہمارے منصف مزاج جنھوں نے فلسفہ کو ہی کسی مذہب کی صداقت کے لئے کسوٹی خیال کیا ہوا تھا۔ اب جدید فلسفہ کی کسوٹی پر اپنے مذہب کو پرکھ کر کھوٹے اور کھوٹے میں شناخت کرینگے۔ اور تعصب کو چھوڑ کر انصاف کو کام لائیں گے اور حق اور باطل میں تمیز کریں گے اور اللہ تعالےٰ سے جزا پائیں گے۔ وما علے الرسول الا البلاغ۔

آخر میں دُعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ ہم سب مسلمانوں کو اور ہمارے ہندو اور عیسائی بھائیوں کو اس پاک ہدایت کی طرف جو قرآن مجید میں تعلیم کی گئی ہے۔ رہنمائی فرماوے اور اس کے سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عنایت فرماوے۔ آمین

---

۱۷ جون ۱۹۱۲ء

ہے گلستاں تو وہی پر کیوں گلوں میں بُو نہیں
میں گلوں کو کیا کروں جب وہ مرا گلرو نہیں
لے گئی لُو کونسی شمع نبوّت کی بجھے
ضعفِ پیری۔ شدّتِ گرما نہیں یا لُو نہیں
فاختہ سر باختہ کوئل نہایت مضمحل
کس نشیمن سے صدا آتی مجھے کو کو نہیں
کیوں نہ ہو زخمی دلِ دارفتۂ حُسنِ بتاں
تیر سے مژگان نہیں۔ مثل کماں ابرو نہیں؟
قمریاں۔ خمرے تو ہیں لیکن یہ کیا؟ گلزار میں
نغمۂ مستانۂ حق سرہٗ۔ یا ہو نہیں
حق نے دکھلائے نشاں حق ہو گیا ثابت مگر
بدگمانی کی کسی نے سچ کہا دارو نہیں
کیوں فراقِ یار سے کہتے ہیں فارغ ہم کو لوگ
دل میں سُوز و درد ہے لب پر مگر ہا ہو نہیں
مثل پروانہ سبھی گرتے ہیں شمعِ حُسن پر
نور پرتو ثی سوالِ مُسلم و ہند و نہیں
ہے سبھی کچھ کوثر و تسنیم جنات النعیم
پر وہاں کیا ہے جہاں جانِ جہاں تو نہیں

(اکمل)

سبحان اللہ کیا پاک لوگ تھے!

جناب ابوعبیدہؓ عامر بن جراح عامل شام نے حضرت عمر فاروقؓ کو خط لکھا کہ اللہ تعالےٰ نے انطاکیہ کو مسلمانوں کے لئے مفتوح کیا اور [illegible]

کی کہ اس کی خوش کن و دحشت بخش ہوا ہمیں اعلاء کلمۃ اللہ سے سست نہ کردے۔ اور ایسا نہ ہو کہ لشکریوں پر دنیا کی محبت غالب نہ ہو جاوے۔ اور پھر وہ خدا تعالےٰ کی عبادت اور اطاعت میں سُست ہو جاویں۔

یہ خط زید بن وہب کو دیا۔ اور وہ بڑی تیز رفتاری کے ساتھ مدینہ منورہ میں پہنچا۔ حضرت عمر اس وقت بیت المال کو جا رہے تھے۔ بایں طور کہ پیچھے پیچھے سواری کا اونٹ ہے آگے آگے آپ ہیں اور دائیں بائیں حضرت علی اور حضرت عباس ہیں۔ زید نے بڑھ کر سلام علیکم کہا اور مبارکباد دی آپ سنتے ہی سجدہ میں گر گئے۔ جب سر اٹھایا۔ تو چہرہ و ریش مُبارک خاک سے آلودہ تھے اور آپ پڑھ رہے تھے۔ الحمد للہ۔ پھر خط پڑھ کر آپ کے آنسو جاری ہو گئے۔ حضرت علیؓ نے عرض کیا۔ خوشی کے موقعے پر رونا کیسا ہے فرمایا۔ ابوعبیدہ مسلمانوں کے نفوس پر سختی کی۔ اس کے بعد وہیں زمین پر بیٹھ کر خط کا جواب لکھا۔ اور زید کے حوالے کیا وہ لے کر اسی وقت چل پڑے۔ بعد ازاں آپ نے اُسے واپس بُلایا اور فرمایا کہ ٹھہرو۔ غلام کو حکم دیا۔ میرا توشہ لاؤ اس نے دو تھیلیاں لا کر حاضر کیں آپ نے ایک تھیلی سے چار سیر کھجوریں اور ایک سے چار سیر ستو نکالے اس کے آگے کئے اور کہا کہ یہ عمر کیطرف سے تمہاری دعوت ہے اور مجھے معذور سمجھئے کہ میرے مقدور و امکان میں یہی کچھ تھا۔ زید فرط جوش سے آبدیدہ ہو گیا اور نہایت شکر و امتنان کے ساتھ چلدیا

اس تاریخی واقعہ نے میرے دل پر بڑا گہرا اثر کیا۔ اول تو یہ دیکھئے کہ ان لوگوں نے اپنے فرض کو کیا خوب شناخت کیا تھا وہ جانتے تھے کہ ہماری کامیابی کا راز خشن پوشی اور جفاکشی میں مضمر ہے۔ اور آرام طلبی سے ہمارے وجود بے پرواہ ہیں۔ دوم ہر فتح و ظفر کو وہ خدا کا فضل جانتے۔ اور کبھی اپنے کام پر نازاں نہ ہوتے جیسا کہ خط سے ظاہر ہے سوم بے نفس و بے غرض تھے۔ ایک شخص اتنی منزلیں طے کر کے آتا ہے بغیر دم لینے کے فوراً واپس جانے کو چل کھڑا اُسے یہ بھی شکایت نہ ہوئی کہ مجھے کسی نے کھانا نہیں پوچھا چہارم حضرت خلیفہ کی سادہ زندگی۔ اس شہنشاہ عرب و عجم کا زادراہ ملاحظہ ہوا اور پھر زمین پر بیٹھ کر خط لکھوانا۔ اب تو ایک کلرک بھی اپنی ایک پوزیشن رکھتا ہے اور رستے میں بیٹھ کر دستخط کر دینا اپنی ہتک خیال کرتا ہے پھر خدا کے حضور کیسے اداب کہ فتح کی خبر سُنتے ہی بجائے اہا ہا کرنے اور تالیاں پیٹنے

اصلی ممیرہ اور ممیرے کا سرمہ

اور ممیرے کے سرمہ کا اعلان عرصہ سے شائع ہو رہا ہے ہیں بہت سے لوگوں نے فائدہ اٹھایا ہے یہ سرمہ حضرت مولوی حکیم نورالدین صاحب مدظلہٗ کا بتایا ہوا ہے آپ نے اس کے متعلق فرمایا کہ برائے امراض چشم بسیار مفید است یہ سرمہ دھند۔ جالا۔ پھولا۔ پڑوال۔ بل۔ سرخی اور ابتدائی موتیا بند کے لئے مفید ہے۔ قیمت سرمہ اول فی تولہ ۳ قسم دوم عہ قسم سوم عہ۔ اصلی ممیرا جس کی اصلی قیمت ۵ روپیہ فی تولہ ہے فی الحال دو ماہ کے لئے اسکی رعایتی قیمت سے زیادہ کر دی ... ضروریات نے مجھے ایسا کرنے پر مجبور کر دیا ہے۔

ترکیب استعمال - ممیرہ پتھر پر رگڑ کر یا سرمہ کی طرح باریک کر کے آنکھوں میں ڈالا جاوے۔

... سم میں جسکی آنکھیں دکھتی ہوں۔ تو ان کے لئے بہت مجرب و مفید ... احمد نور

ست سلاجیت

محیط اعظم سے نقل کیا گیا جسکی عبارت یہ ہے

مقوی جمیع اعضاء۔ نافع صرع۔ مشتی طعام۔ قاطع بلغم و ریاح و دافع بواسیر و جذام و استسقاء و زردی رنگ و تنگی نفس و دق شیخوخیت و فساد و بلغم و قاتل کرم شکم و مفتت سنگ گردہ و مثانہ و سلسل البول و سیلان منی و یبوست۔ و درد مفاصل وغیرہ وغیرہ بہت مفید ہے۔ بقدر دانہ نخود صبح کیوقت دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔ قیمت فی تولہ عہ

لنگیاں اور کلاہ

ہر قسم کی لنگیاں شہدی اور ... اور سفید ریشمی اور سوتی۔ لُنگی صافے سفید اور ... ٹوپیاں ہر قیمت کی مل سکتی ہیں ۔

المشتہر

احمد نور - کابلی مہاجر - سوداگر قادیان ضلع گورداسپور

ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائیں

اصلی عرق کافور

دیکھو گرمی کا موسم آیا ... کا آنا بھی ممکن ہے ...

کا آسان طریقہ ڈاکٹر ایس کے برمن کا اصلی عرق ... یہ دوا پچیس برس سے تمام ہندوستان میں مشہور ہے ... دست پیٹ کا درد اور متلی کے لئے اکسیر ہے ... ہمیشہ ایک شیشی اپنے پاس رکھو۔ قیمت فی شیشی ... ڈاک ایک سے چار شیشی تک ۵ر

عرق پودینہ

یہ ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں سے طیار کیا گیا ہے اس کا رنگ بھی سبز پتے کے رنگ کا سا ہے اور خوشبو بھی تازہ پتیوں کی سی آتی ہے یہ عرق ڈاکٹر برمن کی اصلاح ولایت کے نامی وافروٹس نے بنایا ہے ریاح کے لئے یہ نہایت مفید دوا ہے۔ پیٹ پھولنا پیٹ کا درد۔ بدہضمی متلی اشتہاء کا کم ہونا ریاح کی سب علامتیں دور ہو جاتی ہیں قیمت ۵ر محصول ۵ر

ڈاکٹر ایس کے برمن تاراچند اسٹریٹ نمبر ۵ و ۶ - کلکتہ

کتاب چشمہ زندگی پر اہل ملک کی متفقہ آواز

جناب خلیفۃ المسیح حضرت حکیم مولوی نورالدین صاحب

تحریر فرماتے ہیں۔ جناب کی تصنیف چشمہ زندگی کو میں نے دلچسپی سے پڑھا۔ فزیکل کالگرس کے بعد یہی دوسری کتاب ہے جو مجھے اپنے مضمون میں پسند آئی ہے۔ مہتہ سیتا رام وت۔ کویر نجن صدر بازار۔ راولپنڈی کی محنت بہت ہی قابل قدر ہے مجھے بڑی خوشی ہوگی کہ اگر ملک اس رسالہ کی قدر کرے۔ مفصل دیکھو بدر ۹ مارچ ۱۹۱۲ء۔ خان بہادر اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر پنشنر سردار خاں بابا خانصاحب پشاور چشمہ زندگی دراصل چشمہ زندگی ہے پبلک کے واسطے ایک عجیب و غریب نعمت ہے جس کی قدر بہت ضروری ہے۔

مشہور علامہ جناب مولوی مہر علی شاہ صاحب گولڑہ

سے رقم فرماتے ہیں۔ آپ کی کتاب چشمہ زندگی واقعی اسم بامسمیٰ رفاہ خلق کیلئے یہ ہدایات نہایت ہی ضروری اور مفید ہیں جن کی اشاعت کی توفیق حکیم مطلق نے آپکو عطا فرما کر نعم الرفیق و حبذا الشفیق کہلانے کا استحقاق بخشا۔ حمد بے حد اور ثنا بے عد اسی وحدہ لا شریک کو شایاں ہے جس نے منفعت عامہ کے لئے اپنی مخلوق میں سے ایک شخص کو ناصح خلق و خیر خواہ قرار دیا۔ خوش نصیب ہو گا وہ جس نے حفظ ما تقدم یا تدارک مافات کا حصہ ان نایاب و قابل دید ہدایات سے حصہ لیا۔

نوٹ۔ عدم گنجائش مانع طوالت ہے۔

ہندوستان کی ایک غیر معمولی طبی شخصیت

حاذق الملک بہادر حکیم اجمل خاں صاحب رئیس اعظم۔ میں نے چشمہ زندگی کو جستہ جستہ دیکھا۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ کتاب مفید ہوگی۔ لائق مولف نے اس کے جمع کرنے میں خاص طور پر محنت کی ہے۔

آریہ سماج میں ایک خاص شخصیت رکھنے والے لالہ ہنسراج بی۔ اے۔ سابق پرنسپل دیانند کالج لاہور فی الواقعہ آپ کی کتاب میں بہت سی مفید باتیں ہیں۔

آنریبل خاں بہادر سیٹھ ماموں جی مجسٹریٹ راولپنڈی تحریر فرماتے ہیں کہ اردو علم طب میں کتاب چشمہ زندگی قابل قدر اضافہ ہے۔

نوٹ۔ یہ کتاب (۳۵۰) صفحہ کی مجلد با تصویر رنگین ۲۲x۱۸/۸ سائز عمدہ لکھائی چھپوائی اور کاغذ کی ہے۔ قیمت فی جلد عہ محصول ۳ر۔ دو جلد پر محصول معاف

فہرست مضامین مختصراً۔ منی کی پیدائش جائے رہائش با تصویر رنگین تشریح۔ خطرناک تیز زہر۔ زنانہ تناسلی اعضاء با تصویر رنگین مشرح۔ منی اور رسج (حیض) کے متعلق دلچسپ جدید مغربی دریافت۔ ویدک و یونانی خیالات۔ شادی کے متعلق ویدک مغربی اور اسلامی خیالات۔ حمل بالتشریح۔ مکمل ہدایات قابل دید۔ حاملہ زچہ بچہ کے متعلق مفصلاً عام جسمانی اعضائے با تصویر رنگین مختصراً۔ ذرائع صحت اسباب الامراض۔ ویدک اصول صحت۔ اصول علاج۔ اصول تشخیص پانی سے تمام امراض کا

پتہ:- سیتارام وت - ویدکویر نجن

آدستہ اوشدھالہ صدر بازار راولپنڈی

لقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

سبحٰن الذی اسرٰی بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصا

BADR QADIAN

بدر

قادیان۔ ضلع

عام فہم بہشتی عبا
بغیر ضمیمہ درس قرآن شریف

Reg. No. L. CCLXXXVIII

الیس اللہ بکاف عبدہ مرزا غلام احمد

معہ ضمیمہ درس قرآن مجید

مسیح وقت مہدی ہم مجدد بر سر این صد

Reg. No. L.
CCLXXXVIII

جلد ۱۱

۱۱ رجب ۱۳۳۰ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۷ جون ۱۹۱۲ء مطابق ۱۴ ہاڑ سمت ۱۹۶۹

چار ورق

بھائیو! گر قادیان آؤ گے تم

اڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ

نور دین مصطفیٰ پاؤ گے تم

نمبر ۳۷

دس شرائط بیعت

(۱)

اوّل۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہے گا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کرے گا اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائے گا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت و عسر اور یسر اور نعمت و بلاء میں اللہ تعالےٰ کے ساتھ وفاداری کرے گا اور ہر حالت میں راضی بقضاء ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہے گا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا۔ اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستورالعمل قرار دے گا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر سمجھیگا۔ نہم۔ یہ کہ عام خلق کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم۔ یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا اور اس عقد اخوۃ میں ایسا اعلےٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو ؂

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب ؂

(۱)

ما مسلمانیم از فضلِ خدا
اندریں دیں آمدہ از مادریم
آں کتابِ حق کہ قرآن نامِ اوست
آں رسولے کش محمدؐ ہست نام
مہرِ او با شیر شد اندر بدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
اقتدائے قول او در جان ماست
از ملائک و از خبرہائے معاد
آں ہمہ از حضرت احدیت است
معجزاتِ او ہمہ حق اندر راست
معجزاتِ انبیاء سابقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
یک دم از دوری ملال از عیباب

مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
ہم بریں از دارِ دنیا بگذریم
بادۂ عرفانِ ما از جامِ اوست
دامنِ پاکش بدستِ ما مدام
جاں شد و باجاں بدر خواہد شدن
ہر نبوت را برو شد اختتام
زد شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آں از خود از ہاں جائے بود
ہرچہ زو ثابت شود ایمانِ ماست
ہرچہ گفت آں مرسلِ رب العباد
منکرِ آں مستحقِ لعنت است
منکرِ آں موردِ لعن خداست
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
نزدِ ما کفر است خسران و تباب

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا

مرزا محمد حسین کاتب

اخبار قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ بخیریت ہیں۔ حضرت صاحبزادہ میاں محمود احمد صاحب لاہور سے واپس آگئے ہیں۔ حضرت ام المومنین جناب ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب کے ہاں دہلی تشریف لے گئی ہیں۔ حضرت میر ناصر نواب صاحب چندہ کے واسطے پھر دورہ پر تشریف لے گئے ہیں۔ حضرت سید محمد احسن صاحب فاضل امروہی دینی مشاغل میں معروف ہیں۔

کتبخانہ حضرت مسیح موعود | احباب جس قدر کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طلب فرماویں۔ اُن پر یہ پتہ لکھا کریں۔

"کتبخانہ حضرت اقدس قادیان ضلع گورداسپور"

کسی شخص کا نام نہیں ہونا چاہیئے۔ اس سے پہلے ... صاحب کے یہ انتظام سپرد تھا۔ مگر اب صاحبزادہ میاں محمود احمد صاحب کے اپنے ایک ملازم کے متعلق ... کی گئی ہے۔ نام لکھنے میں حرج واقع ہوتا ہے۔ اور تمام احمدیوں کو حضور کی کتب کی اشاعت میں کوشش کرنی چاہیئے۔

... زندگی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ... قول و فعل۔ حرکت و سکون ... کے لئے ہو اور یہی شبانہ روز حضرت امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح کی تعلیمات ... کہ تمہارا ہر ایک کام اپنے مولا کی رضا کے لئے ہو۔ ... کیا پاکیزہ تعلیم دی جاتی ہے۔ مبارک ... عمل کرے

... اخلاق و ایمان کا علم ان وقتوں (۲) غصہ میں ہوتا ہے۔ ... ہمارے حضرت برادر مکرم معظم خواجہ ... صاحب مشہور واعظ و لکچرار ہیں جو کچھ وہ عام مجلسوں میں وعظ کرتے رہتے ہیں۔ وہ تو سب کو معلوم ہے مگر ایک ماتمی تقریب پیش آنے پر ان کی پرائیویٹ چٹھی سے ان کے صبر و استقلال کا ثبوت ملتا ہے۔ ان کی غمگسار رفیقہ دنیا کے بعد اُن سے جدا ہوگئی ہے۔ ... مصر و فیتوں کا علم ہوگا۔ جو عورت ذات سے متعلق ہیں اور مجھے اُمید کرنی چاہیئے کہ وہ اپنے لیکچروں میں اپنی بہنوں کے حقوق اور ان قدر و منزلت کا ذکر کیا کریں گے۔ جو اسلام نے مقرر کی اور جسے مسلمانوں نے بُھلا دیا یا چھوڑ دیا۔ اللہ تعالےٰ صبر کا اجر عطا کرے۔ موت کے وقت عورتوں نے بھی بڑا بڑا صبر کیا اور دکھلایا کہ جسے میں کسی علیحدہ مضمون میں بیان کرونگی۔ انشاء اللہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مکرم محترم - خدا کی صلوٰۃ اور سلام آپ پر ہو۔ ربانی مشیّت کے ماتحت جو کچھ وقوع میں آیا ہے۔ وہ دُنیا کی اصطلاح میں خواہ شادی کہلائے یا ماتم۔ وہ سب انسان کی ربوبیت ہی ہوتا ہے۔ پھر ایسی صورت میں جو کچھ ہوگا وہ رحمت ہی ہوگا۔ مرحومہ ۲۲ - مئی ۱۹۱۲ء کو بعد از دوپہر سکرات موت میں ہے۔ اور عصر کا وقت آجاتا ہے۔ اور مجھے چار رکعت میں سب سے پہلے چار دفعہ الحمد للہ رب العالمین کہنا پڑتا ہے۔ ہم نماز مغرب میں فرض ختم کرتے اور قضاء ربّی ناطق ہوجاتی ہے اور ہمیں اپنی سنتوں و نوافل میں اور اسی طرح بعد میں بوقت عشاء اور فجر میں کئی کئی دفعہ الحمد للہ رب العالمین کہنا پڑتا ہے۔ اور ہم ایک چوبیس سال کی رفیقہ کو ہمیشہ کے لئے اپنے سے جُدا کرتے ہیں اور ادھر نماز ظہر میں پھر الحمد للہ رب العالمین کا تکرار ہے۔ اب یہ الحمد کثیر۔ شکر کس بات کا اس امر کا کہ ایک گھر کی منتظم سچے ہمدرد اور خادم رفیقہ۔ میری فارغ البالیوں اور بیفکریوں کا بظاہر موجب مجھ سے جُدا ہو رہی ہے۔

نادان لوگ ہم سے پُوچھتے ہیں کہ ہم نے مسیح موعود سے کیا حاصل کیا۔ کاش وہ دیکھتے اور بعض نے دیکھا کہ میں نے اس وقت جب بڑے بڑے حوصلے والے تلخ کام ہو جاتے ہیں کس طرح بظاہر تلخ پھل کو اپنے لئے ثمر شیریں سمجھا اللہ تعالےٰ آپکے ساتھ ہو۔ آمین

کمال الدین

نوٹ:- چونکہ خواجہ صاحب کے صبر و استقلال کے متعلق اسی مضمون کا ایک خط پہلے درج ہو چکا ہے اسواسطے اس خط کا صرف اقتباس درج کرنا کافی سمجھا گیا۔ اڈیٹر)

سُبحان اللہ! کیا پاک جملہ ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ہم اللہ کے اور اسی کیطرف جانیوالے جب ہماری ہستی ہمارے متعلقین کی اپنے لئے نہیں بلکہ اللہ کے لئے ہے اور پھر ایک روز اس کے حضور جانیوالے ہیں۔ اور وہیں ابد الآباد تک رہیں گے۔ تو پھر کسی کی جدائی کیسی اور کس چیز کے عارضی طور پر جدا ہونے کا غم کیوں ہو۔ یہی اصلی و حقیقی بہشتی زندگی ہے کہ ہر ایک قول و فعل حرکت و سکون محبت و عداوت اللہ کے لئے ہو۔ اور یہ فقرہ زبان پر ہو ع

راضی ہیں ہم اُسی پہ جس میں رضائے مولا

عاجزہ - سکینۃ النساء - از قادیان - ۳ جون ۱۹۱۲ء

بیعت | مکرم جناب مفتی صاحب - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بذریعہ منظر میرا بھائی مسمّی احمد علی سکنہ ترپئی ضلع امرتسر واقعہ ۱۲ جون ۱۹۱۲ء کو سلسلہ بیعت حضرت خلیفۃ المسیح میں داخل ہوا ہے - مہربانی فرماکر درج اخبار کرکے مشتہر کرادیں - والسلام علیکم -

حکیم چراغ علی - احمدی سکونتی علی پور - مُلتان

۲ - بندہ کا نام اپنی اخبار کے کالم بیعت کنندگان میں شائع فرماویں - میں نے خود خلیفہ صاحب کی خدمت میں قادیان حاضر ہوکر مورخہ ۳ جون ۱۹۱۲ء کو ان کے ہاتھ پر بیعت کی ہے

نیازمند - فضل الدین نقشہ نویس - ملٹری ورکس - مردان

گیارہ پنجابی کتابیں سلسلہ حقّہ کی تائید میں گیاراں اکٹھی فروخت ہوتی ہیں قیمت مجموعہ ۱۲

(۱) سچ بیان - مصنفہ محمد اسماعیل صاحب ساکن بنڈال - منکرانِ وفاتِ مسیح پر درشت اعتراض کئے گئے ہیں۔

سُن لو بھائی سچ بیان ✽ عیسےٰ نہیں گیا آسمان

(۲) گُل موتیا - تصنیف رعایت اللہ صاحب۔
(۳) تحفۃ المشتاقین - مصنفہ غلام رسول صاحب راجیکی
(۴) جام وحدت - " " " "
(۵) چِٹھّی مسیح ستے اُسدا جواب - (۶) سی حرفی
(۷) سی حرفی احمدی (۸) اظہار الحق (۹) احمدی کامن
(۱۰) صدقے جاواں (۱۱) گلدستہ احمدی

مُبارک | اللہ جل جلالہٗ وعم نوالہٗ نے اپنے فضل و کرم سے مولوی محمد عبد العزیز صاحب احمدی خریدار ۲۷۴۵ ملازم ڈاکخانہ ترکی ریلوے اسٹیشن کے گھر فرزند ارجمند عطا فرمایا ہے اور نام اس کا محمد عبد الرشید رکھا گیا ہے اور پہلے لڑکے اُن کے کا نام عبد المنان ہے ہر دو کے لئے دُعائے خیر فرماویں کہ خداوند کریم طویل عمر اور نیک خصال ... آمین ثم آمین - والسلام - خاکسار ... مولوی محمد عبد العزیز ...

قصیدہ در مدح جناب حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح

خوش آں کسے کہ کُند احترام نورالدین
بشوق و ذوق کند استلام نورالدین

بفضل خویش خدائے سلام نورالدین
ز قُرب خاص فزود احتشام نورالدین

برپائے گاہ رفیع مقام محمودی
ز اتباع مطاعش مقام نورالدین

حکیم حاذق اُمّت خلیفۂ مہدی
لقب ز حضرت اقدس بنام نورالدین

ز قُرب غطہ چو در خُم صبغۃ اللہ زد
فروخت صبغۂ احسن ز فام نورالدین

بشغل درس نکاتِ حقائق قرآں
مدام روز و شب و صبح و شام نورالدین

چو داد درس کلام مجید صبح و مسا
ہماں غذا و ہماں شد طعام نورالدین

پئے اشاعتِ اسلام باخت مال و جان
نظام گلشن ایمان مرام نورالدین

پُر از حقائق ذ اسرار معرفت دائم
کلام نغز کہ آید ز کام نورالدین

شد از کمال حصول فضائل درجت
بجائے حضرت مہدی قیام نورالدین

مجال قال ندارد مخالف اسلام
شنیدہ حُجّت و بُرہانِ تام نورالدین

بکنج خانہ نہ گشت تارک اسلام
چو جلوہ کرد شعاع حسام نورالدین

اگر تو تشنہ لبی از فراقِ یارِ ازل
نبوش جرعۂ وصلش ز جام نورالدین

بضعیف دمُردہ دلی گر لقا دیان درآ
کہ ہست مجیی موتے کلام نورالدین

بعاجزان سبیل و ارامل و ایتام
رسید بخشش و احسانِ عام نورالدین

توصیف حمد و ثنا گو بحضرت منّان
کہ کرد ت از کرم خود غلام نورالدین

خاکسار سیف اللہ شاہ دیو سکنہ بج بیاڑہ کشمیر

مطب

۱۱۔ جون ۱۹۱۲ء۔ ساڑھے گیارہ بجے کے ایک مریض سے فرمایا کہ ہر پیشہ میں میعاد کو دخل ہے۔ ایک معمار کہہ سکتا ہے کہ میں اتنے دنوں میں طیار کر دوں گا ایک کاتب کہہ سکتا ہے کہ میں اتنے دنوں میں کتاب پُوری کر دوں گا۔ ایک درزی کہہ سکتا ہے کہ میں اتنے دنوں میں کپڑا سی دوں گا لیکن ایک طبیب یہ نہیں کہہ سکتا کہ میں اتنے دنوں میں مرض کو اچھا کر دوں گا۔ جاہل طبیب ایسا کہہ دیتے ہیں۔ لیکن جس قدر اعلےٰ درجہ کا طبیب ہو گا اسی قسم کے دعوے سے ڈرے گا۔ ہم شوقین بھی اتنے ہیں کہ چین سے بھی دوائیاں منگوا لیتے ہیں اور محتاط بھی اسقدر ہیں کہ بعض وہ دوائیاں جو بڑی مجرّب اور صرف زر کثیر کے بعد مُیسّر ہوئیں۔ ان کو آج تک کسی مریض پر تجربہ نہیں کیا۔ صرف اس لئے کہ کوئی طبیب ایسا نہیں ملا۔ جو ان کے متعلق کوئی اپنا ذاتی تجربہ اور طریق استعمال بیان کر سکے۔ بُوٹیاں اور ایسی دوائیاں جو سہل الوصول نہ ہوں ہم کبھی استعمال نہیں کرتے ؎

(اکبر)

سفر لاہور کے حالات

سفر لاہور کے کچھ اجمالی حالات پچھلے اخبار میں بیان کئے جا چکے ہیں۔ انکی کسی قدر تفصیل یہ ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح بمعہ خدام بروز السبت ۱۵ جون ۱۹۱۲ء دس بجے لاہور پہونچے۔ یہاں ایک بڑی جماعت اسٹیشن پر آپ کے استقبال کے واسطے موجود تھی۔ بعض خدام جو بٹالہ ریلوے اسٹیشن پر بروقت نہیں پہونچ سکے تھے۔ وہ دوسری گاڑی میں لاہور پہنچے۔ انہیں میں عاجز راقم اور جناب خلیفہ رشید الدین صاحب بھی تھے جن کا اسم گرامی پچھلے اخبار میں لکھنا رہ گیا تھا۔ لاہور میں احباب کے فروکش ہونے کے واسطے احمدیہ بلڈنگ تجویز ہو چکی تھی۔ جو سب سے زیادہ اس امر کے واسطے موزون تھی مخدومی شیخ رحمت اللہ صاحب نے مہمانوں کے واسطے کھانے کا انتظام بھی اسی جگہ کیا ہوا تھا اور مسجد کے وسیع دالان اور صحن لیکچروں کے واسطے بہت موزون تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح کا قیام ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب کی کوٹھی پر تھا جو اسی احاطہ کے اندر ہے۔ چوں کہ شیخ صاحب کے فرمانے پر اخبار میں دو ہفتہ قبل اعلان ہو چکا تھا اس واسطے بیرونجات سے بہت سے دوست تشریف لائے اور ایک بڑا مجمع ہو گیا۔ کھانے پینے اور رہائش کا انتظام تشفی آمیز تھا۔ لاہور پہونچ کر سب سے پہلی بات حضرت خلیفۃ المسیح کو خوش کرنے والی ہوئی وہ **مسجد احمدیہ** ہے۔ جو احمدیہ بلڈنگس کے وسط میں بنی ہوئی ہے۔ حضرت سب سے اول مسجد میں داخل ہوئے۔ دو نفل نماز ادا کر کے بانیاں مسجد اور ان کی اولاد اور اولاد در اولاد کے واسطے بہت دُعائیں کیں۔ ایسی دعائیں کیں کہ فرمایا کہ میں یقین کرتا ہوں کہ میری وُہ دعائیں عرش تک پہنچ گئیں۔ ہم جماعت لاہور کو اس خوش قسمتی پر مبارکباد کہتے ہیں۔ اس مسجد کی طیاری میں حسب توفیق تمام جماعت لاہور کا حصہ ہے۔ مگر جن دنوں میں وہ بن رہی تھی ہم دیکھتے تھے کہ اس کے بنانے کا خاص اہتمام اور جوش سب سے زیادہ ہمارے مکرم دوست جناب ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب کو تھا اللہ تعالےٰ سب کو جزائے خیر دے۔ حضرت نے اس مسجد کی خوشی کا اظہار واپسی پر قادیان کے پہلے درس میں بھی کیا۔ مسجد میں نماز پڑھنے کے بعد حضرت نے ایک مختصر سی تقریر کی۔ جو ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب نے مجھے لکھ کر دی تھی اور وُہ درج ذیل ہے

ذرا چھوٹی بات سے بڑی بن جاتی ہے۔ ہمیشہ کوشش کرو کہ اختلاف نہ ہو۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہر ایک بات میں اتفاق اور وحدت کا رنگ رکھا ہے۔ پیمبر صاحب نے ہر ایک بات میں چاہا ہے کہ ہم ایک ہوں۔ آج اگر مسلمان ایک ہوتے۔ تو کوئی قوم مقابلہ نہ کر سکتی۔ فلمّا نسوا ما ذکّروا بہٖ اغرینا بینہم العداوۃ والبغضاء۔ قرآن کو جب چھوڑا۔ عداوت اور بغض آگیا۔ اسی طرح سے یہود تباہ ہوئے اسی سے مسلمان تباہ ہو رہے ہیں۔ جب اٹکل بازیوں پر بات آگئی تو سب کے خیالات جُدا اس لئے خدا۔ بہشت۔ دوزخ وغیرہ سب جُدا۔ نیو فیشن کے لوگ پُرانے لوگوں کو اولڈ فیشن کہتے ہیں وہ ان کو مُلحد کہتے ہیں۔ جھگڑے کی بنا ر قرآن کو چھوڑ نا ہی ہے منجملہ اِن باتوں کے جو ایک کرنے والی ہیں۔ نماز۔ فرائض۔ خدا کو ماننا۔ سب میں اب تک اتحاد ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اپنی صفوں کو تم سیدھی کرو۔ اگر تمہاری صفیں ٹیڑہی ہوں گی تو تمہارے دل بھی ٹیڑھے ہونگے اس لئے صفوں کو سیدھا کرنے کی ہمیشہ کوشش کرو۔

حبیب اللہ صاحب کی درخواست۔ عوت پران سے شام کے وقت چاہئے ہی ؎

یہ مسجد مجھے بہت پیاری معلوم ہوتی ہے۔ جب میں اس مسجد میں آیا ہوں۔ مجھے دُعا کی بڑی تحریک ہوئی ہے۔ بنانے والوں کی نسبت مجھے بہت راحت ہوتی ہے صف بندی کا فکر چاہیئے۔ چھوٹی باتوں سے بڑی بات بنجاتی ہے۔ اللہ تعالےٰ تم کو اتفاق کی توفیق دے۔ میں خدا کی تحریک سے کھڑا ہوا تھا۔ بناوٹ سے نہیں کھڑا ہوا۔"

بنیادی اینٹ کے متعلق پہلے خیال تو یہ تھا کہ کیم رجب کو رکھی جاوے گی۔ لیکن حضرت خلیفۃ المسیح ؓ کے قلب میں یہ تحریک ہوئی کہ اسی دن یہ کام کیا جاوے۔ اس واسطے ۶ بجے شام کے سب دوست شیخ رحمت اللہ صاحب کی زمین پر جمع ہوئے اور خشت بنیاد رکھی گئی۔ اس وقت دُعا کا جو سماں تھا۔ وہ ایک خاص کیفیت اپنے اندر رکھتا تھا جو بیان سے باہر ہے۔ اینٹ رکھنے سے قبل حضرت نے ایک مختصر خطبہ پڑھا جسے مخدومی شیخ یعقوب علی صاحب نے ترتیب دے کر حضرت خلیفۃ المسیح کو دکھلالیا ہے اور وُہ درج ذیل ہے:-

تقریر حضرت خلیفۃ المسیح بہ تقریب سنگ بنیاد

(مرتبہ شیخ یعقوب علی صاحب اڈیٹر الحکم)

۱۵ جون ۱۹۱۲ء قریب ۶ بجے شام

بعد اصلاح حضرت خلیفۃ المسیح علیہ السلام شائع کیجاتی ہے۔ اڈیٹر

اشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لاشریک لہٗ واشھد ان محمداً عبدہٗ ورسولہٗ

امّا بعد۔ فاعوذ باللہ من الشیطان الرجیم ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

افمن اسس بنیانہٗ علی التقوٰی ۔ الایۃ ۔ (سورۃ توبہ)

تاریخ عالم کا ابتداء معلوم نہیں عمارتیں دنیا میں بہت بن رہی ہیں۔ بنتی رہی ہیں اور بنتی رہینگی اور اسقدر عرصہ سے بنتی آئی ہیں کہ میرے نزدیک اسپر زمانہ دراز گذر گیا ہے۔ اتنا بڑا زمانہ کہ اگر ارب کھرب سنکھ مہاں سنکھ بھی کوئی تجویز کرے اور اس کو سنکھ مہاں سنکھ کے غیر متناہی عدد سے ضرب دے پھر بھی وہ اس وقت تو احمق و نادان ہے۔ جو تجویز کرے کہ دنیا کب سے آباد ہے اللہ تعالےٰ ہی اس حقیقت اور زمانہ کو سمجھتا ہے۔ تورات میں بھی تاریخ لکھی ہے ویدوں سے بھی تاریخ کا پتہ دیا جاتا ہے۔ ژند وستا اور گگی تھ سے بھی زمانہ کی تاریخ ظاہر ہوتی ہے۔ دساتیر میں تاریخ عالم ہے مگر قربان جاؤں اس کامل کتاب قرآن کریم کے جس نے اللہ تعالےٰ کی مخلوق کی حد بندی نہیں کی۔ قرآن مجید نے نہیں بتایا کہ دنیا کب سے ہے اور یہی سچی بات ہے کیونکہ اللہ تعالےٰ ہمیشہ سے رب۔ رحمٰن۔ رحیم۔ داتا۔ بخشنہار ہے اس کی کوئی حد مقرر نہیں کہ اسقدر عرصہ سے ہے۔ پس قرآن کریم کو پڑھ کر اور سمجھ کر میرا ایمان یہی ہے کہ معلوم نہیں کہ دنیا کب سے قائم ہوئی ہے؟ میں اس کتاب پر دل و جان سے قربان ہوں جس نے ہر امر میں ایسی راہ بتائی ہے۔ جو نہایت محفوظ اور مامون ہے اور اسپر کوئی زد یا اعتراض ہو ہی نہیں سکتا۔

شیخ صاحب سے حضرۃ اقدس ؑ کا وعدہ پس جب ہمیں قطعاً معلوم نہیں کہ دنیا کب سے ہے تو یہ امر صاف ہے کہ کسی غیر معلوم زمانہ دراز سے دنیا میں عمارتیں بن رہی ہیں۔ یہ کوئی نئی بات نہیں اس کی بنیادیں رکھی جاتی ہیں۔ میرے آقا۔ میرے محسن حضرۃ مسیح موعود ؑ نے شیخ صاحب (شیخ رحمت اللہ صاحب) سے وعدہ کیا تھا کہ وہ ان کی عمارت کی بنیاد اپنے ہاتھ سے رکھینگے اللہ تعالےٰ کا منشاء ایسا ہی ہوا کہ آپ کے اس وعدہ کی تعمیل آپ کا ایک خادم کرے۔ شیخ صاحب نے لکھا کہ تم آؤ۔ میں بیمار ہوں اور بعض اعضاء میں درد کی وجہ سے تکلیف ہوتی ہے مگر میرے دل میں جوش ہے۔

کہ اپنے پیارے کے منہ سے نکلی ہوئی بات پوری کرنی چاہتا ہوں۔ مجھے رسُومات اور بدعات سے نفرت ہے اور سنت سے محبت۔ آج نہیں بچپن سے میری فطرت میں یہ ایک جوش ہے کہ وحدہٗ لاشریک کا فدا ہوں اور شرک سے کلی بیزار ہوں اور ایسے اُمور سے نفرت کرتا ہوں جن میں کوئی رسم و بدعت ہو۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے مجھ پر کوئی زمانہ ایسا نہیں آیا کہ میں نے شرک و بدعت کو پسند کیا ہو

غرض عمارات جیسا کہ میں نے کہا کہ لاانتہا زمانہ بنتی چلی آئی ہیں اور بنتی چلی جائیں گی۔ لاہور ایک ایسا شہر ہے کہ بہت پُرانی تاریخ میں اس کا پتہ ملتا ہے۔ سفینۃ الاولیاء میں دارا شکوہ کا قول میں نے پڑھا ہے کہ تیس ہزار قرآن کریم کے حافظ اسوقت یہاں تھے۔ جب وُہ یہاں اُترے ہوئے تھے یہ لمبا زمانہ نہیں ایک ہزار ہجری کے بعد کا زمانہ ہے بلکہ بہت ہی قریب کا زمانہ ہے۔ اب میں نہیں سمجھتا ہوں کہ تیس ہزار کے بدلہ میں تین ہزار بھی ہوں اسوقت تو ۳۰ ہزار وہ تھے۔ جو بادشاہ کے سامنے نمونہ دے سکتے تھے اب ایسے نہ ملینگے۔

چونکہ ان کو میاں میر صاحب سے ارادت تھی اس لئے ان کے حرم سرا سے وہاں تک جانے کے لئے ایک پردہ دار سڑک بنی ہوئی تھی۔

پھر اس سے بھی پیچھے جائیں تو محمود غزنوی کے زمانہ میں بھی لاہور کی تاریخ عمارت کے عجائبات معلوم ہوتے ہیں محمود بڑا عاقبت اندیش تھا اُن سے غلطیاں بھی ہوئیں نیکیاں بھی ہوئیں۔ فارسی کا رواج اسی نے ڈالا۔ اُس کے بیٹے ابراہیم نے لاہور میں دارالسلطنت تجویز کیا تھا۔

رنگ محل کے ادھر ایاز کا قبر ہے۔ جو ایک کشمیری پنڈت تھا اور مسلمان ہو گیا تھا محمود غزنوی کو اس سے بہت محبت تھی اور اسکی محبت کے بڑے اسباب لکھے ہیں۔ منجملہ ان کے ایک یہ ہے کہ جب محمود فوج پر حملہ آور ہوا تو بعض لوگوں کو تعجب ہوا۔ کہ ایک کشمیری پنڈت سے جو نو مسلم ہے اس قدر محبت کیوں ہے محمود کو یہ بات پہونچی۔ راستہ میں محمود نے ایک پہاڑی کی طرف جھک کر دیکھا۔ لوگوں نے خیال کیا کہ قدرت کا نظارہ کرتے ہونگے۔ مگر ایاز فوراً اپنی فوج کا دستہ لے کر پہاڑی پر چڑھ گیا۔ تب محمود نے کہا کہ ایاز سے پوچھ کیوں چڑھ گیا اُس نے کہا کہ میں جانتا ہے۔ بیوجہ تمہاری حرکات نہیں اس محمود نے جب پہاڑی کو دیکھا تو میں ۔ ہے اس پر محمود نے ان لوگوں کو کہا کہ ایاز ہمارا مزاج شناس ہے اور خدمت کرتا ہے۔ اس ایاز ہی کی قبر کو لاہور سنتے ہیں۔ میں تو عبرت کے لئے وہاں چلا گیا اس۔ کے حملہ کے وقت بھی آباد تھا۔ غرض میرا منشا بیان کرنا نہیں۔ یہ ایک تاریخی مقام ہے۔ سب پس میں اصل غرض بیان کرتا ہوں۔ عمارتیں ہمیشہ بنتی ہیں۔ بنتی رہینگی۔

اس عمارت سے ہمارا شخصی اور قومی تعلق اس عمارت کے اردگرد بھی تازہ عمارتیں ہوئی ہیں اور بن رہی ہیں مگر اس کے ساتھ ہمارا ایک خاص تعلق ہے اور یہ تعلق شخصی بھی ہے اور قومی بھی۔ شخصی تو یہ کہ حضرت صاحب نے وعدہ فرمایا تھا کہ اس عمارت کی بنیاد رکھیں۔ اور

حضرت صاحب کا ایک خادم اس وعدہ کو پورا کرے ۔ قومی* تعلق ۔ ہے کہ اس عمارت میں ہماری قوم کا بھی ایک حصہ ہے اس لئے قوم کو چاہئے کہ صدق دل سے دعا کرے کہ انجام بخیر ہو اور ا[س مکا]ن میں جو بسنے والے ہوں جو اس کے مہتمم ہوں وہ راستباز ہوں ۔ اور نیکی سے پیار کریں ۔

اگر اس مکان کے رہنے والے سچے ۔ راست باز اور متقی و مومن ہوں گے ۔ اللہ تعالےٰ انہیں بڑھائے گا اور پھیلائے گا اور جس قدر یہ عمارت بڑھے گی ۔ اسی قدر ہماری قوم متمتع ہو گی ۔ کیونکہ اس کا اس سے تعلق ہے ۔

بنیادی پتھر کی اصل قرآن میں

میں نے کہا ہے کہ میں ہمیشہ سنت کو پسند کرتا رہا ہوں ۔ اسلئے میں نے قرآن کریم میں غور کیا ہے کہ کیا قرآن مجید میں کسی عمارت کا پتھر رکھنا ہے یا نہیں یا یونہی ایک بات بنالی ہے تو میری توجہ اس آیت کی طرف ہوئی جو میں نے پڑھی ہے کہ بعض عمارتوں کی بنیادیں تقوے پر ہوتی ہیں اور اس سے اللہ [تعالیٰ کی] رضا مقصود ہوتی ہے ۔ یہ آیت مسجد نبوی کے متعلق ہے ۔ اس مسجد نبوی کے مقابلہ میں بھی ایک بنیادی پتھر رکھا گیا تھا مگر انجام کیا ہوا ۔ اس کو جڑ سے اکھاڑ کر پھینک دیا گیا اور وہ جگہ نجاست پھینکنے کا میدان تھا یہ لمبا قصہ ہے ۔ وقت اجازت نہیں دیتا ۔ کہ اس کو بیان کروں ۔

یہ تو ہماری سرکار ۔ ہمارے مقتدا نبی کریم صلے اللہ [علیہ وسلم] کے بنیاد رکھنے کا ذکر ہے اس سے بھی بہت [پہلے] ایک گیا تھا اور وہ وادٍ غیر ذی زرع جو ابو الملة ابراہیم نے رکھا تھا ۔ اس پتھر سے متعلق بہت وسیع باتیں ہیں ۔ وہ بنیادی پتھر اب تک موجود ہے اور حاجیوں کو تاکید ہے کہ وہاں چکر لگا کر ابراہیمی [سنت ادا] کریں ۔ حضرت ابراہیم نے سات عظیم الشان [دع]ائیں [کیں] ۔ اور سات دفعہ چکر لگانے کا حکم ہے ۔ ہاجرہ [بھی] سات دفعہ چلی ہے اور سات ہی وہاں نشان و آیات [ظاہر ہوئی] ہیں ۔ اس عمارت کی بنیاد اس تقوے اور رضاء الٰہی پر رکھی گئی ۔ آج بھی ہم دیکھتے ہیں کہ کیسی بابرکت ہے ۔ اور مدینہ طیبہ کی وہ عمارت جس کا پہلے ذکر کیا ہے ۔ آج دنیا پر اس کی وسعت پھیلی ہوئی ہے اور وہ بڑی ہی بابرکت ہے ۔ غرض کہ مکہ معظمہ کی عمارت بھی تقوے پر رکھی گئی اور مدینہ منورہ کی عمارت بھی ۔

میں اس عمارت کی بنیاد اسی نیت اور غرض سے رکھتا ہوں ہم اس وقت حضرت صاحب کے خاندان کے پانچ آدمی موجود ہیں (خلیفۃ المسیح ۔ صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد ۔ صاحبزادہ بشیر احمد ۔ صاحبزادہ شریف احمد نواب محمد علی خاں صاحب)

اور میں نے کہا ہے کہ ساری قوم کا اس عمارت میں حصہ ہے میں امید کرتا ہوں کہ آپ لوگ دردِ دل سے دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ اس کو بابرکت کرے اور شیخ صاحب جن کو ہم سے محبت ہے انکی اولاد کو بھی ہمارے ساتھ ویسی ہی محبت بخشے ۔ میں شکایت نہیں کرتا بلکہ دعا کے رنگ میں چاہتا ہوں کہ وہ ایسے ہی ہوں وہ بڑے سفروں میں جاتے ہیں مگر ہم سے اسطرح پر نہیں ملتے جس طرح ان کے والد ملتے ہیں ۔ اب میں دعا کرکے ایک اینٹ رکھ دیتا ہوں پھر میرے بعد صاحبزادہ مرزا محمود احمد اور بشیر احمد اور شریف احمد اور نواب صاحب دعا کرکے ایک ایک اینٹ رکھدیں ۔

یہ فرماکر آپ نے ایک اینٹ لی اور نہایت توجہ الی اللہ کے ساتھ دعا کرکے اُسے ایک مقام پر رکھدیا ۔ اور پھر صاحبزادہ صاحبان نے ارشاد کے موافق اینٹ رکھی اور بالآخر نواب صاحب نے رکھی ۔ اس موقعہ پر نواب صاحب کو مخاطب کرکے فرمایا کہ :۔

دعاؤں کے متعلق تو بڑی بڑی بحثیں ہوئی ہیں ۔ اس لئے آپ ضرور دعا کرکے اینٹ رکھیں میں دعاؤں کا بڑا معتقد ہوں ۔ یہ کلمہ میاں شریف احمد صاحب کے اینٹ رکھنے پر فرمایا

اس کے بعد آپنے اور حاضرین نے دعا فرمائی بعد دعا فرمایا ۔ جس غرض کے لئے ہم آئے تھے ۔ خدا کے فضل سے ہم اس سے فارغ ہو چکے ہیں اب ہم آزاد ہیں ۔

حضرت خلیفۃ المسیح کے حکم سے ۱۷ جون کی صبح کو ۷ بجے حضرت صاحبزادہ میاں بشیر الدین محمود احمد صاحب نے جماعت احمدیہ کے خاص جلسہ میں ایک تقریر کی ۔ اور آپکی تقریر کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح مسجد میں تشریف لائے اور حضور نے بھی ایک تقریر کی ۔ عجیب بات یہ ہے کہ جن آیات پر صاحبزادہ صاحب نے تقریر کی تھی ۔ انہیں پر حضرت صاحب نے ہی تقریر فرمائی ۔ گو رنگ جدا تھا ۔ مگر یہ توارد بھی کسی حقیقت کی طرف اشارہ کرتا ہے ۔ جس وقت صاحبزادہ صاحب تقریر کر رہے تھے ۔ اس وقت حضرت خلیفۃ المسیح عورتوں میں وعظ فرما رہے تھے ۔ والدہ عزیز عبدالحی نے بھی اس سفر میں عورتوں کے درمیان تبلیغ کا مفید اور مؤثر کام کیا ۔

حضرت خلیفۃ المسیح کے دو پبلک لیکچر ہوئے یا یوں کہو کہ ایک ہی لکچر دو دفعوں میں پورا ہوا ۔ پہلا ایتوار کی شام کو ہوا ۔ نماز مغرب کا وقت آجانے کے سبب اس وقت پورا نہ ہوا اور پیر کی صبح کو پورا ہوا ۔ ان لکچروں میں سامعین کی تعداد خاصی تھی ۔ مگر اتنی نہ تھی جتنی لاہور جیسے شہر میں ہونی چاہئے تھی ۔ طبی مشورہ کے واسطے بہت سے لوگ اکثر حضرت کے گرد جمع رہتے ۔ امرتسر میں بابو صفدر جنگ صاحب پنشنر کے مکان پر چند گھنٹے قیام رہا ۔ حضرت نے سورہ والعصر کی ایک لطیف مختصر تفسیر کی ۔ ۱۸ جون کا دن حضرت احباب بٹالہ کے اصرار سے بٹالہ میں مقیم رہے اور ۱۹ کی صبح قادیان واپس تشریف لائے اور باوجود سفر کی تکالیف کے اسی دن درس کا سلسلہ پھر شروع کر دیا کیونکہ یہی آپکی روحانی غذا ہے ۔ کیا خوب کہا ہے سیف کشمیری نے ۔ ع

چو داد درس کلام مجید صبح و مسا
ہماں غذا و ہماں شد طعام نورالدین

لکچر انشاء اللہ بعض اگلے اخباروں میں ہدیہ ناظرین ہوں گے

بعض عاشق مزاج جو لاہور نہیں جاسکتے تھے ۔ حضرت کی مشایعت اور استقبال کے واسطے بٹالہ تک دوڑتے ہوئے گئے اور انکی روزانہ ڈاک لاہور بھی پہنچتی رہی ایسے محبان کے سردار اکبر شاہ خان صاحب کا ایک خط میں درج ذیل کرتا ہوں جو لاہور بھیجا گیا تھا :۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علےٰ رسولہ الکریم

بجناب اقدس حضرت مفتی صاحب مدظلہٗ

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ ۔ میرا سلام آپ نے بارگاہ امیر علیہ السلام میں پہنچایا یا نہیں ؟ آپکے خط کا بڑی بیتابی سے انتظار ہے ۔

(پہنچا دیا تھا ۔ صادق ۔)

کون ہے اُس بزم سے جو دُور ہے
میں نہیں ہوں پر مرا مذکور ہے
شیشۂ دل طاقِ ابرو سے تری
گر گرا گرتے ہی چکنا چور ہے
اللہ اللہ زلفِ شبگوں کا اسیر
کس قدر مضطر شب دیجور ہے
تم ہی نور الدین سے اے صادق کہو
سخت بیکل ۔ اکبر رنجور ہے ۔

* (فٹ نوٹ از ایڈیٹر) حضرت خلیفۃ المسیح مدظلہ کا اشارہ اس وصیت کی طرف ہے جو شیخ صاحب نے اپنی جائداد کے متعلق کی ہوئی ہے کہ اسکا تیسرا حصہ قومی خدمات کے لئے ہوگا

سلسلۂ تبلیغ ہر ایک مقدس جماعت کے ابتدائی ممبر عموماً اس کے مبلغ ہوتے ہیں اور پاک تحریکات سے دوسرے لوگوں کو اپنے سلسلہ میں داخل کرنے کے واسطے کوشاں رہتے ہیں۔ کم وبیش ہر شخص میں یہ خواہش ہوتی ہے۔ مگر بعض احباب کو اللہ تعالٰے کی طرف سے اس کام میں بڑھ کر حصہ لینے کی خاص توفیق حاصل ہوتی ہے اور انھیں میں سے ہمارے مکرم دوست سردار محمد عجب خاں صاحب ہیں جن کے نیک نمونہ سے ان کے اقربا اور احباب کی ایک بڑی جماعت اب تک سلسلہ حقہ میں داخل ہو چکی ہے اور ہنوز سلسلہ جاری ہے۔ حضرت صاحبزادہ صاحب کی توجہ سے انصار اللہ کے ممبر بالخصوص اس طرف بڑے جوش سے متوجہ ہیں اور آئے دن ان کے ذریعہ سے ہدایت یافتوں کے خطوط آتے رہتے ہیں۔ دوسرے احباب کو بھی چاہیئے کہ اس ضروری اور اہم کام کیواسطے انصار اللہ کی طرح کوشاں رہیں۔ ذیل میں ہم سردار صاحب کا ایک تازہ خط درج کرتے ہیں:۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

برادرم جناب مفتی صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ برکاتہ میرے خاندان میں خدا کے فضل سے ذیل کے اشخاص نے بیعت کی ہے ازراہ مہربانی بدر میں اس کا اعلان فرماکر مشکور فرمادیں۔

نام	ولدیت	سکونت
خانزادہ محمد یوسف خاں	خادی خاں	زیدہ ضلع پشاور
خانزادہ سمندر خاں	حاتم خاں	" " "
خانزادہ حبیب اللہ خاں	سید خاں	" " "
خانزادہ علی بہادر خاں	عبدالقادر خاں	" " "
خانزادہ محمد یوسف خاں	محمد عجب خاں	" " "
جانس ملازم	امیر اللہ	" " "
خانزادہ محمد نجف خاں برادر عبدالغفور خاں سشن جج		" " "

کاروبار لائقہ سے یاد وشاد فرماتے رہیں۔

آپکا تابعدار۔ محمد عجب - از ہری پور ضلع ہزارہ

عسل مُصفّٰی بعض کام ایسے ہوتے ہیں اور ایسے وقت میں شروع کئے جاتے ہیں کہ ان سے انسان بہت سی برکتیں حاصل کرتے ہیں کتاب عسل مصفّٰی بھی میں سمجھتا ہوں کہ ایسے نیک ارادہ سے اور مبارک وقت میں لکھی گئی ہے کہ سینکڑوں ہزاروں لوگوں نے اس سے فائدہ اُٹھایا ہے۔ مرزا خدا بخش صاحب نے ایسی محنت اور کوشش سے اس کتاب میں سلسلہ احمدیہ کے ضروری مباحث کو خود ان کتابوں سے درج کیا ہے کہ جن کے ماننے سے خود غیر احمدیوں کو انکار نہیں ہو سکتا اس لئے اس کو دیکھ کر ان سے کچھ جواب بن نہیں پڑتا۔ میںنے بہت سے لوگوں کو دیکھا ہے۔ جو اس کتاب کو دیکھ کر سلسلہ میں داخل ہوئے ہیں اور نتیجہ سے ہی ایک کام کا حسن وقبح معلوم ہوتا ہے۔ حضرت مسیح ؑ نے فرمایا ہے کہ درخت اپنے پھلوں سے پہچانا جاتا ہے اور یہ کتاب اپنے پھلوں کے لحاظ سے نہایت بہترین اور مفید ثابت ہوئی ہے۔ میرے خیال میں ہر ایک احمدی کو اسے پاس رکھنا چاہیئے۔ کیونکہ مخالفین کے اعتراضات کے وقت ایک بے نظیر یار و مددگار ثابت ہوگی انشاءاللہ واللہ اعلم بالصواب۔

مرزا محمود احمد

ملاقات احباب بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مفتی صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میرا ارادہ اسی ہفتہ میں قادیان آنے کا ہے تاکہ وہاں کچھ دنوں قیام کروں اور اپنے لڑکے کو بھی بورڈنگ میں داخل کردوں مگر میری خواہش ہے کہ راستہ میں مقامات ذیل کے احباب سے از طرف انجمن احمدیہ مونگھیر ملتا ہوا اور ان لوگوں کی دُعاؤں سے بھی مستفیض ہوتا ہوا قادیان جاؤں اس لئے امیدوار ہوں کہ اس عریضہ کو آپ ان مقامات کے احباب کی اطلاع کے لئے اپنے اخبار میں جگہ دے کر مشکور فرمادیں گے۔

بنارس۔ الہ آباد۔ لکھنؤ۔ شاہجہانپور۔ چندوسی امروہہ۔ دہلی۔ میرٹھ۔ مظفر نگر۔ سہارنپور۔ انبالہ چھاؤنی۔ انبالہ شہر۔ جالندھر۔ امرتسر۔ بٹالہ۔

خاکسار۔ سید ارادت حسین احمدی۔ از مقام مونگھیر

جنگ بدر سے جنگ موک تک

۲۸ حیرتناک واقعات تاریخ اسلام کے ۶ رسالوں میں نہایت دلچسپ اور دلکش پیرایہ میں شائع ہوئے ہیں جن سے تمام دنیا حیران و ششدر چلی آتی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ؑ اور حضرۃ صاحبزادہ مرزا محمود احمد صاحب کی سفارش ہے کہ احباب اسکو ضرور خریدیں امید کہ اس سفارش کی خاطر خواہ قدر کیجاویگی۔ احباب جلد توجہ فرماویں حجم ۲۸۸ صفحے قیمت صرف ۱۲ ملنے کا پتہ:۔

منشی غلام قادر فصیح - اڈیٹر تاریخ اسلام شہر سیالکوٹ

تلاش عرصہ ایک سال کا ہوا۔ میرا بھائی ہیر دولی عمر ۱۵ سال۔ رنگ گندمی۔ پنچھ۔ یہاں سے قادیان شریف میں گیا تھا۔ سُنا جاتا ہے کہ قادیان شریف میں نہیں گیا۔ اگر کسی صاحب کو ملے تو للہ مجھے اطلاع بخشیں۔ والسلام

میاں مانا احمدی از پونچھ

وی پی اس تحریک کے مطابق جو ۱۴ جون کے پرچے میں شائع ہوئی تھی پر بعض احباب نے اظہار پسندیدگی کیا ہے۔ اور بعض خاموشی سے اپنی رضامندی ظاہر کر رہے ہیں اور جس کو کسی نے بھی ناپسند نہیں کیا۔ ۴۔ جولائی ۱۹۱۲ء کا پرچہ وی پی کیا جاوے گا۔

اعلےٰ درجہ کی صاف شدہ

ست سلاجیت

دفتر بدر ایجنسی سے طلب کریں۔ قیمت مبلغ ۴ روپے فی تولہ

مذہب منصور اللہ تعالٰے کی ہستی اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صداقت اور اسلام کی سچائی پر ایک فاضل نے نہایت محنت سے ترتیب ۴۲۲ دلائل اس کتاب میں درج کئے ہیں قیمت فی نسخہ ۵ ملنے کا پتہ:۔ بدر

نماز مترجم نہایت عمدہ۔ خوشنما جیبی تقطیع پر شیخ مولا بخش صاحب مالک نیولائٹ پریس نے چھپوائی ہے۔ قیمت ۱ فی نسخہ ہے۔ ملنے کا پتہ۔ بدر ایجنسی۔ قادیان۔ ضلع گورداسپور

اکسیر البدن

ملک عرب کا ایک مجرب نسخہ جو کہ عبدالحی عرب صاحب وہاں سے لائے ہیں مقوی اعضائے رئیسہ ہے۔ اس کے کھانے سے دماغ کو قوت ہوتی ہے۔ بدن میں تھکان نہیں ہوتی کئی لوگوں نے تجربہ کیا ہے پہلے اسکی قیمت بہت تھی مگر آجکل عرب صاحب نے سولہ خوراک کا ۱۲ کردیا ہے تاکہ عوام کو فائدہ پہنچے۔ ملنے کا پتہ:۔ بدر ایجنسی۔ قادیان۔ میںنے بھی تجربہ کیا ہے

حضرت خلیفۃ المسیح مولوی نور الدین صاحب کے فرمائے ہوئے درس قرآن شریف سے نوٹ

مرتبہ محمد صادق عفی اللہ عنہ

بقیہ سورۃ البروج

پارہ تیسواں رکوع ۱
(گذشتہ اشاعت سے آگے)

آخر میں قرآن مجید کی حفاظت کی زبردست پیش گوئی کی ہے۔ بل ھو قراٰن مجید فی لوح محفوظ۔ لو[illegible] [illegible]فوظ کے متعلق مسلمانوں نے جو کچھ مان رکھا ہے۔ اس کو بجا[illegible] [illegible] کر اس سے یہ بھی مراد ہے کہ قرآن مجید کو اللہ تعالےٰ نے ہمیشہ ہمیشہ [illegible] [illegible]ے تختیوں میں رکھا ہوا ہے۔ یعنی کبھی زمانہ کا امتداد اسے انسانی دستبرد سے نیچے نہیں آنے دیگا۔ اور اس میں کسی قسم کی تحریف و تبدیل نہ ہو سکیگی چنانچہ دوسری جگہ اس کی تائید میں فرمایا:۔

انا نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحافظون ؂

قرآن مجید کی حفاظت کے اسباب کی توضیح اور تشریح یہاں بیان کرنے کی ضرورت نہیں [illegible]ں کس طرح پر اللہ تعالےٰ نے اس کی حفاظت کا انتظام فرمایا ہے بلکہ صرف اتنا ہی [illegible] ہے کہ اللہ تعالےٰ نے یہ پیشگوئی کے طور پر فرما دیا ہے کہ قرآن مجید [illegible] [illegible] واقعات نے ثابت کر دیا ہے کہ فی الواقع وہ محفوظ ہے۔ یہاں تک [illegible] [illegible]ت تک اب تک برابر محفوظ چلا آتا ہے۔ غرض یہ سورۃ بھی پیشگوئیوں [illegible] [illegible] ہے اور مختصر طور پر اسے درج کیا جاتا ہے۔

یوم الموعود سے مراد بدر کا دن ہے۔ جس دن بڑے بڑے اشرار اور [illegible]ن حق ابوجہل وغیرہ ہلاک ہوئے اس دن کا نام یوم الفرقان بھی ہے۔ [illegible] دن) اللہ تعالےٰ نے ان آیات میں اس دن کی آمد کو قسموں کے پیرایہ میں [illegible] ہے۔

[illegible] السماء ذات البروج والیوم الموعود و شاہدٍ و مشہود

[illegible] [illegible]ت اتری۔ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم اور سب مسلمان جو آپ پر ایمان لائے تھے مصائب اور تکالیف کا نشانہ بن رہے تھے۔ کفار مسلمانوں کو سخت ایذائیں پہونچاتے۔ انہیں طرح طرح کی دھمکیاں دی جاتیں۔ مسلمان ہونے کی وجہ سے جلتی ریت پر لٹایا جاتا اور بت پرستی کے لئے مجبور کیا جاتا۔ کسی کو سولی پر لٹکا دیا جاتا۔ کسی کو جان سے ہی مار دیا جاتا۔ مسلمانوں کے لئے یہ سخت مصیبت اور ابتلاء کا وقت تھا۔ دنیا ان پر تنگ ہو رہی تھی۔ اسلام اور توحید کی خاطر جان دینا گوارا کرتے مگر ایمان دینا گوارا نہ کرتے۔ ایسے وقت میں اللہ تعالےٰ نے یہ سورۃ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم پر نازل فرمائی اور نظیراً اصحاب خندق کا واقعہ فرما کر مسلمانوں کو تسلی دی۔ اور کفار کو تنبیہ کی۔ اور اس بات کی پیشین گوئی کی۔ کہ جس طرح کھائی والے کافر اپنی کرتوتوں کی وجہ سے آخر کار خود ہی طعمہ نار ہوئے اُسی طرح کفار مکہ بھی آخر کار یقیناً اور لاریب طعمہ نار حرب ہوں گے۔ چنانچہ ایسا ہی وقوع میں آیا۔ اور قیامت کے دن یہ بڑا خوفناک اور پُرعبرت موقعہ ہوگا۔ جبکہ یہی خدا کے مامور و مرسل جو دنیا میں ذلیل سمجھے جاتے ہیں۔ عزت کے تخت پر جلوہ افروز ہونگے اور انکی اُمت کے سرکش اور شریر لوگ جو دنیا میں بڑے بڑے معزز اور رئیس خیال کئے جاتے ہیں اور تضحیک و استہزاء سے پیش آتے ہیں وہاں ذلت کے گڑھے میں گرائے جائیں گے۔ اور سخت نادم اور رسوا ہوں گے۔ پس ان کفار مکہ کو اس دن کے مصائب اور تکالیف سے ڈرنا چاہیئے۔ جبکہ دنیا میں وہ انقلاب عظیم واقع ہو۔ یوم الجزاء قائم ہو۔ سب کے سامنے مالک عرش بریں کے حضور کھڑے ہوں اور اپنے اعمال کی جوابدہی کریں۔ پیغمبروں کو جھٹلانے والے ذلت اور رسوائی کے گڑھے میں گرائے جائیں گے۔ اور اُن کے ماننے والے تخت عزت پر جلوہ افروز ہوں گے۔ اس سُورۃ کے شروع میں اللہ تعالےٰ نے قیامت کا ثبوت دیا ہے۔ اور قسم کے پیرایہ میں قدرت الٰہی کا ایک زبردست نشان (تغیر و انقلاب موسم کو) پیش کرکے اس بڑے انقلاب (قیام قیامت) کے وقوع پر استدلال فرمایا ہے اللہ تعالےٰ نے آسمان کی اس جہت سے کہ اس میں بارہ[12] برج[1] تصور کئے گئے ہیں جن کے اندر آفتاب سال بھر میں دورہ کرتا ہوا معلوم ہوتا ہے اور ہر ایک برج میں آفتاب کے داخل ہونے سے عالم اور اہل عالم پر ایک انقلاب جدید واقعہ ہو جاتا ہے کبھی سردی ہے کبھی گرمی۔ کبھی برسات۔ کبھی خزاں۔ قسم کھا کر یہ ظاہر فرمایا ہے کہ جس طرح ان برجوں کے اندر آفتاب کے داخل ہونے سے ایک نیا انقلاب زمانہ پر وارد ہوتا رہتا ہے اور ان انقلابات کا نظارہ اور مختلف موسموں کی تبدیلی ہر سال آنکھوں سے دیکھتے ہو۔ اسی طرح قریب ہے کہ وہ انقلاب عظیم بھی دنیا میں واقع ہو۔ آفتاب یکایک حکم الٰہی سے ٹھہر جاوے۔ نظام عالم کی کل درہم برہم ہو جاوے

---

[1] ۔ برج سے مراد کوئی گنبد یا عمارت نہیں ہے۔ بلکہ سیاروں کے اجتماع سے کوئی بیل کی شکل ہو گئی ہے۔ اس کا نام برج ثور رکھدیا گیا۔ کوئی شیر کی اُسے برج اسد کہدیا گیا۔ غرضیکہ ستاروں کے اجتماع سے اہل ہیئت نے ایسی شکلیں فرض کر لی ہیں۔ انہیں میں آفتاب کا ظاہری دورہ تصور کیا گیا ہے اور آفتاب ہر برج میں داخل ہو کر ایک انقلاب جدید پیدا کرتا ہے۔ کتاب ایوب ۳۸ باب ۳۲ میں ہے۔ کیا تجھ میں قدرت ہے کہ منطقہ البروج کو ایک ایک اس کے موسم میں پیش کرے گا کیا تو افلاک کے قانونوں کو جانتا یا انکا اقتدار زمین پر جاری کر سکتا ہے۔ نہیں ہرگز نہیں وہی دلیل قسم کی صورت میں اسجگہ ذکر کی گئی ہے۔ یعنے خداوند تعالےٰ اپنے وقت اور اپنے موسم پر ان کفار کو ہلاک کریگا ہر ایک امر کا ایک وقت اور پیمانہ ہے۔ جب پیمانہ بھر جاوے پھر ایک منٹ آگے پیچھے نہیں ہو سکتا۔ ان اجل اللہ اذا جاء لا یؤخر۔

وزائیں یوم موعود کا نظارہ آنکھوں کے سامنے جلوہ گر ہو۔ جو ذاتِ انقلاب موجود پر قدرت رکھتی ہے اور ہر روز نیا انقلاب کرتی ہے۔ اس کے آگے وہ انقلاب عظیم بھی کوئی بڑی بات نہیں۔ قریب ہے کہ وہ یوم موعود یعنی قیامت کا دن بھی نمایاں ہو۔ اور تمام دنیا جی اُٹھے۔ محاسبہ اعمال کے لئے سب خدا کے حضور میں حاضر ہو جائیں گے اور ہر ایک گواہی دینے والا۔ یعنی نبی اپنی اُمّت کی حالت پر گواہی دے کہ انھوں نے میرے ساتھ کیا سلوک کیا۔ پیغامات آلہی کو کہاں تک مانا اور کیسے کیسے دُکھ دیے۔ برجوں والے آسمان کی قسم قریب ہے کہ آفتاب دورہ کرتے ہوئے وہ دن بھی آجاوے۔ جب کہ کفّار مکّہ (اصحاب خندق کی طرح) ذلّت اور ہلاکت کے گڑھے میں گرے ہوئے ہوں اور پھر اس یوم موعود کی قسم ہے۔ جس دن جلال آلہی کا نظارہ لوگوں کی نظر میں جلوہ گر ہو۔ اور پھر اس شخص کی قسم ہے۔ جو اس روز شاہد (حاضر) ہو اور یہ نظارہ جلالت آلہی کا اپنی نظرِ دل سے دیکھے۔ اور مشہود (یعنی حاضر کئے گئے) کی قسم جن لوگوں کا نظارہ اہل بصیرت اُسی دن مشاہدہ کریں گے۔ یہ وہ دن ہو گا۔ کہ لوگ خدا تعالےٰ کی قدرۃ کو سمجھیں گے۔ اور اس کے وعدوں کو سچا پائیں گے۔ کفّار ناہنجار اسی طرح ہلاک ہو جائیں گے۔ جس طرح پر اصحاب اخدود۔ یعنی کھائی والے ہلاک کئے گئے۔ اور خدا کی عجیب قدرت نمایاں ہو گئی۔ مختصر حال اصحاب خندق کا یہ ہے کہ ایک عیسائی لڑکا بڑا خدا پرست اور صاحب کرامت تھا۔ چنانچہ کئی آدمی اس کی کرامتیں دیکھ کر اور وعظ سُن کر ایمان لے آئے۔ اسوقت کا بادشاہ جو بہت بڑا بُت پرست تھا لوگوں کو جبراً بُت پرستی کرایا کرتا تھا۔ چنانچہ اس نے جب ان لوگوں کا حال سُنا۔ تو سخت برافروختہ ہوا۔ اور ان لوگوں کو زجر و توبیخ کے بعد بُت پرستی کے لئے مجبور کیا۔ جب انھوں نے نہ مانا تو زمین میں ایک لمبا چوڑا گڑھا کھدوایا۔ اور اُسے آگ سے بھروا کر اُن آدمیوں کو وہاں ڈلوا دیا۔ وہ یہ ظلم کر ہی رہا تھا کہ دفعتہً وہ آگ اس شدت سے مشتعل ہوئی۔ کہ اس کی لپیٹ بادشاہ اور اُمرا تک جا پہونچی۔ سب کے سب قہر آلہی کی آگ میں بھسم ہو گئے۔ یہ قصّہ ایک عبرتناک واقعہ اور زبردست پیشگوئی تھی کفار مکّہ کے لئے جو مسلمانوں کو سخت دُکھ دے رہے تھے۔ انہیں ایمان لانے سے روکتے اور طرح طرح کی ایذائیں دیتے۔ کئی کو صلیب پر چڑھا دیا۔ زندوں کو تپتی ہوئی ریت میں ڈالدیتے تھے۔ کئی صحابہ کو جان سے مار ڈالا۔ خدا تعالیٰ نے ان کو اس مصیبت سے نجات دیدی اور ڈرایا کہ انّ بطش ربّک لشدید۔ (اے نبی) بے شک تیرے ربّ کی پکڑ بڑی سخت ہے۔ چنانچہ آخر کار اللہ تعالےٰ نے اُن کفار کو ایسا پکڑا کہ سب کے سب فنا و نیست و نابود ہو گئے۔ اور جس طرح اصحاب خندق اسی نار میں جل مرے۔ جس سے مؤمنوں کو جلا رہے تھے۔ اسی طرح کفار مکہ بھی اسی تلوار سے مارے گئے۔ جو مسلمانوں کی ایذا اور قتل کے لئے اُنھوں نے نکالی۔ خیال کرنا چاہیئے کہ جس وقت یہ سورۃ نازل ہوئی ہے۔ اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس کوئی سامان نہ تھا جس کے بھروسے پر آپ نے یہ پیشگوئی فرمائی۔ ہرگز نہیں۔ آپ بالکل بے زر۔ بے زور۔ بے سامان تھے۔ اور خود آفات و بلیات کا نشانہ بن رہے تھے۔ اور سلامت بچنے کی امید نہیں تھی۔ لیکن آپ نے قطعیّت اور وثوق کے ساتھ وعدہ فرمایا کہ ضرور ضرور کفار ہلاک ہوں گے اور مُسلمانوں کو اللہ تعالےٰ نُصرت اور فیروزی عطاء فرمائے گا۔ پس ایسا کلام بجُز ملک العلّام کے اور کسی کا نہیں ہو سکتا اور یہ بات دنیا کے تمام کفار۔ آریہ۔ برہمو اور عیسائی وغیرہ کے لئے حجّت ہے۔ (ترجمۃ القرآن)

آیت ۱ ۔ والسّماءِ ذات البروج۔

آیت ۲ ۔ والیوم الموعود۔

آیت ۳ ۔ وشاھدٍ ومشھود۔

بُروج عربی زبان میں روشن ستاروں کو کہتے ہیں۔ بُرج کے لغوی معنے ظاہر کرنے کے ہیں۔ سماءِ ذات البُروج سے مراد معروف بارہ بُرج۔ حمل۔ ثور۔ جوزا سرطان وغیرہ لئے ہیں۔ مگر اسی قدر پر ٹھہر جانے سے آگے مطلب نہیں چلتا اور نہ آیات ماسبق کی آیاتِ مالحق سے کوئی مناسبت پیدا ہوتی ہے۔ اصل بات یہ معلوم ہوتی ہے کہ چونکہ بالاتفاق یہ سُورۃ مکّی ہے۔ اور اُس وقت نازل ہوئی ہے جبکہ نومسلم صحابہ رضی اللہ تعالےٰ عنہم کفار کا شکار ہو رہے تھے۔ کوئی گرم تپتی ہوئی پتھر پر آجاتا تھا۔ اور کوئی بڑی بڑی بے رحمیوں سے قتل کیا جاتا تھا کہ گویا کہ آسمانی جبروت کا مقابلہ زمینی حکومت سے کیا جا رہا تھا۔ اور یہ جانکاہ چیزیں پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری میں درپیش تھی۔ جن سے آپ کو اور نومسلم کمزور اصحاب کو صدمہ عظیم تھا۔ اس لئے ان مظالم کے جواب میں جو زمینی حکومت کے ذریعہ سے کیجاتی تھیں۔ اللہ تعالےٰ نے بھی ملکوتی تین سطوت اور جبروت کو پیش کیا ہے۔ جو سماءِ ذات بُروج۔ یومِ موعود۔ شاہد و مشہود ہیں۔

سماءِ ذات بروج سے سارا ملکوتی اقتدار مراد ہے نہ صرف روشن ستارے اسد۔ سنبلہ۔ میزان۔ عقرب۔ وغیرہ بُروج معروفہ یا یوں تصوّر کر و**برطانیہ**" کہنے کو تو ایک لفظ ہے۔ مگر اس ایک لفظ کے معنی آئرلینڈ۔ سکاٹ لینڈ اور ولش اور ان کے تمامی مختلف ڈیپارٹمنٹ اور حکومتیں ہیں۔ جن پر سے رات اور دن کے چوبیس گھنٹوں میں سے کسی ساعت میں بھی آفتاب کا زوال نہیں ہوتا۔ زمینی حکومت کے ذریعہ سے تعذیب کیجا رہی تھی۔ اس کے بالمقابل۔ سماءِ ذات بُروج۔ یوم موعود۔ شاہد و مشہود کو رکھا ہے۔

یومِ موعود میں دس بارہ قول بیان ہوئے ہیں۔ اس توجیہ سے جو اُوپر بیان ہوئی سارے ہی قول صحیح ہو جاتے ہیں۔ علےٰ ہذا القیاس۔

شاھد و مشہود بھی۔ یوم موعود کی نسبت کہا گیا ہے۔ کہ بدر کا دن۔ فتح مکہ کا دن۔ جمعہ کا دن۔ قیامت کا دن۔ عاشورہ کا دن۔ فرعون کے غرق ہونے کا دن۔ غرض کہ ہر جزا سزا کے ملنے کا دن۔ یہ سارے ہی دن ٹھیک اور درست ہیں اسی طور پر شاہد و مشہود یعنے عرفہ کا دن لیشھدوا منافع لھم۔ قیامت کا دن ذالک یوم مجموعٌ لہ الناس و ذالک یوم مشہود۔ کراماً کاتبین اور مخلوق۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپکی اُمّت۔ تمامی انبیاء اور انکی اُمّتیں۔ کل فرشتہ اور مخلوق۔ جاءت کل نفسٍ معھا سائقٌ وشھید حتےٰ کہ کفےٰ باللہ شھیدا۔

ذات باری تعالےٰ اور تمامی مخلوق سالم بن عبداللہ نے مُراد لیا ہے۔ غرض کہ یہ تین آیتیں پیغمبر ... اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور آپ کے نومسلم اور مظلوم اصحاب کی تسلّی وتشفی کے لئے نازل فرمائیں۔ جن میں اللہ تعالےٰ کی سطوت اور جبروت اور ملکوتی اقتدار کا بیان ہے۔ جو کفار سے انتقام کے لئے کافی ووافی ہیں۔ اس کے بعد نظیراً اصحاب اُخدود کے واقعہ کو تین ہی آیتوں میں بالمقابل بیان فرمایا ہے:۔

آیت ۵ و ۶ و ۷ ۔ النار ذات الوقود۔

اذا هم عليها قعود۔

وهم علےٰ مايفعلون بالمؤمنين شهود

زمینی حکومت کے ذریعہ سے آگ کی خندقوں کا تیار کرنا اور ان پر تماشہ بینی کے لئے کرسئں بچھا کر بیٹھنا اور بالآخر اس وقت کے مؤمنین کو (جو غالباً عیسائی موحّد تھے) اُن خندقوں میں جھونکنا یہ ایک ایسا نظارہ صحابہ رضی اللہ عنہم کے سامنے پیش کیا تھا کہ جس سے انکی اپنی تکلیفوں کا اندازہ مع المنّۃ ان کو معلوم ہوگیا۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ ... ... آیا ... کو پڑھتے تو فرماتے:۔

ا ... ذبا ... من جهد البلاء و درك الشقاء و سوء القضاء و

شما ... الاعد ...

اصحٰب الاُخدود کے قصہ کو امام مسلم۔ احمدؒ ترمذی نے حضرت صہیب رُومی سے نقل کیا ہے:۔

النار ذاتِ الوقود ۔ کے مقابلہ میں = سماءِ ذات البروج تھا

اذهم عليها قعود ۔ کے مقابلہ میں = اليوم الموعود تھا

... المؤمنين شهود ۔ کے مقابلہ میں = وشاهدٍ ومشهود تھا

۔ انّ الّذين فتنوا المؤمنين و المؤمنٰت ثمّ لم يتوبوا الآيۃ

کہ خاص واقعات کا بیان تھا۔ اس لئے اس آیۃ شریفہ میں اسی قسم ان کے انتقام کو عام کر دیا۔ فتنہ کا لفظ ہر چھوٹے بڑے ابتلاء اور ... ان کے ہیں۔ آگ میں ڈالنا یہ بھی فتنہ ہے۔ يوم هم علےٰ النار يفتنون۔

آیت ۱۷ و ۱۸ ۔ هل اتاك حديث الجنود ۔ فرعون و ثمود۔

... ن۔ ثمود اور ان کے علاوہ اور اور جنود کفار کے اپنے وقت کے پیغمبروں اور کے ساتھیوں کے ساتھ جو مظالم برت کر مورد انتقام ہوئے۔ اصحاب اخدود ساتھ میں انکو بھی بطور ضمیمہ کے یاد کرلو۔

... ت ۲۰ ۔ والله من ورائهم محيط۔ وراء ۔ لغت میں اس چیز ... ہتے ہیں جسے کوئی پوشیدہ کرلے یا کسی چیز کی اوٹ میں آجاوے۔ اور اس کا اطلاق پس وپیش دونوں پر آتا ہے۔ اور اس آیت میں بطور اشتراک معنوی دونو معنوں کو شامل ہے۔ معنے آیت کے یہ ہیں آگے پیچھے گھیر رکھا ہے۔

آیت ۲۱ و ۲۲ ۔ بل هو قرآن مجيد ۔ فے لوح محفوظ۔

جو کوشش کہ قرآن شریف اور اسلام کے مٹانے کے لئے کی گئی تھی اس کا اضراب بل کے لفظ سے کیا۔ اور قرآن کے لفظ میں فرمایا کہ یہ ہمیشہ پڑھنے پڑھانے اور درس تدریس میں آتا رہے گا۔ تختیوں۔ کاغذوں پر لکھا جایا کرے گا اور محفوظ ومصئون رہے گا۔ فالله الحمد۔ کہ ایسا ہی ظہور میں آرہا ہے۔

بسم الله الرحمن الرحيم

پارہ ۳۰ ۔ سُورۃ الطّارق رکوع ۱

آیت ۱ ۔ والسّماءِ والطّارق ۔ طرق کے لغوی معنے ٹھوکنے کے ہیں۔

اس سُورۃ شریفہ میں نجم ثاقب کو اس لئے طارق فرمایا کہ وہ شیاطین کو ٹھوک پیٹ کر کھدیڑتے ہیں اور آسمان کے لئے محافظ ہیں۔ جب کہ ہر نفس کے محافظ ہیں تو پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ضیافت وحفاظت بالاولیٰ ضروری ہے۔ راستہ ٹھوکنے پیٹنے سے اور اقدام کی رفتار سے مضبوط ہو جاتا ہے۔ اس لئے طریق کہلاتا ہے۔ مسافر لوگوں کے رات کو سو رہنے کے بعد جو دروازہ کو کھٹکھٹائے وہ بھی طارق ہے۔ ایک شاعر کا قول ہے۔

طرقتُ الباب حتّےٰ کلمتنی ۔ فلما کلمتنی ۔ کلمتنی ۔

غرض کہ سورۃ شریف کا موضوع پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ضیانت اور حفاظت اور آپکے اعداء کو آپ پر حملہ کرنے سے ٹھوک پیٹ کر دفع کرنا سمجھا جاتا ہے۔ اور یہ حفاظت وذب ودفاع ظاہری اور باطنی دونوں طور سے متصوّر ہے۔

آیت ۲ ۔ النجم الثاقب ۔ ثاقب دور کا ستارہ ۔ ثریا ۔ اور تمامی ستارے

بھی مُراد ہو سکتے ہیں۔ کل اصحاب رضؓ آپکی حفاظت کے لئے نجم ثاقب تھے۔ بعض ستاروں کے طلوع کے وقت بیماریوں کے اجرام ان ستاروں کی تاثیر سے ہلاک ہو جاتے ہیں۔ سب سے بڑا شیطانوں کو ٹھوک پیٹ کر کھدیڑنے والا وجود نبی ہی کا ہوتا ہے۔ ہمارے ایک دوست نے اس بات کو ایک شعر میں ادا کیا ہے۔

آسماں سے نجمِ ثاقب اس شبِ تاریک میں
سر پہ شیطانوں کے پڑنے کے لئے نازل ہُوا

آیت ۶ ۔ خلق من ماءٍ دافق ۔ دافق سیّال پانی ۔ یکے بعد دیگرے

متواتر گرنے والے قطرے۔ دافق مدفوق کے معنوں میں ہے۔ عرب کی بولی میں فاعل مفعول کے معنوں میں کثرت سے بولا جاتا ہے۔ جیسے سرٌّ کاتمٌ ای مکتومٌ ۔ وفی قولہ ۔ فے عيشة راضية ای مرضية

حضرت صاحب کی ایک نظم میں دفق کا لفظ اسطرح آیا ہے۔ ؎

ہرکہ بردفقِ حکم مشغول است
بر سرِ اُجرت است ومقبول است (براہین احمدیّہ)

دفق کے معنے اس شعر میں حکم کے ساتھ ہی کودتے پھاندتے فوراً چلے جانے کے ہیں۔ قرآن شریف کی ماسبق آیات کا ربط آیات ملحق سے یہ ہے کہ کفار جنھوں نے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قتل اور ایذاء اور مقابلہ کی ٹھان رکھی تھی انکو توجہ دلائی اسطرف کہ غرور وتکبّر نبی کے مقابلہ میں چھوڑ دیں۔ اور اپنی پیدائش کو

وجہیں کہ کس حقیر ادنیٰ چیز قطرہ آب [illegible] ئی ہے۔

آیت ۷۔ یخرج من بین الصّلب والتّرائب۔ ترائب کے معنے پستان کے صحیح نہیں ہیں۔ اگر پستان مُراد ہوتے۔ تو کوئی صیغہ تنبیہہ کا ہوتا۔ ترائب تریبہ کی جمع ہے۔ ترائب سینہ کے دائیں بائیں دونوں طرف کی پسلیوں کی ہڈیوں کو کہتے ہیں۔ دل چوں کہ صلب اور ترائب کے درمیان واقع ہے اور دل سے شریانی عروق پیوستہ ہیں اور انھیں شریانی خون سے منی پیدا ہوتی ہے (گو اوعیہ منی بیضیین ہوں جو فلٹر کا کام دیتے ہیں مگر یہاں تو ذکر مخرج کا ہے نہ کہ فلٹر کا) اس لئے انسان کی حقیر پیدائش کا ذکر نہایت تہذیب کے ساتھ کیا۔

کلام الملوك ملوك الكلام

ایک اعتراض اور اس کا جواب

اس آیت قرآنی پر جس میں انسان کی فطرت کا بیان مشاہدے کے طور پر بتایا گیا ہے پادری صاحب اعتراض کرتے ہیں۔ افسوس ہے کہ یہ لوگ کبھی قرآن مجید کے اصلی لٹریچر سے واقفیت پیدا کرنے کی کوشش نہیں کرتے۔ عوام کی سنی سنائی باتوں کو دل میں رکھ کر اعتراض جمانے لگتے ہیں کسی کتاب پر اعتراض کرنے سے پہلے اس کے اصلی ادب سے بلا واسطہ واقف ہونا فرض ہے۔

اعتراض۔ نیچرل فلاسفی کے ڈاکٹر صاف دکھلا سکتے ہیں کہ منی خُصیے میں پیدا ہوتی ہے۔ یہ بات غلط ہے۔ کہ منی باپ کی پیٹھ اور ماں کے سینے میں جیسے قرآن مجید میں ہے۔

جواب:۔ ہم کو نہایت تعجب آتا ہے جب ہم پادریوں کو نیچرل فلاسفی وغیرہ سائنٹفک مصطلحات بولتے سنتے ہیں۔ انجیل اور فلاسفی انجیلی تعلیم سخت ہچکچاتی ہے کہ میدان میں نکل کر سائنس سے مقابلہ کرے۔ پادری ڈی ڈبلیو ٹامس (تشریح التثلیث صفحہ ۲۲) معمّا تثلیث کے حل سے عاجز کیسے بے اختیار کہہ اٹھے ہیں ”خلقت (نیچر۔ قانون آلہی) کے احوال سے استدلال اور عقلی دلائل اس میں چل نہیں سکتے۔ اس کا ثبوت بہمہ جہت کلام آلہی پر موقوف ہے“۔ نیچرل فلاسفی بڑا لفظ بولا۔ دوسرے مذہب پر اعتراض کرنے کے لئے تو بے اختیار یہ لفظ زبان سے نکلے گا۔ اندرون خانہ تو اُمید ہے۔ کم ہی استعمال کرنے کا موقع آتا ہوگا پادری صاحب! نیچرل فلاسفی کے ڈاکٹر یوشع بن نون کی خاطر سورج کا کھڑا ہونا۔ مردوں کا زندہ کرنا۔ مجسّم شخص کا آسمان پر چڑھ جانا۔ بے باپ کے لڑکا پیدا ہونا کب تسلیم کرتے ہیں۔ پہلے انھیں ہی نیچرل فلاسفی کی کسوٹی پر گھس لیا ہوتا۔ اب حقیقی جواب دینے سے پہلے ایک دو باتوں کا ذکر کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے۔ تاکہ قرآن مجید کی عظمت بخوبی واضح ہو جاوے۔

شیخ سعدی۔ ملک ایران میں پیدا ہوئے جس ملک کی نسبت مؤرخوں نے لکھا ہے۔ کہ یونان اور عرب کے علوم مصر سے اور مصر کے علوم ہند یا ایران سے اور بہتوں کا خیال ہے کہ ہند کے علوم بھی ایران سے لائے گئے۔ پھر اسلام کے ایسے زمانہ میں پیدا ہوئے۔ جبکہ مسلمانوں کے علوم اپنے اوج پر پہونچے ہوئے تھے۔ مزید برآں حضرت شیخ نے اپنے علوم کو سیاحت اور تجربہ زمانہ سے [illegible] ی جلا دی تھی۔ بایں‌ہمہ شیخ کی تحقیقات کا نتیجہ یہ ہے ”ز صلب آور د نطفہ در شکم“ جس پر آج کل کی علمی دنیا ہنسی اڑاتی ہے۔ ملک عرب میں بھی بالخصوص صلب و اصلاب ہی کا محاورہ دائر و سائر تھا۔ اور یہیں تک ان کے محدود ذہن کی رسائی تھی۔ مگر قرآن کریم پر قربان جائیے۔ جو ہمیشہ ہر زمانہ میں اپنی راستی اور صداقت دکھانے کو طیار رہے اور ابد تک رہے گا۔ یہیں سے انسانی کلام اور آلہی کلام کا [illegible] معلوم ہوتا ہے۔ لیجئے اب قرآن مجید کا مطلب سنئیے۔

جواب حقیقی۔ فلینظر الانسان ممّ خلق۔ خلق من مّاءٍ دافقٍ یخرج من بین الصّلب والتّرائب۔ کیا معنے کہ نطفہ صلب اور ترائب کے بیچوں بیچ سے آتا ہے۔ صلب پیٹھ کی ہڈی کو کہتے ہیں۔ ترائب جمع ہے تریبہ کی۔ سینے کی ہڈی۔ اب غور کرو کہ نطفہ اور منی شریانی خون سے بنتی ہے۔ اور [illegible] شریان دل سے نکلتا ہے۔ اور دل صلب و ترائب کے بیچوں بیچ ہے اور طرح پر [illegible] ہے کہ باری تعالےٰ متکبر انسان کی گردن عجُب توڑنے کو اُسے اس [illegible] منبع کی طرف توجہ دلاتا ہے۔ اور چوں کہ قرآن مجید کلام آلہی ہے اور ہر [illegible] میں جوانوں۔ بوڑھوں۔ عورتوں میں پڑھا جاتا ہے۔ اس لئے ضرور ہے۔ کہ انسانی اصلاح کے ہر قسم کے مطالب و اشارات اعلےٰ درجہ کی پاکیزگی اور تہذیب سے ادا کرے۔ یہاں دانا سمجھ گئے ہوں گے۔ اور حق شناس تو سمجھتے ہی ہیں کہ گردن کش انسان کو نصیحت کرنا قرآن کریم کو منظور ہے اور کس جگہ کی طرف اشارہ اُسے مقصود ہے۔ مگر اللہ اللہ کس خوبی اور لطافت سے اس مضمون کو نبھایا [illegible]۔ یہی [illegible] کا اصلی اور سچا معجزہ ہے۔

معترضو! خواہ مخواہ کی طعنہ زنی کے عاشقو! ترائب سے جاؤ۔ اور صلب کی طرف چلے جاؤ۔ عین بیچوں بیچ میں تم کو وہ پمپ نظر آوے گا۔ جس میں سے وہ اچھلتا پانی نکلتا ہے۔ جو انسان کی پیدائش کا سبب یا مبدا ہے۔ غور کرو۔ سوچو! ایمان اور انصاف سے کام لو۔ کیا مقصود تھا کیا مطلب تھا کس طرز پر ادا کیا۔ اس سے بڑھ کر فصیح اور پاک کلام کوئی د[illegible] میں ہے۔ علم ادب اور عربی سے آگاہی حاصل کرو۔ فصحائے عرب عضو [illegible] کا نام جب بتقاضائے وقت لازم ہو ایسے ہی نہج سے لیا کرتے ہیں۔ چنانچہ افصح العرب والعجم ایک حدیث میں فرماتے ہیں۔

مَن یضمن لی ما بین لحیتیه و ما بین رجلیه فاضمن له الجنّة٭ یعنے جو شخص اپنی زبان اور شرم گاہ کو فواحش اور منکرات سے روکے۔ میں اُسے جنت دلوا دونگا۔

الحمد للہ علےٰ ذلك ان هو الا ما الهمنی به ربّی۔

٭ یعنے جو شخص مجھے ضمانت دے اس چیز کی جو اس کے دو جبڑوں کے درمیان ہے، یعنے زبان اور اس چیز کی جو اس کی دونوں ٹانگوں کے درمیان ہے، (عضو تناسل) میں اس کے واسطے جنت کا ضامن ہوتا ہوں۔

اخبار عالم پر ایک نظر

جنگ طرابلس کا سلسلہ جاری ہے۔ ایک لڑائی میں اطالیہ کی فتح ترک بھی تسلیم کرتے ہیں۔ پانچسو ترک قید ہوئے۔ مگر اطالیہ ہنوز ساحل پر ہے۔ یورپ کی طاقتیں ایک کانفرنس میں صلح کا انتظام کرنا چاہتی ہیں۔ جب تک کانفرنس ہوتی رہے گی اور جنگ نہ ہوگی موجودہ قبضہ قایم رہے گا مگر اطالیہ جزائر کا قبضہ چھوڑ دیگا ایران کی حالت بھی تا حال پوری طرح قابل تشفی نہیں ہے + فساد خوست ختم ہوا۔ اہل خوست نے اطاعت قبول کی + فرانس کے ایک اخبار نویس نے دماغی کام کرنے والوں سے سوال کیا ہے کہ دماغی کاموں میں شراب کہاں تک امداد دینے والی انکے واسطے ثابت ہوئی ہے ایک سائنس دان کہتا ہے مجھے شراب کی سودمندی پر بھروسہ نہیں۔ جول کلارتی ایک مصنف کہتا ہے کہ بالکل خالی پیٹ سے دماغی کام اچھا ہو سکتا ہے اور شراب زہر ہے ایسا ہی اکثر مصنفین نے شراب کو ضرر رساں قرار دیا ہے (ملخص از پرہیزگار) + ہمارے دیسی جراح کہا کرتے ہیں کہ سرطان کو چیرنا نہیں چاہیئے اور ہمارے ڈاکٹر اس پر ہنسا کرتے ہیں۔ مگر اب ولایت کے ایک ڈاکٹر نے رائے قایم کی ہے کہ سرطان کے پھوڑے کو چیرا دینا مضر ہے۔ صرف دوائی سے علاج چاہیئے۔ اس پر بحث جاری ہے + خدیو مصر لنڈن جاتے ہیں + یورپ کی سلطنتیں اپنی بحری اور بری فوج میں اضافہ کر رہی ہیں۔ بڑی کھلبلی مچ رہی۔ سر آغا خان بمبئی میں ایک عربی کالج بنانا چاہتے ہیں۔ ایک سوداگر نے ۵۵ ہزار چندہ دیا + معزز ہمعصر افغان کے ایڈیٹر صاحب بہت ہوشیار اور محنتی آدمی ہیں۔ انہوں نے ایک مسلم پرنٹنگ اینڈ پبلشنگ کمپنی قائم کی ہے۔ جس کے معزز شرکا کی فہرست اسے قابل اعتبار ظاہر کرتی ہے ایک لاکھ سرمایہ ہے فی حصہ یک صد روپے کا ہے۔ صاحبان مقدرت کو فائدہ اُٹھانا چاہیئے + نیز معزز ہمعصر نے ایک تحریک کی ہے کہ گورنمنٹ موجودہ پریس ایکٹ کی سختیوں کو اٹھا دے۔ ہماری رائے میں یہ تحریک بہت مفید ضروری اور بروقت ہے۔ امید ہے کہ معزز گورنمنٹ اس تحریک کی طرف متوجہ ہو کر نہ صرف اہل مطابع پر احسان کرے گی بلکہ دنیا کے سامنے رعایائے ہند کی پر امن اور وفادارانہ زندگی کی ایک مستحکم دلیل پیش کرے گی + گورنمنٹ عثمانیہ نے مدینہ منورہ سے مکہ معظمہ تک ریل بنانے کا سامان بھیج دیا ہے + چین میں قاعدہ جاری ہوا ہے کہ جسے پھانسی دینا ہو پہلے بیہوش کر لیا + حضور وائسرائے بہادر اکتوبر میں کشمیر کی سیر کرینگے + دہلی کی مسجد فتح پوری میں آگ لگی۔ پچیس ہزار کا نقصان ہوا + شملہ میں ایک فوجی افسر کرنیل بیرو صاحب نے لڑائی کی برکتوں پر زور لیکچر دیا + فرمایا۔ جنگ بڑی مبارک چیز ہے۔ اس کے بے شمار فوائد ہیں۔ دیکھئے صلح کے شاہزادے کے فرزند نور افشاں میں اسپر کیا ریمارکس کرتے ہیں۔ انجیل میں کچھ ہی لکھا ہو۔ مگر بات تو ظاہر ہے کہ یسوعی دنیا عملی رنگ میں کرنیل بیرو کی ہی ہم خیال ہے۔ انجیلی فقرات صرف مقدس منادی کے وقت کے لئے مخصوص ہیں + معزز ہمعصر افغان نے جاپان میں اشاعت اسلام کی تجویز کو قوم کے سامنے پیش کیا ہے۔ پہلے بھی ایسی تجاویز ہوتی رہی ہیں۔ کاشکہ ابکے یہ تجویز کامیاب ہو +

چین کی ابتری | چین میں انقلاب حکومت کی ابتری روشن ہوتی جاتی ہے + یہ معلوم ہے وزیر اعظم ٹانگ شاؤژی پیکن سے بھاگ گیا وہ ٹنٹسن میں پناہ گیر ہے۔ واپس آنے سے انکار کرتا ہے اور عہدہ سے دست برداری چاہتا ہے + اسکے بعد خبر آئی ہے کہ وزیر تعلیمات بھی اسی طرح بھاگ گیا وہ ٹنٹسن میں جا پہنچا ہے + معلوم نہیں اس کا مطلب کیا ہے + دور دور کے صوبجات فرنٹ ہو رہے ہیں۔ منگولیہ نے اپنی علیحدہ حکومت قائم کی۔ کاشغر کے مابین بھی چینی حکام مغلوب یا قتل کئے گئے۔ تبت میں بھی سرکشی کے آثار ہیں + اب منچوریا کے صدر مقام موکدین سے خبر آئی ہے کہ ۱۹ جون کی رات کو وہاں کی مخلوط فوج برائگیڈ نے بغاوت کی۔ رات کو گولیاں چلتی رہیں۔ کئی ایک بینک اور جوہریوں کی دکانیں لوٹی اور پھونکی گئیں۔ سینکڑوں گھر تاراج و مسمار کر ڈالے۔ فرنگیوں کی مال و جان سے چھیڑ چھاڑ نہیں کی گئی ہے۔ عورتیں اور بچے برٹش قنصل کے احاطہ میں پناہ گیر ہیں۔ ۲۰ کو خاموشی تھی لیکن تمام دکانیں بند + خدا جانے اس ابتری کا مآل کیا ہوگا + (عام)

انجیل کا اعتقاد کمزور ہو رہا ہے | ہم کئی بار لکھ چکے ہیں کہ انجیل پر لوگوں کا اعتقاد ہل چکا ہے۔ اور یورپ اور امریکہ میں لوگ محض جہنم کی وجہ سے عیسائی ہیں۔ ورنہ وہ اس دھرم کو نہیں مانتے۔ ہمارے ملک میں بھی یہی حالت ہے۔ اس کا تازہ ثبوت حال میں ہی ملا ہے۔ مسٹر فوربس ڈسٹرکٹ جج ملتان کی عدالت میں سید خان نامی ایک نمبردار کا مقدمہ دائر تھا۔ اس نے ڈسٹرکٹ جج کو ایک ہزار روپیہ رشوت دینی چاہی۔ ڈسٹرکٹ جج نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ دیوان نریندر ناتھ سے شکایت کی۔ جس سے سید خان پر مقدمہ قائم ہو گیا۔ مسٹر فوربس [illegible] کرتے ہوئے ملزم کے وکیل نے اُن سے سوال کیا۔ کہ [illegible] آپنے انجیل پر حلف اُٹھایا تھا۔ آپ نے جواب میں [illegible] میرا اعتقاد انجیل پر نہیں۔ اس لئے میرا ضمیر مجھے اجازت نہیں دیتا کہ میں اس پر حلف اُٹھاؤں۔ ناظرین اس [illegible] صاف الفاظ کیا ہو سکتے ہیں۔ یہ تو اتفاق سے [illegible] ہو گیا کہ مسٹر فوربس انجیل کو [illegible] مانتے۔ ورنہ وہ [illegible] سمجھے جاتے تھے۔ کون کہہ [illegible] کہ [illegible] فوربس کے خیالات کے کسقدر عیسائی ہیں [illegible]

سونا ضروری نہیں | فرانس میں [illegible] ایک شخص ۶۰ سال کی عمر کا ہے۔ جسکو [illegible] نہیں آتی۔ مسٹر البرٹ اپنی دھرم پتنی [illegible] مرض میں مبتلا ہوئے ہیں۔ اور اکثر بیداری کی حا[لت] میں خواب دیکھتے ہیں۔ اُن کا قول ہے۔ کہ [illegible] کے لئے کوئی ضروری نہیں ہے۔ اُن کی صحت [illegible] اور اکثر موقعوں پر وہ کہا کرتے ہیں کہ [illegible] سو کر ہی ضائع کئے + (پرکاش)

فضل احمد خاں صاحب [illegible] سکرٹری انجمن تبلیغ [illegible] دوسوہہ کا تیہاں اطلاع دیتے ہیں کہ [illegible] انجمن کا سالانہ جلسہ ۲۸-۲۹ [illegible] کو منعقد ہوگا۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے اجازت [illegible] ہے کہ شیخ غلام احمد صاحب نومسلم وعظ کے واسطے باہر ایک جگہ جاویں۔

حضرت خلیفۃ المسیح کی لاہور والی تقریر انشاء اللہ اگلے پرچہ [illegible]

نصرکم اللّٰہ ببدر و انتم اذلۃ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

سبحٰن الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

BADR QADIAN

بدر

قادیان ضلع گورد[اسپور]

قیمت پیشگی عا۲ر بغیر ضمیمہ درس قرآن شریف

الیس اللّٰہ بکافٍ عبدہٗ مرزا غلام احمد

مسیح وقت و مہدی ہم مجدد بر سرِ این صد

معہ ضمیمہ درس قرآن مجید (للعہ) چار روپے پیشگی

جلد ۱۲ — ۱۸ رجب ۱۳۳۰ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۴ جولائی سنہ ۱۹۱۲ء مطابق ۲۱ ہاڑ سمت ۶۹ — نمبر ۱

بھائیو! گر قادیان آؤ گے تم — ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ — نور دین مصطفےٰ پاؤ گے تم

حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی

ایدہ اللّٰہ بنصرہ العزیز

اللّٰہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بخیریت ہیں - اور اہلِ بیت مسیح موعود ہیں ہر طرح سے خیریت ہے +

خطباتِ نور

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب منارہ بنانے کی تجویز فرمائی تو حضرت ابی المکرم استاذی المعظم پیر و مرشد جناب خلیفۃ المسیح حضرت مولوی نور الدین صاحب کے دل میں ایک جوش تھا کہ منارہ کی بنیاد آپ کے سکونتی مکان میں رکھی جائے - بڑوں کے دل بڑے اور ان کے حوصلے بڑے اور بزرگوں کے حضور انکے ادب بڑے - آپکی عادت نہ تھی کہ حضرت مسیح اللہ کے حضور بڑھ کر بات کریں - اسواسطے غالباً یہ بات اندر ہی اندر رہی مگر چونکہ مجھے بھی از روئے شفقتِ پدری اس معاملہ میں دعا و توجہ میں شامل کیا گیا تھا اس واسطے مجھے مسیحی انوار کی کرنوں کو خلافتِ اوّل کے بلند اور مستحکم مینار سے چاروں طرف پھیلتے ہوئے دیکھکر خدا کی قدرتوں اور عجائبات کے نظارے سے ایک خاص لطف حاصل ہوتا ہے کہ آپ کے دل کی اس طرف توجہ بھی منجانب اللہ تھی - اور ایک باطنی اور روحانی مینار کے عنقریب نمودار ہونے کا پیش خیمہ تھی جس نے اپنے نور سے نہ صرف ارد گرد کی دنیا کو روشن کرنا تھا بلکہ خود مسیح کے گھرانے کے واسطے بھی مسیح اللہ پر نازل شدہ وحی اللہ یزکیھم ویطھرکم کے مقصد کو پورا کر کے انھیں جہان کی راہ نمائی کے واسطے درخشندہ گوہر بنانا تھا - اِسی نور کے منور کلام کو ہمارے پیارے دوست بابو عبد الحمید صاحب سیالکوٹی حال اڈیٹر پورانا دفتر ریلوے نولکھا لاہور نے الحکم و بدر کے کالموں سے نقل کر کے اور حضرت کو دکھلا کر اور ان کی اجازت حاصل کر کے چھپوانا شروع کیا ہے - کاغذ اعلیٰ - لکھائی خوشخط - چھپائی عمدہ ہر لازمی احتیاط کے ساتھ بابو صاحب نے اس کام کو شروع کیا ہے - پہلا حصہ چھپکر طیار ہو گیا ہے جسکی قیمت ۸ رفی نسخہ ہے اور بابو صاحب موصوف سے مل سکتا ہے - یہ نسخہ نور میرے ریویو یا تعریف کا محتاج نہیں جن لوگوں نے ان خطبات کو سُنا یا پڑھا ہے - وہ جانتے ہیں کہ کسقدر ضروری مسائل اور دلوں پر تاثیر کرنیوالے پاک وعظ - اور علمی قوت کو مدد دینے والے مجرب نسخے اور ظاہری و باطنی شیاطین کے دفعیہ کے واسطے کاری حربے ان میں موجود ہیں - بابو صاحب موصوف کا یہ کام

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر - پروپرائٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا

حضرت خلیفۃ المسیح کی تقریر

(احمدیہ بلڈنگس لاہور میں)

مرتبہ شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم

خاص جماعت کی اصلاح و تربیت کے لئے

حضرت خلیفۃ المسیح کی اصلاح و تصدیق سے شائع ہوئی

یاایھا الذین اٰمنوا اتقوا اللہ حق تقاتہ ولا تموتن الا وانتم مسلمون - واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا واذکروا نعمت اللہ علیکم اذ کنتم اعداء فالف بین قلوبکم فاصبحتم بنعمتہ اخوانا - وکنتم علے شفا حفرۃ من النار فانقذکم منھا - کذلک یبین اللہ لکم اٰیاتہ لعلکم تھتدون -

لیکچر دینے کی تفہیم اور اپنا منصب

مجھے باتیں بنانی بھی آتی ہیں - اور بولنا بھی آتا ہے - اور مختلف مضامین پر بول سکتا ہوں مگر مجھے بڑی مہلت ہے کہ مجھے ایک ہی مضمون پر بولنا پڑتا ہے - دنیا میں لوگوں کو بڑے بڑے مضامین کی ضرورت ہوتی ہے اور انہیں سے بہت سی ضرورتیں بولنے کی پیش آتی ہیں ایک آدمی ہے - اللہ تعالے نے اس کا دماغ ایسا بنایا ہوتا ہے کہ وہ سیاست پر گفتگو کرتا ہے - اور تمام دنیا کی سلطنتوں کے سیاسی اصولوں سے واقفیت رکھ کر بولتا ہے - اور تمدن - اپنی حفاظت - - - - اور دوسروں کو کمزور کرنے کے اصولوں پر بولتا ہے - ہماری سلطنت .. ہندوستان میں تو رہی نہیں اگر باہر کچھ ہے - تو اس کے لئے بھی آوازیں آرہی ہیں کہ یہ بھی دے دو - نہ ہمارے حکمران اس بات کو پسند کرتے ہیں اور نہ ہماری موجودہ حالت اجازت دیتی ہے - کہ سیاسی امور میں ہم دخل دیں اور انپر بولیں - بہت لوگ تمدن پر لکچر دیتے ہیں - کس طرح شہریت ہو - اور کبھی تمدن کی ان شاخوں پر بحث ہوتی ہے کہ شہریت کے بعد شہر میں کیونکر گذارہ کریں - اور کبھی وہ دولت تجارت اور حرفوں کے متعلق بولتے ہیں اور کبھی مادی ترقی اور اقتصادی امور پر بولتے ہیں اور کبھی حفظان صحت پر لکچر دیتے ہیں کبھی حکام سے تعلقات اور اپنی ملکی اور مقامی ضروریات پر بولتے ہیں - کبھی ہمسایہ اور دوسری قوموں پر بڑھنے کی تجاویز کے متعلق بولتے ہیں -

غرض مختلف قسم کے لیکچرار ہوتے ہیں اور ان کی اغراض اور موضوع مضامین الگ ہوتے ہیں - پھر اسی لحاظ سے مختلف قسم کے اخبارات ہوتے ہیں ان اخبارات نے اپنے اپنے مقاصد کے لحاظ سے کچھ فرض سنت واجب بنائے ہوئے ہوتے ہیں وہ خدا تعالیٰ کی شریعت کے سنن اور فرائض اور واجبات نہیں ہوتے بلکہ ان کے اپنے ایجاد کردہ ہوتے ہیں مگر -

میرا ایمان ان سب سے علیحدہ ہے - میرا دماغ خدا تعالے نے ایسا بنایا ہے کہ میں مختلف قسم کے مضامین پر بول سکتا ہوں - میں اپنی جگہ امور سیاست پر بھی غور کرتا ہوں اور خوب غور کرتا ہوں - اور خیالی لذت قرآن کریم کی سیاسی آیات سے اٹھا لیتا ہوں - کبھی تجارت - حرفت اور حفظان صحت پر غور کرتا ہوں اور قرآن کریم کی ان آیات پر غور کرتے کرتے دور چلا جاتا ہوں جو ان اصولوں کو اپنے اندر رکھتی ہیں - میں کبھی فنون جنگ پر بھی سوچتا ہوں - نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاک صحبت نے ایسے گروہ طیار کر دئے تھے کہ جب لڑائی کو جاتے تھے تو ساٹھ ہزار کے مقابلہ میں ۳۰ کافی ہوتے تھے - وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے انتظام سے تھے -

اسلامی تاریخ کا ایک واقعہ

ایک جنگ میں خالد بن ولید اور ضرار تھے - ضرار دشمنوں کے ہاتھوں میں قید ہو گئے - خالد کو ان کے قید ہونے کا سخت رنج ہوا انھوں نے کہا کہ ۳۰ آدمی ساٹھ ہزار کے لئے کافی ہیں اور عبیدۃ بن جراح نے کہا کہ ۶۰ آدمی لے جاؤ حالانکہ مخالفوں کا کمانڈر انچیف ۵ لاکھ لے کر مقابلہ پر تھا - خالد بن ولید کو ضرار کی خبر سن کر نیند نہ آئی حضرت عبیدۃ سے کہا کہ کوئی ایسی بات ہو کہ میں ضرار کو چھڑا لاؤں - رات بھر دعا کرتے رہے - اللہ تعالے نے اس دعا کی قبولیت کو یوں رنگ دیا کہ ہرقل کی افواج کے کمانڈر انچیف ہامان نے کہا کہ مسلمان ہر روز مقابلہ کرتے ہیں اور ہم کو شکستیں ہوتی ہیں - ان شکستوں سے بھی بدنامی ہوتی ہے - پھر کیوں دھوکہ سے ان کے چیدہ افسروں کو قتل نہ کر دیں - اس دھوکہ سے قتل کرنے پر بھی بدنامی تو ہوگی - مگر شکستوں کی بدنامی کے مقابلہ میں ہم کو اس بدنامی کو اختیار کرنا چاہیئے چنانچہ اس نے اپنے مشیروں سے مشورہ کے بعد خط لکھا کہ خالد بن ولید اور فلاں فلاں پانچ آدمی جو اسلامی لشکر کے منتخب افسر اور بہادر ہیں - انکو آپ بھیجدیں تاکہ آپکے لائق افسروں سے صلح اور امن کی گفتگو کریں اور تجویز یہ تھی کہ صلح اور امن کی گفتگو کے بہانہ سے انہیں بلائیں اور جب وہ یہاں آویں تو انہیں قتل کر دیں اس تجویز کے بعد ابوعبیدۃ کے پاس آدمی بھیجا گیا - اونھوں نے تو یہ تجویز اپنی کامیابی کے لئے ایک زبردست منصوبہ سمجھی تھی - مگر میں اس کو ان دعاؤں کی قبولیت کا کرشمہ سمجھتا ہوں میں دعاؤں کا بہت معتقد ہوں میں بڈھا ہو گیا اور میرا یہ ایمان بڑھتا جاتا ہے - غرض جب اسلامی فوج کے ان عہدہ داران کی طلبی کے لئے آدمی پہنچا تو ابوعبیدہ نے ذکر کیا کہ ہامان پانچ آدمی بلاتا ہے - خالد نے کہا کہ ہم ضرار کی رہائی کی دعا کرتے رہے شاید اسی تجویز سے ضرار چھوٹ جاوے -

خالد نے کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ اس موقعہ پر سو آدمی جاویں شاید ضرورت پڑ جاوے - ابوعبیدہ نے کہا کہ وہ تو صرف مشورہ چاہتا ہے - مگر خالد نے کہا کہ خواہ مشورہ ہی ہو سو کے جانے میں حرج ہی کیا ہے - خالد نے سو آدمی ساتھ لئے اور انکو کہا کہ ہر وقت چوکس رہنا اور دوسرا کام یہ کرنا کہ پھرتی سے ہامان کو گھیر لینا - پھر دیکھا جاوے گا - چنانچہ اس تجویز کے موافق جب وہاں گئے - تو خالد کے ساتھ سو آدمی تھے - ہامان نے کہا کہ ہم پسند نہیں کرتے کہ سو آدمی آویں مگر ادھر سے خالد نے جواب دیا کہ ہم لڑنے کے واسطے نہیں آئے - قرآن کریم میں حکم ہے - وامرھم شوریٰ بینھم اسلئے میں انکو یہاں لایا ہوں کہ اگر مشورہ کی ضرورت پڑ جاوے تو باہم مشورہ کر لیں - فریق مخالف نے پھر روکا اور اعتراض کیا کہ صرف خالد کی ملاقات کا منشا ہے مگر پھر کہا گیا - کہ اس جماعت کو ضرورت مشورہ کے لئے صرف لایا گیا ہے اسپر اونھوں نے کہا کہ اچھا پھر ہتھیار پہن کر نہ آویں - مگر خالد نے کہا کہ ہتھیار تو صرف ہمارا لباس ہے ہم ننگے کس طرح پر آ سکتے ہیں آپ یہ اندیشہ کیوں کرتے ہیں - جنگ میں سو آدمی اتنی بڑی فوج کے سامنے کیا حقیقت رکھتے ہیں یہ بات انکی سمجھ میں بھی آگئی - اور انھوں نے انکو بلا لیا - اندر جا کر انہوں نے اتنی پھرتی - کہ ہامان بیچ میں گھر گیا خالد آگے بڑھے تو ہامان نے کہا کہ میں نے تو صرف تم کو بلایا تھا اتنے آدمیوں کو کیوں تکلیف دی - خالد نے کہا کہ مشورہ کے لئے لایا ہوں اگر ضرورت پڑے - تو حاضر ہیں - یہاں ہی مشورہ ہو جاوے اس وحدۃ نے یہ فائدہ دیا کہ وہ خوشامد کی باتیں کرنے لگا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ اگر ذرا بھی رنگ بدلا تو خیر نہیں - غرض اسنے جب بہت محبت اور خوشامد کا اظہار کیا - تو خالد

لہالہ ہمارا کمانڈر انچیف کیا سمجھے گا کہ آپ نے محبت سے ہم کو بلایا ہے اس کے لئے کوئی نشان چاہیئے۔ مرنے جینے کو تو ہم کچھ سمجھتے ہی نہیں۔ اس نے کہا کہ میں آپکو کیا نشان دُوں۔ خالد نے کہا۔ مال و دولت کی ہمیں ضرورت نہیں ہمیں تم ضرار کو دے دو۔ اور اس کے ساتھ ہی کہا کہ اب وہ یہاں آجانا چاہیئے۔ کیونکہ میری جوڑی کا سپاہی ہے۔ میں پسند نہیں کرتا کہ تنہا جاؤں۔ آخر اس نے سوچ لیا کہ یہ سو آدمی ہے اور مرنے مارنے پر طیار ہے۔ یا تو میں یہاں ہی مرتا ہوں اور یا یہ ضرار کو لئے بغیر نہ جائے گا اسلئے ضرار کو بُلایا مگر ضرار نے کہا کہ میں نہیں جانا چاہتا جب اس سے پوچھا گیا کہ آپ کو کیا تامل ہے۔ اس نے کہا کہ میں مرجاونگا مگر یہاں سے نہیں جاونگا۔ جب وہ چار سپاہی جو میرے ساتھ قید میں میرے ساتھ نہ ہوں۔ آخر اون کو بھی بلایا گیا اور ان سب کو خالد کے ساتھ روانہ کر دیا گیا۔ وہ بڑی خوشی سے مکان پر آگئے یہ بات تھی کہ انمیں ایک دوسرے کی ہمدردی۔ عاقبت اندیشی۔ ہر معاملہ میں گہری نگاہ کرنا موجود تھی۔ رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس قسم کے جنگوں میں اور تمدن اور معاشرت میں نمونہ بن کر دکھا دیا تھا اور اس امتحان اور مدرسہ میں پاس ہو چکے تھے۔ وہی لوگ تھے جنھوں نے خشن پوش ہو کر ایک ایک اونٹ یا بکری کے مالک ہو کر جب باہر نکلے۔ تو اونھوں نے تمدن و معاشرت کے اصول وضع کئے۔ اور سلطنت قائم کی اور بڑے بڑے فتوحات کئے۔ اس قسم کے عجائبات ان کے سیاسی امور میں ہیں کہ اگر ان کی صرف غیر قوموں کی تقریروں ہی کو کوئی الگ کر کے پڑھے۔ تو ساری دنیا کی سیاسی عقل آسکتی ہے ان تقریروں میں بڑی بڑی قوموں کے سیاسی امورات اور عاقبت اندیشیوں کے اشارات ہیں۔

موجودہ حالت

مگر اب مُسلمانوں کی حالت کیا ہے اس کا اندازہ اس سے ہوسکتا ہے کہ ایک مُسلمان نے کہا کہ وہ قلعہ فتح کر لیا۔ میں حیران ہُوا کہ اب قلعہ کہاں فتح ہُوا اس کے دوست سے پوچھا تو اس نے کہا کہ ایک کنواری سے زنا کر لیا افسوس اب ایک ہی کمال رہ گیا ہے۔ لاہور میں اتنے اشتہار قوت باہ کے نکلتے ہیں کہ شاید سارے ہندوستان میں نہ ہوں اور ان میں زمین و آسمان کے قلابے ملا دیتے ہیں۔ امساک اور قوت باہ کا اتنا دعوےٰ ہوتا ہے۔ کہ پڑھنے والا حیران ہو جاتا ہے۔ ایک اور اشتہار سیالکوٹ یا کسی اور جگہ سے نکلتا ہے۔ سنیاس کا نچوڑ اور لوہے کی لاٹھ غرض اب ساری طاقت اسی ایک طاقت کے مضبوط کرنے میں رہ گئی ہے۔ غرض مجھے سیاسی اُمور پر لیکچر دینے کی ضرورت نہیں نہ میں خود سپاہی ہوں نہ سپاہی بنانے لگا ہوں۔ میرا باپ شاید سپاہی ہو۔ کیونکہ مجھے یاد ہے کہ ایک کوٹھا تیروں۔ کمانوں اور بندوقوں کا بھرا ہُوا تھا۔ میں نے اپنے والد صاحب سے پوچھا کہ یہ کیوں ہے تو انہوں نے کہا کہ اگر یہ نہ ہو تو کیا یہاں امن رہ سکتا ہے وہ قرآن بہت پڑھتے تھے۔ اسی کا اثر ہے کہ مجھے بھی قرآن کریم سے بڑی محبت ہے۔

غرض نہ میں نے پولٹیکل لیکچر دینا ہے نہ دفاعی اور اقتصاد پر تقریر کرنی ہے۔ میں مختصر سی بات کے لئے کھڑا ہُوا ہوں۔ کرسی کی ٹیک سے کام لے رہا ہوں ورنہ پاؤں اجازت نہیں دیتا۔

مصنفین اسلام

پھر اسلام میں بڑے بڑے لکھاڑی (مصنفین) موجود ہیں امام رازی (جنھوں نے تفسیر کبیر لکھی ہے) چھوٹی سی بات ہزار دہل پر صفحے لکھ سکتا ہے۔ ان کے بعد تقسیم مضمون۔ سلاست بیان اور عمدہ طور پر ذہن نشین کرنے والے امام غزالی ہیں۔ اور انھوں نے نہایت مفید اور بابرکت کتابیں لکھی ہیں جس خوبی سے اونھوں نے مضامین کو کھولا ہے اس کی نظیر کم ملتی ہے۔ میں تیرہ سو برس کے مصنفوں میں تین کا نام لے سکتا ہوں تیسرے ابن سینا میں اپنے فن کا بڑا لکھنے والا ہے۔ ایسا احاطہ خیالی طور پر مضامین کا کرتا ہے کہ ڈاکٹر بڑی محنت اور جد و جہد کے بعد کوئی بات نکالتے ہیں تو اس کے احاطہ سے باہر نہیں اس زمانہ میں تحریر ایک خاص فن ہے۔ ہمارے حضرت کو اللہ تعالےٰ نے خاص توفیق بخشی تھی تحریری رنگ میں آپ کو اعجازی نشان دیا گیا تھا۔ میں بھی آپ کی زندگی میں کچھ لکھا کرتا تھا۔ مگر آپ کے بعد ایک اور ضرورت کو میں نے مدنظر رکھا ہے۔ اس سے فرصت نہیں ہوتی وُہ کیا؟

میں تمہارے لئے دُعا کرتا ہوں

پس اب مجھے نہ کسی لمبی تقریر کی ضرورت ہے اور نہ تحریر کی میں چند باتیں تمہاری بھلائی اور تمہارے فائدے کے لئے کہتا ہوں۔ خدا کی رضا کے لئے کہتا ہوں۔

اختلاف کا نظارہ

میں دیکھتا ہوں تم یہاں بہت بڑے سے آدمی ہو۔ مگر سب کی پگڑیاں الگ۔ کوٹ الگ۔ جُوتے جُدا جُدا ہیں۔ طرز غذا الگ ہر چہرہ کے خط و خال۔ قد و آواز۔ سب جُدا جُدا ہیں۔ اس طرح پر تو یہ اختلاف اور بھی بڑھا۔ پھر ہر ایک کی صحبتیں الگ مذاق الگ۔ کتابوں کے مطالعہ الگ۔ خیالی سلسلے الگ۔ اور اب یہ دائرہ اختلاف اور بھی وسیع ہو گیا اور اگر غور کرو۔ تو یہ اختلاف پیدائش سے ہی شروع ہے۔ کسی کی ماں کسی تمدن کی ہے اور کسی کی کسی رنگ کی۔ میری ماں ایک اعوانی عورت تھی۔ ان میں مردوں کی تعلیم کی طرف بھی توجہ نہ تھی۔ چہ جائیکہ عورتوں کی طرف ہو مگر میری ماں خدا کے فضل سے پڑھی ہوئی تھی۔ غرض ہر ایک کے ماں باپ کی تربیت جُدا۔ پھر محلہ کے لڑکوں کی صحبت کا اثر جُدا۔ اسی سے آگے جاکر سکولوں اور بورڈنگ ہوسوں میں اسی تعلیم کی ہوا چلتی ہے کہ ہمارے تو فرشتوں کو بھی خبر نہیں۔ شیطان کو ہوگی۔ پھر کلبوں۔ ڈیبٹوں۔ ناولوں اور اخباروں۔ کے موثرات۔ اس پر مضمون پر اس قدر رسالے اور اخبارات ہوتے ہیں کہ بعض وقت انسان حیران ہو جاتا ہے۔ مجھے بھی کتابیں پڑھنے کا جنون ہے۔ مگر آجکل اس قدر رسالے اور اخبارات اور کتابیں نکلتی ہیں کہ ان سب کا پڑھنا آسان نہیں۔ پھر ہر ایڈیٹر اخبار کا ایک فرض ہے۔ خدا کا فرض ادا ہو یا نہ ہو مگر وہ قوم کے لئے ایک فرض رکھتا ہے اگر اسے ادا نہ کیا گیا تو قوم کو سخت نقصان پہنچیگا اور وہ ہلاک ہو جائے گی اور قوم نہ رہے گی۔ وہ سمجھتے ہیں کہ اپنی پُر زور تحریروں سے فلاں کو ہلاک کر دیا اور فلاں کو بگاڑ دیا۔ وہ اوروں کے بگاڑنے اور بنانے کے مدعی ہیں مگر اپنا کچھ نہیں بنا سکتے غرض ان اخبارات اور رسالوں کی اس قدر کثرت ہے۔ کہ میں تو ان کی طرف توجہ بھی نہیں کر سکتا۔ کتابیں پڑھنے کا مجھے ایسا خیال اب بھی ہے کہ لاہور میں داخل ہُوا تو سب سے پہلا کام یہ کیا کہ میری جیب میں کچھ روپے ہیں۔ کچھ بیوی کو دیدونگا اور کچھ بچوں کو دے دونگا۔ اور کچھ میرے پاس رہیں گے ان سے ایک کتاب منگوائی اس کے بیسیوں نسخے گیا شاید سو کی تعداد میں ہمارے ہاں ہوں۔ مگر میں نے اس کا ایک نسخہ اور منگوا لیا۔ باوجود اس وسیع تجربہ کے میں دیکھتا ہوں کہ اگر میں کچھ کہوں تو شاید میری بات مانو یا نہ مانو میرے بھی اختلاف ہیں۔ عمر۔ علم۔ مجلس۔ صحبت کتابوں کے مطالعہ کی کمی بیشی کے لحاظ سے ہزاروں ہی اختلاف

ہیں اور سچ تو یہ ہے کہ یہ اختلاف کا نظارہ مٹ نہیں سکتا اختلاف تو دنیا میں رہے گا ہی - لا یزالون مختلفین -

مگر باوجود اختلاف کے گورنمنٹ کی تلوار نے کیسا جھکا یا ہوا ہے - تمہارے ساتھ کی قومیں ایجی ٹیشن پھیلاتی ہیں اور بعض اوقات اپنے خیال کے موافق فائدہ بھی اٹھاتی ہیں اور انارکسٹ پیدا ہوتے ہیں اور ایسی باتوں سے بزعم خود کچھ حقوق پیدا کر لئے ہیں اور چاہتے ہیں کہ تمہارا نام و نشان مٹا دیں مگر خدا کا فضل ہے کہ تم ان حرکات سے بچے ہوئے ہو اور ایسی راہوں سے الگ ہی رہنا چاہیئے - کیونکہ اسی میں برکت ہے - غرض اختلافات کا سلسلہ وسیع اور اختلاف کا

میری غرض درس کلام الٰہی ہے

نظارہ دلربا ہے - اختلاف دنیا سے مٹ نہیں سکتا - وہ رونق عالم کا موجب ہے - جبکہ ایک حدّہ کے نیچے ہو پس میں تمہیں تمہارے خالق کا کلام سنانے کو کھڑا ہوا ہوں - وہ تمہاری فطرتوں کا خالق ہے - اور فطرت کا صحیح اور کامل علم رکھتا ہے اس خالق الفطرت نے تمہیں کوئی ایسا حکم نہیں دیا - جو تم نہ کر سکو بلکہ وہ احکام دئے ہیں جو تمہاری طاقت اور مقدرت کے نیچے ہیں - چنانچہ وہ فرماتا ہے - لا یکلف اللہ نفساً الّا وسعھا - انسان کی ممکن وسعت اور فعل اور ترک فعل کی جو مقدرت اسے حاصل ہے - اسی وسعت ممکن کے ساتھ ہم حکم کرتے ہیں ایسی کوئی بات نہیں کہتے - جو کہ طاقت سے باہر ہو - یہ بالکل جھوٹ ہوگا کہ اگر کہدو کہ فلاں امر و حکم ہماری طاقت سے باہر ہے کیونکہ یہ آیتہ قرآنی شہادت ہے -

پس اگر میں کچھ کہوں تو تم کہہ سکتے ہو کہ تم فطرت سے آگاہ نہیں لیکن جب میں کلام الٰہی سناتا ہوں - جو خالق و عالم فطرت کا لکھا ہے - تو تمہارا یہ اعتراض بھی اڑ جائیگا افسوس ہے - لوگوں نے فطرت کے معنے بھی گندے کر لئے اور فطرت کو شرارت کا مفہوم قرار دیدیا ہے - مگر یاد رکھو - فطرت دین قیم کا نام ہے - پس تمہارا یہ عذر کہ ہماری طاقت سے باہر یا فطرت کی استعداد کے خلاف ہے، میری اپنی تقریر پر تو ہو سکتا ہے - مگر خالق و مالک کے کلام پر نہیں اور میں وہی پیش کرتا ہوں -

اس کلام کا علم اور قدر جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو حاصل تھی - وہ اس سے ظاہر ہے - جو قرآن کریم کے متعلق فرمایا - ذالک الکتاب لا ریب فیہ - پس ایک کتاب ہے، جس میں کوئی ہلاکت کی راہ نہیں یا شک و شبہ کی گنجائش نہیں ریب کے دو معنے ہیں - شک و شبہ اور ہلاکت اور دونوں ہی یہاں خوب لگتے ہیں - قرآن کریم میں شک و شبہ نہیں بالکل درست ہے - اس کی ساری ہی تعلیم یقینیات پر مبنی ہے ظنّی اور خیالی نہیں یا آج کل کی اصطلاح میں یوں سمجھ لو - کہ قرآن مجید میں تھیوریاں نہیں بلکہ بصائر ہیں - وہ یھدی للتی ھی اقوم ہے - پھر قرآن مجید میں ہلاکت کی راہ نہیں یہ بھی سچ ہے - کیونکہ اس میں تو شفاءٌ للناس ہے -

غرض کلام الٰہی کی تعریف کی حد کر دی کہ یہی ایک کتاب ہے اور کتاب ہی نہیں - نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسپر عمل کیا کہ اس کے سوا اور کوئی کتاب دیکھی ہی نہیں تورات ممکن تھی مگر اس کے لئے بھی کہتے ہیں - فاتوا بالتوراۃ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تم ہی لاؤ اور پڑھو پس میں اسی کتاب کی چند آتیں سناتا ہوں -

متقی بنو!

یا ایھا الذین اٰمنوا اتقوا اللہ حق تقاتہ ولا تموتنّ الّا وانتم مسلمون

ایمان والو! متقی بن جاؤ اور جو تقوے کا حق ہے وہ ادا کرو اور نہ مرو اس حالت میں کہ تم فرمانبردار ہو گویا تم موت کو کہہ دو کہ آ - جب تیری مرضی ہے تو ہم کو مسلمان پائیگی موت کا کسی کو کیا علم ہے کہ کب آجائے گی - اور یہاں یہ تعلیم دیگئی ہے کہ تمہیں ایسی حالت میں موت آوے - کہ تم کامل فرمانبردار ہو یہ بڑا مشکل مرحلہ ہے - جو کبھی طے نہیں ہو سکتا - جب تک ہر گھڑی انسان موت کے لئے طیار اور فرمانبردار نہ ہو - موت کے وقت انسان کی کیا حالت ہوتی ہے - طبّ کے لحاظ سے جو بلا مجھے آتی ہے میں بتاتا ہوں - بلا میں نے اس لئے کہا کہ کچھ حصہ تو ڈاکٹر لے گئے جو سرجری کے متعلق ہے اور کچھ عورتوں اور بوڑھیوں کے حصّہ میں آئی ہے - کچھ دائیوں اور حلوائیوں کے حصّہ میں آئی ہے - کچھ کمانگروں - عطائیوں - کنجروں اور کنجریوں اور پہلوانوں کے حصہ میں آئی ہے بلا ہمارے حصّہ میں بھی آیا ہے - اس طبّ کے رو سے میں کہتا ہوں - کہ جس وقت بعض غشی کی حالت ہوتی ہے - گھر والے کہتے ہیں کہ حضور اس قدر روپیہ دیتے ہیں صرف ایک بات کرا دو - مگر وہ ایک بات بھی نہیں کر سکتے - فہم بھی باقی نہیں رہتا - تمام حواس اور طاقتیں زائل ہونے لگتی ہیں - بڑی بڑی پیاریاں آتی ہیں - ماں کہتی ہے - بیٹا! تم پہچانتے ہو میں ماں کون ہوں - بہن کہتی ہے - بھائی! میں کون ہوں وہ منہ بھی اوپر نہیں کرتا - آنکھ جواب دے دیتی ہے اور کان کام نہیں کرتے جبکہ انسانی زندگی کا ہر لحہ موت کے قریب کر رہا ہے اور حکم یہ ہے کہ مسلم مرو تو انسان کو چاہیئے کہ اس کی طیاری کرے - اس طیاری کے لئے قرآن مجید نے ایک راہ بتائی ہے کہ :-

متقی بنو!

سلسلہ علّت معلول

آج جو کام کر رہے ہیں اس کی کل طیاری کی تھی اور آج جو کر رہے ہیں یہ کل کی طیاری ہے یہ سلسلہ حکماء نے نامتناہی مانا ہے - بات وہ بھی پتہ کی کہتے ہیں - مثلاً غور کرو ہم یہاں آئے کیوں؟ ایک عمارت کی ایک اینٹ رکھنی تھی ایک شخص متمول ہوتا - پھر وہ تاجر ہو - لاہور کا باشندہ ذی وجاہت ہو - ہمارے ساتھ اس کا تعلق ہو - وہ ایک عمارت بنوائے - اس عمارت میں قوم کا بھی حصّہ ہو - اور پھر اس نے کہا کہ آکر دعا کرو تو ہم آگئے - ہمارا یہاں آنا کس قدر اسباب اور نتائج کا سلسلہ رکھتا ہے - پھر وہ قوم جس کا اس کی عمارت میں حصّہ ہے کیونکر بنی؟ ایک مرزا (علیہ السلام) آیا - اس نے لوگوں کو نصائح کیں اور اشتہار دئے کہ وہ خدا تعالےٰ کی طرف سے مامور و مرسل ہو کر آیا ہے - اس تاجر نے اس کو قبول کیا اور اس کی وفات کے بعد اس نے ہمارے ساتھ تعلق قائم رکھا - مرزا صاحب نے ایسا کیوں کیا - پھر یہ لاانتہا اسباب اور نتائج کا سلسلہ ہے - غرض ان اسباب کے ماتحت ایک بات ہوئی - کسی نے تم کو خط لکھے تم آگئے - پھر ہمارے آنے کے مختلف اغراض ہیں - کوئی اس لئے آگیا کہ اس تقریب پر میں کیا کہتا ہوں اُسے سُن لیں - کسی نے کچھ سوچا اور کسی نے کچھ زیر نظر رکھا ایک ایڈیٹر ہے - وہ اس واقعہ کو تاریخ سلسلہ کا ایک واقعہ قرار دیکر تاریخ کا ایک ورق بڑھانا چاہتا ہے - میں کہتا ہوں اچھا ہے - تم بھی ایک ورق تاریخ میں اُلٹا دو - مجھے کچھ معلوم نہیں کہ کیا ہوگا اور کیونکر ہوگا - غرض ہر شخص مختلف اسباب کے نیچے یہاں آیا اور مختلف نتائج ان اسباب سے پیدا ہونگے اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ یہ علّت معلول کا سلسلہ ایک لمبا سلسلہ ہے پس میں تمہیں یہ کہنا چاہتا ہوں - کہ تم بھی مُسلمان ہو کر مرنا - اور اس کے لئے اگر آج طیاری نہیں کی تو مُسلمان ہو کر مرنا تمہارے اختیار میں نہیں ہے اگر کہو کہ مرنے کے وقت مُسلمان ہو جائیں گے اور کلمہ پڑھ لیں گے تو یہ ایک خیال باطل ہے - آج ہی کچھ طیاری کر دوگے - تو

پھر بستہ گا۔

ایک مثال اس وقت جو حالت ہوتی ہے وہ میں تمہیں طبّی تجربہ سے بتا چکا ہوں۔ ایک مثال کے ذریعہ اور بھی واضح کرتا ہوں۔ ایک کنچنی تھی۔ میں نے اس کو بہت نصیحتیں کیں۔ آخر میں نے اس کو کہا کہ تم بدکاری سے توبہ کر لو۔ میں جوان تھا وہ اپنے .. خوبصورت حصّہ کو زیور سے خوب آراستہ کر کے میرے پاس آتی رہی اور مجھے یہ بھی کہتی رہی کہ توبہ کر لی۔ آخر وُہ کوئی تین چار ماہ غائب رہی اور پھر بڑے تزک اور احتشام سے آئی اور مجھے کہا کہ مولا! توبہ اور بھوک سے مرنے لگے تھے اِس واسطے اب کے ہولی میں توبہ توڑ دی۔ یہ بات سُنکر میرے دل میں جوش پیدا ہُوا اور میں نے معلوم کیا کہ اس نے کوئی بڑی بدکاری کی ہے۔ اور اس طرح پر اس نے توبہ کی تذلیل کی ہے اس نے کہا کہ وہاں سے ہم کو چار سو روپیہ ملا۔ اس کی باتیں سُنکر میرے دل میں سخت جوش آیا اور میں نے کہا یہاں سے چلی جاؤ۔ اللہ تعالےٰ نے مجھ پر بڑا رحم کیا ہے۔ تم مجھ کو گرفتار کرنا چاہتی تھیں وُہ داؤ نہیں چلا۔ اب توبہ کی حقارت کرتی ہو۔ یاد رکھو اب تمہیں توبہ نصیب نہ ہوگی۔ جب گھر گئی۔ تو اس پر فالج گرا اور زبان بند ہوگئی۔ اس کا لڑکا دوڑتا ہُوا میرے پاس آیا اور کہا کہ یہ حالت ہے۔ وہ روپیہ لائی تھی کہیں رکھ دیا ہے۔ اور بتا نہیں سکتی۔ اس کو اس کے مرنے کا جو غم تھا وُہ تھا ہی اس کے ساتھ ایک اور مصیبت تھی کہ پانسو روپیہ روٹی پر پہلے دینا پڑتا تھا میں نے اس کو کہدیا کہ وہ بات نہیں کر سکے گی مگر اس نے نہایت منّت کی کہ آپ دیکھیں تو سہی۔ مگر مجھے یقین تھا کہ توبہ نصیب نہ ہوگی۔ میں نے اس کو کہدیا کہ زبان تو چل نہ سکے گی۔ البتہ اگر تم میری بات مانو۔ تو تمہیں ایک نکتہ بتاتا ہوں تمہارا پانسو روپیہ بچ جاوے گا۔ غرض میں اس کے ساتھ گیا اور دیکھا کہ زبان پر بھی فالج تھا۔ میں نے اس کو کہا کہ اس کو آواز دو۔ اب کانوں میں کچھ نہیں سامنے ہو کر دیکھ لو۔ آنکھوں میں بھی کچھ باقی نہیں۔ میں یہ تماشا قدرت کا دیکھ رہا ہوں۔ تم اب کسی اور کو بلا کر علاج کراؤ میں علاج نہیں کر سکتا۔ اسوقت میں نے ان کو کہا کہ تمہارے گھر میں فلاں عورت ہے اُس کو بلاؤ وُہ نہایت خوبصورت اور نوجوان تھی۔ جب وہ آئی۔ تو میں نے اس کو مرنے والی کی حالت دکھا کر کہا اس کو دیکھ لو اگر توبہ کر لو تو بہتر ہے ورنہ میں اور فتوے دیتا ہوں۔ یہ لوگ ایسی باتوں کے بہت معتقد ہوتے ہیں۔ وہ ڈر گئی اور اس نے کہا کہ توبہ کرتی ہوں۔

تب میں نے اُس لڑکے کو کہا کہ اگر تم پانسو جو روٹی پر صرف ہوتا ہے۔ خرچ نہ کرو تو کنجر ہی بُرا کہیں گے۔ کوئی شریف بُرا نہ کہے گا اور یا وہ ناکہ اب توبہ کرتی ہے تم کھانا موقوف کردو۔ اب خواہ ان کنجروں کی تعریف حاصل کرو خواہ شرفا کی۔ خدا نے اس کو سمجھ دیدی اور اس نے مان لیا اور کہا کہ پانسو بچ گیا دوسرے بھائی کو کہا اس نے بھی مان لیا

مُسلمان مرو میری غرض تمہیں داستان سنانا نہیں۔ اسی واقعہ سے میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ جو لوگ کہتے ہیں مرتے وقت توبہ کر لیں گے وہ جھوٹے ہیں اس وقت کس کو ہوش رہتی ہے۔ اس وقت کوئی فہم نہیں ہوتا۔ ہاں خدا تعالےٰ کے بعض بندے ہوتے ہیں جن کو دیکھا ہے کہ مرتے ہوئے بھی کچھ کہتے جاتے ہیں۔ ان میں ہندوؤں کو بھی دیکھا ہے۔ جب حالت یہ ہے۔ کہ انسان کے اپنے اختیار میں نہیں ہے کہ مرتا ہُوا مُسلمان مرے تو آج اس کی فکر کرو۔ مُسلمانی کی موت تب ہی ہو سکتی ہے ابھی سے طیاری ہو۔ پھر جس وقت چاہے۔ موت آجاوے اس کا گُر اسی آیت میں بتایا ہے کہ متّقی بن جاؤ۔ مُسلمان مرنے کا طریق تقویٰ ہے۔ بس میں بھی کہتا ہوں کہ:۔

تقوےٰ اختیار کرو۔ اور ایسا تقوےٰ جو تقویٰ اللہ کا حق ہے

عقائد اسلامی تقوےٰ کیا ہے۔ عقائد صحیحہ ہوں۔ اور ان کے موافق اعمال صالحہ ہوں اور اخلاق فاضلہ ہوں۔ عقائد صحیحہ کیا ہیں؟ ہمارے عقائد بہت آسان ہیں۔ اوّل ایمان باللہ۔ اللہ تعالےٰ کو تمام صفات کاملہ سے موصوف اور تمام محامد اور اوصاف اسماء حسنےٰ کا مجموعہ .. اور تمام بدیوں سے منزہ یقین کرنا۔ اللہ تعالےٰ کے سوا کسی اور وجود اور ہستی سے امید و بیم نہ رکھنا اور کسی کو اس کا شریک اور ند نہ ماننا وہ اپنی ذات میں یکتا اپنی صفات میں بے ہمتا اپنے اسماء اور افعال میں لیس کمثلہ شیٔ ہے۔ اٹھتے بیٹھتے اسی کا نام لینا اسی کو نافع اور ضار یقین کرنا اور کسی سے اللہ کے سوا تعلق نہ ہو۔

پھر ملائکہ پر ایمان لانا ضروری ہے جو تمام نیک تحریکوں کے محرک ہیں اور ان پر ایمان لانے کی یہی غرض ہے کہ انسان ان پاک تحریکوں پر عمل کرے پھر اللہ تعالےٰ کی کتابوں پر ایمان لانا ضروری ہے۔ پھر اس بات پر لانا ضروری ہے کہ اللہ تعالےٰ نے وقتاً فوقتاً دنیا کی اصلاح اور بھلائی کے لئے اپنے پاک نبیوں کو بھیجا اور ہم ان تمام نبیوں پر ایمان لاتے ہیں جن کا ذکر قرآن مجید میں ہے یا جن کا ذکر نہیں ہُوا ان انبیاء کی نبوت اور بعثت میں ہم کوئی فرق نہیں کرتے اس پاک گروہ نے خدا تعالےٰ کا کلام مخلوق کو پہونچایا پھر جزا و سزا پر ایمان لانا یعنے مسئلہ تقدیر کو ماننا کہ وہ ہے۔ جزا و سزا حق ہے۔ حشر۔ نشر۔ پُلصراط۔ جنت و نار سب حق ہیں یہ تو عقائد صحیحہ ہیں۔

اس کے بعد اعمال صالحہ ہیں کیونکہ زندہ اور مثمر ایمان ہے جس کے ساتھ اعمال صالحہ ہوں۔ انہیں نماز ہے زکوٰۃ ہے۔ حج اور روزہ ہے۔ اخلاق فاضلہ کو حاصل کرنا اور رذائل سے بچنا ہے۔ قرابت داراں۔ یتامےٰ۔ مساکین سے اپنے مال سے سلوک کرنا اور مسافر نوازی کرنا۔ بعض اوقات مُسافروں کے ریل پر پیسہ نہیں رہتے۔ ایسے لوگوں سے سلوک کرنا ضروری ہے۔ نمازوں کو قائم رکھنا عسر۔ یسر مقدمہ یا صلح راحت ہو یا رنج افلاس اور غریبی یا امیری ان تمام مرحلوں میں اللہ کو ناراض نہ کرنا۔ یہ تمام امور مختصراً تقوےٰ کے اصول ہیں۔ جو شخص انپر کاربند ہوگا وہ متقی ہوگا۔ تقوےٰ کے نتائج بہت ہیں۔ مگر ایک انہیں سے یہ ہے کہ متقی کی موت مسلمان کی موت ہوگی۔

اعتصام بحبل اللہ اس اصل کو قائم رکھنے کے لئے ایک اور قاعدہ اللہ تعالےٰ نے بتایا ہے اور وُہ یہ ہے۔ واعتصموا بحبل اللہ جمیعًا سب کے سب حبل اللہ کو مضبوط پکڑ لو اور تفرقہ نہ کرو۔ مدرسوں میں رسّہ کشی کا ایک کھیل ہوتا ہے۔ اور تم نے دیکھا ہوگا اس میں دو پارٹیاں ہوتی ہیں ایک ایک طرف دوسری دوسری طرف۔ جس طرف کے لڑکے وحدت کے ساتھ مل کر زور نہ لگائیں وہ جیت نہیں سکتے۔ یہ لڑکوں کی فطرت میں ایک امر رکھ دیا ہے۔ مسلمانوں کو بھی ایک حبل اللہ دیا گیا ہے ان کا فرض ہے کہ وہ سب کے سب مل کر زور لگا دیں۔ اب قرآن کریم کے اعتصام کے مسلمان مدعی ہیں۔ ایک طرف جڑ کاٹنے کے لئے آریہ۔ برہمو سناتنی۔ مسیحی۔ دہریہ۔ ملحد۔ اسی رسہ کو کھینچ رہے ہیں اور زور لگا کر اپنی طرف لے جانا چاہتے ہیں۔ دوسری طرف تم نے اسی حبل اللہ کو پکڑنے کا دعوےٰ کیا ہے ان مخالف میں سے برہمو سب سے زیادہ خطرناک ہے۔ لوگ سمجھتے ہیں کہ یہ بڑے نرم ہیں۔ مگر ان کو سب سے بڑا دشمن اسلام سمجھتا ہوں

ہوں - کیونکہ وہ انبیاء علیہم السلام کو مکالمہ الٰہی میں دغاباز اور جھوٹے قرار دیتے ہیں (نعوذ باللہ) اور یا پاگل اور کم عقل - کہتے ہیں اور کبھی کہتے ہیں کہ وہ دروغ مصلحت آمیز پر عمل کرتے تھے - اسی طرح ملائکہ کے وجود کو شرک قرار دیتے ہیں - حالانکہ نبوت کے کارخانہ کا مدار ملائکہ پر ہے اور بھی باتیں ہیں جن کے بیان کی اس وقت ضرورت نہیں مجھے برہمو لوگوں سے گفتگو کرنے کا اتفاق ہوا ہے - انھوں نے یہ تسلیم کیا ہے -

ایسا ہی سناتن لوگ پہلے اعتراض نہ کرتے تھے مگر اب وہ بھی کرنے لگے ہیں - مسیحی لوگوں نے تو اسقدر کوشش کی ہے کہ عقل - وہم - فکر میں نہیں آسکتی - تین ہزار اعتراض انھوں نے اسلام پر کیا ہے اور شبہ ڈالتے ہیں - مالی طمع دیتے ہیں اور بہت سے ذریعے لوگوں کو مسیحی بنانے کے اختیار کر رکھے ہیں - ضلع سیالکوٹ میں ایک شخص پر خطرناک مقدمہ تھا اس کو کہا گیا کہ عیسائی ہو جاؤ - تو شاید بچ جاؤ - چنانچہ وہ مسیحی ہو گیا اور روئداد مقدمہ میں بھی یہ امر آگیا کہ مسیحی ہونے کیوجہ سے شبہ کیا جاتا ہے - کہ گواہی میں مخالفانہ شہادت تعصب کے باعث دیگئی تھی - اس سے وہ بچ گیا - کیونکہ مجسٹریٹ نے فیصلہ میں لکھ دیا کہ گو شہادت قوی ہے مگر مذہبی عداوت کا رنگ رکھتی ہے - بعد میں اس نے چاہا کہ مسجد جو اس نے بنائی تھی اسے توڑ کر گرجا بنا وے -

میرا ایک دوست لاٹ صاحب سے ملنے گیا - ملاقات کے دوران میں لاٹ صاحب نے خود اٹھ کر ایک نہایت خوبصورت بائبل لاکر دی - اس امیر نے مجھ سے ذکر کیا - تو میں نے کہا کہ کیا کبھی تم نے بھی کبھی اپنے ملنے والے غیر مذہب کے آدمی کو کہا کہ قرآن پڑھا کرو - وہ بولا ہم تو یہ کام ملانوں ہی کا سمجھتے رہے ہیں -

اب مسیحیوں نے اپنے مذہب کی اشاعت کا جدید طریق اختیار کیا ہے - سڑکوں پر دائرہ اور تکیہ بناتے ہیں تاکہ وہاں آنے جانے والوں کو تبلیغ کریں - سوچو کہ وہ کس قدر کوشش قرآن کریم کے برخلاف کر رہے ہیں - مگر مسلمانوں کی حالت اس سے بالکل جدا ہے - انہیں خبر بھی نہیں کہ :-

دنیا میں کیا ہو رہا ہے !

پس یاد رکھو کہ اگر پوری طاقت وہمت اور یک جہتی سے اس حبل اللہ کو مضبوط نہ پکڑو گے تو مخالفین اس رسہ کو لے جائیں گے (خدا نہ کرے ایسا ہو) اس رسہ کو مضبوط پکڑنے سے یہ مطلب ہے کہ قرآن مجید تمہارا دستور العمل ہو - تمہاری زندگی اس کی ہدایتوں کے ماتحت ہو - تمہارے ہر ایک کام ہر حرکت وسکون میں جو چیز تم پر حکمران ہو وہ خدا تعالیٰ کی یہ پاک کتاب ہو جو نور اور شفا ہے -

یاد رکھو! دنیا ایک مدرسہ ہے - اس مدرسہ کی رسہ کشی میں وہی کامیاب ہوگا جو حبل اللہ کو ہاتھ سے نہ دیگا - پس اس وقت ضرورت ہے کہ تم میں عملی زندگی پیدا ہو اور تفرقہ نہ ہو میں پھر تمہیں اللہ کا حکم سناتا ہوں - واعتصموا بحبل اللّٰہ جمیعًا ولا تفرقوا -

مسلمانوں کی موجودہ حالت

افسوس! مسلمانوں کو اب ان امور پر سوچنے کی بھی فرصت نہیں ان کے مشاغل ہی اور ہیں - کہیں وہ پولٹیکل امور میں الجھے ہوئے ہیں اور کہیں انجمنوں کے ذکر میں - کوئی کہتا ہے - قوم اس وقت سدھر جاوے گی جب وہ دوسری قوموں کی طرح ایجی ٹیشن کرے گی اور اپنے حقوق کے لئے اپنی طاقت پر بھروسہ کریگی - دوسرا کہتا ہے نہیں قوم کو جو نقصان پہنچا ہے وہ اسی لئے پہنچا ہے - کہ وہ سود نہیں لیتی - مسلمانوں کا ہزاروں لاکھوں نہیں - کروڑوں روپیہ رائیگان جاتا ہے ایک کہتا ہے کہ اخبار میں یہ آرٹیکل نہ لکھا - تو کچھ نہیں - دوسرا کہتا ہے یہ سالہ نہ ہوا تو کچھ بھی نہ ہوگا - قوم میں اگر کوئی خوبی پیدا ہو سکتی ہے - تو اسی راہ سے ہوگی - غرض جو جس کے جی میں آتا ہے کہہ دیتا ہے -

میں تمہیں کہتا ہوں کہ یہ نجات کی راہیں نہیں ان باتوں سے کچھ نہ بنے گا ایک ہی راہ ہے کہ حبل اللہ کو مضبوط پکڑو جب تک قرآن مجید کی ہدایات کے مطابق تمہارا عملدرآمد نہ ہوگا اور اس حبل اللہ کو مضبوطی سے پکڑتے نہ رہو گے تم کامیاب نہیں ہو سکتے - پس تفرقہ نہ کرو - تم اعدا تھے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعہ ایک ہوئے اور خدا تعالیٰ کے فضل سے آگ کے کنارے سے نکلے ہو - آیندہ اس آگ سے بچو -

بحث خلافت

تم کو بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ہمارے بادشاہ حضرت مسیح موعود کے ذریعہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد ایک کیا پھر اس کے مرنے کے بعد میرے ہاتھ پر تم کو تفرقہ سے بچایا - اس نعمت کی قدر کرو اور نکمی بحثوں میں نہ پڑو - میں نے دیکھا ہے کہ آج بھی کسی نے کہا کہ خلافت کے متعلق بڑا اختلاف ہے - حق کسی کا تھا اور دیگئی کسی اور کو - میں نے کہا کہ کسی رافضی کو جا کر کہہ دو کہ علی رضؓ کا حق تھا ابو بکر نے لے لیا -

میں نہیں سمجھتا کہ اس قسم کی بحثوں سے تمہیں کیا اخلاقی یا روحانی فائدہ پہنچتا ہے - جس کو خدا تعالیٰ نے چاہا خلیفہ بنا دیا - اور تمہاری گردنیں اس کے سامنے جھکا دیں - خدا تعالیٰ کے اس فعل کے بعد بھی تم اسپر حماقت کرو تو سخت حماقت ہے -

میں نے تمہیں بارہا کہا ہے اور قرآن مجید سے دکھایا ہے کہ خلیفہ بنانا انسان کا کام نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کا کام ہے آدم کو خلیفہ بنایا کس نے؟ اللہ تعالیٰ نے - فرمایا انی جاعلٌ فی الارض خلیفہ - اس خلافت آدم پر فرشتوں نے اعتراض کیا کہ حضور وہ مفسد فی الارض اور منسفک الدم ہے - مگر انھوں نے اعتراض کرکے کیا پھل پایا - تم قرآن مجید میں پڑھ لو کہ آخر انہیں آدم کے لئے سجدہ کرنا پڑا پس اگر کوئی مجھ پر اعتراض کرے اور وہ اعتراض کرنے والا فرشتہ بھی ہو تو میں اسے کہہ دونگا

کہ آدم کی خلافت کے سامنے مسجود ہو جاؤ تو بہتر ہے

اور اگر وہ ابیٰ اور استکبار کو اپنا شعار بنا کر ابلیس بنتا ہے تو پھر یاد رکھے کہ ابلیس کو آدم کی مخالفت نے کیا پھل دیا - میں پھر کہتا ہوں کہ اگر کوئی فرشتہ بن کر بھی میری خلافت پر اعتراض کرتا ہے تو سعادتمند فطرت اسے اسجدوا لآدم کی طرف لے آئیگی - اور اگر ابلیس ہے تو وہ اس دربار سے نکل جائیگا پھر دوسرا خلیفہ داؤد تھا - یا داؤد انا جعلناک خلیفۃ فی الارض - داؤد کو بھی خدا ہی نے خلیفہ بنایا - ان کی مخالفت کرنے والوں نے تو یہاں تک ایجی ٹیشن کی - کہ وہ انارکسٹ لوگ آپکے قلعہ پر حملہ آور ہوئے اور کود پڑے مگر جس کو خدا نے خلیفہ بنایا تھا کون تھا جو اس کی مخالفت کرکے نیک نتیجہ دیکھ سکے - پھر اللہ تعالیٰ نے ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کو خلیفہ بنایا - رافضی اب تک اس خلافت کا ماتم کر رہے ہیں مگر کیا تم نہیں دیکھتے کروڑوں انسان ہیں - جو ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما پر درود پڑھتے ہیں - میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ :-

مجھے بھی خدا ہی نے خلیفہ بنایا ہے

یہ وہ مسجد ہے جس نے میرے دل کو بہت خوش کیا اس کے بانیوں اور امداد کنندوں کے لئے میں نے بہت دعا کی ہے اور میں یقین رکھتا ہوں کہ میری دعائیں عرش تک پہنچی ہیں

پس اس مسجد میں کھڑے ہو کر میں ... نے مجھے بہت خوش کیا اور اسی شہر میں آکر اس مسجد میں آنے ... سے خوشی ہوتی ہے میں اس کو ظاہر کرتا ہوں کہ جس طرح پر آدم و داؤد اور ابوبکر و عمر کو اللہ تعالےٰ نے خلیفہ بنایا ہے اسی طرح اللہ تعالےٰ ہی نے مجھے خلیفہ بنایا ہے۔

اگر کوئی کہے کہ انجمن نے خلیفہ بنایا ہے تو وہ جھوٹا ہے اس قسم کے خیالات ہلاکت کی حد تک پہونچاتے ہیں۔ تم ان سے بچو۔ پھر سُن لو۔ کہ مجھے نہ کسی انسان نے نہ کسی انجمن نے خلیفہ بنایا۔ اور نہ میں کسی انجمن کو اس قابل سمجھتا ہوں۔ کہ وہ خلیفہ بنائے۔ پس مجھ کو نہ کسی انجمن نے بنایا اور نہ میں اس کے بنانے کی قدر کرتا اور اس کے چھوڑ دینے پر تھوکتا بھی نہیں۔ اور نہ اب کسی میں طاقت ہے کہ وہ اس خلافت کی ردا کو مجھ سے چھین لے۔

اب سوال ہوتا ہے کہ خلافت حق کس کا ہے؟ ایک میرا نہایت ہی پیارا محمود ہے۔ جو میرے آقا اور محسن کا بیٹا ہے پھر دامادی کے لحاظ سے نواب محمد علی خاں کو کہدیں۔ پھر خسر کی حیثیت سے ناصر نواب صاحب کا حق ہے۔ یا ام المومنین کا حق ہے۔ جو حضرت صاحب کی بیوی ہیں۔ یہی لوگ ہیں جو خلافت کے حقدار ہو سکتے ہیں۔ مگر یہ کیسی عجیب بات ہے کہ جو لوگ خلافت کے متعلق بحث کرتے ہیں اور کہتے ہیں۔ کہ ان کا حق کسی اور نے لے لیا۔ وہ اتنا نہیں سوچتے کہ یہ سب کے سب میرے فرمانبردار اور وفادار ہیں۔ اور انھوں نے اپنا دعوےٰ انکے سامنے پیش نہیں کیا۔ مجھے بدر کے ایک فقرہ سے بہت رنج ہوا کہ کوئی مرزا صاحب کا رشتہ دار نور الدین کا مُرید نہیں۔ یہ سخت غلطی[لہ] ہے۔ جو کی گئی ہے مرزا صاحب کی اولاد دل سے میری فدائی ہے۔ میں سچ کہتا ہوں۔ کہ جتنی فرمانبرداری میرا پیارا محمود۔ بشیر۔ شریف۔ نواب ناصر نواب محمد علی خاں کرتا ہے۔

تم میں سے ایک بھی نظر نہیں آتا (بدبا)

میں کسی لحاظ سے نہیں کہتا بلکہ میں ایک امر واقعہ کا اعلان کرتا ہوں انکو خدا کی رضا کے لئے محبت ہے۔ بیوی صاحبہ کے منہ سے بیسیوں مرتبہ میں نے سُنا ہے کہ میں تو آپکی لونڈی ہوں ایڈیٹر بدر کا فرض تھا کہ وہ ایسی تحریر کی فوراً تردید کرتا اور لکھ دیتا کہ یہ جھوٹ ہے۔ میاں محمود بالغ ہے اس سے پوچھ لو کہ وہ سچا فرمانبردار ہے۔ ہاں ایک معترض کہہ سکتا ہے کہ سچا فرمانبردار نہیں۔ مگر نہیں میں خوب جانتا ہوں کہ وہ میرا سچا

فرمانبردار ہے۔ اور ایسا فرمانبردار کہ تم بھی ایک نہیں جس طرح پر علی۔ فاطمہ۔ عباس نے ابوبکر کی بعیت کی تہی اس سے بھی بڑھکر مرزا صاحب کے خاندان نے میری فرمانبرداری کی ہے اور ایک ایک انمیں سے مجھ پر فدا ہے۔ کہ مجھے کبھی وہم بھی نہیں آسکتا۔ کہ میرے متعلق انہیں کوئی وہم آتا ہو۔

سُنو! میرے دل میں کبھی یہ غرض نہ تھی کہ میں خلیفہ بنتا۔ میں جب مرزا صاحب کا مرید نہ تھا۔ تب بھی میرا یہی لباس تھا میں امرا کے پاس گیا۔ اور معزز حیثیت میں گیا۔ مگر تب بھی یہی لباس تھا۔ مرید ہو کر بھی میں اسی حالت میں رہا مرزا صاحب کی وفات کے بعد جو کچھ کیا۔ خدا تعالےٰ نے کیا۔ میرے وہم وخیال میں بھی یہ بات نہ تہی۔ مگر اللہ تعالےٰ کی مشیت نے چاہا اور اپنے مصالحہ سے چاہا۔ مجھے تمہارا امام و خلیفہ بنا دیا اور جو تمہارے خیال میں حقدار تھے۔ انکو بھی میرے سامنے جھکا دیا۔ اب تم اعتراض کرنے والے کون ہو اگر اعتراض ہے تو جاؤ۔ خدا پر اعتراض کرو۔ مگر اس گستاخی اور بے ادبی کے وبال سے بھی آگاہ رہو۔ اس اخبار کو جس نے ایسا غلط واقعہ لکھا ہے۔ اب بھی تلافی کرنی چاہیئے۔ اور ایسے طور کہ ہمارے پیارے محمود اور اس کے بھائیوں سے پوچھ کر تلافی کرے۔ میں کسی کا خوشامدی نہیں مجھے کسی کے سلام کی بھی ضرورت نہیں۔ اور تمہاری نذور اور پرورش کا محتاج ہوں اور خدا تعالےٰ کی پناہ چاہتا ہوں کہ ایسا وہم بھی میرے دل میں گزرے۔

اللہ تعالےٰ نے مخفی در مخفی خزانہ مجھے دیا ہے۔ کوئی انسان اور بندہ اس سے واقف نہیں۔ میری بیوی میرے بچے تم میں سے کسی کے محتاج نہیں اللہ تعالےٰ آپ ان کا کفیل ہے۔ تم کسی کی کیا کفالت کروگے۔ واللّٰہ الغنی وانتم الفقراء۔

جو سُنتا ہے۔ وہ سُن لے اور خوب سُن لے اور جو نہیں سُنتا اس کو سننے والے پہونچا دیں کہ۔

یہ اعتراض کرنا کہ خلافت حقدار کو نہیں پہنچی رافضیوں کا عقیدہ ہے

اس سے توبہ کرلو اللہ تعالےٰ نے اپنے ہاتھ سے جس کو حقدار سمجھا خلیفہ بنا دیا جو اسکی مخالفت کرتا ہے وہ جھوٹا اور فاسق ہے فرشتے بنکر اطاعت و فرمانبرداری اختیار کرو۔ ابلیس نہ بنو۔

مسئلہ اکفار دوسرا مسئلہ جس پر اختلاف ہوتا ہے وہ اکفار کا مسئلہ ہے۔ اپنے مخالفوں کو کیا سمجھنا چاہیئے؟ اس مسئلہ کے متعلق تم آپس میں جھگڑتے ہو ہمارے بادشاہ ہمارے آقا مرزا صاحب نے اس کو کھول کر بیان کر دیا ہے۔ مگر تم پھر بھی جھگڑتے ہو۔ سُنو! ایک امام مثنوی کے مصنف ہیں وہ علم کلام کی کتاب ہے۔ مگر وحدۃ وجود والے ان کے ہر قول کو وحدت وجود میں لے آتے ہیں اس نے ایک جگہ مذاہب کے اختلاف کو بیان کرکے کہا ہے

وحدۃ اندر وحدۃ است این مثنوی

کیا مطلب مثنوی ایک راہ بتائے گی۔ اور یہ مثنوی وحدۃ سے باہر نہیں جائے گی۔ آگے اس کے کوئی اور کرے یہ اس کا اختیار ہے۔ ایک جگہ وہ کہتا ہے۔ بشنو از نے چوں حکایت مے کند۔ وز جدائیہا شکایت مے کند۔ نے میں کوئی بولتا ہے۔ تو وہ بھی بولتی ہے۔ یہ انبیاء علیہم السلام کی شان ہے۔ وہ اپنی طرف سے کچھ نہیں بولتے بلکہ خداوند تعالےٰ کے بلانے سے بولتے ہیں۔ اسی لئے قرآن مجید میں فرمایا۔

من یطع الرسول فقد اطاع اللّٰہ

خدا کے رسُولوں کی اتباع خدا تعالےٰ کی اتباع ہے۔ اور انکی اتباع سے منحرف ہونا اور انکار کرنا اللہ تعالےٰ کا انکار ہوتا ہے۔ خدا تعالےٰ کی ہستی کا اقرار بھی کمل اور موثر نہیں ہوتا جب تک انبیاء علیہم السلام کی نبوت پر یقین اور ایمان نہ ہو۔ انبیاء علیہم السلام کی غرض یہ ہوتی ہے۔ کہ لوگوں کو خدا تعالےٰ کا پتہ لگ جاوے اور چونکہ انبیاء علیہم السلام کی بعثت کے وقت لوگ خدا تعالےٰ سے غافل اور دُور ہوتے ہیں اور انہیں اور خدا تعالےٰ میں ایک تفرقہ اور جدائی ہوتی ہے اسلئے

وز جدائیہا شکایت مے کند

وہ نَے ہی نے اس تفرقہ اور جدائی کی شکایت کرتی ہے یہ بہت دقیق اور طویل مضمون ہے۔ اس وقت اسپر زیادہ نہیں کہتا۔ انبیاء کی ضرورت اور انپر ایمان کے متعلق قرآن مجید نے کھول کر بیان کیا ہے۔

غرض مثنوی کے مصنف نے ایک حکایت لکھی ہے۔ کہ پچھلی قوموں کو ایک ہادی کے ملنے میں سہولت ہوتی ہے کیونکہ وہ جانتی ہے۔ کہ انبیاء علیہم السلام کس وقت آتے ہیں انکی آیات کرامات۔ معجزات کیا ہوتے ہیں۔ کیونکہ پہلے انبیاء کی ایک جماعت آچکی ہوتی ہے۔ (باقی آیندہ)

[لہ] یہ فقرہ ایک بھائی کا لکھا ہوا تھا اور اسکی تردید بذریعہ ضمیمہ و نیز اخبار کے اندر کر دی گئی ہے۔ ایڈیٹر

ایک جھوٹ کی تردید اور معذرت

پچھلے اخبار بدر میں ایک مضمون بعنوان "تذکرہ خاندان حضرت مرزا صاحب" شائع ہو چکا ہے۔ جو ناظرین پڑھ چکے ہیں۔ یہ مضمون جیسا کہ ظاہر کیا جا چکا ہے۔ ایک انگریزی کتاب کا ترجمہ ہے۔ جو ایک انگریز کی تصنیف ہے۔ اس مضمون کے آخر میں ایک فقرہ ہے۔ جس کی مناسب اور مفصل تردید اُسی اخبار میں ہو جانی ضروری تھی۔ مگر مجھے اپنی **غفلت** پر افسوس ہے۔ کہ سوائے ایک مختصر ریمارک کے اس میں کچھ لکھا نہ گیا۔ وہ فقرہ یہ ہے

"مرزا غلام احمد کا خلیفہ ایک مشہور حکیم مولوی نورالدین جو چند سال مہاراجہ کشمیر کی ملازمت میں رہا ہے۔
غلام احمد کا اپنا رشتہ دار ایک بھی اس کا پیرو نہیں"

اللہ تعالے علیم و خبیر اس بات کا شاہد ہے۔ کہ اس مضمون کو درج اخبار کرنے کے وقت الفاظ اس کا پیرو سے میں نے مراد حضرت مرزا صاحب کا پیرو سمجھا۔ اور میں نے یہ خیال کیا۔ کہ مؤلف کتاب کا یہ منشاء ہے۔ کہ حضرت مرزا صاحب کے جدی رشتہ دار اُن کو (مرزا صاحب کو) مسیح نہ مانتے تھے چونکہ میرے معلومات کے مطابق یہ کُلیۃً بھی غلط تھا۔ اس واسطے میں نے اس کی تردید اسی اخبار میں تمہیدی الفاظ میں کر دی تھی کہ "حضرت صاحب کے بعض رشتہ دار بھی آپ کے مریدین میں شامل ہیں"

لیکن عبارت مذکورہ بالا سے یہ مطلب بھی نکل سکتا ہے۔ کہ احمدی جماعت کے موجودہ امام و پیشوا حضرت خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نورالدین صاحب ایدہ اللہ کو حضرت مرزا صاحب کا کوئی رشتہ دار نہیں مانتا۔ اگرچہ الفاظ سے ایسا ظاہر ہے مگر چونکہ ایسی بات میرے روزمرہ کے مشاہدہ اور امر واقعہ کے بالکل خلاف ہے۔ بلکہ ایک صریح جھوٹ اور کذب بیانی ہے اس واسطے پہلے میرا خیال مطلقاً اس طرف گیا ہی نہیں کہ اس عبارت کے یہ معنے ہیں۔ لہذا اب اس تحریر کے ذریعہ سے یہ امر واضح کیا جاتا ہے۔ کہ اگر مؤلف کتاب کا وہ منشاء تھا۔ کہ حضرت مرزا صاحب کی نبوت اور مسیحیت کو اُن کے جدی رشتہ داروں نے نہیں مانا تو وہ بھی کُلیۃً درست نہیں۔ کیونکہ اگرچہ سُنّت انبیاء سے ظاہر ہے۔ کہ نبیوں کے اقربا عموماً کم ہی اُن کے ماننے والے ہوئے۔ اور حضرت عیسےٰ کے اقوال سے بھی ظاہر ہے۔ کہ نبی کو اپنے وطن میں عزت نہیں۔ تاہم یہ امر واقعہ ہے۔ کہ حضرت مرزا صاحب کے خاندان کے بعض افراد اور قادیان کے مخالف نہیں سے کئی شخص آپ کی زندگی میں آپ کے مرید ہو چکے تھے۔ اور اس عبارت سے جو یہ منشاء ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت مرزا صاحب کے رشتہ دار حضرت مولوی نورالدین صاحب کے مرید نہیں۔ یہ تو ایک صاف دروغ ہے کیونکہ نہ صرف حضرت مرزا صاحب مرحوم مغفور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیوی لڑکے خُسر داماد جو حضرت کے مرید تھے۔ سب کے سب بلا استثنٰے حضرت مولوی صاحب کے خلیفۃ المسیح ہونے پر یقین و ایمان رکھنے والے ہیں۔ بلکہ بعض وہ جدی رشتہ دار بھی جو حضرت مرحوم کی زندگی میں آپ کے مرید نہ تھے۔ وہ حضرت خلیفۃ المسیح کے ہاتھ پر توبہ کر کے داخل سلسلہ احمدیہ ہو چکے ہیں۔ اور حضرت مرزا صاحب کے اہلبیت کو جو اخلاص حضرت مولوی نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح کے ساتھ ہے۔ اور جس **محبت اور اطاعت** کا اعلیٰ نمونہ حضرت **ام المومنین** نے اور حضرت صاحبزادہ بشیر بن **محمود احمد** صاحب نے اور اُن کے بھائیوں نے اور حضرت **نواب** محمد علی خان صاحب نے اور حضرت میر **ناصر** نواب صاحب نے حضرت **خلیفۃ المسیح** مولوی صاحب کے حضور میں دکھایا ہے۔ اس کی نظیر بہت کم پائی جا سکتی ہے یہ صاحبان اس خلافت اول کے اول المومنین ہیں۔ اور میں دیکھتا ہوں۔ اور میں کیا دُنیا دیکھ رہی ہے۔ کہ یہ سب حضرت خلیفۃ المسیح کے حضور ہر وقت اپنی جانوں تک نثار کرنے کے واسطے تیار ہیں۔ اللہ تعالےٰ تمام جماعت کو اُن کے پاک نمونے پر چلنے کی توفیق دے۔ میں نہیں جانتا۔ کہ میں اپنی اس غلطی کو اپنی نالائقی کی طرف منسوب کروں یا اپنی کم فہمی اور نادانی کے ذمہ لگاؤں۔ کیونکہ یہ سب باتیں مجھ میں پائی جاتی ہیں۔ لیکن سب سے زیادہ صحیح بات یہ ہے۔ کہ میری بعض شامت **اعمال** کا نتیجہ ہے۔ کہ مجھ سے ایسی کوتاہی سرزد ہوئی۔ کہ میں نے پچھلے اخبار میں مفصل نوٹ نہ دیا۔ رب انی ظلمت نفسی ظلماً کثیراً واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ میں اُن تمام اپنے مطاع محسن بزرگوں اور ناظرین اخبار سے جن کے واسطے میری یہ نابکاری موجب تکلیف ہوئی ہے۔ معافی اور نیک دُعا کا خواستگار ہوں۔ چونکہ اخبار تیار ہو چکا ہے۔ اس واسطے یہ ورق بطور ضمیمہ کے بڑھایا جاتا ہے الگ بھی تقسیم کیا جاتا ہے۔ اور اگلے اخبار میں انشاء اللہ اس مضمون کو دوبارہ بھی درج کیا جائیگا۔ لوگ جانتے ہیں۔ کہ اس اخبار کا ایڈیٹر میں ہوں۔ لیکن بعض دفعہ میری عدم موجودگی کے وقت اخبار کوئی اور بھی ایڈیٹ کرتا ہے۔ لہذا اس امر کو ظاہر کرنے کے واسطے کہ اس بیہودگی کا ذمہ دار صرف میں تھا۔ میں اس معذرت کے نیچے اپنا دستخط بھی کر دیتا ہوں +

محمد صادق عفی اللہ عنہ
ایڈیٹر اخبار بدر
۱۶ - جون ۱۹۱۲ء

مفصلہ ذیل کتب و اشیاء بدر ایجنسی سے طلب کیجاویں

ست سلاجیت

عہ فی تولہ

نہایت احتیاط سے صاف کی ہوئی اعلیٰ درجہ کی ست سلاجیت

یہ پہاڑی مومیائی ہمارے ایک معزز قابل اعتبار دوست سرحدی پہاڑوں سے لائے ہیں۔ بدن کی تمام قوتوں کے واسطے یہ دوائی ایک عجیب خاصیّت رکھتی ہے یہ کوئی مرکب نسخہ نہیں جس کے اجزا مخفی ہوں بلکہ یہ ایک قدرتی دوا ہے۔ جس کی تعریف طبّی کتابوں میں مندرج ہے۔ ناظرین خود ملاحظ فرماسکتے ہیں۔ **محیط اعظم** کی عبارت فارسی ہم نقل کردیتے ہیں:۔ مقوّی اعضاء ۔ نافع صرع ۔ مشتہّی طعام قاطع بلغم و ریاح ۔ دافع بواسیر بادی ۔ جذام و استسقاء ۔ زردی رنگ و تنگی نفس و دق و شیخوخیّت و فساد بلغم و قاتل کرم شکم ۔ مفتت سنگ گردہ و مثانہ و سلسل البول ۔ سیلان منی ۔ یبوست ۔ اوجاع مفاصل وغیرہ وغیرہ ۔ بلکہ محیط اعظم میں یہاں تک لکھا ہے ۔ کہ یہ ایک **تریاق** ہے ۔ اگر پورے لوازمات کے ساتھ انسان کھائے ۔ تو کبھی بوڑھا نہ ہو ۔ یہ تو مبالغہ ہی معلوم ہوتا ہے ۔ مگر اس میں کچھ شک نہیں کہ بڑی مفید شے ہے ۔ صاحب بستان المفردات لکھتے ہیں ۔ کہ اس میں قوت تریاقیّہ ہے ۔ جریان اور ضعف باہ کو دور کرتی ہے اور تمام اعضاء کو قوت دیتی ہے ۔ بقدر دانۂ نخود دودھ کے ساتھ صبح کے وقت استعمال کرنی چاہیئے ۔ قیمت ایک تولہ مبلغ عا روپے ہے ۔ یہ اصلی مال ہے ۔ کوئی معمولی چیز نہیں ہے ۔ جو ارزاں قیمت پر دستیاب ہوسکے ۔ مثل مشہور ہے ۔

"گراں بحکمت ۔ ارزاں بعلّت" قیمت فی تولہ دو روپیہ

اکسیر البدن

ملک عرب کا ایک مجرب نسخہ جو کہ عبدالحی عرب صاحب وہاں سے لائے ہیں ۔ مقوّی اعضائے رئیسہ ہے ۔ اس کے کھانے سے دماغ کو قوت ہوتی ہے ۔ بدن میں تھکان نہیں ہوتی کئی لوگوں نے تجربہ کیا ہے ۔ پہلے اس کی قیمت بہت تھی ۔ مگر آجکل عرب صاحب نے ۱۶ ۔ خوراک کا ایک روپیہ (عہ) کر دیا ہے تاکہ عوام کو فائدہ پہنچے ۔
میں نے بھی تجربہ کیا ہے ۔ اور بہت مفید پایا ہے ۔

اڈیٹر بدر ۔

نماز مترجم

نہایت عمدہ خوشنما کاغذ خوش خط جیبی تقطیع پر شیخ مولا بخش صاحب مالک نیولائل پریس نے چھپوائی ہے ۔ قیمت سلہ فی نسخہ ہے ۔

مذہب منصور

اللہ تعالےٰ کی ہستی اور رسُول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلّم کی صداقت اور اسلام کی سچائی پر ایک فاضل نے نہایت محنت سے ترتیب دار ۲۲۴ دلائل اس کتاب میں درج کئے ہیں ۔ قابل دید کتاب ہے ۔ قیمت فی نسخہ پانچ آنے (۵ر)

گیارہ پنجابی کتابیں سلسلہ حقہ کی تائید میں ۔ گیاراں اکٹھی

فروخت ہوتی ہیں ۔ قیمت مجموعہ ۶ر

۱ ۔ سچ بیان ۔ مصنفہ محمد اسمٰعیل صاحب ساکن پنڈال ۔ منکران وفات مسیح پر دس اعتراض کئے گئے ہیں ؎

سُن لو بھائیو! سچ بیان ✤ عیسےٰ نہیں گیا آسماں

(۲) گل موتیا ۔ تصنیف رعایت اللہ صاحب ۔

(۳) تحفۃ المشتاقین ۔ مصنفہ صوفی غلام رسول صاحب راجیکی

(۴) جام وحدت ۔ " " "

(۵) چٹھی مسیح نے اُسدا جواب (۶) سی حرفی (۷) سی حرفی احمدی

(۸) اظہار الحق (۹) صدقے جاواں (۱۰) احمدی کامن (۱۱) گلدستہ احمدی

پارہ الم سیقول تقطیع کلاں ۲ر ۔ پارہ الم سیقول خورد ار ۔ ضرورت الامام ا ر نور القرآن حصہ دوم ۴ر ۔ خلافت راشدہ ۲ ۴ر ۔ جام شہادت ر ۔ یادگار کریم ر التبیان ا ر ۔ شہادت القرآن ۴ر ۔ حمامۃ البشریٰ ۸ر ۔ اوامر و نواہی قرآن کریم ۹ر ۔ لیکچر لاہور ا ر ۔ دعوۃ الندوہ ار ۔ دافع البلاء ار ۔ نور القرآن عا ۲ر اعجاز احمدی ۶ر ۔ آسمانی فیصلہ ۲ر ۔ رپورٹ جلسہ سالانہ ۱۹۰۰ء ۳ر ۔ مجموعہ آمین ر ۔ کشف الغطاء ۲ر ۔ اربعین ار ۔ ستارہ قیصریہ ر ۔ ریناتن دہرم ر ۔ مسک العارف ار ۔ راز حقیقت ار ۔ مسلمانوں کا خدا اور اس کے حضور دعا ۲ر ۔ فضل حق ۲ر ۔ تحفۃ الندوہ ر ۔ جواب سراج الدین عیسائی اجھٹی ار سی حرفی عبدالقدوس ر ۔ احمدی کامن مولوی محمد علی ار ۔ بلاغ لقوم عابدین ار گلدستہ رسالت ۲ر ۔ فرزند علی ۳ر ۔ مجربات نور الدین حصہ اوّل و دوم ۴ر سری نہہ کلنک درشن ۸ر ۔ فتح الدین ۳ر ۔ کرشن لیلا ار ۔ مورکھ سدھ ار ۔

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

سبحٰن الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

CLXXXVIII
اخبار بدر ۔ فار
بخدمت منشی کرم الٰہی صاحب
Lahore

BADR QADIAN
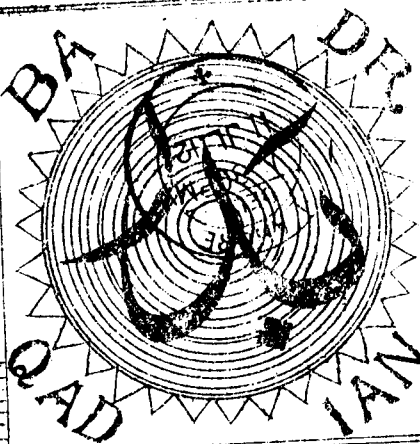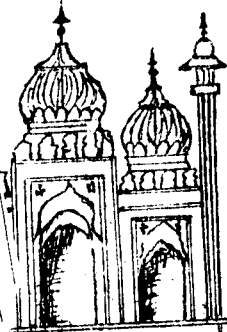
عام قیمت پیشگی عہ
بغیر ضمیمہ درس قرآن شریف

قادیان ضلع گورداسپور

معہ ضمیمہ درس قرآن مجید

الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ ۔ مرزا غلام احمد

Reg. No. L. CCLXXXVIII

مسیح وقت مہدی ہم مجدد سر ایں صد

چار روپے پیشگی

جلد ۱۲

۲۵ ۔ رجب سنہ ۱۳۳۱ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۱ ۔ جولائی سنہ ۱۹۱۳ء مطابق ۲۸ ہاڑ سمت ۱۹۶۹

نمبر ۲

بھائیو! گر قادیان آؤ گے تم

ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ

نور دینِ مصطفےٰ پاؤ گے تم

دس شرائط بیعت

اوّل ۔ یہ کہ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہے گا ۔ دوم ۔ یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا ۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے ۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنج وقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائے گا ۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دے گا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے ۔ پنجم ۔ یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر و یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالےٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور ہر حالت میں راضی بقضاء ہو گا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اسکی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائے گا ۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دے گا ۔ اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا ۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا ۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا ۔ اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا ۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوۃ محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوۃ میں ایسا اعلےٰ درجہ کا ہو گا کہ اسکی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
اندریں دین آمدہ از مادریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام
مہر او با شیر شد اندر بدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
اقتدائے قول او در جان ماست
از ملائک و از خبر ہائے معاد
آں ہمہ از حضرت احدیت است
معجزات و ہمہ حق اند و راست
معجزات انبیاء سابقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
یکدم مؤذی اند آن عالیجناب

مصطفےٰ ما را امام و پیشوا
ہم بریں از دار دنیا بگذریم
بادۂ عرفان ما از جام اوست
دامن پاکش بدست ما مدام
جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہر نبوت را برو شد اختتام
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آن نہ از خود از ہماں جائے بود
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
ہر چہ گفت آں مرسل رب العباد
منکر آں مستحق لعنت است
منکر آں مورد لعن خدا است
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
نزد ما کفر است و خسران و تباب

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر ۔ پروپرائٹر و پبلشر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا

اخبار قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بخیر و عافیت ہیں۔ تمام درس بدستور جاری ہیں۔ اہل بیت حضرت مسیح موعود میں ہر طرح سے خیریت ہے۔ حضرت میر ناصر نواب صاحب دورے سے آگئے ہیں۔ عاجز راقم کو ہمراہی شیخ غلام احمد صاحب جموں جانے کا حکم حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا ہے۔ وہاں کی جماعت نے درخواست دی تھی۔ کہ مسجد احمدیہ کا سنگ بنیاد رکھنے کے واسطے حضور خود تشریف لادیں یا کسی کو بھیجدیں + میرے پیچھے اخبار برابر نکلتا رہے گا۔ انشاء اللہ + مولوی صدر الدین صاحب بعض ضروری کاموں کے سرانجام دینے کے واسطے شملہ تشریف لے گئے ہیں وہاں ان کے دو لکچر بھی ہوئے ہیں ایک اردو میں ایک انگریزی میں + قادیان میں اب ڈاک کی آمد و رفت بجائے دو دفعہ کے ایک دفعہ ہوگئی ہے۔ جس سے خطوط بہت دیر میں پہنچتے ہیں۔ صاحب پوسٹ ماسٹر جنرل کی خدمت میں اس تکلیف کے دور کرنے کے واسطے عرضی دی گئی ہے۔ امید ہے کہ وہ توجہ فرما دینگے۔

کلامِ امیر رضؓ

صرف مرید کہلانا مفید نہیں

ایک شخص کا خط پیش ہوا کہ آپکے ایک مرید نے جھوٹی گواہی دی ہے۔ فرمایا: میری مریدی پر کیا منحصر ہے۔ لوگ امت محمدیہ میں شامل ہوکر زنا، چوری اور ڈاکہ زنی کرتے ہیں۔ رنڈیاں بھی مسلمان اور محبان حسین کے گروہ میں شامل ہیں۔ خدا کی مخلوق میں کیا کچھ بدیاں ہیں کسی قوم میں داخل ہونے سے یا کسی کے مرید کہلانے سے کچھ نہیں بنتا جب تک کہ انسان اپنے اعمال کو درست نہ کرے

ذریعہ نجات

ایک شخص نے حضرت خلیفۃ المسیحؑ سے سوال کیا کہ حضرت مرزا صاحب کے ماننے کے بغیر نجات ہے یا نہیں۔ فرمایا۔ اگر خدا کا کلام سچ ہے تو مرزا صاحب کے ماننے کے بغیر نجات نہیں ہوسکتی ؛

محمد ظہیر الدین اروپی

کچھ عرصہ ہوا۔ اخبار بدر میں ایک اعلان نکلا تھا۔ کہ بعض لوگ خود بخود اشتہار چھاپتے ہیں ایسے اشتہارات سلسلہ احمدیہ کی طرف سے نہ سمجھے جائیں۔ کیونکہ حضرت خلیفۃ المسیح کی اجازت اور رضامندی سے وہ نہیں ہوتے۔ اس پر منشی محمد ظہیر الدین صاحب اروپی کے ایک خط کی تحریک پر حضرت خلیفۃ المسیح نے حکم دیا ہے کہ اخبار میں شائع کر دیا جاوے کہ یہ اس اعلان کے ساتھ محمد ظہیر الدین کا کوئی تعلق نہ تھا بلکہ وہ اعلان مولوی یار محمد و عبد اللہ تیماپوری کے متعلق تھا۔ مگر افسوس محمد ظہیر الدین نے اس کی عجیب تلافی کی ہے کہ اپنے ایک تازہ خط میں مجھے اطلاع کی ہے کہ میرا آپ کے بعض عقائد کے ساتھ اختلاف ہے۔ لہٰذا میں ان کی تحریر کے مطابق اپنی جماعت کو اطلاع دیتا ہوں۔ محمد ظہیر الدین میرے عقائد سے اختلاف رکھتے ہیں۔ پس ایسی صورت میں وہ مینہہ سے بھاگ کر پرنالہ کے نیچے کھڑے ہوگئے کیونکہ اگر کسی فروعی اختلاف کا ذکر فرماتے تو مقام سکوت ہوتا اب وہ مجھ سے عقائد کا اختلاف رکھتے ہیں اور اپنے عقائد پر مضبوطی سے قائم ہیں۔ اس لئے میرا ان سے کیا تعلق اور میری جماعت کا ان سے کیا علاقہ۔ محمد ظہیر الدین نے عجیب تلافی کی ہے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

کلامِ مسیح

ہمارے مکرم دوست قاضی محمد عالم صاحب قاضی کوٹی نے (جن کی محبت اور اخلاص کے سبب ہم معزز ناظرین سے ان کے واسطے خاص دعا کی سفارش کرتے ہیں) ہمارے پاس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک پرمعرفت تقریر کا خلاصہ بھیجا ہے جو کہ ہم شکریہ کے ساتھ ہدیہ ناظرین کرتے ہیں اور احباب سے درخواست کرتے ہیں کہ جس کسی کے پاس اس قسم کے خطوط ہوں وہ ہمیں درج اخبار کرنے کے واسطے ارسال فرمادیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مخدومی مکرمی اخویم جناب مفتی صاحب جی سلمہ ربہ۔ بعد السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ واضح ہو کہ سنہ ۱۹۰۰ء میں خاکسار جب پیچش میں سخت مبتلا ہوگیا اور تین چار ماہ بیمار رہ کر سخت مایوس ہوگیا تو خاکسار نے مبلغ ۵ روپے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں بطور نذر ارسال کئے اور اخویم قاضی ضیاء الدین صاحب مرحوم کو خاص طور سے دعائیں کرانے کے واسطے قادیان شریف بھیجا قاضی صاحب نے جو خط قادیان شریف سے ارسال کیا اسمیں حضرت صاحب کی ایک مفصل تقریر جو حقائق اور معارف سے پُر اور نہایت مفید نصائح پر مبنی ہے درج تھی اور وہ تقریر احمدی بھائیوں کو نہایت مفید ہونے کے سبب جناب کے اخبار میں درج ہونے کے قابل ہے وہ خط درج ذیل ہے۔ چونکہ حضرت نبی آج کل بہ الہام الٰہی کئی امور عظامہ میں مصروف ہیں جن کا نتیجہ بعض تصنیفات عجیبہ عنقریب مشاہدہ فرمادیں گے اور معمولاً ایسی محنت شاقہ کے وقت دوران سر ضرور لاحق حال ہوتا ہے اسواسطے اکثر نمازیں جمع کیجاتی ہیں لہٰذا عاجز بمشکل تمام تیسرے دن اجازت پاکر خاص مقام نشستگاہ میں حاضر ہوا۔ شے معلوم اور غیر معلوم بتفصیل تمام گذارش کی اور انھوں نے بھی کام مرجوعہ سے فارغ ہوکر بخوبی سُن لی اور جو لکھ کر دی تھی وہ بھی دیکھی۔ بعدش بفرحت تمام وعدہ فرمایا کہ میں ضرور دعا کرونگا۔ آپ محمد عالم کو تسلی دیں پھر دیر تک نصح اور موعظت کے طور پر کلمات طیبات فرماتے رہے۔ بار بار فرماتے کہ احمد شاہ کی طرف وہم کے طور پر بھی خیال نہ لے جاویں واقعی وہ کچھ بھی نہیں یہ وسوسہ شرک سمجھیں۔ عوام کا مجھکا طعن و تشنیع جتنا اثر کریگا اسی قدر اپنے راستہ کو خالی تصور کریں کامل یقین والوں کو شیطان چھو بھی نہیں سکتا۔ اس موقعہ پر یہ بھی فرمایا میرا تو یقین ہے کہ حضرت آدم کی استعداد میں کسی قدر تساہل تھا تب ہی تو شیطان کو وسوسہ کا قابو مل گیا۔ واللہ اگر اس جگہ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جوہر قابل کھڑا کیا جاتا تو شیطان کا کچھ بھی پیش نہ جاتا کسی موقعہ پر یہ بھی فرمایا کہ زندگانی کی زیادہ خواہش اکثر گناہوں کی اور کمزوریوں کی جڑ ہے ہمارے دوستوں کو لازم ہے کہ مالک حقیقی کی رضا میں اوقات عزیز بسر کرنے کی ہر وقت کوشش رکھیں۔ حاصل یہی ہے ورنہ آج چل دینے اور مثلاً اور پچاس سال بعد کوچ کرنے میں کیا فرق ہے۔ جو آج چاند و سورج ہے وہی اُسدن ہوگا جو انسان نافع اور اس کے دین کا خادم ہوتا ہے اللہ تعالےٰ خود بخود اس کی عمر اور صحت میں برکت ڈال دیتا ہے اور شر الناس کی کچھ پروا نہیں کرتا۔ سو آپ سب کام ہر حال خدا میں ہوکر کریں۔ خود اللہ تعالےٰ آپکو محفوظ رکھے گا۔ یہ الفاظ بھی فرمائے کہ تیس سال سے زیادہ عرصہ گذرتا ہے مجھے اللہ تعالےٰ نے صاف لفظوں میں فرمایا کہ تیری عمر اسّی برس یا دو چار اوپر یا نیچے ہوگی۔ اس میں بھی بھید ہے کہ جو کام مجھے سپرد کیا ہے اسقدر مدت میں تمام کرنا منظور ہوگا۔

حضرت خلیفۃ المسیح کی تقریر

(احمدیہ بلڈنگس لاہور میں)

مرتبہ شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم

خاص جماعت کی اصلاح و تربیت کیلئے

(گزشتہ اشاعت سے آگے)

مگر پہلوں کو مشکل ہوتی ہے۔ اُن کے مقابلہ میں پچھلوں کو سہولت اور آسانی ہوتی ہے وہ پہلوں کی تعلیم پیش کردیتا ہے مگر وہ کہتے ہیں کہ باوجودیکہ پہلے نبی پچھلوں کے لئے راہ صاف کرجاتے ہیں مگر پھر بھی پیچھے آنے والوں پر ان کی قوم اعتراض کردیتی اور ان کا انکار کردیتی ہے۔ پس یہ کیسی صاف راہ ہے

ہر نبی کے زمانہ میں لوگوں کے کفر اور ایمان کے اصول کلام الٰہی میں موجود ہیں جب کوئی نبی آیا اسکے ماننے اور نہ ماننے والوں کے متعلق کیا دقت رہ جاتی ہے؟

ایچاپیچی کرنی اور بات ہے ورنہ اللہ تعالےٰ نے کفر۔ ایمان اور شرک کو کھولکر بیان کردیا ہے پہلے **نبی** آتے رہے ان کے وقت میں دو ہی قومیں تھیں ماننے والے اور نہ ماننے والے کیا ان کے متعلق کوئی شبہ تمہیں پیدا ہوا؟ اور کوئی سوال اٹھا کہ نہ ماننے والوں کو کیا کہیں جو اب تم کہتے ہو کہ مرزا صاحب کے نہ ماننے والوں کو کیا کہیں؟

قرآن مجید میں ایک مثال اللہ تعالےٰ نے دی ہے اَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُهَا فِي السَّمَآءِ تُؤْتِيْٓ اُكُلَهَا كُلَّ حِيْنٍۢ بِاِذْنِ رَبِّهَا وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ۝

فرمایا **ایمان** ہو یا **کفر** ہو **شرک** ہو **فسق** ہو **نفاق** ہو۔ ان کی مثال ایک درخت کی سی ہے **ایمان کی مثال** ایک پاک درخت کی سی ہے اور **کفر۔ شرک۔ فسق۔ نفاق** وغیرہ کی مثال ایک **خبیث درخت** کی سی ہے جب زمین میں بویا جاوے تو ایک **لو** نکلتی کوئی اسکو دیکھ کر نہیں کہہ سکتا کہ گھاس جتنا ہوگا یا بڑکے درخت جتنا ہوگا۔ پھر وہ بڑھتے بڑھتے ایک زمانہ میں اپنی حقیقت خود بتادے گا۔ جب وہ بڑ کا درخت ہوگا تو بڑ کی طرح بڑھے گا اور پھیلے گا اور آخر بڑ ہی کہلائیگا اب اگر اس کے ایک دو پتہ توڑ ڈالو تو کیا کہہ دوگے کہ بڑ سوکھ گیا؟ جب ہزار دو ہزار پتہ توڑ کر لے آؤگے تو اس درجہ تک کی اس کی حیثیت کم ہو جائے گی۔ پھر جب لاکھ دو لاکھ پتے اتار دگے تو اور بھی گھٹے گا۔ پھر جب اسکی ڈالیاں اور شاخیں کاٹ دوگے تو اور بھی +

دیکھو اونٹوں والے پیپل کے درخت کو کاٹ لیتے ہیں۔ ڈالیاں کاٹنے سے ابھی درخت موجود ہوتا ہے۔ اور جڑ کٹ جاوے تو کچھ نہیں رہتا۔ اسی طرح **کفر۔ شرک۔ فسق اور نفاق** ہے +

ایک شخص اللہ تعالےٰ کو نہیں مانتا دوسرا کہے مانتا ہوں اس صورت میں اللہ تعالےٰ کو ماننے والا مقدم ہے۔ اب ایک اور ہے جو اللہ تعالےٰ کو ماننے کے ساتھ کہتا ہے بُت کو بھی سجدہ کرلو مگر دوسرا کہتا ہے۔ بُت پرستی نہیں کرنی چاہیئے۔ اب یہ **موحد** اُس مشرک کے مقابلہ میں مقدم ہے۔ پر ایک ہیں جو **نبیوں کو** مانتے ہیں اور دوسرے نہیں مانتے۔ اب نبیوں کو ماننے والا منکر سے مقدم ہوگا۔ ایک قوم ہے جو **ادریس** اور **یحییٰ** کو مانتی ہے قرآن شریف ان **کو صابی** کہتا ہے یہ قوم اب بھی ہے۔ یہود بہت سے **نبیوں کو** مانتے ہیں مگر **مسیح** کا انکار کرتے ہیں۔ اور ایک وہ ہیں جو **مسیح** کا بھی اقرار کرتے ہیں پس جو مسیح کو مانتے ہیں وہ انکے منکروں سے قریب ہوگئے۔ پھر عیسائیوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار کردیا۔ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اقرار کردیا۔ ابوبکرؓ ان سب سے افضل ہوگیا۔ اب صحابہ۔ تابعین۔ تبع تابعین۔ اولیاء اللہ چشتی۔ قادری۔ سہروردی ہوں یا نقشبندی ہوں **رفاعی ہوں یا احمدی** (مرزائی) ہوں۔ انہیں راستبازوں کے ماننے والے اور **عشق** کرنے والے۔ اپنے اپنے مراتب **رکھینگے** + جو انکار راستباز کا کرتا جاوے گا وہ گرتا جاوے گا +

یہ بنیاد رافضیوں نے رکھی۔ ایک رافضی نے مجھے ایک رسالہ دکھایا جس کا نام طریق نجات تھا۔ اسمیں تمام اولیاء اللہ پر **ایک لعنت کا باب** الگ رکھا ہے تمام محدثین پر **لعنت کا باب الگ**۔ میں نے اسے دیکھکر کہا کہ تم نے حد کردی ہے تمہیں کچھ بھی نصیب نہ ہوگا وہ جھوٹا ہی **مر گیا**۔ جیسا میں نے ابھی کہا ہے یہ رفض کا شبہ ہے جو **خلافت** کی بحث تم چھیڑتے ہو۔ یہ تو خدا سے شکوہ کرنا چاہیئے کہ بھیرہ کا رہنے والا خلیفہ ہوگیا۔ کوئی کہتا ہے کہ خلیفہ کرتا ہی کیا ہے؟ لڑکوں کو پڑھاتا ہے ... کوئی کہتا ہے کہ کتابوں کا عشق ہے اسی میں مبتلا رہتا ہے۔ ہزار نالائقیاں مجھ پر تھوپو مجھ پر نہیں یہ خدا پر لگینگی جس نے **مجھے خلیفہ بنایا**۔ یہ لوگ ایسے ہی ہیں جیسے رافضی ہیں جو **ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما پر اعتراض کرتے ہیں** +

غرض کفر و ایمان کے اصول تم کو بتادیئے گئے ہیں +

حضرت صاحب خدا کے مرسل ہیں اگر وہ نبی کا لفظ اپنی نسبت نہ بولتے تو بخاری کی حدیث کو نعوذ باللہ غلط

حضرت اقدس خلیفۃ المسیح کی قیمتی رائے تاریخ اسلام کے متعلق

"فصیح صاحب نے بڑی محنت سے لکھی ہے صحابہؓ کے اندرونی تعلقات کی خوبی اور پختگی پر روشنی ڈالی ہے نفس مضمون۔ تاریخ کی حد سے باہر نہیں نکلا" + حضرت اقدس اور صاحبزادہ مرزا محمود احمد صاحب کی **سفارش** ہے کہ احباب ضرور خریدیں۔ امید ہے اس سفارش کی خاطر خواہ قدر کی جاویگی +

جنگ بدر سے جنگ یرموک تک

۲۸ دلچسپ واقعات ابتدائی چھ نمبروں میں شائع ہوئے حجم ۲۸۸ صفحات عہ میں نمونہ وی پی کئے جاتے ہیں (۱) گیارہ نمبر شائع ہوچکے ہیں (۲) ہر ماہ میں دو نمبر شائع ہوتے ہیں۔ جنکا حجم ۹۶ صفحہ علاوہ سرورق ہوتا ہے (۳) قیمت سالانہ پیشگی ہم ۲ نمبر یا ۱۱۵۲ صفحات للعہ مقرر ہے۔ ملنے کا پتہ

منشی فضل علی ... فصیح منیجر تاریخ اسلام۔ شہر سیالکوٹ

قرار دیتے جس میں آنے والے کا نام نبی اللہ رکھا ہے پس وہ نبی کا لفظ بولنے پر مجبور ہیں +

اب ان کے ماننے اور انکار کا مسئلہ صاف ہے عربی بولی میں کفر انکار ہی کو کہتے ہیں۔ ایک شخص اسلام کو مانتا ہے اسی حصہ میں اس کو اپنی قریبی سمجھ لو جس طرح پر یہود کے مقابلہ میں عیسائیوں کو قریبی سمجھتے ہو۔ اسی طرح پر یہ مرزا صاحب کا انکار کرکے ہمارے قریبی ہوسکتے ہیں۔ اور پھر مرزا صاحب کے بعد میرا انکار ایسا ہی ہے جیسے رافضی صحابہ کا کرتے ہیں +

ایسا صاف مسئلہ ہے مگر نکمے لوگ اس میں بھی جھگڑتے رہتے ہیں۔ نکمے لوگ ہیں اور کام نہیں (لیتے) باتوں میں لگے رہتے ہیں۔ ایک تو وہ ہیں جو قطعے قطع کرتے ہیں اور ایک یہ ہیں +

کیا کوئی خلافت کے کام میں روک ہے

تیسری بات یہ ہے کہ بعض لوگوں کا یہ خیال ہے اور وہ میرے دوست کہلاتے ہیں اور میرے دوست ہیں وہ کہتے ہیں کہ خلافت کے کام میں روک لاہور کے لوگ ڈالتے ہیں۔ میں نے قرآن کریم اور حدیث کو اُستاد سے پڑھا ہے اور میں دل سے انھیں مانتا ہوں۔ میرے دل میں قرآن اور حدیث صحیح کی محبت بھری ہوئی ہے۔ سیرۃ کی کتابیں ہزاروں روپیہ خرچ کرکے لیتا ہوں۔ ان کو پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے اور یہی میرا ایمان ہے کہ جب اللہ تعالےٰ کسی کام کو کرنا چاہتا ہے تو کوئی اس کو روک نہیں سکتا +

آدم اور **داؤد** کا خلیفہ ہونا مینے پہلے بیان کیا اور پھر نبی سرکار کے خلیفہ ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کا ذکر کیا اور یہ بھی بتایا کہ جس طرح ابوبکر اور عمر خلیفہ ہوئے رضی اللہ عنہما اسی طرح پر خدا تعالےٰ نے مجھے **مرزا صاحب کے بعد خلیفہ کیا**۔ اب اور سنو

انا جعلنا کم خلائف فی الارض

تم سب کو بھی زمین میں اللہ تعالےٰ نے ہی خلیفہ کیا۔ یہ خلافت اور رنگ کی ہے پس جب خلیفہ بنانا اللہ تعالےٰ ہی کا کام ہے تو کسی اور کی کیا طاقت ہے کہ اس کے کام میں روک ڈالے +

لاہور میرا گھر نہیں۔ میرا گھر بھیرہ میں تھا۔ یا اب قادیان میں ہے۔ میں تمہیں بتاتا ہوں کہ لاہور **کا کوئی آدمی نہ میرے امر خلافت میں روک بنا ہے نہ بن سکتا ہے**۔

پس تم ان پر بدظنی نہ کرو +

قرآن مجید میں فرمایا ہے۔ یا ایہا الذین آمنوا اجتنبوا کثیرا من الظن ان بعض الظن اثم اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایاکم والظن فان الظن اکذب الحدیث + الترمذی نے یہی تعلیم دی ہے۔ بدظنی سے ہٹ جاؤ۔ یہ بد کام کروے گی۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بدظن بڑا جھوٹا ہوتا ہے پس تم بدظنی نہ کرو۔ اب بھی میرے ہاتھ میں ایک رقعہ ہے وہ لکھتا ہے کہ لاہور کی جماعت **خلافت** میں روک ہے میں ایسا اعتراض کرنے والوں کو کہتا ہوں کہ یہ بدظنی ہی اسکو چھوڑ دو۔ تم پہلے ان جیسے اپنے آپ کو مخلص بناؤ۔ لاہور کے لوگ مخلص ہیں حضرت صاحب سے انھیں محبت ہے۔ غلطی انسان کا کام ہے اس سے ہوجاتی ہے ان سے بھی غلطی ہوتی ہے یہ جدی بات ہے۔ مگر ان لوگوں نے جو کام کئے ہیں تم بھی کرکے دکھاؤ +

میں بلند آواز سے کہتا ہوں کہ یہ لاہوریوں پر بدظنی ہے کہ وہ خلافت میں روک ہیں۔ اسے یاد رہے کہ رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے بدظنی کرنے والے کو یہ سرو پا ملتا ہے ان الظن اکذب الحدیث۔ اور اللہ جل شانہ نے فرمایا۔ اجتنبوا کثیرا من الظن ان بعض الظن اثم۔ وہاں سے اثم کا خطاب ملتا ہے۔ بدظنی سے غیبت تجسس ہوتی ہے اور اس کے متعلق فرمایا لا یغتب بعضکم بعضا۔ پس مخلصوں پر بدظنی کرتے ہو اور میرا دل دکھاتے ہو خدا سے ڈرو۔ تمہارے لئے میں دعا کرتا ہوں اسلئے محروم نہ بنو +

اگر مان لیا ہے تو شکر کرو۔ اور نہیں تو میں کی دوا موجود ہے) میں باوجود اس بیماری کے جو مجھے کھڑا ہونا تکلیف دیتا ہے اس رقعہ کو دیکھ کر سمجھا ہوں کہ **خلافت کیسری کی دوکان کا سوڈا واٹر نہیں**۔ تم اس بکھیڑے سے کچھ فائدہ نہیں اٹھاسکتے۔ نہ تم کو کسی نے خلیفہ بنانا ہے اور نہ میری زندگی میں کوئی اور بن سکتا ہے۔ میں جب مر جاؤں گا (اللھم متعنا بطول حیاتہ) **تو پھر وہی کھڑا ہوگا** جسکو خدا چاہیگا۔ **اور خدا اس کو آپ کھڑا کر دیگا** +

تم نے میرے ہاتھوں پر اقرار کئے ہیں تم خلافت کا نام نہ لو۔ مجھے خدا نے خلیفہ بنادیا ہے **اور اب نہ تمہارے کہنے سے معزول ہوسکتا ہوں اور نہ کسی میں طاقت ہے کہ وہ معزول کرے**۔ اگر تم زیادہ زور دوگے تو یاد رکھو میرے پاس ایسے خالد بن ولید ہیں جو تمہیں مرتدوں کی طرح سزا دینگے +

دیکھو! میری دعائیں عرش میں بھی سنی جاتی ہیں میرا مولےٰ میرے کام میری دعا سے بھی پہلے کر دیتا ہے **میرے ساتھ لڑائی کرنا خدا سے لڑائی کرنا ہے**۔ تم ایسی باتوں کو چھوڑ دو اور توبہ کرلو +

وہ اخبار نویس جو لکھتا ہے کہ کوئی رشتہ دار میرا معتقد نہیں * وہ توبہ کرلے۔ وہ مرزا صاحب کے رشتہ داروں سے پوچھ لے مرزا سلطان احمد صاحب کی بیوی اور بچے تک تو میرے مرید ہیں اور وہ آپ حضرت (؟)

---

* حاشیہ۔ برادرم **صادق** حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مخلص خدام میں سے ہیں اور حضرت خلیفۃ المسیح صاحب کے ساتھ انھیں ارادت تام ہے۔ انھوں نے جو مضمون رئیسان پنجاب میں نقل کیا تھا گو اسکی اجمالی تردید پہلے صفحہ پر کی تھی۔ مگر اس سے وہ شبہ جو خلیفۃ المسیح نے ظاہر کیا باقی رہتا تھا۔ اس لئے حضرت خلیفۃ المسیح نے غلط فہمی سے لوگوں کو بچانے کے لئے اسپر زور دیا اور برادر **صادق** کی محبت اور ایمان نے ایک لحظہ کیلئے گوارا نہ کیا کہ اسکی تردید نہ ہو۔ چنانچہ انہوں نے اسی روز شام کو اسکی تردید میں ایک اشتہار شائع کردیا جو بدر ۴ جولائی کے ساتھ ضمیمہ ہوا ہے۔ جزاہ اللہ احسن الجزا (ایڈیٹر)

کی عبدگی میں کبھی میرا معتقد تھا۔ پس جو ایسا کہتے ہیں۔ کہ رشتہ دار میرے مرید نہیں جھوٹ کہتے ہیں۔ کیا کفر کا لفظ یہاں تک سنتے رکھتا ہے اور کفر بمعنے انکار نہیں؟

(اگر کہو کہ لاہور کے لوگ خلافت میں روک ہیں تو میرے مخلص دوستوں پر بدظنی ہوتی ہے اسے چھوڑ دو۔ جو شخص کسی پر بدظنی کرتا ہے۔ وہ نہیں مرتا۔ جب تک اس میں مبتلا نہو۔ میں سنتا ہوں۔ تم آپس میں اختلاف کرتے ہو۔ اختلاف انسان کی فطرت میں ہے یہ ہٹ نہیں سکتا مگر اس کو **شغل نہ بناؤ** جس امر پر اللہ تعالےٰ نے تم کو جمع کر دیا ہے اس **وحدۃ** کے مرکز کو نہ چھوڑو +

کبھی کبھی مجھے ان حالتوں کو دیکھ کر **بددُعا کا جوش** آتا ہے۔ مگر پھر رحم سے کام لیتا ہوں۔ توبہ کرلو **ہماری زندگی میں چھوڑ دو۔**)

تھوڑے دن صبر کرو پھر جو پیچھے آئے گا اللہ تعالےٰ جیسا چاہے گا وہ تم سے معاملہ کرے گا +

سنو! تمہاری نزاعیں تین قسم کی ہیں **اوّل** اُن امور اور مسائل کے متعلق ہیں جن کا فیصلہ حضرت صاحب نے کر دیا ہے۔

(جو حضرت صاحب کے فیصلہ کے خلاف کرتا ہے وہ احمدی نہیں)

جن پر حضرت صاحب نے گفتگو نہیں کی ان پر بولنے کا تمہیں خود کوئی **حق** نہیں جب تک ہمارے دربار سے تم کو اجازت نہ ملے۔ پس جب تک خلیفہ نہیں بولتا یا **خلیفہ کا خلیفہ دنیا میں نہیں آتا**۔ ان پر رائے زنی نہ کرو +

جن پر ہمارے امام اور مقتدا نے قلم نہیں اُٹھایا تم اُن پر جرأت نہ کرو۔ ورنہ تمہاری تحریریں اور کا غذ ردی کر دینگے۔ تم میں کوئی **تصنیف** کرتا ہے۔ اور اگر کہو کہ تمہارا قلم نہیں لکھ سکتا تو کیا ہم بھی نہ لکھیں تو **نورالدین**

تصدیق - فصل الخطاب - ابطال الوہیت مسیح کو پڑھ لو۔ مجھے لکھنا آتا ہے اور خوب آتا ہے مگر خدا تعالےٰ کی ایک مصلحت نے روک رکھا ہے اور ہاں **خدا نے روکا ہے۔**

(اب بھی تمہارے رسائل میں غلطیاں ہوتی ہیں اور میں دیکھتا ہوں کہ ان میں غلطیاں ہوتی ہیں مگر خدا نے چاہا ہے کہ خاموش رہوں تم کیا ہستی رکھتے ہو کہ جو نہ میرے دربار سے اجازت ہوتی ہے نہ خدا کی طرف سے تمہیں امر ہوتا ہے اور تم جرأت کرتے۔ دیکھو یاد رکھو۔ تمہاری کوئی جماعت نہ بنے گی۔ تم لکھ رکھو کوئی ایسی جماعت نہ بنا سکوگے

پس میری بات کو یاد رکھو اور بدظنی چھوڑ دو تفرقہ نہ کرو۔ حضرت صاحب نے جو فیصلہ جس امر میں کر دیا ہے اس کے **خلاف** نہ کہو نہ کرو ورنہ احمدی نہ رہوگے۔ یہ خیال چھوڑ دو کہ لاہور **کے لوگ خلافت کے امر میں روک ہیں**۔ اگر ایسا نہ کروگے تو پھر خدا مسیلمہ کا سا معاملہ کریگا +

جماعت کے ساتھ نمازیں پڑھو۔ درود۔ اور استغفار پڑھو۔ حلال طیب کماؤ اور کھاؤ۔ ان بیہودہ باتوں سے کوئی نفع نہیں اُٹھا سکتے۔ خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ انسان نکما نہیں بیٹھ سکتا۔ میں نئے تجربہ کی سپارش نہیں کرتا بلکہ میں دیکھتا ہوں کہ حالت ایسی ہی ہے کہ اگر بیوی اچھی خوبصورت مل گئی تو صرف شہوانی کام رہ گیا۔ اسی شہر میں ایک بڑا آدمی گزرا ہے۔ ایک انگریز اس سے ملنے کو آیا۔ اس کو اُس نے اپنی افواج کا معائنہ کرایا۔ رسالے۔ پیادے۔ توپ خانہ وغیرہ دکھا کر پوچھا کہ کیسی فوج ہے اُس نے شکریہ ادا کیا اور اظہار مسرت کیا۔ فوج سامنے کھڑی تھی مگر حکم دیا کہ خاص کی فوج لاؤ۔ اندر سے بڑی خوبصورت عورتیں ہتھیار لگائے ہوئے آگئیں۔ اس انگریز سے پوچھا کہ ایسی فوج بھی دیکھی ہے۔ اس نے کہا کبھی نہیں اس پر اس رئیس نے کہا کہ پہلی فوج میری ہے اگر وہ بغاوت کر دے تو میں اکیلا اسے تباہ کر سکتا مگر اس فوج کے مقابلہ میں ہمیشہ شکست کھاتا ہوں +

غرض کچھ مسلمان تو اس کام میں لگے ہوئے ہیں اور طیار ہیں۔ اور کچھ وہ ہیں جو نکمے ہیں سارا دن مباحثات کرتے ہیں۔ ان سے پوچھو۔ فرشتوں نے اعتراض کر کے کیا لیا تھا۔ پس تم ان جھگڑوں کو چھوڑ دو۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے

ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر

تم میں ایسے لوگ ہوں جو خیر مسلم کی طرف بلانے والے ہوں۔ پسندیدہ اور بھلائی کے کاموں کا امر کریں اور ناپسندیدہ باتوں کو روکیں۔ وہ مظفر و منصور ہونگے اب میں پھر نصیحت کرتا ہوں۔ میرے بڑھاپے اور بیماری کو دیکھ لو۔ اپنے اختلافوں کو دیکھ لو۔ کیا یہ تمہیں خدا سے ملا دینگے۔ اگر نہیں تو پھر ہماری بات مانو اور محبت سے رہو اور اس طرح پر رہو کہ میں تمہیں دیکھ کر اسی طرح خوش ہو جاؤں جس طرح پر مسجد کو دیکھ کر خوش ہوا۔ جس طرح شہر میں داخل ہو کر مسجد کو دیکھ کر مجھے خوشی ہوئی خدا کرے کہ جاتے **ہوئے مجھے یہ آواز آوے کہ تم باہم ایک ہو اور تم محبت سے رہتے ہو۔**

تم بھی دُعاؤں سے کام لو۔ میں بھی تمہارے لئے دعا کروں گا۔

وباللہ التوفیق +

محکمہ تعمیر کو مشورہ | برادر سراج الدین صاحب

سمبڑیال سے اپنی تجربہ کاری کی بنا پر محکمہ تعمیر صدر انجمن کو صلاح دیتے ہیں کہ عمارت مدرسہ کا کام ٹھیکہ پر کرایا جائے اور اپنی تجربہ کاری کی تصدیق میں اپنے والد کے سارٹیفکیٹ بھی ساتھ شامل کرتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ یہ کام میں نے اپنے والد کے ساتھ خود بنوائے ہیں اور علاوہ اسکے بعض اور معاملات میں بھی انجمن کے بعض کارکنوں کی کچھ غلطیوں کا اظہار کرتے ہیں۔ انکی مخلصانہ تحریر قابل قدر ہے اور ہم نے اسے سکرٹری صاحب کے پاس بھیجا ہے تاکہ وہ اس پر غور کریں اور اس سے فائدہ اُٹھائیں۔ ایسے ایسے لایق ٹھیکہ داروں کی تجربہ کاری سے ضرور مستفید ہونا چاہیئے +

ایک جھوٹ کی تردید اور معذرت

یہ مضمون بطور ضمیمہ پچھلے اخبار کے ساتھ روانہ ہو چکا ہے اب اُسے متن اخبار میں بھی درج کیا جاتا ہے۔ ایڈیٹر

پچھلے اخبار بدر میں ایک مضمون بعنوان "تذکرہ خاندان حضرت مرزا صاحب" شائع ہو چکا ہے۔ جو ناظرین پڑھ چکے ہیں۔ یہ مضمون جیسا کہ ظاہر کیا جا چکا ہے۔ ایک انگریزی کتاب کا ترجمہ ہے۔ جو ایک انگریز کی تصنیف ہے۔ اس مضمون کے آخر میں ایک فقرہ ہے جس کی مناسب اور مفصل تردید اسی اخبار میں ہو جانی ضروری تھی۔ مگر مجھے اپنی غفلت پر افسوس ہے۔ کہ سوائے ایک مختصر ریمارک کے اس میں کچھ لکھا نہ گیا۔ وہ فقرہ یہ ہے:-

"مرزا غلام احمد کا خلیفہ ایک مشہور حکیم مولوی نورالدین جو چند سال مہاراجہ کشمیر کی ملازمت میں رہا ہے۔ غلام احمد کا اپنا رشتہ دار ایک بھی اس کا پیرو نہیں"

اللہ تعالیٰ علیم و خبیر اس بات کا شاہد ہے کہ اس مضمون کو درج اخبار کرنے کے وقت الفاظ "اس کا پیرو" سے میں نے مراد حضرت مرزا صاحب کا پیرو سمجھا۔ اور میں نے یہ خیال کیا۔ کہ مؤلف کا منشاء ہے کہ حضرت مرزا صاحب کے جدی رشتہ دار اُن (مرزا صاحب کو) مسیح نہ مانتے تھے چونکہ میرے معلومات کے مطابق یہ کلیۃً بھی غلط تھا۔ اسواسطے میں نے اس کی تردید اسی اخبار میں تمہیدی الفاظ میں کر دی تھی۔ کہ "حضرت صاحب کے بعض رشتہ دار بھی آپ کے مریدین میں شامل ہیں" لیکن مذکورہ بالا سے یہ مطلب بھی نکل سکتا ہے کہ احمدی جماعت کے موجودہ امام و پیشوا حضرت خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نورالدین صاحب ایدہ اللہ کو حضرت مرزا صاحب کا کوئی رشتہ دار نہیں مانتا۔ اگرچہ الفاظ سے ایسا ظاہر ہے مگر چونکہ ایسی بات ہمیشہ روزمرہ کے مشاہدہ اور امر واقعہ کے بالکل خلاف ہے۔ بلکہ ایک صریح جھوٹ اور کذب بیانی ہے۔ اس واسطے پہلے میرا خیال مطلقاً اس طرف گیا ہی نہیں کہ اس عبارت کے یہ معنے ہیں۔ لہذا اب اس تحریر کے ذریعہ سے یہ امر واضح کیا جاتا ہے۔ کہ اگر مؤلف کتاب کا وہ منشاء تھا۔ کہ حضرت مرزا صاحب کی نبوت اور مسیحیت کو ان کے جدی رشتہ داروں نے نہیں مانا تو وہ بھی کلیۃً درست نہیں۔ کیونکہ اگرچہ سنت انبیاء سے ظاہر ہے۔ کہ نبیوں کے اقرباء عموماً کم ہی ان کے ماننے والے ہوئے۔ اور حضرت عیسےٰ کے اقوال سے بھی ظاہر ہے کہ نبی کو اپنے وطن میں عزت نہیں۔ تاہم یہ امر واقعہ ہے۔ کہ حضرت مرزا صاحب کے خاندان کے بعض افراد اور قادیان کے مغلوں میں سے کئی شخص آپکی زندگی میں آپ کے مرید ہو چکے تھے۔ اور اس عبارت سے جو یہ منشاء ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت مرزا صاحب کے رشتہ دار حضرت مولوی نورالدین صاحب کے مرید نہیں۔ یہ تو ایک صاف دروغ ہے۔ کیونکہ نہ صرف حضرت مرزا صاحب مرحوم مغفور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیوی لڑکے خسر داماد جو حضرت کے مرید تھے سب کے سب بلا استثنےٰ حضرت مولوی صاحب کے خلیفۃ المسیح ہونے پر یقین اور ایمان رکھنے والے ہیں۔ بلکہ بعض وہ جدی رشتہ دار بھی جو حضرت مرحوم کی زندگی میں آپ کے مرید نہ تھے۔ وہ حضرت خلیفۃ المسیح کے ہاتھ پر توبہ کر کے داخل سلسلہ احمدیہ ہو چکے ہیں۔ اور حضرت مرزا صاحب کے اہلبیت کو جو اخلاص حضرت مولوی نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح کے ساتھ ہے۔ اور جس محبت اور اطاعت کا اعلیٰ نمونہ حضرت ام المومنین نے اور حضرت صاحبزادہ بشیرالدین محمود احمد صاحب نے اور اُن کے بھائیوں نے اور حضرت نواب محمد علی خان صاحب نے اور حضرت میر ناصر نواب صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح مولوی صاحب کے حضور میں دکھایا ہے۔ اس کی نظیر بہت کم پائی جا سکتی ہے یہ صاحبان اس خلافت اوّل کے اول المومنین ہیں۔ اور میں تو سمجھتا ہوں۔ اور میں کیا دنیا دیکھ رہی ہے کہ یہ سب حضرت خلیفۃ المسیح کے حضور ہر وقت اپنی جانوں تک نثار کرنے کے واسطے تیار ہیں۔ اللہ تعالیٰ تمام جماعت کو اُن کے پاک نمونے پر چلنے کی توفیق دے۔ میں نہیں جانتا کہ میں اپنی اس غلطی کو اپنی نالائقی کی طرف منسوب کروں یا اپنی کم فہمی اور نادانی کے ذمہ لگاؤں۔ کیونکہ یہ سب باتیں مجھ میں پائی جاتی ہیں لیکن سب سے زیادہ صحیح بات یہ ہے۔ کہ میری بعض شامت اعمال کا نتیجہ ہے کہ مجھ سے ایسی کوتاہی سرزد ہوئی۔ کہ میں نے پچھلے اخبار میں ہی مفصل نوٹ نہ دیا۔ رب انی ظلمت نفسی ظلماً کثیراً واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ میں اُن تمام اپنے مطاع۔ محسن بزرگوں اور ناظرین اخبار سے جن کے واسطے میری یہ نابکاری موجب تکلیف ہوئی ہے۔ معافی اور نیک دُعا کا خواستگار ہوں۔ چونکہ اخبار تیار ہو چکا ہے۔ اسواسطے یہ ورق بطور ضمیمہ کے بڑھایا جاتا ہے الگ بھی تقسیم کیا جاتا ہے اور اگلے اخبار میں انشاء اللہ اس مضمون کو دوبارہ بھی درج کیا جائے گا۔ لوگ جانتے ہیں۔ کہ اس اخبار کا ایڈیٹر میں ہوں لیکن بعض دفعہ میری عدم موجودگی کے وقت اخبار کوئی اور بھی ایڈٹ کرتا ہے لہذا اس امر کو ظاہر کرنے کے واسطے کہ اس بیہودگی کا ذمہ دار صرف میں تھا۔ میں اس معذرت کے نیچے اپنا دستخط بھی کر دیتا ہوں +

محمد صادق عفی اللہ عنہ
ایڈیٹر اخبار بدر
۱۷۔ جون ۱۹۱۲ء

ارشاد المسیح

۲۴ - مئی ۱۹۱۲ء کے اخبار بدر میں تعلیم حضرت مرزا صاحب مغفور علیہ الصلوٰۃ والسلام مُسدس کی شکل میں چند بند درج ہو چکے ہیں۔ اب اس سلسلہ کو ملا کر پڑھنے اور عمل کرنے سے دُگنا ثواب ہو گا۔ خاکسار ڈاکٹر شیخ محمد حسین امرتسر

قبول اس کی درگاہ میں تم نہ ہو گے　　اگر راستے پر نہ اس کے چلو گے
اگر تیرگی سے کے آگے بڑھو گے　　تو جتنا بڑھو گے بس اُتنا گھٹو گے
ذرہ بھی جو دل میں سیاہی رہیگی
تو دونوں جہاں میں تباہی رہیگی

خدا کی قسم جو خدا ہے تمھارا　　بھلا اور بُرا دیکھتا ہے تمھارا
کبھی حوصلہ یہ ہوا ہے تمھارا؟　　کوئی راز اس سے چھُپا ہے تمہارا
جو دنیا کی لعنت ہے اُس سے نہ ڈرنا
دھُواں بن کے اُڑ جائیگی غم نہ کرنا

ڈ لعنتِ حضرتِ کبریا سے　　ڈرو ہاں ڈرو برقِ قہرِ خدا سے
ڈ جوشِ بارانِ رنج و بلا سے　　حذر گوشۂ چشمِ قہر آشنا سے
یہ لعنت اُتر آئی گر آسمان سے
اُڑا دیگی بنیاد دونو جہاں سے

نہ دنیا لذات پر بھُول جاؤ　　نہ یُوں نفسِ سرکش کو فربہ بناؤ
د تن پروری کی محبت دکھاؤ　　نہ موٹے ہو اتنے کہ خَل سماؤ
وہ دروازہ جس سے گزرنا پڑیگا
وہاں موٹے تازے کو مرنا پڑیگا

اگر بُو رہی تم میں کبر و ریا کی　　کسل خود پسندی نے گر دل میں جا کی
رہی تم کو خواہش اگر ماسوا کی　　تو ہے دُور منزل رضاءِ خدا کی
خودی نے اگر دیدیا تم کو دھوکا
یہ شیوہ وہاں پر نہ منظور ہو گا

اگر منقلب ہو گی ہستی تمھاری　　تو بن جائے گی اوج بستی تمہاری
بنے شاید اک ہوشِ مستی تمھاری　　اُجڑ کر ہو آباد ہستی تمہاری
اگر ما کرنے کی عادت کرو گے
تو بہ بہ ترکِ شرارت کرو گے

کرے گا وہ جو تفرقہ ڈالتا ہے　　وہ نفسانیت کا بدن پالتا ہے
لے تت کو مفت میں ٹالتا ہے　　بہانے غلط کار خود بھالتا ہے
فراست نے اس کو نہ چھوڑا کہیں کا
عجیب آدمی ہے یہ گھوڑا کہیں کا

وہ بدبخت ہے بدنصیب آدمی ہے　　یہ کہنا میرا جس کے آگے ہنسی ہے
نہیں اس اسباب سے آگہی ہے　　کہ دراصل کہنا خدا کا یہی ہے
ادھر کہ ادبھارہ نہ جوشِ اثر کو

مسئلہ حُبِّ اہلبیت کا حل

مذہبی دنیا کے ان مسائل و مباحث میں سے جو باوجودیکہ اکثر مخالف و موافق میں معرکۃ الآرا ہیں۔ مگر پھر بھی وہ عام فہم انسانی سے بالاتر ہی رہتے ہیں۔ حب اہلبیت کا مسئلہ بھی ہے۔

بغض اہل بیت کرام سوائے خوارج کے کسی اسلامی فرقہ کا شعار نہیں۔ حُبّ اہلبیت سے کسی کو انکار نہیں۔ تاہم شیعہ صاحبان کو اصرار ہے۔ کہ سوائے ہمارے کوئی فرقہ بھی نہیں ہے جو سچے دل سے محبّ اہلبیت کرام علیہم السلام ہو۔ اس کے ساتھ ہی شیعوں نے اپنے زعم اور فہم کے مطابق کچھ معیار بھی بنائے ہوئے۔ مثلاً تعزیہ داری۔ امام حسین۔ خاک شفا کی تسبیح یا ٹکیہ یا اصحاب رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم و ازواج مطہرات پر سب ولعن کرنا۔ یزید اور امیر معاویہ کو بانی پی پی کر کوسنا۔ وغیرہ وغیرہ۔

مگر نہایت افسوس ہے کہ ان کے یہ مَن گھڑت معیار آخر بے سود و بیکار ثابت ہوگئے۔ خداوند کریم کے فضل و کرم سے مجھ کو ایسے معیار ہاتھ لگے ہیں۔ جن پر شاید ہی کوئی شبہ وارد کر سکے۔ اگر ہمارے شیعہ احباب اُن معیاروں کے مطابق اپنے دل ہی میں اپنے شیعہ میں اور محبّ اہل بیت ہونے کا امتحان کر لیں۔ تو یہ مسئلہ جس میں سینکڑوں برس سے وہ خود بھی فریب خوردہ ہیں اور دوسرے مسلمانوں کو بھی ہر جگہ سرگرداں رکھتے ہیں بڑی آسانی سے آن کی آن میں حل ہو جاتا ہے۔ یہ معیار عاجز راقم کا اپنا تجویز کردہ نہیں ہے بلکہ خود اہل بیت کرام کے اماموں کا معیار ہے جس سے کسی محبّ اہل بیت کو انکار کی جرأت ہی نہ ہو سکے۔ یہ معیار ایک پند آموز واقعہ پر مبنی ہے اور شیعوں کی ایک نہایت معتبر کتاب سے منقول ہے۔ ناظرین غور سے ملاحظہ فرماویں۔ وھو ہذا۔

حضرت امام علی رضا علیہ السلام جن کے روضہ مبارک پر حال ہی میں منہ کالے روسیاہ ظالموں نے مشہد مقدس میں گولہ باری کی ہے اور تمام اسلامی اخباروں میں ناپسندیدگی کا اظہار ہو رہا ہے بارہ اماموں میں سے آٹھویں امام ہوتے ہیں ان کے والد بزرگوار کا نام امام موسیٰ الرضا ہے ان کے ایک بھائی کا نام زید تھا جو تاریخ اسلام میں زید النار کر کے مشہور ہیں صاحب کتاب لکھتا ہے کہ جب امام علی رضا خراسان میں سکونت پذیر تھے ایک دن آپ کے اصحاب کی ایک جماعت آپ کی مجلس میں حاضر تھی اور زید بن موسیٰ بھی اسی مجلس میں حاضر تھے اور اہل مجلس کے سامنے اپنی بڑائی کی باتیں کر رہے تھے حضرت علی اگرچہ مجلس کے ساتھ بات چیت میں مشغول تھے مگر زید کی باتیں بھی سنتے جاتے تھے پس آپ نے (اپنے بھائی) زید کو مخاطب کر کے فرمایا کہ اے زید کیا تم کو کوفہ کے بقالوں کی باتوں نے اس حدیث پر فریفتہ کر رکھا ہے جس کا یہ مطلب ہے کہ حضرت فاطمہ معصومہ نے اپنا نام محرمات سے اور خدا وند کریم نے دوزخ کی آگ کو انکے فرزندوں پر حرام کر دیا ہے قسم ہے خدا کی کہ یہ حدیث وارد نہیں ہے مگر امام حسن و حسین و زینب و ام کلثوم کے حق میں جو کہ فاطمہ علیہا السلام کے بطن مبارک سے پیدا ہوئے ہیں۔ سُنو! اے زید کیا جب موسیٰ بن جعفر علیہما السلام (اپنے والد بزرگوار اور جد امجد حضرت امام صادق کو یاد کرتے ہیں) خدا کی اطاعت کریں اور کئی دنوں روزے رکھیں اور کئی کئی راتیں عبادت میں کھڑے رہیں اور تم خدا کی نافرمانیاں کرتے رہو۔ جب دونوں قیامت میں جا حاضر ہو گے۔ کیا تم اور وُہ خداوند کریم کے نزدیک مساوی درجہ میں شمار ہو گے؟ کیا تم نے نہیں سُنا کہ امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا کہ ہم سادات)

نیکوں کو ایک نیکی کا دوچند اجر ملے گا اور ہمارے بدکاروں کو ایک نافرمانی کے عوض میں دوچند عذاب ہوگا۔ لمحسنا کفلان من الاجر ولمسیئنا ضعفان من العذاب۔ جب یہاں تک فرما چکے تو حسن الوشار (راوی) کی طرف خطاب فرمایا کہ اے حسن وہ قرآن کی آیت کس طرح پڑھا کرتے ہو۔ قال یا نوح انہ لیس من اھلک انہ عمل غیر صالح۔ جب (نوح کا بیٹا) خدا کے حضور میں گنہگار ٹھہر گیا۔ خداوند کریم نے اسکو نوح کے بیٹے ہونے سے ہی نکالدیا۔

کذا من کان منا لم یطع اللہ فلیس منا وانت اذا اطعت اللہ فانت منا اھل البیت۔ یعنے اس طرح سمجھ لو کہ جو ہمارا ہے اور خدا کی اطاعت نہیں کرتا وہ ہرگز ہمارا نہیں ہے اور (اے حسن الوشار) [illegible] نافرمان نہ بنجائے۔ تو تو ہمارے اہل بیت سے ہو جائیگا۔ دیکھو کتاب ناسخ التواریخ جلد دوم کتاب ششم مطبوعہ ایران صفحہ ۳۲

یہ ہے وہ معیار جسکی تصدیق خود قرآن شریف کرتا ہے اور دوسری احادیث ائمہ اہل بیت بھی مثلاً کافی میں ہے وما من شیعتنا الا من اطاع اللہ۔ یعنے کوئی ہمارا شیعہ نہیں۔ مگر وہی جو خدا کا فرمانبردار ہو اسکی مرید و مصدق ہیں عقل سلیم بھی اسی کی تائید کرتی ہے بس کیا اچھا ہو کہ اس مبارک معیار پر شیعہ صاحبان بھی متفق ہو جاویں اور جو معیار انھوں نے بیشتر بنا رکھے ہیں ان کو نظر انداز کیا جاوے۔

والسلام - خاکسار خادم حسین - خادم بھیروی

حکیم محمد عمر صاحب کے احباب کو اطلاع ہو کہ وہ اپنے سفر سے واپس قادیان پہنچ گئے ہیں۔ اگرچہ حکیم صاحب کا سفر اپنے مقاصد طبّی کے متعلق ہوتا ہے۔ مگر وہ ہر جگہ ایسے اشخاص کی مجلس میں سلسلہ حقہ کی تبلیغ دلیری سے پہونچا دیتے ہیں۔ جہاں دوسرے ذرائع سے تبلیغ کا ہونا بھی مشکل ہے۔ اور چونکہ وہ حضرت خلیفۃ المسیح ؑ کی خدمت میں اکثر بیٹھتے ہیں اس واسطے وعاؤں سے کام لینے کے ہنر سے بھی واقف ہیں۔ اللہ تعالےٰ انہیں جزائے خیر دے۔ حکیم صاحب کی زبانی اس خبر کے معلوم ہونے سے بھی خوشی ہوئی کہ مخدومی مولوی غلام حسین صاحب نے پشاور کے احباب میں چندہ تعمیر مدرسہ کے واسطے بجائے اقساط کے یکمشت روپیہ ادا کرنے کی تحریک کی ہے جماعت پشاور ہمیشہ قومی چندوں میں وافر حصہ لیتی ہے اور علاوہ اس کے افغانی احمدیوں کی خدمات کا خاص بوجھ وقتاً فوقتاً اُٹھاتی رہتی ہے۔ اللہ تعالےٰ انہیں جزائے خیر دیوے۔

حکیم صاحب موصوف سے یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ سیالکوٹ اور دیگر مقامات میں بھی تحریک چندہ عمارت ہو رہی ہے اور میر اعجاز حسین صاحب سب اورسیر نے اس کارخیر میں مبلغ ڈیڑھ سو روپیہ دینے کا وعدہ فرمایا ہے۔

مذہب منصور اللہ تعالےٰ کی ہستی اور رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی صداقت اور اسلام کی سچائی پر ایک فاضل نے نہایت محنت سے ترتیب وار ۴۲۲ دلائل اس کتاب میں درج کئے ہیں۔ قابل دید ہے قیمت فی نسخہ ۵ر ملنے کا پتہ

بدر ایجنسی - قادیان ضلع گورداسپور

ولقد نصرکم اللہ ببدرٍ وانتم اذلۃ

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحٰن الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلًا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصا

BADR QADIAN

بدر

قادیان ۔ ضلع گورداسپور

الیس اللّٰہ بکافٍ عبدہٗ ۔ مرزا غلام احمدؐ

وقت تھا وقت مسیحا نہ کسی اور کا وقت ۔ ہم مجدد بر سر این صد

ضمیمہ درس قرآن مجید معہ

چار روپیہ

جلد ۱۲

۲۔ شعبان سنہ ۱۳۳۰ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۸ جولائی سنہ ۱۹۱۲ء مطابق ۴ ساون سنہ ۱۹۶۹

نمبر ۳

بھائیو اگر قادیان آؤ گے تم

بروز پنجشنبہ

اڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ

نورِ دین مصطفٰے پاؤ گے تم

دس شرائط بیعت

اول۔ یہ کہ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہوجاوے ۔ شرک سے مجتنب رہے گا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا اور حتے الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کرے گا۔ اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائے گا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دے گا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت ۔ عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں خدا تعالےٰ کے ساتھ وفاداری کرے گا اور بہر حالت راضی بقضا ہو گا۔ اور ہر ایک ذلت اور دُکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کرلیگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دے گا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوۃ کو بکلی چھوڑ دے گا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ عزیز سمجھے گا۔ نہم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے۔ اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا دہم ۔ یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوۃ محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا اور اس عقد اخوۃ میں ایسا اعلےٰ درجہ کا ہو گا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
اندریں دیں آمدہ از مادریم
آں کتاب حق کہ قرآں نام اوست
آں رسولے کش محمدؐ ہست نام
مہر او با شیر شد اندر بدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
اقتدائے قول او در جان ماست
از ملائک و از خبر ہائے معاد
آں ہمہ از حضرتنا صدیست است
معجزات او ہمہ حق اند و راست
معجزات انبیاء سابقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
یکدم دوری از ان عالیجناب

مصطفٰے ما را امام و پیشوا
ہم بریں از دار دنیا بگذریم
بادۂ عرفان ما از جام اوست
دامن پاکش بدست ما مدام
جاں شد و با جاں بدر خواہد شدن
ہر نبوت را بر او شد اختتام
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آں نہ از خود از ہماں جائے بود
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
ہر چہ گفت آں مرسل رب العباد
منکر آں مستحق لعنت است
منکر آں مورد لعن خدا است
آنچہ در قرآں بیانش بالیقین
ہر کہ انکارے کند از اشقیاء است
نزد ما کفر است خسران و تباب

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر و پبلشر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا

ضروری اطلاع

حضرت صاحبزادہ بشیر الدین محمود احمد صاحب نے کتب خانہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے واسطے ایک الگ آدمی معین کیا ہے لہذا کتب خانہ کو درخواستیں یا کسی خاص آدمی کے نام نہیں آنی چاہئیں بلکہ اس پتہ پر آنی چاہئیں۔

مہتمم کتب خانہ حضرت مسیح موعود

اخبار قادیان و برادران احمدیہ

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز بخیریت ہیں۔ تمام درس قرآن و حدیث کے روزانہ ہوتے ہیں + حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اہل بیت میں بہمہ وجوہ خیریت ہے + حضرت میر ناصر نواب صاحب چندہ جمع کرنے کے سفر سے واپس بخیریت یہاں آ گئے ہیں + باران رحمت کا سلسلہ شروع ہو گیا ہے مگر ہنوز دھواں دھار نہیں برسے + حضرت نواب صاحب مالیر کوٹلہ میں ہیں اور حضرت مولوی سید محمد احسن صاحب اپنے وطن امروہہ میں رونق افروز ہیں + حضرت مولوی محمد علی صاحب ایم اے چند روز بخار میں مبتلا رہے اب آرام ہے اور تبدیل آب و ہوا کے واسطے کوہ مری تشریف لے گئے ہیں اللہ تعالیٰ ہمارے مکرم و مخدوم فخر قوم کو صحت و عافیت کے ساتھ واپس لائے۔ حضرت صاحبزادہ بشیر احمد صاحب موسمی تعطیلات کے سبب یہاں تشریف فرما ہیں اور مدرسہ کے کام میں اور انجمن کے بعض کاموں میں امداد فرما رہے ہیں + عاجز اور شیخ غلام احمد صاحب نو مسلم واعظ حضرت خلیفۃ المسیح کے حکم سے جموں کی مسجد احمدیہ کا سنگ بنیاد رکھنے گئے تھے جہاں بعد وعظ و دعا سنگ بنیاد رکھا گیا اور ایک پبلک لکچر ہوا۔ مفصل آئندہ۔ حضرت خواجہ کمال الدین صاحب سفر دکن پر جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں سفر مبارک کرے اور حصول رضائے الٰہی کا موجب بنائے ان کی مفصل چٹھی اس اخبار میں درج ہے۔ مگر اس میں تاریخیں کچھ غلط لکھی گئی ہیں صحیح تاریخیں یوں ہیں کہ خواجہ صاحب موصوف ۲۳ تاریخ کی شام کو لاہور سے روانہ ہوں گے اور براہ دہلی بالحور ۲۶ کی صبح کو مدراس اور ۲۷ کو بنگلور پہنچیں گے! و حسبنا اللہ۔ حضرت خلیفۃ المسیح آپ کے ساتھ جناب ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب۔ صوفی غلام رسول صاحب آف راجیکی۔ درسیل شاہ صاحب برق پشاوری بھی ہوں گے اور اس طرح یہ ایک احمدیہ وفد دکن میں تبلیغ اسلام کا کام کرے گا + ماسٹری عبدالرحمن صاحب کو اللہ تعالیٰ نے چوتھا فرزند نرینہ عطا کیا ہے اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے نام محمد احمد رکھا ہے + برادرم میر احمد صاحب تیمی مہتمم مہمانخانہ قادیان کو اللہ تعالیٰ نے فرزند نرینہ عطا کیا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے نام امیر محمد رکھا ہے اللہ تعالیٰ مبارک کرے + برادر غلام نبی صاحب کلکتہ سے اطلاع دیتے ہیں کہ مولوی محمد عطاء الرحمان صاحب ایم اے کے وہاں دو لکچر ہوئے۔ ایک اردو میں ایک انگریزی میں سامعین پر بہت نیک اثر ہوا + ایتوار گذشتہ کو صدر انجمن کے اراکین کا اجلاس ہوا۔ لاہور سے حضرت خواجہ صاحب و ڈاکٹر صاحب و شیخ رحمت اللہ صاحب تشریف لائے تھے

عورتوں کے حقوق

نیویارک کے پادری میتھوئیلر نے اپنے مدرسہ کی ایک ملازمہ مس ایمی کو اس واسطے موقوف کر دیا ہے کہ وہ عورتوں کے واسطے حقوق طلب کرنے والی کمیٹی میں شامل ہوئی تھی۔ اس پر پادری صاحب کے برخلاف ناراضگی کا جوش پھیلا ہے مگر ہماری رائے میں پادری صاحب کا اس میں قصور نہیں جب کہ دین یسوعی نے عورتوں کے واسطے کوئی حقوق رکھے ہی نہیں تو پادری کیا کرے۔

اشاعت انجیل

ماہ مئی میں جو انجیلیں امریکہ سے غیر ممالک کو بھیجی گئی ہیں ان کا وزن دو ہزار من ہے۔ دنیا میں انسان پرستی پھیلانے کے لئے اتنا جوش الامان!

نماز مترجم

نہایت عمدہ۔ خوشنما کاغذ خوشخط جیبی تقطیع پر شیخ مولا بخش صاحب مالک نیو لائل پریس نے چھپوائی ہے۔ قیمت ۱؎ فی نسخہ ہے۔
ملنے کا پتہ۔ بدر ایجنسی۔ قادیان ضلع گورداسپور

مفرح یاقوتی

کے درخواست کنندوں کو اطلاع ہو کہ مفرح کی ڈبیاں جو بدر ایجنسی میں تھیں وہ مدت سے ختم ہو چکی ہیں اور مفرح کے موجد صاحب کی خدمت میں بہت دفعہ یاد دہانی کرائی گئی ہے مگر معلوم نہیں کس سبب سے انھوں نے اس کے بعد ایجنسی کو ڈبیاں مہیا کرنی پسند نہیں فرمائیں اس واسطے کوئی صاحب درخواست یہاں نہ بھیجے۔

یوروپین تہذیب

پیرس کی ایک حسین ایکٹرس نے مادر زاد ننگا کر عام مجمع میں اپنا لاثانی ناچ دکھایا اس کا نام مس ویلانی ہے جو پیرس کی مشہور رقاصہ ہے۔ مس ویلانی نے مختلف پوشیدہ صحبتوں میں اپنا یہ کمال دکھانے کے بعد حال ہی میں جرمنی کے شہر میونخ میں خاص خاص مشہور مصوروں۔ نقاشوں اور بت تراشوں کو بلا کر اُن کے سامنے اپنا برہنہ ناچ کا کمال دکھایا ہے۔ پرانے اصول کے دلدادہ پولیس افسر اس برہنہ ناچ کو سخت بداخلاقی اور بدتہذیبی تصور کرتے تھے اور مس ویلانی کی تاک میں لگے ہوئے تھے کہ اس کو برہنہ ناچتے ہوئے گرفتار کریں۔ کچھ دنوں کے بعد مس ویلانی کو میونخ کے کسی تھیٹر میں اپنا باکمال ناچ دکھانے کا موقعہ پڑا اور پولیس نے دخل بے جا کر کے اس کو گرفتار کر لیا اور عدالت میں باقاعدہ چالان کر دیا۔ مقدمہ جب مجسٹریٹ کی عدالت میں پیش ہوا۔ جرمنی کے نصف درجن مشہور و معروف صاحب کمال مصوروں نے شہادت دی کہ ہم نے خود مس ویلانی کا برہنہ ناچ دیکھا ہے اور دعوے کرتے ہیں کہ یہ نہایت ہی اعلیٰ درجہ کا ناچ ہے۔ جس میں ایک اعلیٰ ترین کمال انسانی نظر آتا ہے اور ہمیں اپنے فن میں اس ناچ سے بڑی امداد ملی ہے۔ جرمنی میں سب سے بڑے پروفیسر کول باش نے کہا کہ یہ رقص علم و فن کی حیثیت سے بڑے اعلیٰ ترین کمال کا ظاہر کرنیوالا اور بہت ہی معزز و مہذب ناچ تھا۔ میں اپنی بیوی کو بھی یہ ناچ دکھانے کو لے گیا تھا۔ اور انھوں نے بھی تسلیم کیا۔ کہ اس میں کوئی اعتراض کے قابل بات نہیں ہے۔ میونخ کے آرٹسٹ سوسائیٹی کے پریسیڈنٹ پروفیسر شٹرین نے شہادت میں اس سے بھی بڑھ کر ارشاد فرمایا کہ میں تو اس دن خوش ہونگا۔ جب ایسے کمالات بجائے منتخب لوگوں کے عوام کے سامنے اور خلقت عام کے مجمع میں دکھائے جایا کرینگے۔ اور انسانی تہذیب کی یہ ترقی عام مخلوق کے لئے ایک نعمت عظمےٰ ہوگی۔ انسانی جسم کے حسن و جمال کے اظہار سے تہذیب میں کسی قسم کا رخنہ نہیں پڑ سکتا ✦ (سماچار)

بدر۔ یوروپین تہذیب کے دلدادہ غور فرماویں بات کہاں سے کہاں جا رہی ہے۔

لاہور میں حضرت خلیفۃ المسیح کی

دوسری تقریر

(مرتبہ شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم)

۲۲ جون ۱۹۱۲ء کو ساڑھے پانچ بجے شام کے حضرت خلیفۃ المسیح نے ایک پبلک تقریر فرمائی جس کے لئے ایک اعلان شائع کیا گیا تھا۔ وہ وقت مقررہ پر آکے احمدیہ بلڈنگز کی مسجد میں کھڑے ہو کر مندرجہ ذیل تقریر فرمائی چونکہ وقت بہت تنگ تھا اس لئے بار کی صبح کو ایک تیسری تقریر اور آپ نے کی۔ یہ تقریر بھی حسب معمول حضرت خلیفۃ المسیح کی اصلاح کے بعد شائع کیجاتی ہے۔ ایڈیٹر

الحمد للہ رب العالمین۔ الرحمٰن الرحیم۔ مالک یوم الدین ایاک نعبد و ایاک نستعین۔ اھدنا الصراط المستقیم۔ صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضالین۔

یہ چند آیات جو میں نے پڑھی ہیں یہ قرآن کریم کے ابتداء میں لکھی ہیں غالباً ہر ایک مسلمان بلکہ ہر ایک مسلمان جو کبھی نماز پڑھتا ہو ان کو یاد رکھتا ہے۔ یہ آیتیں تمام مذاہب اسلام میں جسقدر بھی ہوں اور تم جانتے ہو۔ کہ کم از کم میں مذاہب اسلام کو جانتا ہوں وہ شیعہ ہوں یا ناصبی ہوں سنی ہوں یا صوفی ہوں۔ مذاہب اربعہ کے پابند ہوں یا گروہ اہل حدیث سے ہوں۔ سب کے سب عملی طور پر نماز میں اس سورۃ کو پڑھتے ہیں۔ بعض اس کے پڑھنے میں لفظ فرض کا کہدیتے ہیں اور بعض واجب کا۔ پھر بعض ائمہ فرض اور واجب میں فرق نہیں سمجھتے اور بعض کچھ فرق نکالکر اعتقادی طور پر فرق کر لیتے ہیں نہ عملی طور پر۔

اسلام کا احسان عام اس سورۃ میں اھدنا الصراط المستقیم۔ صراط الذین انعمت علیھم کی دعا واقعہ ہوئی ہے۔ میں اس سورۃ پر غور اور تدبر کرنے سے مجھے ایک اور ایک دو کی طرح (اور اس سے بھی زیادہ۔ کیونکہ کہتے ہیں۔ آنکھ کے ایک مرض میں ایک کے دو نظر آتے ہیں) کامل یقین ہے کہ اس آیت نے دنیا پر احسان عام کرنا چاہا ہے۔ ہدایت ایک مسلمان کو نوع انسان کے تمام راستبازوں اور برگزیدوں کی اتباع کی تعلیم دی۔

ہے۔ وہ خواہ کسی ملک اور کسی قوم میں پیدا ہوئے ہوں کیونکہ اس میں یہ نہیں کہا کہ ان لوگوں کی راہ بتا۔ جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متبع ہیں یا صحابہ اور تبع تابعین کے متبع ہیں یا ان کی راہ جو اجماع اور قیاس صحیح کے قایل ہیں یا احادیث کے قائل ہیں یا صوفی مشرب ہیں کسی خاص قوم اور فرقہ کا نام نہیں لیا بلکہ کوئی ہوں۔ ہاں منعم علیہ ہوں وہ یہودیوں میں ہوں۔ عیسائیوں میں ہوں۔ مجوسیوں میں ہوں۔ آریہ ورت میں ہوں۔ کنفیوشس لیوٹ کے متبع ہوں کسی قوم اور کسی ملک میں ہوں۔ کتنا وسیع خیال اور عام احسان ہے جس کی تعلیم اسلام دیتا ہے۔ جو نعمت تیرے حضور مسلم ہے۔ اور جو انعامات تو نے اپنے اس برگزیدہ لوگوں پر خواہ وہ کہیں بھی ہوں کئے ہیں انہیں لوگوں کی راہ ہم مانگتے ہیں کہ اس کی آگاہی عطا کر۔ یہ تو تم جانتے ہو کہ زمین گول ہے اور یہ بھی جانتے ہو کہ ہر جگہ ہر وقت کوئی نہ کوئی نماز کا وقت ضرور رہتا ہے۔ کہیں عصر کہیں مغرب۔ کہیں ظہر۔ کہیں عشا اور کہیں فجر۔ غرض ایک جگہ ایک نماز کا وقت۔ دوسری جگہ دوسری نماز اور کے اوقات ہوں گے پس گویا ہر وقت یہ آیت پڑھی جاتی ہے اس غور و فکر کے بعد میں نے اپنی خوشی کی کئی باتیں اس سے نکال لیں۔

اوّل۔ تمام مذاہب میں جن سے میری مراد تاریخی مذہب ہیں یا صاف الفاظ میں یوں کہو۔ جو کسی نبی کے ماتحت سمجھے جاتے ہیں۔ دعا ایک ایسی چیز ہے کہ اگر اس کا انکار کیا جاوے۔ تو ساری نبوتیں باطل ہو جاتی ہیں۔ کیونکہ نبوتوں کی بنیاد ہی دعا پر ہے۔ میں آپ بھی دعاؤں کا بہت ہی قائل اور معتقد ہوں اور میں نے دعاؤں کی قبولیت کے ایسے نظارے دیکھے ہیں کہ کوئی فلسفہ اور سائنس میرے سامنے دعا کو باطل نہیں کر سکتی۔

دوم۔ اس دعا نے دنیا کے تمام راستبازوں اور برگزیدہ لوگوں کی تعظیم و اطاعت کی تعلیم ہر مسلمان کو دی ہے۔ اب جبکہ رات اور دن کا کوئی وقت نہیں گزرتا جبکہ یہ دعا نہیں مانگی جاتی۔ کہ منعم علیہ کی راہ دکھا دو اور تمام مذاہب دعا کے قائل ہیں اور یہ دعا اسقدر مانگی گئی ہے جس کی حد نہیں کم از کم پانچ نمازوں میں جو ہر وقت دنیا میں پڑھی جاتی ہیں مسلمان یہ دعا مانگتے رہتے ہیں۔ اور دعا میں یہ خاصیت ہے کہ جب وہ اضطراب اور توجہ تام سے مانگی جاوے تو ضرور قبول ہوتی ہے۔

دعا اور کوشش بعض لوگ دعا کے منکر ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ زبان سے کہدینے سے کیا بنتا ہے مگر مجھے تعجب ہے کہ تمام خواہشیں جب دل سے اٹھتی ہیں تو پھر وہ زبان پر آتی ہیں اور اس کے بعد ان کا اثر تمام اعضاء پر پڑتا ہے۔ کم سے کم بعض معاملات میں وکلاء کو اور کورٹ فیس کے لئے روپیہ دینا پڑتا ہے یہ تمام کرشمے اس ایک خواہش کے ہیں۔ جو دل میں پیدا ہوئی۔ پھر کیا یہ تعجب کی بات ہے کہ دل کی خواہش باقی اعضاء پر متاثر ہو کر انکی مساعی سے بار آور ہو جاوے اور زبان سے اگر اللہ تعالےٰ کے حضور التجا اور دعا کی جاوے۔ تو وہ کامیاب نہ ہوا سے بے اثر اور فضول قرار دیا جاوے۔ وہ تمام مساعی جو ایک شخص کسی مطلب کے لئے کرتا ہے۔ اور ادھر ادھر ہاتھ پاؤں مارتا ہے۔ یہاں تک کہ ایک شخص جو بیٹھا ہوا سر بگریبان کسی امر کے متعلق سوچ رہا ہے۔ یہ سب کے سب دعا ہی کے عجائبات ہیں۔ مگر ایک محجوب انسان سمجھ نہیں سکتا یہ غور و فکر اور کوشش ایک محجوب کی دعا ہے۔ اور وہ اللہ تعالےٰ کے حضور گڑ گڑانا اور پکارنا عارف کی دعا ہے جس سے انکار نہیں ہو سکتا۔ وہ لوگ جھوٹے ہیں جو نبیوں کے بتلائے ہوئے اصل سے انکار کرتے ہیں۔

کوشش کو مقدم کیا ہے اور دراصل کوشش بھی ایک قسم کی دعا ہی ہوتی ہے لیکن یہ ابتدائی درجہ دعا کا ہے جب انسان اللہ تعالےٰ کی صفات کاملہ پر ایمان لاتا ہے۔ اور اسباب کی زنجیروں سے نکل جاتا ہے وہ اس کی عارفانہ زندگی ہوتی ہے اس مقام پر وہ بے اختیار ہو کر ایاک نستعین ہی پکارتا ہے۔

وضو غرض یہ دعا تھا ہے۔ مسلمان جب دعا کے لئے مستعد ہو کر آتا ہے تو پہلا کام وضو ہے۔ غالب گناہ ہاتھ پاؤں کے متعلق ہوتے ہیں اس لئے انکو وضو میں دھوتا ہے۔ گویا یہ بتاتا ہے۔ کہ جہاں جہاں میرا ہاتھ پہنچا ہے۔ میں اس کو دھونے کو طیار ہوں۔ باقی کے لئے آپ مدد کریں۔ وضو کی ظاہری حالت ایاک نعبد کے نیچے ہے۔ اور اس کی اصل حقیقت اور روح جو اندرونی طہارت اور باطنی پاکیزگی ہے وہ ایاک نستعین کے ماتحت ہے۔

اذان میں اصول اسلام کا اعلان پھر نماز میں آنے سے پہلے کوشش کی اور بھی حد کر دی۔ پانچ وقت نمازوں کے یا اس اصل

کے موافق جو میں نے ابھی بتایا ہر وقت ہی دنیا کے ہر حصہ میں اسلام کے اصول پیش کرتا ہے۔ اور وہ یہ کہ بلند مناروں پر چڑھ کر اذان دیتا ہے۔ اس کے معنے اعلان کے ہیں پہلے بتاتا ہے کہ ہم ہیں کون؟ اللہ اکبر کہہ کر بتاتا ہے کہ ہم اس قوم سے تعلق رکھتے ہیں۔ جو اللہ کو سب سے بڑا سمجھتی ہے۔ تمام صفات کاملہ سے موصوف اور تمام بدیوں سے منزہ اسے یقین کرتی ہے۔ اسی کا ہم دنیا میں اعلان کرتے ہیں اور بڑی بھاری شہادت چار مرتبہ ہوتی ہے۔ اسلئے یہ بھی اللہ اکبر چار مرتبہ کہتا ہے۔ پھر اور تشریح کرتا ہے کیونکہ شاید کوئی اور بھی اللہ اکبر کہتا ہو اس لئے بتاتا ہے کہ ہم اللہ تعالےٰ کو تمام حاجت روائیوں کا مرکز اور اپنے آپ کو کامل محتاج یقین کرتے ہیں اسلئے دل سے کہتے ہیں

اشھدان لا الہ الا اللہ

اس کلمہ نے ایک مؤمن مسلمان کو تمام دنیا سے ناامید کر دیا ہے۔ کیونکہ اللہ کے مفہوم میں داخل ہے کہ کوئی معبود نہیں کوئی محبوب اور مطاع نہیں۔ مگر اللہ

نبی کریمؐ کی خاص عظمت

پھر دنیا میں راستباز ضرور آتے ہیں اور انھوں نے خدا تعالےٰ کی عظمت کے اظہار کے لئے کوئی کسر نہیں رکھی اس مقصد کے لئے عزت۔ آبرو۔ جان و مال اور عزیز وطن کی کوئی پروا نہیں رکھی۔ اس کو پہونچایا اور بہتوں کو منوایا۔ مگر تھوڑا ہی عرصہ ان پر گزرا کہ ان کے متبعین نے ان کو معبود قرار دیدیا۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جو آخر میں آئے۔ آپؐ نے سوچا کہ میرے بہت سے بھائی جو لا الہ الا اللہ کے خادم تھے۔ بڑے خاکسار اور شریف الطبع اور نہایت ملنسار اور با اخلاق طبیعت کا انسان مسیح تھا۔ مگر عقلمندوں نے انکو بھی خدا بنا کر چھوڑا اس دانش وعقل پر کہ ایک انسان کو خدا بنالیا اب کہتے ہیں ہمارے ذریعہ روشنی پہنچتی ہے یہ اچھی روشنی ہے روشنی کا قاعدہ یہاں تک مجھ کو معلوم ہے اس کے اندر کاربن ہوتی ہے اور وقتاً فوقتاً تبدیل ہوتی رہتی ہے ملت ابراہیمی کے مقتدا اور مقتدی اولاد ابراہیم تھے مگر انھوں نے اللہ کے سوا اوروں کو معبود بنالیا۔ اس غلطی میں دنیا کو مبتلا دیکھ کر آں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے متعلق ہمیشہ کے لئے شرک کی بنیاد اکھیڑ دی اور ہر وقت اس کا عام اعلان کرایا۔ اشھدان لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اس پاک کلمہ نے ایسی احتیاط کر دی کہ آیندہ یہ غلطی نہیں ہو سکتی۔ آپؐ نے یہ کھول کر بتا دیا کہ میں عبد ہوں اور رسول ہوں۔ اذان میں اس کلمہ کو رکھنے سے یہی غرض ہے کہ **ہادیان مذہب** کو معبود بنانے کی غلطی اس قوم میں پیدا نہ ہو۔

پھر جامع تعظیمات الٰہیہ کی دُعا نماز ہے اور تمام ان راہوں سے جو مظفر و منصور ہونے کی راہیں ہیں حیّ علے الفلاح کہہ کر واقف کیا۔ اس کو اس قدر بلند آواز سے پہونچایا کہ خلقت کو کبھی شبہ نہ رہے۔

مخفی مذاہب

مینے ایسے مذاہب دیکھے ہیں۔ جو اپنی تعلیم کو مخفی رکھتے ہیں۔ انمیں بڑا مذہب فری میسن ہے اس کی تعلیم اور حالات عام نہیں ہوتے۔ اس میں بعض مصالح ملکی بھی ہیں اس لئے بڑے بڑے عہدہ دار اس میں شامل ہوتے ہیں۔ لوگوں نے فری میسنری کے متعلق عجیب عجیب باتیں سنائی ہیں۔ مگر فریمین ان کو سنکر ہنس دیتے ہیں۔

شاکت مت

پھر ہندوؤں میں ایک قوم ہے جو اپنے مذہب کو مخفی رکھتی ہے۔ لاہور اور امرتسر میں دو ۲/۱ ہوں گے۔ وہ بھی اپنے مذہب کو بہت ہی مخفی رکھتے ہیں۔ میری سمجھ میں یہ نہیں آتا کہ جو تعلیم تعظیم الٰہیہ اور شفقت علے خلق اللہ پر مبنی اصول رکھتی ہو اس کے چھپانے کی ضرورت ہو سکتی ہے۔ مینے بہت سوچا ہے۔ مگر یہ بات میری سمجھ میں نہیں آتی۔ اس لئے ان تمام مخفی مذاہب کے مقابلہ میں اسلام پانچ وقت روزانہ بلند آواز سے اپنے کل عقائد کو کھولکر بیان کرتا ہے۔

اسلام کا امتیاز

کیونکہ اسلام میں کوئی مخفی راز نہیں اگر کسی نے شخصی ضرورتوں کے لئے کوئی ایسی انجمن بنائی ہو تو اس کا ہمیں علم نہیں مگر یہ میں جانتا ہوں کہ اسلام کسی مخفی سوسائیٹی کی تعلیم نہیں دیتا اور جہاں تک مینے اسلام کو سمجھا ہے اس کی کوئی ایسی بات نہیں جو مخفی رکھی گئی ہو۔

بہرحال ہمارا مذہب تو ایسا کھلا ہے کہ پانچوقت پہنچایا جاتا ہے۔ زمین چونکہ گول ہے اسلئے یہ کہنا درست ہے کہ ہر وقت اسکے اصولوں کو کھول کر سنایا جاتا ہے۔ اس پر ۱۳۰۰ سال گذر گئے ہیں اور یہ برابر سنایا جاتا ہے۔

غرض اس آیت میں اسلام کے احسان عام کی تعلیم ہے جس سے دنیا میں ایک امن اور سلامتی پیدا ہو سکتی ہے۔ جبکہ یہ تعلیم دی ہے کہ ہمیں منعم علیہ کی راہ دکھا۔ اس میں کسی قوم اور ملک کو مخصوص نہیں کیا۔ پس ہم کہتے ہیں جو بھی تیرے حضور انعمت ہیں ان کے قدم بقدم چلاؤ۔

اسلام کی تعلیم میں عالمگیر صلح کا دوسرا اصل

پھر ایک اور احسان عام اسلام نے یہ کیا کہ اپنے متبعین کو یہ تعلیم دی۔ لا تسبوا الذین یدعون من دون اللہ - الایۃ۔ فرمایا کوئی معبود کسی قوم کا ہو کسی کو گالی مت دو۔ قرآن کریم چونکہ اپنے دعوے کے ساتھ دلائل بیان کرتا ہے۔ اس لئے اس تسلیم کی خوبی عقلی دلیل سے سمجھائی۔ کہ جو لوگ اللہ کے سوا اور معبودوں کو پکارتے ہیں تم ان کے معبودوں کو گالی نہ دو۔ کیونکہ اگر تم ایسا کروگے۔ تو وہ اللہ تعالےٰ کو گالی دینگے۔ اس عقلی دلیل سے ہماری قوم کو بتایا ہے کہ کسی دوسری قوم کے معبود کو ہم گالی نہیں دے سکتے۔ اور یہ فخر

صرف قرآن مجید کو حاصل ہے

کوئی کہے تم کیا جانتے ہو؟ میں کہتا ہوں کہ مینے بائبل کو پڑھا ہے۔ اور کثرت سے پڑھا ہے۔ اس میں یہ تسلیم نہیں۔ تین وید پڑھے ہیں (پڑھوا کر سنے ہیں) اور خوب پڑھے ہیں۔ ژند و ستا۔ گاتھ۔ سفرنگ کو خود پڑھا ہے اور خوب پڑھا ہے مگر یہ تعلیم کہ کسی اہل مذہب کے معبود کو گالی نہ دو۔ ان میں نہیں۔ قرآن کریم نے صداقت اور ہدایت کے لئے مسلمانوں کو ایسا وسیع الحوصلہ ہونے کی تعلیم دی کہ انعمت علیہ کی دُعا سکھائی۔ تمام مذاہب پر یہ احسان عام کیا کہ ان کے معبودوں کو گالی دینے سے منع فرمایا اس سے یہ نتیجہ نہیں نکلتا کہ معبودان باطلہ کی تردید منع کی۔ اس کے لئے الگ اصول اور طریقے تعلیم کئے۔ یہاں صرف وہ بات بتائی۔ جو امن اور سلامتی کو قائم رکھتی ہے۔ پھر ان احسانات کے ساتھ ایک اور احسان اسلام نے کیا جو میرے خیال میں دنیا کے کسی ریفارمر اور مصلح کو نہیں سوجھا۔ وہ یہ ہے۔

ولولا دفع اللہ النّاس بعضھم ببعضٍ
لھدّمت صوامعُ وبیعٌ وصلوٰةٌ و
مساجدُ یذکر فیھا اسم اللہ کثیرا

ہم بعض اوقات خود حفاظتی کا حکم دیتے ہیں۔ اور اس سے غرض یہ ہے کہ اگر یہ نہ ہو تو گرجے تباہ ہو جاویں۔ وہ ترم ہائے اور یہودیوں کے معبد تباہ ہو جاویں۔ اور ہم نہیں

چاہتے کہ وہ تباہ ہوں۔ کیا یہ سنہری اصل دنیا کی کسی مذہبی کتاب میں پایا جاتا ہے؟ اگر یہ فقرہ انجیل میں ہوتا تو مسیحی لوگوں نے جو سلوک اپنے مخالف لوگوں کے معبدوں سے کیا ہے۔ وہ نہ ہوتا۔ ہسٹالوجی کو پڑھو تو تمہیں معلوم ہوگا کہ مسیحی لوگوں سے پہلے کس قدر معبد تھے۔ جن کا آج نام و نشان بھی نہیں۔ مثلاً پٹراموں کا بڑا عظیم الشان مندر تھا۔ جہاں سکندر اعظم پیادہ حج کرنے آیا تھا۔ مگر آج کوئی بتا نہیں سکتا کہ وہ مندر کہاں تھا؟

اس قدر تنگ دلی۔ ضد اور تعصب اور ہٹ اسلام پسند نہیں کرتا کہ معبد گرا دئے جاویں۔ مسلمانوں نے جہاں آٹھ سو برس۔ ہزار اور گیارہ سو برس بھی راج کیا ہے اس ملک کے معابد اب تک موجود ہیں۔ اور ان کو تباہ نہیں کیا مگر بڑی روشنی پھیلانے والی قوم سے پوچھیں کہ پٹراموں کا مندر کہاں تھا؟ تو نہیں بتا سکتے نشان تک مٹا دے بلکہ یروشلم جیسی جگہ جو بائبل میں بھی مقدس سمجھی گئی تھی۔ پاش پاش کر دی گئی۔ اور وہاں سور کی قربانی کی گئی۔ شاید کوئی کہہ دے کہ سور ناپاک نہیں۔ مگر بائبل پڑھیں گے تو اس کے خلاف پائیں گے۔ اس کے بالمقابل دیکھو کہ سپین اور فلسطین میں کیسی پر شوکت اسلامی سلطنت تھی۔ مگر دیکھ لو۔ پرانے سے پرانے معبدوں کو چھیڑا نہیں بلکہ فاروق اعظم کے زمانہ میں جب وہ یروشلم تشریف لے گئے۔ تو وہاں کے بشپ نے کہا کہ یہاں نماز پڑھ لو اونھوں نے فرمایا کہ تم بڑے ناعاقبت اندیش ہو۔ اگر میں یہاں نماز پڑھ لوں تو مسلمان اس گرجے کو مسجد بنا لیں گے۔ ہماری سرکار صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور نجران کے عیسائی آئے۔ اور اتوار کا دن تھا۔ آپؐ نے فرمایا میری ہی مسجد میں گرجا کرلو۔ وہ لوگ رومن کیتھلک ہونگے مگر کس حوصلہ کے ساتھ انکو اجازت دی اس سے پایا جاتا ہے۔ جہاں وہ احسان عام کرتے تھے۔ وہاں

ابقائے عام بھی انکا مذہب تھا

خواہ ہندوستان میں پہلی صدی ہجری میں عرب آئے۔ اور کم از کم ساڑھے گیارہ سو سال تک اسلامی سلطنت یہاں رہی۔ قصہ تو مشہور ہے کہ عالمگیر سوا من جینو روزانہ اترد اکر کھانا کھاتے تھے۔ مگر یہ الزام دینے والوں سے اگر حساب پوچھیں کہ تم حساب دان ہو۔ مہربانی کرکے بتاؤ کہ سوا من جینو پہننے والے کس قدر انسان ہوتے ہیں اور عالمگیر کی سلطنت پر اس حساب کو پھیلائیں تو پھر ہندوستان کیا ساری دنیا کو بھی پورا کر دیتے۔

اس عرصۂ دراز میں ہندوستان کے معابد پر اسلامی سلطنت نے کیا اثر کیا؟ ان کی موجودگی خود ظاہر کرتی ہے۔

ہاں آزادی کو نہیں روکا۔ قبول مذہب میں اسلام نے آزادی کو قائم رکھا۔ جب کہ کہا۔ لا اکراہ فی الدّین۔ اگر کوئی شخص اپنی مرضی سے اسلام میں داخل ہو جاوے تو اس کا اختیار ہے پھر بھی بڑے بڑے قیود ساتھ رکھے۔ ظاہر میں اگر مسلمان ہو اور دل میں نہ ہو ہم لوگ اُسے منافق کہیں گے اور اس کے متعلق فتوے یہ ہے۔ ان المنافقین فی الدرک الاسفل من النار ایسے لوگ کبھی کسی اعزاز اسلام میں شریک نہیں کئے جاتے۔ غور کرو کیسی خطرناک قید ہے۔ سوائے اس کے کہ شرح صدر سے داخل اسلام ہوں کوئی تحریک مسلمان بنانے کی نہ تھی۔ اور میرے خیال میں تو اسلام میں داخل ہونے کے لئے کچھ روکیں بھی تھیں۔

جزیہ منجملہ ان کے ایک جزیہ ہے ناواقف لوگوں نے جزیہ پر اعتراض کئے ہیں مگر میں کہتا ہوں کہ جزیہ تو اسلام سے روکنے کا موید تھا۔ جزیہ ایک ٹیکس ہے جو ہر ایسے شخص سے وصول کیا جاتا جو مسلمان نہ تھا مگر مسلمانوں کے ملک میں امن اور چین سے تجارت کرنا چاہے تو جہاں مسلمانوں $\frac{1}{40}$ و $\frac{1}{20}$ و $\frac{1}{10}$ اپنے اموال کا دینے کا حکم ہے۔ وہاں اس غیر مسلم کو $\frac{1}{2}$ ۴ ماشہ سونے سے زیادہ نہ دینا پڑے اور حسب حیثیت کم ہو جاوے۔ مسلمانوں کے مقررہ حصۂ زکوٰۃ کے علاوہ اور صدقات بھی دینے پڑتے بلکہ جان بھی دینی پڑتی مگر اس قوم کو جو مسلم نہیں اپنی حفاظت جان و مال کے بدلہ میں ایک نہایت ہی خفیف ٹیکس دینا پڑے۔ اور اس پر بھی اعتراض ہو تعجّب!

میں نے کہا ہے کہ جزیہ اسلام سے روکنے کی تائید کرتا ہے۔ غور کرو۔ کہ ایک مسلمان جس کے پاس دس کروڑ ہو تو وہ پچیس لاکھ زکوٰۃ دے۔ مگر جو مسلمان نہیں وہ صرف $\frac{1}{2}$ ۴ ماشہ سونا جو چھ سات روپے کا ہو دے کر مخلصی کرا سکتا ہے۔ اب ایک دنیا دار تو یہی کہے گا کہ جزیہ دینا ضروری ہے۔ کیونکہ مسلمان ہونے سے بڑی بھاری مالی قربانی کرنی پڑے گی۔

اور اگر اس پہلو کو چھوڑ کر بھی جزیہ پر غور کریں۔ تو کوئی مہذب سلطنت ایسی نہیں۔ جو ٹیکس کو ضروری نہ سمجھتی ہو۔ اور آج کل تو ٹیکسوں کی وہ بھرمار ہے۔ کہ انسان حیران ہو جاتا ہے اور پھر وہ سب ضروری ہیں کیونکہ روز بروز تمدنی ضروریات کی وجہ سے رنگ برنگ کی تدبیروں سے ٹیکس لگاتے ہیں۔ ہوا۔ مکانات۔ پانی پر ٹیکس۔ حرفوں پر ٹیکس۔ مکانوں پر ٹیکس۔ خوردنی اشیاء پر ٹیکس۔ گاڑیوں پر ٹیکس۔ کتوں پر ٹیکس۔ جانوروں پر ٹیکس۔ مگر جس قدر جزیہ کو برا سمجھا جاتا ہے ٹیکس کو برا نہیں سمجھا جاتا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ محض تعصب اور ہٹ کا نتیجہ ہے انصاف اور غور کو اس میں دخل نہیں ورنہ یہ جزیہ بھی

احسان عام میں داخل سمجھا جاتا

اسلامی جنگوں پر ایک نظر

یہ تو جزیہ کی حقیقت ہے رہیں لڑائیاں۔ وہ الگ چیز ہیں ان کے تعلقات دین سے نہیں ہوتے۔ مثلاً آج جو تم لوگوں کے خیال میں روشنی کا زمانہ ہے۔ اور امن اور صلح کا عہد ہے۔ کیا لڑائیاں مٹ گئیں۔ بلکہ جس قدر بحری اور بری لڑائیوں کے ہتھیاروں کی ایجاد ہوتی ہے پہلے زمانوں میں اس کی نظیر بھی نہیں ملتی۔ سمندر میں جاؤ۔ ہوا میں جاؤ۔ قاتل ہتھیار تمہارے لئے موجود ہیں۔ بعض ہتھیاروں کے موجد سے کہا گیا کہ یہ بدامنی کی راہ ہے۔ اُنھوں نے جواب دیا کہ ان ہتھیاروں سے جنگ کا دامن لمبا نہیں ہوتا جلد فیصلہ ہو جاتا ہے۔ پھر جب ہم غور کرتے ہیں۔ تو کیا کوئی زمانہ لڑائیوں سے خالی گیا ہے۔ اگر عام جنگیں نہ ہوں تو خانہ جنگیاں ہی شروع ہو جاتی ہیں بوئروں کی جنگ ابھی چھڑی نہ تھی۔ ایک میرے دوست نے کہا کہ اب جنگ کا خاتمہ ہے۔ تھوڑے دنوں کے بعد بوئروں کی جنگ چھڑ گئی۔ تب میں نے اس سے پوچھا کہ کیوں صاحب جنگ کا خاتمہ ہو گیا؟ پھر میں نے کہا کہ دونوں ہی پراٹسٹنٹ ہیں۔ اُس نے کہا ہاں آپکا اعتراض درست ہے۔ جاپان کو اگر معزز بنایا تو جنگ نے۔ غرض جنگ دنیا سے کبھی دور نہیں ہوئی اور یہ ایک الگ چیز ہے اسکے اسباب الگ ہیں۔

ہندو قوم پر جنگیں

ہندو اگر جنگوں پر اعتراض کرتے ہیں تو ان سے ہم پوچھتے ہیں کہ کرشن جی نے ... رام چندر جی جیسے مہابھارت اور گیتا کو پڑھتے ہیں۔ تو رام اوتار کا ذکر نہیں پاتے اور رامائن کو پڑھتے ہیں تو اس میں کرشن جی کا ذکر نہیں۔ بالمیک مفصل تاریخ رام کی ہے اور تلسی رامائن عام فہم تاریخ ہے۔ مگر اس میں کرشن جی کا ذکر نہیں اور مہابھارت اور گیتا میں کرشن کا بہت بڑا تذکرہ ہے مگر رام اوتار کا نہیں۔ ان دونوں کے متعلق جب ہم غور کرتے ہیں تو بڑے ہی ہر دل عزیز ہیں۔ جوگ بسشٹ سے رامچندر جی کی تعلیم کا پتہ لگتا ہے وہ ان کے استاد کی کتاب ہے وہ بہت نرم چلنے والے تھے اگر گرم ہوتے۔ تو بن باس کے وقت فوج کو گانٹھ سکتے تھے اور اجودھیا میں خون کی ندیاں بہا دیتے۔ عورت کا مقابلہ چیز ہی کیا تھا۔ مگر اپنا وطن چھوڑ دیا۔ جنگل میں رہنا اختیار کیا۔ باوجود اس نرمی کے دیکھو جنگ کیسی اٹل ہے جنگل میں بھی جنگ کرنی پڑی اور اس حد تک مخالف قوموں کو نیچا دکھایا کہ دکن کی جن لوگوں نے سیاحت کی ہے۔ وہاں ڈھیڑ قوم جو ہیڑوں سے بھی زیادہ بدتر ہے۔ وہ راون کے طرفدار تھے۔ اب رام لیلا پر چاہے مسلمانوں سے مقدمات کریں۔ مگر مجھے ایک واقعہ یاد ہے کہ ایک جگہ بڑی رام لیلا ہوتی تھی ایک بڑے عالم ودوان اس میں شریک نہ تھے میں نے پوچھا کہ آج آپ نہ تھے اس نے کہا کہ وہ بڑے ملیچھ ہیں۔ برہمن کو مارا اور یہ بھی کہا کہ راجہ سے پوچھو کہ رام لیلا کے بعد پرائشچت کیوں کرتا ہے۔ دوسرے دن مجھے موقعہ ملا تو میں نے اس رئیس سے پوچھا کہ کل بڑا تماشہ ہوا اس نے کہا ہاں اگلے سال زندہ رہے تو پھر راون کو مارینگے۔ اسپر میں نے کہا کہ آپ تو بڑے مضبوط ارادے رکھتے ہیں مگر بات کو کیا رسم ہوئی تھی۔ کہا ہاں پرائشچت ہے۔ راون برہمن تھا برہمن کو مارنا بڑا گناہ ہے اس لئے پرائشچت کرنی پڑی میں نے کہا کہ آپ گناہ بھی سمجھتے ہیں اور کرتے بھی ہیں تو کہا اور بات بھی اس واقعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ لڑائیاں اور چیز ہیں ان کے اسباب الگ ہوتے ہیں اور وہ اٹل ہوتی ہیں کرشن جی گوپال تھے۔ متھرا میں بارش کے دنوں میں عجیب نظارے نظر آتے ہیں انھوں نے ایک قوم کے آگے ایک قوم کی سفارش کی تھی اور سفارش بھی اتنی کہ ان کو پانچ گاؤں دیدو۔ کوروؤں کے سامنے پانڈو کی سفارش کی تھی مصلحت ملکی سے اونھوں نے نہ مانا۔ آخر مہابھارت کی جنگ جیسی خطرناک تھی اسے ہمارے ہندو دوست خوب جانتے ہیں ہیں تو کہا جاتا ہے کہ بڑا ظلم کیا مگر اس وقت کیا ہوا۔

سکھوں کا عہد

ہماری آنکھوں کے سامنے پنجاب اور پھر لاہور ہے۔ گرو گرنتھ صاحب کے بچن کیسے نرم ہیں اور باوا صاحب کے شاگردوں کا نام سکھ تھا۔ جو اچھی باتیں سیکھ کر عمل کرتے ہیں مگر دسویں خلیفہ کے وقت بات کہاں تک جا پہونچی۔ سکھ کی بجائے آیندہ سنگھ کہلائے جس کے معنے شیر کے ہیں یہ جنگی رنگ تھا یہ بالکل سچی بات ہے۔ کہ جنگی امور اور مصالح پر مبنی ہوتے ہیں۔ میں نے کہا ہے کہ اسلام میں مروت عام ہے اور وہ مذاہب کا ابقا چاہتا ہے پھر اگر کوئی کہے کہ جنگ کیوں کئے تو میں نے تاریخی واقعات سے بتایا ہے کہ صوفیوں کو بھی کرنے پڑے ہیں۔

عیسائی قوم

اب وہ قوم باقی ہے جو کہتی ہے مبارک وہ جو دل کے غریب اور حلیم ہیں۔ اور ایک گال پر طمانچہ کھا کر دوسری پھیر دو کوئی چادر مانگے تو کرتا بھی دیدو ایک میل بگار کے لئے لیجاوے۔ تو دو میل چلا جاوے مگر باوجود اس تعلیم کے گولیوں۔ رائفلوں جنگی جہازوں اور تارپیڈو دیکھ لئے۔ آئے دن کی جنگی ایجادوں کو دیکھ لو پھر پتہ لگ جاویگا وہ تعلیم اب کہاں ہے؟

غرض تمام مذاہب جو اسلام کی جنگوں پر اعتراض کرتے ہیں۔ وہ خود اس میں مبتلا ہیں باوجود اس کے اسلام کی لڑائیاں دفاعی تھیں۔ چنانچہ فرمایا:۔

وقاتلوا فی سبیل اللہ الذین یقاتلونکم ولا تعتدوا ان اللہ لا یحب المعتدین

تاریخ ہند کی غلطیاں

ہاں ہمارے بچے بہت معذور ہو سکتے ہیں۔ میں نے ایک بچے کے ہاتھ میں تاریخ ہند دیکھی اس میں سیواجی مرہٹہ اور عالمگیر کے حالات کو دیکھا۔ سیواجی نے کہیں خوشامد سے کام لیا ہے اور کہیں دھمکی سے۔ مورخ وہاں کہتا ہے کہ یہ سپاہیانہ طرز ہے۔ سیواجی بڑا بے نظیر سپاہی تھا کیسی ترکیب کی ہے پہاڑوں اور راستوں کا بڑا ماہر تھا۔ فلاں موقعہ پر کیسا مخفی ہوا۔ پھر وہی لفظ جب عالمگیر کے متعلق استعمال کرنے پڑے تو کہتا ہے کہ بہ مزاج کیسا شتر مرغ سا کام کیا ہے میں نے اس بچہ سے پوچھا تم نے تاریخ پڑھی ہے سیواجی بڑا تھا یا عالمگیر۔ اس نے کہا کہ سیواجی بڑا بہادر سپاہی تھا اور بڑا تجربہ کار اور ہوشیار تھا۔ اور عالمگیر مکار تھا۔ اس کا کام گربنی کا ہے میں نے جب سیواجی کے متعلق اس کو وہی کام دکھائے جو عالمگیر کے نام پر اسنے مکاری بتائے ہیں اور سیواجی ان کے ذریعہ بہادر اور تجربہ کار سپاہی بنایا جاتا ہے۔ تو وہ حیران سا ہو گیا اور کہا کہ دونوں کی ایک ہی سی بات ہے۔ پھر میں نے کہا کہ یہ کیوں فرق کرتا ہے۔ دونوں کی سوانحعمری پڑھ کر بتاؤ اس نے کہا میں نے سمجھ لیا ہے۔ دونوں کو لڑاتا ہے میں نے کہا کہ ہمارا نکتہ یاد رکھو جب تم بہت پڑھ لو گے تو حقیقت معلوم ہو جائے گی۔

اسلامی تاریخ کا ایک واقعہ

غرض قوموں میں ایسے انقلاب آجاتے ہیں کہ انھیں جنگ سے کام لینا پڑتا ہے میں نے تاریخ میں پڑھا ہے کہ مسلمانوں کے وقت امتحان اور مقدمات کتنی جلد طے ہوتے تھے۔ اصمعی ایک بڑا لغت کا امام تھا۔ بخاری اور مسلم بھی اسے لغت کا امام مانتے ہیں۔ اصمعی کے استاد نے ہارون رشید کے حضور کہا کہ اصمعی طیار ہو گیا ہے اس کا امتحان لے لینا چاہئے۔ ہارون رشید نے کہا کہ جب ہم کل سوار ہوں تو اس کا امتحان لیں گے ایک افراتفری اس پر پڑی کہ خدا جانے کہ کس چیز پر سوار ہوں بہرحال وقت مقررہ پر ہارون رشید باہر آیا۔ لغت کے استاد کھڑے ہوئے تھے انھوں نے اصمعی کو پیش کیا ہارون رشید نے پوچھا کہ کیا تم طیار ہو اس نے جواب دیا کہ ہاں تب ہارون رشید نے گھوڑے کے سینے پر ہاتھ رکھ کر کہا کہ اس کو کیا کہتے ہیں۔ اصمعی نام بتاتا گیا اور ان کی سند میں شعر پڑھتا گیا۔ ہارون رشید نیچے تک ہاتھ لے گیا اور اصمعی فوراً بتاتا گیا جب ختم کر چکا تو پھر پیٹھ پر ہاتھ رکھ کر آگے کی طرف چلا گیا اور کہا کہ منہ تک جاؤ اور نام لیتے جاؤ کہا کہ جلدی کرو کہ میں نے باہر جانا ہے۔ اصمعی بتاتا گیا۔ آخر ہارون نے کہا بس امام اللغتہ۔ ایک آن میں امتحان بھی ہو گیا نتیجہ بھی نکل آیا اور ٹٹو بھی مل گیا اب دیکھ لو کہ جس قدر روشنی بڑھتی جاتی ہے مشکلات بڑھ رہی ہیں۔ مقدمات کے متعلق جو حال ہے وہ تم جانتے ہو میں نے ایک شخص سے پوچھا کہ سولیسٹر کے کیا معنی ہیں؟ اس نے کہا کہ ایک روپیہ کے مقدمہ کے لئے پریوی کونسل تک پہونچے۔

ملکی مقدمہ بازی اور سولیسٹر کا کیریکٹر

جس قدر قومیں تمہاری نگاہ میں تہذیب سے گری ہوئی ہیں انہیں مقدمہ بازی نہیں ہوتی وہ اپنی پنچایت آپ کر لیتے ہیں۔ مگر بعض اوقات [illegible] نوٹ اور دو کب بتانا یہ سولیسٹر کیا کام ہے سمجھا گیا ہے ایک شخص

تین مہینے تک میرے گھر میں رہا اور خوب کھاتا پیتا رہا۔ آخر کہا کہ مہمان نوازی بھی سویلیزیشن کے خلاف ہے۔ میںنے اس کو کہا کہ تو ہمیں احمق بناتا ہے۔ اس پر اس نے بڑی بڑی کہانیاں سنائیں کہ فدائی دوست اور عزیز بھی ہوں۔ تو بھی سویلیزیشن کا تقاضا یہ ہے کہ وہ ہوٹل میں اُتریں ان کا مخلص دوست زیادہ سے زیادہ یہ کرے۔ کہ اپنے دوست کے آنے میں ایک ڈنر دیدے۔ اس طرح پر اس نے انگریزی سوسائیٹی کے آداب اور مشکلات کو سنایا۔ میں نے ان کو کہا کہ تم نماز کی پابندی نہیں کرتے۔ اور قرآن مجید کے قوانین کی پابندی نہیں کرتے۔ حالانکہ سوسائیٹی کے قوانین تو قرآن مجید سے بھی بڑھ جاتے ہیں اس نے کہا کہ بڑی مشکل سے اِن قوانین تہذیب کو سیکھا ہے اب میں چھوڑ سکتا ہوں ؟ غرض دنیا کی عجیب حالت ہے، بات کہاں سے کہاں چلی گئی۔ میں بتا رہا تھا کہ اسلام احسان عام کی تعلیم دیتا ہے اس کے ضمن میں اسلامی جنگوں کی بحث آگئی تب مجھے جنگ کی عام حالت پر کچھ کہنا پڑا۔

ہدایت

اسلام نے اس سورۃ میں انعمت علیہم کی راہ کی ہدایت کی دعا سکھائی ہے اور پھر عمل سے بھی یہی بتایا اور کہا۔ اما یاتینکم منی ھدی فمن تبع ھدای فلا خوف علیہم ولا ھم یحزنون۔ عمل بڑا کارخانہ ہے۔ اور دنیا ایک عملی دنیا ہے۔ جو انسان ہدایت کی اطاعت کرتا ہے وہ کبھی خوف وحزن میں مبتلا نہیں ہوسکتا اور آلہی ہدایت ہمیشہ دنیا میں آتی رہتی ہے۔ حزن گذشتہ کا خوف ہوتا ہے۔ اور خوف آئندہ کے نقصان کے لئے ہوتا ہے۔ اسی خوف وحزن پر ساری دوستیوں اور مخلوق کا مدار ہے اللہ جلشانہٗ فرماتا ہے۔ کہ خوف اور حزن سے بچنے کی ایک راہ ہے اور وہ اتباع ہدایت ہے۔ امّا یاتینکم منی ھدیً سے ظاہر ہوتا ہے۔ میری طرف سے ہدایت نامے ملا کریں گے۔ ہدایت نامہ تو ایک ہی ہوتا ہے۔ مگر زمانہ کی نیرنگیاں۔ نئی تعلیم۔ ترقی۔ تنزل۔ زبان کی حالت چاہتی ہے کہ پیرایہ جدید ہو۔ اس لئے فرماتا ہے ما یاتیھم من ذکر محدث۔ یہ معلم فطرت کو جگانے کے لئے آتے ہیں اس لئے ان کا نام ذکر ہوتا ہے وہ اکر فطری قویٰ کو جگاتے ہیں۔

اہدنا الصراط المستقیم میں جو ہدایت نامہ تم نے مانگا تھا وُہ قرآن مجید کی صورت میں دیا گیا ہے۔ اور بتایا۔ کہ لاریب فیہ۔ ریب کے دو ترجمے ہیں (۱) ہلاکت (۲) شک وشبہ۔ اور دونوں درست ہیں۔ تعلیمات الٰہیہ میں کوئی تعلیم ایسی نہیں جس سے ہلاکت کی راہ پیدا ہو بلکہ قرآن کے بیان سے یہ یقیناً ثابت ہوتا ہے۔ کہ وہ یقیناً شفاءٌ للناس ہے اور اس کے عملدرآمد سے میں علی وجہ البصیرۃ کہتا ہوں کہ اس پر عمل کرنے سے انسان فلا خوف علیہم ولا ہم یحزنون کا مصداق ہو سکتا ہے ہاں اس تعلیم کی خلاف ورزی سے غلطی میں مبتلا ہو جاتا ہے اور بڑے بڑے نقصان اس کو اُٹھانے پڑتے ہیں۔ جہاں تک میری نظر جاتی ہے اور میں نے غور کیا ہے یہ بالکل امر واقعی ہے ہوسکتا ہے۔ تمہارے علوم، تجربے اور معلومات میں وسعت ہو۔ ہو سکتا ہے میرے بیان میں کمزوری ہو۔ ہو سکتا ہے تمہیں ایک واقعہ معلوم ہو اور مجھے نہ ہو۔ مگر یہ بات کہ میری عمر بڑی ہو چکی ہے اور قوٰے ضعیف ہو چکے ہیں اگرچہ میرے کان زبان وہ طاقت نہ رکھتے ہوں مگر یہ یقینی بات ہے کہ قرآن مجید پر عمل انسان کو خوف وحزن سے نکالدیتا ہے میں نے اپنی تمام عمر میں تجربہ کیا ہے اور جہاں تک میں قرآن کریم کی تعلیم کو سمجھتا ہوں انسان خوف وحزن سے بچ جاتا ہے میرے دوست بے شک کہدیں کہ کیا میں کبھی غمگین ہُوا ہوں یا انھوں نے مجھے کسی خوف سے زردتے دیکھا ہے وہ برسوں سے میرے پاس رہتے ہیں انھوں نے مجھے خوف اور حزن میں نہیں دیکھا پس اگر تم خوف وحزن سے بچنا چاہو اور اس کا علاج کرنا چاہو۔ تو قرآن کریم کی اتباع سے ہوتا ہے۔ مگر ایک شرط ہے۔ وہ یہ ہے کہ علم صحیح ہو اور اس کے ساتھ عمل ہو۔ علم بدون عمل کے کچھ فائدہ نہیں دیتا۔ مثلاً یہاں کنوآں ہے کوئی شخص جو اس کا علم صحیح رکھتا ہے وہ اس میں نہیں گرے گا۔ مسلمانوں کو یہ صحیح علم ہے کہ قرآن مجید کی تعلیم کے ذریعہ وہ خوف وحزن سے محفوظ رکھے گئے لیکن جب تک عمل نہ ہو کچھ فائدہ نہیں۔

میں اب بس کرتا ہوں ایک تو وقت ایسا تنگ ہے کہ بولنے کی زیادہ گنجائش نہیں (ایڈیٹر۔ مغرب کا وقت قریب ہو گیا تھا) دوسرے جب سننے والوں میں کسی وجہ سے گھبراہٹ ہو تو بولنے والے کو خود مزا نہیں آتا ۔

میرا سفرِ دکنّ اور احمدی احباب سے خاص درخواست

میں ۲۴ر جولائی کو بمبے میل میں سوار ہو کر براہ دہلی۔ آگرہ مانچوپر مدراس۔ ۲۰ر جولائی کی صبح بنگلور، علاقہ میسور میں پہنچونگا

میرے اس سفر کے بظاہر محرک پراونشل ایجوکیشنل کانفرنس جنوبی ہند ہے جسکی لیسپشن اور منتظم کمیٹی نے ایک ریزولیوشن اس امر کی پاس کی ہے کہ مجھے اس کانفرنس میں شامل ہونے کے لئے بطور مہمان خاص دعوت دیجاوے اور حضرت خلیفۃ المسیح کا حکم آیا ہے کہ میں اس دعوت کو قبول کروں کانفرنس کا اجلاس تو صرف تین دن کے لئے ہوگا یعنے ۲۷-۲۸-۲۹ جولائی۔ لیکن حضرت والا کے حکم کے ماتحت مجھے بمبئی۔ مدراس۔ حیدرآباد دکن کے دیگر بڑے بڑے شہروں میں ممکن ہے کہ بغرض اشاعت وتبلیغ جانا ہو۔ یہ ایک لمبا سفر ہے اور بہت سی دنیوی ہرجوں کا موجب بھی۔ اور میرے موجودہ مصائب نے بھی مجھے ایک حد تک تکلیف میں ڈال رکھا ہے لیکن ان سب تکالیف کا علاج بھی میرے نزدیک وہی پاک شغل ہے کہ جس کا نام اعلائے کلمۃ اللہ ہے خصوصاً جب میں ایک حیرت اور استعجاب کے ساتھ اس امر کو دیکھتا ہوں کہ جب پنجاب اور شمالی ہند کے قریب قریب وہ تمام شہر ہو چکے جہاں مجھے خلیفۃ المسیح نے تین سال میں ایک ارشاد نامے کے ذریعہ حکم دیا کہ میں جاؤں اور میں خیال کرتا تھا کہ امسال اگر جاؤں تو کہاں جاؤں کہ عین دکن سے یہ تحریک شروع ہو گئی۔ اگر میں بنگلور سے سیدھا واپس آجاؤں تو میں مال اور وقت کو ضائع سمجھتا ہوں۔ دکنّ کے انتہائی مقام پر تو جاؤں اور سلسلہ اشاعت وہاں نہ ہلاؤں اس لئے میری اپنے احباب سے ایک خاص درخواست ہے میرے پنجاب اور شمالی ہند کے احباب تو میری کامیابی کے لئے خاص دعا علی التواتر کریں اور میرے دکن کے احباب اس کار خیر میں امداد امیرے ساتھ شریک ہوں۔ ۲۷ر کی صبح میں مدراس پہنچوں گا اور شاید بارہ گھنٹے وہاں قیام ہو مدراس کے احباب مجھے ایک جگہ وہاں ملیں۔ بنگلور میں میرا قیام ہفتہ عشرہ سے کم نہ ہوگا۔ جس میں ۲۸-۲۹ تو کانفرنس میں مجھے شامل ہونا ہوگا جس میں ایک یا دو میرے لیکچر ہوں گے۔ میں چاہتا ہوں کہ بمبئی۔ حیدرآباد۔ مدراس کی جماعتوں میں سے چیدہ احباب مجھے بنگلور میں ملیں اور ہم اس جگہ اکھٹے بیٹھ کر مشورہ کریں اور ضروری امور کو وہاں طے کر کے دکن میں اشاعت دین کا کام اگست کے مہینہ میں کریں میں اللہ تعالےٰ کا خاص شکریہ ادا کرتا ہوں کہ سلسلہ عالیہ کی پایونیری کا کام خدا تعالےٰ نے قدر سکال ہندوستان ... لئے مجھ ... اور ... کا

خاص ہمدردی کے مستحق ایک شخص کا خط حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں پیش ہوا کہ شرائط بیعت میں جو تاکید کی گئی ہے کہ مسلمانوں کے ساتھ ہمدردی کرو اس سے مراد احمدی مسلمان ہیں یا غیر احمدی۔ فرمایا۔ اس سے مراد سب مسلمان ہیں۔ احمدی ہوں یا غیر احمدی ہوں۔

دعا مدد ہمارے مکرم دوست منشی محمد دین صاحب اپیل نویس سیالکوٹی سخت بیمار ہیں احباب بدرد دل سے ان کے واسطے دعا کریں۔

ریویو

جائے نماز امراؤ نگم کمپنی۔ سوداگران کوچہ بیل مہادیو واقعہ دہلی نے ایک خوشنما منقش (جائے نماز) برائے فروخت طیار کرایا ہے۔ جس پر علاوہ خوبصورت بیل بوٹوں کے مساجد بیت اللہ کے نقوش بنائے گئے ہیں۔ عمدہ مضبوط ہے۔ قیمت صرف ۲ر فی مصلیٰ ہے

ترجمہ آموز اردو سے فارسی میں ترجمہ کرنا سکھانے والی کتاب حصہ اول مولفہ مولوی محمد عصمت اللہ صاحب بقیمت پانچ آنے۔ لالہ کدار ناتھ اینڈ سنز تاجر کتب متصل تحصیل میرٹھ سے ملسکتی ہے۔ اس کتاب میں فارسی ترجمہ سیکھنے کے سلسلہ وار آسان سے مشکل الفاظ اور فقرات اور قواعد بتلائے گئے ہیں فارسی خوان طلباء کے واسطے قابل قدر کتاب ہے۔

نقارہ صفدری برآواز نعرہ حیدری حصہ دوم مصنفہ مولوی حافظ ابو الفرح محمد عبد الحمید صاحب سکرٹری قیصری۔ یتیم خانہ اسلامیہ آگرہ۔ قیمت ۵ر فی نسخہ۔ یہ نسخہ مرتد غلام حیدر آریہ کی کتاب نعرہ حیدری کا جواب ہے۔ اور مصنف صاحب سے ملسکتا ہے۔ یہ کتاب اعلیٰ اردو لٹریچر میں لکھی گئی ہے اور مخالف کی باتوں کے جواب بدلائل دیئے گئے ہیں

عزیز بچوں کے واسطے ایک چھوٹا سا خوبصورت خوشخط خوشنما ماہوار رسالہ جو زیر ادارت جناب مولوی واحد یار خان صاحب بی اے آگرہ سے نکلتا ہے۔ قیمت سالانہ مبلغ ۱۲ روپے۔ مضامین بچوں کے واسطے دلچسپ اور مفید ہیں۔ ملنے کا پتہ۔
مینجر صاحب رسالہ عزیز آگرہ

جنگ طرابلس المعروف بہ خون ناحق۔ جلد اول مرتبہ شیخ محمد احسان الحق صاحب۔ جنگ طرابلس میں مسلمانوں پر جو مظالم ٹوٹ رہے ہیں۔ ان پر جو دردناک مضامین مختلف صاحبان نے لکھے ہیں انکو شیخ صاحب نے ایک جگہ جمع کرکے اعلیٰ اردو لکھوائی اور چھپوائی کی کتابوں میں اضافہ کیا ہے اور شروع میں ایک عالمانہ دیباچہ لکھا ہے۔ قیمت ۸ر فی نسخہ۔ ملنے کا پتہ:۔ مولوی محمد انوار صاحب ہاشمی قادری مدیر مکتبہ قادریہ واقع لال کورتی۔ میرٹھ

دربار یہ ایک نیا ماہوار رسالہ ہے جو زیر ادارت مجلس انتظامی انجمن محبوبیہ کوٹلہ عالی جاہ حیدرآباد دکن نکلنا شروع ہوا ہے۔ یہ ایک علمی ادبی رسالہ ہے جس کا پہلا نمبر بابت ماہ جون ۱۹۱۲ء اس وقت ہمارے سامنے ہے قیمت سالانہ مبلغ عہ ہے اس رسالہ میں مفید اور دلچسپ مضامین اور نظمیں ماہوار شائع کرنے کا انتظام کیا گیا ہے امید ہے کہ اس سے اردو لٹریچر میں ایک قابل قدر اضافہ ہوگا۔

ہرفن مولا یا ہنرمندیوں کا اسکلوپیڈیا۔ ملنے کا پتہ:۔ ایم۔ ڈی۔ مینجر موہیال بک ایجنسی۔ کنجاہ ضلع گجرات۔ قیمت عہ فی نسخہ ۱۵۰ صفحہ کی کتاب ہے جس میں مختلف فنون۔ گلٹ سازی۔ گھڑی سازی صابون سازی وغیرہ کی تراکیب مفصل درج ہیں۔ اہل ہنر اس سے بہت فائدہ حاصل کرتا ہے۔

انگلش ٹیچر بلا استاد کے انگریزی سکھلانے والی کتاب تمام الفاظ اور فقرات کے معانی اور انکی تشریح اردو میں درج ہے۔ انگریزی سیکھنے والے شائقین کے واسطے جو مدرسہ میں باقاعدہ نہیں جا سکتے۔ بہت مفید ہے۔ طلبائے مدرسہ بھی اس سے فائدہ حاصل کر سکتے ہیں۔ ملنے کا پتہ:۔
ایم ڈی۔ موہیال بک ایجنسی۔ کنجاہ ضلع گجرات۔ قیمت فی نسخہ عمر

اخبار دربار آگرہ یہ اخبار بیادگار دربار دہلی آگرہ سے جاری ہوا ہے۔ یہ اردو ہفتہ [illegible] کا اس میں خاص لحاظ رکھا جاتا ہے۔ مضامین مفید اور دلچسپ ہیں۔ پولٹیکل اور تاریخی امور پر بحث کی جاتی ہے اور عام خبریں بھی ہیں۔ قیمت سالانہ [illegible]

مفصلہ ذیل تین کتابیں پربھو دیال صاحب امھ سماج لاہور سے ملسکتی ہیں

بھرت ملاپ مہاراجہ رام چندر جی کا بن باس اور بھرت جی کا انہیں واپس لانے کی کوشش میں جنگل کو جانا پورا قصہ ہے۔ پرماتما کی نفس کشی اور سیتا کی وفاداری جس دردناک پیرایہ میں بیان کی گئی ہے اس نے کتاب کو دلچسپ بنا دیا ہے۔ قیمت فی نسخہ ۴ر

مہا پرشوں کی بانی اس کتاب میں بعض مصلحین ربانی کا تذکرہ اور ان کا کلام درج ہے لیکن جس طرز سے مصنف نے کتاب کو لکھا ہے اس سے ظاہر ہے کہ وہ ان مقدس لوگوں کو خلقت کا خیر خواہ صرف اپنی خیالی نیکی کے سبب سے مانتا ہے حالانکہ اصل بات یہ ہے کہ ایسے لوگ اللہ تعالے کے خاص حکم اور وحی والہام کے ذریعہ سے اس عظیم الشان کام کے لئے مامور کئے جاتے ہیں اس کتاب میں یہ بھی ثابت کیا گیا ہے کہ خدا کو باپ کے لفظ سے بلانے کی اصطلاح مذہب عیسویت کی ایجاد نہیں بلکہ پہلے رشی بھی ایسا کرتے تھے یہ درست معلوم ہوتا ہے۔ لیکن اللہ تعالے کی ذات کے واسطے باپ کی نسبت رب کا لفظ زیادہ صحیح اور موزوں ہے۔ تفصیل کے واسطے ملاحظہ ہو رسالہ اب یارب۔ مصنفہ مولوی غلام رسول صاحب راجیکی جو دفتر بدر سے بقیمت ایک پیسہ مل سکتا ہے۔ کتاب زیر ریویو (مہا پرشوں کی بانی) بقیمت ۳ر فی نسخہ۔

گیان اور دھرم کی ترقی اس کتاب میں عناصر اور مذہب کی پیدائش اور ہندوستان میں آریہ قوم میں رفتہ رفتہ مذہب کی خواہش اور مذہبی خیالات کی تدریجی ترقی کی ایک تاریخ اختصاراً بیان کی گئی ہے۔ قیمت فی نسخہ ۴ر

مفصلہ ذیل چھ کتابیں جناب نیاز علی صاحب تاجر کتب ہال بازار امرتسر سے ملسکتی ہیں۔

مدارج اسلام مصنفہ قاری عبد العلی صاحب۔ اس کتاب میں حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے دو سو چھتیس (۲۳۶) فضائل بیان کئے گئے ہیں مختصر رسالہ ہے قیمت ۲ر

اسلام کی پہلی کتاب اس رسالہ میں چھوٹے بچوں کے واسطے عقائد اسلامیہ کو بیان کیا گیا ہے۔ مصنفہ نواب میر صدر الدین حسین خان صاحب قیمت ۱ر

گلدستہ تمیز مصنفہ جناب میر صدر الدین حسین خان صاحب رئیس بڑودہ۔ اس کتاب میں مردوں اور

عورتوں کی ضروریات زندگی کے متعلق مختصر ہدایات دی گئی ہیں۔ مثلاً مکان کی آراستگی۔ بچوں کی پرورش۔ کتبخانہ وغیرہ ۱۲۰ صفحات کی کتاب ہے۔ قیمت ۶ر

اسلام کی صداقت | مصنفہ جناب نواب میر صدرالدین حسین خان صاحب ۱۵ صفحہ کا ایک مختصر سا رسالہ ہے جس میں قدرت کے مطابق مفید عام مذاہب کے علامات بیان کئے گئے ہیں۔ قیمت فی نسخہ ار

اسلام کی خوبیاں | مصنفہ نواب صاحب موصوف ایمان توحید۔ نماز۔ روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ پنج بنائے اسلام کا مختصر بیان ہے۔ قیمت فی نسخہ ار

گلدستۂ علوم | اس کتاب میں علوم کی ضرورت اور ایجاد اور تصانیف کتب کے حالات اور تیرہ اقسام علوم دنیوی کی کیفیت بیان کی گئی ہے۔ قیمت فی نسخہ ۶ر

الحمد شریف | بخط عربی۔ ساتھ ترجمہ و تفسیر بزبان انگریزی سب ایک تختہ کاغذ پر ایک طرف لکھا ہوا دیوار پر چسپاں کرنے کے لئے۔ کسی انگریزی خواں دوست کو تحفہ بھیجنے کے لائق قابل دید۔ قیمت ۲ر ملنے کا پتہ

نیو لائل پریس۔ انارکلی لاہور

تصانیف لطیف | احمدی احباب کی خدمت میں عرض ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتابیں بلا کسی کمیشن اصل قیمت پر آرڈر کے آنے پر بکمال احتیاط اس کی تعمیل کی جاتی ہے انشاء اللہ تعالےٰ۔

المشتہر محمد یٰسین۔ تاجر کتب احمدی بازار قادیان ضلع گورداسپور

چاہو جو شئے نفیس تو حاضر جناب ہے ؛ مانگو اگر ادھار تو سمجھو جواب ہے
آئے نہ تاکہ فرق محبت میں اسلئے ؛ قیمت کا ہم نے نقد ہی رکھا حساب ہے

اطلاع عام

عوام الناس کی خدمت میں التماس ہے کہ ہماری دوکان امرتسر کڑہ جیمل سنگھ میں واقع ہے اس دکان میں ہر قسم کے برتن بتفصیل ذیل۔ حمام۔ سماوار ہر قسم جگ سرپوش یعنی یخنی نکالنے کا برتن۔ گنج یعنے کل برتنوں کا سٹ۔ کلفی ہر قسم۔ لوٹا۔ تھالیاں سرپوش والی۔ پتنوس چلمچی کٹورہ وغیرہ از قسم تانبا و پیتل ہر وقت تیار اور حسب فرمائش بنائے جاتے ہیں لہذا بذریعہ اطلاع ہذا گذارش ہے کہ جس صاحب کو کوئی برتن خریدنا منظور ہو بہ ادائگی بیانہ خرید فرما سکتا ہے نیز یہ بھی التجا ہے کہ ادھار سے معاف فرما دیں کیونکہ اودھار معیت کی قینچی ہے اور حسب فرمائش جس وقت جس طرح کا مال چاہیں نمونہ دیکر بازار نرخ پر بھی ہو سکتا ہے اور دیگر شہروں میں مال بذریعہ وی پی بھیجا جاتا

ہے دیگر اور چیزیں جو تانبا اور پیتل کے متعلق ہوں ۲ پائی فی روپیہ کمیشن کے حساب سے خرید کر دیجاتی ہیں لیکن پانچ روپیہ سے کم نہ خریدی جائیں گی۔

محمد ابراہیم محمد اسمٰعیلخان مسگر بر دکان میاں قطب الدین خانصاحب مرحوم مسگر امرتسر

کھوئی ہوئی قوت

کی واپسی کے واسطے ہمارے ایک بھائی ایک معتبر اور مجرب قیمتی دوائی کھانے اور لگانے کی پیش کرتے ہیں قیمت عـہ روپے ہے اور بدر ایجنسی قادیان سے ملسکتی ہے۔

اکسیر البدن | ملک عرب کا ایک مجرب نسخہ جو عبدالحی عرب صاحب وہاں سے لائے ہیں۔ مقوی اعضائے رئیسہ ہے اس کے کھانے سے دماغ کو قوت ہوتی ہے بدن میں تھکان نہیں ہوتی کئی لوگوں نے تجربہ کیا ہے پہلے اسکی قیمت بہت تھی مگر آجکل عرب صاحب نے ۲ اخوراک کا ایک روپیہ کر دیا ہے تاکہ عوام کو فائدہ پہنچے۔

ملنے کا پتہ۔ بدر ایجنسی۔ قادیان ضلع گورداسپور

میں نے بھی اس کا تجربہ کیا ہے اور بہت مفید پایا ہے ایڈیٹر بدر

اعلےٰ درجہ کی صاف شدہ

ست سلاجیت

بدر ایجنسی سے طلب کریں قیمت مبلغ عا۲ر روپے فی تولہ ؛

زمیندار کا حملہ سلسلہ احمدیہ پر | نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صداقت کے نشانوں میں سے ایک نشان یہ بھی ہے کہ آپ نے راستبازوں کا ایک گروہ پیدا کر دیا۔ جن کی پاکبازی کا ثبوت یہ ہے کہ بائبل میں انہیں قدوسی کہا گیا۔ اور پھر کوئی ان میں سے کذب کے ساتھ متہم نہیں یعنے یہ امر ہرگز ثابت نہیں کہ کسی صحابی نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر افترا کیا ہو اور کوئی ایسی بات آپ کی ذات بابرکات سے منسوب کی ہو۔ جو آپ نے نہ فرمائی ہو۔

اسی منہاج پر چودہویں صدی میں اللہ تعالےٰ نے سلسلہ احمدیہ قائم کیا یا یوں کہنا چاہئیے۔ کہ وآخرین منہم لما یلحقوا بہم کی پیشگوئی کے مطابق نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت ثانی ہوئی اور وہ رسول آیا جس کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح نے بارہا فرمایا۔ کہ

ومبشراً برسول یأتی من بعدی اسمہ احمد کی پیشگوئی مسیح موعود کے بارے میں ہے۔ تو حق نے اسے اصحٰب الصفۃ وما ادراک ما اصحٰب الصفۃ تریٰ اعینہم تفیض من الدمع کی وحی کے ذریعے بیس سال پہلے خبر دی کہ تجھے ایسے راستباز اصحاب دئے جاویں گے۔ جن پر قدوسی کا اطلاق ہو سکے۔ اور جو اپنی بعض اطلاق صفت کے اعتبار سے بروز صحابہ ہوں گے۔

بنابریں میں یقین کے ساتھ یہ اعلان کر سکتا ہوں۔ کہ انمیں سے ایک بھی متنفس ایسا نہیں جو اپنے امام پر افترا کرے اور اس سے وہ بات منسوب کرے۔ جو اس نے نہ فرمائی ہو بالخصوص وہ جو ڈائری نویس ہیں۔ جن کا فرض ہے۔ کہ حضور مغفور اور ان کے خلفاء کی تقریریں قوم تک پہنچائیں وہ بڑے ہی محتاط رہتے ہیں چونکہ یہ کام خود میرے متعلق بھی رہ چکا ہے بلکہ ابھی تک ہے۔ اس لئے میں جانتا ہوں کہ ہم لوگ کیوں کر کام کرتے ہیں اپنے امام کی تقریر ہم یوں نہیں لکھتے جیسے عام طور سے رپورٹروں کا کام ہے۔ کہ ضروری نوٹ کر لیتے ہیں اور پھر اپنے طور پر تقریر مرتب کر لی۔ بلکہ لفظ بلفظ لکھنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اور پھر جو اہم تقریر ہو اس کو دوبارہ دکھا لیا جاتا ہے اور بدر والحکم میں آپ کی اصلاح و نظر ثانی کے بعد بالالتزام شائع ہوتی ہیں

پس زمیندار کا شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر مسلمہ زود نویس اور محتاط حضور مغفور کے پرانے خادم پر یہ اتہام لگانا کہ خلیفۃ المسیح کی تقریر کے بعض فقرے ان کے دماغ کا اختراع ہیں۔ صرف اسی کی ذات پر حملہ نہیں۔ بلکہ سلسلہ احمدیہ اور اس کے امام کی صداقت پر ایک ناقابل عفو حملہ ہے۔ جس سے بہت جلد انہیں رجوع فرما لینا چاہئیے۔ کیونکہ اس کے یہ معنے ہیں کہ الحکم نے تاحال جو کچھ مفید میٹریل قوم کے لئے بہم پہنچایا ہے وہ تدلیس سے خالی نہیں اور پھر چونکہ بعض تقریریں بدر نے بھی ہو بہو وہی درج کریں اس لئے یہ حملہ بدر پر بھی ہے میرے خیال میں مولوی ظفر علی خان صاحب کو ہمارے اندرونی معاملات پر ایسا بے باک حملہ کر کے دکھے ہوئے دلوں کو دکھانا نہیں چاہئیے ؛ (الحکم قادیان)

خریداران خط و کتابت کرتے وقت اپنے چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ کیونکہ بغیر نمبر کے نام کی تلاش میں بڑی دقت

ریل کی سواری

اور

اکمل کی آہ وزاری

ماہ مئی ۱۹۱۳ء میں میں وطن گیا اور چند روز کے بعد واپس آگیا - چونکہ اس سے پہلے ایسے موقع پر کوئی نہ کوئی نظم چھپ جاتی - اسلئے بعض احباب کو میری خاموشی پر شکایت ہوئی - واقع میں میرا ارادہ نہ تھا کہ اب کے کوئی نظم لکھوں - لیکن جب ریل پر سوار ہوا تو دل بے اختیار ہوا - اور یہ چند خیالات موزوں ہوگئے - جو اب تک میری سستی کی وجہ سے بستہ میں پڑے رہے - آج پیش کرتا ہوں -

نو دن نکل آیا - ابھی چھپتے ہیں ستارے
تیار سفر کو ہوا اللہ کے سہارے
اے ریل چلی چل تو مسیحا کے دوارے
معلوم ہے یہ بات وہی ہے، تو سواری
یعنے جو زمانے میں مسیحا کے چلیگی
دن کو بھی چلے رات کو بھی شام و سحر بھی
آواز بھی ساتھ آتی ہے، ہاں آؤ چڑھو تم
دن ڈوبنے سے پہلے کہیں کی وہ کہیں ہے
ہوا ایک قدم اٹھتے ہی طے فاصلہ اتنا
رفتار کا یہ حال ہے خود دیکھ لو چڑھ کر
پھر کان جو ہیں دونوں محافظ نظر آئے
جب ہاتھ کو پھیلا کے ذرا ناپتے ہیں ہم
کچھ آگے تو دہ میں کا پہاڑ آتا نظر ہے
یہ جنت و دوزخ کا نمونہ ہے اکٹھا
اے ریل وہی ہے تو وہی ہے تو وہی ہے
ہاں ہاں تو چلی چل اسی رفتار سے آگے

یاد آئے مجھے اپنے وہ بچھڑے ہوئے پیارے
دس بجتے ہی پہنچا ہوں میں دریا کے کنارے
رہتے ہیں جہاں مرشد پُر نور ہمارے
دی جس کی خبر پاک نبی نے مجھے ساری
ہاں بھاپ کے زور آگ بہت کھا کے چلیگی
ہر وقت ہے تیار سفر بھی ہے حضر بھی
لیجاؤ نگی جس جا پہ کہو آگے بڑھو تم
یہ تیزی و سرعت کبھی یا دل میں نہیں ہے
چل سکتا ہے ہر فرد بشر قوم میں جتنا
بس ہفتہ میں اک دورہ لگا لیتی ہے پھر کر
بس انکی ہدایت کے مطابق چلی جائے
چالیس عدد فاصلہ ہو جائے کم از کم
پھر اس کے سوا برف ہو یا اور ثمر ہے
ناداں ہے جو سمجھے مری ان باتوں کو ٹھٹھا
یہ بات تیرے دل سے تجھے میں نے کہی ہے
آرام نہ کر اور کوئی سوئے کہ جاگے

جلدی سے مجھے دکھلا مرے دلدار کی منزل
محبوب خدا سید ابرار کی منزل
اس صاحب مینار پُر انوار کی منزل
اس وارثِ توحید کے حقدار کی منزل

مہدی و مسیح احمد مختار کی منزل
اس واقف حق - کاشف اسرار کی منزل
اس پاکوں کے سردار - خدا یار کی منزل
اس منتخب حضرت غفار کی منزل

۱ کٹھالہ - ۲ تخرج نار من حبس سیل - ۳ تسیر بالنھار وتقیم باللیل تغدو اوتروح - ۴ مابین حافتہ حمارہ الی الحافۃ الاخر مسارۃ یوم تتناول السحاب بیمینہ ویسبق الشمس الی مغیبھا - ۵ یطا کل منھل فے کل سبعۃ ایام - ۶ مابین عرض اذنیہ اربعین ذراعاً - ۷ یسیر معہ جبلان احدھما فیہ اشجار و ثمار وماء واحدھما فیہ دخان و نار یقول ھذہ الجنۃ وھذہ النار -

میرے ہادی مرے مرشد مرے سردار کی منزل

اے ریل بتا تجھ میں یہ سوزش ہے کہاں کی
کیوں تجھ کو قرار آتا نہیں ایک جگہ پر
یہ کس کی لگن ہے کہ ترا حال ہے برہم
کیوں اتنا دھواں اٹھتا ہے کیا آگ لگی ہے
میری بھی یہ حالت ہے کہ سیماب کی مانند
بے چین ہوں دن رات تڑپتا ہوں زمیں پر
بس ایک تصور ہے مری آنکھوں میں دن رات
ہے یاد اگر بات تو اس جانِ جہان کی
تھی جنبش ابروئے طرحدار کچھ ایسی
گھر بار تو کیا خویش و اقارب بھی چھڑا دے
اے ریل یہ باتیں تو ہیں دیوانے کی باتیں
تو اپنی سنا دشت و بیاباں کی سنا کچھ
یہ لفظ کوئی اور جو سن لے تو کہے کیا
جو راز ہے رفتار کا تیری وہ عیاں کر
وہ قوم جسے منتخب حضرت باری
تو اس کو بتا راز ترقی کا یہی ہے
پھر ایک ہی انجن سے تعلق ہو ہمارا
بس سیدھے چلی جائیں اور آگے ہی بڑھیں ہم
اور بھاپ کم ہو کہ ترقی کی یہ جاں ہے
دیکھو نہ ہوا نکلے تمہاری مرے پیارو
اسٹیم کو محفوظ رکھو بلکہ بڑھاؤ تو
دنیا بھی تمہاری ہے تو عقبےٰ بھی تمہاری

میرے مولا مرے قادری سرکار کی منزل

سینے میں ترے آگ ہے کیوں سارے جہاں کی
دن رات ہے بے چین - سبب کیا ہے بیاں کر
کیوں آہیں نکلتی ہیں ترے سینے سے پیہم
الفت میں ہے یہ حال کہ یونہی خفگی ہے
یا یوں کہیں اک ماہیٔ بے آب کی مانند
آرام نہیں دل کو خدا جانے کہیں پر
ہٹتا نہیں مٹتا نہیں ہیہات ہے ہیہات
بھولا ہوں حکایات بھی سیف و سناں کی
اور روئے پُر انوار کی چمکار کچھ ایسی
احباب و فا کیش کی صورت بھی بھلا دے
کٹ جاتی ہیں اس طور سے ہم لوگوں کی راتیں
گر اس کی نہیں کچھ تو خیاباں کی سنا کچھ
بس یہ کہ ہیں بے معنی و مہمل ہیں سراپا
تفصیل سے اس قوم کی خدمت میں بیاں کر
اپنے سے بھی مجھ کو جو نہایت ہے پیاری
محفوظ رہے سینے میں جو آگ دبی ہے
پٹری سے اتر جائے نہ پہیہ بھی قضارا
گو لاکھ مصیبت میں مشقت میں پڑیں ہم
سچ کہتا ہے اکمل کہ یہی روح رواں ہے
چھن جائیگی ورنہ یہ سواری مرے پیارو
پھر منزل مقصود میں تم شوق سے جاؤ
کام آئیگی اک احمدؐ پُر نور کی یاری

اللہ سا معبود - محمدؐ سا نبی ہے
کیا چاہیئے پھر اور کہ جو کچھ ہے یہی ہے

اشاعت احمدیّت

ہر ایک ممبر سلسلہ احمدیہ کا فرض ہے کہ خدا تعالےٰ کے اس فضل و احسان کے شکریہ میں جو اسپر ہوا ہے اوروں کو بھی اس عظیم الشان برکت و رحمت کی خبر دے اور اپنی طاقت کے مطابق اپنی دعاؤں - توجہ - تقریر - تحریر اور مال کے ذریعہ سے مخلوق الٰہی کو اس مقدس سلسلہ کی طرف کھینچے ہمارے منصوری کے دوست حافظ عبدالمجید صاحب اس ثواب میں خاص جوش کے ساتھ ہمیشہ حصہ لیتے ہیں اور ان کے ایک تازہ اشتہار سے جس کا مسودہ میں نے دیکھا ہے معلوم ہوا ہے کہ قریب ۲۸ نئے آدمی منصوری - ڈیرہ دون اور راجپور میں تھوڑے سے عرصہ میں داخل سلسلہ احمدیہ انکی توجہ سے ہوئے ہیں اللہ تعالےٰ انہیں جزائے خیر دیوے - انمیں سے بعض احباب کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں - حافظ محمد عبدالحمید صاحب بمعہ اہلیہ خود - زوجہ میاں عزیز الدین صاحب مرحوم ہر دو زوجگان - حافظ عبدالمجید صاحب صوفی محمد خاں صاحب - میاں سلطان احمد صاحب - شیخ احمد بخش صاحب - حافظ شرف علی -

اخبار عالم پر ایک نظر

امریکہ میں پانچ سکھ مسلمان ہوگئے ہیں۔ پوپ نے ڈھاکہ کے بشپ کے ساتھ ہندوستان میں رومن کیتھلک مذہب پھیلانے کے متعلق گفتگو کی + مرادآباد کے قریب ڈاک گاڑی ایک اونٹوں والی گاڑی کے ساتھ ٹکرا گئی، آدمی مر گئے، کئی زخمی ہوئے + آگرہ میں شدت گرمی کے سبب کئی انگریز اور دیسی مر گئے ہیں + مصر میں خدیو اور لارڈ کچنر کے قتل کے منصوبے پکڑے گئے ہیں۔ لارڈ کچنر کسی ضرورت کے واسطے لنڈن گئے ہیں + خوست میں اب امن ہے اور وہاں کے گورنر کو امیر صاحب نے قید کر دیا ہے + بمبئی میں ہیضہ کا زور ہے + جنگ طرابلس جاری ہے۔ ہنوز اٹلی کا قبضہ کناروں تک محدود ہے۔ سلطنت ٹرکی میں جنگی ٹیکس لگایا گیا ہے + جاپان سے ایک اسلامی اخبار الاسلام نام جاپانی زبان میں جاری ہوا ہے + گورنمنٹ بنگال نے حکم دیا ہے کہ ملازمان پولیس اپنے ہاتھ میں چھڑی نہ رکھا کریں + زمیندار اخبار کی ضمانت کا روپیہ واپس دیا گیا مگر زمیندار پریس سے جو نیا جاری ہوا ہے ضمانت کا روپیہ لیا گیا۔

ترکی اخبارات لکھ رہے ہیں کہ بعض دول اجنبیہ کے سفیروں کو قسطنطنیہ میں خبر ملی ہے۔ کہ اطالیہ کے مختلف اطراف میں بغاوت پھیلی ہوئی ہے۔ اہل صنعت و حرفت جن کو جنگ طرابلس کے وقوع میں آنے سے بیکار ہونا پڑا ہے گورنمنٹ کو بغاوت کی دھمکی دے رہے ہیں اطالیہ کے جنوبی اضلاع میں سخت قحط سالی کا ظہور ہوا ہے۔ اطالیہ کی سوشلسٹ جماعت (فرقہ اشتراکیہ) اسبارہ میں باغیوں کے ساتھ ہم آہنگ ہے کہ اگر حکومت اطالیہ نے ان بیکاروں کے لئے کوئی صورت معاش نہ نکالی اور نقدی سے ان کی اعانت نہ کی تو ملک میں ایک عام بغاوت برپا کر دیجاوے۔ علامات سے پایا جاتا ہے کہ عنقریب سخت ناگوار واقعات ظہور میں آنے والے ہیں۔

اخبار حبل المتین کلکتہ ناقل ہے کہ مملکت چین کے صوبہ یونان کو جس میں تین کروڑ کے قریب مسلمان آباد ہیں حکومت جمہوریہ کے اصول کے مطابق ایک جداگانہ مخصوص مجلس نیابی پارلیمنٹ حاصل ہوئی ہے۔ لیکن پایہ تخت چین کی مرکزی پارلیمنٹ میں بھی مسلمان کی ایک کافی تعداد کو جگہ دیجاویگی + اخبار طان کا نامہ نگار سنیٹ پیٹرز برگ سے لکھتا ہے

سیاسی حلقوں میں یہ خبر مشہور ہو رہی ہے کہ روس فریقین جنگ میں صلح کرنے کے لئے خط و کتابت ہو رہی ہے۔ کہ دولت عثمانیہ اور اطالیہ میں صلح کی تحریک کیجاوے جس سے اطالیہ کو بحر سفید میں کوئی مزید عملی کارروائی کرنے سے روکا جاسکے۔

ہز ہائینس مہاراجہ صاحب کشمیر نے ایک ہزار روپیہ ماہوار مستقل طور پر ہندو یونیورسٹی کو دینے کا وعدہ فرمایا ہے۔

بمبئی میں ایک جدید مسلمان فرقہ بعض لوگ پھیلا رہے ہیں جو بہاوا کہلاتے ہیں۔ تعلیم یافتہ اور معزز ہندوستانی اس فرقہ میں شامل ہوتے جاتے ہیں لیکن اعلیٰ طبقہ کے ہندو زن و مرد بھی اس کو قبول کر رہے ہیں۔

دہنیم درمن ضلع گورداسپور میں ۵ ڈاکوؤں نے گوسائیں شاہ ساہوکار کے مکان پر ڈاکہ ڈالا مگر موضع کے چوکیدار نے دیکھ کر شور و غل مچایا اور گاؤں والوں نے جمع ہو کر ڈاکوؤں کو گھیر لیا مگر ڈاکو بھاگ گئے اور چوکیدار زخمی ہو کر ہسپتال پہنچائے گئے۔

مذہب منصور اللہ تعالیٰ کی ہستی اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی صداقت اور اسلام کی سچائی پر ایک فاضل نے نہایت محنت سے ترتیب وار ۴۲۲ دلائل اس کتاب میں درج کئے ہیں۔ قابل دید ہے قیمت فی نسخہ ۵/۱ ملنے کا پتہ

بدر ایجنسی۔ قادیان ضلع گورداسپور

رسید زر

۱۰۔ مئی ۱۲ء

۲۵۲۱ ڈاکٹر محمد حسین صاحب للعہ ۲۰۵۰ بابو عبدالمجید صاحب ۶
۱۳۴۸ محمد جان صاحب صہ ۲۵۹۲ محمد یعقوب صاحب ۓ
۔ خوشی محمد صاحب عہ ۲۹۷۵ حاجی محمد حسین صاحب عہ
۲۹۵۶ منشی مولابخش صاحب ۸/ ۔ مولوی عبدالعزیز صاحب ۸/
۲۱۹ سراج الدین صاحب عہ ۲۶۶۳ منشی محمد علی صاحب ۶
۔ معقود علی صاحب ۶ ۱۹۹۷ بابو نور محمد صاحب صہ
۔ حکیم محمد عمر صاحب ۶ ۲۶۹۰ فتحدین صاحب ۓ
۔ منشی احمد دین صاحب ۸/ ۱۰۶۶ مولوی حبیب احمد صاحب ۓ
۔ عبدالحکیم صاحب ۸/ ۔ رسول بخش صاحب ۸/

محمد دین صاحب ۲۰۵۴ ۸/ ۔ محمد فیروز الدین ۲۹۹۴ ۸/

یکم جون ۱۲ء

غلام مجتبےٰ صاحب ۲۷۰۵ صہ ۔ فتح محمد صاحب ۲۷۰۶ صہ
شیخ محمد حسین صاحب ۲۷۳۲ ۸/

۶۔ جون ۱۲ء

سید نیاز حسین صاحب ۱۰۸۶ عا مستری فیض احمد صاحب للعہ
صاحب دین صاحب ۲۷۳۱ ۶ میاں چراغ دین صاحب ۹۸۰ ۶
غلام حیدر صاحب ۱۱۰۹ للعہ
پیر اندتا صاحب احمدی ۔ سے

۱۳۔ جون ۱۲ء

محمد ابراہیم صاحب ۱۲۱۲ للعہ قاضی عبدالمجید صاحب ۹۹۹ للعہ
میاں غلام رسول صاحب ۱۵۰۱ ۸/ ۔ گلاب الدین صاحب ۶

۱۸۔ جون ۱۲ء

سید جلال صاحب ۴۹ ے ۔ الٰہی بخش صاحب ۱۰۶۵ للعہ
مولوی محمد صاحب ۲۶۴ للعہ فدا حسین صاحب ۲۵۲۸ ۓ
عبدالعزیز صاحب ۲۷۴ للعہ عبدالسلام صاحب ۲۹۱۱ للعہ
مستری زمان شاہ صاحب ۱۴۶۵ ۔ ۶

حضرت اقدس خلیفۃ المسیح کی قیمتی رائے تاریخ اسلام کے متعلق

"فصیح صاحب نے بڑی محنت سے لکھی ہے صحابہ رضی اللہ عنہم کے اندرونی تعلقات کی خوبی اور پختگی پر روشنی ڈالی ہے نفس مضمون تاریخ کی حد سے باہر نہیں نکلا" حضرت اقدس اور صاحبزادہ مرزا محمود احمد صاحب کی سفارش [illegible] جناب ضرور خرید [illegible] امید ہے کہ اس سفارش کی خاطر خواہ قدر کی جاوے۔

جنگ بدر سے جنگ موک تک

۲۸۔ دلچسپ واقعات ابتدائی چھ نمبروں میں شائع ہوئے حجم ۲۸۸ صفحات ۱۲/ میں نمونۃً وی پی کئے جاتے ہیں (۱) گیارہ نمبر شائع ہو چکے ہیں (۲) ہر ماہ میں دو نمبر شائع ہوتے ہیں جن کا حجم ۹۶ صفحہ علاوہ سرورق ہوتا ہے (۳) قیمت سالانہ پیشگی ۲۴ نمبر یا ۲۳۰۴ صفحات للعہ مقرر ہے

ملنے کا پتہ

منشی فیض علی۔ برادر زادہ فصیح۔ مینجر تاریخ اسلام شہر سیالکوٹ

ولقد نصرکم اللّٰہ ببدرٍ وانتم اذلّہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

سبحٰن الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصا

BADR QADIAN

بدر

عام قیمت پیشگی ... بغیر ضمیمہ درس قرآن شریف

قادیان

Reg. No. L. CCLXXXVIII

معہ ضمیمہ درس قرآن مجید

الیس اللّٰہ بکافٍ عبدہٗ مرزا غلام احمدؑ

مسیح وقت مہدی ہم مجدد بر سر این

۶ شعبان سنہ ۱۳۳۱ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۰ جولائی سنہ ۱۳ء مطابق ۱۱ ساون

جلد ۱۲

بھائیو! گر قادیان آؤ گے تم

اڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ

نورِ دین مصطفےٰ پاؤ گے تم

دس شرائط بیعت

اول - یہ کہ بیعت کنندہ - سچے دل سے عہد اس بات کا کرے - کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے - شرک سے مجتنب رہے گا - دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہو گا - اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے - سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا اور حتے الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کرے گا - اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائے گا - چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دے گا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے - پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت - عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالےٰ کے ساتھ وفاداری کرے گا اور ہر حالت میں راضی بقضاء ہو گا - اور ہر ایک ذلت اور دُکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا - ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دے گا - ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوۃ کو بکلی چھوڑ دے گا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا - ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردیٔ اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ عزیز سمجھے گا - نہم - یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے - اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا دہم - یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوۃ محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا اور اس عقد اخوۃ میں ایسا اعلےٰ درجہ کا ہو گا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو ٭

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضلِ خدا
مصطفےٰ ما را امام و پیشوا

اندریں دیں آمدہ از مادریم
ہم بریں از دارِ دنیا بگذریم

آں کتابِ حق کہ قرآں نامِ اوست
بادۂ عرفانِ ما از جامِ اوست

آں رسولے کش محمدؐ ہست نام
دامنِ پاکش بدستِ ما مدام

مہرِ او با شیر شد اندر بدن
جاں شد و با جاں بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام

ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آں نہ از خود از ہماں جائے بود

اقتدائے قولِ او در جانِ ماست
ہرچہ زو ثابت شود ایمانِ ماست

از ملائک و از خبرہائے معاد
ہرچہ گفت آں مرسلِ ربّ العباد

آں ہمہ از حضرتِ احدیت است
منکرِ آں مستحقِ لعنت است

معجزاتِ او ہمہ حق اند و راست
منکرِ آں موردِ لعنِ خدا است

معجزاتِ انبیاءِ سابقین
آنچہ در قرآں بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمانِ ما
ہر کہ انکارے کند از اشقیاء است

بکدم دُوری ازاں عالیجناب
نزدِ ما کفر است و خسران و تباب

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

تقریر حضور خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ وبعونہ

(بٹالہ - ۱۹ - جون سنہ ۱۲ء)

حضرت خلیفۃ المسیح نے جو تقریر بٹالہ میں کی تھی اسے اپنی یادداشت اور نوٹوں سے اپنے الفاظ میں لکھ کر ہمارے مکرم دوست ماسٹر محمد طفیل خاں صاحب نے اخبار میں چھاپنے کے واسطے ہمارے پاس بھیجا ہے جسے ہم شکریہ کے ساتھ ہدیہ ناظرین کرتے ہیں ماسٹر صاحب اپنے خط میں لکھتے ہیں" اسے اپنے اخبار کے کسی کالم میں جگہ دیں تاکہ تمام احباب اس سے فائدہ اُٹھا سکیں یہ اس لیکچر کا اقتباس ہے جو کہ حضور نے یہاں خدام کی استدعا پر بٹالہ میں بتاریخ ۱۹ جون سنہ ۱۲ء بوقت ۶ بجے شام کے دیا تھا"

اشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھد ان محمداً عبدہ ورسولہ - امّا بعد - اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم - بسم اللہ الرحمٰن الرحیم -
الم - ذٰلک الکتاب لاریب فیہ الی وما ھم بمؤمنین

مسلمان ایک گروہ کا نام ہے جس طرح تمہارے ملک میں ہندو ایک گروہ کا نام ہے اسی طرح مسلمان بھی ایک گروہ ہے۔ اب اس وقت مسیحی لوگ جس طرح سے اپنے مذہب کی اشاعت کرنے میں کوشش کرتے ہیں۔ آپ بالکل یکدل اور یکسو ہو کر سوچیں کہ کیا اس سے بڑھ کر بھی اور کوئی ترکیب ہے جس ترکیب پر وہ عمل کر رہے ہیں؟ اگر آپ سوچیں اور کتنا ہی سوچیں اس سے بڑھ کر اور کوئی ترکیب نہ سوجھے گی ایک میرا دوست تھا اس کو ایک دفعہ جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب سے ملنے کا اتفاق ہوا۔ جب وہ نواب صاحب بہادر سے ملاقات کر چکا اور اٹھنے کا وقت قریب ہوا تو نواب صاحب بہادر موصوف نے پوچھا کہ کیا آپ اُردو فارسی بھی پڑھے ہوئے ہیں اُس نے کہا حضور پڑھا ہوا ہوں۔ اس پر اس نے ایک خوش وضع اور خوش نما جلد کی اور نہایت عمدہ کاغذ پر خوشخط چھپی ہوئی ایک انجیل دی اور کہا کہ اگر آپ میری محبت کی قدر کرتے ہیں تو میں اپنی محبت کے لحاظ سے آپ سے اُمید رکھتا ہوں کہ آپ اسے ضرور [illegible] مسلمان تھا اور بڑا امیر با اثر اور صاحب ثروت مسلمان تھا۔ میں نے اس سے دریافت کیا کہ کیا آپ نے نواب صاحب بہادر موصوف کی اس بات سے کچھ فائدہ بھی اُٹھایا یا نہیں؟ اس نے جواب دیا کہ اس سے میں نے صرف اتنا ہی سمجھا ہے۔ کہ یہ لوگ نہایت کوشش میں لگے ہوئے ہیں کہ کچھ ہی کیوں نہ ہو اپنے مذہب کی اشاعت ضرور ہو۔ میں نے کہا کہ دیکھو یہ کتنے بڑے بادشاہ ہیں۔ جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کی حکومت سکھوں کے بادشاہ کی حکومت سے کتنی درجے بڑھ کر ہے۔ مہاراجہ رنجیت سنگھ کے زمانہ میں سرحد میں ستلج کا دوسرا کنارہ اور اٹک علیحدہ تھی اسے نصیب ہوا کہ دلی پر بھی حکومت کر سکے۔ نابھہ۔ جیند وغیرہ ریاستوں پر بھی تصرف نہ تھا۔ مگر یہ شخص اتنی بڑی سلطنت کا مالک ہو کر اپنی کتاب کی اشاعت میں کس طرح لگا ہے۔ تم بھی امیر ہو با اثر ہو۔ صاحب ثروت اور وجاہت ہو اللہ کے فضل سے تمہیں سب کچھ میسر ہے۔ پر سچ کہنا کہ قرآن کریم کے لئے بھی تم نے کبھی ایسی کوشش کی ہے جیسی یہ لوگ کر رہے ہیں؟

میرے عزیزو! تم جو اب یہاں بیٹھے ہو۔ ذرا انصاف سے خدا لگتی کہنا۔ یہ بچے تو کیا سمجھیں گے۔ تم میں سے جو ذرا عمر میں بڑے ہیں۔ البتہ وہ غور کر سکتے ہیں وہ خوب غور کریں اور بتائیں کہ کیا یہ جواب ہم کرتے ہیں اور کر رہے ہیں اگر ایسی ہی اور اسی جوش اور سرگرمی سے پچھلے زمانے کے بڑے بڑے آدمی بھی کوششیں کرتے تو کیا اسلام پھیل سکتا؟ کیا اس کی اشاعت یوں دنیا بھر میں ہو جاتی کیا اس کی آواز بٹالہ تک پہونچ جاتی؟ نہیں نہیں ہرگز نہیں۔ بات یہ ہے کہ وہ مہتم بالشان اور مہتم بالارادہ اشخاص نہایت ہی عظیم الشان کوششیں کرتے تھے۔ اور یہ انہی کی قابل تعریف کوششوں کا نتیجہ ہے کہ اسلام کو اب تم اپنے گھروں میں پاتے ہو۔ آج خود گھر کے لوگ اس پر ہنسی اڑاتے ہیں اور حیران ہوتے ہیں کہ اسلام دنیا میں پھیلا ہی کیوں اور کس طرح؟ کیونکہ وہ دیکھتے ہیں کہ قرآن کریم کے (جو کہ اسلام کو پیش کرتا ہے) پڑھنے سے نہ تو ملازمت ہی ملتی ہے نہ آسودگی ہوتی ہے نہ مکان عالی شان ملتے ہیں پھر اسے پڑھیں تو کیوں پڑھیں۔ ایک شخص انگریزی پڑھنے میں اس قدر محو تھا کہ وہ ہر وقت انگریزی ہی کو رٹتا رہتا۔ اگر وہ نماز کے لئے بھی اُٹھتا تو قیام میں بھی انگریزی رکوع اور سجود میں بھی انگریزی۔ غرض ہر وقت اور ہر حال میں انگریزی ہی پڑھتا دکھائی دیتا۔ میں نے اس سے پوچھا کہ کیوں تو ایسا کرتا ہے اُس نے جواب دیا کہ انگریزی اس وقت ہماری گورنمنٹ کی زبان ہے دفاتر کی زبان ہے اس کے پڑھنے سے ہماری بہتری ہے۔ بتائیے کہ ہمیں اردو میں سے کیا مل سکتا ہے؟

ہماری یہ حالت کیوں ہوئی ہم نے اپنی یہ حالت خود بنائی ہے ہم دیکھتے ہیں کہ ہماری ہمعصر قومیں ترقی کر رہی ہیں اور ہم خواب غفلت میں پڑے خرّاٹے لے رہے ہیں۔ وہی قومیں جو ذلیل تھیں اور جن کو ہم ذلت اور حقارت سے دیکھتے تھے آج وہ ہماری سردار ہیں۔ دیکھو ایک پکوڑے بیچتا ہے تم اس پر ہنسی کرتے ہو۔ پھر چند دنوں کے بعد تم سب اسے شاہ جی شاہ جی کہنے لگ جاتے ہو اور اس کے سامنے اپنی ساری ضرورتیں لے جا کر اس سے روپیہ طلب کرتے ہو میں جس وقت مسلمانوں کی حالت پر غور کرتا ہوں۔ تو میرا دل لرز جاتا ہے۔ اپنے افعال اور اعمال کا خوب موازنہ کرو اور دیکھو کہ اگر دنیا کے خراب لوگ چوری کرتے ہیں جھوٹ بولتے ہیں۔ زنا کرتے ہیں۔ غصب حقوق کرتے ہیں۔ جوا کھیلتے ہیں۔ قمار بازی کرتے ہیں۔ اور دیگر زمانے بھر کے جرائم کا ارتکاب کرتے ہیں تو کیا تم لوگ وہ ساری باتیں نہیں کرتے؟ کیا تم میں ایسے بہت سے لوگ نہیں جو نہایت قبیح افعال کے مرتکب ہوتے ہیں؟

اللہ کریم نے ہمیں ایک کتاب بخشی تھی جن بزرگوں نے اس پر عمل کیا وہ تو سربرآوردہ ہو گئے۔ دنیا ان کا لوہا مان گئی۔ دنیا اور اس کے بادشاہوں کے لئے وہ باعث رشک ہو گئے اپنے گھروں میں ہوتے یا بادشاہوں کے درباروں میں جاتے ہر ایک جگہ ان کا رُعب ہوتا اور بڑا رعب ہوتا اب وہ کتاب تو موجود ہے جس سے یہ تمام برکات پیدا ہوئی تھیں جس سے یہ رُعب اور یہ عزت ہم کو ملی تھی۔ مگر بات تو یہ ہے کہ اب اپنا اس پر عملدرآمد ہی نہیں رہا۔ اب تو یہ حالت ہو گئی ہے کہ جب کبھی اس کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے تو جواب یہ ملتا ہے کہ ہم غریب ہو گئے نادار ہو گئے۔ بے سر و سامان ہو گئے اس لئے اب اتنی فرصت ہی نہیں۔ کہ اس کے درس تدریس کا سلسلہ باقاعدہ جاری رکھا جاوے دیکھو تم اپنی رسموں کے پورا کرنے کے لئے تو روپیہ کو پانی کی طرح بہا دو اور اپنے بیاہ شادی کے موقعہ پر اس قدر خرچ کر دو کہ مقروض ہو جاؤ مگر جس بات پر تمہاری ترقی تمہاری عزت تمہاری بہبودی منحصر ہو اس کا خیال تک بھی نہ ہو۔

وہ قومیں جو کبھی تمہارے خیال میں ذلیل تھیں وہی

تم کو اب بڑی حقارت سے دیکھتی ہیں کیا تم جانتے ہو کہ اس کی وجہ کیا ہے؟ اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ تم اس عظیم الشان کتاب کی حقیقت سے بکلی بے بہرہ ہو گئے ہو یہ کتاب تمہیں بڑا بنانے کے لئے آئی تھی۔ بڑا بننا اب تمہارے اختیار میں ہے۔ صحابہ کرام رضی قرآن کریم کی اتباع سے کتنے بڑے آدمی بن گئے۔ اس نسخہ پر اب پھر بڑی بھاری عملدرآمد کی ضرورت ہے۔ جو صحابہ کرام کے زیر عمل تھا۔ اللہ کریم فرماتا ہے یہی ایک کتاب ہے جس کی ساری کی ساری باتیں حکمت سے بھری ہوئی ہیں اسے تم شروع سے لے کر اخیر تک بڑے غور سے پڑھ جاؤ مگر نہیں ایک بھی ایسی بات نہ ملے گی۔ جو ہلاکت کی راہ بتاتی ہو۔ جو کچھ بھی وہ بتاتی ہے تمام سکھ کی راہیں بتاتی ہے کیا اس میں کوئی ایسی بات ہے کوئی ایسا عمل ہے جس پر کاربند ہونے سے ہمارا نام ۹ نمبر یا ۱۰ نمبر کے بدمعاشوں میں لکھا جاوے۔ کیا کوئی ایسی راہ ہے جس پر چلنے سے ہم آتشک میں مبتلا ہو جاویں۔ میں بوڑھا ہوں۔ ۴۷ برس سے یا ۵۰ برس سے طب کرتا ہوں میں نے کبھی نہیں دیکھا کہ قرآن کریم کی تعلیم اور اس پر عملدرآمد کرنے سے کوئی شخص آتشک یا ایک خاص قسم کا سوزاک ہے اس میں مبتلا ہو گیا ہو۔ پر کیا مسلمانوں میں اب آتشک نہیں؟ کیا کوئی مسلمان اب اس سوزاک میں مبتلا نہیں؟ کیا کوئی مسلمان جیل میں نہیں؟ پھر کیا بات ہے۔ قرآن کریم تو اس لئے نازل ہوا تھا کہ تم کو مسلمان اور بڑا بنا دے۔ سکھی بنا دے۔ امن چین کے راستے پر قائم کر دے۔ پر تم بڑے کیوں نہیں بنتے؟ سکھی کیوں نہیں ہوتے۔ غور کرو اور خوب غور کرو کہ کیا یہ ذلت۔ یہ خفت۔ یہ بربادی۔ یہ ہلاکت اس کے احکام پر عمل کرنے کا نتیجہ ہے؟ نہیں ہرگز نہیں۔ قرآن کریم میں تو ہلاکت کی راہ ہی نہیں۔ وہ تو ہمیں امیر۔ باعزت۔ صاحب جاہ و جلال اور بڑا بنانے کے لئے نازل ہوا تھا نہ کہ ذلت دینے اور ذلیل کرنے کو۔ پھر کیا وجہ ہے کہ آج درس تدریس کرنے والے اذل ترین مخلوق سمجھے گئے ہیں اسکی وجہ میں بتاتا ہوں۔ میں ایک طبیب ہوں۔ طب کا بڑا حصہ تو ڈاکٹروں کے پاس ہے۔ پھر اس کا بہت سا حصہ عورتوں نے لے لیا۔ کچھ حصہ دائیوں کے پاس ہے۔ کچھ حلوائیوں کے پاس۔ پھر کچھ حصہ کنجروں۔ ڈوموں اور مراسیوں نے لے لیا ہے۔ ہمیں بھی ایک حصہ ملا ہوا ہے اس حصے کے ذریعے سے امیر۔ غریب۔ شریف۔ رذیل۔ نیک۔ بد۔ بڈھے۔ جوان۔ بوڑھے۔ غرض ہر قسم کی مخلوق سے ملاقات رہی ہے۔ میں نے دیکھا ہے کہ اُمراء کے لئے کوئی شریعت نہیں وہ سمجھتے ہیں کہ ہم عیش و عشرت کرنے اور گلچھرّے اڑانے کے لئے پیدا ہوئے ہیں ہم نے رنڈی بازی کرنی۔ ہم اور ہم نے شراب بھی پینی ہے وہ محلہ میں مسجد کے ملّا سے مل کر کسی عورت کا نکاح دو دو دفعہ کرا دیں چار دفعہ کرا دیویں کوئی اُن کے روبرو انہیں مطعون نہیں کرتا۔ مسجد میں جاتے ہی نہیں۔ انہیں سے جو نیک ہیں وہ نماز اگر پڑھتے بھی ہیں تو گھروں ہی میں کبھی کبھی پڑھ لیتے ہیں مگر مسجد میں آنے کو وہ باعث خفت و حقارت سمجھتے ہیں۔ امامت جو بڑا عظیم الشان کام تھا۔ وہ اب اذل ترین کام سمجھا جاتا ہے میں نے سادات سے پوچھا ہے کہ تم نے امامت کیوں چھوڑ دی۔ تو اب میں نے مجھے ہر دفعہ یہی بتایا ہے کہ یہ شرفا کا کام نہیں۔ یہ تو کمینہ قوم کے لوگوں مثلاً جولاہوں ملانوں وغیرہ کا کام ہے۔ اس کو یہاں تک حقیر سمجھا گیا ہے۔ کہ بڑے بڑے سادات اور امیر نمازوں میں آنا عار سمجھنے لگے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ احکام کتاب اللہ پر عملدرآمد جاتا رہا جس کا ضروری نتیجہ یہ ہوا کہ عزت اقتدار سب کچھ جاتا رہا یہ تو ان کا ذکر ہے۔ جو کچھ زمانہ دیکھ چکے ہیں جو آگے طیار ہو رہے ہیں۔ ان کی حالت اللہ کے سپرد ہے کئی لاکھ لڑکے کالجوں میں پڑھتے ہیں ان کو کبھی برائے نام بھی خدا کی ذات و صفات کے متعلق فکر کرنے کا موقع نہیں ملتا۔ سوائے اسکے کہ اپنے لباس کا خیال ہو۔ اپنے کوٹ۔ پتلون۔ بوٹ کا خیال ہو یا اپنی انگریزی تعلیم کا خیال ہو۔ انھیں اور کوئی خیال ہی نہیں ہوتا ہزاروں ہزار مسلمان لنڈن کو جاتے ہیں۔ جب وہ اپنے سفر کے متعلق ذکر کرتے ہیں تو پہلے اپنی ٹھاٹھ کا ذکر کرتے ہیں اور بڑے مزے سے چٹکیاں لے کر کہا کرتے ہیں کہ ہمیں سٹیشن پر چھوڑنے کے لئے اسقدر مخلوق تھی۔ اس قدر تھی کہ سارا سٹیشن ہی بھرا پڑا تھا۔ پھر بمبئی کا ذکر کرتے ہیں۔ پھر آگے چل کر پورٹ سعید کا ذکر کرتے ہیں مگر مکہ شریف کا ذکر ان کی زبان پر کبھی آتا ہی نہیں۔ گویا مکہ شریف ان کے راستے ہی میں نہیں پڑتا کیا کبھی آپ نے انکی زبانی اس پاک اور مقدس جگہ کا نام بھی سُنا؟ نہیں تو پھر یہ کیوں؟ اسلئے کہ انہیں اسلام سے محبت نہیں درد نہیں۔ وہ نام کے مسلمان ہیں قرآن کریم کی محبت کے سرد ہونے کا نقشہ قرآن کریم نے یوں کھینچا ہے فرمایا کہ جب حضور فخر کائنات اور فخر رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم اپنی قوم کو مضطرب پائیں گے۔ تو فرمائیں گے۔ یا ربّ انّ قومی اتخذوا ھذا القرآن مھجوراً۔ آپ لوگوں کی یہ حالت بد انھیں کیوں دیکھنی نصیب ہوگی۔ اِسلئے کہ آپ نے قرآن کریم کو چھوڑ دیا اسکی تعلیم سے آپ نے کوئی فائدہ نہ اُٹھایا۔

اپنے گھر کی حالت کو دیکھو ہر ایک چیز کا وزن کرو تمہاری عورتوں کو کپڑے کی ضرورت ہے۔ اسلئے اسے لے لے زیور وہ پہنتی ہیں پھر ظاہری بناؤ سنگار کے لئے انہیں منہ دیکھنے کے شیشے کی بھی ضرورت ہے مگر قرآن کریم سے انکو مس نہیں۔ اس کی اتباع کی انہیں فکر نہیں۔ کیوں؟ اس لئے کہ وہ اپنے خاندوں کو اپنے بیٹوں کو اور اپنے بھائیوں کو دیکھتی ہیں کہ انکو بھی عزیز و مجید کتاب سے محبت نہیں قرآن کریم جو ہمیں بڑا بنانے کے لئے۔ خوشحال بنانے کے لئے۔ بادشاہ بنانے کے لئے۔ باعزت اور با اثر بنانے کے لئے آیا تھا۔ اس کی حقارت ہوتی ہے۔ اگر آج قرآن کریم سنایا جاتا ہے تو صرف مُردوں کو سنایا جاتا ہے یا اُن مریضوں کو جو قریب المرگ ہو گئے ہیں۔ میں نے ایک مُلاں کی زبانی سنا کہ جس طاعون سے ہمیں مرزا ڈراتا ہے۔ وہ طاعون تو ہمارے لئے نعمت ہے مجھے تعجب ہوا۔ کہ اس کا کیا مطلب ہے اس نے کہا کہ آپ حیران کیوں ہوتے ہیں کوئی بیمار اچھا ہو یا نہ ہو ہمیں تو اپنے مطلب سے مطلب ہے۔ ہم تو اپنے ختم قرآن کی پوری رقم لے ہی لیتے ہیں یہی وجہ ہے کہ جو لوگ قرآن کریم کو پڑھتے بھی ہیں وہ اپنے آپ کو آپ کی نظر میں قابل اعتبار بنا کر نہیں دکھا سکتے اب اگر لوگوں کو قرآن کریم کے پڑھنے اور اس پر عمل کرنے کی خواہش ہو تو کیونکر اور کس طرح پر؟ جو نمونہ وہ قرآن کریم کے پڑھنے والوں کا پاتے ہیں وہ تو ایسا ہے ہی نہیں کہ جس پر چل کر انسان کسی قسم کی کامیابی کی امید کر سکے۔

شروع شروع میں جب میں مدرس تھا۔ سکول میں (چار سو) لڑکا پڑھتا تھا۔ اُن دنوں کوئی فیس مقرر نہ تھی تھوڑے دنوں کے بعد فیس کے جاری کرنے کا جو حکم ہوا اور ہم نے فیس کے لئے عادت ڈالنی چاہی۔ تو صرف پندرہ آنے اُن چار سو لڑکوں سے وصول ہوئے تس پر بھی ایسی دقت کا سامنا ہوا ایسی مصیبت اُٹھانی پڑی کہ چاروں کے سارے شہر کے لوگ غل مچانے لگے اور چاروں طرف سے شور اٹھا کہ لڑکے اپنے کھانے پینے کے لئے جو پیسے گھر سے لیجاتے تھے انہیں استاد چھین لیتا ہے ایک تو

وہ وقت تھا کہ ۔۔ ہم لڑکوں سے دینی تعلیم سے وصول ہوئے اور ایک یہ وقت ہے کہ آج اگر معمولی لڑکا بھی لیا جاتا (جو نہایت ہی کم درجہ کی اوسط ہے) تو کم از کم چار سو روپیہ فیس کا ہوجاتا ہے اور لوگ خوشی سے دیتے ہیں یہ کیوں؟ اس لئے کہ لوگوں نے مدرسہ کی تعلیم سے بڑے بڑے فائدے اٹھائے اور عمدہ عمدہ نتیجے دیکھے اب چاہتے گھر بار بیچ دیں۔ مگر لوگ اپنی بہتری اسی میں دیکھتے ہیں کہ تنگ ترشی سے گذر کر بھی اپنے بچوں کو تعلیم دلائیں اور خوب اعلیٰ تعلیم دلائیں میں نے ایک زمیندار کو دیکھا اس نے اپنی ساری زمین بیچ کر اپنے لڑکوں کو ولایت بھیجا کسی نے کہا کہ تم نے بڑی غلطی کی اس زمین کی طفیل تم نواب بنے بیٹھے تھے اس نے کہا کہ بے شک ہے تو یونہی۔ مگر میں نے اس وقت اسی میں فائدہ دیکھا کہ اپنے بچوں کی خاطر زمین کو قربان کر دوں اگر ان کی قسمت میں ہے تو وہ خود اپنی لیاقت اور علم سے زمین کو حاصل کر لیں گے چنانچہ ایسا ہی ہوا جب وہ لڑکے ولایت سے واپس ہوئے۔ تو انھوں نے اپنی لیاقت اور اللہ کریم کے فضل سے کئی کئی لاکھ بیگھہ زمین پیدا کی اور اصلی معنوں میں نواب بن بیٹھے۔

لوگ دنیاوی تعلیم کا نتیجہ دیکھتے ہیں اسی لئے اس کے حصول کے لئے اس قدر ہاتھ پاؤں مارتے ہیں مسجد کے ملّاں دکھا نہیں سکتے کہ اسلام کیا ہے اور اس کے اصول کی پابندی سے انسان کیسا عظیم الشان انسان بن جاتا ہے اور وہ دکھائیں بھی کیا۔ آئے دن انھیں مقدمات رہتے ہیں جن سے انھیں فرصت ہی نہیں ملتی پھر وہ کریں تو کیا کریں بڑی مصیبت کا وقت ہے اگر کان رکھتے ہو تو سنو! اور خوب غور سے سنو کہ غیر قومیں تم کو حقارت سے دیکھتی ہیں آخر کیا وجہ ہے۔ سوچو۔ میرے ایک دوست نے منصفی کا امتحان دینا تھا میں نے اس سے کہا کہ دس برس سے کوئی مسلمان اس امتحان میں پاس نہیں ہوا اسلئے تم بھی پاس نہیں ہو سکتے۔ پہلے تو اس نے اس بات کو معمولی جانا مگر جب وہ پاس نہ ہوا تو پھر اسے بڑا ہی تعجب ہوا اور کہنے لگا کہ آپ کو غیب کا علم ہے میں نے کہا کہ ممتحن ایک ہندو ہے اس نے اپنے دل میں وعدہ کیا ہوا ہے کہ کسی مسلمان کو پاس نہ کرونگا اسلئے کوئی مسلمان پاس نہیں ہوتا جب مسلمانوں کے واویلا مچانے سے وہ ممتحن الگ کیا گیا تو کہنے لگا کہ کیا ہوا میں اپنے فرائض کو بڑی اچھی طرح سے ادا کر چکا ہوں۔ آج تک میں نے ہندو منصف صاحبان کے توسط سے (جن کو میں نے پاس کیا ہے) مسلمانوں کے برخلاف کروڑوں ڈگریاں کروا ڈالی ہوں گی ؎

مسلمانوں کی یہ گت کیوں ہوئی اسلئے اور محض اس لئے کہ انھوں نے قرآن کریم کو چھوڑ دیا۔ اگر میں تمہارے سامنے قرآن کریم کی ایک آیۃ پڑھ کر پوچھوں کہ اس کا کیا مطلب ہے تو مجھے خوف ہے کہ تم سے بہت ہی کم ایسے نکلیں گے جو اس کا مطلب بیان کر سکیں۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے قرآن کریم کو پڑھا۔ سمجھا اس پر عملدرآمد کیا وہ صرف بادشاہ ہی نہ بنے بلکہ بادشاہ ان کے خدمت گذار بنے یہ کیوں اسلئے کہ انھوں نے اپنے عمل کو قرآن کریم کی تعلیم سے عین مطابق کر دکھایا۔ اب اپنی عملی حالت کا اندازہ اس طرح سے ہو سکتا ہے کہ اول تو تم نماز پڑھتے ہی نہیں اگر پڑھتے بھی ہو تو نہایت کسل اور بے دلی سے۔ ایک عورت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس آئی اس نے حضور کو ایک روپیہ دیا اس کے ساتھ ایک جوان لڑکی بھی تھی جو اس کی دختر تھی میں نے اس سے کہا تم نے ایک بڑی رقم حضور کو دی اس نے کہا کہ ہاں جی۔ آپ بھی دعا کریں کہ میرے ہاں اولاد ہو میں نے اس سے پوچھا کہ یہ لڑکی کس کی ہے۔ کہنے لگی لڑکی تو میری ہی ہے۔ پر یہ پرایا مال ہے یہ میری کیا لگتی ہے دعا کریں کہ میرے گھر اولاد ہو۔ میرا جی چاہا کہ اسے سمجھاؤں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بھی ایک لڑکی تھی یہ سادات کی اتنی بڑی قوم اسی کی اولاد ہے اسلئے میں نے کہا کہ مائی! کیا تو میرے مولا حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جانتی ہے؟ اس نے جواب دیا کہ میں تو نہیں جانتی علم والے جانتے ہونگے اس کے اس جواب سے میں بہت حیران ہوا جو میں نے تجویز اس کے سمجھانے کے لئے سوچی تھی وہ غلط نکلی۔ پھر میں نے کہا کہ تو کلمہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا مطلب سمجھتی ہے؟ اس نے کہا کہ نہیں۔ میں تو نہیں سمجھتی۔ پڑھے ہوئے جانتے ہوں میرا میاں شاید اسے پڑھا کرتا ہے مجھے اور بھی حیرانی ہوئی پر میں نے سوچا کہ اسے کسی نہ کسی طرح ضرور سمجھانا چاہتا اسلئے میں نے بات کو اس طرح سے چلایا میں نے کہا کہ بھلا بتلاؤ تو زمین اور آسمان کو کس نے بنایا؟ اس نے کہا کہ بنانے والے جانتے ہوں گے مجھے تو ان کے بنانے والا کبھی ملا نہیں اب میری حیرانی کی کوئی انتہا نہ رہی اور میں نے کہا کہ بھلا اب اسے میں کس طرح سمجھاؤں الغرض مجھے ایک اور بات سوجھی اور میں نے کہا کہ اچھا مرزا کو تم نے روپیہ کیوں دیا۔ اس نے کہا کہ میرا میاں کہتا ہے کہ وہ اچھے آدمی ہیں یہاں بھی میرے علم نے کام نہ کیا پر میں نے پوچھا کہ تم ان کو کیا سمجھتی ہو اس نے کہا کہ مجھے کیا خبر مجھے تو وہ آدمی ہی دکھائی دیتے ہیں ایک اور آدمی سے میں نے پوچھا کہ بھائی کیا تم بتا سکتے ہو کہ میں کس طرح اس عورت کو سمجھاؤں؟ یہی حالت اب مسلمانوں کی ہے ایک روپیہ تو نذر کا دیا۔ پر عقل یہاں تک کہ اتنی بات بھی سمجھ میں نہیں آتی کہ بیٹی بھی اولاد ہوا کرتی ہے۔ پھر میں نے اس عورت کی طرف مخاطب ہو کر کہا کہ تم نے جو کچھ کیا اچھا کیا۔ پر حضرت صاحب لڑکی کا لڑکا تو نہیں بنا سکتے۔

تم کو اس سے زیادہ کیا نصیحت کروں کہ مسلمان بنو اور قرآن کریم کی اتباع سے وہ تمام منافع حاصل کرو جو اصحاب رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حاصل کئے۔ بعض کہتے ہیں کہ ہم تو سب کچھ مانتے ہیں۔ قرآن کریم کو مانتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مانتے ہیں۔ اسی لئے ہم کسی کی بیعت کرنا پسند نہیں کرتے نہ ہم کو کسی سے ارادت کی حاجت ہے ان کی ایسی ہی مثال ہے جیسے ایک درخت ہو اس کی کسی شاخ کو کاٹ کر پانی میں ڈالدو۔ مگر وہ کسی جڑ سے وابستہ نہ ہو اگرچہ وہ شاخ پانی میں رہے گی ہر طرح سے اس کی حفاظت کا سامان مہیا ہو گا مگر وہ ہر روز خشک ہوتی رہے گی وہ ممکن نہیں کہ نشوونما پا سکے اور پتوں اور پھل والی بن سکے ہمیں ایک ایک امام اور پیش رو کی ضرورت ہے دنیا اور اس کے کارخانے پر غور کرو۔ ہر گھر میں ایک با اثر شخص ہوتا ہے ہر محلہ میں ایک چودھری ہوتا ہے ہر گاؤں میں ایک نمبردار اور ایک ذیلدار ہوتا ہے ہر کمیٹی کا ایک پریزیڈنٹ ہوتا ہے اور اللہ کریم نے حکام کے اوپر حکام بنائے۔ فرض کرو کہ ایک شخص ایک جرم کرتا ہے اس کے جرم کرنے کے موقع پر صاحب ڈپٹی کمشنر موجود ہیں۔ کیا صاحب بہادر اس مجرم کو اس جرم کے ارتکاب سے روک دینگے۔ نہیں ہرگز نہیں بلکہ وہ یہی کہیں گے کہ جب مقدمہ ہمارے پاس آئے گا ہم دیکھ لینگے اس وقت ہم کچھ نہیں کر سکتے ہمارا کنسٹیبل ذمہ دار ہے اللہ تعالےٰ نے روحانیت کا سلسلہ بھی ایسا ہی بنایا ہے آقا رسالتمآب صلعم کے ساتھ ایک بڑی مخلوق وابستہ تھی جب آپ کا وصال ہوا آپ کی وفات پر فوراً اللہ تعالےٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے ایک سردار قائم کر دیا جس کے سامنے سب کی گردنیں جھکا دیں اور مسند خلافت پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو بٹھا دیا مجھے اور لوگوں کی طرح زیادہ تقریر کرنے کی ضرورت نہیں۔ میں بات کو خواہ مخواہ رنگا رنگ کی مثالوں سے طول دینا نہیں چاہتا۔ میں نے ایک بات بتلائی ہے اور نہایت ضروری بات بتلائی ہے۔

احمدی قوم آگاہ رہے

اخبار زمیندار سلسلہ عالیہ احمدیہ کا پورانا دشمن ہے۔ اور اس نے ہمیشہ سلسلہ عالیہ احمدیہ پر حملے کرنا اپنا فرض قرار دے رکھا ہے۔ پچھلے دنوں جب اس پر مصیبت آئی۔ تو لاہور کے احمدی احباب نے اس کی مدد کی اس امداد کا شکریہ اب وہ یوں ادا کرنا چاہتا ہے کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے افراد میں جنگ کرانے کی کوشش کرتا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح مدظلہ العالی نے پچھلے سفر لاہور میں جو تقریریں کی تھیں ان کو حسب معمول ایڈیٹر الحکم نے نوٹ کیا۔ اور ترتیب دے کر حضرت خلیفۃ المسیح مدظلہ العالی کو بغرض اصلاح دیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح ؑ نے ان تقریروں کو پڑھا اور مناسب موقع اصلاح فرمائی اس کے بعد ان تقریروں کو شائع کیا گیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے جو تقریریں فرمائیں۔ وہ محض نصح للدین کے رنگ میں تھیں۔ مگر ناعاقبت اندیش ان تقریروں کو اب تفرقہ قوم کا ذریعہ بنانا چاہتے ہیں۔ یہ کوئی نئی بات نہیں نااہل دنیا نے خدا کی کتاب کو جو تفرقہ مٹانے کو آئی تھی اسے بھی تفرقہ کا موجب قرار دیا۔ غرض خلیفۃ المسیح کی ان تقریروں کے متعلق جو الحکم اور بدر میں شائع ہوئیں بعض ناخدا ترس کہتے ہیں کہ وہ تقریریں نعوذ باللہ ایڈیٹر الحکم کے دماغ کا اختراع ہے ایڈیٹر الحکم جو ایک عرصہ دراز سے اپنے امام کے کلمات شائع کرنے کا فخر رکھتا ہے اس دن سے خدا کی پناہ مانگتا ہے جب وہ امام پر افترا کرے اگر ایڈیٹر الحکم ان تقریروں میں افترا کرتا تو حضرت خلیفۃ المسیح اس کا اظہار کر دیتے پھر ایڈیٹر بدر اس کی تصریح کر دیتا لیکن تفرقہ پرداز لوگ باوجود ان کھلے کھلے واقعات پر مرغ کی وہی ایک ٹانگ پکارے جاتے ہیں ایسے لوگوں کی اطلاع اور اصلاح کے لئے میں نے حضرت خلیفۃ المسیح سے اس امر میں استصواب کیا اس کا جو جواب حضرت نے دیا وہ میرے اصل خط کے ساتھ درج ہے اس سے امید ہے کہ سعادتمند روحوں کو انشاءاللہ فائدہ پہنچے گا۔ زمیندار نے جو اپنے ذاتی واقعہ ملاقات کے متعلق لکھا ہے میں یہ جرأت سے کہتا ہوں کہ اس واقعہ کے راوی مولوی صدرالدین صاحب۔ بی اے ہیں اور انھوں نے نہ صرف مجھ سے بلکہ خانصاحب اکبر شاہ خاں صاحب اور ایڈیٹر صاحب بدر سے بھی اس واقعہ کا ذکر از خود کیا اگر ایڈیٹر زمیندار اس کو صحیح نہیں سمجھتا تو وہ مولوی صدرالدین صاحب سے اسکی تردید کرا دے میں بڑے شوق سے اسکی اصلاح کر دونگا اور زمیندار میں جو فقرات حضرت کی تقریر کے متعلق و مخالف اشاعتوں میں شائع ہوئے ہیں۔ ایڈیٹر صاحب بدر جو حضرت خلیفۃ المسیح کے کاتب خطوط ہیں وہ جانتے ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح نے اسکی تصدیق نہیں کی بلکہ نبی اللہ کے ظہور کے مصنف منشی ظہیرالدین صاحب نے زمیندار کے اصلی الفاظ کو کاٹ کر ایک خط لکھا جس پر حضرت خلیفۃ المسیح نے جو جواب لکھا اس سے معلوم ہو جائے گا کہ زمیندار نے ان تقریروں کے شائع کرنے میں کس دیانت سے کام لیا ہے چنانچہ ایک اور خط میں حضرت خلیفۃ المسیح نے خود لکھا۔

ایڈیٹر زمیندار کو تم نے ایسا سچا انسان سمجھا اور ڈراڈر درست قرار دیا آپکو اتنی عقل بھی نہیں ہے کہ ایسے بد دشمن اور بدزبان کو اتنا راستباز یقین فرمایا۔ آہ! حضرت خلیفۃ المسیح کی اس تحریر کے بعد جو احمدی زمیندار کی تحریروں کو مغالطہ کھانے کے لئے پڑھینگے وہ سخت غلطی کھائیں گے۔ اگرچہ اس خط کے اقتباس کے بعد کسی اور اصلاح کی ضرورت نہ تھی تاہم میں نے دیکھا کہ عام لوگ مغالطہ کھا رہے ہیں اسلئے میں نے حضرت خلیفۃ المسیح سے استصواب کیا اور وہ خط اور آپکا جواب درج ذیل ہے امید ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح کی درد دل اور اخلاص سے نکلی ہوئی باتوں پر احمدی قوم توجہ کرے گی اور اپنے مطاع اور امام کی تحریر کے بعد کسی دیرینہ دشمن کی بات کو گوز شتر سے بڑھ کر وقعت نہ دے گی۔ یعقوب علی۔ ایڈیٹر الحکم۔ قادیان۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ سیدی ایدک اللہ بنصرہ العزیز۔ حضور نے جو تقریریں لاہور میں فرمائی تھیں وہ میں نے صاف کر کے حضور کو بغرض اصلاح دیں اور حضور کی اصلاح کے بعد الحکم میں نے شائع کر دیا لیکن اب یہ غلط فہمی پھیلائی جا رہی ہے جس کا اثر اخبار کی وقعت پر پڑتا ہے کہ نعوذ باللہ وہ تقریریں میں نے خود آپ پر افترا کی ہیں اسکی تردید کی ضرورت ہے میں صرف اتنا چاہتا ہوں کہ حضور چند الفاظ اس کے متعلق لکھ دیں تاکہ میں ان کو شائع کر دوں۔ خاکسار یعقوب علی۔

حضرت خلیفۃ المسیح کا جواب: انا للہ وانا الیہ راجعون۔ بہت سارے نکمے لوگ جن کو اپنی اصلاح کی فکر نہیں یا کم ہے وہ آپ لغو یا نفسانی اغراض سے اعراض اور توبہ کریں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ قد افلح المؤمنون الذین ھم فی صلوٰتھم خاشعون والذین ھم عن اللغو معرضون فحلیکم انفسکم کس قدر مومن کے لئے کام ہیں اسکو فرصت ہی نہ ہونا چاہیئے تھا میں نے چند الفاظ میں للہ و فی اللہ و باللہ۔ چند لوگوں کے سامنے انکی بھلائی کے لئے کچھ سمجھا یا اگر میں نے بھلا کہا تو اس پر عمل کرتے۔ و الا کالائے بدریش خاوند۔ اس کو ترک کر

وہ یہ ہے

کہ قرآن کریم کو پڑھو ۔ سنو ۔ سمجھو ۔ اور اسپر عمل کرو

میں شاید اور کہتا ۔ پر اصل بات یہی ہے جو میں کہہ چکا ۔ دنیا میں مینے دیکھا ہے کہ لیکچرار اپنے لیکچروں کو کئی قسم میں تقسیم کر دیتے ہیں ان لاکھوں قسموں میں سے ایک حصہ میں نے بھی چن لیا ہے میرا جی یہی چاہتا ہے کہ اپنے گھر کے لوگوں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ متعلقین میں اسی کا وعظ کہوں اور کہتا رہوں کہ

قرآن کریم پڑھو ۔ قرآن کریم پڑھو اور اسپر عمل کرو

اللہ کریم تم سب کو توفیق دیوے ۔ فقط ❊

اخبار قادیان و برادران احمدیہ

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بخیریت ہیں تمام درس روزانہ ہوتے ہیں ۔ اہلبیت حضرت مسیح موعود میں ہمہ وجوہ خیریت ہے ۔ حضرت میر صاحب کا یہ حال ہے کہ دو روز قادیان اور چار روز باہر برائے وصولی چندہ ۔ میاں محمد حسن صاحب باہر گاؤں میں چندے وصول کرتے پھرتے ہیں ۔ مدارس تعلیم الاسلام و احمدیہ ۱۴ ۔ اگست کو بند ہونے والے ہیں ۔ ہمارے مکرم شیخ غلام احمد صاحب نومسلم واعظ کو اللہ تعالےٰ نے ۲۰ جولائی کی صبح کو فرزند نرینہ عطاء فرمایا ۔ اللہ تعالےٰ مبارک کرے صالح ہو اور عمر دراز ۔ صاحبزادگان عبد الحی و عبد السلام ہمراہ شیخ تیمور صاحب ایم اے سیر کے واسطے کشمیر تشریف لے گئے ہیں ۔ چک ۹۹ شمالی سرگودہ میں باقاعدہ انجمن احمدیہ بنائی گئی ۔ چودہری غلام محمد صاحب پریزیڈنٹ و مولوی محمد ابراہیم صاحب سکرٹری مقرر ہوئے ۔

اخبار عالم پر ایک نظر

حیدرآباد دکن کے مہاراجہ کرشن پرشاد کے چھ ماہ کی رخصت حاصل کرنے پر وہاں کے لائق نوجوان سالار جنگ ثالث وزیر اعظم مقرر ہوئے ۔ امید ہے یہ تقرر سلطنت کے واسطے موجب برکت ہو ۔ مسٹر مانٹیگو نائب وزیر ہند ہند کی سیر کو آتے ہیں ۔ خوست کے حاکم شاہ خاصی دوست محمد خاں مقرر ہوئے مگر منگال قوم تاحال تابع امیر نہیں ہوئی مسلم یونیورسٹی کا حلقہ تاثیر علی گڈھ پر اور ہندو کا بنارس کے شہر پر محدود رہے گا ۔ فی الحال اس کو شکریہ کے ساتھ قبول کرنا چاہیئے ۔ اور زیادہ کے واسطے پھر کوشش ۔ پیرو اور کانگو

میں فرنگی حکام دیسیوں پر سخت ظلم کرتے ہیں ۔ برٹش قیصل نے اس کا راز کھولا ہے ۔ انجیلی اخلاق کی برکت ؟ اخبار بھارت لکھتا ہے منو سمرتی بحالت موجودہ منو کی تصنیف نہیں اس میں بہت کچھ رل مل گیا ہے جو منو نے نہ لکھا تھا خوب مگر بعد کی کتابوں کا یہ حال ہے تو ویدوں کے اصلی حالت پر قائم رہنے کا کیا ثبوت ہے ؟ آجکل یہ کوشش کی جا رہی ہے اور اخباروں میں شور مچایا جا رہا ہے اور بعض جگہ کامیابی بھی ہوئی ہے کہ فاحشہ عورتوں کو بازاروں سے نکالکر ایک خاص محلہ میں جمع کیا جاوے ۔ بازاروں سے نکالنے کی بات عمدہ ہے مگر خاص محلہ میں جمع کرنے کی تجویز ہماری سمجھ میں نہیں آئی ۔ جو بات کسی مذہب میں بھی جائز نہیں ۔ تعجب ہے کہ اس کے خلاف جو کوشش کی جاتی ہے اس میں ایسی کمزوری ہو ۔ مسٹر بی این رتن سات وظیفے فی اڑھائی سو روپیہ سال کے ان پنجابیوں کو دینا چاہتے ہیں جو ہنر سیکھنے غیر ممالک کو جاویں ۔ لاہور میں اب بجلی کی روشنی کا کارخانہ بنایا گیا مبارک ہو ۔ وہاں روحانی روشنی کا بھی ایک کارخانہ جاری کیا جا چکا ہے ۔ برانڈرتھ روڈ پر احمدیہ بلڈنگس میں ہے ۔ راجپوت گزٹ شاکی ہے کہ راجپوتوں کا کوئی لیڈر نہیں ۔ پھر بڑے بڑے راجے مہاراجے راجپوت کہاں ہیں ؟ ایسی ہتک ، بزرگان قوم کی کیوں ؟ گوشت خوار قومیں جانوروں کو مختلف طرح ہلاک کرتی ہیں ۔ موسوی اور اسلامی طریق کا نام ذبح یا ہمارے ملک میں حلال ہے یہ مذہبی حکم ہے اس کے بالمقابل ہندو ہلاکت کے طریق جھٹکہ کو پسند کرتے ہیں ۔ حلال اور جھٹکہ پر عموماً ہندو مسلمانوں میں جھگڑے ہوتے رہتے ہیں اور اخباروں میں اسپر مضامین لکھے جاتے ہیں مگر یہ جھگڑا بے سود ہے اگر اہل ہنود اپنی مستند مذہبی کتب میں سے جھٹکا ثابت کردیں تو مسلمانوں کو چاہیئے کہ ان کے مذہبی احساس کا لحاظ رکھیں ہماری رائے میں یہ مسئلہ بڑے وددوان ویدوانوں کے ذریعہ سے طے کرانا چاہیئے ۔ کیونکہ ویدوں کو ہمہ دان بتایا جاتا ہے ضرور ہے کہ اس میں یہ مسئلہ حل کیا گیا ہو کہ جانور کا گوشت کھانے کے لئے اس کو ہلاک کس طرح کیا جاوے ۔ طرابلس میں ۱۵ ۔ جولائی کو چھ گھنٹے سخت جنگ ہوئی ترک پسپا ہوئے

پروفیسر ریگ صاحب

کے نام سے احمدی احباب واقف ہیں وہ آجکل نیوزیلینڈ میں اپنے تازہ خط میں یہ خواہش ظاہر کرتے

ہیں کہ تمام احمدی برادران کی خدمت میں ان کا سلام پہنچایا جاوے

درخواست جنازہ ۔ میاں محمد بخش صاحب احمدی ساکن جھنڈانوالی ضلع گجرانوالہ فوت ہوگئے ۔ احباب سے درخواست دعا ہے ۔

لعل (دین) ضلع گجرات کے کسی گاؤں سے اپنی والدہ مرحومہ ... بی رانی کے واسطے احباب سے درخواست دعا و جنازہ کرتے ہیں

تصحیح ۱۸ ۔ جولائی ۱۲ء کے بدر صفحہ ۸ پر کتاب جنگ طرابلس عرف خون ناحق پر جو ریویو درج ہوا ہے اس میں کتاب کی قیمت لاعلمی کی وجہ سے غلط لکھی گئی ۔ ناظرین قسم اول مجلد کی قیمت ۱۲ غیر مجلد کی عہ قسم دوم مجلد کی عہ غیر مجلد کی ۱۳ تصور فرماویں ۔ خاکسار محمد انوار ہاشمی) از کمیپ میرٹھ

بیعت میاں الہ بخش صاحب احمدی ولد میاں محمد صاحب قوم ہرل گھمیانہ سے اپنے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہونے کی خبر احباب کو بذریعہ اخبار جلد پہنچانا چاہتے ہیں لہذا درج اخبار ہوا ۔

گوشتخوری و گاؤکشی مصنفہ مولوی مشتاق احمد صاحب چرتھاولی قیمت ۲ پائی فی نسخہ ۔ گوشت کو انسان کی فطرتی خوراک ثابت کیا گیا اور گوکشی کے خلاف اپیل کرنیوالوں کو دندان شکن جواب دیا ہے ۔ ملنے کا پتہ ۔ مولوی اشفاق احمد صاحب بازار تیلی واڑہ دہلی متصل اونچی مسجد ۔

سرسید کا اسلام مصنفہ مولوی مشتاق احمد صاحب چرتھاولی ۔ اس کتاب میں سرسید کے اس قسم کے عقائد کا ذکر ہے کہ مثلاً وہ فرشتوں اور شیطان کا علیحدہ وجود نہ مانتے تھے اور ہر قسم عقائد کے رکھنے سے سرسید کو کبھی انکار نہ تھا اس کتاب میں ان عقائد کا رد بدلائل نقلی دیا گیا ہے ۔ مصنف نے بہت محنت اٹھائی ہے ۔ قیمت فی نسخہ ۲ ۔ ملنے کا پتہ ۔ مولوی اشفاق احمد صاحب بازار تیلی واڑہ متصل اونچی مسجد ۔

کالج کا اسلام اس کتاب میں دکھایا گیا ہے کہ علیگڈھ کالج کی تعلیم دینیات اور مذہبی پابندی کہاں تک ہوتی ہے اسمیں شک نہیں کہ کالج کے بعض اراکین ہمارے مشاہدہ میں بھی آئے ہیں کہ وہ مذہبی پابندی نہیں رکھتے لیکن ہمارے خیال میں جو کچھ اس کتاب میں لکھا گیا ہے اسمیں جو کچھ سچ بھی ہے ...

ایک نہایت مجرب دوائی طلم

مویشیوں اور اسپوں کی مفصلہ ذیل بیماریوں کے واسطے ۔ مویشیاں گل گھوٹو ۔ سوج ۔ زہر باد رسٹ ۔ کم خوری وغیرہ ۔ اسپاں ۔ زہر باد کنار ۔ کڑکڑی ۔ بخار وغیرہ ۔ قیمت فی ڈبیہ عہ ۔ احباب فائدہ اٹھائیں بذریعہ وی پی منگوائیں ۔ ملنے کا پتہ :- شیخ نور احمد ۔

نظم

جو سید مسعود شاہ صاحب نے مسجد احمدیہ کے سنگ بنیاد کے جلسہ پر پڑھی

اگر یاد الٰہی میں ہمارے دل رہیں ہونگے — یقیں ہے یہ کہ مقبول خدا بیٹے ہیں ہم ہونگے
ہر ایک رہ میں جہاں تم ہو گلزار ارم ہو — اگر بیٹھے کرم کے در پر از الہ العالمیں ہونگے
اسی درگاہ میں رو رو کے دعائیں مانگتے جاؤ — یقیں رکھو تمہارے دل کبھی حق الیقیں ہونگے
اگر بیٹھے رہو گے صدق دل سے تم اسی در پر — کبھی الطاف حق تم پر مددگار و معیں ہونگے
کرو گے فکر گر اخلاق کے اپنے سنوارنے کی — چلن ہونگے تمہارے بہتر سے دل نشیں ہونگے
کبھی بہتا ہوا دریا نظر آئے گا قطروں کا — کبھی لوٹے ہوئے دانوں کے خرمن بالیقیں ہونگے
کبھی دعوت کریگی چیونٹی حضرت سلیماں کی — کبھی چنگاریوں کے پھول نشک میں چمن ہونگے
اگر بیٹھو گے تم ملکر تو بن جائیگی اک محفل تو — یہ رستے رسیوں کے ملکے سب حبل المتیں ہونگے
سمجھ لوگے برائی پر اگر نیکی کو تم بہتر — تو پانی صاف ہو جائیگا ریزے تہ نشیں ہونگے
اگر بڑھ بڑھ کے دکھلاؤ گے تم نیکی کر زمانے کو — تو پھر حق میں تمہارے نعرہ ہائے آفریں ہونگے
اگر برعکس اس کے نیک رستہ چھوڑ دو گے تم — ذرا نعرے ہائے آفریں ہمیں جبیں ہونگے
مددگار و معین اللہ کو گر تم سمجھ لوگے — تمہارے خرمن انعام کو سب خوشہ چیں ہونگے
برا کہنا کسی کو آپ پر دھبہ لگاتا ہے — تمہارے ایک تل سے دل کبھی اندوہگیں ہونگے
نظر میں پر خدا کی ہے پسند اہل عالم ہیں — وہی بد رہ جبیں ہونگے وہی سب سے حسیں ہونگے
اگر اس یار نے ترچھی نگاہوں سے نہیں دیکھا — تو پھر آنکھوں کے پیارے تمہارے شرمگیں ہونگے

جھگڑتے ہیں گھر دیں جو ہمیشہ جھوٹی باتوں پر — تو دیں کے فیصلے ان سے ہوا ثابت نہیں ہونگے
بدل کے دوست گر بچاؤ گے تم نے سمجھ لینا — کہ اک دن تم کہیں ہونگے تمہاری وہ کہیں ہونگے
کبھی فتح کامیابی کا مسلمانو تم دیکھو گے — اگر دل میں تمہارے اس طرح سے بغض و کیں ہونگے
جنھیں ہر روز تم ہو دیکھتے قبروں میں لیٹے ہیں — کبھی قبضہ میں انکے ہند او رجاپان و چیں ہونگے
نظر ہر روز جو ہیں لکڑیاں جلتی نظر آئیں — گلستاں میں کبھی بوٹی ہرے بر سر زمیں ہونگے
گدا گر آج جو پھرتے ہیں ہر اک در سے صدا کرتے — زمین و آسماں انکے کبھی زیر نگیں ہونگے
یہ دنیا اک سرا ہے تو سنبھل کر بیٹھ اے غافل — جدھر جائیگا آخر کوچ نقارے دہیں ہونگے
کرو جو آج کرنا ہے کہ آخر کل کو مرنا ہے — اگر ہیں آج ہم زندہ تو کل دن کو نہیں ہونگے
گئے مقبول ہو کر جو خدا کے میکدے میں میں — وہ بھر بھر کر اڑاتے جام آب آتشیں ہونگے
جنھوں نے جان کر دی خرچ ہی عشق الٰہی میں — ہوئے وہ سرخرو اور فائز خلد بریں ہونگے
جنھوں نے مسخری سمجھا خدا کا ذکر دنیا میں — تو مطلق شک نہیں ہمیں کہ آخر خاسریں ہونگے

رسول اللہ کا مسعود گر دامن پکڑ لیگا
ترے اشعار شیریں میں مثال انگبیں ہونگے

الخطبہ | ایک سیدہ خاتون کے واسطے ایک نوجوان کی جو مشہدی سادات میں سے ہو تلاش ہے۔ خط و کتابت معرفت ایڈیٹر بدر ہو ٭

مبارک

حضرت صاحبزادہ بشیر احمد صاحب امتحان ایف۔ اے میں کامیاب ہو گئے ہیں اللہ تعالےٰ ان کے لئے یہ کامیابی بابرکت اور اپنی رضا مندی کے حصول کا ذریعہ بنائے۔ برادرم عبدالرحیم پسر مولوی غلام حسین صاحب پشاوری بمعہ دیگر پشاور کے احمدی امیدواروں کے ایف اے میں کامیاب ہوئے ہیں خدا مبارک کرے ٭

ضرورت موذن

مسجد احمدیہ کپورتھلہ کے واسطے ایک موذن کی ضرورت ہے۔ درخواستیں آئیں بنام منشی حبیب الرحمٰن صاحب بمقام حاجی پورہ۔ متصل پھگواڑہ ضلع جالندھر

وفد احمدیہ در دکن

جیسا کہ پچھلے اخبار میں لکھا جا چکا ہے خواجہ صاحب کے ہمراہ ایک وفد دکن کو جاتا ہے جس کے مقاصد میں یہ امر بھی داخل ہے کہ عمارت مدرسہ کے واسطے چندہ فراہم کیا جاوے جماعت دکن کو چاہیئے کہ اس وفد کو خیر مقدم کہنے اور اسکی تحریک پر چندہ (نقد) جمع کرنے کے واسطے طیار رہے۔ چونکہ خواجہ صاحب عام طور پر سب مسلمانوں میں تقریریں کرینگے اس واسطے دکن جیسے متمول علاقہ سے ایک لاکھ روپیہ کا فراہم ہو جانا کوئی بڑی بات نہیں احباب دکن کو خیال کرنا چاہیئے کہ جماعت پنجاب پر جس طرح آئے دن چندوں کے بوجھ ہیں اس طرح ان پر نہیں اور یہ پہلی دفعہ ہے کہ کوئی وفد احمدیوں کا اس طرف جاتا ہے اور وفد بھی وہ جس کے ممبر خود ایک ایک ہزار روپیہ دے چکے ہیں ٭

سفر جموں

جیسا کہ کسی پچھلے اخبار سے ناظرین کو معلوم ہو چکا ہے۔ جماعت احمدیہ جموں کی درخواست پر حضرت خلیفۃ المسیح نے عاجز کو ہمراہی شیخ غلام احمد صاحب نومسلم احمدی واعظ مسجد احمدیہ جموں کی خشت بنیاد رکھنے کے لئے جموں بھیجا تھا۔ میں اور شیخ صاحب بعد استخارہ مسنونہ دعا ۶ رجولائی ۱۹۱۲ء یوم شنبہ کی صبح کو قادیان سے چلکر اسی دن شام کو جموں پہنچے۔ اتوار کی صبح کو ایک جلسہ اسی زمین پر ہوا جہاں مسجد بننے والی ہے پہلے مولوی سید مسعود شاہ صاحب نے ایک باموقعہ دلچسپ نظم پڑھی شیخصاحب نے ایک وعظ کیا۔ جس میں مسلمانوں کی موجودہ حالت اور ان کے تعصب اور روحانی افلاس کا ایسا نقشہ کھینچا کہ سب کو اقرار کرنا پڑا کہ شیخصاحب جو کہتے ہیں سچ کہتے ہیں اسکے بعد عاجز نے ایک مختصر تقریر میں مسجد کی ضرورت۔ توحید اور عبادت الٰہی کا ذکر کر کے دعا کرتے ہوئے خشت بنیاد رکھی اور میرے ساتھ شیخ صاحب موصوف اور خلیفہ نور الدین صاحب بھی دعا کر کے بنیاد میں اینٹیں رکھنے کے کام میں شامل ہوئے۔ اسی شام کو تمام برادران ایک جگہ جمع ہوئے جہاں انجمن احمدیہ کے انتظام کو مستحکم کیا گیا اور عہدہ داراں کا انتخاب ہوا۔ دوسرے دن ایک پبلک لکچر شام کے چھ بجے بصدارت شیخ غلام احمد صاحب میں نے دیا۔ یہ لکچر صاحبزادہ خواجہ کرمداد صاحب کے مکان المعروف بہ حویلی گروانہ صاحب میں ہوا اور لیکچر کا مضمون نجات پر تھا چونکہ میرا یہ لیکچر اور پہلی تقریر ایک ہی مضمون رکھتی تھی اس واسطے میں نے ارادہ کیا ہے کہ ہر دو کو ملا کر ایک تقریر ترتیب دے کر انشاء اللہ رسالہ کی صورت میں شائع کر دیا جاوے گا وما توفیقی الا باللہ۔

جموں میں جماعت کا شمار ۸۰ کے قریب ہے۔ جنمیں سے بعض کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں۔ خواجہ جمال الدین صاحب جو وہاں کے محکمہ تعلیم کے انسپکٹر ہیں ایک مرنج و مرنجان غیر متعصب افسر جن کی ذات سے سب کے حقوق محفوظ ہیں یہ صاحب انجمن احمدیہ کے سنبھالنے والے اور ان کے ممبروں کو تھامنے والے ہیں اللہ تعالےٰ ہر حال میں ان کا حافظ و ناصر ہو۔ شیخ علی محمد صاحب جو وہاں کے ایک بڑے تاجر ہیں اپنے دنیوی کاروبار کے سبب بہت کم فرصت ہیں جس صبح مسجد کے سنگ بنیاد کا جلسہ تھا اسی رات جلسہ سے قبل سیالکوٹ چلے گئے تھے اور وہاں سے کشمیر جانے کا

ارادہ رکھتے تھے - خلیفہ نور الدین صاحب جو وہاں کی جماعت کے معلم اور امام اور قرآن شریف کے مدرس ہیں حضرت خلیفۃ المسیح کے قدیمی دوست اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سابقین اوّلین خدام میں سے ایک قابل قدر اور قابل عزت بزرگ ہیں - مولوی اللہ دتا صاحب جو خلیفہ صاحب کے قریبی رشتہ دار ہیں اور ان کے رنگ میں رنگین ہیں - سید مسعود شاہ صاحب جو اس انجمن کے سکرٹری ہیں ایک لائق مستعد اور فہیم نوجوان ہیں - سکرٹری کے کام کے واسطے بہت موزوں ہیں انکی محنت اور توجہ جو وہ سلسلہ کے واسطے کرتے ہیں قابل شکریہ ہے - برادرم مفتی فضل احمد صاحب میرے قریبی رشتہ دار مدرسہ ریاست میں مدرس ہیں - منشی نواب خان صاحب جو اب اسسٹنٹ سکرٹری منتخب ہوئے ہیں - سید محمد شاہ صاحب ایک قدیمی احمدی جو انجمن کے امین ہیں - شیخ خدا بخش صاحب - صاحبزادہ خواجہ کرم داد صاحب اور خواجہ صاحب کی اہلیہ (مریم بی بی) مشہور واعظ جن کی قرآن خوانی اور وعظ گوئی کا نمونہ دیکھ کر میں حیران ہوا اللہ تعالےٰ اس لائق عورت کو تقوےٰ - اخلاص اور صدق میں نمایاں ترقی دے کر اسے توفیق دے کہ تمام شہروں اور دیہاتوں میں وہ عورتوں کے واسطے پُر تاثیر وعظ کرتی پھرے اور ہر جگہ نیک نمونے قائم کرے - مستری رحمت اللہ صاحب - مستری شہاب دین صاحب - مستری امام الدین صاحب - مستری یعقوب علی صاحب - مستری نظام الدین صاحب - مستری عبد اللہ صاحب مستری کریم بخش صاحب - مستری عمرا خان صاحب - جعفر خان صاحب قاضی نذیر حسین صاحب - خلیفہ علم الدین صاحب منشی محمد علی صاحب - مستری فیض احمد صاحب - عزیز عبد الرحیم - عزیز فتح محمد صادق صاحب -

عطیہ سری مہاراجہ صاحب

اس جگہ اس امر کا ذکر فائدہ سے خالی نہ ہوگا کہ جس مکان میں میرا لکچر ہوا تھا اور جو حویلی گردانہ صاحب کے نام سے مشہور ہے - یہ مکان سری مہاراجہ صاحب بہادر والئے ریاست جموں و کشمیر نے صاحبزادہ کرم داد صاحب احمدی کے والد بزرگوار کو نسلاً بعد نسلاً کے لئے عطا کر دیا تھا - اور اب کل خواجہ صاحب موصوف کے قبضہ میں ہے خواجہ صاحب نے بہت محنت کے ساتھ اس کے اندر ایک باغیچہ بھی طیار کیا ہے اور کچھ حصہ مکان کا خود بھی بنایا ہے اور بہت سی محنت اور روپیہ اس مکان کی درستگی اور مرمت پر بھی خرچ کیا ہے - ہم ذیل میں اس حویلی کے متعلق سری مہاراجہ صاحب کے ارشاد کی نقول درج کرتے ہیں :-

(۱) صاحبزادہ کرم داد احمدی

نقل ارشاد

از پیشگاہ سرکار والا صحیح بحروف ڈوگرہ

۵ ۱۹۴۷ - سندات

باعث تحریر آنکہ -

آنکہ مکان سرکاری المعروف گردانہ صاحب والا واقعہ محلہ دروازہ شیران ملکیت سرکار والا است در وجہ صاحبزادہ خلف مخدوم محمد قاسم صاحب کہ از خاندان غوث بہاول حق صاحب چلیانی اند - بجمیع حقوق برائے دوام عطاء فرمودہ نقشہ مکان مذکور علیحدہ شامل خواہد بود و صاحبزادہ صاحب و جانشیناں آنہا را ہماں حقوق نسلاً بعد نسلاً خواہد ماند کہ از مکان مذکور صرف جزو مکان کہ دراں کاکا برہمن بود و باش و قبضہ مے دارد علیحدہ داشتہ شود باقی تمام مکان مذکور بصاحبزادہ صاحب موصوف جی عطا گردید - لہٰذا پٹہ نوشتہ دادہ شد کہ سند گردد تحریر ۱۱ جیٹھ سمت ۱۹۵۵

ملاحظہ شد - سکرٹری صاحب فارن آفس

(۲) نقل مطابق اصل

ریزولیوشن ۶ مورخہ ۱۱ جون ۱۸۹۸ء بدستخط انگریزی سکرٹری اسسٹنٹ کونسل دلمبز (۱) چٹھی ڈیمی آفیشل سرکار والا مورخہ ۲۰ مارچ ۱۸۹۸ء بدیں مضمون پیش ہوئی کہ منشیر مال صاحب مکان سرکاری موسومہ مکان کرنل گردانہ صاحب واقعہ جموں صاحبزادہ صاحب خلف مخدوم محمد قاسم کے حق میں بطور ہبہ انتقال کر دئے جانے کا انتظام کریں بہ تعمیل قواعد جدید صاحب منشیر مال نے رزیڈنٹ صاحب بہادر کشمیر سے اس معاملہ میں حصول رائے استصواب فرمایا ہے نیز خط و کتابت ذیل پیش ہوئی ۱ چٹھی ڈیمی آفیشل معتمد اعلےٰ صاحب مورخہ ۹ - اپریل ۱۸۹۸ء بدیں اطلاع کہ مکان مذکور کے انتقال مجوزہ کے بارے میں سٹیٹ کونسل کی رائے معلوم کرنے کے بعد صاحب رزیڈنٹ بہادر اپنی رائے ظاہر کرنا چاہتے ہیں ۲ چٹھی ڈیمی آفیشل صاحب منشیر مال نمبری ۴ ۱۲ مورخہ ۸ - اپریل ۱۸۹۸ء موسومہ معتمد اعلےٰ صاحب بدیں اطلاع کہ اگر اس ہبہ سے آیندہ کے واسطے نظیر قائم نہ ہو جاوے تو سٹیٹ کونسل کو اس میں کوئی اعتراض نہیں ہے - ۳ چٹھی ڈیمی آفیشل معتمد اعلےٰ صاحب نمبری ۲۶ مورخہ ۱۲ - مئی ۱۸۹۸ء بدیں اطلاع کہ حسب خواہش سرکار والا ممبران کونسل صاحب رزیڈنٹ بہادر کو بدیں شرط انتقال مکان مذکور میں کوئی اعتراض نہیں ہے - کہ حسب تحریر کونسل اس ہبہ کو بطور نظیر خیال نہیں کیا جاوے گا -

کونسل عالیہ سے بالاتفاق تجویز ہوئی کہ انتقال منظور ہے لیکن صاف طور پر واضح رہے کہ اس سے کوئی نظیر قائم نہیں ہوگی -

ہمنے نہایت تعجب سے یہ افواہ جموں میں سنی ہے کہ بعض لوگ اس امر کے درپے ہیں کہ وہ صاحبزادہ صاحب موصوف سے حویلی واپس کرالیویں یا کسی اور شخص یا انجمن وغیرہ کا اس میں حصہ شامل کرادیویں یہ تو ایک ادنےٰ آدمی کا کام بھی نہیں کہ کسی آدمی کو ایک شے عطا کر کے پھر واپس کر لیوے حیرانی ہے کہ کوئی یہ خیال کرے کہ ایک بادشاہ اور اسکی کونسل باضابطہ دوامی ہبہ نامہ کر کے پھر اس کو واپس لے یا کسی دوسرے کو اس میں شامل کرے - میری رائے میں ایسے افواہ کنندوں کو سزا دینی چاہیئے جو اپنے مہاراج اور اس کی معزز کونسل کی اس طرح ہتک کرتے ہیں یہ تو ایک چھوٹا سا مکان ہے - بادشاہ تو ملک اور جاگیریں بخش دیتے ہیں اور پھر کبھی اس کی طرف دیکھتے ہی نہیں

میرے دوست کے لئے دُعا کرو

جموں کے احباب کا اوپر ذکر ہوا مگر میرے ایک مرحوم دوست کا ذکر رہ گیا ہے جو میرے ہم نام تھے - یعنی مولوی فاضل محمد صادق صاحب پروفیسر سٹیٹ کالج مرحوم میرے قدیمی دوست ایک مخلص احمدی تھے - میں نے ان کی قبر پر جا کر ان کے لئے دعا کی اور احباب سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ بھی میرے دوست کے واسطے دعائے مغفرت کریں -

سیالکوٹ

واپسی پر ہم چند گھنٹے کے لئے سیالکوٹ میں اپنے [?] الکرم و دو بیت - منشی محمد دین صاحب اپیل نویس کی عیادت کے واسطے ٹھہرے - احباب سے درخواست ہے کہ منشی صاحب موصوف کے واسطے درد دل کے ساتھ دعا کریں - کہ اللہ تعالیٰ انھیں شفا عطا کرے -

بروز بدھ ۱۰ - جولائی کی شام کو ہم واپس بخیریت داخل دار الامان ہوئے -

فالحمد للہ علےٰ ذلک

خریداران بدر

براہ مہربانی خط و کتابت کرتے وقت اپنا نمبر خریداری ضرور تحریر فرمادیں کیونکہ بغیر نمبر کے نام کی تلاش میں بڑی دقت

اصلی ممیرہ اور ممیرے کا سرمہ ۱۲/ ۵/

اصلی ممیرا اور ممیرے کے سرمہ کا اعلان عرصہ سے شائع ہو رہا ہے اس اثناء میں بہت سے لوگوں نے اٹھایا ہے یہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نور الدین صاحب مدظلہ کا بنایا ہوا ہے آپ نے اس سرمہ کے متعلق فرمایا کہ براۓ امراض چشم بسیار مفید ہے۔ یہ سرمہ دھند - جالا - پھولا - پڑوال - سبل اور سرخی اور ابتدائی موتیابند امراض چشم کے لئے مفید ہے۔ قیمت سرمہ اول فی تولہ عہ - قسم دوم عمہ - قسم سوم عہ - اصلی ممیرا کی اصلی قیمت ملے روپیہ فی تولہ ہے فی الحال دو ماہ کے لئے اس کی رعایتی قیمت ملے فی تولہ کر دی ہے بعض ضروریات نے مجھے ایسا کرنے پر مجبور کر دیا ہے۔ ترکیب استعمال - ممیرہ پتھر پر رگڑ کر یا سرمہ کی طرح باریک پیس کر آنکھوں میں ڈالا جاوے۔

یہ سرمہ خاص کر گرمی کے موسم میں جس کی آنکھیں دکھتی ہوں تو ان کے لئے بہت مفید و مجرب ہے۔ احمد نور

ست سلاجیت

محیط اعظم سے نقل کیا گیا جس کی عبارت یہ ہے۔ مقوی جمیع اعضاء نافع صرع - مشتہی طعام - قاطع بلغم و ریاح دافع بواسیر و جذام و استسقاء و زردی رنگ و تنگی نفس و دق و شیخوخیت فساد و بلغم و قاتل کرم شکم - مفتت سنگ گردہ و مثانہ و سلسل البول و سیلان منی و یبوست و درد مفاصل وغیرہ وغیرہ بہت مفید ہے بقدر دانہ نخود صبح کے وقت دودھ کے ساتھ استعمال کریں - قیمت دو تولہ عہ

لنگیاں اور کلاہ

ہر قسم کی لنگیاں مشہدی اور پشاوری با دامی سیاہ اور سفید ہاشمی ریشمی اور سوتی قسری صاف سفید اور بادامی اور پشاوری ٹوپیاں ہر قیمت کی مل سکتی ہیں۔

المشتہر - احمد نور - کابلی مہاجر سوداگر قادیان (گورداسپور)

ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائیں ۱۵/

اصلی عرق کافور

دیکھو گرمی کا موسم آیا جہاں تہاں ہیضہ کا آنا بھی ممکن ہے اس سے بچنے کا آسان طریقہ ڈاکٹر ایس کے برمن کا اصلی عرق کافور ہے یہ دوا چھبیس برس سے تمام ہندوستان میں مشہور ہے یہ عرق گرمی کے دست پیٹ کا درد اور متلی کے لئے اکسیر کا اثر رکھتا ہے ہمیشہ ایک شیشی اپنے پاس رکھو - قیمت فی شیشی ۸ر محصول ۵ر

عرق پودینہ

یہ ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں سے یہ عرق تیار کیا گیا ہے اس کا رنگ بھی پتی کے رنگ کا سا ہے اور خوشبو بھی تازہ پتیوں کی سی آتی ہے یہ عرق ڈاکٹر برمن کی صلاح سے ولایت کے نامی دوا فروش نے بنایا ہے ریاح کے لئے یہ نہایت مفید دوا ہے پیٹ کا پھولنا ڈکار کا آنا پیٹ کا درد - بدہضمی - متلی - اشتہا کا کم ہونا - ریاح کی سب علامتیں دور ہو جاتی ہیں - قیمت فی شیشی ۸ر محصول ۵ر

کتاب چشمۂ زندگی پر اہل مُلک کی متفقہ آواز ۱۲/

جناب خلیفۃ المسیح حضرۃ مولوی نور الدین صاحب

تحریر فرماتے ہیں جناب کی تصنیف چشمۂ زندگی کو میں نے دلچسپی سے پڑھا - فزیکل کانگریس کے بعد یہی دوسری کتاب ہے جو اس مضمون میں مجھے پسند آئی ہے - مہتہ سیتا رام دت کوی رنجن صدر بازار راولپنڈی کی محنت بہت قابل قدر ہے مجھے بڑی خوشی ہوگی کہ اگر ملک اس رسالہ کی قدر کرے مفصل دیکھو بدر ۹ مارچ ۱۳ء خاں بہادر اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر پنشنر سردار خاں بابا خاں صاحب پشاور چشمۂ زندگی واقعی چشمۂ زندگی ہے پبلک کے واسطے ایک عجیب و غریب نعمت ہے جس کی قدر بہت ضروری ہے ؁

مشہور علامہ جناب مولوی مہر علیشاہ صاحب گولڑہ

سے رقم فرماتے ہیں آپکی کتاب چشمۂ زندگی واقعی اسم بامسمیٰ ہے رفاہ خلق کے لئے یہ ہدایات نہایت ہی ضروری اور مفید ہے جن کی اشاعت کی توفیق حکیم مطلق نے آپکو عطا فرما کر نعم الرفیق و حبذ الشفیق کہلانے کا استحقاق بخشا - حمد بیحد اور ثناء بے عد اسی وحدہ لا شریک کے شایاں ہے جس نے منفعت عامہ کے لئے اپنی مخلوق میں سے ایک شخص کو ناصح خلق و خیر خواہ قرار دیا - خوش نصیب ہے وہ جس نے حفظ ماتقدم بامدارک مافات کا حصہ ان نایاب و قابل قدر ہدایات سے لیا - نوٹ - عدم گنجائش مانع طوالت ہے

ہندوستان کی ایک غیر معمولی شخصیت

حاذق الملک بہادر حکیم اجمل خاں صاحب رئیس اعظم دہلی میں نے چشمۂ زندگی کو جستہ جستہ دیکھا میں سمجھتا ہوں کہ یہ کتاب مفید ہوگی لائق مؤلف نے اسکے جمع کرنے میں خاص طور پر محنت کی ہے۔ آریہ سماج میں ایک خاص شخصیت رکھنے والے لالہ ہنسراج صاحب بی اے سابق پرنسپل دیانند کالج - فی الواقعہ آپکی کتاب میں بہت سی مفید باتیں ہیں۔ آنریبل خاں بہادر سیٹھ ماموں جی مجسٹریٹ راولپنڈی فرماتے ہیں کہ اردو علم ادب میں کتاب چشمۂ زندگی قابل قدر اضافہ ہے ؁

نوٹ : یہ کتاب (۳۵۰) صفحہ کی مجلد باتصویر رنگین ۱۸/۲۲×۸ سائز عمدہ لکھائی چھپوائی اور کاغذ کی ہے قیمت فی جلد ۱۲ر محصول ۳ر - دو جلد پر محصول معاف ؁

پتہ : سیتا رام دت وید کوی رنجن
اوتیہ شدھالیہ صدر بازار راولپنڈی

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ | بسم اللہ الرحمٰن الرحیم + نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم | سبحٰن الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

BADR QADIAN

بدر

قادیان ضلع گورداسپور

عام قیمت پیشگی ۶/۸ بغیر ضمیمہ درس قرآن مجید

مع ضمیمہ درس قرآن مجید

الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ مرزا غلام احمد | Reg No. L. CCLXXXVIII | مسیح وقت مہدی ہم مجدد برسر این صد

۱۶۔ شعبان سنہ ۱۳۳۰ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق یکم اگست سنہ ۱۹۱۲ء مطابق ۱۸ ساون سمت ۶۹

جلد ۱۲

بھاگ قادیان آؤ گے تم | اڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | نورِ دین مصطفےٰ پاؤ گے تم

حضرت خلیفۃ المسیح

ایدہ اللہ کی حالت کے متعلق ہم اس دفعہ کے معالج جناب ڈاکٹر الٰہی بخش صاحب کی تحریر درج کرتے ہیں:۔

خدا کے فضل سے طبیعت حضرت صاحب بہ نسبت سابق بہت اچھی ہے۔ اس ہفتہ میں باعث گرمی یا کسی اور عارضی باعث سے دو دن اسہال آگئے تھے اور کمزوری ہو گئی مگر اس سے محض خدا تعالےٰ کے فضل سے آرام ہو گیا۔ زخم کی حالت بدستور حسبِ سابق ہے کسی قسم کی زیادتی نہیں اور نہ کسی قسم کی تکلیف محسوس ہوئی دراتوار کے اللہ تعالےٰ نے اس کے واسطے وقت مقرر کر رکھا ہے۔ جب وہ وقت آجائے کلی صحت ہو جاوے گی۔ فقط الٰہی

اہلبیت حضرت مسیح موعود میں اللہ کے فضل وکرم سے بہمہ وجوہ خیریت۔ حضرت صاحبزادہ بشیر الدین محمود احمد صاحب درس قرآن مجید دیا کرتے ہیں۔ گذشتہ جمعہ میں آپ نے سورہ کی لطیف تفسیر کی۔ فرمایا:۔ ہلاکت تکبر اور گناہ سے ہی ہے۔ ہر دو کا علاج اس سورہ شریف میں بتلایا گیا ہے کہ تسبیح وتحمید کرو۔ اور استغفار کرو۔ جب تمام پاکیزگی اور تعریف کا اقرار اللہ کے لئے ہوا تو پھر تکبر کہاں اور اپنی کمزوری کا اعتراف ہو اور خدا سے بخشش مانگی جاوے۔ تو خدا غفور الرحیم ہے۔

طلباء مدرسہ کے لئے دس باتیں

موسمی تعطیلات پر ہمارے مدارس کے بچے ۱½ ماہ کے واسطے اپنے گھروں کو جائینگے تاکہ (۱) بیرونی دنیا کو دیکھ کر بالمقابل قادیانی زندگی کی قدر ان کے دلوں میں بڑھے (۲) بیرونی لوگوں کے واسطے پابندی صوم وصلوٰۃ نیکی تقوےٰ اخلاق خدمت دین کا نیک نمونہ ہوں (۳) اپنے نمونے اور پاک تعلیم اور دعا سے دوسروں کے واسطے موجب ہدایت ہوں (۴) اپنی خوبیوں کے سبب اپنے والدین اور اقارب کے لئے قرۃ العین کا موجب ہوں (۵) اپنے مدرسہ کے واسطے چندہ جمع کریں۔ (۶) اپنے آموختہ کو تازہ کرتے رہیں (۷) کوئی عیسائی۔ آریہ۔ ملاں انھیں مخاطب کرے تو دعا کرکے اُسے دندان شکن جواب دیکر دین اسلام کی حمایت کریں (۸) حضرت خلیفۃ المسیح اور اپنے افسران وناظمین کی تمام ہدایات پر عمل کرتے رہیں (۹) اور پہلے سے زیادہ محبت وشوق تعلیم دینی ودنیوی سے بھرے ہوئے بخیر وعافیت واپس قادیان آویں (۱۰) اور اخبار بدر کے واسطے چند نئے خریداروں کی فہرست ساتھ لاویں بلکہ ان کی قیمتیں بھی پیشگی یا وی پی کی اجازت ۔

طلباء کا دعا گو ۔ صادق ۔

تشحیذ الاذہان بابت ماہ جون میں اکمل صاحب نے حضرت مرزا صاحب کے مسیح موعود ہونے میں ایک مختصر مگر جامع مدلل مضمون لکھا ہے۔

شیخ تیمور صاحب وعزیزان عبد الحی وعبد السلام کی خیریت کا خط پھگواڑی سے آیا ہے۔ جو کشمیر کے راستہ میں ہے اللہ تعالےٰ اس قافلہ کا ہر طرح حافظ وناصر رہے۔

شیخ غلام احمد صاحب کے فرزند ارجمند کا نام حضرت خلیفۃ المسیح نے عطاء اللہ رکھا ہے۔ مبارک ہو۔

شیخ عبد الرزاق صاحب پسر شیخ عبد الرحمٰن صاحب احمدی ای اے سی امتحان بیرسٹری میں کامیاب ہو کر یکم اگست کو واپس ہند آتے ہیں۔

اس ہفتہ میں منشی فرزند علی صاحب بابو نور محمد صاحب۔ میاں غلام رسول صاحب تمیم۔ ڈاکٹر شاہ صاحب مرزا محمد اسمٰعیل صاحب۔ بابو وزیر خاں صاحب بابو فضل کریم صاحب اکونٹنٹ۔ حضرت کے حضور حاضر ہوئے منشی محمد فضل احمد صاحب راولپنڈی سے رعایت پر قرآن شریف پڑھنے کے لئے آئے ہیں۔ حضرت صاحبزادہ صاحب نے طلباء کو عربی زبان سیکھنے کی ضرورت پر ایک پُرزور لیکچر دیا۔ جماعت بنچھ کے بعض ممبروں پر جنہوں نے مقدمے بنائے ہیں احباب دعا کریں کوئی صاحب عبد الغنی نام اپنے بیٹے کا نام پوچھتے ہیں اپنا پتہ نہیں بتلاتے حضرت نے

(دین قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر وپبلشر کے حکم سے چھپ کر شائع ہوا)

کتاب الصیام مولفہ قاضی اکمل صاحب روزوں کے متعلق تمام ضروری احکام اس کتاب میں جمع کر دیئے گئے ہیں ماہ رمضان سے قبل ایک بار اس کتاب کا پڑھ لینا انشاء اللہ بہت مفید ہو گا۔ قیمت فی نسخہ ۲ر محصولڈاک ۔ر چار نسخے اکھٹے منگوائے جائیں تو محصول ڈاک معاف ۔

حاجیوں کو آرام حاجی حافظ احمد اللہ صاحب مہاجر قادیانی کے قریبی رشتہ دار حاجی محمد اعظم صاحب معظم جو مکہ معظمہ میں رہتے ہیں۔ احباب احمدیہ کی اطلاع کے واسطے شائع کراتے ہیں کہ مکہ میں حجاج کو ان کے مکان پر قیام کرنے سے بہت آرام حاصل ہو سکتا ہے۔

شکریہ صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کے امتحان ایف اے میں کامیاب ہونے کی خبر پچھلے اخبار میں لکھی جا چکی ہے۔ صاحبزادہ صاحب موصوف ان تمام اصحاب کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں اور ان کے واسطے جزاکم اللہ الخیر کہتے ہیں۔ جنھوں نے ان کی کامیابی کے واسطے دعائیں کیں اور فرماتے ہیں کہ مبارکباد کے تمام خطوط کے جواب فرداً فرداً مشکل ہیں۔ اس واسطے میں اخبار کے ذریعہ سے سب کا شکریہ کرتا ہوا دعا کرتا ہوں کہ مجھے بھی خدا ان دوستوں کی کامیابیوں میں مبارکباد کہنے کا موقع دے۔

ایک روپیہ ماہوار جو صاحب اخبار کی قیمت یکمشت نہیں دے سکتے۔ ان کا اختیار ہے کہ ایک روپیہ ماہوار کر کے چار ماہ میں اپنی قیمت پوری کر دیں یا سہ ماہی ایک روپیہ دے دیا کریں ایسے اصحاب کو اپنے نام خصوصیت سے نوٹ کرا دینے چاہئیں ۔

ظہیر الدین اروپی احمدی کے متعلق کسی پچھلے اخبار میں اختلاف عقائد کا نوٹس نکل چکا ہے ان کے حضرت خلیفۃ المسیح سے بار بار بالحاح معافی مانگنے پر حضرت صاحب نے انہیں لکھا ہے کہ اگر آپ سچے تائب ہیں تو ہم کو آپ سے کوئی ذاتی رنج نہیں۔ اللہ آپ پر عفو فرمائے ہم نے عفو کیا۔ نور الدین

اگلے اخبار میں انشاء اللہ رمضان شریف کے اوقات سحر وغیرہ درج کئے جائیں گے۔ نیز ایک مضمون روزوں کے متعلق لکھا جاوے گا ۔

برادر خداداد صاحب رسالدار کوانچی کے ہاں ۶ ر شعبان کو فرزند نرینہ ہوا۔ حضرت نے اس کا نام عطاء اللہ رکھا۔ اللہ تعالٰے صالح اور خادم دین بنائے۔ برادر موصوف کو حضرت مسیح موعود نے خواب میں کہا تھا کہ تم کو خدا لڑکا دے گا اور حضرت خلیفۃ المسیح نے آپکے واسطے دعا کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ ہم نے دعا کی ہے جو انشاء اللہ قبول ہو چکی ہے۔ فالحمد للہ

اطلاع یہ اخبار صرف چار صفحات پر چھپ سکا ہے اور اس کے ساتھ درس قرآن شریف کے چار صفحات شائع کئے گئے ہیں ۔

مدرسہ احمدیہ ۲ر اگست کو موسمی تعطیلات کے واسطے بند ہوگا ۔

اخبار قادیان و برادران احمدیہ

مولوی صوفی غلام محمد صاحب عربی ٹیچر مدرسہ تعلیم الاسلام امتحان بی اے میں کامیاب ہوئے اللہ تعالٰے مبارک کرے اور ایم اے بنائے۔ صوفی صاحب ایک یتیم بچے تھے جب قادیان میں آئے۔ برادر چودہری رستم علی صاحب مرحوم انھیں لائے تھے حضرت صاحب مسیح موعود کی خدمت کرتے تھے اور پڑھتے تھے۔ جب مدرسہ بنا تو مدرسہ میں داخل ہوئے یہاں سے ہی انٹرنس پاس کیا اور پھر یہاں سے ہی ایف اے پاس کیا اور اب اسی مدرسہ کی خدمت میں مصروف ہیں۔ جب ان کی شادی دختر شادی خاں صاحب (بیوہ مولوی عبد الکریم صاحب مرحوم) سے ہونے لگی تو یہ ایک طالب علم تھے ان کے مہر کے متعلق گفتگو ہوئی کہ کیا مقرر ہو اسوقت حضرت مسیح موعود نے اپنے ایک رقعہ میں تحریر فرمایا یہ میرے نزدیک پانسو روپیہ مہر کافی ہے۔ لڑکا ہونہار ہے۔ اس پر کوئی بوجھ نہیں۔ امید ہے کہ اس کی لیاقت اور حیثیت اس مہر سے بہت زیادہ ہو جائے گی۔ میرے نزدیک اس سے کم ہرگز مناسب نہیں اور زیادہ ہو تو مضائقہ نہیں ۔ والسلام ۔ مرزا غلام احمد عفی اللہ عنہ"

۱۱۔ اگست ۱۹۰۶ء حضرت کا یہ فرمان کس طرح پورا ہو رہا ہے اہل بصیرت کے واسطے ایک نشان ہے + کسی دربھنگوی نے ایک **اشتہار** دیا ہے کہ احمدی ہمارے بالمقابل فیصلہ آسمانی کا جواب دیں اس اشتہار کا جواب۔ جماعت احمدیہ مونگھیر کے سکرٹری حکیم خلیل احمد صاحب نے خوب دیا ہے کتاب کے مصنف کے متعلق بھی دریافت کیا ہے کہ اینجہانی ہیں یا آنجہانی۔ انتہار حکیم صاحب موصوف سے مل سکتا ہے۔ سید ارادت حسین صاحب ساکن اورین ملک بہار اپنے فرزند اور ایک مسکین لڑکے کے ساتھ یہاں تشریف لائے ہیں تاکہ ایک عرصہ یہاں رہ کر علوم دینیہ سے متمتع ہوں + حضرت مولوی محمد علی صاحب بخیریت کوہ مری پر ہیں + سید عبد المحی عرب صاحب سندھ سے بمبئی اور وہاں سے بلاد اور پھر مسقط جانے کا ارادہ رکھتے ہیں + ڈاکٹر عبد الحکیم صاحب بسمل احمدی اہواز ملک ایران کو تبدیل ہو گئے ہیں وہاں سے لکھتے ہیں کہ قدیمی شہر اہواز برباد ہو گیا ہے یہاں کے ایرانی کاہل۔ جاہل اور عیاش ہیں۔ اخلاقی حالت ہندوستان سے بھی گئی گذری ہے۔ ظاہر داری۔ تکلف اور ریاکاری بہت ہے + عمارت مدرسہ کا کام زیر اہتمام جناب خلیفہ رشید الدین صاحب قائم مقام میر عمارت انجمن جاری ہے + ۲۵ جولائی کی صبح کو حضرت خلیفۃ المسیح نے بمعیت صاحبزادگان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مدرسہ تعلیم الاسلام کی بنیادی اینٹیں رکھیں۔ تین جگہ یہ بنیاد قائم کی گئی۔ مشرقی کونے پر۔ مغربی کونے پر اور درمیانی ہال کے مشرقی کونے پر۔ پہلے اینٹ دعا کر کے حضرت خلیفۃ المسیح خود رکھتے اور اس کے ساتھ تین اینٹیں صاحبزادگان حضرت میاں بشیر الدین محمود احمد صاحب۔ بشیر احمد صاحب شریف احمد صاحب سے رکھواتے۔ اول و آخر بہت دعا کی جاتی۔ اس طرح چھ بار دعا کی گئی۔ دعا کے وقت باران رحمت کا تقاطر دعا کی قبولیت کا نشان مبین بن رہا تھا۔ برادر اکبر شاہ خاں صاحب اینٹیں لے لے کر حضرت کو پکڑاتے تھے بنیاد میں کھڑے ہو کر پہلے حضرت نے فرمایا میں نے کہیں پڑھا ہے کہ چالیس آدمی ملکر دعا کریں تو اللہ تعالٰے قبول کرتا ہے اب ہم بہر حال خدا کے فضل سے چالیس سے زائد ہیں (مہاجرین و بورڈران سب حاضر تھے) ان میں کچھ ایسے بھی بچے ہیں جنھوں نے کوئی غلطی کی ہو گی وہ سب پہلے اپنے گناہوں سے توبہ کر لیں پھر ہم سب ملکر دعا کریں کہ اللہ تعالٰے اس مدرسہ سے نیک ہدایت یافتہ اور دین کے خادم پیدا کرے۔ بدکردار اور دوسروں کو خراب کرنے والے لڑکے یہاں نہ آویں اور اگر آویں۔ تو خدا انہیں توبہ نصیب کرے اصل غرض اس مدرسہ کی یہی ہے۔ کہ یہاں سے متقی اور صالح بچے دنیا میں پھیلیں۔ اس کے بعد دعا ہوئی دعا کے بعد فرمایا۔ میں نے تمہارے لئے اور آیندہ نسلوں کے لئے سب کے واسطے دعا کی ہے اس کے بعد حضرت صاحب بورڈنگ میں تشریف لائے جہاں اکبر شاہ خاں صاحب اپنے بہادروں کے ساتھ پہلے پہنچ گئے تھے اور سب نے گیٹ پر حضرت کو اہلاً وسہلاً و مرحباً تین بار کہا۔ حضرت نے چند کمرے دیکھے اور گاڑی پر واپس تشریف لائے۔ دعا کے وقت کا سماں قابل دید تھا۔ مبارک ہیں وہ جنھیں اس میں شمولیت نصیب ہوئی اللہ تعالٰے استقامت عطا کرے یہ وہ قادیانی گھڑیاں ہیں جن کی خاطر باہر کی دولتیں چھوڑ کر مہاجرین بیٹھے ہیں۔ ایسی نعمت آج مشرق و مغرب میں اور جگہ نہیں + برادر ظفر حسین صاحب رہت پٹیالہ سے لکھتے ہیں۔ کہ بدر کی سالانہ قیمت اگر ایک صد روپیہ ہو تو تھوڑی ہے۔ بات تو درست ہے مگر جب سے قیمت پیشگی لینے کا قاعدہ بنایا گیا ہے خریداروں کی تعداد میں کچھ کمی واقع ہو رہی ہے۔ احباب کو چاہیئے کہ خریداروں کی تعداد ترقی میں ساعی رہیں۔ ایسے خریدار جو قیمت پیشگی ادا دیں۔ احباب کو جلد اس طرف توجہ ہونا چاہیئے ورنہ خطرہ ہے + شاہجہانپور کے خاں صاحب محمد علی خاں صاحب اور ان کے بابو اختر علی صاحب نے ان ایام میں اس کام میں حصہ لیا ہے اللہ تعالٰے انہیں جزائے خیر دے + برادر عبد اللہ صاحب بہلول پور احمدی والنٹر اور حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی۔ اضلاع لائلپور۔ گوجرانوالہ اور منٹگمری میں بہ ارشاد صدر انجمن تبلیغ اور وصولی چندہ کا دورہ کر رہے ہیں احباب مطلع رہیں اور ان کی امداد کریں۔ خدا حامی ہو۔ عبد اللہ خاں صاحب اس قسم کی دینی خدمات میں جوش کے ساتھ حصہ لیتے ہیں خدا انہیں جزائے خیر دے۔ ضلع امرتسر میں فراہمی غلہ و چندہ کے واسطے صدر انجمن۔ میاں محمد حسن صاحب کو مقرر کیا ہے۔ احباب ان کی اسے حوصلہ افزائی کریں ۔

زوال بغداد ایک دلچسپ ناول ہے جس کے لٹریچر اور خوبیوں کے واسطے اس کے مصنف مولوی محمد عبد الحلیم شرر کا نام کافی گارنٹی ہے۔ اس میں قصہ کی دلچسپی جو ہے سو ہے مگر مقصد اس سے یہ حاصل ہوتا ہے کہ شیعہ سنی کے جھگڑے سے کیا ہیبت ناک تباہی بغداد کی اسلامی سلطنت پر وارد کی گئی نقشہ ایسی صفائی سے کھینچا گیا ہے

تین ضروری تردیدیں

سراج الاخبار جہلم جو سلسلہ احمدیہ کے خلاف خبریں لکھنے میں ایک خاص درجہ رکھتا ہے۔ اور جو اپنی بے تحقیقانہ۔ ہتک آمیز فقرات کی پاداش میں الحکم کے مقابلہ پر سنہ کی کھا چکا ہے۔ آئے دن کوئی نہ کوئی ایسی خبر لکھ دیتا ہے جس کی تردید کرنی پڑتی ہے۔

۱۔ پچھلے دنوں اس کے کسی نامہ نگار نے داتہ ضلع ہزارہ کی بابت ایک خبر چھپوائی کہ وہاں کی مسجد میں احمدیوں نے محمدیوں کو عین حالت نماز میں مارا۔ یہاں تک کہ بعض بے ہوش ہو گئے میں نے اس معاملہ کی نسبت تحقیق کی۔ تو معلوم ہوا کہ احمدیوں کے ساتھ کوئی مناقشہ در پیش نہیں اور نہ آ ہی سکتا ہے۔ کیونکہ وہ تو نماز پہلے پڑھ کر مسجد سے چلے جاتے ہیں۔ صرف حنفیوں کے دو فریق ہیں۔ ایک گروہ مولوی اسماعیل قدیمی امام مسجد کی طرف ہے اور ایک گروہ حنفیوں کا اس کی امامت پر راضی نہیں۔ ۲۳ جون کو ان کی باہمی مخالفت مارکٹائی کی شکل میں ظاہر ہوئی مجروح کی طرف سے استغاثہ دائر عدالت تحصیل مانسہرہ ہے احمدیوں کا اس بے ہودگی سے کوئی تعلق نہیں۔ مدعی اور مدعا علیہم ہر دو غیراحمدی ہیں۔

۲۔ پچھلے دنوں میں پرکاش لاہور میں ایک مراسلت شائع ہوئی تھی جس کے اخیر پر لکھا تھا ایک مرزائی لائل پور اس مراسلت میں دہرم پال کو کچھ غیر مہذبانہ خطاب تھا گالیاں تھیں اور اس کی ذات کے متعلق چند تعریفیں تھیں۔ اور درج اس کی یہ لکھی تھی کہ وہ **سوامی دیانند جیسے ولی کی بے ادبی** کرتا ہے یہ آخری الفاظ پکار پکار کر کہہ رہے ہیں کہ یہ مضمون ہرگز کسی احمدی کی طرف سے نہیں ہو سکتا۔ کوئی احمدی دیانند جی کو ولی نہیں سمجھتا اور نہ کوئی احمدی اپنے تئیں مرزائی لکھتا اور نہ ایسا غیر مہذب ہے۔

۳۔ ۱۸۔ جولائی کے پرچے میں جو میری نظم شائع ہوئی اس کے کالم دو کا پہلا شعر اس نظم میں داخل نہ سمجھا جاوے وہ دوسرے وزن کا ہے۔ اکمل قادیان۔

منکرین کی شرارت

ہمارے دوست برکت علی خاں صاحب برہما میں ایک پنجابی فوج میں ملازم تھے اخبار بدر منگوایا کرتے تھے وہاں کے ملّاں نے فتوے دیا تھا کہ جو شخص مرزائی اخبار پڑھتا ہے وہ کافر ہو جاتا ہے فوج کے افسروں نے برادر موصوف کو اس پر بہت اذیّت دی یہ ہیں آجکل کے مسلمان۔ خدا کا شکر ہے کہ برادر موصوف اب ایک اور اچھی جگہ ملازم ہو گئے جہاں پہلے کی نسبت تنخواہ بھی زیادہ ہے اور ہر طرح کا آرام حاصل ہے۔

جوابی کارڈ

بہت ہی آرام دہ شے ہے نہ اس واسطے کہ جواب لکھنے والے کو پیسہ نہیں خرچ کرنا پڑتا کیونکہ جس شخص کے واسطے وقت جیسی قیمتی شے خرچ کی جا سکتی ہے اس کی خاطر ایک پیسہ خرچ کرنا کیا مشکل ہے بلکہ اس واسطے کہ جواب لکھنے میں وقت بچ جاتا ہے کارڈ منگوانا نہیں پڑتا اُدھر سے خط آیا اِدھر سے فوراً جواب لکھا گیا جو صاحب جلد اور ضروری جواب چاہتے ہیں انہیں اس سے فائدہ اُٹھانا چاہیئے اگر مضمون لمبا ہو تو پھر پتہ لکھا ہوا لفافہ ٹکٹ لگا ہوا نہیں لفافہ چاہیئے جس پر پتہ ہو۔

اخبار عالم پر ایک نظر

لاہوری ہندو صاحب لکھتے ہیں۔ اسلامی جوش لگام چاہتا ہے کیا تہذیب کا نمونہ ہے۔ مگر تاہم پنجاب ایڈووکیٹ سے درجہ دوم ہے + ہندوؤں میں بحث ہو رہی ہے کہ ان کا **قومی لباس** کیا ہے کیا یہ مسئلہ بزرگ سادھوؤں کے طریق عمل سے حل نہیں ہو سکتا۔ جو گنگا و جمنا کے کناروں پر قدیم ہندوازم کا نمونہ ظاہری و باطنی دکھلا رہے ہیں؟ ایک بنگالی اخبار مجوز ہے کہ ایک آل انڈیا پریس کانفرنس بنائی جاوے + لاہور شہر کی کوتوالی اٹھانوے ہزار کو نیلام ہوئی + ڈاکٹر خادم حسین صاحب اخبار قیصر ہند میں تحریک کرتے ہیں کہ مسلمان اگر کثرت ازدواج کے مسئلہ پر عمل کریں تو ۶ کروڑ سے بیس کروڑ بن سکتے ہیں بات تو معقول ہے بشرطیکہ ہمارے ملک کی خواتین مکرمہ سکینۃ النساء کا سا دل گردہ رکھتی ہوں + ہمعصر آریہ گزٹ حضرت خلیفۃ المسیح کی تقریر پر اعتراض کرتا ہے۔ حضرت نے فرمایا تھا کہ اسلام پسند نہیں کرتا کہ غیر مذاہب کے معبد گرائے جاویں اس پر آریہ صاحب محمود اور علاؤالدین کے حملوں کا حوالہ دیتے ہیں۔ شاید آریہ صاحب کو معلوم نہیں کہ محمود اور علاؤالدین کے جنگ ایسے ہی تھے جیسا کہ خود ہند میں راجا لوگ ایک دوسرے پر حملے کر کے ان کے شہروں کو مسمار کرتے تھے یا زیادہ سے زیادہ ایسے جیسے کہ آریاؤں نے ہند کے اصلی باشندوں پر غالباً احکام وید کے ماتحت کئے اخبار آریہ گزٹ میں ایک صاحب فرماتے ہیں کہ **ہندو دہرم** کی تعریف نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ یہ کئی دہرموں اور متوں کی ایک کھچڑی ہے۔ ہمارے ہندو بھائیوں کو ہندوازم کی تعریف میں بہت تکلیف ہو رہی ہے۔ آریہ بیچارے تو اب توحید کو قائم کرنے کی خاطر ویدوں کا ماننا بھی ضروری قرار نہیں دیتے اور بتوں کی پوجا بھی ہندوازم میں جائز رکھتے ہیں مگر کوئی جامع مانع تعریف کسی سے بن نہیں آئی۔ ایک تعریف ہمارے خیال میں آئی۔ جو موجودہ ہندو پریس کے اسپرٹ کے مطابق حال ہے شاید کسی کو پسند آ جائے عرض کر دیتے ہیں "ہندو ہندوستان کا وہ باشندہ ہے جو اپنے جسم جان مال دہرم سے مسلمانوں کو نیچا دکھانے میں جدوجہد کرتا رہے" + افغانی اور بعض دیگر اسلامی اخبار ساعی ہیں کہ مسلمانوں میں عربی زبان کے لکچرار ہوں قادیان میں حضرت صاحبزادہ بشیر الدین محمود احمد صاحب کے زیر تربیت ایسی ایک انجمن ایک عرصہ سے قائم ہے۔ جو عربی زبان میں تقریر کرنے کی مشق کر رہی ہے ہر ایک عرب جو قادیان میں آتا ہے وہ اس بات کو معلوم کر کے حیران رہ جاتا ہے کہ یہاں کے اکثر نوجوان عربی زبان کو بخوبی سمجھ اور بول سکتے ہیں + مراکو میں ایک اور دعوے دار تخت پیدا ہوا۔ فرانسیسی فوج سے جنگ ہے + شاہ جاپان سخت بیمار ہے + لارڈ کریو نے فیصلہ کر دیا ہے کہ ہندیوں کو سوراج نہیں مل سکتا مسٹر گوکھلے کہتے ہیں کوشش بدستور جاری رکھی جائے گی۔ ہمت تو ایسی ہو + حاجی محمد اسحٰق خاں صاحب علیگڑھ کالج کے نئے سکرٹری منتخب ہوئے + پنجاب میں **کمسن قیدیوں** کی اصلاح کے واسطے ان کی قید کے آخری حصّہ میں یسوعی مشنریوں کے سپرد کر دیا جائے گا۔ جہاں کہیں مشنری ان کے اصلاحی انتظام کے واسطے کوئی نو آبادی قائم کر سکیں۔ یہ قانون کسی فوج کے افسر کی تحریک سے پاس ہوا۔ دنیا کو یسوعی بنانے کے واسطے کس قدر جوش سے کام لیا جا رہا ہے۔ کوئی حیلہ جائز یا ناجائز اُٹھا نہیں رکھا جاتا ہے اگر ہندو مسلمان ایسی نو آبادی کا انتظام کر سکیں تو گورنمنٹ اس پر بھی غور کرنے کو طیار ہے مگر مسلمانوں میں اتنی ہمت نہیں اور ہندو بچے عموماً پیدائشی سیانے ہوتے ہیں وہ جیل کب جاتے ہیں + ایک صاحب راجپوت گزٹ میں جاپانی عظمت کا راز ان کی زندہ دلی۔ روزانہ کئی بار غسل سادہ غذا۔ صاف ہوا۔ ورزش۔ کھلے کپڑے اور سبزی خوری میں بتلاتے ہیں۔ آخری بات تو درست نہیں معلوم ہوتی باقی سب مفید باتیں ہیں + کلکتہ میں ایک گروہ نے پادریوں پر حملہ کیا۔ پادری بھی سخت زبانی سے باز نہیں آتے۔ جہاں جاتے ہیں ان کی وجہ سے کچھ نہ کچھ فساد ہی پھیلتا ہے۔ تب ہی تو ان کے فتنہ سے بچنے کے واسطے اسلام میں ایک دُعا سکھلائی گئی ہے۔

وصیّت کنندوں کو اطلاع

جب کوئی موصی صاحب اپنی وصیت میں روپے دفتر محاسب میں ارسال فرماویں تو ان کی تشریح اپنے خط یا کوپن میں ضرور ہی فرما دیا کریں تا صحیح اور درست اندراج ہوتا رہے آمد پر جو حصہ وصیّت ہو وہ حصہ آمد ہوگا اور جو جائداد پر حصہ وصیّت ہو وہ آمد وصایا ہوگا اگر کوئی زائد امر دریافت طلب ہو تو دفتر مقبرہ بہشتی سے دریافت فرمالیں اور اپنے نام نامی کے ساتھ اپنی وصیّت کا نمبر حوالتاً ضرور ہی تحریر فرما دیا کریں۔ شیر علی عفی اللہ عنہ ۲۳/۷/۱۲

بھیرہ کے ایک طالب علم محمد ایوب پسر مخدوم محمد صدیق

کھوئی ہوئی قوت

کی واپسی کے واسطے ہمارے ایک بھائی ایک معتبر اور مجرب قیمتی دوائی کھانے اور لگانے کی پیش کرتے ہیں۔ قیمت دس روپے ہے اور بدر ایجنسی قادیان سے مل سکتی ہے۔

ضرورت مؤذن

مسجد احمدیہ کپورتھلہ کے واسطے ایک مؤذن کی ضرورت ہے درخواستیں آئیں۔ بنام منشی حبیب الرحمٰن صاحب بمقام حاجی پورہ متصل پھگواڑہ ضلع جالندھر

ایک نہایت مجرب دوائی

مویشیوں اور اسپوں کی مفصلہ ذیل بیماریوں کیواسطے مویشیان گل گھوٹو۔ سوج۔ زہرباد۔ سٹ۔ کم خوری وغیرہ۔ اسپاں۔ زہرباد۔ کنار۔ کڑکڑی۔ بخار وغیرہ۔ قیمت فی ڈبیہ ۲ خوراک ۱ احباب فائدہ اُٹھاویں۔ بذریعہ وی پی منگوائیں ملنے کا پتہ۔ شیخ نور احمد۔ مہتمم کتب خانہ [illegible]

BADR QADIAN

قادیان ضلع گورداسپورہ

۲۳ شعبان ۱۳۳۱ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام ۲۸ اگست ۱۹۱۲ء مطابق ۲۵ ساون ۱۹۶۹

عام قیمت
ضمیمہ درس قرآن مجید
پیشگی عہ
چار روپے پیشگی

جلد ۱۲ | نمبر ۵

Registered No. L. CCLXXXVIII

بروز جمعرات

اڈیٹر محمد صادق رضی اللہ عنہ

از افق ہائے صبح و صفا بر آمد | وز مطلع سعادت شمس الضحیٰ بر آمد
یعنی امام برحق عیسیٰ مسیح مرسل | مہدی دور آخر بدر الدجیٰ بر آمد
نور الیقین و ایمان افزود نور دین را | زاں در سواد عالم نور و ضیاء بر آمد
آں صادق صدوقاں ماہ چہاردہ شد | زاں بدر صادقاں را ...ملا بر آمد

دس شرائط بیعت

اوّل یہ کہ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرلے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بد نظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا۔ اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائے گا۔ چہارم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت۔ عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہرحالت میں راضی بقضاء ہوگا۔ اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
اندریں دیں آمدہ از مادریم
ہم بریں از دارِ دنیا بگذریم
آں کتابِ حق کہ قرآں نام اوست
بادۂ عرفانِ ما از جامِ اوست
آں رسولے کش محمد ہست نام
دامنِ پاکش بدست ما مدام
مہر او با شیر شد اندر بدن
جاں شد و با جاں بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آں نہ از خود از ہماں جائے بود
اقتدائے قول او در جان ماست
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبر ہائے معاد
ہر چہ گفت آں مرسلِ رب العباد
آں ہمہ از حضرتِ احدیت است
منکر آں مستحق لعنت است
معجزاتِ او ہمہ حق اند و راست
منکرِ آں مورد لعن خداست
معجزاتِ انبیاء سابقیں
آنچہ در قرآں بیانش بالیقیں
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
یکدم دوری ازاں عالیجناب
نزد ما کفر است خسران و تباب

اخبار قادیان برادران احمدیہ

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ بفضلہ وکرمہ بخیر وعافیت ہیں۔ اور اہل بیت مسیح موعود ہیں ہر طرح سے بخیریت ہے + عزیزاں عبدالحی وعبدالسلام ہمراہ شیخ تیمور صاحب بخیریت، کشمیر پہنچ گئے ہیں اللہ تعالےٰ اپنے فضل وکرم سے بخیر وعافیت رکھے اور بخیر وعافیت واپس لاوے + حضرت مولوی محمد علی صاحب ایم اے اپنے اہل بیت سمیت، بخیریت کوہ مری پر تبدیل آب وہوا کے واسطے مقیم ہیں + حضرت مولوی سید محمد احسن صاحب امروہہ میں مقیم ہیں + مدرسہ تعلیم الاسلام ۱۰۔ اگست کو اور مدرسہ احمدیہ ۱۱۔ اگست کو موسمی تعطیلات کے واسطے بند ہوگا + وفد دکن کے ہر سہ ممبران بخیریت اپنا کام کر رہے ہیں۔ بنگلور سے جو تار آئے ہیں ان سے ظاہر ہے کہ ہمارے وفد کو خدا کے فضل سے بہت عزت حاصل ہو رہی ہے پہلے کچھ مخالفت ہوئی تھی۔ جو خواجہ صاحب کے پہلے ہی لکچر سے مٹ گئی یہاں تک کہ خواجہ صاحب موصوف کو کانفرنس کا پریزیڈنٹ بنایا گیا۔ اللہم زد فزد + سید عبدالحی عرب صاحب آج کل سندھ میں ہیں۔ غالباً جلد واپس تشریف لا دینگے سندھ میں ایک جگہ پیر جھنڈا نام ایک بہت بڑی گدی ہے وہاں کے سالانہ جلسہ پر جب ہزاروں لوگ موجود تھے عرب صاحب نے سلسلہ کی تبلیغ کی اور پیغام الٰہی سب کے کانوں تک بدلائل وبراہین پہونچا دیا۔ سب نے توجہ سے سُنا اللہ تعالےٰ عرب صاحب کو جزائے خیر دے۔ کہ انھوں نے ایسے خوفناک مقام پر بھی کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے خوف نہ کھایا۔

وانّہ لعلم للساعۃ کے کیا معنے ہیں ؟

انّہ لعلم للساعۃ میں یہ دعوےٰ نہیں کیا گیا کہ ضرور ضمیر قرآن مجید ہی کیطرف پھرتا ہے اس کے بغیر ہرگز کسی طرف پھیرنا جائز نہیں۔

بلکہ تفاسیر کے ایک قول کو ترجیح دی گئی ہے۔ انہ کا ضمیر قرآن شریف کی طرف پھیرنے کا دعوےٰ ہماری ایجاد نہیں بلکہ تفسیروں میں ایسا لکھا ہے۔ میں حوالہ عرض کرتا ہوں۔ تفسیر معالم التنزیل صفحہ ۸۰۱ میں ہے۔

قال الحسن وجماعۃ وانہ یعنی وان القرآن [illegible]

یہ قرآن ہے پھر آگے وجہ لکھی ہے اسلئے کہ قرآن قیامت کے تفصیلی حالات دیتا ہے۔

تفسیر جامع البیان صفحہ ۴۲۲ میں ہے۔ الضمیر للقرآن فان فیہ لاالۃ علیہا (ضمیر قرآن کے لئے ہے کیونکہ اس کے لئے اس میں دلالت ہے)۔

تفسیر غرائب القرآن جلد ۳ میں ہے۔ قیل الضمیر فی وانہ للقرآن وفیہ تعریف الساعۃ

تفسیر بیضاوی جلد ۵ صفحہ ۴۴۹۔ الضمیر للقرآن فان فیہ الاعلام بالساعۃ۔

تفسیر روح المعانی جلد ۸ صفحہ ۲۲۔ وعن الحسن و قتادۃ وابن جبیر ان ضمیر فی وانہ للقرآن یعنی حسن۔ قتادہ۔ ابن جبیر سے روایت ہے کہ وانہ کی ضمیر قرآن کی طرف ہے۔

تفسیر مجمع البیان جلد ۲ میں ہے۔ وانّہ یعود الی القرآن

ان حوالوں سے آپ پر کھل گیا ہوگا کہ انہ کی ضمیر کو قرآن مجید کی طرف پھیرنا۔ ہماری ایجاد نہیں بلکہ تمام مفسرین نے بالعموم یہی لکھا ہے اور یہ جو آپ نے لکھا ہے کہ اس سے پہلے حضرت عیسےٰ کا ذکر ہے اسلئے یہ ضمیر لامحالہ عیسیٰ کیطرف راجع ہونی چاہیئے تو اس کا جواب یہ ہے کہ اگر اس سے پہلے ابن مریم اور اس آیت کے مضمون میں فرق نہ ہوتا تو اس کے ساتھ ولما جاء عیسےٰ کی بجائے لما جاء ہی کافی سمجھا جاتا ضمیر کے مرجع کو ظاہر کرنا اس امر کا ثبوت ہے کہ درمیان میں کوئی ایسا ذکر آچکا ہے جس سے پہلے ذکر کا اثر جاتا رہا اور پھر مرجع کو ظاہر کرنا پڑا۔ دوم ساری سورۃ کی ترتیب پر نظر فرماویں کہ انّہ لذکر لک ولقومک قرآن مجید کے بارے میں فرماکر پھر حضرت موسےٰ اور ان کے دشمنوں کی ہلاکت کا ذکر کیا ہے کہ جس طرح ایک نبی کی مخالفت سے وہ ہلاک ہوئے یہ بھی ہلاک ہوں گے پھر ابن مریم کا ذکر فرمایا پھر قرآن مجید کا ذکر کیا کہ یہ خدا تعالےٰ کی آخری کتاب ہے اور یہ قیامت کا علم ہے۔ اور یہی صراط مستقیم ہے اس سے پہلے بھی فاستمسک بالذی اوحی الیک انک علےٰ صراط مستقیم فرماکر بتا چکا ہے کہ قرآن مجید کا اتباع صراط مستقیم ہے یہاں پھر وہی صراط مستقیم فرمایا کہ قرآن مجید اسلئے کہ اسمیں قیامت کے نشانات قیامت کے دلائل۔ قیامت کے احوال ہیں۔ علم للساعۃ ہے پس اے لوگو تم قیامت میں شک نہ کرو اور میری (محمد صلعم) [illegible] صراط مستقیم ہے۔ اسکے بعد پھر عیسےٰ کا ذکر چھیڑا عیسیٰ کا دوبارہ ذکر چھیڑنے پر ایک نکتہ بیان کیا گیا ہے وہ بھی لکھے دیتا ہوں کہ لما ضرب ابن مریم کا بطور مثیل ذکر کیا جائے (مثل اسی چیز کو کہتے ہیں جو بار بار واقع ہو) مشرک کہتے ہیں کہ تم ہمیں خدا کے حلول کے مسئلہ میں ملزم کرتے تھے اب خود قائل ہوگئے کہ مسیح دوسرے وجود میں حلول کر کے آئے گا اور ہمارے معبود بہرحال اچھے ہیں کہ وہ خدا کے اوتار ہیں اور تمھارے نبی کسی دوسرے ہی کے اوتار ہوئے تو اس کا جواب دیا گیا کہ حلول اور بروز میں بڑا فرق ہے۔ بروز تو صرف کسی کے خو بُو پر آنے کا نام ہے یہ وہ آنیوالا ابن مریم تو ایک عبد ہوگا جس پر خدا کا خاص فضل ہوگا وہ تو انسان ہے ہم چاہیں تو فرشتوں کے مثیل بھی تم میں پیدا کردیں۔ بہرحال یہاں قرآن کیطرف ضمیر پھیرنے میں کوئی ہرج نہیں۔ لیکن اگر آپ مسیح کیطرف ضمیر پھیرتے ہیں تو بھی ہمارے عقیدہ پر کوئی زد نہیں پڑتی کیونکہ مسیح کو جو علم للساعۃ کہا گیا ہے تو اس کی وجہ مفسرین نے اسکی بے باپ پیدائش یا اسکے معجزات لکھی ہے نیز اسکی بعثت بنی اسرائیل میں اس ساعت کا علم تھی جو بنی اسرائیل پر خوفناک تباہی کیصورت میں ظاہر ہوئی اور ساعۃ کا اطلاق ایسی تباہیوں پر بھی ہوتا ہے۔ اور قرآن مجید ہی سے اس کی مثالیں ملسکتی ہیں جیسے کہ اقتربت الساعۃ وانشق القمر میں۔ ایسا ہی سورہ قمر میں آیۃ ہے سیھزم الجمع و یولون الدبر بل الساعۃ موعدھم والساعۃ ادھی وامر میں ساعت سے مراد جنگ بدر ہے مسیح کے آنے پر بنی اسرائیل کے گھرانے سے نبوت تبدیل ہوکر بنی اسماعیل میں آگئی یہ عظیم الشان انقلاب کہلاتا ہے۔

اور آپ جو کہتے ہیں کہ اس سے پہلے قرآن کا ذکر نہیں اس کے جواب میں میں نے بتا دیا کہ یہ سورۃ شروع ہی قرآن مجید کی عظمت کے ذکر سے ہوئی ہے اور ایک ہی مضمون چلا آتا ہے درمیان میں صرف دلائل کے شواہد دئے ہیں اب آپ بتائیے کہ اس سے پہلے نزول مسیح کا ذکر کہاں ہے ہاں یہ مان سکتا ہوں کہ مسیح کا ذکر ہے سو جب مسیح بوجہ بے باپ پیدا ہونے کے علم الساعۃ بن سکتا ہے تو آپ ایسی چیز کو کیوں دلیل بناتے ہیں جو ابھی ظاہر نہیں ہوئی یعنے نزول مسیح تو ابھی ہوا نہیں اور آپ لوگوں کو مجبور کرتے ہیں کہ وہ قیامت کے ظہور میں شک لاویں کہ دنیا میں ایسی عجیب منطق بھی ہے کہ قیامت کو ضرور مان لو کیوں؟ کہ عیسیٰ علیہ السلام قیامت کو نازل ہونگے پھر یہ لفظ تو عِلْم ہے نہ کہ عَلَم کہ آپ اسے قیامت کا نشان بناتے ہیں بلکہ زیادہ سے زیادہ یہی ہے کہ عیسیٰ علم الساعۃ ہے اور علم الساعۃ کے بارے

ملفوظات حضرت خلیفۃ المسیح رضی اللہ عنہ

(مرقومہ خاکسار محمد عبداللہ بوتالوی منشی ضلعداری بیرلوالہ)

بدی کا مقابلہ کرو

۱۳ مارچ ۱۹۱۲ء۔ فرمایا۔ ہر بدکار جب اس کی ذرا بھی بات ماننے لگیں تو وہ موقعہ ڈھونڈنے لگ جاتا ہے کہ ہم اُس کو اور بات بھی کسی طرح منوالیں۔ مَیں نے جموں میں ہندو لڑکا دیکھا میرے پاس آیا۔ اس کو ایک سخت بیماری تھی اُس کو مَیں نے کہا۔ کہ تم بتلاؤ۔ کہ کوئی عجیب بات اس شہر میں کیا ہے۔ تم جو کچے ہو۔ تم لوگوں کو کس طرح بگاڑ لیتے ہو۔ اس نے کہا کہ "میری علوت تھی کہ کسی کا مفت خدمتگار بن جاتا۔ پھر اس کو بدی پر لگا لیتا۔ اور اُس سے فائدہ اٹھاتا۔ اُس نے ایک لڑکا بے ریش دکھایا۔ کہ مَیں اس کے پاس مفت نوکر رہ پڑا۔ مَیں رات کو اس کو مٹھیاں بھرنے لگا۔ اور بدی کی تحریک دے دی جب وہ سمجھ گیا تو جھٹ کھڑا ہو گیا۔ کہ "کوئی ہے"۔ مَیں وہاں سے تیر کی طرح بھاگا اور نکل گیا پھر اجتک مَیں اُس کے سامنے کبھی نہیں ہوا"۔ وہ کہنے لگا کہ "مَیں اب بھی اس کو دیکھکر بھاگ جاتا ہوں"——— مَیں تم سب کو کہتا ہوں کہ جب کوئی بدکار بدی کی ترغیب دینے لگے تو جھٹ اس کے دشمن ہو جاؤ۔ اللہ کا فضل تم پر ہو۔ مَیں چاہتا ہوں کہ تمہارے دوست بُرے نہ ہوں اور ایسے بھی ہوں۔ جن کے آگے۔ جاکر تم ہاتھ رکھو اور محتاج ہو۔ بدمعاش لوگ تمہاری کمزور جگہ ڈھونڈتے ہیں۔ امیروں کو اُن کے نوکر خراب کرلتے ہیں۔ میاں اور سرکار کہہ کہہ کر بڑی مصیبت میں ڈالتے ہیں۔

دعا کرانا سنت ہے

۱۸ مارچ ۱۹۱۲ء۔ ایک شخص نے عرض کی۔ کہ میرے دل میں جب کبھی خیال آجاتا ہے کہ حضور کو دُعا کے واسطے عرض کروں تو ساتھ ہی یہ بھی خیال آجاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو جو سب حال معلوم ہے۔ پھر دعا کرانے کی کیا ضرورت ہے اس پر فرمایا "پیغمبر صاحب صلعم نے حضرت عمر کو فرمایا تھا جب وہ مکے جانے لگے لَا تَنْسَانِیْ مِنَ الدُّعَاءِ (یعنی مجھے دعا سے نہ بھلانا) وہ کتنے بڑے آدمی تھے اُن سے بڑا تو کوئی نہیں ہوسکتا بیشک اللہ تعالیٰ سب کچھ جانتا ہے مگر دعا بھی اُسی نے بتائی ہے۔ نمازیں بھی اُسی نے فرمائی ہیں۔ روزے بھی اُسی نے فرمائے ہیں"۔

قرآن شریف سائنس کی طرف متوجہ کرتا ہے

۱۸ مارچ ۱۹۱۲ء فرمایا "ہماری کتاب بڑی عجیب ہے۔ ہماری کیا حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی بلکہ اللہ تعالیٰ کی۔ دُنیا کی کوئی کتاب نہیں۔ جو سائنس کی طرف توجہ دلاتی ہو۔ قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ اس میں آسمان کی بناوٹ کا ذکر ہے۔ وَ الْاَرْضِ پھر زمین کے بارہ میں سارا علم جیالوجی داخل کر دیا وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّھَارِ میں علم جغرافیہ آجاتا ہے۔ وَالْفُلْکِ الَّتِیْ تَجْرِیْ فِی الْبَحْرِ بِمَا یَنْفَعُ النَّاسَ اس میں سٹیمر۔ جہاز۔ قطب شمال کی سوئی۔ سمندر۔ پانی۔ ہوا۔ اور کشتیوں کا علم آجاتا ہے۔ وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰہُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ مَّآءٍ فَاَحْیَا بِہِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِھَا اس میں بخارات اور بارشوں اور نباتات کا علم آجاتا ہے۔ وَبَثَّ فِیْھَا مِنْ کُلِّ دَآبَّۃٍ۔ اس میں جانوروں کا علم آجاتا ہے۔ وَ تَصْرِیْفِ الرِّیٰحِ اس میں ہوا اور ہوا کی قسموں کا ذکر ہے کاربانک ہیڈروجن وغیرہ موٹی موٹی چیزیں ہیں۔ علاوہ ان کے اور بھی ہوا میں کئی اجزا ہیں۔ وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَیْنَ السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ۔ بادلوں میں روشنی۔ لچک۔ ایتھر کا کارخانہ الگ ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہماری کتاب کسی علم سے نہیں ڈرتی۔ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ اس میں نشان ملتے ہیں۔ مگر عقلمندوں کے لئے۔ وہ کون لوگ ہیں اَلَّذِیْنَ یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ قِیٰمًا وَّ قُعُوْدًا وَّ عَلٰی جُنُوْبِھِمْ اس میں اب ہی مجھے ایک لطیفہ خیال میں آیا کہ اس موجودہ سائنس پر جسقدر لوگ غور کرتے ہیں۔ وہ دو قسم کے ہیں۔ ایک وہ جو اُٹھتے بیٹھتے جب سوچتے ہیں۔ تو ساتھ ہی خدا کو بھی یاد کرلیتے ہیں ایک وہ جو قدرت الٰہی پر غور کرتے ہیں تو مولا کو بھول جاتے ہیں۔ یہاں یہ فرمایا ہے کہ اگر تم سائنس پر غور کرو۔ تو اللہ کو بھی یاد کیا کرو۔ کیونکہ ایسے وقت میں جو اللہ کا خیال نہیں رکھتے۔ اُن کو تسکہ حاصل نہیں ہوتا۔ مَیں نے سُنا ہے کہ جس نے کونین بنائی تھی۔ اس کو قید کردیا گیا تھا اس خیال سے کہ اس نے کسی جن کو قابو کرکے اُس سے یہ کام لیا ہے۔

درس خواتین سے قیمتی نوٹ

(مرقومہ سکینۃ النسا) قادیان

فرمایا۔ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ میں جو دعا ہے اگر مقبول ہوجاوے۔ تو انسان متقی بن جاتا ہے۔ متقی کی تین صفتیں ہیں:—

(۱) متقی وہ ہے جو غیب سے اللہ تعالیٰ پر ایمان لاوے۔

(۲) جس طرح ہو سکے نماز قائم رکھے اور اسے سنوار کر ادا کرتا رہے۔

(۳) اللہ کی راہ میں خرچ کرتا رہے۔ دینی چندہ دینے میں سست نہ ہو۔

فرمایا۔ فتح مند وہ ہوتا ہے جو اسلام کے پھیلانے میں خود عمل کرنے میں کوشش کرتا رہتا ہے۔ چاہے ہزار کوئی زور لگائے کہ یہ ہلاک ہو۔ ذلیل ہو۔ گروہ اللہ والی جماعت بنانے میں مصروف رہتا ہے اور جب خدا تعالیٰ کا نام لینے اور خدا کا کلام پہچاننے والی جماعت بن جاتی ہے۔ تو وہ دنیا سے بُلا لیا جاتا ہے۔

فرمایا۔ جب کوئی بستی یا ملک۔ گندے بدکار۔ بدزبان لوگوں سے بھر جاتا ہے تو خداوند کریم ضرور وہاں کوئی اپنا پاک بندہ بھیجتا ہے۔

فرمایا۔ چشم معرفت رکھنے والے انسان کو چاہئے کہ دیکھے تو سہی جہاں کوئی نیا مذہب نکلتا ہے۔ وہاں کون اور کیسے لوگ اس دین میں داخل ہوتے ہیں آیا گندے۔ بدزبان۔ بدکار ہیں یا نیک۔ جسے یہ پہچان نہیں۔ وہ ہرگز کوئی نیک بات نہیں سمجھ سکتا اور خدا تعالیٰ اس کے دل پر مہر کر دیتا ہے۔ پھر نہ وہ حق کے شنوا رہتے ہیں نہ بینا۔

فرمایا۔ دُنیا میں نفاق بہت پھیل رہا ہے مردوں میں۔ عورتوں میں بے حد نفاق ہے اس وجہ سے عمدہ فیصلہ نہیں ہوتا۔

فرمایا۔ منافق کی ۹ نشانیاں ہیں۔ ۱ جھوٹ بولے۔ ۲ وعدہ خلافی کرے۔ ۳ خیانت کرے۔ ۴ گندی گالیاں نکالنے والا۔ ۵ معاہدہ کرکے غداری کرنے والا۔ ۶ عشاء کی نماز میں سستی۔ ۷ صبح کی نماز میں سستی۔ ۸ عصر کی نماز میں سستی کرنے والا۔ ۹ چندہ نہ دینے والا نہ دلانے والا بلکہ دوسرے کو روکنے والا۔

فرمایا۔ منافق کی مثال مکھی کی طرح ہے یعنی وہ شہد پر بھی بیٹھتی ہے اور پاخانہ پر بھی۔ مگر اس کا تعلق کسی سے نہیں ہوتا یہی حال منافق کا ہوتا ہے۔

فرمایا۔ ناصح تین قسم کے ہوتے ہیں اوّل منافق۔ جو جیسا کسی کا مذاق ہو وعظ کرتے ہیں۔ ہمارے پورانے وطن بار کیطرف چوری چھوڑنے کا وعظ نہیں کرینگے دوم۔ خود بے عمل دوسروں کو بتانا۔ سوم حق کہنے والا خود حق پر عامل مگر اس پر لوگ اعتبار کرتے نہیں اور کوئی نہ کوئی اعتراض کر دیتے ہیں۔ تم نیکی سُنانے والے پر اعتراض نہ کیا کرو۔ یہ بھی قدر کرو۔ کہ نیکی بتاتا ہے۔ اعتراض کرکے اپنے آپ کو گنہگار نہ بناؤ۔

فرمایا۔ جب گھروں میں داخل ہو السلام علیکم ضرور کہہ لیا کرو اس سے برکتیں نازل ہوتی ہیں۔

فرمایا۔ سبت آرام کو بھی کہتے ہیں اور ہفتہ کو بھی کہ آرام ملنے سے تو خدا بھول جاتا ہے۔ غریبی بھی شامت ہے کہ نیک اعمال کی فراغت نہیں ملتی مگر مَیں نے اکثر دیکھا ہے کہ ادھر جمعہ آیا اور ادھر عورتوں نے

رمضان المبارک کے اوقات

رمضان المبارک	مطابق تاریخ انگریزی	قادیان میں			
		طلوع صبح صادق		غروب آفتاب	
		گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ
۱	اگست ۱۶	۴	۳۵	۶	۵۹
۲	۱۷	۴	۳۶	۶	۵۸
۳	۱۸	۴	۳۶	۶	۵۸
۴	۱۹	۴	۳۷	۶	۵۷
۵	۲۰	۴	۳۸	۶	۵۶
۶	۲۱	۴	۳۸	۶	۵۶
۷	۲۲	۴	۳۹	۶	۵۵
۸	۲۳	۴	۴۰	۶	۵۴
۹	۲۴	۴	۴۱	۶	۵۳
۱۰	۲۵	۴	۴۱	۶	۵۳
۱۱	۲۶	۴	۴۲	۶	۵۲
۱۲	۲۷	۴	۴۳	۶	۵۲
۱۳	۲۸	۴	۴۴	۶	۵۱
۱۴	۲۹	۴	۴۵	۶	۵۰
۱۵	۳۰	۴	۴۶	۶	۴۹
۱۶	۳۱	۴	۴۷	۶	۴۸
۱۷	یکم ستمبر	۴	۴۸	۶	۴۷
۱۸	۲	۴	۴۹	۶	۴۶
۱۹	۳	۴	۵۰	۶	۴۵
۲۰	۴	۴	۵۱	۶	۴۴
۲۱	۵	۴	۵۱	۶	۴۴
۲۲	۶	۴	۵۲	۶	۴۳
۲۳	۷	۴	۵۳	۶	۴۲
۲۴	۸	۴	۵۴	۶	۴۱
۲۵	۹	۴	۵۴	۶	۴۱
۲۶	۱۰	۴	۵۵	۶	۴۰
۲۷	۱۱	۴	۵۶	۶	۳۹
۲۸	۱۲	۴	۵۶	۶	۳۹
۳۹	۱۳	۴	۵۷	۶	۳۸
۳۰	۱۴	۴	۵۸	۶	۳۷

یہ وقت ریلوے ٹائم سے ہے۔

مبارک ماہ رمضان

اللہ تعالیٰ کے حضور میں عاشقانہ عبادت کا مہینہ مومنین مخلصین کے واسطے بہت قریب آرہا ہے۔ غالباً اگلا اخبار چاند کی پہلی کو شائع ہوگا۔ اگر بدھ کی شام کو چاند دکھائی نہ دیا تو پہلا روزہ جمعہ کے دن ہوگا۔ عبادت رمضان کے تمام قواعد کو جناب اکمل صاحب نے اپنی کتاب الصیام میں درج کر دیا ہے۔ اور اکثر دوست اسے منگوا کر پڑھ چکے ہیں۔ اوقات سحر وغیرہ اسی اخبار میں درج کئے جاتے ہیں مگر یہ اوقات قادیان کے ہیں۔ مشرق و مغرب کی سمت میں رہنے والے احباب اپنے فاصلے کے مطابق اس پر چند منٹ گھٹا بڑھا لیں شمال جنوب میں فرق نہیں پڑتا۔ مثلاً جو وقت یہاں ہے۔ قریباً وہی وقت اجمیر میں ہوگا۔ لیکن کانپور۔ پشاور کے اوقات میں فرق پڑ جائیگا اور خیال رکھنا چاہئے کہ یہ اوقات ریلوے ٹائم کے مطابق لکھے گئے ہیں۔

یہودی بھی روزے رکھتے تھے عیسائی بھی پہلی صدیوں میں تو سب روزے رکھتے تھے اور رومن کیتھالک اب بھی کچھ رکھتے ہیں۔ کتاب تعلیم حوارین میں صاف حکم ہے کہ ہر بدھ اور جمعہ کے دن روزہ رکھو۔ دیکھو انسائیکلو پیڈیا برطانیہ صفحہ ۲۰۲ جلد ۲۳ دہم ایڈیشن مگر فرقہ وزرافشاں کے عیسائی نہیں رکھتے۔ وہ کہتے ہیں۔ یسوع نے ختنہ کرایا۔ ہمیں ضرورت نہیں۔ یسوع نے روزے رکھ چھوڑے۔ اب ہمیں ضرورت نہیں۔ کاش کہ اس پر ایک فقرہ اور بھی بڑھایا جاتا۔ کہ یسوع نے روٹی کھالی اب ہمیں ضرورت نہیں۔

غرض روزوں کی عبادت کم و بیش ہر مذہب و ملت کے لوگوں میں رائج ہے۔ لیکن سب سے عمدہ اور اعلیٰ اور افضل اصلی طریق وہی ہے جو اسلام نے سکھلایا ہے۔ جو شخص اللہ کے واسطے بارہ ماہ میں سے ایک ماہ اپنے نفس پر قابو پانے کی ریاضت کریگا اس کے باقی گیارہ ماہ بھی اسی ثواب میں شمار ہوں گے۔

اس زمانہ میں سب لوگوں کو یورپ کی آواز بہت پسند اور صحیح معلوم ہوتی ہے اس لئے اس امر کا ذکر بھی فائدہ سے خالی نہ ہوگا کہ اب یورپ کے بعض بڑے بڑے لائق ڈاکٹروں نے ایسے شفاخانے بنائے ہیں۔ جہاں تمام بیماریوں کے علاج صرف روزوں کے ذریعہ سے کئے جاتے ہیں۔ ان ڈاکٹروں کا دعویٰ ہے کہ روزہ ہی ایک ایسی تدبیر ہے۔ جس سے بدن کا ہر ایک زہر دفع ہو جاتا ہے اور تمام بیماریاں رفتہ رفتہ زائل ہو جاتی ہیں۔

چاہئے کہ ہمارے بھائیوں کے روزے رسم و رواج کے طریق پر نہ ہوں۔ بلکہ محض خدا تعالیٰ کی رضا کے حاصل کرنے کے واسطے ہوں۔ ہر شخص روزوں میں اپنی حالت کی خاص اصلاح کی طرف متوجہ رہے۔ اپنی بدیوں کے چھوڑنے اور نیکیوں کے اختیار کرنے کی عادت ڈالے۔ ہر ایک جھگڑے اور فساد سے بچتا رہے۔ اتقوا اللہ یا عباد اللہ فی اقامۃ حدود اللہ۔

کتاب الصیام مؤلفہ قاضی اکمل صاحب۔ روزوں کے متعلق تمام ضروری احکام اس کتاب میں جمع کر دیئے گئے ہیں۔ ماہ رمضان سے قبل ایک بار اس کتاب کو پڑھ لینا انشاء اللہ بہت مفید ہوگا۔ قیمت فی نسخہ ۱ر محصول ڈاک ۲ر چار نسخے اکٹھے منگوائے جائیں تو محصول ڈاک معاف۔

میرے احباب کو معلوم رہے کہ حضور امیر المومنین رضی کی سوانح کی تسوید و تسطیر و ترتیب کا کام الحمد للہ بہت کچھ ہو چکا ہے۔ ایک روز جبکہ میں حسب معمول کاغذ اور پنسل لیکر خدمت میں حاضر ہوا تو فرمایا کہ "آپ کا اشتہار بدر میں میں نے پڑھا کہ ہم کتاب کو آگرہ یا کانپور میں ایسا اچھا چھپوائیں گے ......
.... کویا آپ کتاب کو بت بنانا چاہتے ہیں ...... اتنے بڑے اہتمام کی کیا ضرورت ہے" پھر فرمایا "اب صرف قادیان کے حالات رہ گئے ہیں۔ اُن کو سب جانتے ہیں۔ کسی سے پوشیدہ نہیں خیر ہم وہ بھی لکھوا دیں گے مگر ابھی چند روز صبر کرو۔ درمیان میں تعطیل بھی ضروری ہے۔ دیکھو لڑکوں کو سالانہ چھٹیاں ہوتی ہیں۔ ہم نے ایک مرتبہ سالانہ چھٹیوں کے موقعہ پر اُن کو بتایا تھا کہ یہ تعطیل نہایت ضروری ہے۔ تعطیل سے قویٰ میں قوت پیدا ہوتی ہے اور دماغی نشوونما میں ترقی ہوتی ہے۔ خدا تعالیٰ نے بھی اس کو اپنے قانون قدرت میں ضروری قرار دیا ہے۔ درختوں میں اگر خزاں نہ ہو تو بہار نہ آئے۔ کچھ عرصہ تک بے برگ و بار رہ کر پھر بڑے زور سے اُن میں پتے اور کلیاں نکلنی شروع ہوتی ہیں۔ یہ بھی ایک نکتہ ہے اس کو سمجھو اور غور کرو۔ اور کچھ روز صبر کرو"۔ پس احباب مطلع رہیں کہ اب تک میری ہمت نہیں پڑی کہ حضور رضی سے عرض کروں۔ وہ خود ہی جب چاہیں گے شروع کرا دیں گے۔ احباب یہ خیال نہ کریں کہ میں سوانح عمری کے کام سے بالکل فارغ بیٹھا ہوا چھٹی منا رہا ہوں۔ میں نے اس چھٹی میں سوانح عمری کا ایک مقدمہ لکھ لیا ہے۔ جس میں دعا۔ حمد و نعت۔ ایک نظم کے علاوہ فن تاریخ پر ایک دلچسپ بحث۔ کچھ ضروری باتیں حضور امیر المومنین رضی کا شجرۂ نسب (جو بدر سے لیا گیا ہے) لکھ کر حضور مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اردو کتابوں سے وہ کلمات طیبات بھی جمع کر دیئے ہیں جو حضور مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت امیر المومنین کی نسبت ارقام فرمائے ہیں۔ وغیرہ وغیرہ۔ میں نے مذکورہ بالا سطور کی اشاعت اس لئے ضروری سمجھی کہ احباب سوانح عمری کے متعلق مجھ سے دریافت کرتے ہیں۔ کہ کب تک شائع ہوگی یقین رکھ

مجھے

مجھ میں ہرا
آسان طری
اور عجیب مما
فقرے آپ
مجھ میں درج
کی مخالف ہم
ہتھیار بنا
زلیخ و ورخشد
خط و کتابت
اولب۔ تاریخ
عرفی کے نمو
ہر محکمہ ہر مو
کھانا وغیرہ
کار آمد محاو
موقعے کے
فقرہ المثل
کام آنے گا
گردان جمع
ترجمہ قواعد
سے اردو قاعد
رہنمائے تر
ترجمہ انگر
انگریزی بول
انگریزی
تسہیل
رسالہ انگ
اصلی کو گ
دُنیا کی سیر
ہمدان طب
مجربات گ
گھر کا شفا
(نوٹ) حو
ایم ڈی

وہ اب خود ہی اندازہ فرمالیں گے ۔ جسقدر کام ہو چکا ہے (اور بہت ہو چکا ہے) وہ اس قابل ہے کہ پریس میں دیدیا جائے ۔ حضور نے توجہ فرمائی تو ہفتہ عشرہ سے زیادہ کا کام کتاب کے مکمل ہونے میں باقی نہیں معلوم ہوتا ۔ حضور امیر المومنین نے بدر میں میرے اشتہار کو ایک خاص وجہ سے ناپسند یا غیر ضروری ٹھہرایا جس کا ذکر اوپر ہوا ۔ اور میں خود بھی اس لئے پچھتایا کہ ع

بات بھی کھوئی التجا کر کے

صرف اس قدر دوستوں نے جو میرے ہاتھ کی انگلیوں پر گنے جاسکتے ہیں اور جن کے ناموں کی فہرست شکریہ کے ساتھ اپنی کتاب کے کسی صفحہ پر درج کرسکتا ہوں ۔ میری اس گذارش پر التفات فرمایا ہے اور خوشی اس بات کی ہے کہ اُن میں کوئی متمول اور پیسے والا آدمی نہیں ۔ ان میں سے اگر کوئی ایک یا سب کے سب بھی کتاب کی اشاعت کے توقف سے کبیدہ خاطر ہوں تو الحمدللہ میں سب کی پیشگی آئی ہوئی رقمت بخوشی واپس کرنے کو تیار ہوں ہاں افسوس اس امر کا ہے کہ احمدی احباب نے اپنے اس شوق اور جوش کا اظہار نہیں فرمایا جس کی ان سے توقع تھی ۔ بہرحال جو کچھ ہوا بہتر ہوا ۔ زمانہ جاہلیت کی لکھی ہوئی ایک غزل کا ایک شعر یاد آگیا جس کو بغیر لکھے رہا نہیں جاتا ؎

اُٹھا سکتے نہیں اب بار احساں
رہیں یونہیں الٰہی ناتواں ہم

وہ میری کمزوری تھی اور خدا تعالیٰ اپنی قدرت کا ہاتھ دکھلانا چاہتا ہے جیسا کہ اُس نے ہمیشہ ہر موقع پر میری امداد فرمائی ہے ۔ الحمدللہ مجھ کو اب کوئی فکر نہیں ہے ۔ میں یقین رکھتا ہوں کہ خدا تعالیٰ خود ہی سب کام کا بندوبست فرماویگا ۔ حسبنا اللہ ونعم الوکیل ۔

راقم

اکبر شاہ خان نجیب آبادی ۔ دارالعلوم ۔ قادیان ۔ ۲۹ جولائی ۱۹۱۲ء

طاعون کا علاج

جناب حکیم احمد کلام صاحب فرماتے ہیں کہ موسم طاعون میں پرند بھاگ جاتے ہیں ۔ کیونکہ ہوا میں مادہ آتشیہ ۔ برقیہ ردیہ تعفنیہ منتشر ہوجاتا ہے جس کا سبب مرے ہوئے چوہوں کے ابخرات غلیظہ ہیں ۔ ان چوہوں کی موت کا سبب وہ مادہ سمیہ آتشیہ ہے جو لوگوں کے پیشاب سے نالیوں کے اندر گھستا ہے ۔ چونکہ اس زمانہ میں بوجہ کثرت طوائف و زنا سوزاک ۔ آتشک وغیرہ بہت ہو رہا ہے اس واسطے مادہ سمیہ بہت بڑھ گیا ہے ۔ مادہ میں ہیجان قوی ہو کر گلٹیاں حارہ لہذا مغابن میں پیدا ہو کر بخار شدید کے ساتھ ہلاک کردیتی ہیں ۔ مادہ لہذا حارہ مع الحرارت نہ ہو تو فقط بد پیدا ہوتا ہے اس زمانہ میں طوائف کی کثرت نے لوگوں کو گمراہ بنا کر ایک ہادی کا محتاج بنا دیا ہے ۔ اس زناکاری کا علاج تدبر اُمحال ہے ۔ جب تک لوگ ایک برگزیدہ خدا کے پاک تعلقات سے پاک قوت کی امداد حاصل کر کے بلندی پر چڑھنے کی ہمت نہ حاصل کریں ۔

ظہیر الدین اروپی صاحب

کی معافی کے متعلق پچھلے اخبار میں حضرت خلیفۃ المسیح کا خط چھپ چکا ہے اس اثنا میں برادر ظہیر الدین صاحب خود بھی یہاں تشریف لائے تھے ۔ حضرت نے اظہار خوشنودی میں جو تحریر ان کو دی ہے ۔ وہ بھی حضرت کی اجازت سے درج اخبار کی جاتی ہے ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وآلہ مع التسلیم

امابعد

میاں ظہیر الدین اپنی غلطی سے پشیمان ہیں فیغفر اللہ لی ولہ ولا تثریب علیہ الیوم میں اس کے اس رجوع پر بہت خوش ہو گیا جزاہ اللہ جزاہ اللہ احسن الجزاء

نور الدین ۲۹ جولائی ۱۹۱۲ء

المفتی

بے کار روپے پر زکوٰۃ ایک شخص کا سوال پیش ہوا کہ اگر ایک رقم پر اس سال زکوٰۃ ادا کی جائے اور اگلے سال پھر وہ روپیہ بے کار پڑا رہے تو اس پر زکوٰۃ ہے یا نہیں ۔ فرمایا شریعت اسلام میں جائز نہیں کہ انسان اپنے روپے کو بے کار رکھ چھوڑے اس واسطے زکوٰۃ ضروری ہے ۔

حق مہر ایک شخص کا سوال پیش ہوا کہ ایک مرد اپنی عورت کو طلاق نہیں دینا چاہتا ۔ لیکن عورت کے رشتہ دار طلاق لینے کے خواہشمند ہیں ۔ اس صورت میں مرد پر مہر کا ادا کرنا ضروری ہے یا نہیں ۔ فرمایا ۔ اس صورت میں مرد کو مہر قطعاً نہیں دینا پڑتا بلکہ مرد کچھ لے لے تو بھی جائز ہے

در تہنیت ظہور مبارک حضرت خاتم الخلفاء ومروّج احکام حضرت خاتم الانبیاء مسیح موعود ومہدی مسعود روحی وروحنا لتربتہ الفدا در قادیان دارالامان عرض شد

آجکل یہاں ایک ہروی شاعر متخلص بہ صدیق تشریف فرما ہیں۔ ان کی نکتہ سنجی کا کچھ نمونہ ہدیہ ناظرین ہے۔ ایڈیٹر

مقتدائے انس وجاں آمد پدید / پیشوائے این وآں آمد پدید
فیض فیاضی ز دیوانِ ازل / برکہ ہیچ پیر وجواں آمد پدید
نورِ اشراقے ز خلاق زمن / (یہ چہ) برچہ؟ بر اہل زماں آمد پدید
حاملِ اسرارِ وحی ایزدی / بر زمین از آسماں آمد پدید
معجزِ آیاتِ غیب سرمدی / باضمیر نکتہ داں آمد پدید
واصلِ کوئے فنا شد جلوہ گر / حاصلِ کون ومکاں آمد پدید
قیرواں تا قیرواں از خلق او / مشک وعود وضیمراں آمد پدید
ملک دیں را حکمراں شد جلوہ گر / سرِ حق را ترجماں آمد پدید
رازِ دل را رازداں شد آشکار / ملک جاں را قہرماں آمد پدید
ز دلیے بیرنگ نقاشِ قضا / تا چنیں نقش از میاں آمد پدید
نقشِ مقصودِ او ست دین بیرنگہا / بر سبیلِ امتحاں آمد پدید
صورتِ فیض ازل شد جلوہ گر / معنیٔ سرِ نہاں آمد پدید
آنچہ را در آسماں ہیجست دل / بر زمیں خوش ناگہاں آمد پدید
احمدے در ہیکلش روح مسیح / بر علی رغم خساں آمد پدید
راست گویم بر زمیں از آسماں / ناگہاں جبریل ساں آمد پدید
گو نہاں شو از نظر باغ جناں / غیرتِ باغِ جناں آمد پدید
تہنیت را یک بیک گوید خلق / عارف آں بے نشاں آمد پدید
آنچہ بیرون اندیشہ آمد آشکار / آنچہ بیروں از گماں آمد پدید
آنچہ می گفتیم وصف حضرتش / می نیاید در بیاں آمد پدید
گفتن صدیق بیش از ایں خطاست / کاینچنیں یا آں چناں آمد پدید
مختصر گویم ہر آں رحمت کہ بود / در سحاب ستر آں آمد پدید
شد جواں اسلام رونق یافت دیں / مایۂ امن واماں آمد پدید
بر خلافت نورِ دین یحییٰ صفت / رہنمائے امتاں آمد پدید
روز وشب ساعی بود در امرِ حق / بر نجاتِ عاصیاں آمد پدید
از تقاء صدق چوں صدیق وقت / بر خلافِ منکراں آمد پدید
شرق وغرب از فعل وقولش مستفیض / میخ چشمِ جاہلاں آمد پدید

در صفِ روباہ بچنگال کلام
الغرض شیرِ ژیاں آمد پدید

اقل الفقراء محمد صدیق الانصاری شافعی ہروی
تخلص صدیق لقب سراج الشعرا

نکاح والی پیشگوئی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

برادرم مکرم! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر جس قدر اعتراضات کئے جاتے ہیں۔ ان کے جواب خود آنحضور کی تصانیف وافادات میں بیّن طور پر موجود ہوتے ہیں۔ بلکہ علی العموم جس جگہ پر کوئی اعتراض کیا جاتا ہے اسی جگہ اس کا جواب موجود ہوتا ہے۔

مگر افسوس تو یہ ہے کہ اول تو ہم لوگ آنحضور کی کتابیں اور افادات بہت کم پڑھتے ہیں۔ ہماری جماعت میں ایسے لوگ بہت ہی کم ہوں گے۔ جنہوں نے آنحضور کی کل تصانیف واشتہارات کو اول سے آخر تک غور سے پڑھا ہو۔ میں یہ نہیں کہتا کہ ایسے لوگ بالکل مفقود ہیں۔ نہیں نہیں! ہیں مگر نسبتاً بہت ہی تھوڑے ہیں۔ اور یہ اعتراضات قریباً ہر ایک احمدی پر کئے جاتے ہیں۔ پس اگر ہم کسی موقعہ پر اس وجہ سے کہ ہم لوگ آنحضور کی تصانیف و تحریرات کو بہت کم پڑھتے ہیں معترض کو لاجواب نہ کرسکیں اور اس پر حقیقۃ الامر کھولنے سے قاصر رہیں تو یہ ہماری اپنی کوتاہی کی سزا ہے نعوذ باللہ منہ۔ اللّٰھم علمنا من کلامك ما جھلنا وذکرنا ما نسینا۔

پھر اعتراض کرنے والا شخص پیشگوئی کے پورا ہونے کے معیاروں کو نظر انداز کرنا چاہتا ہے اور ایسے طریق پر ان کا پورا ہونا چاہتا ہے جو اس کے خانہ زاد معیار کے مطابق ہو۔ اگرچہ اس سے تمام انبیاء کرام صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین اور قرآن کریم کی صاف صاف تکذیب ہی کیوں نہ لازم آئے بطور معترض کے اس بے جا اقتراح کو تسلیم کرکے ہم لوگ بھی باوجودیکہ قرآن کریم کے مقرر کردہ معیاروں سے بفضل خدا آگاہی رکھتے ہیں کوئی خانہ زاد جواب گھڑنے کی کوشش کرنے لگتے ہیں حالانکہ یہ سخت غلطی ہے اگر قرآن کریم کے مقرر کردہ معیاروں کے اندر رہیں تو ہمیں ان بے جا اعتراضوں پر دوبنا نہ پڑے اور نہ ہمیں اپنے پاس سے جواب گھڑنے پڑیں کیا قرآن کریم میں نہیں لکھا یصبکم بعض الذی یعدکم۔ کیا یہ آیت قرآن کریم میں نہیں ہے قالوا یا نوح قد جادلتنا فاکثرت جدالنا فاتنا بما تعدنا ان کنت من الصادقین قال انما یاتیکم بہ اللہ ان شاء وما انتم بمعجزین کیا یونس علیہ السلام کی پیشگوئی ان کی قوم پر جس رنگ میں پوری ہوئی تھی۔ اس سے یہ سارے اعتراضات رفع نہیں ہوجاتے یا کہ اس کا ذکر ہی قرآن کریم میں نہیں ہے اور کیا یہ خبر بالکل بے بنیاد ہے؟

احمد بیگ کے داماد کی بابت پیشگوئی پر جو اعتراض انجام آتھم صفحہ ۲۱۱ کی بنا پر کیا گیا ہے اس کا جواب بھی وہیں دوسرے صفحہ میں ایسا صاف موجود ہے جسے سن کر ہمارے مخالفوں کو شرمندہ ہونا چاہئے اور وہ جواب یہ ہے "اور ضرور ہے کہ یہ وعید کی موت اس سے تھمی رہے جبتک کہ وہ گھڑی آجائے کہ اس کو بیباک کردیوے سو اگر جلدی کرنا ہے تو اٹھو اور اس کو بیباک اور مکذب بناؤ۔ اور اس سے اشتہار دلاؤ اور خدا کی قدرت کا تماشا دیکھو۔" (حاشیہ انجام آتھم صفحہ ۲۳۲ سطر ۹ لغائت ۱۱) پھر اسی صفحہ میں فرماتے ہیں "فیصلہ تو آسان ہے احمد بیگ کے داماد سلطان محمد کو کہو کہ تکذیب کا اشتہار دے پھر اس کے بعد جو میعاد خدا تعالیٰ مقرر کرے اگر اس سے اس کی موت تجاوز کرے تو میں جھوٹا ہوں۔ ورنہ اے نادانوں! صادقوں کو جھوٹا مت ٹھہراؤ کہ روسیاہی کے ساتھ مروگے" (حاشیہ صفحہ ۲۳۲ سطر ۲ لغائت ۵) اس سے ثابت ہوا کہ جبتک کہ وہ از سرنو بیباکانہ مکذبانہ اشتہار نہ دے تب تک فرض ہے کہ اس سے وعید کی موت تھمی رہے اور ممکن نہیں کہ وہ وعید کی موت سے مرے جبتک کہ وہ یہ شرط پوری نہ کرے پس چونکہ اس نے شرط پوری نہیں کی اس لئے ممکن تھا کہ مشروط پایا جاتا یعنی وہ وعید کی موت سے مرتا یہی نہیں کہ اس نے یہ شرط پوری نہیں کی بلکہ "انجام یہ ہوا کہ وہ بزرگ خاندان جو بانی اس کام کے تھے سلسلہ بیعت میں داخل ہوگئے" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۳۲) فتذکروا یا اولی الابصار۔

اب ہمیں معترضین مہربانی فرماکر جواب دیں کہ کیوں انہوں نے سلطان محمد سے اشتہار نہیں دلایا اور اس طرح سے آنحضور کی پیشگوئی کو پورا کیا کیا آنحضور نے یہ پیشگوئی نہیں کی کہ سلطان محمد کی وعید کی موت حضرت اقدس کی زندگی میں (اس کا مرنا) نہیں آسکتی جبتک کہ وہ بیباکانہ ومکذبانہ اشتہار والی شرط پوری نہ کرے (چنانچہ اس شرط کے نہ پورا کرنے کی وجہ سے حضرت اقدس کی زندگی میں نہیں مرا اور بحمد اللہ پیشگوئی پوری ہوئی) اگر انہیں یقین نہیں تھا کہ پیشگوئی الہام الٰہی کی بنا پر کی گئی ہے تو انہیں چاہئے تھا کہ شرط کو پورا کرکے اس کا جھوٹا ہونا ثابت کرتے۔ اب تو انہوں نے خود اپنے ہاتھوں سے اس پیشگوئی کو پورا کیا اور خدا کی باتیں پوری ہوگئیں و الحمد للہ علیٰ ذالك۔

ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۵۴ میں بھی از سطر ۲ لغائت آخر صفحہ اسی پیشگوئی کو دوہرایا ہے اور تیسرے نکاح کی پیشگوئی اور سلطان محمد کی وعیدی موت کی پیشگوئی کو بتصریح ایک ہی پیشگوئی قرار دیا ہے یعنی نکاح ثالث والی کوئی الگ پیشگوئی نہیں وہی داماد احمد بیگ والی پیشگوئی ہے جس کی شرط صفحہ ۲۳۲ میں مذکور ہوچکی ہے۔ پس جب وہ پوری ہوگئی تو یہ بھی پوری ہوگئی۔ کیونکہ یہ کوئی الگ پیشگوئی نہیں تھی۔

رقم العبد محمد اسمٰعیل عفا اللہ عنہ مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان

دعا و مدد

مخدومی مکرمی محبی ڈاکٹر بشارت احمد صاحب اپنے محکمہ سے امتحان کی تیاری کے واسطے تین ماہ کی رخصت حاصل کر کے کوہ مری تلاش لے گئے ہیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ برادر موصوف کی کامیابی کے واسطے دعا کے ساتھ ان کی مدد کریں ضلع لدہیانہ میں ایک صاحب جو ڈاکٹر صاحب کے خاص دوست ہیں بالخصوص توجہ فرماویں۔

سیرت مصطفیٰ

سرور انبیاء صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کی پاک سیرۃ سب سے اول قرآن شریف ہے۔ پھر احادیث النبی۔ مگر قرآن شریف میں بجز وحی الٰہی اور کچھ نہیں۔ اور احادیث میں سوائے نبی پاک کے کلام کے اور کچھ نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ موجودہ اناجیل کے معاملہ میں جو گڑبڑی ہوئی ہے وہ قرآن شریف کیا احادیث میں بھی نہیں ہوئی ان ہر دو کتابوں کے بعد سوانح رسول میں کسی کتاب کی کیا ضرورت۔ مگر محبان رسول خدا اپنے کیا بلکہ غیر اس کے محبوب کی لائف زمانہ حال کے لائف لکھنے کے طریق پر بھی کچھ لکھنے اور پڑھنے کے خواہشمند رہتے ہیں اور اس واسطے کئی ایک سوانح عمریاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس زمانہ میں لکھی گئی ہیں جن میں سے ایک تازہ کتاب اس وقت میرے سامنے ہے جو مولوی محمد اسمٰعیل خانصاحب نظامی نے تالیف کی ہے اور منشی حیدر خان صاحب نظامی مہتمم نظامیہ ایجنسی بھیواڑہ والا مزنگ سے بقیمت ۸ رفی نسخہ مل سکتی ہے۔ بدر کے خریدار تو سب احمدی ہیں یا کوئی غیر احمدی ہیں تو وہ بھی احمدیہ طرز لٹریچر کا مذاق رکھتے ہیں اس واسطے اس کتاب کی سفارش میں اتنا کہنا کافی ہوگا کہ یہ کتاب احمدیہ طرز تحریر کو اپنے اندر لئے ہوئے ہے لکھنے والے کی محبت رسول ایک ایک لفظ سے نمایاں ہے سوانح کے واسطے جسقدر ضروری باتیں ہیں سب کو محققانہ رنگ میں اختصار کے ساتھ نبھایا ہے بہت عمدہ چکنا کاغذ لگایا گیا ہے مگر افسوس ہے کہ کتابت میں غلطیاں رہ گئی ہیں۔ جن کا دوسرے آڈیشن میں خیال رکھنا چاہیئے۔ بہرحال کتاب قابل دید ہے اور مؤلف کی محنت قابل شکریہ ہے۔

اخبار عالم پر ایک نظر

جاپان کا شاہ میکاڈو راہی ملک عدم ہوا اور دنیا کی بے ثباتی کا سبق اپنے ہمعصر بادشاہوں کو دے گیا۔ امرتسر کے اسکولوں میں طلباء کو ہر ماہ وزن کیا جائیگا کہ کہیں کمزور تو نہیں ہو رہے۔ منشی امداد نبی صاحب تحصیلدار حافظ آباد سے بٹالہ تبدیل کئے گئے ہیں۔ صاحب ملت ایڈیٹر زمیندار پر بعض قومی فنڈوں کے متعلق غبن کا الزام لگاتے ہیں جس پر مؤخر الذکر اپنے حساب کے پڑتال کے واسطے کسی ہمنعامد ممبر کا مقرر ہونا منظور فرماتے ہیں اور ایک پائی کا بھی غبن ثابت ہو تو ایک ہزار روپیہ پیش کرنے کی آمادگی ظاہر کرتے ہیں۔ ہماری رائے میں لاہور کے معزز مسلمانوں کو چاہیئے کہ زمیندار کے دفتر کو دیکھ لیں اور اس بدنامی کو قوم کے سر پر سے دور کریں۔ ہندوؤں کے پاس جانے کی کیا ضرورت ہے۔ جنگ طرابلس میں کوئی نمایاں تغیر نہیں ہوا مصالحت کے واسطے جو تجویز اخبارات میں پیش کی جاتی ہیں وہ اٹلی کی ذلت اور ٹرکی کی کمزوری کو ظاہر کرتی ہیں۔ بنی غازی کے اطالوی لشکر میں سے دو ہزار سرکش ہو کر جہ میں جا چھپے اور جنگ سے صاف انکار کر دیا جس پر ان کو اطالوی کمانڈر نے مجبوراً اٹلی واپس کر دیا۔ لنڈن ٹائمز کا نامہ نگار بحوالہ صباح تار دیتا ہے کہ اطالوی لشکر نے ساحل طرابلس کے قریب ۱۳ عرب بچوں اور مردوں اور ۲۲ عورتوں اور لڑکیوں کو بکریوں کی طرح ذبح کر ڈالا اور پھر ۱۲ عورتوں کی سخت بےحرمتی کر کے انہیں بھی ہلاک کر دیا۔ علاوہ ان کے ساٹھ کو زخمی کیا۔ بقول نامہ نگار ترکی اخبارات نے سب مقتولین و مجروحین کے نام معہ عمر شائع کئے ہیں۔ گورنمنٹ ہند کا دار السلطنت کلکتہ سے دہلی تبدیل ہونے کی پیروی چند دیسی ریاستوں نے بھی کی ہے۔ دربھنگہ نے جدید دار الصدر کی بنا ڈالی ہے۔ بھرتپور کسی عمدہ جگہ کی تلاش میں ہے۔ پٹیالہ کا آئندہ دار السلطنت بھٹنڈہ ہوگا۔ اخبار ملٹری گارڈین لکھتا ہے کہ یہاں ایسی افواہ اڑ رہی ہے کہ لارڈ ہارڈنگ ہندوستان سے انگلستان واپس آ کر فارین آفس کا چارج لیں گے۔ پیرس میں تجربات کے بعد معلوم ہوا ہے کہ انسان نہ بائیسکل پر سوار ہو کر اور نہ تو کل کی طاقت سے اڑ سکتا ہے نہ ہوائی جہاز کی اصول کے مدد سے اڑ سکتا ہے اور نہ جسمانی اعصاب کی طاقت کی مدد سے۔ البتہ موٹر گاڑی کے اصول سے اڑ سکتا ہے لیکن انگلستان میں ایک ایسا شخص ہے جو اپنے بازوؤں کے اعصاب کی طاقت کے ذریعے اڑ سکتا ہے اس شخص نے زمین سے کچھ بلندی تک اپنے جسم کو بازوؤں کی طاقت سے اچھالنے کے تجربات دکھلائے ہیں وہ اپنے بازوؤں میں ایسے بازو لگاتا ہے جو سمندری چڑیا "سی گل" کے پروں کی مانند ہوتے ہیں ان پروں کو ۳ بار زور سے پھڑ پھڑانے سے زمین سے اونچا اٹھ جاتا ہے اور تھوڑی دور تک پرواز کر سکتا ہے اس کا دعویٰ ہے کہ اس قسم کے بازو ٹانگوں میں لگا کر انسان دیر تک اور دور تک پرواز کر سکتا ہے یہ شخص ایک ایسی کل بنا رہا ہے جسے بازوؤں اور ٹانگوں میں لگا کر آسانی سے پرواز کی جا سکے۔ پائنیر کو چینی صوبہ یونان کی مزید خبروں سے تصدیق ہو گئی ہے کہ وہاں سخت بدنظمی پھیلی ہوئی ہے دار الصدر میں فوجی اقتدار غالب ہے اس لئے ہر جگہ فوجی افسر سول عہدہ داروں پر حکومت کرتے ہیں بعض موقوف شدہ فوجیوں نے راہزنی اختیار کر لی ہے۔

حج کرنے والوں کے واسطے

حاجی محمد اعظم صاحب کے متعلق پہلے اخبار میں بھی لکھا جا چکا ہے۔ اب پھر حضرت خلیفۃ المسیح کے فرمانے پر احباب کو اطلاع کی جاتی ہے کہ مکہ معظمہ میں حاجی صاحب موصوف کے مکان پر عازمان حج کو انشاء اللہ بہت آرام ملیگا آجکل حاجی صاحب قادیان میں ہیں اس موسم پر حج کرنے والے ان کو بواپسی ڈاک خط لکھیں تو یہاں پہنچ سکیگا معرفت دفتر بدر۔ اس کے بعد وہ بمبئی تشریف لیجاینگے۔

نیز حاجی محمد اعظم صاحب کی درخواست پر حضرت خلیفۃ المسیح رض نے اجازت دی ہے کہ اس امر کا اعلان اخبار میں کر دیا جائے کہ اگر کوئی صاحب مال جس پر حج فرض ہو چکا ہو۔ اور کسی عذر شرعی کی وجہ سے خود حج پر نہ جا سکتا ہو اور حج کے فرض سے سبکدوش ہونا چاہے تو وہ حاجی صاحب موصوف کو اپنا نائب بنا کر اپنی طرف سے حج کروا سکتا ہے۔

حضرت اقدس خلیفۃ المسیح کی قیمتی رائے

تاریخ اسلام کے متعلق

فصیح صاحب نے بڑی محنت سے لکھی ہے۔ صحابہؓ کے اندرونی تعلقات کی خوبی اور پختگی پر روشنی ڈالی ہے۔ نفس مضمون تاریخ کی حد سے باہر نہیں نکلا۔ حضرت اقدسؓ اور صاحبزادہ مرزا محمود احمد صاحب کی سفارش ہے کہ احباب ضرور خریدیں امید ہے کہ اس سفارش کی خاطر خواہ قدر کی جاوے گی

جنگ بدر سے جنگ یرموک تک

۲۸ دلچسپ واقعات ابتدائی ۶ نمبروں میں شائع ہوئے ہیں۔ حجم ۲۸۸ صفحہ عہ میں وی۔پی کئے جاتے ہیں (۱) گیارہ نمبر شائع ہو چکے ہیں (۲) ہر ماہ میں دو نمبر شائع ہوتے ہیں جن کا حجم ۹۶ صفحہ علاوہ سرورق ہوتا ہے۔ (۳) قیمت سالانہ پیشگی ۲۴ نمبر یا ۱۱۵۲ صفحات للعہ مقرر ہے۔

ملنے کا پتہ

منشی فیض علی برادرزادہ فصیح منیجر تاریخ اسلام شہر سیالکوٹ

گیارہ پنجابی کتابیں سلسلہ حقہ کی تائید میں گیارہ اکٹھی فروخت ہوتی ہیں قیمت مجموعہ ۶

(۱) سچ بیان۔ مصنفہ محمد اسماعیل صاحب ساکن پنڈ ال

سن لو بھائی سچ بیان غیسیٰ نہیں گیا آسمان

منکران وفات مسیح پر دس اعتراض کئے گئے ہیں۔

(۲) گل موتیا۔ تصنیف رحمت اللہ صاحب

(۳) تحفۃ المشتاقین۔ مصنفہ غلام رسول صاحب راجیکی

(۴) جام وحدت۔ " " "

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

سبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

بدر

QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

درس قرآن مجید

الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ مرزا غلام احمد

مسیح وقت اب دنیا میں آیا

مہدی ہم مجدد بر سر این صد

یکم رمضان المبارک ۱۳۳۰ھ

۱۵ اگست سنہ ۱۹۱۲ء ۳۲ ساون

جلد ۱۲

نمبر

بھائیو اگر قادیاں آؤ گے تم

ایڈیٹر محمد صادق

نور دین مصطفےٰ پاؤ گے تم

اخبار قادیان و برادران احمدیہ

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ بخیریت ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اہل بیت ہیں بہمہ وجوہ خیریت ہے - حضرت میر صاحب[1] چندوں کی وصولی میں مصروف ہیں معلوم نہیں کہ کہاں - مفتی فضل رحمٰن صاحب کا لڑکا محمد بہت بیمار ہوگیا تھا حضرت خلیفۃ المسیح اور احباب کی دعاؤں کو خدا تعالےٰ نے سُنا اور بچے کو شفا دی - فالحمد للہ - اس خوشی پر درس میں ایک دن بچوں کو مٹھائی تقسیم کی گئی - ماسٹر عبد الرحیم صاحب کو اللہ تعالےٰ نے فرزند نرینہ عطاء فرمایا - اللہ تعالےٰ نیک و تندرست و عمر دراز کرے - عرب عبد المحی صاحب واپس قادیان تشریف لے آئے ہیں - اس سفر میں انہوں نے بہت تبلیغ کا کام کیا ہے - اللہ تعالےٰ انہیں جزائے خیر دے + وفد دکن - بنگلور اور پونا سے کامیابی کے ساتھ بمبئی پہنچ گیا ہے - ہر جگہ خواجہ صاحب کے لیکچر نے نمایاں اثر دکھایا - مفصل رپورٹ آیندہ اخبار میں درج ہوگی - احباب اس معزز وفد کی اپنی دعاؤں کے ساتھ امداد کریں - عزیزان عبد الحی و عبد السلام ہمراہ شیخ تیمور صاحب بخیریت کشمیر کی سیر کر رہے ہیں آخری خط سے معلوم ہوا کہ گلمرگ تشریف لے گئے ہیں اللہ تعالےٰ بخیریت واپس لاوے - حضرت مولانا مولوی محمد علی صاحب مری سے ڈونگا گلی و ایبٹ آباد کی سیر کو تشریف لے گئے ہیں - خدا حافظ و ناصر ہو مولانا موصوف کی غیر حاضری میں صدر انجمن کے اہم کام حضرت خلیفہ رشید الدین صاحب کی تدبیر و محنت سے بطریق احسن سرانجام پا رہے ہیں + مدارس بند ہوگئے اور لڑکے چلے گئے - پھر بھی درس قرآن شریف میں قریب دو سو سامعین موجود ہوتے ہیں +

رمضان میں اخبار

ماہ رمضان میں پانچ جمعرات آئینگی - ۱-۸-۱۵-۲۲-۲۹-اور ۵ دفعہ اخبار نکلنا چاہیئے - مگر دو جمعرات رخصت کی جائےگی - ۱۵ اور ۲۹ - اور تین اخبار نکلینگے - لیکن اُن تینوں کے صفحات بڑھائے جائیں گے - اور اس طرح حجم قریبًا قریبًا پانچ کا ہی انشاء اللہ ہو جائیگا - یعنی دو نمبر جو نہیں نکلینگے ان کے عوض میں دو نمبر ڈبل ہوں گے +

نمبر غلط

پچھلے اخبار کا نمبر بجائے ۶ کے ۵ غلطی سے لکھا گیا ہے - ناظرین اپنے اپنے اخباروں کو درست کرلیں +

نماز مترجم

نہایت عمدہ - خوشنما کاغذ خوشخط جیبی تقطیع پر شیخ مولا بخش صاحب مالک نیو لائل پریس نے چھپوائی ہے - قیمت ۱ / فی نسخہ ہے + ملنے کا پتہ

بدر ایجنسی - قادیان - ضلع گورداسپور

اکسیر البدن

ملک عرب کا ایک مجرب نسخہ جو عبد المحی عرب صاحب وہاں سے لائے ہیں - مقوی اعضائے رئیسہ ہے اس کے کھانے سے دماغ کو قوت ہوتی ہے بدن میں تھکان نہیں ہوتی - کئی لوگوں نے تجربہ کیا ہے پہلے اس کی قیمت بہت تھی - مگر آجکل عرب صاحب نے ۱۶ خوراک کا ایک روپیہ کردیا ہے تاکہ عوام کو فائدہ پہنچے + ملنے کا پتہ

بدر ایجنسی - قادیان - ضلع گورداسپور

میں نے بھی اس کا تجربہ کیا ہے اور بہت مفید پایا ہے ایڈیٹر بدر

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر و پبلشر و پرنٹر کے حکم سے چھپ کر شائع ہوا

[1] میر صاحب بخیریت واپس آگئے ہیں۔ [2] یہ تاریخ جنتری کے مطابق ہے۔

برہمن بڑیہ کا واعظ

حق کی مخالفت سے انسان کا ایمان سلب ہوجاتا ہے۔ اچھے اچھے مولوی اور پرہیزگاری کے مدعی سلسلہ احمدیہ کی مخالفت میں کوئی دلیل معقول نہیں لاسکتے تو جھوٹی خبریں اڑاتے ہیں۔ مگر کذب بیانی کب تک چھپی رہتی ہے۔ برہمن بڑیہ ملک بنگالہ کے ایک دوست کے خط سے معلوم ہوا کہ وہاں ایک مولوی نے اپنے وعظ میں فرمایا ہے کہ قادیانی فرقہ میں جھگڑا پڑ گیا ہے۔ کہ خلیفہ کون ہو اور آخر سب نے قادیانی مذہب سے توبہ کر ڈالا ہے تعجب ہے کہ ایسی دروغگوئی سے کیا ملتا ہے۔ اگر یہ کسی برہمن کی بڑ ہوتی تو خیر۔ مگر ہمارے مولویوں نے تو برہمنوں کے بھی کان کاٹ ڈالے ہیں۔ ایک تو قادیانی مذہب کے لوگ ہمارے بدر کے خریدار ہی ہیں۔ اگر وہ سب پھر گئے ہیں تو یہ تیرہ چودہ سو اخبار ہر ہفتہ کون خریدتا اور پڑھتا ہے۔ اور یہ اخبار برہمن بڑیہ میں بھی جاتا ہے۔ اگر ایسا ہوتا۔ یا اس کا ہزارواں حصہ بھی ہوتا تو کیا ہمارے مخالف اخبار شور نہ مچا دیتے۔ تعجب ہے کہ جو خبر کسی اخبار کے نامہ نگار کو بھی نہیں مل سکی وہ برہمن بڑیہ کے مولوی واعظ صاحب کو ملگئی۔ یہ ہے اتقاء آجکل کے مولویوں کا۔ پھر کیوں نہ مسلمان ذلت اٹھائیں۔ خدا سے خوف کرو۔ توبہ کر کے حق کو قبول کرو تا کہ خدا کے نزدیک تمہاری عزت ہو +

عقیقہ وختنہ

ایک شخص نے عقیقہ وختنہ کے متعلق کچھ مسایل لکھ کر حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں بھیجے تھے حضرت نے انکی تصحیح تصدیق کی۔ اس واسطے فائدہ عام کے واسطے درج ذیل کئے جاتے ہیں +

جاننا چاہیئے کہ جب لڑکا پیدا ہو تو اس کو آلائش سے صاف کر کے نہلائیں اور سفید کپڑے پہنائیں اور زرد کپڑے سے احتراز کریں اور اس کے داہنے کان کیطرف تکبیر کہیں اور نام اس کا نیک رکھیں جیسے عبداللہ۔ یا عبدالرحمٰن یا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ناموں پر جیسے محمد علی یا احمد حسن وغیرہ۔ اور ساتویں دن روز پیدائش سے حساب کر کے عقیقہ کریں۔ کہ سنت ہے اگر بیٹا ہو تو دو بکرے اگر مقدور ہو۔ ورنہ ایک بھی درست ہے اور اگر بیٹی ہو تو ایک بکری نذر اللہ ذبح کریں۔ اور گوشت احباب اور عزیزوں کو مسکینوں کو دیں۔ بکری میں نر و مادہ کی کوئی احتیاط نہیں مگر اعضا سب درست ہوں بچہ کے بالوں کے برابر وزن چاندی خیرات کریں بکرا ذبح کرتے وقت یہ دعا پڑھے مگر جسوقت بال نائی آتارے اسی وقت بکرا بھی ذبح ہو +

دعا کا ترجمہ یہ ہے کہ اے اللہ یہ میرے فلانے بیٹے کے لئے قربانی ہے لہو اس کا بدلہ ہے اس کے لہو کا گوشت اس کا عوض ہے اس کے گوشت کا اور ہڈی اس کا بدلہ ہے اس کی ہڈی کا اس طرح سے سب عضو کا نام لیکر حتی کہ بالوں تک بھی کہے +

ختنہ سنت ہے اور جس کا پیدایشی ختنہ کیا ہوا ہو اس کا دوبارہ کرنا لازم نہیں ہے ختنہ میں تمام جلد یا نصف سے زیادہ کٹ جاوے تو جائز ہے اگر نصف کٹے تو نہ جائز ہوگی +

دعا مدد

مظہر حسین (رئیس) احمدی احباب کی خدمت میں درخواست کرتا ہے کہ از راہ مہربانی میرے لئے دعا فرماویں کہ تمام کمزوریاں دور ہو کر حسنات دارین حاصل ہوں اور خاتمہ بالخیر ہو +

ضرورت ہے

دفتر میگزین کے لئے ایک انگریزی انٹرنس پاس کلرک کی ضرورت ہے۔ دفتر کے کام سے واقف ٹائپ پٹ کو ترجیح دیجاوے گی۔ تنخواہ حسب لیاقت تمام درخواستیں بنام مینیجر میگزین۔ قادیان ضلع گورداسپور آنی چاہیئے +

بشیر پور

بدر کے ایک خریدار تبدیل ہو کر بشیر پور چلے گئے ہیں۔ مگر جو کارڈ انھوں نے لکھا ہے اس میں اپنے نام اور مقام سے مطلع نہیں فرماتے۔ حیرانی ہے کہ کس کا پتہ بدلا جاوے +

دعا مدد

امام بخش و غلام غوث صاحبان گویلگی سے احباب کی دعاء خیر کے ملتجی ہیں۔

سیالکوٹ کے سید نذیر حیدر صاحب ایک ابتلا میں گرفتار ہیں۔ احباب انکے لئے دعا کریں +

درخواست جنازہ

برادر غلام غوث اپنے والد مرحوم کے واسطے درخواست جنازہ احباب کی خدمت میں کرتے ہیں +

داروغہ عبدالحمید صاحب اپنی بہو مرحومہ اقبال نام کے واسطے احباب سے درخواست دعا مغفرت کرتے ہیں +

کانپوری اشتہار کا جواب

جب حضرت صاحبزادہ صاحب کی سربراہی میں ایک وفد احمدیہ ہندوستان گیا تھا اس وقت کانپور کے کسی ملاں نے سلسلہ حقہ کے خلاف ایک اشتہار چھپایا تھا۔ جس کا جواب حضرت صاحبزادہ صاحب نے دیا اور جماعت کانپور نے چھاپکر شائع کیا۔ یہ جواب بصورت رسالہ بقیمت ایک روپیہ میں چالیس بابو معراج الدین صاحب سنٹری انسپکٹر ہرواہران۔ کانپور کی معرفت مل سکتا ہے۔ احباب منگوا کر پڑھیں اور تقسیم کریں +

اخبار عالم پر ایک نظر

آریہ گزٹ لکھتا ہے کہ ایک دیانند مشن قائم کیا جائے۔ اچھا ہے بشرطیکہ اس کا کام ہندوں سے بت پرستی اور وہم پرستی دور کرنا ہو۔ نہ کہ آریہ مشن کی طرح مسلمانوں اور عیسائیوں سے پولیٹکل جھگڑے اٹھانا + بمبئی ایک ماہواری رسالے میں **ویدوں** کا ترجمہ چار زبانوں میں کیا جانا شروع ہوا ہے۔ ہندی۔ مرہٹی۔ گجراتی اور انگریزی۔ رسالہ کے تین ایڈیٹر آریہ لیڈروں کے نزدیک اچھے وددان مانے گئے ہیں۔ ممکن ہے کہ ان کا کیا ہوا انگریزی ترجمہ قابل اعتبار تسلیم کیا جائے + ۸۰ لاکھ روپے کی لاگت پر ملک جرمنی میں ایک **پاگلوں** کا جدا شہر بنایا گیا ہے + پنجاب میں جابجا میگوں۔ ڈوموں وغیرہ قوموں کو ہندوں میں شامل کرلینے کا کام **شدھی** بڑے زور شور سے ہو رہا ہے۔ افسوس ہے کہ مسلمان۔ نیچ قوموں کو دین حق میں داخل کرنیکی طرف ساعی نہیں ہوتے + **بارش** کے خاطر خواہ ہونے کی خبریں ہر طرف سے آرہی ہیں۔ رحمت الہی کی شکر گزاری چاہیئے۔ تا زیادہ فضل نازل ہوں + امرتسر میں اسلامیہ **کالج** کی تجویز مبارک ہے + نیشنل کانگریس کا بانی مسٹر ہیوم راہی ملک عدم ہوا + مصر کے مسلمانوں کو گمراہ کرنے میں ۳۷۷ یسوعی منّاد آجکل مصروف ہیں + **جنگ طرابلس** کا سلسلہ جاری ہے ڈارڈنلز پر ناکامی کا اقرار اٹلی کو کرنا پڑا ہے + ترکی پارلیمنٹ میں خود خانہ جنگی ہوگئی ہے۔ یہ نئی مصیبت ہے ایک اور مصیبت یہ کہ ملغاریہ کی سرحد پر فوج کی آپس میں چھیڑ چھاڑ ہوگئی ہے +

ملفوظات حضرت خلیفۃ المسیح رضی اللہ عنہ

مَنّاد — فرمایا مسیحی لوگ وعظوں کو منّاد کہتے ہیں۔ یہ کوئی لفظ نہیں ہے۔ اصل لفظ مُنادِی ہے اور مُنادی کرنے والے کو نادی کہتے ہیں۔

یورپین کی ناواقفی — اَنِّیْ لَآ اُضِیْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْکُمْ مِّنْ ذَکَرٍ اَوْ اُنْثٰی۔ اس پر ایک لطیفہ فرمایا کہ ہندوستان میں بھی علم نہیں۔ عیسائی لوگوں نے اور یورپین نے مسلمانوں کو بڑا ذلیل سمجھ رکھا ہے ایک لکھتا ہے کہ ازہر ایک مدرسہ مصر میں ہے میں ایک انگریز کے ساتھ تھا۔ ایک لڑکی مسجد میں آگئی۔ وہ دیر تک اُس کو دیکھتا رہا۔ میں حیران رہا اور پوچھا۔ کہ اس میں کیا ہے۔ جو تم اس قدر حیرت سے اس کی طرف دیکھ رہے ہو۔ اس نے کہا۔ کہ ہم نے یورپ میں پڑھا تھا کہ مسلمانوں نے عورت میں روح کو مانا ہی نہیں اور وہ مسجد میں [illegible] ی نہیں سکتی۔ میں نے آج اس لڑکی کو مسجد میں دیکھا ہے۔ کہ مسلمان تو عورت کا وجود مانتے ہیں۔ اور ان کو موجود سمجھتے ہیں۔

عورتوں کے حقوق — ایک آریہ مجھ سے کہنے لگا کہ آخر عورت بھی کوئی چیز ہے میں نے کہا کہ عورت تو ہماری ماں ہے اُس نے کہا کہ اس کے حقوق کیوں نہیں لکھے۔ میں نے یہ آیت نکال کر دکھائی۔ کہ کوئی نیکی کرے عورت ہو یا مرد۔ ہم اُس کی نیکی کو ضائع نہیں کرتے وہ میرے ہاتھ سے قرآن لیکر غور سے دیکھتا رہا۔ اُس نے کہا کہ ہم کو تو یہ پڑھایا گیا ہے کہ مسلمانوں کے ہاں عورت کوئی چیز ہی نہیں انگریزوں نے ایک ذلت عورت کی تو یہ کی ہے کہ عورت کی باپ کی قوم اور اس کا نام سب کچھ چھین لیتے ہیں۔ خاوند کی طرف لیڈی منسوب ہو جاتی ہے۔ دوسرے اس سے بڑھکر یہ کہ اگر ارب روپیہ بھی والدین سے لے آوے تو ایک پیسہ کا معاہدہ بھی خاوند کے اذن کے سوا نہیں کر سکتی۔ ایک دفعہ ایک عیسائی نے ہماری دعوت کی۔ اندر سے بُلایا۔ "لیڈی پیٹرسن"! میں نے کہا کہ عورتوں کے حقوق پر ہی تو بحث تھی۔ سو ایک تو تم نے اُس کا نام و نشان ہی بُرد کر دیا۔ دوسرے یہ کہ وہ ایک پیسہ کا معاہدہ بھی خاوند کے اذن کے سوا نہیں کر سکتی۔ بس ہمارا اتنہا مباحثہ تو ختم ہو گیا۔

الخطبہ — ایک سیدہ خاتون کے واسطے ایک نوجوان کی جو مشہدی سادات میں سے ہو تلاش ہے۔ خط و کتابت معرفت ایڈیٹر بدر ہو

درس خواتین سے قیمتی نوٹ

(مرقومہ سکینۃ النسا، از قادیان)

فرمایا۔ میرا تجربہ ہے کہ جب انسان آرام کے کھانے کو دُکھ کے ساتھ کھاتا ہے۔ تو ذرا بھر برکت نہیں ہوتی۔ مگر عورتوں میں صبر۔ توکل بہت کم ہوتا ہے۔

فرمایا۔ غریبی بھی ذلت ہے مگر دولتمند خدا کی طرف سے غافل ہو جاتا ہے اور متکبر ہو جاتا ہے یہ مرض مسلمانوں میں بہت بڑھ گیا ہے۔ دیکھو۔ ان کی بادشاہیاں جا رہی ہیں۔ مگر تکبر ان میں بے حد ہے۔

فرمایا۔ خدا تعالیٰ نے اپنے کلام میں فرمایا ہے کہ اپنے اپنے الگ الگ گھر بناؤ۔ پھر کوئی فساد نہیں ہوگا۔ اصل میں ساس بہو والے کے۔ نندوں۔ بھاوجوں کے۔ دیورانیوں جٹھانیوں کے جھگڑے اسی واسطے زور وار پر ہیں۔ کہ ایک جگہ اکٹھے ایک گھر میں رہتے ہیں۔ فرمایا میرے خیال میں تو میاں بیوی کے بھی الگ گھر ہونے چاہئیں۔ جب آپس میں محبت کا خیال آوے۔ میل ملاقات کر لیں۔ فرمایا۔ میں نے اپنی بیوی کی چیزیں کبھی نہیں دیکھیں نہ ہمیں ابتک معلوم ہے کہ انکے پاس کتنے ٹرنک۔ برتن کپڑے چیزیں ہیں۔ ہمیں کیا ضرورت کہ خواہ مخواہ عورتوں کی باتوں میں دخل دیں فرمایا۔ بلکہ میں اپنی بیوی کی کوٹھڑی کی جانب بھی کم ہی جاتا ہوں (از راقمہ! واقعی ہمارے ملک پنجاب میں تو غضب ہے کہ دولہن کو دو چار سال تک بوجہ ایک گھر رہنے کے پتہ ہی نہیں لگتا کہ وہ سسرال میں ہے یا کسی اور رشتہ دار کے کیونکہ وہ میاں کی شکل بھی نہیں دیکھ سکتی۔ اس پر انشاء اللہ علیحدہ مفصل مضمون لکھنے کا ارادہ ہے وباللہ التوفیق)

فرمایا۔ اپنی زبان قابو میں رکھو۔ تمہاری زبان سے۔ ہاتھ سے پاؤں سے۔ کان سے۔ آنکھ سے کسی کو تکلیف نہ پہنچے۔

کسی خاتون کو دریافت مسئلہ پر فرمایا۔ کہ حیض میں قرآن باادب پکڑے اور پڑھے جائز ہے سُبْحَانَ اللہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ پڑھنا جائز ہے۔ نماز کا حکم نہیں۔ اس لئے کہ نماز عظیم الشان چیز ہے۔ حیض میں بدبو آتی ہے۔ عورت ہاتھ۔ مُنہ۔ پاؤں نہیں دھو سکتی۔ دماغ میں کمزوری آجاتی ہے فرشتوں سے ملاقات نہیں ہو سکتی اس لئے نماز نہیں پڑھنی۔ دیکھو دوسری مذاہب میں ایسی احتیاط ہے کہ عورت کے ہاتھ کا کھانا نہیں کھا سکتے۔ مگر ہمارے سرکار حضرت صلعم نے بہت بڑا احسان فرمایا کہ فرمایا قرآن متقی پاتا ہے تو سوائے خاص حالتوں کے قرآن پڑھنا۔ پکڑنا جائز ہے۔

فرمایا۔ دیکھو تُم پر نبی عربی صلعم نے کسقدر احسان کئے ہیں اور وہ کیسا جامع کمالات۔ رحمۃ للعالمین خیر خواہ مخلوق تھا۔ وہ عظیم الشان نبی اکرم کہ ہم کو کھانے کے پینے کے۔ پہننے کے۔ اُٹھنے کے بیٹھنے کے حتی کہ پاخانہ۔ پیشاب کے آداب سکھائے اور دُعائیں سکھلائیں۔ ہر ایک بستی میں داخل ہونے سفر پر جانے کی ایسی ایسی بے نظیر دعائیں سکھلائیں۔ کہ سبحان اللہ بے اختیار اس پیارے نبی پر درود پڑھنے اور دعائے رحمت مانگنے کو دل چاہتا ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ۔

فرمایا۔ نبی اور رسول لوگوں کو سچا پہچاننے کا پختہ معیار یہ جان لینا چاہئے کہ اوّل تو یہ لوگ اگلے نبیوں کی ہدایات پر قائم رہتے ہیں۔ ان کی تعلیم ایک ہی ہوتی ہے یعنی خداوند کریم کو ایک مانو۔ اُس کے احکام پر چلو۔ دوم یہ لوگ مخلوق کے بہت خیر خواہ ہوتے ہیں۔ کوئی انہیں ستائے۔ مارے۔ تکلیفیں دے مگر ان کے لئے دعائے نیک مانگتے ہیں۔ ہاں کوئی سخت تکالیف دینے میں حد سے گذر جائے تو معاملہ اللہ پر چھوڑتے ہیں۔ سوم۔ اس شہر کے امیر لوگ ان کی پرواہ نہیں کرتے۔ غریب لوگ ساتھ دیتے ہیں۔ اگر کوئی ایسا نہ ہو۔ تو پھر اسے برخلاف جاننا چاہئے۔

فرمایا۔ میں تم سے کسی لفظ کے معنی پوچھتا ہوں۔ تو یہ مت سمجھو۔ ہماری ہتک ہوتی ہے۔ یہ نبی کریم صلعم کی بھی عادت تھی۔ صحابہ کرام سے کبھی خوب سمجھانے کے لئے کچھ پوچھا کرتے۔

فرمایا۔ ہم تو چاہتے ہیں اور تہ دل سے چاہتے ہیں تمہیں فہم قرآن آجاوے۔ تمہاری اولادیں نیک ہوں۔ تمہارے خاوند نیک ہوں۔ خداوند کریم تمہیں تکبر۔ غیبت۔ چغلی۔ گلہ۔ جھوٹ۔ بدکاریوں سے بچائے۔ سو عمل کرو۔ سوائے عمل کچھ نہیں بنتا۔ فقط۔

جلسہ مدرسہ احمدیہ موسمی تعطیلات پر لڑکوں کو رخصت کرتے ہوئے ۹ - اگست ۱۲ء کی صبح کو مدرسہ احمدیہ کا جلسہ ہوا پہلے ایک لڑکے نے قرآن شریف پڑھا۔ پھر سراج الشعراء جناب صدیق صمدی احمدی نے اپنی ایک فارسی نظم پڑھی۔ جو انھوں نے خاص اس جلسے کے واسطے کہی تھی سامعین بہت محظوظ ہوئے۔ اس کے چند اشعار آگے درج ہوں گے اس کے بعد رحمت علی طالب علم مدرسہ احمدیہ نے اس مضمون پر تقریر کی کہ ہم نے قادیان میں آکر کیا سیکھا اور باہر جاکر کیا کرنا چاہیئے۔ یہاں رہنے کا مقصد حصول علم نیک صحبت سے نیک نمونہ حاصل کرنا اور باہر جاکر وہ تعلیم دوسروں تک پہنچانا بیان کیا اس کے بعد عبید اللہ طالب علم مدرسہ احمدیہ نے فصاحت کے ساتھ جاہلیت عرب کی خراب حالت اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بے نظیر اصلاح پر ایک مختصر تقریر کی۔ پھر محمود احمد (پسر شیخ یعقوب علی صاحب) طالب علم مدرسہ احمدیہ نے ایک رباعی پڑھ کر اور حضرت خلیفۃ المسیح کا شکریہ ادا کرکے کہ اپنا قیمتی وقت جلسہ کو دیا یہ بیان کیا کہ قادیان میں کوئی دنیوی دلچسپیوں کے نظارے نہیں ہیں۔ طلباء کو ان کے والدین نے یہاں ایک بیش قیمت موتی کو حاصل کرنے کے واسطے بھیجا ہے وہ موتی کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور قرآن شریف ہے اسے حاصل کرو یاد رکھو کہ موتی سمندروں اور پہاڑوں سے بغیر مصائب شدیدہ کے اٹھانے کے حاصل نہیں ہوتا یہ موتی حاصل کرو اور دوسروں کو دو۔ ہم اپنے معزز ہمعصر شیخ صاحب کو مبارکباد کہتے ہیں کہ ان کے فرزند نے ایک بے تکلف مؤثر تقریر کرنے کی توفیق خدا سے پائی۔ وہ رباعی جو اس عزیز نے پڑھی یہ ہے۔

خادم قوم ہوں میں خادم اسلام ہوں میں
نوری سرکار کا پھر بندۂ بے دام ہوں میں
فخر کرتا ہوں بجا فخر ہے میرا محمود
اک اولوالعزم نبی زادے کا ہمنام ہوں میں

اس کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالے نے بچوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا۔ بچوں کے واسطے ضروری ہے کہ ہر کام بڑوں کے مشورہ سے کیا کریں۔ سارے جہان کے آدمیوں سے احلم۔ اخشی۔ اتقی۔ انقی حضرت محمد خاتم النبیین رسول رب العالمین رحمۃ للعالمین۔ شفیع المذنبین ان کو بھی حضرت جل جلالہ نے اپنے ماتحت رکھا اور اپنے اصحاب سے مشورہ کر لینے کا حکم دیا۔ کام چھوٹا ہو یا بڑا۔ سب کے واسطے مشورہ کا حکم ہے۔ بیٹھنے میں صف بندی اور مراتب کا لحاظ رکھنا چاہیئے۔ لڑکوں کا ایک لڑکا امیر ہونا چاہیئے جو مشورہ سے تمام انتظام کیا کرے۔ نقص اور کمزوریاں اس واسطے ہوتی ہیں کہ آئندہ احتیاط کی جائے۔ مومن مامور ہے کہ ماتحت رہے اور مشورے سے کام لے ہر لڑکے کو چاہیئے کہ اپنے کلمات کو پہلے لکھ کر محفوظ کر لے۔ پھر رفتہ رفتہ مشق سے فی البدیہہ انسان بول سکتا ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کس قدر احتیاط کرتے تھے جب آپکو فرشتے نے کہا اقراء۔ تو فرمایا میں پڑھنا نہیں جانتا تین بار ایسا کیا۔ حالانکہ اس کا مطلب یہ تھا کہ جو فرشتہ پڑھے ویسا ہی آپ بھی پڑھتے جاویں مگر آنحضور نے احتیاط سے کام لیا۔ مضمون کو لکھ کر دوبارہ پڑھ لینا چاہیئے۔ قرآن شریف سے بھی اس کا پتہ لگتا ہے فرمایا۔ ولقد راہ نزلۃً اخری۔ دوبارہ پھر اس کو ملاحظہ کر لیا۔ بولنے سے پہلے دعا بہت کرنی چاہیئے۔ ہمارے صدیق سراج الشعراء نے جو شعر سنائے ہیں۔ وہ فارسی ہیں بہتوں نے نہیں سمجھے ہوں گے ایک جگہ بڑا لطیف لفظ کہا ہے فرماتے ہیں ؎

از سروش وحدتم برگوش دہوش آمد خطاب
یا فتی لا تبطل الاوقات فی عہد الشباب

اے نوجوان جوانی کے دن ضائع نہ کر۔ پھر فرماتے ہیں ؎

ہادی خود نفس سرکش را گزینم اے شگفت
گرچہ صد کرت شنیدستم اذا کان الغراب

عرب میں ایک مثل ہے کہ جس قافلے کا لیڈر کالو کوا ہے وہ کیا مراد حاصل کرتا ہے اس مثل کے مطابق اگر کوئی شخص نفس سرکش کو اپنا ہادی بنائے تو اسے کیا حاصل ہو سکتا ہے۔ رحمت علی نے مستقبل پر نگاہ کرنے پر توجہ دلائی ہے۔ ولتنظر نفس ما قدمت کی آیت کے مطابق یہ درست ہے۔

بعض چیزیں دل کو سیاہ کر دیتی ہیں ان سے بچنا چاہیئے مثلاً (۱) خلط۔ لڑکے بچے جب اکٹھے علیحدہ بیٹھتے ہیں تو بہت گپ شپ مارتے اور بیہودہ باتیں کرتے ہیں فضولیاں پیدا ہوتی ہیں۔ دوسروں کے ساتھ تعلق بڑھا کر اپنے اوقات گرامی کا ہرج ہوتا ہے۔ شکوہ و غیبت سن کر رنج و غصہ بڑھتا ہے۔ ڈینگیں مارنے سے تکبر پیدا ہوتا ہے۔ اچھا لڑکا وہ ہے۔ جو مدرسہ میں استاد کی باتیں سنے گھر میں ان باتوں پر غور کرے۔ (۲) تمنّی۔ دل میں بڑے بڑے خیال باندھنا کہ ہم بادشاہ ہو جائیں گے۔ جج بن جائیں گے یہ کرینگے وہ کرینگے اس سے وقت ضائع ہوتا اور جنون پیدا ہوتا ہے۔ (۳) بہت نیند۔ خصوصاً چار وقت کی۔ رات کے پہلے حصہ کا سونا۔ رات کے آخر حصہ کا سونا۔ صبح کی نماز کے بعد سونا۔ عصر کے بعد سونا (۴) بہت پیٹ بھر کر کھانا اس سے بہت سستی اور دل کی سیاہی پیدا ہوتی ہے ان چیزوں سے بچو۔ یہاں آنا نیک اخلاق کے واسطے ہے۔

تبلیغ بڑا باریک کام ہے بہت سوچ اور فکر سے یہ کام ہو سکتا ہے ایسا نہ ہو کہ انسان تبلیغ کرتا ہوا کوئی بڑا فساد ڈال دے۔

بہت لفظ اکٹھے کر لینے اور زور سے دوسروں کو مخاطب کرنا آسان ہے پر عمل مشکل۔ سب سے اول اپنے نفس کو درست کرو۔

اللہ تعالے نے تمام چیزوں میں چھٹی رکھی ہے۔ آموں کے پھل کا موسم گذر گیا اب ان درختوں کے واسطے تعطیل کا موسم ہے ایسا ہی ہر درخت اور کھیتی اور ہر چیز کے واسطے تعطیل کا موسم ہے ان تعطیلوں کے بڑے منافع ہیں اور بڑا نفع یہ ہے۔ کہ آئندہ کے واسطے بڑی طیاری کی جا سکے۔ اللہ تعالے فرماتا ہے۔ منامکم باللیل۔ رات کو کام کاج سے تعطیل کرتے ہوئے سب سو جاتے ہیں۔ بعض بچے ہمارے پاس آئے۔ کہ ہمیں ماسٹروں نے تعطیل کے واسطے بہت سارا کام دیا ہے ہمیں بہت سی کاپیاں لے دو۔ یہاں سے تم کو تین تعطیلیں ہیں۔ درس قرآن سے مدرسہ سے اور یہاں کی کھیلوں سے۔ تم ان تعطیلوں میں اپنے آپکو آئندہ کے واسطے طیار کرو۔ واللہ یقبض ویبسط۔ اللہ تعالے ہمارے مال کو لے لیتا ہے اور اسے بڑھاتا ہے یہ بھی ایک تعطیل ہے تم جانتے ہو۔ میں تمہیں صرف ایک نصیحت کرتا ہوں کہ پھر آنے کے واسطے طیاری کرو اللہ تعالے تمہارا حافظ و ناصر ہو۔ تمہیں غلطیوں اور بد صحبتوں سے محفوظ رکھے نیک نمونہ بن کر رہو اور نیک نمونہ بن کر آؤ۔

اس کے بعد مولوی صدر دین کی تحریک پر عزیزان عبد الحی و عبد السلام کے سفر میں بسلامت رہنے اور سلامتی سے واپس آنے کی اور تمام بچوں کے واسطے دعا کیگئی اور جلسہ ختم ہوا۔ ہمیں اس بات کے معلوم کرنے سے بہت خوشی ہوتی ہے۔ کہ حضرت صاحبزادہ صاحب کے زیر انتظام و تعلیم مدرسہ احمدیہ کے طلباء علمی اور روحانی نمایاں ترقی کر رہے ہیں۔ اللہم زد فزد ؛

رسید زر

۲۶۹۶ - مولوی نجم الدین صاحب ۸؍	۱۲۷۳ - میاں امام بخش صاحب للعہ
۳۳۲ - میاں غلام احمد صاحب للعہ	۱۹۶۹ - بابو خدا بخش صاحب ۶؍
۱۷۴ - مولوی محمد اکبر صاحب للعہ	۲۵۲۳ - سردار بیگ صاحب ۸؍
۲۳۸۰ - پیر بادشاہ صاحب للعہ	۲۴۵۴ - پیر بادشاہ صاحب ۸؍
۲۵۶۱ - مرزا احمد جان صاحب ۶؍	

۱۹ - جون ۱۲ء

۲۴۶۵ - محمد افضل صاحب ۸؍	۲۴۹۸ - چودہری خان محمد صاحب ۸؍
۲۲۵ - منشی مولا بخش صاحب للعہ	۲۱۵۶ - خواجہ کرم داد صاحب ۸؍

۲۷۹۰ - فضل قادر صاحب للعہ

۲۰ - جون ۱۲ء

۱۷۶/۲ ۱۰۸۴ ڈاکٹر محمد دین صاحب للعہ	۲۲۷۰ - محمد یعقوب صاحب ۸؍

اطلاع عام (۲)

عوام الناس کی خدمت میں التماس ہے کہ ہماری دوکان امرتسر کٹڑہ جیمل سنگھ میں واقع ہے اس دوکان میں ہر قسم کے برتن بتفصیل ذیل۔ حمام۔ سماوار۔ ہر قسم جگ سوپ یعنی یخنی نکالنے کا برتن۔ گنج یعنی کل برتنوں کا سٹ۔ کلفی ہر قسم۔ لوٹا۔ تھالیاں سرپوش۔ بتنوس۔ چلمچی۔ کٹورہ وغیرہ از قسم تانبا و پیتل ہر وقت تیار اور حسب فرمائش بنائے جاتے ہیں جن صاحب کو برتن خریدنا منظور ہو بہ ادائگی قیمت خرید فرما سکتا ہے اور دام سے معاف فرما دیں اور حسب فرمائش جس وقت جس طرح کا مال چاہیں نمونہ دیکر بھی تیار ہو سکتا ہے اور دیگر شہروں میں مال بذریعہ وی پی بھیجا جاتا ہے

سگرٹ نوشی کے نقصانات

لگے دن حضرت خلیفۃ المسیح نے مدرسہ تعلیم الاسلام کے بچوں کو سگرٹ حقہ وغیرہ کے ترک کرنے کی نصیحت کی تھی اور خدا تعالےٰ کے فضل سے وہ نصیحت کارگر ہوئی جن بچوں کو عادت تھی انھوں نے پرہیز اختیار کیا ولایت کے ایک رسالہ چائیلڈ ویلفیئر میں سگرٹ نوشی کے بد اثر پر ایک مضمون چھپا ہے جس کا ترجمہ ہم اخبار البشیر سے نقل کرتے ہیں۔

سگرٹ نوشی نو عمر لڑکوں کی نہ صرف جسمانی صحت کا خاتمہ کر دیتی ہے بلکہ ساتھ ہی ساتھ ان کی اخلاقی موت بھی دلا دیتی ہے۔ چوری کے مجرم لڑکے ۷۰ فیصدی سے زیادہ ایسے پائے جاتے ہیں جنھیں سگرٹ نوشی کی بدعادت نے ایسا کرنے پر مجبور کیا اور انھیں ایسے وسائل ڈھونڈنے پڑے جس سے وہ اپنا سگرٹ کا خرچ بہم پہنچا سکیں۔ میگزین مذکور ذیل کے بدنتائج جسمانی و اخلاقی محض سگرٹ نوشی سے منسوب کرتا ہوا لکھتا ہے کہ

اوّل یہ مونہ گلے اور پھیپھڑوں کی سطح کی غلاف کی نازک جھلی میں سوزش پیدا کرتا ہے جس سے بعد میں سوجن ہو جاتی ہے اور اس طرح رفتہ رفتہ وہ بالکل ناکارہ ہو جاتی ہے یہ جھلی ساتھ ان نسوں کو جو سانس کی آمد و رفت کو باقاعدہ رکھتی ہیں ایک طرح سے مفلوج بنا دیتا ہے جس سے نو عمر لڑکا کافی ہوا کے اندر نہ پہنچنے سے تکلیف پانے لگتا ہے۔

دوم۔ سگرٹ ان نسوں کو جو کہ دل کے اندر ہیں کمزور کر دیتا ہے جس سے دل کی دھڑکن کبھی زیادہ تیز کبھی زیادہ مدہم اور بعض اوقات بالکل بند سی ہو جاتی ہے اور اس طرح حالانکہ دل کو کام زیادہ کرنا پڑتا ہے مگر پورا کام بہت تھوڑا ہوتا ہے جس سے خون کا رنگ بجائے لال مرچ کی طرح ہونے کے ارغوانی ہو جاتا ہے۔ جو اس بات کا بدیہی ثبوت ہے کہ آکسیجن بہت تھوڑی مقدار میں اندر جاتی ہے اور دل دن بدن کمزور ہو رہا ہے۔

سوم۔ تمباکو معدے کو خوراک کے ہضم کرنے والی رسیں پیدا کرنے میں زیادہ لگاشے رکھتا ہے چونکہ تمباکو نوش ہر وقت منہ ملنے پر تمباکو ہی پیتا رہتا ہے۔ معدے کو زیادہ اکساہٹ ہونے سے زیادہ کام کرنا پڑتا ہے اور ہضم کرنے والی رسیں اس سے بلا ضرورت اور بلا خرچ ہونے کے زیادہ مقدار میں بہتی رہتی ہیں اور ہر وقت ضرورت پر مناسب اور کافی مقدار میں نکل ہی نہیں سکتیں اس طرح معدے میں خرابی پیدا ہو کر قوت ہاضمہ بالکل زائل ہو جاتی ہے جس سے جسم میں عام کمزوری اور پیلاپن آجاتا ہے۔

چہارم۔ سگرٹ نوش لڑکا کافی اور حسب ضرورت غذا بھی نہیں لے سکتا۔

پانچویں اس کی طبیعت میں سستی اور دُبلاپن آجاتا ہے اور اس طرح وہ ورزش وغیرہ سے بالکل غافل ہو جاتا ہے۔ قدرتاً ایسی حالت کو پہونچکر چونکہ اسے بہت کم تازہ ہوا ملتی ہے اس کا دل کمزور ہو جاتا ہے اسکی نیند جاتی رہتی ہے اور اسی طرح اس کی نشو و نما اور بالیدگی کی رفتار اتنی تیز نہیں رہتی جتنی کہ ہونی چاہیئے۔ یہاں تک ہی بس نہیں ہوتی۔ اب اس سے بڑھ کر بڑے نتائج ظہور میں آتے ہیں۔ وہ کند ذہن ہو جاتا ہے لاپرواہی بے توجہی اور کم فہمی بڑھ جاتی ہے اور وہ بے زبان کام۔ کھیل و کود و مشغلہ سے کنارہ کش ہو جاتا ہے اور دن بدن اس میں سگرٹ نوشی کا جنون بڑھتا جاتا ہے اور انھیں حاصل کرنے کے مختلف وسائل سوچتا رہتا ہے اور اس جد و جہد میں چوری کرنے سے بھی نہیں کتراتا اور اس طرح وہ اپنی تمام اخلاقی زندگی پر پانی پھیر دیتا ہے۔

کاش کہ ہمارے اہل وطن اسپر کچھ دھیان دیں اور موجودہ نسل کو اس خوفناک تباہی سے بچا دیں ۔

رسید زر

۲۰ - جون ۱۲ء

۲۱۷۵ - وزیر محمد صاحب ۱۵/
۲۱۵۸ - بدر الحسن صاحب ۲/
عبد القدوس صاحب ۹/
۲۵۵۹ - مستری مہر محمد صاحب للعہ
۲۰۱۴ - غلام حسین صاحب ۸/

۲۱ - جون ۱۲ء

۱۴۸۳ - ڈاکٹر اقبال علی صاحب للعہ
۲۲۷۲ - مرزا رسول بیگ صاحب ۵/
۲۸۱۵ - شبیر حسن صاحب ۸/
۲۲۴۹ - میراں بخش صاحب ۸/
۲۲۹۲ - رحمت علی صاحب ۲/
۲۹۱۸ - احمد بخش صاحب للعہ
۲۹۰۹ - غلام محمد صاحب راجوری ۸/

۲۲ - جون ۱۲ء

منشی شاہ محمد صاحب مدرس اوّل بن - سیالکوٹ - للعہ
خلیفہ محمد صادق صاحب راشے پور ریاست خیرپور - ۱۲/
مولا بخش صاحب - چنیوٹ - جھنگ - ۱۲/
محمد عمر حیات صاحب - میرٹھ چھاونی - ۸/
میاں ثناء اللہ صاحب لاہور ۲/
غلام احمد صاحب - گڑھ شنکر - ہوشیارپور للعہ
میاں عزیز دین صاحب بنگلہ قلعہ رام کور - گوجرانوالہ ۸/
آنریبل سر راجہ تصدق الرسول خاں صاحب جہانگیر آباد للعہ
چودہری پیر احمد صاحب مرالی یوبک تحصیل رعیہ للعہ
بابو عبد الرحمان صاحب برنالہ - پٹیالہ ۸/
محمد شفیع صاحب - کالا باغ - میانوالی ۱/
منشی احمد دین صاحب نون ضلع شاہپور
عبد العزیز صاحب - راولپنڈی ۸/

۲۴ - جون ۱۲ء

مولوی عبد الرب دوکاندار - قادیان -
۵۷۰ - بابو چاند خاں صاحب جھانسی - ۱۲/
۲۹۷۹ - عبد الغنی خاں صاحب تلنبہ -
۷۵۷ - سید شفیق الدین صاحب سنگرہ ۲/
۲۸۱۱ - محمد عبد اللہ صاحب - پٹیالہ للعہ
۲۵۹۴ - حاجی وزیر خاں صاحب بھڑائچ ۸/
۲۴۱۶ - احسان الحق صاحب ۳/

۲۵ - جون ۱۲ء

۲۳۸۷ - احمد علی صاحب ۸/
۲۳۶۳ - ظفر حسین صاحب للعہ
۲۳۷۰ - اعجاز حسین صاحب ۸/
۸۶۷ - بلخ دین صاحب ۲/

۲۶ - جون ۱۲ء

۸۲۹ - جلیل احمد صاحب ۲/
۲۲۵۲ - عبد الخالق صاحب ۸/
۲۱۵۴ - خدا بخش صاحب للعہ
۲۱۸۳ - کرم الٰہی صاحب ۶/
۲۴۴۲ - فیض احمد صاحب ۲/

۲۷ - جون ۱۲ء

۱۷۲ - گلاب خاں صاحب ۸/
۲۸۹۳ - شیر محمد صاحب ۸/
۲۶۴۷ - غلام قادر صاحب للعہ
۲۱۶۸ - عبد اللہ خاں صاحب للعہ

۲۸ - جون ۱۲ء

عتیق اللہ صاحب ۶/
۲۲۶۸ - حکم دین صاحب ۲/
۲۶۷۳ - محمد حسین صاحب ۸/
۲۸۴۸ - محبوب عالم صاحب ۴/
۲۱۴۱ - احمد دین صاحب ۲/
۱۴۳ - سلطان احمد صاحب للعہ
۲۵۱۷ - محمد صدیق صاحب ۲/

۳۰ - جون ۱۲ء

۲۰۹۴ - شرف الدین صاحب للعہ
۲۹۹۰ - عبد العزیز صاحب ۸/
۲۴۲۹ - برکت اللہ صاحب للعہ
۲۵۱۰ - محمد غوث صاحب عہ
۱۷۰۰ - محمد یوسف صاحب عہ

۲ - جولائی ۱۲ء

۲۸۵۹ - یعقوب خاں صاحب ۴/
۲۵۷۶ - امانت خاں صاحب للعہ
۲۹۸۳ - محمد بخش صاحب للعہ
۲۴۵۸ - غلام سرور صاحب ۲/
نتھے خاں صاحب ۸/
۲۹۸۰ - ثناء اللہ صاحب للعہ

۴ - ۱۲ء

۲۹۳ - منشی محمد شریف صاحب ۸/
۲۷۵۴ - ... صاحب
۲۹۰۶ - منشی ظہیر الدین صاحب ۸/

۵ - جولائی ۱۲ء

۲۹۹۷ - منشی غلام قادر صاحب ۸/
۲۸۶۲ - منشی حبیب اللہ صاحب ۸/
۶۳۸ - منشی نواب الدین صاحب ۸/
۲۷۹۸ - منشی فرزند علی صاحب ۸/
۲۹۹۶ - منشی احمد بخش صاحب ۸/
۲۲۷۷ - نور احمد صاحب ۸/

۶ - جولائی ۱۲ء

۲۵۹۱ - سید اکبر شاہ صاحب ۸/
۹۱ - شیخ رحمت اللہ صاحب للعہ
۲۷۰۰ - برکت علی صاحب ۸/
۵۹۵ - ایم موسیٰ صاحب للعہ

۸ - جولائی ۱۲ء

۲۵۹۷ - عبد الستار صاحب ۸/
۲۱۴۸ - منشی اللہ بخش صاحب ۸/
۲۵۵۲ - بابو عمر بخش صاحب للعہ
۲۷۷۶ - علی احمد صاحب ۸/
۱۴۶ - منشی عبد اللہ صاحب للعہ
۲۰ - عبد الرحیم و محمد اسمٰعیل صاحب للعہ
۵۳ - ڈاکٹر محمد حسین صاحب للعہ
۲۱۳ - حکیم محمد قاسم صاحب للعہ
۲۸۱ - ڈاکٹر یعقوب بیگ صاحب للعہ
۳۳۰ - کرم الٰہی صاحب للعہ
۳۲۸ - رحم علی صاحب للعہ
۷۰۵ - منشی اللہ بخش صاحب للعہ
۲۱۷۰ - اہلیہ نور احمد صاحب للعہ
۲۴۳۵ - غلام حسین صاحب ۲/
۲۵۷۰ - عبد اللہ خاں صاحب ۶/
۱۷۶ - منشی عبد العزیز صاحب للعہ
۲۹۴ - چودہری مولا بخش صاحب للعہ
۴۴ - چودہری محمد نواب خان صاحب للعہ
۱۹۰ - مولوی محمد طفیل احمد صاحب للعہ
۲۷۰ - مرزا سلطان احمد صاحب للعہ
۳۰۲ - غلام محمد صاحب للعہ
۳۰۱ - شیخ غلام نبی صاحب للعہ
۴۵۰ - منشی حمز اللہ خاں صاحب للعہ
۸۱۷ - منشی سربلند صاحب للعہ

سیالکوٹ کے اعلیٰ افسر غور فرماویں

پچھلی جنوری سے سیالکوٹ کی میونسپل کمیٹی کے اہلکاروں کے متعلق کئی ایک باتیں سننے میں آئیں اور کئی ایک مضامین ان کارروائیوں کے متعلق ہمارے ہمعصروں نے لکھے۔ ان تمام مضامین میں ایک متفق بات جو ہمیں ملتی ہے۔ وہ یہ ہے کہ مرزا ابدرالدین صاحب بی۔ اے سابق سکرٹری اور سید نذیر حیدر صاحب داروغہ چنگی کو تمام افسروں نے اور بالخصوص کرنل ینگ صاحب ڈپٹی کمشنر نے بد دیانتی وغیرہ الزامات سے بری فرمایا ہے۔ لیکن تعجب انگیز بات یہ ہے۔ کہ ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر نے باوجود ان کو بڑا دیانت دار قرار دینے کے عہدوں سے برطرف کر دیا ہے۔ مرزا ابدرالدین صاحب کی پچھلے تین سال کی خدمات کو ینگ صاحب بہادر اور کرنل صاحب اور ابراہام صاحب جو ان سے پہلے ڈپٹی کمشنر تھے تمام کے تمام بڑی اچھی نگاہ سے دیکھتے رہے۔ چنانچہ ان تینوں افسروں نے اپنے خوشنودی مزاج کے سارٹیفکٹ بھی ان کو دے رکھے ہیں۔ اس صورت میں ایک غور کرنے والی طبیعت حیران ہوتی ہے کہ عجب حیرت کی بات ہے۔ کہ ایک شخص کو دیانت دار بھی سمجھا جائے اس کے زمانے میں بہت سی ترقی بھی مانی جائے۔ اس کو خوشنودی مزاج کی خطوط بھی دیئے جائیں اور پھر برطرف کر دیا جائے۔ محض اس لئے کہ کمیٹی کے بعض ملازمین نے چونکہ دیانت داری سے کام نہیں لیا۔ پس اس لئے سکرٹری صاحب کو برطرف کر دیا جائے تاکہ لوگ اچھی طرح سے ڈر جائیں۔ اس معاملے میں ہم بھی اپنی کمی فہم کا اعتراف کرتے ہیں اور اس معمہ کے سمجھنے سے قاصر ہیں۔

سید نذیر حیدر صاحب جو مدت سے اس میونسپلٹی کے عہدہ داروں میں میں رہے تھے۔ اُن کو ہندو مسلمان باتفاق رائے نہایت دیانت دار مانتے چلے آئے ہیں۔ ان [illegible] بھی ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر ینگ نے یہی رائے ظاہر فرمائی ہے کہ سید صاحب بھی نیک اور دیانت دار ہیں۔ لیکن ان کے زمانے میں کچھ لوگوں نے غبن کیا ہے اس لئے ثابت ہوا کہ وہ عہدہ پر مامور نہ رہیں اور سنا ہے کہ ساتھ یہ بھی کہا ہے۔ کہ یہ شخص چستی سے کام نہیں لیتا۔ دوسری طرف ہم دیکھتے ہیں تو میونسپل کمیٹی سیالکوٹ ان کے کام میں اٹھائیس ہزار روپے کی زیادتی آمد دکھاتے ہیں۔ ان معاملات پر اگر جناب کرنل ینگ صاحب بہادر خود غور فرماویں تو صاف معلوم ہوگا۔ کہ ایسے حالات کے ماتحت ایسے دیانت دار افسر کو برطرف کرنا محض کسی غیر کی زہر آلودہ رپورٹ پر مبنی ہو سکتا ہے۔

ہم نے سنا ہے کہ ان واقعات کو مدنظر رکھ کر ایک نہایت قابل اور زیرک افسر کمشنر صاحب بہادر لاہور ڈویژن خصوصیت کے ساتھ ان امور کی تحقیقات کے لئے مامور ہوئے ہیں کہ سیالکوٹ تشریف لیجائیں۔ ہمیں پورا وثوق ہے کہ آنجناب وہاں جا کر خود اپنی آنکھوں سے سڑکوں کی حالت۔ روشنی کا انتظام خوبصورت خوبصورت پارکوں کا ہونا اور کمیٹی کی آمدنی میں بہت بڑی ترقی پا نا دیکھیں گے اور ان تمام باتوں سے بڑھ کر ان دونوں عہدہ داروں کے متعلق ہر ایک شخص سے یہی سنیں گے۔ کہ وہ نہایت ہی دیانت دار اور امین اور مامون ہیں۔ ہمارے خیال میں امین اور مامون ہونا ایک نہایت ہی اعلیٰ درجہ کی صفت ہے جو بہت کمیاب ہے اور ایسے عہدوں پر سے جو روپے پیسے کے ہوں اور بڑی ذمہ داری کے ہوں تجربہ کردہ دیانت دار عہدہ داروں کو برطرف کرنا کسی صورت میں درست نہیں ہے۔

مسئلہ ازدواج ثانی اور آریہ مسافر

ناظرین و ناظرات بدر کو یاد ہوگا کہ بدر ۱۴ - دسمبر ۱۹۱۱ء نمبر ۱۰ میں ایک مضمون اپنی ساری بہنوں کو مخاطب کر کے میں نے لکھا تھا کہ اگر ان کے شوہر کسی ضرورت شرعی سے دوسرا نکاح کرنا چاہتے ہوں تو وہ خدا اور رسول کے حکم کی عزت کی وجہ سے اس پر اعتراض نہ کریں۔ بلکہ خوش دلی سے اجازت دیں۔ کیونکہ اگر وہ رنجیدہ و ناراض ہوں گی تو اپنے لئے ہی تکلیف و مصیبت پیدا کر لیں گی۔ اس مضمون میں کاتب صاحب کی مہربانی سے ایک ایسی غلطی ہوئی۔ جس پر آریہ مسافر نے اعتراض کیا کہ یہ مضمون کسی مرد کا لکھا ہوا ہے لیکن میں نے اپنی ایک چٹھی کے ذریعے سے اس کی تردید کی۔ جو اڈیٹر صاحب نے مہربانی سے چھاپ دی اور جس کے لئے ان کا شکریہ ہے۔ مگر اس کے ساتھ ہی بابو شام لال صاحب یعنی اڈیٹر آریہ مسافر نے کچھ اعتراض بھی کئے جن میں سے بعض کا مسئلہ ازدواج سے چنداں تعلق نہ تھا۔ اس کا مفصل جواب ۲۲ فروری ۱۹۱۲ء کے بدر میں ازدواج ثانی اور آریہ مسافر کی کہانی کے عنوان سے میں نے دیدیا۔ اس پر تا حال کوئی جرح آریہ مسافر نے نہیں کی اور نہ کوئی نیا اعتراض اس مسئلہ ازدواج پر کیا ہے جس کا جواب میرے ذمے ہوتا۔ بلکہ بعض غیر متعلق باتیں چھیڑ دیں۔ جن کے جواب کی چنداں ضرورت نہ تھی اور نہ ایک عورت ذات کو اپنے معاملات خانہ داری سے اتنی فرصت ہو سکتی ہے۔ کہ وہ خواہ مخواہ عبارت آرائیاں کرے جولائی کے رسالہ آریہ مسافر میں مخاطب تو ہیں امام زادہ مرزا محمود احمد صاحب۔ اور ساتھ ہی یہ بھی لکھدیا کہ سکینۃ النسا کو جواب نہ بن آیا اور اس نے جھوٹا چیلنج دیا۔ وغیرہ۔ سوال یہ ہے کہ کیا مسئلہ ازدواج ثانی پر اڈیٹر آریہ مسافر نے کوئی اعتراض ۲۲ فروری ۱۹۱۲ء کا بدر پڑھ کر کیا ہے۔ جس کا جواب میں نے نہیں دیا۔

دوم۔ کیا میری کسی دلیل کا جو اس مسئلہ پر تھی۔ رد کیا ہے دونوں سوالوں کا جواب یہی ہے کہ ہرگز نہیں۔ اب بھی میں کہتی ہوں اس مسئلہ پر کوئی اعتراض پیش کرو۔ اگر میرے علم نے رسائی کی تو میں ورنہ کوئی اور احمدی بھائی اس کا جواب دیگا۔ میری کسی دلیل پر اعتراض کرو۔ جواب دیا جائیگا۔ مگر اِدھر اُدھر کی باتوں کا جواب نہیں دے سکتی۔ نہ مجھے اتنی فرصت! فقط

(سکینۃ النساء از قادیان دارالامان)

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ ۱۷/۵۰

اصلی ممیرہ اور ممیرے کے سرمہ کا اعلان عرصہ سے شائع ہو رہا ہے اس اثنا میں بہت سے لوگوں نے فائدہ اُٹھایا ہے۔ یہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نورالدین صاحب مدظلہ کا بنایا ہوا ہے۔ آپنے اس سرمہ کے متعلق فرمایا کہ برائے امراض چشم بسیار مفید است۔ یہ سرمہ دھند۔ جالا۔ پھولا۔ پڑوال۔ سبل اور سرخی اور ابتدائی موتیا بند امراض چشم کیلئے مفید ہے۔ قیمت سرمہ قسم اول فی تولہ عہ قسم دوم ۸؍ قسم سوم عہ۔ اصلی ممیرہ جسکی اصلی قیمت للعہ فی تولہ ہے فی الحال دو ماہ کیلئے اسکی رعایتی قیمت سے فی تولہ کر دی ہے بعض ضروریات نے مجھے ایسا کرنے پر مجبور کر دیا ہے +

ترکیب استعمال: ممیرہ پتھر پر رگڑ کر یا سرمہ کیطرح باریک پیس کر آنکھوں میں ڈالا جاوے +

یہ سرمہ خاصکر گرمی کے موسم میں جنکی آنکھیں دکھتی ہوں تو اُن کے لئے بہت مفید و مجرب ہے +

المشتہر

احمد نور۔ کابلی مہاجر۔ سوداگر قادیان (گورداسپور)

ستسلاجیت

محیط اعظم سے نقل کیا گیا ہے جسکی عبارت یہ ہے

مقوی جمیع اعضا۔ نافع صرع۔ مشتہی طعام۔ قاطع بلغم و ریاح۔ دافع بواسیر و جذام و استسقاء و زردی رنگ و تنگی نفس و دق و شیخوخیت۔ فساد بلغم و قاتل کرم شکم مفتت سنگ گردہ و مثانہ و سلسل بول و سیلان منی و یبوست و درد مفاصل وغیرہ وغیرہ بہت مفید ہے۔ بقدر دانہ نخود صبح کے وقت دودھ کے ساتھ استعمال کریں +

قیمت قسم اول ۱۲؍ تولہ۔ قسم دوم ۸؍ تولہ ہے +

لنگیاں اور کلاہ

ہر قسم کی لنگیاں مشہدی اور پشاوری بادامی سیاہ اور سفید ماشی۔ ریشمی اور سوتی۔ طُرّی صافے سفید اور بادامی اور پشاوری ٹوپیاں ہر قیمت کی مل سکتی ہیں +

المشتہر

احمد نور۔ کابلی مہاجر۔ سوداگر قادیان (گورداسپور)

ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائیں ۱۹/۵

اصلی عرق کافور

دیکھو گرمی کا موسم آیا۔ جہاں تہاں ہیضہ کا آنا بھی ممکن ہے اس سے بچنے کا آسان طریقہ ڈاکٹر ایس کے برمن کا اصلی عرق کافور ہے یہ دوا چھبیس ۲۶ برس سے تمام ہندوستان میں مشہور ہے۔ یہ عرق گرمی کے دست پیٹ کا درد۔ اور متلی کے لئے اکسیر کا حکم رکھتا ہے ہمیشہ ایک شیشی اپنے پاس رکھو۔ قیمت فی شیشی ۴؍ محصول ۵؍

عرق پودینہ

یہ عرق ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں سے تیار کیا گیا ہے اس کا رنگ بھی پتی کے رنگ کا سا ہے اور خوشبو بھی تازہ پتیوں کی سی آتی ہے یہ عرق ڈاکٹر برمن کی صلاح سے ولایت کے نامی دوا فروش نے بنایا ہے۔ ریاح کے لئے یہ نہایت مفید دوا ہے۔ پیٹ کا پھولنا۔ ڈکار کا آنا۔ پیٹ کا درد۔ بدہضمی۔ متلی۔ اشتہا کا کم ہونا۔ ریاح کی سب علامتیں دور ہو جاتی ہیں۔ قیمت فی شیشی ۸؍ محصول ۵؍ +

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت سٹریٹ کلکتہ

چشمہ زندگی ۱۰/۱۳

اہل وطن کی متفقہ آواز بلند۔ قابل غور!!

جناب خلیفۃ المسیح حضرت حکیم مولوی نورالدین صاحب تحریر فرماتے ہیں

یہ کتاب مجھے اپنے مضمون میں پسند آئی ہے مہتہ سیتارام دت۔ وید کویرنجن صدر بازار راولپنڈی کی محنت بہت قابل قدر ہے مجھے بڑی خوشی ہوگی اگر ملک اس رسالہ کی قدر کرے +

مشہور علامہ پیر مولوی مہر علیشاہ صاحب گولڑہ سے رقم فرماتے ہیں۔ رفاہ خلق کیلئے یہ ہدایات نہایت ضروری اور مفید تھے جنکی اشاعت کی توفیق حکیم مطلق نے آپ کو عطا فرما کر نعم الرفیق و جند الشفیق کہلانے کا استحقاق بخشا۔ خوش نصیب ہوگا وہ جس نے حفظ ما تقدم یا تدارک مافات کا حصہ ان نایاب قابل قدر ہدایات سے لیا +

حاذق الملک حکیم حافظ اجمل خانصاحب رئیس اعظم دہلی میں نے چشمہ زندگی کو جستہ جستہ دیکھا میں سمجھتا ہوں کہ یہ کتاب مفید ثابت ہوگی لائق مؤلف نے اسکے جمع کرنے میں خاص محنت کی ہے۔ **نوٹ** (۲۵۰) صفحکی مجلد باتصویر رنگین۔ قیمت ۱؍ محصول ۳؍ دو جلد پر محصول معاف۔ چار جلد پر بیس فیصدی کمیشن

آلہ دوستی جنتر

جس کے ذریعہ گذشتہ چھ سال کے عرصہ میں ۵۰۰۰ ہزار اشخاص مستفید ہو چکے ہیں بدہضمی قبض دائمی۔ مردانہ و زنانہ امراض۔ بواسیر۔ یرقان۔ دمہ۔ تپ دق۔ بخار۔ سر درد۔ زکام وغیرہ کیلئے ایک مستند آلہ مانا گیا ہے۔ مفصل واقفیت کے لئے چھوٹے سائز دو سو صفحہ کی مجلد کتاب **شودمن ودھی** قیمت ۶؍ منگوا کر ایک مفید سچائی سے آگاہی پاؤ +

تجربات۔ جناب سعد اکرم خانصاحب تحصیلدار جموں لکھتے ہیں۔ ایک عدد دوستی جنتر آپ سے منگوایا تھا جیسی صفت تھی۔ ویسے ہی پایا۔ ایک آلہ اور ارسال کریں +

حکیم رسول شاہ۔ بھون (جہلم) آپ سے حال ہی میں جو آلہ منگوایا اُس نے کئی جانوں کو بچایا +

حکیم تاراچند۔ زبدۃ الحکما۔ گجرات۔ آپ سے دو عدد آلہ منگوایا تھے بچوں سے بوڑھوں تک کو نہایت مفید ہے +

لالہ رلا رام اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر گوجرانوالہ۔ ایک دوستی جنتر اور بھیجیں واقعی مفید چیز ہے بکمل سامان اعلیٰ قسم۔ قیمت پانچ روپے۔ محصول ۱۲؍ +

پتہ: مہتہ سیتارام دت۔ وید کویرنجن۔ آدتیہ اوشدھالہ۔ صدر بازار۔ راولپنڈی

بدر پریس قادیان

نصر کم اللّٰہ ببدر و انتم اذلّہ | بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم | سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

BADR QADIAN

بدر

اگر تو تشنہ لبی از فراق یار ازل | Qaq No. CCLXXXVIII | بنوش جرعہ وصلش زجام نورالدین ؑ

قرآن مجید

چار روپے پیشگی

۸۔ رمضان المبارک سنہ ۳۳ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام جمعرات مطابق ۲۲ اگست سنہ ۱۹۱۲ء ۔ ۷۔ بھادون سمت ۶۹

ضعیف و مردہ دلی گر بقادیاں درآ | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | کہ ہست محی موتی کلام نورالدین ؑ

کلام امیر

کے واسطے احباب بہت مشتاق ہیں۔ عاشقان صادق چاہتے ہیں کہ حضور کا کلام بالتفصیل درج اخبار ہوا کرے۔ مگر اخبار میں اتنی گنجائش نہیں۔ اخبار آخر اخبار ہے۔ اس میں اور باتوں کا ہونا بھی ضرور ایک ہفتہ کے قریب کلام امیر سر اخبار میں درج کیا جاتا ہے۔ مگر وہ عاشقوں کی پیاس بجھانے کے واسطے کافی نہیں ہوتا اس واسطے میں نے تجویز کی ہے کہ کلام امیر کے واسطے کچھ اوراق اخبار میں بڑھائے جائیں وہ اخبار کا گویا ایک حصہ ہوگا اس کی قیمت الگ ہوگی جو بذریعہ وی پی وصول نہ کی جائیگی۔ بلکہ پیشگی بذریعہ منی آرڈر آنی چاہیئے۔ اس کا سال روز عید رمضان سے عید رمضان تک رہا کریگا۔ جو صاحبان ان اوراق کے خریدار بننا چاہتے ہوں وہ بواپسی ڈاک مطلع فرمائیں تاکہ ان کے نام درج رجسٹر کرلئے جائیں۔ کیونکہ یہ اوراق اخبار کے برابر تعداد میں نہ چھپینگے۔ بلکہ ان کے خاص خریداروں کے اندازے کے مطابق چھاپے جائینگے ؏

اگلا اخبار

جیسا کہ پہلے سے اعلان ہو چکا ہوا ہے۔ ۲۹۔ اگست کو اخبار نہیں نکلیگا۔ ۵۔ ستمبر کا پرچہ ڈبل ہوگا اور وہ ڈلہوزی نمبر ہوگا۔ کیونکہ اس میں سفر ڈلہوزی کے حالات مفصل درج کئے جائینگے۔ انشاء اللہ تعالیٰ

اکسیر البدن

ملک عرب کا ایک مجرب نسخہ جو عبدالحی صاحب وہاں سے لائے ہیں مقوی اعضائے رئیسہ ہے۔ اس کے کھانے سے دماغ کو قوت ہوتی ہے بدن میں تھکان نہیں ہوتی کئی لوگوں نے تجربہ کیا ہے پہلے اس کی قیمت بہت تھی مگر آجکل عرب صاحب نے ۱۶۔ خوراک کا ایک روپیہ کر دیا ہے۔ تاکہ عوام کو فائدہ پہنچے ملنے کا پتہ (بدر ایجنسی قادیان ضلع گورداسپور) میں نے بھی اس کا تجربہ کیا ہے۔ اور بہت مفید پایا (ایڈیٹر)

مذہب منصور

اللہ تعالیٰ کی ہستی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صداقت اور اسلام کی سچائی پر ایک فاضل نے نہایت محنت سے ترتیب دار ۲۲۴ دلائل اس کتاب میں درج کئے ہیں قابل دید ہے۔ قیمت فی نسخہ ۵ ملنے کا پتہ (بدر ایجنسی)

گیارہ پنجابی کتابیں سلسلہ حقہ کی تائید میں گیارہ اکٹھی فروخت ہوتی ہیں۔ قیمت مجموعہ ۶

(۱) سچ بیان۔ مصنفہ محمد اسمٰعیل صاحب ساکن پنڈال

سن لو بھائی سچ بیان ؏ عیسیٰ نہیں گیا آسمان منکرین وفات مسیح پر جو اعتراض کئے گئے ہیں

(۲) گلـ[illegible] ـــ عنایت اللہ صاحب

(۳) شہد المشتاقین۔ مصنفہ [illegible] امام رسولی صاحب راجیکی

(۴) جام وحدت " " راجیکی

(۵) چٹھی مسیح نے اس دا جواب

(۶) سی حرفی

(۷) سی حرفی احمدی

(۸) اظہار الحق۔

(۹) احمدی کامن

(۱۰) صدقے جاواں

(۱۱) گلدستہ احمدی۔

(بدر ایجنسی قادیان سے طلب کرو۔

کھوئی ہوئی قوت

کی واپسی کے لئے ہمارے ایک بھائی ایک معتبر اور مجرب قیمتی دوائی کھانے اور لگانے کی پیش کرتے ہیں قیمت دس روپے ہے۔ اور بدر ایجنسی قادیان میں مل سکتی ہے ؏

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا۔

اخبار قادیان و برادران احمدیہ

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بخیریت ہیں۔ آجکل بسبب رمضان شریف تمام درسوں کے عوض میں صرف ایک قرآن شریف کا درس ہوتا ہے۔ درس کیا ہے نعمائے الٰہیہ کی ایک بارش ہے۔ قرآن شریف کا ایک پارہ روزانہ پڑھا جاتا ہے۔ ترجمہ کیا جاتا ہے۔ اور اسکی تفسیر سنائی جاتی ہے۔ سوال کرنے والوں کے سوالوں کے جواب دیئے جاتے ہیں۔ نکات و معرفت کا ایک دریا بہایا جاتا ہے جس دردِ دل سے حضرت صاحب قرآن شریف سناتے اور پڑھاتے ہیں۔ اور بار بار تاکید کرتے ہیں کہ میرا پڑھانا اور سنانا اس واسطے نہیں کہ تم پڑھ لو اور سن لو اور نوٹ کر لو۔ اور مضمون تحریر کر دو۔ بلکہ اس واسطے ہے کہ تم اس پر عمل کرو۔ تمہاری زندگی کی روش تمہارے اس علم کا نمونہ ہو۔ یہ باتیں دلوں میں تاثیر کرنے والی ہوتی ہیں۔ پھر ساتھ ساتھ حضرت کی دعائیں۔ اللہ اکبر۔ قادیان کا رمضان اپنی برکتوں اور رحمتوں میں دوسرے شہر کے رمضانوں پر ایک فوقیت رکھتا ہے۔ مبارک ہیں وہ جن کو اس سے مستفید ہونے کی توفیق ملی۔ جموں سے خواجہ جمال الدین صاحب راولپنڈی سے بابو فضل احمد صاحب لوہی بھاگلپور سے عیسیٰ میاں اور کئی ایک احباب باہر سے آئے ہوئے ہیں۔ اور درس قرآن کی خاطر یہاں ٹھہرے ہوئے ہیں۔ اور جو یہاں کے مقیم ہیں وہ بھی حاضر درس ہوتے ہیں۔ فجر کی نماز کے بعد درس شروع ہوتا ہے کوئی نو بجے تک نصف پارہ ختم ہوتا ہے پھر بعد نماز ظہر شروع ہوتا ہے اور عصر تک نصف پارہ ہوتا ہے۔ چونکہ درس مختصر اور پُرمعانی ہے۔ ہم اسکو بکمال و تمام انشاء اللہ اخبار میں درج کرینگے۔ جو زائد اوراق حضرت خلیفۃ المسیح کے کلام کے متعلق بڑھانے کا ارادہ کیا گیا ہے۔ اور جن کا اعلان اس اخبار کے صفحہ اوّل پر ہے۔ ان میں سب سے پہلے یہی درس لکھا جائے گا۔ کیونکہ جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق فرمایا کہ

خلقہ القرآن

ایسا ہی ظلی رنگ میں حضرت خلیفۃ المسیح کے خلق اور کلام کے متعلق کہا جاسکتا ہے کہ خلقہ القرآن اور

کلامہ القرآن

آج چوبیس سال سے میں آپ کو دیکھ رہا ہوں۔ جب میں پہلے آپکے پاس آیا۔ تو میں نے آپکے پاس قرآن پڑھا۔ اور اب میں آپ کے پاس قرآن پڑھتا ہوں کبھی درس سنکر مجھے یہ خیال نہیں آتا کہ میں بہت سن چکا ہوں اور اب مجھے زیادہ سننے کی ضرورت نہیں۔ بلکہ ہمیشہ میری خواہش درس سننے کی زیادہ ہوتی رہی۔ حضرت خلیفۃ المسیح گویا صبح سے شام تک بلکہ عشاء تک قرآن سناتے یا سنتے یا اس کی تفسیر کرتے۔ یا سمجھاتے یا اُس کے ماتحت لوگوں کو نصیحت کرتے اور نیکی کے کاموں میں مصروف رہتے ہیں۔ کہتے ہیں خلافت بھی دلچسپی ہے۔ اور ہے بھی سچ۔ مگر یہ بھی سچ ہے کہ خدا بھی بڑا سیانا ہے۔ جو حصت کے واسطے کیسا آدمی چنا ہے وھو العزیز الحکیم +

درس تو انشاء اللہ درج اخبار بعد میں ہوگا۔ مگر ایک بات جس کا خاص جوش میں ان ایام میں حضرت خلیفۃ المسیح کی طبیعت میں پاتا ہوں۔ اور یہ منشاء ایزدی کے ماتحت معلوم ہوتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ حضرت نے بار بار فرمایا ہے کہ ہمارے دوست اسلام کی تائید میں چھوٹے چھوٹے

ٹریکٹ رسالے

ایک ورق۔ دو ورق کا یا چار ورق کا۔ لکھ کر شائع کریں سب دوست اپنی توفیق کے مطابق ایسے اوراق اسلام کی تائید میں لکھیں۔ اپنے خرچ سے چھپوائیں اور مفت تقسیم کریں۔ اسلام پر جو اعتراض ہوتے ہیں انکے جواب ہوں۔ اسلام کی خوبیوں کا بیان ہو۔ جو صاحب خود انتظام نہ کر سکیں یا اپنے نام پر شائع نہ کر سکتے ہوں وہ مضمون لکھ کر دفتر بدر میں بھیجدیں۔ چھپوائی اور تقسیم کرائی کا خرچہ ساتھ بھیجدیں ہم انتظام کر دینگے۔ سب احباب کو چاہیئے کہ اس ثواب میں شریک ہوں پہلے دعا کریں۔ بہت دعا کریں۔ پھر مضمون لکھیں۔ خالصاً رضاء الٰہی کے واسطے۔ اسلام کی نصرت کے واسطے۔ لاہور اور بڑے شہروں کے دوست تو تمام انتظام بخوبی وہیں کر سکتے ہیں۔ ایسے تمام ٹریکٹوں کا نوٹس اخبار بدر میں مفت شائع ہوتا رہے گا۔ جو احباب چھپوائیں وہ ہم کو اطلاع کرتے رہیں +

اہل بیت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں بہمہ وجوہ خیریت ہے + حضرت صاحبزادہ میاں محمود احمد صاحب نے پچھلے جمعہ میں کیا عجیب نکتہ معرفت فرمایا کہ لوگ اپنی جسمانی بیماری کا ذکر جب کسی سے کرتے ہیں تو بہت کچھ بڑھا کر لیکن روحانی بیماریوں کو چھپاتے ہیں بلکہ ایسی بیماری کے علاج کی طرف توجہ کرنے والے کو بھی کوستے ہیں پھر جسمانی بیماریوں کے علاج کیلئے تو مارے مارے پھرتے ہیں اور ہزاروں پرہیز کرتے ہیں۔ فاقے میں رہتے ہیں لیکن روحانی بیماریوں کے لئے معالجہ کی پروا نہیں۔ اور نہ پرہیز پر خوشدلی سے راضی ہوتے ہیں۔ روزے بھی ایک پرہیز ہیں۔ اور اس آیندہ آنے والے بہت سی تکلیف کے عوض میں تھوڑی سی تکلیف ہے۔ دیکھو ایک جسمانی بیمار کس خوشی سے درد کی شدت سے بچنے کی خاطر۔ بلسٹر لگوا لیتا ہے۔ بلکہ عمل جراحی پر بھی راضی ہو جاتا ہے پس عذاب الٰہی سے بچنے کے لئے اگر روزوں کی تھوڑی سی تکلیف ہو تو خوشی سے قبول کرنی چاہیئے۔ روزے رکھو اور دعا کرو۔ کہ عید کا دن ہمارے لئے واقعی عید کا دن ہو۔ اور عید کا غسل۔ روحانی امراض سے غسل صحت +

حضرت میر ناصر نواب صاحب بمعہ اہل بیت خود اپنے فرزند ارجمند جناب ڈاکٹر میرزا محمد اسمٰعیل صاحب کے پاس سرسہ تشریف لے گئے ہیں۔ اور جناب مولوی فاضل میر محمد اسحٰق صاحب غالباً رخصتیں وہیں گذارینگے۔ حضرت نواب صاحب تا حال مالیر کوٹلہ میں ہیں۔ جیسا کہ پہلے اطلاع دی جاچکی ہے + مولوی فاضل عرب عبدالحی صاحب قادیان واپس آگئے ہیں ایک رسالہ تصنیف کر رہے ہیں مگر اب پھر کسی لمبے سفر کی طیاری میں ہیں۔ عزیزان عبدالحی و عبدالسلام ہمراہ شیخ تیمور صاحب گلمرگ کی سیر سے بخیریت واپس سرینگر کی سیر کر رہے ہیں۔ اللہ تعالےٰ سلامتی سے واپس لاوے۔

قرآن کی شفاعت سے عیسائی کو نجات

نور افشاں لکھتا ہے پیلسٹین میں پروفیسر فلپ کو دریائے جارڈن پر ڈاکوؤں کے ایک گروہ نے پکڑ کر ان کے پاس جو کچھ تھا چھین لیا۔ پروفیسر نے دعا شروع کی۔ تب بدوؤں کا سردار انکی طرف بڑھا۔ پروفیسر نے اسکو نزدیک آتے دیکھ کر قرآن کا پہلا باب پڑھنا شروع کیا۔ بدوؤں کے سردار نے تمام مال واپس کر دیا۔

نور افشاں اس واقعہ پر غور کرے ایک یسوعی کفارہ پرست کی شفاعت کلوری کے پہاڑ پر یہودیوں کے ہاتھ سے پھانسی پانے والے کا نام یا کلام نہ کر سکا۔ بلکہ اس زندہ نبی اور اسکے زندہ خدا کے کلام نے کی۔ امید ہے نور افشاں اور پروفیسر صاحب اپنے اس تجربہ کی بناء پر عاقبت کیلئے بھی اسی کلام کے مرسل اور عہد کے رسول کو نجات دہندہ تسلیم کرینگے جس نے دریائے یردن کے کنارہ پر ان کی نہ صرف جان

کے سامنے پیش کیا ہے۔ تو وہ فرمانے لگے کہ میں تو غیر احمدی کو ... یقین کرتا ہوں۔ اسی واسطے رات دن اس کوشش میں سرگرداں ہوں کہ انہیں احمدیت کے قریب کھینچ لاؤں۔ ایسا ہی اگلے دن کسی نے حضرت خلیفۃ المسیح سے پوچھا کہ کیا مرزا صاحب کو ماننے کے بغیر نجات حاصل ہوسکتی ہے تو آپ نے فرمایا۔ کہ اگر قرآن خدا کا کلام ہے۔ اور ضرور ہے اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم رسول اللہ ہے۔ اور ضرور ہے۔ تب تو نہیں ہوسکتی +

غرض یہ عقائد کا معاملہ ہے۔ غیر احمدی مسلمانوں کے واسطے مناسب نہیں کہ وہ اس میں ہماری اصلاح کے مدعی بنیں۔ ہاں بطریق احسن کوئی سمجھنا چاہے تو ہم خوشی سے سمجھانے کو طیار رہیں۔ اور ہر وقت کی چھیڑ چھاڑ اور طعن تشنیع کبھی مسلمانوں کی قوم کے حق میں مفید نہیں ہوسکتی +

اخبار عالم پر ایک نظر

اخبار پنجاب ایڈووکیٹ کی مبلغ دو ہزار روپے کی ضمانت ضبط ہوئی۔ کردنی خویش آمدنی پیش + کلکتہ میں بعض کمپنیوں پر رات کے ایک بجے سے بعد تک تماشہ کرنے کے سبب جرمانہ ہوا + پنجاب کی نہری نوآبادیوں پر سول کے اہل کاروں کو گورنمنٹ آئندہ زمین نہیں عطا کرے گی + ٹائمز میں ایک چٹھی چھپی ہے کہ ایران کی حالت ناقابل اطمینان ہے وزارت بے اختیار ہے خزانہ خالی ہے۔ اگر یہی حال کچھ دن رہا تو عنقریب شمالی پر روس کو اور جنوبی ایران پر انگلستان کو مجبوراً عارضی طور سے یا دوام کے لئے قبضہ کرنا پڑے گا + خبر ہے کہ سلطان مراکو تخت سے علیحدہ ہوکر یورپ چلے گئے جہاں انہیں پندرہ ہزار پونڈ سالانہ پنشن ملے گی + ایڈیٹر صاحب زمیندار آج تک پانزدہ اقساط میں مبلغ ۲-۴-۶۰۲ چندہ امداد مصیبت زدگان طرابلس روانہ کرچکے ہیں +

ملہ میں نے خواجہ صاحب کی خدمت میں عرض کیا کہ ہمارے واسطے مناسب نہیں کہ ہم ایسا لفظ بولنے کی جرأت کریں سب کا معاملہ اللہ تعالےٰ کے ساتھ ہے وہ جس طرح چاہے گا انکے ساتھ سلوک کریگا تب خواجہ صاحب نے اپنے قول کی تصدیق میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک تحریر پیش کی +

ٹرکی میں تباہی خیز زلزلہ۔ بحیرۂ مورا کے جنوب میں زلزلہ کا جھٹکا محسوس ہوا۔ بہت سے گاؤں تباہ اور بہت سے آدمی ہلاک ہوئے ہیں۔ ہیراقلیتہ۔ پیرستاسس۔ میریوفیلو۔ جورانیز دیگر مواضعات میں سخت جانی و مالی نقصان ہوا۔ دو مواضعات جل کر تباہ ہوگئے ہیں۔ اور باشندے مکان۔ خوراک اور پانی کے لئے محتاج ہیں۔ موضع چارلو واقع ایڈریانوپل ریلوے میں زلزلہ سے ایک لیمپ الٹ جانے سے تین سو مکان جل کر خاکستر ہوگئے۔ قسطنطنیہ سے ایڈریانوپل تک تمام درمیانی ملک میں زلزلہ محسوس ہوا۔ اس حادثہ کا مرکز درہ دانیال یقین کیا جاتا ہے۔ جہاں زلزلہ ۳۰ سکنڈ تک رہا۔ گلی بیرلی اور شک میں کوئی مکان زلزلہ کے اثر سے محفوظ نہیں رہا۔ وہاں کی مسجد اور یونانی گرجا بھی تباہ ہوگئے ہیں۔ جانوس اور نورا کے روشنی کے مینار غائب ہوگئے ہیں۔ اور ملحقہ مواضع میں آگ لگی ہوئی ہے۔ بیان ہے کہ جورہ میں ۸۰ آدمی ہلاک اور ۶۰۰ زخمی ہوئے ہیں۔ اول الذکر گاؤں بالکل تباہ ہوگیا ہے اور موخرالذکر اور دیگر متعدد مقامات میں آگ لگی ہوئی ہے۔ دو گاؤں سمندر میں دھس گئے ہیں قسطنطنیہ کے اخبارات ہلاک شدہ باشندگان کی تعداد ایک ہزار اور مجروحین کی تعداد ۶ ہزار بیان کرتے ہیں۔ اور ۱۵ ہزار آدمی بے گھر بے در ہیں۔

مصر میں خدیو معظم کے خلاف سازش کرنیوالوں کو سزا۔ جن لوگوں پر مصر میں اس الزام میں مقدمہ چلایا گیا تھا۔ کہ انہوں نے مصر کے فرمانروا خدیو معظم۔ ان کے وزیراعظم اور انگریزوں کی طرف سے معرکہ منتظم لارڈ کچنر کے قتل کی سازش کی تھی۔ ان کے مقدمہ کا فیصلہ ہوگیا اور ملزموں میں سے ایک کو ۱۵ سال قید بامشقت اور دو کو پندرہ پندرہ سال قید محض کی سزا دی گئی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ تینوں ملزم مصر کی قوم پرست جماعت میں سے تھے۔

ایک کروڑ سے زیادہ کا انعام۔ جرمنی میں جو توپ سازی کا مشہور کارخانہ "کرپ" ہے حال میں اس کی سو سالہ سالگرہ کا جشن دھوم دھام سے منایا گیا تھا جس میں قیصر ولیم بھی شریک ہوئے تھے اس جشن کی خوشی میں کارخانہ کی طرف سے اس کے مزدوروں اور ملازموں کو ایک کروڑ سے زیادہ روپیہ بطور انعام دیا گیا ہے۔

کس جگہ بالکل خاموشی رہتی ہے:۔ لنڈن میں ۶ سال ہوئے ایک کلب کھولا گیا تھا جس کے ممبر یا تو بہرے یا بہرے گونگے ہوتے ہیں۔ یہ لوگ آواز سے بات چیت نہیں کرتے۔ بلکہ انگلیوں کے اشاروں سے یا چہرے کی حرکتوں سے۔ اس کلب میں ایک بھی گھنٹی نہیں ہے۔ کیونکہ اس کی آواز ممبران کلب سن ہی نہیں سکتے ہیں۔ البتہ کلب کے ہر ایک کمرے کے دروازہ پر ایک کل لگی ہوئی ہے جو بٹن دبانے سے حرکت کرتی ہے۔ اس کی حرکت کرتے ہی بجلی کی روشنی کا ایک لیمپ دیوار کے اندر سے نکل کر گھومنے لگتا ہے۔ جس سے ممبروں کو خبر ہوجاتی ہے۔ کہ کوئی شخص اندر آنا چاہتا ہے۔ کلب کے نوکروں کو بھی اسی لیمپ کے ذریعہ سے اندر بلایا جاتا ہے۔ اس کلب کو جاری ہوئے چھ سال کا عرصہ گذر چکا ہے۔ اس وقت اس کے ممبروں میں ۱۲۰ مرد ہیں اور ۶۰ عورتیں ہیں۔ اس کلب میں جو کھیل کھیلے جاتے ہیں۔ ان میں بھی انسان کی آواز نہیں سنائی دیتی ہے۔ گویا اگر روئے زمین پر کسی مقام میں خاموشی اور سناٹا رہتا ہے تو وہ یہی کلب ہے۔

حضور نظام فرمانروائے حیدرآباد کے پاس ایک بیش بہا ہیرا ہے۔ جس کو اپنے خزانہ کے بجائے بنک بنگال میں رکھ چھوڑا ہے۔ اس ہیرے کا نام گائیکوار سٹار آف دی ساؤتھ ہے۔

جاپان اور روس کے درمیان جو عہد اور پیمان ہوئے ہیں۔ ان میں بھی یہ بھی درج ہے کہ اگر ان دونوں ملکوں پر کوئی دشمن حملہ کرے۔ تو منگولیا اور منچوریا کے بچانے میں دونوں سلطنتیں مدد دیں۔

ستمبر مہینے میں وائسرائے کی لیجسلیٹو کونسل میں مسٹر دادابھائی ایک بل پیش کریں گے۔ جس سے امید ہے کہ ہندو مندروں کے لئے نوجوان لڑکیوں کا مخصوص کرنا بند کیا جاویگا۔

ملک سندھ میں اسلامی تعلیم کے وظائف کی سکیم کی منظوری کی گئی ۴۰ ہزار کا سرمایہ جمع ہے۔

ہر وظیفہ بیس یا پچیس روپیہ ماہوار۔ حضور میر صاحب کی خاص فیاضی ہے۔

پچھلے سال انکم ٹیکس سے پنجاب میں ۶ لاکھ گیارہ ہزار سو روپیہ وصول ہوا۔ بیشی ۶۰ ہزار ہے۔

احاطہ مدراس میں دریائے کشنا کی عظیم طغیانی سے دونوں کناروں کے بہت سے گاؤں غرق ہوگئے۔

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلہ | بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم | سبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

BADR QADIAN

بدر

قادیان ضلع گو[illegible]

عام قیمت پیشگی عہ

بغیر ضمیمہ درس قرآن شریف

Reg. No. L. CCLXXXVIII

اگر تو تشنہ لبی از فراق یار ازل | Reg. No. L. CCLXXXVIII | بنوش جرعۂ وصلش زجام نورالدین

معہ ضمیمہ درس قرآن مجید

چار روپے پیشگی

جلد ۱۲

۱۵ ۔ رمضان المبارک ۱۳۳۰؁ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۵ ستمبر ۱۹۱۲؁ء مطابق ۲۰ بھادوں

ضعیف و مردہ دلی گر بقادیان در را | اڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | کہ ہست محی موتیٰ کلام نورالدین

نمبر ۹ (۱۰۹)

اخبار قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ بخیریت ہیں + درس قرآن شریف ہوتا ہے ایک پارہ روزانہ ۔ اندر عورتوں کا درس بدستور جاری ہے ۔ حضرت اس کے علاوہ بھی خود قرآن شریف کی منزل پڑھتے ہیں اور حدیث شریف کی ایک کتاب باقاعدہ خود گھر میں پڑھتے ہیں ۔ عشاء کی تراویح میں شامل ہو کر بھی قرآن شریف سنتے ہیں + اہل بیت مسیح موعود میں بہمہ وجوہ خیریت ہے ۔ جمعہ حضرت صاحبزادہ صاحب نے پڑھایا ۔ ۲۷ ۔ اگست سے قبل کی رات کو تین بجے کے قریب دو چور حضرت کے مکان کے اندر گھس آئے ۔ ہنوز باہر مردانہ نشست گاہ میں تھے کہ پکڑے گئے اور حوالہ پولیس ہوئے ۔ تراویح شب اول آٹھ رکعت حضرت کے مکان پر اور مسجد اقصےٰ میں پڑھی جاتی ہیں ۔ حضرت کے مکان پر عزیزی حافظ ابو اللیث محمد اسمٰعیل صاحب اور مسجد اقصےٰ میں حافظ محمد جمال صاحب قرآن شریف سناتے ہیں ۔ مسجد مبارک میں پچھلی رات کو حافظ تصور حسین صاحب قرآن شریف سناتے ہیں ۔ ۸ رکعت تراویح پڑھی جاتی ہیں ۔ شب اول ۲۰ ۔ رکعت تراویح صحابہ سے جائز ثابت ہیں ۔ حافظ محمد جمال کے والد حکیم غلام محی الدین [illegible] پشاوری جن کو اکثر احباب نے بحالت مرض حضرت کی نشست گاہ میں دیکھا ہے ۔ فوت ہو گئے ۔ مقبرہ بہشتی میں دفن کیا گیا + وفد دکن بمبئی سے واپس بخیریت آگیا ہے ۔ بنگلور کی کارروائی کی رپورٹ اسی اخبار میں درج ہے اس کے بعد پونا اور بمبئی میں لکچر ہوئے جیسا کہ پچھلے اخبار میں لکھا جا چکا ہے اس سفر میں حضرت خواجہ صاحب کے واسطے اللہ تعالیٰ نے ایسے اسباب مہیا کر دئے ہیں کہ وہ انگلینڈ تشریف لے جاتے ہیں ۔ غالباً کل جہاز پر بمبئی سے سوار ہوں گے حضرت نے رخصت کے وقت ان کے لئے بہت دعا کی ۔ احباب بھی ان کے واسطے دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ انکو سفر مبارک کرے اور وہاں جانا اور رہنا خدمات دینی کا موجب ہو ۔ عزیزان عبد الحی و عبد السلام ہمراہ شیخ تیمور صاحب بخیریت کشمیر کی سیر میں مصروف ہیں ۔ اللہ تعالےٰ صحت و سلامتی کے ساتھ واپس لائے سید وزارت حسین ساکن ضلع مونگھیر کے والد صاحب فوت ہو گئے ۔ جب ہم سفر مونگھیر پر گئے تھے ۔ تو انھوں نے ہماری بہت امداد کی تھی ۔ اللہ تعالےٰ ان کے ساتھ رحم کا معاملہ کرے + شیخ عبد الرحمان صاحب معلم مدرسہ احمدیہ مولوی فاضل کے امتحان میں کامیاب ہوئے ۔ مبارک ہو ۔

کوئی غریب احمدیہ خاتون جو اخبار پڑھنا چاہتی ہو

ایک [illegible] کے نام اخبار جاری ہونے کے واسطے اخبار میں لکھا گیا تھا سو ایک دوست کی مہربانی سے وہ اخبار جاری ہو گیا ہے لیکن اس تحریک پر ایک اور معزز دوست کی قیمت پر کسی غریب خواندہ احمدیہ خاتون کے نام ایک اخبار جاری کیا جاتا ہے درخواستیں جلد آنی چاہئیں ۔ یہ پرچہ بلا ضمیمہ ہو گا +

دعا مدد

ہمارے مکرم دوست میاں محمد دین صاحب اپیلنویس سخت بیمار ہیں علاج کے واسطے یہاں قادیان لائے گئے ہیں ۔ احباب ان کے لئے دعا کریں ۔

۲ ۔ عزیزان محمد اسحٰق و محمد اسمٰعیل پسران مولوی حکیم قطب الدین صاحب موسمی بخار سے بیمار ہیں احباب دعا کریں اللہ تعالےٰ شفا دیوے

(ریکاڈ پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا)

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سفر دوالمیال

ماہ اپریل گزشتہ میں سفر دوالمیال ہُوا تھا۔ اور رپورٹ بھی اُسی وقت لکھی گئی تھی مگر بعض ضروری مضامین ایسے درمیان میں آتے رہے کہ وہ رپورٹ چھپ نہ سکی۔ اس عرصہ میں دوستوں کا بہت تقاضا ہُوا ہے۔ کہ اسے چھاپا جائے۔ لہٰذا اب درج اخبار کیا جاتا ہے +

ایڈیٹر

حمد سب حمد وثناء اُس ذاتِ باری کے لئے جس نے ہمیں محمدؐ سا رسول قرآن سی کتاب احمدؑ سا بروز اور نورالدین سا مفسر قرآن عطاء کیا۔ پھر تعریف اُس قدوس سبوح کے لئے جس نے اِس زمانہ میں علم و معرفت کے مرکزی مدرسہ کی بُنیاد قادیان میں رکھی۔ اور چاہا کہ ایسے عالم باعمل وہاں سے پیدا ہوں جو نورالدین سے منور ہوکر دُنیا پر روشنی پھیلائیں۔ مبارک ہیں وہ جنہوں نے اس کالج کے پروفیسروں کی شاگردی کا فخر حاصل کیا۔ اور اس کا حق ادا کیا۔ اور زہد و تقوٰی کے بلند مقام پر پہنچے۔ جس نے دیکھنا ہو وہ ان کا نمونہ شاہزادہ والاتبار عالمِ علوم حضرۃ بشیرالدین محمود احمد میں دیکھے جو ظاہر و باطن میں ایک نبی اللہ کا وارث ہے۔ پھر تمام پاک صفات اس قادر مقتدر ذات کے لئے ہیں جس نے ایک پاک سلسلہ قائم کرکے اُس کی تائید میں مہاجرین و انصار کی جماعت کے دلوں کو الہام کیا کہ وہ رات دن اُس کی ترقی میں کوشاں رہیں۔ ان میں سے بعض وہ ہیں جو بغیر رہبانیت اختیار کرنے کے تارکِ دنیا نگے جیسے مولنا المکرم مولوی محمد علی صاحب حضرت سید محمد احسن صاحب۔ مولوی شیر علی صاحب۔ سید سرور شاہ صاحب۔ اور بعض وہ ہیں جو دست درکار و دل با یار کے مصداق ہیں۔ وہ دُنیا میں گھسے پر اُس کے ساتھ دل لگانے کے لئے نہیں بلکہ اُس کی اصلاح کے واسطے اور اُسے دین کا خادم بنانے کے لئے۔ ان کا نمونہ پنجاب کے مرکز میں ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب و مخدومی شیخ رحمت اللہ صاحب و حضرت خواجہ صاحب و مکرم شاہ صاحب برادر عبدالعزیز مغل کے وجود باجود میں نمایاں ہے۔ پھر وہ کچھ زندہ دل وجود ہیں جو تسری حالت میں مسرور ہیں۔ ان کے ذکر کی ضرورت نہیں پھر پاکی اور بزرگی اس کبیر المتعال کے لئے جس نے اِس عاجز بندے کو بھی خُدام دین کی معیت میں رہنے کی توفیق عطاء کی۔ فالحمد للہ ثم الحمد للہ +

باعث سفر اسی معیت کا نتیجہ ہے کہ گاہے کسی دینی خدمت پر باہر جانے کے واسطے اس عاجز کو بھی متعین کیا جاتا ہے۔ اس دفعہ جماعت دوالمیال کے ممبر فتح علی صاحب کا ایک عریضہ حضرت کی خدمت میں پیش ہُوا کہ ہم یہاں ایک جلسہ ۸-اپریل سنہ ۱۹۱۲ء کو کرنا چاہتے ہیں کوئی دو واعظ حضور بھیجدیں۔ خط میں یہ بھی مذکور تھا کہ یہاں عیسائی اور آریہ اکثر آیا کرتے ہیں۔ اس واسطے حضرت نے عاجز کو اس خدمت پر مامور فرمایا۔ اور شیخ رحیم بخش صاحب نومسلم کو میرے ساتھ کیا اور میرا لڑکا عزیز عبدالسلام بھی ہمارا رفیقِ سفر ہُوا +

پہلی ٹرین مس ہوئی بعد استخارہ و دعا و اجازت حضرت ۱۴-اپریل کی صبح کو ہم قادیان سے روانہ ہوئے۔ بدین ارادہ کہ ۸ بجے کی گاڑی میں بٹالہ سے سوار ہونگے۔ مگر انسان کیا اور اس کا ارادہ کیا۔ ہوتا وہی ہے جو مشیت ایزدی میں ہو۔ اتفاق سے ہمیں اِکہ ایسا ملا جس نے سفر ملتان اور حکیم محمد عمر صاحب کی رفاقت یاد دلادی۔ سفر ملتان میں بھی ایک ایسا گھوڑا ملا تھا۔ جو کمزور سُست تھکا ماندہ تھا۔ چل نہ سکتا تھا۔ اس واسطے ہم اس ٹرین سے رہ گئے تھے۔ مگر اس سفر میں ہمارے اکہ کا گھوڑا موٹا تازہ طاقتور اور ضرورت سے بھی زیادہ تیز لیکن اسکے پر نیا لگایا ہُوا تھا۔ اور اس پر طرہ یہ کہ جب ہم قادیان سے تھوڑی دُور نکل آئے تو بارش بھی شروع ہوگئی اور سڑک پر کیچڑ ہوگیا۔ اس واسطے ہم گاڑی سے رہ گئے۔ سفر ملتان کے سُست گھوڑے نے کچھ سبق دیئے تھے جو اُس سفرنامہ میں لکھے گئے تھے۔ مگر اس تیز و شوخ گھوڑے نے بھی کچھ سبق دیئے جنکا اندراج ناظرین کے واسطے دلچسپی سے خالی نہ ہوگا +

حکمت الٰہی سے بچاؤ کی ایک مثال اللہ تعالےٰ کا کوئی کام حکمت سے خالی نہیں ہوتا گو ہم گاڑی سے رہ گئے مگر اس سے بھی کئی ایک فائدے حاصل ہوئے۔ اُسوقت مجھے ایک واقعہ یاد آیا جو ہمارے مکرم مہربان ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کے ساتھ گذرا تھا۔ اور جو مجھے اپنے مکرم دوست برادر ڈاکٹر الٰہی بخش نے اِس سفر سے ایک دو روز پہلے سُنایا تھا کہ جب ڈاکٹر بشارت احمد صاحب افریقہ میں تھے۔ تو ایک روز وہ ڈاکٹر رحمت علی صاحب مرحوم (اللھم اغفرہ وارحمہ) کی ملاقات کے واسطے ایک پہاڑی پر جانے لگے جس پر ایک چھوٹی پہاڑی ریل رسوں کے ذریعہ سے اوپر کھینچی جاتی تھی اور اس مطلب کے واسطے وہ اُس انگریز کو ملنے گئے جس کی اجازت سے مزدور اور دیگر لوگ اس گاڑی پر سوار ہوکر پہاڑ پر جاسکتے تھے۔ مگر کسی وجہ سے باتوں باتوں میں اس انگریز کے ساتھ تکرار ہوگئی اور وہ اس حد تک پہنچی کہ اُس نے ڈاکٹر صاحب کو پاس نہ دیا۔ اور وہ ناراض ہوکر چلے آئے اور پیادہ پہاڑ پر چڑھے اتنے میں وہ گاڑی جس پر بیٹھ کر وہ جانا چاہتے تھے جب اوپر کو کھینچی گئی تو ہنوز وہ اوپر نہ پہنچی تھی کہ درمیان سے رسہ ٹوٹ گیا اور تمام گاڑیاں نیچے آپڑیں۔ بہت سی جانوں کا نقصان ہُوا اور بہت زخمی ہوئے۔ اس حکمت سے اللہ تعالےٰ نے ڈاکٹر صاحب کی جان بچائی +

نیا گھوڑا جب ہم اِکے پر سوار ہوئے۔ تو سب سے پہلی بات جو ہمارے نوٹس میں آئی وہ یہ تھی کہ بجائے ایک کے دو اِکے بان ہمارے ساتھ تھے اور شروع میں ہر دو ساتھ ساتھ پیدل دوڑنے لگے اسی سے خیال ہُوا کہ اس غیر معمولی ڈبل اسٹاف کی تہ میں کوئی راز ہے۔ گھوڑا اچھا نہیں معلوم ہوتا مگر مالک اِکہ نے مناسب نہ جانا کہ سواریوں کو گھوڑے کے صفات سے خبر ہو۔ اور ہم سوار ہوچکے تھے۔ مینے سوچا کہ اچھا اب جو خدا کو منظور ہو۔ چند قدم ساتھ دوڑنے کے بعد ایک تو ہمارے ساتھ بیٹھ گیا دوسرا گھوڑے کو پکڑے ہوئے ساتھ ساتھ ہُوا۔ گھوڑا دوڑنا چاہے تو وہ دوڑنے نہ دے۔ خطرہ یہ

تھا۔ کہ راہ چھوڑ کر کسی اور طرف کو نہ چل دے۔ اِدھر اُدھر گڑھے اور کھیت تھے۔ کچھ دُور چلکر وہ دوسرے صاحب بھی اِکّے پر سوار ہو گئے۔ گویا ہمارا اکہ ریل بنگیا۔ ڈرائیور اور گارڈ ہر دو موجود تھے۔ اور گارڈ صاحب چلتے اکہ میں سے کبھی اُترتے اور گھوڑے کو راہ راست پر لاتے۔ پھر سوار ہو جاتے۔ گھوڑے کی آنکھوں کے اِدھر اُدھر جو چمڑا ہوتا ہے اُس پر ایک اور کپڑا باندھا ہُوا تھا۔ تاکہ اس کا دائرہ منظر اور بھی تنگ ہو اور وہ سڑک کے سوائے دوسری طرف بالکل التفات نہ کر سکے۔ مگر اس سے بھی بڑھ کر جو عجیب بات تھی وہ یہ تھی کہ اس کے کانوں میں کپڑا ٹھونسا ہُوا تھا۔ دریافت کرنے پر معلوم ہُوا کہ یہ اسواسطے ہے کہ گھوڑا کوئی آواز نہ سُن سکے اور اپنے ہی اِکّے کی کھڑکھڑاہٹ سے دہشت زدہ نہ ہو جائے۔ ہم ان سب باتوں سے اصل حال تو سمجھ ہی گئے تھے مگر جب ہم چند میل نکل آئے اور اِکّے والے کو تشفی ہو گئی کہ سواریوں کا کرایہ محفوظ ہو چکا ہے تو اس نے بھی اپنے گھوڑے کی تعریف شروع کی کہ ایک سو بیس ۱۲۰ روپیہ میں خرید کیا ہے اگلے ہی دن خریدا ہے ابھی نیا ہے۔ اِکّے کے آگے چلنا ٹھیک نہیں جانتا۔ آہستہ آہستہ ہلاتے ہیں اور سُست رفتار چلاتے ہیں +

گھوڑے سے سبق

گھوڑے کے ان حالات نے سالک کے ابتدائی مشکلات کا ایک نقشہ میری آنکھوں کے آگے کھینچدیا۔ اور ایک وسیع مضمون میرے دل میں موجزن ہو کر میرے قلب پر ایک خاص کیفیت طاری کرنے والا ہُوا وہ شخص جو پہلے پہل راہ سلوک پر قدم رکھتا ہے وہ صراط مستقیم پر رہنے کے واسطے کس قدر مرشد کی حفاظت اور نگہبانی کا محتاج ہے۔ اُس کیلئے ضرور ہے کہ ہر قدم پر اپنی مرضی اور خواہشیں چھوڑ کر اپنے ہادی کے اشارے پر چلے خواہ کتنا ہی اس کا جی چاہے کہ عمدہ عمدہ دنیوی اشیائ کی طرف دھیان کرے اور اُن کا کھانا اور استعمال کرنا اُس کے واسطے حلال بھی ہو۔ لیکن اُس کے لئے مصلحت یہی ہے کہ وہ حلال بھی اُس کو منع رہے اُسے چاہیئے کہ اپنی نظر کے دائرے کو محدود رکھے غیر کی طرف التفات نہ کرے۔ شاید اسی واسطے بعض بزرگ صوفیاء نے اپنے مریدین کو نقاب پہنایا ہے۔ الاعمال بالنیات یہ سب حیلے دل کی صفائی کے واسطے تھے۔ اسکے واسطے ضروری ہے کہ ایک عرصہ تک اپنے کانوں کو بھی غیر کی آواز سے خالی رکھے تاکہ کوئی امر اُس کی ریاضت اور عبادت میں مخل نہو۔ اور اس کا خیال کسی دوسری طرف نہ جائے۔ ہاں اس میں شک نہیں کہ سالک کی ترقی کی رفتار اُس کے مرشد کی قوت قدسی کے زور پر موقوف ہے۔ ایک حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم تھے۔ جنھوں نے اپنے اصحاب کو اپنی توجہ باطنی سے چند روز میں کیا سے کیا بنا دیا تھا۔ پرلے درجے کے فاسق فاجر اور شرابی زانی اور جاہل مطلق آپ کے ہاتھ پر ہاتھ رکھنے سے اعلےٰ درجہ کے زاہد عابد عامل نمازی متقی عالم اور دُنیا کے فاتح بن گئے سبحان اللہ کیا شانِ محمدی تھی۔ کہ اس کا نمونہ کسی دوسرے نبی ولی مصلح۔ اوتار میں نظر نہیں آتا۔ ہمارے زمانہ کے یسوعی دوست یسُوع کی خوبیوں پر بہت زور دیا کرتے ہیں۔ کاش کہ وہ غور کرتے کہ حواریوں نے یسُوعی قدسیت سے کیا تبدیلی پیدا کی۔ ذرا سا مقابلہ کرنے سے احمدؐ کی شان نمایاں ہو جاتی ہے +

موقعۂ دُعا

غرض گھوڑے کے حالات سے بھی ایک سبق حاصل ہُوا۔ لیکن اس ٹرین کے مس ہو جانے سے جو بڑا فائدہ حاصل ہُوا وہ یہ تھا کہ قلب کو دُعا کی طرف تحریک ہو کر ایک خاص وقت اپنے لیئے اور اپنے بزرگوں اور خوردوں۔ عزیزوں اور دوستوں کے واسطے محض اللہ تعالےٰ کے فضل سے میسر ہُوا۔ مجھے خیال آیا کہ اس وقت قبولیت دُعا کے واسطے دو نشان موجود ہیں +

لکھا ہے کہ سفر میں دُعا قبول ہوتی ہے اور نیز لکھا ہے کہ بارش میں دُعا قبول ہوتی ہے۔ اسوقت دونوں باتیں میسر ہیں۔ پس میں دُعا کی طرف متوجہ ہُوا اور اللہ تعالےٰ کے کرم پر نگاہ کر کے اور اسکی رحمت کا امیدوار ہو کر میں نے اپنی دُعا میں کسی بھائی کے حق میں بخل نہیں کیا۔ جہاں تک مجھے نام یاد آ گئے اسم وار اور عام طور پر سب کے واسطے دُعا کی۔ واللہ ہوالسمیع العلیم وہوالغفور الرحیم +

بٹالہ سے بھیرہ

بٹالہ سے ڈیڑھ بجے کی گاڑی پر سوار ہو کر ہم لاہور پہنچے۔ جہاں ایک شب قیام کر کے ہم آگے روانہ ہوئے۔ راستہ میں جمعہ پڑھنے کے واسطے چند گھنٹے گوجرانوالہ میں ٹھیرے۔ جہاں عزیز فیروز بخت استقبال ومشایعت کے وقت اسٹیشن پر موجود رہے۔ وہاں سے شام کے وقت سوار ہو کر بھیرہ گئے۔ راستہ میں لالہ موسٰے کے اسٹیشن پر برادران مہردین وقاسم علی سے ملاقات ہوئی۔ اور امرت سر کے اسٹیشن پر برادر عطاء اللہ صاحب ریلوے گارڈ ہمارے واسطے کھانا لائے۔ بھیرہ میں ہم رات کو ۱۲ بجے پہنچے اور یہ دیکھ کر تعجب ہُوا کہ مستری احمد دین صاحب ومستری عبدالرحمٰن صاحب وچند دیگر برادران ایسے وقت میں استقبال کے واسطے اسٹیشن پر موجود تھے۔ اللہ تعالےٰ انہیں جزائے خیر دے۔ بھیرہ میں ہم ایک روز رہے شیخ رحیم بخش صاحب نے رات کو وعظ کیا اور تمام مذاہب پر ایک زبردست ریویو کیا +

ایک دُعا

گوجرانوالہ میں جمعہ کے پہلے خطبہ میں مَیں نے سورۂ کہف کی آخری دس آیات پڑھ کر اس زمانہ کے دجال کے دونوں قسم بیان کئے ایک وہ جو خدا کا شریک بناتا ہے۔ دوسرا وہ جو مادیت اور دہریت پھیلاتا ہے۔ اور ضل سعیھم فی الحیٰوۃ الدنیا کا مصداق ہے۔ دوسرے خطبہ میں مَیں نے حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سکھائی ہوئی ایک دُعا پڑھی تھی جسے بعض احباب گوجرانوالہ کی تحریک پر معہ ترجمہ اس مضمون کے آخر میں درج کیا جاتا ہے یہ ایک جامع دعا ہے اور مَیں امید کرتا ہوں کہ اس کو یاد کر لینا بہت سے احباب کے واسطے موجب برکت ورحمت ہو گا۔ اور اس دُعا کے آخری الفاظ یہ ہیں :-

اَللّٰھُمَّ اَنْفَعْنَا بِمَا عَلَّمْتَنَا وَعَلِّمْنَا مَا یَنْفَعُنَا وَزِدْنَا عِلْمًا۔

اے اللہ فائدہ دے مجھ کو اس چیز سے کہ سکھائی تو نے اور سکھلا مجھ کو وہ چیز کہ فائدہ دے مجھکو اور زیادہ دے مجھ کو علم +

بھیرہ سے دوالمیال

۷۔ اپریل ۱۲ء کو صبح ۹ بجے ہم بھیرہ سے دوالمیال کی طرف روانہ ہوئے۔ راستہ میں میانی کے اسٹیشن پر برادران منشی فخرالدین صاحب۔ مخدوم محمد صدیق صاحب۔ میاں غلام حسن صاحب

وغیرہ احمدی برادران نے اپنی ملاقات سے خوشوقت فرمایا۔ اور عزیز محمود احمد بن مولوی حکیم دوست محمد صاحب ہمارے ساتھ رفیق سفر ہوا اور دوالمیال اور ڈلوال کے کام میں ازروئے محبت ہمارے ساتھ رہا۔ جزاء اللہ الخیر + ملکوال کے اسٹیشن پر شیخ عطاء اللہ صاحب گارڈ ملے۔ اور کھیوڑہ کے اسٹیشن پر ہمارے مکرم بھائی قاضی عبدالحمید صاحب شاطر کے ایک دوست بابو محبوب بخش صاحب اکبر آبادی[1] اور میاں غلام حسن صاحب احمدی گھوگیاٹ والے موجود تھے۔ میاں غلام حسن صاحب میانی کے اسٹیشن پر ہمیں ملکر واپس چلے گئے تھے اور بعد میں جوش محبت کی کشش سے پا پیادہ میانی سے دریا گذر کر سیدھے کھیوڑہ ہم سے قبل پہنچ گئے۔ اللہ تعالےٰ انہیں جزائے خیر دے اور ان کے نیک عمل کو قبول فرماوے۔ اور اس محنت و محبت کے عوض میں ان کے مال و اولاد میں برکات نازل کرے +

چونکہ کھیوڑہ اتر کر ہم اسی وقت دوالمیال نہیں جا سکتے تھے اس واسطے رات وہاں قیام ہوا۔ قاضی صاحب کی تحریک سے مسجد میں ایک مختصر سا وعظ ہوا۔ اور بعض ساتھی تفریحاً کان کے اندر گئے +

۸ راپریل ۱۲ء کی صبح کو کھیوڑہ سے اونٹوں پر سوار ہو کر ہم دوالمیال گئے۔ راستہ میں چوہا سیدن شاہ اور کٹاس میں سے گذر ہوا۔ جن کے متعلق کچھ ذکر انشاء اللہ آگے آتا ہے +

سب احباب کے واسطے دعا

مجھے اپنی عمر میں اونٹ کی سواری پر سفر کرنے کا یہ پہلا اتفاق پیش آیا۔ اور اس سفر میں دُعا کے واسطے خاص جوش کا یہ دوسرا موقعہ مجھے ملا۔ دوستوں کے واسطے دُعا میں دردمند ہونے کی توفیق عطاء ہوئی۔ اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے احباب و مخلصین کا سلسلہ وسیع ہے اور میں سب کو جن کے واسطے میں نے دُعا کی نام بنام اطلاع نہیں کر سکتا۔ اور نہ اس امر کی ضرورت ہے۔ بلکہ یہ خیال کہ ہم کسی دوست کو اپنی دُعا سے خبر کریں کسی قدر دُعا کے اخلاص میں ہارج ہوتا ہے لہذا میں پسند نہیں کرتا کہ لوگوں کو تبلاتا پھروں کہ میں نے تمہارے لئے دُعا کی ہے۔ ہاں۔ چونکہ ایسا ذکر بعض دفعہ ازدیاد محبت کا موجب ہو جاتا ہے۔ یا کسی دوست کے واسطے باعث تشفی۔ اس لئے گاہے اتفاقی طور پر اس کا ذکر درمیان میں آجاتا ہے۔ اور اس امر کی مثال ہیں کہ مجھے اپنے احباب کی خیر خواہی کی تڑپ دُعا میں کس قدر ہوتی ہے یہ کہ دینا کافی ہوگا کہ قادیان و بٹالہ کے درمیان بارش میں چلتے ہوئے دُعا کے وقت جو لوگ مجھے یاد آتے گئے ان میں ڈاکٹر مرزا صاحب کا ملازم میاں موسیٰ تو خود کسی زمانہ میں میری بڑی خدمت کر چکا ہوا ہے اور ڈاکٹر شاہ صاحب کا ملازم رحمت علی جو حضرت مرحوم مغفور علیہ الصلوٰۃ والسلام (میری جان آپ کی راہ پر قربان ہو) کے آخری سفر کے ایام میں آپ کی خدمت میں گداز ہو رہا تھا۔ یہ لوگ تو مجھے کیونکر بھول سکتے تھے مگر حضرت خواجہ معروف کی طفیل ان کا ملازم لکو جو بظاہر میرے ساتھ کوئی تعلق و واقفیت نہیں رکھتا وہ بھی میری دُعا میں شامل تھا۔ واللہ ھو السمیع العلیم +

احباب دوالمیال

دوالمیال میں مخلصین سلسلہ احمدیہ کی ایک بڑی جماعت ہے۔ اور ایک وسیع خوشنما بلند مسجد ان کے یہاں ہے جس میں وہ پانچوقت عبادت الٰہی کرتے ہیں۔ یہاں کے احمدی وہ ہیں جو ہر سال سب سے اوّل جلسہ پر پہنچتے ہیں اور اپنی عورتوں کو بھی ساتھ لے آتے ہیں۔ سال گزشتہ میں متفرق چندوں میں اُنہوں نے قریباً مبلغ دوسو روپے دیا تھا۔ اور علاوہ اسکے حضرت میر ناصر نواب صاحب کی خدمت میں مبلغ ۵۲ روپے پیش کیا تھا۔ مگر چونکہ یہ چندے کسی انضباط کے ساتھ کسی خاص سکرٹری کی طرف سے نہیں بھیجے گئے اس واسطے رپورٹ میں ان کا ذکر نہ آسکا۔ اس جماعت کی مردم شماری چھوٹے بڑے سب ملا کر قریب ۱۵۰ کے ہیں جن میں سے بعض کے اسماء گرامی درج ذیل ہیں :۔

حافظ شہباز صاحب۔ وہ نیکوکار بزرگ ہیں جو اس جگہ سلسلہ احمدیہ کے ابتدا اور قیام کے محرک اوّل ہیں۔ حافظ صاحب موصوف قرآن و حدیث کے عالم ہیں۔ ساری عمر اُنہوں نے درس تدریس میں گذاری ہے۔ اس گاؤں میں انہیں کی طفیل توحید کا ڈنکا بجا اور پھر انہیں کو خدا تعالےٰ نے توفیق دی کہ اس زمانہ میں خدا کے مقدس رسول کی آواز سنکر سب سے اوّل لبیک کہیں اور یہاں کے اوّل المومنین بنیں۔ انکے دل میں اخلاص اور انکے کلام میں تاثیر ہے۔ انہوں نے حضرت مرزا صاحب کا ذکر سرسری طور پر کسی سیاح جوگی سے سُنا اور سُنتے ہی ایمان لائے اور صدیقی ایمان حاصل کیا۔ اللہ تعالےٰ کا فضل ہمیشہ ان کے شامل حال رہے۔ ان کے ایمان کا محرک زیادہ تر ان کا ایک خواب تھا جس میں انہوں نے دیکھا کہ ایک نور مشرق سے نمودار ہوا ہے اور ان کے گاؤں سے ہوتا ہوا مغرب کو چلا گیا ہے جب وہ نور ان کے قریب ہوا تو انہیں معلوم ہوا کہ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سواری آرہی ہے۔ آپ کے سر پر ایک چمکدار تاج ہے اور وہ نور اُسی میں سے نکل رہا ہے۔ ان پر حسن ظن کر کے دوسرے لوگ بھی رفتہ رفتہ سلسلہ حقہ کے حالات معلوم کرنے کی طرف متوجہ ہوئے اور ایمان لائے اور اتنی بڑی جماعت بن گئی۔ اللھم زد فزد +

مولوی کرمداد صاحب جو اس جماعت کے علمی رنگ میں کارکن اور سکرٹری ہیں۔ ان کے نام نامی سے ہمارے ناظرین واقف ہیں کیونکہ وہ اخبار بدر کے اُن نامہ نگاروں میں سے ہیں جن کے مضامین سنجیدہ۔ پر مطلب اور پھر نہایت مختصر ہوتے ہیں۔ گویا بقول ہمارے شیخ رحیم بخش صاحب وہ دریا کو کوزے میں بند کر دیتے ہیں۔ مولوی صاحب کے دل میں اشاعت دین کی ایک بڑی تڑپ ہے اور رات دن یہی ان کا شغل ہے۔ اللہ تعالےٰ ان کے علم و عمل میں برکت نازل کرے اور ان کے اہل و عیال کو ان کے رنگ میں رنگین کرے۔ مولوی صاحب موصوف کے دو فرزند عزیزان عبدالحمید و عبدالعزیز ہیں۔ اللہ تعالےٰ انہیں اسم بامسمی کرے +

حاجی غلام محمد صاحب جو ایک جوشیلے مخلص احمدی ہیں اور میاں اللہ دتا صاحب جو دینی خدمات میں ایک یکرنگ اور پُر محبت آدمی ہیں۔ میاں علی حیدر ایک فہیم اور ذہین پرجوش نوجوان ہیں۔ میاں فتح علی صاحب جن کی تحریک پر ہمیں یہاں آنے کا حکم ہوا۔ اور ان کا بیٹا عبدالعزیز جو جلسہ پر احباب کو خوش الحانی سے در ثمین اور دیگر اشعار سُنا کر خوش کیا کرتا ہے۔ خدا اسے اور اُس کے باپ کو خوش رکھے۔ میاں محمد علی

---

[1] آگرہ کے رہنے والے لوگ اکبر آبادی کہلاتے ہیں۔ جیسا کہ مولوی مرزا کبیر الدین احمد صاحب جو لکھنو میں رہتے ہیں +

صاحب ایک بڑے ہی مخلص اور دلیر بھائی ہیں جو باوجود ضعف علالت کے برابر جلسوں پر پہنچتے ہیں- اور ہر خدمت میں بڑھ کر حصہ لیتے ہیں- کھانسی اور بلغم اور ضیق اور بخار کے سبب ان کو بہت تکلیف رہتی ہے- احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس بھائی کی صحت یابی کے واسطے اللہ تعالے کے حضور میں دست بدعا ہوں- صوبیدار غلام محمد صاحب صوبیدار فتح محمد صاحب- عبد اللہ- نور محمد- احمد علی- غلام قادر سمند- میراں بخش- فضل- فتح محمد نمبردار- میاں محمد بخش- احمد دین- میاں عطاء محمد- اللہ دتا ولد عمر- محمد خاں نمبردار گھیبا- حاجی کریم بخش- محمد- گل محمد- غلام محمد- خدا بخش محمد میر باز- نور محمد ولد مواز- اللہ دتا ابن میر باز- موسم میاں مقبل- گل محمد- میاں محمد دین- ان کے علاوہ صوبیدار مہر محمد خاں صاحب ملک برہما میں ملازم ہیں +

نشانات

دوالمیال ایک نشانات کا شہر ہے- فقیر مرزا جس کا ذکر کتاب حقیقت الوحی میں ہے- مباہلہ کرکے اسی جگہ ہلاک ہوا تھا- حضرت مسیح موعود کی صداقت کا یہ ایک بڑا نشان ہے- مفصل کتاب میں پڑھنا چاہیئے +

سفر میں دُعا

احباب دوالمیال کی فرمایش پر میں ایک مسنون دُعا یہاں درج کرتا ہوں جو میں سفر میں اکثر پڑھتا تھا +

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ

اے میرے پروردگار تو ہی سفر میں میرا صاحب و رفیق ہے

وَالْخَلِیْفَۃُ فِی الْاَھْلِ وَالْمَالِ +

اور تو ہی میرے اہل و مال میں پیچھے میرا محافظ ہے

محاسبہ

جماعت دوالمیال کے رجسٹر محاسبہ باقاعدہ اور باضابطہ نہیں ہیں- امید ہے کہ آیندہ درست رکھے جائینگے +

ڈلوال

دوالمیال سے دو کوس کے فاصلہ پر ایک مشہور قصبہ ڈلوال نام ہے- جہاں میرے والد مرحوم اور میرے والد کے چچا مفتی محمد عظیم صاحب رحمہما اللہ وغفرہما ایک عرصہ تک قیام پذیر رہے تھے- اور سلسلہ درس تدریس کا جاری رکھا تھا- اس قصبہ کے رؤسا اور عوام مفتی صاحب مرحوم کے شاگرد تھے- اور ہمارے گھروں میں اکثر ڈلوال کا اور وہاں کی رہایش کے زمانے کا ذکر آیا کرتا تھا حضرت خلیفۃ المسیح کا حکم تھا کہ ہم ڈلوال بھی جائیں- اس واسطے ہم ۹ اپریل کو وہاں گئے اور پختہ مسجد میں بیٹھے اور شیخ رحیم بخش صاحب نے وعظ کیا- پورانے لوگوں میں سے جو ہمارے بزرگوں کو جانتے تھے چند ایک کی ملاقات ہوئی- وہاں کے بعض لوگوں سے جد امجد جناب مفتی صاحب کے تصنیف شدہ چند اشعار سنے- اس علاقہ پہاڑ کو کوہون کہتے ہیں اور یہاں سردی بہت سخت ہوتی ہے- مفتی صاحب موصوف نے اس کے متعلق چند اشعار کہے تھے جو ہمیں سنانے والے کو بخوبی یاد نہ تھے- ان میں سے دو بیت کچھ اس طرح سے ہیں +

بچۂ کشمیر دیدم درمیانِ کوہسار
نام او کاہون بابرد و بردو بے شمار

در موسم زمستاں کاہوں شد چو کشمیر
روز ہوا و ابر شود مثل زمہریر

مشن اسکول

ڈلوال میں رومن کیتھلک پادریوں کا ایک ہائی سکول ہے- رومن کیتھلک سناتنی عیسائی ہوتے ہیں جو فرقہ پروٹسٹنٹ (معترضین) کی طرح صرف کفارے کو نجات کے واسطے کافی نہیں جانتے بلکہ ان کا عقیدہ ہے کہ اعمال کی بھی ضرورت ہے- اس ہائی اسکول پر مشنریوں کا کچھ خرچ نہیں ہوتا- سرکاری گرانٹ اور فیسوں سے سب کام چل جاتا ہے- غور کرنا چاہیئے کہ یہ لوگ کہاں کہاں پہنچتے ہیں اور لوگوں کو عیسائی کرنے کے واسطے کیا کچھ حیلے اور کوششیں کیجاتی ہیں +

اب میں ڈلوال دوالمیال اور چوہے سیدن شاہ وغیرہ مقامات پر جو کام ہوا اُس کی رپورٹ مکتوبہ مولوی کرمداد صاحب درج کرتا ہوں +

رپورٹ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جماعت احمدیہ کی درخواست پر

۸- اپریل سنہ ۱۲ء کو یہاں حضرت مولانا مولوی مفتی محمد صادق صاحب اور شیخ عبد الرحیم صاحب نو مسلم تشریف لائے- نماز ظہر کے بعد پہلے جناب مولانا حضرت مفتی صاحب نے کچھ تھوڑا سا وعظ فرمایا- ان کے نورانی چہرہ اور دردمند دل نے سامعین کے دلوں میں ایک تڑپ پیدا کردی آپ نے حاضرین کو اس طرف توجہ دلائی کہ جہاں جہاں حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مرید ہیں وہ دوسرے مسلمانوں کی نسبت نماز روزہ وغیرہ احکام شرعی کے زیادہ پابند ہیں جس کو دیکھ کر ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ سوائے راستباز انسان کے ایک جھوٹے میں یہ طاقت ہرگز نہیں کہ وہ دلوں میں ایسی تاثیر ڈال سکے جس سے اس کے مرید شیطانی حملوں سے بچکر اللہ تعالے کے نیک بندے بنجائیں غیر احمدی مسلمانوں سے بے نماز بہت ہیں اور دین کا غم رکھنے والے بالکل تھوڑے برخلاف احمدیوں کے کہ ان میں بے نماز بہت تھوڑے ہونگے اور غمخواران دین بکثرت اسی گاؤں کے احمدیوں اور غیر احمدیوں کو گن کر مقابلہ کرلو کہ کس ذوق و شوق سے احمدی اپنے کاروبار میں بھی نماز روزہ اور ترقی اسلام کے لئے دُعا کوشش میں مشغول ہیں- کوئی ہے جو یہ نمونہ کسی جھوٹے گروہ میں دکھا سکے بلکہ یہی تو ایک معیار ہے جس سے ہم کسی صادق کی صداقت کو پرکھ سکتے ہیں- پس جب حضور مغفور نے اپنے مریدین میں اطاعت اللہ اور اطاعت الرسول کی ایک ایسی سپرٹ بھردی ہے جس سے صحابہ کرام کا زمانہ یاد آجاتا ہے تو پھر اُن کے مزکّی اور صادق ہونے میں کیا شبہ رہا- حضرت مفتی صاحب نے اس مضمون کو کچھ ایسے الفاظ میں ادا کیا کہ سامعین کو حضرت اقدس کی صداقت آنکھوں کے سامنے نظر آنے لگی- آپ کے بعد شیخ صاحب کھڑے ہوئے پہلے تو انہوں نے اُن رویا کو بیان کیا جن کے سبب سے وہ مسلمان ہوئے پھر بڑے جوش کے ساتھ بائبل سے وہ پیشگوئیاں پڑھ کر سنائیں جو جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق ہیں- نماز عصر تک شیخ صاحب کا وعظ ہوتا رہا لوگوں میں اس کا اچھا اثر ہوا بعد عصر کے عاجز راقم نے غیر احمدی احباب کی خاطر جو اس وقت موجود تھے اُٹھ کر کہا کہ اے بھائیو میں آپ کی خدمت میں چند امور پیش کرتا ہوں آپ غور فرماویں کہ احمدیوں اور غیر احمدیوں میں سے کونسا فرقہ جناب محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شان میں اعلےٰ اور افضل سمجھتا ہے

اور اس زمانہ میں جبکہ ہر طرف عیسائی مذہب کا زور ہے کس فریق کا اعتقاد مذہب اسلام کے لئے مضر اور نقصان رساں ہے ہیں وہ امور ذیل میں نمبروار لکھ دیتا ہوں۔ **اوّل**۔ غیر احمدیوں کا اعتقاد ہے کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام نے ایسے ہی پرند پیدا کئے جیسے کہ ہم خدا تعالےٰ کے پیدا کئے ہوئے پرند دیکھتے ہیں حالانکہ قرآن شریف میں ہے اِنّ الذین یدعون من دون اللہ لا یخلقون شیئًا وھم یخلقون ۱۴ نحل ام جعلوا لِلّٰہِ شرکاء خلقوا کخلقہ فتشابہ الخلق علیہم قل اللہُ خالق کلّ شیئ وھو الواحد القہار ۱۳ رعد اللہ تعالےٰ تو فرمائے کہ کسی کے معبود نے کسی چیز کو پیدا نہیں کیا مگر ہمارے بھولے بھائی عیسائیوں کے معبود کو خالق سمجھ رہے ہیں۔ **دوم**۔ غیر احمدیوں کا اعتقاد ہے کہ حقیقی مُردے جن کے ارواح مرنے کے بعد اپنے اپنے مکانوں علیین یا سجّین میں پہنچائے گئے اور اُن کے جسم خاک میں ملگئے حضرت عیسےٰ نے اُن کو وہاں سے بُلاکر اُن کے بکھرے ہوئے جسموں کو باہم جوڑ دُنیا میں پھر زندہ کر دکھایا اگر پوچھا جائے کہ بھائی قرآن شریف میں تو اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ فیمسك التی قضٰی علیہا الموت۔ من ورائہم برزخ الی یوم یبعثون۔ لا یرجعون۔ حدیث میں ہے کہ آپ نے جابر کو فرمایا کہ تیرے باپ نے خدا تعالےٰ کو کہا یا ربّ تحیینی فاقتل فیك ثانیۃً فقال الرب سبحانہ انہ سبق منّی انہم الیہا لا یرجعون (ابن ماجہ) تو جواب دیتے ہیں کہ یہ حضرت عیسےٰ کا معجزہ تھا۔ یہ نہیں سوچتے کہ افضل الانبیاء صلعم سے جب یہ معجزہ مانگا گیا تو آپ کو اس کا کیا جواب سمجھایا گیا۔ واذا تتلےٰ علیہم اٰیاتنا بیّنات ما کان حجتہم الا ان قالوا ائتوا باٰبائنا ان کنتم صادقین قل اللہ یحییکم ثم یمیتکم ثم یجمعکم الی یوم القیامۃ۔ **سوم**۔ غیر احمدیوں کا اعتقاد ہے کہ مادر زاد اندھوں کو حضرت عیسےٰ نے اچھا کیا۔ **چہارم** کوڑھوں نے ان کے ہاتھ سے شفا پائی۔ **پنجم**۔ لوگ جو گھروں میں جمع کرتے وہ سب بن دیکھے معلوم کر لیتے۔ **ششم**۔ ماں کی جھولی میں کلام کی اور نبی بنائے گئے۔ **ہفتم**۔ روح القدس ان سے طرفۃ العین بھی جدا نہ ہوتا۔ **ہشتم**۔ سوائے ان کے مس شیطان سے کوئی پاک نہیں۔ **نہم**۔ برخلاف دوسرے انبیاء کے دشمنوں نے جب قتل کرنا چاہا تو خاکی جسم کے سمیت آسمان پر اُٹھائے گئے اور جو دو جہان کے سردار ہیں۔ ان سے خدا کا یہ معاملہ کہ ایک تنگ و تاریک غار میں جگہ دی اور جب سوال ہُوا۔ اَو ترقیٰ فی السماء تو ہل کنت الا بشرًا رسولا کا جواب ملا۔ بعض غیر احمدی یہ بھی کہتے سُنے ہیں کہ یہ خدا کا مکر تھا لیکن رسولِ کریم صلعم کے حق میں باوجودیکہ یہی لفظ موجود ہے واذ یمکر بك الذین کفروا الخ پھر بھی آپ کے جسم مبارک کا جو بدرجہا مسیح کے جسم سے افضل تھا رفع نہ ہوسکا۔ **دہم**۔ اگرچہ کوئی نبی آسمان سے اُتر کر دُنیا میں نہیں آیا مگر غیر احمدیوں کا اعتقاد ہے کہ حضرت عیسےٰ کا نزول عجیب معجزہ کے ساتھ ہوگا۔ زرد رنگ کا لباس پہنے ہوئے اور دو فرشتوں کے پروں پر ہاتھ رکھ کر ہر کسی کو اُترتے ہوئے دکھائی دینگے۔ کاش اس قسم کے معجزات آپؐ کو عطا ہوتے تو اسلام تمام دُنیا میں پھیل جاتا۔ **یازدہم**۔ دشمنوں نے تمام نبیوں کا مقابلہ کیا۔ حتّٰی کہ جناب سرورِ کائنات فخرِ موجودات علیہ الصلوٰۃ والتحیۃ کے دندان مبارک شہید ہوئے۔ پر ہمارے غیر احمدی بھائیوں کا یہ اعتقاد ہے کہ حضرت عیسےٰ کو اللہ تعالےٰ نے ایسی تاثیر بخشی ہے کہ جب زمین پر اُتریں گے تو جہاں تک ان کی نظر پہنچ سکے گی دشمن ہلاک ہو جائیں گے۔ کسی کی کیا مجال جو منکر ہوکر نظر کے سامنے زندہ رہ سکے **دوازدہم** یہ بھی تمام مسلمان مانتے ہیں کہ آنجناب صلعم کے دشمن بعض وقت چھُپ کر تکلیف پہنچاتے۔ لیکن غیر احمدی کہتے ہیں کہ حضرت عیسےٰ کا انکار کوئی خالہ جی کا گھر نہیں جس پتھر یا درخت کے پیچھے کوئی چھپے گا۔ وہ باواز بلند پکار کر پکڑوا دے گا۔ یہ سمجھ میں نہیں آتا کہ ایسے چھپنے والے نظر سے کیونکر بچینگے۔ **سیزدہم**۔ کسی نبی کے زمانہ میں سورج چاند نے اپنی مقررہ رفتار کو نہیں چھوڑا۔ مگر غیر احمدی کہتے ہیں حضرت عیسٰی کے زمانہ میں سال مثل مہینہ کے ہوگا۔ **چہاردہم**۔ غیر احمدیوں کا اعتقاد ہے کہ جناب رسول خدا صلعم اور دیگر انبیاء کے وقت بلکہ جب سے دُنیا پیدا ہوئی درختوں کے پھل اور گائے بکری کا دودھ اپنی حالت پر رہا ایسا ہی شیر شکار کرتے اور سانپ وغیرہ ڈستے رہے لیکن قربان جائیں اس نبی پر جس کا نام عیسےٰ ہے وہ ایسا صاحب برکت اور یمن ہے کہ جب وہ اُترے گا۔ ایک انار کا پھل اس قدر ہوگا کہ اس کو کئی آدمی ملکر بھی نہ کھا سکینگے۔ ایک بکری کا دودھ تمام قبیلہ کو کافی ہوگا۔ شیر شکار چھوڑ کر بکری کے ساتھ ایک گھاٹ پانی پیئے گا۔ سانپوں میں زہر نہ رہے گی وغیرہ وغیرہ۔ **پانزدہم**۔ کوئی نبی بغیر طعام خاکی جسم میں زندہ نہ رہا۔ وما جعلناہم جسدًا لا یاکلون الطعام وما کانوا خالدین۔ آپ پر بھی یہ اعتراض ہُوا۔ وما لھٰذا الرسول یاکل الطعام۔ برخلاف اس کے غیر احمدیوں کا اعتقاد ہے کہ حضرت عیسٰی کا جسم طعام کا محتاج نہیں۔ دو ہزار برس کے قریب گزرتے ہیں بغیر طعام اور کسی قسم کے تغیر و تبدل کے جوں کا توں آسمان میں زندہ موجود ہے۔ **شانزدہم**۔ اللہ تعالےٰ نے جناب خاتم النبیین صلعم کو تو یہ فرمایا کہ نوع انسان کے لئے جن احکام کی ضرورت تھی وہ سب آپ کو دیئے گئے کوئی ایسا حکم نہ رہا کہ جس میں لوگوں کے لئے ہدایت ہو اور پھر وہ آپ پر اُتارا نہ گیا ہو۔ مگر غیر احمدیوں کا اعتقاد ہے کہ حضرت عیسٰی جب دوبارہ آئینگے تو بعض نئے اختیار لے کر آئینگے مثلاً آپ کو تو حکم ہُوا لا اکراہ فی الدین۔ افانت تکرہ الناس حتی یکونوا مؤمنین۔ ادع الیٰ سبیل ربّك بالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃ۔ وما انت علیہم بجبّار۔ حتی یعطوا الجزیۃ۔ لیکن حضرت عیسےٰ ان سب آیات کو منسوخ کردے گا اور وہ جبر کی اجازت لے کر آئینگے ایسا ہی پہلے تو صرف بنی اسرائیل کے لئے رسول ہو کر آئے تھے دوبارہ کافۃ الناس کی طرف بھیجے جائینگے **ہفتدہم**۔ جناب محمد مصطفےٰ صلعم کو جن میں قوت تزکیہ سب نبیوں سے بڑھ کر تھی اور جن کو اللہ تعالےٰ نے قرآن شریف میں مزکی فرمایا۔ یہ حکم ملا۔ لن ترضی عنك الیہود ولا النصاریٰ حتی تتبع ملّتہم۔ لیکن غیر احمدیوں کا اعتقاد ہے کہ حضرت عیسٰی میں پاک کرنے کی یہاں تک طاقت ہے کہ روئے زمین پر کوئی ایسا اہل کتاب نہ رہے گا جو اُس پر ایمان نہ لائے۔ آنجناب رسالتماب صلعم کا ایسی حالت میں وفات پا جانا کہ کروڑوں اہلِ کتاب

آپ کے منکر ہی رہے ان کے نزدیک کوئی ہرج کی بات نہیں۔ اس سے اُن کے شان میں کوئی فرق نہیں آتا پر حضرت عیسٰے کو جب تک تمام دنیا نہ مانے موت دینا پسند نہیں کرتے۔ یہ ہے ہمارے بھائیوں کی آپ سے محبت اور یہ ہے ان کا عقیدہ۔ امید کہ آپ صاحبان اب اچھی طرح سمجھ گئے ہونگے کہ احمدیوں اور غیر احمدیوں میں کیا فرق ہے۔ اس کے بعد جلسہ برخواست ہُوا۔ اور لوگوں کو سُنا دیا گیا کہ انشاء اللہ رات کو نماز عشاء کے بعد حضرت مولٰنا مفتی صاحب کا وعظ ہوگا۔ خدا جانے کس دردِ دل کے ساتھ آپ نے دُعا کی کہ قریباً تمام شہر کے لوگ رات کو جمع ہو گئے حتّٰی کہ بڑے بڑے مخالف جو سامنے مُنہ دکھانا مناسب نہ سمجھتے تھے اِدھر اُدھر کوٹھوں پر اندھیرے میں بیٹھ گئے نماز سے فارغ ہو کر آپ نے وعظ کے وقت تازہ وضو کیا اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے۔ اس قیام میں آپ نے اپنے عملی نمونہ سے ہم احمدیوں کو سمجھایا کہ لوگوں کو وعظ سنانے سے پہلے تم اپنے آپ کو ہر قسم کی آلائشوں سے پاک اور صاف کرلو۔ آپ نے شروع وعظ میں سورۃ والعٰدیات ضبحًا کو پڑھا اور اس کی تفسیر کرنے سے پہلے لفظ رسول۔ نبی۔ مامور۔ مصلح کے معنوں کو خوب کھول کر سُنایا اور واضح مثالوں سے سچے مذہب کے معیار کو عام آدمیوں تک ذہن نشین کرا دیا۔ پھر موجودہ زمانہ کے مامور کی سچائی اُن بڑے بڑے گواہوں کی شہادۃ سے جو بعض آسمانی اور بعض زمینی تھے ثابت کیا اور فرمایا کہ اے حاضرین یہ وہ گواہ ہیں جن کو خود تمہارے بزرگ بھی مانتے چلے آئے اب اگر آپ حضرت مرزا صاحب علیہ الرحمۃ کو مہدی نہیں مانتے تو اُس مدعی کا پتہ دو جس کے دعوٰی کو ثابت کرنے کے لئے ان گواہوں سے ایسی عدالت نے شہادت لی اگر کہو ابھی اُس نے دعوٰی نہیں کیا شاید عنقریب وہ مدعی ظاہر ہو تو پھر آپ دانا ہو سوچو کیا دُنیا کی عدالتوں میں مدعی کے دعوے سے پہلے کبھی کسی کی شہادت لی گئی جو تمہارا یہ عذر مانا جائے۔ بھائیو عقلمندی کے ساتھ الٰہی خوف کو لیکر اس معاملہ میں غور کرو۔ کیا یہ چودھویں صدی نہیں جس پر چھوٹے بڑے کی آنکھ لگی ہوئی تھی۔ غرض حضرت مفتی صاحب نے رات کے گیارہ بجے تک اس مضمون کو عجیب دلکش پیرایہ میں ادا کیا اور اخیر میں والعٰدیات سے ریل کی پیشگوئی پڑھ کر سُنائی۔ اس کے بعد جلسہ برخواست ہُوا۔ ۹ اپریل سنہ ۱۲ء کو ڈلوال میں جہاں آریہ سماج کے علاوہ مشن ہائی سکول بھی ہے مسجد راجگان میں سید میراں شاہ صاحب کی کوشش سے قریب ۳ بجے کے حضرت مفتی صاحب کا وعظ شروع ہُوا۔ وعظ سے پہلے تمام شہر میں منادی کرائی گئی بعض آریہ صاحب بھی شریک جلسہ ہوئے یہاں آپ نے وعظ میں ایسی طرز اختیار کی کہ جلسہ میں باوجودیکہ مختلف مذہب کے لوگ تھے پھر بھی ہر ایک نے وعظ کو بڑی خوشی سے سُنا جب آپ نے آیۃ ان من قریۃ الا خلا فیھا نذیر پڑھ کر ہندوستان میں ہی رسولوں کا آنا بیان فرمایا۔ اور رامچندر وغیرہ کا عزت سے نام لیا۔ تو مَیں نے دیکھا کہ ہندوؤں میں اس کا خاص اثر ہُوا۔ کیونکہ ان لوگوں کو عام مسلمانوں سے اپنی کتاب اور اپنے بزرگوں کا نام اس عزت کے ساتھ سُننے کا اتفاق نہیں ہُوا۔ اس کے بعد آپ نے دوسری کتابوں کا ناقص اور قرآن شریف کا کامل ہونا بیان فرمایا یعنے ان کی تعلیم خاص وقت اور خاص ملک کے لئے تھی برخلاف قرآن شریف کے کہ اسکی تعلیم ہمیشہ اور تمام انسانوں کے لئے ہے اس کا ثبوت عملی رنگ میں یوں پیش کیا کہ وید بقول آریہ اغاز سرشٹی میں بھیجے گئے لیکن اُن کی اشاعت کا یہ حال ہے کہ اب تک انہوں نے آریہ ورت سے باہر ایک قدم بھی نہیں رکھا اور جس زبان میں ان کا نزول مانا جاتا ہے دُنیا کے کسی حصہ میں وہ بولی نہیں جاتی ایسا ہی انجیل کا حال ہے کہ آج عبرانی زبان کا دُنیا سے نام اُٹھ گیا۔ اگر یہ کتابیں تمام انسانوں کے لئے ہوتیں تو قرآن شریف کی طرح ان کی زبان بھی قائم رہتی اور جس طرح قرآن شریف تھوڑے عرصہ میں دُنیا کے اِس سرے سے اُس سرے تک پہنچ گیا انکی اشاعت کے بھی سامان پیدا ہو جاتے پر چونکہ نہ ان میں ایسی تعلیم تھی جو قیامت تک آنیوالی ضرورتوں کو پورا کرے اور نہ جمیع انسانوں کی ہدایت کا ان میں ذخیرہ تھا اس لئے اُس عالم الغیب اور سرب شکتیمان ایشور نے ان کی اصل زبان کو دُنیا سے مفقود کر کے سمجھنے والوں کو سمجھا دیا کہ اس وقت ایک ہی کامل کتاب ہے جس کا نام قرآن شریف ہے اہل دُنیا کو جس مسئلہ کی ضرورت پڑی یا پڑتی ہے یا پڑے گی اُس کا فیصلہ اس میں موجود ہے اس کے نزول کے بعد بھلا کوئی بتائے تو سہی کہ وہ کونسا علم ہے جو آج دُنیا نے ضرورت پر معلوم کیا اور اس کا ذکر پہلے سے قرآن شریف میں موجود نہ ہو اللہ تعالےٰ جس رنگ سے اس کی حفاظت فرما رہا ہے اُس کے ہمیشہ رہنے کا بیّن ثبوت ہے۔ خدا نخواستہ اگر کوئی ایسا طوفان آجائے جس سے دُنیا کی تمام کتابیں پانی میں بہہ جائیں تو قرآن شریف ہی ایک ایسی کتاب ہے جو ہزاروں انسانوں کے سینوں میں پھر بھی موجود رہے گی یہاں کے آریہ اکثر اس سوال کو پیش کیا کرتے تھے کہ ابتداء ہی میں کیوں نہ کامل کتاب بھیجی گئی۔ سو آپ نے اس کے بعد خود ہی اس سوال کا ذکر کر کے عامہ سمجھ کے مطابق نہایت عمدہ طور پر جواب دیا۔ ایک طرف میں حضرت مفتی صاحب کے اس آسان اور سہل جواب کو جس کو ایک بچہ بھی سمجھ سکے سنتا اور دوسری طرف ان مہاتماؤں کے مُنہ دیکھتا تو میرے دل میں ایک عجیب سرور پیدا ہوتا کہ کس طرح خدا تعالےٰ نے باطل کا سر پاش پاش کر دیا۔ آپ نے فرمایا کلام کو مخاطب کے لحاظ سے دیکھا جاتا ہے۔ مثلاً میں ایک بچّہ کو کہوں کہ کٹوری میں تمہیں چیجی لے دونگا۔ تو اب یہ لفظ جو مَیں نے بولا ہے صرف بچّہ کے لحاظ سے بولا ہے ورنہ یہ کوئی لغت نہیں اسی طرح ابتداء دُنیا میں اہل دُنیا کے ذہنی قوے بچّوں کی طرح بالکل کمزور تھے اُس وقت اللہ تعالےٰ نے اُن کو کتاب بھی ان کی حالت کے مطابق عنایت کی۔ پھر جوں جوں اہل دُنیا ذہنی قوے میں ترقی کرتے گئے خدا کی کلام کا طرز طریق بھی ساتھ ساتھ بدلتا رہا حتی کہ جب انسانی استعداد اپنے کمال کو پہنچ گئی اور دور دراز ملکوں کے باشندوں میں باہم میل جول کے ذرائع اور وسائل پیدا ہونے لگے تو اللہ تعالےٰ نے ایک کامل رسول کی معرفت ایک کامل کتاب بھیجدی جس کا نام قرآن مجید ہے اس لئے ابتداء دُنیا میں اُس عالم الغیب خدا نے کوئی ایسی کتاب نہ بھیجی جو ہمیشہ کے لئے کافی ہو۔ اس کے بعد آپ بیٹھ گئے اور شیخ صاحب کھڑے

ہوئے (ڈلوال میں دو آدمی عیسائی مذہب قبول کر چکے ہیں شیخ صاحب نے اُن کو کہلا بھیجا تھا کہ جلسہ میں شریک ہوں مگر وہ نہ آئے) انہوں نے اپنے وعظ میں عیسائی مذہب کو مدنظر رکھا اور ہر بات پر بائبل کے حوالوں سے اس مذہب کی خوب خبر لی۔ سامعین نے اس خوبی کو کچھ کر ان کا پتہ بھی لکھ لیا ابھی آپ اور وعظ بھی فرماتے لیکن عاجز راقم کو اپنے سلسلہ کے متعلق بھی کچھ سُنانا منظور تھا اس لئے شیخ صاحب بیٹھ گئے اور راقم نے قرآن شریف اور احادیث سے آخری زمانہ کے نشانات کھولکر سُنا دیئے بخوف طوالت میں یہاں لکھ نہیں سکتا اس کے بعد جلسہ برخواست ہوا۔ ہم شاہ صاحب کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ انہوں نے ایسی جگہ جہاں ایک بھی احمدی نہ تھا بلکہ سلسلہ کے دشمنوں میں ہمارے جانے سے ایک حد تک جوش ہی پیدا ہو گیا بڑی کوشش سے ہمارا وعظ کرایا۔ میں تو یہی سمجھتا ہوں کہ یہ سب سامان حضرت مفتی صاحب کی دردناک دعاؤں سے پیدا ہو گئے۔ ورنہ ممکن نہ تھا کہ ایسے جوشوں میں ہمارا وعظ ہو سکے حضرت مفتی صاحب کے دل میں اسلام کی جو محبت اور تڑپ ہے اس کی دفعہ اللہ تعالےٰ ہمیں بھی اپنے فضل سے اس کے دیکھنے کا موقعہ دیا جب ہم مسجد سے اُٹھے تو اُس وقت آفتاب غروب ہونے کو تھا اور تین کوس پیدل سفر بھی درپیش تھا حضرت مفتی صاحب نے فرمایا کہ ہم کو اُس شخص کا گھر دکھاؤ جس نے اسلام چھوڑ عیسائی مذہب کو اختیار کیا جب ہم اُس کے گھر پہنچے تو معلوم ہوا کہ وہ ہماری خبر پاکر سکول میں چلا گیا جو شہر سے کسی قدر فاصلہ پر تھا آپ اُدھر ہی چل پڑے اسکول میں پہنچکر پتہ کیا تو دو لڑکوں نے کہا دفتر میں ہیں میں نے کہا اُن کو اطلاع دو کہ دو آدمی آپکی ملاقات کو آئے ہوئے ہیں لڑکوں نے جو خبر دی تو اُن کو فرمایا کہ جاکر کہدو وہ یہاں نہیں ہیں۔ ناظرین غور کریں صلیب پرستوں میں مسیح موعود کے آسمانی حربہ نے کیا خوف اور رعب بٹھا دیا کہ اپنے وجود کو عدم سمجھ کر پیچھا چھڑانا چاہا۔ اس سے ہم نے نفس مسیح کے مردوں کی بھی کیفیت سمجھ لی۔ حضرت مفتی صاحب ایک یورپین پادری سے دیر تک باتیں کرتے رہے ہمارے مطلوب نے سمجھا کہ وہ چلے گئے ہونگے جونہی باہر نکلے بیچارے

پکڑے گئے اور نیر اسلام کی شعاعوں سے اُن کی آنکھیں چندھیا گئیں۔ زبان کانپنے لگی۔ اُن لڑکوں نے یہ حالت دیکھ کر ہنسنا شروع کیا بہتیری کوشش کی گئی کہ کچھ پوچھیں یا سُنیں۔ مگر انہوں نے مذہب کا نام تک نہ لیا آخر رات کو اندھیرے میں گھر پہنچے۔ دوسرے روز یعنے ۱۰ اپریل ۱۲ء کو کٹاس میں جس قسم کی ریاضت اور بتوں کی عبادت دیکھتے ہوئے چوہا سیدن شاہ میں پہنچے خانقاہ میں گئے تو وہاں دیکھا کہ قبر کو سجدے ہو رہے ہیں لوگوں کی جہالت پر افسوس کھاتے ہوئے گدی نشین کے پاس جا کھڑے ہوئے وہاں کنچنی گا بجا رہی تھی حضرت مفتی صاحب نے اس حالت کو دیکھ مُنہ پھیر لیا۔ میری جو نظر آپ کے چہرہ پر پڑی تو کیا دیکھتا ہوں کہ عینک کے نیچے سے آنسوؤں کے قطرے لگاتار آپ کی ریش مبارک پر گر رہے ہیں۔ اس نظر نے میرے دل میں ایسا اثر کیا کہ انشاء اللہ عمر بھر اس نظارہ کو نہ بھولوں گا میں نے اپنے احباب کو اس طرف متوجہ کیا اور کہا کہ ذرا تم اپنے اس بزرگ کی طرف دیکھو جو قادیان سے تمہیں وعظ سُنانے کے لئے بھیجے گئے۔ جب انہوں نے دیکھا کہ اس قدر مسلمان فسق و فجور میں مبتلا ہیں نہ ان کو عاقبت کی فکر نہ دین کی پرواہ۔ تو اس غم سے آپ رونے لگ گئے اور اُن کے دل کو ایسا صدمہ پہنچا کہ اب کھڑا ہونا بھی مشکل ہو گیا۔ یہ ہے اسلام کی محبت اور یہ ہے اس سلسلہ کی سچائی۔ اتنے بڑے مجمع میں جہاں ہزاروں مسلمان موجود ہیں کیا تمہیں کوئی ایسی رُوح نظر آتی ہے جس میں یہ تڑپ ہو کہ ہائے ہمارے آقائے نامدار حبیب کردگار احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت کا آج یہ حال ہے کہ جہاں بزرگوں کے مقامات پر گدی نشینوں کو کوئی نیک نمونہ دکھانا چاہیئے تھا وہاں فاحشہ عورتوں کے طائفے مسلمانوں کے مال اور ایمان کو غارت کر رہے ہیں کیا کسی ملا یا قاضی نے جنکی زبانیں کافر کہنے کو تو بڑے تیز ہیں اس غم کو کبھی محسوس کیا اور مسلمانوں کے بچانے کی فکر کی۔ ایک دوست کی زبانی معلوم ہوا کہ سال گزشتہ میں صرف کھیوڑا کے مسلمانوں نے اس موقعہ پر چار ہزار روپیہ ضائع کر دیا۔ ان مسلمانوں

اور یہاں کے گدی نشینوں میں وہ مذہبی غیرت نہیں جو ہندوؤں میں ہے کیونکہ کٹاس میں پچھلے سال ہندوؤں کی کوشش سے شراب اور اب گوشت بھی بند ہو گیا نہ کوئی گانے والے کنچنی دیکھی گئی بلکہ دن بھر سناتنیوں کے لیکچر ہوتے ہیں بخلاف چوہا کے کہ وہاں شراب زنا اور ناجائز کاموں وہ کثرت کہ پناہ بخدا۔ الغرض حضرت مفتی صاحب اسی بیتابی اور بے قراری میں ہم کو ساتھ لیکر ایک مسجد میں پہنچے اور ظہر کی نماز ادا کی میری درخواست آپ نے کچھ تھوڑا سا وعظ بھی فرمایا اور چلتے وقت آنسوؤں کے موتی ہاتھوں میں لیکر آپ نے بڑی عاجزی سے بارگاہِ ایزدی میں رب اصلح امۃ محمد کی دُعا فرمائی۔ راستہ میں ایک جگہ پادری ٹی ڈبلیو انڈرسن اور پادری نکلس اور مسٹر جمیل الدین وغیرہ عیسائی منادوں کا اکھاڑہ لگا ہوا تھا۔ مسٹر جمیل الدین نے جو نہایت ہی ایک جوشیلے آدمی ہیں مجھے بازو سے پکڑ کر بٹھا لیا اور لگے نرمی اور خلق سے سمجھانے جب معلوم ہوا کہ یہ احمدی ہیں تو رگیں پھُلا کر چہرہ کا رنگ بدل لیا اور دوسرے مسلمانوں کی طرف جو اس وقت موجود تھے اشارہ کرکے کہا کہ یہ مسلمان اور ہم آپس میں بھائی ہیں۔ ہماری طرح یہ بھی حضرت عیسےٰ کی آمد ثانی اور زندگی کے قائل ہیں مرزائیوں کو ہم مخاطب ہی نہیں کرتے ڈیڑھ سو مولویوں نے خود مرزا پر کفر کے فتوے لگائے اللہ تعالےٰ شیخ صاحب کو جزائے خیر دے۔ انہوں نے خوب جواب دیا کہ بھائی اگر لوگوں کے فتووں سے ایک راستباز کو جھوٹا کہنا جائز ہے تو اس معیار پر تم لوگ یسوع کو کیونکر راستباز اور صادق مان سکتے ہو آخر ان پر بھی تو یہودیوں نے کفر کے فتوے لگائے شیخ صاحب کا یہ کہنا ہی تھا کہ جمیل الدین صاحب لڑنے کو طیار ہو گئے اور شور مچا دیا اور اُس یورپین پادری کو کہا کہ حضور مرزائی ہم کو گالیاں دیتے ہیں۔ ادھر پادری ٹی ڈبلیو انڈرسن نے حضرت مفتی صاحب کے ساتھ کفارہ پر گفتگو شروع کر دی اور زور سے بولنے کے سبب پیشانی پر پسینہ آ گیا حضرت مفتی صاحب نے جب سوال کیا کہ کفارہ پر ایمان لانے کا نتیجہ کیا ہے تو پادری صاحب نے کہا کہ گناہوں کی سزا نہیں ملتی آپ نے فرمایا آدم کو گناہ کی یہ سزا ملی کہ پیشانی کے پسینہ سے روٹی

کمائے گا۔ اور عورت دُرد زہ کے ساتھ بچہ جنے گی مَیں دیکھتا ہوں کہ جناب کو اب بھی پیشانی پر پسینہ آیا ہُوا ہے پھر ہم کیونکر مان لیں کہ کفارہ سے نجات مِلجاتی ہے اس کا جواب اِس مجمع میں پادری صاحب نے ان الفاظ کے ساتھ دیا "مَیں پاپی ہوں یہ لعنت مجھ سے جُدا نہ ہوگی" حضرت مفتی صاحب۔ جب آپ خود مانتے ہیں کہ سزا نہیں ٹل سکتی تو کفارہ سے نجات ملنے کے کیا معنے یہ سُنکر جس قدر وہاں عیسائی مناد تھے۔ سب کے سب اُن چھولداریوں کو چھوڑ کچھ چوہا سید نشاہ اور کچھ کٹاس میں چلے گئے۔ بڑے پادری صاحب کو جب معلوم ہُوا کہ مفتی صاحب بھی احمدی ہیں تو اپنی کتابیں لے کر اور خیمے کو خالی چھوڑ کر بیچ مچ بھاگ گئے۔ دوڑتے جاتے اور پیچھے دیکھ کر ہاتھ ہلاتے اور زور زور سے پکارتے سب مناد چلے آؤ۔ سب مناد چلے آؤ۔ مرزائیوں سے بات نہ کرو۔ غرض سب چلے گئے۔ خیمے خالی رہ گئے یا صرف ایک خانساماں رہ گیا۔ جاتے وقت ایکدوسرے کو یہ کہکر بلاتا کہ بھائی چلو چلو یہ مرزائی ہیں ان سے گفتگو کرنا چھوڑ دو۔ اس حالت کو دیکھ کر ہمارا ایمان کسر صلیب کی پیشگوئی پر اور بھی بڑھا کہ جس مسیح نے دُنیا میں آکر یہ کام کرنا تھا وہ یہی شخص ہے جس کا نام غلام احمدؐ ہے اللہ تعالےٰ کی ہزار ہزار رحمتیں آپ پر نازل ہوں آگے چلکر جب ہم کٹاس میں آئے تو وہاں ایک دو پادری صاحبان منادی کر رہے تھے بات چیت کرنے کے لئے اجازت مانگی تو انہوں نے کہا کہ ہم کو اپنے ہادیوں نے ہدایت کی ہے کہ کسی مرزائی سے بولنے کی تم کو اجازت نہیں۔ ایک عیسائی صاحب تو ہاتھ ہی جوڑنے لگے کہ ہماری نوکری برقرار رہنے دو۔ وہاں سے شام کو گھر پہنچے۔ رات کو ایک بھائی نے ذکر کیا کہ میرا بھائی ہمارے سلسلہ کا بڑا ہی دشمن ہے آج اُس نے پادریوں کی شکست فاش کو دیکھ کر آتے ہی کہا کہ بس معلوم ہوگیا احمدی سچے ہیں کوئی مخالفِ اسلام ان کے مقابلہ میں ٹھیر نہیں سکتا۔ میں بھی قادیان میں جاؤنگا اللہ تعالےٰ اس کو توفیق بخشے + ۱۱۔ کو ہمارے مہربانوں نے آرام کیا اور رات کو نماز عشا کے بعد جناب مولانا حضرت مفتی صاحب نے مسجد میں سورہ زخرف کا رکوع ولما ضرب ابن مریم مثلا پڑھ کر بہت ہی عمدہ تفسیر بیان فرمائی۔ آپ کے بعد شیخ صاحب نے پکار کر جمیع حاضرین کو سُنا دیا کہ کل انشاء اللہ ہم یہاں ہی جمعہ پڑھینگے جس شخص کو کچھ شک یا شبہ ہو وہ آکر ہم سے پوچھ لے۔ ۱۲۔ کو حضرت مفتی صاحب نے جمعہ پڑھایا۔ اور رات کو اپنے مکان پر مستورات کے کہنے سے کہ آپ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قدیمی خادم ہیں کچھ اُن کے حالات سے بیان فرماکر ہمارے ایمان اور یقین کو تازہ کریں اس پر جناب نے حضور کی وہ وہ باتیں سُنائیں کہ آجتک ہم کو اُن کے سُننے کا اتفاق نہ ہُوا۔ ۱۳۔ کی صبحکو حضور مغفور کے مخلص اور دین اسلام کے جان نثار صادق بمعہ ہمارے مکرم شیخ عبدالرحیم صاحب نومسلم اور اپنے پیارے بچے عبدالسلام کے جسکو اس چھوٹی سی عمر میں صبح سویرے نماز کے لئے اگر آواز دیجئے تو فوراً استغفار پڑھتا ہُوا اُٹھ کھڑا ہُوا ہم سے جدا ہو کر تکیہ شاہ مراد کی طرف روانہ ہوگئے اللہ تعالےٰ ان کا حافظ اور ناصر ہو۔ ہم حضرت خلیفۃ المسیح کے لئے دل وجان سے دُعا کرتے ہیں جنہوں ہماری بہتری کیلئے ہمیں ایک نیک نمونہ اور اسلام کی سچی تڑپ رکھنے والا انسان عطا کیا۔ جس کے رخسار سے دعا کے وقت آنکھ کے پانی سے تر ہو جاتے +

نو مریدین بہت سے نئے آدمی بھی جو پہلے سے طیار ہو رہے تھے اب سلسلہ میں داخل ہوئے جن میں سے بعض کے نام یہ ہیں۔ خدا بخش۔ سمند غلام حسین۔ گھیبا۔ نور محمد مع اہلیہ خود۔ مساۃ لالاں زوجہ فتح محمدؐ +

شکریہ جماعت دوالمیال کے اخلاص ومحبت کے شکریہ میں جو خط مَیں نے انہیں لکھا وہ اس جگہ درج کر دینا مناسب معلوم ہوتا ہے +

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم + نحمدہ ونصلے علیٰ رسولہ الکریم

قادیان ۳۔ مئی ۱۲ء

مخدومی مکرمی جناب حافظ صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ امید ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے بخیریت ہونگے اور اس خادم کے واسطے دعا کرتے ہونگے +

ہم آپ سے رخصت ہو کر تکیہ گئے اور پھر واپس قادیان آئے۔ راستہ میں تین چار روز لاہور قیام کیا واپسی پر مجھے ریل میں پیچش ہوگئی۔ لاہور میں بھی رہی اُس کے سبب سے بہت ضعف ہوگیا۔ مگر یہاں آکر کوچہ یار کی خوشبو سے سب بیماریاں دُور ہوگئیں .. فالحمدللہ ثم الحمدللہ +

جس محبت اور اخلاص کا اظہار جماعت دوالمیال نے اِس عاجز کے ساتھ کیا۔ اُس کے واسطے میں ان سب کا خصوصیت سے مشکور ہوں۔ اور اُن کے واسطے دُعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ کے فضل کی بارش ان سب پر ہو۔ اور انہیں دینی اور دنیوی حسنات سے متمتع کیا جائے میں ان کا پیر نہ تھا۔ بلکہ ایک ادنیٰ بھائی۔ لیکن انہوں نے میری ایسی خاطر کی جیسے کوئی پیروں کی کرتا ہے اس سے ظاہر ہے کہ وہ اپنے مرشد کے کیسے جان نثار ہیں مثل مشہور ہے کہ یار کی گلی کا کتا بھی پیارا ہوتا ہے +

مجھے راستہ میں کئی جگہ خاص دعاؤں کا موقعہ ملا ہے کیونکہ سچ تو یہ ہے کہ دعا کرنا بھی اپنے اختیار میں نہیں۔ اُسی کی رحمت سے دُعا کا وقت ملتا ہے +

آپ کی نیکی اور دینی محبت کا خاص اثر میرے قلب پر ہے۔ اس واسطے میں آپ ہی کے ذریعہ سے تمام جماعت کو اپنا السلام علیکم پہنچاتا ہوں۔ اور شیخ رحیم بخش صاحب بھی السلام علیکم کہتے ہیں۔ اور ان کی طرف سے مضمون واحد ہے۔ جب میں یہ خط لکھ رہا ہوں۔ اسوقت دوالمیال میری آنکھوں کے سامنے ہے۔ اور غلام محمدؐ تو گویا میرے آگے کھڑا ہے جس نے کمال خدمت کا حق ادا کیا +

ہاں آپ جماعت کو میرا پیغام پہنچائیں کہ وہ مولوی کرمداد صاحب کی خصوصیت کے ساتھ قدر کریں اور خدا کا شکر کریں کہ انہیں ایک ایسا فہیم مستعد اور نیکدل مولوی ملا ہے۔ ان کی باتوں کو مانیں تاکہ اتفاق کی برکت سے وہ مالا مال ہوتے رہیں۔ کیونکہ وہ ان کے سچے خیر خواہ ہیں اور سلسلہ کی خوبیوں اور ضرورتوں پر ان سے بڑھکر آگاہ ہیں + والسلام

خادم محمدؐ صادق عفی اللہ عنہ

تکیہ شاہ مراد دوالمیال سے ہم تکیہ شاہ مراد گئے جو وہاں سے شمال کی طرف پہاڑی علاقہ میں کوئی اٹھارہ میل کے فاصلہ پر واقعہ ہے۔ وہاں جانے کا محرک یہ ہُوا کہ اُس جگہ میرے رشتہ دار مقیم ہیں حضرت اس بات کو جانتے ہیں۔ اور انہوں نے فرمایا تھا کہ وہاں جانا۔ اس جگہ ایک بزرگ صوفی درویش شاہمراد

نام مدفون ہیں اور انہیں کے نام پر یہ جگہ مشہور ہے۔
حضرت شاہ مراد علیہ الرحمۃ خانپور کے رہنے والے تھے۔
مگر ان کی اکثر عمر فقراء کی تلاش اور ملاقات میں باہر گزری
شاہ صاحب کی کوئی اولاد نرینہ نہ تھی۔لیکن جیسا کہ بزرگ
فقراء کا ہمیشہ سے قاعدہ چلا آتا ہے۔ان کے جانشین
ان کے ایک پر اخلاص مرید باوا آفتاب صاحب ہوئے
اور انہیں کی اولاد میں نسلاً بعد نسلاً آج تک یہ گدی
چلی آتی ہے۔باوا آفتاب صاحب کی اولاد میں سے میاں
محمد دین صاحب آجکل گدی نشین ہیں۔میرے نانا صاحب
اور میرے دادا صاحب ہر دو کی شادی اس خاندان
میں ہوئی تھی۔اس طرح میرا یہاں دوہرا رشتہ ہے
اور آجکل بھی بعض رشتہ داریاں وہاں ہیں۔مجھے یہ
سُنکر بہت افسوس ہوا کہ خانپور کے بعض قاضیوں نے
ایک دفعہ اس جگہ کے قریشی میاں صاحبان کی مخالفت
کی اور حضرت شاہ مراد کی جانشینی کا دعویدار بننا چاہا۔
حالانکہ شاہی وقتوں کے پروانے اس امر کے شاہد ہیں کہ
اس خانقاہ اور اس کے متعلقہ وقف کے ساتھ سوائے
اولاد باوا آفتاب کے اور کسی کا کوئی تعلق نہیں سُنا
گیا ہے کہ باوا شاہ مراد صاحب نے فرمایا تھا کہ خانپور
پلید ٹھیکری ہے۔یہ بات باوا صاحب موصوف کی
ایک کرامت تھی کہ اول غلطی تو خانپوریوں سے یہ ہوئی
کہ انہوں نے باوا صاحب کے اپنے بنائے جانشین
کی اولاد سے مخالفت کی۔اور دوسری غلطی یہ ہوئی
کہ اس زمانہ کے فرستادۂ خدا کی مخالفت میں انہیں
سے بعض قاضیوں نے ہمارے مکرم دوست مولوی
کرم داد صاحب کے ساتھ عداوت کے رنگ میں مباحثہ
کیا اور اپنی شامتِ اعمال سے طاعون میں گرفتار ہو کر
ہلاک ہو گئے۔اللہ تعالیٰ ان کے پس ماندگاں کو ہدایت
اور روشنی دے۔

تکیہ میں رات کے وقت میں نے وعظ کیا۔اور
اپنے اقارب سب چھوٹے بڑوں کو جمع کر کے سمجھایا کہ ایک
بزرگ کی قبر پر فاتحہ پڑھنا دعا کرنا کیا کچھ جائز ہے اور
سجدہ وغیرہ جیسا بعض جاہل لوگ کرتے ہیں شرک اور
گناہ ہے اس سے خدا ناراض ہے۔ایسا ہی دیگر
ضروری مسائل سمجھائے گئے اور حضرت مسیح موعودؑ کی
آمد اور ضرورت سے ان کو باخبر کرنے کی سعی کی گئی جعفر

شاہ مراد صاحب ایک مجذوب فقیر تھے۔لیکن اُن کے
بعض اشعار سے جو جناب مولوی سراج دین صاحب
قریشی صدیقی چشتی۔حیدری نے بہت محنت سے جمع
کئے ہیں ظاہر ہے کہ شاہ صاحب شریعت کی پابندی
کی کس قدر تاکید کرتے تھے۔چنانچہ شاہ صاحب کا ایک
شعر ہے ؎

راہ راہ شرع دا اے ہور او جھڑ جھٹر
جو فقر بنی دا کرسی ہوسی مفتخر

شاہ صاحب کی کتاب بنام گلزار شاہ مراد مولوی سراج دین
صاحب سے بمقام خانپور تحصیل چکوال ضلع جہلم بقیمت
۵ر فی نسخہ مل سکتی ہے۔مگر مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ
اس مجموعہ میں بسبب دور زمانہ اور صاحبان کی نظمیں
بھی شامل ہو گئی ہیں ؛

۱۵-اپریل کو ہم تکیہ سے کھیوڑہ کو واپس آئے۔اور
وہاں سے ریل پر سوار ہو کر لاہور کے راستہ سے قادیان
آ گئے۔وہ دُعا جس کا گوجرانوالہ میں وعدہ کیا گیا تھا یہ ہے

دُعا

اَللّٰهُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْيَتِكَ
اے اللہ نصیب کر ہم کو اپنا ڈر
مَا تَحُولُ بِهِ بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَعَاصِيكَ
جو روک کر دے تو اس کو ہماری اور اپنی بے فرمانیوں کے بیچ میں
وَمِنْ طَاعَتِكَ مَا تُبَلِّغُنَا بِهِ جَنَّتَكَ
اور اپنے حکم پر چلنا جو پہنچادے تو اس سے اپنی جنت میں
وَمِنَ الْيَقِينِ مَا تُهَوِّنُ بِهِ عَلَيْنَا
اور یقین جو آسان کر دے تو ہم پر اس سے
مُصِيبَاتِ الدُّنْيَا وَمَتِّعْنَا بِأَسْمَاعِنَا
دُنیا کی مصیبتیں اور فائدہ دے ہم کو ہمارے کانوں
وَأَبْصَارِنَا وَقُوَّتِنَا مَا أَحْيَيْتَنَا وَاجْعَلْهُ
اور ہماری آنکھوں اور ہماری قوت سے جب تک زندہ رکھے تو ہم کو
الْوَارِثَ مِنَّا وَاجْعَلْ ثَارَنَا عَلَىٰ مَنْ ظَلَمَنَا
اور کر ہر ایک کو ان میں سے ہمارا وارث اور کر ہمارا غصہ اُس پر جو ظلم کرے
وَانْصُرْنَا عَلَىٰ مَنْ عَادَانَا وَلَا تَجْعَلْ مُصِيبَتَنَا
ہم پر اور مدد کر ہماری اُس پر جو ہم سے دشمنی کرے اور مت کر ہماری مصیبت
فِي دِينِنَا وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا أَكْبَرَ هَمِّنَا وَلَا
ہمارے دین میں اور مت کر دُنیا کو ہمارے بڑے غم کی چیز اور نہ
مَبْلَغَ عِلْمِنَا وَلَا تُسَلِّطْ عَلَيْنَا مَنْ لَا يَرْحَمُنَا
ہمارے علم کے پہنچنے کی جگہ اور نہ غلبہ دے ہم پر اس کو جو ہم پر رحم نہ کرے

اَللّٰهُمَّ انْفَعْنَا بِمَا عَلَّمْتَنَا وَ
اے اللہ فائدہ دے مجھ کو اس چیز سے کہ سکھائی تو نے اللہ
عَلِّمْنَا مَا يَنْفَعُنَا وَزِدْنَا عِلْمًا
سکھلا مجھ کو وہ چیز کہ فائدہ دے مجھ کو اور زیادہ دے مجھ کو علم

سفر دکن

برادرم مکرم سلمہ - السلام علیکم

یہ سفر اس وقت تک تو مبارک نظر آتا ہے - اور خدا تعالےٰ سے دعا ہے کہ آیندہ بھی مبارک ہو - اور مجھے یقین ہے کہ ایسا ہی ہو گا - اس سفر میں ہماری لاہور سے روانگی بھی نرالی تھی - ۲۲ - تاریخ کی شام کو ایک معقول حصہ اپنی جماعت کا احمدیہ جامع مسجد لاہور میں جمع ہوا - بعد نماز مغرب سب نے کامیابی وصحت وعافیت وفد کے لئے خلوص دل سے دعا مانگی - جس میں ایک خاص رنگ تھا - کچھ بھائی ریلوے سٹیشن تک بھی گئے +

دہلی اور آگرہ کے اسٹیشن پر بعض غیر احمدی احباب ہمارے لئے ناشتا اور کھانا لائے اور با فراط لائے جسکی بعض چیزیں ہمارے دو آیندہ دنوں تک بھی کام آتی رہیں - خدا ان کو جزائے خیر دے - ہم ۲۲ - کی شام کو چلکر بنگلور ۲۶ - کی صبح کو پہنچے - عمائد شہر نے ہمارا استقبال کیا - منتظم کیمٹی نے چاہا کہ ہم ہوٹل میں اُتریں - لیکن ہم نے دیسی طرز رہایش پسند کی - انجمن اسلامیہ کا لائبریری ہال ہمارے لئے خاص کیا گیا +

اس شہر میں کوئی احمدی بھائی پندرہ بیس ہیں - لیکن ان کے علاوہ جیسے کہ معلوم ہوا - ایک کثیر تعداد ایسے افراد کی بھی ہے جو احمدی تھے لیکن مخالفت کا مقابلہ نہ کرکے دب گئے ہیں - یوں تو جہاں جاؤ کوئی شہر مخالفت سے خالی نہیں - اور ہمارے متعلق طرح طرح کی غلط فہمیاں ابھی تک ہر جگہ قائم ہیں - جن کے دفعیہ کے لئے ہمیں خاص طور کوشش کرنی چاہیئے لیکن اس شہر کا تو گویا باوا آدم ہی نرالا ہے - جنوبی ہند کا یہ شہر حضرت قبلہ سید محمد احسن صاحب کی زبردست معرکہ آرائیوں کا مرکز رہ چکا ہے - اس شہر نے اُس قاضی عبد القدوس کو پیدا کیا ہے جس کا فتویٰ تکفیر اپنی شدت میں تمام مکفرین کے فتووں سے بڑھ گیا تھا - خدا کا شکر ہے کہ مکفرین کا گروہ دن بدن دُنیا سے مٹتا جاتا ہے - اور اسلام کے لئے وہ مبارک دن ہوگا جسدن اس قوم سے مکفر دُور ہو جائینگے - بہر حال ان امور نے بنگلور میں مخالفت کو بدرجہ اتم قائم کر رکھا تھا - منتظمین جلسہ نے خواجہ صاحب کو دعوت بھی دی اور بُلا بھی لیا - استقبال بھی اعلیٰ پیمانہ پر کیا - لیکن شہر میں مخالفت کی آگ مشتعل ہوگئی - اور یہ مشہور ہوگیا کہ قادیانی کے ڈیس پر جانے سے بلوہ ہو جائے گا - منتظمین جلسہ سخت گھبراہٹ میں تھے مختلف پیراؤں میں ہم سے دریافت کرتے تھے کہ خواجہ صاحب کی تقریر یا اُس کا حصہ باعث اشتعال تو نہ ہوگا - کہیں اپنی تقریر میں وہ باعث فساد تو نہ ہو جائینگے - الغرض جس خوشی اور جوش سے ان منتظمین نے ہمیں بُلایا تھا وہ سب مبدّل بہ غم ہوگیا - ان میں سے بعض تو ہمیں بلانے سے بھی نادم ہونے لگے - لیکن اُن کو اور نہ ہم کو معلوم تھا کہ پردۂ غیب سے کیا ظہور ہوگا اور کس طرح ہمارا وجود ہی جلسہ اور اہل شہر کے لئے موجب برکت ہوگا - کیونکہ جیسے کہ میں آگے چلکر لکھوں گا کانفرنس کی کل کی کل کامیابی کا سہرا جیسے کہ خود آنریبل جسٹس عبد الرحیم جج ہائیکورٹ مدراس نے اور دیگر منتظمین نے علی الاعلان تسلیم کیا قادیانی کے سر پر تھا - بہر حال جلسہ ۲۷ - کی صبح کو گیارہ بجے شروع ہوا - اور جسٹس عبد الرحیم نے اپنی افتتاحی پریزیڈنشل تقریر انگریزی میں پڑہی تقریر اسلامی محبت اور جوش سے معمور تھی - لیکن اب مشکل یہ پڑی کہ $\frac{2}{3}$ سے زیادہ حاضرین کے لئے یہ تقریر لاطینی یا یونانی تھی وہ انگریزی دان نہ تھے - اس لئے منتظمین جلسہ نے خواجہ صاحب کو اس کے اُردو ترجمہ کے لئے کہا - یہ لکھنے کی ضرورت نہیں کہ ترجمہ اگرچہ ایک حد تک فی البدیہہ تھا مگر وہ کیسا تھا - خود انگریزی داں سامعین نے تسلیم کیا کہ جسٹس عبد الرحیم کی تقریر کو چار چاند لگ گئے اور جسٹس عبد الرحیم نے خاص طور پر شکریہ ادا کیا - اس فی البدیہہ ترجمہ نے ایک حد تک لوگوں میں ہمارے متعلق اُنس پیدا کر دیا +

پہلے دن کے دوسرے اجلاس میں ایک ریزولیشن تعلیم نسواں کے متعلق پیش ہوا - اس کو ایک یورپین خاتون مسز گرینگ نے پیش کیا - خاتون مذکور نے اپنے دوران تقریر میں اسلامی پردہ پر حملہ کیا - اور اس کو کل ترقیوں کا مانع بیان کیا - اب ایک طرف صدر جلسہ اور دوسری طرف انگریزی خوان حاضرین اُس کے حملہ سے بہت حد تک رنجیدہ خاطر تو ہوئے لیکن وہاں اُنکی نگاہ میں کوئی نہ تھا کہ اُس کا جواب دے یہ شان ایزدی ہے کہ جو اس تحریک کا مؤید تھا وہ بھی غیر حاضر تھا - منتظمین جلسہ نے خاکسار سے استدعا کی کہ میں اس کی تائید میں تقریر کروں - خدا تعالےٰ نے مجھے کامل توفیق دی اور میں نے اسلامی پردہ کی حقیقت حاضرین پر ظاہر کی اور بتلایا کہ اسلامی پردہ تعلیم و ترقی کا حارج نہیں - ہاں یہ اُن فسادات کا علاج ہے جس سے یورپین سوسائٹی اب خود بخود تنگ آرہی ہے - یہ ایک اسلامی تعلیم پر حملہ کا اندفاع تھا - جو کہ خادم سلسلہ احمدیہ کے ہاتھ سے اس شہر میں ہوا - اس تقریر سے کیا صدر جلسہ اور کیا حاضرین جلسہ از حد خوش ہوئے - اور خدا تعالےٰ کے شکر گذار ہوئے کہ ایک اسلامی جلسہ میں اسلام پر جو حملہ ہوا وہ اندفاع کے بغیر نہ رہا +

سہپہر کو ہم دار الاقامتہ میں آئے اور نماز مغرب بہت ہی درد والحاح سے ادا کی بہت عاجزی سے دُعائیں مانگی گئیں - کیونکہ ۹ بجے رات خواجہ صاحب کا پہلا لکچر تھا - یہ لکچر اسلام و تعلیم پر تھا - یہ لکھنے کی ضرورت نہیں کہ لیکچر کیسا تھا یا کیا تھا - وہ تاثیر جو ان لیکچروں کی اور حصص ہندوستان میں ہوا کرتی ہے یہاں اُس سے بڑھ چڑھ کر تھی - اور حسب معمول ایک تقریر نے عداوت اور وحشت کو موانست اور محبت سے بدل دیا - خدا تعالےٰ کے شکر کرنے کے لئے اور سجدات شکر ادا کئے - اس کامیابی نے ہمیں اور دعا کرنے کی تحریک کی - اور ہم پر یہ ظاہر کیا گیا کہ اس سے بھی زیادہ کامیابی ہوگی - ایسے وقت میں حضرت اقدس خلیفۃ المسیح کا تار پہنچا - جو نہایت ہی حوصلہ افزا تھا - دوسرے دن جب ہم کانفرنس میں گئے تو اس بشارت کے آثار نظر آنے لگے جو خدا تعالےٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے رات ہم کو دی تھی - آنریبل جسٹس عبد الرحیم کے آنے میں کسی کام کے باعث دیر ہوگئی - اور کانفرنس نے بہت کام کرنا تھا اس لئے عمائد کانفرنس نے یہ تجویز کیا کہ کانفرنس کا پریزیڈنٹ خواجہ صاحب کو کیا جائے - خواجہ صاحب سے حاضرین جلسہ کو کل کی تقریروں سے کچھ ایسی دلچسپی ہوگئی کہ اس تحریک پر چاروں طرف سے نعرہ ہائے خوشی

بلند ہوئے اور خواجہ صاحب اُس دن کے صدر جلسہ منفرر ہوئے اور کارروائی شروع ہو گئی۔ دوران جلسہ میں جسٹس عبدالرحیم صاحب تشریف لے آئے لیکن خواجہ صاحب کے اصرار پر بھی انہوں نے یہی پسند کیا کہ اُس دن کا اجلاس خواجہ صاحب کی صدارت سے تکمیل پائے۔ اس وقت ایک خاص صورت پیدا ہو گئی۔ ہمارے پیارے بھائی ذوالفقار علی خاں رئیس رامپور کے برادر حقیقی مسٹر شوکت علی صاحب علیگڈھ پارٹی کی نیابت لے کر شریک جلسہ ہوئے تھے۔ اُن کی اُس دن تقریر ہوتی تھی چنانچہ انہوں نے اثنائے تقریر میں فرمایا کہ وہ دراصل نواب وقار الملک بہادر کا ایک پیغام مسلمانانِ جنوبی ہند کے لئے لائے ہیں اور وہ پیغام یہ ہے کہ آپ سب لوگ خواہ کسی فرقہ سے تعلق رکھتے ہیں اس وقت اکٹھے ہو جاؤ اور آپس میں کینہ اور عداوت نہ رکھو۔ بلکہ مخالفانِ اسلام کے مقابل اپنے ہتھیاروں کو جمع کرلو۔ میر شوکت علی کی تقریر بہت سے پہلو اپنے اندر لئے ہوئے تھی۔ لیکن خواجہ صاحب نے نواب وقار الملک بہادر کے پیغام پر ایک مفصل تقریر فرمائی۔ جس میں اُنہوں نے ظاہر کیا کہ مخالفان اسلام کے مقابل متفقہ کوشش کرنا اور اپنے ہتھیاروں کو اکٹھے استعمال کرنا اس بات کا کسی طرح بھی مقتضی نہیں کہ آپ صاحبان اپنے اپنے فرقوں کے خصائص اور امتیازی نشانوں کو چھوڑ دیں۔ آپ ضرور ان خصائص اور امتیازوں کو قائم رکھیں۔ کیونکہ ان خصائص کے قیام سے ہی جماعت کی ہستی ہے۔ بیشک آپ محبت اور آشتی اور ٹھنڈے دل کے ساتھ ایک دوسرے کو تبلیغ کریں۔ لیکن جب اسلام کے خلاف کوئی اُٹھے تو اُس کی سرکوبی کے لئے سب جمع ہو جاؤ۔ اسوقت خواجہ صاحب نے ہندو کمیونٹی کے مختلف فرقہ جات اور اُن کے درمیان خطرناک اختلافات اور غیر ہندوؤں کے مقابل اُن کی متفقہ کوششوں کا ذکر کر کے مسلمانوں کو غیرت دلائی۔ اور اس پر زور دیا کہ ہرگز ہرگز آپس میں مسلمان ایکدوسرے ... ب غیر مسلم مقابل ہو تو

اکٹھے ہو جائیں اور اپنے درمیانی اختلافات کو محبت اور پیار سے فیصلہ کریں۔ یہ تقریر اپنا اثر کئے بغیر نہ رہی۔ اور کم از کم اُس مخالفت کے لئے بہت مزیل ثابت ہوئی۔ جو دو چار دن پہلے کئی سالوں سے ہمارے خلاف کام کر رہی تھی۔ دوسرے دن بھی انگریزی میں تقریریں ہوئیں۔ اور اس کا فی البدیہہ ترجمہ خواجہ صاحب کو کرنا پڑا۔ حق تو یہ ہے کہ اصل تقریریں ایسی واضح نہ تھیں جیسے کہ یہ ترجمے تھے۔ اور یہ وہ بات ہے جس کو مقررین نے بڑے شکریہ کے ساتھ تسلیم کیا +

تیسرے اجلاس میں ایک اہم کام منتظمین جلسہ کے سامنے تھا۔ ہائیکورٹ کے ایک سابق جج مسٹر جسٹس باڈم نے مسلمانوں پر مختلف قسم کے احسانات کئے ہوئے تھے۔ ان کے مرنے پر مسلمانان صوبہ مدراس نے اُن کی یادگار میں ایک فنڈ کھولنا چاہا تھا۔ لیکن وہ فنڈ کس مپرسی کے عالم میں تھا۔ اور اس کانفرنس کا ارادہ تھا کہ اُس فنڈ کی تکمیل ہو۔ اس کام کے لئے جسٹس عبدالرحیم نے خواجہ صاحب کو کہا کہ ہم توقع کرتے ہیں کہ آپ ہی کی تقریر سے بالضرور لوگ اس فنڈ میں کچھ چندہ دینگے۔ چنانچہ اُن کے کہنے پر خواجہ صاحب نے ایک زبردست اپیل کی جسٹس باڈم کے خدمات کا ذکر کیا۔ اور پھر تحریک کی یہ اپیل کچھ ایسی مؤثر ثابت ہوئی کہ سات آٹھ ہزار کے درمیان چندہ کوئی نصف گھنٹہ میں ہو گیا۔ اس کے بعد اور کارروائی ہوئی اور کانفرنس کا اجلاس ختم ہوا۔ ہم لوگوں کا خاص شکریہ ادا کیا گیا۔ اور علی الاعلان تسلیم کیا گیا کہ اس کانفرنس کی کامیابی کا سہرا خدام سلسلہ احمدیہ کے سر ہے۔ اگرچہ کانفرنس تو ختم ہو گئی لیکن شہر کے لوگوں کے اصرار پر شب کو پھر انتظام کیا گیا۔ چنانچہ سب سے پہلے مولوی غلام رسول صاحب راجیکی کی تقریر دلپذیر ہوئی۔ آپ نے سورہ کوثر میں سے کچھ وعظ فرمایا۔ اور اس کی پُر معارف تفسیر سے لوگوں کو محظوظ کیا۔ ندوہ کی طرف سے سید سلیمان شریک کانفرنس تھے مولوی صاحب کے بیان کے متعلق انہوں نے اپنی ممنونیت ظاہر

فرمائی۔ اور کہا کہ قرآن کو جب سنو تو اس میں نئے ہی معارف نظر آتے ہیں۔ مولانا کی تقریر سے یہ عام چرچا ہوا۔ کہ قادیانی اسٹیج پر جو آتا ہے وہ اپنے رنگ کا ایک ہی وسیع النظر عالم ہوتا ہے۔ اسکے بعد خواجہ صاحب کی تقریر ہوئی ۔ تقریر کے خاتمہ پر عجب رنگ نظر آیا۔ معززین شہر سے ایک ضعیف العمر سٹیج پر آیا اور اس نے ایک بنارسی دوپٹہ خواجہ صاحب کے زیب تن کر کے پہلے دست بوسی کی۔ اور پھر قدم چومنے لگا۔ خواجہ صاحب نے بہت روکا لیکن وہ نہ رُکا۔ پھر کیا تھا جسقدر ہال میں لوگ جمع تھے وہ فرداً فرداً آتے جاتے تھے اور دست بوسی کرتے تھے۔ اور اکثر قدم چومنے کی کوشش کرتے تھے۔ اگرچہ خواجہ صاحب سخت اصرار سے روکتے تھے مگر وہاں کون سُنتا تھا۔ ایک جوش اور اخلاص تھا جس کی کوئی انتہا نہ تھی۔ کیا عجب نظارہ تھا وہی شہر جس میں دو دن پہلے خطرناک مخالفت تھی وہی سٹیج ہے جس پر تقریر کرنے سے بلوہ کا خطرناک اندیشہ تھا۔ جس کے انتظام کے واسطے سُنا گیا ہے کہ بہت سی پولیس بہ تبدیل لباس خاصکر اس آخری رات موجود۔ وہی سٹیج ہے جس پر مسیح موعودؑ کا ایک غلام کھڑا ہے۔ اور لوگ اپنے اخلاص اور محبت اور عقیدت کے اظہار کیلئے وہ طریق ظاہر کر رہے ہیں جس سے زیادہ انکسار اور تذلل کی اور کوئی صورت سمجھ میں نہیں آتی جسٹس آنریبل عبدالرحیم نے ہمیں دعوت دی کہ ہم مدراس آکر لیکچروں کا ایک سلسلہ شروع کریں۔ مدراس کے ملک التجار سیٹھ حاجی محمد اسمٰعیل خان بہادر نے نہایت عجز والحاح کے ساتھ ہم سے وعدہ لیا کہ ہم مدراس میں اُنہی کے مہمان ہوں۔ شہر میسور، ضلع وانم باڑی کولار۔ اور دیگر جگہوں سے متواتر درخواستیں ہو رہی ہیں کہ کم ازکم ایک ایک دن کے لئے ہم وہاں جائیں کل پونا سے آنریبل رفیع الدین احمد صاحب کی تار آئی ہے کہ ہم ۶۔ اگست کو ضرور پونا پہنچیں جس کا ابھی فیصلہ نہیں کیا گیا۔ وہی احمدی جماعت جو حقارت اور نفرت کے ساتھ دیکھی جاتی تھی۔ آج اُن کے ساتھ وہ صورت نہیں۔ کل سارا دن مختلف علاقوں

...کے معززین ہمارے پاس آتے رہے اور سلسلہ کی بابت دریافت کرتے رہے۔ اور جہاں تک خدا تعالیٰ نے ہمیں توفیق دی ہم نے مختلف پیرایوں میں سلسلہ کی تبلیغ حضرت اقدس امام الزمان علیہ السلام کے مشن اور وفات مسیح پر گفتگو کی۔ ... ایک مولوی صاحب پر تو خدا تعالیٰ کے فضل سے ایسا اثر ہوا کہ وہ خود بخود وفات مسیح کے دلائل ... اس شہر کے معززین مختلف اوقات پر آتے رہے اور سلسلہ کا چرچا رہا۔ ... بھی جو مدراس پریسیڈنسی کے ... ہیں۔ وفات مسیح پر ایک لیکچر ... گفتگو ہوئی۔ ... ایک اور لیکچر میوہال میں بزبان اردو ہوگا۔ اور ... بزبان انگریزی۔ خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ ایک کافی تعداد ان بھائیوں کی جو مدت سے سلسلہ کے ساتھ تعلق چھوڑ بیٹھے تھے وہ ہمیں ملنے آتے ہیں اور اپنی احمدیت کا اظہار کرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ ان دوستوں کو استقامت بخشے ✤

خاکسار مرزا یعقوب بیگ از بنگلور ۳۱/۸/۱۲

کیا کوئی صاحب حج کرانا چاہتے ہیں

پہلے ایک عرب حاجی یہاں آئے تھے حضرت کے زمانے سے ان کے متعلق اشتہار دیا گیا تھا۔ جناب فضل حق صاحب احمدی نے ریاست پٹیالہ سے انکی معرفت اپنا فرض حج ادا کیا ہے۔ ایسا ہی اب ایک اور حاجی صاحب یہاں آئے ہوئے ہیں جو کسی کی طرف سے حج کرنے کی تکالیف اٹھانے کے واسطے طیار ہیں۔ اور قابل اعتبار آدمی ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی صاحب نیابتاً اپنا حج کرانا چاہتے ہوں۔ تو بہت جلد اطلاع دیں۔ ماہ رمضان کے اندر ہی خط و کتابت ہو کر فیصلہ ہو جائے تو بہتر ہے تاکہ عرب صاحب موصوف عید سے دوسرے دن یہاں سے تشریف لے جاویں ✤

کلام امیر

کا پہلا پرچہ ۱۹۔ ستمبر، ۷۔ شوال کے اخبار کے ساتھ شائع ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ ✤

اطلاع

۲۶۔ رمضان المبارک ۱۴۔ ... کو اخبار شائع نہ ہوگا۔ جیسا کہ پہلے لکھا جا چکا ہے اگلا پرچہ ۳ اکتوبر کو نکلے گا بوجہ تعطیل ہوگا ✤

درخواست جنازہ

خوشاب کے حافظ غلام رسول صاحب احمدی مرحوم کے واسطے احباب سے دعا مغفرت کی درخواست کی جاتی ہے ✤

قاضی خواجہ علی صاحب مرحوم حضرت مسیح موعود کے بہت پرانے خادم تھے کبھی کسی موقعہ پر ان کو زلزلہ نہیں آیا۔ ہمیشہ مستقل مزاج رہے۔ آخر عمر لنگر خانہ کی خدمت میں گذاری۔ مرحوم چند روز لدھیانہ میں بیمار رہ کر فوت ہوئے۔ لاش قادیان لائی گئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے جنازہ پڑھا اور مقبرہ بہشتی میں مرحوم کو دفن کیا گیا۔ اللّٰھم اغفرہ وارحمہ۔ احباب سے درخواست دعائے جنازہ کی ہے ✤

ضرورت ہے

(۱) دو احمدی نیک دیانتدار خواندہ چست جوان خدمتگاروں کی متاہل کو ترجیح دیجائے گی۔ مشاہرہ فی کس ۵ روپیہ تک آئندہ ... روپیہ تک ترقی کی امید۔ اگر محرری کے قابل ہوئے تو کسی وقت محرر بن سکتے ہیں اور اس طرح اور بھی ترقی ہو سکتی ہے ✤

(۲) ایک قانون دان ملازم کی جو کسی وکیل کا منشی رہ چکا ہو اور ہوشیار اور کارگذار سمجھدار اور نیک ہو اور لیاقت عمدہ رکھتا ہو۔ مشاہرہ ... روپیہ سے ... تک۔ احمدی کو ترجیح دیجائے گی ✤

(۳) ایک احمدی ہاسپٹل اسسٹنٹ کی۔ اگر پنشنر ہو مگر کام کے قابل ہو تو بھی مضایقہ نہیں باقی شرائط بذریعہ خط و کتابت طے ہونگی۔ درخواست مع اسناد لیاقت و کارگذاری بہت جلد آنی چاہئیں

الراقم خانصاحب محمد علیخانصاحب رئیس مالیرکوٹلہ۔

مجموعہ اشتہارات حضرت مسیح موعود

کا تیسرا حصہ چھپ کر طیار ہو گیا ہے۔ جن اصحاب کو مطلوب ہو جلد منگوا لیں۔ قیمت فی نسخہ ۱۰/ ہے

کھوئی ہوئی قوت

کی واپسی کے واسطے ہمارے ایک بھائی ایک معتبر اور مجرب قیمتی دوائی کھانے اور لگانے کی پیش کرتے ہیں۔ قیمت دس روپے ہے اور بدر ایجنسی قادیان سے مل سکتی ہے ✤

رسید زر

۱۲۔ جولائی ۱۹۱۲ء

منشی غلام حیدر صاحب ۲۱۴۶ عہ/ — بابو محمد اسمٰعیل صاحب ۲۲۲۳ للعہ
منشی عبدالغفور صاحب ۲۳۲۲ ے — شیخ محمد اسمٰعیل صاحب ۲۴۱۴ للعہ
میاں غلام سرور صاحب ۲۱۰۶ للعہ — منشی طالع علیخانصاحب ۲۰۷۷ عہ/
منشی غلام حیدر صاحب ۲۰۵۵ عہ — سید انعام رسول صاحب ۱۹۴۹ للعہ
منشی امیر الدین صاحب ۱۱۰۵ للعہ — بابو عبدالعزیز صاحب ۱۷۵۲ للعہ
قدرداد صاحب ۱۷۵۳ للعہ — منشی دولت خانصاحب ۱۶۹۴ للعہ
چودہری کرم الٰہی صاحب ۱۶۳۵ عہ — خان شیر بادر خانصاحب ۱۵۹۵ للعہ
حاجی احمد اللہ صاحب ۱۴۶۷ ے — منشی عبدالحمید صاحب ۱۴۱۳ للعہ
سید محمد محمود حسن صاحب ۱۳۴۵ للعہ — چودہری غلام حسین صاحب ۱۳۰۳ عہ/
شیخ محمد حسین صاحب ۱۳۹۶ عہ/ — ملک کرم الٰہی صاحب ۱۲۵۲ للعہ
سیٹھ موسیٰ صاحب ۱۱۰۷ للعہ — منشی غلام رسول صاحب ۱۱۶۹ للعہ
منشی نبی بخش صاحب ۱۲۷۹ عہ — منشی الٰہی صاحب ۱۱۱۸ للعہ
خان احمد علی صاحب ۱۱۲۶ للعہ — شیخ حسن محمد صاحب ۱۱۳۸ للعہ
میاں غلام رسول صاحب ۹۱۵ للعہ — خان حامد حسین صاحب ۹۱۱ عہ
بابو عبدالرحمن صاحب ۸۲۲ للعہ — شیخ عبدالواحد صاحب ۷۶۴ للعہ
شیخ فضل کریم صاحب ۷۴۵ للعہ — سردار محمد ایوب صاحب ۵۶۱ للعہ
ایم۔ ایس۔ یوسف صاحب ۳۶۵ للعہ — راجہ شیر محمد صاحب ۳۰۳ للعہ
حکیم محمد حسین صاحب ۱۲۵ للعہ — محمد ابراہیم صاحب ۹۶ للعہ
حاجی امیر الدین صاحب وغیرہ ۶۸ للعہ — میاں نور احمد صاحب ۶۴ للعہ
بابو جمال الدین صاحب ۵۲ للعہ — میاں احمد علی صاحب ۴۲ للعہ
مستری قادر بخش صاحب ۳۸ عہ/ — مرزا ڈاکٹر یعقوب بیگ صاحب ۲۶ للعہ
میاں محمد بخش صاحب ۱۶ عہ — میاں محمد امیر صاحب ۳۰۲ للعہ
بابو علی محمد صاحب ۲۹۹۲ للعہ — میاں غلام علی صاحب ۲۶۲۴ ے
ولی محمد صاحب ۲۴۵۹ ے — شیخ علی احمد صاحب ۲۶۰۱ للعہ
منشی فرزند علی صاحب ۲۹۹۸ عہ/ — محمد حسین صاحب ۱۸۹۵ للعہ

۱۳۔ جولائی ۱۲ء — منشی سکندر علی صاحب ۲۲۴۲ عہ

۱۴۔ ″ ″ — گلاب الدین صاحب ۷۳۵ ۲/

۱۶۔ جولائی ۱۲ء

سید ناصر شاہ صاحب ۳۰۵ للعہ — زین الدین صاحب ۶۱ للعہ

کلام امیر

کلام امیر کے واسطے جو آٹھ صفحات اخبار کے ساتھ بڑھا کر گویا اخبار کا دوسرا حصہ بنانے کی تجویز پچھلے اخبار میں شائع ہو چکی ہے وہ دو قسم کے کاغذوں پر چھاپا جائے گا۔ سریرام پوری کاغذ اور اعلے سفید کاغذ۔ اور ان کی قیمت خریداران اخبار بدر کے واسطے مبلغ عا/ اور مبلغ ے/ سالانہ علی التواتر ہوگی۔ جو ہر صورت میں پیشگی بذریعہ منی آرڈر آنی چاہیئے۔ جو صاحبان بدر کے خریدار نہیں اور صرف کلام امیر منگوانا چاہے ان سے ایک روپیہ سالانہ محصول ڈاک وغیرہ زائد لیا جائے گا۔ عام سالانہ قیمت یہی ہے لیکن کسی کام کے ابتدائے شروع کرنے اور انتظام قائم کرنے کے اخراجات زیادہ ہوتے ہیں اور شروع میں خریدار بہت کم ہوتے ہیں جس سے کارخانہ پر ایک بوجھ پڑتا ہے لہذا کلام امیر کے عشاق سے اُمید ہے کہ وہ اس کام میں خصوصیت سے امداد کرینگے اسواسطے ایک خاص قیمت مبلغ صمہ سالانہ بھی مقرر کیگئی ہے۔ ہم نے احباب کی بہت پرانی خواہش کو پورا کرنے کے واسطے یہ تجویز کی ہے۔ اب دیکھنا چاہیئے کہ جو لوگ کلام امیر کے واسطے اس قدر اشتیاق ظاہر کرتے تھے وہ چندہ دینے اور کلام امیر کے واسطے خریدار بہم پہنچانے کے لئے کہاں تک سعی کرتے ہیں چونکہ منی آرڈر کی رسید خریداران کو باقاعدہ مل جاتی ہے اسواسطے کوئی علیحدہ رسید زرچندہ کی نہ دیجاوے گی (خاص چندہ معاونین اور اعانت کی ہر رقم آئے گی وہ درج اخبار کیجائے گی) ہاں جن اصحاب کو ڈاکخانہ کی رسید نہ ملے یا رسید پر دستخط مشکوک ہوں وہ بذریعہ خط دریافت کرلیں

بدر میں جو ایک صفحہ کلام امیر کا ہوا کرتا ہے وہ بدستور ہوا کرے گا انشاءاللہ اور اس صفحہ کا نام بدر منوّر ہوگا اور ان آٹھ صفحوں کی سُرخی کلام امیر ہوا کرے گی سب سے اوّل کلام امیر میں وہ درس قرآن شریف درج کیا جائے گا جو حضرت خلیفۃ المسیح ماہ رمضان میں دے رہے ہیں اور اللہ تعالےٰ کے فضل پر اُمید ہے کہ ماہ رمضان میں ہی پورا ہو جائے گا۔ اس درس کے اندراج کے وقت اس بات کا لحاظ نہ کیا جائے گا کہ کوئی بات پہلے درس میں بھی درج ہو چکی ہے یا کہ کوئی بات رہ گئی ہے۔ صرف وہ باتیں درج کی جائیں گی۔ جو حضرت نے اس درس میں فرمائی ہیں خواہ وہ پہلے کہیں لکھی جا چکی ہیں یا نہیں لکھی جا چکیں

کلام امیر کا حساب عید رمضان سے عید رمضان تک ہوا کریگا۔ سال میں ۴۸ نمبر چھپا کرینگے ہر نمبر عموماً آٹھ صفحے کا ہوگا۔ جو اصحاب سال کے درمیان خریدار بنیں گے انکو بھی شروع سال سے تمام پرچے خریدنے ہوں گے۔ کلام امیر کی قیمت کے واسطے کسی صاحب کے نام اخبار عموماً وی پی نہ کیا جائے گا اور جب تک قیمت دفتر میں پہنچ نہ جائے گی کسی کے نام یہ حصہ جاری نہ ہوگا

نقشہ قیمت کلام امیر

عام قیمت			قیمت خاص معاونین
	سریرام پوری کاغذ	سفید کاغذ	پانچ روپے
خریداران بدر کیلئے	عا/	ے/	
غیر خریداران بدر کیلئے	ے/	للعہ	

کلام امیر کے سب سے پہلے خریدار قاضی فضل کریم صاحب متولی احمدی ہیں جن کے نام میں رحیم کریم خدا کے فضل کی نیک فال ہے اللہ تعالےٰ انہیں جزائے خیر دے جو صاحب کلام امیر کے خریدار بنیں وہ اپنے نمبر خریداری بدر سے بھی ازراہِ عنایت مطلع فرماویں۔

ضرورت

بدر میں ایک اسسٹنٹ کی ضرورت ہے ابتدائی تنخواہ مبلغ پندرہ ۱۵ روپے ماہوار درخواست میں اُردو اور انگریزی خط کا نمونہ ہونا چاہیئے نیز یہ بھی ظاہر ہو کہ عربی اور انگریزی میں استعداد کہاں تک ہے ؛

رمضان المبارک میں خاص رعایت

۶ ستمبر یوم جمعۃ الوداع سے یوم عید الفطر تک جو صاحب اخبار الحق دہلی کے جو ہفتہ وار ہر جمعہ کو سلسلہ احمدیہ کی تائید میں شائع ہوتا ہے خریدار ہوں گے ان سے بجائے عا/ سالانہ کے صرف عہ/ چندہ سالانہ لیا جاویگا اور یہ رعایت صرف ایکصد خریداروں کے واسطے ہے۔

(۲) انہیں ایام میں رسالہ احمدی کے خریداروں سے بھی بجائے عہ/ سالانہ کے صرف ۱۲/ چندہ لیا جائے گا یہ رعایت صرف ۲۰۰ خریدار تک ہوگی۔ رسالہ احمدی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مخالفین مثل ثناءاللہ وغیرہ کے جواب میں دہلی سے شائع ہوتا ہے جس کا سالانہ چندہ عہ/ ہے۔

(۳) رسالہ احمدی سنہ ۱۹۱۱ء سے نکلنا شروع ہوا ہے جلد اوّل سنہ ۱۹۱۱ء جو نایاب مضامین اور لاجواب دلائل صداقت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پُر ہے ان ایام جمعۃ الوداع سے عید الفطر تک صرف ۱۲/ میں دی جائیگی پہلی جلد کے چند نسخے باقی ہیں۔ پھر دوبارہ یہ نہ دستیاب ہوں گے۔

(۴) تاریخ اسپین مجلّد ہسپانیہ کے عروج و زوال کی مستند تاریخ اعلےٰ کاغذ و خط ضخامت .. ۹ صفحہ معہ نقشہ جات۔ پسندیدہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ اصلی قیمت للعہ رعایتی عہ/۔ صرف پچاس خریداران تک یہ رعایت ملے گی۔

(۵) حمائل شریف ترجمہ ڈپٹی نظیر احمد صاحب۔ ایک صفحہ پر متن۔ بالمقابل صفحہ پر ترجمہ حاشیہ پر فوائد۔ اصلی قیمت عا/ رعایتی عہ/ مجلّد۔

(۶) حمائل شریف ترجمہ شاہ عبدالقادر صاحب۔ تقطیع موزون خوشخط۔ حاشیہ پر فوائد۔ مطبوعہ بلالی پریس ساڈھورہ قیمت اصلی عا/ رعایتی عہ/ مجلّد۔

(۷) حمائل شریف ترجمہ شاہ رفیع الدین صاحب۔ یہ ترجمہ تحت اللفظ ہے جو نہایت عمدہ اور پسندیدہ حضرت خلیفۃ المسیح ہے۔ مطبع ساڈھورہ کی طبع شدہ ہے۔ اصلی عا/ رعایتی عہ/ مجلد

(۸) سُرمہ چشم آریہ۔ مطبوعہ قادیان شریف اصلی ۱۲/ رعایتی ۸/

(۹) ضرورت زمانہ۔ آریوں کے قریباً ایک صد اعتراضوں کا جواب۔ مصنفہ ماسٹر عبدالرحمان صاحب مصنف اختیار الاسلام وغیرہ اصلی ۸/ رعایتی ۶/

(۱۰) تصدیق کلام ربانی بجواب مسلمانی کے بانی کی کہانی۔ مصنفہ سیّد صادق حسین صاحب ممتاز کلکٹری و مشہور اہل قلم سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ یہ کتاب قابل دید و لائق خرید ہے اس میں آنحضرت صلی اللہ وسلم کی ذات پاک پر جو اعتراضات آریوں نے کئے تھے ان کا مکمل مفصل مدلل جواب یورپین مصنفوں کی کتابوں سے صداقت محمدیہ کا ثبوت اصلی ۸/ رعایتی ۴/۔ نوٹ۔ محصول جملہ کتب کا ذمہ خریداران ہوگا درخواستیں پتہ ذیل پر یوم عید الفطر تک رعایتی قیمت کی آنی چاہئیں۔ عاجز قاسم علی ایڈیٹر اخبار الحق و رسالہ احمدی دہلی

ہدایات

اللہ تعالےٰ جزائے خیر دے حضرت اکمل کو کہ وہ ضروری اور مفید تصانیف کے سلسلہ کو ہمیشہ جاری رکھتے ہیں اور اپنے فارغ اوقات کو اس نیک کام

میر محمد سعید صاحب ۱۳۵ للعہ چوہدری غلام محمد صاحب ۳۷۶ للعہ
مفتی گلزار احمد صاحب ۳۸۱ عہ ۸ر شیخ محمد حسن صاحب ۴۵۴ للعہ
میاں محمد داد صاحب ۴۹۶ عہ بابو عبدالرحمٰن صاحب ۵۲۷ للعہ
میاں امام الدین صاحب ۵۴۷ عہ سید عظیم الدین صاحب ۵۸۳ للعہ
چوہدری غلام حسین صاحب ۶۸ للعہ منشی مولا بخش صاحب ۷۲۵ للعہ
مولوی انوار حسین صاحب ۷۳۶ للعہ میاں خیر الدین صاحب ۷۴۳ للعہ
بابو محمد حسین صاحب ۸۳۲ عہ میاں عمر الدین صاحب ۸۳۶ ۴ر
منشی خدا بخش صاحب ۹۱۲ عہ ۸ر بابو محمد حیات صاحب ۹۲۳ للعہ
چوہدری غلام محمد صاحب ۹۴۸ للعہ میاں غلام محمد صاحب ۹۴۹ للعہ
قاضی عبدالحمید صاحب ۹۹۹ للعہ میاں محمد بخش صاحب ۱۱۰۸ ا
شیخ فتح محمد صاحب ۱۱۲۰ للعہ مولوی محمد الدین صاحب ۱۲۶۹ للعہ
سید فیاض الدین احمد صاحب ۱۲۹۰ للعہ بابو روشن الدین صاحب ۱۲۹۴ للعہ
چوہدری محمد الدین صاحب ۱۳۷۵ عہ ۸ر چوہدری غلام محمد صاحب ۱۵۰۵ للعہ
خواجہ محمد رمضان صاحب ۱۵۴۶ للعہ شیخ مظفر احمد صاحب ۱۵۵۹ للعہ
ماسٹر محمد اسمٰعیل صاحب ۱۵۶۴ للعہ حکیم نواب علی صاحب ۱۵۸۱ عہ ۸ر
منشی محمد ابراہیم صاحب ۱۶۱۲ للعہ فضل الٰہی صاحب ۱۶۴ للعہ
نصر اللہ خاں صاحب ۱۶۸۶ للعہ منشی رکن الدین صاحب ۱۷۴۱ عہ ۸ر
نور احمد صاحب ۱۷۵۹ للعہ حکیم صدر الدین صاحب ۱۸۴۳ للعہ
عبدالوالی صاحب ۱۸۵۴ للعہ شیخ مولا بخش صاحب ۱۸۸۷ للعہ
ملک غلام محمد صاحب ۱۸۹۷ للعہ منشی احمد علی صاحب ۱۹۲۷ للعہ
منشی خوشی محمد صاحب ۲۰۰۹ للعہ منشی فضل کریم صاحب ۲۰۲۲ للعہ
مولوی غلام اکبر صاحب ۲۰۸۴ للعہ ڈاکٹر محمد شریف صاحب ۲۱۲۰ للعہ
بابو عبدالغنی صاحب ۲۲۰۰ للعہ منشی غلام محی الدین صاحب ۲۳۵۳ عہ ۸ر
منشی محمد عثمان صاحب ۲۳۴۱ عہ ۸ر منشی محمد صادق صاحب ۲۴۱۲ للعہ
منشی شاہ ولی صاحب ۲۵۷۳ عہ ۸ر چوہدری نصر اللہ خاں صاحب ۲۵۹۵ للعہ
بابو عبدالغفور صاحب ۲۶۲۰ للعہ چوہدری صادق علی صاحب ۳۰۰ للعہ
منشی اصغر علی صاحب ۳۰۰۱ عہ ۸ر غلام حیدر صاحب ۱۷۳ للعہ

۱۷۔ جولائی ۱۲ء

منشی غلام محی الدین صاحب ۲۴ للعہ میاں خدا بخش صاحب ۵۹۷ عہ ۸ر
منشی عبدالعظیم صاحب ۴۰۴ عہ ۸ر مولوی محمد ابراہیم صاحب ۷۹۵ عہ ۸ر
حکیم محمد بخش صاحب ۱۰۷۳ للعہ بابو محمد رشید صاحب ۱۱۱۹ للعہ
حکیم غلام محی الدین صاحب ۱۶۷۶ للعہ منشی غلام حسین صاحب ۲۱۴۷ عہ ۸ر

۱۸۔ جولائی ۱۲ء

حکیم احمد کلام صاحب ۲۹۰۸ عہ ۸ر بابو صالح محمد صاحب ۵۹۱ للعہ
میاں سعید الدین صاحب ۹۶۸ للعہ منشی عبدالرزاق صاحب ۱۴۱۸ للعہ
منشی محبوب عالم صاحب ۱۸۶۳ عہ خانزادہ امیر اللہ خاں صاحب ۱۹۱۳ للعہ

۱۹۔ جولائی ۱۲ء

ڈاکٹر عبدالستار صاحب ۳۹۱ للعہ سید عبدالواحد صاحب ۶۷۷ للعہ
احمد علی خان صاحب ۱۳۵۷ عہ ۸ر میاں نبی بخش صاحب ۱۴۲۹ للعہ
منشی عبدالرزاق صاحب ۱۶۷۷ للعہ مولوی تاج الدین صاحب ۱۶۴۸ للعہ
چوہدری محمد حیات صاحب ۱۹۶۱ عہ ۸ر منشی نصر اللہ خاں صاحب ۲۱۵۵ للعہ
مسماۃ فضل بیگم صاحبہ ۲۹۹۴ للعہ

۲۰۔ جولائی ۱۲ء

منشی محمد الدین صاحب ۵۰۱ عہ ۸ر مولوی غلام امام صاحب ۱۴۵۴ للعہ
منشی غلام مصطفےٰ صاحب ۱۵۸۷ للعہ غلام احمد صاحب اختر ۱۶۴۴ للعہ
عبدالحمید صاحب ۱۸۲۵ للعہ بابو اختر علی صاحب ۲۶۲۱ للعہ

۲۲۔ جولائی ۱۲ء

خواجہ غفار جو صاحب ۵۵۹ عہ ۸ر منشی عبدالرزاق صاحب ۸۵۰ عہ ۸ر
بابو کریم بخش صاحب ۱۱۰۱ للعہ منشی عبدالکریم صاحب ۱۱۳۴ عہ ۸ر
شیخ عبدالعزیز صاحب ۱۷۱۳ للعہ منشی رحیم بخش صاحب ۱۸۱۱ عہ ۸ر
اہلیہ ولایت حسین صاحب ۲۵۳۷ عہ ۸ر خان محمد شریف صاحب ۲۶۱۱ للعہ
منشی سراج الدین صاحب ۳۰۰۴ ۴ر بابو احمد خاں صاحب ۳۰۰۵ عہ ۸ر
۲۳۔ جولائی ۱۲ء۔ ۔ ۔ منشی علی محمد صاحب ۴۰۴ للعہ

۲۴۔ جولائی ۱۲ء

والدہ عبدالحی صاحبہ سے شیخ محمد اسمٰعیل صاحب ۲۵۹۸ عہ
منشی غلام حیدر صاحب ۱۷۹۷ للعہ محمد خاں صاحب ۱۲۰۸ للعہ
منشی نور الدین صاحب ۲۰۸۳ للعہ کوپا کٹی عہ ۲۵۷۲ للعہ
سید محبوب عالم صاحب ۲۸۴۸ دستی معرفت محمد عالم ۴ر

۲۵۔ جولائی ۱۲ء

میاں سلطان محمد صاحب ۲۳۷۲ عہ میاں محمد الدین صاحب ۲۵۸ سے

۲۶۔ جولائی ۱۲ء

سید اسد اللہ شاہ صاحب ۵۹۲ للعہ منشی فیروز الدین صاحب ۲۹۹۹ ۴ر
منشی عنایت اللہ صاحب ۲۶۱۲ للعہ محمد حسین صاحب ۸۰۵ سے
۲۷۔ جولائی ۱۲ء منشی عابد علی صاحب عہ ۸ر

۲۹۔ جولائی ۱۲ء

عبدالوہاب صاحب ۲۷۹ للعہ منشی صدر الدین صاحب ۳۴۷ للعہ

۳۰۔ جولائی ۱۲ء

شیخ احمد علی صاحب ۳۰۰۷ للعہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب ۱۴۹۲ للعہ
۳۱۔ جولائی ۱۲ء۔ ۔ ۔ سید کبیر الدین احمد صاحب ۲۵۹۹ للعہ

یکم اگست ۱۲ء

بابو نظام الدین صاحب ۱۸۹۱ ۔ ۔ ۔ سے

۲۔ اگست ۱۲ء

عبداللہ صاحب ۱۶۶۷ سے منشی احمد الدین صاحب ۶۷۴ عہ ۸ر

۳۔ اگست ۱۲ء

محمد عبدالرشید صاحب ۹۵۴ ۴ر منشی عبدالمجید صاحب ۲۰۶۹ عہ ۸ر
پیر برکت علی صاحب ۱۰۰۱ ۔ ۔ ۔ ۔ عہ ۸ر

۵۔ اگست ۱۲ء

منشی دین محمد صاحب ۳۰۱ عہ عبدالحق صاحب ۲۷۱۳ عہ
محمد حسین خان صاحب ۲۱۴۳ للعہ آغا محمد صاحب ۲۰۸۶ عہ ۸ر
سردار امام بخش صاحب ۱۴۴۸ للعہ مظفر الدین صاحب ۷۴۸ للعہ
۶۔ اگست ۱۲ء ماسٹر ہدایت صاحب ۱۳۴۴ عہ

۷۔ اگست ۱۲ء

منشی غلام محمد صاحب ۱۸۶۹ للعہ شیخ محمد عبداللہ صاحب ۱۳۰۴ للعہ
۸۔ اگست ۱۲ء مولوی محمد مرتضیٰ خاں صاحب ۸۳۹ للعہ

۹۔ اگست ۱۲ء

منشی غلام نبی صاحب ۱۰۹۹ للعہ مولوی عبدالرحمٰن صاحب ۱۴۸۷ ۴ر

۱۰۔ اگست ۱۲ء

منشی عبدالرحمٰن صاحب ۶۱ عہ ۸ر منشی عبداللہ صاحب ۳۰۱۶ عہ ۸ر

مبارک

حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب کو اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت سے فرزند نرینہ عطاء فرمایا ہے۔ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے مولود مسعود کو صحت اور نیکی کے ساتھ عمر دراز عطاء کرے۔ جناب خلیفہ صاحب خدمات عہدہ سکرٹری شپ و امیر عمارت علاوہ ڈاکٹری خدمات کے ادا کر رہے ہیں کچھ بیمار بھی رہتے ہیں احباب اس مخلص وجود کیلئے دعا کریں + حضرت خلیفۃ المسیح کی نواسی کے بیٹی پیدا ہوئی ہے۔ خدا اپنے نیک بندوں کو نیک اولاد کی کثرت دکھاتا ہے۔ آپکی یہ نواسی برادرم مفتی فضل الرحمٰن صاحب کی دختر نیک اختر ہیں اور ان کی شادی پچھلے سال چوہدری فتح محمد صاحب ایم اے کے ساتھ ہوئی تھی۔ اللہ تعالےٰ سعیدہ بنائے۔ حضرت نے چوہدری صاحب کو فرمایا۔ ہمارے ہاں بھی سب سے اول لڑکی پیدا ہوئی تھی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے گھر میں بھی سب سے اول لڑکی پیدا ہوئی تھی۔ خدا مبارک کرے + ماسٹر فقیر اللہ صاحب و منشی نعمت اللہ خانصاحب کے ہاں بھی لڑکیاں پیدا ہوئی ہیں۔ خدا نیک بنائے۔ آمین +

درس قرآن

کے دو جلسے بڑی رونق اور رحمت و برکت کے ہوتے ہیں درس قرآن کی خبر اخبار میں پڑھ کر حضرت میر ناصر نواب صاحب سرسہ سے بھاگے ہم

ہم آتے ہیں۔ چوہدری حاکم علی صاحب چک پنیار تشریف لائے ہیں۔ چوہدری نصر اللہ صاحب سیالکوٹ سے اور بعض دوست اپنی فرصت کے مطابق دو دو چار چار روز کے واسطے باہر سے تشریف

لقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

بسم اللہ الرحمن الرحیم — نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصا

بدر

BADR — QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

اگر تو تشنہ لبی از فراق یار ازل — Reg. No. L. — بنوش جرعہ وصالش زجام نوردین

جلد ۱۲ — ۷ شوال المبارک ۱۳۳۱ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۹ ستمبر ۱۹۱۳ء — نمبر ۱۱ و ۱۲

چار روپے پیشگی — معہ ضمیمہ درس قرآن مجید

ضعیف و مردہ دلی گربفادیاں درا — اڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ — کہ ہست محی موتیٰ کلام نوردین

مسیح موعودؑ کا کام کیا تھا؟

۱۸ جنوری ۱۹۰۵ء کو جب کہ میں قادیان کے ہائی اسکول میں ہیڈ ماسٹر تھا۔ میں نے حضرت مسیح موعودؑ کی خدمت بابرکت میں ایک رقعہ لکھا تھا جس کا اصل بمعہ جواب درج کرنا امید ہے کہ ناظرین کی دلچسپی کا موجب ہوگا۔

رقعہ بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

حضرت اقدس مرشدنا ومہدینا مسیح موعودؑ۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

صاحبزادہ میاں محمود احمد کا نام برائے امتحان آج ارسال کیا جائے گا۔ جس فارم کی خانہ پُری کرنی ہے۔ اس میں ایک خانہ ہے کہ اس لڑکے کا باپ کیا کام کرتا ہے۔ میں نے وہاں لفظ نبوّت لکھا ہے۔

کان میں طنین ہوتا ہے۔ گولیوں کا کھانا اگر مناسب ہو تو ارسال فرماویں۔ حضور کو بار بار تکلیف دیتے بھی شرم آتی ہے۔ اگر مناسب ہو تو اس کا نسخہ تحریر فرماویں۔ میں خود بنالوں۔ والسلام

حضور کی جوتیوں کا غلام
محمد صادق عفی اللہ عنہ
۱۸ جنوری ۱۹۰۵ء

جواب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ نبوّت کوئی کام نہیں۔ یہ لکھ دیں۔ کہ فرقہ احمدیہ جو تین لاکھ کے قریب ہے۔ اس کے پیشوا اور امام ہیں۔ اصلاح قوم کام ہے۔ ×

غلام احمد عفی

پس میں نے اس فارم پر انگریزی میں حضرت کا کام یوں لکھا

National Reformation & Leadership of Ahmadyya Sect (300,000 members)

نوٹ ۱۔ ایک دفعہ میں بیمار ہوگیا تھا۔ معدہ میں کچھ خرابی تھی۔ بخار ہوجاتا تھا۔ حضرت صاحب مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک نسخہ کے تازہ اجزاء ہر روز منگوا کر ایک گولی اپنے دست مبارک سے بنا کر مجھے بھیجتے تھے۔ اس سے اللہ تعالیٰ نے مجھے شفا دی۔ اس کے اجزاء اس وقت مجھے معلوم نہ تھے۔ بعد میں حضرت نے مجھے بتلا دیئے تھے۔ اڈیٹر۔

کلام امیر کا پہلا نمبر محض خدا کے فضل وکرم سے شائع ہوتا ہے۔ اور اس اخبار کے ساتھ اُن خریداروں کے نام روانہ کیا جاتا ہے۔ جن کی قیمت وصول ہوچکی ہے کیونکہ کلام امیر کی وصولی کے واسطے ایسا ہی قاعدہ مقرر کیا گیا ہے۔ بعض دوستوں کے خطوط آئے ہیں کہ کلام امیر ہمارے نام جاری کیا جائے اور قیمت بذریعہ وی۔ پی وصول کی جائے۔ ایسے احباب کو پھر یاد دہانی کرائی جاتی ہے۔ کہ کلام امیر عموماً کسی کے نام وی۔ پی نہ کیا جائے گا۔ قیمت بذریعہ منی آرڈر آنی چاہیئے۔ یہ قاعدہ مقرر کیا گیا ہے اور اس کی پابندی بوجوہات چند ضروری معلوم ہوتی ہے

کلام امیر کی قیمت کا نقشہ درج ذیل ہے

	سیرامپوری کاغذ	عمدہ کاغذ
خریداران بدر کے لئے	عاعہ	سے ر
غیر خریداران بدر کے لئے	سے ر	للعہ

اس دفعہ کلام امیر صرف عمدہ کاغذ پر ہی چھاپا گیا ہے وہی سب خریداروں کو روانہ کیا گیا ہے۔

اخبار میں جو کلام امیر درج ہوتا ہے وہ بدستور درج ہوتا رہیگا۔ نئے اوراق میں قرآن رمضان۔ بعض لطائف اور مباحث اور تاریخی حالات۔ اور حضرت کے سوانح کے حالات۔ روزانہ ڈاک۔ روزانہ ڈائری۔ نومریدین۔ حضرت کے مکتوبات۔ اور ایسی چیزیں درج کی جائینگی۔ اور اس کے صفحات کا نمبر الگ دیا جائیگا۔

اخبار کے جن خریداروں کی قیمت اب تک وصول نہیں ہوئی اُن کے نام کا اخبار مجبوراً بند کیا جائیگا اور آئندہ کے واسطے قیمتوں کی پیشگی وصولی کا دستور بنایا گیا ہے۔

(بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر و پبلشر کے حکم سے چھپ کر شائع ہوا)

اخبار قادیان و برادران احمدیہ

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق حضور کے معالج جناب ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب کی تحریر ہم اس دفعہ شایع کرتے ہیں:-

السلام علیکم۔ ناسور بدستور ہے۔ کچھ کچھ مواد خارج ہوتا ہے۔ عام بدنی صحت الحمدللہ اچھی ہے۔

خلیفہ رشید الدین

اہل بیت۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں بہمہ وجوہ خیریت ہے۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب ترقی معلومات و علوم عربیہ کی خاطر ملک مصر کو جا بنوالے ہیں غالباً ۲۵ ستمبر ۱۹۱۲ء کو یہاں سے روانہ ہوں گے۔ مولوی فاضل عرب عبدالحی صاحب آپ کے رفیق سفر ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے خیر و عافیت کیساتھ لیجائے۔ اور فائز و بامراد صحت و سلامتی کے ساتھ واپس لائے۔ حضرت میاں صاحب نے انصار اللہ کے ممبروں کو جو چٹھی اس موقعہ پر لکھی ہے، اس کا اقتباس اسی اخبار بدر میں دوسری جگہ درج ہے۔ عرب صاحب کا ارادہ ہے کہ اس سفر میں مصری طرز قرایت قرآن شریف سیکھیں۔

حضرت خواجہ صاحب اس وقت بحیرہ روم میں ہوں گے اللہ تعالیٰ ان کا حافظ و ناصر ہو۔ یہ بات غلط مشہور ہوئی ہے کہ خواجہ صاحب کو کسی غیر احمدی سیٹھ نے اپنے خرچ پر کسی مقدمہ کیلئے بھیجا ہے۔ ان کے اخراجات کا سبب کچھ ہی بنا ہو۔ اصلی بات تو یہ ہے کہ تبلیغ اسلام کا جو شوق ان کے دل میں ہے۔ اور آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کو اطراف عالم میں پہونچا دینے کی جو تڑپ اُن کے اندر ہے وہی انہیں دور دراز جانیکے واسطے ذرایعہ بھی خدا کے فضل سے نکال دیتی ہے۔ الہٰم زدہ ستمبر کا لکھا ہوا جو خط خواجہ صاحب کا حضرت کی خدمت میں آیا ہے۔ اس کے یہ الفاظ ہیں:-

آج بارہ بجے دن کے بعد از امتحان طبی داخل جہاز ہوتا ہوں بسم اللہ مجریہا و مرسٰہا انّی ربی الغفور الرحیم۔ حضور کی دعا کی احتیاج ہے۔ دوسرا عریضہ عدن سے لکھوں گا۔

(عاجز خاکسار خواجہ کمال الدین بروز ہفتہ مورخہ ستمبر ۱۹۱۲ء)

بابو غلام حسن صاحب اسٹیشن ماسٹر بہاولپور کے بیٹے چوہدری عبدالغنی سابق طالبعلم مدرسہ قادیان کو اللہ تعالیٰ نے فرزند نرینہ عطاء کیا ہے۔ حضرت نے نام عبدالباسط رکھا ہے جو حضرت کا اپنا ہی الہامی نام ہے۔ اللہ تعالیٰ **مبارک** کرے۔ بابو صاحب نے اس بچے کا عقیقہ وطن میں بھی کیا اور قادیان میں بھی خرچ بھیجکر کرایا۔

مرزا عبدالغنی صاحب داماد و پیر افتخار احمد صاحب کو بھی اللہ تعالیٰ نے فرزند نرینہ عطا کیا ہے۔ خدا **مبارک** کرے۔

حاجی محمد اعظم صاحب بمبئی سے اطلاع دیتے ہیں کہ آجکل جدہ کے جہاز کا کرایہ پچاس روپیہ سے پچھتر روپیہ فی کس ہے۔ ہمارے دوست **حاجی صاحب** کو حاجی نواب علی صاحب بھنڈی بازار کے مکان پر ملیں۔ دلالوں کے پاس نہ جائیں۔ اور جدہ میں سید جعفر کو ملیں۔ یہ حاجی صاحب موصوف کی نصیحت ہے۔

میاں **احمد نور** صاحب تاجر کوہاٹ کیطرف سرحد پر تبلیغ کے کام میں مصروف ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کا ناصر ہو۔

حضرت مولوی **محمد علی** صاحب و ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کوہ مری پر تشریف فرما ہیں۔

برادرم ملک برکت علی صاحب احمدی لاہوری کو اللہ تعالیٰ نے **فرزند** نرینہ عطا کیا ہے۔ حضرت نے نام برکت اللہ رکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔

بابو محمد اسمٰعیل صاحب نے بصیر پور سے کچھ کپڑے مساکین کے واسطے حضرت کی خدمت میں بھیجے ہیں۔

یادگیر علاقہ حیدر آباد دکن سے دو بھائی محمد ابراہیم صاحب و عبدالرحمٰن صاحب تشریف لائے ہیں۔

برادر برکت علی صاحب احمدی چک ۷۱ ضلع ہوشیار پور سے لکھتے ہیں کہ وہاں ایک **نئے احمدی** کے سبب نام کے مسلمان سب دشمن ہو گئے ہیں۔ یہاں تک کہ احمدی زمیندار کو زمین بٹائی پر نہیں دیتے۔ اور ہر طرح سے دکھ دیتے ہیں احباب وہاں کے بھائیوں کی استقامت کیلئے دعا کریں۔

برادر وزیر خان صاحب احمدی اور سیر وسط ہند سے تعلق ملازمت قطع کر کے قادیان آگئے ہیں۔

مخدومی ڈاکٹر رشید الدین صاحب کے مولود مسعود کا نام حضرت خلیفۃ المسیح نے عبدالرحمٰن رکھا ہے۔

مرزا خدا بخش صاحب کو اللہ تعالیٰ نے ساتواں بیٹا عطا کیا ہے حضرت نے نام عبداللہ رکھا ہے خدا مبارک کرے اور نیک بنائے۔

برادر فخر الدین صاحب نے کوہی میں **وعظ** کیا اور سلسلہ کی تبلیغ کی۔

حضرت نواب صاحب کے صاحبزادگان میاں عبدالرحمٰن و میاں عبداللہ صاحبان کی **شادی** ۳۰ ستمبر کو علیگڑھ میں ہونیوالی ہے۔ اس تقریب پر حضرت ام المومنین و صاحبزادگان حضرت مسیح موعود مالیر کوٹلہ تشریف لیگئے ہیں۔ نواب صاحب کی خواہش تھی۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح بھی تشریف لیجاتے۔ مگر حضور بسبب ضعف و علالت طبع نہیں جا سکے۔ بعض خدام کو جانے کی اجازت دی۔ عاجز **راقم** بھی اس اخبار کی اشاعت سے قبل مالیر کوٹلہ پہنچے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ مگر میرے پیچھے اخبار کے نکلنے میں کوئی ہرج نہ ہوگا۔

ان ایام میں جو احباب حضرت کی خدمت میں باہر سے حاضر ہوئے۔ ان میں سے بعض کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں:-

لاہور سے سید لطافت حسن صاحب سید نظیر حسن صاحب۔ بدوملی سے میاں غلام رسول صاحب مولوی محمد علی صاحب۔ پٹیالہ سے میاں عبدالصمد صاحب منشی مولا بخش صاحب۔ کپورتھلہ سے میاں عبدالسمیع صاحب۔ بٹالہ سے میاں محمد حسن صاحب۔ محمد طفیل صاحب شیخ فضل حق صاحب شیخ عبدالرشید صاحب کاٹھ گڑھ سے چوہدری غلام محمد صاحب پوہلہ سے چوہدری غلام محمد صاحب۔ گھٹیالیاں سے سید نذیر حسین صاحب و دیگر برادران ملتان سے میاں غلام نبی صاحب۔ سکھر سے شیخ نیاز احمد صاحب سمبڑیال سے میاں سراج الدین صاحب۔ دہرم کوٹ سے سید محمد حسن شاہ صاحب۔ عید پر لاہور سے شیخ رحمت اللہ صاحب اور چند دوست۔ فیض اللہ چک سے شیخ نیاز احمد صاحب وزیرآباد سے اور بعض قریب کے گاؤں سے تشریف لائے۔ ۱۳ ستمبر کو مجلس معتمدین کا اجلاس ہوا۔ عید یہاں جمعہ کے دن ہوئی بعض دوستوں نے عید کارڈ حضرت کیخدمت میں بھیجے۔ حضور نے اس بدعت اور فضول خرچی کو پسندیدگی کی نگاہ سے نہیں دیکھا۔

صاحبزادگان **عبدالحی** اور **عبدالسلام** بخیریت سفر کشمیر میں ہیں امید ہے کہ اب جلد واپس تشریف لادینگے۔ اللہ تعالیٰ صحت و عافیت کیساتھ انہیں وطن میں پہونچائے۔

حضرت صاحبزادہ صاحب نے ۶ ستمبر کے جمعہ میں مسجد اقصیٰ میں **خطبہ** پڑہتے ہوئے فرمایا:-

دنیاوی لحاظ سے یورپ کے لوگ دوسرے ملکوں میں راحت کے سامان پھیلاتے ہیں اور مفید و مبارک بنتے ہیں تو ان کو ملک پر ملک مل رہا ہے۔ مسلمان نہ دنیوی آرام کسی کو پہونچاتے ہیں نہ دین خود سیکھتے اور دوسروں کو سکھاتے ہیں اس واسطے دکھ پر دکھ اٹھا رہے ہیں۔ یوروپین فایدہ کا ایک ادنیٰ نمونہ گھڑی ہے۔ بعض دفعہ عین ضرورت کیوقت جب الارم والی گھڑی مجھے جگا دیتی ہے تو گھڑی بنانیوالے کے حق میں بے اختیار دعا دل سے نکلتی ہے۔ حضرت موسیٰ نے اللہ تعالیٰ کے حضور اپنے عصا کی تعریف میں دونوں باتیں بیان کی ہیں آپ اس پر ٹیک کرتا ہوں اور بکریوں کا اس میں فایدہ ہے بغیر اس کے کہ کوئی شے اپنے اور دوسروں کیواسطے مفید ہونی اسکو اپنی پاس نہیں رکھنا +

بدر منور

والدین کی خدمت کرو

فرمایا۔ ایک انگریزی خوان میرا دوست تھا اور بڑا امیر تھا مگر اپنے ماں باپ کو کچھ نہیں سمجھتا تھا۔ انہیں خرچ وغیرہ سے خدمت کسی قسم کی نہ کرتا تھا۔ لوگوں نے اس کے باپ کو کہا کہ آخر تیرا لڑکا ہے تو اس کے پاس جا۔ چنانچہ وہ شخص اپنے لڑکے کے پاس اپنی اسی غریبی کی حالت میں گیا۔ اور وہاں اس کی مجلس میں بیٹھ گیا۔ لیکن بہت ہی خستہ حالت میں تھا۔ کسی اور نے بڑی تحقیر سے کہا۔ کہ یہ کون ہے؟ امیر نے کہا ہمارا ایک واقف ہے۔ اس خستہ حال شخص نے پہلے پوچھنے والے کو کہا لڑکے کی طرف اشارہ کرکے کہ میں اس کا واقف نہیں۔ اس کی ماں کا واقف ہوں۔ اس طرح باپ کی ذلت کرنے والا خود ذلیل ہوا۔ آدمی کو چاہیئے کہ اپنے والدین کی بہت عزت کرے۔

گاؤں کی زندگی

گاؤں کے لوگ دین و دنیا سے خالی رہتے ہیں۔ اسی لئے جو بڑے بڑے لوگ ہوتے ہیں۔ وہ شہروں میں رہنا پسند کرتے ہیں۔ زمینداروں میں ایک اور مشکل ہے کہ پچھلی رات باہر جاتے ہیں۔ سب دن وہاں ہی رہتے ہیں۔

مفسد احمدی نہیں

ایک شخص نے سوال کیا کہ ہمارے گاؤں میں ایک شخص بظاہر احمدی کہلاتا ہے۔ لیکن ہمارے آپس میں مقدمات کرواتا رہتا ہے۔ فرمایا۔ ایسے آدمی کو احمدی مت سمجھو۔ اگر سمجھو تو تمہاری غلطی ہے۔ میرے نزدیک ایسے لوگ اچھے نہیں۔ جو آپس میں لڑائیاں کراتے رہتے ہیں۔

خاکساری

ایک مریض نے (سرکار) کرکے اپنا مطلب بیان کیا۔ فرمایا۔ میں کوئی سرکار نہیں غریب آدمی ہوں۔ پھر آہستگی سے فرمایا کہ میں غریب آدمی ہوں۔

صدقہ

ایک شخص نے خط لکھا کہ میری روحانی حالت اچھی نہیں۔ فرمایا کہ صدقہ و خیرات کرکے پھر دو رکعت نماز پڑھو۔ دعا کرو۔ اور استغفار کرتے رہو۔ میں دعا کرونگا

نجات

ایک شخص نے سوال کیا کہ حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کے ماننے کے بغیر نجات ہو سکتی ہے یا نہیں فرمایا اس کو لکھ دو کہ اگر خدا کا کلام سچ ہے تو نہیں ہو سکتی۔

لوٹا پیالہ

۲۰۔ مارچ ۱۹۱۲ء۔ اندر سے ٹوٹی ہوئی پیالی میں آپ کے پینے کے واسطے چائے آئی۔ تو آپ نے واپس کر دی اور فرمایا کہ ٹوٹے ہوئے پیالے میں پینا منع ہے

شوق کتب

فرمایا مجھے کتابوں کا اسقدر شوق ہے کہ بعض کتابوں کے کئی کئی نسخے میرے پاس جمع ہو جاتے ہیں۔ ایک دفعہ اس قسم کی مکرر تفسیریں انجمن حمایت اسلام کو دی تھیں۔ پھر بہت ہو گئیں۔ وہ انجمن نعمانیہ کو دیدی تھیں۔ ارادہ ہے کہ اس سال میں پھر صفائی کر دیں گے۔ اور نکال دیں گے۔

تعارض

فرمایا۔ مقولہ اِذَا تَعَارَضَا تَسَاقَطَا لغو ہے۔ بلکہ جب تعارض ہو۔ تو ان دونوں میں غور کرنا چاہیئے ان میں سے ایک ضرور باطل ہوگا۔ اور ایک حق ہوگا۔ ایسا نہیں کہ دونوں ساقط ہو جاویں۔ ایک کہتا ہے کہ خدا ہے۔ دوسرا کہتا ہے کہ خدا نہیں ہے۔ تو اس کا نتیجہ یہ نہیں ہونا چاہیئے کہ چلو یہ دونوں باتیں جانے دو۔ بلکہ ان دونوں قولوں کا خوب غور سے فیصلہ کرنا چاہیئے۔ جو خدا کا کام ہو یا خدا کا کلام ہو۔ اس میں تعارض نہیں ہوتا۔ جو بات کان سنتا ہے آنکھ کا حق نہیں کہ اس سے انکار کرے۔ اس کا جدا کام ہے۔ اُس کا جُدا کام ہے۔

دجّال

فرمایا۔ حدیث میں آیا ہے کہ دجال جب مدینہ پر حملہ کریگا تو ایک شخص کو ماریگا اور دو ٹکڑے کر دیگا۔ اور پھر کہے گا کہ کیا یہ زندہ ہو سکیگا۔ وہ زندہ ہو کر کہیگا کہ تو ہی دجال ہے۔ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا رویا ہے۔ مراد یہ ہے کہ اسلام کے ظاہر اور باطن کے ٹکڑے کر دیگا اور کہیگا۔ کہ اب یہ زندہ نہیں ہو سکیگا۔

نصیر الدین

فرمایا۔ نصیر الدین طوسی کو میں نصیر الشرک کہتا ہوں۔ اس کے ساتھ دوسرا علقمی تھا۔ اس کا نام علقمی اس واسطے لیتا ہوں۔ کہ علقم کڑوے تمے (حنظل تلخ) کو کہتے ہیں۔ اصلی نام اور تھا۔ اس واسطے کہ ان دو شیعوں نے بغداد کی سلطنت تباہ کر دی تھی۔

زبانیں

فرمایا۔ مجھے زبانیں دو پسند ہیں۔ ایک اللہ کی سو عربی ہے۔ دوسری بادشاہ وقت کی سو انگریزی ہے۔

کوئی غریب احمدیہ خاتون جو اخبار پڑھنا چاہتی ہو

ایک احمدیہ خاتون کے نام اخبار جاری کرنے کے واسطے اخبار میں لکھا گیا تھا۔ سو ایک دوست کی مہربانی سے وہ اخبار جاری ہو گیا ہے۔ لیکن اس تحریک پر ایک اور معزز دوست کی قیمت پر کسی غریب خواندہ احمدیہ خاتون کے نام ایک اخبار جاری کیا جاتا ہے۔ درخواستیں جلد آنی چاہئیں۔ یہ پرچہ بلا ضمیمہ ہوگا۔

ضرورت ہے

(۱) دو احمدی نیک دیانتدار۔ خواندہ چست جوان خدمت گاروں کی۔ متاہل کو ترجیح دی جائیگی۔ مشاہرہ فی کس ۸ خشک آئندہ ۱۵ روپیہ تک ترقی کی امید۔ اگر محرری کے قابل ہوئے۔ تو کسی وقت محرر بن سکتے ہیں۔ اور اس طرح اور بھی ترقی ہو سکتی ہے۔

(۲) ایک قانون دان ملازم کی جو کسی وکیل کا منشی رہ چکا ہو اور ہوشیار اور کارگذار سمجھدار اور نیک ہو اور لیاقت عمدہ رکھتا ہو۔ مشاہرہ ۱۵ سے ۲۰ تک۔ احمدی کو ترجیح دی جائیگی۔

(۳) ایک احمدی ہاسپٹل اسسٹنٹ کی۔ اگر پنشنر ہو مگر کام کے قابل ہو۔ تو بھی مضائقہ نہیں۔ باقی شرائط بذریعہ خط و کتابت طے ہونگی۔ درخواست مع اسناد لیاقت و کارگذاری بہت جلد آنی چاہئیں۔

الراقم

خانصاحب محمد علی خان صاحب رئیس مالیر کوٹلہ

مجموعہ اشتہارات حضرت مسیح موعودؑ

کا تیسرا حصہ چھپ کر طیار ہو گیا ہے۔ جن اصحاب کو مطلوب ہو۔ جلد منگوا لیں قیمت فی نسخہ ۱۰ روپئے۔

ملنے کا پتہ۔ بدر ایجنسی قادیان۔ ضلع گورداسپور

خوشنما جائے نماز

یہ خوشنما جائے نمازیں جن پر مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے نقشے رنگ برنگ کے خوشنما اور صحیح سوتی ریشم سے کاڑھے گئے ہیں۔ جن کی تعریف ایڈیٹر صاحب بدر کی لکھی ہوئی ناظرین اخبار میں پڑھ چکے ہیں۔ ایسی جائے نمازیں بہت کم دیکھنے میں آئی ہیں۔ یہ پائیدار سوا گز لمبی۔ پون گز چوڑی جن پر با خدا مسلمان صاحب نہایت فراخی اور سہولیت سے نماز پڑھ سکتے ہیں۔ حقیقت میں ان کی پائیداری اور خوشنمائی میں والائت کوئی دقیقہ باقی نہیں رکھا گیا۔ آٹھ دس برس تک بخوبی اس پاک چیز سے کام لے سکتے ہیں ہمارے یہاں انکی خوب مانگ رہی ہے اور مسلمان صاحب نے انہیں پسند کیا ہے ان کی قیمت فقط ایک روپیہ آٹھ آنے رکھی گئی ہے جو کہ بالکل مفت کے برابر ہے۔ بہت جلد آرڈر دیں تاکہ آئندہ آپ کو مایوسی کا جواب نہ ملے۔ محصول ڈاک بذمہ خریدار ہوگا تین عدد کے خریدار کو

[illegible]

ایڈیٹوریل

فیصلہ آسمانی

آسمانی باتوں کی مثالیں بہت کچھ دنیوی حالات میں ملتی ہیں۔ جب کوئی سرکاری سپاہی کسی گاؤں میں جاتا ہے۔ تو ضرور ہے کہ وہ کسی ظالم اور بد کاروں کے واسطے خوف اور کسی مظلوم اور نیکو کار کے واسطے خوشی کا موجب ہو۔ بدکار اُس سے بھاگتے ہیں گالیاں سُناتے ہیں۔ اور بدکاروں کے مظہر گاؤں کے کتے سب سے اول اس پر بھونکنا شروع کرتے ہیں بلکہ عوام کو اُس کے آنے کی خبر بھی انہی سے لگتی ہے۔ یہی حال روحانی مامورین کے آنے کے وقت ہوتا ہے۔ ہر ایک متکبر جفاکار اس کے مقابلہ کے لئے اُٹھتا ہے۔ اور اپنے گھمنڈ میں جوش مارتا ہے کہ اُسے کچل ڈالے مگر پورا نے شیطان کی طرح آخر اُس کا اپنا ہی سر کچلا جاتا ہے۔ ایسا ہی تمام انبیاء کے وقت ہوتا آیا ہے۔ اور یہی واقعہ حضرت مسیح موعودؑ کے وقت میں بھی ہوا۔ سب سے پہلے تو پنجاب کے ہی علماء اُٹھے۔ کسی نے یہاں سر نکالا اور کچلا گیا۔ کوئی وہاں اُٹھا اور مارا گیا۔ کوئی چندروزہ اُبال کھاکر سوڈا واٹر کی جھاگ کی طرح ٹھنڈا ہوکر بیٹھ گیا۔ سب نے باری باری اپنا حصہ پورا کیا۔ آجکل یہ جوش بہار کے علاقہ میں بہت اُبال کھا رہا ہے۔ وہاں کسی مولوی نے جو بسبب بُزدلی اور نامردی کے اپنا نام ظاہر کرنے سے ڈرتا ہے۔ ایک رسالہ چھاپا ہے جس کا نام فیصلہ آسمانی رکھا ہے۔ یہ تو کسی کو جرأت ہوئی نہیں۔ کہ ایک نسخہ اس رسالے کا یہاں بھی بھیج دیتا۔ اس واسطے ہمیں اس کے دیکھنے کا اتفاق نہیں ہوا۔ مگر آئے دن کے اشتہارات سے معلوم ہوتا ہے کہ اس میں زیادہ تر مرزا احمد بیگ والی پیشگوئی کا ذکر کیا ہے کہ وہ پوری نہیں ہوئی۔ اور بہار کے ناواقف لوگوں کی نگاہ میں وہ رسالہ گویا معلومات عجیبہ کا ذخیرہ ہے۔ آئے دن اُس کے متعلق اشتہارات نکلتے ہیں کہ آؤ مرزائیو! جواب دو۔ کوئی اشتہار مونگیر سے نکلتا ہے کوئی بھاگلپور سے۔ کوئی دربھنگہ سے۔ غرض عجب طوفان بے تمیزی کھڑا ہو رہا ہے۔ حیرانی کی بات ہے۔ کہ جن کتابوں پر اعتراض کرتے ہوئے یہ رسالے لکھے جاتے ہیں۔ ان کو تو کوئی پڑھتا ہی نہیں۔ اور اعتراضوں کو خوب گھوٹا جاتا ہے ان لوگوں کی وہ مثال ہے کہ۔ مجھے ایک انگریز عورت ملی۔ کہنے لگی کہ اسلام میں لکھا ہے کہ عورتوں کی روح نہیں ہوتی وہ بہشت میں نہ جائیں گی۔ میں نے پوچھا۔ کہاں لکھا ہے۔ تو وہ ایک پادری کی کتاب اُٹھالائی۔ میں نے کہا یہ اسلام کی کتاب نہیں۔ پادری کی کتاب ہے۔ اسلام کی کتاب قرآن شریف ہے۔ ایک قرآن شریف منگواکر اُسے وہ آیات دکھائی گئیں جن میں عورتوں کے نیک اعمال کمانے اور مثل مردوں کے جزائے خیر پانے کا ذکر ہے۔ تب وہ شرمندہ ہوکر قائل ہوئی۔ سو یہی حال ہمارے غیر احمدی لوگوں کا ہے کہ حضرت صاحب کی کتابیں تو پڑھتے نہیں۔ اور اگر کسی نے اُن پر کوئی اعتراض کیا ہے تو وہ ضرور پڑھ لیتے ہیں۔ اصل کو پڑھتے نہیں۔ اور اُس کا فرعورت سے بھی زیادہ ڈھیٹ ہیں۔ کیونکہ وہ تو اپنی غلطی معلوم کرکے شرمندہ ہوگئی۔ مگر یہ کبھی شرمندہ بھی نہیں ہوتے۔ کس دلیری سے جھوٹ بولا جاتا ہے کہ احمد بیگ والی پیشگوئی پوری نہیں ہوئی۔ حالانکہ احمد بیگ پیشگوئی کی میعاد مقررہ کے اندر سب سے اول مرگیا۔ اور وہی پچھلوں کے واسطے توبہ و استغفار اور گریہ وزاری کا موجب ہوکر ان کے لئے بچاؤ کا موجب ہوا حضرت مرزا صاحب کسی کے ہلاک ہونے میں خوش نہ تھے۔ مخالفین کی سخت دلی نے ان کو ایک تماشہ دکھایا۔ جب وہ گھبرائے اور رونے چلانے لگے اور مخالفت چھوڑ دی تو اصل مطلب حل ہوا۔ بقیہ عذاب کو خدا نے معاف کیا۔ اگر اسی کا نام وعدہ خلافی ہے۔ تو پھر بڑے وعدہ خلاف تمہارے خیال میں قیصر جارج ہوں گے جن کی سرکار نے کسی کو دس سال کی قید دی تھی۔ اور کسی کو پانچ سال کی۔ اور کسی کو دو سال کی۔ اور کارونیشن کے دنوں میں ہنوز ان کی قید کے وعدہ کے دن پورے نہ ہوئے تھے کہ اُن کو چھوڑ دیا۔ ہمارے اندھے مخالف مولویوں کے نزدیک تو شائد یہ بھی وعدہ خلافی ہوگی۔ مگر دُنیا کے کتے ہیں۔ یہاں تو نام لیتے ڈرتے ہیں کہ کہیں سرکاری مہمانی کی روٹی نہ کھانی پڑجائے۔ لیکن یاد رکھیں کہ دُنیا روزے چند ہے۔ آخر خدا کے حضور پیش ہونا ہے۔ وہاں ان کو پتہ لگیگا۔ کہ جو سلوک احمد بیگ کے پسماندگان کے ساتھ ہوا۔ وہ ان کے ساتھ ہو تو اچھا ہے۔ یا ان کے معاملہ میں کسی درگذر سے کام نہ لیا جائے تب یہ خوش ہوں گے۔

الغرض احمد بیگ والی پیشگوئی پوری ہوئی اور ضرور ہوئی بعض اُس کے مطابق ہلاک ہوگئے۔ بعض نے توبہ اور نرم دلی سے فائدہ اُٹھا لیا۔ لیکن میں فیصلہ آسمانی کے گمنام یا بے نام مولوی اور اُس کے ساتھ ڈھولک بجانے والوں سے پوچھتا ہوں کہ اچھا تم یہ بتلاؤ۔ کہ ہر ایک کام دُنیا میں کسی فائدے اور غرض کے واسطے ہوتا ہے۔ تم جو اس بات پر زور دیتے ہو۔ کہ یہ پیشگوئی تمہارے خیالات کے مطابق پوری ہوتی۔ بالفرض اسی طرح پوری ہوجاتی۔ تو کس فائدے اور کس نتیجے کے واسطے ؟ اس کے اُس رنگ میں پورا ہوجانے سے تمہاری کون سی نیک غرض پوری ہوجاتی۔ پیشگوئیوں کا فائدہ تو یہ ہوتا ہے کہ اس کو پورا ہوتا ہوا دیکھ کر لوگ ایمان لائیں اور نجات پائیں۔ مگر جن ضدی بے ایمان لوگوں نے صدہا نبوتوں کو پورا ہوتے ہوئے دیکھ کر ایمان کی طرف رُخ نہیں کیا۔ ان سے یہ امید کیوں کر ہوسکتی ہے۔ کہ اس ایک بات کو اپنے خیال کے مطابق پورا ہوتے ہوئے دیکھ کر مان لیں گے۔ اگر وہ ماننے والے ہوتے۔ تو لیکھرام کی موت۔ آتھم کا بچنا اور پھر مرنا۔ چراغدین جیونی کی ذلت کی موت۔ مقدمات میں فتوحات۔ آسمانی گولے کا نشان۔ کوریا میں جاپانی سلطنت۔ تقسیم بنگال کی منسوخی۔ اور صدہا ایسے نشانات ان کو راہ راست پر لانے کے واسطے کم نہ تھے۔ مگر جب خدا نے دیکھا کہ اُن کے واسطے ڈرانا نہ ڈرانا۔ نشان دکھانا یا نہ دکھانا برابر ہو رہا ہے۔ تو فِی قُلُوْبِهِمْ مَرَضٌ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا والی بات اُن پر صادق آئی۔ اگر ان لوگوں میں ذرا بھی انصاف اور حق کی محبت ہوتی۔ تو وہ پہلے قرآن اور احادیث کی پیشگوئیوں کی تصدیق کرتے حضرت مسیح موعودؑ نے جو نشان دکھلائے ہیں۔ ان سے فائدہ اُٹھاتے۔ تب خدا ان پر رحم کرتا۔ اور جو بات ان کی سمجھ میں نہیں آتی وہ بھی خدا انہیں سمجھا دیتا۔ صرف اعتراض کرلینا کچھ شے نہیں۔ عیسائی اور آریہ ہزاروں اعتراض اسلام اور بانی اسلام پر کرتے ہیں۔ مگر وہ جھوٹے ہیں۔ اور ایسا ہی خدا کے مسیح کے ساتھ دُشمنی کرنے والے بھی جھوٹے ہیں۔ وقت قریب ہے کہ خدا انہیں یہودیوں کی طرح ذلت کے گڑھے میں گرائے جہاں سوائے رونے اور دانت پیسنے کے کچھ حاصل نہ ہوگا۔ اپنے دل سے فیصلہ آسمانی گھڑکر اپنے جی کو خوش کرلینا اور بات ہے۔ مگر سچا آسمانی فیصلہ خود ظاہر ہے۔ کہ ایک شخص نے خدا سے حکم پاکر دُنیا کو پیغام راستی اور نیکی کا دیا۔ زمانے کے علماء اور کبراء نے اُس کی مخالفت۔ عداوت۔ ذلت اور ہلاکت کے لئے سارا زور لگایا۔ مگر اُس کا کچھ بگاڑ نہ سکے۔ اُس نے سب پر فتح پائی۔ اور دشمنوں کے دیکھتے دیکھتے چار لاکھ کی جماعت کا سردار بن گیا۔ یہ ہے آسمانی فیصلہ۔ جو خدا نے کرکے دکھلا دیا

اور اس وعدے کو پورا کیا۔ کہ میں اپنے رسولوں کی نصرت کرتا ہوں۔ اب تم اپنے گھر میں بیٹھے ہزار آسمانی فیصلے لکھو تمہارے مُنہ کی پھونکوں سے خدائی نور بُجھ نہیں سکتا۔

اِنقلاب عظیم

مصنفہ مسٹر شیر علی خان صاحب سرخوش لاہور۔ ولائت میں تو ایسی بہت کتابیں لکھی جاتی ہیں۔ مگر غالباً ہندوستان میں یہ اپنے طرز کی پہلی کتاب لکھی گئی ہے اس کتاب میں یہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ کہ آج سے ۸۰ سال بعد اعنی ۲۰۰۰ء عیسوی میں سارے کرہ ارض پر اتحاد انسانی کا ایسا غلبہ ہوگا۔ کہ ایک ہی بین الاقوامی سلطنت۔ ایک عام فہم زبان۔ ایک مشترک اخلاقی مذہب قائم ہو جائیگا۔ اور اس اتحاد کا بڑا ذریعہ سائنس کی ترقی ہوگا۔ ہر زمانہ میں جب کوئی قوم یا سلطنت یا زبان یا علم بہت ترقی کرنے لگتا ہے تو دُنیاداروں کی نگاہ موجودہ حالات کو ایک مستقل رفتار میں دیکھ کر یہ قیاس کر لیتے ہیں۔ کہ اب یہی حالت تمام جہان پر عنقریب حاوی ہو جانے والی ہے۔ مگر سچ تو یہ ہے کہ خدا کی باتیں خدا ہی جانے۔ آئندہ کے واسطے نبوت کرنا اللہ تعالیٰ کے رسولوں کا ہی کام ہے۔ جب سلاطین بنو امیہ نے ایران سے اسپین تک کے ملک فتح کر لئے۔ اور فتح بھی ایسے کہ ان ملکوں کے رسم و رواج۔ زبان۔ مذہب سب کچھ بدل ڈالا۔ اس وقت کون قیاس کر سکتا تھا کہ اس طاقت کو روکنے والی کوئی شئے دُنیا میں ہے۔ لیکن جب خدا کو اُن کے عمل ناپسند آئے۔ تو سلطنت کو تباہ ہوتے ہوئے بھی کچھ دیر نہ لگی۔ یورپ کا موجودہ تقلب فی البلاد دنیوی نظر کو اس انقلاب عظیم کا یقین دلاتا ہے مگر یہ کچھ شئے نہیں۔ اس زمانہ میں مذہب کو اختلاف کا باعث قرار دیکر درمیان سے اُٹھانے کی سعی کی جاتی ہے۔ مگر اُس کے عوض میں قومیت کی جو تفریق پیدا کی جا رہی ہے۔ وہ ایسی ہے کہ کبھی ملکوں کے درمیان یگانگت پیدا ہو ہی نہیں سکتی۔ مذہب دو ملکوں کو ایک اسٹیج پر کھڑا کر سکتا ہے۔ مگر قومیت کا جھگڑا کبھی ایسا نہ ہونے دیگا۔ قومیت کا تفرقہ دراصل جہالت کا بقیہ ہے۔ جس کو مٹانے کی کوشش صرف اسلام نے کی ہے۔ بہرحال مسٹر سرخوش کی کتاب کسی پیشگوئی کی طرح موجودہ حالت زمانہ کا ایک بہت عمدہ نقشہ کھینچتی ہے۔ پیشگوئی کے رنگ میں وہ غلط ہو یا سچ۔ اس میں شک نہیں کہ زمانہ حال کی سوشل اور پولٹیکل رفتار کی وہ ایک عمدہ تصویر ہے۔

اس کتاب میں ایک جگہ سلسلہ احمدیہ کا ذکر بھی اس رنگ میں کیا گیا ہے کہ اس کی سرعت اشاعت کا سبب اس زمانہ کے ذرائع اشاعت ہیں۔ یہ بات درست ہے۔ تار۔ ریل۔ اور ڈاک نے مسیح موعودؑ کی بڑی خدمت کی ہے۔ لیکن اصل بنیاد اس ترقی کی حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء کی صداقت۔ دعائیں اور توجہ ہے جو منشار ایزدی کے تحت اپنا کام کر رہی ہیں۔ اور یہ کتاب بھی اگر مدت تک دُنیا میں قائم رہی تو زمانے کو دکھا دے گی کہ باتیں وہی سچی ہیں جو خدا کے مرسل نے وحی الٰہی کے ذریعے دُنیا پر ظاہر کیں۔ باقی سب خیالات اور قیاسات ہیں اور بس۔ کتاب صاحب مصنف سے لاہور کے پتہ پر مل سکتی ہے۔ قیمت کتاب پر درج نہیں۔

ٹریکٹ سیریز

اخبار میں ناظرین نے پڑھا تھا۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیحؓ کی یہ خواہش معلوم ہوتی ہے کہ ہمارے دوست اشاعت دین کے واسطے چھوٹے چھوٹے رسالے لکھکر کثرت سے شائع کریں اس آواز کو لبیک کہتے ہوئے سب سے اول چھپا ہوا کاغذ جو ہمارے پاس پہنچا ہے وہ ایک نوجوان دوست محمد مبارک اسمعیل صاحب متعلم بی۔ اے کلاس اسلامیہ کالج لاہور کا شائع شدہ ہے جس میں حضرت مسیح موعودؑ کا مذہب ان کے اپنے اشعار میں لکھا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس نوجوان کے اخلاص و محبت میں برکت دے۔ ہمارے خیال میں یہ اشتہار کی صورت ہے۔ ایسے مضامین رسالہ کی صورت میں چھوٹی تقطیع پر ہونے چاہئیں۔ اور عام فہم کرنے کے واسطے فارسی۔ عربی عبارتوں کا ساتھ ترجمہ ہونا چاہئے۔ بہرحال یہ اشتہار بیرونی احباب مذکورہ بالا پتہ پر آدھ آنہ کا ٹکٹ بھیج کر لاہور سے منگوا سکتے ہیں

نکاتِ فخر

برادر فخر الدین صاحب ملتانی سے کیا خوب لکھتے ہیں۔

(۱) آنحضرت سے قبل انبیاء مختص بالزمان و مختص المکان ہوتے تھے۔ کوئی نبی کسی ملک کے لئے کوئی کسی کے لئے۔ آنحضرت خاتم النبیین سارے جہان کے لئے آئے۔ ایسا ہی امت مرحومہ کے مجددین مختلف اوقات میں مختلف ضرورتوں اور مختلف ملکوں کے لئے آتے رہے۔ بالآخر خاتم الخلفاء حضرت مسیح موعودؑ سارے جہان کے لئے تشریف لائے۔

(۲) اگر آنحضرت کو خدا نے مصیبت کے وقت غار میں چھپایا اور مسیح کو اپنے پاس آسمان پر بُلا لیا۔ تو پھر ان دونوں میں سے زیادہ پیارا کون ہوا؟ غیر احمدی جواب دیں۔

(۳) آنحضرت نے آنے والے مسیح موعود کو نبی کہا کسی پچھلے نے ہی آنا تھا۔ تو وہ تو پہلے ہی نبی تھا۔ اُس کو خصوصیت کے ساتھ نبی کہنے کی کیا ضرورت تھی؟

(۴) علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل کے مصداق وہی لوگ ہو سکتے ہیں جو ملہم ہوں۔ ورنہ تشبیہ تام نہ ہوسکیگی۔

(۵) جو صاحبان کہتے ہیں کہ ہم مرزا صاحب کو راستباز جانتے ہیں مگر بیعت نہیں کرتے انہیں کونوا مع الصادقین کا تاکیدی حکم سُنانا چاہئے۔ ×

ایک مولوی صاحب

نے اس عاجز سے گنگا برج پر سوال کیا کہ آپ نے مرزا صاحبؑ کو مسیح موعودؑ اور ابن مریمؑ کیونکر اور کس دلیل سے مان لیا۔ اس احقر نے نہائت ادب اور رفیق طریق سے مولوی صاحب کی خدمت میں عرض کیا۔ جیسا کہ مولوی صاحب آپ نے اپنے والدین۔ نانا نانی کو جان لیا اور مان لیا۔ اسی طرح میری روح بدن نے اس روح اللہ کو اصیل مسیحؑ کی شکل میں دیکھ لیا اور مان لیا۔ پھر نہ بولے مگر کچھ بڑبڑائے کہ جو قابل ذکر نہیں۔ میں بھی کار سرکار میں مصروف رہا۔ اور بات نہ کی۔ والسلام

خاکسار کبیر الدین احمد اکبر آبادی سکرٹری انجمن احمدیہ محلہ بشیر تگنج لکھنؤ

خطوط حضرت خلیفۃ المسیحؓ

ہم نے ارادہ کیا ہے کہ خدا تعالیٰ توفیق دے تو حضرت خلیفۃ المسیحؓ کے خطوط جو احباب کے پاس جمع ہوں لیکر کلام امیر کی ذیل میں چھاپ دیئے جائیں۔ پس جس کسی دوست کے پاس کوئی خط ہو وہ ہمیں اصل یا نقل بھیجدے۔ اصل نقل کر کے واپس کر دیا جائیگا۔ اگر کوئی پرائیویٹ بات ہوئی۔ تو ایسے الفاظ درمیان میں سے نہیں چھاپے جائیں گے اس سے خط بھیجنے والوں کو ثواب ہوگا اور عوام کو فائدہ ہوگا۔

بدر کا بقایا جن صاحبان کے نام ہے ان کا اخبار مجبوراً بند کیا جاویگا۔

ویرانے کے بادشاہ سے اکمل کا مکالمہ

کیوں تجھے کہتے ہیں اُلّو تو تو دانشمند ہے
خلط سے نفرت تجھے تنہا سدا رہتا ہے تو
اک عداوت سی تجھے معمورۂ عالم سے ہے
اسقدر بیگانگی بھی کیا ہو آدم زاد سے
روشنی سے بھاگتا ہے یہ عجب اندھیر ہے
تیرا اُلّو پن یہی ہے روشنی سے بھاگنا
چھوڑ دے اس کو بلائیں ہوتی ہیں ظلمات میں
دیکھ سورج کے ذریعے جلوۂ عالم کو تو
کیا عجب مضمون ہے قدرت کے منشی نے لکھا
ایسی ایسی پیاری پیاری صورتیں دیکھیگا تو
ایسے ایسے پھول خوشرنگ اور کچھ ایسی بہار
زندگی کا لطف تاریکی میں کچھ ہوتا نہیں
خیر تو نافہم ہے اسواسطے معذور ہے
عقل والا ہو کے تاریکی سے کرتا ہے پیار
آسمانِ حق پہ سورج تو چڑھا ہے دیر کا
ہر طرف پھیلا ہوا ہے نور اس خورشید کا
خوش یوں کرتا ہے دانشمند کی اسید کا
اور کہتا ہے کہ مجھ کو روشنی ہے ناپسند
کاش اسے معلوم ہوتا روشنی کیا چیز ہے
روشنی میں ہم نے دیکھی روئے جاناں کی جھلک
یعنی وہ نور محمد مصطفےٰ نورِ خدا
روشنی میں زندگی ہے اور تاریکی میں موت
امتیاز نور وظلمت میں ہے مسلم کی حیات

چھوڑ کر ہنگامۂ محفل بہت خورسند ہے
اور کسی ویران گوشے میں پڑا رہتا ہے تو
شکوۂ ناسازگی طنبورۂ عالم سے ہے
دیکھنا تک بھی گوارا ہو نہ چشم صاد سے
کچھ نظر آتا نہیں اس کا سبب اندھیر ہے
دن دہاڑے سوتے رہنا اور شب کو جاگنا
وہ ملیگا دن میں جو تو ڈھونڈتا ہے رات میں
اور پڑھ اخبار ہستی کے ذرا کالم کو تو
دیکھتے ہی بول اٹھیگا مرحبا صد مرحبا
ایسی ایسی اچھی اچھی مورتیں دیکھیگا تو
قدرت صانع پہ ہو جائے گا سوجاں سے نثار
اکمل باہر کہ دانشمند کچھ کھوتا نہیں
"آدمی" کیوں آدمیت سے نہایت دور ہے
جیب میں موجود ہے نقدی مگر کھاتا ادھار
پر بڑا اندھیر ہے دنیا دنہے اندھیر کا
باندھ کر آنکھیں مگر بیٹھا ہے طالب دید کا
یہ محرّم چاہتا ہے چھوڑ کر دن عید کا
میں اندھیرے میں رہونگا اپنی آنکھیں رکھ کے بند
بالمقابل اس کے تاریکی بہت ناچیز ہے
ہاں وہی ہیں منتظر کچھ لوگ جن کے ابتک
مال و دولت چیز کیا ہے جان بھی اس پر فدا
اس سے مل جائیگا سو صد آتش ہو جائیگا فوت
یعنی نیک و بد جو ہیں اسنے وہی پائے نجات

آدمی ہو کر جو اُلّو ہو بڑا بد بخت ہے
سچ کہا اکمل نے گو یہ لفظ قدرے سخت ہے

حقیقی حکمت

یہی ہے کہ انسان اپنی حقیقت کو سمجھے اور اپنی عقل ناقص کو (جس کا نقص روزمرہ مشاہدہ میں آتا ہے) وحی و الہام کا تابع رکھ کر اسرار کائنات میں بقدر واجب غور و خوض کرے اور ایاز قدر خود بشناس کے قابل قدر مقولے کو اپنا دستور العمل بنائے اس کے خلاف عمل کرنا حکمت نہیں بلکہ جہالت و سفاہت میں داخل ہے سے

اے کہ برمائدہ یورپ مہماں باشی
حیف باشد اگر از جملہ ایشاں باشی
حیف اگر از اثر فلسفۂ مغربیاں
منکر فلسفۂ سنت و قرآں باشی
مسمر از شعبدۂ جلوہ دہر سر بہی
منکر معجزۂ موسئے عمراں باشی
از ہنیبال صدا فسانہ و دستاں گوئی
جاہل از معرکہ ہائے شہ مرداں باشی
از خداوند جہاں یاد نیاری گاہے
روز و شب خود بہ پرستاری سلطاں باشی

(شبلی از وطن)

اقتباس از خط میاں صاحب بنام ممبران انجمن انصار اللہ

میرے اس خط لکھنے کی ایک بڑی وجہ میرا ایک ارادہ ہے ۔ واللہ المستعان اور وہ یہ ہے کہ میں کچھ دنوں تک چند ماہ کے لئے ہندوستان سے باہر مصر جانا چاہتا ہوں انشاء اللہ حضرت خلیفۃ المسیحؓ نے اجازت دیدی ہے ۔ اور ستمبر کے آخر میں خدا نے چاہا ۔ تو میں یہاں سے رخصت ہو جاؤنگا ۔ خدا خوب جانتا ہے کہ کون کون زندہ ملیگا اور کہ ہماری ملاقاتیں دوبارہ اس دنیا میں ہوں گی یا اگلے جہان میں اسلئے میں نے مناسب سمجھا کہ کہ آپ لوگوں کو جنھوں نے خاص طور سے میرے ساتھ عہد اخوۃ باندھا ہے یہاں سے جاتی دفعہ اپنے درد دل سے آگاہ کرتا جاؤں شاید کسی دل میں وہ آگ جو میرے دل میں ہے کچھ اثر پیدا کرے اور وہ دین کی کس مپرس حالت میں اسکی مدد کرے کیسا افسوس اور کیسے غضب کی بات ہے کہ محمد رسول اللہ فداہ ابی و امی جیسے انسان کی دنیا ہتک کر رہی ہے ۔ قرآن شریف جیسی کتاب سے تمسخر کر رہی ہے اور لوگ خواب غفلت میں پڑے ہیں ۔ ہمارے دل کیوں مر گئے اور ہماری غیرتیں کہاں گئیں خدا را کمر ہمت کسو اور اپنے اپنے رنگ میں اسلام جیسے خوشنما اور سچے مذہب کو دنیا کے سامنے پیش کر کے لوگوں سے پوچھو تو سہی کہ آخر اس میں کونسا نقص دیکھا کہ جس سے تمہیں یہ شکوک پڑ گئے ۔ اگر اللہ تعالےٰ نے چاہا تو میں ڈیڑھ ماہ تک یہاں سے کچھ مدت کے لئے رخصت ہونگا میں امید کرتا ہوں کہ آپ لوگ نہایت محبت اور پیار سے کام کرتے رہینگے بلکہ آگے سے زیادہ اور بہت زیادہ کوشاں رہینگے میرا دل ہر وقت آپ لوگوں کے ساتھ رہیگا اور جس طرح یہاں میں آپکے لئے دعائیں کرتا ہوں اللہ تعالےٰ سے توفیق چاہتا ہوں کہ وہ ان سے بڑھ کر دعائیں مانگنے کی وہاں توفیق دے آپسمیں محبت سے رہو اور سلسلہ میں اور پیار قائم رکھنے کی کوشش کرو میرے لئے وہ نہایت خوشی کی گھڑی ہو گی جب مجھے معلوم ہو گا کہ آپ لوگوں کی کوششوں سے سلسلہ میں محبت اور پیار کی ترقی ہوئی ہے ۔ اللہ تعالےٰ ایسا ہی کرے میرا جانا گو بہت حد تک اپنی صحت کی درستی اور عربی کی تحقیق کے لئے ہے لیکن اللہ تعالےٰ سے امید کرتا ہوں کہ وہ تبلیغ کے لئے بھی کوئی نہ کوئی راہ کھولدیگا ۔ علاوہ ازیں کچھ اور اسباب بھی ہیں جنکا ذکر کرنا شاید مناسب نہ ہو ۔ اب میں آپ لوگوں سے رخصت ہوتا ہوں

جنوبی امریکہ میں مسلمانوں کی تعداد

جمہوریہ ارجنٹائن ۔۔۔۔۔ تین ہزار پانسو بیس
برازیل ۔۔۔۔۔ ایک لاکھ چھ سو
چلی ۔۔۔۔۔ ایک سو پچاس

کیوبا	دو ہزار پانسو	پیراگوے	تین سو
میکسیکو	ایک ہزار پچاس	پیرو	پانسو
یوروگوئے	پانسو	ٹرینیڈاڈ	دس ہزار پانسو
برٹش گائنا	اکیس ہزار تین سو	فرنچ گنی	ایک ہزار پانسو
جمیکا	تین ہزار	ڈچ گنی	تیس ہزار

(البلاغ)

منشی پیر بخش کی کتاب پر ایک سرسری نظر

لاہور کے کسی منشی پیر بخش صاحب نے سلسلہ حقہ احمدیہ پر حملہ کرنے کے واسطے ایک کتاب لکھ کر اپنی عمر کے آخری ایام میں اپنی عاقبت کے واسطے کچھ توشہ طیار کیا ہے۔ کتاب ویسی ہی ہے جیسے حق کے مخالف لکھا کرتے ہیں اور ایسے کئی ایک منشی لکھ چکے ہیں۔ میاں معراج الدین صاحب نے اس کتاب پر ایک ریویو لکھا ہے جو ہدیہ ناظرین کیا جاتا ہے۔ ایڈیٹر

کل شام کے وقت ایک آشنا نے مجھے منشی پیر بخش صاحب پنشنر پوسٹ ماسٹر لاہور بھاٹی دروازہ کا مؤلفہ رسالہ موسومہ معیار عقائد قادیانی دیا۔ دیباچہ میں یہ بات دیکھ کر کہ مؤلف صاحب کو حضرت اقدس مسیح موعود کی تصنیفات مطالعہ کرنے کا بہت شوق تھا۔ لیکن ایام ملازمت میں کم فرصتی کی وجہ سے نہ پڑھ سکے اور اب پنشن پاکر انہوں نے چار پانچ کتابیں پڑھی ہیں۔ خیال تھا کہ وہ کوئی معقول بات پیش کرینگے لیکن ان کا یہ رسالہ دیکھ کر ان کی اسلام فہمی پر نہایت افسوس پیدا ہوا۔ جس نقص میں منشی صاحب مبتلا ہوئے ہیں وہ ان کا خاصہ نہیں بلکہ وہی ایک عام اور مشترک نقص ہے جس میں ان کے ہم خیال لوگ گرے ہوئے ہیں +

یہ ایک عام غلطی ہے کہ جس شخص کے حالات اور عقائد کے متعلق تحقیقات منظور ہو اس کی کل تصانیف کو مطالعہ کئے کے بغیر ہی اُس پر اعتراض لکھنے بیٹھ جاتے ہیں اور اعتراضات کے لکھنے میں اپنے دل کے جمے ہوئے قضیئے قائم کرکے اور مصنف کے مطالب اور مفہومات کو بالائے طاق رکھ کر خود تراشیدہ دعوے جما کر اسکی مخالفت میں لکھنا شروع کردیتے ہیں اور امانت اور دیانت کی راہ کو چھوڑ دیتے ہیں۔ اور یہ بھی نہیں سوچتے کہ اس سے ہم اپنے ہی مسلمات کی بیخ پر کلہاڑا رکھ رہے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کی نسبت لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوۃَ والی ضرب المثل مشہور ہے۔ یہ کیسے ظلم کی بات ہے کہ یہ لوگ وہاں ناحق جا اڑاتے ہیں جہاں ان کا مبلغ علم پہنچ ہی نہیں سکتا۔ اور یہ قرب قیامت کے نشانات میں سے ایک نشان ہے +

یہی حال منشی پیر بخش صاحب کا بھی ہے۔ انہوں نے بھی صرف پانچ کتابیں مطالعہ کرکے اپنے لئے قطعی فتویٰ لکھ دیا ہے۔ ان کتابوں میں سے سب سے بڑی کتاب جو معرض اعتراضات بنائی گئی ہے وہ "براہین احمدیہ" ہے لیکن افسوس کہ منشی صاحب کو یہ خیال نہیں رہا کہ یہ تو وہ کتاب ہے جس کی نسبت ان کے مسلمہ عالم فاضل مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب نے اشاعۃ السنہ نمبر ا جلد ۷ صفحہ ۱۶۹ میں لکھا ہے کہ یہ ایسی کتاب ہے جس کی نظیر آج تک اسلام میں تالیف نہیں ہوئی اور تاکیدی فتویٰ دیا کہ ہر مسلمان اس کو ضرور خریدے۔ اور تمام علماء و روساء اسلام نے اس کی بہت قدردانی کی۔ اس کتاب کو بنائے اعتراضات میں رکھ کر منشی صاحب اپنے مسلمات کی عزت کو ضائع کر رہے ہیں۔ باقی رہی دوسری چار کتابیں۔ باقی کی ساری کتابوں کو پڑھے بغیر صرف ان چاروں پر اعتراضات کا انحصار کرنا نقص عظیم ہے۔ لیکن اگر ہم ان باتوں سے درگذر بھی کریں تو ہمیں یہ دیکھ کر اور بھی افسوس ہوتا ہے کہ معترض صاحب نے ہوائے نفس کو صورت الفاظ دیکر عبارات معترض علیہ کو قطع برید کرکے اپنے مطالب کا جامہ پہنا کر قضیئے قائم کئے ہیں اور پھر اُن کے جواب میں بیفائیدہ وقت کو ضائع کیا ہے +

دراصل بات یہ ہے منشی صاحب اپنی نوکری کے کاموں میں کچھ ایسے مستغرق رہے ہیں کہ اُن کو کچھ علم نہیں کہ دنیا میں کیا ہوتا رہا وہ تو قصہ اصحاب کہف کے اُس شخص کی مانند ملازمت کی نیند سے پنشن کی بیداری پاکر وہی پرانے سکہ کے دراہم لاکر نازاں ہو رہے ہیں۔ جو بیسیوں دفعہ دلائل قاطعہ سے مسترد ہوکر بیکاری کے ٹوکرے میں ڈالے جا چکے ہیں۔ لیکن چونکہ ہمارے سلسلہ کا فرض ہے کہ اُن کی غلط فہمیوں اور ناتوان باتوں کو دور کیا جائے اس لئے انشاء اللہ تعالےٰ عنقریب اُن کے رسالہ کا جواب اُن کو پہنچ جائے گا۔ اس جگہ ہم اُن کی تمہید اوّل کے متعلق کچھ لکھتے ہیں +

تمہید اوّل کے پیرا اوّل میں انہوں نے اس بات پر زور دیا ہے کہ ہر ایک مصلح کو اُس کی تعلیم سے شناخت کرنا چاہیئے۔ اگر اُس کے قول و فعل شریعت کے خلاف ہوں۔ تو اُس کے دعویٰ اور بلند پروازیوں پر یقین نہیں لانا چاہیئے خواہ وہ سچ مچ رسی کے سانپ بنا دکھائے یا ہوا میں اڑے اور پانی پر چلے اور اگر کوئی تنازعہ بپا ہو تو کلام اللہ اور کلام رسول کی طرف رجوع کرنا چاہیئے۔ منشی صاحب کی یہ باتیں بے شک ایسی ہیں کہ جن کے ساتھ ہم کو اتفاق ہے۔ لیکن اب سوال یہ ہے کہ کیا انہوں نے اس رسالہ کے لکھنے میں اس اصول کو مدنظر رکھا ہے؟

جہاں تک ہم نے ان کے اس رسالہ کو پڑھا ہے ہمیں معلوم ہوا ہے کہ وہ اپنے اصول پر کاربند نہیں رہ سکے۔ وہ لکھتے ہیں کہ شرک بالنبوۃ جائز نہیں اور اُس کے معنے یہ کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔ کیونکہ وہ خاتم النبیین تھے۔ اوّل تو یہ اصطلاح اُن کی ایجاد ہے۔ لیکن ہمیں اس سے سروکار نہیں کیونکہ لکل ان یصطلح کا اختیار موجود ہوا ہے۔ البتہ امر غور طلب یہ ہے کہ جو معنے اپنی اس اصطلاح کے وہ قائم کرتے ہیں صحیح ہیں کہ نہیں اور اس امر کو انہوں نے قرآن کریم اور رسول اللہ صلعم سے فیصلہ کرایا ہے کہ نہیں؟ +

اسلام کا یہ اصولی عقیدہ ہے کہ اللہ تعالےٰ اپنی ذات اور صفات میں ازلی ابدی اور حی و قیوم ہے اُس کی ذات و صفات پر نیند۔ اونگھ۔ تکان اور بیکاری کبھی غالب نہیں ہوتیں۔ یہ جائز نہیں کہ کوئی خاص صفت اُس کی کسی زمانہ میں کام کرتی ہو۔ اور پھر کسی وقت وہ معطل اور بیکار ہو جائے۔ اگر وہ سمیع و بصیر تھا تو اب بھی سنتا اور دیکھتا ہے اور ہمیشہ سنتا دیکھتا رہے گا۔ اگر وہ اپنے بندوں سے کلام کرتا تھا تو اب بھی وہ کلام کرتا ہے اور آئندہ ہمیشہ تک کلام کرتا رہے گا۔ اور جبکہ یہ امر منشی صاحب مانتے ہیں کہ جن لوگوں کے ساتھ اللہ تعالےٰ ہمکلام ہوتا ہے اُن کو نبی کہا جاتا ہے تو نبوت کے سلسلہ کو مسدود سمجھنا پرلے درجے کی گستاخی ہے کیونکہ اس سے خدا تعالےٰ کی وہ صفات جو انبیاء کے پیدا کرنے اور اُن کو نشو و نما دینے اور اُن سے ہمکلام ہونے کے متعلق ہیں ان سب کا بیکار ہو جانا تسلیم کرنا پڑتا ہے اور یہ ناممکن ہے +

اس کے علاوہ قرآن کریم پر حدیث حاکم نہیں ہو سکتی۔ حدیث کو قرآن کریم سے خادمانہ تعلق ہے اور قرآن کریم اختلاف سے پاک ہے۔ قرآن کریم کی ان آیات پر غور فرماویں۔ اِنَّآ اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ ؕ فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ ؕ اِنَّ شَانِئَکَ ھُوَ الْاَبْتَرُ ؕ مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ +

یہ ظاہر ہے کہ سورہ کوثر میں حضور سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مخالفوں کے اس اعتراض سے بچایا گیا ہے۔ کہ ان کے ہاں کوئی بیٹا نہیں۔ اور یہ کہا گیا ہے کہ بے اولاد (ابتر) تو تیرا دشمن ہے۔ اب یہاں کوثر ابتر کے مقابل میں آکر صاف طور پر یہی معنے دیتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ابتر نہیں بلکہ آپ کو بہت اولاد دیجائیگی اور اس لئے شکرانہ میں نمازیں پڑھنے اور قربانی کرنے کا حکم دیا گیا ہے جو ایسی نعمت کے عطا ہونے پر معمول اہل اسلام ہے +

دوسری آیت میں لکھا ہے کہ محمد (صلعم) تم میں سے کسی مرد کا باپ نہیں۔ گویا یہاں آپ کے بیٹا موجود ہونے کی نفی کی گئی ہے ایک طرف یہ نفی اور دوسری طرف دشمن پر ابتر ہونے کا انذار۔ اگر انہیں معنوں میں سمجھا جائے تو دونوں مساوی ہو جاتے ہیں لیکن وہاں کوثر نے تسلی دیدی اور یہاں کلمہ استدراک کے آنے سے نفی کا تدارک یوں کردیا گیا کہ اس (محمد صلعم) کی شان معمولی انسانوں سے بہت بڑھ کر ہے کیونکہ وہ رسول اللہ ہے اور نبیوں کی مُہر ہے یا نبیوں پر مُہر لگانے والا ہے کیونکہ دونوں قرأتیں خاتم کی مسلم ہیں +

اب منشی صاحب اس کو ڈاکخانہ کے پارسلوں کی مُہر نہ سمجھیں بلکہ یہ مُہر تصدیق ہے۔ اور مُہر لگانے سے کسی چیز کا بند یا مسدود ہونا [illegible]
[illegible]

آجکل کے عدالتی کاغذوں پر بھی مُہر کو سند کے لئے لگایا جانے کا دستور برابر جاری ہے۔ اس مُہر سے مُراد یہی ہے کہ چونکہ آپ رسول اللہ ہیں اس لئے آپ کو روحانی اولاد دی جائے گی اور وہ نبی ہونگے۔ اور اسکی شناخت یہ ہے کہ آپ کی مُہر کے بغیر کوئی نبی نہیں ہوسکے گا۔ یعنے اسلام کی اتباع کے بغیر کسی کو شرف نبوت عطا نہیں کیا جائے گا۔ اور کبھی دوسرے گھرانے میں آیندہ کوئی نبی نہ ہوگا +

جب قرآن شریف میں انا ارسلنا الیکم رسولاً شاھداً علیکم کما ارسلنا الی فرعون رسولا سے آنحضور صلعم کا مثیل موسٰےؑ ہونا ثابت ہے اور موسٰےؑ کی امت میں نبیوں کا وجود مسلم ہے اور علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل سے علماء امت محمدیہ کا مثیل انبیا بنی اسرائیل ہونا ثابت ہے تو نبوت کے انقطاع اور انسداد پر کونسی دلیل پیش کرسکتے ہیں۔ اور اگر یہ اعتراض ہو کہ کانبیاء بنی اسرائیل کا یہ مطلب نہیں کہ وہ نبی ہی ہو جاتے ہیں بلکہ وہ محض مرتبہ کا بیان ہے تو یہ بھی غلط ہے کیونکہ اگر یہاں مماثلت سے کچھ اور مطلب لیا جانا جائز سمجھا جاوے تو پھر مماثلت موسٰی اور آنحضرت صلعم کے موقعہ پر بھی وہی مطلب لینا پڑے گا اور یہ صریح بطلان ہے +

الغرض ان چند اشارات سے قرآن و حدیث کے وثوق پر یہ بات ہے کہ سلسلہ نبوت منقطع نہیں ہوا اور کسی شخص پر آنحضرت صلعم کی امت میں نبی کا رتبہ پانے سے شرک فی النبوۃ کا جرم عائد نہیں ہو سکتا۔ اگر شرک فی النبوۃ ایسا ہی جرم ہے تو حضرت ہارونؑ تو سب سے بڑے مجرم شمار ہونے چاہئیں اور دیگر انبیائے بنی اسرائیل بھی پھر اسی جرم کے مرتکب ہیں۔ رہا لا نبی بعدی سو اسکے متعلق پھر عرض کیا جائے گا۔ لیکن اس جگہ اتنا کہدینا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ یہ حدیث قرآن کریم کے مقاصد کو اپنا پابند نہیں کرسکتی اور خاتم النبیین کا مزعومہ مفہوم موجب انقطاع نبوت نہیں ہوسکتا۔ یہ تو آیندہ نبیوں کے وجود پر خود ایک دلیل ہے۔ کیونکہ تصدیق اور سند کے لئے مہر یا مُہر لگانے والے کا موجود ہونا مفعول یعنے جس چیز پر مُہر لگائی جاتی ہے اس کے وجود کا گواہ ہے اور اوپر ثابت ہوچکا ہے کہ وہ امت محمدیہ کے علماء ہیں +

منشی صاحب کی دوسری تمہید کا مجمل جواب تو اوپر آچکا ہے کہ جبکہ سلسلہ نبوت بعد از حضرت خاتم النبیین منقطع نہیں ہوا۔ تو وحی۔ الہام و کشف کا انقطاع بھی مانا نہیں جاسکتا۔ رہی کیفیت مزاجیہ سو اس کے ساتھ ہمیں کوئی سروکار نہیں۔ یہ تو منشی صاحب کا ذاتی تجربہ ہوگا اور بمصداق المرء یقیس علی نفسہ۔ دوسروں کو بھی ایسا ہی سمجھ لیا ہے۔ یہاں تو اس قسم کی ہذیان زیر بحث نہیں ہے الہامات۔ مکاشفات اور وحی زیر بحث ہے

ایک بات اس جگہ لکھنا ضروری معلوم ہوتی ہے کہ صفحہ [illegible] پر منشی صاحب نے ایک حدیث لکھی ہے جس کو حدیث قدسی کہا ہے۔ جس کا مطلب یہ لکھا ہے کہ رسول اللہ

فرماتے ہیں کہ "میں بھی تو انسان ہی ہوں جب تم کو تمہارے دین کی کسی بات کا حکم ہو تو اُس کو مان لو اور جب کوئی بات اپنی رائے سے کہوں تو بیشک میں بھی انسان ہوں" اب قرآن کریم میں آپکی نسبت آیا ہے۔ وما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی ایسا ہی اور بہت آیات سے یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچتی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تمام حرکات و سکنات اللہ تعالٰے کی رضامندی کے لئے اور اُس کی حفاظت میں ہوتی تھیں اور آپ کا کلام ہوائے نفس سے نہیں بلکہ وحی الٰہی سے ہوتا تھا۔ اور آپ تمام انبیا سے بڑھ کر عصمت الٰہیہ کے ظل میں رکھے گئے تھے۔ اور اسوہ حسنہ ہیں۔ یعنے زندگی کے ہر شعبے میں آپ کی ذات بابرکات ہمارے لئے فرخ اسوہ ہے۔ اگر اسوہ میں خطا اور گناہ کے ارتکاب کو جائز سمجھا جاوے تو پھر وہ خدا کی رضا کا اسوہ نہیں ہوسکتا اور یہ حدیث منشی کے معنوں کے لحاظ سے قرآن شریف کی نصوص کے معارض پڑتی ہے۔ اور جو حدیث قرآن کے معارض ہو وہ واجب العمل نہیں ہو سکتی +

تیسری تمہید میں منشی صاحب اپنے معلومات کے دائرے کو اپنے بزرگوں سے بھی وسیع دکھلانا چاہتے ہیں ان کے بزرگ تو مسیح و مہدی موعود پر ایمان لانے کو جزو ایمان قرار دیتے آئے ہیں۔ اور یہ لکھتے ہیں کہ مسیح علیہ السلام کا نزول و صعود اور حیات و ممات جزو ایمان نہیں ہمیں معلوم نہیں کہ منشی صاحب نے جزو ایمان سے کیا مطلب سمجھ رکھا ہے۔ اگر قرآن و حدیث کا ماننا جزو ایمان ہے اور یہ مسائل ان میں مندرج ہیں تو کیا وجہ ہے کہ ان کو اجزائے ایمانی سے خارج کیا جائے اور اگر قرآن و حدیث بمصداق یومنون ببعض و یکفرون ببعض کلاً یا جزاً جزو ایمان نہیں تو پھر یہ امر دیگر ہے اور ایسا عقیدہ رکھنے والے کو ہم خدا کے سپرد کرتے ہیں +

منشی صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر یہ الزام لگایا ہے کہ وہ ممات مسیح ثابت نہیں کرسکے۔ اور انہوں نے سیاق و سباق قرآنی میں یعنے الفاظ میں تصرف کیا ہے اور بعض جگہ تقدیم و تاخیر الفاظ قرآنی کرکے معنے اپنے مفید مطلب کرتے ہیں +

افسوس ہے کہ منشی صاحب نے الزام تراشنے میں ذرا بھی انصاف سے کام نہیں لیا۔ ہم اُن کی خدمت میں ادب سے عرض کرتے ہیں کہ اگر انہوں نے نیک نیتی سے یہ اعتراض لکھا ہے تو وہ ہمیں بتائیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کس جگہ قرآنی الفاظ کو مقدم موخر کیا ہے۔ اور اپنے مفید مطلب معنے لیکر مسیح کی موت کو ثابت کیا ہے۔ اے منشی صاحب اگر آپ نے تقدیم و تاخیر کا الزام حضرت مرزا صاحب پر ثابت نہ کیا تو یاد رہے کہ آپ ان لوگوں میں سے شمار ہونگے جن کی نسبت قرآن کریم بار بار فرماتا ہے + × × × × × × ×

جیسا کہ منشی جی نے ازالہ اوہام کے حوالے سے لکھا ہے یہ سچی بات ہے کہ ہمارے مطاع و مخدوم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ فرمانا "کہ مسیح کے اُترنے سے انکار مستوجب کفر نہیں" صحیح ہے۔ کیونکہ ہمارا قرآن ہمیں بتاتا ہے مسیح کا آسمان پر چڑھنے کا اعتقاد غلط ہے اور چونکہ وہ چڑھا نہیں اس لئے اُس کے اُترنے سے انکار کیونکر موجب کفر ہوسکتا ہے۔ منشی جی کا یہ سمجھ لینا کہ اس سے مراد خود مسیح موعود ہیں محض غلط ہے۔ یہ ایک فرضی قضیہ اپنی ہوائے نفس سے بنا کر منشی جی نے ناحق کاغذ سیاہ اور وقت کا اصرار کیا ہے۔ بحوالہ عبارت صفحہ ۲۹۶ ازالہ اوہام آیات متشابہات پر ایمان لانا چاہئیے اور ان کی حقیقت کو حوالہ بخدا کر دینا چاہئیے۔ منشی جی لکھتے ہیں کہ بقول مرزا صاحب اب تو کوئی جھگڑا نہیں رہا۔ حضرت مسیح کی آیات پر ایمان لاویں اور تمام اعتراضات محال عقلی کے کہ جسد عنصری کے آسمان پر نہیں جاسکتا اور نہ زندہ رہ سکتا ہے اور نہ نزول بالجسد کر سکتا ہے حوالہ بخدا کردیں۔ یہاں بھی منشی جی کی حالت پر افسوس آتا ہے کہ وہ آیات متشابہات اور آیات واقعات و محکمات میں تمیز نہیں کرسکتے۔ انہوں نے ازالہ اوہام کی اُس ساری تشریح کو نہیں پڑھا جو اس ضمن میں کی گئی ہے۔ مسیح کی رفع کی آیت میں تو چند واقعات متعلقہ مسیح کا مذکور ہے اور واقعات بعد از متوفیک مشروط ہے اور قرآنی الفاظ کی ترتیب میں تقدیم و تاخیر جائز نہیں۔ اور آپ کی مسلمہ حدیث میں متوفیک کے معنے ممیتک لکھے ہوئے موجود ہیں پھر کونسی وجہ ہے کہ اس کو متشابہات میں سے سمجھ لیا جاوے کیونکہ یہ صاف واقعات ہیں کہ متوفیک یعنے ممیتک یعنے ممات مسیح کا واقعہ سب سے پہلے اور رفع کا واقعہ اس سے بعد اور دوسرے دو واقعات بالترتیب اسکے بعد ہیں۔ رفع کے ساتھ بجسدہ العنصری الی السماء کا شمول تو منشی جی کی تصنیف ہے۔ قرآن کریم موجود پڑا ہے غور کریں کہ رفع کے ساتھ کہیں بھی آسمان اور جسم عنصری کا ذکر نہیں۔ قرآن کی آیات کے ساتھ اپنے منگھڑت الفاظ شامل کرکے مفید مطلب معنے نکالنا تو اس کو کہتے ہیں جو منشی صاحب کر رہے ہیں۔ اگر وہ رفع کے ساتھ قرآن کریم میں لفظ آسمان دکھلادیں تو ہم اُنکی کچھ مالی خدمت کرنے کو بھی طیار ہیں +

پیارے منشی جی خدا کے لئے انصاف کرو مسیح ناصری ابن مریم کے زندہ آسمان پر جانے سے اسلام کو کیا فائدہ ہوسکتا ہے۔ اور قطع نظر سوال فائدہ کے آپ کے پاس کونسی قرآنی آیات اُس کے آسمان سے اُترنے اور صحیح حدیث اُس کے آسمان پر چڑھنے کے ثبوت میں ہیں۔ دیکھو قرآن کریم اُس کے مرجانے کی مختلف آیات میں خبر دیتا ہے۔ ما المسیح ابن مریم الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل۔ اور وما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل دونوں آیات میں لفظ خلت مشترک ہے اور آیت اول میں اس کے یہی معنے لئے جاتے ہیں کہ قبل مسیح جتنے

رسول آئے وہ سب بلا استثنےٰ فوت ہوگئے اور واقعات تاریخ بھی اسی کی شہادت دیتے ہیں۔ پھر وہی لفظ جب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پہلے رسولوں پر بولا جائے تو اُس کے معنے وہی لئے جائینگے یعنے یہ کہ تمام مرسلین قبل از حضرت سرور کائینات محمد مصطفےٰ (صلعم) بلا استثنےٰ فوت ہوگئے۔ ایسا ہی بخاری جلد ۲ باب واذکر فی الکتاب مریم الخ کے آخر میں بروایت حضرت ابن عباسؓ حدیث لکھی ہے جس میں آنحضرت سرور کائنات فرماتے ہیں۔ فاقول کما قال العبد الصالح عیسی بن مریم۔ وکنت علیھم شھیدًا ما دمت فیھم فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیھم وانت علیٰ کل شیء شھید الخ اس حدیث میں دو باتیں قابل غور ہیں۔ ایک تو یہ ہے آنحضرت صلعم فرماتے ہیں کہ میں وہی بات کہوں گا جو عبد صالح عیسی بن مریم نے کہی تھی۔ لفظ کہے گئے سے یعنے (کما قال) سے بہ ظاہر ہو رہا ہے کہ یہ آنحضرت صلعم سے پہلے کا واقعہ ہے جو کسی گزشتہ زمانہ میں گذر چکا اور اُس میں مسیح فرماتے ہیں کہ فلمّا توفیتنی پس جب تو نے مجھ کو مار لیا۔ تو گویا مسیح کا مرنا آنحضرت صلعم سے پہلے کسی زمانہ میں تسلیم ہوا ہے۔ اور یہ بات کہ یہ واقعہ روز قیامت کے متعلق ہے۔ اُسوقت فیصل کی جائے گی۔ جب منشی جی اس کو اپنی طرف سے پیش کرینگے۔ کیونکہ ممکن ہے کہ اسکی کمزوری کو خود محسوس کر بیٹھے ہوں۔ اور بحث تحصیل حاصل کا کام ہو۔ اسکی دوسری شق کہ عیسائی قوم کا بگڑنا مسیح کی موت کے بعد شروع ہوتا ہے۔ اور اگر یہ ثابت ہوجائے کہ اُن کی قوم بگڑ چکی ہے تو اس سے پہلے اُن کی موت مسلم ہوجاتی ہے اور عیسائی قوم کا اسلام سے بہت پہلے بگڑ جانا ثابت ہے بلکہ اسلام کا اپنا تشریف لانا ہی اس قوم کے بگڑنے کا ثبوت ہے پس یہ سلسلہ موت مسیح پر ایک مضبوط دلیل قائم کردیتا ہے +

احادیث نزول کی طرف دیکھنے سے صاف پتہ ملتا ہے کہ آنے والا مسیح امت محمدیہ میں سے ہوگا۔ بخاری جلد ۲ باب نزول المسیح میں حدیث کیف انتم اذا نزل ابن مریم فیکم وامامکم منکم۔ صاف اس بات کی گواہ ہے کہ مسیح موعود امت محمدیہ میں سے ہوگا۔ "انتم" اور "فیکم" میں مسلمان مخاطب ہیں۔ اور "فیکم" سے صاف انحصار اس بات کا پایا جاتا ہے کہ وہ امت محمدیہ میں سے ہوگا۔ اور پھر امامکم منکم نے اس کی پوری تشریح کردی ہے کہ مسیح موعود تمہارا امام تم میں سے ہی ہوگا +

پس ان تمام باتوں سے ثابت ہے کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم جسم عنصری کے ساتھ آسمان پر نہیں چڑھے اور نہ ہی کوئی واقعہ صعود الی السماء کی شہادت دی گئی بلکہ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پہلے فوت ہوگئے اور اُن کے بگڑ جانے کے بعد اسلام دُنیا میں آیا۔ اور جس مسیح کے آنے کا وعدہ دیا گیا ہے۔ اس کا امام۔ حکم وعدل اور امت محمدیہ میں سے ہونا ثابت ہے +

منشی صاحب نے واقعہ صلیب کے متعلق بھی ایک عجیب کہانی بیان کی ہے۔ اور اُس کی نسبت لکھتے ہیں کہ اس پر اجماع امت ہے۔ ہم اُن سے دریافت کرنا چاہتے ہیں کہ اجماع امت کے وہ کیا معنے سمجھتے ہیں۔ کیونکہ دُنیا سے اسلام میں سب سے پہلا اجماع تو مسیح کی موت پر ہُوا تھا۔ آنحضرت سرور کائنات صلعم کی وفات کے موقعہ پر حضرت عمرؓ کی حالت بیقراری اور حضرت ابابکر صدیقؓ کا صحابہ کو جمع کرکے وما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل افان مات او قتل انقلبتم علیٰ اعقابکم پرزور سے خطبہ فرمانا اور رحلت کو موت کے محل پر تشریح کرنا۔ اور سب کا بلا اختلاف سنتے رہنا اور کسی کا یہ نہ بول اُٹھنا کہ آپ تو تمام رسولوں کو مردہ بتا رہے ہیں لیکن ان میں سے مسیح تو زندہ ہیں۔ کافی ثبوت اسبات کا ہے کہ امت محمدیہ کا سب سے پہلا اجماع اسی مسئلہ پر ہُوا تھا +

منشی صاحب غور فرماویں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ۔ امام مالک۔ ابن حزم۔ ابن قیم۔ بخاری وغیرہم رحمت اللہ علیہم اجمعین۔ وفات مسیح کے قائل ہیں اور یہ اصحاب اُن مفسرین سے بہت زیادہ عزت وقعت اور اعتبار کا استحقاق رکھتے ہیں۔ جن کا منشی جی بار بار ذکر کرتے ہیں +

منشی جی کی یہ عجیب فلسفی ہے کہ مسیح کو صلیب پر چڑھا کر باریک حکمتوں سے اُس کی جان بچانا خدا تعالےٰ کے لئے مشکل اور محال تھا لیکن ایک بے گناہ فرشتے کو انسان بنا کر اُس کو مسیح کی شکل دیکر صلیب پر چڑھوا کر مروا دینا جائز ہوگیا۔ یہ عجیب کرشمہ خدائی ہے کوئی ان منشی جی سے دریافت کرے کہ آپ کے پاس اس کے جواز کا کیا ثبوت ہے تو سوائے اس کے کیا جواب دینگے کہ ایسا ہونا ممکن ہے۔ لیکن گزشتہ واقعات پر امکان کا اشتباہ ڈالکر عبور کرنا ممکن نہیں۔ سوال تو صرف یہ ہے کہ روایت اور شہادت سے کیا واقعہ ثابت ہوتا ہے۔ اور وہ صرف یہی ہے کہ مسیح صلیب پر چڑھائے گئے لیکن وہ اُس کے مار ڈالنے پر قادر نہ ہوسکے اور اُن کو یہ اشتباہ ہوگیا کہ گویا مسیح مرگئے ہیں +

منشی جی نے انجیل کی طرف بھی رجوع کیا ہے اور حکیمانہ عقلمندی سے اس بات پر زور دیا ہے کہ پسلی چھید کر امتحان کرنے سے جو لہو اور پانی بہ نکلا تھا وہ مسیح کے مردہ ہونے کی دلیل تھی۔ ان سے کوئی پوچھے کہ مُردوں کی لاشوں کو زخم کرنے سے کبھی لہو بھی نکلا کرتا ہے۔ اصل میں یہ بیچارے معذور ہیں نہ تو خود اچھی طرح اپنے دین کو پڑھا ہے۔ نہ حضرت اقدس میرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود کی کتابوں کا ہی مطالعہ کیا ہے اور نہ ہی انجیلوں کو عبور کیا ہے چند سطحی باتوں کو لیکر جلدی سے کتاب لکھنے کی طرف دوڑ پڑے ہیں۔ منشی جی انجیلوں کی یہ بات کہ بھالا مارنے سے لہو بہ نکلا تھا مسیح کی زندگی پر ایک قطعی دلیل ہے۔ لہو ایسے مُردوں کبھی نہیں بہتا بلکہ زندوں سے نکلتا ہے۔ بیشک جا کر تحقیقات کرلو۔ اور اُس کے صلیب سے زندہ اُترنے میں تو موجودہ عیسائی مذہب کا [illegible] رسا س کا مرکر اُترنا کفارہ شمار کرتے ہیں۔ اور کفارہ موجب قیام و نجات مذہب عیسائی ہے جب اُس کا صلیب سے زندہ اُترنا ثابت ہو تو نہ کفارہ رہتا ہے اور نہ ہی مذہب عیسائی زندہ رہتا ہے۔ اس کی تفصیل کے لئے کتاب مسیح کی صلیب کا چشمدید گواہ ملاحظہ کریں +

توفی کے معنوں پر بھی ان کا زور محض کم علمی کی وجہ سے ہے۔ چلو جہاں توفی کا مفعول ذی رُوح ہو اور فاعل خدا ہو تو اس کے معنے غیر از موت کچھ اور دکھادیں +

ہم ان کی اس متکبرانہ تحریر کو نظرانداز کرتے ہیں جس میں انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ضلع سیالکوٹ میں [illegible] روپے ماہوار کی ملازمت کو نہایت حقارت کے انداز سے بیان کیا ہے۔ کیونکہ اس ملازمت کو حقارت سے دیکھ کر منشی جی نے نہ صرف اپنی پگڑی اُتار ڈالی ہے بلکہ حضرت سرور کائنات صلعم اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی عزتوں کو بھی ہاتھ جا مارا ہے کیونکہ ہمارے سرور عالم محمد مصطفےٰ صلعم نے خدیجۃ الکبریٰ رضؓ کی ملازمت اور موسیٰ علیہ السلام کی دس سالہ عمر گڈریا پن سب اسی حقارت آمیز انداز کے نیچے آجاتے ہیں۔ اور منشی جی حضرت اقدس کی ملازمت کے متعلقہ اور اُس کے بعد کے واقعات جو لکھے ہیں اُن پر معلوم نہیں کہ ولا تقف ما لیس لک بہ علم کی چادر کہاں تک ڈالی ہے۔ ہم تقاضا کرنے کا حق رکھتے ہیں کہ اُس پر اُن سے شہادت طلب کریں لیکن اس کو بھی ہم فی الحال حوالہ بخدا کرتے ہیں اور آپ کے افتراء ان کے لئے چھوڑ دیتے ہیں +

منشی جی ہم تو آپ کی ذات کے متعلق کہ ڈاکخانہ سے کیوں آپ کی تبدیلیاں ہوتی رہیں اور کیوں انجمن حمایت اسلام سے علیحدگی کا انتظام کیا گیا اور لاہور کی گلیوں میں آپ کیا کچھ کرتے پھرتے تھے لکھنا کمینہ پن سمجھتے ہیں اور نہ کچھ جواب میں سننا چاہتے ہیں لیکن افسوس کہ منشی جی نے باوجود اس کے کہ حضرت مسیح موعود کی تصانیف پڑھنے اور اُن کے حالات کا مطالعہ کرنے کی طرف صرف دو چار ماہ سے ہی رجوع کیا ہے۔ غیب دانی کا بھی دعویٰ کردیا ہے کیونکہ اس پیرانہ سالی میں وہ وثوق کے ساتھ کہتے ہیں کہ گویا حضرت میرزا صاحب ممدوح کی آمدنی ناجائز اور حرام تھی۔ ہماری سمجھ میں اس قسم کے اعتراضات کوئی شریف دل نہیں کرسکتا۔ اے منشی پیر بخش صاحب اگر آپ مرد میدان ہو تو تم میدان میں آکر ثابت کرو کہ حضرت میرزا صاحب نے اپنی آمدنی کو نفسانی خواہشات پر صرف کیا۔ اور دین کا کوئی کام نہیں کیا۔ آپ تحقیقات کرو۔ دیکھو۔ سوچو اور سمجھو اور خدا سے خوف کرکے اپنے مُنہ سے وہ بات نکالو جو آپ کے مسلمات پر زد نہ کرتی ہو۔ کیا سمجھتے ہیں کہ آپ پنشن لیکر اب خدا کی گرفت میں نہیں آسکتے +

آپ کا یہ بھی عجیب فلسفہ ہے کہ پانی اور خاک دو ثقلی عنصر عقلاً آگ اور ہوا اور رُوح میں جذب اور مغلوب ہوکر عالم بالا کو جاسکتے ہیں۔ پہلے تو عالم بالا اور آسمان میں

زرق بیان فرمائیے۔ پھر آسمان اول و دوم و سوم و چہارم کو اور کے حالات اور کیفیات کی جُدا جُدا تشریح فرمائیے اور پھر اس امکان کو پیش کیجئے اور ساتھ ہی اس کے جب یہ عام طور ممکن ہے تو پھر مسیح کی تخصیص کی وجہ بیان کر دیجئے۔ اور وہ آلات جس کے ذریعہ سے مسیح کا صعود واقعہ ہوا ذرا اُن کا بھی کچھ حال لکھدیجئے۔ اور جو یہ کہیں کہ خاک اور پانی دوسرے عنصر میں تبدیل ہو کر آسمان پر چڑھے تھے جیسے آپ نے پانی کے ہوا ہو جانے کا مشاہدہ لکھا ہے تو پھر تو وہ اس وقت وہ چار عناصر نہ تھے بلکہ صرف دو رہ گئے تھے اور جب ایک جسم کی خاک اور پانی ہوا اور آگ ہو جائیں تو پھر وہ جسم ہی نہیں رہتا وہ کوئی اور جسم ہو جاتا ہے اور یہ بات خارج از بحث ہے +

کیا حضرات ایلیا اور ادریس علیہم السلام کا آسمان پر جانا قرآن کریم مانتا ہے؟ اس پر قرآن کریم سے کونسی دلیل آپ پیش کرتے ہیں جس میں آسمان کا ذکر ہو +

منشی صاحب بحث آسمان پر چڑھنے کی کر رہے ہو یا ستاروں اور سورج میں جانے کی۔ مسٹر آراگو فرنچ عالم علم ہیئت کی رائے تو آسمان کے متعلق نہیں۔ اور اگر ہو بھی تو وہ کوئی نص شرعی نہیں۔ کیا اس رائے کو پیش کر کے آپ بجائے آسمان کے ریسمان کی باتیں نہیں کر رہے +

منشی صاحب نے حدیث کسوف وخسوف کے معنے بھی نہایت عالمانہ طرز پر سمجھے ہیں آپ لکھتے ہیں کہ خرق عادت کے طور پر اوّل رات رمضان میں چاند کا گرہن ہوگا اور نصف رمضان میں سورج کا +

ہم اس کے سوائے اور کیا کہہ سکتے ہیں کہ:۔

بریں عقل و دانش بباید گریست + بندۂ خدا پہلے یہ تو دیکھو کہ آپ کے گھر میں آپ کے بزرگوں نے اس کے کیا معنے کئے ہیں۔ اگر آپ کی سمجھ صحیح ہے تو آپ کے حافظ لکھو کے والے جن کو آپ ایک مشہور بزرگ مانتے ہیں۔

ع تیرہ چن ستویں اٹھویں سورج گرہن ہوسی اس سالے الخ

کہاں سے لے آئے۔ کیا آپ کی سمجھ صحیح ہے یا حافظ صاحب کی۔ ایسا ہی آثار قیامت کی کتب میں ذرا غور سے اس حدیث کے معنے پڑھے ہوتے۔ اور اس بات پر بھی غور کی ہوتی کہ عربی زبان میں پہلی رات کے چاند کو ہلال کہتے ہیں۔ قمر نہیں کہتے۔ اور ہلال کا منکسف ہونا ناممکن ہے۔ کیونکہ وہ تو خود پہلے ہی سے منکسف ہے۔ اور اگر یہ خیال کیا جائے کہ اُس زمانہ میں پہلی رات کو چاند پورا گول ہو جائے گا تو قرآن شریف کے رو سے یہ محال ثابت ہوتا ہے۔ منشی جی علوم اپنے اصول سے سمجھے جاتے ہیں چاند ہمیشہ ۱۳-۱۴-۱۵- تاریخوں میں پورا گول ہوتا ہے اور انہیں تاریخوں میں اس کو گرہن لگتا ہے اور سورج کو ۲۷-۲۸-۲۹- تاریخوں میں گرہن لگا کرتا ہے پس چاند کا اپنے گرہن لگنے کی پہلی رات یعنے ۱۳ تاریخ اور سورج کا گرہن لگنے کے درمیانی دن یعنے ۲۸ تاریخ کو رمضان میں گرہن لگنا اس حدیث سے مراد ہے +

منشی جی لا مھدی الا عیسیٰ کی طرف بھی توجہ کریں۔ آپ ہی بتائیں کہ سب معراج جب آنحضرت صلعم ابراہیم و موسےٰ و عیسےٰ وغیرہم علیہم السلام سے ملاقات ہوئی تو اُس وقت کونسی خاص بات آپ نے عیسےٰ میں دیکھی جس سے آپ نے ہمیں یہ فرمایا کہ اور تو سب فوت شدہ تھے مگر صرف عیسےٰ علیہ السلام زندہ تھے جب سب ایک حالت میں نظر آئے تو مسیح کیونکر زندہ مانا جا سکتا ہے +

آپ نے کہاں دیکھا ہے کہ دمشق سے قادیان مراد لیا گیا ہے۔ حدیث میں من جانب الشرقی من الدمشق الفاظ ہیں۔ اور جغرافیہ گو کہ قادیان بھی صحیح طور پر دمشق سے مشرقی جانب کو خط استوا میں ظاہر ہے۔ اور بھی مراد لی گئی ہے۔ اپنی بناوٹی باتوں کے آپ ذمہ وار ہیں +

ہم یہ چند باتیں مختصر طور پر لکھ کر منشی پیر بخش صاحب اور اُن کے مددگاروں اور دوستوں کی خدمت میں عرض کرتے ہیں۔ کہ خدا کے لئے وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ساری کتابیں پڑہیں اور تحقیق حق کی خاطر پڑہیں۔ اور خدا سے دُعا کرتے رہیں اور پھر جو کچھ اُن کی سمجھ میں آئے اُس کے مطابق فیصلہ کر لیں۔ اَدھورا علم مہلک ہوتا ہے۔ اور ہم کو امید ہے کہ انشاء اللہ آپ کے رسالہ کا جواب لیکر ہم پھر کبھی کاغذوں میں آپ سے ملینگے +

معراج الدین عمر

*

خطبات نور

یہ بھی خدا تعالےٰ کا فضل ہے کہ جس کام کے کرنے کا کوئی شخص ارادہ کرے۔ اس کے تکمیل کی توفیق بھی خدا اس کو دیوے ورنہ کون نہیں چاہتا۔ کہ اس کے ہاتھ سے خدمت دین ہو۔ مدت سے میری خواہش تھی۔ کہ کسی نہ کسی رنگ میں خدا مجھے بھی خدمت دین کی توفیق دیوے۔ سب سے پہلے میں نے اُردو ریویو میں سے چند مضامین انتخاب کر کے ایک جگہ جمع کئے۔ خاصکر پردہ۔ تعدد ازدواج۔ طلاق اور سود پر جو مضامین ریویو میں چھپتے رہے۔ وہ میں نے ایک جگہ جمع کر کے بصورت کتاب شائع کرنے کا ارادہ کیا۔ لیکن جس سال میں نے یہ مضامین ترتیب دیئے۔ اسی سال جلسے کے موقعہ پر ایسے ضروری مضامین کو بصورت ٹریکٹ شائع کرنے کا صدر انجمن نے ارادہ ظاہر کیا۔ اس لئے میں نے ان کو چھپوانے کا خیال چھوڑ دیا۔ مگر میں نے اپنے لئے ان سب مضامین کو ترتیب دیکر بصورت کتاب مجلد کرا لیا۔ اس کے بعد اور بھی کئی ایک ضروری مضامین جمع کئے۔ حال ہی میں اُردو ریویو میں اشاعت اسلام اور ینابیع الاسلام پر جو ریویو چھپتا رہا۔ وہ میں نے ترتیب دیکر مجلد کرا لیا۔ یہ ہر دو مضامین بھی علیحدہ بصورت ٹریکٹ چھپ جانے ضروری ہیں۔ کوئی صاحب چھپوانا چاہیں۔ تو میں ان کو مسودات دے سکتا ہوں۔ اسی طرح میں نے خطبات حضرت خلیفۃ المسیح جمع کئے۔ جن کو میں نے اپنے خیال کے مطابق حضرت صاحب کی خدمت میں پیش کرنے کے لئے بہتر نذرانہ سمجھا ایک مرتبہ جب میں حاضر خدمت ہوا۔ اور مسودات پیش کئے تو حضور دیکھ کر بہت خوش ہوئے۔ اور فرمایا کہ:۔

میرے تو وہم و گمان میں بھی نہ تھا۔ کہ کوئی ان کو جمع کرے گا۔ بڑی محنت کی ہے۔ جیسی آپ نے ان سے محبت کی ہے۔ خدا آپ سے محبت کرے

حضرت صاحب کے اس اظہار مسرت کو دیکھ کر مجھے تقویت ہوگئی۔ اور میں نے ان کے چھپوانے کا ارادہ کر لیا۔ اور یہ خدا تعالےٰ کا فضل اور احسان ہے کہ خطبات نور کا حصہ اوّل چھپکر تیار ہو گیا ہے۔ اور دوسرا لکھا جا چکا ہے۔ حصہ اوّل میں خطبات جمعہ و عیدین ۱۹۰۱ء سے لیکر ۱۹۰۴ء تک آچکے ہیں۔ حصہ دویم میں اپریل ۱۹۱۱ء تک کے تمام خطبات آگئے ہیں۔ میں نے اپنی طرف سے تمام خطبات جمع کرنے میں کوشش کی ہے۔ اگر کوئی غلطی سے رہ گیا ہو۔ تو مجھے ضرور اطلاع دی جاوے تا کہ حصہ سوئم میں شائع کر دیا جاوے +

پہلا حصہ ۱۱۲ صفحہ کا سفید ولایتی ۲۲x۱۸/۸ ۲۴ پونڈ کاغذ پر چھپا ہے۔ جسکی قیمت صرف ۸/ ہے +

دوسرا حصہ زیر طبع ہے۔ اس کا حجم ۲۶۸ صفحہ کا ہے جسکی قیمت غالباً ۱۰/ ہوگی۔ **پہلا حصہ بدر ایجنسی سے مل سکتا ہے۔** بدر اور خاصکر الحکم کی پُرانی فائلیں پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جماعت میں کام کرنے کے لئے بہت بڑا ذخیرہ ہے۔ اگر کوئی صاحب ہمت کرے۔ تو کام بہت ہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ کی ڈائری۔ ملفوظات۔ تقریریں۔ الہامات وغیرہ وغیرہ بہت سے ایسے کام ہیں۔ جن کو تکمیل دینا ہر ایک احمدی کا کام ہے۔ میرے معزز دوست بابو منظور الٰہی صاحب نے بہت بڑا ذخیرہ جمع کیا ہے۔ اور مختلف مضامین کو ترتیب دینے میں بہت بڑی محنت کی ہے۔ خدا جزائے خیر دیوے حضرت مفتی صاحب تو کچھ نہ کچھ کرتے رہتے ہیں اور اپنے استقلال اور نمونہ سے دوسروں کو کام کرنے کی تحریک کرتے رہتے ہیں۔ حال ہی میں آپ نے اشتہارات کو جمع کر کے شائع کرنے کا جو انتظام کیا ہے اس کی جتنی قدر کی جاوے تھوڑی ہے۔ باوجود اس قدر مصروفیت کے آپ نے ان کو شائع کرنے میں جو محنت اُٹھائی ہے۔ اس کا وہی لوگ اندازہ کر سکتے ہیں جنھوں نے خود کبھی کوئی کام کیا ہو۔ میں نے سُنا ہے۔ کہ مفتی صاحب کے پاس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ کی وہ ڈائریاں بھی ہیں۔ جو اب تک کسی اخبار میں شائع نہیں ہوئیں امید ہے۔ کہ مفتی صاحب ان کو بھی بصورت کتاب جلد شائع کر کے قوم پر بہت بڑا احسان کرینگے +

خاکسار عبد الحمید

ٹریکٹ سیریز

حضرت کے ارشاد کی تعمیل میں دوسرا ٹریکٹ مولوی صوفی غلام محمدؐ صاحب بی۔ اے نے باری تعالیٰ کی ہستی کے ثبوت میں چھاپا ہے۔ اور خوب لکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے۔ یہ ٹریکٹ صوفی صاحب احمدیہ انجمنوں کے سکرٹریوں کو برائے تقسیم ارسال کریں گے۔ تیسرا ٹریکٹ لاہور کی احمدیہ ینگ مین ایسوسی ایشن نے شایع کیا ہے۔ اور ان کا ارادہ ہے کہ ماہوار ایسے ٹریکٹ شایع کریں گے۔ اس ٹریکٹ میں حضرت مسیح موعود کی صداقت پر ایک پر زور مضمون ہے۔ اور احمدیہ مجمع الاخوان لاہور سے ملسکتا ہے۔ اس ٹریکٹ کو دیکھکر حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا:۔ بہت عمدہ ہے۔ بڑے خوش نسمت ہیں وہ لوگ جن کے ہاتھوں سے ایسے کام نیکی کے ہوں +

درخواست جنازہ

(۱) برادر قاضی محمد عالم قاضی کوٹ سے اپنی بی بی مرحومہ کیواسطے احباب سے دعائے جنازہ کی درخواست کرتے ہیں۔ مرحومہ ۲۶۔ اگست کی پہلی شب کو نوت ہوئی۔ سلسلہ حقہ سے بہت اخلاص رکھتی تھی۔ اپنے کئی زیور فروخت کرکے سلسلہ میں امداد دی تھی۔ اللہ تعالیٰ مغفرت کرے +

(۲) ہمارے معزز دوست منشی محمد الدین صاحب اپیل نویس سیالکوٹی ۵ ستمبر کو قادیان میں فوت ہوئے۔ اور ان کی وصیت کے مطابق مقبرہ بہشتی میں دفن کئے گئے خوب آدمی تھے۔ اللہ تعالےٰ مغفرت کرے۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے جنازہ پڑھایا۔ احباب نماز جنازہ پڑھیں۔ اور مرحوم کے پس ماندگان کی بہتری کیواسطے دعا کریں۔

(۳) برادر محمد سعید احمدی ولد میاں چراغدین کی بیوی بعارضہ ہیضہ فوت ہوئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون احباب دعائے جنازہ سے مدد کریں۔

دُعا مدد

(۱) برادر ثناء اللہ صاحب اپنے نیک ارادوں میں مظفر و منصور ہونے کیلئے احباب احمدیہ سے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

(۲) حکیم سردار علی صاحب احمدی برادر زادہ حضرت خلیفۃ المسیح میانی میں بیمار ہیں احباب ان کی صحت کیواسطے دعا کریں۔

کلام امیر مُفت

برادر محمد عبد اللہ خانصاحب نے کسی مسکین کے نام کلام امیر جاری کرنے کے واسطے مبلغ عا دیئے ہیں۔ کسی کی درخواست آنے پر جاری کیا جاویگا۔

حسن میاں پھلواری

یہ وہی بزرگ ہیں جنکی کتاب میلاد پر بدر میں بھی ریویو ہو چکا ہے۔ اور میں نے ریویو کے علاوہ بھی کچھ عرض کیا تھا۔ آپ نے اہلحدیث کے بنی نمبر میں ایک نقرہ لکھکر خواہ مخواہ ایک پاک جماعت کی دل آزاری کی ہے کہ اب کوئی نبی مبعوث نہیں ہو سکتا۔ نہ عرب میں نہ ہند میں نہ دارالزبان میں نہ دارالامان میں۔

صاف ظاہر ہے یہ جلے دل کے پھپھولے پھوڑے گئے ہیں۔ میں حیران ہوں شاہ سلیمان کے لخت جگر کا یہ عقیدہ نہ اس آیت قرآنی پر مبنی ہے کہ یٰبنی آدم اما یاتینکم رسل منکم یقصون علیکم اٰیٰتی فمن اتقی واصلح فلا خوف علیہم ولاھم یحزنون ۰ نہ مسلم کی اس حدیث پر کہ آخری زمانے میں عیسیٰ نبی اللہ آئیگا۔ نہ مولانا روم کے اس شعر پر

آن نبی وقت باشد اے عزیز

نہ سید عبد الکریم ابن ابراہیم الجیلانی کے اس قول پر۔ بقولہ واشوقاہ الی اخوانی الذین یاتون من بعدی الحدیث فہو لاء انبیاء الاولیاء یرید بذٰلک نبوۃ القرب والاعلام دالانسان کامل۔ نہ شیخ اکبرؓ کے اس قول پر۔ فان النبوۃ التی انقطعت بوجود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما ھی نبوۃ التشریع لا مقامہا +

پھر اس سے زیادہ اگر وہ اپنے سلسلے کے بزرگوں کی فہرست چاہیں تو پیش کروں جو مکالمہ و مخاطبہ الٰہی سے سرفراز ہوئے اور حضرت مرزا غلام احمدؐ علیہ السلام کی نبوۃ کے بھی یہی معنی ہیں

(اکمل۔ قادیان)

ضرورت

دفتر سکرٹری میں محرر دعیم کی اسامی پر ایسے شخص کی ضرورت ہے۔ جو انٹرنس پاس ہو۔ دفتر کے کام سے واقف ہو۔ اگر انٹرنس پاس نہ ہو تو کام میں تجربہ کار ہو۔ تنخواہ ابتدائی بیس روپیہ ماہوار دو روپیہ سالانہ ترقی اور تیس روپیہ انتہائی تنخواہ ہے۔ درخواست اردو انگریزی خط میں آنی چاہیئے (سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان)

میاں محمدؐ حسن صاحب

کو بغرض فراہمی چندہ ضلع جالندھر و ہوشیار پور بھیجا گیا ہے۔ ہر دو ضلع کے احمدی احباب ہر طرح سے ان کی مدد فرما کر مشکور فرماویں

(سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان)

اڈیٹر صاحب اخبار ہندو لاہور پبلک کو اطلاع دیتے ہیں کہ ستیارتھ پرکاش نمبر جو صاحب چاہیں ایک آنہ کا ٹکٹ بھیجکر ان کے دفتر سے منگوالیں۔

اخبار عالم پر ایک نظر

سمجھو نی ورسٹی کو جا کر دیکھنے کے سبب

کلکتہ کے ایک سیٹھ صاحب اپنا دس ہزار روپیہ بنک سے واپس لیا۔ جو اسی شرط پر دیا گیا تھا۔ بیہنہ پلٹنہ میں ایک سبز پتھر کا پہاڑ دریافت ہوا ہے۔ لکھنو کے اخبار مسلم گزٹ سے پانچسو روپے کی ضمانت رکھوائی گئی۔

انگلستان سندر اسکندریہ پر ایک جنگی بیڑہ جہازات مقیم رکھنا چاہتا ہے۔ مصری پبلک اس کے خلاف ہے۔ کثرت باراں اور طوفان سے انگلستان کے ایک علاقہ میں لاکھوں روپے کا نقصان ہوا۔

خوشی سے یہ بات سنی گئی کہ وطن اور زمیندار میں صلح ہو گئی ہے مگر یہ بات صاحب پیسہ کو ناگوار معلوم ہوتی ہے انہوں نے ایسے مضامین لکھے ہیں۔ جنسے آگ بجائے بجھنے کے اور چمکے۔ مگر خوف ہے کہ اس کا نتیجہ خود پیسہ کو پہنچا ئے۔

بلغاریہ میں شورش برپا ہے۔ کریٹ والوں کی سازش پکڑی گئی ہے۔ جزیرہ ساموس پر جھنڈا یونانی کھڑا کرنا چاہتے تھے۔

یونان کے جنگ طرابلس سے فائدہ اٹھانیکی نیت سے ترکی سرحد پر چھیڑ چھاڑ شروع کی ہے۔ بلغاریہ سردیا اور یونان نے ترکوں کے خلاف اتحاد کیا ہے۔

مراکو میں قبایل عرب اور فرانسیسیوں کے درمیان چھوٹی چھوٹی لڑائیاں ہو رہی ہیں یہ خار وار لقمہ فرانس کے حلق سے باسانی اترتا ہوا نظر نہیں آتا۔

مراکو کے نئے سلطان کا نام یوسف ہے۔ جاپان کے نئے بادشاہ کا نام ماتسو ہیٹو ہے۔

بقول اخبار مسافر آگرہ سینہ دیو آریہ (سابق غلام حیدر) ایک مکروہ الزام کی بنا پر گورو کل سے نکالا گیا ہے +

ممبئی میں ہندو عود توں نے ایک پولیٹکل انجمن بنائی ہے۔

بنگال کے ڈاکوؤں نے کلکتہ کے ڈپٹی کمشنر کو جو انکا انسداد کرنے گئے تھے مار مار کر ادھموا کر دیا۔

بلالحاظ اس امر کے کہ کوئی کالج ستمبر یا اکتوبر کی کس تاریخ کو کھلیگا کوئی طالبعلم تاریخ افتتاح سے سات روز گذرنے کے بعد کسی نئی جماعت میں داخل نہ کیا جاویگا۔

ایک انگریز نے کلکتہ کے ایک اخبار میں چٹھی چھاپی ہے کہ مسلمان یونیورسٹی کے خیال کو چھوڑ دیں۔

ضمیمہ درس

اس اخبار کیساتھ ضمیمہ درس قرآن شریف صفحات ۳۳۹ تا ۳۴۴ شایع کئے جاتے ہیں +

اصلی ممیرہ اور ممیرے کا سرمہ

اصلی ممیرہ اور ممیرے کے سُرمے کا اعلان عرصہ سے شائع ہو رہا ہے اس اثنا میں بہت سے لوگوں نے فائدہ اُٹھایا ہے یہ سُرمہ حضرت خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نور الدین صاحب مدظلہ کا بنایا ہوا ہے۔ آپ نے اس سرمہ کے متعلق فرمایا کہ "بہرے امراض چشم بسیار مفید است" یہ سرمہ دھند۔ جالا۔ پھولا۔ پڑوال۔ سبل اور سُرخی اور ابتدائی موتیا بند امراض چشم کے لئے مفید ہے۔ قیمت سرمہ اول قسم فی تولہ عہ۔ قسم دوم عہ۔

اصلی ممیرہ جس کی قیمت عہ فی تولہ ہے فی الحال دو ماہ کے لئے اُس کی رعائتی قیمت ۳ روپے فی تولہ کر دی ہے۔ بعض ضروریات نے مجھے ایسا کرنے پر مجبور کر دیا ہے ترکیب استعمال۔ ممیرہ پتھر پر رگڑ کر یا سرمہ کی طرح باریک پیس کر آنکھوں میں ڈالا جاوے۔ یہ سرمہ خاص گرمی کے موسم میں جس کی آنکھیں دکھتی ہوں۔ تو اُن کے لئے بہت مفید و مجرب ہے۔

المشتہر۔ احمد نور۔ کابلی۔ مہاجر۔ سوداگر قادیان ضلع گورداسپور

ست سلاجیت

محیط اعظم سے نقل کیا گیا ہے جس کی عبارت یہ ہے۔

مقوی جمیع اعضاء نافع مرع۔ مشتہی طعام۔ قاطع بلغم و ریاح دافع بواسیر و جذام و استسقاء و زردی رنگ و تنگی نفس و دق و شنجوخیت۔ فساد بلغم و قاتل کرم شکم۔ مفتت سنگ گردہ و مثانہ و سلسل بول و سیلان منی و یبوست و درد مفاصل وغیرہ وغیرہ بہت مفید ہے۔ بقدر دانہ نخود صبح کے وقت دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔ قیمت قسم اول ایک روپیہ تولہ قسم دوم آٹھ آنہ تولہ ہے۔

لنگیاں اور کلاہ

ہر قسم کی لنگیاں مشہدہ اور پشاوری۔ بادامی۔ سیاہ اور سفید۔ ماشی۔ ریشمی اور سوتی۔ تُسری صلفے سفید اور بادامی۔ اور پشاوری ٹوپیاں ہر قیمت کی مل سکتی ہیں۔

المشتہر

احمد نور۔ کابلی۔ مہاجر۔ سوداگر۔ قادیان۔ ضلع گورداسپور

ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائیں

فصلی بخار اور طحال کی دوا

یہ دوا اونتیس سال سے سارے ہندوستان میں استعمال کی جاتی ہے اگر آپ بخار میں مُبتلا ہوں اور سب قسم کے علاج کرا کے تنگ آ گئے ہوں تو اس مجرب دوا کو ایک مرتبہ ضرور منگا کر استعمال کریں اس میں چند فائدے لاجواب ہیں۔ یہ ملیریا کیڑوں کو مار دیتی ہے اس لئے کہ اس کی چار پانچ خوراک پیتے ہی بخار کا آنا بند ہو جاتا ہے۔ اور یہ خون کو گاڑھا کر دیتی۔ اور تلی کو گراتی ہے قیمت شیشی کلاں ۱۴ر چودہ آنہ محصول ۶ر چھ آنہ دو شیشی تک آٹھ آنہ (۸ر) قیمت شیشی خورد آٹھ آنہ (۸ر) محصول ڈاک پانچ آنہ (۵ر) دو شیشی تک (۶ر)

داد کا مجرب مرہم

ایک مرتبہ کے لگانے سے کھجلی اچھی ہو جاتی ہے۔ دو تین مرتبہ کے لگانے ایک دم اچھا ہو جاتا ہے۔ قیمت فی ڈبیہ ۴ر محصول ڈاک ایک سے ۶ ڈبیہ تک پانچ آنہ (۵ر) اور بارہ ڈبیہ تک چھ آنہ (۶ر)

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت سٹریٹ کلکتہ

چشمۂ زندگی

اہل وطن کی متفقہ آواز بلند! قابل غور!!

جناب خلیفۃ المسیح حضرت حکیم مولوی نور الدین صاحب تحریر فرماتے ہیں یہ کتاب مجھے اپنے مضمون میں پسند آئی ہے۔ مہتہ سیتا رام دت وید کویرنجن صدر بازار راولپنڈی کی محنت بہت قابل قدر ہے مجھے بڑی خوشی ہو گی اگر ملک اس رسالہ کی قدر کرے۔

مشہور علامہ پیر مولوی مہر علی شاہ صاحب گولڑہ سے رقم فرماتے ہیں۔ کہ رفاہ خلق کے لئے یہ ہدایات نہائت ضروری اور مفید تھے جن کی اشاعت کی توفیق حکیم مطلق نے آپ کو عطا فرما کر نعم الرفیق و حبذ الشفیق کہلانے کا استحقاق بخشا۔ خوش نصیب ہو گا۔ وہ جس نے حفظ ماتقدم یا تدارک مافات کا حصہ ان نایاب قابل قدر ہدایات سے لیا۔

حاذق الملک حکیم حافظ اجمل خان صاحب رئیس اعظم دہلی۔ میں نے چشمۂ زندگی کو جستہ جستہ دیکھا۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ کتاب مفید ثابت ہو گی لائق مؤلف نے اس کے جمع کرنے میں خاص محنت کی ہے۔

نوٹ:۔ (۳۵۱) صفحہ کی مجلد باتصویر رنگین قیمت ؏ محصول ۳ر دو جلد پر محصول معاف چار جلد پر بیس فی صدی کمیشن۔

آلہ وستی جنتر

جس کے ذریعہ گذشتہ چھ سال کے عرصہ میں ۵۰۰۰ ہزار اشخاص مستفید ہو چکے ہیں۔ بدہضمی قبض دائمی۔ مردانہ۔ زنانہ امراض۔ بواسیر۔ یرقان۔ دمہ۔ تپ دق۔ بخار۔ سردرد۔ زکام وغیرہ کے لئے ایک مستند آلہ مانا گیا ہے۔ مفصل واقفیت کے لئے چھوٹے سائز کی دو سو صفحہ کی مجلد کتاب شودھن ودھی قیمت ۶ر منگوا کر ایک مفید سچائی سے آگاہی پاؤ۔

تجربات جناب سعد اکرم خان صاحب تحصیلدار جموں لکھتے ہیں۔ ایک عدد وستی جنتر آپ سے منگوایا جیسی صفت تھی ویسے ہی پایا اب آلہ اور ارسال کریں۔

حکیم رسول شاہ بھون (جہلم) آپ سے حال ہی میں جو آلہ منگوایا اس نے کئی جانوں کو بچایا۔

حکیم تاراچند زبدۃ الحکما گجرات۔ آپ سے دو عدد آلہ منگوائے تھے۔ بچوں سے بوڑھوں تک کو نہائت مفید ہے۔

لالہ رلا رام اکسٹرا اسسٹنٹ گوجرانوالہ۔ ایک وستی جنتر اور بھیجیں۔ واقعی مفید چیز ہے۔

مکمل سامان۔ اعلیٰ قسم۔ قیمت پانچ روپے۔ محصول ۴ر

پتہ۔ مہتہ سیتا رام دت وید کویرنجن آدتیہ اوشدھالیہ صدر بازار راولپنڈی

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصا | بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم | ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلہ

BADR QADIAN

بدر

قادیان ضلع گورداسپور

پیشگی ۶ر من قرآن شریف

اگر تو تشنہ لبی از فراق یار ازل — من قرآن مجید

بنوش جرعہ وصلش بجام نورالدین

Reg. No. CCLXXXVIII

چار روپے پیشگی

مورخہ ۱۴ شوال ۱۳۲۴ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۶ نومبر ۱۹۰۶ء مطابق ۱۱ اسوج

جلد ۲ — نمبر ۱۳

ضعیف و مردہ دلے گر بقادیان در آ

ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ

کہ ہست محی موتی کلام نورالدین

دس شرائط بیعت

اول۔ یہ کہ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اسوقت تک کہ قبر میں داخل ہوجائے شرک سے مجتنب رہے گا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا اور حتے الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کرے گا اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائے گا۔ چہارم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دے گا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر اور نعمت و بلاء میں اللہ تعالےٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور ہر حالت میں راضی بقضاء ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہے گا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائے گا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوۃ کو بکلی چھوڑ دے گا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا۔ نہم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا۔

دہم۔ یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوۃ محض اللہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوۃ میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اسکی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفےٰ ما را امام و پیشوا

اندریں دیں آمدہ از مادریم
ہم بریں از دار دنیا بگذریم

آں کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست

آں رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او باشیر شد اندر بدن
جاں شد و با جاں بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام

ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ ما را وحی و ایماۓ بود
آں نہ از خود از ہماں جاۓ بود

اقتداۓ قول او در جان ماست
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست

از ملائک و از خبرہاۓ معاد
ہر چہ گفت آں مرسل رب العباد

آں ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آں مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اند و راست
منکر آں مورد لعن خدا است

معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآں بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیا است

بکرم دوری از اں عالیجناب
تیرہ شد اکفر است خسران و تباب

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا۔

سے بحیاتی میں واقع ہے۔ افریقہ کا شمالی ساحل بلند ہے۔ اس پر ہوکر دس میل ایک نہر سمندر سے نکالی جائے۔ تو صحرا میں اسقدر بڑا سمندر بن سکتا ہے۔ جو بحر روم سے رقبہ میں نصف ہوگا۔ اس سمندر پر جنگی جہازوں کا ایک بیڑہ رہ سکتا ہے۔ اور شمالی افریقہ کا موسم اور آب و ہوا بدل کر گرم اور خشک کی جگہ سرد اور خوشگوار ہوسکتی ہے۔ اور تمام شمالی افریقہ کی خوشحالی میں مدد مل سکتی ہے۔

اخبار قادیان و برادران احمدیہ

حضرت خلیفۃ المسیح بفضلہ تعالےٰ بخیریت ہیں۔ اہل بیت مسیح موعود میں خیریت ہے۔ حضرت صاحبزادہ یکم اکتوبر کو مصر کے جہاز پر سوار ہوں گے۔ خدا حافظ ہو۔ صاحبزادگان عبدالحی و عبدالسلام شیخ تیمور کے ہمراہ بخیریت قادیان پہنچے فالحمدللہ۔ احباب شملہ کی تحریک پر حضرت نے حکم دیا ہے کہ مولوی صدرالدین صاحب اور یہ عاجز لیکچر دینے کے واسطے وہاں جائیں تیسرے ایک صاحب اور بھی ہوں گے۔ ۵ و ۶ اکتوبر کو وہاں لیکچر ہونگے۔ میاں محمد شریف صاحب بی۔ اے وکیل لاہور کو اللہ تعالےٰ نے فرزند نرینہ عطاء فرمایا۔ حضرت نے ...

ملفوظات حضرت خلیفۃ المسیح

ذمہ واری بہت مشکل کام ہے

فرمایا۔ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی تلوار ہاتھ میں لیکر فرمایا کہ میں یہ تلوار دینی چاہتا ہوں۔ کوئی تم میں سے ہے۔ جو اس کو لے۔ سب کھڑے ہو گئے اور ہر ایک کہنے لگ گیا کہ مجھے دیجئے۔ مجھے دیجئے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ بحقہا یعنی اس کا کچھ حق بھی ہے۔ وہ بھی ساتھ ہی لینا ہوگا۔ اس بات کو سُن کر سب صحابہ نے نیچے سر کرلیا۔ اور کوئی نہ بولا۔ تھوڑی دیر کے بعد ایک صحابی اٹھا۔ اور اس نے کہا بحقہا یا رسول اللہ یعنی اس کو بمعہ اس کے حق کے لیتا ہوں چنانچہ آپ نے اس کے حوالہ تلوار کردی۔ پھر اُن کو بھاری بھاری کام کرنے پڑے۔ بات یہ ہے کہ جب ذمہ واری کا کام آپڑتا ہے تو مشکل پڑجاتی ہے "

عدم جواز بُت سازی و بُت فروشی کی حکمت

فرمایا۔ بُت سازی بُت فروشی کی جو مسلمانوں کو ممانعت کی گئی ہے اس میں بھاری حکمت یہ ہے کہ تا یہ کام دوسری قومیں کریں۔ اور وہ بھی فائدہ اُٹھائیں۔ اسلام بخیل نہیں ہے کہ سارے کام خود ہی سنبھال لیوے۔ دُنیا میں بعض کاموں کو اُس نے اسلام کے واسطے خاص کیا ہے اور بعض دوسروں کے واسطے خاص کئے ہیں۔ بعض مشترک ہیں۔ اگر کوئی کہے کہ اس سے تو جواز ثابت ہوگیا جبکہ دیگر مذاہب کو اجازت دی گئی۔ نہیں جواز نہیں۔ بلکہ یہ ایک طرح کی تقسیم کی گئی ہے۔ اور منشاء الٰہی اسی طرح ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰہِ النَّاسَ بَعْضَھُمْ بِبَعْضٍ لَّھُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِیَعٌ جبکہ دیگر مذاہب کی عبادت گاہوں کو اللہ تعالیٰ نے قائم رکھا ہے۔ تو ایک طرح کا منشاء ہی ہے۔ دراصل اسلام رَحْمَۃً لِّلْعَالَمِیْنَ ہے۔ سب جہان کو فائدہ پہنچانے والا ہے۔ آنحضرت صلعم نے چند کسب اپنی قوم کے واسطے تجویز کئے باقی اوروں کے لئے رکھے۔ ناچنا گانا آجکل کے یورپینوں کے واسطے چھوڑا ہے۔ تصویر بنانا بھی دوسرے مذاہب کے واسطے ہے۔ اسی طرح فرمایا کہ گدھے کو گھوڑی پر اور گھوڑے کو گدھی پر نہ ڈالے۔ حالانکہ آپ خود خچر پر سوار ہوتے تھے تو پھر منع کیوں کیا اس واسطے کہ تم یہ کام نہ کرو۔ اور لوگ کریں۔ اسی طرح بُت بنانے اور تصاویر بنانے سے منع کیا۔ اسی طرح ثمن الکلب یعنے کُتے کی مول لینے سے منع کیا ہے اس واسطے کہ تم سارے جہان کے کسبوں کو کیوں چھینتے ہو۔ اُن کو بھی بعض کام خاص طور پر کرنے دو۔ یورپین لوگوں کا یہ منشاء ہے۔ کہ دُنیا کے سارے کام ہمارے ہی قبضہ میں آجاویں۔ یہ بخل ہے۔ غرضکہ جتنے ذلیل پیشے ہیں۔ اُن سے اسلام والوں کو منع کیا ہے۔ مسلمان گھوڑے رکھیں۔ گائے رکھیں۔ سور کیوں رکھیں۔ چوہڑے کا کسب شرفاء کا پیشہ نہیں ہے۔ - - - - - -

- - - - - - میں نے صحابہ میں بہت غور کیا ہے۔ وہ کسی جولاہے کو حقارت سے نہیں دیکھتے تھے۔ بعض قصور ان لوگوں (جولاہوں) سے سرزد ہوئے ہیں جس کی وجہ سے یہ لوگ ذلیل ہوگئے ہیں۔

تعلیم دلانے کے بارہ میں وسیع حوصلہ

فرمایا۔ ایک دفعہ میرے والد صاحب مکتب میں آ نکلے۔ میں تختی کو ہوا میں ہلا ہلا کر سوکھا رہا تھا۔ اُنہوں نے پوچھا کہ یہ کیا کر رہے ہو۔ میں نے کہا۔ کہ تختی کو سوکھا رہا ہوں۔ اُنہوں نے کہا کہ بازو کو کیوں گندہ کیا ہے۔ میں نے کہا کہ اس کے ساتھ تختی کو صاف کیا ہے۔ اُنہوں نے فرمایا۔ کہ تختی کو تو صاف کیا۔ مگر جسم کو گندہ کیا۔ پھر مجھے وہ گھڑا بھی جو کلے پانی سے بھرا ہوا تھا۔ دکھایا کہ یہاں پر تختی دھوئی تھی۔ تو فرمایا۔ کہ آؤ۔ ہم اس کام کو پسند نہیں کرتے مجھے ہمراہ لے گئے۔ ایک دوکان سے سیالکوٹی کاغذ بہت سے خریدے اور ایک شخص غلام حسن کو دیکر کہا کہ ان کو وصلیاں بنادو۔ اور مجھے وہاں بٹھلا گئے۔ میں اُن کے گرد ہوگیا۔ اور زور دیا کہ ابھی بنادو۔ اُنہوں نے ایک کاغذ کے چار چار ٹکڑے کرکے دو دو ٹکڑے جوڑ کر وصلیاں بنادیں اور گھونٹ کر خوب صاف کردیں۔ کسی قدر جو تیار ہوگئیں۔ اُن کو لیکر میں گھر چلا آیا۔ اور لکھنے لگ گیا۔ کسی پر الف لکھا۔ کسی پر ب لکھی۔ کسی پر کچھ کسی پر کچھ غرضکہ جھٹ پٹ وہ تمام وصلیاں لکھ کر ختم کردیں۔ میرے والد صاحب باہر سے آئے تو بھائی صاحب نے والد صاحب کو کہا۔ کہ آج آپ نے نورالدین کو کیا بتایا ہے۔ کہ یہ کاغذ ضائع کر رہا ہے۔ دیکھو کتنے کاغذ اس نے تھوڑی دیر میں خراب کردیئے ہیں۔ اُنہوں نے فرمایا۔ کیا ہرج ہے۔ تم اُس کے نام کا بہی کھاتہ جُدا کردو۔ اور وہاں سے خرچ کرتے رہو۔ جب بڑا ہوگا تو اپنا قرضہ خود اُتار دیگا "

---- فرمایا۔ میں ایک دفعہ گلستان پڑھ رہا تھا۔ میں نے کہا کہ یہ گلستان تو بہت بدخط ہے۔ اُنہوں نے فرمایا کہ چھوڑ دو۔ میں کئی دن فارغ رہا۔ اُنہوں نے کشمیر سے نہائت خوشخط گلستان منگوائی اور میرے حوالہ کی۔ ایک دفعہ میں نے اس پر بے احتیاطی سے جو دوات رکھی۔ اور وہ ہوا سے اُلٹ گئی۔ تو سیاہی اُس پر پھیل گئی۔ میں نے کہا کہ میاں جی اس پر تو سیاہی گر گئی۔ اُنہوں نے نہائت عالی حوصلگی سے فرمایا کہ کیا ہرج ہے اور لے دینگے "

قناعت اور غنا،

فرمایا۔ کہ نواب بہاولپور ہمیں ساٹھ ہزار ایکڑ زمین دیتا تھا۔ ہم نے انکار کیا اور کہا۔ کہ اس قدر زمین سے کیا ہوگا۔ اُنہوں نے کہا کہ آپ اس سے امیر کبیر ہوجاوگے۔ میں نے کہا کہ اب تو آپ ہمارے پاس چل کر آتے ہیں۔ کیا پھر بھی آئینگے اُنہوں نے کہا کہ نہیں۔ میں نے کہا کہ پھر فائدہ ہی کیا ہے؟

پھر فرمایا کہ میں نے اپنی اولاد کے واسطے کبھی فکر نہیں کیا۔ نہ زمین کا نہ کسی اور بات کا۔ اگر ہم زمین لینا چاہتے۔ تو بے شمار زمین جمع کرلیتے۔ اللہ نے میرے دادا سے بڑھ کر اولاد اور رزق میرے باپ کو دیا۔ پھر مجھ کو مال کتابیں علم۔ شہرت وغیرہ سب کچھ باپ سے زیادہ دیا "

مہدی بہت ہیں

فرمایا۔ مہدی بہت ہوئے ہیں۔ محمد بن

رنگون کے مولوی فاضل حکیم احمد کلام صاحب کو انثنائے مباحثہ میں کسی مولوی نے کہا کہ مرزا صاحب صرف و نحو نہ جانتے تھے (بعد عربی) ...

عبداللہ بھی ایک مہدی گذرے ہیں۔ امام حسن کی اولاد سے تھے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی مہدی ہے۔ جس محمدؐ نے قسطنطنیہ فتح کیا تھا۔ وہ بھی مہدی ہے۔ سید عبدالقادر جیلانی بھی مہدی ہیں۔ یہ بھی حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ حضرت عباس کی اولاد سے مہدی ہوگا یہ حجج الکرامہ میں ہے۔ حدیث میں آیا ہے۔ عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَعَلَيْكُمْ بِسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الْمَهْدِيِّينَ۔ سب خلفائے راشدین مہدی ہی ہیں۔

لوگ کہتے ہیں۔ کیا مسیح مہدی ہے۔ میں کہتا ہوں کہ کیا مہدی کوئی کبوتر ہوتا ہے۔ ہمارے نزدیک تو حضرت ابوبکرؓ حضرت عمرؓ حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ اور امام حسنؓ امام حسینؓ جعفرؓ ابن محمدؐ سب مہدی تھے۔ سید عبدالقادر جیلانی حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ حضرت مجددؒ الف ثانی حضرت شہاب الدین سہروردی حضرت زکریا ملتانی سب مہدی تھے۔ امرتسر میں ایک شخص کے ہاں ایک قسم کی گولی بکتی تھی اس پر مسیح صادق لکھا تھا۔ حضرت صاحب نے کونسا اندھیر کیا۔ کہ مہدی ہونے کا دعویٰ کر دیا۔ لوگ اپنے دشمن کو سور۔ گدھا۔ اُلو۔ کتا وغیرہ کہہ دیتے ہیں۔ ہم پوچھتے ہیں کہ بد دعاؤں میں تو یہ لفظ استعمال کر لئے۔ کبھی کسی اپنے بھائی کے واسطے یہ بھی دعا کی۔ کہ تم مہدی یا مسیح ہو جاؤ۔ عمر یا ابوبکر ہو جاؤ۔ اس کے یہ معنے سمجھے جاتے ہیں۔ کہ وہ عمر ہی ہو۔ جیسا کہ تم بروں کو کتا اور گدھا وغیرہ کہتے ہو۔ ایسا ہی نیکوں کو بھی کہہ دیا کرو۔ کہ فلاں ایسا ہے۔ جیسا امام اعظم ہے۔ فلاں ایسا زاہد ہے۔ جیسے فلاں زاہد ہے۔ لوگوں نے مہدی کے لفظ کو خوفناک بنا دیا ہے۔ ہمارے بھیرے کے پاس ایک گاؤں ہجکہ ہے۔ وہاں ایک حیدر نام ملنگ فقیر رہتا تھا۔ میں نے اُس سے پوچھا کہ امام مہدی کی کیا علامت ہوگی۔ اُس نے کہا کہ حضرت مہدی کی علامت صاف ہے۔ ہم سوا لاکھ فقیر مُتہروں والے آگے آگے ہوں گے اور دھمال پاتے جائیں گے۔ (یعنے ڈھول بجا کر ناچتے ہوں گے۔ راقم) پیچھے امام مہدی ہوں گے میں نے کہا کہ مولوی لوگ ساتھ نہ ہوں گے۔ اُس نے کہا کہ اگر انہوں نے بھی ساتھ ہی ہونا ہے۔ اور نمازیں ہی پڑھانی ہیں۔ تو ہم نے ایسے امام مہدی کو کرنا ہی کیا ہے وہاں تو سوا لاکھ مُتہر (بھنگ گھوٹنے والا ڈنڈا۔ راقم) چلنے گے پھر ہم کو لوگ خطوں میں لکھتے ہیں۔ مسیح الزمان۔ ہمارے آقا کو تو مسیح الزمان مانتے نہیں۔ اور ہمیں مسیح الزمان سمجھتے ہیں۔

(محمدؐ عبداللہ بوتالوی)

گئو ماتا اس نام کا ایک رسالہ حامی البقر زیر ادارت حکیم اللہ یار خاں جوگی دکنی بقیمت دو روپے سالانہ لاہور سے شائع ہوتا ہے۔ جس کا ایک نمبر ہمارے پاس برائے ریویو آیا ہے۔ اس رسالہ میں یہ ظاہر کیا گیا ہے۔ کہ اہل اسلام کی معتبر کتابوں میں گائے کا گوشت منع ہے کوئی حوالہ نہیں دیا گیا جس پر غور کیا جا سکے۔ جوگی صاحب کا منشاء یہ ہے کہ مسلمان گائے کو ذبح نہ کریں۔ فی زمانہ گائے بیل کی قیمت ایسی گراں ہے کہ سوائے گوروں کی بارکوں کے اوروں کے واسطے تو اس کا استعمال خود مشکل ہے لیکن مسلمانوں کے واسطے تو اذبحوا بقرۃ کا صریح حکم ایسا ہے جو اور کسی جانور کے واسطے نہیں ہے اور ضرور تھا کہ ایسا ہوتا۔ کیونکہ اسلام ہر ایک شرک اور باطل پرستی کو جڑ سے اُکھاڑتا ہے۔ چونکہ قدیمی مصری اور مجوسی اور اُن کے شاگرد اہل ہند سب گائے کو خدا سمجھتے ہیں۔ اس واسطے ضروری ہے کہ اسے ذبح کر کے انہیں دکھا دیا جائے۔ کہ یہ خدا نہیں۔ ہاں ہندوؤں کو صلح کی ایک تجویز حضرت مسیح موعودؑ نے پیش کی تھی کہ ہندو صاحبان ہمارے انبیاء کی صداقت کا اقرار کریں۔ ان کے حق میں بدی بولنا چھوڑ دیں۔ ہم ان کے بزرگوں کی صداقت کے قائل ہوتے ہیں۔ اور اس کے ساتھ ہی گائے کے گوشت کو چھوڑ دیتے ہیں۔ یہ ایک عمدہ تجویز تھی جس سے سارے ہند میں امن قائم ہو جاتا ہے۔ مگر افسوس ہے کہ ہندو بھائیوں نے اس طرف توجہ نہ کی۔ بلکہ اس تجویز کے پیش کرنے میں ہم ایک گونہ نقصان ہی میں رہے۔ کیونکہ ہمارے خواجہ کمال الدین صاحب نے اُس وقت اپنے نفس کے لئے گائے کے گوشت کو کبھی نہ کھانے کا پیشگی عہد کر لیا۔ اور اب تک وہ اس عہد پر قائم ہیں۔ لیکن بالمقابل آج تک ایک ہندو بھی ایسا نہ نکلا جو اس کے عوض ہمارے مطالبہ کو پورا کرتا۔ غرض گائے کے گوشت کو اگر چھوڑا بھی جا سکتا ہے۔ تو قیام توحید کے بعد اس سے قبل نہیں۔ اور جوگی صاحب کا یہ کہنا کہ اولیاء اللہ گائے کے گوشت کو منع کرتے ہیں۔ یہ بالکل غلط ہے ہم نے تو بعض صوفیاء سے یہ سُنا ہے۔ کہ صفائی قلب کے واسطے گائے کا گوشت مفید ہے۔ کم بولنا۔ کم کھانا۔ اور گائے کا گوشت حسب ضرورت استعمال کرنا باطنی بصارت کو روشن کرتا ہے۔ یہ بعض بزرگوں کا تجربہ ہے۔ کوئی چاہے آزما کر دیکھ لے۔ خدا کی حلال کردہ چیز کو حرام نہیں کیا جا سکتا۔ باقی رہی گایوں کی کثرت و قلت۔ سو وہ ذبح کرنے نہ کرنے پر موقوف نہیں۔ اس کے اسباب جدا ہیں۔ ہم پسند کرتے ہیں کہ ایسی رکھیں بنائی جائیں۔ جہاں گائے بیل اور دیگر مویشی بکثرت پرورش پا سکیں۔ اور ان سے جو فوائد بنی آدم کو حاصل ہو سکتے ہیں وہ بافراط مہیا ہوں۔

آسام میں مرتدین پیسہ اخبار میں ایک مضمون بڑے زور شور سے چھپا تھا۔ کہ منی پور آسام کے چند احمدی مرتد ہو گئے۔ اس پر شیخ غلام نبی صاحب کلکتہ نے تحقیقات کی۔ جس پر منی پور سے جو خط جناب مولوی غلام امام صاحب نے آیا ہے۔ اس کا اقتباس اطلاع عام کے واسطے درج ذیل کیا جاتا ہے:۔

"اور غفور اور عیدن اور فریدن اور ان کے چار لڑکے ہمارے پاس آ کر منافقانہ قسمیں کھا کر احمدیوں میں نام لکھا دیا تھا۔ اور کبھی کبھی چندہ بھی دیتے تھے مگر ۱۹۱۲ء کی جنوری سے ایک کوڑی چندہ نہیں دیا اور اپنے دیس میں مخالفوں سے مل کر ایک مسجد کی بنا ڈالی اور احمدیوں سے چندہ طلب کرنا شروع کیا اور چند احمدیوں نے بطور ظن مومنین کے دے بھی دیا تھا مگر انہوں نے کہنا شروع کیا کہ چار پانچ لاکھ احمدی ہیں۔ سب چندہ کا ہیکو نہیں دیتے ہیں اور اُدھر آس محمدؐ کو فکر پڑ گئی کہ فریدن مر گیا ہے اب ان کو ملا لو۔ اور یہ خود ہم سے منافقانہ ملے تھے۔ فوراً ہم سے جدا ہو گئے اور اب اُن کا حال یہ ہے کہ یہ سب سود خور اور راشی۔ کاذب۔ فاسق ہیں اور شرائط بیعت کے قریب نہیں جاتے تھے اور علم ہندی میں کا کھا گگھا جانتے ہیں۔ اور فرض واجب سنت کہتے کس کو ہیں اور وضو کو کسی بیماری کی دوا ہے۔ اور دو تو بوڑھے طوطے ہیں اور چار اُن کے بچے ہیں اور دونوں فریق سود خور ہیں اور مذہب تو دور رہا۔ فقط تکبیر نماز کے حرف تک نہیں جانتے اور پیسہ اخبار کے اڈیٹر کا تو کام ہے۔ مخلوق کی قے چاٹتا پھرتا ہے۔ تحقیقات سے کچھ غرض نہیں ہے فقط راقم احقر غلام امام احمدی عزیز الواعظین از مقام منی پور امپھال ملازم سرکار ریاست منی پور۔ اگست ۲۲ ۱۹۱۲ء

کمزوری
سستی
کمی باہ
احتلام
جریان
رقت
ضعف دل
خفقان
ضعف دماغ
درد سر
درد کمر
ضعف اعصاب
دد ار
نسیان
نزلہ
زکام
قیمت ایک روپیہ ۵۰ گولی
طاقت کا عجیب و غریب نسخہ اور ملک عرب کا ایک سربستہ راز
مفت ایک سو روپیہ فقط ایک روپیہ میں کون نہیں خرید سکتا
اکسیر البدن
صاحبان! آجکل عام کمزوری کی جو شکائت ہے۔ وہ کسی سے مخفی نہیں۔ خصوصاً اہل علم اور اہل قلم لوگوں میں تو بہت ہی ہوں گے جو کسی نہ کسی رنگ میں دکھی نہ ہوں۔ اس کے اسباب عموماً کثرت فواحش۔ کثرت مسکرات۔ خلاف قدرت وفطرت عمل۔ کثرت مطالعہ ہیں۔ میرے پاس ملک عرب کا ایک عجیب و غریب نسخہ ہے۔ جس کو میں آپ ہی ترکیب دیکر تیار کرتا ہوں۔ اور گولیوں کی صورت میں اس کو ان لوگوں کے لئے پیش کرتا ہوں۔ جو کسی قسم کی جسمانی کمزوری کے شاکی ہوں ان گولیوں کا استعمال تمام خفتہ قوتوں کو بیدار کرتا ہے۔ اور اعضائے رئیسہ خصوصاً قوائے تناسلہ اور نظام عصبی پر خاص اثر ڈالتا ہے۔ اختلاج قلب۔ دوران سر اور عام کمزوری کو دور کرکے بدن میں چستی و پھرتی۔ دل و دماغ میں امنگ اور ترنگ اور نشاط پیدا کرتا ہے۔ جو لوگ دماغی کام کرتے ہیں وکیل ہوں یا ماسٹر۔ طالب علم ہوں یا محرر۔ غرضکہ کوئی ہوں۔ وہ اگر ان گولیوں کو استعمال کریں گے تو خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے تھکان وغیرہ کی شکائت نہ ہوگی یہ گولیاں تلافی مافات کرتی ہیں۔ جو لوگ یہاں میرے واقف ہیں وہ جانتے ہیں کہ میں انتھک محنت سے کام کیا کرتا ہوں میرے استعمال میں یہ گولیاں رہتی ہیں۔ اور دوسرے معزز احباب نے بھی ان کو آزما کر مفید اور مؤثر پایا ہے۔ پس اب میں فائدہ عام کے لئے ان کو مشتہر کرتا ہوں۔ پہلے پچاس گولیاں ایک سو روپیہ پر دی جاتی رہی ہیں۔ اور اب صرف برائے نام ایک روپیہ کی ۵۰ گولیاں اخیر اکتوبر ۱۹۱۲ء تک بدر ایجنسی سے مل سکتی ہیں تاکہ ان کا استعمال ہو جاوے۔ بعد میں اصلی قیمت پر فروخت ہوں گی جن لوگوں نے ان کا استعمال کیا ہے ان کے سرٹیفکٹ درج کئے جاتے ہیں۔
(۱) جناب مفتی محمد صادق صاحب ایڈیٹر بدر قادیان۔ جن کی تصدیق اخبار بدر میں موجود ہے۔
(۲) جناب حضرت مولوی سید سرور شاہ صاحب پروفیسر مدرسہ احمدیہ قادیان۔ میں نے سید عبدالحی عرب صاحب کی دوائی موسومہ اکسیر البدن بہت دفعہ استعمال کی ہے۔ میں بطور شہادت کہتا ہوں کہ میں نے اس میں یہ خاص اور نہائت عجیب فائدہ دیکھا ہے کہ اس کے کھانے سے دورہ تھکان رفع ہو جاتا ہے۔ اور کھانے کے بعد زیادہ کام کرنے سے تھکان بالکل محسوس نہیں ہوتا۔ میں نے اپنے وجود میں اس کا یہ فائدہ یقینی طور پر بار بار تجربہ کیا ہے۔ ۳۰ جنوری ۱۹۱۲ء
(۳) مولوی فاضل عبدالحی صاحب کی تیار کردہ حبوب اکسیر البدن بہت مفید ہیں۔ تھکان۔ زکام نزلہ رفع ہوتا ہے اور طاقت ہضم میں بہت فائدہ مند ہیں۔ حکیم عبدالرحمن کاغانی موجد کشتہ جریان
(۴) میرے لئے سید عبدالحی عرب کی حبوب اکسیر البدن مفید ثابت ہوئیں۔ سید محمود عالم قادیان
(۵) حکیم نظام جان ہزاروی حال تاجر نسخہ جات حضرت خلیفۃ المسیح قادیان میں نے سید عبدالحی عرب کی تیار کردہ اکسیر البدن کئی روز استعمال کیں از حد مفید پائی ہیں اس کی تعریف کوئی ایسی نہ سمجھی جاوے کہ عام لوگ چرب زبان کی چھوٹی بات کو بڑی بات دیکھ لیتے ہیں اکسیر البدن مقوی معدہ اور اعضاء رئیسہ اور مقوی باہ ہے اور نہائت ہی مجرب ہے۔
(۶) حکیم غلام محی الدین صاحب تبلیغی سند یافتہ از حضرت خلیفۃ المسیح۔ مکرمی سید صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ ۲ گولی ڈبیہ اکسیر البدن جو میں نے آپ سے خریدیں ان کو استعمال کیا۔ آپ کی دوائی مفید ثابت ہوئی۔ درحقیقت یہ گولیاں اکسیر الامراض ہیں مجھے امید سے بڑھ کر فائدہ ہوا کیونکہ مجھے کئی امراض نے گھیر رکھا تھا ان گولیوں میں یہ ایک بات بہت ہی قابل تعریف ہے کہ بدن میں پھرتی ہمت اور چستی اور چالا کی پیدا کرتی ہیں جزو بدن ہونے میں سرعت اور امنگ پیدا ہوتی ہے۔ اور تندرست جسم کے لیے روح حیات ہے۔
(۷) سید عبدالحی عرب صاحب مولوی فاضل کی تیار کردہ حبوب اکسیر البدن تھکان اور قوت باہ کے لئے واقعی اکسیر کا حکم رکھتی ہیں۔ محمد شاہ
المشتہر سید عبدالحی عرب مولوی فاضل
یہ گولیاں بدر ایجنسی قادیان ضلع گورداسپور سے طلب کرو
بہت سے احباب نے فائدہ کا ذکر کیا ہے۔ اس میں بطور سند تصدیق کے چند احباب کا ذکر کیا گیا ہے۔ تاکہ عام لوگ فائدہ اٹھا سکیں

بدر منور

مومن کو خوف نہیں!

فَمَنْ تَبِعَ هُدَايَ

فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ پڑھکر فرمایا: کہ قرآن مجید مجھے ایسا نسخہ ملا ہے کہ ہمیں کبھی خوف اور حزن نہیں ہوتا۔ خواہ کیسی ہی بری بات کیوں نہ ہو۔ آجکل ہمارے فرزندان عبدالحی اور عبدالسلام کشمیر کی سیر کو تشریف لیگئے ہوئے ہیں۔ اور ہماری بی بی کو ان کا بہت فکر لگا ہوا ہے چنانچہ کل تار کے جواب جلد نہ آنے سے ان کو بہت تکلیف ہوئی۔ میں نے ان کو سمجھایا کہ کوئی خوف و حزن کی بات نہیں اللہ تعالیٰ انکا محافظ ہے۔ وہ خود ہی ان کو یہاں سے آئیگا۔

پھر آپ نے فرمایا۔ کہ ایک لڑکا علیگڈھ کالج میں ہمارے خرچ سے پڑھتا تھا۔ اور وہ ہندو سے مسلمان ہوا تھا ہمنے اس کے پڑھانے پر ہزاروں روپیہ خرچ کئے اور جب وہ پڑھ چکا تو اس نے ہمیں ایک خط اس مضمون کا لکھا کہ میں اسلام کو چھوڑتا ہوں۔ اور اپنی ناپاکی کو اتارنے کیلئے گنگا جی جاتا ہوں۔ جسوقت میرے پاس یہ خط پہونچا اُس وقت میرا ایک دوست میرے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ اور وہ جانتا تھا کہ میں نے اس لڑکے کی پڑھائی پر ہزاروں روپیہ خرچ کئے ہیں۔ اس واسطے اس نے خیال کیا کہ یہ خط پڑھکر چیخ اُٹھیگا۔ مگر ہمنے اس وقت اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ ہمیں ایک چھوٹا سا اور بڑا لطیف مضمون سمجھائے چنانچہ میں نے خط کے جواب میں کارڈ پر ایک آیت لکھدی جسکا مطلب یہ تھا کہ اگر ایک آدمی تمہارے دین سے مرتد ہو جاوے تو خداوند کریم اپنے کرم سے ایک قوم دیتا ہے اور ہم کو اس تمہارے خط سے نہایت ہی خوشی ہوئی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ہمیں ایک جماعت عطا فرمائی

عمل کرو

ایک شخص کے خط کے جواب میں فرمایا: کوئی شریر نہ ہمارا ہے اور نہ ہم اس کے۔ احمدی کہلانے سے کوئی احمدی نہیں ہو سکتا۔ میں نے بعض کنجروں کو بھی دیکھا ہے کہ وہ مسلمان کہلاتے ہیں۔ لیکن کیا وہ مسلمان ہوتے ہیں میرے نزدیک ایسے لوگوں کو اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔

مسجدیں اللہ کے نام کیلئے ہوتی ہیں اور جھگڑوں میں نہیں پڑنا چاہیئے۔

فرمایا: بعض لوگ خالص اللہ کے نام کو پسند نہیں کرتے اور برا جانتے ہیں۔ شیعہ میں اگر حضرت علی رضہ امام حسن حسینؓ کا ذکر نہ کیا جاوے تو اس کو بے ایمان جانتے ہیں اسی طرح ہر ایک فرقہ کا نام نہ لیا جاوے تو وہ اس کو برا بلکہ بے ایمان سمجھتے ہیں۔ فرمایا یہ غلط ہے اسیطرح جیسے احمدیوں میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نام نہ آوے تو اس کو بے ایمان سمجھتے ہیں۔ میرے گھر میں ایک عورت آئی میری بی بی نے اس کو پوچھا۔ کہ تمہاری فلاں گدی کا کیا حال ہے اس نے کہا (جی کیا بات ہے وہاں تو نور ہی نور ہے اور اندر باہر نور ہی نور نظر آتا ہے) پوچھا کہ آخر کیا ہے۔ تب اس عورت نے کہا کہ اندر بھی باہر بھی راگ کا نور برس رہا ہے! اندر باہر گانیوالے قوال بیٹھے رہتے ہیں۔

خواجہ صاحب کو نصیحت

درس ختم کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح علیہ السلام نے خواجہ کمال الدین صاحب کو اشارہ کرکے فرمایا: کہ آؤ آپ کو بھی چند باتیں سنا دیں۔ فرمایا تم ولایت کو جاتے ہو کسی اپنی خوبی کا گھمنڈ مت کرنا۔

فرمایا: ولایت میں بڑے بڑے کام ہوتے ہیں اور اس میں بڑے بڑے ابتلا بھی ہیں اور بڑے بڑے آرام بھی ہیں اور وہاں بڑے بڑے شریر بھی ہیں اور اس میں بڑے بڑے شرفا بھی ہیں وہ شہر میرے نزدیک ایسا ہے کہ اس میں بڑے بڑے نیک لوگ بھی ہیں۔

فرمایا: میرا ایمان ہے کہ اگر اس شہر میں نیک لوگ نہ ہوتے تو وہ شہر آباد نہ ہوتا۔

فرمایا: شراب۔ سؤر۔ بری مجلس سے بچتے رہنا۔ میرے بھی تم پر بڑے بڑے حق ہیں۔ میری باتوں کا خیال رکھنا۔

فرمایا: بقدر طاقت اپنی کے دین کیلئے ست وہاں ضرور کرنا۔

فرمایا: اور کوئی وہاں اپنی ترقی (وکالت) کا بھی کام کرو۔

فرمایا: ہفتہ میں ایک خط یہاں پہونچ جاتا ہے اسلئے ہم کو ایک خط ضرور لکھا کریں اگر نہ ہو سکے تو کارڈ ہی سہی۔ بعد دعاء کے خواجہ صاحب کو رخصت کیا گیا۔

ایک شخص نے سوال کیا کہ میں نے ایک کام کے عوض میں تہجد کی نماز نذر مانی ہے۔

فرمایا: تہجد کی نذر ماننی میرے نزدیک اچھی نہیں کیونکہ تہجد کی نماز اللہ تعالیٰ نے فرض نہیں فرمائی۔ جب تم نذر مانوگے تو اس صورت میں تہجد کی نماز تمپر فرض ہو جائیگی اور انسان کمزور ہے۔

احمدی

ایک آدمی کا خط پیش ہوا تو فرمایا کہ جو شخص آپسمیں فساد ڈلواتا ہے لڑائی جھگڑے کو پسند کرتا ہے اور رشوت اور اور ناجائز وسایل سے روپیہ کماتا ہے وہ احمدی نہیں ہے۔

ایک آدمی کے متعلق دریافت کیا گیا تو فرمانے لگے کہ وہ احمدی نہیں جو اس کو احمدی کہتا ہے وہ غلطی کرتا ہے وہ ہماری جماعت سے نہیں۔ لڑکیوں کا بغیر اجازت کے نکاح کر دینا اور عدت وغیرہ کا کوئی لحاظ نہ کرنا۔ کیا یہ احمدیوں کا کام ہے؟

طرز نظم

فرمایا: میں نے تین نظموں کا مطالعہ کیا ہے یہ عرب لوگ اپنے شعروں میں معشوق کو مؤنث باندھتے ہیں اور اپنے آپ کو مذکر۔ یہ فطرت کے مطابق معلوم ہوتا ہے۔ ایرانی لوگ معلوم ہوتا ہے۔ ان میں لواطت بہت کثرت سے ہے۔ اپنے معشوق اور اپنے آپ دونوں کو مذکر باندھتے ہیں اور خوب خط و خال کا نقشہ کھینچتے ہیں سنسکرت میں اپنے معشوق کو نر باندھتے ہیں یعنی پتی۔ اور اپنے آپ کو مؤنث۔ یہ پہلی قسم کا الٹ ہے۔

کرشن کی گوپیاں

پھر فرمایا: کرشن کے متعلق یہ بہت مشہور ہے ان کی سولہ (١٦) لاکھ گوپیاں تھیں تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ وہ سولہ (١٦) لاکھ ان کے مرید ہوں گے۔ اور محبت کیوجہ سے انہوں نے اپنے آپ کو کرشن صاحب کا اسطرح مطیع و فرمانبردار بنا لیا جسطرح کہ بی بی اپنے آپ کو خاوند کا مطیع و فرمانبردار بنا لیتی ہے تو اس واسطے ان کو بھی کرشن کو پتی کہا اور خود پتنیاں بنگئیں۔ ورنہ نہ تو سولہ لاکھ عورتوں سے آدمی جماع کر سکتا ہے اور نہ ہی سولہ لاکھ سے محبت کر سکتا ہے نہیں تو کوئی ہمکو سمجھا دے۔ دراصل نکتہ یہی ہے۔ مگر کم علمی کیوجہ سے اپنے مذہب کو بھول گئے۔

پھر فرمایا کہ یہ بھی ایک بڑا بھاری مسئلہ ہے کہ کرشن پہلے ہوئے یا رام چندر جی۔ رامائن میں کرشن کا ذکر نہیں اور مہابھارت میں رامچندر کا ذکر نہیں پھر کوروں پانڈو کے جنگ میں یہ لوگ اس کو بھی شریک کرتے ہیں۔ جب تمام لوگ دور دور سے آتے تو رامچندر کا کچھ ذکر تو ہوتا۔

پھر فرمایا بعض کشفی معاملات ہوتے ہیں۔ لوگ مانیں یا نہ مانیں مجدد الف ثانی کہتے ہیں کہ سرہند کا جو حصہ ہے وہاں نبیوں کی قبریں ہیں صرف سرہند کے شہر میں۔ یہ کشفی معاملہ ہے

پھر فرمایا: مظہر جان جاناں منتہ کہ گئے تو کشف میں [illegible]

ایک غیر احمدی کے چند سوالوں کے جوابات

(جو حضرت خلیفۃ المسیح کے حکم سے لکھے گئے ہیں)

سوال اوّل۔ اللہ تعالیٰ اپنے کلام پاک میں فرماتا ہے وما قتلوہ وما صلبوہ۔ مگر مرزا صاحب ماقتلوہ کو مانتے ہیں۔ اور ما صلبوہ کے برخلاف ہیں۔ کیونکہ ازالہ اوہام میں تحریر فرماتے ہیں کہ قتل نہیں کئے گئے مگر صلیب دیئے گئے۔

جواب سوال اول۔ اصل بات یہ ہے کہ بیشک قرآن کریم میں وما قتلوہ وما صلبوہ آیا ہے۔ لیکن شیخ صاحب اور اسی قبیل کے اصحاب کو وما صلبوہ کے حقیقی معنی سے ناواقفی کی وجہ سے خیال پیدا ہوتا ہے کہ گویا مسیح علیہ السلام کا صلیب پر چڑھنا صحیح مانا جاتا ہے۔ سو واضح ہو کہ لفظ قتل عام ہے خواہ انسان کسی موت سے مارا جائے اس کو قتل کے لفظ سے تعبیر کرتے ہیں اور لفظ صلیب اس قتل سے مراد ہوتی ہے جو صلیب کے ذریعہ واقع ہو۔ اور ایسے قتل سخت ترین مجرموں کو دیئے جاتے تھے یعنے لوگ جس کو اپنے نزدیک سب سے بڑا مجرم سمجھتے اس کو صلیبی قتل سے قتل کیا جاتا تھا کیونکہ اس زمانہ اور بعد کے زمانہ میں صلیبی قتل سخت ترین سزا سمجھی جاتی تھی۔ اس کی تصدیق کے لئے ہمیں غیر اقوام کی نظیر پیش کرنا شائد قابل اعتراض ہو۔ اس لئے ہم اہل اسلام ہی سے اس کی تصدیق پیش کرتے ہیں:۔

(۱) شہادت قتادہ جو ایک مشہور تابعی ہیں۔ تفسیر ابن جریر جلد ۶ صفحہ ۱۲۳ پر لکھا ہے۔

حدثنا بشیر قال ثنا یزید قال ثنا سعید عن قتادۃ انہ کان یقول فی قولہ انما جزاء الذین یحاربون اللہ ورسولہ الی قولہ او ینفوا من الارض حدود اربعۃ انزلہ اللہ فاما من اصاب الدم والمال جمیعا صلب واما من اصاب الدم وکف من المال قتل ومن اصاب المال وکف من الدم قطع ومن لم یصب شیئًا نفی من ھنا رواہ ابن جریر طبری	ابن جریر طبری نے روایت بیان کی۔ کہ میرے پاس بشیر نے۔ اُن کے پاس یزید نے ان کے پاس سعید نے۔ اُن کے پاس قتادہ نے بیان کیا۔ کہ وہ (قتادہ) آیت انما یحاربون اللہ ورسولہ تا ینفوا فی الارض کے متعلق فرمایا کرتے تھے کہ چار حدیں جرموں کی نسبت اللہ تعالیٰ نے نازل فرمائی ہیں ایک تو یہ کہ شخص جھگڑا کر زانی کرکے لوگوں کا مال بھی لوٹ لیا اور ساتھ ہی قتل بھی کیا۔ اس کو صلیبی موت سے مارا جاتا اور جس نے قتل تو کیا مگر مال نہیں لیا۔ اس کو قتل کیا جاتا اور جس نے مال تو لوٹا مگر قتل نہیں کیا اس کے ہاتھ کاٹے جاتے اور جس نے نہ قتل کیا اور نہ مال لوٹا اس کو جلا وطن کیا جاتا

(۲) شہادت ابن عباس جو ایک مشہور صحابی ہے۔ دیکھو۔ تفسیر ابن جریر جلد ۶ صفحہ ۱۲۲

حدثنی محمد بن سعد قال حدثنی ابی قال حدثنی عمی قال حدثنی ابی عن ابیہ عن ابن عباس قولہ انما جزاء الذین یحاربون اللہ ورسولہ الی قولہ او ینفوا من الارض قال اذا حارب واخذ المال وقتل فعلیہ الصلب اذا ظھر علیہ قبل توبتہ۔

... ...

... ... واذا حارب واخذ ولم یقتل فعلیہ قطع الید والرجل من خلاف ان ظھر علیہ قبل توبتہ واذا حارب واخاف السبیل فانما علیہ النفی۔

ترجمہ ابن جریر روایت کرتے ہیں کہ ہمارے پاس محمد بن سعد نے اُن کے پاس ان کے باپ نے اُن کے پاس اُن کے چچا نے اُن کے پاس ان کے باپ نے اُن کے پاس ان کے باپ نے اُن کے پاس ابن عباس سے آیت انما جزاء الذین یحاربون اللہ الی آخرہ کے متعلق فرمایا کہ جس نے لڑائی کرکے کسی کو قتل کر دیا تو ایسے آدمی کو قتل کرنا چاہئے جبکہ توبہ سے پہلے امر ظاہر ہو جائے اور جس شخص نے لڑائی بھی کی اور مال بھی لوٹ لیا اور قتل کا بھی مرتکب ہوا۔ تو اُس کو صلیب دیا جائے۔ بشرطیکہ توبہ سے پہلے امر واقعہ ظاہر ہو جائے اور جو شخص لڑائی کرے اور مال بھی لے لے مگر قتل نہ کرے تو اُس کے ہاتھ اور پاؤں بالمقابل کاٹے جائیں بشرطیکہ توبہ سے پہلے امر ظاہر ہو جائے۔ اور جو لڑائی کرے اور رستے میں خوف دلوں پر بٹھاوے (یعنی رستہ مارتے ہوں یا راہزنی کرتے ہوں) تو اس کو جلا وطن کیا جائے۔

(۳) شہادت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیکھو تفسیر ابن جریر جلد ۶ صفحہ ۱۲۵۔

حدثنا بہ علی بن سھل قال ثنا الولید بن مسلم عن ابن لھیعۃ عن یزید بن ابی حبیب ان عبد الملک بن مروان کتب الی انس بن مالک یسالہ عن ھذہ الآیۃ فکتب الیہ انس یخبرہ ان ھذہ الآیۃ نزلت فی اولئک النفر العرنیین وھم من بجیلۃ قال انس فارتدوا عن الاسلام وقتلوا الراعی واستاقوا الابل واخافوا السبیل واصابوا الفرج الحرام قال انس فسال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جبریل علیہ السلام عن القضاء فیمن حارب فقال من سرق واخاف السبیل فاقطع یدہ بسرقتہ ورجلہ باخافتہ ومن قتل فاقتلہ ومن قتل فاخاف السبیل واستحل الفرج الحرام فاصلبہ الی آخرہ

ابن جریر روایت کرتے ہیں کہ ہمارے پاس علی بن سہل نے ان کے پاس ولید بن مسلم نے ان کے پاس ابن لہیعہ نے ان کے پاس یزید بن ابی حبیب نے بیان کیا کہ عبد الملک بن مروان نے انس بن مالک کو ایک خط لکھا اور آیت مذکرہ بالا کی نسبت پوچھا ہے کہ اس کا کیا مطلب ہے اس پر انس بن مالک نے ان کو جواب لکھا کہ یہ آیت بجیلہ کے دو شخصوں کی نسبت نازل ہوئی تھی۔ کیونکہ وہ مرتد ہو گئے اور ایک چرواہے کو قتل کر دیا تھا اور اونٹوں کو ہانک کر بھاگ گئے اور راہزنی اور زنا بالجبر کیا تھا۔ انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل علیہ السلام سے پوچھا کہ اس بارہ میں آپ کیا فرماتے ہیں تو جبریل نے کہا کہ جو چوری کرے اور راہزنی کرے اس کے ہاتھ اور پاؤں کاٹ ڈالو اور جو قتل کرے اس کو قتل ہی کر دو۔ اور جو قتل کرے اور راہزنی اور زنا کا مرتکب ہو اُس کو صلیب دو۔

ان روایات سے صاف واضح ہے کہ صلیب کے معنی [illegible] موت ہے۔ جو نہایت دکھ اور تکلیف سے قتل کیا جائے نہ یہ معنی جو عموماً لوگ نادانی سے کرتے ہیں اور جو معنی کہ آپ کے شیخ صاحب کے ذہن نشین ہیں کہ لکڑی پر لٹکایا جائے صرف لکڑی پر لٹکانا صلیب کے مفہوم کو پورا نہیں کرتا۔ اسی واسطے اللہ تعالیٰ نے وما صلبوہ کہا کہ مسیح علیہ السلام کو اس قتل سے نہیں مارا گیا جو صلیب کی قتل ہے اس سے یہ کہاں نکلتا ہے کہ لکڑی پر نہیں چڑھایا گیا۔ اگر شک ہو تو یہود اور نصاریٰ کی اقوام سے دریافت کریں یا ان کی [illegible] کو دیکھیں جن میں صاف لکھا ہے۔ مسیح علیہ السلام صلیب پر چڑھائے گئے۔ قومی تواتر کا کون انکار کر سکتا ہے اور تواتر بھی ایسا کہ دشمن اور دوست دونوں یک زبان ہو کر تصدیق کرتے ہوں۔ بلکہ وہی نہیں خود مسلمان بھی اس کے مقر ہیں۔ آپ تفسیروں کو دیکھیں سب کہتے ہیں کہ گو مسیح تو نہیں مگر ایک شخص مسیح کی صورت بن گیا تھا وہ صلیب دیا گیا۔ یہ مسئلہ دیگر ہے کہ آیا مسیح دیا گیا یا اُس کا کوئی اور ہمشکل دیا گیا۔ صلیب بہرحال دیا گیا۔ اگر مرزا صاحب مسیح موعود نے لکھ دیا تو کونسا گناہ لازم آگیا۔ بالکل سچ ہے کہ مسیح علیہ السلام کو یہودیوں نے صلیب پر چڑھایا۔ مگر جو غرض صلیب کی تھی

خدا تعالیٰ نے پوری نہ ہونے دی اس کو اپنے فضل سے زندہ ہی رکھا اور زندہ ہی صلیب سے اُتارا اور اس کی خاص محافظت کے سامان مہیا کر کے اس کو بچا لیا اور پھر وہ ممالک شرقیہ میں بنی اسرائیل کے دس گمشدہ قبائل کی تبلیغ کے لئے چلا گیا اگر شک ہو تو عیسائیوں کی طبع شدہ کتاب کروسی فکشن نام کو جو انگریزی میں ہے اور امریکہ میں چھپی ہے اور جو اب .. .. .. دفتر بدر سے مل سکتی ہے کھول کر پڑھیں۔ آپ کو تمام سچائی اور صداقت ظاہر ہو جائیگی۔ ایک حواری نے چشمدید حالات مسیح کے لکھے ہیں کہ کس طرح بنی اسرائیل مسیح کے مخالف ہوئے اور کس طرح حکام کے ہاں نالشی ہوئے اور حضرت مسیح علیہ السلام پکڑے گئے اور کس طرح صلیب پر چڑھائے گئے اور پھر کس طرح زخمی ہو کر اُتارے گئے اور کس طرح یوسف آرمتیا اس کے خالص مخلص دوست کے سپرد کئے گئے اور پھر کس طرح اُن کی نگرانی ہوئی۔ اور پھر کہاں کہاں تک اُن کو لے گئے اور آخر کس طرح وہ ممالک مشرقیہ میں آ گئے۔ اور سب سے بڑھ کر آپ شیخ صاحب کو کہیں کہ کشمیر میں جا کر سری نگر محلہ خانیار میں مسیح علیہ السلام کے مقبرہ کی زیارت بچشم خود کرائیں اس سے بڑھ کر اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے۔ میرے خیال میں اس سوال کے لئے اتنا ہی کافی ہو گا۔ اگر طوالت کا خوف نہ ہوتا تو بہت کچھ لکھا جاتا۔ اگر شک رہا۔ تو انشاء اللہ زیادہ روشنی ڈالی جاویگی

دوسرا سوال۔ کیا بل رفعہ اللہ حضرت مسیح کے جسم و روح دونوں کے لئے ہے یا صرف روح کے لئے۔ دوسری جگہ اللہ تعالیٰ حضرت عیسےٰ کے بارہ میں فرماتا ہے کہ مرنے سے پہلے دوبارہ تم کو دنیا میں بھیجا جائیگا۔ اگر اس وقت رفع روح کے لئے ہے۔ تو پھر آئت مذکورہ جھوٹی ثابت ہوتی ہے

جواب سوال دوم۔ یہاں بھی شیخصاحب نے بوجہ عدم واقفیت غلطی کھائی ہے۔ رفع الی اللہ کے معنی قرب الی اللہ ہے اور رفع ہمیشہ مدارج ترقیات کے لئے آتا ہے۔ چنانچہ خود اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں بلعم باعور ایک بنی اسرائیل کے مشہور ولی کی نسبت جس کی دعائیں قبول ہوتی تھیں۔ فرماتا ہے۔ ولو شئنا لرفعنہ بہا ولکنہ اخلد الی الارض۔ یعنی اگر ہم چاہتے تو ان نیک اعمال کی وجہ سے اس کو اُٹھاتے یعنی مدارج میں ترقی دیتے۔ مگر وہ تو زمین کی طرف جھک گیا اور زمینی آدمی بن گیا اور دُنیا کا کیڑا ہو گیا۔ یعنی اس نے ورلی دنیا کو پسند کیا۔ اس سے صاف رفع کے معنی حل

ہو جاتے ہیں۔

اصل تو یہ دیکھنا چاہئے کہ خدا تعالیٰ کو یہاں وما قتلوہ یقیناً بل رفعہ اللہ الیہ کے بیان کرنے کی کیوں ضرورت پیش آئی۔ سو واضح ہو کہ تورات میں لکھا تھا کہ جو نبی نبوت کا منجانب اللہ دعوے کرے۔ اس کی پہچان یہ بتائی گئی تھی کہ جو جھوٹا نبی ہو گا۔ وہ قتل کیا جائیگا اور جو صلیبی موت سے مارا جائیگا۔ وہ ملعون ہو گا۔ اب جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دعوی نبوت کیا۔ تو یہودیوں نے ان کو جھوٹا نبی قرار دیا اور توریت کی شریعت کے مطابق اب ان کو لازمی تھا کہ جب تک ان کو قتل نہ کریں وہ جھوٹا ثابت نہیں ہو سکتا تھا۔ اور جب تک صلیب پر چڑھا کر قتل نہ کر دیں۔ تب تک وہ ملعون نہیں قرار پا سکتا تھا اور چونکہ یہودی اس وقت ایک ایسی سلطنت کے ماتحت تھے جو پابند قانون تھی۔ اس لئے وہ برملا اس کو قتل نہیں کر سکتے تھے۔ گو اُن کی نسبت علماء یہود نے بالاتفاق کفر اور قتل کا فتویٰ دیا۔ مگر اُن کو عدالت میں چارہ جوئی کرنی پڑی اور گورنمنٹ میں چونکہ بظاہر اختلاف عقائد کی وجہ سے چارہ جوئی ناممکن تھی۔ اس لئے انہوں نے بالاتفاق جا کر کہا کہ قیصر روم یعنے اپنے بادشاہ سے باغی ہے۔ اور ہمیں بھی بغاوت کی تحریک کرتا ہے اور جھوٹی شہادتیں پیش کر کے فرد جرم لگوا دیا۔ اور اس زمانہ میں بغاوت کی سزا صلیبی موت تھی۔ اس واسطے صلیب پر تو چڑھائے گئے مگر خدا تعالیٰ نے ان کو بچا لیا۔ جس کی مفصل کیفیت اناجیل اور کروسی فکشن سے آپ معلوم کر سکتے ہیں چونکہ اُن کا بچنا عموماً لوگوں سے مخفی رکھا گیا گو صلیب پر چڑھنا تو سب نے دیکھ لیا تھا اس لئے اُن کے بچ جانے کی حقیقت سے وہ بے خبر رہے اور اسی واسطے وہ برملا کہتے تھے کہ مسیح کو ہم نے صلیب پر قتل کر دیا۔ اس لئے وہ جھوٹا نبی اور ملعون تھا۔ چونکہ لعنت کا مفہوم ہے کہ لعنتی آدمی خدا کی رحمت اور قرب سے محروم ہوتا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کو لازم آیا کہ اپنے [illegible] الزام سے بری کرنا ضروری تھا کہ یہ یہود جھوٹے ہیں انہوں نے صلیب پر قتل نہیں کیا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے اُن کو وہ موت دی جس کا نتیجہ قرب الی اللہ ہوتا ہے۔ اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے بل رفعہ اللہ فرمایا۔ ورنہ نفس قتل کوئی بڑی چیز نہیں بموت لعنتی موت کا جواب دینا ضروری تھا اس واسطے اللہ تعالیٰ نے بل رفعہ اللہ کہہ کر مسیح علیہ السلام کی بریت فرمائی۔ اور یہودیوں کو جھوٹا ثابت کیا۔ ورنہ مسیح کی [illegible] موت کا تو جھگڑا نہیں تھا۔ صرف اس موت کا جھگڑا تھا جو حسب شریعت موسوی اُن کو ملعون قرار دیتی تھی۔ [illegible]

اور شیخ صاحب کا یہ فرمانا کہ آئت موت سے پہلے تجھے دُنیا میں بھیجا جائیگا۔ قرآن کریم میں جو اس وقت دُنیا میں بین الدفتین موجود ہے کوئی آئت نہیں ہے۔ معلوم نہیں شیخ صاحب نے کہاں سے وہ آئت نکال لی۔ شاید شیخ صاحب کی مراد آئت [illegible] وان من اھل الکتاب الا لیؤمنن بہ قبل موتہ سے ہے [illegible] مگر اس کا مفہوم وہ نہیں ہے۔ جو شیخصاحب ظاہر فرماتے ہیں۔ اُس کے معنے تو صرف یہ ہیں۔ کہ کوئی بھی اہل کتاب نہیں [illegible] جو اپنی موت سے پہلے امر متذکرہ بالا پر ایمان نہ رکھے گا۔ [illegible] آئت متذکرہ بالا سے پہلے یہ آیات مذکور ہیں وقولھم انا قتلنا المسیح عیسی بن مریم رسول اللہ وما قتلوہ [illegible] وما صلبوہ ولکن شبہ لھم وان الذین اختلفوا فیہ لفی شک منہ ما لھم بہ من علم الا اتباع الظن وما قتلوہ [illegible] یقیناً بل رفعہ اللہ الیہ وکان اللہ عزیزاً حکیماً وان من اھل الکتاب الا لیؤمنن بہ قبل موتہ ویوم القیمۃ یکون علیھم شھیدا۔ اب آیات میں صاف ظاہر ہے کہ اہل کتاب نے قتل مسیح پر زور دیا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے بھی اُس کی نفی میں زور دیا ہے اور درمیان میں ضمائر استعمال کئے ہیں۔ چنانچہ ایک ضمیر اختلفوا فیہ میں ہے [illegible] دوسری ضمیر لفی شک منہ میں ہے۔ تیسری ضمیر ما لھم بہ میں ہے۔ اتنی ضمیروں کے بعد پھر لفظ قتل اور صلیب کو [illegible] اللہ تعالیٰ نے دوہرایا ہے۔ جس سے صاف [illegible] ہے لفظ قتل پر زور دیا گیا ہے۔ اور خدا تعالیٰ بھی اس [illegible] کرتا چلا آیا ہے۔ یعنی آیات متذکرہ یہ ہیں۔ اور اہل کتاب کا [illegible] یہ کہنا کہ ضرور ہم نے مسیح ابن مریم کو جو رسول اللہ کہلاتا تھا [illegible] قتل کر دیا۔ حالانکہ انہوں نے عام قتل سے مارا اور نہ صلیبی قتل سے لیکن [illegible] شک نہیں کہ مسیح شبہ بالقتل والصلیب [illegible] ہوا۔ اور جو لوگ اس بارہ میں اختلاف کرتے ہیں۔ [illegible] خود شک میں ہیں۔ ان کو حقیقی علم اس واقعہ کا نہیں۔ وہ تو [illegible] ظاہری حالات کو مدنظر رکھ کر اپنے ظن کی پیروی کرتے ہیں۔ ہرگز انہوں نے مسیح کو قتل نہیں کیا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے [illegible] موت سے مارا جس کا نتیجہ قرب الی اللہ ہے [illegible] تھا خدا تعالیٰ عزیز ہے [illegible] ہے۔ اور حکیم ہے۔ اُس کا کوئی فعل حکمت سے خالی

نہیں۔ اور کوئی کتاب نہیں کہ باوجود ہماری شہادت کے کہ وہ قتل نہیں کئے گئے۔ یہی کہے جائینگے اور یہی ایمان رکھیں گے کہ مسیح قتل کیا گیا۔ مگر یہ ایمان ان کا ان کی زندگی تک ہے۔ بعد اُن کو حقیقت امر سے پتہ لگ جائیگا۔ اب آپ کے شیخ صاحب پر صاف روشن ہوگیا ہے کہ آیات ماسبق تسبیح کے دانہ کی طرح اس آئت زیر بحث سے ملی ہوئی ہیں۔ اُن آیات میں قتل کا ذکر چلا آتا ہے۔ اب اس آئت میں دو ضمیریں ہیں۔ ایک تو الا لیؤمنن بہ میں ہے۔ دوسری قبل موتہ میں ہے۔ لیؤمنن بہ میں جو ضمیر ہے۔ ضرور ہے کہ اُس کا کوئی مرجع ہے۔ سو مرجع سوائے اس کے جو آیات ماقبل میں مذکور ہے اور کوئی نہیں ہوسکتا۔ اور وہ مرجع واقعہ قتل ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ یہود قتل کے قائل ہیں۔ اور ہم نے شہادت دی ہے کہ یہود نے قتل نہیں کیا۔ مگر اب یہودیوں کی یہ حالت ہے کہ ہمیشہ یہی کہتے چلے جائیں گے کہ مسیح قتل ہوگیا۔ اسی کی طرف اس آئت وان من اہل الکتاب الا لیؤمنن بہ قبل موتہ میں اشارہ ہے۔ کوئی بھی اہل کتاب نہیں۔ جو واقعہ قتل پر اپنی موت سے پہلے ایمان نہ رکھیگا۔ یعنی کل اہل کتاب یہی کہتے چلے جائیں گے کہ مسیح قتل ہوگیا۔ لیکن حضرت عیسیٰ علیہ السلام قیامت کے روز شہادت دینگے کہ اہل کتاب جھوٹ بولتے ہیں میں نہ قتل ہوا اور نہ صلیبی موت مرا۔

امید کہ اسی قدر جواب کافی ہوگا۔ اگر شک رہا تو دوبارہ تفصیل کے ساتھ لکھا جاویگا۔

سوال سوام۔ کوئی حدیث رسول صلعم کی انی متوفیک کی تائید میں حضرت خاتم الانبیاء نے فرمائی ہے تو وہ کونسی ہے۔ جس سے کہ یہ ظاہر ہو کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہوگئے۔

جواب سوم۔ اول معترض صاحب کو یہی کافی نہیں۔ کہ خود اللہ تعالیٰ مسیح کی نسبت فرماوے۔ انی متوفیک میں مارونگا۔ خدا تعالیٰ کی شہادت کے مقابلہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شہادت طلب کرنا ادب سے بعید ہے اگر یہاں یہ شک ہو کہ یہاں تو وعدہ وفات ہے۔ وقوع وفات کا کیا ثبوت ہے۔ سو اس کی شہادت اللہ تعالیٰ نے سورہ مائدہ کے اخیر میں دی ہے۔ اور وہاں خود حضرت مسیح علیہ السلام کی زبانی اقرار وفات کا ذکر نقل فرمایا ہے۔ چنانچہ وہ آئت یہ ہے۔ وکنت علیہم شہیدا ما دمت فیہم فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیہم جس کے معنی ہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں اور میں جبتک اُن میں رہا میں اُن پر گواہ رہا کہ وہ ایک ہی معبود کی پرستش کرتے تھے۔ جب تو نے مجھے وفات دیدی۔ پیچھے تو ہی نگہبان تھا۔ اب خود اللہ تعالیٰ کی شہادت وتصدیق مسیح علیہ السلام کی زبانی کافی نہیں جس میں صاف اپنی وفات کا اقرار کرتے ہیں۔ اور قرآن کریم میں جہاں جہاں لفظ توفی مختلف صیغوں میں آیا ہے۔ سب جگہ سوائے قبض روح وموت کے اور کسی معنوں میں نہیں آیا۔ اب خدا کی شہادت کے بعد پھر کس کی تصدیق کی ضرورت رہتی ہے۔ لیکن خیر ہم حدیث بھی پیش کرتے ہیں۔ دیکھو بخاری جلد صفحہ ۶۶۵ مطبوعہ مطبع احمدی وقال ابن عباس متوفیک ممیتک یعنی ابن عباس کہتے ہیں متوفیک کے معنے ہیں۔ میں تجھے مارونگا یعنی طبعی موت سے۔ پھر بخاری جلد ۳ صفحہ ۶۶۵ و ۴۷۳ وصفحہ ۹۰ ۴ پر بہ تبدیل الفاظ یوں احادیث آئی ہیں۔ حدثنا محمد بن یوسف نا سفین عن المغیرۃ بن النعمان عن سعید بن جبیر عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تحشرون حفاۃ عراۃ غرلا ثم قرء کما بدأنا اول خلق نعیدہ وعدا علینا انا کنا فاعلین فاول من یکسی ابراہیم ثم یؤخذ برجال من اصحابی ذات الیمین وذات الشمال فاقول اصحابی فیقال انہم لم یزالوا مرتدین علی اعقابہم منذ فارقتہم فاقول کما قال العبد الصالح عیسیٰ بن مریم وکنت علیہم شہیدا ما دمت فیہم فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیہم الی آخرہ۔ ابن عباس سے روائت ہے کہ اُنہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ لوگ برہنہ بدن اور برہنہ پاؤں بلاختنہ اُٹھائے جائینگے اس کے بعد یہ آئت پڑھی ایسے ننگے ہونگے جیسے خدا فرماتا ہے کہ ہم نے اُن کو ابتدا میں پیدا کیا تھا ویسے ہی آخرت کو کریں گے یہ وعدہ ہے جس کو ہم ضرور پورا کریں گے اس کے بعد فرمایا کہ سب سے پہلا شخص جس کو لباس پہنایا جائیگا وہ حضرت ابراہیم ہونگے۔ پھر میرے صحابی کچھ ذات الیمین بلائے جائینگے اُس کے بعد ذات الشمال بلائینگے۔ تو اُس وقت میں خدا تعالیٰ کے دربار میں عرض کرونگا کہ اے اللہ! یہ تو میرے اصحاب ہیں۔ تو یہ جواب ملے گا کہ یہ لوگ تو اُسی وقت سے جب سے تو اُن علیحدہ ہوا مرتد ہوگئے تو میں بھی اُسی طرح کہونگا۔ جس طرح ایک نیک بندہ یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام ابن مریم نے کہا تھا کہ میں جب تک اُن لوگوں میں رہا۔ میں اُن کے حالات کو بچشم خود دیکھتا تھا اور جب تو نے مجھے ماردیا تو پیچھے تو ہی ان پر نگہبان تھا الیٰ آخرہ۔ اب اس حدیث سے عیاں ہے کہ جو الفاظ یعنی فلما توفیتنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی نسبت بولے ہیں۔ وہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ذات بابرکات پر چسپاں کرکے معنے حل کردیئے ہیں۔

حضرت عیسیٰ بھی اپنی قوم کا بگڑنا اپنی موت کے بعد ظاہر کرتے ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اپنی موت کے بعد۔ اگر توفیتنی کے معنی موت کے نہوتے تو پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی نسبت کیوں استعمال فرماتے۔ اور یہ ظاہر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس دُنیا سے فوت ہوچکے ہیں۔ تو پھر کیونکر نہ مانا جائے توفیتنی کے معنی حقیقی موت کے ہیں۔ اب تو آپ کے شیخصاحب کی تسلی ہوجائیگی کہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت المسیح کی وفات کو تسلیم کرلیا ہے۔

اور اس سے بڑھکر کئی کتابوں میں حدیث آئی ہے۔ لوکان عیسیٰ وموسیٰ حیین لما وسعہما الا اتباعی اگر موسیٰ اور عیسیٰ زندہ ہوتے تو اُن کو بجز ہماری اطاعت اور تابعداری کے اور کچھ نہ ہوتا۔ اس حدیث میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیح علیہ السلام کی وفات کا اقرار کیا اگر اس سے تسلی نہ ہوئی تو انشاء اللہ تعالیٰ اور لکھا جاویگا۔

ازالۂ مادّہ اس چھوٹے سے رسالے میں مادہ کے متعلق پہلے حکماء کے اقوال جمع کرکے مادے کو فانی ثابت کیا ہے۔ دیانند اور لیکھرام کے دعاوی متعلق مادہ کی مدلل تردید ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ مادہ کے بقا کی بنیاد محض اس مسئلہ پر ہے کہ مادہ کا وزن فنا نہیں ہوتا ہے لیکن وزن قوت جاذبیہ کا دوسرا نام ہے۔ جو زمین کے ہر حصہ میں بلکہ کائنات جو کے ہر کرہ میں مرکز کے قرب وبعد کی وجہ سے گھٹتا بڑھتا رہتا ہے۔ لہذا مادہ کی عدم فنائیت کا معیار اس کو قرار دینا غلطی ہے۔ کیونکہ وزن مختلف اماکن میں بدلتا رہتا ہے۔ اور یہ ممکن ہے۔ کہ اس قوت کا وجود بالکل نہ رہے۔

یہ مختصر مفید اور دلچسپ رسالہ بقیمت ۱ر فی نسخہ مصنف رسالہ ہذا سلطان محمد صاحب بی اے پی مشن ہائی سکول سے مل سکتا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

بدر

BADR QADIAN

قادیان ضلع گ[illegible]

اگر تو تشنہ لبی از فراق یار ازل | Reg. No. [illegible] | بنوش جرعۂ وصلش ز جام نور الدین

ضمیمہ درس قرآن مجید

جلد ۱۲ | ۲۸ شوال ۱۳۳۰ھ [illegible] مطابق ۲۵ اسوج | نمبر ۱۵

چار روپے سالانہ

ضعیف مردہ دلے گر بقادیاں آرد | بروز جمعرات | کہ ہست محی موتی کلام نور الدین

دس شرائط بیعت

اول - یہ کہ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق وفجور اور ظلم وخیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کرے گا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائے گا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دے گا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم - یہ کہ ہر حال رنج وراحت عسر اور یسر اور نعمت وبلا میں اللہ تعالےٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور ہر حالت میں راضی بقضاء ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اسکی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیرے گا بلکہ قدم آگے بڑھائے گا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا وہوس سے باز آجائے گا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا۔ اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا۔

دہم - یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوۃ محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تاوقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوۃ میں ایسا اعلےٰ درجہ کا ہوگا کہ اسکی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی جاتی ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور اپنی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
اندریں دیں آمدہ از مادریم
آں کتاب حق کہ قرآں نام اوست
آں رسولے کش محمد ہست نام
مہر او با شیر شد اندر بدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست
آنچہ ما را وحی وایمائے بود
اقتدائے قول او در جان ماست
از ملائک و از خبرہائے معاد
آں ہمہ از حضرت احدیت است
معجزات او ہمہ حق اندر است
معجزات انبیاء سابقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
بیکرم دوری از اں عالیجناب

مصطفےٰ مارا امام و مقتدا
ہم بریں از دار دنیا بگذریم
بادۂ عرفان ما از جام اوست
دامن پاکش بدست ما مدام
جاں شد و با جاں بدر خواہد شدن
ہر نبوت را بروشد اختتام
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آں نہ از خود از ہماں جا بود
ہر چہ زد ثابت شود ایمان ماست
ہر چہ گفت آں مرسل رب العباد
منکر آں مستحق لعنت است
منکر آں مورد لعن خداست
آنچہ در قرآں بیانش بالیقین
ہر کہ انکاری کند از اشقیا است
نزد ما کفر است خسران دو جہان

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر - پروپرائیٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا

اخبار قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح مع اپنے اہل بیت کے بخیر و عافیت ہیں عصر کے وقت مسجد اقصےٰ میں درس فرماتے ہیں۔ شام کے بعد بھی میاں عبدالحی قرآن شریف پڑھتا ہے اس وقت بھی کئی لوگ شامل ہوتے ہیں اور بخاری شریف کا درس بھی شروع ہو گیا ہے۔ مولوی صدرالدین صاحب اور مولوی محمد سرور شاہ صاحب وغیرہما ۳۔ اکتوبر ۱۹۱۱ء شملہ لکچر دینے کے لئے تشریف لے گئے ہیں خدا تعالیٰ ان کو سالماً غانماً واپس لائے۔

یہ کون صاحب ہیں؟ تشحیذ میں کوئی صاحب ترجمۃ القرآن ادعیۃ لاحادیث ہدایات طلب کرتے ہیں نام و پتہ نہیں لکھا۔ وی پی کس طرح جاوے۔ اطلاع دیویں۔

دعا مدد منشی جلال الدین و سید گلزار حسین صاحب احباب سے دعائے خیر کے خواستگار ہیں ؛

آج لکھنؤ میں کمترین نے حضرت علی اسد اللہ غالب کے نام کے ساتھ لفظ علیہ السلام کا استعمال کر دیا اور محبت کے ساتھ خدا واسطے استعمال کیا۔ لیکن ایک مولوی صاحب حق کے رہنے والے نے بھری مجلس میں کافر کہہ کر استفتاء دہلی بھیجا چنانچہ مدرس مسجد فتحپوری دہلی کے مولویصاحب نے فتوے دیا کہ لفظ علیہ السلام کا سوائے پیغمبروں کے کسی مومن۔ صالح۔ امام۔ مجدد پر بولنا کفر ہے اور مکروہ ہے وغیرہ وغیرہ۔ اور ایک طرف یہ بھی لکھا ہے کہ جو حیات مسیح کا قائل نہیں وہ ضال ہے۔ دجال ہے گمراہ ہے اس سے بچو۔ کہتا ہوں میں اے علمائے اسلام پورب۔ پچھم اوتر۔ دکھن والے خدا سے ڈرو اور اپنی آنکھیں اس حق کی طرف کھولو۔ جو آفتاب محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ اس تاریکی پر طلوع ہوا جس میں علمائے یہود بھی تھے۔ جن کی بابت خدا پاک نے فرمایا کہ وہ حمار کی طرح ہیں۔ باوجود کتابیں رکھنے کے الہام الٰہی مکاشفہ نہیں۔ محمد صلے اللہ علیہ وسلم جو سلامتی کے بادشاہ ہیں۔ جنھوں نے دنیا کو ہلاکت سے نکالکر سلامتی میں داخل کیا تاکہ خدائے برتر کی وہ عظمت اور بزرگی کو حاصل کرنے کے بعد خدا کی دائمی رحمت یعنے سلامتی ان کو ہمیشہ کے لئے خوشحال رکھے۔ کیا وہ لوگ جنھوں نے اس کو صداقت کے ساتھ نہایت فروتنی اور محبت سے قبول کیا اس لائق نہیں ہیں کہ اونپر سلامتی کا لفظ بولا جاوے دیکھو اور اپنی آنکھیں کھولو۔ جناب موسےٰ علیہ السلام فرعون کو تبلیغ کرتے وقت فرماتے ہیں۔ والسّلام علی من اتبع الھدیٰ۔ سلامتی یعنے دائمی فضل اُس کے پاکیزہ بندوں کے اوپر رہے گا۔ جو کہ راستی کی پیروی کرتا ہے۔ عقلمند کے لئے تو صرف ایک نکتہ ہی کافی ہے لیکن تاہم بھی دو شاہدوں یا نا اور بھی اچھا ہے وُہ یہ ہے جیساکہ فرمایا اللہ صاحب نے الحمد للّٰہ وسلام علےٰ عبادہ الّذین اصطفےٰ تمام خوبیوں کا سرچشمہ خدا پاک ہے اور دائمی فضل خدا کے برگزیدہ بندوں پر رہے گا اور پھر التحیات میں کہا جاتا ہے۔ اسلام علینا وعلیٰ عباد اللّٰہ الصالحین۔ اپنے پر سلام ہوسکتا ہے اور صالح بندوں پر۔ کیا حضرت علی علیہ السلام صالح بندے نہیں۔ مسلمان سب ایک دوسرے کو السلام علیکم کہتے ہیں پھر حضرت علی کرم اللہ وجہٗ محروم کیوں۔ مولوی صاحبان کو چاہیئے کہ تحفہ اثنا عشریہ دیکھیں۔ ردّ مذہب شیعہ میں جابجا حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز محدّث دہلوی رح نے مولا علی اسد اللہ غالب و دیگر ائمہ علیہم السلام کے اسمائے شریف کے بعد لفظ علیہ السلام تحریر فرمایا ہے۔ اسی طرح ابو داؤد و صحیح بخاری بعد از ذکر حضرات علی و حسنین و حضرت فاطمہ زہرا؃ و حضرت خدیجۃ الکبریٰ و حضرت عباس ع لفظ علیہ السلام موجود ہے یہ لفظ سلام وہ لفظ ہے جس کا استعمال شرعاً مابین اہل اسلام حکماً رواج دیا گیا ہے۔ حتےٰ کہ مقابر میں جا کر بھی مردوں سے السلام علیکم یا اہل القبور کہنے کا حکم ہے جیساکہ فتاویٰ عالمگیری وغیرہ کتب معتبرہ فقہ حنفی میں موجود ہے تو کوئی وجہ نہیں ہے کہ صرف ضمیر غائب ملاکر علیہ السلام کہنا کسی بزرگ کے نام کے بعد ناجائز ہو جاوے۔ ثم نقول السلام علےٰ من اتبع الھدیٰ

راقم۔ کبیرالدین احمدؐ (احمدی) سکرٹری انجمن احمدیہ محلہ بشیرت گنج۔ لکھنؤ۔ ۱۳۲۹ھ

لیڈر صاحب آریہ گزٹ اپنے اخبار میں اور نیز ایک پرائیویٹ لیٹر کے ذریعہ سے دریافت کرتے ہیں کہ اس زمانہ کا ہمارا سب سے بڑا مذہبی لیڈر کون ہے سو بجواب گذارش ہے کہ ہم پانچ لاکھ احمدیوں کے نزدیک سب سے بڑے مذہبی لیڈر حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود ہیں۔ اور ان کے بعد حضور کے خلیفہ نور الدین صاحب ہیں جو کہ ہم کو اس وقت تمام مذہبی اُمور میں لیڈ کرتے ہیں۔

مسلم گزٹ۔ مولانا آزاد سبحانی نے پے در پے کئی مضامین ہمارے اخبار میں اس غرض سے لکھے ہیں کہ وہ اشاعت اسلام کا صحیح طریقہ بتائیں اور اس طریقہ پر عمل کرنے کے لئے ایسے مسلمانوں کو اکسائیں۔ جن میں وہ مجوزہ شرائط کے پورا کرنے کی قابلیت دیکھتے ہیں۔ انھوں نے اپنے مضامین میں دو قسم کے مسلمانوں کو مخاطب کیا ہے ایک وہ جو دنیوی دولت اور وجاہت کے لحاظ سے ممتاز اور سربرآوردہ ہیں دوسرے وہ جو اس لحاظ سے تو نہیں مگر علمی لیاقت اور خوش بیانی اور مذہبی زندگی کے لحاظ سے اس کام کے لائق خیال کئے جاتے ہیں۔ طبقۂ اول پر ان کی آواز کا اثر ہو۔ یہ دشوار نظر آتا ہے۔ اور ظاہری طور پر کوئی امید نہیں ہے کہ اس طبقہ سے کوئی شخص مرد میدان بن کر اٹھے مگر دوسرے طبقہ میں بلاشبہ بہت سے ایسے اشخاص موجود ہیں کہ اگر ان کے دلوں میں اصلی اُمنگ پیدا ہو جائے تو وہ اپنے استقلال اور متواتر قربانیوں سے پائدار اثر پیدا کر سکتے ہیں جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اسی دوسرے طبقہ میں سے اٹھے جنھوں نے ایک وسیع گروہ میں اپنا اثر پھیلایا ہے اور وہ اثر آج تک زندہ ہے اس طبقہ کے لوگ عام مسلمانوں کی نسبت زیادہ پرجوش نظر آتے ہیں اور کام کرنے کی امنگ اور مذہبی زندگی بسر کرنے کا ولولہ ان کے دلوں میں خاص موجزن ہے وہ افسردگی جو عام مسلمانوں پر چھائی ہوئی ہے اس طبقہ کے لوگوں میں نہیں پائی جاتی۔ خواجہ کمال الدین صاحب اسی حلقہ

بدر منور

خیالی تصویر نہ بناؤ

فرمایا۔ اَلَّذِیْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰہَ عَھِدَ اِلَیْنَآ اَلَّا نُؤْمِنَ لِرَسُوْلٍ حَتّٰی یَاْتِیَنَا بِقُرْبَانٍ تَاْکُلُہُ النَّارُ ط اس کے بارہ میں ایک عجیب نکتہ میں تم کو سناتا ہوں۔ تم سب آدمی غور کرو جب تم کسی کا نام سنتے ہو۔ تو تمہارے دل میں ایک شکل آجاوے گی۔ مگر پھر جب اس کو دیکھتے ہو تو کیا فی الواقعہ ویسی ہی تصویر ہوتی ہے جو تم نے اپنے ذہن میں تجویز کر رکھی تھی ہرگز نہیں۔ بلکہ اور ہوتی ہے۔ اس سے میں نے ایک نتیجہ نکالا۔ جب میں نے اللہ کا نام سنا تو دل میں تصویر تھی۔ تو اللہ نے مجھے سمجھایا کہ دنیا میں یہ قاعدہ نہیں ہے۔ اس واسطے جو خیالی تصویر تو نے باندھی ہے یہ غلط ہے۔ ایک تو مجھے یہ فایدہ پہونچا۔ جب میرے دل میں خیال آیا۔ وہ ایسا ہوگا۔ ویسا ہوگا تو میرے دل نے کہا کہ یہ تو تمہارا تجویزہ کردہ خدا ہے۔ اللہ کی صفتیں سنتے ہیں اور ان پر ایمان لاتے ہیں۔ مگر اللہ کی بابت یہ کبھی خیال نہ ہونا چاہیئے کہ وہ ایسا ہی ہے جیسا کہ ہمنے اپنے دل میں سوچ رکھا ہے

دوسرا فایدہ یہ پہونچا ہے کہ اگلے زمانہ میں جب ہم چھوٹے لڑکے تھے تو سنا کرتے تھے کہ حضرت علیہ السلام آویں گے۔ ایسے ہوں گے۔ ویسے ہوں گے۔ غرضکہ یہ سب باتیں سنکر احمقوں نے جو دل میں ایک تصویر بنالی تھی اس کو عین سمجھ لیا۔ اور مرزا صاحب کا انکار اسی بنا پر کیا گیا۔ کہ وہ ان کی خیالی تصویر کے مطابق نہ اترے۔ انہوں نے دیکھا کہ وہ تو ایک ہماری طرح ہی آدمی ہیں۔ ہمارے پاس لوگ بیمار آتے ہیں۔ وہ بھی دل میں کئی کئی خیال جما کر آتے ہیں۔ کہ وہ ایسے ہوں گے اسطرح بیٹھے ہوں گے۔ پھر دیکھنے کیوقت انہیں ہم ایک معمولی انسان نظر آتے ہیں۔ اس قاعدہ میں اللہ تعالےٰ نے ایک حکمت رکھی ہوئی ہے۔ اوراسی واسطے اللہ تعالےٰ وہ خیالی تصویر جمنے نہیں دیتا۔ تاکہ خدا کی نسبت غلط خیال نہ بیٹھ جاویں۔ اس سے مجھے مرزا صاحب کے ماننے میں ذرا بھی دقت نہ ہوئی خیالی تصویر تو ہم نے بنائی ہوئی نہ تھی۔ حدیث والے خط وخال ہم کو مل ہی گئے۔

یہ تمہید میں نے اسواسطے بیان کی ہے کہ یہودیوں اور ہندوؤں اور آریوں اور اگنی ہوتر اور مجوسیوں میں ایک رواج ہے۔ کہ زمین میں ایک چھوٹا سا گڑھا کھود کر عمدہ لکڑیاں اس میں جلا دیتے ہیں۔ اس کو اگنی کنڈ کہتے ہیں عربی میں اَجّ آگ کو کہتے ہیں۔ گویا آگ یا اگ لفظ آج کا معرب ہے۔ لوگ گرد بیٹھ جاتے ہیں۔ صندل اور کستوری اور زعفران اور عود۔ گھی۔ شہد۔ ان کے ہاتھ میں ہوتا ہے پھر کلمہ پڑھکر آگ میں ڈالدیتے ہیں۔ انکی قربانی کو آگ کھا لیتی ہے۔ یہودی لوگ بکرا ذبح کرکے آگ میں ڈالتے تھے اس کو سوختنی قربانی کہتے تھے۔ توراۃ میں بڑا لکھا ہے۔ وہ جو خیال انکا تھا کہ جو رسول آویگا وہ ہماری سوختنی قربانی کا رواج بھی دیگا۔ وہ پورا نہ ہوا اسواسطے انکار کردیا۔ اب بھی لوگ ایک خیالی تصویر دل میں بٹھا لیتے ہیں۔ بچکہ (بھیرہ کے متصل ایک چھوٹا سا گاؤں ہے) کا ایک فقیر شیعہ تھا اس کا نام حیدر تھا۔ میں نے اس سے پوچھا۔ کہ امام مہدی جب آویں گے تو تم ان کو کسطرح پہچانوں گے۔ اسنے کہا کہ ان کی یہ پہچان ہوگی۔ کہ ان کے آگے آگے سوالاکھ فقیر منہر پ (ڈھنگ گھوٹنے والے ڈنڈے) اٹھا کر ناچتے آویں گے +

خطبہ جمعہ

۲۷۔ ستمبر ۱۹۱۲ء کو مسجد اقصیٰ میں حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ نے خطبہ جمعہ میں سورہ نون والقلم پڑھ کر فرمایا۔ دنیا میں انسان ایک عجیب حیوان ہے۔ اسنے زمین کو پھاڑا۔ پہاڑوں کو چیرا سمندر کی تہ سے موتی نکالے۔ ہوا۔ سمندر۔ روشنی پر حکومت کرتا ہے باوجود اس کمال کے کسی اور کے نمونہ کو اختیار کرنا چاہتا ہے۔ وہ تاجر کسی بڑے تاجر سپاہی کسی بڑے کمان افسر کیطرح بننا چاہتا ہے راولپنڈی کے ایک دربار میں پرنس آف ویلز کی شان وشوکت دیکھ کر ایک احمق نے مضمون لکھا کہ کاش میں ہی پرنس ہوتا۔ ایک میرا دوست مرض جذام میں گرفتار ریہاں آیا مجھے کہنے لگا آپ عقلمند نہیں معلوم ہوتے۔ آپ مجھے اجازت دیں میں کوشش کروں فوراً آپ کو زمین کے بڑے مربعے دلا سکتا ہوں آپ بادشاہ بنجائیں گے۔ میں نے اسے کہا تم نہیں جانتے۔ خوشی اور شے ہے تم مجھے زمین دلواتے ہو۔ خود تو بڑے زمیندار ہو۔ مگر دیکھو تم میں ایسی بیماری ہے کہ تمہارے رشتہ دار بھی تم سے نفرت کرتے ہیں۔ پھر وہ زمین کس کام۔ غرض ہر شخص کسی نمونہ کو بننے کا خواہشمند ہے۔ کوئی حسن وجمال کا شیدا۔ کوئی ناموری چاہتا۔ کوئی حکومت کو پسند کرتا۔ کوئی کسی اور بڑائی کا حریص ہے۔ اسواسطے اللہ تعالےٰ ان کیواسطے ایک نمونہ

نہیں کرتا ہے [illegible] اور قلم ہو اور اس سے جو کچھ لکھا جاسکتا ہے سیاسی لوگ سیاست پر کتب لکھتے۔ ناولسٹ ناول لکھتے اور مختلف لکھنے والے مختلف اشیاء پر لکھتے اور ان کی تحریریں جمع کرو۔ یہ ثابت ہوگا کہ محمد رسول مجنون نہیں تھا اس نے جو کچھ خلقت کے سامنے پیش کیا وہ حق وحکمت سے پر اور اس نے جو تحریر پیش کی ہے اسکا مقابلہ کوئی تحریر دنیا بھر کی نہیں کرسکتی۔ تمام تعلیمات جنپر عمل کرکے انسان خدا تک پہونچ سکتا ہے وہ سب اس کتاب میں جمع ہیں دلیل یہ ہے کہ مجنون کے نہ رونے کی کسی کو پرواہ ہے نہ اسکے ہنسنے کی کسی کو خواہش ہے نہ اسکی طاقت کی قدر ہوسکتی ہے وہ بہایا دان سوتے جاگتے بیٹھے۔ سردی میں ننگا۔ گرمی میں لحاف لے اسکی محنت کا بدلا نہیں لیکن اے نبی تیری محنتوں کا ثمرہ غیر ممنون ہے اسکا خاتمہ نہیں۔ ہم نے خود تجربہ کیا ہے آنحضرت کے ہر کام کا پھل ہمیشہ قایم ہے۔ پھر مجنون کے اخلاق نہیں ہوتے وہ دوست کو دشمن اور دشمن کو دوست بنا لیتا ہے لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بڑے اخلاق اعلیٰ رکھتے ہیں حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ قرآن لائف آف محمد ہے خلقہ القرآن پھر فرمایا۔ دیکھو اے مخالفو! اسکے مقابلہ میں کسی کا زور نہ چلیگا یہ بھی دیکھے گا اور تم بھی دیکھو گے کہ کون فتحمند ہوتا ہے عرب اور عجم کوئی اس کے بالمقابل کامیاب نہ ہوسکیگا یہ اسکی صداقت کی دلیل ہے۔

اگر تم کوئی نمونہ اعلیٰ چاہتے ہو اور وعدہ خداوندی فَمَن تَبِعَ هُدَايَ سے فایدہ اٹھانا چاہتے ہو تو یاد رکھو کہ علم کے لئے قرآن شریف اور عملی زندگی کیلئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عملدرآمد بس ہے۔

آج سمت ۱۹۶۹ ہے اس سے پیچھے چلاؤ۔ تو میری یادداشت میں سمت ۱۹۰۲ کی باتیں موجود۔ سمت ۱۹۰۳ میں مجھے خوب یاد ہے کہ ایک ڈاکو پکڑا گیا تھا۔ اور سکھوں نے اسکا سر کاٹکر بھیرہ کے دروازہ جیٹی پلی پر لٹکا دیا تھا۔ مجھے خوب یاد ہے۔ غرض اسوقت سے لیکر آجتک جس نسخہ کو جبتک ملا اور سچا پایا ہے وہ یہی کہ فتح اور نصرت اور کامیابی کے حصول کا ایک ہی نسخہ قرآن شریف ہے۔

مہاجرین و انصار کے تعلقات!

برادرم مکرم
السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہٗ۔
آپ کا محبت نامہ جو ازسر تا پا اخلاص ومحبت سے پر ہے ملا۔ اور موجب فرحت ہوا۔ مجھے آپ کی شکل یاد نہیں۔ اور اس کی وجہ وہی ہے۔ جو آپ نے لکھی ہے۔ یہاں احباب کی آمد ورفت بہت ہے۔ اور خدا تعالےٰ کے فضل سے ان کی تعداد روز افزوں۔ انسان عاجز ہے۔ کہانتک یاد رکھ سکتا ہے۔ ہاں دو چار بار کسی صاحب سے ملاقات ہو یا کوئی خاص باتیں ہوئی ہوں۔ یا بار بار اس شہر میں گیا ہوں۔ تو یہ امور بعض احباب کو حافظہ میں قائم رکھنے کا موجب ہو جاتے ہیں۔ اکثر احباب کی میں شکل بھی جانتا ہوں۔ اور غائبانہ ان کے نام سے بھی واقف ہوں مگر بوقت ملاقات شکل اور نام کو ملا نہیں سکتا۔ قادیان میں رہنے کے بہت سے برکات ہیں۔ ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ ہمیں اپنی کمزوریوں کا خوب علم ہوتا رہتا ہے۔ منجملہ ان کے ایک یہ بھی ہے کہ جو معزز دوست ہمارے قادیان رہنے کے سبب ہمارے ساتھ محبت رکھتے ہیں۔ اگر وہ یہاں آویں تو ہم ان کی چنداں خاطرداری نہیں کرسکتے۔ اور وہ باہر رہیں تو ہم ان سب کے نام اور شکل کو یاد نہیں رکھتے۔ خاطرداری کی یہ بات ہے۔ کہ اول تو یہاں مہمان خانہ اور لنگر خانہ موجود ہے۔ خیال رہتا ہے کہ احباب کے آرام کا سامان موجود ہے۔ **دوم** مہاجرین کی ذاتی آمدنیوں کا معمولی ہونا اور مہاجرین کی کثرت مہمان نوازی کریں تو کس کی اور نہ کریں تو کس کی۔ ایک دعا ہے جو ہم سب کے لئے کرتے ہیں مگر وہ ایسی چیز نہیں جسکا اظہار کیا جائے۔ ہاں جو محبت ہمارے ساتھ انصار کرتے ہیں وہ اللہ کے لئے کرتے ہیں اور خدا تعالیٰ انہیں اسکا اجر دیگا۔ تو گو آپ کی شکل مجھے یاد نہ ہو مگر اس میں شک نہیں کہ میں نے آپ کے لئے دعائیں کی ہیں۔ اور اسکی وجہ وہ آپکے خطوط ہیں جو حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں کثرت سے آیا کرتے ہیں۔ اب آپ کے اس خط کے آنے پر بھی میں نے آپ کیلئے خصوصیت کے ساتھ بہت دعا کی ہے۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح کے حضور میں بھی تحریک دعا کی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فضل وکرم آپ کے شامل حال رہے اور آپ کو دینی و دنیوی برکات اور حسنات سے متمتع کرے۔ آمین۔ ثم آمین

والسلام

لیجئے اب میری تعریف نہ ہوگی!

کبھی میں سفر میں جاتا ہوں۔ اور میرے سفر کسی پرائیویٹ کام کے لئے تو ہوتے نہیں تو عموماً سفر کے حالات اخبار میں لکھدیئے جاتے ہیں۔ جس سے کئی ایک فواید مد نظر ہوتے ہیں مثلاً وہاں کے احباب کے حالات سے ناظرین کو آگاہی کوئی لطیف بیان ہوتا ہے تو اس کا اندراج وغیرہ۔ ان سفرناموں کے دلچسپ اور مفید ہونے کے متعلق بہت سے احباب کے خطوط آتے ہیں۔ یا وہ زبانی ذکر فرماتے ہیں۔ لیکن طبایع سب یکساں نہیں۔ اور ہمارے ایک معزز مکرم نے نہایت حقارت سے ہم کو لکھا ہے۔ اور نہ صرف لکھا ہے۔ بلکہ اپنے لوکل احباب کی مجالس میں بار بار میرا نام لیکر فرمایا ہے۔ کہ وہ اپنی تعریف سے اخبار کو بھر دیتا ہے۔ میری تو عادت نہیں کہ میں اپنی تعریف میں آپ کچھ لکھوں۔ لیکن بعض رپورٹر جب اپنی طرف سے کچھ لکھتے ہیں تو وہ اپنے حسن ظن کے مطابق میری کسی تقریر یا کام کے متعلق بھی کچھ لکھدیتے ہیں۔ اور وہ ان کی رپورٹ کے ذیل میں درج اخبار ہو جاتا ہے۔ لیکن میں اسکو بھی کوئی ضروری نہیں جانتا۔ اسواسطے آیندہ میں نے ارادہ کرلیا ہے کہ اخبار میں میں اپنے متعلق کبھی کچھ نہ لکھونگا اور نہ اپنے سفرناموں کو درج اخبار کیا کرونگا۔ اگر کسی دوسرے صاحب نے کسی ایسے جلسے کی رپورٹ بھیجی جس میں میرا ذکر ہو تو وہ حصہ اپنے ذکر کا کاٹ دیا کروں گا۔ بلکہ اخبار کے صفحہ اول پر جو میرا نام ہوتا ہے وہ بھی آیندہ نہیں لکھا جائیگا۔ میرے ذکر اور نام سے اخبار کو خالی رکھنے سے اگر کسی قابل عزت کی آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچ جائے تو ایسا کرنے میں ہمارا کیا حرج ہے۔ جو لوگ میرے ساتھ خاص محبت کے سبب اس بات کو ناپسند کرتے ہیں۔ ان کیواسطے اس معاملہ میں خدا تعالےٰ کوئی اور نعم البدل امر پیدا کریگا۔ اگر ان کے خیال کے مطابق ایک دلچسپی اخبار میں نہ ہوگی تو کوئی اور دلچسپی پیدا ہو جائیگی اور اگر میرے لئے کسی دعا کی تحریک کا بند در ہوگا۔ تو اور کئی در کھل جائیں گے۔ خدا کے کلمات کا کوئی احاطہ نہیں ہو سکتا۔ اور اسکی رحمتوں اور فضلوں کا کوئی اندازہ نہیں۔

محرم

خدا کی نصرت شامل حال ہو۔ ان کے جو دین محمدؐ کی نصرت میں مصروف رہتے ہیں ہمارے معزز دوست مرزا اندر علی صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ شیعہ بھائیوں کی ہمدردی میں ہمیشہ کوشاں رہتے ہیں حال میں انہوں نے ایک رسالہ محرم کی ان رسومات پر جو اہل تشیع میں رائج ہیں شایع کیا ہے۔ اور خود شیعی کتب اور ان کے بزرگوں کے اقوال سے اس امر کو بپایہ ثبوت پہنچایا ہے۔ کہ وہ ایام محرم میں جو ماتم و مرثیہ کرتے ہیں۔ اس سے وہ خدا کو اور میدان کربلا کے شہداءؓ کی روح کو خوش نہیں کرسکتے۔ علاوہ نقلی بحث کے عقلی دلایل بھی دیئے ہیں اور مشاہدات بھی پیش کئے ہیں۔ اگر شیعہ بھائی اس رسالہ کو تعصب سے خالی ہو کر پڑہیں تو انشاء اللہ بہت فایدہ اٹھائیں۔ یہ رسالہ مصنف سے محلہ چوڑہ گوبان شہر پشاور کے پتہ سے منگوانا چاہیئے۔

جماعت کو نصیحت!

ایک شخص کی تحریک پر حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا ہے کہ تمام جماعت کو نصیحت کیجائے کہ باہم ایک دوسرے کے ساتھ ہمدردی سے پیش آیا کریں۔ کوئی فوت ہو جاوے۔ تو حتی المقدور جنازوں میں شریک ہوا کریں (بڑے شہروں میں جہاں بعد دور لوگ رہتے ہیں۔ اور قبرستان بھی بہت دور ہوتے ہیں۔ سب کا شامل ہونا مشکل ہوتا ہے۔ اسواسطے ہمارے خیال میں محلے ہاں ماتم ہو جاسے۔ وہ بھی یہ امید نہیں کرسکتے کہ سب شامل ہوسکیں۔ لیکن جیسا کہ حضرت نے تاکید فرمائی ہے۔ ایڈیٹر) جہانتک ہوسکے احباب کو ایسے موقعہ پر شامل ہونیکی کوشش کرنی چاہیئے۔

فرمایا غیروں نے تو تمہارے جنازے پڑھنے نہیں وہ تو تم پر کفر کے فتوے لگا چکے ہیں۔ اگر اپنوں نے بھی نہ پڑہے تو بہت بڑی بات ہے۔

جہاں ہو وہاں چندہ ادا کرو!

بعض ملازمت پیشہ احباب وقتاً فوقتاً دریافت کرتے رہتے ہیں۔ کہ ہم اپنا چندہ ماہوار جہاں ملازم ہیں وہاں ادا کریں۔ یا اپنے وطن کی انجمن میں اور کہ ہر دو جگہ کی انجمنیں ہم سے چندہ کا مطالبہ کرتی ہیں پس ایسے احباب کی اطلاع کے لئے **اعلان** کیا جاتا ہے کہ جہاں کہیں وہ ملازم ہیں اگر وہاں انجمن احمدیہ ہے تو اسی جگہ ادا کریں۔ کیونکہ چندہ وصول کرنے والے اور دینے والے ہر دو کو سہولت ہوتی ہے اور دوسری جگہ ادا کرنے میں ہر دو کو تکلیف ہے۔ بلکہ ممکن ہے کہ باقاعدگی نہ ہونے کیوجہ سے چندہ ادا کرنے میں سستی ہو جاوے۔ ہاں اگر وہاں انجمن قایم نہ ہو تو اس صورت میں اختیار ہے کہ جو آسان راہ ہو وہ اختیار کیجاوے۔ یعنے خواہ براہ راست بھیجدیا

جاوے۔ خواہ اپنے وطن کی انجمن کے معرفت چندہ روانہ کیا جاوے سکرٹری

اشہد ان علیاً ولی اللہ

یہ ایک کلمہ ہے جسکو شیعہ لوگ اذان کا جزو مانتے ہیں۔ اور بعد شہادت رسالت اس کو بلند آواز سے کہتے ہیں۔ لیکن اہل سنت اس کو بدعت قرار دیتے ہیں۔ اگرچہ ان کو اس سے انکار نہیں ہے۔ کہ جناب علی رضو خدا کے برگزیدہ اولیاء میں سے ہیں۔ جہلائے شیعہ وسنی کے درمیان بعض شہروں میں اس سے بہت کچھ فساد اور جھگڑے ہو چکے ہیں اور ہوتے ہیں۔ اور شیعہ اس مزاحمت سے یہ سمجھ بیٹھے ہیں کہ سنیوں کو حضرت علی علیہ السلام کا نام نامی سننا بھی گوارا نہیں۔ حالانکہ یہ امر سراسر خلاف واقعہ ہے۔ شیعوں کے روزمرہ عبادات واعمال پر عرصہ ہوا ایک کتاب زبان اُردو میں شایع ہوئی ہے۔ جسکا نام تحفۃ العوام ہے۔ اس کے متعدد ایڈیشن دیکھنے کا مجھے اتفاق ہوا۔

بعض میں اس کلمہ کو بڑے زور سے جزو اذان ظاہر کیا گیا ہے۔ اور پھر تعجب ہے کہ بعض میں اس کے خلاف لکھا گیا۔ یعنے یہ کہ یہ کلمہ جزو اذان نہیں ہے۔ پھر ایک کتاب میں دیکھا کہ کتاب من لا یحضرہ الفقیہ جو شیعوں کی چار احادیث کی کتابوں سے ایک ہے۔ اس میں بھی جو اذان بروایات آیۂ مروی ہے اس میں بھی کلمہ اشہد ان علیاً ولی اللہ۔ نہیں لکھا گیا۔ مگر چونکہ ابھی تک یہ کتاب میں نے بچشم خود نہ دیکھی تھی۔ اسواسطے اپنی تحریروں میں اس کے اعلان سے خاموش رہا۔

آج اتفاق سے ایک کتاب بنام **ذخیر العباد** ایک دوست سے ملگئی۔ جو اخوند ملا محمد کاظم خراسانی کے فتاوی کا مجموعہ ہے۔ اخوند موصوف نجف اشرف کے مجتہد تھے ان کی تعریف خواجہ غلام الثقلین صاحب بلیڈر کے ایک مضمون متعلق ان کے سفر عراق کے چند ماہ پیشتر اخبار وکیل امرتسر میں چھپ چکی ہے۔ یہاں پر زیادہ لکھنے کی چنداں ضرورت نہیں ہے۔

آپ نے بھی نہایت صراحت سے اس امر کا اظہار فرمایا ہے کہ کلمہ شہادت بر ولایت علی رضو جزو اذان نہیں ہے اور یہ کہ جزو اذان کے ارادہ سے اس کا اذان میں کہنا حرام ہے۔

اب دیکھنا چاہیئے کہ ہمارے ہندو پنجاب کے مجتہدان اور شیعہ صاحبان اپنے ایک جلیل القدر ممتاز الاماثل مجتہد کے فتوے کی کہاں تک تقلید کرتے ہیں۔ بہرحال، اصل عبارت اس استفتا اور فتوے کی حسب ذیل ہے۔

(س) **سوال**) کیفیت اذان واقامہ را بیان فرمائید۔ (ج)

(**جواب**) اذان چہار تکبیرات بلفظ اللہ اکبر۔ و دو شہادت توحید بلفظ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ، و دو شہادت رسالت بلفظ اشہد ان محمداً رسول اللہ ×××××

وشہادت بر ولایت حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام جزو اذان نیست ولکن بقصد قربت بعد از ذکر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم خوب است واگر بقصد جزئیت بگوید حرام است واقامہ مثل اذان است الخ۔

دیکھو کتاب ذخیر العباد لیوم المعاد مطبوعہ بمبئی مطبع مظفری ۱۳۲۷ھ صفحہ ۵۳ و ۵۳ ۔ باب در اذان و اقامتہ۔

(خاکسار خادم بھیری)

نماز جنازہ

برادر نذر علی صاحب پشاور سے تحریر فرماتے ہیں:-

جناب مرزا محمد اسمٰعیل صاحب احمدی سابق ڈپٹی انسپکٹر مدارس حال پنشنر خسر مولانا مولوی غلام حسن خان صاحب آنریری مجسٹریٹ و سب جسٹرار پشاور بعمر (۹۰) سال اس جہان فانی سے کوچ کر گئے ہیں۔ مرزا صاحب موصوف بڑے صاحبدل اور صوفی ولی اللہ تھے تحفہ گولڑہ میں حضرت مسیح علیہ السلام نے انہیں کی زبانی شہادت از طرف حضرت گولڑہ والا صاحب تحریر فرمائی ہے کہ انہوں نے فرمایا۔ امام مہدی علیہ السلام پیدا ہو گئے ہیں۔ اور اب ہم ان کے زمانہ میں ہیں پس آپ اخبار میں نماز جنازہ غائب پڑھنے کیواسطے اشتہار دلوادیں۔ اللھم اغفرہ وارحمہ۔

درخواست جنازہ۔ حاجی احمد صاحب بریم کوٹ سے اپنی زوجہ مرحومہ کیواسطے دعائے مغفرت کرتے ہیں۔

سراج الاخبار کا حملہ صداقت پر

ایک نامہ نگار نے:- سراج الاخبار میں خبر چھپوائی ہے۔ کہ دوآنہ میں احمدیوں نے محمدیوں کو عین حالت نماز میں سوٹوں سے مار مار کر زخمی کر دیا۔ میں نے اس خبر کو نہایت استعجاب وحیرت سے مطالعہ کیا۔ دریافت حالات پر معلوم ہوا۔ کہ غیر احمدی آپس میں لڑے ہیں۔ احمدیوں کا اس کوئی دخل نہیں۔ بنابریں سراج الاخبار میں میں نے تردید شایع کی۔ اسپر سید محبوب شاہ نامہ نگار میری تحقیق کی تردید کرتے ہیں۔ اور سراج الاخبار کے ایڈیٹر صاحب اس پر حاشیہ چڑھاتے ہیں کہ میں ایک غیر محقق۔ غیر منصف اور واقعات پر پردہ ڈالنے والا نامہ نگار ہوں۔ نامعلوم اس طرح میری پوزیشن پر حملہ آور ہو کر صداقت کو چھپانا چاہا ہے۔ یہ بہت قابل افسوس امر ہے۔ بسراج الاخبار احمدیوں ... میں اپنے ایک نامہ نگار سے بہت تکلیف اٹھا چکا ہے لیکن مرور زمانہ سے شاید بھول گیا۔ بہرحال اسکی تردید میں جناب مولوی محمد یمین صاحب کے ایک لمبے چوڑے مضمون کا اقتباس شایع کیا جاتا ہے

(۱) سید محبوب شاہ صاحب وہ بزرگ ہیں۔ جنکے بارہ میں اہلحدیث امرتسر مورخہ ۱۲ نومبر ۱۹۰۹ء دواتہ کا خفی ٹھگ کے عنوان سے ایک نوٹ لکھتا ہے اور جسمیں مہر کے ٹکٹ ایک کتاب کیلئے منگوا کر اور پھر کتاب نہ بھیجنے کی شکایت کرتا ہے۔ حالانکہ وہ کتاب ابتک پردہ خفا سے ظہور میں نہیں آئی اگر یہ واقعہ غلط ہے تو وہ تردید کریں۔

(۲) آپ کا ایک اشتہار موجب افتخار پبلک میں تقسیم ہو چکا ہے جسمیں **محک الاسلام تحفۃ الدار۔ صواعق آلیہ۔ الکلام المتین۔** وغیرہ کتب کا اشتہار درج ہے اور نیچے نوٹ دیا ہے۔ "جو صاحب دس جلدیں خرید کریں گے ان کو چار جلدیں مفت دیجاویں گی" کیا ایڈیٹر سراج الاخبار اپنے نامہ نگار سے دریافت کرنے کی تکلیف گوارا فرماویں گے۔ یہ اشتہار کتنے سال سے شایع ہو چکا ہے۔ اور یہ کتابیں کس مطبع میں طبع ہوئیں۔

(ب) ممیرے اور ممیرے کا سرمہ کا اشتہار دیا ہے۔ اور لکھا ہے کہ یہ وہی خالص ممیرا اور ممیرے کا سرمہ ہے جو کہ میان سنگھ اہلووالیہ فروخت کرتے ہیں۔ کیا آپ پروفیسر کے ایجنٹ ہیں؟

(۳) ادعیۃ القرآن کے نام سے آپ نے شاعری میں بھی دخل دیا ہے۔ بسم اللہ کا ترجمہ ملاحظہ ہو:-

شروع نام اللہ سے جو مہربان۔ نہایت رحیم ہے وہ دونوں جہان۔ یہ جناب کی لیاقت کا نمونہ ہے۔ یہ رسالہ از اول تا انتہا مرقع ہے۔

(۴) آپ لکھتے ہیں۔ اسمٰعیل (امام مسجد) سے ہرگز کوئی چھیڑ چھاڑ نہیں ہوئی۔ اور نہ اس سے کوئی لڑا۔ اس کی تردید میں مولوی اسمٰعیل صاحب کا خط ملاحظہ ہو۔ جو یہ ہے:-

سراج الاخبار مورخہ ۲۰۔ اگست میں محبوب شاہ ساکن دواتہ نے جو مضمون کہ فرقہ مرزائیہ ساکن دواتہ کے خلاف شایع کیا ہے۔ جسمیں کہ سراسر جھوٹ سے کام لیا ہے۔ اسکی تردید

یہ ہے کہ جو جو مظالم مجھ پر میرے مخالف حنفیوں نے آئے دن کئے ہیں ان کو پوشیدہ کرنا چاہتا ہے ۲۳ جون ظہر کے وقت جب میں مسجد سے باہر نکلا۔ تو مسجد کے باہر میرے مخالفین نے میرے مقتدیوں کے ساتھ جنگ شروع کیا ہوا تھا۔ اس وقت میرے مقتدی بہت تھوڑے رہ گئے تھے۔ مجھ پر بھی حملہ آور ہوئے۔ اور ان کے واعظ صاحب سمی...... نے مجھے سوٹیوں سے مارا۔ میری خوش قسمتی سے میر جی حبیب اللہ شاہ پہونچ گئے۔ اور انہوں نے مجھے چھوڑا دیا۔ پھر وہ بیچارے ان ظالموں کے ہاتھوں سے سخت زخمی ہوئے۔ کیونکہ اس وقت وہ اکیلے تھے۔ اور یہ بہت آدمی تھے۔ × × × × × × × × چونکہ مجھے ظاہری زخم کوئی نہ لگا تھا اور خانگی طور پر راضی نامہ ہو چکا تھا۔ اس لئے میں نے مقدمہ کرنا مناسب نہ سمجھا۔ اور نہ رپورٹ کی میرا استغاثہ اللہ کی عدالت میں ہے۔

(الراقم محمد اسمٰعیل امام مسجد موضع ذاتہ تعلقہ خود)

(۵) ۲ جون کے پرچے میں تو ذی علم احمدیوں کو بانی سیاسی فساد کا قرار دیتا ہے۔ مگر ۲- اگست کے سراج میں کہا ہے۔ صرف جاہل احمدی اس کے ذمہ دار ہیں۔

(۶) سید محبوب شاہ صاحب خدا کو حاضر و ناظر جان کر ان احمدیوں کی فہرست شایع کریں۔ جو بحالت نماز احمدیوں کے سوٹوں سے زخمی ہو کر گر پڑے۔

(۷) آپ لکھتے ہیں کہ مستغیث حنفی نہیں ہیں۔ بلکہ انہی کا سپاہی اور احمدی ہے۔ اور اس کا ثبوت یہ ہے کہ اس کا لڑکا قادیان میں تعلیم پاتا ہے۔ کیا کسی محمدی کا لڑکا کبھی قادیان میں تعلیم حاصل کرتا ہے۔ اس کے جواب میں عرض ہے۔ کہ قادیان میں بہت لڑکے غیر احمدی تعلیم پاتے ہیں۔ سکول کے اعلےٰ انتظام اور روحانی و اخلاقی نگرانی کیوجہ سے کئی غیر احمدی مجبور ہیں کہ اس سکول میں اپنے لڑکے اصلاح کیلئے بھیجوائیں۔ **دوم** میر حبیب اللہ شاہ کا نوٹس اپنے اور سراج کے نام ملاحظہ ہو۔ سراج مورخہ ۲- اگست ۱۹۱۲ء کے سراج میں آپ نے مجھے مرزائی لکھا ہے۔ یعنی یہ ظاہر کیا ہے کہ میں مرزائی ہوں۔ جس سے قوم اور علاقہ میں میری سخت توہین ہوتی ہے۔ لہذا بذریعہ نوٹس ہذا اطلاع خاص ہے کہ اب اس حصہ مضمون کی جسمیں مجھے ناحق مرزائی قرار دیا گیا ہے۔ تردید کریں۔ ورنہ میں عدالت میں چارہ جوئی کرونگا

(العبد میر حبیب اللہ شاہ از مقام دانہ نشان انگوٹھہ)

۸- آپ لکھتے ہیں حسب تحریر منشی شاہ غلام حسن کے استغاثہ دایر عدالت ہوا ہے۔ کیا شاہ صاحب احمدی ہیں؟ اگر نہیں تو پھر ہم پر کیا الزام آسکتا ہے۔ آپ وہ خط شایع فرماویں۔ انشاء اللہ تعالےٰ آپ کو تعفیر سنائی جائیگی آپ قادیان کی الہامی کمپنی کا طعنہ دیتے ہیں۔ آپ قادیان کے معاملات کو تو رہنے دیں۔ پہلے یہ بتائیں کہ میرا الہام بیڑا فرعون کا جب غرق وفنا ہوتا تھا۔ میں وہاں ساحل دریا پر کھڑا دیدتا تھا۔ آپ کے ہاتھوں کا لکھا ہوا میرے پاس موجود ہے۔ یا نہیں؟ اور آیا وہ الہام اور (فقال) فلن المسجد الحرام پورا ہوا یا نہیں۔ اور احمدیوں کو اسی مسجد میں جس سے نکالے گئے تھے نماز باجماعت پڑھتے ہیں یا نہیں۔ (اکمل قادیان)

ہمدردی اسلام

اہلحدیث حضرت خواجہ صاحب کے سفر ولایت کا ذکر کرتے ہوئے انہیں نصیحت کرتا ہے کہ جسطرح خواجہ صاحب نے ہندوستان میں اپنی تقریروں میں کبھی قادیانی مشن کا نام نہیں لیا۔ اسی طرح ولایت میں بھی قادیانی مشن کا نام نہ لینا۔ صرف اشاعت اسلام کا لحاظ رکہیں۔

کیا اشاعت اسلام اور قادیانی مشن دو جدا چیزیں ہیں؟

ہم یقین رکھتے ہیں کہ ہر دو ایک ہی ہیں قادیانی مشن- (بشرطیکہ اصطلاح صحیح سمجہا) صرف اشاعت اسلام کے واسطے دنیا میں قایم ہوا ہے۔ اور خواجہ صاحب جو کچھ کر رہے ہیں وہ قادیانی مشن کا ہی کام ہے۔ اور اسی واسطے کامیاب ہے۔ گو اہلحدیث برا منائے مگر سچ یہی ہے کہ حقیقی اور زندہ اسلام اس زمانہ میں وہی ہے۔ جو قادیانی مشن میں پایا جاتا ہے۔ آپ بھی تو اشاعت اسلام کے مدعی ہیں۔ اور خواجہ صاحب کے بالمقابل ایک پلیٹ فارم پر کھڑا ہونے کے بارہا خواہشمند ہو چکے ہیں۔ مگر کیا خدا نے آپ کو دکہا نہیں؟ یا کہ اس کام میں خواجہ کا وجود باوجود اس امر سے بہت اعلےٰ و ارفع ہے کہ آپکی خواہش کو پورا کیا جاسکے۔

غور کرنا چاہیئے کہ اس زمانہ میں اسلام کی ہمدردی کا عملی رنگ کس گروہ میں پایا جاتا ہے۔ خواجہ صاحب ہیں کہ اپنے (دنیاوی) کام میں ہرج کرکے اور بہت سا خرچ برداشت کرکے ولایت جاتے ہیں تاکہ غور کریں کہ وہاں اسلام کی خدمت کس رنگ میں ہوسکتی ہے۔ اور حضرت صاحبزادہ صاحب ہیں کہ اسلامی مصایب سے دردمند ہو کر مکہ اور بیت المقدس کو جاتے ہیں تاکہ ان مقدس مقامات پر اسلام کی تباہی کے واسطے اپنی دردمندانہ عرض کریں۔ اور خدا کے پیارے انبیاء کی دعاؤں کی قبولیت کی جگہوں میں کھڑے ہو کر نصرت اسلام کیواسطے گریہ زاری کریں۔ نادان مسلمان ہمیں کافر کہتے ہیں اور ہم ان کے واسطے اسقدر دکھ اٹھاتے ہیں۔

ارشاد المسیح

چند بند ۲۳ مئی اور آٹھ بند ۱۱- جولائی کے اخبار بدر میں- تعلیم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مسدس کی شکل میں چھپ چکے ہیں۔ اور کچھ اس تعلیم سے آگے یہ ہیں سب کو یکجائی طور پر پڑھنا چاہئے

(خاکسار شیخ محمد حسین امرت سر)

اسلام پہ ہے حق کا یہ فضل بے حد — کیئے اسنے از رہ لطف سرمد
پیدا ہوئے امت کی ہدایت کیلئے — عالم کے امام میرزا غلام احمد
سرور کا بروز دافع تباہی آیا — مہدی زماں شاہ تا باہی آیا
دل نے بھی زبان نے بھی شہادت دی ہے
مامور خدا مرسل الٰہی آیا

گر مسلم ہیں کچھ ہوش و عرفان — اگر دین اپنے پر ہے انکو ایمان
مقدم رکھیں ہر طرح حکم قرآن — حدیث انکو لکھا ہو خلاف قرآن
محمد جو حق کا رسول امین ہے
سوا اسکے بعد رہنمای نہیں ہے

وہ بد بخت ہے جو سمجھتا نہیں ہے — کبھی ترک صدا کا شیوہ نہیں ہے
یہ سمجھو کہ اس کا نصیبا نہیں ہے — میرے خوان سے اس کو حصہ نہیں ہے
جو چاہو تو نکلے وہ عرش بریں پر
اخوت کو پھیلاؤ اہل زمیں پر

جو دنیا کے کتے ہیں عقبیٰ سے غافل — جہاں میں ہیں شاغل تو مولا سے غافل
سمجھ لیں وہ نوکر ہیں آقا سے غافل — وہ بے بصر چشم بینا سے غافل
اگر آتش ترک ہستی میں جلتے
تو وہ پیچھے رہ کر بھی آگے نکلتے

جو اسکی محبت میں دل جوڑتا ہے — جو ہے ماسوا اس سے منہ موڑتا ہے
تعلق زمانہ کے سب توڑتا ہے — ہوس کا سر ہوس چھوڑتا ہے
دیا جائیگا وہ فلک سی بلا سے
بسے گا وہ اس اپنے ماتم سرا سے

وہ امی کہ جسنے بڑہایا جہاں کو — دیا نطق توحید ہر اک زباں کو
پناہ اپنی جانو اسی آستاں کو — بڑا تو نہ اس سے کسی کی بھی شاں کو
خلاصی بغیر اس کے حاصل نہ ہوگی
کوئی روح بخشش کے قابل نہ ہوگی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

محمد عبد المجید خاں سالک کی نظم

جو مجلس الوداع حضرت صاحبزادہ بشیر الدین محمود احمد صاحب مد ظلہ میں

بتاریخ ۲۵ ستمبر پڑھی گئی

بند اوّل

کیوں نہ ہوگا انپہ فضل خاص رب العالمین
جو کہ رہتے ہیں جہاں میں شاغل تبلیغ دیں

حق تعالےٰ کیوں نہ انپر رحمتیں نازل کرے
ہوتی ہے روشن دلوں میں جنکو شمع نور دیں

عازم مکہ ہیں صاحبزادۂ محمود آج
ہیں جو صاحبزادۂ محبوب ختم المرسلین

جن کی ہر اک بات میں ہو لذت شاخ نبات
ہر سخن جن کا ہے بے شک ثانی دُر ثمین

وہ کمربستہ ہیں ہر دم خدمت اسلام میں
دم قدم سے آپ کے مضبوط ہے بنیاد دیں

یہ دُعا ہے تا قیامت باکرامت وہ رہیں
حق تعالےٰ انکو بخشے دولت دنیا و دین

مولوی فاضل ہیں جو سید عبد صاحب یہاں
وہ سفر میں ہونگے حضرت کی رفاقت کے زہین

یا الٰہی ان کو حاصل گو ہر مقصود ہو
شادمانی ہو فزوں رنج والم مفقود ہو

بند دوم

تیری ہمت دیکھ کر جنّت میں رُوح مصطفےٰ
کہتی ہے بیساختہ اھلاً و سھلاً مرحبا

وہ بھی دن محمود! آئیگا خدا کے فضل سے
تو ہم آغوش ایاز مدعا ہو جائیگا

مدت فرقت خدا جانے کہ کب ہوگی تمام
دیکھئے پھر کب خدا محمود سے دیگا ملا

تو نہیں تنہا ہزاروں دل ترے ہمراہ ہیں
کرتے ہیں ہر دم جو تیری کامیابی کی دُعا

کیا تکالیف سفر جب دل میں ہو عزم درست
خوف کیا جب ہاتھ میں ہو حبل تسلیم و رضا

حق تعالےٰ حافظ و ناصر ترا ہر وقت ہو
کچھ نہ دے نقصان شر حاسداں فتنہ زا

حاضریں سے التجائے سالک خستہ ہے یہ
ہاتھ اُٹھا کر اب کریں اللہ کے آگے دعا

کامیابی ہر گھڑی ان کے شریک حال ہو
فتح و نصرت روز افزوں ہو عدو پامال ہو

از احمد بخش طالب علم مدرسہ احمدیّہ

ہو رہی ہیں مصر کی تیاریاں
دل پہ میرے چل رہی ہیں آریاں

حال کیا ہوگا فراق یار میں
کوئی سُنتا میری آہ و زاریاں

کون لیگا ہم غریبوں کی خبر
کس سے ہو سکتی ہیں یہ غمخواریاں

اب رُلائیں گی ہمیں دو دو پہر
یاد آ آ کر تری دلداریاں

کیا کہوں اسجا ترا نقش قدم
کیسی کیسی کرتا تھا گُل کاریاں

کاروان مصر ہوتا ہے رواں
ہاں مبارک قافلہ سالاریاں

جھیلنی پڑتی ہیں پہلے مشکلیں
قوم کی ملتی ہیں پھر سرداریاں

اس قدر لمبا سفر چھوٹی سی عمر
اور یوں آسان ہوں دشواریاں

یہ الوالعزمی کے ہوتے ہیں نشان
یہ بڑی ہمت کی ہیں تیاریاں

جس مقدس باپ کا بیٹا ہے تو
اسکے گلشن کی ہیں ہم بھی کیاریاں

آبیاری کا ذرا رکھنا خیال
ہاں دُعا ہائے سحر کی یاریاں

ہم گنہ گاروں پہ ہو فضل و کرم
چاہئیں مولے تری ستاریاں

احمد بخش مدرسہ احمدیہ - قادیان (از نسل ضلع گجرات)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از ڈاکٹر عبد المجید صاحب دانش

ہمارے تاج سر آنکھوں کے تارے جان پیارے
جری اللہ مہدیٔ زمان کے ہیں مہ پارے

میاں محمود احمد صاحب عالم کے بشیر الدین
رُخ پُر نور انکو حق نے بخشا سینہ بے کیں

قطعہ

بصد فتح و ظفر عزم سفر انکو مبارک ہو
ہزاراں خرمی و زیب و فر انکو مبارک ہو

طواف خانۂ کعبہ زیارت پاک طیبہ کی
و نور فضل حق شام و سحر انکو مبارک ہو

جہاں جائیں رہیں جس جا خدا ہو ساتھ انکے
بڑہیں ہر ہر قدم پر انکے یارب فضل سے درجے

سلامت باکرامت لوٹکر جلد اپنے گھر آئیں
مقاصد پورے ہوں سب مرادیں انکی بر آئیں

ترقی اس سفر سے جسم و جان و علم کی ہووے
محب دین و ایمان خوش ہو دشمن دیکھتے منہ رہے

خدا علم لدنی ان کو بخشے فضل سے اپنے
فتوح غیب کے کھل جائیں یارب انپہ دروازے

خدا کے فضل کی بارش رہے دانش سدا ان پر
بڑوں سے دو جہاں میں انکو رتبہ دے خدا بڑھکر

تفسیر تفسیر جو آخری سورتوں کی چھپ رہی ہے۔ اور ضمیمہ درس میں شامل ہوتی ہے۔ یہ تفسیر ۱۹۰۷ء میں لکھی گئی تھی۔ جس کو پانچ سال ہوئے ہیں۔ اس واسطے تفسیری باتوں کے علاوہ جو کچھ اس میں ہے۔ وہ انہیں سالوں کے متعلق ہے۔ چونکہ نقل لفظ بلفظ کی جاتی ہے اس واسطے سب باتیں اس میں آجاتی ہیں۔ ان باتوں کو ان ایام کے متعلق نہ خیال کیا جائے۔

مفرح یاقوتی

تیار کردہ حکیم محمد حسین صاحب مہتمم کارخانہ مرہم عیسے لاہور مصدقہ حضرت امیر المومنین۔ اعضائے رئیسہ کو طاقت دیتی ہے۔ بہی اور مفرح مقوی ہے۔ ہر قسم کے ضعف اور سستی اور ناطاقتی کو دور کرتی ہے۔ دفتر اخبار بدر سے بہ ادائے قیمت نقد ساڑھے چار روپے (للعہ) یا بذریعہ قیمت طلب پارسل مل سکتی ہے۔

اطلاع عام

عوام الناس کی خدمت میں التماس ہے کہ ہماری دوکان امرتسر کٹڑہ جیمل سنگھ میں واقع ہے اس دوکان میں ہر قسم کے برتن بتفصیل ذیل حمام۔ سماوار۔ ہر قسم کے جگ سوپ یعنے یخنی نکالنے کا برتن۔ گنج یعنے کل برتنوں کا سٹ۔ کلفی ہر قسم لوٹا۔ تھالیاں۔ سرپوش۔ بٹنوس۔ چلمچی۔ کٹورہ وغیرہ از قسم تانبا و پیتل ہر وقت تیار اور حسب فرمائش بنائے جاسکتے ہیں جس صاحب کو برتن خریدنا منظور ہو بہ ادائگی قیمت خرید فرما سکتا ہے اودھار سے معاف فرمادیں اور حسب فرمائش جس وقت جس طرح کا مال چاہیں نمونہ دینے پر بھی تیار ہو سکتا ہے اور دیگر شہروں میں مال بذریعہ وی پی بھیجا جاتا ہے

محمد ابراہیم محمد اسمٰعیل مسگر بردوکان میاں قطب الدین خانصاحب مرحوم مسگر۔ امرتسر

خوشنما جائے نماز ہا

یہ خوشنما جائے نمازیں جن پر مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے نقشہ رنگ برنگ کے خوشنما اور صحیح سوتی ریشم سے کاڑھے گئے ہیں جن کی تعریف اڈیٹر صاحب بدر کی لکھی ہوئی ناظرین اخبار میں پڑھ چکے ہیں ایسی جائے نمازیں بہت کم دیکھنے میں آئی ہیں۔ یہ پائیدار۔ سوا گز لمبی پون گز چوڑی۔ جن پر باخدا مسلمان صاحب نہایت فراخی اور سہولیت سے نماز پڑھ سکتے ہیں۔ حقیقت میں انکی پائیداری اور خوشنمائی میں ولایت والوں نے کوئی دقیقہ باقی نہیں رکھا ہے۔ جو آٹھ دس برس تک بخوبی اس پاک چیز سے کام لے سکتے ہیں ہمارے یہاں انکی خوب مانگ رہی ہے اور مسلمان صاحبان نے انہیں پسند کیا ہے ان خوبیوں پر قیمت فقط ایک روپیہ چار آنہ رکھی گئی ہے جو کہ بالکل مفت کے برابر ہے بہت جلد آرڈر دیں تاکہ آیندہ

آپکو مایوسی کا جواب نہ ملے۔ محصولڈاک بذمہ خریدار ہوگا تین عدد کے خریدار کو محصول ڈاک معاف۔

المشتہر۔ امراؤ نجم ٹریڈنگ کمپنی پیپل مہادیو اسٹریٹ دہلی

فصلی بخار اور طحال کی دوا

یہ دوا انتیس سال سے سارے ہندوستان میں استعمال کی جاتی ہے اگر آپ بخار میں مبتلا ہوں اور سب قسم کے علاج کرا کے تنگ آگئے ہوں تو اس مجرب دوا کو ایک مرتبہ ضرور منگوا کر استعمال کریں اس میں چند فائدے لاجواب ہیں یہ ملیریا کیڑوں کو مار دیتی ہے اس لئے اس کی چار پانچ خوراک پیتے ہی بخار کا آنا بند ہو جاتا ہے اور یہ خون کو گاڑھا کر دیتی اور تلی کو گراتی ہے۔ قیمت شیشی کلاں چودہ آنہ محصول دو شیشی تک ۸؍ قیمت شیشی خورد ۸؍ محصول ڈاک ۵؍ دو شیشی تک ۶؍

داد کا مجرب مرہم

ایک مرتبہ لگانے سے کھجلی اچھی ہو جاتی ہے دو تین مرتبہ کے لگانے سے ایکدم اچھا ہو جاتا ہے۔ قیمت فی ڈبیہ ۴؍ محصولڈاک ایک ڈبیہ سے ۶ ڈبیہ تک ۵؍ اور بارہ ڈبیہ تک ۶؍

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت سٹریٹ کلکتہ

ضرورت ہے

(۱) دو احمدی نیک دیانتدار۔ خواندہ چست جوان خدمتگاروں کی۔ متاہل کو ترجیح دیجائے گی۔ مشاہرہ فی کس ۸؍ خشک آیندہ ۱۲؍ تک ترقی کی امید۔ اگر محرری کے قابل ہووے تو کسی وقت محرر بن سکتے ہیں اور اسطرح اور بھی ترقی ہو سکتی ہے
(۲) ایک قانون دان ملازم کی جو کسی وکیل کا منشی رہ چکا ہو اور ہوشیار اور کارگذار سمجھدار اور نیک ہو اور لیاقت عمدہ رکھتا ہو مشاہرہ ۸؍ سے ۱۵؍ تک احمدی کو ترجیح دی جاوے گی
(۳) ایک احمدی ہاسپٹل اسسٹنٹ کی۔ اگر پنشنر ہو مگر کام کے قابل ہو تو بھی مضائقہ نہیں باقی شرائط بذریعہ خط و کتابت طے ہونگی۔ درخواست معہ اسناد لیاقت و کارگذاری بہت جلد آنی چاہیئیں۔

الراقم خانصاحب محمد علی خانصاحب رئیس مالیرکوٹلہ

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سُرمہ

اصلی ممیرہ اور ممیرے کے سُرمے کا اعلان عرصہ سے شائع ہو رہا ہے اس اثناء میں بہت سے لوگوں نے فائدہ اٹھایا ہے یہ سُرمہ حضرت خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نور الدین صاحب مدظلہٗ کا بنایا ہوا ہے آپنے اس سرمہ کے متعلق فرمایا کہ "براے امراض چشم بسیار مفید است"۔ یہ سرمہ دھند۔ جالا۔ پھولا۔ پڑوال سبل اور سرخی اور ابتدائی موتیا بند امراض چشم کے لئے بہت مفید ہے۔ قیمت سرمہ اول فی تولہ عا۔ دوم عہ۔ قسم سوم عہ اصلی ممیرا جس کی قیمت ملہ فی تولہ ہے فی الحال دو ماہ کے لئے اسکی رعایتی قیمت سے ر فی تولہ کر دی ہے۔ بعض ضروریات نے مجھے ایسا کرنے پر مجبور کر دیا ہے۔ ترکیب استعمال ممیرہ پتھر پر رگڑ کر یا سرمہ کی طرح باریک پیس کر آنکھوں میں ڈالا جائے یہ سرمہ گرمی کے موسم میں جس کی آنکھیں دکھتی ہوں تو انکے لئے بہت مفید و مجرب ہے۔

ست سلاجیت

محیط اعظم سے نقل کیا گیا ہے جسکی عبارت یہ ہے

مقوی جمیع اعضاء۔ نافع صرع مشتہی طعام۔ قاطع بلغم و ریاح دافع بواسیر و جذام و استسقاء و زردی رنگ و تنگی نفس و دق و شیخوخیت۔ فساد بلغم و قاتل کرم شکم۔ سفنت سنگ گردہ و مثانہ و سلسل البول و سیلان منی و یبوست و درد مفاصل وغیرہ وغیرہ بہت مفید ہے بقدر دانہ نخود صبح کے وقت دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔ قیمت قسم اول ۲ار تولہ قسم دوم ۸ر ہے

لنگیاں اور کلاہ

ہر قسم کی لنگیاں مشہدی اور پشاوری بادامی سیاہ اور سفید۔ ماشی ریشمی اور سوتی کشمیری صلح سفید اور بادامی اور پشاوری ٹوپیاں ہر قیمت کی مل سکتی ہیں۔

المشتہر

احمد نور کابلی مہاجر سوداگر قادیان ضلع گورداسپور

کھوئی ہوئی قوت

کی واپسی کے لئے ہمارے ایک بھائی ایک معتبر اور مجرب قیمتی دوائی کھلانے اور لگانے کی پیش کرتے ہیں۔ قیمت مبلغ دس روپے ہے۔ اور بذر ایجنسی قادیان سے مل سکتی ہے۔

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا

BA DR

بدر

QAD IAN

قادیان

عام قیمت پیشگی چار
بغیر ضمیمہ درس قرآن شریف

اگر تو تشنہ لبی از فراق یار بیا
بنوش جرعۂ وصلش ز جام نور

Reg: No. L.
CCLXXXVIII

مع ضمیمہ درس قرآن مجید

جلد ۱۲

۵ ذیقعدہ ... ہجری علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۷ اکتوبر ۱۹۱۲ء مطابق ۲ کاتک

ضعیف و مردہ ... قادیاں در آ
بروز جمعرات
کہ ہست محی موتیٰ کلام نور الدین

رَبَّنَا لَا تَجْعَلْ فِیْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ النِّفَاقِ وَالشِّقَاقِ وَسُوْٓءِ الْاَخْلَاقِ ۔ آمین!

اڈیٹر کا ذکر
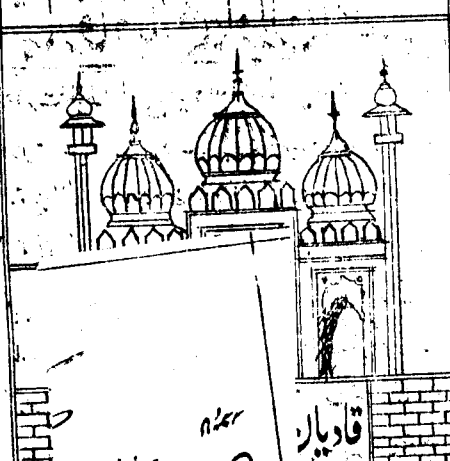
پچھلے اخبار میں جو ایک مکرم معظم کی خوشنودی کی خاطر میں نے اپنا اور اپنے سفروں کا ذکر اخبار میں قطعاً بند کرنے کا ارادہ ظاہر کیا تھا۔ اس پر کئی ایک محبین کے خطوط اور مضامین اس رائے کے خلاف آئے ہیں۔ حکیم محمد حسین قریشی صاحب لاہور سے لکھتے ہیں کہ آپ ایک کی خوشی کی خاطر بہتوں کو رنج دیتے ہیں انہیں میں ایک مراسلت معزز ہمعصر الحکم کی طرف سے بھی آئی ہے۔ جس میں اڈیٹری کے اصول کے لحاظ سے اس خیال پر بحث کی گئی ہے۔ اس واسطے ہم اُسے اگلے اخبار میں انشاء اللہ درج کر دیں گے اور سردست ہم اپنی طرف سے اس پر کچھ نہیں لکھتے۔

کلام امیر

جو اخبار بدر میں درج ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ باتیں جن کی گنجائش اس ہفتہ کے اخبار میں نہیں ہوتی۔ علیحدہ اوراق میں چھاپا جاتا ہے۔ قیمت معمولی کاغذ ۶؎ اور اعلیٰ کاغذ ۱۲؎ سالانہ ہے۔

الخطبہ

(۱) چار سید زادیوں کے نکاح کے واسطے احمدی نوجوانوں کی خط و کتابت معرفت دفتر بدر ہونی چاہیئے۔

(۲) پیر اندتا احمدی جٹ ورائچ مالک مال مویشی و ۶۳ بیگہ اراضی از مقام نورا ڈاک خانہ مڑیالہ تحصیل و ضلع گجرات اپنے لڑکے سولہ سالہ کے واسطے ناطہ کے طلب گار ہیں احمدی احباب سے دعا اور امداد تلاش کے خواہاں ہیں۔

باوا نانک رحمہ اللہ

مخزن میں خواجہ دل محمد صاحب نے باوا نانک جی کے متعلق جو ایک بسیط آرٹیکل لکھا ہے وہ انشا پردازی کے لحاظ سے ممکن ہے کہ بہت ہی قابل تعریف ہو۔ لیکن حق یہ ہے کہ ایسے ایک خدا رسیدہ آدمی کے متعلق یہ لکھنا کہ باوا صاحب نہ ہندو تھے نہ مسلمان۔ بلکہ وہ مذہب و ملت کی قیود سے پاک تھے باوا صاحب موصوف کی تعریف نہیں بلکہ مذمت ہے۔ اور ضرور تھا کہ باوا صاحب کے حالات اور ان کے متعلق تمام لٹریچر سے پوری طرح واقف کوئی صاحب اس مضمون پر مناسب ریمارکس دیتے ہم بہت خوش ہیں۔ کہ اس کام کو اُس کے اہل ہمارے معزز ہمعصر اڈیٹر نور صاحب نے سرانجام دیا ہے۔ اور بہت عمدگی کے ساتھ باوا صاحب موصوف کے مستند اقوال سے جناب خواجہ صاحب کی غلطی کو ان پر ظاہر کیا ہے۔ اور باوا صاحب پر جو ہر دلعزیزی کے پردہ میں منافقت کا الزام لگایا گیا تھا۔ اُسے اس خوبی سے دور کیا ہے کہ ہم امید کرتے ہیں کہ باوا صاحب کی روح بھی خوش ہو کر ہمارے نوجوان ودوان کے حق میں دعائے خیر کرتی ہوگی۔ یہ مضمون اخبار نور کے ۱۵۔ اکتوبر کے پرچے میں شائع ہوا ہے اور اگرچہ نور کا ہر ایک پرچہ محنت سے لکھے ہوئے مفید معلومات کا مجموعہ ہوتا ہے مگر یہ پرچہ خصوصیت سے پڑھنے کے لائق ہے تعجب نہیں کہ خود خواجہ صاحب کا دل بھی اس کے پڑھنے سے خوش ہو کر اڈیٹر کی لیاقت اور راست گوئی کی داد دے اور اپنے خیالات میں اصلاح کرے۔

گردشی جنتری

اس نام کی ایک چھوٹی سی مدور جنتری (جو دیوار میں لگانے کے بھی کام آسکتی ہے) جناب حکیم و ڈاکٹر حاجی غلام نبی صاحب (زبدۃ الحکما) لوہاری دروازہ۔ لاہور نے ایک خاص صنعت کے ساتھ تیار کی ہے جو ۱۹۰۹ء سے ۱۹۳۰ء (یعنے اب سے ۱۸ سال بعد) تک برابر کام دے سکتی ہے۔ اس کی ترتیب استعمال بھی (جو پشت جنتری پر چھپی ہوئی ہے) نہایت سہل اور عام فہم ہے۔ یہ جنتری حکیم صاحب موصوف سے درخواست کرنے پر بالکل مفت مل جاتی ہے۔

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر۔ پروپرائٹر و پرنٹر و پبلشر کے علم سے چھپکر شائع ہوا

اخبار قادیان و برادران احمدیہ

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بخیریت ہیں۔ تمام درس حسب معمول ہوتے ہیں۔ شب درمیانی ۱۱ و ۱۲ ؍ اکتوبر ۱۲ء کو حضرت نے مفصلہ ذیل رؤیاء دیکھا فرمایا۔

"دیکھا کہ ایک موذی جانور ہے۔ جس کا سر بڑی کا ہے۔ میں نے اس کو پیچھے سے پکڑا کہ اسے ہلاک کر دیا جائے اور ایک اور شخص کو کہا کہ اس کا سر کچل ڈالے۔ مگر اس نے کہا کہ جانے دو۔ جب چھوڑ دیا تو وہ نہائت تیز رفتاری سے بھاگ گیا۔ مگر ہم بھی اس کے پیچھے اس کے ساتھ ہی پہنچے اور ہم نے دیکھا کہ ایک دراز قد گدھا ہے یا گھوڑا ہے کھڑا ہے۔ وہ جانور اس گدھے کے دونوں پچھلے پاؤں کے اندر چلا گیا اور اس کو ایسا کاٹا کہ سخت زخم ہو گیا لیکن وہ گدھا ہلتا نہیں۔ اور جانور اس کی ٹانگوں میں سے سر ہلاتا ہوا دیکھ رہا ہے۔ تب مجھے خیال ہوا کہ یہ بہت موذی جانور ہے اسے ضرور ہلاک کرنا چاہئے اس واسطے اسے پکڑ کر مار ڈالا گیا۔ اس کے بعد اس جانور کا ساتھی نر یا مادہ نمودار ہوا۔ اُسنے مجھ پر حملہ کیا۔ مگر مجھے توفیق ملی کہ میں نے لاحول کا پڑھنا شروع کیا۔ تب اس سے بھی مجھے نجات ملی"

حضرت صاحبزادہ ایدہ اللہ امید ہے کہ کل جہاز پر سوار ہو گئے ہونگے۔ براہ مصر حج پر تشریف لے جائینگے۔ عرب صاحب مولوی فاضل عبدالمحی ان کے ساتھ ہوں گے۔ حضرت میر ناصر نواب صاحب بخیریت بمبئی پہنچ گئے ہیں۔ ۔۔ اکتوبر کو کسی جہاز پر براہ جدہ حج پر جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کا حافظ و ناصر ہو۔ خواجہ صاحب امید ہے کہ بخیریت لنڈن میں ہونگے اُن کا مفصل خط تا حال ہمارے پاس نہیں پہنچا۔ احباب ان مسافروں کے واسطے دعاؤں میں مصروف رہیں۔

جو غیر احمدی کو لڑکی دے

ایک شخص نے دریافت کیا کہ جو احمدی کسی غیر احمدی کو اپنی لڑکی کا ناطہ دے اس کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں۔ فرمایا جو غیر احمدی کو لڑکی دے وہ احمدی ہی نہیں اس کے پیچھے نماز کیسی؟

توسیع میعاد

۳ ؍ اکتوبر کے بدر میں اڈیٹر صاحب الحق دہلی نے جو رعائتی قیمت کتب کا اعلان دیا اس کی میعاد ۲۵ - اکتوبر ۱۲ء تک بڑھائی جاتی ہے احباب

اس اخبار کو دیکھ کر کتابیں رعائتی قیمت پر منگوا سکتے ہیں

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتابیں

ہمارے سید و مولیٰ امام مہدی علیہ السلام فتح اسلام میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"اگر در حقیقت تکمیل اشاعت ہی ہماری غرض ہے تو مدعا یہ ہونا چاہئے کہ ہماری دینی تالیفات جو جواہرات تحقیق اور تدقیق سے پُر اور حق کے طالبوں کو راہ راست پر کھینچنے والی ہیں۔ جلدی سے اور نیز کثرت سے ایسے لوگوں کو پہنچ جائیں جو بُری تعلیموں سے متاثر ہو کر مہلک بیماریوں میں گرفتار یا قریب قریب موت کے ہیں۔ ہمارے مدنظر رہنا چاہئے کہ جس ملک کی موجودہ حالت ضلالت کی سم قاتل سے نہائت خطرہ میں پڑ گئی ہو۔ بلا توقف ہماری کتابیں اس ملک میں پھیل جائیں۔ اور ہر ایک متلاشی حق کے ہاتھ میں وہ کتابیں نظر آئیں"

اس ارشاد واجب الانقیاد کے ماتحت ہر احمدی فہرست مندرجہ ذیل سے حسب استطاعت کتابیں ضرور خریدے بعض پیش آمدہ حالات کی وجہ سے میں امید رکھتا ہوں کہ وہ دہرا ثواب حاصل کریگا۔

نام کتاب	مضمون	قیمت
براہین احمدیہ حصہ پنجم معہ ضمیمہ		۱۲ ؍
آئینہ کمالات اسلام اردو عربی	حقیقت اسلام تبلیغ رسالت	۱۲ ؍
انوار الاسلام اردو	آتھم کی پیشگوئی کی تفصیل و ادعیات	۴ ؍
ایام صلح فارسی	دعویٰ مع دلائل و پیشگوئی طاعون	۸ ؍
استفتاء اردو	لیکھرام کا قتل پیشگوئی سے ہوا	۱ ؍
استفتاء عربی	دعویٰ کا فصیح و بلیغ عربی میں ثبوت	۴ ؍
کرامات الصادقین	تفسیر سورہ فاتحہ عربی	۸ ؍
نور الحق حصہ اول و دوم عربی مترجم	ادعانیت	۵+۹ ؍

نام کتاب	مضمون	قیمت
حقیقت المہدی	آنے والا مہدی صلح کار ہے	۱۰ ؍
ازالہ اوہام حصہ اول	دعویٰ کا ثبوت مدلل و مفصل	۱۲ ؍
ایضاً حصہ دوم	ایضاً	۱۴ ؍
فتح اسلام	بیان دعوے و ذکر پنج شاخ	۰۲ ؍
توضیح مرام اردو	حقیقت نزول ملائکہ	۰۲ ؍
قادیان کے آریہ اور ہم	رد آریہ اور نظم	۳ ؍
حقیقۃ الوحی اردو	الہام و وحی کی تشریح ۲۰۸ نشانات	للعہ
ضیاء الحق	ادعائیت جواب بعض اعتراض آتھم	۲ ؍
سر الخلافہ	رد شیعہ	۸ ؍
رسالہ جہاد معہ ضمیمہ		
اعجاز احمدی اردو	اردو اور عربی قصیدہ	۳ ؍
کشتی نوح اردو	تعلیم حضرت مہدی	۰۲ ؍
خطبہ الہامیہ عربی	اردو اور عربی اپنی شان کا اظہار	عصہ ؍
تحفہ غزنویہ اردو	مولوی عبدالحق غزنوی کے اشتہار کا جواب	۳ ؍
تریاق القلوب اردو	چند پیشگوئیوں کے پورا ہونے کی تفصیل	
مسیح ہندوستان میں اردو		۳ ؍
لجۃ النور	علماء دنیا کو تبلیغ	۴ ؍
نزول المسیح اردو		۴ ؍
ست بچن	باوا نانک کے مسلمان ہونے کا ثبوت	۱۱ ؍
چشمہ معرفت اردو		عا ؍
کتاب البریہ	مارٹن کلارک کے مقدمہ کی کیفیت	عصہ ؍
نجم الہدیٰ		۱ ؍

منشی جلال الدین صاحب دفتر بدر کے لئے دعا فرمائی جاوے کہ خدا تعالیٰ اعمال صالح کی توفیق عطا فرماوے۔

یکم نومبر ۱۹۱۲ء کا پرچہ بقایا داروں کے نام وی۔پی کیا جائیگا۔ ناظرین وصول کر کے مشکور فرمائیں۔ اس لئے ۱۵ دن پہلے اطلاع دی جاتی ہے۔

بدر منوّر

تعلیم کا شوق

۵ - اکتوبر ۱۹۱۲ء بوقت صبح - حضرت امیر المومنین نے ڈاکٹر الٰہی بخش صاحب کے صاحبزادے بابو بشیر احمدؐ صاحب کو جو کالج لاہور جاتے تھے - رخصت کرتے ہوئے فرمایا کہ "نیک مجلسوں میں رہو - جاؤ - اور پڑھو - بار بار گھر کو نہیں دوڑنا چاہئیے بیمار بھی لڑکے ہو ہی جایا کرتے ہیں - میرے باپ نے تو مجھ کو کہا تھا کہ اتنی دور جاکر پڑھو کہ ہمارے مرنے کی خبر بھی تم کو نہ پہنچ سکے -

گناہ سے بچنے کا ذریعہ

فرمایا کہ "میں نے کئی ایک بزرگوں سے خود دریافت کیا ہے کہ انسان گناہ سے کس طرح بچ سکتا ہے - مولانا مولوی محمدؐ قاسم صاحب نانوتوی نے فرمایا کہ انسان موت کو یاد رکھنے سے بچ جاتا ہے - ایک میرے اُستاد میرے پیر تھے جن سے میں بیعت بھی تھا - اور اُن کا نام عبدالغنی تھا - انہوں نے فرمایا کہ جو انسان ہر وقت خدا تعالیٰ کو سامنے رکھتا ہے - وہ بچ جاتا ہے -

مرزا صاحب مسیح موعود علیہ السلام بھی میرے پیر ہی تھے ان سے بھی میں نے بیعت ہی کی ہوئی تھی - اُن سے میں نے سوال کیا تو اُنہوں نے فرمایا - کہ آدمی بہت کثرت سے استغفار کرنے سے بچ جاتا ہے - مدت کی بات ہے - ایک مرتبہ میرے دل میں ایک گناہ کا ارادہ ہوا - یہاں تک کہ میرا نفس شریعت میں اس کے جواز کے لئے حیلے بہانے تلاش کرنے لگا - تب میں نے یہ علاج کیا - کہ چھوٹی چھوٹی حمائلیں قرآن شریف کی لیکر اپنے سامنے اور اردگرد ایسے مقاموں پر لٹکا دیں - جہاں کہ جلد جلد میری نظر پڑتی رہے اور اپنی جیبوں میں بھی میں نے رکھ لیں - جب اُس گناہ کا میرے دل میں خیال پیدا ہوتا - تو اُن حمائلوں میں سے کسی ایک کو دیکھتا اور کہتا کہ دیکھ تو اس کتاب پر ایمان لایا ہے - اور پھر اس قسم کا خیال تیرے دل میں آتا ہے - پھر فرمایا کہ ایسا کرنے سے مجھے شرم آ جاتی تھی - یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے وہ خیال میرے دل سے دور کردیا -

بد صحبت سے بچو

فرمایا کہ "بُری صحبت انسان کو بہت خراب کرتی ہے - ایک شخص نے جو بہت ہوشیار ہے مجھے خود بتلایا کہ ہمیں یہ معلوم ہوا کہ فلاں شخص کے گھر لوہے کے صندوق میں بڑا زیور اور روپیہ ہے - ہم اُس مکان پر ... چڑھ گئے اور بڑی محنت و مشقت سے اس صندوق تک پہنچے مگر اُس گھر کی مالکہ ایسی ہوشیار نکلی کہ اُس نے روپیہ اور تمام زیور صندوق کے نیچے زمین گاڑ رکھا تھا - اور اوپر صرف خالی صندوق رکھدیا تھا - ہم صندوق کو مال سے پُر سمجھکر بمشکل تمام اُٹھا لائے - جب کھولا - تو خالی پایا - ہم لوگ پکڑے گئے - پولیس کے حوالے ہوکر جیلخانے میں پہنچے - جب وہ گئے - تو دوسرے قیدی لگے ہم سے سرگذشت پوچھنے - جب اُنہوں نے سنا کہ ہم نے اس طرح سے دھوکا کھایا ہے - تو لگے وہ ہر طرف سے تدبیریں بتلانے - کہ اگر اب کی مرتبہ چھوٹ کر جاؤ گے اس طرح کرنا اور اُس طرح کرنا - فرمایا کہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بدکار لوگ بڑی بڑی بدیاں سکھلاتے ہیں -

پھر فرمایا کہ ایک ڈاکو جو بڑے ڈاکوؤں کا سردار تھا - اور سرکار نے اُسے دوسرے ڈاکوؤں کے پکڑنے کے لئے نوکر رکھا ہوا تھا - مُجھے ملا اُس سے میں نے دریافت کیا کہ تم نے کس قدر خون کئے ہیں - فرمایا کہ اُس نے مُجھے جواب دیا کہ کوئی تعداد نہیں - نہ بچہ چھوڑا - نہ بوڑھا - نہ جوان نہ عورت نہ مرد - نہ فقیر نہ امیر - غرض یہ کہ جو سامنے آتا تھا اُسی کو قتل کر ڈالتا تھا فرمایا میں نے اُس سے سوال کیا کہ کبھی کسی کو قتل کرتے ہوئے خدا کا خوف بھی آیا ہے یا نہیں - کہنے لگا کہ مولوی صاحب! خدا کا خوف انسان کو اس وقت آتا ہے جبکہ وہ تنہا ہو - تنہائی میں مُجھے بھی خدا کا خوف آتا ہے - مگر جب پانچ چھ ملے - پھر کسی کا بھی خوف نہیں آتا تھا فرمایا کہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جب پانچ چار بدلوگ جمع ہو جائیں - تو پھر اُن کو خدا کا خوف بھی نہیں آتا - پھر فرمایا کہ اُس ڈاکو نے مُجھے یہ بھی سُنایا کہ ایک مرتبہ میں نے اپنی چھوی کو تیز کرایا اور اُس کو لیکر چلا - جب سڑک پر پہنچا - تو میرے دل میں خیال آیا کہ اس چھوی کو دیکھنا چاہئیے کہ آیا یہ اچھی چلتی بھی ہے یا نہیں - جب میں سڑک پر اور آگے بڑھا - تو مجھ کو ایک عورت اپنے خاوند کے ساتھ باتیں کرتی جاتی ہوئی ملی میں نے اپنی چھوی کو اُس مرد کے سر پر مارا کہ فوراً اُس کا سر بدن سے الگ جا پڑا - یہ دیکھتے ہی عورت کی چیخ نکل گئی - میں نے کہا کہ ہیں! روتی کیوں ہے؟ میں نے تو اپنی چھوی کی تیزی دیکھی ہے

پھر فرمایا کہ ایک بہت امیر کبیر سکھ میرے پاس آیا - میں نے اُس کو چند نصیحتیں کیں اور کہا کہ بُرے آدمی کی صحبت سے بچو - اور زنا نہ کرو - وہ میرے پاس سے اُٹھ کر ایک ہندو سادھو کے پاس جا بیٹھا - اُس نے بھی اُس کو یہی نصیحت کی کہ زنا نہیں کرنا چاہئیے - مگر اُس کا ایک بدمصاحب اس کو اپنے ہمراہ ایک رنڈی کے یہاں لے گیا - دونوں کو آتشک ہوگئی - مگر اُس سکھ کو بڑی سخت قسم کی آتشک ہوئی بیماری کے کئی دن بعد تک وہ ہم سے نہ ملا - آخر کو بیچارہ ہمارے پاس آیا - میرا لحاظ بھی وہ لوگ بہت کرتے تھے - میرے پاس وہ آ تو گئے - مگر اب وہ ایک دوسرے کو لگے کہنے کہ تُم کہو - آخر کو میں نے اُن کے ایک دوسرے کو اشارے کرنے سے تاڑ لیا کہ ضرور ان کو کوئی سخت بیماری لگی ہے جس کے سبب سے یہ اپنا حال کہتے ہوئے شرماتے ہیں - میں نے کہا کہ دیکھو تُم ہمارے دوست ہو - اور تُمہارے سبب سے یہ لوگ بھی ہمارے دوست ہیں - اور ہم طبیب ہیں - تُم ایک دوسرے کو جو ہنس ہنس کر اشارے کر رہے ہو - تو مُجھے ہی کیوں نہیں بتلا دیتے - پھر میں نے خود ہی کہا کہ معلوم کر گیا ہوں - کہ تم کو کوئی سخت بیماری مثل سوزاک یا آتشک ہوئی ہے - اُس سکھ نے تو سر نیچا کرلیا مگر دوسرے نے کہا کہ ہاں! آتشک ہوئی - مگر بڑی سخت ہوئی ہے - کئی سو روپیہ اُس سکھ نے مجھ کو دیا - میں نے پوچھا کہ یہ بیماری تم کو کب لگی ہے کہنے لگا کہ اُسی روز ہوئی تھی جس روز آپ نے نصیحت فرمائی کہ زنا نہ کرنا چاہئیے - پھر کہنے لگا کہ جب میں یہاں سے اُٹھ کر گیا تو ایک ہندو سادھو نے بھی یہی نصیحت کی - میں نے اُس سے سوال کیا کہ تُم نے پھر کیوں نہ مانی - اپنے دوست کی طرف اشارہ کر کے کہنے لگا - کہ صاحب! اس نے مُجھے پھنسا دیا - پھر فرمایا - کہ دیکھو بُرے دوست انسان کو بڑا خراب کرتے ہیں -

پانچ علاج

فرمایا - کہ میں نے گناہ سے بچنے کے پانچ علاج تجربہ کئے ہیں - ایک یہ کہ بُروں کے پاس نہ بیٹھو - قرآن شریف پاس ہو تو شرم آ ہی جاتی ہے - موت کو یاد رکھنے سے انسان گناہوں سے بچ جاتا ہے - نیکوں کی صحبت میں رہنا چاہئیے - اور ایک علاج حضرت یوسف علیہ السلام نے بتایا ہے جبکہ اُن کو زلیخا نے پھسلایا - اور کہا کہ میرے ساتھ

دعا کرے۔ تو آپ فوراً اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوئے اور دعا کی الا تصرف عنی کیدھن اصب الیھن و اکن من الجھلین۔ کہا اے حضرت باری تعالیٰ آپ خود ہی مجھے بچائیں۔ کیونکہ یہ تو بُری طرح میرے پیچھے پڑی ہے۔ اور میں اس کا غلام ہوں۔ اور رات دن رہتا بھی یہیں ہوں۔

نیک صحبت کے فوائد

پھر فرمایا کہ نیک صحبت کے بڑے بڑے فائدے ہیں۔ اگر میں تم کو سناؤں۔ تو تم حیران ہو جاؤ۔ بعض اوقات جو لوگ میرے پاس بیٹھے ہوئے ہوتے ہیں۔ میرے دل میں بڑے زور سے تحریک ہوتی ہے۔ کہ سب کے لئے دعا کر! اور بعض اوقات لوگوں کے دل میرے سامنے پیش کئے جاتے ہیں کہ ان کے لئے دعا کر! بعض اوقات نیک صحبت کے فیض سے بڑے بڑے گناہ رد ہو جاتے ہیں۔ ایک مرتبہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک بڑے دربار میں تشریف رکھتے تھے۔ تین آدمی آپ کی مجلس میں آئے۔ ایک شخص نے دیکھا کہ حضرت نبی کریم کے پاس ایک جگہ خالی ہے۔ وہ آپ کے قریب جاکر بیٹھ گیا۔ دوسرے نے دیکھا۔ کہ قریب تو جگہ ہے نہیں۔ وہ اتنی دور ہو کر بیٹھ گیا۔ جہاں کہ اس کو آواز سنائی دے سکتی تھی۔ تیسرے شخص نے دیکھا کہ نہ تو کوئی ایسی جگہ ہے جہاں میں بیٹھ کر نبی کریم کی آواز سن سکوں اور نہ یہاں کھڑے کو آواز آتی ہے۔ اس لئے یہاں کھڑا ہونا فضول ہے یہ خیال کرکے وہ وہاں سے چل دیا۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب وحی ہوتی تھی تو رنگت سرخ ہو جاتی تھی اور غنودگی سی طاری ہو جاتی تھی۔ آپ کی وہ حالت ہو گئی۔ پھر آپ نے بلند آواز سے فرمایا۔ کہ اس وقت یہاں اس مجلس میں تین آدمی آئے ہیں۔ ایک نے تو حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قرب میں جگہ پائی۔ اور وہ اسی قابل تھا۔ دوسرے شخص نے جانے سے شرم کی اور شرم کی وجہ سے یہیں بیٹھ گیا۔ خدا نے بھی اس سے گناہوں کے حساب سے شرم کی اور اس کو معاف کر دیا۔ مگر تیسرے نے منہ پھیرا اور یہاں بیٹھنے کو فضول سمجھ کر چلا گیا۔ خدا نے بھی اس سے منہ پھیر لیا۔

مبارک

میاں احمد دین صاحب زرگر نیچہ سے اطلاع دیتے ہیں کہ ان کو اللہ تعالیٰ نے دوسرا فرزند نرینہ عطا کیا ہے نام عبدالخالق رکھا گیا ہے۔ خدا مبارک کرے۔ پہلے بچے کا نام عبدالمالک ہے۔ اور ایک لڑکی ہے۔ احباب ہر سہ کی عمر اور نیکی کے واسطے دعا کریں۔

خطبہ جمعہ

عرب عبدالحی صاحب بمبئی سے تحریر فرماتے ہیں:۔ "والیوم حضرت میاں صاحب صلی بنا الجمعة فی مکان زین الدین صاحب وقال فی خطبته اِنَّ اللّٰہَ یَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ الی آخر الآیة فقال المراد بالعدل الفرائض والاحسان النوافل و ایتاء ذی القربی ترک رجاء الخیر وخوف الشر وقال لابد من العمل الصالح لان تارک العمل لا ینجو بمحمدٍ فکیف ینجو بغلامه والسلام"

ترجمہ۔ آج حضرت میاں صاحب نے زین الدین محمد ابراہیم صاحب کے مکان پر خطبہ جمعہ میں آیت قرآن شریف ان اللہ یامر بالعدل..... الخ پڑھ کر فرمایا۔ عدل سے مراد فرائض اور احسان سے مراد نوافل ہیں اور ایتاء ذی القربیٰ سے مراد یہ ہے کہ انسان خیر کی امید شر کے خوف سے غنی ہو کر خدا کی عبادت کرے۔ اور فرمایا کہ عمل صالح کا ہونا ضروری ہے اگر عمل صالح کے بغیر حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ماننا نجات نہیں دے سکتا تو آپ کے غلام کا خالی ماننا بغیر عمل صالح کس کام آوے گا۔

پہلوٹھا بیٹا

کمترین نے اسمی فصیح احمد کو کُونُوا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ پر عمل کرکے حضرت خدا بین نورالدین امیرالمومنین کی خدمت بابرکت میں بتاریخ ۲۵ ستمبر ۱۹۱۲ء مقام کوذ یعنی لکھنؤ سے دارالامان روانہ کیا۔ رحمٰن اس کا محافظ ہو۔ آمین! مبارک ہے وہ بچہ۔ کہ جس کی بسم اللہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وقت میں ہوئی اور خلیفۃ المسیح کے وقت میں مسلمان بنا۔ آج وہ دن ہے کہ بہ رحمت پروردگار سیانا ہو کر باتیں کرتا اپنے امام جماعت اسلام کی خدمت میں حاضر ہے۔ یارب وہ وہاں سے فضیلت کا سہرا باندھ کر آوے۔ آمین

ناظرین! ایک لاٹ پادری صاحب کا بیان ہے کہ جن کا نام اس اخبار میں بہ وجوہات چند در چند لینا پسند نہیں کرتا۔ انہوں نے اپنا گورا چہرہ مشرق کی طرف کرکے بڑے ذوق وشوق سے بیان کیا کہ تمام دنیا میں اس وقت قرآن کا جاننے والا اور صحیح بیان کرنے والا نورالدین ہے (کبیر) جناب نورالدین صاحب دام اقبالہٗ سنتا ہوں کہ وہ ہنستے اور سخاوت کرتے رہتے ہیں۔ مسٹر ممتاز مسیح کا قول ہے کہ حکیم نورالدین صاحب نے لفظ میزان کی تفسیر صحیح اور ایمان سے کی ہے۔ ہم جانیں گے۔ والسلام

خاکسار کبیرالدین احمد احمدی اکبرآبادی سکرٹری انجمن احمدیہ۔ لکھنؤ

جاپان میں قہرناک طوفان

جنوب اور وسط جاپان کے ساحل سمندر پر ہوا اور سمندر کا نہایت سخت طوفان آیا جس سے کئی جہاز اور کشتیاں ڈوب گئیں۔ کئی جنگی جہازوں کو نقصان پہنچا۔ بہت سے جہازات پانی اور ہوا کے زور سے ریتی پر چڑھ گئے۔ پچاس برس سے ایسا قہرآلود طوفان جاپان میں نہ آیا تھا۔ مقامات نگویا۔ اساکا۔ جیفو اور نارا میں طوفان

کا بیحد زور رہا۔ ان شہروں میں ایک گھر بھی سلامت نہ بچا۔ نگویا میں سمندر کی ایک لہر نے بندرگاہ کو منہدم کردیا سا کا میں بیس ہزار گھر برباد ہوگئے۔ تار ٹوٹ گئے۔ آمد و رفت بند ہوگئی۔ جان کا اتلاف بہت ہوا۔ ۲۶۲ آدمی مرگئے۔ اور ۲۸۳۔ آدمیوں کے سخت چوٹیں آئیں۔

جنگی جہازوں بنانے میں رقابت

انگریزی جنگی جہازوں کی تیز رفتاری اس قدر ہے کہ دُنیا کی اور کسی سلطنت کے جنگی جہاز اتنے تیز رفتار نہیں ہیں۔ انگلستان کے جنگی جہاز موسومہ لائن کی رفتار ازمائش میں فی گھنٹہ ۳۲ ناٹ نکلی۔ اب جدید بیٹل کروزر موسومہ پرنس رائل کی رفتار ازمائش میں ۳۴ ناٹ فی گھنٹہ نکلی۔ ان دونوں جنگی جہازوں کا وزن ۲۵۳۵۰ ٹن اور دونوں میں ستر ستر ہزار گھوڑوں کی طاقت کے برابر طاقت ہے۔

جتنی طاقت ان دونوں جہازوں کی ہے۔ اتنی طاقت دنیا کے اور کسی جنگی جہاز کی نہیں ہے۔ گو ایک اور انگریزی جنگی جہاز موسومہ کوئن میری جو آجکل زیر تعمیر ہے ایسے طاقتور انجنوں سے چلایا جائیگا۔ جو ۷۵ ہزار گھوڑوں کے برابر طاقت پیدا کریں گے۔ ایک اور انگریزی جنگی جہاز موسومہ ٹائیگر کے انجنوں میں ۹۵ ہزار گھوڑوں کی طاقت رکھی گئی ہے۔ کہتے ہیں کہ ان جہازوں کے مقابلہ میں جرمنی نے بھی دو ایسے جنگی جہاز بنانے شروع کر دیئے ہیں۔ جن کی طاقت ایک ایک لاکھ گھوڑوں کی طاقت کے برابر ہوگی۔

عجیب مہر

اخبار ”صباح“ نے ایک نوجوان ترک کا خط شائع کیا ہے۔ جو میدان جنگ سے لکھا ہے کہ میں جب والنٹیر ہوکر یہاں پہنچا ہوں۔ کئی معرکوں میں شریک ہوچکا ہوں اور کئی بار زخمی ہو چکا ہوں۔ زخمی ہونے کے وقت میری تیمارداری اکثر ایک نوجوان عرب لڑکی نے کی ہے۔ جس کا نام حمرا ہے۔ جب کبھی میں جنگ سے زخمی ہوکر واپس آتا تھا۔ وہ نہائت شفقت اور محبت سے میری غمخواری کرتی تھی۔ اُس نے کئی کئی راتیں جاگنے میں بسر کی ہیں۔ جبکہ میں زخموں کے درد سے بیقرار ہوتا تھا۔ وہ ہر وقت مجھے دلاسا دیتی اور میرا حوصلہ بڑھاتی تھی۔ دو دفعہ وہ مردانہ لباس پہن کر میرے ساتھ میدان جنگ میں بھی گئی ہے۔ اس سے ثابت ہوتا تھا کہ اُس کو میرے ساتھ حد سے زیادہ محبت ہے۔ اس کی والدہ کا انتقال ہوچکا ہے۔ دو بھائی میدان جنگ میں شہید ہوچکے ہیں۔ باپ اس وقت جنگ میں مشغول ہے اور وطن پرستی اور اسلام پرستی کا پورا حق ادا کر رہا ہے۔ اس کی بڑی بہن خضرا ابھی جنگ کے زخمیوں کی مرہم پٹی کرتی ہے۔ حمرا کی حد سے بڑھی ہوئی الفت دیکھ کر مجھے جرات ہوئی اور میں نے اُس سے شادی کی درخواست کی۔ اُس نے جواب دیا کہ اگر تم اطالویوں کی کوئی توپ چھین کر لے آؤ۔ اور انور پاشا سے وہ علم حاصل کرلو۔ جس کا اس خدمت کے انعام میں دیا جانا قرار پایا ہے تو مجھے کوئی عذر نہ ہوگا۔ میں خدا کا لاکھ لاکھ شکر ادا کرتا ہوں۔ کہ اس کام میں مجھے کامیابی ہوئی۔ انور پاشا کو کسی طرح حمرا کے اس قول کی خبر پہنچ چکی تھی۔ جب میں اطالویوں کی توپ لانے میں کامیاب ہوا۔ تو اُنہوں نے مسکرا کر کہا۔ کیوں حسن فہمی! اب تو حمرا کو تمہارے ساتھ شادی کرنے میں کوئی عذر نہ ہوگا میں نے یہ سُن کر سرجھکا لیا۔ انور پاشا نے اپنے ہاتھ سے مجھے علم دیا اور خود ہی میری شادی کا اہتمام کیا۔ عجیب بات یہ ہے کہ قاضی نے مہر کی شرط یہ بتائی کہ میں کم سے کم پچاس اطالویوں کو ہلاک کروں۔ نکاح کے بعد میں بیس اطالویوں کو اپنے ہاتھ سے قتل کرچکا ہوں۔ اب تیس اطالویوں کو ہلاک کرنا باقی ہے۔ خدا کی ذات سے امید ہے کہ میں بہت جلد مہر ادا کرسکوں گا۔

کونٹ ٹالسٹائے اور اسلام

کونٹ ٹالسٹائے روس کا مشہور محب وطن اور فلاسفر ناول نگار تھا۔ اُس نے اپنے وطن کی اصلاح میں نہائت درجہ کوشش کی تھی جس کی وجہ سے دور استبداد میں اس کو جلا وطن کر دیا گیا تھا۔ مگر وہ اپنے ملک کی خدمت سے کبھی باز نہ آیا۔ کاؤنٹ ٹالسٹائے ایک کثیر التصانیف اور مقبول عالم مصنف تھا۔ جس کی تصانیف کا یورپ کی بہت سی زبانوں میں ترجمہ ہوچکا ہے۔ حال میں بقول اخبار ”کریل“ (روس) اس کے ذخیرہ کتب میں ایک ایسی کتاب برآمد ہوئی ہے۔ جو اس نے ایک چھوٹے سے رسالہ کی صورت میں تحریر کی تھی اور جس میں پیغمبر اسلام علیہ التحیتہ والسلام کی احادیث کا انتخاب درج کیا تھا۔ جس سے کونٹ موصوف کی غرض یہ تھی۔ کہ اپنی قوم کو شریعت اسلامیہ اور اس کے برگزیدہ بانی کے حسنات سے آگاہ کرے۔ ٹالسٹائے نے آنحضرت صلعم کی نسبت اپنے اس رسالہ کے دیباچہ میں لکھا ہے کہ ”نبی محمد اُن عظیم الشان مصلحین میں سے ہیں۔ جنہوں نے اتحاد امم کی بڑی خدمت کی ہے۔ اُن کے فخر کے لئے یہ بالکل کافی ہے کہ انہوں نے ایک وحشی قوم کو نور حق کی جانب ہدایت کی اور اس کو ایک امن و صلح پسند اور پرہیزگاری کی زندگی بسر کرنے والی قوم بناکر اس کو خونریزی اور انسانی قربانی سے روکا اور اس کے لئے ترقی و تہذیب کے راستے کھول دیئے۔ اور پھر یہ کہ اتنا بڑا کام صرف ایک فرد واحد کی ذات سے ظہور پذیر ہوا“ یہ اسلام کا ایک عجیب راز یا معجزہ ہے کہ غیر مذاہب والوں میں جس قدر مداح اس مذہب کے ہیں کسی اور مذہب کے نہیں ہیں۔ اور مداح بھی معمولی درجہ کے اور قابلیت کے لوگ نہیں۔ بلکہ وہی لوگ جن کی صیابت رائے ایک زمانہ کو مسلم ہے۔ (انسٹیوٹ گزٹ)

بڑودہ میں جامع مسجد اور مہاراجہ صاحب کے ہاتھ سے اس کا افتتاح

ہم مہاراجہ صاحب بہادر بڑودہ کی ان نیکدلی اور بے تعصبی کی نہائت تعریف کرتے ہیں۔ کہ اُنہوں نے اپنی مسلمان رعایا پر شہر بڑودہ میں ایک مسجد تیار کرانے اور اپنے دست مبارک سے اس کی رسم افتتاح ادا فرمانے سے بہت بڑا لطف و احسان فرمایا ہے۔ افتتاح کی تقریب نہائت شاندار تھی۔ یوم افتتاح سے مسجد میں اذان و نماز شروع ہوگئی ہے۔ اور مسلمان صدق دل سے اپنے خیرخواہ مہاراجہ کا شکریہ ادا کر رہے ہیں۔ مہاراجہ صاحب ممدوح کی یہ کارروائی ایسی نیک اور قابل قدر ہے۔ کہ جس کی ہر ایک والیان ریاست کو تقلید کرنی چاہئے۔ کیا ہم اس کے ساتھ ہی مہاراجہ صاحب بہادر کشمیر کو توجہ نہ دلائیں۔ کہ وہ سری نگر کی ایک شاہی مسجد کو جو ہندو یتیم خانہ کے لئے لے لیگئی ہے۔ واگذار فرماکر اپنی مسلمان رعایا کو بالخصوص اور دیگر اہل اسلام کو بالعموم شکرگذار فرمائیں۔ ورنہ مہاراجہ صاحب بڑودہ کے مسجد بنوانے اور اس کا افتتاح کرنے اور مہاراجہ کشمیر کی بنی بنائی مسجد کے ضبط کر لینے میں نمایاں تفاوت ہوگی۔ (میونسپل گزٹ)

رپورٹ انجمن احمدیہ سانگلہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مورخہ ۲۹ ستمبر ۱۹۱۲ء بروز اتوار انجمن سانگلہ کا جلسہ بیرون شہر باغ میں مستری عبد الرحمٰن صاحب کے مکان رہائش پر زیر صدارت حافظ غلام رسول صاحب وزیرآبادی (جو وہاں تبلیغ کے واسطے بلائے گئے تھے) ہؤا۔ قریب چالیس کس احمدی لائل پور۔ چنیوٹ روڈ و دیگر دیہات سے آئے تھے اور کچھ غیر احمدی بھی شریک جلسہ ہوئے۔ پہلے حافظ صاحب مذکور نے غرض جلسہ بیان فرمائی اور قرآن شریف سے چند آیات پڑھ کر فرمایا کہ بدظنی منع ہے۔ پھر چودہری عبد اللہ خاں صاحب نے جو اس انجمن کے پریزیڈنٹ اور محصل چندہ ہیں رپورٹ سالانہ سنائی خدا کا شکر ہے کہ وصولی چندہ مفصلات ایک ہزار کے قریب پہنچ گئی ہے جس سے سلسلہ حقہ کی خاص ترقی معلوم ہوتی ہے۔ رپورٹ سے واضح ہوتا ہے کہ بعض احباب نے خاص طور پر وصولی چندہ کی کوشش کی ہے۔ مثلاً چودہری غلام حسن صاحب خاص طور پر شکریہ کے مستحق ہیں۔ کیونکہ انھوں نے کل ضلع کے دیہات سے بڑھ کر چندہ دیا ہے (افسوس ہے کہ کسی خاص وجہ سے شریک جلسہ نہیں ہو سکے) چودہری فضل داد صاحب کھیوا اور چودہری فتح محمد صاحب کھتوو ال چودہری احمد خاں صاحب چنیوٹ روڈ چودہری لہبا برادر مولوی عبد اللہ صاحب کھیوا اور انجمن گوکھو وال و انجمن چھور کے کل ممبر بھی شکریہ کے قابل ہیں۔ میں یہ بات ظاہر کرنا بھی مناسب سمجھتا ہوں کہ انجمن بہلول پور باوجود کم افراد ہونے کے چندہ دینے میں کل ضلع کی دیہاتی انجمنوں سے اول رہی ہے۔ اور دوم انجمن چھور۔ اس کی وجہ چودہری عبد اللہ خاں صاحب نمبردار محصل چندہ ضلع لائل پور کے وجود نیک مسعود کا موجود ہونا ہے جو آنریری طور پر چندہ وصول کرتے ہیں ماسوا اسکے تبلیغ بھی خاص طور پر کرتے ہیں انکے وجود سے ضلع کو خاص فائدہ پہنچا ہے۔ ان کا ارادہ ہے کہ منڈی میلہ لائل پور پر جو ماہ مارچ میں ہوگا۔ ایک احمدیہ کیمپ تبلیغ کے واسطے قائم کریں۔ جو بعد حصول اجازت حضرت صاحب کیا جائے گا۔ چنانچہ منشی فخر الدین صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ لائل پور بھی خاص طور پر امداد کرنے کا وعدہ فرماتے ہیں۔ احباب اس کام کے لئے دعا فرما دیں۔ چودہری عبد اللہ خاں صاحب کی رپورٹ سننے کے بعد مولوی اللہ دتا المعروف منگا غیر احمدی وزیرآبادی نے جو اتفاق سے جلسہ میں شریک ہوئے تھے۔ حافظ صاحب کی اجازت سے وعظ فرمایا۔ مولوی صاحب مذکور میں ہنسانے ورلانے کا ایک خاص ملکہ ہے۔ پھر حافظ صاحب نے وعظ فرمایا اسکی تشریح کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ ہر جگہ کے احباب نے انکے وعظ سُنے ہیں اور جانتے ہیں کہ انکی تبلیغ سے بے بہا فائدہ پہنچا ہی کرتا ہے۔ اس کے بعد چودہری عبد اللہ خاں صاحب کی دعا پر جلسہ ختم ہؤا کہ اللہ تعالےٰ جماعت کو ترقی دیوے۔ اتفاق کی توفیق بخشے۔ حضرت خلیفۃ المسیح کو عرصہ دراز تک ہم میں موجود رکھے۔ حضرت صاحبزادہ صاحب و خواجہ صاحب کو فتح و ظفر و سلامتی و صحت کے ساتھ سفر سے واپس ہمیں ملا دے۔ آمین ثم آمین۔

اخیر پر میں اپنے لئے احباب سے دعا کا خواستگار ہوں کہ اللہ تعالےٰ عاجز کو خاص لوگوں سے کر دے والسلام۔ مسکین الیاس الدین سکرٹری انجمن احمدیہ بہلول پور۔ ضلع لائل پور۔

اکمل کا پیام سالک بٹالوی کے نام

سالک راہِ ہدیٰ آجا ادہر
کب تلک رکھیگا تو حق سے بگاڑ

بُت پرستی چھوڑ دے کعبہ میں آ
اب خدا کا گھر بسا۔ مندر اُجاڑ

جس کو سمجھا ہے حصارِ عافیت
پڑ چکی ہے اسمیں مدت سے دراڑ

گلشنِ توحید کو سرسبز کر
شرک کے بُوٹے جو ہیں جڑ سے اکھاڑ

جانِ من! ظلمت کدے میں کچھ نہیں
نورِ منزل میں عصائے شوق گاڑ

ابنِ مریم ایک فانی عبد ہے
کر دیا لوگوں نے رائی کا پہاڑ

آسمان پر جو چڑھاتے ہیں۔ انہیں
آیت سبحانَ ربّی سے لتاڑ

پہلواں بن کر نکل میدان میں
بازوئے ہمّت سے شیطاں کو پچھاڑ

بھیڑ جو تھی بن گئی ہے بھیڑیا
ہاں! سُنا احمدؐ کے شیروں کی دہاڑ

قولِ حق قولِ نبیؐ تسلیم کر
ماسوا کا دفترِ پارینہ پھاڑ

چاہیئے ہرگز نہ اہلِ ارض کو
آسمان کے رہنے والوں سے بگاڑ

چہرہ محبوبِ انساں کا دیکھ لے
بس ہٹا دے اپنی محجوبی کی آڑ

آفتابِ صدق دیوے گا روشنی
کھول دے تو خانۂ دل کے کواڑ

دست و بازو اکمل محزوں کا بن
بندکر اسکے عدو کی چھیڑ چھاڑ

(اکمل)

تلاش گم شدہ

میرا چھوٹا بھائی بنام ولی محمد احمدی شانہ گر۔ کہیں چوری نکل گیا ہے بہت تلاش کی ہے۔ مگر تا حال کوئی پتہ نہیں لگا اگر کسی صاحب کو ملے تو ہم کو اطلاع دیں۔ پتہ دینے والے صاحب کو انعام دیا جائے گا۔

حُلیہ۔ رنگ گندمی جسم پتلا۔ قد میانہ۔ ناک اونچا عمر ۱۶ برس۔ پڑھا ہؤا بھی ہے۔

رحمت اللہ۔ احمدی۔ شانہ گر بگہ کلاں امرتسر

جلسہ شملہ

جیسا کہ پہلے لکھا جا چکا ہے۔ ۵ اور ۶ اکتوبر کے ٹون ہال میں احمدیہ جلسہ ہؤا۔ علاوہ ان لیکچرار کے جن کے نام پہلے لکھے جا چکے ہیں چودہری فتح محمد صاحب نے بھی ایک لکچر قرآن شریف کی خوبیوں پر دیا۔ دوسرے لکچر۔ وفات مسیح۔ آمد مسیح۔ عرفان نبی اور ختم نبوت پر تھے۔ بعض غیر احمدی کہنے لگے کہ اگر ختم نبوت کا مسئلہ اس طرح ہمیں پہلے سمجھایا جاتا تو ہم مرزا صاحب کی مخالفت نہ کرتے مضامین سب ایسے تھے جو سلسلہ احمدیہ کی صداقت کے اظہار کے واسطے خاص تھے تمام لکچروں کا اثر سامعین پر بہت نیک ہؤا اللہ تعالےٰ احباب شملہ کو جزائے خیر دے اور اس سے بھی زیادہ

ایک دوست کی بیعت کا تذکرہ

اور

درخواست دعا

ہمارے عزیز دوست محمد عبد اللہ خان صاحب نے اپنی بیعت کا ذکر لکھ کر حضرت خلیفۃ المسیح کی اجازت سے بعد اخبار میں چھاپنے کے واسطے دیا ہے یہ مکرم بھائی بیعت کے بعد اخلاص و محبت میں روز افزوں نمایاں ترقی کر رہے ہیں۔ اللّٰھم زد فزد۔ اگرچہ ایسے مضامین مفید عام ہوتے ہیں تاہم اخبار میں کمی گنجائش کی وجہ سے برادر موصوف نے اس کے لئے بدر میں اپنے خرچ سے زائد ورق لگوایا ہے۔

ایڈیٹر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علٰی رسولہ الکریم

مخدومی و محسن قبلہ ام حضرت مفتی صاحب مدظلہ العالی

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ یہ چند الفاظ اپنے اخبار گوہر بار میں درج فرما کر عند اللہ مشکور فرماویں۔ اور دعا فرماویں کہ میری اور بہتوں کی ہدایت کا موجب ہو

اشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہٗ و اشھد ان محمداً عبدہٗ و رسولہٗ

ز فرق تا بقدم ہر کجا کہ مے نگرم
کرشمہ دامن دل مے کشد کہ جا اینجاست

میں چوتھی جماعت اپر پرائمری میں پڑھتا تھا جب میری والدہ مکرمہ نے میری نسبت ایک خواب دیکھا اور اس کی تعبیر حضور امامنا مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے دریافت کرنے کے بعد کہا گیا کہ یہ لڑکا مولوی بنیگا۔ اس کو انگریزی تعلیم نہ دیجاوے دینی تعلیم دیجاوے اور خاکی پگڑی بندھوائی جاوے۔ ان مختصر کلمات کی تشریح کی جاوے تو ابتک کے تمام واقعات جو میرے پیش آئے کیا اخلاقی کیا دنیاوی۔ وہ سب اس ارشاد کے کسی نہ کسی حصہ کے ماتحت ہی پیش آئے ہیں۔

مجھے دینی تعلیم نہیں دی گئی۔ بلکہ برخلاف اس ارشاد عالی کے انگریزی تعلیم دی گئی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ میں نے کئی سالوں کی ناکامیوں کے بعد انٹرنس پاس کیا۔ اور بہت سالوں کی بدصحبتوں کے باعث اخلاق ذمیمہ و رذیلہ سے وافی حصہ حاصل کیا حتیٰ کہ ایک روز میں نے اپنے آپ کو چلتے پھرتے سؤر کی شکل میں دیکھا اور ایک گھنٹہ حیرت میں بحالت سکتہ پڑا رہا۔ ۱۹۰۵ء میں انٹرنس پاس کیا۔ تب سے ابتک ملازم ہوں۔ تین چار سال سے ۲۵ ماہوار پاتا ہوں۔ لیکن اپنے اخراجات ذاتی بھی پورے نہیں کر سکتا۔ چہ جائیکہ اپنے والدین یا متعلقین کی امداد کر سکوں۔ ہر چند چاہتا ہوں لیکن بمشکل ہی توفیق ملتی ہے غرض مجھے تعلیم جس غرض کے لئے دی گئی تھی۔ وہ پوری نہ ہوئی

نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم
نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے رہے

میں نے باوجود ان گندے حالات اور سخت جہالت کے ایک روز زمانہ طالب علمی میں بلا تحقیقات و خاص انشراح صدر کے ایک عریضہ جناب امام موعود صلعم کے حضور اپنی بیعت کے لئے لکھا اور اپنی کامیابی کے لئے دعا کی استدعا کی۔ جس کا جواب حضرت مولانا مولوی عبد الکریم صاحب مرحوم و مغفور رحمۃ اللہ علیہ نے آنحضور صلعم کے ارشاد سے تحریر فرمایا کہ بیعت منظور ہے۔ اپنی کامیابی کے لئے خود دعائیں کرو۔ نمازیں پڑھو۔ ہم بھی دعائیں کریں گے۔ وہ خط ۱۹۰۳ء میں ہی گم ہو گیا۔

اس بیعت کے بعد بھی میں نے اپنی کوئی روحانی اصلاح نہیں کی اور نہ دینیات کی طرف مائل ہوا۔ ایک جوش جہالت تھا جو ہر وقت سوار رہتا۔ ۱۹۱۰ء میں جب میں گوجرانوالہ کے بندوبست سے تبدیل ہوا۔ تب ایک روز اپنے معزز و محترم تایا صاحب کے مکان پر بیٹھا تھا اور میرے ہمراہ میرے ایک احمدی چچا صاحب بھی تھے۔ میں نے کوئی شغل نہ پاکر ایک الماری سے کوئی مجلد کتاب نکالی۔ جو اخبار الحکم کی سالانہ نتھی تھی۔ اور اپنے چچا صاحب کو یہ کہتے ہوئے کہ آؤ جی اس سے کوئی فال لیں[۱]۔ میں نے اسے بطرز فال کھولا تو کھولتے ہی میری نظر اس کی ایک جلی پیشانی "حضرت اقدس کا پہلا لیکچر جو آپ نے بمقام لاہور دیا" پر پڑی۔ میں نے اس کو مبارک جان کر اپنے چچا صاحب سے سنا۔ اس وقت میرے دل کی ایسی کیفیت تھی۔ کہ جیسے ساون کا موسلا دھار مینہ برس رہا ہے اور میں اس کا نظارہ دیکھ رہا ہوں اور میرا دل بے اختیار پکار رہا تھا کہ یہ لیکچر ہرگز بند نہ ہوا ہوگا تا وقتیکہ حضرت جی کو کسی شخص نے اور طرف متوجہ نہ کیا ہو سو بحمد اللہ ایسا ہی لکھا پایا۔ کہ کسی نے اور سوال کر کے حضرت صاحب کو اور طرف متوجہ کر دیا اور لیکچر بند ہوا۔

پھر اس مٹھہ کو وہاں رکھ کر ایک اور جلد نکالی۔ وہ بھی اسی اخبار کی سالانہ نتھی تھی اس سے بھی فال لی۔ تو خدا کی قسم اس میں پہلے ہی حضرت امیرنا منصور عالم خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کی پاک سوانح کے نوٹ نظر آئے۔ جن کو میں نے خود پڑھا اور بے اختیار دعا کی۔ کہ میرے اللہ تو مجھے بھی ایسا ہی پاکیزہ۔ سیدھا۔ سادہ اصحابہ کی طرز کا خالص مومن بنا وے۔

پھر کچھ وقت اسی مضمون پر گفتگو ہوتی رہی۔ اور اس وقت سے میرے دل پر اس سلسلہ عالیہ کی صداقت کا گہرا نقش ہو گیا اور ایک مخفی محبت حضرت امیرنا و سیدنا کی پیدا ہو گئی۔ آخر دسمبر ۱۹۱۰ء کے سالانہ جلسہ تک خط و کتابت کرتا رہا اور بار بار کے خطوط میں یہ دعائیں کرائیں۔ کہ میں سخت ناہنجار۔ بدکردار ہوں۔ حاضر حضور ہو کر قدمبوسی چاہتا ہوں لیکن دل میں سخت ڈر ہے کہ ایسی روسیاہی لے کر کس طرح اس پاک مجلس میں آؤں گا اور یہی خیال سخت مانع ہے۔ اگرچہ اس کا جواب مجھے کوئی نہ ملا۔ لیکن میرے استقلال میں کوئی فرق نہ آیا میں متواتر خط لکھتا رہا۔ آخر سالانہ جلسہ کے موقعہ پر بہمراہی اپنے ایک ہندو ہموطن برہمن جو تلاش ملازمت میں اپنے پاس تھا۔ میں قادیان آیا۔ اللہ بہتر جانتا ہے کہ مجھے اپنی روسیاہی کا کسقدر حجاب تھا اور میں بیعت کے آخری وقت تک کس درد والحاح سے دعائیں مانگتا رہا۔ کہ اے میرے مولا کریم۔ کوئی ایسی صورت کر کہ میں سامنے بھی نہ جاؤں۔ دیدار بھی کر لوں بیعت بھی ہو جائے۔ کوئی شخص میری طرف بھی نہ دیکھے اور نہ مجھے میرا حسب نسب دریافت کرے اور نہ میں اس مجلس میں شرمندہ ہوں اور اس وقت تک مجھے ان اتہاموں سے محفوظ رکھ۔ جب تک کہ یہ روسیاہی باقی ہے۔ کبھی درود شریف پڑھتا۔ کبھی استغفار۔ گاہے لاحول۔ غرض بڑے دردمند دل سے اپنی نالائقی کے اخفا اور پردہ پوشی کے لئے دعائیں کرتا رہا۔

جب ایسی بے قراری میں قادیان آیا تو میرے ایک محسن و معزز بزرگ احمدی مجھے مہمان خانہ کے دروازہ پہلے اور وہ مجھے گوجرانوالہ کی جماعت کے کمرہ میں لے آئے۔ جہاں میرے تایا صاحب بزرگوار بھی فروکش تھے۔ اپنے احباب و

[۱] نوٹ: میں اب فالوں کا قائل نہیں۔ اور نہ ہی یہ مسنون طریقہ ہے۔

بزرگوں کو رفیق سفر پاکر دل کو تسکین ہوئی۔ لیکن حضرتؓ کے حضور جانے کا غم اندر ہی اندر کھا رہا تھا اور اب اور بھی زیادہ ہؤا۔ کہ شائد میرے بد اعمال کی پردہ دری میرے تایا صاحب اور واقف کار احباب کے سامنے ہوگی۔ غرض میں چلتا پھرتا مجسم دعا ہو رہا تھا اور بیتابی ایسی غیر معمولی تھی کہ شائد کسی کو اپنے جان بچانے کے وقت بھی نہ ہوتی ہوگی۔ کچھ منٹ آرام کیا ہوگا۔ کہ میرے تایا زاد عزیز بھائی (خدا تعالیٰ اسے عمر دراز اور رشد و سعادت و اقبال نصیب کرے۔ اور اسم بامسمی بناوے) نے مجھے کہا کہ آؤ بھائی حضرت کو سلام کر آویں۔ وہ باہر تشریف لائے ہوئے ہیں اور صحن مدرسہ میں بیٹھے ہیں۔ میں اُٹھنے کو تو اُٹھ بیٹھا۔ لیکن مارے بیتابی کے ہوائیاں اڑ رہی تھیں۔ دل کو سخت کڑا کرکے بڑے ضبط کے ساتھ اس کے ہمراہ ہولیا اور پاس ہی کے بھاری انبوہ میں جہاں حضرت کے خدام باری باری دست بوسی (مصافحہ) کر رہے تھے جا گھسا اور ڈرتے ڈرتے جھانک کر حضرت جی کو دیکھا۔ خدائے وحدہٗ لاشریک کی قسم ہے۔ میں نے پہلی ہی نظر میں آپ کو بقعہ نور دیکھا۔ یعنیہ ایسا ہی بقعہ نور جیسے سفید روئی کا تودہ پڑا ہو۔ اسی وقت میرے اندر اپنی غفلت اور عمر ضائع کرنے کا خیال ایک بجلی کی طرح کوند گیا۔ اور آہ مار کر اپنی جہالت کا اقرار کیا۔ پھر اسی سراسیمگی میں حضرت کی جلدی سے دست بوسی کی اور باہر نکل آیا۔ وہاں سے چند احباب کے ہمراہ بہشتی مقبرہ میں گئے۔ اور وہاں جاکر زمانہ کی بے ثباتی اور اہل اللہ کے خاص نشان کا سبق حاصل کیا۔ فالحمد للہ۔ ثم الحمد للہ!

دوسرے دن بیعت ہونی تھی۔ رات اپنے موہومی سوال وجواب میں گذاری اور دن چڑھا۔ اسی گھڑی کا غم ایسا جاگزین تھا۔ کہ اس نے مجھے سخت نڈھال کر دیا۔ ایسی حالت ہوگئی جیسے ایک عرصہ کا بیمار۔

اسی بے قراری میں جاکر غسل کیا۔ کچھ وقفہ کے بعد آواز آئی کہ جس نے بیعت کرنی ہو۔ بیعت کرلے۔ میرے تایا صاحب کو اپنی جگہ فکر تھا کہ شائد میں بیعت نہ کرنے کی وجہ سے ٹل گیا ہوں۔ وہ مجھے دیکھنے کو باہر پھر رہے تھے۔ جب میں اپنے موہومی غم میں ادھر اُدھر پھرتا پھراتا ان کو مل گیا۔ تو انہوں نے مجھے کہا کہ جاؤ جاکر بیعت کرو۔ اور ایک بزرگ منش آدمی کے ہمراہ جانے کا اشارہ فرمایا۔ چنانچہ میں بیعت

ان کے حضرت امیر المومنینؓ کے دولت خانہ پر گیا۔ اندر جاکر ایک کثیر جماعت کو پروانہ وار دیدار امیرؓ کے لئے جمع دیکھا۔ بھیڑ بھاڑ کا یہ عالم تھا کہ بمشکل چند قدم آگے جانا ہو سکا۔ جب یہ حالت دیکھی تو پھر دل پر ایک ایسی چوٹ لگی کہ میں نے قریباً بے ہوشی کے عالم میں یہ کہنا شروع کیا۔ کہ میرے زندہ خدا۔ کیا تو اتنے مجمع میں میری پردہ دری کریگا۔ پھر آبدیدہ ہو گیا اور رہا یہ سانہ حالت بنالی۔ اور ہرچہ بادا باد ما کشتی درآب انداختیم کہکر ذرا ڈھارس پکڑی۔ اتنے میں حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ بیعت کرنے والوں کے بغیر سب لوگ چلے جائیں ان کی پھر ملاقات ہوگی۔ میرے ہمراہی صاحب تو مجھے ارشاد مہر سنتے ہی چھوڑ خیرباد کہتے ہوئے تشریف لے گئے۔ اب میں چند نا آشناؤں کے ہمراہ حضرتؓ کے حضور حاضر ہوا۔ ادب سے آنکھیں نیچی تھیں اور دل دعاؤں میں مصروف۔ حالت بالکل ایسی تھی۔ کہ جیسے بالکل بے ہوشی طاری ہے۔ اتنے میں ایڈیٹر صاحب الحکم نے اپنا صافہ سر سے اُتارا۔ اس کا ایک کنارہ جناب امیرؓ کے ہاتھ میں دیا۔ اور دوسرا کنارہ ہم لوگوں کو پکڑنے کی ہدائت کی۔ پھر حضرت صاحبزادہ عالی ہمم نے جو حضرت کے پاس پیارے بچوں کی طرح بیٹھے ہوئے اپنے صادق سید و مولا کی بلائیں لے رہے تھے۔ حضرت کے الفاظ کو بلند آواز میں تکرار فرمایا[1]۔ اور ساتھ کے ساتھ ہم بھی پڑھتے گئے۔ جب یہ فقرہ سُنا کہ آج میں نورالدین کے ہاتھ پر اپنے گناہوں سے توبہ کرتا ہوں۔ اسی وقت میں نے سخت قلق سے آہ مار کر رونا شروع کیا اور اپنے گناہوں کی معافی رو رو کر چاہی۔ جب اسی طرح میری روحانی عمارت کی بنیاد رکھی گئی تو میں اسی حالت میں روتا ہوا اپنی قیامگاہ میں آیا اور سارا دن خوب رویا کیا۔ غرض اس حال میں جو جو بدچلنی سامنے آئی۔ اس کی معافی کے لئے استدعا کی۔ رات کو حضرت مولوی غلام رسول صاحبؓ راجیکی کا وعظ سُنتے رہے اور ان کے پاس ہی سونے کو جگہ ملی۔ پچھلی رات کو خواب دیکھا کہ اس مکان میں سے لوٹا لیکر ننگے سر باہر نکلا ہوں کہ وضو کروں اور مولوی غلام رسول صاحب موصوف کو آواز دے رہا ہوں کہ مولوی جی آؤ وضو کرکے نماز پڑہیں۔ پھر یکلخت آسمانی آوازیں بڑی شدومد سے سنائی دیں۔ مہدیؑ۔ مہدیؑ۔ مہدی۔ مہدی۔ مہدی۔ مہدی۔ جن کا آواز ایسا بلند تھا۔ کہ میں نے سُن کر کانوں میں انگلیاں دے لیں۔ اس کی نسبت فوراً ہی یہ دل میں آئی کہ حیرت ہے باوجود اس قدر آوازوں کے جو فرشتے آسمان پر دے رہے ہیں۔ لوگ متوجہ نہیں ہوتے۔ پھر الہام ہؤا۔ "مہدیؑ۔ مہدیؑ۔ مہدیؑ۔ نورالدینؓ۔ نورالدینؓ۔ نورالدینؓ" جس نے میرے دل میں ایک کیفیت پیدا کر دی۔ ایمان کو مضبوط کیا اور روشنی کی راہنمائی فرمائی۔ خاص انعام ربی سے مالامال ہؤا۔ اور یاد آیا کہ

ہر کہ نالد در گہت بہ نیاز
بخت گم کردہ را بیابد باز

الحمد للہ ثم الحمد للہ۔ خدا کے پیاروں کی باتیں ہر حال میں پوری ہوتی ہیں۔ اور دراصل اللہ تعالیٰ کو ان کے الفاظ کی قدر ہوتی ہے۔

حضرت کی تعبیر میرے لئے تو ابتک ایک معمولی بات تھی میرے والدین نے اس کو بھلا دیا اور کوئی التفات نہ کی۔ آخر ایک عرصہ کے بعد اس کی تکمیل کی بنیاد خدا تعالیٰ نے خود ہی رکھدی۔ خدا کرے کہ وہ محسن رب العزیز مجھے اس تعبیر کے حرف بحرف پورا کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین!

میرا تاریخی نام غلام مصطفےٰ۔ عام نام عبداللہ ہے۔ مجھے اسم بامسمی بناوے اور دین کی خدمت کا تاج خاکی نصیب کرے۔ آمین!

میں نے ان حالات کا اظہار نتیجہ خیز جانکر عرض کیا ہے اور خدا کی قسم کہ سچا واقعہ پیش کیا ہے۔ خدا کرے بہتوں کی ہدائت کا موجب ہو۔ اور مجھے بھی سرخروئی دارین نصیب ہووے۔ آمین!

احقر العباد نیازمند عبداللہ

[1] نوٹ۔ ان دنوں حضرت صاحب کو گھوڑے سے گرنے کی وجہ سے سخت چوٹ آئی ہوئی تھی اور آپ بیمار تھے۔

اخبار عالم پر ایک نظر

صاحب آریہ گزٹ فرماتے ہیں کہ آریہ جاتی کا بیڑا پار کرنے کیواسطے ایسے سچے مجنونوں کی ضرورت ہے۔ جو **خون** کا کٹورہ بھر دیں۔ جاننے والے جانتے ہیں کہ یہ الفاظ آریہ قوم کے کن جذبات کی طرف اشارہ کر رہے ہیں + یورپ کے بعض مقامات میں یہ افواہ مشہور ہے کہ ترک اور اطالیہ کے درمیان صلح کے شرائط طے ہو گئے طرابلس اٹلی کا ہو گیا + لنڈن کے اخبار ٹیمس کے ایک نامہ نگار نے امیر کابل کی وفاداری کو گورنمنٹ برطانیہ کے حق میں مشتبہ قرار دیا ہے + آئرلینڈ کو حکومت خود اختیاری دینے کے خلاف وہاں کے بعض لارڈ گورنمنٹ کے **خلاف** ہتھیار اُٹھانے تک تیار ہیں + ہندوستان میں ۶ کروڑ ۶۶ لاکھ **مسلمانوں** میں سے صرف ایک لاکھ اسی ہزار لکھے پڑھے ہیں + اچھوت ذاتوں کے متعلق لالہ لاجپت رائے نے ٹاون ہال بنارس میں ایک لیکچر دینا چاہا تھا جس کے لئے میونسپل کمیٹی سے اجازت چاہی گئی۔ مگر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے میونسپل کمیٹی کے افسر اعلیٰ کی حیثیت سے حکم دیا کہ جبتک اطمینان نہ دلایا جائے کہ لیکچر میں جھگڑے کی کوئی بات بیان نہ کی جائیگی تب تک اجازت نہیں ہے + ایک سائنسدان نے دعویٰ کیا ہے کہ انسان خوراک کی جگہ **بجلی کی طاقت** سے زندہ رہ سکتا ہے + لاٹصاحب پنجاب نے پنجاب یونیورسٹی سے ایسے طالب علموں کی فہرست طلب کی ہے۔ جو امسال چند نمبروں کی کمی کی وجہ سے ناکام رہے ہوں + مدراس بیلاری میں ایک ہندو وکیل فیس لیکر موکل کے مقدمہ میں نہ حاضر ہونے کے جرم میں چھ ماہ قید اور تین ماہ کے واسطے وکالت سے **معطل کیا گیا ہے** + مہاراجہ صاحب بیکانیر نے اپنے ۲۵ سالہ جوبلی کے موقع پر چند ایک مراعات و اصطلاحات کا اعلان کرنے کے علاوہ یہ بھی اعلان کیا ہے کہ آئندہ ریاست میں عدالتی و سرکاری زبان اردو کے بجائے **ہندی** ہوا کریگی + دہلی میں اخبار فروشوں سے ٹیکس لیا جاتا ہے جو ایک ناگوار سی بات ہے۔ کیونکہ اخبار فروشوں سے اس طرح کا ٹکس شائد ہی کسی جگہ ہوگا + عمر کوٹ کے ایک اسسٹنٹ ماسٹر کا امتحان کے پرچے چرانے کے جرم میں میرپور خاص کے مجسٹریٹ کی عدالت میں چالان کیا گیا۔ ملزم ضمانت پر رہا ہے + اخبار نظام الملک مراد آباد لکھتا ہے کہ رنگون میں ایک مسلمان سوداگر نے جاپان کی ساختہ چٹائیاں منگوائی جن پر قرآن کا کلمہ لکھا ہوا ہے۔ جس سے اکثر اہل اسلام نے ناراض ہو کر ڈپٹی کمشنر کی عدالت میں بدیں مضمون نالش کی کہ ایسی چٹائیوں کی فروختگی سے ہماری مذہبی توہین ہوتی ہے + قسمت دہلی کی جگہ قسمت انبالہ بنائی گئی جس میں چھ اضلاع ہونگے۔ حصار۔ رہتک۔ گورگاؤں۔ کرنال۔ انبالہ اور شملہ + ایک ۱۸ سالہ لڑکی نے اپنے باپ پر لکھنؤ کے سٹی مجسٹریٹ کی عدالت میں مقدمہ دائر کیا ہے کہ میرا باپ مجھ سے **زنا بالجبر** کا مرتکب ہوا ہے + بڑودہ میں ایک جین مت عورت حاملہ ایک ہفتہ کا برت (فاقہ) رکھتی ہوئی مر گئی۔ عمر چوبیس سال تھی اور پانچ لڑکوں اور ایک لڑکی کی ماں تھی + سیالکوٹ میں ایک شخص نے مرد کو زنانہ لباس پہنا کر ایک جاٹ کے ہاتھ ۳۰۰ روپیہ کو فروخت کر دیا + کلکتہ ہائی کورٹ نے شیعہ و سنی کے درمیان نکاح قانون کی رو سے جائز قرار دیا ہے + باعث مسرت ہے کہ گورنمنٹ پنجاب نے انجمن حمایت اسلام کی درخواست پر بورڈنگ ہوس اسلامیہ کالج لاہور کے واسطے **پچیس ہزار روپیہ** عطا فرمایا ہے + سید ولایت حسین صاحب رضوی تمام دُنیا کا سفر پیدل کرنے کے واسطے روانہ ہو گئے ہیں + سر رابرٹ ایجرٹن صاحب بہادر سابق لفٹنٹ گورنر پنجاب ولائت میں وفات پا گئے + انگلش مین رقمطراز ہے۔ کہ ۲۷ ستمبر کو کلکتہ میں سخت بارش ہونے کے باعث ایک چشمہ نکل آیا ہے + اڈیٹر اخبار المعین امرتسر سے گورنمنٹ نے ڈیڑھ ہزار روپیہ کی ضمانت طلب کی ہے اور تا ادائیگی ضمانت اشاعت اخبار بند کر دی گئی ہے + طرابلس میں عربوں اور عثمانی فوجی افسروں نے اٹلی و ٹرکی کے درمیان صلح کی افواہ سُن کر مصمم ارادہ کر لیا ہے کہ طرابلس کی خود مختاری کا اعلان کر کے اپنے طور پر جنگ جاری رکھی جائے + جاپان میں طوفان کے باعث کروڑہا کا نقصان متصور کیا گیا ہے علاوہ ازیں بے شمار جانیں ہلاک ہو گئی ہیں + پنجاب ٹکسٹ بک کمیٹی کی طرف سے اعلان شائع ہوا ہے۔ جس میں صوبہ ہذا کے مصنفوں اور مترجموں کو جنہوں نے اردو۔ ہندی۔ اور پنجابی کتب لکھی ہوں۔ سررشتہ علم ادب کے فنڈ سے انعامات ملنے کی سفارش کی گئی ہے۔ پنجاب کے مصنفوں اور مترجموں کو اس نادر موقعہ سے فائدہ اُٹھا کر اپنی اپنی کتابوں کی چار چار جلدیں جو سال رواں میں چھپی ہیں یا چھپنے والی ہیں۔ ۱۵ دسمبر سے پہلے پہلے صاحب سکرٹری پنجاب ٹکسٹ بک کمیٹی کو بھیج دینی چاہئیں + شیخ سنوسی نے وزارت جدیدہ کے نام پیغام بھیجا ہے۔ جس کے اصلی الفاظ حسب ذیل ہیں "مجھے ٹرکی کی پیچیدگیوں اور البانیہ کی شورش کا از حد افسوس ہے میں دولت علیہ سے امید کرتا ہوں کہ وہ جنگ کے پروگرام میں کوئی تبدیلی نہ کریگی۔ اور جدید وازارت طرابلس برقہ اور بنغازی میں اپنے شہنشاہی حقوق کی حفاظت پر قدیم وزارت کی طرح اڑی رہیگی۔ اگر ایسی شرائط پر صلح کر لی گئی۔ جو عثمانی قوم اور عربوں کے لئے باعث مضرت ہوئیں تو مجاہدین اُسے ہرگز ہرگز نہ تسلیم کریں گے"

ہمعصر بھارت مہاراجہ پٹیالہ کی تیسری شادی ہونے پر لکھتا ہے کہ مہاراجہ صاحب کو چاہئے تھا کہ وہ بھارت سمراٹ کی مثال کی پیروی کرتے ہوئے ایک ہی شادی پر قناعت کرتے ہوئے اپنے دیش اور جاتی پر احسان کرتے اور رعایا کو ایک عمدہ اخلاق سکھاتے + مگر افسوس کہ صفحہ ۲ پر یہ فلاسفی چھانٹے ہوئے ہمعصر موصوف دروغ گو را حافظہ نباشد پر عمل کرتے ہوئے صفحہ ۱۰ پر لکھتا ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب (علیہ الصلوۃ والسلام) قادیانی کے خلیفہ صاحب بھی مرزا صاحب کیطرح ڈھنگ بنانے سکتے ہیں۔ حضرت مسیح اور کرشن جی کے متعلق آپ اکثر گوہر فشانی کرتے رہتے ہیں۔ اور حال میں ایک تحریر بدر میں شائع کرائی ہے۔ کہ بھگوان کرشن کی گوپیوں سے مراد ان کے مرید ہیں۔ اس پر ہمعصر موصوف ... چڑا ہے گویا مرید نہیں ہونے چاہئے بلکہ وہ سولہ سو گوپیاں ان کی بیویاں ہی ہیں۔ تو ہم پوچھتے ہیں کہ جب بخیال شما بھگوان کرشن نے سولہ سو بیویاں رکھی ہوں تو مہاراجہ پٹیالہ کے کثرت ازدواج پر کیوں چڑتے ہو؟

مفرح یاقوتی

تیار کردہ حکیم محمد حسین صاحب مہتمم کارخانہ مرہم عیسیٰ لاہور۔ مصدقہ حضرت امیر المؤمنین

اعضائے رئیسہ کو طاقت دیتی ہے۔ مبہی۔ مفرح اور مقوی ہے ہر قسم کے ضعف اور سستی اور ناطاقتی کو دور کرتی ہے۔ دفتر اخبار بدر سے بادائے قیمت نقد ساڑھے چار روپے (۴/۸) یا بذریعہ قیمت طلب پارسل مل سکتی ہے۔

اطلاع عام

عوام الناس کی خدمت میں التماس ہے کہ ہماری دوکان امرتسر کٹڑہ جیمل سنگھ میں واقع ہے۔ اس دوکان میں ہر قسم کے برتن بتفصیل ذیل۔ حمام سماوار۔ ہر قسم کے جگ سوپ یعنی یخنی نکالنے کا برتن۔ گنج یعنے کل برتنوں کا سٹ۔ کلفی ہر قسم پلوٹا۔ تھالیاں۔ سرپوش۔ پتنوس چلمچی سکوڑہ وغیرہ از قسم تانبا و پیتل ہر وقت تیار اور حسب فرمائش بنائے جاسکتے ہیں جس صاحب کو خرید نامنظور ہو بہ ادائگی قیمت خرید فرما سکتا ہے اُدھار سے معاف فرماویں اور حسب فرمائش جس وقت جس طرح کا مال چاہیں۔ نمونہ دینے پر بھی تیار ہو سکتا ہے اور دیگر شہروں میں مال بذریعہ وی۔ پی بھیجا جاتا ہے۔

محمد ابراہیم محمد اسمٰعیل مسگر بر دوکان میاں قطب الدین خان صاحب مرحوم مسگر۔ امرتسر۔

فصلی بخار اور طحال کی دوا

یہ دوا اونتیس (۲۹) سال سے سارے ہندوستان میں استعمال کی جاتی ہے اگر آپ بخار میں مبتلا ہوں۔ اور سب قسم کے علاج کرا کے تنگ آ گئے ہوں تو اس مجرب دوا کو ایک مرتبہ ضرور منگوا کر استعمال کریں اس میں چند فائدے لاجواب ہیں۔ یہ ملیریا کیڑوں کو مار دیتی ہے۔ اس لئے اس کی چار پانچ خوراک پیتے ہی بخار کا آنا بند ہو جاتا ہے۔ اور یہ خون کو گاڑھا کر دیتی اور تلی کو گراتی ہے قیمت شیشی کلاں چودہ (۱۴) آنہ محصول دو شیشی تک ۴ر۔ قیمت شیشی خورد آٹھ آنہ محصول ڈاک ۵ر دو شیشی تک ۶ر

داد کا مجرب مرہم

ایک مرتبہ لگانے سے کھجلی اچھی ہو جاتی ہے۔ دو تین مرتبہ لگانے سے ایک دم اچھا ہو جاتا ہے۔ قیمت فی ڈبیہ ۴ر۔ محصول ڈاک ایک ڈبیہ سے ۶ ڈبیہ تک ۵ر اور بارہ ڈبیہ تک ۶ر

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت سٹریٹ کلکتہ

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ

اصلی ممیرہ اور ممیرے کے سرمہ کا اعلان عرصہ سے شائع ہو رہا ہے۔ اس اثنا میں بہت سے لوگوں نے فائدہ اُٹھایا ہے یہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نور الدین صاحب مدظلہ کا بنایا ہوا ہے۔ آپ نے اس سرمہ کے متعلق فرمایا کہ "برائے امراض چشم بسیار مفید است"۔ یہ سرمہ دھند۔ جالا۔ پھولا۔ پڑبال سبل اور سرخی اور ابتدائی موتیابند امراض چشم کے لئے بہت مفید ہے۔ قیمت سرمہ قسم اول فی تولہ عہ۔ قسم دوم عہ قسم سوم عہ۔ اصلی ممیرہ جس کی قیمت عہ فی تولہ ہے فی الحال دو ماہ کے لئے اس کی رعایتی قیمت ے فی تولہ کر دی ہے بعض ضروریات نے مجھے ایسا کرنے پر مجبور کر دیا ہے ترکیب استعمال۔ ممیرہ پتھر پر رگڑ کر یا سرمہ کی طرح باریک پیس کر آنکھوں میں ڈالا جاوے۔ یہ سرمہ گرمی کے موسم میں جس کی آنکھیں دکھتی ہوں۔ تو ان کے لئے بہت مفید ہے۔

ست سلاجیت

محیط اعظم سے نقل کیا گیا ہے جس کی عبارت درج ذیل ہے۔ مقوی جمیع اعضا۔ نافع صرع۔ مشتہی طعام۔ قاطع بلغم و ریاح دافع بواسیر و جذام و استسقا و زردی رنگ و تنگی نفس و دق و شیخوخیت۔ فساد بلغم و قاتل کرم شکم۔ مفتت سنگ گردہ و مثانہ و سلسل البول و سیلان منی و یبوست و درد مفاصل وغیرہ وغیرہ بہت مفید ہے۔ بقدر دانہ نخود دودھ کے ساتھ صبح کے وقت استعمال کریں۔ قیمت قسم اول ۱۲ر تولہ۔ قسم دوم ۸ر تولہ ہے۔

لنگیاں اور کلاہ

ہر قسم کی لنگیاں مشہدی اور پشاوری۔ بادامی سیاہ اور سفید۔ ماشی۔ ریشمی اور سوتی۔ سُتری صافے سفید اور بادامی اور پشاوری ٹوپیاں ہر قیمت کی مل سکتی ہیں۔

المشتہر

احمد نور کابلی مہاجر سوداگر قادیان۔ ضلع گورداسپور

کھوئی ہوئی قوت

کی واپسی کے لئے ہمارے ایک بھائی ایک معتبر اور قیمتی دوائی کھانے اور لگانے کی پیش کرتے ہیں۔ قیمت مبلغ دس روپے (عٰ) ہے۔ اور بدر ایجنسی قادیان سے مل سکتی ہے۔

مسلمانوں کی دلچسپی کی سات انگریزی کتابیں

(۱) دی ٹرکو اٹالین وار اینڈ اٹس پرابلمس۔ مصنفہ سر طامس بارکلے۔ یہ کتاب جنگ طرابلس کے مسائل پر بحث کرتی ہے۔ اور اس میں ایک باب سید امیر علی بالقابہ کا لکھا ہوا بھی ہے ۲۵۰ صفحات مجلد قیمت مبلغ ۱۲ر فی نسخہ پختہ۔

(۲) ان دی شیڈ و آف اسلام۔ درکلِ اسلامی مصنفہ۔ ڈی بیترا وکا۔ اسلامی زندگی کے متعلق ایک غیر معمولی دلچسپی کا ناول ہے۔ قیمت عہ فی نسخہ۔ مجلد عہ۔

(۳) سم پیجز فرام دی لائف آف ٹرکش ویمن۔ ترکی خواتین کی زندگی کے حالات۔ مصنفہ ڈی بیترا وکا۔ قیمت عہ پختہ۔

(۴) دی وڈو ووڈ کوئین یا رانی صاحبہ جھانسی۔ یہ ایک قصہ ناٹک کے طرز پر ہے مصنفہ الیگزنڈر راجرس ہے۔ جس کا دیباچہ مشہور مستشرق سر ایڈون آرنلڈ صاحب کا ہے مجلد قیمت مبلغ ۱۲ر

(۵) دی سے انگس آف محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ احادیث آنحضرتؐ کا انگریزی ترجمہ۔ مؤلفہ سہروردی صاحب ایم اے قیمت ۱۲ر فی نسخہ۔

(۶) ایشیا اینڈ یورپ۔ مصنفہ میریڈتھ ٹونسنڈ۔ جو بہت مدت تک ایشیا میں رہ چکے ہیں۔ ہر دو براعظموں کے تعلقات پر مدت العمر غور کرنے کے بعد اپنے نتائج فکر کو اس کتاب کے ذریعے سے دنیا کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ ایڈیٹر صاحب سپکٹیٹر رقمطراز ہیں۔ کہ اس عجیب کتاب کی دلچسپی کسی مبالغہ کے اندر نہیں آ سکتی۔ وہ مشکل اور اہم مسائل جو ایشیا پر حکومت کرتے ہوئے سلطنت برطانیہ کے سامنے ہیں۔ اس کتاب میں حل کر دیئے گئے ہیں۔ چوتھی بار چھپی ہے۔ مجلد قیمت مبلغ ۱۴ر

(۷) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) عربی اکبر۔ مصنفہ ایضاً نئی کتاب ہے۔ مجلد قیمت ۱۲ر

المشتہران

بلیکی اینڈ سن لمٹیڈ

وارِوِک ہؤس بمبئی

Blackie & Son Ld

Warwick House,

Bombay

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

BADR

بدر

QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

عام قیمت سالانہ ۲؏ بغیر ضمیمہ درس قرآن شریف

Registered No. L. CLXXXVIII

ضمیمہ درس قرآن مجید

معہ اگر تو تشنہ لبی از فراق یار ازل

بنوش جرعۂ وصلش زجام نور الدین

جلد ۱۲

۱۳- ذیقعد ۱۳۳۰ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۴- اکتوبر ۱۹۱۲ء مطابق ۹ کاتک سمہ ۶۹ چارر

ضعیف و مردہ دلی گر بقادیان درآ

بروز جمعرات

کہ ہست محی موتیٰ کلام نور دین

نمبر ۱۷

دس شرائط بیعت

اوّل- یہ کہ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ **دوم** یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بد نظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا۔ اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے **سوم** یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا **چہارم**- یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے **پنجم** یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور ہر حالت میں راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا۔ بلکہ قدم آگے بڑھائیگا **ششم** یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کر لیگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا **ہفتم** یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ **ہشتم** یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا **نہم** یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ **دہم** یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوۃ محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اُس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا۔ کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفیٰ ما را امام و پیشوا

اندریں دیں آمدہ از مادریم
ہم بریں از دار دنیا بگذریم

آں کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست

آں رسولے کش محمدؐ ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او با شیر شد اندر بدن
جاں شد و با جاں بخواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام

ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آں نہ از خود از ہماں جائے بود

اقتدائے قول او در جان ماست
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست

از ملائک و از خبرہائے معاد
ہر چہ گفت آں مرسل رب العباد

آں ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آں مستحق لعنت است

معجزاتِ او ہمہ حق اند و راست
منکر آں مورد لعن خدا است

معجزاتِ انبیائے سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیاست

یکدم دوری ازاں عالیجناب
نزد ما کفر ست و خسران و تباب

بدر پریس قادیان میں معراج الدین عمر پروپرائٹر و پرنٹر پبلشر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا۔

اخبار قادیان و برادران احمدیہ

حضرت خلیفۃ المسیح رضی اللہ عنہ ایدہ اللہ تعالیٰ بخیریت ہیں۔ تمام درس قرآن شریف حسب معمول ہوتے ہیں۔ اہل بیت حضرت مسیح موعودؑ بھی بہمہ وجوہ بخیریت ہیں۔ شیخ عبدالرحمٰن صاحب قادیانی جو حضرت صاحبزادہ صاحب کی مشایعت کے واسطے بمبئی تک گئے تھے واپس قادیان آگئے ہیں۔ میاں محمد حسن صاحب مہاجر چوہدری غلام احمد صاحب اضلاع جالندھر و ہوشیارپور کے علاقوں میں وعظ کر رہے ہیں اور اشاعت دین میں کوشاں ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کا ناصر ہو۔ الحکم کے تازہ پرچے میں تحریک محمودی اور الحکم کی اعانت کا مضمون احباب احمدیہ کے واسطے قابل غور ہے۔ الحکم اخباری دنیا میں سلسلہ حقہ کا سب سے پہلا خادم ہے اور اُس کے بقا اور قیام میں ساعی ہونا قومی عزت و غیرت کے سوال میں شامل ہے۔ شیخ محمد یوسف صاحب ایڈیٹر نور لیکچر دینے کے واسطے ٹاوہ تشریف لے گئے ہیں۔ امید ہے کہ لاہور سے ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب، ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب بھی تشریف لے گئے ہوں گے۔ حضرت کی اجازت ان کو بھی جا چکی ہے۔ حضرت صاحبزادہ صاحب اور عرب عبدالمحی صاحب ۱۷ تاریخ کو جہاز پر سوار ہو گئے۔ پورٹ سعید جائیں گے اور وہاں سے عرب شریف بعزم حج۔ حضرت میر ناصر نواب صاحب ۱۴ تاریخ کو جدہ جانے والے جہاز پر سوار ہوئے۔ خواجہ صاحب کا خط بخیریت پہنچنے کا لنڈن سے آگیا ہے۔ ان سب بزرگوں کی اُن کے ان سفروں میں ہم یہی امداد کر سکتے ہیں کہ اُن کے واسطے درد دل سے دعائیں کریں۔ حضرت صاحبزادہ صاحب اپنے ایک خط میں لکھتے ہیں کہ قادیان والوں پر میرے کچھ حقوق ہیں کیا وہ میرے لئے دعا کریں گے؟ اس پر معزز ہمعصر الحکم نے کیا خوب لکھا ہے کہ آپ کے سلسلہ عالیہ کے ہر فرد پر حقوق ہیں۔ کون ہے جو آپ کے اس دینی سفر کے خیال پر درد مند نہیں ہو جاتا۔ اللہ تعالیٰ آپ کا حافظ و ناصر ہو اور آپ کو صحت و سلامتی کے ساتھ رکھے اور دینی خدمات میں بڑے بڑے حصے عطا کرے۔ آمین ثم آمین۔ حضرت صاحبزادہ صاحب کا ایڈریس قاہرہ میں C/o Thomas Cook & Son Cairo Egypt. ہے۔ اور بمبئی میں میاں صاحب کا تار کا پتہ C/o Fondling, Bombay ہے اور خط کا پتہ C/o Seth Esmaeel Adum No 70 Jumana Masjid Bombay ہے۔

حضرت خواجہ صاحب نے لنڈن میں مسلمان طلباء کو نماز جمعہ سے غافل پا کر سب سے پہلا کام یہ کیا ہے کہ اپنے خرچ پر ایک مکان کرایہ پر لیکر وہاں مسلمانوں کو جمعہ پڑھایا کریں۔ جزاہ اللہ الخیر۔ اللّٰھم زد فزد۔

نہایت خوشی کی بات ہے کہ دفتر الحکم سے ایک نیا رسالہ **احمدی خاتون** نام جاری ہونے لگا ہے۔ مقاصد نام سے ظاہر ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس رسالہ کو کامیاب کرے۔

حجۃ اللہ حکیم محمد حسین صاحب قریشی احمدی۔ موجد مفرح عنبری۔ جوبلی کابلی مل۔ ڈبی بازار لاہور نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک تقریر جو حضور نے لاہور میں ایک بڑے مجمع میں ایک سائل کے جواب میں کی تھی۔ نہایت خوشنما خوشخط چھاپ کر شائع کی ہے۔ سوال یہ تھا کہ جب کہ ہم اللہ تعالیٰ پر صدق دل سے ایمان رکھتے ہیں۔ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی ایمان لائے ہیں۔ نماز۔ روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ وغیرہ حشر نشر پر ایمان رکھتے ہیں تو پھر ہمیں آپ کا ماننا کیوں ضروری ہے؟ یہ سوال ایک غیر احمدی کی طرف سے تھا اور اس کا جو سچا اور پُر معرفت جواب حضرت مسیح موعودؑ نے دیا۔ وہ اس ٹریکٹ میں چھاپا گیا ہے۔ اس ٹریکٹ کی اشاعت بہت کثرت سے ہونی چاہئے۔ کیونکہ یہ سوال اکثر پیدا ہوتا ہے۔ بالخصوص جہاں کہیں ہمارے معزز لیکچرار مثلاً خواجہ صاحب کی پُر اثر اور پُر حکمت تقریریں تائید اسلام میں غیر احمدی لوگ سنتے ہیں اور ایک احمدی کو اسلام کی حمایت میں ایسی معجزانہ توفیق پاتے ہوئے دیکھ کر کفر بازی کے تکبر سے تنزل کر لیتے ہیں اور احمدیوں کو مسلمان سمجھنے لگ جاتے ہیں۔ تو پھر سب سے پہلا سوال ان کا یہی ہوتا ہے کہ ہمارے واسطے احمدؑ رسول اللہ کا ماننا کیوں ضروری ہے۔ ایسے موقعوں پر یہ رسالہ کثرت سے شائع کر کے پبلک کی رہنمائی کرنی چاہئے۔ یہ رسالہ قریشی صاحب سے دو پیسہ کا ٹکٹ بھیج کر مفت منگوایا جا سکتا ہے اور جو صاحب زیادہ تعداد میں چھپوانا چاہیں وہ قریشی صاحب کے ذریعہ سے چھپوا سکتے ہیں۔ اس مطلب کے واسطے ہنوز مطبع میں پتھر محفوظ ہیں۔ ایک سو نسخہ پر قریباً ۱۲ خرچ ہوتے ہیں۔ قریشی صاحب کا پتہ اوپر درج ہے۔

وی - پی

اگلا (۳۱ - اکتوبر کا) پرچہ اُن تمام صاحبان کی خدمت میں وی - پی کیا جائیگا جنہوں نے ابھی تک ۱۹۱۲ء سے اپنا سال منظور نہ کیا تھا۔ یا جن کے نام ابھی تک پچھلا کچھ بقایا ہے۔ جو صاحب بلا وجہ واپس کریں گے۔ اُن کے نام کا اخبار بند کر دیا جاوے گا۔

دعا مدد پسر نواب الدین صاحب ظفروال علیل ہے۔ احباب دعا کریں۔ خدا شفا دیوے۔

درخواست جنازہ مفصلہ ذیل مرحوم بھائیوں کے واسطے احباب دعائے مغفرت کریں:-

(۱) میاں احمد دین صاحب۔ دنیاپور۔ ضلع ملتان۔

(۲) چوہدری غلام احمد صاحب بی۔ اے جو محکمہ ڈاکخانہ میں ملازم تھے اور آجکل چھاؤنی جالندھر میں پوسٹ ماسٹر تھے فوت ہو گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مغفرت کرے۔

(۳) ماسٹر ولی اللہ صاحب پسر خلیفہ ہدایت اللہ صاحب شاعر ایک پُرجوش احمدی تھے اکثر اخباروں میں تائید سلسلہ کے لئے مضامین شائع کیا کرتے تھے فوت ہو گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مغفرت کرے!

خریداران تشحیذ مطلع ہوں آپ کے پتوں کی چٹیں نئی لکھوائی جا رہی ہیں۔ جو صاحب اپنے پتے میں کوئی غلطی پائیں ضرور مہربانی فرما کر اطلاع دیں تاکہ صحت ہو سکے۔ میں جانتا ہوں بعض مقاموں کے نام غلط ہیں۔ مگر صحیح معلوم نہیں۔ اس لئے تبدیلی نہیں ہو سکتی۔ ہر ایک صاحب اپنے اپنے پتہ کی چٹ اطلاع فرما دیں۔ ورنہ شکایت معاف۔ **مینیجر تشحیذ**

اخبار عالم پر ایک نظر

بلقان کی ریاستوں میں قیام امن کی تمام امیدیں قطعاً منقطع ہو گئی ہیں۔ برما میں لاکھوں روپیہ کا تیل کا تالاب بجلی کے گرنے سے تباہ ہو گیا۔ اور رنگون میں طوفان سے پچیس ہزار ایکڑ چاول کی کاشت غرقاب ہو گئی۔ پرنس وحیدالدین برادر سلطان المعظم روم اور شہزادہ عبدالرحیم برادرزادہ سلطان اور فرزند غازی سلطان عبدالحمید معزول نے بصورت جنگ میدانِ حرب میں جانے کا ارادہ کیا ہے۔ الحمد للہ کہ ایم اے او سکول چک ۲۳۳ ضلع لائل پور کی عمارت کے واسطے بیدار مغز اور رعایا پرور ڈپٹی کمشنر لفٹننٹ کرنل ڈگلس صاحب نے کافی زمین دینے کا وعدہ فرمایا ہے۔ علاوہ ازیں ہم اس خوشی کے ساتھ یہ افسوس کئے بغیر بھی نہیں رہ سکتے کہ سکول مذکور کی اسقدر ترقی محض ایک احمدی ہیڈ ماسٹر مسمی محمد علی خان صاحب اشرف کی کوشش اور محنت کا نتیجہ ہے جو گذشتہ سال بسبب احمدی ہونے اور سکول کے ناظمین کی علانیہ مخالفت کے مستعفی ہو چکا ہے۔ سکول کمیٹی پر واجب ہے کہ اپنے کام سے کام لے اور ایسے مباحثات و

بدرِ مُنوّر

حکیم سراج الدین صاحب کے صاحبزادے دہلی سے تشریف لائے۔

خلیفہ رشید الدین صاحب نے سوال کیا کہ کیا ابنِ عبد الحکم کوئی مورّخ ہیں۔

فرمایا۔ ایک اور بڑے مورخ کو میں جانتا ہوں۔ جو ادیب بھی ہیں۔ اور جنکا نام احمدؐ ابو الفضل بن ابی طاہر طیفوری ہے

درس کو تشریف لیجاتے ہوئے فرمایا۔ کہ لنڈن میں تین لاکھ عورتیں۔ بغیر نکاح کے نکاح کی خواہشمند بیٹھی ہیں۔

مولوی سراج الدین صاحب کے صاحبزادے سے فرمایا۔ کہ اگر میں تم سے کسی حدیث کی نسبت کچھ دریافت کروں۔ تو یقیناً تم جواب نہ دیسکو گے۔ کیونکہ مولوی لوگ اچھے تو پڑھاتے ہی نہیں۔ انہوں نے عرض کیا۔ کہ حضور بیشک! پھر حضور نے دریافت فرمایا کہ کیا تم احادیث پڑھتے ہوئے مشکل حدیثوں کا خوب مطلب دریافت کر سکتے تھے۔ عرض کی کہ نہیں۔ آپ فرمانے لگے کہ میں مولوی نذیر حسین صاحب دہلوی کے پاس گیا۔ اور ان کو کہا کہ اگرچہ اب میں بوڑھا ہو گیا ہوں۔ اور میری عمر بھی پڑھنے کی نہیں رہی۔ لیکن اگر آپ صرف دو تین ہی سوالات کا جواب دیدیں تو آپ کا شاگرد ضرور بنجاؤنگا۔ کہنے لگے کہ بہت اچھا جب میں نے سوال کیا تو کہنے لگے کہ اس میں تو بڑا بکھیڑا ہے اور اصل بات تو یہ ہے کہ سوال آپ کے وقت کا ہے اور آپ ہی اس کا جواب دیں نہ یہ ہمارے وقت کا ہے اور نہ ہم اس کا جواب دیسکتے ہیں۔ پھر میں نے ایک اور سوال کیا۔ تو کہا اس میں اس سے بھی بڑھکر جھگڑا ہے۔ اور کہا کہ اچھا یہ سوال نہیں کوئی اور سوال کرو۔ جب تیسرا سوال کیا۔ تو صاف کہدیا کہ ہمیں اسکا ہی جواب نہیں آتا۔

پھر سراج الدین صاحب کے صاحبزادوں سے مخاطب ہوکر فرمایا۔ کہ جو پڑھو مستقل ہوکر۔ جو کام کرو مستقل ہوکر۔ تجارت کرو تو مستقل ہوکر۔ بغیر استقلال کے ہر کام لغو ہے۔

درس کو تشریف لیجاتے وقت احمد نور صاحب کابلی سے فرمایا۔ کہ تمہارے کنبہ میں جو اکثر آدمی بیمار رہتے ہیں۔ تو اس کا سبب یہ ہے۔ کہ اس میں گھاس بہوس اور چھوٹے جوان لوگوں کو کاٹتے ہیں۔ اور مچھروں سے بخار بہت پھیلتا ہے اس لئے چھوٹے چھوٹے تمام درخت اپنے مکان میں سے اکھاڑ کر پھینکدو۔ اور ان کی بجائے یوکلپٹس کے درخت لگا لو۔ اور چونکہ تالاب تمہارے مکان کے نزدیک ہے جو وہ ایک بخار کا سبب ہے۔ اس لئے تالاب کیطرف کی دیوار کو اور بلند کردو۔

۲۔ اکتوبر کی صبح کو حضور۔ حکیم محمد عمر صاحب کے مکان پر کسی مریض کو ملاحظہ فرمانے کے لئے تشریف لے گئے۔ اور وہاں سے مکان پر تشریف لا فرمایا۔ کہ میں ابھی باہر آتا ہوں۔ مگر بہت تھک گیا ہوں یہ فرما کر اندر تشریف لیگئے۔

دُعا

ایک گمنام خط حضرت کی خدمت میں پیش ہوا کسی نے لکھا کہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔ نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ ۔ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۔ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۔ لَمْ يَلِدْ ۔ وَلَمْ يُوْلَدْ ۔ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۔

یہ دعا آپ پڑھیں۔ دوسروں کو پڑھنے کے لئے کہیں حضرت نے فرمایا کیا حرج ہے یہ تو قرآن شریف کی دعائیں ہیں ہم تو یہ پڑھتے ہی رہتے ہیں۔ اخبار میں چھاپ دیویں۔

اپنا حق لو

ایک دوست نے دریافت کیا کہ میرے احمدی ہو جانے کے سبب میرے بھائی بڑے سخت دشمن ہو گئے ہیں وہ مجھ پر ظلم کرتے ہیں۔ جایدادمیں جو میرا حصہ ہے وہ میں لینے لگتا ہوں۔ تو ہتھیار لے کر مجھ پر حملہ کرتے ہیں۔ میں ان کا اس طرح مقابلہ کرنا چاہتا ہوں۔ حضرت نے فرمایا اپنا حق لینا انسان کے واسطے ضروری ہے اور اپنے حق کا بچاؤ کرتے ہوئے جو قتل ہو جاوے وہ شہید ہے۔

بیوی کو ساتھ رکھو

مہاجرین میں سے ایک صاحب سسرال گئے ہوئے تھے انہوں نے لکھا کہ میں واپس قادیان آتا ہوں مگر بیوی کو سسرال میں چھوڑ جاؤنگا۔ حضرت نے جواب میں فرمایا کہ ہمیں تو یہ بات سمجھ میں نہیں آتی۔ بی بی اس واسطے نہیں ہوتی کہ اس کو وہاں چھوڑ دیا جاوے؟ آپ یہاں آرہیں۔ بی بی کو اپنے ساتھ رکھنا چاہیئے۔

کثرت ازدواج

غیر مذاہب والوں نے جہاں اور مسایل اسلام پر زہر اگلا ہے وہاں انہوں نے اسلامی مسئلہ کثرت ازدواج پر بھی بڑی شد ومد سے اعتراض کیا ہے مگر انہیں واضح رہے کہ حضرت سلیمان کی سات سو بیبیاں اور تین سو حرمیں تھیں اور حضرت داؤد کی سو جوروآں تھیں (اول سلاطین باب ۱۱۔ آیت ۳) حضرت سلیمان کے بیٹے رحبعام کی اٹھارہ جوروآں اور ساٹھ حرمیں تھیں (۲ تواریخ باب ۱۱۔ آیت ۲۲) حضرت سلیمان کے پوتے ابیاہ کی چودہ جوروآں تھیں (۲ تواریخ باب ۱۳۔ آیت ۲۱) حضرت جدعون کی بہت سی جوروآں تھیں (قاضیون کا باب ۸۔ آیت ۳۰)۔ یہ تو ابتدئی زمانہ کے حالات ہیں ۱۹۱۴ء میں مشنری پادریوں نے بیان کیا ہے کہ افریقہ کے علاقہ اوپو کے شاہ کے پاس آٹھ سو عورتیں ہیں۔ اور ایک اور بادشاہ ہے جو ہر سال تین ہزار عورتیں کرتا ہے۔ اور سال کے بعد ان کو اپنے اہلکاروں اور سپاہیوں میں بطور انعام بانٹ دیتا ہے یا بطور غلاموں کے انہیں بیچ ڈالتا ہے۔ کیپ ٹون میں ملایا کا رہنے والا ایک نجار سنہ ۱۹۱۰ء میں قتل کے جرم میں گرفتار ہوا تو اس نے اقرار کیا کہ میری ۲۷ بیویاں ہیں!۔

اسی طرح ہندوستان اور کشمیر کے راجوں مہاراجوں نے بھی جنکے نام نامی ذیل میں درج ہیں کثرت ازدواج میں کسر نہیں رکھی۔ راجہ شہر راگ جیوتش کی ۱۶۰۰۰۔ رانی۔ دیکھو تاریخ فرید کوٹ جلد ا صفحہ ۲۷۱ و ۲۷۲۔ سری کرشن جی مہاراج کی ۱۶۸۰۰۔ ہر ایک رانی سے دس لڑکے اور ایک لڑکی پیدا ہوئی (ایضاً صفحہ ۱۷۲)۔ راجہ سالباہن کی رانیاں تو بہت تھیں لیکن اخیر وقت کی تعداد ۱۴۸۵ تھی۔ ایضاً صفحہ ۷۴ جلد ۲۔ راجہ رسالو کی انگنت ایضاً صفحہ ۷۸۔ راجہ بلبند کی ۱۲۔ ایضاً صفحہ ۷۷۔ راؤ تنز کی ۱۵۔ صفحہ ۷۷۔ راجہ دیوراج کی ۲۵ صفحہ ۱۷۹۔ مہاراول منڈ کی ۱۵ صفحہ ۱۸۱۔ راؤ جوندہر کی ۱۳۔ ایضاً جلد ۳ صفحہ ۱۷۔ راجہ وزرلوت (بجرادت) کی ہر وقت ۳۶۰ موجود رہتی تھیں دیکھو تواریخ کشمیر حصہ اول صفحہ ۱۸۳ مصنفہ ملک محمد الدین صاحب فوق۔ راجہ پردہ گپت کی ۱۳۔ ایضاً صفحہ ۲۳۔ راجہ کلش دیو ۲۷ ایضاً صفحہ ۲۷۔ راجہ ہرشدیو ۳۶۰ ایضاً صفحہ ۲۱۱ ۔ اور راجہ رام دیو تاکی ارجن شہزادہ اور راجہ مہرہ اور راجہ چکرورما اور راجہ ادبچل والیان کشمیر کی کئی رانیاں تھیں ایضاً صفحہ ۸۰ و ۹۵ و ۱۲۱ و ۲۱۲ و ۲۵۲۔ اور راجہ چندر دیو والی کشمیر نے حرم سرا کی اسقدر رہبری کی تھی کہ سال کے دنوں کے حساب سے ہر وقت انکی تعداد ۳۶۰ سے کم نہ ہونے پاتی تھی ایضاً صفحہ ۶۹۔

(دیکھو تاریخ تراب صفحہ ۵۰)۔ دوایر جگہ میں بیاہ کا کچھ ٹھکانا نہیں۔ تین بہنیں ایک آدمی سے اور پانچ بھائی ایک عورت سے بیاہ کرسکتے تھے۔ علاوہ اسکے مغلوب دشمنوں کی عورتیں تو گویا اپنی بیاہتا تھیں (تاریخ تراب صفحہ ۱۵) کلکتہ کے اخبار سنجیونی نے ۱۸۹۲ء میں ایک مزید فہرست ان لوگوں کی شایع کی ہے جنہوں نے ایک سے زیادہ بیویاں کی ہیں وہ سب لوگ ۲۴ گاؤں کے باشندے اور یہ کل ۲۴۷ آدمی ہیں انہیں سے ایک ایشر چندر مکرجی ساکن بلیکٹی ضلع بریسال کے ہیں اور انہی گزشتہ ۸۰ سال کی عمر میں ۱۶۸ شادیاں کی ہیں۔ ایک بابو گریش چندر بنرجی ساکن کلیا ضلع فرید پور صرف ۶۷ بیویاں کر چکے ہیں ایک صاحب بابو کارت چندر نے ۲۲ بیویاں کی ہیں۔ چار صاحب ایسے ہیں جنہوں نے دس سے زیادہ اور بیس کے اندر بیویاں کی ہیں ۲۴ صاحب ایسے ہیں جنہوں نے دو سے چار تک شادیاں کی ہیں۔ شاہ انام کی سو بیبیاں تھیں اور محل میں ہر ایک خدمت عورتوں کے سپرد ہے تین عورتیں انکے کمرہ میں پہرہ دیتی ہیں۔ پانچ ہر وقت خدمت کیلئے مستعد رہتی ہیں۔ شہر بنگ کوک سیام کا دار الخلافہ ہے جسکی آبادی ۹ ہزار کی ہے اسمیں ایک بھی مرد نہیں تمام عورتیں ہی ہیں۔ دفتروں، مندروں، دوکانوں، کارخانوں وغیرہ میں سب جگہ عورتوں کا دور دورہ ہے۔ عورتیں ہی جج عورتیں ہی جنرل اور سپاہیوں کے فرایض ادا کرتی ہیں چونکہ شاہ سیام معہ بچوں اور بیگم کے یہاں رہتا ہے اس لئے کسی مرد کو وہاں آنے کی اجازت نہیں جس عورت کو چاہے بلا سکتا ہے اور سنئے رانی دروپدی پانچ بھائیوں کی بیوی ہوئی۔ تاریخ تراب صفحہ ۹۴) ونوٹ حاشیہ صفحہ ۲۷۷ تاریخ فرید کوٹ جلد اول باب دوم ملک تبت میں شاید اسی کی تقلید پر ایک لڑکی کے ایک وقت میں پانچ خاوند ہوتے ہیں ہر ایک خاوند کو گیارہ بھیڑیں یا دو گائے ایک گھوڑا ڈیڑھ من جو کا آٹا بیوی کے والدین کو دینا پڑتا ہے ملک تبت میں اگر تم کسی شخص کی سب سے بڑی لڑکی سے شادی کرلو تو اسکی تمام چھوٹی بہنیں تمہارے ساتھ جائز طور پر شادی شدہ تصور کیجائیگی اور تم کو حق حاصل ہوگا کہ ان کو اپنی زوجہ کہکر مخاطب کرو۔ اگر کوئی تبت کا باشندہ سب سے بڑی لڑکی سے شادی کرلیتا ہے تو وہ اس کی چھوٹی بہنوں کو بھی اپنی زوجہ کیطرح اپنے گھر لے جاتا اور آباد کرلیتا ہے۔ دولہا کے بھائیوں کو بھی شریک حصہ داری بننے کا حق حاصل ہے جب شوہر فوت ہو جاتا ہے تو متوفی کی زوجگان اس کے بھائیوں کے قبضہ میں آجاتی ہیں۔ لداخ کی قوم بدھ کی بیعزتی دنیا سے بڑھکر ہے یہ لوگ ایک جورو کو چھ سات حقیقی بھائیوں کے لئے کافی سمجھتے ہیں۔ کوہستان ہمالیہ کے اکثر مقامات میں یہانتک کہ نواح شملہ سے لیکر بھوٹان تک رواج ہے کہ بہت عورتوں کے ایک سے زیادہ شوہر ہوتے ہیں۔ مگر عموماً یہ سب سگے بھائی ہوتے ہیں۔ یا یوں کہو کہ ان پہاڑوں میں رواج ہے کہ جتنے سگے بھائی ہوں ان سب کی ایک جورو ہوتی ہے سب سے پہلے وہ بڑے بھائی کی جورو ہوتی ہے اور پھر اس کے بعد منجھلے اور چھوٹے بھائی کی بھی جورو سمجھی جاتی ہے اور سب کے حقوق زوجیت اس پر واجب ہوتے ہیں یہاں تک کہ بھوٹان کے ڈونگ ہوپ کی (جو ایک راجہ ہے) جورو بھی اپنے سگے بھائی کیساتھ مشترک ہے کہ جسے انگریزی زبان میں پولی اینڈری کہتے ہیں۔ برخلاف اس کے ایک شوہر کی زیادہ عورتیں کیوں نہ ہوں انجیل میں لکھا ہے کہ کوئی آدمی دو خاوند کی خدمت نہیں کرسکتا (متی ۶ باب ۲۴) مگر ایک خاوند بہت سی خادموں سے خدمت لیسکتا ہے۔ پس اس سے ثابت ہوا کہ ایک عورت کے زیادہ خاوند مناسب حال نہیں بلکہ زیادہ عورتیں ایک خاوند کے مناسب حال ہیں۔ اسلام نے ایک بیوی اور زیادہ شوہروں کے نرالے طریق کو اپنے ہاں جائز ہی نہیں رکھا۔ انبیائے سابق نے کثرت ازدواج کو کسی حد تک محدود نہیں کیا تھا اور عرب میں بھی اس کی کوئی حد اور کوئی قید نہ تھی عرب میں عورتوں کو زیادہ تکلیف دیا کرتے تھے نہ انکی خبر لیا کرتے تھے اور نہ چھوڑ ہی دیتے تھے۔ اس نقص کو رفع کرنے کے واسطے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید و فرقان حمید کے پارہ ۴ سورۃ النساء رکوع اول میں یوں ارشاد فرمایا ہے فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ مَثْنَىٰ وَثُلَاثَ وَرُبَاعَ فَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تَعْدِلُوا فَوَاحِدَةً یعنے دوسری غیر عورتیں جو تم کو بھلی لگیں ان سے نکاح کرلو۔ دو دو تین تین چار چار۔ پھر اگر تم کو ڈر ہو کہ برابر انصاف نہ کرسکو گے تو ایک ہی پر قناعت کرو اور پھر پارہ ۵ سورۃ النساء رکوع ۱۹ میں فرمایا وَلَنْ تَسْتَطِيعُوا أَنْ تَعْدِلُوا بَيْنَ النِّسَاءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ فَلَا تَمِيلُوا كُلَّ الْمَيْلِ فَتَذَرُوهَا كَالْمُعَلَّقَةِ وَإِنْ تُصْلِحُوا وَتَتَّقُوا فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ غَفُورًا رَحِيمًا یعنے تم کتنا ہی چاہو کہ بیویوں کے ساتھ (پورا) انصاف کرو تو یہ تم سے ہرگز نہ ہوسکیگا۔ خیر اتنا تو کرو کہ بالکل ایک ہی طرف نہ جھک جاؤ اور (ظلم اور زیادتی سے) بچے رہو تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے" یعنے اسلام نے یوں فرمایا ہے کہ اگر تم عدل کرسکو اور سب بیبیوں کو یکساں رکھو تب تو چار تک کی اجازت ہے ورنہ ایک سے زیادہ جائز نہیں × × × × × × × × × × × × × ×

× × × × × × × × × × × × × × × × × × × ×

× × ×۔ دنیا کے نقشوں موت پیدایش کی سالانہ رپورٹوں کے مقابلہ کرنے سے معلوم کیا گیا ہے کہ روئے زمین پر ہر ایک سو آدمی پیچھے ۱۰۹ عورتیں ہیں اور یہ کہ ناگہانی موتوں کی ۸ مرد ہوتے ہیں۔ اور ایک عورت اس سے کثرت ازدواجی کی تحریک ہوتی ہے ورنہ زیادہ عورتیں کیا کریں۔ اخبار سیویل گزٹ صلائے ہند لاہور مورخہ ۵ جون ۱۹۱۲ء صفحہ ۴ کالم سوم میں لکھا ہے کہ ایک انگریزی رسالہ نے جو بالتصویر شایع ہوتا ہے یہ خبر شایع کی ہے کہ شملہ میں ان دنوں پونے تین سو دوشیزہ یورپین لڑکیاں قابل شادی موجود ہیں۔ حالانکہ ان کے مقابلہ میں نوجوان کنواروں کی تعداد صرف ۶۲ ہے۔ لڑکیوں کی زیادتی اور لڑکوں کی کمی میں زیادہ فرق ہے بتلائے کہ باقی لڑکیوں کی زندگی کیونکر بسر ہوگی۔ انگلستان میں ۱۸۹۲ء میں پچاس ہزار بچے حرام کے جنے ہوئے درج رجسٹر ہوئے تھے یہ تعداد ان بچوں کی ہے جو بلا تفتیش حرامی مانے گئے ہیں کوئی مخفی بے اعتدالی اس شمار میں شامل نہیں ۱۸۹۰ء میں مشہور ہوا تھا کہ انگلستان میں حرام کے بچوں کی سالانہ اوسط پیدایش ۵۰ ہزار ہے یہ کیوں؟ اسلئے کہ انگلستان میں کثرت ازدواج کا رواج نہیں اگر وہاں کثرت ازدواجی جائز ہو تو یہ خرابی کبھی نہ ہو۔ اسی خرابی کے دور کرنے کے واسطے اسلام نے کثرت ازدواج کا حکم دیا ہے قطع نظر اس کے مرد کی جتنی زیادہ جوروآں کرنے سے اولاد ہوتی ہے اتنی ایک عورت سے نہیں ہوتی۔ چنانچہ حضرت سلیمان کے بیٹے رحبعام کی ۱۸ جوروآں اور ساٹھ حرمیں تھیں۔ جنسے ۲۸ بیٹے اور ۶۰ بیٹیاں تھیں (۲ تواریخ ۱۱ باب آیت ۲۱) اور حضرت سلیمان کے پوتے ابیاہ کی چودہ جوروآں تھیں۔ جنسے ۲۲ بیٹے اور ۱۶ بیٹیاں ہوئیں (۲ تواریخ ۱۳ باب آیت ۲۱) اور حضرت جدعون کی بہت سی جوروآں تھیں جنسے ۷۰ بیٹے ہوئے (قاضیوں کا ۸ باب آیت ۳۰) سری کرشن جی مہاراج کی ۱۶۰۰۰ رانیاں تھیں ہر ایک سے ۱۰ لڑکے اور ایک لڑکی پیدا ہوئی (دیباچہ تاریخ فرید کوٹ جلد اول فصل ۵ صفحہ ۱۶۲) راجہ سالباہن کی رانیاں ۱۴۸۵ اور اولاد نرینہ کی تعداد ۴۸ تھی۔ اور راجہ بل ہند کی ۱۲ رانیاں اور ۱۰ لڑکے تھے۔ اور راجہ چوند سری ۱۳ رانیاں اور اکیس لڑکے تھے۔ پس زیادہ اولاد کیلئے بھی آدمی کو زیادہ عورتوں کی ضرورت ہے، مسٹر ڈیون پورٹ نائیٹنگیو۔ اور مسٹر ہیگنس۔ مسٹر ڈبلیو اوسلی مسٹر طامس کارلایل۔ مسٹر آیزک ٹیلر صاحبان مشہور علمائے یورپ تعداد ازدواج کے مؤید ہیں (دیکھو رسالہ تقدیس الرسول عن طعن المجہول مولفہ مولوی محمد فیروز الدین فیروز صاحب منشی فاضل سیالکوٹ) بعض طبیعتوں پر غلبہ شہوت اس قدر ہوتا ہے کہ ان کو ایک عورت پارسا نہیں رکھ سکتی تو ایسی طبیعت والے کو ایک سے زیادہ چار تک نکاح کرنا مستحب ہے۔ اگر خدا تعالے [illegible]

کہ ناموافق کو چھوڑ کر دوسرے سے نکاح کرلے۔ جب ایک بیاہ ہوگا۔ ایک مرد کیلئے ایک عورت اور ایک عورت کیلئے ایک مرد رہیگا۔ اس عرصہ میں عورت حاملہ دایم المریض ہو جائے اور دونوں کا عالم شباب ہو اور رہا نہ جائے تو کیا کرنا چاہیئے؟ جواب اگر حاملہ عورت سے ایک سال صحبت نہ کرنے کے عرصہ میں مرد سے یا دایم المریض مرد کی عورت سے نہ رہا جائے تو کسی سے نیوگ کر کے اسکے لئے اولاد پیدا کردے (صفحہ ۱۵۴ ستیارتھ پرکاش) یہ ہے کثرت ازدواج کی تائید لیکن اس نرالی منطق کو سوائے آریوں کے اور کوئی مذہب تسلیم نہیں کرتا کیونکہ پرائی عورت کی صحبت کے برابر دوسری کوئی چیز عمر گھٹانے والی مرد کیواسطے نہیں ہے۔

(جگت سمرتی ترجمہ منو سمرتی شلوک ۱۶۱) دوسرے مرد کیساتھ جماع کرنیوالی عورت دنیا میں حقارت کے قابل ہوتی ہے اور گیدڑی کا جنم پاتی ہے اور پاپ روگوں سے دکھی و کلیش ان ہوتی ہے (جگت سمرتی ترجمہ منو سمرتی ۱۱۱) متحمل و متواضع و دانشمند و کامل گیان یگ ان ہینی و شاستر کے جاننے والے اور عمر کی خواہش کرنیوالے جو آدمی ہیں وہ دوسرے کی عورتوں میں تخم نہ ڈالیں (جگت سمرتی ترجمہ منو سمرتی شلوک ۱۰۲۸) اولاد ہونیکے لالچ سے جو استری دوسرے پت سے جماع کرتی ہے وہ دنیا میں بدنام ہوتی ہے اور عاقبت میں پت لوگ یعنی عالم شوہر کو نہیں پاتی (جگت سمرتی ترجمہ منو سمرتی ۲۴۴) اگر کہو کہ بدوں اولاد کے سورگ نہیں ملتا اس لئے دوسرا شوہر کرنا چاہیئے۔ اسپر کہتے ہیں کہ کئی ہزار برہمچاری برہمن بدوں ہونے اولاد کے سورگ کو چلے گئے اس بات کو سمجھکر بدوں اولاد کے نیم سے ہو (جگت سمرتی ترجمہ منو سمرتی شلوک ۲۴۰) بتلائے نیوگ سے کیا فایدہ ہوا۔

جگت سمرتی شلوک ۱۰۴۶ میں لکھا ہے کہ شراب پینے والی اور سادہوؤں کی سیوا نہ کرنے والی۔ اور دشمنی کرنے والی۔ اور بیماریوں سے بھری ہوئی اور گھات کرنیوالی اور ہر وقت دولت کو نیست و نابود کرنے والی عورت ہو تو دوسرا وواہ کرنا چاہیئے۔ اب دریافت طلب یہ ہے کہ ستیارتھ پرکاش کو مانتے یا جگت سمرتی پر عمل کریں۔ فطرتاً مرد ۶۵ سال تک رجولیت کا مادہ رکھتا ہے اور عورت ۴۵ سال کے بعد تولید کے قابل نہیں رہتی۔ اس لئے بھی انسان کو تعداد ازدواج کی ضرورت ہے۔ بکریوں کے ریوڑ میں ایک بکرہ اور بھیڑوں کے ریوڑ میں ایک چھترا اور بہت سی مرغیوں میں ایک مرغا ہوتا ہے۔ جو کثرت ازدواج کی قدرتی طور پر بین دلیل ہے۔ ماسوائے اس کے قدرتی طور پر نر ہر وقت تیار رہتا ہے۔ مادہ میں یہ صفت نہیں۔ چنانچہ اس کی مثال جا کر سرکاری سانڈھ خانوں پر دیکھ لیں جو افزائش نسل اسپان و مویشیان کیواسطے ڈسٹرکٹ بورڈوں کے ماتحت قایم ہیں۔

افسوس مندرجہ بالا نبیوں اور راجوں مہاراجوں پر تو (جنہوں نے سینکڑوں اور ہزاروں تک بیویاں اور رانیاں کی ہیں) کوئی اعتراض نہ کیا جاوے اور اسلام کو منہ پھاڑ پھاڑ کر کوسا جاوے۔ خدا ایسے لوگوں کو ہدایت دیوے اور راہ راست پر لاوے جو اسلام پر اعتراض کرنے سے باز آدیں + (سراج الاخبار) (راقم جلوہ سیالکوٹی)

۳۱- اکتوبر ۱۹۱۲ء کا پرچہ وی پی ہوگا

ان تمام صاحبان کیخدمت میں جنکی قیمت اخبار پرلنے سال کی حساب کے مطابق اکتوبر ۱۹۱۲ء میں ختم ہوتی ہے جن صاحبان کو قیمت کے متعلق کچھ شبہ ہو وہ وی پی واپس نہ کریں بلکہ اُسے وصول کر کے اگر کچھ ہو تو بذریعہ خط دریافت کر لیں۔ جن صاحبان کی قیمت وصول نہ ہوگی ان کے نام کا اخبار بند کر دیا جاوے گا۔

"یہ منزل سخت ہے مولا لیڈر کا تو لیڈر ہو"

خدا کی یاد میں اے دل بسر شام سحر کردے
اسی کے سایۂ دیوار میں اے دل بسر کردے
عجب کیا پھر نئے سامان خدا ایش نظر کردے
زمانے پر عیاں اپنی محبت کا اثر کردے
دعاؤں میں لگا رہ مسلم اندوہگین اب تو
یقین ہے ابر رحمت کیطرح چھا جائے تو ہر سو

فنا فی القوم ہونے کو جو دل طیار بیٹھے ہیں
جو دل مضبوط پہلو میں لیئے جرار بیٹھے ہیں
مناسب مصلحت کی تاک میں سرشار بیٹھے ہیں
اجل تو ان کو مہلت دے کہ وہ ہشیار بیٹھے ہیں
بہار آئے ہوئے سرسبز ہیں پر انگور کے پتے
صفا میں جوش شبنم سے ہیں سب بلور کے پتے

نہیں ہے جسمیں ہمدردی سنو جو کہہ رہا ہے
بڑھاؤ دین کو جب تک تمہارے جسم میں جاں ہے
بنی آدم کی ہمدردی سکھاتا ہمکو قرآں ہے
یہی قول پیغمبر ہے یہی فرمان سبحاں ہے
اشاعت دین کی کرنی ہے لازم اہل ایماں کو
بلا تفریق مسلک کے کمر ہمت کی سب باندھو!

مضامین ایک عرصہ سے یہ اخباروں میں چھپتے ہیں
خدا کے نور کو تبلیغ سے دنیا میں پھیلائے
کوئی مرد خدا اٹھے کہ جو کچھ کر کے دکھلائے
جو بھولے ہیں خدا کی یاد کو کچھ ان کو سکھلائے
نہ نکلا قوم سے کوئی بہادر قوم کا شیدا
مسیحا کا جنازہ جاکے یورپ میں جو خود پڑھتا

جو زنگ تثلیث کا یورپ میں پھیکا کر کے دکھلاتا
شریعت دین احمدؐ پر وہ لکچر خوب واں دیتا
خدا واحد کا کلمہ جا کے عیسائیوں کو سکھلاتا
محمد مصطفےٰ کے دین کا وہ نور چمکاتا
خدا کا شکر ہے یارو کہ اک مرد خدا نکلا
یقین جانو کہ اب اوج کمالیت پہ دیں پہونچا

کیا بھیجا ہے انگلینڈ کو خواجہ کمال الدین
وہ لیڈر بنکے دکھلانے لگا اسلام کی تمکین
اشاعت دین کی کرنے وہ نور العین نور الدین
وہ آئے کامیابی سے یہاں الہی کہو آمین
وکالت دین احمدؐ کی کریگا وہ بلا اجرت
یقین ہے اسکی ہو جائیگی دوبالا دہاں عزت

خدایا اس کو پوری کامیابی اور نصرت دے
اسے تقریر کرنیکی تو اپنے ہاں سے ہمت دے
ارادوں میں تو اسکے حق تعالیٰ استقامت دے
ہر اک جا وعظ میں تاثیر اور جلسوں میں عزت دے
کیا یورپ بموجب کشف مہدیٔ زمانہ کے
خدایا استقامت دے خدایا اس کو نصرت دے

دعا ہے شوق کی سن لے میرے ستار یا اللہ
زبان خواجہ سے ہو واں تیرا اظہار یا اللہ
طفیل مصطفےٰ و احمد مختار یا اللہ
زمین خشک ہو ساری وہ سبزہ زار یا اللہ
سفر کے رنج و کلفت میں تو حامی اور ناصر ہو
یہ منزل سخت ہے مولا! لیڈر کا تو لیڈر ہو

شوق جالندھری

اڈیٹر بدر کا ذکر خیر!

اخبار بدر مورخہ ۱۰- اکتوبر ۱۹۱۲ء میں:-

"لیجئے اب میری تعریف نہ ہوگی"

کے عنوان سے جو نوٹ میرے محترم بھائی اور **بدر** کے روح رواں اڈیٹر **مفتی محمد صادق صاحب** نے لکھا ہے اس کو پڑھ کر مجھے سخت افسوس ہوا۔ اور میں ضرور سمجھتا ہوں کہ اخبار بدر کے ذریعہ اپنے خیالات کا اظہار کروں۔

برادرم **صادق** کے کسی معزز مکرم دوست نے انہیں حقارت سے لکھا کہ بدر میں ان کی (اڈیٹر بدر) کی تعریف ہوتی ہے۔ اور اپنی مجلسوں میں بھی اس کا ذکر کیا۔ اس پر اڈیٹر صاحب نے ان کے **رضا** کے لئے آیندہ کے لئے **توبہ** کرلی کہ وہ ان سفروں کے حالات (جو محض حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کے ارشاد کے ماتحت اشاعت دین کے لئے کرتے ہیں) اخبار میں نہیں دیا کریں گے۔ اور جو دوسرے لوگ لکھتے ہیں۔ ان میں سے اپنے متعلق حصّہ کو کاٹ کر درج کیا کریں گے۔ اور نہ صرف یہ بلکہ اخبار کی پیشانی پر جو اڈیٹر محمد صادق لکھا ہوتا تھا اُسے بھی اس نوٹ کے ساتھ ہی ترک کردیا ہے۔

سوال مفتی صاحب کی تعریف یا مذمت کا نہیں بلکہ اصول کا سوال ہے کہ کیا ایک شخص جو کسی اخبار کا اڈیٹر ہو وہ خود ضرورتاً یا اس کے ناظرین میں سے کوئی اور اس کی کسی مفید اور قابل قدر کارگزاری کا ذکر اسی اخبار میں کرسکتا ہے یا نہیں؟ اور پھر اس کو وسیع کرکے یوں کہنا چاہیئے کہ اڈیٹر منجملہ دیگر افراد کے ایک فرد ہے کیا دوسروں کی تعریف اور حسن خدمات کے اظہار کا اسے اپنے اخبار میں حق ہے؟ یہ ایک سوال ہے جسکو اصول کے رنگ میں طے کرنا چاہیئے۔

اڈیٹر بدر کی تعریف اگر اس کے کام کا کوئی قدردان کرے تو یہ ناقابل عفو خطا اور غلطی ہو۔ لیکن دوسرے لوگ اڈیٹر بدر سے یہ خواہش ضرور رکھیں کہ وہ ان کی خدمات اور کارگزاریوں کا تذکرہ اپنے اخبار میں کرے خواہ وہ انکے اپنے ہاتھ سے لکھا ہوا ہی کیوں نہ ہو۔

مجھے اڈیٹر صاحب بدر اس کہنے میں معاف کریں کہ انہوں نے اس **نوٹ** کے لکھنے میں اخبار نویسی کا کام ہے جو **تبلیغ رسالت کے پاک اغراض** کا خادم ہے۔ متمدن قومیں اخبار نویس کو سلطنت کے سیاسی امور میں عقدہ کشا سمجھتے ہیں۔ انہوں نے محض ایک شخص کے اعتراض یا ناپسندیدگی سے ایک ایسے فعل کو ترک کرنے کا عزم کیا ہے۔ جو ان کے **منصبی کام اور اغراض کے خلاف ہے۔**

ہمارے سلسلہ کے اخبارات کا کام سلسلہ کے متعلق ہر قسم کی واقفیت بہم پہنچانا اور سلسلہ کی تاریخ کو محفوظ رکھنا ہے۔ آپ کے یا ان لوگوں کے سفر جو حضرت **خلیفۃ المسیح** ایدہ اللہ بنصرہ کے ارشاد کے ماتحت تبلیغ دین یا اغراض سلسلہ کے لئے ہوتے ہیں تاریخ سلسلہ کا ایک جزو ہیں ان کو اخبار میں درج نہ کرنا قوم کے مفاد کو کچل دینا ہے۔

اگر کسی شخص کو خدا تعالےٰ نے کوئی عمدہ موقع خدمت دین کا دیا اور اس کے ہاتھ سے کوئی بہترین کام سرزد ہوا تو یہ ایک انعام الٰہی ہے۔ قرآن مجید سے تو صاف ظاہر ہوتا ہے **اَمَّا بِنِعْمَتِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ**۔

لیکن آپ کسی کے بُرا منانے سے دوسروں کو اس **تحدیث نعمت** کا ذکر نہیں کرنے دیتے یہ کسر نفسی ہے یا کیا؟

مومن دلیر ہوتا ہے حق کہنے کیلئے حق سننے کیلئے اگر کسی کی خدمات کا ذکر کرنا ایسا ہی گناہ اور حقیر کام ہوتا۔ آج صحابہ رضی اللہ عنہم کے کارنامے اور بزرگان دین کی واجب العزت کارگذاریاں تاریخ سے مٹ چکی ہوتیں۔

قرآن مجید اپنے متبعین کو ایک تاریخی قوم بنانا چاہتا ہے اور اس نے بناکر دکھا دیا۔

قوم مختلف افراد کا مجموعہ ہوتی ہے پھر فرد اگر تاریخی **انسان** قرآن مجید کے ماتحت ہو تو یہ اس کی صداقت اور **عظمت** کا ثبوت ہے۔

آپ اگر بطور خود ہی اپنے کسی کارنامہ کا ذکر اظہار نعمت کے طور پر کریں تو یہ جائز اور درست ہے۔ اور اگر کوئی دوسرا شخص کرے تو بھی ناپسند نہیں ہوسکتا۔

اڈیٹر کی تعریف اگر کوئی دوسرا بھی کردے تو اڈیٹر کی **شامت** آجائے تو پھر کیا اڈیٹر کا ہی یہ کام رہ گیا ہے کہ وہ **دوسروں کی مدح سرائی** کرتا رہے۔

تعجب ہے لوگ معمولی سے کام پر بھی داد چاہتے ہیں لیکن ایک شخص جسکی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایڈیٹر بدر ہونے پر جائز تعریف کی ہو۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ نے تائید کی ہو یا کی ہو **قابل ملامت** ہو محض اس لئے کہ **وہ اخبار کا ایڈیٹر ہے!**

میں مانتا ہوں کہ ہر شخص کو جو دین کی خدمت کرتا ہے یا قوم کی بھلائی کے لئے کوئی کام کرتا ہے **تعریف** اور **ملامت** کے سوال سے الگ ہوکر اپنا کام کرنا چاہیئے۔ مگر وہ دوسروں کے قلوب اور افعال پر بھی یہ اثر ڈال سکتا ہے۔ اور انہیں مجبور کرسکتا ہے کہ وہ اس کے متعلق اپنے **دلی جذبات** کا اظہار نہ کریں؟ یہ انسانی فطرت کا ایک غیر متغیر جذبہ ہے۔ کہ اظہار محبت کے لئے زبان اور دوسرے طریقوں سے کام لیا جاتا ہے۔

ہز ہائینس آغا خان بالقابہ آتے ہیں۔ یونیورسٹی کی تحریک کے محرک ہونے کی وجہ سے لوگ انکی گاڑی خود کھینچتے ہیں اور کوئی شخص اس کو برا نہیں مانتا۔ لیکن ایک شخص اسے اتنا لکھا ہے کہ آپ کے لیکچر یا تحریر سے یہ فائدہ پہونچا؟ اس قسم کی ملامت کے اظہار کام کرنے والوں کو اگرچہ پست حوصلہ نہ کرسکیں۔ مگر ملامت کرنے کا یہ طریق قابل عذر نہیں ہوسکتا۔

مفتی صاحب ایک پرانے **مخلص خادم سلسلہ** ہیں۔ بعض امور میں مجھے اُن سے **اختلاف رائے** بھی ہو جاتا ہے۔ اور میں کبھی ان کے ساتھ **سختی** کیساتھ تبادلہ خیالات بھی کرتا ہوں کہ انہوں نے سلسلہ کی خدمت میں نہایت اخلاص سے حصّہ لیا ہے اور یہ خدا کا فضل ہے جو اس کو ہی ملتا ہے۔ جس کو خدا دیتا ہے۔

میرا جی چاہتا ہے کہ میں انکی **خدمت** کا بسط کیساتھ ذکر کروں مگر مجھے **مفتی صاحب** کی اس اخلاقی کمزوری یا خاکساری سے ڈر لگتا ہے کہ وہ **کاٹ** نہ دیں۔

ایڈیٹر اخبار کے خلاف بہت سے مضامین آسکتے ہیں۔ اور آتے ہیں۔ مگر کیا وہ ان سے ڈر کر وہ **صداقت** کو چھوڑ دیتا ہے۔ میں یقیناً کہہ سکتا ہوں کہ اگر **بدر** میں ان **خطوط** کو چھاپا جاوے۔ جو اس **اظہار ندامت** کے **نوٹ** کے خلاف آئیں گے۔ تو انکی تعداد اسکی تائید کرنے والوں کے مقابلہ میں اتنی ہوگی کہ کوئی نسبت ہی نہیں ہوسکتی۔

مگر میں نہیں چاہتا کہ یہ سلسلہ شروع کیا جاوے اس لئے میں اپنے محترم اور **صادق بھائی** کو جو **روٹھ گئے ہیں**۔ اس تحریر کے ذریعہ آگاہ کرنا چاہتا ہوں۔ یا **منانا** چاہتا ہوں کہ وہ آیندہ اس قسم

مفرح یاقوتی

تیار کردہ حکیم محمد حسین صاحب مہتمم کارخانہ مرہم عیسیٰ لاہور مصدقہ حضرت امیر المومنینؓ

اعضائے رئیسہ کو طاقت دیتی ہے۔ مبہی - مفرح اور مقوی ہے ہر قسم کے ضعف اور سستی اور ناطاقتی کو دور کرتی ہے۔ دفتر اخبار بدر سے بہ ادائے قیمت نقد ساڑھے چار روپے (للعہ) یا بذریعہ قیمت طلب پارسل مل سکتی ہے۔

کشتہ جریان

غربا کی درخواست منظور بجائے تین روپے کے ڈہائی روپے

جریان - دردکمر - کثرت احتلام - ان امراض میں یہ کشتہ از حد مفید بلکہ اکسیر ثابت ہوا ہے - خدا تعالیٰ کے فضل سے آئندہ بھی مفید ثابت ہوگا۔

جریان کی شناخت

پیشاب کے پہلے یا بعد میں منی کا گرنا - یہ بیماری چند روز میں آدمی کو مُردوں کی طرح ملکہ زندہ درگور کردیتی ہے اور اس سے یہ بیماریاں ہوتی ہیں - مالیخولیا - نسیان کی خواہش دل کا دھڑکنا - ضعف دماغ - بینائی کا کم ہونا - ناامیدی - بے خوابی - خوف - غمگینی - نامردی وغیرہ امراض شدید حملہ آور ہوتے ہیں - جو شخص اس بیماری میں مبتلا ہو - وہ علاج کا کوشاں ہو تا جہاں سے میسر ہو - ہرگز بے خوف و بیفکر نہ رہے - ورنہ امراض بالا میں مبتلا رہ کر آخر ہلاکت تک نوبت پہنچے گی - ہم نے اس کشتہ کو بڑی محنت سے تیار کیا ہے اور کئی پرانے جریان والے مریضوں پر آزمایا - محض خدا تعالیٰ کے فضل سے ۲۴ روز کے استعمال سے بالکل شفا پاگئے - بعد تجربہ اور دعاوں کے اعلان کیا جاتا ہے تا کہ ملک فائدہ اٹھائے - قیمت ۲۴ روز بمعہ سفوف ۲؎ محصول ڈاک بذمہ خریدار

ترکیب استعمال سفوف جو ہمراہ ہوگا اس سے ایک ماشہ اور کشتہ ۲ رتی ملا کر ہمراہ پانی صبح و شام - **پرہیز** از ترشی - شیرینی - تیز مرچ -

المشتہر

نظام جان و عبدالرحمٰن کاغانی - قادیان - ضلع گورداسپور

فصلی بخار اور طحال کی دوا

یہ دوا اونتیس ۲۹ سال سے سارے ہندوستان میں استعمال کی جاتی ہے - اگر آپ بخار میں مبتلا ہوں اور سب قسم کے علاج کر کے تنگ آگئے ہوں - تو اس مجرب دوا کو ایک مرتبہ ضرور منگوا کر استعمال کریں - اس میں چند فائدے لاجواب ہیں - یہ ملیریا کیڑوں کو مار دیتی ہے - اس لئے اس کی چار پانچ خوراک پیتے ہی بخار کا آنا بند ہو جاتا ہے - اور یہ خون کو گاڑھا کر دیتی اور تلی کو گراتی ہے - قیمت شیشی کلاں چودہ آنہ (۱۴) محصول دو شیشی تک ۸؎ قیمت شیشی خورد آٹھ آنہ (۸) محصول ڈاک ۵؎ - دو شیشی تک ۶؎

داد کا مجرب مرہم

ایک مرتبہ لگانے سے کھجلی اچھی ہو جاتی ہے - دو تین مرتبہ لگانے سے ایک دم اچھا ہو جاتا ہے قیمت فی ڈبیہ ۳؎ - محصول ڈاک ایک ڈبیہ سے ۶ ڈبیہ تک ۵؎ اور بارہ ڈبیہ تک ۶؎

ملنے کا پتہ

ایم - ایس کے برمن نمبر ۵۹ تاراچند دت سٹریٹ کلکتہ

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ

اصلی ممیرا اور ممیرے کے سرمہ کا اعلان عرصہ سے شائع ہو رہا ہے - اس اثنار میں بہت سے لوگوں نے فائدہ اٹھایا ہے - یہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نورالدین صاحب مدظلہٗ کا بنایا ہوا ہے - آپ نے اس سرمہ کے متعلق فرمایا کہ "برائے امراض چشم بسیار مفید است" یہ سرمہ دہند - جالا - پھولا - پڑوال - سبل اور سرخی اور ابتدائی موتیا بند وغیرہ امراض چشم کے لئے بہت مفید ہے قیمت سرمہ قسم اول فی تولہ عا - قسم دوم عہ - قسم سوم عہ - اصلی ممیرہ جس کی قیمت عـ۵ فی تولہ ہے - فی الحال دو ماہ کے لئے اس کی رعایتی قیمت فی تولہ ۳ کر دی ہے - بعض مشہورات نے مجھے ایسا کرنے پر مجبور کر دیا ہے - **ترکیب استعمال** ممیرہ پتھر پر رگڑ کر یا سرمہ کی طرح باریک پیس کر آنکھوں میں ڈالا جاوے - یہ سرمہ گرمی کے موسم میں جس کی آنکھیں دکھتی ہوں تو ان کے لئے بہت مفید ہے -

ست سلاجیت

محیط اعظم سے نقل کیا گیا ہے - جس کی عبارت درج ذیل ہے

مقوی جمیع اعضا - نافع صرع - مستی طعام - قاطع بلغم و ریاح - دافع بواسیر و جذام و استسقاء و زردی رنگ و تنگی نفس و دق و شیخوخیت - فساد بلغم و قاتل کرم شکم - تفتت سنگ گردہ و مثانہ و سلسل بول و سیلان منی و یبوست و درد مفاصل وغیرہ وغیرہ بہت مفید ہے - بقدر دانہ نخود دودھ کے ساتھ صبح کے وقت استعمال کریں - قیمت قسم اول ۱۲ تولہ - قسم دوم ۸ر تولہ ہے -

لنگیاں اور کلاہ

ہر قسم کی لنگیاں مشہدی اور پشاوری - بادامی - سیاہ اور سفید - کاشی - ریشمی اور سوتی - ڈسری صافے سفید اور بادامی اور پشاوری ٹوپیاں ہر قیمت کی مل سکتی ہیں -

المشتہر

احمد نور کابلی - مہاجر - سوداگر - قادیان ضلع گورداسپور

کھوئی ہوئی قوت

کی واپسی کے لئے ہمارے ایک بھائی ایک معتبر اور قیمتی دوائی کھانے اور لگانے کی پیش کرتے ہیں - قیمت مبلغ عـ۵ ہے - اور بدر ایجنسی قادیان سے مل سکتی ہے -

مسلمانوں کی دلچسپی کی سات انگریزی کتابیں

(۱) دی ٹرکو اٹالین وار اینڈ اٹس پرابلمس مصنفہ سر ٹامس بار کلے - یہ کتاب جنگ طرابلس کے مسائل پر بحث کرتی ہے اور اس میں ایک باب سید امیر علی بالقابہ کا لکھا ہوا بھی ہے - ۲۵۰ صفحات مجلد - قیمت مبلغ ۱۲؎ فی نسخہ پختہ -

(۲) ان دی شیڈو آف اسلام - در ظل اسلامی - مصنفہ ڈی میتراوا کا - اسلامی زندگی کے متعلق ایک غیر معمولی دلچسپی کا ناول ہے - قیمت عہ فی نسخہ - مجلد عا

(۳) سم پیجز فرام دی لائف آف ٹرکش ومن ترکی خواتین کی زندگی کے حالات - مصنفہ ڈی میتراوا کا قیمت عہ سختہ

(۴) دی ووڈ و ووڈ کوئین یا رانی صاحبہ جہانسی یہ ایک قصہ ٹالسٹائی کے طرز پر لکھا ہے - مصنفہ الیگزینڈر براجرس ہے - جس کا دیباچہ مشہور مستشرق سر ایڈون آرنلڈ صاحب کا ہے - مجلد قیمت مبلغ ۳؎

(۵) دی سے انگس آف محمد صلی اللہ علیہ وسلم - احادیث آنحضرت کا انگریزی ترجمہ - مولفہ سہروردی صاحب ایم - اے - قیمت ۱۲ فی نسخہ -

(۶) ایشیا اینڈ یوروپ مصنفہ میریڈتھ ٹونسنڈ - جو بہت مدت تک رہ چکے ہیں - ہر دو براعظموں کے تعلقات پر مدت العمر غور کرنے کے بعد اپنے نتائج فکر کو اس کتاب کے ذریعہ سے دنیا کے سامنے پیش کرتے ہیں - ایڈیٹر صاحب سپکٹیٹر رقمطراز ہیں - کہ اس عجیب کتاب کی دلچسپی کسی مبالغہ کے اندر نہیں آسکتی - وہ مشکل اور اہم مسائل جو ایشیا پر حکومت کرتے ہوئے سلطنت برطانیہ کے سامنے ہیں اس کتاب میں حل کر دیئے گئے ہیں - چوتھی بار چھپی ہے - مجلد قیمت مبلغ ۱۲؎

(۷) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) عربی اکبر - مصنفہ ایکفا - نئی کتاب ہے - مجلد قیمت ۱۲

المشتہران

بلیکی اینڈ سنس لمیٹڈ
واروک ہوس بمبئی

Blakie & Son Ld
Warwick House
Bombay

اخبار قادیان و برادران احمدیہ

حضرت امیر المومنین مع اپنے گھر والوں کے خدا کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ حضور انور نہایت درد دل و اخلاص کے ساتھ عصر کے بعد درس دیتے ہیں۔ وہ بہت ہی خوش قسمت لوگ ہیں جن کے بچے یہاں پڑھتے اور ایسی ایسی پاک باتیں سنتے ہیں۔ جو اُن کے لئے موجب فلاح دارین ہیں ۔ بورڈنگ ہوس قریباً التکمیل ہے کتبہ لگا دیا گیا ہے بورڈنگ مدرسہ احمدیہ پر لکھا ہے ماشاء اللّٰہ الحمد للّٰہ الذی احلنا دار المقامۃ من فضلہ

مدرسہ کی عمارت بڑے زور شور سے بن رہی ہے۔ بہت زیادہ معمار کام کرتے ہیں۔ دیواریں اُٹھ چکی ہیں۔ امید ہے جلد ہائی سکول باہر چلا جائے گا ۔ حضرت مولوی محمد علی صاحب ایم اے انگریزی ترجمہ قرآن شریف میں مصروف ہیں۔ اور اس کے علاوہ آپ صدر انجمن کے سکرٹری ہونے کی حیثیت سے امور انتظامیہ و عمارت کی نگرانی فرماتے ہیں ۔ حضرت خواجہ صاحب بخیریت لندن میں ہیں۔ ان کا ارادہ ہے کہ تحقیق تعلیم کے واسطے کسی کالج میں داخل ہو جائیں۔ اپنے خط میں تحریر فرماتے ہیں کہ یہاں تبلیغ کے لئے بہت گنجائش اور ضرورت ہے۔ سرِدست ڈاکٹر عباد اللّٰہ صاحب امرتسری کے پاس قیام پذیر ہیں ۔ اس ہفتہ مولوی عبدالاحد صاحب معہ دو تین ہمراہیوں کے برہمن بڑیہ بنگال سے دارالامان میں آئے ۔ موسمی حالت اچھی ہے ۔ یہاں بخار کی کوئی ایسی شکایت نہیں ۔ اٹاوہ کی اسلامی انجمن کے جلسہ پر جو دوست لاہور اور شیخ محمد یوسف صاحب قادیان سے گئے تھے۔ بڑی کامیابی کے ساتھ واپس آگئے۔ اب ۲۵ اکتوبر سے ایڈیٹر نور اور ایک اور دوست حسب الارشاد حضور کے حکم سے گئے ہیں

اڈیٹر کے مشغلے جب سے اخبار میں یہ لکھا گیا ہے کہ آیندہ میرا ارادہ ہے کہ مزولوں کا کوئی تذکرہ اخبار میں نہ ہوا کرے گا۔ تب سے روزانہ ڈاک میں کئی مراسلتیں اور خطوط اس کے برخلاف آتے ہیں جن میں سے صرف ایک ایک معاصر ایڈیٹر الحکم کی مراسلت ہم نے پچھلے اخبار میں چھاپ دی تھی ۔ اڈیٹر کی پوزیشن بھی عجیب ہے۔ اخبار کے کئی ہزار ناظرین کو خوش کرنا بہت مشکل ہے کیونکہ مذاق جدا ہیں۔ اکثر دوست کہا کرتے ہیں کہ سارے اخبار میں حضرت خلیفۃ المسیح کا ہی کلام ہوا کرے ۔ تب ہم خوش ہو سکتے ہیں ۔ مگر حضرت خلیفۃ المسیح انہیں دنوں میں کئی دفعہ فرما چکے ہیں کہ اخبار میں مختلف مضامین ہوا کریں کچھ جماعت کی خبریں ہوا کریں اور کچھ وہ باتیں بھی جو اخباری رنگ کے واسطے ضروری ہوں۔ غرض مذاق جدا ہیں۔ اور باوجود اس قدر خطوط کے آنے کے تا حال میں نے اپنی رائے کو نہیں بدلا لیکن اس بات کو معلوم کر کے مجھے خوشی ہوئی ہے کہ اگر ایک آدھ شخص میرے ذکر اور نام سے بیزاری رکھتا ہے تو بیسیوں ایسے بھی ضرور ہیں جو اس ذکر کو عزت اور وقعت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور اس سے دینی فائدہ اُٹھاتے ہیں انشاء اللّٰہ کسی اخبار میں ایسے خطوط کے اقتباس اختصاراً درج کئے جائیں گے۔ مگر تا حال ایک خط بھی ہمارے اُس کرم کی تائید میں نہیں آیا جس کی خاطر ہم نے اپنا نام لکھنا چھوڑا ہے۔ اور معلوم نہیں وہ بھی خوش ہوئے ہیں یا نہیں ۔

درخواست جنازہ (۱) مولوی سید عبدالحق صاحب احمدی بمقام ملہرہ فوت ہو گئے ہیں۔ احباب دعائے جنازہ پڑھیں -

(۲) شیخ محمد یوسف صاحب انبالہ کا ایک بچہ فوت ہو گیا ہے اللّٰہ مغفرت کرے اور شیخ صاحب کو نعم البدل عطا کرے -

الخطبہ ایک عظیم الشان خاندان کی دو احمدی شریف زادیوں کے نکاح کے واسطے ایڈیٹر اخبار بدر کے ساتھ خط و کتابت کرنی چاہئے ۔ نیز تین سید زادیوں کے نکاح کے واسطے معرفت دفتر بدر دریافت کرنا چاہئے ۔

جلسہ اٹاوہ میں ڈاکٹر مرزا صاحب۔ ڈاکٹر شاہ صاحب و شیخ محمد یوسف صاحب ایڈیٹر نور کے لیکچر نہایت کامیابی کے ساتھ ہوئے شیخ صاحب کے لیکچر متعلق الہام باوا نانک صاحب نے وہاں کے سکھوں اور دیگر سامعین کے معلومات میں ایک جدت پیدا کی اور وہاں کے ایک پنڈت صاحب نے شیخ صاحب موصوف کا ایک خاص لیکچر اسی مضمون پر کرایا اور ڈاکٹر مرزا صاحب نے سلسلہ احمدیہ کی تبلیغ میں ایک تقریر سید صادق حسین صاحب کے مکان پر کی۔ دو آدمی سلسلہ میں داخل ہوئے فالحمد للّٰہ ۔

آئینہ حق نما کے متعلق پہلے بھی اخبار میں لکھا جا چکا ہے یہ وہ کتاب ہے جس کا انتظار مدت سے احباب کر رہے تھے سلسلہ حقہ کے دشمن مولوی ثناء اللّٰہ صاحب کی دھوکہ بازیوں کے واسطے یہ ایک سیف قاطع ہے اکثر غیر احمدی فخریہ طور پر انہیں کی کتابیں پیش کرتے ہیں۔ ان کو سمجھانے کے واسطے یہ کتاب دکھا دینی انشاء اللّٰہ کافی ہوگا۔ میری رائے میں ضروری ہوگا کہ ہمارے سب دوست اس کتاب کی متعدد کاپیاں اڈیٹر صاحب الحق کپول کی منڈی تیراہا بیرم خان دہلی سے منگوا کر اپنے واقف غیر احمدیوں کو پڑھائیں اور ان میں تقسیم کریں۔ اس زمانہ کی توپیں اور تلواریں تو یہی کتابیں ہیں جن کی اشاعت سے انسان گھر بیٹھے ثواب حاصل کر سکتا ہے۔ جن کو خدا نے علمی طاقت بخشی ہے اُن کا کام تو یہی ہے کہ وہ محنت کر کے ایک تحریر کو چھاپ کر شائع کرنے کا انتظام کر دیں۔ اب اس کی قدر دانی پبلک کے ذمہ ہے ۔ سلسلہ خدا کی طرف سے ہے اور اس کے سب کام اسی سے ہو کر رہیں گے مبارک ہیں وہ جو اس کی نصرت میں قدم بڑھاتے ہیں۔

> ہمت ایں اجر نصرت را دہند مت اے اخی درد
> تو نہ آں ... شود پیدا

چشمۂ المسیح قریشی صاحب نے جو ٹریکٹ اس نام کا شائع کیا ہے وہ بہت مقبول ہوا ہے پہلا اڈیشن ختم ہو چکا ہے دوسرے کے چھاپنے کی تیاری ہے قریشی صاحب نے یہ کام حصول رضائے الٰہی کیلئے کیا ہے اور جو دوست چاہیں ان کے لئے وہ چھپوا کر صرف اصل لاگت پر بھجوا دینے کی محنت اُٹھانے کو تیار ہیں۔ سو رسالہ کی چھپوائی اور کاغذ پر پانچ روپے خرچ ہوتے ہیں اور موازی بارہ آنہ ایک سو پر محصول ڈاک لگتا ہے۔ احباب کو چاہئے کہ نقد روپیہ قریشی صاحب کی خدمت میں بھیجکر اس ٹریکٹ کی کثرت سے اشاعت کرائیں انشاء اللّٰہ مفید ہوگا ۔

از دفتر اخبار المعین امرتسر

جناب من السلام علیکم

۲۔ اکتوبر ۱۹۱۲ء کو ڈپٹی کمشنر امرتسر نے المعین اخبار سے پندرہ سو روپیہ کی ضمانت طلب کی اور تا ادخال ضمانت اخبار بند کر دیا ہے ۔ اخبار کے دوبارہ جاری کرنے کو بہت سی پُرزور تحریکوں کی بنا پر توکلاً علی اللہ المعین کا امدادی فنڈ کھولا گیا ہے جبکہ میری ذاتی خودغرضی و طمع نفسانی کا اس میں کوئی دخل نہیں اور اپنی گرہ سے سینکڑوں روپیہ اس کی بلا معاوضہ خدمت کرنے پر المعین پر قربان کر چکا ہوں اس پر یہ فیصلہ اب المعین کے ناظرین و معاونین کی ضمیر پر موقوف ہے کہ اگر وہ المعین کا جاری رکھنا قومی پہلو سے مفید سمجھتے ہوں تو دل کھول کر اس کی اعانت کریں۔ فنڈ کے اعلان سے پیشتر عملی طور پر امداد مولوی ظفر علی خانصاحب بی۔ اے ایڈیٹر زمیندار مبلغ ؟ اور شیخ عبدالحق خانصاحب بی۔ اے وکیل ملتان ایک سو روپیہ کی فرما چکے ہیں۔ فہرست معاونان قومی اخبارات میں شائع کی جاویگی۔ زرعطیہ بنام حکیم ایم معراج الدین احمد صاحب منیجر المعین ارسال فرمایا جاوے ۔

خاکسار

سردار محمد اسلم خان بلوچ ایڈیٹر المعین۔ امرتسر

کلام امیر

خطبہ جمعہ - مورخہ ۱۱ - اکتوبر ۱۹۱۲ء

(از حضرت خلیفۃ المسیح رض)

اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ ۔ اما بعد

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یٰۤاَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ ۔ قُمْ فَاَنْذِرْ ۔ وَ رَبَّكَ فَكَبِّرْ ۔

سورۂ مدثر کی ابتدائی آیات پڑھ کر فرمایا:۔

یہ سورۃ المدثر کا ابتدا ہے۔ یہاں فرمایا ہے۔ کس نے فرمایا ہے؟ تمہارے رب نے جس نے پرورش کی۔ منعم اور بڑے بادشاہ نے فرمایا ہے۔ اُس مولا نے جس نے تم کو ہاتھ ناک۔ کان دیئے۔ ایسا محسن۔ مربی اپنی پاک کتاب میں فرماتا ہے۔ یٰۤاَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ

ہوا اور کھانے پینے کے بغیر کسی کا گذارہ نہیں ہوتا۔ مگر اب بھی ایسی قومیں ہیں کہ وہ کپڑے وغیرہ کا استعمال نہیں جانتیں بنارس میں ایک سادھو (دھوتا) وہ ننگا رہا کرتا تھا۔ لوگ اس کی بڑی قدر کرتے تھے۔ افریقہ میں بھی ایسے لوگ ہیں۔ کہ بیویوں سے بھی تعلق رکھتے ہیں۔ مگر ان میں وحشت ہے اور ننگے رہتے ہیں۔ خدا تعالیٰ اپنے رسول کو فرماتا ہے کہ ہم نے تجھ کو لباس پہنایا قُمْ فَاَنْذِرْ۔ اس لئے کھڑا ہو جا۔ اور کھڑے ہو کر جو لوگ بدکار ہیں۔ نافرمان ہیں اور خدا تعالیٰ کے حکموں کی پرواہ نہیں کرتے اُن کو ڈرا۔ میرا خیال ہے کہ جو حکم کوئی بادشاہ کسی جرنیل یا بڑے حاکم کو دیتا ہے۔ اس کی تعمیل اس کی سپاہ اور رعایا پر بھی فرض ہو جاتی ہے۔ یہ حکم حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہے اس لئے ہم پر بھی فرض ہے۔ بہت سارے لوگ ایماندار بھی بنتے ہیں اور پھر شرک بھی کرتے ہیں۔ اکثر لوگوں کا اگر تم حکم مانو گے تو وہ تم کو گمراہ کر دینگے۔ خدا کا حکم مانو ؁

بادشاہ اور بڑے بڑے حکام لوگوں کی اصلاح کے لئے کیسے کیسے قانون بناتے ہیں۔ اور دو تین برس اس کی نگرانی کرتے اور پھر اس کو جاری کرتے ہیں۔ پھر اس پر نظر ثانی کر کے اصلاح کرتے ہیں۔ پھر اس کو شائع کرتے ہیں۔ غرض منتظم [illegible] لوگ کیسی کیسی تکلیفیں لوگوں کی بھلائی کے لئے برداشت کرتے ہیں۔ لیکن لوگ اس کی نافرمانی کرتے ہیں۔ دیکھو پولیس کیسی کوشش لوگوں کے امن و امان کے لئے کرتی ہے۔ مگر پولیس میں بھی بعض بدکار پیدا ہو جاتے ہیں۔ لیکن تاہم وہ لوگوں سے چوری بدکاری چھوڑانے میں کوشاں رہتی ہے۔ لیکن جس قدر نئے نئے قانون وضع ہوتے ہیں اسی قدر شریر لوگ شرارت کی راہیں نکال لیتے ہیں۔

اس لئے ہر ایک شخص کو تم میں سے چاہیئے کہ وہ اُٹھ کر ہر روز لوگوں کو سمجھائے۔ اگر کوئی کسی کی بات نہیں مانتا تو اس کا کوئی مضائقہ نہیں۔ لوگ بادشاہوں۔ حکاموں اور دیگر اپنے بہی خواہوں کی نافرمانی کرتے ہیں۔ اس لئے خدا کا حکم ہے کہ تمہارا کام سمجھانا اور ڈرانا ہے۔ تم اپنا کام کئے جاؤ۔ لوگوں کو سمجھاتے جاؤ اور ڈراتے جاؤ۔ اور اس ڈرانے میں [illegible] کوشش کرو کہ

وَ رَبَّكَ فَكَبِّرْ وَ ثِيَابَكَ فَطَهِّرْ

یعنی خدا تعالیٰ کی عظمت جبروت کا ذکر ہو۔ اور اپنی غلطیوں کی بھی اصلاح کرو۔ چوری بدنظری۔ بدکرداری اور دیگر تمام برائیوں کو پہلے خود چھوڑ دو۔ اور یہ وعظ اس لئے نہ ہو کہ [illegible] کھڑے ہوئے [illegible] کہ میرے لئے کچھ [illegible] کرو۔ بلکہ محض اللہ کے لئے کرو۔

میں سوال سائل کے لئے پکا تھا۔ مگر معلوم ہوتا ہے کہ ارادہ الٰہی کچھ اسی طرح تھا۔ یہ بڑا معرفت کا نکتہ ہے۔ جو میں نے تمہیں سنایا ہے۔ دوسروں کو ضرور ہر روز نصیحت کرو۔ اس سے تین فائدے ہوتے ہیں اول خدا کے منکر نہی عن المنکر کی تعمیل ہوئی ہے۔ دوسرے ممکن ہے کہ جس کو نصیحت کی جائے۔ اس کو نیک کاموں کی توفیق ملے۔ تیسرے جب انسان اپنے نفس کو مخاطب کرتا ہے تو اس کو شرم آتی ہے۔ اور اس کی بھی اصلاح ہوتی ہے۔ تمہارے بیان میں خدا کی عظمت اور اس کی قدرت و تصرف کا ذکر ہو۔ اس کا [illegible] طرح دنیا میں مقابلہ ہوتا ہے۔ بعض لوگ تو منہ پر کہہ دیتے ہیں کہ نہ ہم مانتے ہیں اور نہ ہم سننا چاہتے ہیں اور بعض سنتے ہیں مگر عمل کرنے کی پرواہ نہیں کرتے۔ اور بعض ایسے ہوتے ہیں کہ قسم قسم کے وجوہات نکال کر واعظ میں نکتہ چینی کرتے ہیں۔ مگر واعظ کو چاہیئے کہ اللہ کے لئے صبر کرے اور اپنا کام کرتا چلا جائے ؁

نفاق [illegible] قدرت خداوندی ہے۔ [illegible] جب تو [illegible] کچھ نفاق کبھی کبھی پیدا ہوتا ہے۔ [illegible] پرواہ لوگ پیدا ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ [illegible] بچائے۔

مشورہ ضروری ہے

ایک صاحب کا خط پیش ہوا کہ میں نے ایک معاملہ میں سات استخارے کئے تھے۔ تب اس کام کو شروع کیا تھا لیکن نقصان ہوا۔ فرمایا۔ آپ نے مشورہ نہ کیا تھا۔ ۲ مرھم شوریٰ کے خلاف کام ہوا اس واسطے نقصان ہوا۔

حضرت کا خط عباد اللہ کے نام

عزیز مکرم! ڈاکٹر عباد اللہ

حفظکم اللہ وسلم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

میرا دل چاہتا ہے کہ تم لوگ اللہ تعالیٰ کے بن جاؤ۔ اور اللہ تعالیٰ تمہارا بن جائے۔ لنڈن دار الابتلا ہے۔ نماز کے پابند رہو۔ اور جہاں تک ممکن ہو۔ شرفا سے مجلس رکھو۔ آزاد لوگ اچھے نہیں۔ آزاد سے مراد مادر پدر آزاد ہیں۔ استغفار بہت کرو۔ دعائیں مانگتے رہو کہ تم خادم دین بنے رہو۔ وہاں ایک لڑکا شکر اللہ کا بھائی ظفر اللہ خان ہے۔ چوہدری نصر اللہ خان کا بیٹا۔ وہ مخلص ہیں اس کو کبھی ملنا۔ خط لکھدینا۔ آپ کو آکر ملیگا۔ والسلام

نور الدین - ۲۲ - اکتوبر ۱۲ء

حضرت کا خط خواجہ صاحب کے نام

مکرم! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

خواجہ صاحب بہت انگلوں پر ویلیھو الا دن کا مقدس فقرہ ہمیشہ یاد رکھو اور قرآن کریم میں صاف صاف ارشاد ہے۔ ما تدری نفس ماذا تکسب غدا۔

پھر استغفار دعاؤں پر زور دیتے رہو۔ تمام مذاہب میں اصل اصول دعا ہے۔ اور اس دعا کو آج ہنسی مخول میں اڑا دیا گیا ہے۔ میرا ایمان اس پر زور دیتا ہے۔ واللہ الموفق۔ یہ دعا الحمد [illegible] میں اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ دونوں ترقی کے فقرہ موجود ہیں۔ سنا تھا لنڈن میں مسجد ہے اور وہ کنگ لین۔ مسجد کے لئے ڈاکٹر لیٹر نے چندہ کیا تھا۔

لنڈن بے ریب دار الامتحان ہے۔ مگر عربی فقرہ ہے عند الامتحان یکرم الرجل او یھان۔ امتحان کے بعد آدمی معزز ہو جاتا ہے یا ذلیل ہوتا ہے۔ کالج پر ضرور نظر ہونی تاکید ہے ولله الملك ۲ يا لندن ثم اوصيك بتقوى الله فقد فاز المتقون وان اللہ مع الذین اتقوا والذین ھم محسنون۔

نور الدین - ۲۲ / اکتوبر ۱۲ء

از دار الامان قادیان

بروزِ نبوی

مولوی سید عبد الستار صاحب افغان کا ایک مضمون لفظ بروز کی تشریح میں اخبار میں چھاپنے کے واسطے حضرت خلیفۃ المسیحؓ نے مجھے دیا ہے۔ جو درج ذیل کیا جاتا ہے۔ سید صاحب موصوف صاحبزادہ عبد اللطیف شہید مرحوم کے خاص شاگردوں میں سے ہیں اور اُن کی شہادت ہمیشہ قادیان میں رہتے ہیں۔ زہد عبادت اور تقویٰ کا مجسم نمونہ ہیں۔ اللھم زد فزد۔ ایڈیٹر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلّی علیٰ رسولہ الکریم

قاضی محمد یوسف صاحب پشاوری کی ایک کتاب میں لفظ بروز کے معنے دیکھ کر میرے دل میں تحریک ہوئی ہے کہ کسقدر معنی بروز کے بطریق سنت نبوی میں بھی بیان کروں۔ سو واضح ہو کہ معنے بروز کے ظہور کے ہیں۔ چنانچہ خدا تعالیٰ جل شانہ فرماتا ہے کہ وبرزوا للّٰہ الواحد القہار اور ظاہر ہو جاویں گے اور سامنے ہو جاویں گے لوگ اللہ واحد حکمران کے (سورۃ ابراہیم) پھر وہ معنی جو بیان کرتا ہوں کہ ہمارے مولانا شہید مرحوم حضرت محمد عبد اللطیف صاحبزادہ صاحب خوست علیہ الرضوان نے فرمائے ہیں۔ وہ حضرت ایسے کامل انسان تھے کہ اُن کے حق میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ

رمین حزب بنائے عبد اللطیف فانہ

یعنی اور ہمارے گروہ میں سے عبد اللطیف ہے کیونکہ اُس نے

اری ... صدق منہ خلق نہکرو

اپنے صدق کا نور ایسے دکھلایا کہ اُس کے صدق سے لوگ حیران ہوگئے

انظن بعد ابدال الا سواھم فانھم

کیا تو اُن کے سوا کوئی اور لوگ ابدال جانتا ہے کیونکہ وہ لوگ

صعدوا الی الرحمٰن فاستقاموا وانجمدوا

وہ لوگ ہیں جو بغیر چلائے گئے پھر انہوں نے استقامت اختیار کی اور اُن کی جمعیت الگنی بحال

تجلی علیھم ربھم رب ماجدی

اُن پر اُن کا خدا متجلی ہوا جو سب مخلوقات کا خدا ہے

فخروا الی النور القدیم وابدھشا

پس وہ نور قدیم کی طرف جلدی سے بھاگے

اور اُن کے حق میں مجھ کو بھی اللہ تعالیٰ نے بہت سی بشارات معلوم کرائی ہیں۔ بعض اُن میں سے یہ ہیں کہ ایک بشارت میرا پیر (زخمی) ہو کر پھسل گیا اور میں رنجیدہ ہوا۔ پس یہ بشارت اُس شہید مرحوم کے حق میں مجھکو ملی ہے

نمبر۱ درویشان سنگ برمیبارند

یعنے شہید نے پتھر کھائے تم اتنے کپڑ پر خفا ہوئے

نمبر۲ فی مقعد صدق عند ملیک مقتدر

یعنی متقیان مجلس (شہید مرحوم) راستی میں ہونگے حضور بادشاہ قادر ا

نمبر۳ آتش عشق آمد گردہ جوار من بسوخت

متفرق اوقات میں یہ بشارات مجھکو ہوئے ہیں وہ معنے جو شہید مرحوم نے بروز کے فرمائے ہیں وہ یہ ہیں

عجب کہ احمد اطہر بایں گذر آمدہ

محمد ایست بگیسوے معطر آمدہ

پھر وہ معنی کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خود بیان فرمائے ہیں خطبہ الہامیہ میں صفحہ ۱۷۱ پر درج ہیں جس کا ترجمہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ جل شانہ نے مجھ پر فیض رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نازل فرمایا پس اس کو کامل بنایا نبی کریم کے لطف اور جود کو میری طرف کھینچا۔ یہاں تک کہ میرا وجود اس کا وجود ہو گیا پس وہ جو میری جماعت میں داخل ہوا۔ درحقیقت تمام سردار خیر المرسلین کے صحابہ میں داخل ہوا اور یہی معنی اٰخرین منھم کے بھی ہیں جیسے کہ سوچنے والوں پر پوشیدہ نہیں ہے ومن فرق بینی وبین المصطفٰی فما عرفنی وما رأی یعنی جو شخص مجھ میں اور مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم میں تفریق کرتا ہے اُس نے مجھ کو نہیں دیکھا ہے اور نہ پہچانا ہے پس اس کی مثال ایسی ہے جیسے آدمی نمک کی کان میں گر جائے اور مر جائے اور کچھ مدت کے بعد بالکل نمک ہی ہو جائے اور کچھ فرق نمک کے ساتھ نہیں رہیگا۔ ایسی مثال اس شخص پر صادق آتی ہے کہ کوئی محبت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم میں فنا ہو جاتے پس رسول خدا ہو جائے اور اس معنی کا بیان حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک فارسی شعر میں فرمایا ہے۔ جو یہ ہے ؎

منم مسیح زمان ومنم کلیم خدا
منم محمد و احمد کہ مجتبیٰ باشد

دوسری جگہ فرمایا کہ ؎

احمد اندر جان احمد شد پدید
اسم من گردید اسم آں وحید

بسکہ من در عشق او ہستم نہاں
من ہمانم من ہمانم من ہماں

انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کا بروز وسیلہ ہے۔ ... خدا کا چنانچہ ایک بزرگ نے فرمایا ہے ؎

اولیا را ہر قدم ہما ... روند
زیں وسیلہ بار خود را بنگرند

من روم بر رہ زفضل ذو الجلال
بر قدم ... الکمال

اور اپنے بروز وظہور نبی ہونے کے واسطے مسیح موعود علیہ السلام نے بہت سے امثال بیان فرمائے ہیں اس میں سے چند مثالیں اس جگہ لکھ دیتا ہوں (مثال اول) جیسا کہ آدمی شیشہ میں اپنا مُنہ دیکھتا ہے اور اپنے حسن وجمال ہر دو کو شیشہ میں دیکھتا ہے خوش ہوتا ہے کوئی رشک اس کو اس پر نہیں آتا۔ میں اسی طرح پر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت کا آئینہ ہوں

لیک آئینہ ام ز رب غنی
از پئے صورت مہ مدنی

انبیاء گرچہ بودہ اند بسے
من بعرفان نہ کمترم ز کسے

وارث مصطفٰی شدم بیقیں
شدہ رنگیں برنگ یار حسیں

آں یقینے کہ بود عیسیٰ را
بر کلامے کہ شد برو القا

واں یقینے کلیم بر تورات
واں یقیں ہائے سید السادات

کم نیم زاں ہمہ بروئے یقیں
ہر کہ گوید دروغ ہست لعیں

(دوسری مثال) جیسا کہ شیشہ خانہ میں چراغ جلتا ہے اور سب شیشوں میں جُدا جُدا چراغ نظر آتے ہیں درحقیقت ایک چراغ ہے (تیسری مثال) جیسا کہ حوض میں سورج اور چاند دیکھا جاتا ہے حالانکہ وہ آسمان پر بھی نظر آتا ہے یہ کثرت منافی وحدت نہیں بلکہ کمال وحدت ہے اسی طرح میرا وجود پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود سے جدا نہیں اس واسطے کہ اگر شیشہ میں آدمی کا سر اور چراغ کی مثال میں اور حوض میں سورج ہوتا تو اس میں اور شیشہ خانہ اور حوض میں کچھ نہ ہوتا اسی طرح اگر پیغمبر خدا نہ ہوتے تو میں بھی کچھ نہ ہوتا اور میری جیسی اولاد روحانی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قیامت تک پیدا ہوتی رہیگی لیکن اس نعمت عظمیٰ سے ... یہود منکر ہیں سورۃ فاتحہ اُن پر رد کرتی ہے۔ اور نیز آیت ومن یطع اللّٰہ والرسول فاولٰئک مع الذین انعم اللّٰہ علیھم من النبیین والصدیقین والشھداء والصالحین وحسن اولٰئک رفیقا۔ ذالک الفضل من اللّٰہ وکفٰی باللّٰہ علیما (سورہ نساء ۹ ع)

ترجمہ جس نے خدا اور رسول کی اطاعت کی وہ اُن منعموں کے ساتھ ہوگا جو نبی اور صدیق اور شہدا اور صالحین ہیں یعنی وہ بھی نبی اور صدیق اور صالح کہلائیگا اور یہ خدا کا فضل ہے خدا اس کو خوب جانتا ہے یہ سب آپس میں اچھے رفیق ہیں اب جو لوگ اس کو نہیں مانتے وہ اس آیت کے منکر ہیں اور فنا فی اللہ کی مثال میں شیخ نے لوہے اور آگ کی مثال ذکر فرمائی ہے جیسا کہ گرم لوہا آگ ہو جاتا ہے اور درحقیقت وہ لوہا ہی رہتا ہے مگر تاثیر آگ کی دیتا ہے اسی طرح بندہ خدا نہیں ہو جاتا بندہ ہی رہتا ہے مگر صفات الٰہی سے رنگین ہو جاتا ہے اور یہ انسان مدام تربیت کے واسطے محتاج ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لا تدرکہ الابصار وھو یدرک الابصار یعنی آنکھیں اُس کا احاطہ نہیں کر سکتیں مگر وہ آنکھوں کا احاطہ کر لیتا ہے یہ معنی حضرت مسیح موعودؑ نے خطبہ الہامیہ صفحہ ۹ میں بیان فرمائے ہیں جس کا ترجمہ یہ ہے کہ انسان ظلی طور پر اداء آئینہ کے نیچے اگر الٰہی صفات کے رنگ سے رنگین ہو جاتا ہے کہ زینہ خلافت مستحق ہو جاتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ومن احسن من اللّٰہ صبغۃ ونحن لہ عابدون یعنے ہم نے خدا کا رنگ قبول کیا ہے اور خدا سے کس کا رنگ اچھا ہے اور ہم اُس کے تابع ہیں یعنی ہم الٰہی رنگ کے نیچے آنے والے ہیں یہی معنی رداء آئینہ کے نیچے داخل ہونے کے ہیں جو ابدی طور پر عبودیت کے ساتھ ہوتے ہیں یہی حضرت مسیح موعودؑ نے ذکر فرمائے ہیں اور یہ وہ آخری مقام ہے جس تک ایک طالب حق انسانی پیدائش میں پہنچ سکتا ہے اس بارے میں حضرت مسیح موعودؑ کا یہ شعر ہے ؎

ہر سحر گہ ہر طرف رخ آں یار بنگرم
واں دیگرے کجاست کہ آید بخاطرم

وما علینا الا البلاغ وعلیکم بلوغ المرام۔

عبد الستار خان احمدی افغان از قادیان دار الامان۔

خواجہ محمود

میرے خواجہ! فدا تھا اب تلک ہندوستان تیرا
لقیب مہدیٔ ہادی انجُھے اس دن سے پہچانا
کبھی گرم سفر تھا ٹرین پر گاہے سٹیمر میں
سلام اُس سرزمیں پاسے گرچہ کم سُننے میں آتا ہے
تو اے لندن کی بستی دیدہ و دل فرشِ راہ کر دے
دعائے نورِ دینِ مصطفےٰ سے اُدھی جن کر

وہ دن آئے کہ شیدائی بنا سارا جہاں تیرا
سُنا جب وحیٔ حق سے مژدۂ حسن بیان تیرا
ہر اک جا [illegible] سینے میں [illegible] تھا نیا ان تیرا
تو پرواہ کیا کہ حامی ہے خدائے آسمان تیرا
مکرّم ہے خدا کے یاں بہت مہمان تیرا
اخبار میں ہے اُن کے سینا پہلوان تیرا

برس جا اُس کے سہر پر نصرتِ حق کی گھٹا بن کر
کہ ہے اغیار میں وہ لاڈلا[51] سروِ رواں تیرا

ترے یوسف سے پھر ہے مصر کے بازار کی رونق
سرورِ دل ہے۔ تیری قوم کی آنکھوں کا تارا ہے
وہ اخوانِ جفا میں استباقِ[52] حق کو نکلا ہے
ترا پہلا قدم۔ محمود! بیت اللہ میں پہنچا

بتلائے گی جہاں کو قدر یہ جنس گراں تیرا
وہی محمود تیرا۔ خون تیرا۔ استخواں تیرا
[illegible] اس کا حافظ ہو خدائے مہرباں تیرا
رہیگا کب تلک شانِ ایازی یوں نہاں تیرا

سراپائے جرس ہے غلغلِ تحمید میں فائز
چلا ہے منزلِ مقصود کو جب کارواں تیرا

غلام مرتضیٰ خان تیم فائز۔ نائب تحصیلدار سروے خانی وال از ریلوے سٹیشن قطب پور ضلع ملتان

کامران کی سختی

ایک حاجی صاحب اخبار وکیل کو لکھتے ہیں کہ اُن مسلمانوں نے جو حج شریف سے مشرف ہو چکے ہیں اور کامران میں بھی جا کر مثل بیت المقدس کے غسل کرنے والوں کے اپنے گناہوں کا کچھ حصہ وہاں کی تکالیف اور تشدّدات کے دریا میں دھو لیا ہے۔ اُن کو معلوم ہوگا کہ حجاج کے ساتھ کیا سختی کی جا رہی ہے۔ تین چار سال سے تکالیف اور تشدّدات میں بہت کچھ زیادتی کی جا چکی ہے۔ چنانچہ امسال تو ایسی کچھ تکلیفیں پہنچائی گئیں۔ کہ ہر بے زبان شخص بھی چلا اٹھا۔ حاجیوں کو بجائے ہفتہ کے عشرہ اور بعض چالیس دن تک قید سخت میں رہنا پڑا اُن کا ہر قسم کا سامان جہنم کے انجن میں ڈالا گیا۔ اُن کا خوراکی سامان بالکل برباد کیا گیا۔ ہفتہ بھر کا سامان لے کر آئے تھے مہینوں کاٹنے پڑے۔ ایام قیام میں اُن کو لبِ سمندر تک جانے سے روکا گیا مسجد جو ایک جھونپڑے کی صورت پر بغرض چاپلوسی بنا دی گئی ہے۔ اس میں نماز پڑھنے سے باز رکھا گیا۔ کیونکہ یہ مسجد بیں لب دریا حدود سے کسی قدر فاصلہ پر ہیں۔ اول تو میٹھا پانی ایک ناکافی مقدار میں دیا جاتا ہے۔ جو بمشکل پینے کے لئے ہی کافی ہوتا ہے اس پر طرہ یہ کہ جو حاجی تھے اُن کو سمندر تک نہ پہنچنے دیا کہ شیر کھارے ہی پانی میں غسل کر کے اپنے معبودِ حقیقی کے سامنے گڑگڑا لیں (کیونکہ یہ تمام مصیبتیں ہمارے کئے کا نتیجہ ہے) عذر و ریاضت زندگی کے لئے ایک

[51] کیوں نہ ہو آپ ہماری سرکار کے لاڈلے دریدہ ہیں۔
[52] تبلیغ کی حقانی کہانی سورۂ یوسف کے لفظ مستبق سے لیا گیا۔

دوکان رونمائی کے لئے موجود ہے۔ لیکن صاحب دوکان کا فرض ہے کہ ایک ڈبہ دیا سلائی ۲ ایک صابون ۱۲ ایک روٹی تنوری ۸ تک فروخت کرے۔ چاولوں کی بوریاں ساٹھ روپیہ تک فروخت ہوئی ہیں۔ یہ تمام مصیبتیں تو درکنار محکمہ قرنطینہ کی جانب سے ایک لیڈی ڈاکٹر بھی زنانہ معائنہ کے لئے معین ہے۔ لیکن [illegible] قرنطینہ میں صرف یہی ہے کہ [illegible] رفیق السفر یا مونس الغربت [illegible] ایک لیڈی صاحبہ کیمپ کے ڈاکٹر [illegible] کی طرح۔ کیونکہ [illegible] ڈاکٹر صاحب موصوف [illegible] میں کوئی عیب نہیں [illegible] قوانین ایشیائی قواعد انسانی تہذیب کے خلاف ہی کیوں نہ ہو [illegible] ان باتوں کو بالکل ناپسند کرتے [illegible] لیڈی ڈاکٹر [illegible] یہاں تعین کی گئی ہے۔ لیکن [illegible] کا حقہ آگاہی ہو کر بھی وہ ہماری دل آزاری دل سوزی کرنے کو اپنا فرض اور فخر تصور کرتے ہیں۔ اکثر ناواقف بالخصوص مسلمانان ہندیہی تصور کرتے ہیں کہ جو فیس قرنطینہ میں حاجیوں سے لی جاتی ہے وہ خاص خزانہ خلافت میں داخل ہوتی اور یہ قرنطینہ کامران انہی کی طرف سے قائم کیا ہے۔ لیکن افسوس کہ بالکل غلط ہے خلافت اسلامیہ کو اس سے کچھ تعلق نہیں۔ وہ بالکل بری ہے۔ ہاں اگر اس کی خطا ہے تو صرف اسقدر کہ اس نے مجبور ہو کر بھی اس سے کیوں اتفاق کیا۔ فی الحقیقۃ یہ تمام دول یورپ کی عنایت اور مہربانی کا نتیجہ ہے۔ جو آج ہم کو ان مصائب کے گرداب میں چکر کھلایا جا رہا ہے۔ یا یوں کہہ سکتے ہیں کہ یہ ہماری غفلتوں۔ نافرمانیوں اور جہالت کا نتیجہ ہے۔ جو ان تکالیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ مجھے معتبر طریق پر معلوم ہوا کہ اس وقت ہماری ہی جیبوں سے جو ہم نے قرنطینہ کامران میں یا جدہ میں قرنطینہ کو ادا کی ہیں۔ تیس پینتیس ملین پونڈ خاص محکمہ قرنطینہ کے خزانہ میں قسطنطنیہ کے اندر موجود ہیں (جو یورپین سکوں میں موجود ہے اور سود در سود اس کو سونے کا بوجھ بنا کر چھوڑیگا) گذشتہ سالوں میں خلافت عثمانیہ نے یہ ارادہ کیا تھا کہ کچھ رقم اپنے تصرف میں لائے۔ لیکن بہادرانِ یورپ کو یہ کب گوارا تھا کہ خلافت عثمانیہ کو یہ کچھ سکے لا [illegible] دیں۔ فوراً کھڑے ہو گئے اور فصیح لفظوں میں یہ جتلا دیا کہ اس سے تم کو کچھ تعلق نہیں کو تمہاری حکومت میں جمع ہوا ہے۔ لیکن یہ تمہارا نہیں۔ یہ اس محکمہ کا ہے۔ جس کو ہم نے تمہارے لئے مارِ آستین بنا رکھا ہے خبردار جو اس گنج کی طرف نگاہ بھی اُٹھائی۔ ہوشیار ہو جاؤ۔ یہ تمہارے برادرانِ اسلام کی گاڑھی کمائی سے جمع کیا گیا اور ہم نے جمع کیا ہے۔ تمہارا کوئی حق نہیں۔ یہ رقم ہم اُن قرنطینوں پر جو تمہاری حکومت کے دیگر بلاد میں موجود ہیں۔ صرف کریں گے۔ جہاں یورپ کی مہذب اور شائستہ فوجیں ہوا خوری کے لئے آیا کرتی ہیں۔ برادرانِ اسلام مسلمانانِ ہند۔ تم خود سمجھ لو اور غور کرو کہ یہ پیش بندیاں کیوں کی جا رہی ہیں۔ روز [illegible] آسان وسائل تمہیں آرام [illegible] ذرا غور تو کرو۔ اُٹھو بہت سو چکے۔ خبر بدریائے گنگا۔ جو ملک کے پُر فضا بازار کی سیر کر چکے اب ذرا اس یورپین انسانی تہذیب کی سیر کرو۔ اُن کی انسانی اخوت پر نظر دوڑاؤ۔ اے تقلید یورپ کے فریفتو۔ اے تہذیب یورپ کے دلدادو۔ اے ایشیا کے وحشی باشندو کیا وہ وقت نہیں آگیا کہ تم آسمان پر نظر اُٹھا کر دیکھو کہ آیا یہ ٹمٹماتی ہوئی روشنی ستاروں کی ہے یا فنا ہو جانیوالے جگنوؤں

احمدی خاتون

سلسلہ احمدیہ کی تائید میں مردوں کے واسطے سب سے پہلا آرگن شیخ یعقوب علی صاحب نے جاری کیا تھا اور اب عورتوں کے واسطے بھی سب سے پہلا رسالہ جاری کرنے کی توفیق خدا تعالیٰ نے انہی کو دی ہے اگرچہ مردوں سے یہ رسالہ پیپر یا ڈیکلاس کی تعریف کے اندر نہیں آیا۔ مگر شیخ صاحب نے یہ کوشش کرنے کا ارادہ کیا ہے کہ سال میں ۱۲ رسالے احباب کو پہنچ جائیں جن کی قیمت معہ محصول ڈاک ۱ روپیہ ہے جو بہت کم ہے۔ آج کل چاہئے عورتوں کو تعلیم دینے کا رواج ابھی تک ہمارے ملک میں بہت کم ہے اور ایسے رسالہ کا رواج دینا اس کمی کو پورا کرنے کے واسطے ضروری ہے۔ اس رسالہ میں حضرت خلیفۃ المسیح کے اقوال۔ عورتوں کے واسطے طبی معلومات اور دیگر مفید مضامین کے علاوہ ایک ناول کے سلسلہ کو بھی جاری کیا گیا ہے جس میں قصہ کے پیرایہ میں ضروری مسائل پر بحث ہے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ ہمارے معزز دوست اپنی سرپرستی سے اس رسالہ کو کامیاب بنانے کی کوشش کریں گے ۔

اخبار عالم پر ایک نظر

ترکی تار مظہر ہیں کہ اب تک لڑائی ترکی حدود کے اندر رہی ہے جس میں ترک ہی غالب رہے ہیں ۔ قسطنطنیہ میں ۲۰ سال سے کم اور ۴۰ سال سے زائد عمر رکھنے والے غیر مسلم فوجی خدمت سے مستثنیٰ کئے گئے ہیں ۔ ۱۲ اکتوبر کا تار مظہر ہے کہ گورنمنٹ برطانیہ نے جنگ بلقان میں بیطرفی کا اعلان کر دیا ہے۔ ڈاکٹر سہروردی سابق پرنسپل اسلامیہ کالج لاہور حال بیرسٹر کلکتہ کو محکمہ نظارت خارجہ ترکی میں ایک ذمہ داری کا عہدہ قبول کرنے کے واسطے کہا گیا ہے ۔ لندن سے آنریبل سید امیر علی بالقابہ بذریعہ تار بوجہ جنگ ریاست ہائے بلقان امدادی فنڈ کھولنے ۔ شہروں کی سوسائٹیاں قائم کرنے اور مجاہدین اسلام کی کامیابی کے واسطے پرزور دعا کرنے کی تاکید فرمائی ہے ۔ راجہ بہادر منی لال سنگھ رئیس زمیندار [illegible] اور کئی دوسرے غیر مسلم معاصروں نے مصیبت زدگان بلقان کے واسطے چندہ دیا ہے ۔ ہمعصر بنگالی ترکی کے ساتھ تمام دنیا کی ہمدردی جتاتے ہوئے ہندو برادران کو . . . . اس جنگ کے غم میں مسلمانوں کے ساتھ شریک ہونے کے واسطے تاکید کرتا ہے مگر ہندوستان اور پنجاب کے آریہ وغیرہ ہیں کہ ان سے جہاں تک بن آتی ہے اہل اسلام کی ہر قسم کی دل آزاری میں ہرگز کوئی کسر باقی نہیں رکھتے خدا ان کو سمجھ کا مادہ عطا کرے ۔

۱۵ - اکتوبر قسطنطنیہ کا تار مظہر ہے کہ سلطان محمد رشاد نے سلطان معزول عبدالحمید خان کو سالونیکا سے لانے کی اجازت دیدی ہے

لنڈن کی تار ہے کہ برطانیہ کلاں نے طرابلس پر اطالوی حکومت تسلیم کر لی ہے ۔ کلکتہ کا مشہور مسلمان انگریزی پرچہ کامریڈ دہلی سے شائع ہو گیا ہے ۔ نماز جمعہ کی تعطیل کی سب سے پہلے تحریک حضرت امام الزمان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہوئے تھے اور گذشتہ سال اس بات کو پورا کرنے کے واسطے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ نے تحریر فرمایا تھا اس کی تائید میں مختلف مقامات میں اہل اسلام اجلاس کرتے اور رزولیوشن پاس کر کے گورنمنٹ کی خدمت میں منظوری کے لئے بھیج رہے ہیں ۔ ایک کپتان نے مسلمان لڑکی کی عصمت دری کی اس پر جو پرزور مضامین اخبار رنگون کریٹک کے انگریز اڈیٹر نے لکھے تھے اس پر چیف کورٹ رنگون نے اڈیٹر مذکور کو ایک سال قید محض کی سزا دی ۔ رنگون کے لوگ اڈیٹر مذکور کی رہائی کے واسطے ایک اپیل تیار کر کے حضور وائسرائے بہادر کی خدمت میں بھیجنا چاہتے ہیں ۔ سید عبدالسلام رفیقی مالک کشمیر ہوٹل رنگون خودکشی کا ارادہ کر کے کئی دن سے مفقود الخبر ہیں ۔ [illegible] ایک شخص کو مصنوعی سب انسپکٹر محکمہ جنگلات بن کر کسی دوسرے شخص کو ملازمت کا امیدوار بنا کر کچھ رقم وصول کرنے کے جرم میں ایک سال کی سزا ہوئی ۔ محکمہ ڈاک خانہ ہند سے سرکار کو سال گذشتہ میں ۱۵ لاکھ روپیہ کی آمدنی ہوئی ۔ اخبار کامریڈ دہلی نے اپنے خریداروں سے مسلم یونیورسٹی کے متعلق ووٹ لئے ۹۴۲۶ یونیورسٹی کے خلاف تھے اور ۱۵ منظوری کے حق میں تھے ۔ مہاشہ دہرم پال بی۔ اے ایڈیٹر اندر لاہور نے ہفتہ وار اخبار مذکور کو ماہواری رسالہ کی صورت میں شائع کیا ہے ۔ جس میں ثابت کیا گیا ہے کہ وید خدا کا کلام نہیں ہیں ۔ پیر نور الدین تونساوی کی درگاہ پر ایک نمبردار نے چاندی کے کواڑ چار ہزار روپیہ کی مالیت کے چڑھائے ہیں جو اسراف میں داخل ہے ۔ ممالک متحدہ [illegible] آدمیوں کو پھانسی دی گئی ۔ ہندوستان سے سونے کی مقدار لندن کے خزانہ میں ۴۲ کروڑ پونڈ تک پہنچ گئی ہے ۔ اکونٹس آفس مرزاپور ممالک متحدہ میں ۶۱ عہدیداروں میں ۵۲ ہندو ۹ مسلمان ہیں جو خالص بے انصافی ہے گورنمنٹ ہند کو خاص طور سے توجہ فرما کر مسلمانوں کے حقوق کی نگہداشت کرنی چاہئے ۔ امریکہ کے مقام مسوری میں ایک جیمس اشکرم کو دو آدمیوں کے قتل کے جرم میں ۹۹ سال قید اور پھانسی کی سزا ہوئی۔ بالفاظ دیگر حبس دوام ہی کیوں نہیں کہدیا ۔ یورپ کے مشہور موجد [illegible] نے ایک پٹڑی والی ریل ایجاد کی ہے جس کے درمیان میں ایک پہیہ ہے ۔ دہلی میں جدید سلسلہ ٹیلیفون جاری کیا گیا ہے اور قریباً ایک سو ساہوکاروں اور دوکانداروں اور معزز اشخاص نے ماہوار فیس دیکر اپنے مکانوں اور دوکانوں میں ٹیلیفون لگوالیا ہے ۔ سر آغا خان بالقابہ نے ماسکو سے تیس ہزار روپیہ چندہ انجمن ہلال احمر لندن کے نام بھیجکر تاکید کی ہے کہ اس نازک موقع پر مسلمانوں کو بمعہ مسلم یونیورسٹی تمام قومی تجاویز کو یکطرف رکھکر اپنی تمام ہمت و کوشش اور توجہ مصیبت زدگان ترکی کی امداد کے واسطے لگا دینی چاہئے ۔

حضرت اقدس امیر المومنین کا خط

عزیز من السلام علیکم ورحمۃ اللہ ۔ رسالہ پہنچتا ہے [illegible] نقد میں نے فصیح مرحوم کو بھیجے تھے جب قیمت ختم ہوا اور رسالہ جاری رہے تو پہلا پرچہ وی۔پی بھیجدیں ۔

معزز ناظرین! کیا اس شہادت کے ہوتے ہوئے کسی اور تحریک کی ضرورت ہے ۔ ہرگز نہیں!

تاریخ اسلام فصیح صاحب مرحوم نے بڑی محنت تحقیق اور دماغ سوزی سے [illegible] اور جدید طرز پر لکھی ہے ۔

(۱) ہر ماہ میں ۲ بار ۴۸ صفحہ کے حساب سے شائع ہوتی ہے
(۲) مستقل خریداروں کو ابتدا سے [illegible]
قیمت سالانہ [illegible] معہ محصول ڈاک [illegible]

جنگ بدر [illegible]
۱۲ نمبر ۲ جلد میں شائع ہو چکے ہیں۔ حجم ۱۰۶۵ صفحات [illegible]
نوٹ۔ تیسری جلد کے ۲ نمبر اور شائع ہو چکے ہیں۔

ملنے کا پتہ
میاں فیض علی منیجر تاریخ اسلام [illegible]
شہر [illegible]

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

BA DR

بدر

QAD IAN

قادیان ضلع گ[illegible]

عام قیمت پیشگی

بغیر ضمیمہ درس قرآن شریف

اگر تو تشنہ لبی از فراق یار ازل

ضمیمہ درس قرآن مجید

Registered No. L. CCLXXXVIII

بنوش جرعہ [illegible] جام نور الدین

جلد ۱۲

ذیقعد ۱۳۳۱ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق

۱۹۱۳ء مطابق ۲۳ اکتوبر ۱۹۱۳ء

نمبر ۱

ضعیف و مردہ دلی گر بقادیاں درا

بروز جمعرات

کہ ہست محی موتی کلام نور دین

دس شرائط بیعت

اوّل۔ یہ کہ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ **دوم** یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا۔ اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ **سوم** یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا۔ **چہارم**۔ یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ **پنجم** یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور ہر حالت میں راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا۔ بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ **ششم** یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کرلیگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ **ہفتم** یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ **ہشتم** یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ **نہم** یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ **دہم** یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا۔ کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
اندریں دیں آمدہ از مادریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام او
آں رسولے کش محمدؐ ہست نام
مہر او با شیر شد اندر بدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
اقتدائے قول او در جان ما ست
از ملائک و از خبرہائے معاد
آں ہماں از حضرت احدیت آمدست
معجزات او ہمہ حق اند و راست
معجزات انبیاء سابقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ما ست

مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
ہم بریں از در دنیا بگذریم
بادۂ عرفان ما از جام اوست
دامن پاکش بدست ما مدام
جاں شد و با جاں بدر خواہد شدن
ہر نبوت را برو شد اختتام
زو شدہ سیراب سیرابی کہ ہست
آں نہ از خود از ہماں جائے بود
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
ہر چہ گفت آں مرسل رب العباد
منکر آں مستحق لعنت است
منکر آں مورد لعن خدا است
آنچہ در قرآں بیانش بالیقین
ہر کہ انکارے کند از اشقیاست

یکقدم دوری ازاں عالیجناب
نزد ما کفر ست خسران تباب

بدر پریس قادیان میں معراج الدین عمر پروپرائٹر و پرنٹر پبلشر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا۔

پیامِ غلام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - نحمدہ و نصلے رسولہ الکریم - مخدومی جناب اڈیٹر صاحب اخبار بدر سلمہ اللہ تعالےٰ - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ حضرت خواجہ کمال الدین صاحب بی اے ایل ایل بی پلیڈر لاہور کے تبلیغ اسلام کی خاطر لنڈن تشریف لے جانے سے ظاہر ہے کہ نہ صرف سلسلہ عالیہ احمدیہ کو بلکہ ہر مسلمان کو نہایت مسرت کا مقام ہے اور اس کا لازمی نتیجہ ہے کہ ہر ایک مسلمان کا دل آپکی کامیابی اور کامرانی کی دعائیں کرے اس ادنےٰ غلام نے پیام غلام کے عنوان سے قطعہ ذیل میں ان جذبات کا اظہار کیا ہے جو اس مبارک کام کے متعلق میرے دل میں موجزن ہیں

قطعہ

اے کمال الدین نہایت دُور ہیں لنڈن میں آپ
بل بے ہمت بل بے ایسی جانفشانی آپ کی
ایک جُنبش میں ہوا مشرق سے مغرب تک دُرُود
کر گئی بحروں کو شرمندہ روانی آپ کی
آپ نے سب کچھ کیا دین خدا کے واسطے
اس پہ ہو گی فرض خود ہمت بڑھانی آپ کی
لاتخف لاتحزن آکر کہہ رہا ہو گا سروش
عالم بالا میں ہو گی قدر دانی آپ کی
اک میری کیا ساتھ ہو گی ہر مسلمان کی دُعا
کان کی فردوس ہے گویا کہانی آپ کی
آپ کے مقصد کو یارب کامیابی ہو نصیب
زندگی اسلام کی ہو زندگانی آپ کی
آپ ڈالیں ہر سمندر میں توکل کا جہاز
فیض سرمد خود کرے گا بادبانی آپ کی

راقم غلام - ڈاکٹر شیخ محمد حسین امرتسر

انعام

حافظ عبد اللہ شاہ ولد شاہ جمال - حلیہ ۳ تِل دو آنکھوں کے درمیان - عمر ۱۸ سال - رنگ گندمی گمشدہ ۴ سال سے ہے - تلاش کرکے پتہ تبلانے والے کو انعام دیا جائے گا -

المشتہر عنایت شاہ تحصیل ملسی ضلع ملتان بمقام شاہ پہلال

دار الامان کا لکھنا

اخبار الحق دہلی دن بدن حق و حکمت کے بیان میں نمایاں ترقی کر رہا ہے دار السلطنت ہند سے نکلنے والی احمدی اخبار کی خصوصیت سے نُصرت کرنا اور اسکے کارخانے کی ترقی میں کوشاں ہونا ہمارے واسطے لازمی ہو - کیونکہ دہلی اب برٹش انڈیا کا مرکز ہے - حال میں الحق نے سفرنامہ پیر سراج الحق صاحب نعمانی چھاپنا شروع کیا ہے - پیر صاحب موصوف حضرت مسیح موعود ؑ کے پرانے خدام میں سے ہیں اور حضرت مرحوم کی پرانی صحبتوں کے کئی ایک لطیف نکتے ان کے سینے میں محفوظ ہیں - فرماتے ہیں -

"دار الامان لکھنے کی یہ ضرورت پیش آئی کہ فتحگڈہ جو بٹالہ کے قریب ایک قصبہ ہے وہاں ایک قاضی صاحب رہتے ہیں - انھوں نے حضرت اقدس علیہ السلام کو سخت الفاظ میں گستاخانہ ایک کارڈ لکھا - چونکہ ان دنوں میں ہی جواب لکھا کرتا تھا وہ کارڈ بھی مجھے جواب دینے کے لئے دیا اور فرمایا اس کا جواب نرم الفاظ میں لکھو جب مینے جواب لکھ لیا تو کاتب کے نام کے ساتھ یہ پتہ لکھا تھا کہ از مقام فتح گڈہ دار الامان - مجھے اس پر خیال ہوا کہ فتح گڈہ کا قافیہ بھی نہیں ملتا اور فتحگڈہ کو دار الامان ہونے کا فخر کہاں سے ملا - دار الامان تو قادیان کو ہونا چاہیئے اور ہے بھی - میں نے لکھا - راقم خادم مسیح موعود حسب الحکم حضرت مسیح موعود علیہ السلام از دار الامان قادیان - پھر میرے دل میں آیا کہ اپنی طرف سے لکھنا ٹھیک نہیں ہے میں حضرت اقدس علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا - فرمایا - کیسے آئے اسوقت اکیلے تشریف رکھتے تھے اور صرف ٹہلتے تھے - مینے یہ سارا حال بیان کیا اور عرض کیا کہ حضور دار الامان قادیان لکھنا چاہیئے یا نہیں - فرمایا ضرور لکھو دو یہ خدا کیطرف سے دار الامان ہے - اب ضرور ہر خط پر لکھ دیا کرو - منہ"

"حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نام نامی پر جو علیہ الصلوٰۃ والسلام لکھا جاتا ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ جب حضرت اقدس ؑ نے قیام لودیانہ میں اپنے مسیح موعود ہونے کا اشتہار دیا جس کی سرخی یہ تھی - لیھلک من ھلک عن بینۃ ویحیٰی من حی عن بینۃ تو اس وقت میں بمقام کوٹلہ تبلی علاقہ جے پور تھا - میں سب کام چھوڑ کر لودیانہ حاضر ہوا - تو مخالفت کا بہت زور تھا مولوی محمود الحسن خان صاحب احمدی بھی جو دہلی کے قرب و جوار کے رہنے والے اور پٹیالہ میں مدرس ہو گئے ہوئے تھے - عرض کیا کہ حضور اب ہم ہر جگہ اعلان کریں کہ جو عیسیٰ علیہ السلام آنے والے تھے آ گئے اور علیہ السلام بھی ساتھ میں لکھیں - حضور نے فرمایا بے شک یہی لکھو اور علیہ السلام بلکہ صلوٰۃ بھی کہو کیونکہ اللہ تعالےٰ نے ہمارے نام کے ساتھ صلوٰۃ کا لفظ فرمایا ہے - منہ"

اخبارِ قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بخیریت ہیں - اہل بیت حضرت مسیح موعود میں ہر طرح سے خیریت ہے - حضرت صاحبزادہ صاحب کا خط عدن سے آیا ہے لکھتے ہیں کہ جہاز میں کوئی متلی وغیرہ نہیں ہوئی سمندر بالکل ٹھہرا ہوا تھا - پورٹ سعید سے آپ کا تار آیا ہے کہ بخیریت مصر پہنچ گئے ہیں - خواجہ صاحب لنڈن میں انگریزی زبان میں فصاحت کی مشق کر رہے ہیں - احباب دعاؤں میں مصروف رہیں

مولوی عبد الواحد صاحب نے جو برہمن بڑیہ سے آئے ہیں اور مدت سے تحقیقات متعلق سلسلہ احمدیہ کر رہے تھے - گذشتہ جمعہ میں بمعہ اپنے رفقاء کے حضرت خلیفۃ المسیح کی بیعت کی بیعت کے قبل ہندوستان کے بہت سے مولویوں سے ملے اور مسائل متنازعہ فیہ میں ان سے گفتگو کی - اور ہر جگہ سب سچی باتوں کو سلسلہ احمدیہ کی تائید میں پایا تب داخل سلسلہ ہوئے - اللہ تعالےٰ استقامت عطا کرے -

برادر حسن محمد صاحب راویتانی سے لکھتے ہیں - جو علاقہ سندھ میں ہے کہ یہاں ایک پیر صاحب آئے تھے - انہوں نے احمدیوں کے برخلاف کفر کا فتویٰ دیا اور عوام کو سخت مخالفت کا جوش دلایا اور کہا کہ احمدیوں کی عورتیں پکڑ کر دوسروں کے ساتھ نکاح کر دو - یہ جائز ہے - تعجب ہے کہ پیر صاحب کیوں ایسے فتوے دیتے ہیں اور ناحق فساد پھیلاتے ہیں - کیا گورنمنٹ ایسے لوگوں کی طرف توجہ نہ کرے گی - جو دوسروں کے حق میں ایسی بے باکی کے فتوے لگاتے ہیں -

وہ تمام کتابیں جو قادیان کے کسی دفتر میں ہوں - دفتر بدر کی وساطت سے منگوائی جا سکتی ہیں لیکن جو کتب بدر ایجنسی میں نہیں ہیں اُن پر دو پیسہ فی روپیہ یا روپے سے کم پر کمیشن لگایا جائیگا +

ہینڈ بل ۲ شائع ہو گیا ہے اس کی متعدد کاپیاں جو صاحب چاہیں محصول ڈاک کے ٹکٹ بھیجکر منگوا لیں ہاں اگر تقسیم کے لئے سینکڑوں کاپیوں کی ضرورت ہو تو صرف فی سیکڑہ کے حساب سے ہمارا بھنگوا کر مفت تقسیم فرما دیں اور ہمارا ہاتھ بٹا دیں کیونکہ ہمارے فنڈز اس وقت ایسے مضبوط نہیں ہیں کہ ہم ہندوستان بھر میں مفت تقسیم کرا دیں اگر ہمارے احمدی احباب خرید کر تقسیم کریں تو ان کیلئے دیا وہ تو [illegible]

کلام امیر

سوال - [illegible] السلام علیکم ورحمۃ اللہ

[illegible] ایک حدیث لکھی ہے جس میں [illegible] غالباً وہ یوں ہے [illegible] الذی قبلہ [illegible] ان عیسیٰ بن مریم عاش عشرین ومائۃ سنۃ وما ارانی الا ذاھباً علی راس الستین - اس پر بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ حدیث عقل کے خلاف ہے - حضور فرما دیں - کیا جواب دیا جاوے -

اکمل عفی اللہ عنہ

جواب - صحیح حدیث پر اٹکل بازی کرنا چکڑالویوں - نیچریوں کا طریق ہے - صحت پر محدثانہ بحث ہو نی چاہئیے انبیاء کے اقسام ہیں حدیث میں یہ مذکور نہیں کس کس قسم کے انبیاء میں یہ نسبت ہوتی ہے - تلک الرسل فضلنا بعضھم علی بعض سے امتیاز ظاہر ہوتا ہے - ہر حدیث کی تکذیب کرنا چکڑالویوں کا کام ہے - مومن کا یہ طریق نہیں - والسلام

کیا کسی نے اس کو وضعی کہا ہے اور کہنے والا ائمہ حدیث سے ہے - والسلام

نور الدین

طعام مسکین

سوال - سیدنا و امامنا السلام علیکم ورحمۃ اللہ

فدیہ طعام مسکین میں طعام ایک وقت یا دو وقت -

۲ - اور طعام کھلانا ہی ضرور ہے یا بصورت نقدی بھی کسی مسکین کو دیا جا سکتا ہے -

۳ - پیشگی بھی ادا ہو سکتا ہے یعنے قبل از انقضائے رمضان - والسلام

اکمل

جواب - جہاں تک میری سمجھ ہے دو وقت کا کھانا معلوم ہوتا ہے - نقدی کا غلہ لیکر دیا جا سکتا ہے - پیشگی بھی ادا ہو سکتا ہے -

نور الدین

حضرت خلیفۃ المسیح کی نصیحت

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

جناب ایڈیٹر صاحب بدر زاد لطفہ - السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ

میرے پاس پرانی نوٹ بک میں حضرت خلیفۃ المسیح رضی اللہ عنہ کی پند و نصائح خود اُن کے دست مبارک سے لکھی ہوئی موجود ہیں - جن کی ایک نقل اندراج کی غرض سے ارسال خدمت کرتا ہوں - شائد کہ احباب فائدہ اٹھا لیویں - والسلام

۲ اپریل ۱۹۱۳ء

حسن علی سب اسسٹنٹ سرجن پشاور چھاونی ریلوے شفاخانہ

پند و نصائح

۱ - اپنے اندر تبدیلی پیدا کرنے کے لئے استغفار - لاحول - الحمد للہ اور درود کو بہت توجہ سے پڑھو -

۲ - متکبر - منافق - کنجوس - غافل - بے وجہ لڑنے والے کم ہمت - مذہب کو لہو و لعب سمجھنے والے اور بے باک لوگوں سے تعلق نہ رکھو -

۳ - نماز مومن کا معراج ہے تمام عبادتوں کی جامع ہے کبھی اس میں غفلت نہ کرو - بے کس اور بے بس لوگوں کے ساتھ سلوک کیا جاوے -

۴ - اپنے فرض منصبی کے ادا کرنے اور اپنے بڑوں کے ادب اور اپنے برابروں کی مدارات بقدر امکان کرو -

۵ - والدین اور افسروں کے راضی رکھنے میں کوشش کرو - جہاں تک دین اجازت دیوے -

۶ - باہمی تعارف رکھو -

۷ - انگریزی اور عربی بولنے کی مشق کرو - اور عادت ڈالو -

۸ - ہر کام احتیاط اور عاقبت اندیشی سے کرنا -

۹ - نیک نمونہ بنو -

۱۰ - جو کام ہو - صرف اللہ ہی کے لئے ہو - کھانا ہو یا پہننا سونا ہو یا جاگنا - اٹھنا ہو یا بیٹھنا - دوستی ہو یا دشمنی -

۱۱ - ہر ایک مشکل میں دعا سے کام لو -

۱۲ - پھر جاذب بنو - اور جماعت کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنھون عن المنکر بنو -

اے میرے رحیم خدا مجھے ان پر عمل کرنے کی توفیق دے -

ربّ اجعلنی کا سمی

فرمایا - گندے لوگ خود دُکھ پاتے ہیں - خدا کی خدائی میں ان سے کوئی حرج واقعہ نہیں ہوتا -

---

بیعت | سید عابد حسین صاحب بی اے تحصیلدار بکسوا ہا بڑے پرجوش احمدی ہیں ہمیشہ اپنے اقارب اور ملاقاتیوں کو سلسلہ حقہ کی تبلیغ کرتے رہتے ہیں - حال میں ان کے عزیز سجاد حسین صاحب ان کی تحریک سے داخل بیعت ہوئے ہیں - اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے استقامت عطا کرے -

تشحیذ | بابت اکتوبر ۱۹۱۲ء میں قاضی اکمل صاحب نے "وہ نبی" کا مضمون لکھنے میں کمال کر دکھایا ہے - معقول اور جامع مضمون ہے عیسائی بھائی ضرور پڑھیں - وہ نبی جس کی نسبت مسیح نے بھی کہا تھا کہ میں وہ نہیں ہوں اور یہودی اس کے منتظر تھے وہ مل گیا - اُسے قبول کرنا چاہئیے - وہ نبی ٹھیک آنحضرت کا ترجمہ ہے - کاش کہ کوئی سمجھے اور سوچے اور ابدی نجات پائے ورنہ مشن کے دولتمندوں کے لئے وہ سوئی کا ناکہ موجود ہے -

ڈاک ولایت

عیسائیوں نے توریت کی شریعت کو لعنت قرار دیا - اور انجیل میں کوئی شریعت نہیں اور انجیل جس شریعت کی بشارت دینے آئی تھی اُس کا بھی انکار کر دیا - نہ ادھر کے رہے نہ اُدھر کے رہے - ہر طرف بھٹکتے پھرتے ہیں - جو کسی کے خیال میں آتا ہے اُسی کو اپنا مذہب بنا لیتا ہے - تازہ ڈاک ولایت میں ہمارے پاس تین چھوٹے چھوٹے رسالے آئے ہیں - جن میں ایک عیسائی بزرگ نے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے - کہ گوشت خوری جائز نہیں ہے اس سے بہت نقصان پہنچتا ہے اور ضرر حاصل ہوتا ہے - راقم مضمون کو شائد یسوع کا دریا کے کنارے بھونی ہوئی مچھلیاں کھانا بھول گیا ہے یا وہ شائد یسوع کے اس فعل کو بھی گناہ خیال کرتا ہو - کیونکہ یہ واقعہ صلیب کے بعد کا ہے اور جہاں دوسروں کے گناہوں کا کفارہ ہو سکتا ہے وہاں بطریق اولیٰ اس کے اپنے گناہوں کا بھی کفارہ ہو سکتا ہوگا میں نے مصنف سے یہ سوال کیا ہے اور جواب آنے پر ہدیہ ناظرین کیا جائیگا - یہ رسائل انگریزی میں ہیں اور ان کے نام یہ ہیں -

The Folly of Meat-Eating. قیمت ۵ر

Rational Treatment of Pulmonary Tuberculosis قیمت ۱۲ر

The Foundation of all Reform قیمت ۱۲ر

ان رسالوں کے مصنف کا نام اور پتہ بھی ہم لکھ دیتے ہیں کیونکہ ہم نے سُنا ہے کہ مشن کمپونڈ کے بعض ٹوبھائی کہا کرتے ہیں کہ بدر والا فرضی باتیں لکھ دیتا ہے -

Otto Carque

1607 Magnolia Ave.

Los Angeles, Cal. U.S.A.

خطبات نور

حصہ اول

حضرت خلیفۃ المسیح کے خطبات جو بابو عبدالحمید صاحب نے بہت محنت سے تیار کئے ہیں - قیمت فی نسخہ ۸ر

ملنے کا پتہ :- بدر ایجنسی قادیان

رب اشرح لی صدری ویسرلی امری واحلل عقدۃ من لسانی یفقہوا قولی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

رپورٹ جلسہ احمدیہ بمقام شملہ

(مرقومہ بابو فخر الدین صاحب صادق ملتانی)

ہزار ہزار ستائش اس خلاق علیم رحمن رحیم کو جس نے محض اپنے فضل و کرم سے ہم عاجزوں کو اپنے پیارے رسول محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں پیدا کرکے خاتم الخلفاء حضرت مسیح موعود کی غلامی کا شرف بخشا اور ایسی صلح و امن والی حکومت کا سایہ ہمارے سر پر رکھا کہ جس کے عہد حکومت میں ہم بلا خوف و خطر اسلام جیسے متبرک مذہب کی تلقین اور تبلیغ کھلم کھلا کرکے خلق خدا کو گناہوں کے زہریلے مادے اور سرکشی اور بغاوت کے مہلک اثر سے بچنے کی تحریص اور ترغیب دے سکتے ہیں۔ فالحمد للہ علی ذالک۔

اما بعد واضح ہو کہ کسی گذشتہ بدر میں شملہ کے سالانہ جلسہ کے انعقاد کی بابت لکھا جاچکا ہے۔ جو ۵ و ۶ اکتوبر کو خیر و خوبی کے ساتھ ختم ہوا۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے جناب مولوی سرور شاہ صاحب۔ جناب مولوی صدر الدین اور مولوی غلام رسول صاحب راجیکی اور ایک اور شخص کو جلسہ میں شریک ہونے کا حکم دیا تھا۔ مگر مولوی غلام رسول صاحب راجیکی وقت پر اطلاع نہ ملنے کے باعث شریک نہ ہوسکے کیونکہ جہاں ان کو اطلاع دی گئی۔ وہاں پر موجود نہ تھے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے ان کی جگہ چوہدری فتح محمد صاحب ایم اے کو شملہ کی خوبی قسمت سے وہاں دیگر لیکچراروں سے دو روز پہلے بھیج دیا۔ باقی ہر سہ اصحاب بروز جمعرات تاریخ ۳-اکتوبر قادیان سے روانہ ہوئے اور بٹالہ سٹیشن سے ریل پر سوار ہوکر براہ شملہ ہوئے۔ دوسرے روز علی الصباح کالکا پہنچے۔ جہاں سے شملہ کی چھوٹی اور تنگ گاڑی پر سوار ہونے کے لئے پہلی گاڑی کو چھوڑا اور اسباب اتار دوسری گاڑی پر رکھا اور اس پر سوار ہوئے۔ اسٹیشن جتوگ پر جو شملہ اسٹیشن سے تیسرا اسٹیشن ہے جہاں خاکسار اور چوہدری فتح محمد صاحب معزز مہمانوں کے استقبال کے لئے پیشتر حاضر تھے کی زیارت ہوئی۔ چونکہ گاڑی وہاں سے جلد چلنے والی تھی۔ جبکہ ہم وہاں پہنچے اس لئے ہم اس گاڑی پر سوار نہ ہوسکے۔ اسٹیشن شملہ پر احباب شملہ بابو برکت علی صاحب مولوی عمر الدین صاحب و بابو عبد الحمید صاحب موجود تھے وہاں سے ہمراہی احباب مکان پر پہنچے۔ جہاں خاکسار شوق ملاقات میں جتوگ سے پیدل دوڑتا ہوا پہلے موجود تھا جس سے احباب کو بہت تعجب ہوا۔ بلکہ خیال کیا کہ شاید اسٹیشن جتوگ پر ہماری نظروں نے مغالطہ کھایا ہوگا مگر میں نے عرض کی کہ وہاں سے میں فرط محبت میں دوڑ کر اوپر والی سڑک سے آپہنچا ہوں اگرچہ یہ کوئی وہ فاصلہ چار پانچ میل سے کم نہیں تھا میرا یہ شوق کسی میرے لئے نیک دعاؤں کا محرک ہوا فالحمدللہ۔

بعدہ چوہدری صاحب بھی آپہنچے تھوڑی دیر آرام کرکے نماز جمعہ پڑھی حضرت مولوی سرور شاہ صاحب نے خطبہ پڑھا جس میں انہوں نے ضرورت امام بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ جب غیر شریعت امور شریعت میں لوگ داخل کرلیتے ہیں اور شریعت کی باتوں سے بے پرواہی کرتے ہیں ایسے وقت میں ایک مصلح آتا ہے ولتنظر نفس ما قدمت لغد فرمایا کہ گناہوں کے نتائج کی انسان آج ہی فکر کرے تو بچ سکتا ہے۔

عصر کے وقت احباب کے ساتھ ٹاون ہال پہنچے جہاں دوسرے دن جلسہ قرار پایا تھا۔ پھر لکڑ بازار گئے۔ غرضیکہ اس دن ایک تو سفر کی کوفت دوسرے کالکا سے شملہ تک ریل کی تکلیف۔ پھر جاتے ہی احباب بغرض تفریح طبع شہر میں سیر کراتے رہے۔ یہ سب اسباب تکان کے جمع ہوکر رات کو بستر استراحت پر آرام کی نیند کا باعث ہوئے۔ دوسرے روز دو بجے جلسہ کی کارروائی شروع ہونی تھی ہم ٹھیک وقت معینہ پر ٹاون ہال جا پہنچے۔ وہاں پر چند ایک احمدیوں کے سوا اور کسی مسلمان کا نام و نشان نہ تھا۔ تعجب ہوا کہ باوجود مفصل پروگرام شائع کرنے کے اور تین چار روز پیشتر سے اخویم خواجہ حفیظ اللہ صاحب احمدی واچ میکر کا لوئر بازار میں ایک لمبا چوڑا کپڑے کا اعلان لٹکانے کے لوگوں نے کیسی بے پرواہی سے کام لیا مگر بعد میں معلوم ہوا کہ بعض کم ظرف اور متعصب ملانوں نے خاص طور پر مخالفت کردی تھی کہ احمدیوں کے جلسہ میں شریک نہ ہوں حالانکہ عیسائی کے لیکچر میں چند روز قبل سب مسلمان شریک ہوئے تھے۔ سامعین کے وقت پر جمع نہ ہوسکنے کے سبب جلسہ دیر میں شروع ہوا۔ قریباً تین بجے جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی سب سے اول خاکسار نے پہلے قرآن شریف پڑھ کر اور حضرت مسیح موعود کی مصنفہ عربی نعت خوش الحانی سے پڑھ کر سامعین کو محظوظ کیا۔ پھر مولوی صدر الدین صاحب نے اپنا لیکچر حضرت نبی کریم صلعم کا عرفان شروع کیا مولوی صاحب موصوف نے مختلف قوموں، مختلف ملکوں اور زمانوں کے طرز معاشرت۔ تہذیب و تمدن اور رسم و رواج کو نہایت تفصیل کے ساتھ تمثیلیں دیکر اس طرح بیان کیا کہ حضرت نبی کریم صلعم کی بعثت کے وقت ملک عرب کی مارل اور سوشل حالات اور پھر آنحضرت کی قوت قدسیہ اور روحانیت کی تاثیر کا سچا فوٹو کھینچ دیا اثنائے مضمون میں موقعہ بموقعہ ہندو ازم اور عیسائیت کے باطل عقائد اور اسلام کے مقابل اُن کے نقائص بھی بیان کئے۔ خدا کی ہستی پر دلیل دیتے ہوئے فرمایا۔ کہ معمولی ریل کے چلانے کے لئے کتنے انجنیروں کی ضرورت پڑتی ہے تو اتنے بڑے نیر اعظم اور سیارے وغیرہ کس طرح ایسے نظام میں قائم رہ سکتے ہیں۔ ایک دوسرے سے ٹکراتے ہی نہیں۔ پھر سماجک خیال کی تردید کرتے ہوئے کہا کہ ایک ترکھان جب لکڑی کے خواص سے ناواقف ہے کس طرح اس سے مناسب اشیاء بنا سکتا ہے۔ خدا چونکہ تمام کا خالق ہے اس لئے وہ سب کی اصلی ماہیت اور حقیقت سے خوب واقف ہے پھر دہریہ خیالات کا رد کرتے ہوئے کہا کہ جب ایک دماغ کی تحقیقات بھی پورے طور پر نہیں ہوسکی مگر اس سے یہ نتیجہ نہیں نکالا گیا کہ دماغ ہی نہیں۔ اسی طرح خدا تعالیٰ کی جس کی پوری واقفیت نہ ہو۔ تو اس سے یہ نتیجہ نکالنا کہ خدا ہے ہی نہیں۔ عقلمندی سے بعید ہے۔ الحمد للہ رب العالمین کی آیت میں انہوں نے اپنے تمام مضمون کو نہایت لطافت اور خوبی سے بیان کیا۔ اور سامعین پر ایک گہرا اثر پڑا۔ پھر نماز عصر کے بعد چوہدری فتح محمد صاحب ایم اے کا مضمون فضیلت قرآن شروع ہوا۔ چوہدری صاحب موصوف نے قرآن شریف کی بینظیری اور کاملیت کا دعوہ کہ متعلق دلیل بھی خود پیش کرنا اور اس کی اندرونی و بیرونی خوبیوں اور تاثیرات کو معقولی طور پر نہایت وضاحت سے بیان کیا۔ قرآن شریف کی توحید میں فضیلت بیان کرتے ہوئے کیا ہی لطیف بات کہی کہ اگر بائیبل وغیرہ میں قرآن شریف کا صرف قل ھو اللہ احد والا فقرہ بھی محفوظ رہتا تو اسقدر انسان پرستی اور شرک نہ پھیلتا پھر قرآن شریف کی ترتیب کے متعلق بیان کیا کہ قرآن شریف کا نام الکتاب ہے اور کتاب لشکر کو کہتے ہیں۔ پھر ہم دیکھتے ہیں کہ سورتوں کے وزن مختلف ہیں اس لئے یہ گمان کرنا کہ کسی سورۃ کی آیت کا دوسری سورۃ میں درج ہو جانا ممکن ہے۔ بالکل غلط ہے۔

پھر چوہدری صاحب نے چند ایک سورتوں کی آیات پڑھ کر ثابت کیا کہ سورتوں کی آئتیں مختلف وزن رکھتی ہیں۔ غرضیکہ

چوہدری صاحب نے غیر معمولی طور پر نہائت ہی عمدگی سے مضمون کو ایک گھنٹہ میں ادا کیا۔ رات کو حضرت احسن المفسرین مولوی سرور شاہ صاحب کی تقریر مسیح کی آمد ثانی پر تھی۔ مگر مخالفین نے جو اتحاد اور محبت اور اخوت اسلامی کے مدعی ہیں۔ لوگوں کے روکنے کی خاطر اسی شب کو اپنی مسجد میں مجلس میلاد کا اعلان کر دیا جس کا اثر یہ ہوا کہ لوگ کسی قدر کم آئے مگر ہم کو وہ قلیل التعداد لوگ جو واقع میں صداقت کے پیاسے ہیں اُن کثیر التعداد سے بہت ہی اچھے ہیں۔ جو محض شغل اور تماش بینی کے طور پر جمع ہوں۔

افسوس اگر ان مخالفوں کی نیت بخیر ہوتی اور باہمی اختلافات کا فیصلہ کرنا چاہتے تو ایک دوسرے کے خیالات کی ضرور عزت اور قدر کرتے اور بغور سُنتے اور سُناتے مگر نہیں۔ بفرمان حضرت مسیح موعودؑ ؎

عالماں را روز و شب باہم فساد از جوشِ نفس
زاہداں غافل سراسر از ضرورت ہائے دیں

دیں کی ضرورت سے ہی غافل اور بے پرواہ ہو رہے ہیں بہرحال رات کی کارروائی شروع ہوئی۔ پہلے ماسٹر نور محمد صاحب نے خوش الحانی سے حضرت اقدسؑ کی ایک نظم پڑھی۔ پھر مولوی صدر الدین صاحب نے جو اس وقت پریذیڈنٹ تھے حضرت مولوی سرور شاہ صاحب کو انٹروڈیوس کرتے ہوئے بیان کیا کہ مولوی صاحب نہائت سیدھے سادے اور وضع کے انسان ہیں اور جیسا کہ آجکل کی تعلیم یافتہ سوسائٹیوں اور اخبار نویسوں نے اپنی تحریروں اور تقریروں میں مولوی صاحبان کا خاکہ اڑایا ہے اور جن کا موجب بعض مولوی ہیں مگر مولوی صاحب موصوف اس زمرے سے نہیں ہیں۔ بلکہ بہت لائق اور مدلل بیان کرنے والے اور خصوصاً قرآن کو خوب جاننے والے ہیں۔ چنانچہ ۱۹۰۸ء سے ایک تفسیر القرآن بھی شروع کی ہوئی ہے جو سہ ماہی قادیان سے شائع ہوتی ہے اور جو نہائت ہی مفید اور ایمان کو تازہ کرنے والی ہے۔ چونکہ عام لوگوں کا مولوی صاحبان کے متعلق خیال اچھا نہیں ہے اس لئے ایسے خیالات کا ازالہ کرنے کے لئے ہم نے یہ چند کلمات بیان کئے ہیں اس کے بعد حضرت مولوی صاحب نے تقریر شروع کی۔ ابتدائے تقریر میں مولوی صاحب نے ایک مبسوط تمہید میں ضرورت مہدی اور ضرورت زمانہ کو وضاحت سے بیان کیا۔ پھر وفات مسیح پر ایک مدلل تقریر کی۔ جو ہر مخالف و موافق نے پسند کی۔ قریب ڈیڑھ گھنٹہ تک یہ تقریر ہوئی۔ دوسرے روز گیارہ بجے کارروائی جلسہ شروع ہونی تھی۔ مخالفین سلسلہ نے تا حد مقدور کوشش کی کہ لوگ ہمارے جلسہ میں شریک نہ ہوں۔ اگرچہ پھر بھی لوگ بارہ بجے تک بہت تعداد میں آ گئے۔ خاکسار نے قرآن شریف پڑھکر حضرت مسیح موعودؑ کی ایک فارسی نظم پڑھی۔ بعد میں ایک صاحب کی تقریر نزول انبیاء پر شروع ہوئی۔ جو انشاء اللہ عنقریب علیحدہ رسالہ کی صورت میں شائع ہوکر بہ یہ ناظرین ہوگی۔ خدا کے فضل و کرم سے دوسری تقریروں کی طرح اس کا بھی نیک اثر پڑا اور بعض لوگوں نے جو غلط فہمی سے کچھ کا کچھ سمجھ بیٹھے تھے یہ کہا کہ اگر ہمیں پہلے ہی سے ایسا عقیدہ اس بسط کے ساتھ بیان کیا جاتا تو ہم مخالف ہی کیوں ہوتے حالانکہ وہی عقیدہ اور مطلب بیان کیا گیا جو بیس پچیس سال سے ہمارے امام ہمام علیہ السلام اور جماعت احمدیہ بتکرار بیان کرتے چلے آرہے ہیں۔ چنانچہ سابقہ صحف مثل عبرانی بائیبل وغیرہ۔ قرآن شریف۔ احادیث۔ اجماع صحابہ کرام اور بہت سے بزرگان عظام کے ملفوظات سے اپنے دعویٰ کو بیان کیا تمام کتابیں جن کا حوالہ دیا گیا لیکچرار کے ساتھ موجود تھیں ہر حوالہ کے موقعہ پر سامعین کی تسلی کے لئے خاکسار کے ہاتھ میں لیکچرار صاحب کتاب دیدیتے اور میں لوگوں کو دکھلا دیتا۔ قریباً سوا دو گھنٹے میں یہ تقریر ختم ہوئی۔

نماز ظہر کے بعد دوسرے اجلاس میں حضرت مولوی سرور شاہ صاحب کی رات والی تقریر کا بقیہ شروع ہوا مولوی صاحب نے ان تمام ایہام اور اعتراضات کا جو ہمارے مخالفین خصوصاً ابراہیم سیالکوٹی اور ثناء اللہ امرتسری نے کم علمی یا کج فہمی کے باعث عوام میں پھیلایا ہوا ہے۔ ان کا عالمانہ رنگ میں نہائت ہی بسط کے ساتھ قلع و قمع کیا اور وفات مسیح کو معقولی اور منقولی طور پر پیش کر کے بوضاحت ثابت کیا کہ وفات مسیح میں حیات اسلام ہے اور حیات مسیح میں بے ادبی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور تردید اسلام ہے

اس تقریر کے بعد مولوی صدر الدین صاحب نے آخری اور پریذیڈنشل تقریر میں نہائت پُر زور الفاظ میں حضرت مولوی سرور شاہ صاحب کی تقریر کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ کسی مامور یزدانی پر ایمان لانے کے لئے اللہ تعالیٰ انسان کو کسی بڑی علمی قابلیت نہیں بناتا۔ بلکہ خود ہی مومن کی راہنمائی کے لئے ایسے نشان مقرر کر دیتا ہے جس سے ہر ایک جاہل اور عالم غریب امیر یکساں مستفید ہو سکیں۔ حضرت مسیح موعودؑ کے لئے بھی ایک آسمانی نشان یعنی کسوف و خسوف کا مقرر فرمایا ہے۔ علمائے وقت میں سے بہت تھوڑے ہوتے ہیں۔ جو ماموروں پر ایمان لے آتے ہیں ورنہ یہی گروہ ہے جو مصلحانِ ربانی کے بڑے دشمن اور مخالف ہوتے ہیں اور ان کی کوششوں میں روک ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس طرح سے ان کا علم جو ان کا مایۂ ناز ہوتا ہے باعث ہلاکت ثابت ہوتا رہا ہے اور بے علم اور غرباء مامور کی صحبت سے مستفیض ہو کر ان علماء سے بدرجہا فضیلت اور علم الٰہی میں سبقت لے گئے۔" اس کے بعد جلسہ برخاست ہوا ۔

ہم امید کرتے ہیں کہ احباب شملہ کی توجہ اور قادیان سے بزرگوں کا اتنے لمبے سفر کی تکلیف اُٹھا کر آنا۔ اور دعائیں کرنا اور اپنی تقریریں لوگوں کو سنانا رائیگاں نہ جائیگا۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس کا اثر اپنے وقت پر نمایاں کریگا۔

اللہ تعالیٰ احباب شملہ کو جزائے خیر دے کہ اُنہوں نے ہمت کر کے اہل شملہ کی خیر خواہی کے واسطے یہ کام کیا ۔

بابو نور بخش صاحب ڈرافٹسمین جن کے مکان پر ہمارے معزز مہمان قیام پذیر ہوئے تھے خصوصیت کے ساتھ شکریہ کے مستحق ہیں ۔

یسوعی مذہب اور نیوگ

ہمارے ایک دوست [illegible] بابت بائیبل کے حوالے [illegible] سے ثابت کیا ہے کہ [illegible] بھی نیوگ تھا جہاں تک ہماری تحقیق [illegible] بائیبل [illegible] ایسے ناپاک خیالات سے بالکل پاک [illegible] اور [illegible] انبیاء میں [illegible] ایسی بات کا [illegible] ممکن نہیں۔ ہاں اس میں شک نہیں کہ [illegible] اپنے مصاحب [illegible] میں مخالف [illegible] ہوتے [illegible] اور غیر ملکوں کا اثر اپنے مذہب پر بھی لیتے رہے ہیں۔ اور ممکن ہے کہ جب وہ ہندوستان میں آئے ہوں انہوں نے ہند کی رسموں کو لیا ہو۔ اور اپنی مذہبی کتابوں میں اس کے نشانات پڑ گئے ہوں۔ کیونکہ بائیبل کے نسخوں میں اختلاف بھی ہے اور یہ کتاب بہ وجوہ قابل اعتبار نہیں ٹھہر سکتی اس میں بہت کچھ باہر سے مل جل گیا ہے۔ بجائے اس کے کہ ہم خدا کے پیارے لوگوں کو الزام دیں تقویٰ کی راہ یہی ہے کہ ہم اس کتاب کی ہر بات کو قابل تسلیم نہ جانیں۔ بالخصوص جبکہ اس کی تحریف وتبدیل کے بہت سے ثبوت موجود ہیں اور یسوعی علماء بھی اس کو مانتے ہیں۔ بہرحال ہمارے دوست کی مراسلت درج ذیل ہے امید ہے کہ کوئی یسوعی صاحب اس پر روشنی ڈالنے کی کوشش کریں گے۔

پیدائش باب ۳۸ آیت ۶ میں لکھا ہے اور یہوداہ اپنے پلوٹھے عیر کے لئے ایک عورت بیاہ لایا جس کا نام تمر تھا اور عیر یہوداہ کا پلوٹھا خداوند کی نگاہ میں شریر تھا۔ سو خداوند نے اُسے مار ڈالا تب یہوداہ نے اونان کو کہا کہ اپنے بھائی کی جورو کے پاس جا اور اپنی بھاوج کا حق ادا کر اور اپنے بھائی کے لئے نسل چلا لیکن اونان نے جانا کہ یہ نسل میری نہ کہلائیگی۔ اور یوں ہوا کہ جب وہ اپنے بھائی کی عورت کے پاس جاتا تھا تو نطفے کو زمین پر ضائع کرتا تھا تا نہ ہووے کہ اس کا بھائی اس سے نسل پاوے۔ اور اسی کے موافق پیدائش باب ۱۹ آیت ۳۱ لغایت ۳۷ سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت لوط کی صاحبزادیوں نے اپنے باپ کو شراب پلا کر اُس سے جماع کیا اور اس سے نسل باقی رکھی۔ ان دونوں قصوں مذکورہ بالا سے ظاہرا تو نیوگ کا ثبوت ملتا ہے۔ اگر ہمارے یسوعی احباب ان آیتوں کی کوئی اور تفسیر رکھتے ہوں۔ اور ہم اُن حقائق اور معارف سے بے خبر ہوں۔ تو براہ نوازش مطلع فرمادیں۔ ہم اپنے خیال سے رجوع کرنے کو تیار ہیں۔ اور ہمیں کوئی ضد اور تعصب نہیں۔

سید نذیر حسین رحمت از گٹھالیان ضلع سیالکوٹ

ایک نو مسلم کا پادری کے نام خط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

میں نے پیشتر ایک بڑا خط آپ کو تحریر کیا ہے اس پر امید ہے کہ آپ غور کرکے جواب دیں گے یہ کچھ میں نے ظاہر کیا ہے وہ حق اور راستی کی راہ سے ہے سو میں امید کرتا ہوں کہ آپ ٹھنڈے دل سے بیان دینگے۔ جہاں میں نے وہ ایمان قائم کیا۔ وہاں یہ بھی ہم پر واجب ہے اور وہ یہ کہ ہم مشنری کے اکثر لائق اور بردبار لوگوں کی مہربانی کا شکرگزار رہوں۔ اُن میں بزرگوار ڈاکٹر آر۔ پی سن صاحب۔ پادری طالب الدین صاحب اور مولوی آر سراج الدین صاحب اور پادری سکاٹ صاحب ہیں اگر مسیحی دین سچا ہوتا تو میں ان لوگوں کو کبھی نہ چھوڑتا۔ پر مجھے زندہ خدا اور اس کے مقدس رسولوں علیہ السلاموں کا پاس خاطر ہے اور پیارے مہربان قادر رحیم خدا اور مقدس محمدؐ کا درد ہے اور اسلام کیلئے سچے لیڈرین اور حقیقی رہبر ہیں۔ پر یہ بھی خدا کی مبارک مرضی تھی کہ میں مسیحی ہوا اور وہاں سے تعلیم دینی پائی۔ نیک اور صالحہ بیوی میسر آئی۔ اب کتابیں لکھتا وعظ کہتا اور اپنے دشمنوں کو پیار کرکے صلہ رحمی کا میں دیتا ہوں۔ جب یہ ہے تو پھر آپ کا حق بھی ہے کہ مجھکو دکھ دیں اور طرح طرح سے مسیحی دین کا جس کے آپ کاربند ہیں اس کا ثبوت دیں اسی لئے میں خدا کی توفیق سے برداشت کرتا ہوں اور کرونگا کیونکہ درخت اپنے پھلوں سے پہچانا جاتا ہے۔

پھر ایک دن آنے والا ہے اور وہ بہت ہی قریب ہے وہاں تمام سچ اور جھوٹ کھلم کھلا نظر آئیگا اور جس نے خدا کے لئے کام کیا۔ مقدس نظر آئیگا اور رحیم خدا سے انعام پائیگا۔ پس یہاں کا کڑوا وہاں پر میٹھا ہوگا۔ اسی لئے آپ اپنی جگہ اور ہم اپنی جگہ واجب ہے کہ کام کریں اور خوبصورتی سے پیغام دیں۔ وہاں سب ہی کھل جائیگا اور اسی بات پر خیال جمائیں کہ تجربہ کاری نے بتلا دیا کہ مسیحی مسلمانوں کے خطرناک دشمن ہیں۔ جہاں تک ممکن ہو وہ انسان سے انتقام لیتے اور اُسے موت میں پھانسا چاہتے ہیں۔ پھر ہم اُن سے نہیں ڈرتے جو مال سے انسان کو دُکھ دیتے اور ہلاکت کے درپے ہیں بلکہ ہم تو اُس سے ڈرتے اور کانپتے ہیں اور لرزہ کھاتے ہیں جو بدن اور جان اور روح کو ہلاک کرنے پر قادر ہے۔ پر اللہ عاقبت کے طالبوں اور حقیقت کے چاہنے والوں اپنے فرمانبردار متقی پرہیزگاروں کو ہمیشہ کے واسطے بچا لیتا اور نجات عزت انعام میں دیتا ہے پس مبارک ہے وہی جو سب کا رب اور ہمارا مبارک اللہ ہے اُس کے پرستاروں کا نشان یہ ہے کہ واحد مقدس قادر مہربان رحیم خدا کو ماننا اور اُس پر بھروسہ کرنا اُسی پر تن من دھن اَرپن کرنا اور اس کا کوئی شریک نہ ماننا یسوع مسیح علیہ السلام [illegible] اور کرشن علیہ السلام و دیگر مقدسوں کو برحق خدا کے جاننا۔ اُن کو خدا کے برگزیدے [illegible] ایمان سے ماننا اور حضرت نبی کریمؐ کو خاتم الکاملین سے جاننا [illegible] ہدایت دینا ایک فرض ضروری اور حقیقی [illegible] کیونکہ حضرت نبی کریمؐ ہی حقیقی شفیع اور سچے [illegible] انسانوں اور خدا کے درمیان ہیں وہی باڈی گارڈ ہیں [illegible] اس راہ کو پایا اور برباد [illegible] ان کی [illegible] اس لئے خدا نے بھی ان کو اُن کی مرضی پر چھوڑا۔ تاکہ نفس کے طالب ہو جائیں۔ اب سؤر کا کھانا شراب کا پینا حرام حلال میں امتیاز نہ کرنا اور دُنیا پر دل لگانا۔ مریم مقدسہ اور عائشہ صدیقہ اور تمام مقدسوں پر الزام جمانا۔ انہی لوگوں کا کام ہے جو نہایت درجہ کے مشرک اور بڑے سخت بت پرست ہیں اور وہ منکران و کافران اسلام ہیں جو خوشگوار نظر آتے ہیں۔ پس مقدس اسلام کے موجب یہی وہ لوگ ہیں جو ایک بڑے ڈراؤنے اور ہولناک دن کے واسطے مقرر ہی ہیں۔ چاہے وے سکھ ہوں یا برہمو ہوں سناتن دھرمی ہوں یا آریہ یہودی ہوں یا کرسچن یہ سب آسمان کے خدا کے مجرم ہیں۔ پھر اسلامی وفادار خدا کے روحانی فرزند حقیقی عابد ہیں جو فردوس کے لائق ٹھہر گئے ہیں اور یہ ہماری کاریگری نہیں بلکہ زندہ کیلئے واحد اور یکتا لاشریک خدا کا ایک بڑا اور عجیب فضل ہے جو جملہ مسلمانوں پر ہے اور یہ جو مسلمانوں کے جدا جدا گروہ دکھائی پڑتے ہیں اور ایک دوسرے کے خلاف نظر آتے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ الگ کافروں کا مقابلہ کرنے کے واسطے خدا نے مقرر کئے ہیں کیونکہ جتنے دُنیا میں غیر اسلامی کافر لوگ ہیں ان کا مقابلہ کرنا اور ان کے نت نئے وار کرنے کو سینہ سپر ہونا۔ خدا کی عزت کا پاس کرنا اس کے جلال کو ظاہر کرنا۔ تمام انبیاء کرام کا طرفدار رہنا۔ حضرت نبی کریمؐ کا دل سے ایمان سے [illegible] رہنا۔ اولیاؤں۔ صدیقوں۔ شہیدوں۔ غوث و قطب اور اماموں کا دم بھرنا ایک واحد خدا کے پرستاروں کا کام ہے یہی حقیقی صراط اور یہی خدا کے برگزیدہ لوگوں کی نت چال ہے اور ہم سب اسی پر نت بلاؤن ہیں۔ خدا ہمیں توفیق دے کہ ہم اس پر موت تک عرب۔ ترک۔ افریقہ۔ ایران چین جاپان۔ روس کابل اور ہندوستان یورپ سے ثابت قدم رہیں۔ اے قادر خدا تو یہی کر دے آمین

راقم رحیم بخش نو مسلم

سامعہ نواز

جہاں میں یوں تو ہے آسان ہر اک چیز کا ملنا — بہت مشکل ہے اے ہمدم مگر جنسِ وفا ملنا
رفیق پارسا ملنا۔ عزیز مہ لقا ملنا — یہی ہے کیمیا ملنا۔ یہی ہے سیمیا ملنا
مری جنت ہے اے زاہد شہِ ہر دو سرا ملنا — حبیب کبریا یعنی محمد مصطفےٰؐ ملنا
محبت میں تری جانا۔ کہے آپ تھا ملنا — شہنشاہی سے بڑھ کر۔ گوشۂ غارِ حرا ملنا
وہ تیرے دونو ہاتھوں کا ہمیشہ ہم دعا ملنا — اِدھر فوراً ہمارے دل کا سارا مدعا ملنا
یہ سچ ہے آجکل مشکل ہے سچا مقتدا ملنا — مگر اس سے بھی مشکل ہے مُرید باصفا ملنا
جگر میں سوز لب پر آہ اشک آنکھوں سے بہتے ہیں — مبارک تیرے بیماروں کو دردِ لادوا ملنا
پڑا ہے کس لئے اُلجھن میں یہ عقدہ نہ وا ہوگا — نہیں اے فلسفی اس ڈور کا تجھ کو سرا ملنا
لگا دو ایک چرکہ اور چھیڑو نوکِ مژگاں سے — مریضِ عشق کے حق میں یہی ہوگا شفا ملنا
بھلا ایسی بھی طبع نازک اے جانِ جہاں کیا ہو — کسی پر خوش نہ ہونا اور جب ملنا خفا ملنا
سنوں کیونکر وہی باتیں کہاں سے لاؤں وہ راتیں — کہ جب ملنا تو آں شوخی بصد شرم و حیا ملنا
چلے آؤ بڑھے جاؤ مریضو مژدہ صد مژدہ — نہیں پھر قادیاں جیسا نہیں دار الشفا ملنا
وہ یوں تو آنے کو ہر روز میرے پاس آتے ہیں — مگر جب دل نہیں ملتے تو یہ ملنا بھی کیا ملنا
یہ ان کے دل کی سختی اور کچھ میری ہی بدبختی — کہ آخر ہو گیا موقوف وہ صبح و مسا ملنا
کنارِ آب بیٹھے جو کو دو سارس نظر آئے — تو یاد آیا مجھے تیرا سرِ آبِ صفا ملنا
مری منصوری و شملہ میں کیا کچھ مل نہیں سکتا — بجز دار الامان ممکن نہیں لیکن خدا ملنا
ہمارے کشورِ دل میں ہزاروں بت ہیں جو پیدا — مگر دشوار ہے اب پھر کسی محمود کا ملنا
یہ طرزِ صلح اندازی نہیں ہے شیوۂ مومن — اُدھر اُن سے جُدا ملنا اِدھر ہمسے جُدا ملنا
ہمارے بعد آنے والے شاہانِ زماں ہونگے — ملے گا اور تو سب کچھ نہیں اک میرزا ملنا
ابوبکرؓ و عمرؓ۔ عثمانؓ و حیدرؓ روتے رہتے ہو — میں کہتا ہوں نہیں بہتر تمکو نور الدینؓ سا ملنا
بشیر احمد شریف احمد تو اکثر ملتے رہتے ہیں — مگر محمود احمد کب میسر ہو ترا ملنا
بتاؤں قادیان میں فائدے کیا کیا ہیں رہنے کے — کلامِ مرتضےٰ سننا۔ امامِ مجتبےٰ ملنا
بہت اچھی ہے وہ کوٹھی۔ مگر اک بات رکھتا ہے — جوارِ مہدیؑ آخر زماں میں جھونپڑا ملنا
ٹہل دے چکے ہو خیر اب ایمان جانا ہے — کرو کچھ فکر اس کی پھر نہیں یہ سب بہا ملنا
شکستہ ناؤ اک بیمِ موج گرداب ہیں حائل — گسستہ لنگرِ کشتی و مشکل ناخدا ملنا
خزینہ معرفت کا روز لٹتا ہے چلو لے لو — کہ پھر قسمت سے ہو شاید یہ موقع بے بہا ملنا
جو میرے دل میں رہتے ہیں مری آنکھوں میں پھرتے ہیں — یہ مشکل ہے کہ مشکل ہو گیا ان کا پتا ملنا
کبھی یاد آ گیا ہیں تم کو میرے بھولنے والے — تو پھر دار الامان تشحیذ کے دفتر میں آ ملنا

صنم خانہ میں کیوں ہر دم پڑے رہتے ہو تم اکملؔ
نہیں اس طور سے مردِ خدا تم کو خدا ملنا

نماز مترجم

نہایت عمدہ خوشنما کاغذ۔ خوشخط جیبی تقطیع پر شیخ مولا بخش صاحب مالک نیولائل پریس نے چھپوائی ہے۔ قیمت ۱/ فی نسخہ ہے ملنے کا پتہ۔ بدر ایجنسی قادیان۔ گورداسپور

احمدی کیوں دجّال کے اثر میں آ گئے

یہ عنوان سنسنی خیز۔ تعجب انگیز ہے۔ اس کی تفصیل سُنئے۔ چند ہفتے گذرتے ہیں بعض لوگوں کے پاس ایک گمنام خط انگریزی اور پھر اُردو میں پہنچا۔ جس کے اوپر ایک دعا انجیلی طرز کی لکھی ہوئی تھی۔ اور اللہ تعالےٰ کو لارڈ سے مخاطب کیا گیا۔ پھر اخیر میں لکھا تھا کہ جو اس کی نو نقلیں اپنے مختلف دوستوں کے نام بھیجدے گا وہ چار دن میں خوشی کی خبر سُنے گا۔ اور جو نہ بھیجے گا۔ وہ غمی کی۔ ہندی وہمی مزاج تو ہیں ہی اور ان کی بھیڑ چال مشہور ہے۔ وہ اس داؤ میں آ گئے اور لگے اسکی نقلیں بھیجنے۔ اور اس طرح پر بائبل کے مقاصد کا ایک حصّہ بغیر کسی خرچ کے پہنچ گیا۔ افسوس کی بات ہے کہ بعض احمدی بھی اس دجّالیت کے اثر میں آ گئے۔ اور اُنھوں نے بھی نقلیں ادھر اُدھر بھیجدیں۔ اتنا نہ سوچا کہ **دُعا خدا سے کی جاتی ہے یا لوگوں سے پھر اگر تم دُعا کرتے ہو تو** دل میں کرو۔ دوسروں کو کارڈ لکھنے کے کیا معنے۔ اور اس میں نو کے عدد کی قید کیسی ہے۔ ایک ایسا شخص جس نے خدا کی وحی کی گود میں پرورش پائی ہے اس قسم کے دھوکوں میں آئے۔ تعجب ہے۔ مانا کہ بظاہر وہ دُعا نہایت بے ضرر ہے لیکن در اصل یہ ملمع سازی ہے۔ جیسا کہ دجالیت کا مفہوم ہے۔ خدا پرستی۔ خدا دانی اور تعلیم قرآنی کے مقابلہ میں ایک زہر ہے جس پر کھانڈ کا غلاف چڑھا دیا گیا ہے۔ جو برادر اس لغزش کے مرتکب ہوئے ہوں وہ استغفار پڑھیں۔ مخدوم و مکرم سید محمد حسین شاہ صاحب نے بہت پہلے روزانہ زمیندار میں اس سازش کا بھانڈا پھوڑ دیا تھا مگر سلسلہ کے اخباروں میں نہ چھپنے کی وجہ سے عام اشاعت نہ ہو سکی۔ پھر ہمارے مسلمان دوستوں میں ایک اور مرض پیدا ہوا ہے وہ اس پادری کی دُعا کی اشاعت سے تو رُک گئے ہیں مگر اس کی بجائے ایک اپنی دُعا کی اشاعت کر رہے ہیں۔ حالانکہ اس میں بھی کچھ فائدہ نہیں۔ بے فائدہ وقت اور پیسے ضائع ہو رہے ہیں۔ نو کی بجائے چار آدمیوں کی قید ہے۔ مسلم تو دن میں کم از کم چالیس بار اھدنا الصراط المستقیم کی دُعا مانگتا ہے اور خدا سے مانگتا ہے۔ اسے کیا ضرورت ہے کہ کارڈوں پر لکھتا پھرے۔ پس نو نو کارڈ لکھنے میں اپنا وقت خراب نہ کریں۔

(اکمل۔ قادیان)

اکسیر البدن

ملک عرب کا ایک نہایت مجرب نسخہ جو عبد الحی عرب صاحب مولوی فاضل وہاں سے لائے ہیں مقوی اعضاء رئیسہ ہے۔ اس کے کھانے سے دماغ کو قوت ہوتی ہے۔ بدن میں تھکان نہیں ہوتی۔ کئی لوگوں نے تجربہ کیا ہے پہلے اسکی قیمت بہت تھی مگر آجکل عرب صاحب نے پچاس گولی کا ایک روپیہ کر دیا ہے تاکہ عوام کو فائدہ پہنچے ملنے کا پتہ

بدر ایجنسی قادیان۔ گورداسپور

اعلان نکاح

میری لڑکی مسمات زبیدہ بی بی کا نکاح ہمراہ چوہدری اللہ دتا احمدی ولد چوہدری دسوندھی خان احمدی ساکن قدیم کھیوا باجوہ حال وارد ہنگ ضلع سیالکوٹ بالعوض مہر مبلغ ۵۰۰ بتاریخ ۲۶ اکتوبر سنہ ۱۹۱۲ء کو ہوا ہے۔ خاکسار محمد مبارک علی احمدی بھٹی صدر سیالکوٹ

بدر۔ اللہ تعالےٰ مبارک کرے اور نیک نتائج پیدا کرے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

ولقد نصرکم اللہ ببدرٍ وانتم اذلہ

سُبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

BADR

بدر

QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

CCLXXXVIII
اخبار بدر - قادیان ضلع
بخدمت منشی کرم الٰہی صا
Lahore

Reg. No.
گورداسپور - خریدار نمبر ۲۹۱۳
... ڈرافسمین
کوچہ چابک سواران
لاہور

عام قیمت پیشگی ع/ بغیر ضمیمہ درس قرآن شریف

اگر تو تشنہ لبی از فراق یار ازل
بنوش جرعۂ وصلش زجام نورالدین

Registered No. L. CCLXXXVIII

جلد ۱۲

سنہ ۱۳۳۰ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ... سنہ ۱۹۱۲ء مطابق

ضعیف و مردہ دلی گر بقادیان درا
کہ ہست محی موتی کلام نورالدین

بروز جمعرات ۱۲ ... ۳۰ کاتک

نمبر ۲۰

دس شرائط بیعت

اوّل - یہ کہ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ **دوم** یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا۔ اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ **سوم** یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا۔ **چہارم** - یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ **پنجم** یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور ہر حالت میں راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا۔ بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ **ششم** یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کرلیگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ **ہفتم** یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ **ہشتم** یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ **نہم** یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ **دہم** یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اُس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا۔ کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام
اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
اندریں دیں آمدہ از مادریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام او
آن رسولے کش محمدؐ ہست نام
مہر او باشیر شد اندر بدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
آنچہ مارا وحی و ایماے بود
اقتدائے قول او در جان ماست
از ملائک واز خبرہائے معاد
آں ہماں از حضرت احدیت است
معجزاتِ او ہمہ حق اندوراست
معجزاتِ انبیاء سابقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست

مصطفیٰ مارا امام و پیشوا
ہم بریں از دار دنیا بگذریم
بادۂ عرفان ما از جام اوست
دامنِ پاکش بدست ما مدام
جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہر نبوت را برو شد اختتام
زو شدہ سیراب سیرابی کہ ہست
آں نہ از خود از ہماں جاے بود
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
ہر چہ گفت آں مرسل رب العباد
منکر آں مستحق لعنت است
منکر آں مورد لعن خدا است
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
ہر کہ انکارے کند از اشقیاست

یک قدم دوری ازاں عالی جناب
نزد ما کفر است و خسران تباب

بدر پریس قادیان میں معراج الدین عمر پروپرائٹر و پرنٹر پبلشر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا۔

اخبار قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ بخیریت ہیں۔ اہل بیت حضرت مسیح موعود میں ہر طرح سے خیریت ہے حضرت صاحبزادہ صاحب کا خط پورٹ سعید سے آیا ہے الحمد للہ خیریت سے ہیں۔ نیز تحریر فرماتے ہیں کہ جہاز میں چند ایک دہریہ مت اشخاص سے گفتگو ہوئی انکو خوب طرح سے سمجھایا جس پر وہ دہریہ قائل ہو کر کہنے لگے۔ کہ آپ جیسی مدلل تقریر ہم نے کبھی نہیں سنی۔ آپ کی ہر کلام کے ساتھ دلائل ہیں انھوں نے وعدہ کیا کہ ہم آپ سے سلسلہ خط و کتابت جاری رکھیں گے۔ آپ جماعت کے واسطے خاص طور سے دعاؤں میں لگے رہتے ہیں اور تڑپ تڑپ کر دعائیں کرتے ہیں + امرتسر میں ایک **احمدی واعظ** کا پبلک لکچر نہایت کامیابی کے ساتھ ہوا +

نوٹ۔ ۳۶۳ سے لیکر ۳۶۶ تک صفحہ کاتب کی غلطی سے دو دفعہ ضمیمہ بدر پر لگ گئے ہیں۔ ناظرین ۳۶۳ سے ۳۹۰ تک اپنے

آیا ہے اور فرماتے ہیں سمندر آرام سے ہے سفر میں سر درد و گھبراہٹ (خلیفۃ المسیح) کی دعا سے نہیں ہوئی۔ جہاز ایک روز کچھ بگڑ گیا تھا اس وقت دعا بہت ہوئی۔ موت کا نقشہ آنکھوں کے روبرو آگیا۔ دو گھنٹے کے بعد جہاز درست ہو کر چلنے لگا۔ عجب آرام سے گذرتی ہے۔ جو تکالیف سنتے تھے ان کا نام و نشان نہیں ہے اللہ پاک نے رفیق و خدمتگار عطاء فرمائے ہیں آپ دعا فرماتے رہیں۔ میں ہر ایک احمدی کے لئے دعا کرتا ہوں۔ بورڈنگ اور مدرسہ کے استادوں اور لڑکوں کے لئے دعا کرتا ہوں۔ احمدی دوکانداروں کے لئے دعا کرتا ہوں۔ سب برادران احمدیہ کو سلام اور دعا۔

ضروری اطلاع

حسب الحکم حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ احباب کو تاکید کی جاتی ہے کہ اللہ تعالےٰ کے کلام پاک قرآن شریف کو صحیح پڑھنے کی مشق کریں۔ بالخصوص وہ اصحاب جو وعظ کرتے یا لکچر دیتے ہیں اور انھیں اپنی تقریروں کے دوران میں قرآن پاک کے حوالجات پیش کرنے پڑتے ہیں۔ انہیں اس معاملہ میں بہت احتیاط کرنی چاہیئے۔ خدا تعالےٰ کے کلام کو صحیح پڑھنا خود ایک کار ثواب ہے۔ پھر دوسروں کے سامنے جہاں موافق اور مخالف ہر قسم کے لوگ موجود ہوتے ہیں اور نکتہ چینی کی طرف جلدی جاتے ہیں۔ انکے سامنے غلط پڑھنا ان کے لئے ابتلا کا موجب ہو جاتا ہے ٭

اخبار اہل فقہ کا ایک سوال اور اُس کا جواب

حضرت صاحبزادہ صاحب

حضرت صاحبزادہ صاحب سلمہ اللہ کا خط عدن سے آیا ہے اس میں وہ فرماتے ہیں میں آپ سب لوگوں کے لئے خوب دعائیں کرتا ہوں۔ جہاز میں چکر وغیرہ سے کوئی تکلیف نہیں ہوئی سمندر ساکن ہے۔

یہ خط تو عدن سے آیا ہے مگر حضرت موصوف کا تار پورٹ سعید سے آیا ہے کہ بخیریت مصر پہنچ گئے ہیں اور اُمید ہے کہ اب وہ انشاء اللہ مدینہ منورہ یا مکہ مکرمہ کے قریب ہونگے۔ صاحبزادہ صاحب کے اس سفر کی سب سے بڑی غایت یہ ہے کہ ان مقدس مقامات میں پہنچ کر اسلام اور نصرت اسلام کے واسطے بارگاہ عالی میں دعائیں کریں۔ اور اس کے بعد ان کا دوسرا مقصد یہ ہے کہ مصر میں کچھ عرصہ رہ کر بحث علوم عربیہ کی تحقیقات کریں۔ آپ کے رفیق اور ہمارے معزز دوست مولوی فاضل عرب عبد الحی صاحب کا بھی خط آیا ہے وہ بھی بخیریت ہیں اور صاحبزادہ صاحب کی خدمت میں مصروف ہیں۔

سب احباب دعاؤں میں مصروف رہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے عزیز دوستوں کا حافظ و ناصر ہو۔ انہیں ان کے مقاصد سفر میں کامیاب و بامراد کرے اور صحت و عافیت اور سلامتی کے ساتھ واپس لائے۔

[illegible]

اہل فقہ ۔ ۱۴ نومبر میں حضرت امیر کے اس فتوے پر کہ جو غیر احمدی کو لڑکی دے وہ احمدی نہیں مفصلہ ذیل جوابات چھپے ہیں۔

اگر ایک شخص مرزائی ہو جائے اور اس کی بی بی مرزائی نہ ہو تو ان کا نکاح ٹوٹ گیا یا قائم رہا۔

(۲) بصورت ٹوٹ جانے نکاح کے اگر ایسا مرزائی اپنی غیر مرزائی بی بی کو علیحدہ نہ کرے وہ زانی ہے یا نہیں اگر نہیں تو کیوں؟

(۳) علمائے اسلام نے یہ فتوے دیا ہوا ہے کہ مرزائی کو لڑکی نہیں دینی چاہیئے اور اگر کوئی شخص بعد نکاح مرزائی ہو جائے تو باعث اسکے کہ مرزائیت ارتداد ہے ان کا نکاح ٹوٹ جاتا ہے اس فتوے کی آپ تصدیق کرتے ہیں یا نہیں اگر نہیں تو کیوں۔ جب آپ غیر مرزائی کو لڑکی دینے والے مرزائی کو مرزائیت سے خارج کرتے ہیں اور مرزائیت سے تائب ہو کر مسلمان ہونے والے کو مرتد لکھتے ہیں اور غیر مرزائیوں کو کافر سمجھتے ہیں تو کونسا امر اس فتوے کی تصدیق میں مانع ہے

اگر ایک یہودی مسلمان ہو جائے اور اس کی بی بی مسلمان نہ ہو تو ان کا نکاح ٹوٹ گیا یا قائم رہا۔

(۲) بصورت ٹوٹ جانے نکاح کے اگر ایسا مسلمان اپنی غیر مسلم بی بی کو علیحدہ نہ کرے تو وہ زانی ہے یا نہیں اگر نہیں ہے تو کیوں؟

(۳) علمائے یہود نے یہ فتوے دیا ہوا ہے (اگر شک ہو تو پوچھ لیں) کہ مسلمان کو لڑکی نہیں دینی چاہیئے اور اگر کوئی شخص بعد نکاح مسلمان ہو جائے تو باعث اس کے کہ اسلام ان کے نزدیک ارتداد ہے ان کا نکاح ٹوٹ جاتا ہے اس فتوے کی آپ تصدیق کرتے ہیں یا نہیں۔ اگر نہیں تو کیوں نہیں؟ جب آپ یہودی کو لڑکی دینے والے مسلمان کو اسلام سے خارج کرتے ہیں اور اسلام سے تائب ہو کر یہودی ہونے والے کو مرتد لکھتے ہیں اور یہودیوں کو کافر سمجھتے ہیں تو کونسا امر اس فتوے کی تصدیق میں مانع ہے۔

اور ایسے کھلے ہوئے مسئلہ کے جواب میں جس پر آپکا اور ہمارا اتفاق ہو حضرت مولنا مولوی نور الدین صاحب کو تکلیف دینے کی کیا ضرورت ہے۔

ابو اللیث محمد اسماعیل از قادیان

مادہ فانی ہے

ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب کا آریہ مت کش لیکچر بصورت ٹریکٹ چھپ گیا ہے یہ وہی لیکچر ہے۔ جو بدر میں بھی چھپ چکا ہے۔ شاہ صاحب سے احمدیہ بلڈنگس نولکھا لاہور کے پتہ پر مل سکتا ہے۔

کلام امیر

ایک شخص کے سوالات اور حضرت خلیفۃ المسیح رضؓ کے جواب

مرزا صاحب کس فرقہ میں سے تھے؟

سوالات (۱) میرزا غلام احمد صاحب قادیانی مستقل نبی ہیں یا جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں داخل ہیں اور غلام احمد ہونے کے مصداق ❖

(۲) اگر مستقل نبی ہیں تو اہل اسلام میں سے کسی فرقہ کا بھی یہ اعتقاد نہیں ہے کہ بعد جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کوئی اور بھی نبی ہو سکتا ہے ❖

(۳) اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں داخل ہیں۔ اور آپ کی ہی شریعت کے مجدد و مصلح بن کر رسوم و بدعات و تفریق بین المسلمین کے مٹانے اور شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تازہ کرنے کے لئے تشریف لائے ہیں۔ تو اہل اسلام کے فرقہائے متفرقہ میں سے کس گروہ میں شامل اور کن اصول کے موافق لوگوں کو شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر عمل کرنے کا حکم فرماتے ہیں ❖

(۴) مرزا صاحب کے نزدیک اسلام کے فرقہائے مختلفہ میں سے وہ کونسا گروہ ہے جس میں خود بھی مرزا صاحب داخل ہیں اور اس کے اصول کے موافق لوگوں کو ہدائت فرماتے ہیں ❖

جوابات۔ جناب من! بعد سلام مسنون۔ جواب سوالات تحریر ہیں (۱و۲) مستقل نبی اور غیر مستقل نبی کی اصطلاح آپ سے سنی گئی۔ ہاں البتہ صوفیائے کرام نے تشریعی نبوت میں کچھ امتیاز کیا ہے۔ حضرت صاحب جو تھے وہ تمام کمالات قرب مدارج الٰہی کے حضرت نبی کریم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی اتباع میں یقین فرماتے تھے اور ایک بال بھی اس کے خلاف کرنے کو کفر و بدقسمتی سمجھتے تھے۔ معلوم ہوتا ہے کہ آپ ناواقف بھی ہیں حضرت شاہ نیاز احمد صاحب بھی فرماتے ہیں ؎

احمد ہاشمی منم عیسیٰ مریمی منم
من نہ منم نہ منم منم

خود حضرت مرزا صاحب فرماتے ہیں ؎

بعد از خدا بعشق محمد مخمرم
گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم

آپ کے پہلے سوال کا جواب اور دوسرے سوال کا جواب بھی ہو چکا (۳و۴) حضرت مرزا صاحب اہل سنت والجماعت خاص کر حنفی المذہب تھے اسی طائفہ ظاہرین علی الحق میں سے تھے۔ والحمد للّٰہ رب العلمین۔

نور الدین - ۲۹ - اگست ۱۹۱۲ء

نابالغہ کا نکاح

عرض کیا گیا کہ ایک نابالغ لڑکی کا نکاح کسی شخص سے کیا گیا تھا اب بالغ ہونے پر وہ لڑکی اس کے پاس جانا نہیں چاہتی۔ اس صورت میں کیا کیا جائے۔ فرمایا۔ لڑکی کا اختیار ہے اس کی اجازت کے بغیر نکاح قائم نہیں رہ سکتا۔

بنے روزگار کو نہ چھوڑیں

ایک شخص کا خط آیا۔ کہ میں پلٹن میں ملازم ہوں۔ لوگ سخت مخالفت کرتے ہیں۔ اکثر افسروں کو بھی ہمارے برخلاف کر دیتے ہیں۔ ہم بہت تنگ ہیں۔ چاہتے ہیں کہ ملازمت چھوڑ دیں۔ فرمایا۔ نوکری نہ چھوڑو۔ بنے روزگار کو چھوڑنا اچھا نہیں۔ اپنی حالت کو نیک بناؤ۔ اور دعا کرتے رہو اور کارخانہ قدرت کے کرشمے دیکھو۔

انجمن کا کورم

ایک شخص کا خط آیا کہ ہم یہاں اکیلے ہیں۔ اور چاہتے ہیں۔ کہ انجمن بنائیں فرمایا۔ اپنے آپ کو اکیلا نہ رکھو۔ دعا کرو۔ اور کوشش کرو خدا تعالیٰ تمہارے ساتھی بنا دیگا۔ مومن اکیلا نہیں رہتا جب چار، پانچ آدمی مل جاؤ۔ تو انجمن بنا لو۔

مُردوں سے ملاقات

کسی شخص کے سوال پر فرمایا کہ جو لوگ صاحب نسبت ہوتے ہیں۔ وہ لوگ توجہ کرتے ہیں۔ اور باتیں بھی قبر والوں سے کر لیتے ہیں۔ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام خواجہ قطب کی قبر پر ٹھہرے رہے۔ میں نے سوال کیا کہ حضور! آپ کی ملاقات بھی ہوئی ہے یا نہیں۔ تب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ نہیں۔ میں نے پھر پوچھا کہ اگر آپ اُن کو ملنا چاہیں تو کیا مل سکتے ہیں۔ اس پر حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا۔ کہ اگر یہاں میں کچھ دیر اکیلا بیٹھوں۔ تو کچھ دیر کے بعد ملاقات ہو سکتی ہے۔ کیونکہ معلوم نہیں یہ لوگ کس عالم میں ہیں۔ اس لئے بہت توجہ کرتے کرتے اُن کی ملاقات ہو جایگی

فرمایا صاحب نسبت جو لوگ ہوتے ہیں۔ اُن کی ملاقات ہو جاتی ہے۔ میں نے کبھی توجہ نہیں کی۔ باوجود اس کے میں نے بھی مُردوں سے باتیں کی ہیں۔ سوال کنندہ نے پھر سوال کیا کہ اس وقت کیا حالت ہوتی ہے؟

فرمایا۔ بیداری سے بڑھکر ہوش ہوتی ہے۔ ایک دفعہ میں سو گیا تو میرا ایک بھائی تھا فوت شدہ۔ اُس کے ہاتھ میں لطیف قرآن شریف تھا۔ میں نے قرآن شریف کو دیکھکر اُس سے مانگا تو چونکہ میرے ہاتھ میلے تھے اور حقیقت میں بھی میلے تھے دھوئے ہوئے نہ تھے اس لئے اُس نے کہا کہ ہاتھ دھو لو تب یہ قرآن شریف تم کو دونگا۔

فرمایا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ قرآن شریف کو ہمیشہ صاف ہاتھوں سے پکڑنا چاہیئے ❖

قومی تاریخ

فرمایا جب کسی قوم کو اپنی تاریخ بھول جاتی ہے۔ تو غیرت اُٹھ جاتی ہے اب مسلمانوں کو اپنی تاریخ بھول گئی ہے۔

مسلمان اور یہود

ایک شخص کا خط پیش ہوا کہ میں نے مخالفین سلسلہ کو ایک جگہ لکھا تھا۔ کہ یہود الیاس کے آسمان پر سے آنے کے منتظر تھے اس واسطے اُنہوں نے مسیح ناصری کو نہ مانا۔ اور مسلمان مسیح ناصری کے آسمان پر سے آنے کے منتظر ہیں۔ اس واسطے مسیح محمدی کو نہیں مانتے تو یہودیوں اور مسلمانوں میں کیا فرق ہوا۔ اس بات پر مخالفین نے جوش میں آکر مجھ پر نالش کر دی ہے۔ حضرت نے فرمایا۔ گھبرانے کی بات نہیں۔ اچھا ہے وہ ثابت کر دیں۔ کہ اس معاملہ میں ان میں اور یہودیوں میں کیا فرق ہے۔ آپ نے بھی ان سے فرق ہی طلب کیا ہے۔ مومن پر ابتلاء آتے ہیں دُشمن چاہتا ہے کہ اُس کو آگ میں ڈال دے مگر خدا اپنے بندوں کا محافظ ہے ❖

گھوڑے کا خادم

صاحبزادگان مسیح موعودؑ کے گھوڑے کی خدمت کے واسطے ایک ملازم درکار ہے۔ تنخواہ مبلغ ۶؎ اور کھانا ملیگا یا مبلغ آٹھ روپے خشک۔ خط و کتابت بنام صاحبزادہ شریف احمد صاحب ہو۔

دعا مدد

از خاکسار سخاوت علی احمدی شاہجہانپوری عرض ہے کہ خاکسار کے والد ماجد معہ والدہ صاحبہ بارادہ حج رخصت ہو چکے ہیں آپ ناظرین بدر کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ جہاں وہ اپنے پیارے محمود و خواجہ صاحب اور جناب میر صاحب قبلہ کے واسطے دعا کریں ساتھ ہی میرے ضعیف والدین جو خدا کے فضل سے مخلص احمدی ہیں وہ خود بھی سب احمدی احباب کے واسطے دعا کریں گے۔ ان کے واسطے بھی دعا فرمائیں کہ یہ سب فارغ المرام بخیریت واپس ہوں ❖

اَلْاِمَامُ الْاَعْظَم

نمبر اوّل

ایک صاحب محمد حیدراللہ خان نام نے ان دنوں سلسلہ حقہ احمدیہ کی مخالفت میں ایک کتاب بنام امام اعظم شائع کی ہے۔ خود تو وہ کسی امام کے آنے کے قائل نہیں۔ اور کتاب میں اس پر بڑا زور لگاتے ہیں۔ پھر تعجب ہے کہ ان کا امام اور امام بھی اعظم کہاں سے نکل آیا۔ ممکن ہے کہ یہ صاحب کوئی مولوی ہوں۔ ہمیں ان کے حالات سے آگاہی نہیں۔ لیکن ان کی کتاب کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ سلسلہ کے حالات اور اُس کی صداقت کے دلائل سے بیچارے بہت ناواقف ہیں۔ بہر حال ہمارے دوست مولوی احمد دین صاحب نے گجرات سے ایک ریویو ان کی کتاب پر لکھ کر بھیجا جو مدلل مختصر اور جامع ہے۔ اس واسطے ہم اُسے اخبار کے دو تین نمبروں میں ہدیہ ناظرین کرتے ہیں۔

اڈیٹر

ضرورتِ امام اس نام کا رسالہ مولوی حیدراللہ خان صاحب ساکن جلالپور جٹان ضلع گجرات پنشنر ریاست حیدر آباد دکن نے تالیف کیا ہے۔ عنوان کو دیکھکر یہ خیال گذرتا ہے کہ اس میں امام اعظم کے حالات درج ہوں گے یا ثابت کیا گیا ہوگا کہ کون امام اعظم ہے۔ مگر درحقیقت مؤلف نے ٹٹی کی اوجھل شکار کھیلا ہے۔ اور اُس پرانی عداوت و کینہ اور بغض کا اظہار کیا ہے۔ جو وہ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ رکھتا ہے۔ رسالے کے ٹائیٹل پیج پر لکھا گیا ہے۔ کہ جناب رسالت پناہ روحی فداہ کے بعد کسی اور نبی یا رسول یا مہدی یا مجدد یا محدث یا ملہم یا امام یا الہام کی ضرورت نہیں ہے۔ لیکن مؤلف اپنے اس دعوے کے ثابت کرنے میں ناکام رہا ہے۔ بلکہ خود جا بجا اپنے دعوے کی تردید کی ہے۔ مؤلف حیات مسیح کا قائل ہے اور ساتھ ہی یہ بھی اعتقاد رکھتا ہے۔ کہ مسیح ناصری دوبارہ دنیا میں آئیگا۔ اور تمام اہل کتاب اس پر ایمان لائیں گے۔ جبکہ بعد نزول بعثت جناب رسالت پناہ کے بعد کسی امام کی ضرورت ہی نہیں ہے تو مسیح دوبارہ نازل ہو کر کس مرض کا علاج کریں گے۔ اور اگر بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے الہام کی ضرورت نہیں ہے۔ تو جناب مسیح کو نزول کے وقت جو الہام ہوں گے وہ کس ضرورت کو پورا کریں گے اور اگر اُن کو کوئی الہام نہ ہوگا۔ اور وہ ایک خشک مُلاں کی حیثیت رکھیں گے۔ تو پھر امت محمدیہ کو ان کے وجود سے کیا فائدہ پہنچیگا۔ اگر کہو کہ وہ صرف دنیاوی بادشاہ کی حیثیت سے آئیں گے اور بزور شمشیر اسلامی سلطنت کو قائم کریں گے۔ اور تمام اہل کتاب یعنی عیسائیوں اور یہودیوں کا نام صفحہ ہستی سے مٹا دیں گے۔ یا ان کو جبراً مسلمان کردیں گے۔ تو یہ کتاب اللہ کی تعلیم کے صریح مخالف ہے۔ جو تمام دنیا کو پکار کر کہتی ہے کہ لَآ اِکْرَاهَ فِی الدِّیْنِ۔ اور نیز جو یہ منادی کرتی ہے۔ کہ لَا یَزَالُوْنَ مُخْتَلِفِیْنَ یعنی لوگ کبھی دین واحد پر قائم نہیں ہوں گے اور قیامت تک آپس میں اختلاف رکھیں گے۔ اور یہ عین فطرت انسانی کے مطابق کہا گیا ہے۔ کیونکہ جیسا کہ رنگ۔ شکل۔ بناوٹ۔ طاقت۔ عقل اور خیالات میں ایک انسان دوسرے انسان سے تفاوت رکھتا ہے۔ ایسا ہی امید نہیں کی جاسکتی۔ کہ تمام لوگ اپنی مرضی اور خوشی سے ایک مذہب کے پیرو ہو جائیں گے۔ اور جبر کی تو ممانعت ہے ہی۔ پھر کیسے ہو سکتا ہے کہ تمام دنیا مسلمان ہو جائیگی اور سب اہل کتاب ایمان لاکر اسلام میں ہو جائیں گے۔ شیطان کو قیامت تک مہلت دی گئی ہے اس کا کام برابر جاری رہیگا۔ یہاں تک کہ دُنیا کا خاتمہ ہو جائے اگر کہو کہ جناب مسیح دوبارہ اسلام کی ترقی کے لئے دعا کرنے آئیں گے۔ اور ان کی دعا سے ایک عالمگیر اسلامی سلطنت قائم ہو جائے گی۔ اور اہل کتاب فناہ ہو جائیں گے۔ تو یہ بھی ایک طفلانہ خیال ہے۔ مسلمانوں کو خدا نے خیرالامت کہا ہے۔ کیا خیرالامت کے ربانی علماء اور مشائخ کی دعا قبول نہیں ہو سکتی۔ اگر ہو سکتی ہے تو پھر مسیح ناصری کو دوبارہ دنیا میں آنے اور اپنے اوپر دو موتوں کے وارد کرانے کی کیا ضرورت ہے۔ اگر کہو کہ وہ بادشاہ ہو کر اسلامی بادشاہوں کو مدد دینے آئیں گے۔ تو یہ بھی ایک خیالی پلاؤ ہے۔ جو مُلانے حجروں میں بیٹھ کر شیخ چلی کی طرح پکایا کرتے ہیں مسیح ناصری کا اپنا اقرار انجیل میں موجود ہے۔ کہ میں ظاہری سلطنت قائم کرنے والا نہیں ہوں۔ میری بادشاہت آسمانی ہے یعنی میں آسمانی نشانوں کے ذریعہ۔ سے دین کو زندہ کرنے آیا ہوں۔

خلیفہ کیسا چاہئے مؤلف نے آیت استخلاف کا حوالہ دیا ہے اور تسلیم کیا ہے کہ خدا وعدہ کرتا ہے۔ کہ وہ مسلمانوں میں ایسے ہی خلیفے بنائے گا۔ جیسا کہ اُس نے موسیٰ نبی کے بعد بنائے۔ مگر ساتھ ہی مؤلف یہ بھی لکھتا ہے۔ کہ موسیٰ نبی کے بعد جو خلیفے ہوئے ہیں۔ وہ ظاہری سلطنت کے مالک ہوئے ہیں۔ اس واسطے ضروری ہے کہ مسلمانوں میں بھی ظاہری سلطنت چلانے والے خلیفے ہوں۔ اس لئے گویا مؤلف انکاری ہے کہ کوئی ایسا خلیفہ بھی امت محمدیہ میں قائم ہو سکتا ہے۔ جو محض آسمانی نشانوں اور قوی دلائل کے ساتھ اسلام کا حامی ہو لیکن یہ مؤلف کی غلط فہمی ہے۔ موسیٰ نبی کے بعد جو خلفاء گذرے ہیں۔ ان میں سے آخری خلیفہ مسیح ہے۔ جو انجیل میں اقراری ہے کہ وہ توریت کو منسوخ کرنے نہیں بلکہ اس کو پورا کرنے آیا تھا۔ اور نیز اُس نے اپنے شاگردوں کو نصیحت کی۔ کہ صدوقی اور فریسی یعنی علماء اور مشائخ جو کچھ کہتے ہیں وہ کرو۔ مگر جو کچھ کرتے ہیں۔ وہ نہ کرو۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ موسیٰ نبی کے دین کو دوبارہ زندہ کرنے آیا تھا اور توریت کا عامل تھا۔ نیز اُس نے کہا کہ میں توریت کی پیشگوئی کے مطابق مسیح ہو کر آیا ہوں۔ اور جب علماء یہود نے یہ عذر کیا۔ کہ ابھی تو ایلیا دوبارہ نہیں آیا۔ تو یہ تاویل کی کہ اس کا مثیل یحیےٰ نبی آیا ہے۔ گویا ایلیا ہی دوبارہ نازل ہوا۔ یہ واقعہ بھی اس بات کی زبردست شہادت ہے کہ مسیح توریت کی پیشگوئی کے مطابق آخری خلیفہ سلسلہ موسویہ کا تھا۔ غرضیکہ یہ ایک مسلم امر ہے کہ مسیح آخری خلیفہ جناب موسیٰ کا تھا۔ جو روحانی ہتھیاروں یعنی آسمانی نشانوں اور براہین نیرہ کے ساتھ دین کی حمایت کرتا تھا۔ اسی طرح ضرور تھا کہ محمدی سلسلے کا آخری خلیفہ بھی آسمانی نشانوں کے ساتھ آتا۔ اور دلائل اور براہین کے ساتھ دین قویم کی صداقت دنیا پر ظاہر کرتا۔

فہم قرآن مؤلف اس بات کو مانتا ہے کہ کتاب اللہ کو جیسا کہ نبی سمجھتا ہے۔ ایسا دیگر اشخاص نہیں سمجھ سکتے۔ اور پھر ساتھ ہی یہ بھی خیال ظاہر کرتا ہے کہ اب قرآن کے سمجھنے کے لئے کسی نبی کی ضرورت نہیں ہے گویا وہ نہیں چاہتا۔ کہ اب مسلمانوں میں کوئی ایسا شخص پیدا ہو۔ جو قرآن کو سب سے زیادہ سمجھے اور ان کو ایک سلسلہ حقہ میں منسلک کرے۔ مؤلف کہتا ہے کہ ہر ایک شخص کو اجتہاد کا حق حاصل ہے۔ اور وہ قرآن مجید کو سمجھ سکتا ہے۔ اگر وہ کوشش کرے۔ لیکن مؤلف نے

اس بات پر غور نہیں کیا۔ کہ افراد انسانی کی عقول مختلف ہوتی ہیں۔ اور فوق کل ذی علم علیم کے مطابق ایک فرد سب سے بڑھ کر ماننا پڑتا ہے جس کے آگے دیگر اشخاص سر اطاعت جھکا ئیں۔ دنیاوی سلسلہ میں بھی دیکھا جاتا ہے کہ ایک کی حکومت سے وحدت اور اتفاق قائم ہوتا ہے ورنہ انتظام قائم نہیں رہ سکتا۔ اسی طرح تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ روحانی سلسلے کے لئے بھی ایک امام کی ضرورت ہے جو دیگر افراد امت پر بحیثیت تقدس تقویٰ۔ دیانت اور علم کے فوقیت رکھتا ہو۔ یہ الگ بات ہے۔ کہ ہر مسلمان کو قرآن پر تدبر کرنا چاہئے۔ لیکن اس سے یہ نہیں نکلتا۔ کہ امامت اور روحانی بادشاہت کی ضرورت نہیں ہے۔ اگر ایسا ہو۔ تو ہر ایک بزعم خود مجتہد بن جائے۔ اور اختلاف آراء کی وجہ سے بیشمار فرقے پیدا ہو جائیں۔ اور دین کی جڑیں کھوکھلی ہو جائیں۔ اور سخت فتنہ و فساد پیدا ہو جائے۔ اور تقویٰ و طہارت اُٹھ جائے اور اسلامی جماعت پراگندہ ہو کر اسلام نابود ہو جائے۔ تعزیرات ہند تمام برٹش انڈیا کے لئے ایک تعزیری قانون ہے۔ اور تمام عدالتوں کو اس پر غور و تدبر کر کے فیصلہ دینے کا حکم ہے۔ لیکن اس کی کسی دفعہ کے صحیح معنے سمجھنے کے لئے بھی ہائی کورٹ (عدالت العالیہ) کا فیصلہ دیکھنا پڑتا ہے۔ تو قرآن کے اصل منشا پانے کے لئے ہم اُس جج کی طرف کیوں رجوع نہ کریں جو آسمانی ہائی کورٹ سے ہمارے پاس اور حکماً عدلاً کے خطابات سے مشرف ہو۔

آدم اول وثانی

مؤلف کہتا ہے کہ "جس چیز کی ابتدا ہے۔ اس کی انتہا بھی ہوتی ہے اور چونکہ انسان کی ابتدا آدم سے ہوئی ہے۔ اس واسطے ضروری ہے۔ کہ اس کی انتہا بھی آدم پر ہو۔ اور وہ انتہائی آدم جناب رسالت پناہ ہیں"۔ اور پھر مؤلف حضرت اقدس کے اس قول پر اعتراض کرتا ہے کہ وہ بحیثیت خاتم الخلفاء ہونے کے آخری آدم ہیں۔ اس کے جواب میں میں کہتا ہوں کہ اگر انسان کی ابتدا بحیثیت جسم کے وجود آدم مانا جائے۔ تو پھر نہیں کہا جا سکتا کہ جناب رسالت پناہ انتہائے آدم ہیں۔ کیونکہ ان کے وجود پر نوع انسان کا خاتمہ نہیں ہوا۔ اگر آدم سے مراد روحانی آدم لی جائے۔ تو تمام انبیاء جن کا دنیا میں روحانی فیض جاری ہوا۔ آدم ہیں۔ اور جس طرح ہر ایک نبی کو بحیثیت افاضہ روحانیہ آدم کہا جا سکتا ہے۔ اور ایک آدم کے بعد دوسرا آدم مانا جاتا ہے۔ اسی طرح جناب رسالت پناہ کے بعد دوسرا آدم ماننے میں عقلاً حرج نہیں ہے۔ پھر ظاہر ہے کہ جس طرح ظاہری حالت میں آدم کے بیٹے اس کے جسم کی خصوصیات اپنے ساتھ رکھتے ہیں یعنی وہ سب قویٰ ان میں کم و بیش پائے جاتے ہیں۔ جو پہلے آدم کو دیئے گئے۔ اسی طرح اگر جناب رسالت پناہ کو روحانی آدم مانا جائے تو لازماً ماننا پڑیگا۔ کہ جو لوگ پورے معنوں میں ان کے روحانی فیض سے تربیت پا کر بمنطوق آیہ کریمہ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ بیٹا ہونے کی حیثیت سے حاصل کرلیں۔ وہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سے خواص اور قوے اپنے ساتھ رکھیں گے۔ ورنہ ان پر روحانی آدم زاد کا لفظ اطلاق نہیں پائے گا۔ کیونکہ جس طرح جسمانی حیثیت میں خدا نے آدم اول کو اس واسطے پیدا کیا تھا۔ کہ اس سے انسانی نسل جاری ہو اسی طرح بقول مولف آدم روحانی کو بھی اسی لئے خدا نے پیدا کیا ہوگا کہ اس سے روحانی سلسلہ جاری ہو۔ یعنی ایسے انسان پیدا ہوں جو وہی قویٰ روحانیہ اپنے اندر رکھتے ہوں جو روحانی آدم یعنی جناب رسالت پناہ کو عطا کئے گئے۔ ورنہ جناب رسالت پناہ کا بقول مؤلف آدم ہونا جائز نہیں ہوگا۔ اور اگر خدا کو یہی منظور تھا۔ کہ جناب رسالت پناہ کے ذریعہ اُن کے روحانی بیٹے پیدا ہوں۔ تو نہیں کہا جا سکتا کہ ان کے بیٹے قوت مکالمہ الٰہیہ نہیں رکھتے۔ جو جناب رسالت پناہ میں پورے اور اتم طور پر پائی جاتی تھی۔ کیونکہ اگر یہ مانا جائے تو پھر جناب رسالت پناہ کو روحانی باپ نہیں کہہ سکتے۔ لیکن میں امید نہیں کرسکتا۔ کہ مؤلف جناب رسالت پناہ کو معاذ اللہ اس اعلیٰ درجہ روحانی سے معزول کر دیگا لہذا میں کہہ سکتا ہوں کہ مولف کے اپنے قول کے مطابق جناب رسالت پناہ کے بعد ایسے وجود پیدا ہو سکتے ہیں جو اُن کے روحانی فیض سے بہرہ ور ہو کر وہی کمالات روحانیہ حاصل کریں۔ جو اُن کے روحانی باپ کو حاصل ہوئے۔ جن میں سے ایک مکالمہ الٰہیہ بھی ہے۔ پس مؤلف نے خود ہی ثابت کر دیا۔ کہ جناب رسالت پناہ کے بعد وحی والہام بند نہیں ہوا۔

ماتحت نبی

مؤلف کہتا ہے کہ "دوسرے نبی کی ضرورت اس واسطے پڑتی ہے۔ کہ پہلے نبی کی کتاب محرف و مبدل ہو جاتی ہے۔ گویا مؤلف کے خیال کے مطابق ایک صحیح اور محفوظ کتاب کی موجودگی میں دوسرا نبی نہیں آسکتا۔ اور اسی طرح بزعم اس کے ایک نبی کی زندگی میں تو دوسرا نبی آسکتا ہی نہیں ہے۔ کیونکہ یہ تصور نہیں کیا جا سکتا کہ ایک نبی کی زندگی میں ہی اس کی کتاب محرف اور مبدل ہو جائے لیکن مؤلف کا یہ خیال بالکل غلط ہے۔ قرآن اس کی تردید کرتا ہے۔ قرآن سے ثابت ہوتا ہے کہ ابراہیم نبی علیہ البرکات کو کتاب دی گئی۔ اور یہ بھی ثابت ہوتا ہے۔ کہ لوط نبی ان کے مریدوں میں سے تھے۔ جو ان پر ایمان لائے تھے اور چونکہ وہ ان پر ایمان لائے تھے۔ اس واسطے یہ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ وہ ایک مستقل نبی تھے جو اپنی الگ کتاب لائے تھے۔ کیونکہ اگر وہ الگ کتاب لاتے۔ تو ان کو ابراہیم نبی کا مرید بننے کی ضرورت نہیں تھی۔ ابراہیم نبی کے دو بیٹے اسحٰق اور اسمٰعیل اور ایک پوتہ یعقوب ان کی زندگی میں نبی تھے اور ان کی کتاب کے پیرو تھے۔ یعقوب نبی کا یہ اقرار قرآن مجید میں موجود ہے۔ کہ وہ اپنے باپ دادا کے دین کے پیرو تھے یعقوب ہی کی زندگی میں یوسف نبی موجود تھے۔ جو قرآن میں اقرار کرتے ہیں۔ کہ وہ اپنے باپ دادا کے دین کے پیرو تھے۔ نیز قرآن سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے۔ کہ یوسف نبی کو یعقوب نبی کی زندگی میں الہام ہوا۔ اور وہ الہام الٰہی تھا۔ کیونکہ خدا اُس کو اپنی طرف منسوب کرتا ہے۔ موسیٰ نبی کی زندگی میں دو مرد نبی اور بقول مؤلف ایک عورت یعنی جناب موسیٰ کی والدہ نبیہ موجود تھی۔ جناب موسیٰ کے وقت کے دو مرد نبیوں میں سے ایک ان کے بھائی ہارون نبی تھے۔ جو جناب موسیٰ کی کتاب توریت کے پیرو تھے اور جن کو خدا نے ان کا ہاتھ بٹانے اور ان کا بوجھ ہلکا کرنے کے لئے بھیجا تھا۔ اور دوسرا وہ عظیم الشان نبی تھا جس سے تعلیم حاصل کرنے کے لئے موسیٰ نبی کو خدا نے حکم دیا تھا یحییٰ نبی کے وقت میں عیسیٰ نبی موجود تھے اور جناب عیسیٰ بقول مؤلف ایک ایسی عورت سے پیدا ہوئے جو نبیہ تھی۔ اور جس کو زکریا نبی نے پالا تھا۔ گویا زکریا نبی سے لیکر ایک تھوڑے سے زمانہ میں چار نبی ہوئے۔ داؤد نبی کی زندگی میں جو صاحب کتاب تھے ان کے بیٹے سلیمان نبی بنائے۔ اب مؤلف بتلائے کہ ابراہیم نبی کی کتاب کے محرف و مبدل ہونے پر اسحٰق۔ اسمعیل۔ یعقوب۔ لوط اور یوسف نبی ہوئے۔ یا خدا کے فضل کا ظہور ہوا۔ اور کیا مؤلف بتا سکتا ہے۔ کہ

جناب اسحٰق و اسمٰعیل و یعقوب و لوط کو خدا کی طرف سے کوئی الہام نہیں ہوا تھا۔ اسی طرح مولف یہ بھی بتا جائے۔ کہ زکریا یحیٰے۔ مریم کون سے نبی کی کتاب کے محرف و مبدل ہونے پر نبی بنائے گئے۔ اور یہ بھی بتا نا ہوگا کہ موسیٰ ہارون اور بقول مؤلف خضر میں سے کون سا نبی کسی نبی کی کتاب کے محرف و مبدل ہونے پر بھیجا گیا۔ اور اس بات پر بھی روشنی ڈالنی ہوگی۔ کہ داؤد نبی کی زندگی میں سلیمان نبی کی کیا ضرورت پڑ گئی تھی۔ لیکن میں نہیں امید کرسکتا۔ کہ مؤلف یا کوئی شخص یہ بتا سکتا ہے۔ کہ ابراہیم نبی کی کتاب ان کی زندگی میں محرف و مبدل کردی گئی تھی۔ یا ان کی یا ان کی کتاب کی موجودگی میں ان نبیوں کو کوئی الہام نہیں ہوا تھا۔ جو ان کے دین کے پیرو تھے یا موسیٰ نبی اور ان کی کتاب کی موجودگی میں ان کے بھائی ہارون نبی اور اُن کی ماں اور بقول مؤلف خضر نبی کو کوئی الہام ربانی نہیں ہوا تھا یا عیسیٰ نبی کی زندگی میں یحیٰی اور مریم کو یا زکریا نبی کی موجودگی میں یحیٰی اور مریم کو کوئی الہام نہیں ہوا تھا یا داؤد نبی کے بیٹے سلیمان نبی کو نعمت الہام سے محروم رکھا گیا تھا اور اگر ایک نبی کی زندگی میں یا اس کی کتاب کے صحیح و سالم ہونے کی حالت میں دوسرے نبی ہوتے رہے اور اُن کو الہام ہوتے رہے۔ جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ہے۔ تو کوئی وجہ نہیں ہے۔ کہ یہ کہا جائے کہ نبی اُس وقت آتا ہے یا الہام کی اُس وقت ضرورت پڑتی ہے۔ جبکہ پہلے نبی کی کتاب محرف و مبدّل ہونے کی وجہ سے قابل عمل نہ رہے۔ اور اس واسطے یہ کہنے کے لئے بھی کوئی وجہ نہیں ہے کہ چونکہ قرآن مجید کی حفاظت کا وعدہ کیا گیا ہے۔ اور وہ محرف و مبدّل نہیں ہوا اور نہ ہوگا۔ اس لئے اس کی موجودگی میں ایسے الہام ربانی کی ضرورت نہیں ہے۔ جو اگلے نبیوں کو ہوا۔ جب کہ ہم خدا کی سُنت قدیمہ میں یہ بات موجود پاتے ہیں۔ کہ وہ ایک نبی کی زندگی میں اس کے گھر میں ایک اور نبی پیدا کر دیتا رہا ہے۔ جو صرف اس واسطے نبی کہلاتا ہے۔ کہ خدا کا مکالمہ اور مخاطبہ اس سے ہوتا ہے۔ اس کی سُنت میں پایا جاتا ہے کہ وہ ایک نبی کو کتاب دیتا ہے۔ اور دوسرے نبی کو اس کی زندگی میں یا اُس کی وفات کے بعد اس کی کتاب کے احکام کی اشاعت کے لئے بھیج دیتا ہے۔ اور اس کو اپنے الہام سے اسی طرح مشرف کرتا ہے جس طرح اس نے کتاب والے نبی کو مشرف کیا ہوتا ہے۔ لہٰذا یہ کہنا کہ قرآن کی موجودگی میں کسی الہام کی ضرورت نہیں ہے یا کسی بندۂ خدا پر دین اسلام کی حمایت اور تقویت کے لئے اور ربانی نشانات کو تازہ کرنے کے لئے اور خدا کی عظمت اور جلال کو ظاہر کرنے کے لئے اور مردہ دلوں کو زندہ کرنے کے لئے وحی اور الہام نازل نہیں ہو سکتا یہ کہنے کے برابر ہے۔ کہ خدا نے اپنی سُنت قدیمہ کو تبدیل کر دیا ہے۔ یا اُس کی صفت مکالمہ معطل اور بیکار ہو گئی ہے۔ یا وہ معاذ اللہ بولنے کے بعد گونگا ہو گیا ہے۔ (باقی آئندہ)

الہامی کتاب

آریہ صاحبان کے ایک جلسہ میں پیش کرنے کے واسطے چند سوال لکھے گئے تھے۔ مگر بہ سبب تنگی وقت سارے سوال پیش نہ ہوسکے۔ ان میں سے ایک سوال درج ذیل کیا جاتا ہے:۔

خدا کی الہامی کتاب ایسی ہونی چاہیئے جو انسان کی روحانی ترقی کی تمام باتیں بتلائے اور جو باتیں اس کی روح کو نقصان پہنچانے والی ہوں۔ اُن سے اسے آگاہ کرے اور بچائے۔ آریہ صاحبان اس امر کو تسلیم کرتے ہیں۔ اور ہم بھی مانتے ہیں۔ کہ بُت پرستی اور جھوٹھ بولنا بُری چیزیں ہیں۔ اور انسان کے واسطے دکھ دینے والی ہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ کس الہامی کتاب نے ان بدیوں سے ہم کو روکا ہے۔ قرآن شریف میں لکھا ہے۔ فاجتنبوا الرجس من الاوثان واجتنبوا قول الزور[۲۲/۱۱] ولقد بعثنا فی کل امۃ رسولاً ان اعبدوا اللہ واجتنبوا الطاغوت فھم من ھدی اللہ ومنھم من حقت علیہ

یہ ناپاک باتیں کہ انسان بت کی پوجا کرے یا جھوٹھ بولے تم ان سے بچو۔ اب ہم سوال کرتے ہیں کہ ویدوں کی کوئی شُرتی ہمارے سامنے آپ پڑھیں۔ جس میں اس صفائی کے ساتھ بت پرستی اور دروغ گوئی کی مخالفت ہو اور اگر نہیں ہے۔ تو پھر آپ کس طرح کسی شخص کو ان باتوں سے روک سکتے ہیں جس امر سے آپ کی کتاب مقدس لوگوں کو منع نہیں کرتی اُس سے منع کرنے کا آپ کو کیا حق ہے۔ یہ کہنا ٹھیک نہ ہوگا۔ کہ جس زمانہ میں وید تھے اُس زمانہ میں کوئی بُت پوجتا ہی نہ تھا نہ کوئی جھوٹھ بولتا تھا۔ اس واسطے ایسے حکموں کی ضرورت ہی نہ تھی۔ کیونکہ اول تو جس صورت میں وید ہمیشہ کے واسطے ایک ہی کتاب مانی جاتی ہے اور کوئی دوسری کتاب نہیں آنی تو ہمیشہ کے واسطے انسان کی تمام روحانی ضرورتوں کا اس میں ذکر آنا چاہیئے۔ دوم یہ بات بھی غلط ہے کہ صرف ابتدائی انسانوں کی حالت کے مطابق وید ہیں۔ کیونکہ ویدوں میں جنگ کے قواعد ہیں کہ کس طرح لڑنا اور دشمن کو مارنا چاہیئے تو کیا انسان پیدا ہوتے ہی آپس میں لڑنے لگ پڑے تھے یا ویدوں نے حسب ضرورت نیوگ کی اجازت دی ہے۔ تو کیا انسان پیدا ہوتے ہی ایسے نامرد تھے کہ ان کو دوسرے مردوں کی تلاش اپنی بیبیوں کے واسطے کرنی پڑی۔ غرض خدائی کتاب کا یہ خاصہ ہونا چاہیئے۔ کہ جب تک وہ دُنیا میں جاری ہے۔ تب تک کے لوگوں کی روحانی امراض کو دور کرے اور ان کو شفا دیوے اور اگر یہ کہا جائے کہ یہ ایک عام فہم بات ہے اس واسطے ویدوں میں اس کے ذکر کی ضرورت نہ تھی۔ تو میں کہتا ہوں کہ بڑی سی بڑی مشکل ایجادیں بھی جب دنیا کے سامنے آجاتی ہیں۔ تو عام فہم ہوجاتی ہیں۔ جب خدا کے پاک رسولوں نے اور قرآن شریف نے اس تعلیم کو دنیا میں پھیلا دیا تو بیشک یہ عام فہم ہوگئیں لیکن پھر بھی ویدوں میں اس کی وضاحت نہ ہونے کے سبب بعض آریہ بھی اس پر عمل کرنا ضروری نہیں جانتے۔ جیسا کہ لاہور کے ایک اخبار میں چھپا تھا کہ آریہ سماج کے ایک بڑے لیڈر لالہ روشن لال صاحب بی۔ اے بیرسٹر نے کانشی رام صاحب وید کے مکان پر رائے نرائن داس صاحب ڈسٹرکٹ جج و بھگت ایشر داس ایم۔ اے۔ و چودھری رام بھجدت صاحب وغیرہ وغیرہ کے سامنے اپنا یہ عقیدہ ظاہر کیا۔ کہ آریہ سماج کی رکھشا کی خاطر جھوٹھ بولنا جائز ہے۔ اب آپ کا فرض ہے کہ آپ ویدوں میں سے اس کے بالمقابل کوئی شرتی دکھائیں اور اگر آپ نہ دکھا سکیں۔ تو آپ کو از روئے انصاف یہ تسلیم کرنا چاہیئے کہ کم از کم اس بارے میں تو قرآن شریف کی تعلیم کامل ہے اور اس معاملہ میں آریہ صاحبان ویدوں میں سے کوئی حکم نہ پانے کے سبب قرآن شریف کے حکم کو صحیح اور قابل تعریف پانے کے سبب اس پر عمل کریں گے +

الخطبہ (۱) دو سید زادیوں کے واسطے اور دو شریف زادیاں عظیم الشان خاندان کی ہیں + (۲) ایک شریف۔ نیک۔ نوجوان پیرزادہ احمدی جو قادیان میں رہتا ہے اور درزی کا کام کرتا ہے نکاح کی خواہش رکھتا ہے + (۳) ایک احمدی نوجوان درزی بھائی جو قادیان میں ملازم ہے۔ طالب نکاح ہے + سب کی خط و کتابت معرفت دفتر بدر ہو +

مولوی فاضل عبید المحی صاحب

اپنے خط میں جو انہوں نے عدن سے بھیجا ہے تحریر فرماتے ہیں کہ ڈاکٹر کے ملاحظہ کے بعد ہم جہاز میں سوار ہوئے۔ ۱۶۔ اکتوبر کو حضرت میاں صاحب سیکنڈ کلاس میں تھے اور میں درجہ سوم میں جس میں تین عرب اور میرے ساتھ ہیں جو خلیق ہیں۔ پہلی شب میں سمندر کی آواز کے سبب میں بیدار ہوا۔ تو تیز ہوا کی آواز کے سبب ڈر گیا اور میں نے سمجھا کہ میری موت قریب ہے اور میں رو دیا۔ نہ اپنے لئے بلکہ اپنے معزز مخدوم رفیق کی تکلیف کے خیال سے لیکن رات خیریت سے گذر گئی اور صبح جب میں نے میاں صاحب سے پوچھا تو معلوم ہوا کہ وہ رات آرام سے رہے ایسا ہی میں دوسری شب بھی گھبرایا اور جہاز میں گوشت نصرانی پکاتے ہیں اس واسطے ہم ان کا پکایا ہوا نہیں کھاتے۔ کیونکہ معلوم نہیں کس طرح ذبح کیا ہوا ہے روٹی اور دیگر اشیاء پر گذارہ کر لیتے ہیں۔ جہاز کے فرنگی جب جہاز کو دھونے لگتے ہیں تو بالکل ننگے ہو جاتے ہیں۔ کچھ شرم نہیں کرتے اور میں نے ایک شب خواب میں دیکھا کہ ایک بہت بڑی مسجد ہے جیسی کہ میں نے عمر بھر نہیں دیکھی اس میں ایک بڑا رئیس بیٹھا ہے جس کا نام محمد محمود ہے۔ میں آیا اور اس کے سامنے بیٹھ گیا اور حضرت میاں محمود احمد صاحب نے اُسے کہا کہ آپ نے ایک عصاء دینے کا وعدہ کیا تھا۔ اُس نے جواب دیا کہ ہاں عائشہ کے گھر میں ایک انار کا عصا ہے وہ میں تجھے دوں گا۔ پھر اپنے غلام کو کہا اور غلام اس کا شیخ عبد الرحمان قادیانی ہے کہ جاؤ انار کا عصاء لاؤ جو عائشہ کے گھر میں ہے اور میاں محمود احمد کو دے دو اس کے بعد میں بیدار ہوا۔

از عدن۔ ۲۱ر اکتوبر ۱۹۱۲ء

تلاش گم شدہ

حضرت خلیفۃ المسیح فرماتے ہیں کہ مسمی فضل کریم جو پہلے قادیان کے بعض دفاتر میں کلرک بھی رہ چکا ہے اور دراصل متوطن شادیوال ضلع گجرات کا ہے کچھ عرصہ سے عدم پتہ ہے کسی صاحب کو معلوم ہو تو خبر کریں۔ حلیہ یہ ہے گورا رنگ۔ داڑھی چھوٹی۔ چھریرا بدن۔ میانہ قد

انگریزی اُردو خوشخط لکھ سکتا ہے۔ فقیرانہ الفی پہنتا ہے۔

درخواست جنازہ

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کے برادر زادہ حکیم سردار محمد صاحب احمدی اپنے وطن میانی ضلع شاہ پور میں یکم نومبر کو فوت ہوئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم بڑے نیک اور مخلص احمدی تھے اللہ تعالےٰ مغفرۃ کرے احباب دعائے جنازہ سے مرحوم کی امداد فرماویں

خطبات احمدیہ

حضرت مسیح موعود کے خطبات جمعہ و عیدین و نکاح ایک جگہ جمع کر کے بصورت کتاب عمدہ کاغذ پر خوشخط چھاپے گئے ہیں۔ قیمت ۸ر فی نسخہ۔ ملنے کا پتہ

دفتر اخبار بدر۔ قادیان

ٹریکٹوں کے حاصل کرنے میں آسانی

برادر دوست محمد ایک تجویز کرتے ہیں کہ احباب سلسلہ احمدیہ جو قادیان سے باہر کوئی ٹریکٹ لکھیں وہ اپنے ٹریکٹ بدر ایجنسی میں بھیج دیا کریں یہاں سے منگوانا سب کو آسان ہوگا اور خط و کتابت بھی مرکزی مقام سے رہتی ہے یا کچھ منگوایا جاتا ہے سب اشیاء اکٹھی آجایا کریں۔ جو احباب پسند کریں ان کے واسطے بدر ایجنسی اس خدمت کو ادا کرنے کے لئے بخوشی طیار ہے۔

متفرق

عیسائیوں کا جال بھی سب جگہ پھیلا ہوا ہے اللہ ہی ان کے شر سے بچاوے اور اسلام کی تائید میں اپنے نشان دکھلائے۔ علاقہ سماٹرہ میں ایک جگہ کوئی مشہور آدمی عیسائیوں کے پھندے میں پھنس گیا ہے وہاں کے لوگوں کی درخواست پر حضرت خلیفۃ المسیح نے شیخ رحیم بخش صاحب نومسلم اور ایک اور شخص کو وہاں جانے کا حکم دیا ہے۔

المفتی

ایک شخص کا سوال پیش ہوا کہ اگر امام پانچ رکعت سہواً پڑھ جائے تو پھر کیا کرنا چاہیئے فرمایا حدیث سے ثابت ہے کہ سجدہ سہو کر لیا جائے۔

دُرّہ نادرہ

حسن نظامی صاحب کی وہ کتاب بہت مشہور ہو چکی ہے جس میں انہوں نے بعض مشائخ شام و عرب و مصر کی ملاقات اور گفتگو کی بناء پر یہ لکھا ہے کہ قیامت قریب ہے اور مہدی آنے والا ہے اور شاہ انگلستان مسلمان ہو جائے گا۔ شہر آگرہ کے جناب نادر علی صاحب وکیل نے حسن نظامی صاحب کے ان خیالات کی تردید میں ایک کتاب لکھی ہے اور اس کا نام درۂ نادر رکھا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ حسن نظامی صاحب نے جن خیالات کا اظہار اپنی کتاب میں کیا ہے وہ کسی معقول دلیل پر مبنی نہیں لیکن وکیل صاحب نے بھی اس کے رد میں زیادہ تر بدظنی سے کام لیا ہے یہ قاعدہ ہے کہ جب کوئی ملہم من اللہ دنیا میں پیدا ہوتا ہے۔ تو الہامی بارش کے وقت جو انتشار روحانیت ہوتا ہے اس کا کچھ اثر بعض دوسرے لوگوں تک بھی پہنچتا ہے گو ان کی بعض کمزوریوں کے سبب وہ امر ان تک پہنچتے ہوئے کچھ مشتبہ حالت میں ہو جاتا ہے جیسا کہ دربار کابل کی خبریں بعض دفعہ پشاور کی بازاری گپ میں جب شائع ہوتی ہیں تو گو وہ پورے طور پر قابل اعتبار نہیں ہوتیں۔ تاہم کچھ اصلیت اس میں گاہے نکل ہی آتی ہے ایسا ہی یہ بات ممکن ہے کہ کسی شیخ پر قرب قیامت اور مہدی کا آنا منکشف ہوا ہو۔ گو اس میں وقت کے متعلق کچھ وصندلا پن بھی ہو اور بعض واقعہ شدہ امور کو ہنوز ہونیوالا سمجھا گیا ہو۔ علاوہ ازیں ظہور کا لفظ بھی کئی ایک مضمون پر بولا جا سکتا ہے۔ جب ایک شخص دنیا میں آیا پر ہنوز کثرت سے وہ پہچانا نہیں گیا تو گویا وہ ابھی تک مخفی ہی ہے۔ بہرحال وکیل صاحب کی کتاب دفتر اخبار المشیر مرادآباد سے بقیمت ۳ر ملسکتی ہے محصول ڈاک ۱ر فی کتاب ہے۔

حقیقت کیمیا حصہ اوّل

اس کتاب میں یہ بات ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ سونا چاندی مصنوعی بھی کیمیاوی ترکیب سے بن سکتا ہے گو اس کے بنانے کی محنت ایسی ہوتی ہے کہ کوہ کندن و کاہ برآوردن والا معاملہ ہو اور نیز وہ خالص سونا چاندی نہیں ہوتا ہاں اس طرح فروخت ہو سکتا ہے جیسا کہ امریکن طلاء یا ہم کہتے ہیں جرمن سلور۔ اس کتاب کے اجزا میں استخاروں کے متعلق عجیب ڈھکوسلے اور منتر لکھے گئے ہیں۔ قیمت کتاب ۱۲ر فی نسخہ۔

ملنے کا پتہ صاحب مصنف

سید محمد حیات صاحب بتوسط جناب سید محمد عبد القادر صاحب بی۔ اے۔ آبکاری گودام۔ آگرہ

مفرح یاقوتی

تیار کردہ حکیم محمد حسین صاحب مہتمم کارخانہ مرہم عیسیٰ لاہور مصدقہ حضرت امیر المومنین۔ اعضائے رئیسہ کو طاقت دیتی ہے۔ مبہی۔ مفرح اور مقوی ہے ہر قسم کے ضعف اور سستی اور ناطاقتی کو دور کرتی ہے۔ دفتر اخبار بدر سے بہ ادائے قیمت نقد ساڑھے چار روپے (للعہ) یا بذریعہ قیمت طلب پارسل مل سکتی ہے۔

کشتہ جریان

غربا کی درخواست منظور کی جائے تین روپے کے ڈھائی روپے مرتان۔ در و کمر۔ کثرت احتلام۔ ان امراض میں یہ کشتہ از حد مفید بلا نظیر ثابت ہوا ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے آئندہ بھی مفید ثابت ہوگا۔

جریان کی شناخت

پیشاب کے پہلے یا بعد میں منی کا گرنا۔ یہ بیماری چند روز میں آدمی کو مردوں کی طرح زندہ در گور کر دیتی ہے اور اس سے یہ بیماریاں ہوتی ہیں۔ مالیخولیا۔ نسیان کمی قوت دل کا معلوم دکھنا۔ ضعف دماغ۔ بینائی کا کم ہونا۔ ناامیدی۔ بے خوابی۔ خوف۔ گھبراہٹ۔ نامردی وغیرہ امراض شدید حملہ آور ہوتے ہیں۔ جو شخص اس بیماری میں مبتلا ہو۔ وہ علاج کا خواستگار ہے جہاں سے میسر ہو۔ ہرگز بے خوف و بیفکر نہ رہے۔ ورنہ امراض بالا پیدا ہو جاتے ہیں مگر آخر ہلاکت تک نوبت پہنچے گی۔ ہم نے اس کشتہ کو بڑی محنت سے تیار کیا ہے اور کئی پرانے جریان والے مریضوں پر آزمایا محض خدا تعالیٰ کے فضل سے ۲۴ روز کے استعمال سے بالکل شفا پا گئے۔ بعد تجربہ اور دعاؤں کے اعلان کیا جاتا ہے تاکہ پبلک فائدہ اٹھائے۔ قیمت ۲۴ روزہ معہ سفوف عہ۔ محصول ڈاک بذمہ خریدار

ترکیب استعمال سفوف جو ہمراہ ہوگا اس سے ایک ماشہ اور کشتہ ۲ رتی باسی پانی صبح و شام۔ **پرہیز** از ترشی۔ شیرینی۔ تیز مرچ۔

المشتہر
نظام جان و عبد الرحمٰن کاغانی۔ قادیان۔ ضلع گورداسپور

فصلی بخار اور طحال کی دوا

یہ دوا اونتیس ۲۹ سال سے سارے ہندوستان میں استعمال کی جاتی ہے۔ اگر آپ بخار میں مبتلا ہوں اور سب قسم کے علاج کر کے تنگ آ گئے ہوں۔ تو اس مجرب دوا کو ایک مرتبہ ضرور منگوا کر استعمال کریں۔ اس میں چند فائدے لاجواب ہیں۔ یہ ملیریا کیڑوں کو مار دیتی ہے۔ اس لئے اس کی چار پانچ خوراک پیتے ہی بخار کا آنا بند ہو جاتا ہے۔ اور یہ خون کو گاڑھا کر دیتی اور تلی کو گراتی ہے۔ قیمت شیشی کلاں چودہ آنہ (۱۴/) محصول دو شیشی تک۔ قیمت شیشی خورد آٹھ آنہ (۸/) محصول ڈاک ۵/۔ دو شیشی تک ۶/

داد کا مجرب مرہم

ایک مرتبہ لگانے سے کھجلی اچھی ہو جاتی ہے۔ دو تین مرتبہ لگانے سے ایک دم اچھا ہو جاتا ہے قیمت فی ڈبیہ ۴/۔ محصول ڈاک۔ ایک ڈبیہ سے ۲ ڈبیہ تک ۵/ اور بارہ ڈبیہ تک ۶/

ملنے کا پتہ
ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵۰/۶ تارا چند دت سٹریٹ کلکتہ

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ

اصلی ممیرا اور ممیرے کے سرمہ کا اعلان عرصہ سے شائع ہو رہا ہے۔ اس اثنا میں بہت سے لوگوں نے فائدہ اٹھایا ہے۔ یہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نور الدین صاحب مدظلہٗ کا بنایا ہوا ہے۔ آپ نے اس سرمہ کے متعلق فرمایا کہ "برائے امراض چشم بسیار مفید است"

یہ سرمہ دھند۔ جالا۔ پھولا۔ پڑبال۔ سبل اور سرخی اور ابتدائی موتیا بند وغیرہ امراض چشم کے لئے بہت مفید ہے قیمت سرمہ قسم اول فی تولہ عہ۔ قسم دوم عہ۔ قسم سوم عہ۔ اصلی ممیرہ جس کی قیمت عہ فی تولہ ہے۔ فی الحال دو ماہ کے لئے اس کی رعایتی قیمت فی تولہ ۳/ کر دی ہے۔ بعض وجوہات نے مجھے ایسا کرنے پر مجبور کر دیا ہے۔ **ترکیب استعمال** ممیرہ پتھر پر رگڑ کر یا سرمہ کی طرح باریک پیس کر آنکھوں میں ڈالا جاتا ہے۔ یہ سرمہ گرمی کے موسم میں جن کی آنکھیں دُکھتی ہوں تو ان کے لئے بہت مفید ہے۔

سلاجیت

محیط اعظم سے نقل کیا گیا ہے۔ جس کی عبارت درج ذیل ہے مقوی تجیج اعضا۔ نافع صرع مستی طعام۔ قاطع بلغم و ریاح۔ دافع بواسیر و جذام و استسقاء و زردی رنگ و تنگی نفس و دق و شیخوخیت۔ فساد ہاضمہ۔ قاتل کرم شکم۔ مفتت سنگ گردہ و مثانہ و سلسل بول و سیلان منی و سستی و درد مفاصل وغیرہ وغیرہ بہت مفید ہے۔ بقدر دو رتی خوراک دودھ کے ساتھ صبح کے وقت استعمال کریں۔ قیمت قسم اول ۱۲/ فی تولہ۔ قسم دوم ۸/ فی تولہ ہے۔

لنگیاں اور کلاہ

ہر قسم کی لنگیاں مشہدی اور پشاوری۔ بادامی۔ سیاہ اور سفید۔ کاشی۔ ریشمی اور سوتی۔ لٹھری صاف سفید اور بادامی اور پشاوری ٹوپیاں ہر قیمت کی مل سکتی ہیں۔

المشتہر
احمد نور کابلی مہاجر سوداگر قادیان ضلع گورداسپور

کھوئی ہوئی قوت

کی واپسی کے لئے ہمارے ایک بھائی ایک معتبر اور قیمتی دوائی کھانے اور لگانے کی پیش کرتے ہیں۔ قیمت مبلغ عہ ہے۔ اور بدر ایجنسی قادیان سے مل سکتی ہے۔

مسلمانوں کی دلچسپی کی سات انگریزی کتابیں

(۱) **دی ٹرکو اٹالین وار اینڈ ایٹس پرابلمس** مصنفہ سر طامس بارکلے۔ یہ کتاب جنگ طرابلس کے مسائل پر بحث کرتی ہے اور اس میں ایک باب سید امیر علی بالقابہ کا لکھا ہوا بھی ہے۔ ۲۵۰ صفحات مجلد۔ قیمت مبلغ ۳/۱۲ فی نسخہ پختہ۔

(۲) **ان دی شیڈو آو اسلام** - در ظل اسلامی مصنفہ ڈی میترا و اکا۔ اسلامی زندگی کے متعلق ایک غیر معمولی دلچسپی کا ناول ہے۔ قیمت فی نسخہ مجلد

(۳) **سم پیجز فرام دی لائف آو ٹرکش ومن** ترکی خواتین کی زندگی کے حالات۔ مصنفہ ڈی میترا و اکا قیمت پختہ

(۴) **دی ووڈ وڈ کوئین** یارانی صاحبہ جہانسی یہ ایک قصہ ناٹک کے طرز پر ہے۔ مصنفہ الیگزنڈر راجرس ہے جس کا دیباچہ مشہور مشرق سر ایڈون آرنلڈ صاحب کا ہے۔ مجلد قیمت مبلغ ۲/۱۲

(۵) **دی سے انگس آف محمد صلی اللہ علیہ وسلم** احادیث آنحضرت کا انگریزی ترجمہ۔ مرتبہ سہروردی صاحب ایم۔ اے۔ قیمت ۱/۲ فی نسخہ

(۶) **ایشیا اینڈ یورپ** مصنفہ میریڈتھ ٹاونسنڈ۔ جو مدت تک ہندوستان میں رہ چکے ہیں۔ یورپ اور ایشیا کے تعلقات پر مدت العمر غور کرنے کے بعد اپنے نتائج فکر کو اس کتاب کے ذریعہ سے دنیا کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ ایڈیٹر صاحب سپکٹیٹر رقمطراز ہیں۔ کہ اس عجیب کتاب کی دلچسپی کسی مبالغہ کے اندر نہیں آسکتی۔ وہ مشکل اور اہم مسائل جو ایشیا پر حکومت کرتے ہوئے سلطنت برطانیہ کے سامنے ہیں اس کتاب میں حل کر دیئے گئے ہیں چوتھی بار چھپی ہے۔ مجلد قیمت مبلغ ۳/۱۲

(۷) **محمد** (صلی اللہ علیہ وسلم) عربی اکبر۔ مصنفہ ایضاً۔ نئی کتاب ہے۔ مجلد قیمت ۱۲/

المشتہران
بلیکی اینڈ سن لمیٹڈ
وارک ہوس بمبئی

Blakie & Son Ld
Warwick House
Bombay

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

سُبحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا

ولقد نصرکم اللہ ببدرٍ وانتم اذلۃ

BADR

بدر

QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

درس قرآن شریف

اگر تو تشنہ لبی از فراق یار اول

بنوش جرعۂ وصلش ز جام نور الدین

Registered No. L. CCLXXXVIII

ضمیمہ درس قرآن مجید

۱۳۳۰ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۹۱۲ء

جلد ۱۲ — نمبر ۳۱

ضمیمہ مردہ دل گریقادیان دراٰ — بروز جمعرات — کہ ہست محیٔ موتیٰ کلام نور الدین

دس شرائط بیعت

اوّل یہ کہ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ **دوم** یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا۔ اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ **سوم** یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا۔ **چہارم** یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ **پنجم** یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور ہر حالت میں راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ **ششم** یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کر لیگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ **ہفتم** یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ **ہشتم** یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ **نہم** یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ **دہم** یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا	مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
اندریں دیں آمدہ از مادریم	ہم بریں از دار دنیا بگذریم
آں کتاب حق کہ قرآں نام او	بادۂ عرفان ما از جام او
آں رسولے کش محمد ہست نام	دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او با شیر شد اندر بدن	جاں شد و با جاں بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام	ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست	زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود	آں نہ از خود از ہماں جائے بود
اقتدائے قول او در جان ماست	ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک واز خبرہائے معاد	ہرچہ گفت آں مرسل رب العباد
آں ہمہ از حضرت احدیت است	منکر آں مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست	منکر آں مورد لعن خدا است
معجزات انبیائے سابقین	آنچہ در قرآں بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست	ہر کہ انکارے کند از اشقیاست

پیش ما دوری ازاں عالی جناب

نزد ما کفر است و خسران و تباب

بدر پریس قادیان میں معراج الدین عمر پروپرائٹر و پرنٹر پبلشر کے حکم سے چھپ کر شائع ہوا۔

اخبار قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ بخیریت ہیں۔ آپ اپنے ہر روزہ درسوں میں جماعت کو تزکیہ نفس کی بہت تاکید فرماتے رہتے ہیں اور جماعت کے واسطے بہت دعائیں فرماتے رہتے ہیں ؛

اہل بیت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام بفضل خدا ہر طرح سے خیریت ہے

۱۵- تاریخ ماہ حال کی شب کو ۱۱ بجے پر زلزلہ کا ایک سخت دھکا محسوس ہوا ؛

ناظرین بدر کو عید مبارک ہو

"حد سے نہ بڑھ جاؤ"

اگرچہ ہمیں اپنی بہنوں میں بیداری کی تحریک دیکھ کر خوشی و مسرت ہوتی ہے۔ مگر افسوس کہ "اسلامی تعلیم" نہ ہونے کے باعث ہی وہ اُلٹی ہو رہی ہے۔ چنانچہ ۱۱- نومبر ۱۹۱۲ء لاہور کے ایک روزانہ اخبار میں اسلامی خواتین و مسلمان خواتین کہلانے والیوں کے جلسہ عظیم الشان لاہور کی روئداد چھپی ہے۔ جلسہ اسلامیہ تب کہلا سکتا ہے۔ کہ اس میں اسلامی نشان ہو۔ کسی مضمون پر رقت آجانا یا چندہ دینے میں جوش یا پُرانے دوپٹوں کی نیلامی تو ایک عیسائی جلسہ میں بھی ہو سکتی ہے۔ مگر افسوس کہ ہماری تعلیم یافتہ بہنوں نے اپنے منہ سے ایسے کلمات نکالے۔ جو اسلام ہرگز کہنے کی اجازت نہیں دیتا۔ مثلاً یہ کہ ہمارے بھائی اسلام کے نام پر سر کٹا رہے ہیں۔ تو قربانیوں کی کیا ضرورت۔ پھر یہ کہنا کہ عید البقر کے موقعہ پر کسی مسلمان کے گھر میں خوشی نہیں منانی چاہیئے عیدیوں اور قربانی کے روپے اس چندہ میں دینے چاہئیں۔ یہ دونوں باتیں ایسی ہیں۔ جو کسی غیر مسلم کے منہ سے نکلنی چاہئیں۔ نہ یہ کہ ایک مسلمان بی بی سنت نبی عربی صلے اللہ علیہ وسلم پر چلنے والی کہے۔ کیونکہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ شریعت اسلامی قیامت تک قائم ہے۔ اس میں کوئی تبدیلی نہیں کر سکتا۔ قربانی سنت ابراہیمی ہے کہیں نہیں لکھا کہ ضرورت کے وقت تنگی کے وقت قربانیاں کم دو اور بیچ کر روپیہ چندہ دے دو۔ اسی طرح مؤمن کی خوشی خدا کے لئے ہوتی ہے جو مومنہ بی بی عید کے دن غسل کرتی۔ عمدہ کپڑے پہنتی اور خوشی مناتی نماز پڑھتی تو خدا تعالےٰ کی خوشنودی کے لئے۔ اللہ تعالےٰ کے حکم سے کسی کی موت سے عید روکنے کا حکم نہیں اگر ہوتا تو سب سے پہلے صحابیہ عورتیں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات پر عید نہ مناتیں مگر ایسا نہ ہوا۔ پس یہ کہنا کہ عید نہ مناؤ یا قربانی نہ کرو۔ اسلام کے حکم کو بدلنا اور خود شریعت بنانا ہے پھر دُنیا کے ریزولیوشن پاس کرنا اور دعا کے وقت کھڑے ہو جانا یہ بھی نیا پن ہے۔ مسلمانوں کا دستور نہیں کیا دُعا نمائشی لفظوں کا نام ہے۔ دعا تو ایک حالت ہے جو اضطرار کرتا ہے وہی جیتا ہے۔ سو کاش کہ ہماری تعلیم یافتہ روشن خیال بہنیں دینداری اور اسلام سیکھیں نہ کہ نو فیشن سیڈیوں کی ریس میں عیسائیت کے رنگ میں بیدار ہوں۔ والسلام

اپنی بہنوں کی ناچیز خادمہ - سکینۃ النساء از قادیان دار الامان

ماضی بصیغۂ حال

یہ تو آپ کو معلوم ہے کہ پیر و مُرشد برحق حضرت نور کے برادر زادہ حکیم سردار علی صاحب وفات پا گئے ہیں۔ مرحوم کو مجھ سے ایک خاص اور حد سے بڑھا ہُوا اُنس تھا اس لئے چند شعر موزون ہو گئے۔ میں بُلبُل و کوئل سے باتیں کروں یا کسی اُلّو سے۔ امام مغفور کا خیال میرے ساتھ ہے۔ صرف یہ مجبوری ہے کہ تغزل کا رنگ مجھ پر غالب ہے۔ اس لئے ظاہر بین کو بعض اوقات دھوکہ ہو جاتا ہے۔ آنی واقعات صرف محرک ہوتے ہیں۔ درحقیقت میں تائید سلسلہ کے سوا کچھ نہیں لکھتا۔

یہ کیا پیغام پہنچا ہے مجھے یارب میانی سی
یہ کس کا سوز فرقت ہے کہ آہیں سرد ہیں لیکن
مجھے یاد آگیا وہ عہد۔ عہد نازک خوشتر
سبق پڑھتے پڑے مجھ کو دبستان محبت میں
وہ دیکھا میری آنکھوں نے کہ یہ آنکھیں ترستی ہیں
مزے لُوٹے ہیں کیا کیا نوبہار حسن کے مینے
وہ رَس مینے پیا اپنے پیا کے پیارے ہاتھوں سے
وہ ماہ چاردہ کی چاندنی میں لیٹنا میرا
کہاں سے لاؤں وہ راتیں وہ راتیں وصل کی راتیں
مکاں تو اب بھی باقی ہے مکیں ملتا نہیں لیکن
سروش غیب نے مجھ کو پکارا ہوش کر اکمل
تمہارے اشک پیہم سے مجھے رونا تو آتا ہی
حباب آسا نگوں پیمانہ رکھ تو عین دریا میں
پیام مرگ تمہید وصال یار ہوتا ہے

جُدا ہم سے ہُوا ہے کون مرگ ناگہانی سے
انہیں نسبت قرابت کی ہے وابور خانی سے
کہ جب ٹکرا گیا عشق کہن اٹھتی جوانی سے
سُنا وہ کچھ نہ سُن سکتا جو تقریر زبانی سے
نظر آئیں وہی جلوے مجھے پھر طور ثانی سے
وہ کھانا ڈال کے لُوٹے گلستان معانی سے
جسے نسبت نہیں کچھ بھی شراب ارغوانی سے
مگر اب لوٹنا انگاروں پر سوز نہانی سے
وہ باتیں پیار کی باتیں عزیز از جان جانی سے
وہ نقش دلنگار صنع عالم اس کے بانی سے
نہ کر آگاہ اب اغیار کو درد نہانی سے
مگر یہ آگ وہ ہے جو نہیں بجھتی ہے پانی سے
مجھے تعلیم خودداری ملی پیر زمانی سے
معبر جو ہے مسلم ہے حیات جاودانی سے

چبھے ہیں ضبط کے پاؤں میں ٹکڑے شیشۂ دل کے
معافی چاہتا ہوں اپنی اس آتش بیانی سے

انجمن ہدایت الاسلام اٹاوہ کا چوتھا سالانہ جلسہ

ناظرین اخبار کو معلوم ہوگا کہ اٹاوہ میں غیر احمدی صاحبان کی طرف سے ایک انجمن قائم ہے جس کے ناظم مولوی شیخ سعید احمد صاحب رئیس و آنریری مجسٹریٹ اٹاوہ ہیں۔ شیخ صاحب موصوف کے دل میں اسلامی جوش اور ایک خاص درد پایا جاتا ہے۔ فی الحقیقت آپ ایک نہایت بے تعصب و نیکدل انسان ہیں۔ اسی بے تعصبی کا نتیجہ ہے کہ آپ اپنی انجمن کے سالانہ جلسہ میں اہل اسلام کے ہر فرقے کے علما اور لیکچراروں کو مدعو کرتے ہیں۔ چنانچہ امسال کے جلسہ میں بھی بدستور سابق ہر فرقہ کے لیکچرار و علما مدعو کئے گئے۔ احمدی لیکچراروں کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح مدظلہ سے درخواست کی گئی۔ حضرت نے جناب شیخ محمد یوسف صاحب نومسلم ایڈیٹر اخبار نور قادیان اور جناب ڈاکٹر میرزا یعقوب بیگ صاحب احمدی پروفیسر میڈیکل کالج لاہور اور جناب ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب احمدی کیمیکل ایگزیمنر گورنمنٹ پنجاب لاہور کو شرکت جلسہ کے لئے اجازت عطا فرمائی۔

حضرت خواجہ کمال الدین صاحب کو جو قبولیت اٹاوہ میں حاصل ہوئی ہے۔ اس کا امتحان اس وقت خوب ہوگیا۔ ہر دل میں خواجہ صاحب کی یاد ہر زبان پر خواجہ صاحب کا ذکر تھا اور بوجہ سفر لندن آپ کی عدم تشریف آوری کا علی العموم افسوس تھا۔ ساتھ ہی آپ کی کامیابی اور بخیریت واپس تشریف آوری کے لئے دعائیں کی جاتی تھیں۔

غیر احمدی علماء و واعظین میں سے مولوی فیض الحسن صاحب رئیس ضلع اعظم گڈھ و مولوی ناظر حسن صاحب دیوبندی۔ خواجہ غلام الحسنین صاحب پانی پتی وغیرہ وغیرہ حضرات تشریف لائے تھے اور ناظم صاحب انجمن کے مکان پر فروکش ہوئے۔

احمدی صاحبان میں سے ایڈیٹر نور و ڈاکٹر میرزا یعقوب بیگ صاحب و ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب تشریف لائے اور غریب خانہ پر مقیم ہوئے۔

مولوی ابو رحمت صاحب ہردوئی سے تشریف لائے اور ناظم صاحب کے مکان پر رونق افروز ہوئے۔

۱۸۔ اکتوبر کو سہ پہر کے وقت ایڈیٹر صاحب نور کا لیکچر ہوا۔ قابل لیکچرار نے ستیارتھ پرکاش وغیرہ آریہ مذہب کی کتابوں سے دیانندی تعلیم کا فوٹو پبلک کے سامنے کھینچکر دکھلایا۔ جس سے دیانندی مت کی حقیقت پبلک پر روز روشن کی طرح ظاہر ہوگئی۔ سامعین نے آپ کا لیکچر نہائت دلچسپی سے سنا عوام و خواص دونوں نے لیکچرار کی وسیع معلومات سے فائدہ اٹھایا۔ کئی مولوی صاحبوں نے لیکچر کا ایک بڑا حصہ نوٹ کر لیا لیکچر ابھی ناتمام تھا کہ وقت ختم ہوگیا۔ اس پر منتظمان جلسہ اور بیرونجات کے علمانے بالاتفاق یہ خواہش ظاہر کی کہ شیخ محمد یوسف صاحب شب کو پھر لیکچر دیں۔ چنانچہ شیخ صاحب موصوف نے شب کو پھر لیکچر دیا۔ اس لیکچر میں آپ نے سکھ مذہب کا فوٹو کھینچا اور بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ کے اقوال گرنتھ صاحب اور بھائی بالا کی جنم ساکھی سے پیش کر کے قطعی اور یقینی طور پر ثابت کر دیا کہ بابا صاحب موصوف ایک سچے اور پکے مسلمان اور مقدس و مطہر انسان تھے۔ لیکچر ختم ہونے پر مولوی غلام الحسنین صاحب پانی پتی نے بحیثیت پریسیڈنٹ جلسہ یہ ارشاد فرمایا کہ فاضل لیکچرار نے جو دلائل پیش کئے ہیں۔ ان کو سن لینے کے بعد کوئی شک ـ ـ ـ ـ ـ بابا نانک صاحب رحمۃ اللہ علیہ مسلمان ہونے میں نہیں رہا۔

اٹاوہ پبلک کے لئے یہ دریافت بالکل ایک نئی بات تھی۔ اس لئے اس لیکچر کی اٹاوہ میں ایک دھوم مچ گئی۔ ابتک جابجا اس کا تذکرہ ہو رہا ہے۔ جدھر دیکھو یہی چرچے ہیں۔ میں اس موقع پر اس بات کا ظاہر کر دینا اپنا ایک بڑا فرض سمجھتا ہوں کہ مشفقی پنڈت حب لال صاحب و پنڈت حکم چند صاحب نانک پنتھیوں نے کمال بے تعصبی کے ساتھ جنم ساکھی وغیرہ کتابیں میری تحریک سے ایڈیٹر صاحب کو بہم پہنچا دیں۔

اٹاوہ میں نانک پنتھیوں کی ایک بہت پرانی گدی ہے جس کے مہنت صاحب بہت ہی نیکدل اور با اخلاق مہاتما ہیں۔ پنڈت حب لال صاحب کی درخواست پر میں شیخ محمد یوسف صاحب کو ساتھ لیکر مہنت صاحب کی استھان میں گیا۔ مہنت صاحب تشریف لائے اور نہائت خوش اخلاقی کے ساتھ پیش آئے آپ نے شیخ صاحب کی ایک وقت دعوت بھی کی۔

کئی نانک پنتھی صاحبان ایڈیٹر صاحب سے ملنے کے لئے آئے اور اپنے شکوک رفع کرا کے تسلی پانے کے بعد واپس تشریف لے گئے۔ غیر احمدی صاحبان میں سے خواجہ غلام الحسنین صاحب اثنا عشری و مولوی ناظر حسن صاحب حنفی دیوبندی کا وعظ اچھا رہا۔ خواجہ غلام الحسنین صاحب کا وعظ جامعیت قرآن کریم پر تھا۔ آپ نے لیکچر میں فرمایا کہ مسلمانوں کو قرآن و حدیث کی پابندی کرنی چاہئے۔ اُن کے اعمال و عقائد قرآن و حدیث کے مطابق ہوں۔ فروعی اختلافات کی وجہ سے ایک دوسرے کی تکفیر نہیں کرنی چاہئے۔ آجکل تکفیر بہت سستی ہوگئی ہے وغیرہ وغیرہ مولوی ناظر حسن صاحب نے فرمایا کہ مسلمانوں کے تمام فرقوں کا دین ایک ہی ہے خواہ وہ شیعہ ہوں یا سنی اہلحدیث ہوں یا احمدی۔ البتہ مسالک مختلف ہیں۔ اختلاف مسلک کی وجہ سے ایک دوسرے کو کافر کہنا تو کیا معنی برا بھی نہیں کہنا چاہئے۔ ایسا اختلاف صحابہ میں بھی تھا اور ایسا اختلاف جو بہ نیک نیتی ہے باعث رحمت و موجب ثواب ہے۔

علاوہ ان مولوی صاحبان کے اور مولوی صاحبان نے بھی یہی رائے ظاہر کی۔ خدا کا شکر ہے کہ اب غیر احمدی مولوی صاحبان احمدیوں کو مسلمان سمجھنے لگے اور تکفیر کے فتووں کو انہوں نے عملی طور سے ردی اور بیکار قرار دیا۔

۱۹۔ اکتوبر کو صبح کے وقت انجمن کا اجلاس ہوا۔ مجمع کثیر تھا۔ جناب مسٹر بینول صاحب بہادر کلکٹر و مجسٹریٹ اٹاوہ اور جناب مسٹر میکلوڈ صاحب جنٹ مجسٹریٹ اٹاوہ اور کپتان صاحب بھی تشریف لائے تھے۔ مسٹر بینول صاحب بہادر پریسیڈنٹ جلسہ تھے۔

اس جلسہ میں ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب نے انگریزی میں نہائت قابلیت کے ساتھ لیکچر دیا اور کمال آزادی و جرات کے ساتھ نہائت عمدہ اور احسن پیرایہ میں تبلیغ اسلام کا حق ادا کیا فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔

ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب کے لیکچر ختم ہونے کے بعد اور کارروائی جلسہ کے اخیر پر ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب نے اعلان کیا کہ فلسفہ جدیدہ سے یہ بات بپایہ ثبوت پہنچ گئی ہے کہ مادہ فانی ہے پس آریوں کو چاہئے کہ اب خدا کو خالق مان لیں اور چونکہ مادہ کے فانی ہونے کی وجہ سے ایک وقت ایسا آنیوالا ہے کہ اجسام عنصری جو ذرات مادہ کا مجموعہ ہیں بالکل معدوم ہو جائیں گے اس لئے مسئلہ تناسخ باطل ہے اس اعلان کو سن کر تمام غیر احمدی علماء نے نہائت مسرت ظاہر کی۔ اور ڈاکٹر صاحب کی اس تحقیق کی بہت داد دی۔ ڈاکٹر صاحب نے اپنے ایک ٹریکٹ "مادہ فانی ہے" کی بہت سی کاپیاں جلسہ میں مفت تقسیم کرائیں اور ایک ایک کاپی غیر احمدی علماء کی خدمت میں بھی پیش کی جس کو انہوں نے شکریہ کے ساتھ قبول کیا۔

اسی تاریخ تیسرے پہر کے جلسہ میں ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب کا لیکچر ہوا۔ ڈاکٹر صاحب موصوف نے اصول اسلام کی فلاسفی نہائت وضاحت کے ساتھ بیان کی جس سے سامعین نہائت محظوظ ہوئے عصر کا وقت آجانے کی وجہ سے کچھ حصہ آپ کے لیکچر کا باقی رہ گیا منتظمان جلسہ اور دیگر بزرگان کی یہ رائے ہوئی کہ ڈاکٹر صاحب بقیہ حصہ

لیکچر کا رات کیوقت پورا کردیں مگر ڈاکٹر صاحب معدوح ایک ضرورت کی وجہ سے زیادہ قیام نہیں فرما سکتے تھے اور سات بجے شام کی میل سے لاہور کو واپس تشریف لے گئے۔ اس لئے بقیہ لیکچر سے مستفیض ہوسکنے سب کو افسوس ہؤا۔

رات کے وقت ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب کا اردو لیکچر ہوا۔ آپ کا لیکچر اسلام کے امتیازی نشانات پر تھا۔ مرزا صاحب موصوف نے اپنے فصیح و بلیغ لیکچر میں معارف وحقائق کا ایک دریا بہا دیا۔ طرز بیان دلچسپ الفاظ کی شستگی و پاکیزگی قابل تحسین تھی۔ سامعین اس لیکچر سے اسقدر محظوظ و متاثر ہوئے کہ لیکچر ختم ہونے کے بعد کسی اور مقرر کی تقریر سننے کے لئے انہوں نے کچھ توجہ نہ کی اور جلسہ مجبوری برخاست کیا گیا۔

۲۰- اکتوبر کو صبح کے وقت ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب نے سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تائید میں غیر مبائع پر لیکچر دیا۔ احمدی اور غیر احمدی لوگوں کی تعداد کافی تھی چونکہ احمدی اور غیر احمدی مستورات نے بھی ڈاکٹر صاحب کا وعظ سننے کی خواہش ظاہر کی۔ اس لئے پردہ کا انتظام کر کے مستورات کے لئے نشست کا علیحدہ بندوبست کیا گیا۔

ڈاکٹر صاحب نے قرآن کریم کی چند آیات تلاوت کرنے کے بعد تقریر شروع کی سبحان اللہ کیا لطیف۔ پاکیزہ پُر اثر و دلکش تقریر تھی سامعین میں سے غالباً کوئی ایسا دل نہ ہوگا جو اس تقریر کو سن کر متاثر نہ ہوا ہو۔ الغرض ان کی تقریر کا نہایت عمدہ اثر ہؤا۔ اور اس کوشش کر سلسلہ کی صداقت غیر احمدیوں کے دلوں نے بھی محسوس کی۔ دو نوجوان یعنی مستری الٰہی بخش اور مستری رحیم بخش صاحبان کمال صدق دلی و رضا و رغبت سے سلسلہ مبائعین میں داخل ہونے کے لئے اسی وقت آمادہ ہوگئے چنانچہ دونوں صاحبوں کی طرف سے بیعت کا خط لکھکر فوراً بذریعہ ڈاک حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں روانہ کیا گیا۔

انادہ میں اب اس بات کی سخت ضرورت ہے کہ سلسلہ احمدیہ کی تائید میں پبلک لیکچر دیئے جائیں اخویم ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب نے بھی اس ضرورت کو محسوس کیا ہے امید ہے کہ اور احمدی لیکچرار بھی اس اہم اور مقصود بالذات غائت کو ضرور ملحوظ رکھینگے اور صدر انجمن احمدیہ خصوصیت کے ساتھ اس طرف توجہ فرمائیگی۔

اسی دن بارہ بجے کی ایکسپریس سے ڈاکٹر صاحب لاہور کو اور کل شب کی ایکسپریس سے شیخ محمد یوسف صاحب قادیان کو تشریف لے گئے اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ ہو آمین!

ہر دو ڈاکٹر صاحبان کی یہ ہمدردی اور عالی ہمتی نہایت قابل تعریف ہے۔ کہ انہوں نے انجمن ہدائت الاسلام سے سفر خرچ کچھ نہیں لیا بلکہ مبلغ ۵ جو دونو صاحبوں کی آمد و رفت میں خرچ ہوئے تھے اور ناظم صاحب انجمن دینا چاہتے تھے وہ ڈاکٹر صاحبان نے انجمن ہدائت الاسلام کو بطور چندہ مرحمت اللہ تعالیٰ اُن کی فراخ حوصلگی اور بلند ہمتی میں اور ترقی دے آمین ثم آمین

اب میں حضرت خلیفۃ المسیح مدظلہ العالی کا شکریہ ادا کرنے کے بعد جن کے طفیل ہمیں ان بھائیوں کی زیارت اور ان کی فاضلانہ تقریروں کو سننے کا موقع ملا اس مضمون کو ختم کرتا ہوں وآخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العالمین۔

راقم

سید صادق حسین مختار عدالت و سکرٹری انجمن احمدیہ اٹاوہ ۲۲ اکتوبر ۱۹۱۲ء

الامام الاعظم

نمبر ۲

رسولِ اُمت مؤلف کہتا ہے کہ آیت وَلْتَكُنْ مِنْكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ الخ سے پایا جاتا ہے کہ مسلمانوں کی ایک جماعت یا امت کو حکم ہے۔ کہ وہ لوگوں کو اسلام کی طرف بلائیں۔ اور اس طرح مؤلف ایک ربانی ملہم کی نفی کرتا ہے۔ یہ سچ ہے کہ مسلمانوں میں سے ایک امت کو حکم دیا گیا ہے۔ کہ وہ تبلیغ اسلام کا کام کریں۔ لیکن دوسری جگہ خدا یہ بھی فرماتا ہے۔ وَلِكُلِّ أُمَّةٍ رَسُولٌ فَإِذَا جَاءَ رَسُولُهُمْ قُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ یعنی ہر ایک امت کا ایک رسول ہوتا ہے جب وہ رسول آجاتا ہے تو ان کے مابین عدل اور انصاف سے فیصلہ کیا جاتا ہے۔ اور ان پر ظلم نہیں کیا جاتا۔ جب ماضی پر اِذَا واقع ہو تو ماضی فعل مضارع کے معنی دیتی ہے جو زمانہ حال اور مستقبل پر مشتمل ہوتا ہے اس واسطے اذا جاء بھی مضارع کے معنی دیتا ہے۔ اور چونکہ فعل قضی اذا جاء کی جزا ہے۔ اس واسطے وہ اپنی شرط کے تابع ہوکر مضارع کے معنے دیگا۔ لہذا مؤلف کو یہ کہنے کی گنجائش نہیں ہے۔ کہ یہ زمانہ ماضی کا ذکر ہے۔ اگر مسلمانوں کی ایک جماعت کو تبلیغ اسلام کا حکم ہوتا۔ مگر ان کا کوئی امام ربانی نہ ہوتا۔ جو روح القدس سے تائید یافتہ ہوتا۔ تو اندیشہ تھا کہ ان میں نزاعیں پیدا ہوتی رہتیں۔ اور ہر ایک اپنی رائے کو ترجیح دیتا۔ اور ان کے درمیان سچا فیصلہ کرنے والا نہ ہونے کی وجہ سے تبلیغ کا کام رہجاتا۔ اس واسطے خدا نے اس نقص کو رفع کرنے کے لئے اور اپنے جلال کو دنیا پر ظاہر کرنے کے لئے نبیوں اور ملہموں کا سلسلہ جاری رکھا۔ جو تبلیغ کرنے والے گروہ کے درمیان یا دوسرے لفظوں میں یوں کہو کہ مولویوں کے درمیان سچا فیصلہ کریں۔ ایسا سچا فیصلہ کہ کسی پر ظلم نہ ہو۔ اور ہر ایک کے لئے بہتر ہو۔ اور یہی اس آیہ کریمہ کا مقصد ہے اور اسی کی تائید آیت فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ سے ہوتی ہے جس کے یہ معنی ہیں کہ جب تمہارا آپس میں تنازعہ ہو تو خدا کی کتاب اور رسول کو پیش کرو۔ کتاب کے ساتھ ہی رسول کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔ یعنی تم خود بخود قرآن کو کما حقہ نہ سمجھو گے وقت کا رسول تم کو بتلائیگا کہ کتاب اللہ کا کیا فیصلہ ہے۔ اور آیہ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ بھی اسی کی طرف اشارہ کرتی ہے حقیقی رسول اس امت کے لئے ایک ہی ہے جو خاتم النبیین ہے اس کے بعد آنے والے اسی کا ظل اور بروز ہیں۔

اِلہام کس کو ہوسکتا ہے مؤلف کہتا ہے کہ سوائے انبیاء کے اور کسی سے خدا بذریعہ وحی مکالمہ و مخاطبہ نہیں کرتا اور جب مولف نے دیکھا۔ کہ مریم صدیقہ اور اُم موسٰی اور حواریین کی طرف بھی قرآن کی رو سے وحی بھیجی گئی۔ تو وہ سٹ پٹایا اور یہ دعوٰی کیا کہ عورت بھی نبی ہوسکتی ہے۔ گویا مولف کے خیال میں اُم موسٰی اور مریم صدیقہ بھی نبی تھیں۔ مگر مؤلف نے یہ نہیں بتایا۔ کہ عورت عورات کی طرف نبی بنا کر بھیجی جاتی ہے یا مردوں کی طرف۔ یا مردوں اور عورات دونوں کی طرف۔ اور یہ کہ نبی عورات تبلیغ کے لئے بھیجی جاتی ہیں۔ یا ان کو تبلیغ کا حکم نہیں ہوتا۔ اگر کہو کہ تبلیغ کے لئے نہیں بھیجی جاتیں۔ تو ان کے نبی بنانے کا کیا فائدہ ہوا۔ اگر کہو کہ تبلیغ کے لئے بھیجی جاتی ہیں۔ تو مریم صدیقہ اور ام موسٰی نے اور کس قوم کو عظیم الشان نبیوں کی موجودگی تبلیغ کی۔ اور اگر کوئی تبلیغ نہیں کی تو پھر ان کو نبی کس طرح کہہ سکتے ہیں۔ کیا قرآن نے ان کو کہیں رسول یا نبی کر کے پکارا ہے۔ اور اگر قرآن صریح الفاظ میں نہیں کہتا تو کیا ہم مؤلف یا اس کے کسی ہم مشرب کے کہنے سے ان کو نبی کہہ سکتے ہیں۔ مؤلف آیہ اولئك الذين انعم الله عليهم الخ سے یہ نتیجہ نکالتا ہے کہ مریم صدیقہ نبیہ تھی۔ کیونکہ اس آیہ کریمہ سے پہلے زکریا۔ مریم۔ ابراہیم موسٰی۔ ہارون۔ اسمٰعیل

ادریس نبی کا ذکر ہے۔ مگر اس آیہ میں الذین اور علیہم اور من النبیین وغیرہ الفاظ سے ظاہر ہوتا ہے کہ اولئك سے مراد مرد نبی ہی ہوسکتے ہیں۔ اور اگر بفرض محال یہ مان لیا جائے۔ کہ مریم صدیقہ نبیہ تھی۔ تو اُم موسیٰ کے نبی ہونے کے متعلق قرآن نے کیا روشنی ڈالی ہے۔ زیادہ سے زیادہ قرآن سے یہی ثابت ہوتا ہے۔ کہ اس کو خدا نے وحی کی۔ کہ موسیٰ کو دودھ پلا۔ اگر کسی شخص کو چاہے وہ عورت ہو۔ ایک معمولی بات کے بطور وحی بتائے جانے سے نبی کہا جاسکتا ہے۔ تو پھر کسقدر ظلم کی بات ہے۔ کہ ایک شخص کو جو قوم کے آگے اپنی یہ وحی پیش کرتا ہے۔ کہ والخیر کله فی القرآن یاایها الناس اعبدو ربکم اس کو کافر قرار دیا جاتا ہے۔ جب مؤلف نے آیہ و اذا وحیت الی الحواریین ان آمنوا بی و برسولی کو دیکھا اور معلوم کیا کہ حواریین کو بھی جو مسیح پر ایمان لائے تھے۔ وحی ہوئی تھی۔ تو یہ تحریف کی کہ یہاں وحی سے مراد وحی بذریعہ رسول ہے۔ لیکن کوئی دلیل اس امر کی نہیں دی۔ آیۂ تو بالکل صاف ہے۔ جس کے یہ معنی ہیں۔ میں نے حواریوں کی طرف بذریعہ وحی کے یہ پیغام بھیجا کہ مجھ پر اور میرے رسول پر ایمان لاؤ۔ وحی کا لفظ الیٰ کے صلہ کے ساتھ استعمال کیا گیا ہے۔ اور یہ بھی بتایا گیا ہے کہ حواریوں کو کیا وحی ہوئی تھی۔ خدا جناب رسالتؐ پناہ کی طرف مخاطب ہوکر کہتا ہے۔ انا اوحینا الیك کما اوحینا الی نوح والنبیین من بعدہ۔ اس آیہ میں بھی وحی کا لفظ الیٰ کے صلہ کے ساتھ استعمال کیا گیا ہے۔ جبکہ اور کسی مقام پر کسی نبی کے ذکر میں خدا نے مومنوں کی نسبت وحی کا لفظ نہیں استعمال کیا۔ تاکہ اس بات کی شہادت ہوتی۔ کہ مومنوں کی طرف جو وحی منسوب ہوتی ہے وہ بذریعہ اس نبی کے ہوتی ہے۔ جس پر وہ ایمان لاتے ہیں۔ تو ہم کس طرح ایک شخص کے کہنے پہ مان سکتے ہیں۔ کہ خصوصاً حواریوں کی نسبت جو وحی کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ وہ عام معنوں کے مخالف ہے۔ کیا مؤلف بیجا تحویلوں سے کچھ فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ اور قرآن کے صریح الفاظ کو بدل سکتا ہے۔

پیش گویاں

مؤلف نے آیہ لا یظهر علی غیبه احداً الا من ارتضی من رسول اس امر کے ثبوت میں پیش کی ہے۔ کہ اخبار غیبی سوائے نبی کے کسی اور شخص کو نہیں بتلائے جاتے یا دوسرے لفظوں میں یوں کہو۔ کہ جس شخص کو اخبار غیبی بتائے جاتے ہیں۔ وہ خدا کا رسول ہوتا ہے۔ گویا خدا نے فعل مضارع استعمال کرکے بطور قاعدہ کلیہ کے فرما دیا ہے۔ کہ اگر کوئی شخص خدا سے خبر پاکر پیشگوئی کر دے جو پوری ہو جائے تو اس کو رسول مان لو۔ یہاں سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ اگر آئندہ کوئی رسول نہیں آنا تھا اور سلسلہ وحی و اخبار غیبیہ بند ہوگیا تھا۔ تو خدا نے فعل مضارع استعمال کرکے بطور قاعدہ کلیہ کے کیوں فرمایا۔ کہ جس کو غیب کی خبر بتائی جائے وہ رسول ہوتا ہے یا غیب کی خبر اس کو بتائی جاتی ہے۔ جو رسول ہو (دونو صورتوں میں مطلب ایک ہی ہے) اب میں امید کرتا ہوں کہ مولف یہ جواب دیگا۔ کہ یہ گذشتہ زمانہ کا ذکر ہے اور اس سے یہ نہیں نکلتا کہ اب بھی کوئی شخص غیب کی خبر پاکر رسول بن سکتا ہے۔ مگر مؤلف یہ جواب دیکر کامیاب نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ لا یظهر نفی فعل مضارع ہے۔ جو زمانہ حال و مستقبل دونوں کو چاہتا ہے۔ اور جس میں استمرار پایا جاتا ہے۔ لفظ الا جس امر کا استثنار کرتا ہے وہ لا یظهر علی غیبه احداً ہے۔ جس میں بطور قاعدہ کلیہ بتایا گیا ہے کہ خدا خبر غیب نہیں بتایا کرتا۔ اور پھر الا لاکر جو جملہ مذکور ہوا ہے اس میں اس کلیہ کا استثنا کیا گیا ہے اور جس طرح جملہ لا یظهر علی غیبه احداً زمانہ حال مستقبل دونوں میں اظہار غیب کی نفی کرتا ہے۔ اسی طرح ماننا پڑیگا کہ جس جملہ میں نفی مذکور کا استثنا کیا گیا ہے۔ اس کا اطلاق بھی زمانہ حال و مستقبل پر ہے پس مؤلف کی پیش کردہ آیہ سے ثابت ہوگیا۔ کہ انبیاء کا آنا ممتنع اور محال نہیں ہے۔ دوسری آئت جو مولف نے اس بارہ میں بطور شہادت کے پیش کی ہے۔ وہ وما کان الله لیطلعکم علی الغیب ولکن الله یجتبی من رسله من یشاء جس کے یہ معنی ہیں۔ کہ خدا تم کو غیب پر مطلع نہیں کرتا۔ لیکن وہ جس کو چاہتا ہے اپنا رسول بنا لیتا ہے اس آئت میں دونوں فعل یعنے یطلع اور یجتبی مضارع ہیں۔ جو زمانہ حال اور مستقبل دونو کو چاہتے ہیں اور بطور ایک عام قاعدہ کے بیان کیا گیا ہے۔ کہ خدا کسی کو اپنے غیب پر مطلع نہیں کرتا۔ لیکن کسی ایسے شخص کو مطلع کرتا ہے۔ جو رسول بنا کر بھیجا گیا ہو۔ قرآن میں جو فعل مضارع استعمال ہوتے ہیں وہ اس زمانہ پر بھی اطلاق پاتے ہیں۔ جبکہ قرآن کا نزول ہوا۔ اور اس زمانہ پر بھی جو بعد میں آنے والا تھا۔ جیسا کہ خدا قرآن میں یحیی و یمیت فرماتا ہے۔ ایسا ہی یطلع اور یجتبی فرماتا ہے۔ اور جس طرح تمام مسلمانوں کا اعتقاد ہے۔ کہ خدا ہر زمانہ میں مارتا اور زندہ کرتا ہے اور یہ فعل اس کا قیامت تک جاری رہیگا۔ اسی طرح ہم ماننے کے لئے مجبور ہیں۔ کہ وہ ہمیشہ اپنے رسول بھیجتا رہتا ہے۔ جن پر وہ اخبار غیبیہ کا اظہار کرتا ہے۔ جیسا کہ آیۂ یابنی آدم اما یاتینکم رسل منکم یقصون علیکم آیاتی فمن اتقی واصلح فلا خوف علیهم ولا هم یحزنون۔ اس کی تائید کرتی ہے۔ جس کے یہ معنی ہیں کہ اے آدم کے بیٹو! جب کبھی تمہارے پاس تم ہی میں سے میرے رسول نشان لے کر آئیں۔ تو اس وقت جو لوگ تقوے کی راہ اختیار کریں گے اور خدا سے ڈر کر مان لینگے اور اپنی حالت کی اصلاح کرینگے۔ ان پر کوئی خوف اور غم نہیں ہوگا۔ اب صاف الفاظ میں خدا جناب رسالتؐ پناہ کے ذریعہ سے بنی آدم کو منادی کر رہا ہے کہ جب کبھی رسول آئیں۔ ان کو مان لینا۔ اگر یہ سلسلہ ہی بند ہوگیا تھا اور روحانی قوے خدا نے بعد نزول قرآن ضائع کر دیئے تھے۔ تو پھر خدا نے جناب رسالتؐ پناہ کے ذریعہ سے کیوں فرمایا۔ کہ رسولوں کا انکار نہ کرنا۔ کیا جناب پیغمبر خدا کے بعد قیامت تک بنی آدم کا سلسلہ جاری نہیں رہنا تھا۔ اور کیا اس زمانہ کے لوگ بنی آدم نہیں ہیں۔ اور کیا ان کو ارشاد ربانی نہیں ہے۔ کہ آنے والے رسول کا انکار نہ کرنا۔ (باقی آئندہ)

الخطبہ

(۱) دو سیدزادیوں کے واسطے اور دو شریف زادیاں عظیم الشان خاندان کی ہیں۔

(۲) ایک شریف نیک۔ نوجوان۔ پیرزادہ احمدی جو قادیان میں رہتا ہے اور درزی کا کام کرتا ہے۔ نکاح کی خواہش رکھتا ہے۔

(۳) ایک احمدی نوجوان درزی بھائی جو قادیان میں ملازم ہے طالب نکاح ہے۔

سب کی خط و کتابت معرفت دفتر بدر ہو

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

ہوشیارپور میں ایک مبارک جلسہ

یہاں کی مقامی انجمن احمدیہ کے محض پانچ چھ ممبر ہیں۔ اور اُن میں سے بھی اکثر سلسلہ ملازمت میں منسلک ہونے کی وجہ سے یہاں عارضی اقامت رکھتے ہیں۔ اہل شہر میں سے اکثر سعید الفطرت غیر احمدی بھی سلسلہ حقہ کی طرف پُر اشتیاق نگاہوں سے دیکھتے ہیں اور اس کی محبت کو نور ایمان کی طرح دل میں چھپائے ہوئے ہیں۔ اور یہ امر قرین قیاس ہے کہ اگر تبلیغ کا سلسلہ پورے طور پر شروع کیا جاوے۔ تو بفضلہ تعالیٰ ہماری جماعت کی تعداد میں روز افزوں ترقی ہو گی۔ پیر حاجی احمد صاحب جن کو دینی خدمت اور سلسلہ حقہ کی محبت سے جوشیلا اور دردمند دل خداوند کریم نے عطا کیا ہوا ہے۔ اور جو یہاں کی انجمن کی روح رواں ہیں۔ مدت سے آرزومند تھے۔ کہ کسی فاضل۔ محب قوم کو مدعو کر کے یہاں تبلیغ کا سلسلہ شروع کیا جاوے۔ اسی امر کو مدنظر رکھ کر حضرت خلیفۃ المسیح رضؓ سے استدعا کی گئی تھی۔ کہ ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب اور ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب و مولانا مولوی حافظ غلام رسول صاحب وزیرآبادی کو (جن سے بشرط اجازت حضرت خلیفۃ المسیحؓ یہاں آنے اور اپنے مواعظ حسنہ سے پبلک کو مستفیض فرمانے کا وعدہ لیا گیا تھا) یہاں آنے اور وعظ کرنے کی اجازت عطا فرماویں۔ الحمد للہ! کہ حضرت خلیفۃ المسیح نے اجازت عطا فرما دی۔ اور ۱۳ اکتوبر بروز یکشنبہ ڈاکٹر صاحبان کا لیکچر قرار پایا۔ لیکچر گاہ کے لئے اسلامیہ بورڈنگ کی وسیع اور عالیشان عمارت منتخب کی گئی پبلک اور مفصلات کے احمدی بھائیوں کو بذریعہ اشتہارات تاریخ و مقام لیکچر سے آگاہ کیا گیا۔

پہلا لیکچر ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب کا بہ عنوان "حضرت رسول کریم صلعم کی پیشگوئیاں" تھا۔ یہ لیکچر ۹ بجے صبح شروع ہوا۔ سامعین کی تعداد قریباً دو سو تھی۔ جن میں علاوہ کثیر التعداد غیر احمدی احباب کے بہت سے ہندو بھائی بھی شامل تھے ڈاکٹر صاحب کے لیکچر نے حاضرین پر بہت کچھ اثر کیا۔ طرز بیان نہائت دلکش تھا۔ اور ہر ایک پیشگوئی کے تمام پہلوؤں پر نہائت شرح و بسط کے ساتھ بحث کی گئی۔ یہ لیکچر تین گھنٹہ تک رہا۔ اور حاضرین نے نہائت توجہ اور غور سے سُنا۔ دوسرا لیکچر سید محمد حسین شاہ صاحب کا بعد از نماز ظہر شروع ہوا۔ اس لیکچر کا عنوان تھا۔ کہ "آریہ سماج اور فلسفہ جدیدہ"۔ اس وقت حاضرین کی تعداد بمقابلہ پہلے لیکچر کے بہت زیادہ تھی۔ علی الخصوص آریہ بھائی بہت کثرت سے شامل ہوئے تھے۔ شاہ صاحب نے اپنا عالمانہ مضمون نہائت عمدگی کے ساتھ سُنایا۔ آپ نے جدید فلسفہ کی رو سے ثابت کر دکھایا کہ مادہ فانی ہے نہ کہ انادی۔ اور جب مادہ فانی ثابت ہو گیا۔ تو خداوند کریم خالق ارض و سما اور قادر مطلق ہوا۔ اس طرح آریہ سماج کے عقائد مادہ کو انادی سمجھنا اور تناسخ وغیرہ باطل ٹھہرے۔ اس لیکچر کو بھی سامعین نے نہائت غور اور توجہ سے سنا۔ لیکچر کے بعد بعض غیر احمدی احباب کی تحریک پر مولانا مولوی غلام رسول صاحب نے سلسلہ حقہ کے عقائد کا بہ طرز اختصار اظہار فرمایا۔ لیکن چونکہ نماز مغرب کا وقت بہت قریب تھا۔ بدیں وجہ مولانا کا وعظ ناتمام ہی رہا۔ اور دعا کے ساتھ جلسہ برخاست ہوا۔ بعد میں اعلان کیا گیا کہ مولوی صاحب دو ایک روز قیام فرما کر اپنے مواعظ حسنہ سے پبلک کو مستفیض فرماویں گے چنانچہ مولوی صاحب دو روز برابر وعظ فرماتے رہے اُن کے پہلے وعظ کا عنوان تھا "اسلام زندہ مذہب ہے" دوسرا وعظ بہ عنوان "حقوق اللہ و حقوق العباد" ہوا۔ ان وعظوں سے پبلک بہت مستفیض ہوئی ❊

الراقم سلطان محمد سکرٹری انجمن احمدیہ ہوشیارپور

بدر میں اشتہار درج کرنے کی اُجرت

ایک روپیہ سے کم کا کوئی اشتہار نہیں لیا جاتا

مضامین کی صفحات پر اشتہار دینے کی اجرت ۲۵ فیصدی زائد ہو گی۔

پوسٹ کی اجرت ایک کالم کے برابر ہو گی۔

حاشیہ کی اجرت فی سطر یا سطر کا حصہ چوتھائی کالم شمار ہو گا۔

	ایک صفحہ	نصف صفحہ	ایک کالم	نصف کالم	تہائی کالم	چوتھائی کالم
سال ۵۰ بار	۳۰۰	۱۵۵	۱۰۵	۵۵	۴۰	۲۸
چھ ماہ ۲۵ بار	۱۵۵	۸۰	۵۵	۲۸	۲۲	۱۵
تین ماہ ۱۲ بار	۸۰	۴۲	۲۸	۱۵	۱۲	۸
ایک ماہ ۴ بار	۲۸	۱۵	۱۰	۶	۴½	۳
ایک بار	۸	۵	۳	۲	۱½	۱

یہ اجرت بہت سوچ سمجھ کر کم از کم رکھی گئی ہے۔ اس سے کم نہ لی جائیگی۔ بیفائدہ خط و کتابت میں وقت ضائع نہ فرماویں اجرت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔

اجرت تقسیم کرائی ضمیمہ برابر یا کم از ایک ورق اخبار ۴ روپے ہو گی اور اگر ایک سے زائد ورق ہوں تو فی زائد ورق ۴ روپے لئے جائیں گے۔ اجرت پوری بہرحال پیشگی آنی چاہئے اور اجرت ضمیمہ کے ساتھ مبلغ ایک روپیہ بابت باربرداری از بٹالہ تا قادیان آنا چاہئے اخبار ہر جمعرات کو شائع ہوتا ہے۔ ضمیمہ کی بلٹی آٹھ وار کے دن ہمکو مل جانی چاہئے اشتہارات اخباری خط میں لکھے جائیں گے۔ گنجان نہ لکھے جائیں گے جو صاحب اشتہار کی کاپی خود لکھوا کر بھیجیں اُن کا اختیار ہے جس طرح چاہیں لکھوائیں خبریں لگوانے میں ممکن احتیاط

حجۃ اللہ علی الارض | یہ ٹریکٹ کچھ اس طرح مقبول ہوا ہے کہ اکثر احباب کو اس پر وجد ہو رہا ہے - کثرت مانگ کا یہ حال ہے - کہ پہلا ایڈیشن ایک ہفتہ کے اندر ہی ختم ہو گیا - تو احباب کے اصرار پر دوسرا ایڈیشن تین ہزار ۳۰۰۰ کا اور نکالا گیا اور ابھی وہ دفتری کے پاس سے سلائی ہو کر بھی نہیں آیا تھا کہ ۲۸۰۰ کی درخواستیں جمع ہو گئیں - غرض وہ بھی روانہ ہو چکا - بالاتفاق سب دوستوں نے یہی لکھا ہے - کہ اسکی اشاعت کی بڑی ضرورت ہے اور یہ عین وقت اور ضرورت پر نکلا ہے - لہذا اب اس کے تیسرے ایڈیشن کی طیاری ہے - احباب کی خدمت میں مؤدبانہ التماس ہے کہ جن احباب یا انجمنوں نے اپنے ہاں تقسیم کرنے کے لئے جس قدر کاپیاں منگوانی ہوں - وہ فی الفور درخواستیں اور اس کی رقم بھی بھیجدیں تاکہ اب جس قدر ضرورت سمجھی جاوے اسقدر چھپ جاوے بار بار کی محنت پر وقت - وقت اور خرچ ہو جاتا ہے اور دوسرے ضروری کاموں میں حرج واقع ہوتا ہے صرف دو روپے کے خرچ سے ہر شخص اپنے ہاں ایک سو کاپی تقسیم کر کے بے اندازہ اجر و ثواب کا مستحق ہو سکتا ہے - بڑا سستا سودا ہے - اغلب ہے کہ یہی دو روپے آپ کے لئے بہشت بریں میں ایک اعلےٰ درجہ کا مکان تیار کردیں - والسلام - درخواستیں اور روپیہ اس پتہ پر آنا چاہئیے +

حکیم محمد حسین قریشی - حویلی کابلی مل لاہور

اخبار عالم پر ایک نظر

دہلی سے کچھ فاصلہ پر ایک گاؤں میں مندر کے نزدیک ایک مسجد ہے وہاں غریب مسلمان جب نماز پڑھتے تو شوریدہ آریہ سماجی گھڑیال بجاکر مخل بنتے - مسلمانوں کی درخواست پر گورنمنٹ نے اُن کا گھڑیال بجانا تو الگ سر سے اتروا ہی دیا - خوب کیا - شرارت کو جڑ سے کاٹنا ہی درست ہے + گورنمنٹ نے منشی رام سے اخبار ست دہرم پرچارک کے دہلی میں منتقل کرنے کے باعث پانسو روپے کی اور پریس کے واسطے ایک ہزار کی ضمانت طلب کی ہے + کلکتہ میں ٹرکی کی حمایت میں ہندو مسلمانوں کے مشترکہ اجلاس ہوتے ہیں + افواہ ہے کہ لارڈ ہارڈنگ وائسرائے ہند آیندہ ماہ اپریل ۱۳ء میں ہندوستان سے مستعفی ہوں گے اور ان کی جگہ لارڈ کچنر وائسرائے ہوں گے + گورنمنٹ صوبجات متحدہ نے فیصلہ دیا ہے کہ دہرم سالہ ایک سرائے کی قسم ہوتی ہے جس پر ہندو چین بجلین ہو رہے ہیں + ۲۳- دسمبر ۱۲ء دہلی میں حضور وائسرائے کے شاندار داخلہ کے وقت جلوس نکلیگا اور حضور لاٹ صاحب بہادر پنجاب اور چیف کمشنر دہلی اور والیان ریاستہائے پنجاب آپ کا استقبال کرینگے + ہندو یونیورسٹی فنڈ میں اس وقت تک محض ۱۷- لاکھ ۱۸ ہزار روپیہ جمع ہوا ہے + بہاؤ نگر کے کسی مندر سے ایک جینی طلائی مورتی مالیتی ۴۰۰۰ ہزار روپیہ چرانے میں ماخوذ ہوا ہے - ہندو لوگوں کے توہمات بھی عجیب ہیں اپنے ہاتھ سے ایک چیز بناکر اس کی پوجا کرتے ہیں پھر ان کے پرمیشر کو چور بھی چرا لیتے ہیں - عجیب منطق ہے - لندن ۵- نومبر کا تار مظہر ہے کہ بمقام جائزہ ترکوں کی ایک جمعیت نے بلغاریہ فوج کو شکست دی اور مانٹینگرینوں کو بھی سقوطری کے محاصرہ میں متعدد شکستیں ہوئیں - اب ترکوں کی جمعیت روز بروز بڑھتی جارہی ہے + اخبار افغان اور المنیر پر جو مقدمہ لائل مسٹر ولیم کیطرف سے چل رہا ہے وہ مصالحت کے واسطے ملتوی کیا گیا ہے + میڈیکل سکول آگرہ میں مسلمان طلباء پر جو ظلم ہو رہے ہیں انکے حال زار پر گورنمنٹ کی خاص توجہ درکار ہے - ابھی ابھی ایک ہونہار لڑکا مسمی خواجہ امیر احمد سکول سے خارج کیا گیا ہے جو قابل افسوس بات ہے + مکرم بھائی ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کے احباب مطلع ہوں - کہ وہ میانوالی سے شاف ہسپتال راولپنڈی میں تبدیل ہو گئے ہیں + ناظم پاشا نے جو ترکی افواج کا کمانڈر ہے اپنی گورنمنٹ کو اطلاع دی ہے کہ فوجوں نے موت یا فتح کے موڑ پر آخری دم تک لڑنے کا فیصلہ کر لیا ہے + پاشائے ممدوح یہ بھی لکھتے ہیں کہ ترکوں نے مقام بونا حصار کو دوبارہ فتح کر لیا ہے اور محمود مختار پاشا کی فوج نے ایک بلغاری دستہ کو مغلوب کیا بہت سی اتواپ اور گولی بارود ان کے ہاتھ آئی ہے + ایک مرض بقسم ہیضہ قسطنطنیہ میں پہنچنے والے زخمیوں کے درمیان نمودار ہوا ہے + یونانی بیڑہ نے ٹنی ڈوس پر قبضہ کر لیا ہے + محمڈن ہال لاہور میں ۶ نومبر کی سہ پہر کو انجمن خاتونان اسلام کا بصدارت بیگم صاحبہ آنریبل میاں محمد شفیع صاحب عساکر عثمانیہ کی فتح و نصرت کی دعا مانگنے اور فراہمی چندہ کے لئے ایک شاندار جلسہ ہوا + سر آغاخان نے سابقہ دو ہزار پونڈ کے علاوہ پانسو پونڈ شفاخانہ ترکی مجروحین و مریضوں کے واسطے عطا کئے ہیں + قسطنطنیہ - ۹ نومبر شیخ الاسلام نے علماء سے میدان جنگ میں شریک ہو کر جہاد کا وعظ کرنے کی درخواست کی ہے کیونکہ دوسری طرف بلقانی پادری ہاتھوں میں صلیبیں لئے بلقانی افواج کے جذبات کو اشتعال دے رہے ہیں + لندن ۹- نومبر کا تار مظہر ہے کہ ولی عہد یونان نے شاہ یونان کو تار دیا ہے کہ سالونیکا کی حوالگی کی شرائط پر دستخط ہو گئے - اور پچیس ۲۵ ہزار ترکی فوج نے اپنے آپکو یونانیوں کے سپرد کر دیا ہے + ہز ہائینس آغاخاں نے لکھا ہے کہ میں ہرگز نہیں چاہتا کہ مسلم یونیورسٹی کا سرمایہ کسی غیر تعلیمی مقصد کیطرف منتقل کیا جاوے + مسٹر محمد علی آکسن ایڈیٹر کامریڈ کے پرائیویٹ سکرٹری سے مسلمانان ہند کے ٹرکی کو قرضہ دینے کے متعلق دریافت کرنے پر جو جواب ذیل تار پرائیویٹ سکرٹری وائسرائے نے دیا ہے "مسلمانان ہند کی طرف سے ٹرکی کو قرضہ کی امداد دینا ہز میجسٹی کے اعلان غیر جانبداری کے منافی نہ ہوگا" + ڈاکٹر عبد المامون سہروردی انجمن ہلال احمر کے ساتھ ٹرکی جائیں گے + ایڈریانوپل میں ترکوں کو ایک عظیم الشان فتح نصیب ہوئی +

درخواست دعا | چودھری عبد الحی خان صاحب سب پوسٹ ماسٹر دیپال پور اپنی اہلیہ کی صحت کے اور سراج الدین اپنے بچہ کی صحت کے لئے اور سید محمد حسین صاحب سب اسسٹنٹ سرجن کوہاٹ اپنے صاحبزادہ بشارت احمد کی شفاء کے واسطے احباب سے دعا کی درخواست کرتے ہیں +

جنازہ غائب | منشی عبد العزیز صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ عسکر بنگلور جو ایک جوشیلے احمدی تھے وفات پاگئے ہیں اور محمد بی بی مرحومہ زوجہ میاں نواب علی صاحب بچی کوٹلی ضلع سیالکوٹ بھی انتقال کر گئی ہیں احباب جنازہ غائب ان کے لئے پڑھیں +

خریداران بدر | خط و کتابت کرتے وقت اپنی چٹ کے نمبر خریداری کا حوالہ ضرور تحریر فرمایا کریں ورنہ عدم تعمیل کی شکایت معاف -

بسم اللہ الرحمن الرحیم - نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم - بحضور فیض گنجور حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ - السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ میری سالی نے جو بالغ ہے اور عرصہ ایک سال سے بیوہ تھی - خود بخود اب بغیر ولی جائز کی اجازت کے نکاح کر لیا ہے - کیا یہ نکاح جو بغیر ولی جائز و اجازت وارثان جائز کے کیا ہے ازروئے شریعت درست ہے - عرضی اللہ دتا ساکن بھینی - نقل جواب - میرے فہم میں شرعاً بدوں ولی کے نکاح نہیں ہو سکتا - نورالدین +

ولقد نصرکم اللہ ببدرٍ وانتم اذلہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

BADR

بدر

QADIAN

قادیان ضلع

CCLXXXVIII

اخبار بدر - قادیان

بخدمت منشی کرم الٰہی

Reg. No. L.

ضلع گورداسپور خریدار نمبر ۲۹۱۳

صاحب ۔ ڈاکٹر انجمن

کوچہ چابک سواران

لاہور

عام قیمت پیشگی ۵ بغیر ضمیمہ درس قرآن شریف

اگر تو تشنہ لبی از فراق یار نشان

بنوش جرعۂ وصلش زجام نورالدین

Registered No. L. CCLXXVIII

ضمیمہ درس قرآن مجید

چار روپے پیشگی

۱۳۳۰ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۹۱۲ء مطابق

جلد ۱۲

۱۲ ذی الحجہ

ضعیف و مردہ دلی گر بقادیاں در آ

بروز جمعرات

۲۸ نومبر

کہ ہست محیی موتی کلام نورالدین

سمہ ۱۹ گر

نمبر ۲۱

دس شرائط بیعت

اوّل - یہ کہ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہوجائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ **دوم** یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا۔ اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ **سوم** یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا۔ **چہارم** - یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ **پنجم** یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور ہر حالت میں راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا۔ بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ **ششم** یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کرلیگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستورالعمل قرار دیگا۔ **ہفتم** یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ **ہشتم** یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردیٔ اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ **نہم** یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ **دہم** یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا۔ کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفیٰ ما را امام و پیشوا

اندریں دیں آمدہ از مادریم
ہم بریں از دار دنیا بگذریم

آں کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست

آں رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او با شیر شد اندر بدن
جاں شد و با جاں بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام

ما ز نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابی کہ ہست

آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آں نہ از خود از ہماں جائے بود

اقتدائے قول او در جان ماست
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست

از ملائک و از خبرہائے معاد
ہرچہ گفت آں مرسل رب العباد

آں ... از حضرت احدیت است
منکر آں مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اند و راست
منکر آں مورد لعن خدا است

معجزات انبیائے سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیاست

باشد ما دوری ازاں عالیجناب
نزد ما کفر ست و خسران تباب

بدر پریس قادیان میں معراج الدین عمر پروپرائٹر و پرنٹر پبلشر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا۔

دارالامان

حضرت خلیفۃ المسیح امیر المومنین بفضل ایزد متعال بخیریت ہیں۔ ۱۸۔ نومبر عصر کے وقت درس کے بعد ضعف غالب ہوگیا تھا مگر اس کے بعد آپ کی صحت بہت اچھی ہوگئی۔ چنانچہ عید اضحیٰ بھی آپ ہی نے پڑھائی اور خطبہ سنایا جس کا خلاصہ کسی دوسری جگہ درج ہے۔ پھر ۲۴ نومبر شام کو دو برس کے بعد مسجد مبارک میں نماز مغرب کی جماعت کرائی اور صاحبزادہ عبد الحیی کو وہیں درس قرآن مجید دیا۔ ۲۵۔ نومبر کو فرمایا کہ نماز کے لئے ہمیں موذن اطلاع دیا کرے جس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ آپ کی صحت نسبتاً اچھی ہے آپنے تھوڑی سی طاقت پانے پر گوارا نہیں فرمایا کہ نماز کی جماعت گھر میں ہی کیجائے

ہندو اخبارات بھی گرگٹ کی طرح رنگ بدل رہے ہیں۔

آج کل جو مسلمان جا بجا اجلاس کر کے بوجہ اخوت اسلامی اپنے مظلوم ترکی بھائیوں کی ہمدردی میں وعظ کر کر کے مجروحین و یتامیٰ کے لئے چندہ جمع کرتے اور ان کی کامیابی و نصرت کے واسطے دعائیں مانگتے ہیں تو ہندو اخبارات اس پر عجیب عجیب رنگ چڑھا کر ان کو گورنمنٹ کی نظر میں بدظن کروانے میں بیحد اور جان توڑ کوششیں کر رہے ہیں۔ کبھی کہتے ہیں کہ اس طرح بغاوت پھیلنے کا اندیشہ ہے اور کبھی دروغ بے فروغ کے پتلے کہتے ہیں کہ مسلمان سلطنت برطانیہ کو گالیاں نکالتے ہیں۔ غرضیکہ ان حاسدوں کی آنکھ میں مسلمانوں کا خواہ کوئی بھی فعل ہو۔ کانٹے کی طرح کھٹک رہا ہے۔ گویا یہ بدباطن قوم اب اسلام کو روئے زمین پر دیکھنا ہی پسند نہیں کرتی دیکھنا تو الگ ہر وقت ان کی جائز و ناجائز کوشش یہی ہے کہ کسی طرح اسلام کا نام حرف غلط کی طرح دنیا سے مٹ جاوے۔ اخبار پرکاش۔ آریہ مسافر۔ ہندوستان۔ جھنگ سیال۔ بھارت اور آریہ گزٹ نے تو گویا اپنے پرمیشور کی قسم کھا رکھی ہے کہ خواہ اس طرف کی دنیا اُس طرف چلی جائے ہم ہرگز بھی اسلام کی مخالفت کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کرینگے۔ ہم اپنی مہربان و عادل گورنمنٹ سے التجاء کرتے ہیں کہ وہ اپنی غیر متعصبانہ توجہ کو بہت جلد اخبارات مذکورہ بالا کی طرف غیر معمولی طور سے فرما کر غور فرمائے کہ آیا ان اخبارات نے جو شیوہ و وطیرہ اختیار کر رکھا ہے وہ ہندوستان و پنجاب میں بغاوت پھیلانے کا مہلک ذریعہ ہے یا غریب و مظلوم اور ہر طرف سے مفلسی میں گھرے ہوئے بے چارے مسلمانوں کا قابل عبرت فعل جس کے سوا اور ان کا کوئی چارہ ہی نہیں رہا کہ اپنے مولیٰ و پروردگار کے حضور گڑگڑا کر روئیں ۔ گڑگڑائیں اور دعائیں کریں کہ وہ اب انپر نظر ترحم و عفو فرمائے ایک طرف تو یہ اخبارات مسلمانوں کی اس قابل رحم حالت پر طرح طرح کی ملمع سازیاں کر کے مسلمانوں کے منہ آرہے ہیں اور گورنمنٹ کو بدظن کرا رہے ہیں۔ دوسری طرف دروغگورا حافظہ نباشد کے مقولے کے مصداق بنکر یہ حسرت و تمنا بھی رکھتے ہیں کہ "کاش اس جوش کا کوئی حصہ ہماری جاتی کے اندر بھی آجائے" ہم اس ثبوت کے لئے ۱۹۔ نومبر کے اخبار پرکاش کے صفحہ ۱۰ کا حوالہ دیتے ہیں جس پر کی سرخی یہ "مسلمانوں کے اندر مذہب کے لئے جوش" ہے ہم امید کرتے ہیں کہ تمام اسلامی پرچے خاموشی سے کنارا کر کے مذکورہ بالا اخبارات کی نسبت اپنی آواز عادل و منصف گورنمنٹ کے کانوں تک پہنچانے کی نتیجہ خیز کوشش کرینگے

(اشرف)

اسی تاریخ کے اخبار پرکاش کے صفحہ ۱۰ پر ہی "اسلامی اخبارات سے شکایت" کا ہیڈنگ رکھکر مسلمانوں کو پانی پی پی کر کوسا گیا ہے اور اپنی چشم بدبین پر تعصب کی عینک لگا کر اہل اسلام کی دل آزاری کرنے میں کوئی کسر باقی نہیں چھوڑی۔ جب کہ اٹلی و ٹرکی میں باہم جنگ کی چھیڑ چھاڑ ہو رہی ہے اور فطرتی طور سے جو ایک مسلمان کو مسلمان سے یا ہندو کو ہندو سے دکھ درد کے موقعہ پر اظہار ہمدردی لازمی و لابد ہوتی ہے تو اس فطرت انسان پر بھی یہ متعصب قوم ہند کے اہل اسلام کے ٹرکی سے ہمدردی جتلانے پر شور و واویلا ہی مچاتی ہے حالاں کہ ہماری عادل و مہربان گورنمنٹ ان سے بدرجہا بڑھ چڑھ کر عقل سلیم رکھتی ہے اور مسلمانوں نے ٹرکی سے اظہار ہمدردی میں جو کچھ بھی کیا ہے۔ گورنمنٹ کی اجازت سے کیا گیا ہے۔ تو اگر خدانخواستہ مسلمانوں کا یہ فعل گورنمنٹ کی دوربین نظر میں قابل شبہ ہوتا۔ تو وہ خود مسلمانوں کو لعنت و ملامت کر سکتی تھی مگر ہندو اخبارات خواہ مخواہ ہی "مدعی سست گواہ چست" "نہ بلائی میں لاڑے دی تائی" کے مقولہ پنجابی پر عمل کر کے مسلمانوں کی دل آزاری کر رہے ہیں۔ ہاں اگر اٹلی ان کی تعلقدار ہو اُسے کسی قسم کی تکلیف ہو ان کی مدد اُسے کچھ فائدہ پہنچا سکتی ہے تو بھی یہ کہنے کا حق رکھتے ہیں کہ ہمارا اس میں نقصان ہے کیا ہمیں یہ اخبارات تسکین دہ جوابات دے سکتے ہیں کہ اگر اظہار ہمدردی مقتضائے فطرت انسان نہیں ہے تو تم کیوں اپنے کسی بھائی کی مصیبت پر کووّں کی طرح شور مچا کر پڑوسیوں کو بھی خواب راحت سے بیدار کر کے بے آرام کر دیا کرتے ہو۔ ؎

مقتضائے فطرت انسان ہے ہمدرد ہو
جبکہ دیتا ہے مدد حیوان بھی حیوان کو

(اشرف)

ضرورت نکاح

کمترین جولائی سنہ ۱ء سے اس گاؤں بگیم پور جنڈیالہ میں تبدیل ہو کر آیا ہوا ہے۔ تب سے چار اشخاص احمدی ہو چکے ہیں۔ بڑی رکاوٹ جو اس علاقہ میں احمدی ہونے کے راستہ میں حائل ہے وہ یہ ہے کہ جو آدمی احمدی ہو جاتا ہے اس کو لڑکی دینا لوگ غیر احمدی چھوڑ دیتے ہیں اس لئے تین اشخاص کے لئے جو کہ قریباً بیس بیس سال کی عمر کے یہاں احمدی ہوئے ہیں کے نکاح کے لئے آپ اپنے اخبار میں تحریک کر دیویں شاید اللہ تعالیٰ ان پر مہربانی کر دیوے۔

(۱) جمیل خان قوم راجپوت نارو تعلیم مڈل فارسی تک ابتک قرآن مجید کا ترجمہ دسویں سیپارہ کا پڑھتا ہے چودہ ۱۴ پندرہ ۱۵ گھماؤں آراضی کا واحد مالک ہے مخلص احمدی ہے۔

(۲) میراں بخش ولد احمد بخش احمدی قوم راجپوت نارو زمینداره کا کام کرتا ہے اسکے والد احمد بخش اچھے زمینداروں میں ہیں اپنی کاشت کے علاوہ تین چار سو روپیہ سالانہ چکوتہ کا موروثوں سے آجاتا ہے۔

(۳) امیر خان قوم راجپوت بھٹی ایک مخلص احمدی ہیں قرآن مجید پڑھتے ہیں اور اپنا زراعت کا کام کرتے ہیں اور اپنے گھر میں اچھے ہیں۔ فوجی ملازمت کا ارادہ رکھتے ہیں۔

والسلام۔ کمترین غلام نبی مدرس بگیم پور

پاک پٹن

میں خدا کے فضل اور حضرت خلیفۃ المسیح کی اجازت سے انجمن احمدیہ قائم کی گئی ہے وہ اصحاب جو اس ضلع میں ہیں اور کسی اور انجمن میں شامل نہیں ہیں وہ ہمیں شامل ہو کر واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً کے پاک ارشاد کے نیچے آجاویں۔ والسلام سنیاز محمد احمدی کمیونڈر سکرٹری انجمن احمدیہ پاک پٹن

کلام امیر

شکر گذار بندہ فرمایا۔ ایک بزرگ کتابوں کا ایک انبار لئے جا رہے تھے۔ رستے میں دریا گذرنا پڑا۔ اس میں کتابوں کا بنڈل گر پڑا۔ فرمایا۔ الحمدللہ! خادم نے کہا حضور کتابیں دریا میں گر پڑیں اور غرق ہو گئیں۔ فرمایا اسی لئے تو میں الحمدللہ کہتا ہوں۔ میں نے ان کتابوں کو پڑھنے کی خاطر خریدا تھا۔ خدا تعالیٰ نے مجھے ان کے پڑھنے کی تکلیف سے بچا لیا۔ مگر میری نیت کا ثواب مجھے ضرور دیگا۔

آنحضرت کے والدین کے نام فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کا نام عبداللہ اور آمنہ ہونا ایک معجزہ تھا۔ اگر والد کا نام کہیں عبدالشمس ہوتا (جیسے کہ اس زمانہ میں نام ہوا کرتے تھے) تو عیسائی لوگ ہم کو زندہ نہ رہنے دیتے عبداللہ نام رکھنے میں عبدالمطلب کے خیالات کا پتہ چلتا ہے۔

حرص فرمایا۔ ایک انسپکٹر پولیس تھا۔ وہ رشوت تھوڑی لینے کے بعد پچھتاتا تھا۔ اپنے آپ کو گالیاں دیتا جاتا۔ کمبخت مجھے کیوں سؤر کھلاتے ہو۔ کیوں میری عاقبت خراب کرتے ہو اور ادھر روپیہ لیتا جاتا۔ حرص یہاں تک بڑھ گئی تھی۔ کہ گوشت اور سبزی تک کے "نمونے" منگواتا۔ اور ان سے گذر اوقات کرتا۔ قیمتاً خرید کر نہ کھاتا تھا۔ آخر کار اُسے اول داماد لوٹ کر لے گیا۔ بعد میں مقدمہ چل پڑا۔ اس پر خرچ ہوا۔ سات سال قید کی سزا ہوئی۔ رہائی پر سات روپے ماہوار کا ملازم ہؤا۔ کوئی رشوت کا موقعہ سامنے آیا کہنے لگا۔ ابھی نہیں لیتا۔ پندرہ روپے تک تو پہنچ لوں۔ اس قدر مصیبت کے بعد عبرت کا یہ حال تھا؟

نعمت کا شکریہ وہ نعمت جو خدا نے اپنے فضل سے ہم کو عطا کی اور جس سے ہزاروں مذہبی مباحثے عملی طور پر طے ہو گئے۔ وہ فضل حضرت خلیفۃ المسیح رضی کی خلافت ہے۔ میں فائدہ عام کے لئے چند وہ دلائل عرض کرتا ہوں جس طرح مجھ کو خدا نے آپ کا عاشق زار بنایا۔ اگرچہ میں ایک فوجی جوان ہوں۔ مگر جذبۂ دل کا اظہار کرتا ہوں۔

(۱) حضرت اقدس ع کے مبارک زمانہ میں حضور کی خدمات دینی اور اخلاق اعلیٰ ہر ایک صاف دل کو اشارتاً بتلا رہے تھے کہ صدیق ثانی یہی ہے دیکھ لو۔ جو آپ کی مجلس میں اکثر بیٹھتے ہیں۔ وہ خوب واقف ہیں

(۲) حضرت اقدس ع کا صدر انجمن احمدیہ کے وقت حضرت خلیفۃ المسیح رض کو میر مجلس بنانا بھی ایک اشارہ تھا

(۳) حضرت اقدس ع کا شعر

چہ خوش بودے اگر ہر یک ز امت نور دیں بودے
ہمیں بودے اگر ہر دل پُر از نور یقیں بودے

(۴) بلا اختلاف آپ کا بعد وفات حضرت مسیح موعود خلیفہ تسلیم کیا جانا یہ بالکل خدا کا کام تھا جس نے سب دلوں کو جمع کر دیا۔ مجھے خوب یاد ہے کہ جب میں نے حضرت اقدس ع کے وصال کا حال سُنا۔ تو پہلی تحریک جو میرے دل میں ہوئی وہ حضرت خلیفۃ المسیح رض کی خلافت پر ایمان لانا تھا۔ مجھے کچھ علم نہ تھا۔ کہ سب جماعت کا یہ خیال ہوگا۔ چنانچہ میں نے بلا مشورہ کسی دوسرے کے فوراً بذریعہ کارڈ اپنی بیعت کا اظہار کر دیا تھا

(۵) مذہب شیعہ کا مسئلہ خلافت ایسا صاف ہو گیا کہ اب میں تو ہر موقعہ پر ان کو صدیق ثانی کی مثال دیکر سمجھایا کرتا ہوں۔ اور حضرت کے اہل بیت کا مطیع و فرمانبردار ہونا دکھلا کر قائل کیا کرتا ہوں۔ جیسا کہ میرٹھ رسالہ ۱۳ڈ لانسرز میں پارسال میں نے یہ دلائل صاف طور پر ایک برادری کی جماعت میں بیان کئے تھے اور اُن کو باوجود مخالفت مماثلت تسلیم کرنی پڑی تھی۔

(۶) آیت و آخرین منھم لما یلحقوا بھم اولین و آخرین خلافت کی مماثلت کی ایک اعلیٰ مثال اور قرآن شریف کا زندہ معجزہ خلافت صدیق ثانی سے قطعی طور پر ثابت ہوتا ہے۔

(۷) جن اشخاص نے آپ کے الفاظ محفوظ کئے ہیں۔ وہ خوب جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کس طرح اُن کو پورا کیا ہے۔ میں چند باتیں بطور شکران نعمت عرض کرتا ہوں جو صرف میری نسبت ہیں۔

(الف) جب کہ میرا خیال نکاح ثانی کا ایک لڑکی سے تھا جس نے بوجہ ایک عارضہ جسمانی کے اپنے آپ کو لائق نکاح نہ سمجھکر گوشہ نشینی اختیار کی تھی۔ اور نہ اُس کے والدین نکاح کر دینے کو راضی تھے۔ میں نے حضرت خلیفۃ المسیح رض سے وہ بیماری ذکر کرکے عرض کیا کہ کیا یہ مانع حمل یا اولاد ہے۔ تو آپ نے سادگی سے فرمایا۔ کہ نہیں۔ بڑی لڑاکی (مضبوط) اولاد ہوتی ہے۔ چنانچہ بعد میں میں نے اس لڑکی سے حسب رضامندی اس کے وارثان کے نکاح کیا اور مضبوط اولاد کو آنکھ سے دیکھا میری پانچ ماہ کی دختر سوا سال سے بھی بڑی معلوم ہوتی تھی اور اپنے ساتھ کے سب لڑکوں سے مضبوط تھی۔

(ب) آپ سے جب میں نے دوسرے نکاح کی اجازت چاہی تو آپ نے مجھے چند شرائط پر اجازت دی جس میں پہلی بی بی کے ساتھ برتاؤ کی نسبت ہدائت تھی خدا کے فضل سے میں اُس پر کاربند ہوں اور بڑی خوشی اور شکریہ سے خبر دیتا ہوں کہ میرے گھر میں عام زمانہ کے موافق کبھی کوئی ناراضگی نہیں ہوئی۔ یہ آپ کی دعاؤں کا نتیجہ ہے۔

(ج) جب آپ بیمار تھے تو آپ نے عام مجلس میں فرمایا تھا کہ ہم نے دو شخصوں کی اولاد کے واسطے دعا کی ہے جو خدا کے فضل سے امید ہے کہ قبول ہو گئی ہے ان دو میں سے ایک یہ عاجز ہے جس کی طرف اشارہ بھی فرمایا تھا۔ خدا کا شکر ہے کہ وہ دُعا اُن سُننے والے لوگوں کی موجودگی میں ہی پوری ہو چکی ہے یعنے مجھے اللہ تعالیٰ نے صاحب اولاد کیا۔

(د) جب میں بعض وجوہات کے سبب اور اپنے ایک اعلیٰ افسر کی سختی کے سبب کراچی سے تبدیلی کرانا چاہتا تھا میں نے چند دفعہ دُعا کے واسطے عرض کیا تو حضور سے یہی جواب ملا۔ کہ کیا دوسری جگہ اور خدا ہے یا جو خدا دوسری جگہ آرام دے سکتا ہے وہاں کچھ نہیں کر سکتا۔ حالانکہ میں نے ہر طرح سے کوشش کی۔ مگر میری تبدیلی ہرگز نہ ہوئی۔ اور آخر میرے مولا کے ارشاد کے بموجب اللہ تعالیٰ نے کراچی ہی ایک اعلیٰ افسر بھیجدیا جو انصاف اور سچائی کا اعلیٰ نمونہ ہے اور اس طرح سے میری تکلیف راحت سے بدل کر حضرت صاحب کے لفظ پورے ہوئے۔

(۸) میں عام طور پر ظاہر کرتا ہوں کہ جو دلائل حضرت صدیق اکبر کی خلافت کے بارہ میں کسی شخص کے پاس ہوں۔ خدا کے فضل سے وہ سب صدیق ثانی میں موجود ہیں۔ اگر کسی ناشکر گذار یا نابینا کو نظر نہ آویں تو تحریر کرے انشاء اللہ تعالیٰ علیحدہ جواب دینے کے واسطے دل میں ایک جوش پاتا ہے۔

(۹) کبھی کوئی اپنی کوشش سے خلیفہ نہیں بن سکتا۔ یہ خدا کا کام ہے۔ انی جاعل فی الارض خلیفہ موجود ہے زیادہ کتابیں لکھنے والا یا بڑا لیکچرار خلیفہ نہیں ہو سکتا۔ جیسا کہ پہلے زمانہ میں بڑے سے بڑا فاتح بھی خلیفہ نہ ہوا خدا تعالیٰ دلوں کی صفائی اور حالت سے خوب واقف ہے وہ کسی کی خواہش کا پابند نہیں ہے جس کو لائق سمجھتا ہے یہ عہدہ دیدیتا ہے۔

خاکسار

خداداد رسالدار ۳۰ کورنز چھاونی کراچی

الامام الاعظم

نمبر ۳

دعائے الحمد مؤلف کو یہ بھی وقت پیش آئی ہے کہ سورہ الحمد میں خدا حکم دیتا ہے کہ تم یہ دعا مانگو۔ کہ ہم کو وہی نعمت عطا کر جو تونے اگلے راستبازوں اور نبیوں کو عطا کی۔ اس لئے مولف نے اپنے رسالہ میں یہ لکھا ہے کہ نعمت سے مراد صرف صراط مستقیم ہے گویا بزعم مؤلف خدا یہ حکم دیتا ہے کہ یہ دعا مانگو کہ ہم سیدھے راستہ پر چلتے رہیں۔ اور راستہ کی تکلیفیں اُٹھاتے رہیں۔ مگر ہم کو تکلیف اور محنت کا کچھ ثمرہ نہ ملے اور ہم کبھی منزل مقصود پر نہ پہنچیں اگر خدا نے ہم کو منزل مقصود پر نہیں پہنچانا تھا اور وہ نعمت ہم کو نہیں عطا کرنی تھی۔ جو اس نے انبیاء کو عطا کی تو پھر ہم سے بڑھکر کوئی بدقسمت نہیں ہوگا مگر خدا نے ہمارے ساتھ یہ معاملہ نہیں کیا اور صاف الفاظ میں فرما دیا ہے۔ من یطع اللّٰہ والرسول فاولٰئک مع الذین انعم اللّٰہ علیھم من النّبیّین والصدیقین والشھداء والصالحین یعنی جو لوگ خدا اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کریں گے وہ منزل مقصود پر پہنچکر ضرور ان لوگوں کے ساتھ مل جائیں گے جن پر خدا نے نعمتیں نازل کیں۔ یعنی نبیوں۔ صدیقوں اور شہیدوں کے ساتھ مجھے ان آیات کے نقل کرنے کی ضرورت نہیں ہے جن میں نبیوں کو صدیق۔ شہید اور صالح کہا گیا ہے۔ کیونکہ مؤلف نے خود اس بات کو تسلیم کر لیا ہے۔ گویا مؤلف اس بات کو مان گیا ہے۔ کہ سورہ الحمد میں جس نعمت کا ذکر کیا گیا ہے۔ وہ وہی ہے۔ جو نبیوں کو عطا ہوئی۔ اب صاف ظاہر ہے۔ کہ نبیوں کو سوائے نبوت کے اور کوئی ایسی نعمت نہیں عطا ہوئی۔ جو باستثناء دیگر اشخاص کے صرف اُنہی کو ملی۔ اگر اُن کو سلطنت ملی تو سلطنت کفار کو بھی ملی ہے۔ اگر ان کو جسمانی طاقتیں دی گئیں تو جسمانی طاقتوں سے کفار کو بھی مستثنیٰ نہیں رکھا گیا۔ اگر ان کو تندرستی عطا ہوئی۔ تو اس میں بھی ان کی خصوصیت نہیں ہے۔

البتہ اس جگہ یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ خدا نے صاف الفاظ میں یہ کیوں نہ فرمایا۔ کہ یہ دعا مانگو۔ کہ ہم کو وہ نعمت عطا کر۔ جو تو نے نبیوں کو عطا کی۔ اور صراط مستقیم پر چلنے کے لئے کیوں ہدایت فرمائی۔ سو اس کا جواب یہ ہے کہ چونکہ اعمال صالح کا بجا لانا یا دوسرے الفاظ میں صراط مستقیم پر چلنا ضروری تھا اس لئے ایسا کہا اگر بغیر اعمال صالح کے بجا لانے کے نعمت کا ملنا متوقع ہوتا تو پھر قرآن کے بھیجنے کی ضرورت نہیں تھی اور نہ اوامر و نواہی کے فرمانے کی حاجت تھی۔ مگر خدا کی سنت یہی ہے کہ اسباب سے کام لے کر انسان کوشش کرتا ہے۔ اور خدا کے فضل سے اس پر ایک نتیجہ مترتب ہوجاتا ہے۔ اعمال صالح بجا لانا خدا کا کام نہیں ہے۔ خدا کا کام ان اعمال کا ثمرہ دینا ہے۔ اسی واسطے خدا نے یہ دعا سکھلائی۔ کہ اعمال صالحہ کی جو انبیاء نے کئے۔ توفیق مانگتے رہوگے۔ تو تم کو ان انبیاء کے ساتھ ملا دوں گا۔ جن پر نعمت نبوت نازل ہوئی یعنی اس منزل مقصود پر پہنچا دوں گا جس پر وہ پہنچے اور راستہ کی تکالیف اُٹھاتے اُٹھاتے نامراد نہیں مروگے +

بشارت احمدؐ مؤلف نے حضرت اقدسؑ پر اعتراض کیا ہے کہ اُنہوں نے احمدؐ نبی کی پیشگوئی اپنے اوپر لگائی ہے اور لکھتا ہے۔ کہ احمدؐ کی پیشگوئی جناب رسالت پناہ کے وجود سے پوری ہوئی۔ کیونکہ فلما جاء ھم بالبیّنٰت میں زمانہ ماضی پایا جاتا ہے۔ نیز مؤلف یہ بھی لکھتا ہے کہ آیۂ واذ قال عیسی ابن مریم یابنی اسرائیل انی رسول اللّٰہ الیکم مصدقًا لما بین یدی من التوراۃ و مبشرًا برسول یاتی من بعد اسمہ احمدؐ فلما جاء ھم بالبینٰت قالوا ھذا سحرٌ مبین میں بعد کے لفظ سے یہ نہیں پایا جاتا کہ ضرور جناب مسیح فوت ہو چکے ہیں۔ اور اس کی تائید میں جملہ ثم اتخذ ء العجل من بعدہ وانتم ظالمون قرآن کی ایک آئت سمجھ کر پیش کیا ہے۔ حالانکہ یہ کوئی آئت نہیں ہے اور عربی صرف و نحو کے قواعد کے مطابق بھی یہ جملہ صحیح نہیں ہے۔ اس حوالہ سے مؤلف کی مولویت اور عربی دانی پر بھی خوب روشنی پڑتی ہے۔ اگر مؤلف اب یہ عذر پیش کرے۔ کہ کاتب کی غلطی سے ایسا لکھا گیا۔ تو کاتبوں کی غلطیاں بھی تو ہوتی ہیں۔ مگر اس جگہ کوئی عقلمند اس کو قبول نہیں کر سکتا۔ کیونکہ الفاظ کی بندش سے یہ عذر درجۂ پذیرائی تک نہیں پہنچ سکتا۔ اصل میں آئت یوں ہے ثم اتخذ تم العجل من بعدہ وانتم ظلمون جس کو دیکھ کر فوراً ایک عقلمند سمجھ جاتا ہے۔ کہ کاتب کی غلطی نہیں ہے۔ بلکہ مؤلف کی روشنی طبع کا نتیجہ ہے۔ اس آیہ یعنی ثم اتخذ تم العجل کو آیۂ قال بئسما خلفتمونی من بعدی کے ساتھ ملا کر پڑھا جائے۔ تو صاف ظاہر ہوتا ہے۔ کہ چونکہ موسیٰ نبی اپنی قوم کو کہہ گئے تھے کہ مَیں کوہ طور پر جاتا ہوں۔ اور میرے بعد غلط راہ اختیار نہ کرنا۔ اس لئے جب اُنہوں نے واپس آکر من بعدی کہا۔ تو اس کی مراد کوہ طور پر جانے کے بعد تھی۔ اور چونکہ قرینہ دال تھا۔ اس لئے یہاں بعد کے لفظ سے موت مراد نہیں لی گئی۔ مگر آیہ زیر بحث میں اس کے خلاف قرینہ دال اس بات پر ہے کہ جناب مسیح اپنے جانے کے بعد ایک نبی کی پیشگوئی کرتے ہیں۔ اور اپنی قوم کو ہدایت کرتے ہیں۔ کہ میرے دُنیا سے چلے جانے کے بعد ایک عظیم الشان نبی معمولی طریقہ پیدائش کے پیدا ہوکر آنے والا ہے۔ اس کو مان لینا۔ اس لئے اُن کی مراد اپنی وفات تھی کیونکہ جس طرح وہ ایک آنے والے کی نسبت جو ابھی دُنیا میں موجود نہیں تھا پیشگوئی کرتے ہیں اسی طرح اپنا جانا بھی بذریعہ موت مراد لیتے ہیں۔ آیۂ ام کنتم شھداء اذ حضر یعقوب الموت اذ قال لبنیہ ما تعبدون من بعدی الخ اس کی تائید کرتی ہے۔ بغیر قرینہ کے تو بعد کے لفظ سے موت مراد نہیں لی جاسکتی۔ لیکن جہاں قرینہ پایا جائے جیسا کہ آیہ زیر بحث میں پایا جاتا ہے۔ وہاں موت کے معنے قرآن نے لئے ہیں۔ جیسا کہ آیہ ام کنتم شھداء الخ سے پایا جاتا ہے۔ اب رہا یہ امر کہ آئت زیر بحث میں "احمدؐ" سے کون مراد ہے۔ سو اس کے متعلق یہ امر خاص قابل توجہ ہے کہ جناب رسالتؐ پناہ کا نام قرآن کریم "محمدؐ" درج ہے لیکن آیۂ متنازعہ فیہا میں "احمدؐ" کی پیشگوئی ہے۔ جناب رسالتؐ پناہ نے چالیس برس تک اپنے آپ کو "احمدؐ" نہیں کہا۔ اور نہ آپؐ کی قوم نے آپؐ کو "احمدؐ" کرکے پکارا۔ اس لئے مؤلف اپنے ادعاء بلا دلیل میں صرف یہ کہہ کر کامیاب نہیں ہوسکتا کہ فلما جاء ھم فعل ماضی ہے۔ لہٰذا وہ "احمدؐ" جس کا قرآن میں ذکر ہے۔ وہ بوقت نزول قرآن موجود تھا۔ اور اور کوئی وجود اس کا مصداق نہیں ہوسکتا۔ قرآن میں کئی جگہ افعال ماضی استعمال کئے گئے ہیں اور اُن سے مراد مستقبل لی گئی ہے۔ اور ایسے افعال ماضی بھی قرآن میں موجود ہیں۔ جن پر لما واقع ہوتا ہے اور پھر بھی ان سے زمانہ مستقبل مراد لیا جاتا ہے۔ ذیل کی دو آئتیں اس بارہ میں قابل توجہ ہیں:۔

(۱) ولو ان لکل نفس ظلمت مافی الارض لافتدت بہ و اسرّوا الندامۃ لما راؤا العذاب وقضی بینھم بالقسط وھم لا یظلمون۔ پ۱۱

(۲) واذا مس الانسان الضر دعانا لجنبہ او قاعدا او قائما فلما کشفنا عنہ ضرہ مر کان لم یدعنا الی ضر مسہ کذالک زین للمسرفین ما کانوا یعملون۔ پ۱۱

ان دونو آئتوں میں فلما راؤا اور فلما کشفنا فعل ماضی ہیں اور باوجودیکہ ان پر لما واقع ہوا ہے۔ پھر بھی معنے مستقبل کے لئے

سورۃ صف میں جس میں آیۃ متنازعہ فیہا آئی ہے۔ پانچ حسب ذیل قرینے ہیں۔ جن سے پایا جاتا ہے کہ احمدؐ نبی جس کے متعلق پیشگوئی کی گئی ہے۔ مسیح موعودؑ ہے۔

(۱) آیۃ متنازعہ فیہا کے ساتھ ہی یہ آیۃ کریمہ واقع ہے۔ ومن اظلم ممن افتری علی اللہ الکذب وھو یدعی الی الاسلام جس سے پایا جاتا ہے کہ اس کے مخالف اس کو بدکار اور دغاباز کہیں گے۔ اور اس طرح گویا الٰہی سلسلہ کے برخلاف جھوٹی تہمت لگائینگے اور افترا پردازی کریں گے۔ اور غلط افواہیں پھیلا کر خدا کی جماعت کو پراگندہ کرنے کی کوشش کریں گے۔ خدا ایسے لوگوں کو سب سے بڑھ کر ظالم قرار دیتا ہے۔ اور تہمت لگانے والوں کو جو خود مسلمان ہونے کا دعوےٰ کرتے ہیں۔ ملزم کرتا ہے۔ کہ کیا مگر تم کو اسلام کے بغیر کسی اور دین کی طرف بلاتا ہے اور تم کو دین حق سے گمراہ کرنا چاہتا ہے۔ کہ تم اس کے درپے آزار ہو گئے۔ وہ تو تم کو اسی دین کی تلقین کرتا ہے۔ جس کے تم خود پیرو بنتے ہو۔

(۲) آیۃ علے کے ساتھ ہی آیہ یریدون لیطفؤا نور اللہ بافواھھم واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون واقع ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس کو جسمانی ہتھیاروں سے اس کے مخالف نقصان نہیں پہنچا سکیں گے یعنی ایک ایسی گورنمنٹ سلطنت میں وہ بھیجا جائیگا۔ کہ کوئی کسی پر دست تعدی دراز نہیں کر سکیگا۔ اور صرف زبانی باتوں سے اس کا مقابلہ کریں گے اور منہ کی پھونکوں سے خدا کی روشنی کو بجھانا چاہیں گے اور اخباروں اور رسالوں کے ذریعے اور وعظوں اور لیکچروں سے اس کے برخلاف ناخنوں تک زور لگائیں گے۔ مگر باوجود اس قدر متفقہ کوششوں کے جو مخالف کریں گے۔ وہ غالب ہو جائیگا۔ اور اپنی جماعت کو دنیا میں قائم کرکے اور اپنے کام کو پورا کرکے جائیگا اگرچہ انکار کرنے والوں کو یہ بات ناگوار گذریگی۔ اور وہ زہر کے گھونٹ پی کر رہ جائیں گے۔ حضرت اقدسؑ پر یہی آئت بطور الہام کے اس وقت نازل ہوئی۔ جب کہ انہوں نے ابھی مسیح موعودؑ ہونے کا دعوےٰ نہیں کیا تھا اور نہ ان کے وہم میں یہ تھا۔ کہ وہ مسیح موعودؑ ہوں گے۔ اور اس پر دلیل یہ ہے۔ کہ اسی براہین احمدیہ میں جس میں یہ الہام درج ہے جناب ممدوح نے پرانے عقیدے کے مطابق یہ لکھدیا کہ مسیح ابن مریم دوبارہ آسمان سے آئیں گے۔ اس الہام میں خدا نے بطور پیشگوئی کے فرمایا تھا۔ کہ لوگ سخت مخالفت کریں گے۔ اور زبانی باتوں اور تحریری اور تقریری ناجائز الزامات سے سلسلہ الٰہیہ کا مقابلہ کریں گے۔ سو ایسا ہی ہوا۔

(۳) آیہ علے کے بعد آیہ ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ ولو کرہ المشرکون آتی ہے۔ جس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے۔ کہ جس احمدؐ کی نسبت پیشگوئی کی گئی ہے۔ وہ ایسے سامانوں کے ساتھ اور ایسے زمانہ میں پیدا ہوگا۔ کہ وہ دین اسلام کو تمام دنیا کے مذاہب پر غالب کردینے کی توفیق پائیگا۔ گویا دنیا بذریعہ ریل وڈاک خانہ و تاربرقی و دیگر ذرائع سفر کے اکٹھی کردی جائیگی۔ اور اشاعت دین حق کا خوب موقع مل جائیگا اور مذاہب باطلہ کو دلائل و براہین نیرہ کے ساتھ توڑ دیا جائیگا۔ چنانچہ اس زمانہ میں کہ تمام دنیا ایک شہر کا حکم رکھتی ہے۔ مسیح موعودؑ نے تمام مذاہب کو دندان شکن جواب دیکر مختلف موقعوں پر عظیم الشان مذہبی جلسوں میں بیشمار مجمعوں کے سامنے اسلام کی صداقت اور سچائی ثابت کردی ہے جس کا خود بھی دیگر مذاہب کے پیرؤوں نے اقرار کیا ہے۔ یہ ثابت ہے۔ کہ جناب رسالت پناہ نے عرب کی سرزمین سے اپنی زندگی میں باہر نکل کر کوئی تبلیغ دین قویم کی نہیں کی۔ اور نہ اور کوئی سامان مثل ڈاک و ریل وغیرہ اس وقت موجود تھے۔ جن کے ذریعہ سے تمام ملکوں میں مذہب اسلام کی اشاعت ہو سکتی۔ لہذا یہ پیشگوئی مسیح موعود کے حق میں پوری ہوئی جیسا کہ مفسرین نے اقرار کیا ہے۔ کہ اس آیہ کا مصداق مسیح موعودؑ ہے۔

(۴) آیۃ نمبر ۳ کے بعد آیۃ یا ایھا الذین آمنوا ھل ادلکم علی تجارۃ تنجیکم من عذاب الیم آتی ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ جس نبی کی نسبت پیشگوئی کی گئی ہے۔ اس کا آنا ایسے زمانہ میں مقدر تھا۔ جو تجارت کا زمانہ تھا۔ یوں تو ہمیشہ ہر زمانہ میں تجارت ہوتی رہتی ہے۔ لیکن جس قدر گرم بازاری تجارت کی مسیح موعود کے زمانہ میں ہوئی ہے وہ ایک اہم شان اپنے ساتھ رکھتی ہے اور قیاس پیدا ہوتا ہے کہ تجارت سے مراد اسی زمانہ کی تجارت ہے اور مسلمانوں کو ہدایت کی گئی ہے۔ کہ اس تجارت کے زمانہ میں مادہ پرستوں کی طرح دنیا کے جمع کرنے میں اپنے خالق اور مالک کو نہ بھلا جانا۔ اور خدا اور اس کے رسول کے احکام پر کاربند ہونا۔

(۵) سورہ کے اخیر میں جو آئت ہے اس میں مومنوں کو ہدایت کی گئی ہے کہ تم کو احمدؐ کی ایسی مدد کرنی چاہیئے جیسی عیسیٰ نبی کے حواریوں نے مدد کی۔ اس سے پایا جاتا ہے کہ جس احمدؐ کے متعلق پیشگوئی کی گئی ہے وہ عیسیٰ نبی کا مثیل تھا اور اس کو بھی ایسے واقعات پیش آئے جس طرح عیسیٰ نبی کو پیش آئے تھے۔ لیکن جناب رسالتؐ پناہ کو موسیٰ نبی کا مثیل قرار دیا گیا ہے۔ غرض پہلے انبیاء میں سے موسیٰ نبی نے اپنے مثیل کے متعلق پیشگوئی کی اور مسیح نے اپنے مثیل کے متعلق پیش گوئی کی۔

ثم مؤلف آیہ ولقد خلقناکم ثم صورناکم ثم قلنا للملائکۃ اسجدوا لآدم فسجدوا الا ابلیس کے معنی بالکل غلط سمجھتا ہے۔ مؤلف کہتا ہے اس آئت میں ثم ایک عرصہ دراز کو چاہتا ہے۔ اور اس واسطے مؤلف کا خیال ہے۔ کہ پہلے خدا نے سب روحوں کو ایک وقت میں پیدا کیا اور پھر ایک عرصہ دراز کے بعد ان کو صورتیں عطا کیں۔ اور پھر اس کے دراز عرصہ بعد ملائکہ کو کہا گیا۔ کہ آدم کو سجدہ کرو یہ خیال مؤلف نے حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تردید کے لئے ظاہر کیا ہے۔ جو فرماتے ہیں کہ روح بوقت پیدائش کے بنتی ہے۔ مؤلف کے اس خیال سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ قرآن کے معانی کے فہم سے قاصر ہے۔ یہ ضرور نہیں ہے۔ کہ جہاں ثم واقع ہو۔ وہاں عرصہ دراز ہی مراد ہو۔ معلوم ہوتا ہے کہ مؤلف نے آیات ذیل پر کبھی غور نہیں کیا۔ کیونکہ اگر ان کا ان آیات پر تدبر ہوتا۔ تو وہ آیات مرقومہ بالا کے یہ معنی نہ کرتا۔

(۱) ولقد خلقنا الانسان من سلالۃ من طین ثم جعلناہ نطفۃ فی قرار مکین ثم خلقنا النطفۃ علقۃ فخلقنا العلقۃ مضغۃ فخلقنا المضغۃ عظاما فکسونا العظام لحما ثم انشاناہ خلقا آخر فتبارک اللہ احسن الخالقین۔ ثم انکم بعد ذالک لمیتون ثم انکم یوم القیامۃ تبعثون۔ پ۱۸ ع۱

(۲) ھو الذی یصورکم فی الارحام کیف یشاء پ۳

(۳) الذی خلقک فسواک فعدلک فی ای صورۃ

ما شاء رکبک ؏

آیات ع۱ سے ظاہر ہوتاہے کہ نطفہ کا علقہ بنتا ہے۔ علقہ سے گوشت کا لوتھڑا۔ پھر اسی لوتھڑے کی ہڈیاں بن جاتی ہیں۔ پھر ہڈیوں پر گوشت چڑھ جاتا ہے۔ پھر اس کی پیدائش اور ہی قسم کی بن جاتی ہے یعنی اس کی صورت بن جاتی ہے اور اس میں روح پیدا ہوجاتی ہے۔ جس کی وجہ سے وہ زندہ ہوجاتاہے۔ آیۂ ع۲ سے بھی یہی معلوم ہوتاہے کہ انسان کو صورت رحم میں عطا ہوتی ہے۔ گویا یہ آیۂ آیات ع۱ میں ثم انشأناہ خلقا آخر کی تشریح کرتی ہے۔ آیہ ع۳ بھی اس بات کی شہادت دیتی ہے کہ پہلے رحم میں انسان کی بے ڈول سی شکل بنتی ہے پھر وہ ٹھیک ٹھاک کیا جاتا ہے اور اس کے تمام اعضا اور اجزاء اور قوے درست کئے جاتے ہیں اور پھر اس کی ایک صورت بن جاتی ہے۔ آیات ع۱ میں نطفہ سے لیکر ثم انشأناہ خلقا آخر تک جہاں جہاں ثم واقع ہوا ہے وہاں قلیل عرصہ ہی مراد لیا گیاہے۔ اب اگر آیۂ زیر بحث کو آیات ع۱ و ع۲ و ع۳ کے ساتھ ملاکر پڑھا جائے تو یہ معنے ہونگے کہ خدا پہلے انسان کے وجود کی مختلف شکلیں بناتا ہے۔ پھر اس کو انسانی شکل عطا کرتا ہے اور جب اس کو شکل انسانی پورے طور پر مل جاتی ہے تو اس میں روح پیدا ہوجاتی ہے اور پھر وہ اس لائق ہوجاتا ہے کہ تمام وہ اشیاء اس کی اطاعت کریں۔ جن پر ملائکہ کا لفظ اطلاق پاتاہے۔ چنانچہ دُنیا کی تمام اشیاء طوعاً و کرہاً انسان کی اطاعت کر رہی ہیں یا دوسرے الفاظ میں اس کو سجدہ کر رہی ہیں جسم کے تصور سے الگ۔ قرآن نے محض روح کے لئے خلق کا لفظ کبھی استعمال نہیں کیا جس سے صاف معلوم ہوتاہے کہ روح جسم کے ساتھ سورت کے دیئے جانے کے وقت پیدا ہوتی ہے یعنی اس وقت جب کہ انسان کا وجود بلحاظ بناوٹ کے مکمل ہوجاتاہے اور یہ ساری کارروائی رحم میں ہی ہو جاتی ہے۔ جیسا کہ آیۂ ع۲ و ع۳ اس پر شاہد ہیں۔ اگر مؤلف یہ کہے کہ آیۂ زیر بحث میں خلقنا فعل ماضی ہے جس سے معلوم ہوتاہے کہ گذشتہ زمانہ کا ذکر ہے تو اس کو دیکھنا چاہئے کہ آیات ع۱ میں خلقنا سے لیکر ثم انشأناہ خلقا آخر تک سب فعل ماضی ہی واقع ہوئے ہیں اور ان سے مراد زمانہ حال و مستقبل لئے گئے ہیں اور یہ قرآن کا عام محاورہ ہے۔ کہ زمانہ ماضی مذکور ہوتاہے اور مراد حال و مستقبل ہوتے ہیں آیۂ واخذ ربک من بنی آدم من ظہورہم ذریتہم و اشہدہم علی انفسہم الست بربکم قالو بلیٰ الخ کے متعلق مؤلف کہتاہے کہ الست بربکم کا اقرار روحوں سے انسان کے جسد عنصری میں آنے سے پہلے لیا گیا۔ لیکن اسی آیۂ سے ثابت ہوتاہے کہ انسان کے پیدا ہونے پر یہ اقرار فطرۃً انسان سے لیا جاتا ہے۔ فعل اخذ کا مفعول ذریتہم ہے اور من ظہورہم سے اس اخذ کی تشریح ہوتی ہے یعنی خدا فرماتاہے کہ خدا نے بنی آدم سے یعنی ان کی پشت سے ان کی ذریات کو لیا یعنی پیدا کیا اور ان سے شہادت لی۔ اب اگر یہاں ظہور کے معنے ظاہر ہونے کے لئے جائیں جیساکہ مؤلف نے لئے ہیں تو آیہ کے معنے غلط ہوجاتے ہیں۔ کیونکہ اس صورت میں یوں معنے ہوں گے "جبکہ تیرے رب نے بنی آدم سے ان کے ظاہر ہونے سے ان کی ذریات کو لیا" یہاں من مانا پڑیگا اور یہ کہنا پڑیگا کہ بنی آدم کے ظاہر ہونے کی وجہ سے خدا نے ان کی ذریات کو لیا یعنی پیدا کیا۔ اب کوئی عقلمند بتلائے کہ یہ کیا معنے ہوئے کہ خدا نے بنی آدم کے ظاہر ہونے کی وجہ سے ان کی ذریات کو پیدا کیا۔ اور یہ کہنے کی کیا ضرورت تھی۔ کہ بنی آدم کی ذریات اس واسطے پیدا ہوئیں۔ کہ بنی آدم ظاہر ہوئے۔ ظہور کے معنے پیٹھوں کے نہ لئے جائیں تو اخذ کے معنے پیدا ہونے کے محاورہ عرب کے مطابق ہوسکتے ہی نہیں۔ اگر ہوسکتے ہیں تو مؤلف کوئی قرآنی آیت یا کسی اہل زبان کا شعر بتائے۔ جس میں اخذ کے معنے بدوں قرینہ ظہور (جس کے معنے پشت ہوں) کے پیدا ہونے کے لئے گئے ہوں۔ آیۂ کے معنے تو بالکل صاف ہیں۔ کہ انسانی فطرت ہی اقرار ربوبیت کر رہی ہے کیا مؤلف کی فطرت یہ اقرار نہیں کرتی۔ کہ پالنے والا خدا ہی ہے۔ اگر فطرت میں یہ اقرار موجود نہ ہوتا تو انسان خدا کو ماننے پر مکلف نہ کیا جاتا۔

کچھ ضرورت نہ تھی۔ کہ مؤلف کی کتاب کا جواب لکھا جاتا۔ یا اس پر ریویو کیا جاتا۔ کیونکہ جو عقلمند انسان اس رسالہ کو پڑھیگا۔ اس پر خود بخود روشن ہوجائے گا کہ مؤلف کے خیالات کس پایہ کے ہیں۔ اور وہ کہاں تک اپنے مطلب میں کامیاب ہوا ہے۔ مگر اس خیال پر کہ مؤلف کو یہ جھوٹی خوشی بھی نصیب نہ ہو۔ کہ اس کے رسالہ کا جواب نہیں دیا گیا۔ یہ چند سطور دوستوں کے اصرار پر بطور ریویو کے لکھی گئی ہیں ❖

خاکسار احمد الدین مختار عدالت گجرات

فیصلہ خدائی برمسلمات ثنائی۔ یہ وہ کتاب لاجواب ہے جس میں حضرت مرزا صاحب مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی وفات پر جو اعتراضات مخالفین سلسلہ حقہ کا کرتے ہیں۔ تاکہ مماثلت مسیح کا یہ پہلو بھی پورا ہو کہ یہود نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نعوذ باللہ ان کی موت کے سبب انہیں لعنتی ٹھہرایا تھا۔ ان تمام اعتراضات کا جواب مخالفین کے مسلمات سے دیا گیاہے۔ پرچہ اہلحدیث اور مولوی ثناء اللہ کے حالات پر یہ رسالہ کافی روشنی ڈالتا ہے۔ قیمت فی نسخہ ساڑھے تین آنہ ملنے کا پتہ :۔ دفتر الحق۔ پھول کی منڈی۔ میر قاسم علی صاحب ایڈیٹر اخبار الحق

عصر قدیم تاریخ زمانہ ایک بہت ہی دلچسپ اور مفید علم ہے اور انسان کے واسطے اس کا پڑھنا بہت ضروری ہے۔ ہندوستان کے مشہور ناولسٹ مولوی عبد الحلیم شرر صاحب نے عہد سلف کی ایک مختصر اور جامع تاریخ لکھکر اردو کے لٹریچر میں ایک قابل قدر اضافہ کیا ہے۔ زمانہ حضرت مسیح تک کے تمام حالات فتحمند متمدن اور ترقی یافتہ قوموں کے ایک جگہ جمع کئے گئے ہیں۔ اسیریا۔ بابل۔ مصر۔ فلسطین۔ یونان۔ روم وغیرہ سب ممالک کے اجمالی حالات درج ہیں۔ قیمت فی نسخہ عمر ہے ملنے کا پتہ دلگداز پریس۔ لکھنئو۔ کٹرہ بزن بیگ خان۔ ہے۔ تاریخ بجائے انگریزی کے ہمدی لگائی گئی ہے ❖

علاج الطیور مرغی۔ بط۔ کبوتر۔ تیتر وغیرہ خانگی پرندوں کے عوارض اور ان کا علاج اور ان کے بچوں کی حفاظت تمام ضروری باتیں جناب ڈاکٹر صدیق حسین بلی صاحب جی۔ پی۔ وی۔ سی لاہور نے لکھ کر بصورت کتاب شائع کی ہیں۔ یہ نایاب کتاب بقیمت ۸ر فی نسخہ۔ ملنے کا پتہ:۔ ہلال ٹریڈنگ کمپنی ع۲۳ پیسہ اسٹریٹ لاہور

الخطبہ (۱) دو سید زادیوں کے واسطے اور دو شریف زادیاں عظیم الشان خاندان کی ہیں۔
(۲) ایک شریف نیک نوجوان۔ پیرزادہ۔ احمدی جو قادیان میں رہتا اور درزی کا کام کرتاہے۔ نکاح کی خواہش رکھتا ہے (۳) ایک احمدی نوجوان درزی بھائی جو قادیان میں کام کرتاہے طالب نکاح ہے۔
سب کی خط وکتابت معرفت دفتر بدر ہو۔

قادیان میں عید اضحیٰ

۲۰۔ نومبر ۱۹۱۲ء کو قادیان میں عید اضحےٰ کی نماز حسب معمول حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ نے پڑھائی جو مسجد اقصیٰ میں پڑھی گئی۔ نماز کے بعد حضرت نے جو خطبہ پڑھا اس کا خلاصہ میرے اپنے الفاظ میں اس طرح پر ہے کہ آپ نے ایک نوجوان تعلیمیافتہ کا ذکر کیا کہ آپ اس کو قرآن مجید کے احکام کی طرف توجہ دلا رہے تھے اور سمجھا رہے تھے کہ مسلمانوں کی ترقی اور بحالی دین کی راہ سے ہوگی وہ دین اسلام کے سچے متبع ہوں گے۔ اللہ تعالےٰ ان کی ہر قسم کی ذلتوں اور مصیبتوں کو دُور کر دے گا مگر اس جنٹلمین نے کہا کہ آپ ہم کو تیرہ سو برس پیچھے لے جا رہے ہیں۔ گویا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے جو اصول عملدرآمد کے تیرہ سو برس پہلے دئے تھے اُن کی نظر میں آج وہ نعوذ باللہ کارآمد نہیں ہیں اور ان پر عمل کرنا ترقی کی رو کو تیرہ سو برس پیچھے ہٹانا ہے۔ آپنے ظاہر کیا کہ اس قسم کے خیالات ایک دو نہیں۔ بہتوں کے دلوں میں ہیں۔ پھر آپنے بتایا کہ یہ تو قرآن مجید اور اسلام کے حدود شرائع کو باطل کرنے کی ایک کوشش تھی۔ نمازوں کے ترک کے لئے پہلی کوشش یوں شروع ہوئی۔ کہ وہ اپنی ہی زبان میں ادا کی جایا کرے قرآن مجید کا پنجابی ترجمہ اس میں پڑھا جایا کرے۔ ایسا ہی دوسری زبانوں میں اصل قرآن نہ پڑھا جاوے۔ مجھ سے جس شخص نے ذکر کیا میں نے اس کو کہا کہ پھر نثر سے نظم میں ہوگا۔ پھر وہ نظم کسی ٹھمری کی شکل اختیار کرے گی اور رفتہ رفتہ اس کے ساتھ ڈھولک وغیرہ ساز ہوں گے۔ اور یہ اچھا خاصہ تماشا ہو جائے گا اور مسلمانوں میں جو چیز مشترک تھی (عربی زبان اور قرآن) وہ جاتی رہے گی اور نہ نماز کی حقیقت پیدا ہوگی۔

پھر اس سے ترقی ہوئی تو میرے کانوں میں آوازیں آئیں کہ کرسیوں پر بیٹھ کر سامنے بنچ یا میز ہوں اور نماز کے لئے لوگ جمع ہو جایا کریں تو خدا تعالےٰ کی حمد میں کوئی گیت گادے جہاں کسی کے دل میں جوش پیدا ہووے وہ اس مقام پر یعنے منبر پر ذرا سر جھکا دیا کرے اس قسم کی آوازیں میرے کانوں میں ترک نماز کے لئے آئیں پھر روزہ کے متعلق کہا گیا کہ بھوکا رہنا بالکل بے فائدہ ہے۔ اگر روزہ رکھنا ہی ہے تو اس میں اخروٹ (میوہ جات) کھائے جایا کریں۔

یہ تو تعلیمیافتہ لوگوں کی توضیح تھی بعض دوسرے لوگوں نے کہہ دیا کہ جو غریب ہو وہ روزہ رکھ لے اور امرا صرف فدیہ دیدیا کریں۔

پھر حج کے لئے کہا گیا کہ قومی کانفرنس علی گڑھ میں شمولیت سے یہ فرض ادا ہو جاتا ہے اور کافی ہے کہ لوگ وہاں شامل ہو جایا کریں اور زکوٰۃ کے بدلے قومی کاموں میں چندہ دیدیا۔ اب میرے کانوں میں قربانی کے روکنے کی آوازیں آتی ہیں۔

یہ تمام باتیں مسلمانوں کی بدقسمتی کی ہیں انکو چھوڑ کر یہ ترقی نہیں کرسکتے اگر اسلام ہی ان کے ہاتھ میں نہ رہا تو یہ کچھ بھی نہ ہونگے۔

پھر آپنے قربانی کے متعلق اس کی حقیقت اور فلسفہ پر مختصر سی تقریر فرمائی اور بتایا کہ کسطرح پر قدرت نے قربانی کا سلسلہ جاری کیا ہوا ہے۔ آپ قربانی کی حقیقت بتا رہے تھے کہ ضعف غالب ہو گیا اور تقریر کا نیا سلسلہ بند کرنا پڑا اس لئے دعا پر خطبہ کو ختم کر دیا۔

اخبار عالم پر ایک نظر

کسی نے دیوالی کے دن ملتان میں سری لکھشمی کی مورتی کو توڑ کر اس کے زیورات اُتار لئے۔ ہندو مسلمانوں کے نام یہ الزام تھاپتے ہیں۔ آریوں پر کیوں یہ الزام نہ لگایا گیا وہ بھی تو مورتی پوجا کے مخالف ہی ہیں مگر ان پر کیوں الزام لگاتے۔ جبکہ یہ رسم ان کے بھتیجے بھانجوں نے ہی اختیار کیا ہے۔ مسلمانوں کو نشانہ بنانا محض عداوت کی علامت ہے ان عقل کے اندھوں کو یاد رکھنا چاہیئے کہ شریعت اسلام مسلمانوں کو کسی کے بُت تک کو بھی گالی نکالنے سے روکتی ہے پھر ایسا کام وہ کیونکر کر سکتے ہیں + مولوی شبلی نے بذریعہ تار لکھنؤ سے ۱۶۔ نومبر ۱۲ء اہل اسلام کے نام یہ پیغام بھیجا کہ مسلمان عید کے موقعہ پر خوشیاں نہ منائیں اور یہ بھی فتوےٰ دیا کہ مسلمان قربانیوں کے جانور فروخت کر کے انکی قیمت بطور چندہ مجروحین ٹرکی کے لئے دیدیں جسپر قریباً تمام اسلامی فرقے اظہار ناراضگی کر رہے ہیں کیونکہ ایسے فتوے شریعت محمدیہ میں رخنہ اندازی کا موجب ہیں +

ہمعصر وطن نے بھی اپنے ۲۲-۹-۱۲ کے پرچہ میں [illegible] [illegible] لکھا ہے کہ مسلمان خوب تل کھول کر خوشیاں منائیں اور ہر ایک نے قربانیاں کیں سوگ دشمنوں کے گھر ہے نہ کہ مسلمانوں کے ہاں بلقین [illegible] مزہ چکھ چکا ہے اور یورپ بھی [illegible] تعالےٰ نے تدبیر جیسی سے تتر بتر ہو گیا اس سے بڑھ کر کیا خوشی ہو سکتی ہے۔"

اب یہ راز سربستہ افشا ہو گیا ہے کہ روس نے بلقانی ریاستوں اور یونان کو یقین دلایا تھا کہ ترکوں کے کامیاب ہوتے ہی میں بھی میدان کارزار میں کود دوں گا + وادی بڑزا کی جنگ میں بلغاریوں کے مقابلہ میں ترک مظفر و منصور ہوئے + ۲۵۔ اکتوبر قسطنطنیہ۔ بارانس کی جنگ میں ہماری فوج نے بلغاریوں سے ۵ میٹر لیوز توپیں چھینلیں اور دو کمانڈروں اور دو لفٹنٹوں اور بہت سے بلغاری سپاہیوں کو گرفتار کر لیا۔ غنیم میدان کارزار میں اپنے کثیر التعداد مقتولین چھوڑ گیا ہے + ترکی فوج نے قرق کلیسا کو بلغاریوں سے ایک جنگ شدید کے بعد واپس لیا ہے + آستانہ سے تار دیتا ہے کہ ایڈریانوپل کی خبروں سے ثابت ہوتا ہے کہ ترک اپنے غنیم کا بڑی کامیابی سے مقابلہ کر رہے ہیں +

در مذمت بُت پرستی

بُتوں سے عشق کرنا سخت خبث اور بدکاری ہے
جہاں ذلت ہے ذلت ہے جہاں خواری ہے خواری ہے

جہاں قسمت میں عاشق کی فقط اک بیقراری ہے
ہمیشہ چیخنا! رونا!! بلکنا!!! آہ و زاری ہے

عبث وہ چیلے بن کے ان بتوں کے جان دیتے ہیں
جو ان کے پیچھے لگتا ہے وہ بھوجان عاری ہے

بڑے جو شرک و بدعت میں خدا نے ہے یہ فرمایا
کبھی نہ اس کو بخشوں گا۔ وہ کافر ہے وہ ناری ہے

ہر اک کی آجکل شیطان نے ایسی عقل ماری ہے
جہاں دیکھیں نظر آتا بتوں کا ہی پجاری ہے

تہی انصاف سے بولو خدا سے ڈر کے اے یارو
کہ آیا بُت پرستی میں بھی کوئی دینداری

بچیں ہم قید الفت سے جو ہووے ماسوا اللہ
دعا صبح و مسا اشرف خدا سے

خاکسار محمد علی اشرف حفی اللہ عنہ
ہوشیارپوری از قادیان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلہ

BADR

بدر

QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

قیمت پیشگی

ضمیمہ درس قرآن مجید

اگر تو تشنہ لبی از فراق یار ازل

Registered No. L. CCLXXXVIII

بنوش جرعۂ وصلش زجام نورالدین

جلد ۱۲

۱۳۳۰ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق

۱۹۱۲ء مطابق

چار روپے پیشگی

نمبر ۲۱

کہ ضعیف و مردود لی گرقادیاں درآ

بروز جمعرات

کہ ہست محی موتیٰ کلام نورالدین

دس شرائط بیعت

اوّل۔ یہ کہ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہوجائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا۔ اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا۔ چہارم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور ہر حالت میں راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا۔ بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا وہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کرلیگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوۃ محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا۔ کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفیٰ مارا امام و پیشوا

اندریں دیں آمدہ از مادریم
ہم بریں از دارِ دنیا بگذریم

آن کتاب حق کہ قرآن نام او
بادۂ عرفان ما از جام او

آں رسولے کش محمدؐ ہست نام
دامنِ پاکش بدستِ ما مدام

مہر او باشیر شد اندر بدن
جاں شد و باجاں بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را بروشد اختتام

ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ مارا وحی وایمائے بود
آں نہ از خود از ہماں جائے بود

اقتدائے قول او در جان ماست
ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست

از ملائک واز خبرہائے معاد
ہرچہ گفت آں مرسل رب العباد

آں ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آں مستحق لعنت است

معجزاتِ او ہمہ حق اندوراست
منکر آں مورد لعنِ خدا است

معجزاتِ انبیائے سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین

برہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہرکہ انکارے کند از اشقیاست

یکقدم دوری ازاں عالیجناب
نزد ما کفر ست و خسران و تباب

بدر پریس قادیان میں معراج الدین عمر پروپرائٹر و پرنٹر پبلشر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا۔

اخبار قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ الودود کی صحت احباب مخلصین کے لئے موجب شکر و امتنان ایزد منان ہے۔ آپ ظہر و عصر، مغرب و عشا کی نمازیں مسجد مبارک میں اپنی امامت کے ساتھ پڑھاتے ہیں۔ بین الظہر والعصر بخاری شریف کا درس ہوتا ہے اور مغرب کے بعد صاحبزادہ عبدالحی قرآن مجید پڑھتے ہیں اور عشاء کے بعد حضور گھر تشریف لے جاتے ہیں۔ ہمارے مسافر عنقریب لوٹنے والے ہیں خدا نے کامیاب فرمایا۔ عرب عبدالحی کا خط آیا ہے کہ ہم معہ حضرت صاحبزادہ صاحب ۔ نومبر کو مکہ معظمہ میں پہنچ گئے اور ہم نے سب بھائیوں کے لئے دعا کی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

سالانہ جلسہ

برادران! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ہمارا سالانہ اجتماع جو ۲۵ - ۲۶ - ۲۷ دسمبر کو ہوگا قریب آرہا ہے اس سالانہ جلسہ کی بنیاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خود اپنے ہاتھ سے رکھی تھی اور ہم اجو اس کے ہاتھ پر پاک ہو چکے ہیں یہ فرض ہے کہ آپ کی اٹھائی ہوئی بنیادوں کی تکمیل میں پوری ہمت اور عزم سے لگے رہیں آپ کی اس سالانہ اجتماع کی بنیاد ڈالنے سے آپ کے ہی پاک الفاظ میں یہ تھی کہ تا ہماری جماعت کے لوگ بہ نیت استفادہ ضروریات دین و مشورہ اعلائے کلمۂ اسلام" اکٹھے ہوا کریں۔ سو بحمد اللہ یہی پاک مقصد اب تک اس اجتماع میں ہمارے مدنظر ہے۔ استفادہ ضروریات دین اور اعلائے کلمۂ اسلام یہ دونوں وہ پاک اغراض ہیں جن کے لئے قرون اولیٰ کے پاک لوگوں نے اپنی زندگیاں وقف کر رکھی تھیں اور ہر قسم کی تکالیف اور مشکلات کو اٹھا کر ان اغراض کے حصول میں لگے رہتے تھے جب سے مسلمانوں نے ان پاک مقاصد کو اپنی نظروں سے پرے ہٹا دیا اسی وقت سے ان کے مصائب کا بھی آغاز ہوا۔ انھوں نے تو آرام طلبی کے لئے اس مشکل راہ کو چھوڑنا چاہا تھا مگر اس کو چھوڑ کر انھیں بہت بڑی بڑی مشکلات اٹھانی پڑیں اور دنیا میں سے ان کی سلطنت۔ انکی شوکت۔ ان کی عزت سب کچھ اعلائے کلمۂ اسلام کے مقصد عالی کو چھوڑنے کے ساتھ ہی رخصت ہوگئے۔ پس یہ نہائت ہی تنگدلی اور ناسمجھی کے خیالات ہیں جو دلوں میں ایسے وساوس پیدا ہوتے ہیں

کہ سالانہ جلسہ پر ہمارا اسقدر روپیہ خرچ ہو جاویگا یا سفر میں ایسی ایسی تکالیف پیش آوینگی۔ خدا کی راہ میں تکالیف کو خوشی سے برداشت کرنا سیکھو تاکہ تمہارے اندر ایک پاک روح پیدا ہو کر دنیا کو اسلام کیطرف کھینچے گو آجکل دنیا میں بھی جو لوگ کچھ کام کرنا چاہتے ہیں وہ بھی اس اجتماع کے اصول کو سمجھ کر اس پر عمل پیرا ہوتے ہیں مگر میں آپ کو سچ سچ کہتا ہوں کہ ہمارے آقا و مرشد نے ہمارے لئے اس سالانہ اجتماع میں شمولیت کو دنیا کے لوگوں کی تقلید میں ضروری قرار نہیں دیا بلکہ اللہ تعالےٰ نے اسے اس راہ پر چلایا۔ اور اب تو ہم اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں کہ ہر سال کس قدر نئے برکات کا موجب یہ ہمارا سالانہ اجتماع ہوتا ہے بات صرف یہ ہے کہ جب تک تم اس پاک نیت کو دل میں لیکر آتے ہو جس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کی بنا ڈالی تھی تو تمہارا ایک ایک قدم اللہ کی راہ میں اٹھتا ہے اور اللہ تعالیٰ کبھی اخلاص سے اٹھائے ہوئے قدم کو ضائع نہیں کرتا۔ ہاں اگر استفادہ ضروریات دین اور اعلائے کلمۂ اسلام کی نیت کو چھوڑ کر ادھر کا رخ کروگے تو بے شک تم نے اپنا وقت بھی ضائع کیا روپیہ بھی ضائع کیا اور تکلیف بھی ناحق اٹھائی مگر کسقدر فضل خدا کا ہم پر ہے کہ اس دوہری غرض کو پورا کرنے کے لئے یہاں اس نے کسقدر اچھا سامان عطا فرمایا ہے یعنی ایک طرف حضرت خلیفۃ المسیح کے پاک وجود سے ضروریات دین کے استفادہ کا کیسا اچھا موقعہ دیا ہے جس سے بہتر اور مخلص ناصح دنیا میں تمہیں کہیں نہیں مل سکتا اور دوسری طرف اعلائے کلمۂ اسلام کی جو عملی صورتیں ہیں انکے متعلق اس سالانہ اجتماع میں تمھیں غور اور مشورہ کرنے کا موقعہ سلسلہ کے کاروبار کو دیکھ کر اور اسکی گذشتہ کارروائی کو سنکر کیسا اچھا ملتا ہے اور اس طرح پر تمہاری یہ دونوں ضروریات جو ایک سچے مسلمان کے مقاصد میں سب سے اول ہونی چاہئیں کس احسن طریق پر پوری ہو رہی ہیں ؛

جو لوگ ہمارے احباب میں اکثر قادیان آتے رہتے ہیں وہ یہاں آنے کے فوائد کو بھی خوب سمجھتے ہیں مگر جماعت کا بہت بڑا حصہ ایسا ہے کہ انھیں سال میں اگر کوئی یہاں تک آنے کا موقعہ مل سکتا ہے تو وہ یہی سالانہ اجتماع کا موقعہ ہے پس ہر جگہ کے مخلص احباب کی خدمت میں میری یہ درخواست ہے کہ وہ دوسرے احباب کو بھی اس کام میں شمولیت کے لئے تحریک کریں بعض احباب کو کئی کئی سال یہاں آئے ہوئے گذر گئے ہیں انکو

خوب سمجھ لینا چاہیئے کہ اس طرح سلسلہ سے ایک قسم کی اجنبیت سی دل میں پیدا ہوتی چلی جاتی ہے جس کا اثر گو پہلے کھلا کھلا محسوس نہ ہو مگر تھوڑے دنوں میں ہی طبیعت کا رنگ بالکل بدل جاتا ہے اسلئے سال میں ایکبار اس تعلق کو اس رنگ میں ضرور تازہ کرنا چاہیئے میرے دوستو اللہ تعالےٰ نے ہمارا یہ اجتماع ایک خاص غرض کے لئے قائم کیا ہے اور ہمارے ذمہ ایک نہائت ہی اہم ذمہ واری کا کام ڈالا گیا ہے ہماری ذمہ داری دوسرے لوگوں کے برابر نہیں کہ ہم اگر خاموشی سے اپنے چند متعلقین کا پیٹ بھرنے کا سامان کردیں تو ہماری غرض حاصل ہوگئی۔ نہیں بلکہ اس زمانہ میں اسلام کو دنیا کے چاروں کونوں میں پہنچانے کا کام اس سلسلہ کے ذمہ ڈالا گیا ہے اب غور کرو کہ اس ذمہ واری کو تم نے کہاں تک سمجھا ہے اور ابھی کونسا حصہ اس کا پورا کیا ہے جو سستی ہو رہی ہیں وہ خدا کے لئے سستی کو چھوڑ دیں ورنہ ایسا نہ ہو کہ اس ذمہ داری کے ناقابل سمجھ کر خدا کا ہاتھ انہیں الگ کر دے۔

پس اس سالانہ اجتماع میں شمولیت کے لئے میں اپنے دوستوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ بلند ہمتی سے کام لیں اور اگر کوئی مشکل نظر آئے تو اس پر غالب آنے کے لئے اور بھی ہمت کو بلند کریں بہت سے دوست ہیں جو چھوٹے چھوٹے عذرات کی وجہ سے اس بابرکت اجتماع میں شمولیت سے محروم رہ جاتے ہیں۔ میرے دوستو! چھوٹی اغراض کو بڑے مقاصد کے سامنے قربان کرنا سیکھو جب تک اس امر کو ہاتھ میں لیکر کام نہ کروگے کامیابی کا منہ دیکھنا مشکل ہے یاد رکھو کہ دنیا کی ہر ایک غرض دین کے مقاصد کے سامنے ایک حقیر چیز ہے۔

کیا ایک سال میں پانچ سات یا دس دنوں کے لئے تم اپنے وطنوں کو چھوڑ نہیں سکتے اور ایک نہایت خفیف حصہ اپنے مال کا اللہ کی راہ میں سفر کرنے کے لئے خرچ نہیں کر سکتے؟ جب تم ان باتوں کو مانتے ہو تو عملی طور پر ان کو کر کے دکھاؤ ورنہ خالی مان لینے سے کوئی فائدہ نہیں موت ہر وقت سامنے کھڑی ہے کون جانتا ہے کہ جب وہ ایک نیکی کے موقعہ کو ہاتھ سے دیدیگا تو اس کے کفارہ کے لئے پھر اسے دوسرا موقعہ بھی ملجائیگا پس جو موقعہ ملتا ہے اسے غنیمت سمجھ کر اس سے فائدہ اٹھاؤ اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرو کہ وہ کسی مشکل کو تمہاری راہ میں روک نہ ہونے دے۔

سالانہ جلسہ کی اطلاع کے ساتھ میں ایک دوسرے اہم امر کی طرف اپنے احباب کو متوجہ کرنا ضروری سمجھتا ہوں وہ جلسہ سالانہ کے اخراجات کا سوال ہے۔ ۳۰ نومبر تک کافی روپیہ اخراجات جلسہ کے لئے ہمارے ہاتھ میں ہونا چاہیئے تاکہ اطمینان سے ضروری اشیاء مہیا کرلی جاویں اخراجات جلسہ کا تخمینہ تین ہزار روپے سے کسی صورت میں کم نہیں اور یہ اٹل ضرورت ہے اور اسے پورا بھی احمدی جماعت نے ہی

وفاتِ مسیح

وفاتِ مسیح کا مسئلہ احمدی برادران کے واسطے کچھ بہت دلچسپی کا موجب نہیں رہا۔ کیونکہ بہت کچھ اس کے متعلق کتابوں اور اخباروں میں لکھا جاچکا ہے۔ لیکن ہنوز بعض علاقے ایسے بھی ہیں جہاں کے لوگ تاحال اسی مسئلہ کے گرداب میں پھنسے ہوئے ہیں۔ بنگال و بہار کے علاقہ میں بھی اس کے متعلق بحثیں ہوتی رہتی ہیں۔ اس واسطے ہم برادرم سید ارادت حسین صاحب کا مضمون وفاتِ مسیح کے متعلق درج اخبار کرتے ہیں۔

(اڈیٹر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

حضرت مسیح کی موت اور زندگی میں جیسا کہ تینوں قوموں یہودی۔ عیسائی اور مسلمانوں (قرون اولیٰ کے) نے دھوکا کھایا ہے۔ شاید کسی دوسری بات پر کسی قوم کو ایسا مغالطہ ہوا ہو۔

یہودیوں نے اپنے زعم میں یہ سمجھا کہ ہم نے عیسیٰ کو صلیب پر مار ڈالا ہے جس سے وہ یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ بحکم توریت "جو صلیب پر مرا وہ لعنتی موت مرا"۔ اس لئے وہ خدا یا خدا کے رسول تو کیا ایک راستباز انسان بھی نہیں۔ جیسا کہ قرآن کریم میں اس کا مقولہ درج ہے۔ "انا قتلنا المسیح ابن مریم رسول اللہ"۔ رسول کا لفظ اس مطلب کے لئے بطور طعن استعمال کرتے ہیں۔

عیسائی کہتے ہیں کہ وہ ہمارے کفارہ کے لئے صلیب پر جان دے کر تیسرے دن جی اُٹھا اور جلالی جسم قبول کرکے خدا کے داہنے ہاتھ جا بیٹھا۔

مسلمانوں نے بعض مفسرین کی بے سند روایتوں کی بناء پر یہ مان لیا ہے کہ عیسیٰ کو خدا نے ایک کوٹھڑی (جس میں کہ یہودیوں نے ان کو قید کیا تھا) سے چھت پھاڑ کر اُٹھا لیا اور یہودا نامی ایک شخص جو مسیح کو کوٹھڑی سے صلیب دینے کے لئے لانے گیا تھا۔ مسیح کا ہم شکل بن گیا اور اسی کو یہودیوں نے پکڑ کر صلیب دے دیا اور عیسے اب تک آسمان پر بغیر کسی تغیر کے زندہ ہیں۔

ان تینوں خیالوں نے دنیا میں فسادِ عظیم برپا کر دیا اور ان بے بنیاد خیالوں نے بنائے دین کو ہلا دیا اور دنیا میں ایک تباہی کا موجب ہوئے۔

یہود تو اپنی اس شیخی اور تبرا بازی سے۔ ضربت علیہم الذلۃ (ان پر ذلت کی مار ماری گئی) و باؤ بغضب علی غضب (انھوں نے غضب پر غضب خریدا) و کونوا قردۃ خاسعین (ہو جاؤ بندر ذلیل) کے مصداق ہوئے۔ اور معصوم کی اہانت کرکے اس نتیجہ کو پہنچے اور مسیحی نے اس مسئلہ کفارہ اور لعنت کو (جو بنیاد ہے مسیح کے اللہ اور ابن اللہ ہونے کا) جو خدائے برتر کے حضور حد درجہ کی شوخی اور گمراہی ہے جس کے بارہ میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ لقد کفر الذین قالوا ان اللہ ھو المسیح ابن مریم و کبرت کلمۃ تخرج من افواھھم تکاد السمٰوٰت الخ۔ (تحقیق کافر ہوئے جنھوں نے کہا کہ اللہ وہی مسیح ابن مریم ہے یہ بڑا بول ہے جو ان کے منہ سے نکلتا ہے پوری آیۃ کا ترجمہ یہ ہے پھٹ جائے آسمان اور شق ہو جائے زمین یہ کہ کہا جاوے کہ خدا کو بیٹا ہے۔) حقیقت میں اس سے بڑھ کر کوئی گناہ نہیں کہ ایک عاجز انسان کو خدا بنایا جاوے یا تاکہ دنیا میں اباحت پھیلانے کے علاوہ خود حضرت مسیح کی سخت توہین کی ہے کیونکہ خدا سے دل کا برگشتہ ہو کر دل سیاہ ہو جاوے خدا کی محبت سے بے بہرا۔ اُسمیں اور خدا میں باہم بغض و نفرۃ و عداوت پیدا ہو جائے۔ اس وجہ سے شیطان کا نام لعین ہے اور مسلمانوں کا مسیح کو آسمان پر رہنے کا اعتقاد رکھنا گرچہ خاص طور سے کفر و شرک تو نہیں لیکن شرک کو مدد دینا اسلام کی جڑ کاٹنا اور جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی توہین ضرور ہے۔ اللہ اللہ خیال کرنے کی بات ہے۔ کہ اسی مسئلہ میں ہماری مسجدوں کو خالی کر دیا اور گرجوں کو بھر دیا خدا فرماتا ہے۔ والذین یدعون من دون اللہ لا یخلقون شیئًا و ھم یخلقون اموات غیر احیاء و ما یشعرون ایان یبعثون (اور وہ جو سوائے خدا کے خدا پکارے جاتے ہیں انہوں نے کوئی چیز پیدا بھی کی۔ (افسوس مسلمان انکو خاص طور سے بھی جانتے ہیں) وہ خود پیدا کئے ہوئے ہیں مُردہ بھی زندہ نہیں وہ نہیں جانتے کہ کب اٹھائے جائیں گے تمہارے لئے زمین جائے قرار ہے) مگر وہ باوجود خدا پکارے جانے کے مرے نہیں قانون خداوندی کیسی ہے و لکم فی الارض مستقر و فیھا تحیون و فیھا تموتون الخ (تم اسی زمین میں زندہ رکھے گئے اور اسی زمین میں مرے اور اسی زمین سے (یوم قیامت) نکالے جاؤ گے) لیکن وہ کل قوانین بشریہ سے بری ہیں خدا کہتا ہے۔ کل من علیھا فان (کل چیزوں پر فنائیت ہے) مگر مسیح دو ہزار برس سے تاقیامت ہیں جناب سرور کائنات جو افضل النبی ہیں۔ مر کر مدینہ میں مدفون ہیں مگر عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر بلاتغیر و تبدل موجود ہیں۔ انجیل میں بشارت ہے یاتی من بعدی اسمہ احمد (میرے بعد احمد صلے اللہ علیہ وسلم آوینگے) لیکن مسیح ابھی تک موجود اس لئے احمدؐ کے آنے کا وقت مقصود ہے۔ غرض ان قولوں نے کہ "صلیب دئے گئے" یا "صلیب دیکر زندہ کئے گئے" یا یہ کہ وہ زندہ آسمان پر اُٹھائے گئے۔ دنیا میں عجیب عجیب فساد برپا کئے ہیں۔ جس کو خداوند کریم وحدہٗ لاشریک فرماتا ہے اور ان تمام پیچیدگیوں کو نہائت صراحت کے ساتھ حل فرمایا ہے۔ کما قال اللہ تعالےٰ

و قولھم انا قتلنا المسیح عیسیٰ ابن مریم رسول اللہ و ما قتلوہ و ما صلبوہ و لٰکن شبہ لھم و ان الذین اختلفوا فیہ لفی شک منہ ما لھم بہ من علم الا اتباع الظن و ما قتلوہ یقینًا بل رفعہ اللہ الیہ و کان اللہ عزیزًا حکیمًا۔ و ان من اھل الکتاب الا لیؤمنن بہ قبل موتہ و یوم القیامۃ یکون علیھم شھیدًا۔ یعنے ہم کہتے رہے ہیں کہ ہم نے مسیح ابن مریم کو جن کو رسول اللہ کہا جاتا ہے۔ قتل یا صلیب کرکے لعنتی موت مارا ہے اور حقیقت یہ ہے کہ انھوں نے اس کو نہ قتل کیا ہے اور نہ صلیب سے مارا ہے لیکن ان کے واسطے شبہ ڈالا گیا ہے اور اس میں ان لوگوں میں خود اختلاف ہے وہ لوگ اس کی طرف سے شک میں ہیں۔ ان کو اس کا کچھ علم نہیں۔ صرف گمان ہے کہ صلیب پر مرا حالانکہ یقینًا اس کو انھوں نے نہیں مارا بلکہ خدا نے اس کو صلیبی موت سے بچا لیا اس کا درجہ بلند کیا وہ زبردست حکمت والا ہے اس نے عجیب حکمت سے مسیح کو بچایا اور کوئی اہل کتاب نہیں جو ایمان لاوے مسیح پر قبل اپنے موت طبعی مسیح کے کیونکہ اس کا گمان مسیح کے قتل بالصلیب کا مسیح کو نبی تسلیم کرنے سے روکتا ہے اور مسیح قیامت کے دن انپر گواہ ہوگا۔

دوسری جگہ فرماتا ہے۔ فلما احس عیسیٰ منھم الکفر قال من انصاری الی اللہ قال الحواریون نحن انصار اللہ آمنا باللہ واشھد بانا مسلمون ربنا امنا بما انزلت واتبعنا الرسول فاکتبنا مع الشٰھدین و مکروا و مکر اللہ واللہ خیر الماکرین۔ اذ قال اللہ یعیسیٰ انی متوفیک و رافعک الیّ و مطھرک من الذین کفروا و جاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ ثم الیّ مرجعکم فاحکم بینکم فیما کنتم فیہ تختلفون۔ (پس جب عیسے نے یہودیوں میں سرکشی دیکھی۔ تو کہا کون اللہ کیطرف میرا مددگار ہے۔ حواریوں نے کہا ہم اللہ کے مددگار ہیں

ایمان لائے ہم اللہ پر اور شاہد رہ کہ ہم فرمانبردار ہیں۔ اے رب ہمارے جو کچھ تونے اتارا ہم پر۔ اس پر ہم ایمان لائے اور رسول کے تابع ہیں۔ پس ہم لوگوں کو گواہوں میں لکھ۔ اور یہودیوں نے مسیح کو صلیب دینے کے لئے ایک خفیہ تدبیر کی اور اللہ ہی نے اس کو بچانے کے لئے ایک خفیہ تدبیر کی اور اللہ نیک تدبیر کرنے والا ہے۔ جب کہا اللہ نے اے عیسٰے میں تجھے صلیبی موت سے بچا کر طبعی موت سے مارنیوالا ہوں اور تجھ کو اپنی طرف رفعت دینے والا ہوں۔ اور تجھ کو کافروں کے الزاموں سے پاک کرنے والا ہوں اور تیرے تابعین کو تیرے منکرین پر فوقیت دینے والا ہوں اور پھر اس کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔ پس تمہارے درمیان اون باتوں میں جس میں تم اختلاف کرتے۔ تجھے فیصلہ کروں گا۔

آیات مندرجہ بالا سے دو باتیں صاف طور سے ظاہر ہوئیں۔ اولاً یہ کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام صلیب پر نہیں مرے بلکہ ان کی موت کا لوگوں کو شبہ ہو گیا اور خدا نے ان کو صلیبی موت سے بچا لیا۔ دوسرے یہ کہ اپنی طبعی موت سے مرے۔ آسمان پر اس جسم عنصری کے ساتھ اٹھائے نہیں گئے۔ ہم دونوں کو الگ الگ عنوان سے ذیل میں درج کرتے ہیں۔ اور دکھلاتے ہیں کہ کس قدر غلط خیال ان کے بارے میں پڑا ہوا ہے۔

حضرت[1] عیسٰی علیہ السلام صلیب پر نہیں مرے بلکہ زندہ صلیب پر سے اتارے گئے

اس بات پر یہود اور نصاریٰ دونوں کا اتفاق ہے۔ کہ حضرت مسیح صلیب پر چڑھائے گئے اور یہ بات تاریخی طور سے اس قدر پایہ ثبوت کو پہونچی ہے جس کا انکار نہیں ہو سکتا۔ مگر بعض مسلمان قرون اخری یہ تو کہتے ہیں۔ کہ آپ کے صلیب دینے کے لئے یہودیوں نے مشورہ کیا۔ اور صلیب دینے کے لئے آپکو قید بھی کیا مگر صلیب پر ایک دوسرا آدمی یہودا نامی مارا گیا۔ اور مسیح قید خانہ سے چھت پھاڑ کر آسمان پر اٹھائے گئے۔ گو یہ ایسی بات ہے کہ باور نہیں کی جا سکتی۔ کیونکہ یہودا دو حال سے خالی نہ تھا یا تو وہ مسیح کا دوست تھا یا دشمن۔ پس اگر دوست تھا تو جب کہ مسیح آسمان پر گئے تو خدا کو کیا ضرورت تھی۔ کہ ایک بے گناہ کو لعنتی موت مارے کیا خدا کو ڈر تھا کہ یہود مسیح کو پکڑنے کے لئے آسمان پر حملہ کرینگے۔

اور اگر دشمن تھا تب بھی جب اس کو صلیب دینے کے لئے یہودیوں نے پکڑا تو ضرور چلایا ہو گا کہ مجھ کو کیوں صلیب دیتے ہو میں تمہارا دوست ہوں دیکھو ہمارے فلاں فلاں رشتہ دار ہیں میں فلاں جگہ کا رہنے والا ہوں۔ اگر میں مسیح ہوں تو یہودا کہاں ہے جو مسیح کو قید خانہ سے لانے گیا تھا اس کے رشتہ دار اگر صورت سے نہیں تو اس کے اکثر خاندانی باتوں کے بتانے سے اور دوسرے بہت سے کاموں کے پتہ دینے سے ضرور پہچانتے نیز وہ لوگ ضرور یہ بھی خیال کرتے کہ اگر یہ مسیح ہے تو یہودا کہاں ہے اور اگر سب کے سب ایسے ہی اندھے تھے اور اس کو صلیب دیدیا تو پھر بعد کو یہودا کی تلاش نہ پانے سے بہت شور ہوتا مگر تاریخیں اس بات سے ساکت ہیں پس یہ بات بالکل لغو ہے اور یہ بات ظاہر ہے کہ مسیح کا صلیب پر چڑھایا جانا ایک واقعہ ہے جس کا انکار نہیں ہو سکتا۔ لیکن یہود کہتے ہیں کہ مسیح صلیب پر لعنتی موت مرے اور عیسائی بھی اس بات کو قبول کرتے ہیں کہ صلیب پر وہ مرے تو ضرور۔ لیکن تین دن کے بعد زندہ ہو کر اور جلالی جسم پا کر آسمان پر چلے گئے۔

اور اصل یہ ہے کہ وہ صلیب پر سے زندہ اتارے گئے اور پھر ایک مدت دنیا میں زندہ رہ کر اپنی طبعی موت سے مرے جس کا ثبوت حسب ذیل ہے۔

اس بات کا ثبوت کہ مسیح علیہ السلام کی جان صلیب پر نہیں نکلی اس کا اس قدر قلیل مدت صلیب پر رہنا ہے کیونکہ وہ دو پہر سے ۳ بجے تک صلیب پر رہے اور شام ہونے سے پہلے اتار لئے گئے۔ اور دفن کئے گئے۔

اب ظاہر ہے کہ اس قدر جلد انسان صلیب پر نہیں مرا کرتا کیونکہ ہاتھ پاؤں میں کیلیں ٹھونکنا بذات خاص کچھ ایسا مہلک نہیں اسلئے کہ اس سے زیادہ خون نہیں نکلتا۔ بلکہ درد۔ بھوک اور پیاس اور اعضاء پر زور پڑنے سے مصلوب چار پانچ دن میں مرا کرتا ہے۔

اور پلاطوس نے بھی جب سنا کہ مسیح مرگیا تو اسے تعجب آیا[1] کہ اتنا جلد کیوں کر مرگیا مصلوب کی صلیب سے اتارنے کے بعد دونوں پاؤں ہتوڑوں سے توڑ دئے جاتے ہیں۔ مگر آپ[2] کے نہیں توڑے گئے۔ غرض کوئی ایسی وجہ نہیں معلوم ہوتی جس سے یقین کیا جاوے کہ مسیح صلیب پر مرے ہیں بلکہ واقعات بالکل اس کے مخالف ہیں۔

مسیح کے صلیب پر نہیں مرنے کی وجہ وہ سازش ہے جو پلاطوس اور یوسف آرمیتا اور صوبے دار اور سپاہیوں کے ذریعہ سے اس کی جان بچانے کے لئے کی گئی۔ کیونکہ پلاطوس کی بی بی نے اسے کہلا بھیجا تھا کہ میں اس نیک مرد کی بابت خواب میں بہت تصدیع پائی ہے تو اسے چھوڑ دے[3] جس کی وجہ سے پلاطوس بار بار چاہتا تھا کہ مسیح کو چھوڑ دے۔ مگر یہودی سرداروں نے بہت حیلہ کیا کہ اسے[4] صلیب دے۔ عید کے موقعہ پر جس میں ایک قیدی کے چھوڑنے کا دستور تھا۔ پلاطوس نے مسیح کو ہی چھوڑنا چاہا مگر یہودیوں نے ڈرایا کہ تو قیصر کے باغی کو چھوڑتا ہے۔ ہم قیصر کو خبر دینگے اور بہت شور کیا۔ تب اس نے پانی منگوا کر ہاتھ دہویا اور کہا کہ میں اس راستباز کے خون سے پاک ہوں کیونکہ اس کے دل میں یہ بات بیٹھ گئی تھی کہ مسیح ایک سچا آدمی اور بے قصور ہے بلکہ جب اس نے ایسی بات مسیح کے جواب میں سنی جس سے خدا پر پکا بھروسہ ثابت ہوتا تھا۔ جو سوائے مقبول بندوں کے اور کسی میں نہیں ہوتا ہے تو اسی وقت پلاطوس نے اسکے چھوڑانے کا مصمم کر لیا اور اسی وجہ سے اوس نے ایسے وقت میں حکم دیا۔ کہ سبت شروع ہونے کو صرف دو پہر باقی تھے اور سبت کے روز یہودی کسی شخص کو صلیب دینے کے روادار نہ ہوتے تھے اور تھوڑی دیر کے بعد مسیح بیہوش ہو گیا۔ صوبہ دار نے جو مسیح کا معتقد تھا۔ کہہ دیا کہ وہ[5] مر گیا۔ پھر جب یہودیوں نے پلاطوس سے کہا کہ سبت قریب ہے۔ لاش اتروا کر ٹانگ توڑ دی جاوے۔ مگر ایک سپاہی نے یہ کہہ کر کہ وہ مر گیا ٹانگ[6] نہیں توڑی۔ پھر یوسف آرمتیا چپ چاپ پلاطوس کے پاس جا کر لاش مانگ لایا اور اپنے باغیچہ میں جس میں پہلے ہی سے ایک کوٹھڑی قبر کی مانند بنوا رکھی تھی۔ اور جواس

---

[1] کیونکہ مسیح کو قید خانہ سے لانے گیا تھا مسیح تو آسمان پر چلے گئے تھے اس کی شکل مسیح کی طرح ہو گئی اور یہودیوں نے اسے مسیح سمجھ کر صلیب دیدیا۔

[1] دیکھو ملمیوس کی کتاب سطری کان صفحہ ۱۱۱ از بجنرس تفسیر ۱۲۳ ازلمسطر سان کی کتاب صفحہ ۳۹ اور یونس نبی کی تاریخ کلیسیا صفحہ ۲۵۱

(۱) مرقس ۱۵/۴۴ - (۲) یوحنا ۱۹/۳۳ (۳) متی ۲۷/۱۹ (۴) متی ۲۷/۱۸-۲۲ و مرقس ۱۵/۹-۱۲ و لوقا ۲۳/۱۴-۲۴ و یوحنا ۱۹/۴-۶ - یوحنا ۱۹/۱۰-۱۲ (۵) متی ۲۷/۵۴ و مرقس ۱۵/۳۹ (۶) یوحنا ۱۹/۳۳ (۷) یوحنا ۱۹/۳۸

قدر کشادہ تھی کہ چار آدمی ایک مرتبہ داخل ہو سکتے تھے اور اس میں ہوا کی آمد و رفت ہو سکتی تھی۔ مسیح کو لے جا کر رکھا اور نقدیموس ایک رئیس بھی اس کارروائی میں شریک تھا۔

(۳) بہت زبردست دلیل مسیح کے زندہ رہنے کی یہ ہے کہ صلیب سے اتارنے کے بعد اس کے بدن سے تازہ خون نکلا پس ناممکن ہے کہ وہ صلیب پر مرے کیونکہ مُردہ کے جسم سے خون نہیں نکلا کرتا اور یہ ظاہر ہے کہ ان کی ٹانگ نہیں توڑی گئی بلکہ وہ ایسی قبر میں رکھے گئے جو صحت بخش تھی اور وہاں وہ اپنے ہوشیار اور مالدار دوستوں کی حفاظت میں تھے وہ جگہ یوسف کا باغیچہ تھا اور رات بھر کوئی مزاحم نہ ہوا۔ اگرچہ صبح کو یہودیوں نے پھر شور کر دیا مگر اب کیا ہو سکتا تھا۔

(۴) پھر ان کے صلیبی موت نہ ہونے کی زبردست دلیل یہ ہے کہ وہ سبت کے تین دن کے بعد اپنے لوگوں میں عام طور سے ملا ان کے ساتھ کھانا کھایا۔ سوئے سفر کیا ان کو زخم دکھلایا بات چیت کی۔ ہاں دشمنوں کے ڈر سے تبدیل صورت کئے رہتے تھے۔

اب کوئی وجہ نہیں کہ ان کی زندگی میں شک کیا جائے دیکھا جاتا ہے کہ حاکم اور دو رئیس اور صوبہ دار اور سپاہی سب اس بات کی کوشش میں ہیں کہ مسیح نہ مرے اسی وجہ سے وہ صلیب پر بہت کم مدت رہے۔ اتارنے کے بعد ان کے جسم سے خون نکلا۔ اس کے بعد وہ ایسی کوٹھڑی میں (جس کو قبر کہا جاتا ہے) رکھے گئے جو بہت کشادہ اور ہوادار تھی اور باغیچہ میں واقع تھی اور وہاں دشمنوں کا کم سے کم ایک رات اور آدھا دن نشان بھی نہیں رہا پھر تیسرے دن وہ عام طور سے اپنے دوستوں سے بے جھجک ملتے رہے۔ سفر کیا۔ کھانا کھایا۔ سوئے (ہاں یہ ضرور ہوا کہ پھر آپ یہودیہ میں نہیں رہے بلکہ وہاں سے ہجرت کر کے کشمیر میں چلے آئے دیکھو ریویو آف ریلیجنز جلد ۲ وغیرہ) پھر کون ایسا آدمی ہے جس کو خدا عقل دے اور محض تعصب اور خیال کا پیرو نہ ہو۔ اس بات کو یقین کر سکتا ہے کہ وہ صلیبی موت مرے۔ ان کے ملاقات کرنے، سفر کرنے کھانا کھانے اور سونے پر یہ عذر کیا جاتا ہے کہ وہ مر کر جی اٹھے مگر جیسے یہ ثابت کر دیا ہے کہ مرنے کی کوئی علامت کسی وقت ان میں پائی نہیں گئی۔ صرف صلیب دینے والے سپاہیوں کا قیاس تھا کہ وہ مر گئے۔ اوّل ان کا ایسا ظاہر کرنا اس سازش کی وجہ سے ہے جس کو ہم ثابت کر چکے ہیں۔ نہیں تو کیا ممکن ہے کہ ان کے سامنے مسیح کی پسلی سے خون نکلا اور پھر وہ اسی بات پر اڑے رہے کہ وہ مر گیا؟ اور کیوں نہیں۔ خون دیکھنے کے بعد اپنی اس رائے سے رجوع کیا؟ اور کیوں نہیں مسیح کی ٹانگ توڑی؟ فرض کرتے ہیں کہ سازش نہ تھی تب بھی ایک یا چند جاہل سپاہیوں کی رائے ایسے ثبوت کے مقابلہ میں کیا وقعت رکھتی ہے؟ یہ بالکل نادانی ہے۔ کہ مر کر جینے کے بعد لوگوں کو دکھلائی دے۔ میں انجیلوں کی چند آیات نقل کرتا ہوں۔ ناظرین خود غور کر لیں کہ مسیح صلیب پر نہیں مرے تھے یا مر کر جی اٹھنے کے بعد جلالی جسم اختیار کر لیا تھا۔

"مرقس ۱۶/۱۱ وے یہ سن کے کہ وہ جیتا ہے اور اسے دکھائی دیا یقین نہ لائے۔" لوقا ۲۴/۵ "انھوں نے اس سے کہا کہ تم جیتے کو مردوں میں کیوں ڈھونڈتے ہو۔" لوقا ۲۴/۳۶ "وے جب یہ کہہ رہے تھے یسوع آپ ان کے درمیان کھڑا ہوا تھا اس نے کہا کہ تم پر سلام وے گھبرائے ڈر گئے اور سمجھے کہ ہمیں روح نظر آتی ہے۔ اس نے کہا تم کیوں حیران ہوتے ہو اور کیوں تمہارے دلوں میں اندیشے پیدا ہوتے ہیں میرے ہاتھوں کو اور میرے پاؤں کو دیکھو میں آپ ہی ہوں مجھے ٹٹولو اور دریافت کرو۔ کہ روح میں گوشت اور ہڈی جیسا کہ تم مجھ میں دیکھتے ہو نہیں ہوتی یہ کہہ کے اپنے ہاتھ اور پاؤں ان کو دکھلائے۔ جب وے ہنوز خوشی سے یقین نہیں لاتے تھے اور تعجب کرتے تھے اس نے ان سے پوچھا کہ تمہارے پاس کچھ کھانے کی چیز یہاں ہے انہوں نے تھوڑی سی بھونی ہوئی مچھلی اور شہد کا چھتہ دیا اور اس نے لے کر ان کے سامنے کھایا۔" یوحنا ۲۱/۲۰۔ "تب پطرس نے پھر کے اس مرید کو پیچھے آتے دیکھا جسے یسوع پیار کرتا تھا اور جس نے رات کے وقت اس کے سینہ پر جھک کے پوچھا کہ اے خداوند وہ کون ہے جو تجھے پکڑواتا ہے۔"

(۵) ایک ثبوت طبی کتابوں میں ان کے صلیب سے بچنے کا ملتا ہے اور وہ یہ ہے کہ قرابادین میں ہم ایک مرہم عیسیٰ کا نسخہ دیکھتے ہیں جس کا نام ہی "مرہم عیسیٰ" ہے اور اس کے بارے میں لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ کے لئے تیار کیا گیا تھا اور ضربہ سقطہ کے لئے مفید ہے اور زخم کا خون بند کرتا ہے اور زخم کو سڑنے سے محفوظ رکھتا ہے اور یہ نسخہ طب کی پرانی پرانی کتابوں میں درج ہے۔ چنانچہ قرابادین رومی میں جو رومی زبان سے مامون رشید کے وقت میں ترجمہ ہوا تھا اور بہت سی کتابوں میں جن کے مصنفین عیسائی یہود۔ مجوس اور مسلمان ہیں متفق اللفظ ہیں۔ کہ یہ مرہم حضرت عیسیٰ کے لئے تیار ہوا تھا اور تاریخ شہادت دیتی ہے کہ سوائے واقعہ صلیب کے اور کبھی آپ کو کوئی صدمہ یا ضربہ سقطہ کا نہیں پہونچا۔

(۶) حضرت مسیح نے کہا تھا کہ ہم اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کو تلاش کرنے آئے ہیں (متی ۱۵/۲۴) اور ظاہر ہے کہ بنی اسرائیل کے وہ دس فرقے جن کو شالمندر شاہ اسور سامریہ سے مسیح سے ۷۲۱ برس پیشتر اسیر کر کے لے گیا تھا اور وہاں سے کشمیر تبت اور افغانستان میں آکر بسے اور یہاں بودھ مذہب اختیار کر لیا[1] تو ضرور تھا کہ مسیح ان گمشدہ بھیڑوں کی تلاش میں اس طرف آتا لیکن صلیب پر مر کر اور آسمان پر جانے سے اس کا اصل منشار خاک میں ملتا ہے یہ اس کی ڈیوٹی کے بالکل خلاف ہے۔

(۷) متی ۱۲/۴۰ کہ جس طرح یونس تین دن رات مچھلی کے پیٹ میں رہا۔ اسی طرح ابن آدم بھی تین رات دن زمین کے اندر رہے گا۔" اگر مسیح مر کر تین دن رات زمین میں رہے اور پھر انکو جلا کر جلالی جسم دیا گیا تو ان کی پیشگوئی غلط ہوتی اور یونس کی مثال ٹھیک نہ اترتی۔ کیونکہ حضرت یونس تو زندہ مچھلی کے پیٹ میں گئے اور اس میں زندہ تین دن رات رہے اور زندہ نکلے۔ ایسا ہی ضرور ہے کہ مسیح بھی زندہ زمین کے پیٹ میں جائیں اور وہاں زندہ رہیں اور زندہ نکلیں۔

(۸) منجملہ اور شہادتوں کے ایک شہادت یہ بھی ہے کہ متی ۲۶/۳۶-۴۴ سے معلوم ہوتا ہے کہ مسیح نے صلیبی موت سے بچنے کے لئے بہت گریہ و زاری کی۔ ساری رات بھر دعا کی اور بہت سوز و گداز سے بار بار سجدہ میں گرتے رہے اوّلاً یہ بھی ناممکن ہے کہ نبیوں کی ایسی دعا قبول نہ ہو دوسرے یہ کہ عبرانیوں کے خط میں لکھا ہے ۵/۷ "اور وہ جن دنوں دنیا میں تھا۔ بہت رو رو کے آنسو بہا بہا کے اس کے آگے جو اسے موت سے بچانے پر قادر تہا۔ دعائیں اور منتیں کر کے اس نیکی کے لئے بچایا گیا۔" اب ہم کو عیسائی صاحبوں کی عقل پر افسوس آتا ہے۔ جب اس نے دعا بھی کی (متی ۲۶/۳۶-۴۴) اور پھر دعا قبول بھی ہوئی اور بچائے بھی گئے۔ (عبرانی ۵/۷) تو مسیح کا صلیب پر مرنا کیا؟

پس مسیح کا صلیب پر مرنا اور جی اٹھنا بالکل لغو ہے

---

(۱) مرقس ۱۵/۴۴ (۲) متی ۲۷/۵۵-۶۰ (۳) یوسف ۱۹/۴۰ (۴) یوحنا ۱۹/۳۴۔ پھر سپاہیوں میں سے ایک نے نیزہ سے اسکی پسلی چھیدی اور فی الفور اس سے لہو اور پانی نکلا۔ متی ۲۸۔ لوقا ۲۴۔ مرقس ۱۶۔ یوحنا ۲۰-۲۱

[1] ڈاکٹر برنیر کی کتاب سیر و سیاحت ہندوستان ۱۲

اور بے ثبوت بات ہے جو بعد عقیدہ تثلیث کے گھڑا گیا ہے اب ہم دوسری بحث (جو ہمارے بعض مسلمان بھائیوں کا عقیدہ ہے) کہ وہ زندہ آسمان پر اٹھائے گئے شروع کرتے ہیں

حضرت عیسٰی علیہ السلام اس جسم خاکی کے ساتھ زندہ آسمان پر نہیں اُٹھائے گئے بلکہ وہ مثل دوسرے نبیوں کے اپنی طبعی موت سے مرے

میں مختصر طور سے حضرت مسیح کی وفات کو آیات قرآنی سے ثابت کرتا ہوں اون کی وفات کا ثبوت احادیث و اقوال سلف میں بھرا پڑا ہے مگر چونکہ اس سے طوالت کا اندیشہ ہے دوسرے قرآنی حجت کل فرقہ اہل اسلام کے لئے کافی ہے بخلاف دوسرے کے کہ ایک فرقہ دوسرے فرقہ کے اکثر مسلمات کو نہیں مانتا مگر غور کرنا چاہیئے کہ ہم کو ایک ایسی امر کے اثبات کے لئے مجبوری ہے جو بدیہ ایسا ثابت ہے کیوں کہ ہم سے کہا جاتا ہے کہ اس آدمی کی جس کو دو ہزار برس پیدا ہوئے ہو گیا۔ موت ثابت کرو۔ خیر چند آیات قرآنی درج کرتا ہوں۔ ناظرین غور کریں۔

اذ قال اللہ یعیسٰی ابن مریم ءانت قلت للناس اتخذونی وامی الھین من دون اللہ قال سبحنک ما یکون لی ان اقول ما لیس لی بحق - ان کنت قلتہ فقد علمتہ تعلم ما فی نفسی ولا اعلم ما فی نفسک انک انت علام الغیوب وما قلت لھم الا ما امرتنی بہ ان اعبدوا اللہ ربی و ربکم وکنت علیھم شھیدا۔ ما دمت فیھم فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیھم وانت علیٰ کل شئ شھید - اور جب کہا اللہ نے اے عیسٰی ابن مریم کیا تم نے لوگوں کو کہا تھا کہ مجھ کو اور میری ماں کو اللہ کے سوا معبود بنالینا۔ مسیح نے جواب دیا تو پاک ہے میری کیا مجال ہے کہ میں ایسی بات کہتا جس کا مجھ کو حق نہیں اور اگر ایسا میں نے کیا تو ضرور اس کو جانتا۔ اور جو کچھ میرے نفس ہے تو جانتا ہے مگر جو تیرے نفس میں ہے میں نہیں جانتا اور بے شک تو تمام غیبوں کو خوب جاننے والا ہے میں نے اس کو سوا اس امر کے جس کا تو نے حکم دیا تھا اور کچھ نہیں کہا یعنے یہ کہ اللہ کی عبادت کرو جو میرا اور تمہارا رب ہے اور جب تک میں انمیں رہا۔ تو ان پر گواہ تھا اور جب تو نے مجھے وفات دی تو انپر نگہبان رہا اگر مسیح زندہ آسمان پر ہیں اور دنیا میں آوینگے اور عیسائیوں سے لڑینگے جو اس وقت اکثر ضدا انبار ہے تو عیسٰی کا یہ کہنا کہ میں جب تک ان میں تھا انکی حالت کا گواہ ہوا اسلئے بعد کی ہم کو کچھ واقفیت نہیں صریح جھوٹ ہوگا۔ نعوذ باللہ۔ کیونکہ وہ تو خود اگر عیسائیوں کی حالت ملاحظہ فرمائیں گے دوسرے لفظ توفی - ایک ایسا لفظ ہے جس کے سوائے موت کے اور کوئی معنی نہیں اگر ہے تو اس کی مثال قرآن - احادیث اُز دواوین عرب سے پیش کیجائے۔

تیسرے بخاری شریف جلد ثالث - کتاب التفسیر مطبوعہ میمنہ مصریہ صفحہ ۸۰ میں ہے۔ مادمت فیھم فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیھم شھیدا - حدثنا الولید حدثنا شعبہ اخبرنا المغیرۃ ابن نعمان قال سمعت سعید ابن جبیر عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال خطب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم - قال یا ایھا الناس انکم محشرون الی اللہ حفاۃ عراۃ غرلا ثم قال کما بدأنا اول خلق نعیدہ وعدا علینا انا کنا فاعلین الی الاخر الایۃ ثم قال الا وان اول الخلایق یکسی یوم القیامۃ ابراھیم الا وان یجاء برجال من امتی فیوخذ بھم ذات الشمال فاقول یا رب اصحابی فقال انک لا تدری ما احدثوا بعدک فاقول کما قال عبد الصالح وکنت علیھم شھیدا ما دمت فیھم فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیھم فقال ان ھولاء لم یزالوا مرتدین علے اعقابھم منذ فارقتھم - یعنی باب کنت انت علیھم شھیدا کی تفسیر

ترجمہ - بیان کیا ہم سے ابوالولید نے کہ بیان کیا ہم سے شعبہ نے کہ خبر دی مجھ کو مغیرہ ابن نعمان نے کہ سنا ہم نے سعید ابن جبیر سے کہ روایت کی ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ خطبہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے - اے لوگو! تم جمع کئے جاؤگے اللہ کیطرف ننگے مادر زاد - پھر پڑھا آپ نے آیتہ کما بدأنا اول خلق نعیدہ وعدا علینا انا کنا فاعلین اخیر آیت تک - پھر فرمایا جانو تحقیق کہ مخلوق میں سب سے پہلے قیامت کے دن ابراہیم علیہ السلام کپڑا پہنائے جاینگے اور بے شک لائینگے کچھ لوگ میری امت سے - پس پرسش ہوگی ان سے بائیں طرف کے پس میں کہونگا - اے میرے رب یہ میرے اصحاب ہیں پس کہا جائے گا تحقیق تم نہیں جانتے کہ ان لوگوں نے تمہارے بعد کیا بنا لیا تو میں کہوں گا - جیسا کہ ایک نیک بندے (عیسٰی) نے کہا کہ میں انپر گواہ تھا جب تک کہ میں انمیں نہ رہا - پھر جب تو نے مجھے موت دیدی تو ہی انپر نگہبان رہا پھر کہا جائیگا تحقیق یہ لوگ تم پر اپنے ... تے رہے جب تو ان سے جُدا ہوا۔

ظاہر ہے کہ توفی کے معنے آپنے بھی موت ہی سمجھا ہے اگر اس کے معنی یہاں پر اور ہوتے تو اس مثال کو آپ اپنے لئے کبھی چسپاں نفرماتے۔

(۲) وما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل - یعنی محمد بھی تو ایک رسول ہے اور تحقیق اس سے پہلے بہت سے رسول گذر چکے اس آیت سے ابوبکر صدیق رض نے آنحضرت ص کی وفات پر جماعت صحابہ کے روبرو استدلال کیا تھا جبکہ حضرت عمر فاروق برہنہ شمشیر لئے کہتے پھرتے تھے کہ اگر کوئی کہیگا کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مرگئے تو اس کو قتل کردونگا ممکن ہے کہ اور صحابہ کرام کا بھی عظمت و علو شان محمدی کی وجہ سے یہی خیال ہو مگر اس آیتہ کے پیش ہونے پر سبھوں نے مان لیا اور تمام صحابہ کا اجماع ہوگیا کہ تمام رسول مرچکے ہیں اور یہ صحابہ کا پہلا اجماع ہے۔ اگر حضرت مسیح اس سے مستثنٰی کئے جاتے تو یہ دلیل حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی موت پر ہی چسپاں نہیں ہوتی ہے - کیونکہ جب مسیح مستثنٰی ہیں تو آنحضرت ص کو بدرجہ اعلٰے مستثنٰی ہونا چاہیئے دوسرے قرآن کریم میں جہاں الف لام میم ایسے موقعہ پر آیا ہے الف - لام میم - استغراقی ہی آیا ہے - جیسے الحمد وغیرہ - توکیا الحمد للہ میں کوئی حمد اللہ سے مستثنے ہے۔

(۳) فیھا تحیون وفیھا تموتون ومنھا تخرجون - تم زمین ہی میں زندہ رہوگے اور اسی میں مروگے اور اسی سے پھر نکالے جاؤگے پس اس قانون خداوندی کے خلاف کیوں زندہ آسمان پر رکھا جاتا ہے۔

(۴) ولکم فی الارض مستقر ومتاع الی حین (اے اولاد آدم) تمہارے واسطے زمین میں جائے قرار ہے اور ایک وقت تک گذران - پس یا تو یہ قرآن کا کلیہ (نعوذ باللہ) غلط ہے یا حضرت مسیح کا آسمان پر زندہ رہنا۔

(۵) والذین یدعون من دون اللہ لا یخلقون شیئا وھم یخلقون اموات غیر احیاء وما یشعرون ایان یبعثون - اور جو اللہ کے سوا معبود پکارے جاتے ہیں وہ تو کسی شے کو پیدا نہیں کرسکتے بلکہ خود مخلوق ہیں مردہ ہیں زندہ نہیں اور نہیں جانتے کہ کب اُٹھائے جائینگے پس اگر مسیح جو خدا کے سوائے معبود پکارے جاتے ہیں زندہ ہیں تو ضرور معبود برحق ہیں (نعوذ باللہ) کیونکہ قرآن کریم باطل معبودوں کو جو نزول قرآن کے وقت معبود پکارے جاتے تھے مُردہ کہتا ہے خدا رحم فرمائے ہمارے مسلمان بھائیوں پر جو ایسے بنیاد عقیدہ کی پابندی میں کہاں سے کہاں بھٹک جاتے ہیں اور واللہ یہی سب عقیدے ہیں جو ہماری مسجدوں کو خالی کرکے عیسائی گرجوں کو بھر دیا - وما علینا الا البلاغ - راقم سید ارادت حسین احمدی ساکن موضع اوڈین ضلع مونگھیر

فہرست کتب

بدر ایجنسی قادیان دارالامان

ضلع گورداسپور

پہلا پارہ قرآن شریف ۱ر
پہلا پارہ و دوسرا ۲ر
سرالشہادتین ۱ر
سُنت احمدیہ ۴ر
عقائد احمدیہ ۲ر
جام شہادت ۰ر
نظم مستورات ۰ر
کشف الاسرار ۳ر
شہادت القرآن ۲ر
مکتوبات احمدیہ ۱ر
کامن غلام رسول ۰ر
ثنائی چکر ۱ر
معیار الصادقین ۳ر
سالانہ رپورٹ ۳ر
صحیفہ آصفیہ ۳ر
شرائط بیعت سابقہ -ر
احسن القصص ۲ر
کامن اللہ داد خان ۰ر
کتاب الصیام ۱ر
جنتری ایک سو پچیس سالہ عہ
شرائط بیعت عہ -ر
مرزا صاحب کا مذہب -ر
ایضاً -ر
اب یا رب -ر
قصیدہ مہدوی -ر
تحفہ عید -ر
درثمین فارسی مجلد ۶ر
ایضاً بے جلد ۵ر
ایضاً اردو بے جلد ۳ر
درثمین سابقہ حصہ دوم کہنہ ۴ر
ضرورت امام ۱۰ر

نور الفرقان حصہ دوم ۴ر
چٹھی مسیح ۱ر
سی حرفی چوہڑا یعنی عبد القدوس -ر
احمدی کامن ۱ر
اظہار حق ۵ر
سی حرفی احمدی فضل الدین ۰ر
تعلیم القرآن ۱ر
بلاغ القوم عابدین ۱ر
صدیق جاوداں -ر
سیف حق ۲ر
سی حرفی اللہ داد -ر
کلمۃ الفضل ۱ر
مسیح موعود کی سچائی -ر
گلدستہ احمدی ۰ر
کرشن اوتار ۰ر
تحفۃ الشارقین ۵ر
گل منونیا -ر
جام وحدت -ر
گلدستہ رسالت ۲ر
مجموعہ آئین ۵ر
تحفہ اردو ۰ر
سناتن دھرم ۰ر
ستارہ قیصرہ
کشف الغطاء ۲ر
آسمانی فیصلہ ۲ر
اعجاز احمدی ۳ر
دافع البلاء ۱ر
دعوت ندوہ ۱ر

نظم موت -ر
میز کی فریاد -ر
سچ دا سدا -ر
سراج الدین کے جواب ۸ر
الحق لدھیانہ ۶ر
حقیقت نماز عہ
مجموعہ اشتہارات حصہ اول ۱۰ر
ایضاً حصہ دوم ۱۰ر
ایضاً حصہ سوم ۱۰ر
ایضاً حصہ چہارم ۱۰ر
یسرنا القرآن ۱ر
رپورٹ جلسہ سالانہ ۸ر
اردو کا قاعدہ حصہ سوئم ۱ر
سی حرفی آثار مسیح ۱ر
مورکھ سدھ ۱ر
رد افترا ۰ر
مذہب منصور ۸ر
تفسیر پارہ ۲۷ عہ
تفسیر پارہ ۲۸ عہ
تفسیر پارہ ۲۹ عہ
سیر پرند عہ
مسلمانوں کا خدا ۲ر
خزینۃ المعارف حصہ اول ۴ر
تفسیر پارہ اٹھائیسواں عہ
تفسیر پارہ تیسواں عہ
سچ بیان ۱ر
مجربات نور دین اول ۱۰ر
ایضاً حصہ دوم ۱۰ر
ایضاً حصہ سوم ۱۰ر
تحفہ بنارس بے جلد ۴ر
ایضاً مجلد ۶ر
تفسیر سورہ فاتحہ پنجابی ۱ر
ایضاً بقرہ پنجابی ۲ر
الذکر ۲ر
دینیات کا پہلا رسالہ ۱ر

حجۃ الاسلام ۱ر
مبادی الصرف ۲ر
چشمہ مسیحی ۳ر
خطبہ الہامیہ عہ
تحفہ قیصریہ ۲ر
مواہب الرحمٰن ۴ر
نماز مترجم ۱ر
القول الصحیح ۱ر
نور فرقان ۱۰ر
استخلاف ۳ر
وچھوڑہ کورنج ۰ر
دعوت دہلی ۱۰ر
انجیل انگریزی
آئینہ صداقت ۲ر
مباحثہ مونگھیر ۴ر
واقعات بھاگلپور ۴ر
تصدیق کلام ربانی ۸ر
علمائے خلف ۸ر
ثنائی فرار مباہلے انکار ۲ر
چودھویں صدی کا یہودی ۲ر
ثنائی ہرزہ درائی ۲ر
نیر اسلام ۴ر
ثنائی چیکر ۰ر
حق کا پرچار ۴ر
بائیبل کا پرچار
یرمیاہ نبی کی پیشگوئی -ر
اسلام کا گرگ ۰ر
نور دل ۰ر
آقیموا الصلوٰۃ ۱ر
مجموعہ فتاویٰ حصہ اول، ایضاً حصہ دوم، ایضاً حصہ سوم عہ
فرزند علی ۳ر
رویائے صالحہ ۴ر

شہادت آسمانی حصہ اول ۵ر
ایضاً حصہ دوم ۲ر
السر المکتوم ۶ر
احمدی پاکٹ بک حصہ اول ۲ر
ایضاً حصہ دوم ۲ر
دعوۃ الحق
تحفہ عرب ۳ر
سفرنامہ ناصر ۲ر
ایضاً ۳ر
شدھی کی اشدھی ۶ر
عربی بول چال ۲ر
اسلام اور بدھ مذہب ۳ر
گلدستہ حمد ۰ر
مباحثہ رامپور ۲ر
البرہان الصریح ۲ر
کرشن لیلا ۱ر
سری نہکلنک اوتار ۹ر
فتحین ۲ر
عصمت انبیاء
غلامی ۳ر
اسوہ حسنہ ۸ر
چولہ گرو نانک صاحب
لیکچر مہر سنگھ -ر
محمد رسول اللہ ۱۰ر
نغمہ اکمل ۲ر
محامد المسیح ۳ر
الاسماء الحسنیٰ
اربعین ۴ر
پرانی تحریریں حضرت اقدس کی ۲ر
موعظۃ الحسنیٰ ۲ر
خطبات کریمیہ ۴ر
سلک مروارید حصہ اول ۴ر
ایضاً حصہ دوم ۴ر
تفسیر پارہ ۲۷ عہ
تفسیر پارہ ۲۸ عہ

تفسیر پارہ ۲۹ عہ
مکتوبات احمدیہ ۸ر
نصیحت المسلمین ۰ر
بفتوح الرحمٰن ۱ر
خطبات نور ۸ر
مورکھ سدھ ۰ر
ہائے حسین مظلوم ۰ر
لیکچر لاہور ۱ر
لیکچر سیالکوٹ ۱ر
درثمین مکمل اردو فارسی مجلد ۹ر
خلافت راشدہ حصہ اول ۸ر
راز حقیقت ۱ر
مسک العارف ۱ر
برکات الدعا ۲ر
الحق دہلی ۸ر
اسلام کی فلاسفی ۴ر
معیار حق ۵ر
نسیم دعوت ۳ر
الوصیت ۱ر
نور الحق ۹ر
التبیان ۲ر
ضمیمہ یسرنا القرآن -ر
قاعدہ اردو حصہ دوم ۱ر
برہان الحق ۴
تذکرۃ الشہادتین ۵ر
[illegible] ۲ر
رد چکڑالوی ۵ر
دین الحق ۹ر
کفارہ ۳ر
توضیح مرام ۳ر
عبرت ۸ر
طب روحانی ۲ر
ہدایات ۱ر

بسم اللہ الرحمن الرحیم — نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

BADR QADIAN

قادیان نمبر

ضمیمہ درس قرآن شریف

ضمیمہ درس قرآن مجید

اگر تو تشنہ لبی از فراق یار ازل | Registered No. L. CCLXXXVIII | بنوش جرعہ وصلش ز جام نور الدین

جلد ۱۳

۲ محرم الحرام ۱۳۳۱ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۲ دسمبر ۱۹۱۲ء مطابق ۲۸ مگھر ۱۹۶۹

چار روپے پیشگی

نمبر ۲۴

ضعیف و مردہ دلی گر بقا دیان آ | بروز جمعرات | کہ ہست محیی موتیٰ کلام نور الدین

حضرت صاحبزادہ صاحب کے خطوط حضرت خلیفۃ المسیحؓ کے نام

پہلا خط جو سویز سے دیار محبوب کو جاتے ہوئے لکھا

سیدنا و امامنا

السلام علیکم - کل سویز خدا کے فضل سے آگئے اور خواب جو میں نے لکھی تھی۔ اس کی تصدیق بھی ہو گئی۔ کیونکہ جو جہاز آج پیر کو جاتا تھا اس میں جگہ نہیں مل سکی اور وہی جواب ملا کہ ٹکٹ کل جہاز کے ختم ہو چکے ہیں۔ کسی اگلے جہاز پر جگہ بنا دی جائیگی۔ ایک جہاز کل منگل اونتیس (۲۹) اکتوبر کو جاتا ہے اس کے ٹکٹ کے لئے کوشش کر رہے ہیں۔ لیکن بہت مشکل معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ ہزارہا حاجی یہاں ہم سے پہلے آیا پڑا ہے۔ آجکل مصر سے حجاج کے لئے روزانہ ایک دو جہاز روانہ ہوتے ہیں اور آخری جہاز وہ ہے جس پر پہلے جانے کا ارادہ کیا تھا اور اگر اس پر آتے تو غالب تھا کہ رہ جاتے۔ اب بھی کہ ایک ہفتہ پہلے آگئے ہیں جگہ ملنے کی دقت ہو رہی ہے۔ مصر سے اکنتر ہزار حاجی کے لئے ٹکٹ شائع ہو چکا ہے۔

کل پورٹ سعید سے سویز آتے ہوئے سیکنڈ کلاس میں پانچ آدمی میرے ساتھ اور سوار تھے ایک تو کوئی یورپین تھا اور چار مسلمان دو بدوی روسا تھے غالباً جنوبی حصہ مصر کے اور ایک محکمہ تار کا کوئی افسر تھا اور ایک ریلوے کا انسپکٹر۔ ان سے گفتگو ہوتی آئی اور میں نے انہیں موجودہ حالات اسلام پر توجہ دلائی اور بتایا کہ کس طرح مذہبی اور دنیاوی دونوں طور سے مسلمان گر رہے ہیں اور مسیحی غلبہ پاتے جا رہے ہیں۔ اور پھر وفات مسیح کا مسئلہ اور حضرت صاحب کا دعویٰ پیش کیا اور اتحاد کی ضرورت اور تعلق باہمی کے بڑھانے پر زور دیا۔ قریباً تین گھنٹہ تک گفتگو ہوتی رہی ان میں سے جو شخص محکمہ تار کا افسر تھا۔ وہ عربی زبان کے علاوہ انگریزی۔ فرانسیسی اور اٹلی کی دو زبانیں جانتا تھا۔ خدا کے فضل سے ان پر ایسا اثر ہوا کہ ان سب نے قریباً مجھ سے میرا پتہ لکھوا لیا اور اس شخص نے جو کئی زبانیں جانتا تھا وعدہ کیا۔ کہ میں ان سب خیالات کو اخبار العلم میں جو یہاں کا روزانہ اخبار ہے شائع کرونگا اور آپ سے ان باتوں کی نسبت آئندہ خط و کتابت کرتا رہونگا۔ پھر وہ میرے ساتھ سب اسباب لایا اور ایک لوکنڈہ تک لاکے اطمینان کر کے کہ اب کوئی تکلیف نہ ہوگی۔ پھر اپنے کام کو گیا۔ ورنہ سویز میں ہمیں بہت تکلیف ہوتی یہ خدا ہی کا فضل ہے۔ اس نے یہ بھی اپنے دوسرے ساتھی سے جو ریل کا انسپکٹر تھا فیصلہ کیا کہ ہم آئندہ اس قسم کی ایک انجمن قائم کریں۔ جس کی غرض اشاعت اسلام اور اتحاد بین المسلمین ہو۔ میری طبیعت برابر کمزور ہو رہی ہے آج اسقدر سخت گرمی کہ دن کو سونا پڑا۔ جس سے طبیعت پر اور بھی برا اثر پڑا۔ آج رات میں نے خواب میں دیکھا کہ والدہ ناصر کچھ بیمار ہیں۔ - نہ معلوم خواب کی کیا تعبیر ہے لیکن حضور دعا فرماویں۔ عورتوں کو خاوندوں کی جدائی کا بھی ایک صدمہ ہوتا ہے اور اس سے جسمانی بیماریوں کا بھی ایک خطرہ ہوتا ہے۔ دعا کی سخت ضرورت ہے۔ حضور کی دعا سے اس وقت تک ہر جگہ اللہ تعالیٰ بااخلاق لوگوں سے ہی پالا ڈالتا رہا ہے۔ عرب صاحب بھی تبلیغ میں مشغول رہتے ہیں۔ والسلام

خاکسار
مرزا محمود احمد از سویز

دوسرا خط جو جدہ پہنچکر ۲ نومبر ۱۹۱۲ء کو لکھا :-

سیدی و آقائی و استاذی

السلام علیکم - کل تاریخ یکم اکتوبر اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت جدہ پہنچ گئے۔ کل جس وقت اترا ہوں۔ گو میرا بدن بہت گرم تھا اور سخت سر درد ہو رہی تھی۔ لیکن چونکہ مصری جہاز کے مسافروں کو دیکھا نہیں جاتا۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کے فضل سے کسی قسم کی تکلیف نہیں ہوئی اور بغیر کسی مزاحمت کے گذر گئے۔ میرا خیال تھا کہ میر صاحب اس وقت تک پہنچ گئے ہوں گے لیکن معلوم ہوا کہ وہ اب تک نہیں پہنچے کیونکہ ان کا جہاز ابھی دو دن تک آئیگا۔ سو انشاء اللہ تعالیٰ وہ یا تو آج تشریف لائیں گے یا کل۔ میں انشاء اللہ جدہ میں ان کا انتظار کرونگا۔ اور جب وہ تشریف لائیں گے تو ان کے ساتھ مل کر انشاء اللہ مکہ معظمہ کی طرف روانہ ہوں گے۔ عرب صاحب بخیر و عافیت ہیں میری صحت بدستور کمزور ہے۔ بہت خفیف سی کھانسی ہے اور

(بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا)

حرارت سی معلوم ہوتی ہے چونکہ ٹمپریچر نہیں لیا اس لئے کچھ نہیں کہہ سکتا کہ واقعہ میں بھی ہے یا معدہ کے نقص سے معلوم ہوتی ہے۔ سردرد روزانہ ہوجاتی ہے۔ یا کبھی پیٹ میں درد ہوجاتی ہے شائد اختلاف غذا کی وجہ سے ہے۔

مصر میں پہلے دن تو کچھ لکھے پڑھوں سے ملاقات ہوئی تھی جس کی وجہ سے میں یہ سمجھا کہ شائد سارے مصر کی زبان ایسی ہے لیکن تین دن کے بعد کے تجربہ سے معلوم ہوا کہ بہت ہی خراب زبان ہے۔ عوام الناس کی زبان کا سمجھنا تو کارے دارد ہے میں تو خیر زبان محاورہ جانتا ہی نہیں۔ لیکن اکثر اوقات عرب صاحب بھی کہتے تھے۔ کہ میں نہیں سمجھا الفاظ بھی بدل دیتے ہیں۔ ایسے ملک میں تو شائد آدمی پانچ سال میں بھی زبان نہ سیکھ سکے۔ جہاز میں خاص قاہرہ کے آدمی بھی ملے۔ ان کی زبان بھی ویسی ہی تھی حالانکہ بعض ان میں سے بڑے بڑے آدمی تھے لیکن چونکہ زیادہ مدت رہنے کا موقعہ نہیں ملا۔ ابھی درست رائے قائم نہیں کرسکے۔ اب یہاں جدہ میں اسوقت تک جتنے آدمیوں سے ملنے کا موقعہ ملا ہے۔ وہ خوب زبان فصیح بولتے ہیں۔ لیکن نہ معلوم کل تک یہ رائے قائم رہتی ہے یا نہیں۔ جو عرب قادیان میں دیکھے تھے۔ اُن سے ان کی زبان مختلف ہے کل ایک دس گیارہ برس کے لڑکے نے کہا کہ

مراکب الحجاج تکون مشحونا

مشحون کا لفظ اس سے سُن کر مجھے بہت خوشی ہوئی کہ قرآن کریم کا لفظ ہے۔ مصر میں بہت سے لوگوں سے سُنا کہتے تھے اربعہ یوم۔ ستہ یوم۔ خمسہ یوم یہاں ایک اور لڑکے نے کہا اربعۃ ایام۔ وہاں کسی پڑھے لکھے آدمی کے مُنہ سے بھی ایام نہیں سنا۔ یوم ہی کہتے تھے میاں ابوبکر صاحب بتلاتے ہیں کہ مکہ کی زبان یہاں سے بھی صاف ہے۔ ہاں مصر کے لوگوں سے اور دوسروں سے یہ سُنا ہے کہ مصر میں لغت اور حدیث کے بعض بڑے بڑے عالم ضرور موجود ہیں۔ اگر یہ درست ہے۔ تو مصر سے آدمی یہ فائدہ اُٹھا سکتا ہے کہ ایک دو سال تک متواتر رہ کر ان لوگوں سے تعلیم حاصل کرے میرے جیسا آدمی جس کا ارادہ زیادہ سے زیادہ چھ ماہ اس سفر میں خرچ کرنیکا تھا ان سے فائدہ نہیں اُٹھا سکتا۔ میں تو اگر نیت حج نہ کرلیتا تو یہ سفر میرے لئے مشکل ہوجاتا اس قسم کی غفلت دُنیا میں چھائی ہوئی ہے۔ کہ طبیعت گھبرا جاتی ہے۔ ہندوستان دین کے لحاظ سے سب ملکوں سے بڑھا ہوا ہے اور قادیان تو ایک رحمت ہے۔ جس کی نظیر نہیں ملتی۔ دین کی ضرورت کو ہی لوگ نہیں سمجھتے۔ مصر کے چار دن کے قیام اور دوران سفر جہاز میں بہت سے لوگوں سے گفتگو کا موقعہ ملا۔ بہت نے مجھ سے یہ سوال کیا کہ تبلیغ کی اُن کو ضرورت ہے جو جھوٹ پر ہیں۔ اور جو حق پر ہیں۔ اُن کو تبلیغ کی کیا حاجت۔ اگر کوئی لوگ گمراہ ہوتے ہیں تو ہوں۔ ہم تو الحمدللہ مسلمان ہیں۔ جب ان کو سمجھایا گیا تو حیران ہوئے اور اقرار کیا کہ ابتک ہم ضرورت تبلیغ کو سمجھے ہی نہیں تھے اور کبھی خیال بھی نہیں کیا ✤

اگرچہ چار ہی دن ٹھہرنے کا اتفاق ہوا۔ لیکن جہاز میں تین دن مصریوں کا ہی ساتھ رہا اور مصر سے اچھے اچھے لوگ سب بلاد کے حج کو جارہے تھے۔ سب سے میں نے ملاقات کی۔ چونکہ ان میں ہماری نسبت تعصب نہیں اس لئے کچھ مخالفت کے بعد مان لیتے ہیں اور زیادہ ہٹ نہیں کرتے اور تھوڑی سی گفتگو کے بعد محبت کرنے لگ جاتے تھے اور بُلا بُلا کر گفتگو کرتے تھے باوجود اس کے کہ وہ لوگ عرب ہونے پر افتخار کرتے ہیں۔ لیکن تمام تھرڈ کلاس والے عرب صاحب کو اپنا شیخ بنا بیٹھے تھے اور ہر ایک ان سے آکر فتوی پوچھتا تھا اور مناسک حج دریافت کرتا تھا اور سیکنڈ فسٹ والے میرے پیچھے پڑے ہوئے تھے۔ خصوصاً جہاں مصری جہاں ملتے گفتگو شروع کردیتے اور بُلا کر پاس بٹھا لیتے مگر قہوہ اور کافی کی عادت نہ تھی۔ اس لئے ان لوگوں کو بہت تکلیف اور حیرت ہوتی تھی۔ کیونکہ میں ان کا ساتھ نہ دے سکتا تھا۔ قہوہ کی ایک پیالی تو خیر پینی آسان ہے۔ لیکن کافی پینا تو بہت مشکل کام ہے۔ کافی سخت کڑوی چیز ہے۔ وہ اس پر حیران ہوتے اور مجھ پر رحم کرتے تھے کہ یہ اس نعمت سے فائدہ نہیں اُٹھا سکتا۔ ایک شخص مجھے کہنے لگا کہ کیا ہندوستانی کافی نہیں پیتے۔ یہ تو بڑی نعمت ہے۔

حج کی قدر اور اُس کی عظمت حج کے بغیر نہیں معلوم ہوسکتی۔ واقعی جو دعا اور توجہ الی اللہ اس سفر میں دیکھی ہے وہ کبھی نہ دیکھی تھی۔ سیکڑوں زبانوں کے بولنے والے لوگوں کو جہاز میں اکٹھا دیکھ کر اور اُن کی لبّیک لبّیک کی آواز سُن کر ایسی رقت اور محبت پیدا ہوتی تھی کہ اندازہ سے بڑھکر رسول کریم کے کمالات پر تعجب آتا تھا کہ کہ سے اُٹھکر اس نور نے دُنیا کے کس کس گوشہ کو روشن کردیا۔ آخر وہ کیا قوت قدسی تھی۔ جس نے کروڑوں نہیں اربوں کو ضلالت سے نکال کر ہدایت کا راستہ بتادیا۔ رابغ پر پہنچتے وقت جب لبّیک لبّیک کا نعرہ اُٹھا اور میں نے ترکوں کو لبّیچ لبّیچ کہتے سُنا تو میری آنکھوں میں آنسو آگئے کہ یہ لوگ لفظ تو درست بول نہیں سکتے۔ لیکن آنحضرت کی دعاؤں آہ و زاریوں نے ان کو کھینچ کر راہ اسلام دکھادی۔ رابغ کے قریب اللہ تعالیٰ نے میرے سینہ کو دُعاؤں کے لئے کھول دیا اور بہت دعا کی توفیق ملی۔ قدرت الٰہیہ اور اس کے فضل کے قربان جاؤں کہ دو ترک جو اردو تو الگ عربی بھی نہیں جانتے تھے ایک میرے دائیں اور ایک میرے بائیں کھڑے ہوگئے اور نہائت درد دل سے آمین آمین پکارنے لگے۔ فوراً میرے دل میں آیا کہ یہ قبولیت کا وقت ہے کہ خدا نے یہ لوگ میرے لئے آمین آمین کہنے کے لئے بھیجدیئے ہیں اور حالانکہ وہ نہیں جانتے کہ میں کیا کہہ رہا ہوں۔ اس وقت میں نے اپنے لئے۔ حضور کے لئے۔ حضور کے خاندان کے لئے۔ اپنی والدہ اور سارے خاندان کے علاوہ احباب قادیان۔ احمدیوں اور بحالت اسلام کے لئے بہت دیر دیر تک دعا کی اور وہ دونوں ترک برابر آمین آمین کہتے رہے فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

میں حیران ہوں کہ

میں تو نالائق بھی ہو کر پاگیا درگاہ میں بار

کونسی بات تھی کہ خدا تعالےٰ نے مجھے اس پاک زمین کی زیارت کی توفیق دی۔ فضل! فضل!! فضل!!!

دعا کی بہت ضرورت ہے۔ گو اس ملک میں دل خوش ہے لیکن جسم بیمار رہے۔ میرا ارادہ ہے کہ انشاءاللہ مدینہ سے شام کے راستہ جنوری یا فروری کو واپس ہندوستان روانہ ہوجاؤں۔ ومن اللہ التوفیق۔ والسلام

خاکسار

مرزا محمود احمد

جہاز فیروزی آگیا۔ میر صاحب کو ملنے جارہے ہیں ✤

کلام امیر اس ہفتے کے اخبار کے ساتھ شائع نہیں ہوسکا اطلاعاً لکھا جاتا ہے ✤

حضرت صاحبزادہ صاحب

حضرت صاحبزادہ صاحب کے خطوط جدّہ سے اور اس کے بعد مکہ معظمہ سے آئے ہیں حضرت میر صاحب بھی جدہ سے ان کے ہمراہ ہیں اور مولوی فاضل حاجی عرب عبدالحی صاحب بھی بخیریت ہیں - جدہ میں برادر ابوبکر صاحب عرب احمدی کے پاس مقیم ہوئے تھے - اُمید ہے کہ یہ قافلہ بعد حج مدینہ منورہ میں دعائیں کرتے ہوئے اور اشرف الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھتے ہوئے واپس ہندوستان آجائے گا غالباً میاں صاحب اب مصر نہ جائیں گے - جو کام اس سفر میں حضرت میاں محمود احمدؐ صاحب نے کیا ہے وہ دراصل انہیں کا کام تھا - جس پر درد دل کی دعاؤں کی توفیق انہیں عطا ہوئی ہے اور جس کثرت سے ہوئی ہے ان سے یقین ہوتا ہے کہ وہ دعائیں ہی تھیں اور وہ قبولیت کے اوقات ہی تھے - جو پہلے سے آپ کو اس سفر کے واسطے آمادہ کر رہے تھے - پھر جس ہمت اور قوت ایمانی سے آپ نے تبلیغ حق کا کام کیا ہے اس نے قوم کے اُن افراد کے واسطے جو تبلیغ کے واسطے شوق اور درد اپنے اندر رکھتے ہیں استقلال دعزم کا ایک نمایاں نمونہ قائم کر دیا ہے - جہاز کے دہریہ آریہ ہندو - عیسائی اور مادہ پرست ... عرب کے مسلم جن سے ملنے کا اتفاق ہُوا اور جن سے بات کرنے کا موقعہ ہُوا ان سے صداقت رسالت محمدیہ واحمدیہ کی روشن کرنوں میں ہستی باری تعالےٰ کے اثبات کی طرف راہنمائی کیا گیا - بہت ان زبردست دلائل کے قائل ہوئے اور قادیان آنے یا خط وکتابت کرنے کے واسطے ایڈریس لکھے - حضرت خلیفۃ المسیح اگلے دن فرماتے تھے - میاں صاحب نے اس سفر میں بہت تبلیغ کی ہے بڑا کام کیا ہے - بہت بڑا کام کیا ہے " اللہ تعالےٰ ہی ان کو جزائے خیر دے اور ان کے درجات میں ترقی کرے اب میں میاں صاحب کے دو خط درج ذیل کرتا ہوں -

مکرمی .. .. .. صاحب -

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - خدا کے فضل سے مصر سے ہوکر احرام کی حالت میں جدہ پہنچ گئے ہیں - اللہ اللہ کیا پاک ملک ہے - ہر چیز کو دیکھ کر دعا کی توفیق ملتی ہے خدا کی رحمتیں اس زمین پر بے شمار ہی معلوم ہوتی ہیں - احباب قادیان کے لئے - احمدی جماعت اور حالت اسلام کے لئے اسقدر دُعاؤں کی توفیق ملی ہے کہ بیان نہیں ہو سکتی - میں نے احمدی جماعت کے لئے اس سفر میں اس قدر دعائیں کی ہیں کہ اگر وہ ان کا اندازہ لگا سکیں - تو ان کے دل محبت سے پگھل جائیں - لیکن لایعلم اسرار القلوب الا اللہ - میں اُمید کرتا ہوں کہ احباب قادیان ودیگر احمدی برادران بھی میرے لئے دعائیں کرتے ہوں گے - تبلیغ کے متعلق بھی بڑی کامیابی معلوم ہوئی ہے - لوگ بڑے شوق سے باتیں سنتے ہیں - عام ضروریات اسلام اور سلسلہ کے متعلق میں لوگوں کو سناتا رہتا ہوں - کئی لوگوں نے اقرار کیا ہے کہ وہ غور کرینگے اور مجھ سے خط وکتابت کرینگے - اگر کوئی ان بلاد میں آکر رہے تو انشاء اللہ بہت کامیابی ہو - کیونکہ تعصب اور حسد سے خالی ہیں - فی الحال پوسٹماسٹر مدینہ کی معرفت مجھے خط مل سکے گا اور یکم دسمبر کے بعد لکھنے پر سکندریہ یا قاہرہ تھامس کک اینڈ کو کی معرفت - یہ پتہ اخبار میں شائع کر دیں تاکہ اگر کوئی دوست خط لکھنا چاہے - تو لکھ سکے

والسلام خاکسار مرزا محمود احمدؐ

منشی فرزند علی صاحب کو - مولوی سیّد سرور شاہ صاحب - مولوی شیر علی صاحب - مولوی محمد علی صاحب - قاضی اکمل صاحب - قاضی سید امیر حسین صاحب - شیخ عبدالرحمان صاحب لاہوری و قادیانی - ماسٹر فقیر اللہ صاحب - شیخ یعقوب علی صاحب - حکیم محمد عمر صاحب - پیر منظور محمد صاحب - شیخ عبدالرحیم صاحب - شیخ اسماعیل سرساوی صاحب - ماسٹر محمد دین صاحب - ڈاکٹر عبدالمجید صاحب - شیخ غلام احمد صاحب اور دیگر کل احباب قادیان کو السلام علیکم پہنچا دیں - رحم اللہ علینا وعلیکم - والسلام

خاکسار مرزا محمود احمدؐ

مکرمی .. .. .. صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - اللہ تعالےٰ کے فضل وکرم سے ۷ - نومبر کو میر صاحب سمیت مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے اور عمرہ ادا کیا - زیارت بیت اللہ کے وقت - دخول مکہ کے وقت بھی صفا ومروہ کے وقت اہل قادیان اور جماعت احمدیہ اور حالت اسلام کی درستی کے لئے بہت دعائیں کیں - اور اللہ تعالےٰ نے بہت توفیق دی - آپ زیارت بیت اللہ اور دونوں وقت یاد آگئے - جس قدر ہو سکا دوستوں کے نام لے لے کر دعائیں کیں - ایک ماہ سے قادیان کے حالات سے بے خبر ہیں - حضرت خلیفۃ المسیح کے خط سے آپکو معلوم ہو گیا ہو گا کہ مصر جانا مشکل ہے اور غالباً مدینہ منورہ سے واپس لوٹنا ہو گا - میں اسے بھی اللہ تعالےٰ کی حکمت سمجھتا ہوں - سب احباب احمدیہ کو السلام علیکم و السلام

خاکسار مرزا محمود احمدؐ -

حضرت فاضل

حاجی عرب صاحب اپنے عربی خط میں تحریر فرماتے ہیں (۱) ہم پورٹ سعید پہنچے وہاں ایک رات رہ کر بابور البر (ریل) میں سوار ہوکر سویز آئے - وہاں دو رات رہ کر جدّہ کو روانہ ہوئے - یکم نومبر حاجی ابوبکر کے گھر اترے - میر صاحب ملے - گویا ہم قادیان پہنچ گئے - جہاز میں سوار جب رابغ کے مقابل پہنچے تو ایک شخص نے پکارا کہ اے حاجیو احرام باندھو - اسپر تمام اہل جہاز نے اللھم لبیك لبیك لاشریك لك کی آوازیں بلند کیں - ایک عجیب سماں تھا - توحید کے نعروں سے آسمان گونج اُٹھا سب نے احرام باندھا - نماز پڑھی دعائیں کیں اہل قادیان کے لئے اور سب احمدیوں کے لئے (۲) ۷ - نومبر مغرب کے قریب حرم شریف میں داخل ہوئے سب احمدی بھائیوں اور دوسرے مسلمانوں کے واسطے دعائیں کیں - طواف کیا - صفا ومروہ کے درمیان دوڑے - بھائی ہمارے لئے دعائیں کریں -

حکیموں اور ویدوں کی خدمت میں التماس

عرصہ تین سال سے ہندوستان کے طبابت پیشہ اصحاب کی ایک کانفرنس ان اغراض کے لئے قائم ہے کہ طب یونانی اور آیورویدک کو موجودہ زمانہ میں ہر ایک طرح باوقعت اور کامیاب بنانے کے لئے اسباب مہیا کرے حکیموں اور ویدوں کے حقوق کی حفاظت کرے اس گروہ میں اتفاق ویکجہتی کی خوبیاں پیدا کرے اور باہمی ربط وضبط کے ساتھ ابناء وطن کی جو خدمات یہ گروہ انجام دے سکتا ہے ان کے سرانجام پر اسے توجہ دلائے -

ابتک اس کانفرنس کے دو اجلاس ہو چکے ہیں ہر ایک اجلاس کی روئداد میں نہایت دلچسپ اور مفید مختلف مضامین ہیں ملک کے ممتاز حکیموں اور ویدوں کی تحریرات ان کے تجربات اور اتحاد پر نیز کانفرنس کی ہمدردی میں ملک کے سربرآوردہ حضرات کے خیالات اور کئی شعراء کی پُراثر اور دل آویز نظمیں ہیں غرض اُردو لٹریچر میں یہ روئدادیں ایک جدید اضافہ ہیں اور ان کا مطالعہ ہر ایک طبیب اور وید بلکہ اُردو کے تمام تعلیمیافتہ اصحاب کے لئے دلچسپ اور مفید ہے - غالباً اجلاس اول کی روئداد آپکی نظر سے گذری ہوگی اور اجلاس دوم منعقدہ لکھنؤ کی روئداد کے ملاحظہ کا جناب کو شوق اور انتظار ہوگا یہ روئداد بھی طبع ہوکر شائع ہو چکی ہے اگر آپ بہ ادائے فیس ممبری صہ سالانہ کانفرنس کی ممبری قبول فرمادیں تو یہ روئداد بلا قیمت جناب کی خدمت میں پیش کی جائے اور اس کے علاوہ اور دوسرے کاغذات بھی جو کانفرنس کی اسٹینڈنگ کمیٹی کی کارروائیوں کے متعلق ...

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

سچی کامیابی پر لیکچر مولوی عطاء الرحمٰن صاحب ایم اے - احمدی - پروفیسر راج شاہی کالج

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - مورخہ ۴ - نومبر ۱۹۱۲ء بروز دوشنبہ بوقت ۶ ½ بجے شام انجمن احمدیہ کلکتہ کی طرف سے بعد شائع ہونے اشتہار کے محمڈن لایق جوبلی انسٹیٹیوشن ۲۹ع میرزا پور سٹریٹ کلکتہ میں ایک جلسہ منعقد ہوا - سکرٹری صاحب انجمن احمدیہ و دیگر ممبران کے اظہار تجویز پر جناب مولوی منیر الزمان صاحب اسلام آبادی اڈیٹر اخبار سلطان (اسلامی یہ اخبار ہے) نے صدارت قبول فرمائی - پہلے مکرمی جناب حافظ محمد امین صاحب احمدی نے سورہ کہف کا اخیر رکوع خوش الحانی کے ساتھ حاضرین جلسہ کو پڑھ کر سنایا - اسکے بعد جناب صدر جلسہ نے اپنی افتتاحی تقریر میں فرمایا کہ میں مولوی عطاء الرحمٰن صاحب کو آپ لوگوں سے انٹروڈیوس کرنے کو کھڑا ہوا ہوں نہ آپ کے اوصاف بیان کرنے کو - کیونکہ حاضرین جلسہ آپ کے نام نامی سے واقف ہوں گے - آپ وہ سپیکر ہیں کہ آپ کی سپیچ پر پنجاب کے دار السلطنت لاہور کے تعلیم یافتہ لوگوں نے آفرین کہا - اور اہل اخبار نے عزت کے ساتھ اپنے اپنے اخباروں میں لیکچر شائع کیا - میں صرف یہ کہنے کو کھڑا ہوا ہوں - کہ یہ لیکچر پولٹیکل امور پر ہے نہ کہ سیاسی اصول پر - بلکہ یہ جلسہ اور یہ تقریر محض مذہبی ہے - امید کہ آپ لوگ خلوص دلی اور فراخ حوصلگی کے ساتھ سنیں گے اور اس پر عمل کریں گے -

مولوی عطاء الرحمان صاحب سلام مسنون کرتے ہوئے سٹیج پر کھڑے ہوئے اور قرآن مجید کی تین مختلف جگہوں سے یہ آیتیں پڑھیں - اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ھم یحزنون - الذین اٰمنوا وکانوا یتقون - لھم البشریٰ فی الحیٰوۃ الدنیا وفی الاٰخرۃ لا تبدیل لکلمات اللہ ذالک ھو الفوز العظیم - (پ ۱۱ ع ۱۲)

یا ایھا الذین اٰمنوا اذا لقیتم فئۃ فاثبتوا واذکروا اللہ کثیرا لعلکم تفلحون تا آخر واللہ شدید العقاب رباعی ۲

یا ایھا الذین اٰمنوا اتقوا اللہ حق تقاتہ الآیۃ

پھر حمد الٰہی کہتے ہوئے صدر اور حاضرین جلسہ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے فرمایا کہ آج میری تقریر کا موضوع و مضمون "سچی کامیابی" ہے - صاحبو! دنیا میں ہر کوئی کبھی نہ کبھی اپنی کسی مراد اور مقصود پر کامیاب ہوتا رہتا ہے - طلباء لوگ امتحان میں - مقدمہ باز لوگ مقدموں میں - کھیلاری کھیلوں میں کامیاب ہوتے اور جیتتے ہیں اس نگاہ سے کامیابی ایک معمولی چیز ہے - مگر بھائیو! بڑی اور سچی کامیابی ایک نرالی اور مشکل چیز ہے اس لئے کہ وہ تدبیروں - کوششوں پر موقوف نہیں وہ ایمان و تقوے اللہ کے ساتھ وابستہ ہے جس کو ہم مذہبی پابندی سے تعبیر کرتے ہیں سچی کامیابی سے کوسوں دور ہے - وہ جو مذہب کا پابند نہیں - مذہب وہ راستہ ہے جس پر چل کر انسان دکھ اور تکلیف سے نجات پاتا ہے - سکھ و راحت - (سچی کامیابی) کا وارث بنتا ہے - آپ یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ یوروپین قومیں جنھوں کو مذہب سے کوئی سروکار نہیں عیش و آرام میں یہ اوروں سے زیادہ حصہ دار ہیں صاحبو! یہ لوگ یہ آیت من کان یرید الحیٰوۃ الدنیا وزینتھا نوف الیھم اعمالھم فیھا وھم فیھا لا یبخسون - لیس لھم فی الاٰخرۃ الا النار وحبط ما صنعوا فیھا وباطل ما کانوا یعملون - یعنے جو دنیا ہی کی زندگی و زینت کا خواہاں ہے اللہ پاک پورا کر دیتا ہے - ان کے اعمال کو اس دنیا میں ان کے حق میں کچھ کمی نہیں کی جاتی - ہاں آخرت میں سوائے نار کے کچھ انھوں کا حصہ نہیں - پھر اس دنیا میں یہ لوگ ذرہ ذرہ سی باد حوادث سے روئی کے گالوں کی طرح ادہر سے ادہر ہو جاتے ہیں - ادنےٰ سے انقلاب کے گرداب سے تنکے کی طرح ڈوبتے ہوئے بہ جاتے ہیں کیا اخباروں میں نہیں پڑھتے ہو کہ سب سے زیادہ خودکشی بھی یوروپین قوم میں پائی جاتی ہے - اس کا سبب کیا ہے صرف یہی سبب ہے - کہ یہ لوگ حقیقی سکھ سچی کامیابی سے بہرہ نہیں رکھتے ہیں - انھوں میں جمعیت اور استقامت نہیں - مؤمن میں ثبات اور استقلال ہوتا ہے - مومن پہاڑ جیسا مستحکم اور مضبوط ہوتا ہے - پہاڑ زمین ہو کر اپنا رخ اپنی چوٹی برابر آسمان سے لگا رہتا ہے - مومن اس دنیا میں اپنے بنی نوع کے ساتھ اور صحبت میں اپنی زندگی بسر کرتا ہے - مگر اس کا لو اور گہرا تعلق بلند تر ہستی برتر وجود کے ساتھ رہتا ہے - چونکہ میں آسام کا رہنے والا ہوں - پہاڑ میرے سامنے پر ہے اس سے میں یہ سبق حاصل کرتا ہوں - معزز سامعین مذہب اسلام ہمیں دولت و ثروت سے منع نہیں کرتا ہے - وابتغوا من فضل اللہ دولت حاصل کرنے کو کہتا ہے - کلوا حلالاً طیباً - حلال اور ستھری چیزیں کھانے کی ترغیب دیتا ہے - فانکحوا ما طاب لکم من النساء کہہ کر خواہش نفسانی کے پورا کرنے کو بھی ہمیں مجاز کرتا ہے - مذہب اسلام سراسر یہ تعلیم دیتا ہے کہ ہم اسم بامسمّٰی بن کر رہیں - یعنے ہمارا انسان در اصل انسان ہے - وہ وجود جو دو انس سے مرکب ہے - یا یہ کہو کہ دو قسم کی محبت کا مجموعہ ہے - پہلی قسم یہ ہے - کہ اس کو اپنے خالق سے پیار یعنے محبت الٰہی اس میں ہو - دوسرے یہ کہ شفقت علیٰ خلق اللہ - یعنے خدا تعالیٰ کی مخلوق سے سچی ہمدردی ہو - مذہب انسانی کمالات کا معراج اور ترقیات کا ذریعہ ہے - ماہرین و مبصرین ارتقائے انسانی کے تین قسم بیان کرتے ہیں - (۱) جسمانی (۲) ذہنی (۳) اخلاق - ہم بھی تسلیم کرتے ہیں کہ اخلاق میں خوبی اور کمال ہے - اخلاق جسمانی اور ذہنی ترقیات سے بہتر اور مہتم بالشان ہے - مگر یہ اخلاقی کمال ہیں داخل نہیں - جب تک مذہب اس کا ضامن نہ ہو - کیونکہ ایک دہریہ اور ملحد سے بھی نیک اخلاق سرزد ہوتے ہیں - یہ کسی تعلیم سے متاثر ہونے یا کسی قانون کے پابند ہونے کی وجہ سے نہیں بلکہ محض یہ فطرتی تقاضا ہوتا ہے اور بس - مگر در حقیقت تمام عادات حسنہ اور اخلاق فاضلہ کا منبع اور سرچشمہ ہے - مذہبی پابندی سے انسان تمام اخلاق ذمیمہ اور عادات قبیحہ سے محترز اور مجتنب ہو جاتا ہے - ظاہری حکومت اور جسمانی سلطنت کے احکام و قوانین اگر انسان کو برے اور فحش افعال اور منکرات اور بد اقوال سے روکتے ہیں - تو اسی حد تک روکتے ہیں کہ کھلم کھلا اور برملا کوئی امر خلاف قانون اس سے سرزد نہ ہو - بخلاف مذہب کے پابند کے - اس مذہب اسلام کے پابند کے - جس کا یہ ایمان اور ایقان ہے کہ اللہ تعالیٰ مالک یوم الدین ہے - جزا و سزا کے وقت کا مالک ہے - یعلم ما تخفی الصدور - چھپی باتوں کو جانتا ہے یعلم خائنۃ الاعین - آنکھوں کی چوریوں کو جانتا ہے - بصیر بما تعملون - خبیر بما تعملون - جو کرتے ہو اس کا دیکھنے والا اور خبر رکھنے والا ہے - اس سے بڑھ کر نعلم ما

ب الیہ من حبل الورید۔ توسوس بہ نفسہ ونحن اقرب جاننے والا - گردن کی شاہ نفس اور جی کے وسوسوں کو جاننے والا ہے - ان صفات پر ایمان ہمزگ سے نزدیک تر رہ، نا مرتکب ہونے والا ہے - جبکہ رکھنے والا کب گناہ کا ارادہ وہ ڈرنے والا ہے - مذہب گناہ کے خیال اور نہ قول کو - وہ فعل اور عمل ہے - ان جذبہ کو کہتے ہیں سکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین۔ لا صلوتی ونسکی لہ وبذلک امرت وانا اول المسلمین تحقیق شہا باری نماز میری قربانی میری زندگی میری موت اللہ رب العالمین ہی کے لئے ہے جس کا کوئی شریک نہیں - اسی کا نام مذہب اسلام ہے - جس میں عبد کے حرکات و سکنات اللہ پاک کے حکم اور اس کی مرضی کے ماتحت ہو جاوے ہمیں اپنے مالک حقیقی کی رضا رجوئی کے حصول کے لئے قرآن کا تدبر اور قرآن پر عمل ضروری اور لازمی ہے کیونکہ قرآن ہمیں تاریکی سے نکالکر روشنی میں لانے کے لئے آیا ہے اور مردہ روحوں کو زندہ کرنے کے لئے - آہ آہ ہماری قوم ہے کہ قرآن پاک کو صرف اسی مطلب اسی کام کے لئے مقرر کر رکھا ہے - کہ جب کوئی ہم میں سے مرتا ہے - تو ثواب رسانی کے لئے قرآن کو غلاف سے نکالا جاتا ہے - مسلمانو! کیا قرآن کے نزول کا یہی منشا تھا جب میں اپنے دل میں یہ ارادہ قائم کرکے کہ راج شاہی میں درس قرآن کی ایک کلاس کھولوں نوٹس دیا - تو پہلے روز بیس پچیس آدمی آئے - اس کے بعد لوگ گھٹنے گئے - میں نے ایک دن اپنے کالج کے طلبار کی طرف مخاطب ہو کر کہا کہ آپ لوگ قرآن کے درس سننے کو آتے ہیں - قرآن کیوں نہیں لاتے ہو - تب سوائے ایک شخص کے جس کے پاس قرآن تھا - اور سبھوں کی زبان سے متفق طور پر یہ لفظ نکلا کہ ہم لوگوں کے پاس کلام اللہ نہیں ہے - مسلمان بورڈر اور کلام اللہ ندارد -

صدق اللہ تعالیٰ وقال الرسول - یارب ان قومی اتخذوا ھذا القرآن مھجوراً - میرے دوست مجھے کہتے ہیں کہ تم مرزا پر کیوں مرتے ہو - دوستو! میں مرزا حضرۃ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام پر اس لئے مرتا ہوں کہ میں مرزا کی پاک تعلیم اور مریدی سے اپنے آپ میں اسلام کی غیرت اور جوش پاتا ہوں - اگر کوئی روئے زمین کی سلطنت مجھے دے اور کہے تم اسلام اور مرزا کی اتباع سے اعراض کرو - غدا دا شہد اللہ نہ میں اسلام سے منہ موڑوں گا نہ مرزا کے دامن کو چھوڑونگا مرزا کی تعلیم کی وجہ سے قرآن کی محبت میرے دل میں ایسی رچی ہوئی ہے کہ میں بغیر کلام اللہ کے نہیں رہ سکتا ہوں - سفر میں ہوں تو ساتھ کلام اللہ ہے حضر میں ہوں تو کلام اللہ سے دلچسپی ہے - ابھی جو راج شاہی سے کلکتہ آیا - تو میرے ٹرنک میں کلام اللہ ہی ساتھ آیا - میں مرزا صاحب جیسے راست باز کے متبعین مریدین عاشق قرآن فدائے رسول انس وجان کے کفر کو ان لوگوں کے اسلام پر ترجیح دیتا ہوں جس میں اسلامی جوش نہیں - رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت کا پاس نہیں - قرآن مجید سے خبر نہیں - صاحبو! میں آپ لوگوں سے کیا عرض کروں - میں اپنی تحصیل کے وقت میں دہریت کے گڑھے میں گرنے کو تھا - خدا کی لاکھ لاکھ صلوات وسلام مرزا پر ہوں کہ اس کی تعلیم تصنیف وتالیف اس کی قوت قدسی - قوت جاذبہ نے میری دستگیری کی - مجھے کھینچ کر اسلام کے منار پر کھڑا کر دیا - میرے دوستو! تمہیں مرزا کی کتابوں سے نفرت نہ ہو تم جادو کا پوڑیہ کہکر منہ نہ موڑو - آخر کلام اللہ کو سحر مبین کہا کرتے تھے - کتابیں دیکھو - خداداد عقل سے کام لو قبل اس کے کہ ہمیں کفر کی طرف منسوب کرو اپنے آپ کو مسلمان بناؤ اور قرآن پاک کو حرز جان بناؤ اور اس پر عمل کرو - اس کے ساتھ میرزا کی تحقیقات کرتے رہو - کلکتہ میں ہی آپ کے سلسلہ کے لوگ ہیں - انہوں سے اور انجمن احمدیہ کلکتہ کے سکرٹری صاحب سے ملا کرو - بھائیو اُٹھو غفلت کو چھوڑو - دنیا کو مسلمانوں کا بندی خانہ نہ سمجھو - ہمیں دنیا وآخرت دونوں جگہ میں سکھ وراحت کی بشارت ہے لھم البشریٰ فے الحیٰوۃ الدنیا وفے الاخرۃ - یہ اللہ کا وعدہ ہے - اس میں تبدیلی نہیں - لا تبدیل لکلمات اللہ - مگر صاحبو! یہ الذین اٰمنوا وکانوا یتقون - کے ماتحت میں ہے - ایمان اور تقوے شرط ہے - قرآن نہیں کہتا کہ تم ذلت اور پستی میں رہو - بلکہ وہ کہتا ہے - وللہ العزۃ ولرسولہ وللمومنین - عزت اللہ اور رسول اور مؤمنین کے لئے ہے - پھر ایک اور دوسری جگہ فرماتا ہے - ولا تھنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون - تم مت سست ہو اور مت کڑھو - حال یہ ہے - کہ تم ہی اعلے اور اونچے ہو - کہہ کر تسلی دیتا ہے - مگر بھائیو ساتھ اس کے شرط یہ ہے - ان کنتم مؤمنین - کہ جب تم مؤمن رہو - صاحبو! قرآن کو اپنا دستور العمل بناؤ - قرآن کو پڑھو - یہ کہنا کہ قرآن کی سمجھ مشکل ہے - نہیں نہیں مشکل نہیں اللہ پاک فرماتا ہے - ولقد یسرنا القرآن للذکر - قرآن کو ذکر ونصیحت کے لئے ہم نے آسان کر دیا ہے - قرآن کے فہم کے لئے دعا سے کام لو - ملاں لوگوں کا یہ کہنا کہ قرآن بغیر علم صرف ونحو سمجھا جا نہیں سکتا یہ خیال ہی خیال ہے - قرآن کے ہر زبان میں تراجم وتفاسیر ہو گئے ہیں اس سے کام لو - بہرکیف قرآن پڑھو - اور اس پر عمل کرو - رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی پاک تالیف اور سوانح عمری پر غور کرو - کیونکہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) اسلام کے بانی اور نیک اور پاک نمونہ ہیں - لقد کان لکم فے رسول اللہ اسوۃ حسنۃ - میرے پیارو! (طلبار کو مخاطب کرکے) تم اپنے نصاب کے متعلق تواریخ کو پڑھو - اس کے ساتھ صحابہ وخلفائے راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین کی تواریخ اور کارنامے کا بھی مطالعہ کیا کرو - ضرور مطالعہ کرو - تاکہ تم لوگوں کو معلوم ہو کہ وہ لوگ کیسے بہادر اور صابر تھے - مجھے قادیان میں حضرت خلیفۃ المسیح مولانا مولوی نور الدین صاحب ایدہ اللہ تعالے بنصرہٖ بار بار ارشاد فرماتے کہ بہادر مؤمن بنو - تقریر میں تحریر میں اظہار حق میں دلیر رہو - اس وقت میں آپ لوگوں کو خلیفہ دوم حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ کا ایک واقعہ سناتا ہوں اور وہ یہ ہے - کہ جب ریگستان میں آپ کو فتح انطاکیہ کی خبر پہونچی - تب آپ فوراً سجدے میں گر پڑے اور دیر کے بعد سجدہ سے سر اٹھایا تو آپ کا چہرہ اور ریش مبارک تم آلود ہو گیا تھا - اور آنسو جاری تھے - الناس پر فرمایا - کہ مجھے اس وقت دو بات نے رلایا - ایک یہ کہ انطاکیہ عیش پسند جگہ ہے ایسا نہ ہو کہ ہماری قوم عیش پسند ہو جاوے - دوسری بات یہ کہ فتح کے حاصل ہونے سے مسلمانوں کے دلوں میں گھمنڈ نہ آگیا ہو - سبحان اللہ! کیا پاک لوگ تھے کہ خوشی اور کامیابی کے وقت میں روتے اور چلاتے تھے - آج مسلمان ہیں کہ اس کے برعکس عمل کرتے ہیں - ابھی جو ہلچل مچی ہے - اور مسلمانوں کے قبضہ سے ریاستیں سلطنتیں نکلی جارہی ہیں اس کے سبب ہمارے فیمابین کے تنازع ونفاق ہیں - سلف صالحین کی طرح ہم لوگوں کے درمیان اتفاق اور اتحاد نہیں - یا یہ کہو کہ قرآن پر عمل نہیں - ٹرکی کی نازک حالت ہمارے

دل دردمند اور آنکھیں غمناک ہیں ہم اس کی فتح کے خواہاں ہیں اور دعا کرتے ہیں۔ ساتھ ہی اس کے بھائیو جہاں تک ہمیں اخبار سے پتہ لگتا ہے۔ ہم ترکی کے عمل درآمد قرآن کے مطابق نہیں پاتے۔ یاایھا الذین امنوا اذا لقیتم فئۃً فاثبتوا۔ اے ایمان والو جب کسی فوج کے ساتھ تم بھیڑ جاؤ تو ثابت قدم رہو واذکروا اللہ کثیرا لعلکم تفلحون۔ اور کثرت کے ساتھ یاد الٰہی کرو تاکہ تم فلاح پاؤ۔ کیا ترکی اس پر عمل پیرا ہے؟ واطیعوا اللہ ورسولہ ولا تنازعوا۔ اللہ اور رسول کی اطاعت کرو اور آپس میں تنازع مت کرو۔ مگر ابھی تک تنازعے وقوع میں آرہے ہیں جس کا نتیجہ فتفشلوا وتذھب ریحکم بزدلے ہوجاؤ گے۔ ہوا نکل جائے گی۔ دیکھنے میں آرہا ہے۔ واصبروا ان اللہ مع الصابرین۔ صبر و استقلال کے ساتھ کام لو۔ اللہ تعالیٰ صابروں کے ساتھ ہے۔ یہ نہیں کہ صبر و استقامت کا لحاظ نہ رکھو۔ پیچھے ہی ہٹتے جاؤ۔ ولا تکونوا کالذین خرجوا من دیارھم بطرا ورئاء الناس۔ مت ہو ان لوگوں کی طرح جو گھروں سے نکلتے وقت اتراتے ہیں اور لوگوں کو دکھلاتے ہیں۔ بلقان کے اتحادی مقیم پر ترک گھمنڈ سے اور اپنے کو لوگوں کے نزدیک قوی اور طاقتور دکھلانے کے خیال سے جواب تک ابھی نہیں دیتے اس کے نتیجے ظاہر ہیں۔ صاحبو! مذہب کے پابند بنو۔ قرآن شریف پر عمل کرو۔ بہادر مومن متقی ہو جاؤ۔ تب تم اولیاء اللہ کے زمرہ میں شمار کئے جاؤ گے بےخوف بےحزن ہو کر رہو گے۔ وذٰلک ھو الفوز العظیم یہی بڑی کامیابی اور سچی کامیابی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سبھوں کو اس کی توفیق عطا کرے۔ آمین ثم آمین

اس کے بعد صدر جلسہ نے کھڑے ہو کر تقریر کی اور فرمایا کہ فاضل مقرر نے بہت ہی سچ کہا کہ ہم مسلمانوں میں قرآن کا علم و عمل نہیں رہا۔ فاضل سپیکر نے عقلی و نقلی دلائل سے روشن نظائر اور واضح امثال سے ثابت کرکے دکھلایا کہ جب تک مسلمانوں کا قرآن شریف پر عمل درآمد رہا۔ مسلمان وانتم الاعلون کے مصداق رہے۔ جب عمل جاتا رہا تب انھوں کی حالت تنزل اور تنزل میں آگئی۔ اس کے بعد حقیقت قرآن کریم کی حقیقت اور صداقت پر یہ بیان کیا کہ روئے زمین پر جتنی انسانی کتابیں ہیں۔ سبھوں کو یک جا کرکے اگر آگ لگا دی جاوے۔ یا دریا میں ڈال دی جاویں۔ تو ساری کتابیں معدوم و نابود ہو جائینگی مگر قرآن بموجب وعدہ الٰہی نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون کے ذریعہ جوں کا توں رہے گا۔

پھر باجازت صدر صاحب جوبلی انسٹیٹیوشن کے ایک معزز ماسٹر صاحب نے کھڑے ہو کر کہا کہ معزز سامعین مجھے آپ لوگوں کی خدمت میں دو باتیں گذارش کرنی ہیں۔ پہلی گذارش ہم محض اس وجہ سے کہ ہمارے دوست مولوی عطاء الرحمان صاحب مرزائی ہیں ہم ان کی باتوں کو نہ سنیں پرلے درجہ کی حماقت اور غائت درجہ کی حق پوشی ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ سب کی باتوں کو سنیں اور امر بالمعروف کی بجا آوری میں کوشش کریں۔ خواہ امر حق مرزائی چھوڑ شیعہ ہی کی زبان سے کیوں نہ نکلا ہو۔ دوسری گذارش۔ ترکی کی موجودہ حالت پر مولوی صاحب نے جو آیتیں پڑھ کر سنائیں۔ میں اپنے ذوق کے مطابق اس واقعہ کو ان آیتوں کا شان نزول سمجھتا ہوں۔ گویا کہ یہ آیتیں اب نازل ہوئی ہیں۔

حاضرین اور سامعین نے لیکچر کو نہائت ہی خواہش اور اطمینان کے ساتھ سنا۔ صدر صاحب کے اختتام جلسہ کہنے اور سکرٹری صاحب انجمن احمدیہ کلکتہ کے سامعین کا شکریہ ادا کرنے کے بعد جلسہ نہایت کامیابی کے ساتھ ختم ہوا۔

کیا آپ جلسہ پر پرچہ لینا چاہتے ہیں؟

ماہ دسمبر کا آخری پرچہ ۲۶ دسمبر کا ہے۔ لیکن تاکہ جلسہ کے کام میں ہرج نہ ہو۔ یہ پرچہ ۲۴ دسمبر منگل کی شام کو ڈاک میں ڈالا جائے۔ کے واسطے طیار کیا جائے گا اس واسطے جو صاحبان یہ پرچہ قادیان میں دستی لینا چاہیں وہ پہلے سے اطلاع کردیویں۔ تاکہ ان کا پرچہ الگ محفوظ رکھا جاوے۔

ناغہ

جلسہ کی مصروفیتوں کے سبب حسب معمول ایک پرچہ اخبار کا چھپ نہ سکے گا۔ اور اس دفعہ وہ پرچہ ۲ جنوری ۱۳ء کا ہوگا۔ ۲۶ دسمبر ۱۹۱۲ء کے بعد پھر ۹ جنوری کو پرچہ اخبار شائع ہوگا۔

رعایتی قیمت

بہ تقریب جلسہ بعض کتابوں کی قیمت میں ۲۵ دسمبر سے ۱۵ جنوری ۱۹۱۳ء تک رعایت کی جائے گی۔ اس کے متعلق مفصل اشتہار ۱۹ دسمبر کے اخبار کے ساتھ شائع کیا جائے گا۔

قیمت اخبار کی رسید

جو صاحب اپنے اخبار کی قیمت جلسہ پر دیں۔ انہیں محرر یا مینجر کی رسید دستی حاصل کرنی چاہیئے اور پھر اخبار میں دیکھ لینا چاہیئے۔ کہ رسید چھپ گئی ہے۔

ڈاک

جو صاحب اپنی ڈاک معرفت دفتر چاہیں انہیں دفتر میں اس امر کی اطلاع بدر جلسہ میں لینا خط یا زبانی کر دینی چاہیئے۔ محرر بدر ان کا پچھلا نام و اطلاع بذریعہ قادیان کا نمبر کمرہ لکھ لیگا۔ اور ڈاک ان کو پہنچا دیا کریگا۔ پتہ اور

امام الاعظم کے مصنف کا مذہب کیا ہے؟

ہمارے دوست منشی احمد الدین صاحب مختار عدالت گجرات نے اس کتاب پر ایک بسیط ریویو لکھا ہے۔ میں چند اقتباس اس رسالہ کے پیش کرکے یہ پوچھتا ہوں کہ محمد حیدر اسد خاں درانی مقیم جلال پور جٹاں حنفی ہیں یا چکڑالوی؟ یہ مسئلہ صاف ہونے کے بعد پھر ان کے رسالہ کا جواب دیا جاوے۔

(۱) اور کوئی اس لئے کہ وہ قرآن کو مجمل اور نامکمل سمجھتا ہے اور اس لئے اس کی تبیین اور تفسیر کے لئے قرآن کے سوا کسی اور کو امام تصور کرتا ہے۔ کوئی تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تاریخی زندگی کو قرآن کا مفسر ہونا کہتا ہے جس کا ثبوت اکثر تو کسی ایسے صحیح طریق سے جس کو قرآن رد نہ کرے اسوقت بہم پہنچانا محالات وجودی سے ہے اور کوئی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی احادیث کو قرآن کا مفسر ہونا بتاتا ہے۔ اور ابو داؤد کی حدیث اوتیت الکتاب ومثلہ معہ سے سند لیتا ہے۔ جو در حقیقت حریز بن عثمان خارجی کی بنائی ہوئی حدیث ہے۔ صفحہ ۳۴

(۲) بخاری کی اپنی رائے کی وقعت خود اس واقعہ سے بھی ظاہر ہوتی ہے جسے امام بزدوی نے کشف الاسرار کی جلد اوّل کے صفحہ ۸ میں نقل کیا ہے کہ وہ بخارا سے ایک بکری کے دو شیر خوروں کی نسبت رضاعت کا فتوے دینے سے بحکم ابی حفص کبیر نکالے گئے۔ صفحہ ۳۶

(۳) حالانکہ سورہ مریم میں لفظ اولٰئک الذین انعم اللہ علیہم من النبیین من ذریۃ آدم میں مریم بھی شریک فہرست انبیاء ہے۔ صفحہ ۴۱

(۴) ہم کہتے ہیں کہ الہامات اولیاء اللہ در حقیقت مخاطبات ربانی نہیں ہیں بلکہ وہ از جنس الہامات طبعی ہیں صفحہ ۴۲

(۵) ہم نہیں کہہ سکتے کہ دنیا میں کوئی بھی شخص دین کا مجدد کہلانے کا مستحق ہو۔ چہ جائے کہ ہر ایک صدی کے سر پر بلا کسی شرعی دلیل کے امت کے کسی ایک عالم کو نامزد کر دیا جاوے۔ مذکورہ مردوں یا عورتوں کی نبوت میں کوئی بھی شبہ نہیں۔ میں نہیں سمجھتا۔ کہ ہر صدی کا

مصنوعی نبد دکس مرض کی دوا ہے۔ قطع نظر اس کے سلف صالحین میں سے کسی نے بھی اس منصب کا دعویٰ نہ کیا صفحہ ۴۴

(۶) اس میں شک نہیں کہ مذکورہ آیت (لتبین للناس مانزل الیھم) میں تبیین مانزل کا منصب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی دیا گیا ہے اور وہ محض قرآن کا سنا دینا ہے نہ کہ اس کی تفسیر کرنا × × × × × × اور نہ ہی قرآن کے ماسوا کوئی بھی چیز آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو دی گئی۔ جس کی تبلیغ امت کے لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر واجب تھی × × × × فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے لیس منا من لم یتغن بالقرآن۔ یعنی وہ ہم میں سے نہیں جس کو قرآن کے ساتھ استغناء حاصل نہیں اور وہ قرآن کے سوا کسی اور چیز کا طالب ہے × × × پس اگر حدیث کی تبلیغ بھی منظور ہوتی تو بلغوا عنی حدیثا بھی فرما دیتے حالانکہ یہ بہت ہی محل خطر ہے۔ معہٰذا آیۃ فلیاتو بحدیث مثلہ ان کانوا صادقین اور آیۃ فبای حدیث بعدہٗ یومنون قطعی طور پر ان احادیث کے ابطال پر حجت ہیں جو قرآن کے باہر اور اس کے مغائر ہیں صفحہ ۵۶

(۷) قرآن کریم کے مجملات کی توضیح اور بیان کا حق صرف خدا ہی کو ہے × × × × اس میں شک نہیں کہ اگر ہم قرآن کو مجمل ہونا مان لیں۔ جو بجز تبیین رسول کے خود بولنے والا اور بیان کرنے والا نہیں تو وہ ما انزل الینا نہ ہو گا بلکہ محض انزل الی الرسول ہو گا۔ جس سے ہم کو کوئی سروکار نہ رکھنا نہ ماننا پڑے گا۔ ورنہ اس کے ناقص اور غیر کامل ہونے کا اقرار کرنا پڑیگا۔ صفحہ ۶۰

(۸)۔ بلاشک ان لوگوں کی سخت جہالت ہے۔ جو سورۂ نجم کی آیۃ وما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی میں الھوی سے قرآن مجید کے سوا اور کوئی معنے اخذ کئے ہوئے ہیں۔

(۹) اسلام کوئی نیا دین نہیں ہے اور نہ ہی اس میں عبادات کے شرائع اور حلت اور حرمت کے احکام اگلے انبیاء کے شرائع سے جداگانہ ہیں۔ صفحہ ۶۱

(ب) کون کہہ سکتا ہے کہ نماز جو آدم سے لے کر عیسےٰ تک تمام انبیاء پڑھتے رہے۔ اسی صفت پر محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں پڑھی۔ صفحہ ۶۲

اکمل۔ قادیان

دعا مدد برادرم سید محمد حسین صاحب فورٹ لاکہارٹ کے فرزند سید بشارت احمد صاحب کی صحت و عافیت کے واسطے دعا کریں۔ اور اللہ تعالےٰ سے جزائے خیر پاویں۔

ضرورت طبیب سرحد ڈیرہ جات کی طرف سے ایک دوست تحریک کرتے ہیں کہ اگر کوئی احمدی طبیب اس علاقہ میں آکر سکونت اختیار کرنا پسند کریں تو ان کی ہر طرح امداد کی جائے گی۔ خط و کتابت معرفت دفتر بدر ہو۔

ضرورت ایک بورڈنگ ہوس کے لئے باورچی کی ضرورت ہے۔ جو تنور کی روٹی اور معمولی کھانے پکانے جانتا ہو۔ تنخواہ ۱۲ روپیہ ماہوار علاوہ خوراک و رہائش۔ نیک چلنی کا سارٹیفکیٹ پیش کرنا ہوگا

تمام درخواستیں بنام

علی محمد حیات محمد منشی سپرنٹنڈنٹ حاجی محمد حاجی اسمٰعیل سوبانی سکولز ذکریا مسجد سٹریٹ بمبئی

رسید زر

۱۴۔ ستمبر ۱۲ء

بابو برکت علی صاحب ۳۰۰۹ للعہ + منشی عبد الخالق صاحب ۲۱۵ للعہ

چودہری غلام حسین صاحب عہ

۱۶۔ ستمبر ۱۹۱۲ء

حاجی فتح محمد میاں دوست محمد صاحبان ۳۰۳ .. عہ

عبد العزیز صاحب ارہ ۲۰۸۰ .. .. عہ

۱۸۔ ستمبر ۱۹۱۲ء

سردار عبد الحمید خان صاحب ۳۰۳۱ .. للعہ

اہلیہ سید رشید الدین صاحب ۳۰۳۲ عہ

۱۹۔ ستمبر ۱۹۱۲ء

منشی نادر خان صاحب ۴۹ .. لعہ

چودہری عبد المنان صاحب ۲۰۳ .. عہ

محمد یعقوب صاحب ہیڈ ماسٹر چک ۳۳۳ لائل پور عہ

مولوی بوٹے خان صاحب ۴۰۷ .. للعہ

میاں حسن موسےٰ خان صاحب ۱۱۴۹ .. للعہ

۲۳۔ ستمبر ۱۹۱۲ء

چودھری ولی محمد صاحب ۱۷۵۲ .. .. عہ

منشی فضل احمد صاحب ۲۲۰۱ .. .. عہ

منشی ایوب احمد صاحب ۲۳۲۶ .. .. عہ

۲۴۔ ستمبر ۱۲ء

سید وزارت حسین صاحب ۳۰۳۵ عہ ۔ مردان علی صاحب ۱۰۵ للعہ

عبد اللہ خان صاحب ۲۸۰ عہ ۔ محمد ابراہیم صاحب ۲۰۳۴ عہ

عبد العزیز صاحب ۲۵۲۹ عہ ۔ شیخ سکندر کرم صاحب ۲۴۳۶ عہ

۲۶۔ ستمبر ۱۲ء

میاں عبد الغفور صاحب ۳۰۳۷ .. .. عہ

۲۷۔ ستمبر ۱۲ء

چودہری سردار خان صاحب ۳۰۳۸ .. للعہ

۲۸۔ ستمبر ۱۲ء

منشی تصدق حسین صاحب .. .. عہ

۵۔ اکتوبر ۱۹۱۲ء

قطب الدین صاحب ۳۸۷ للعہ ۔ میاں فیاض علی صاحب عہ

محمد عبد اللہ خان صاحب ۱۵۹۴ عہ ۔ شیخ فضل کریم صاحب ۱۳۸۹ عہ

۷۔ اکتوبر ۱۹۱۲ء

محمد میر صاحب ۲۲۵۹ عہ ۔ علی احمد صاحب ۱۵۹۱ عہ

علی جان صاحب عہ

۹۔ اکتوبر ۱۲ء

منشی عبد الرحیم صاحب ۲۴۶۰ عہ ۔ رائے شوق صاحب ۳۰۴۰ للعہ

منشی عبد العزیز صاحب ۲۰۸۰ عہ ۔ شیخ اللہ دین صاحب ۱۸۳۶ عہ

شیخ کلن خان صاحب ۲۸۲۱ عہ

۱۰۔ اکتوبر ۱۹۱۲ء

علی گوہر صاحب میرٹھ ۱۳۲۵ للعہ

۱۴۔ اکتوبر ۱۹۱۲ء

منشی محمد ابراہیم صاحب ۳۰۳۴ عہ

۱۵۔ اکتوبر ۱۹۱۲ء

مبارک خان صاحب ۳۰۴۳ للعہ ۔ منشی ایوب احمد صاحب ۲۳۲۶ عہ

۱۶۔ اکتوبر ۱۹۱۲ء

میاں عبد اللہ صاحب ۲۴۳۶ عہ ۔ ڈاکٹر رحمت اللہ صاحب ۲۴۶ عہ

مولوی گلاب الدین صاحب ۷۳۵ عہ

۱۹۔ اکتوبر ۱۹۱۲ء

شیخ خان محمد صاحب ۹۹۳ للعہ ۔ منشی محمد الدین صاحب ۳۰۴۵ للعہ

۲۱۔ اکتوبر ۱۲ء

بابو علی بخش صاحب ۱۷۱۲ عہ ۔ منشی دین محمد صاحب ۳۰۱۰ عہ

سید عبد الرحمان صاحب عہ ۔ منشی عبد الرحمان صاحب ۲۰۴۴ عہ

منشی محبوب عالم صاحب ۲۷۱۵ عہ

۲۲۔ اکتوبر ۱۹۱۲ء

قاضی محمد یوسف علی صاحب ۳۰۴۸ عہ ۔ منشی محمد علی صاحب ۳۰۴۹ عہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

نظم

ہے مہربان ہر دم وہ مہرباں ہمارا
پیارا ۔۔۔ زمین والو! ہے آسماں ہمارا

یہ آسماں ہمارا سارا جہاں ہمارا
دونوں جہاں کا مالک ہے بوستاں ہمارا

دونوں جہاں سے بڑھ کر ہے بوستاں ہمارا
وہ مصطفیٰ پیارا ہے باغباں ہمارا

محمود ابن مہدی وہ نوجوان ہمارا
ہے مہرباں ہمارا روح رواں ہمارا

تبلیغ حق کو پہنچا وہ مصر کی زمیں پر
ہو کامیاب یارب جادو بیاں ہمارا

یارب مری دعا ہے ہو اس کا تو ہی حامی
ہے وہ سفر میں پیارا شیریں زباں ہمارا

وہ بیوطن ہے گرچہ لیکن نشاں ہے تیرا
ہے میہمان تیرا وہ مہرباں ہمارا

اس کی سفر میں مولا امداد کرتے رہنا
جاتا ہے سوئے کعبہ وہ خوش عناں ہمارا

وقت دعا ہے یارو! کرلو دعائیں دل سے
باران فضل لائے سوز نہاں ہمارا

سن لو کہ بس دعا ہے اک آسرا ہمارا
اس میں ہے آج پنہاں سود و زیاں ہمارا

محمود ناخدا ہے اے شوق! تجھ کو کیا غم
لو ہاں بھی پار کردے ۔ کشتی رواں ہمارا

خاکسار شوق جالندہری مقیم قصور

"ابن مسیح داخل بیت الحرم ہوا"

یہ مژدہ روح بخش خدا کی قسم ہوا
ابن مسیح داخل بیت الحرم ہوا

کیا نام ہے کہ مایۂ بہبود نام ہے
اب کیا سرا ہا ہے کہ محمود نام ہے

نور نظر گیا ہے حجازی نگاہ میں
اپنی بھی ساتھ ساتھ دعائیں ہیں راہ میں

شاید کہ دل کو درد سے وہ آشنا کرے
کعبہ میں جاکے قوم کے حق میں دعا کرے

یثرب میں مدح پاک رسول امین سے
در پردہ درس ہمت تلقین دیں سے

اے ڈاکٹر اب تو خدا کی جناب میں
منہ کو مگر چھپا کے دعا کے نقاب میں

مانگو یہی دعا کہ درخشاں ہو نور دیں
شمع و چراغ منزل و ایوان ہو نور دیں

یہ خوش دلی ہو جلسۂ سالانہ پر ہمیں
آکر ملے امام جہاں کا پسر ہمیں

ہم بھی رخ شریف وہ آئیں تو دیکھ لیں
تحفے خدا کے گھر سے جو لائیں تو دیکھ لیں

خادم ڈاکٹر شیخ محمد حسین امرتسر

قطعہ

بے وقت یہ نیند کی ماتوں کی راگنی
ہے آج غلغلہ جو ظہور امام کا

آتے رہے ہیں صدیوں کے سر پر مجددین
تھا بعد الف شہرہ ہی وعدہ کلام کا

تھا چودھویں صدی کے ہی سر پر ہوا طلوع
اے ہمنشین ۔ کلیم کے ماہ تمام کا

ہے راز بھی خلافت موعود میں یہی
بلکہ ... من المرسل نہیں یہ چودھویں کا چاند

نفخ مسیح میں تو بس اک دم کا تھا اثر
اور اک شان احمد آخر زمان ہوا

ہے نور دین یقین کا منار بلند تر
پر کیا علاج ہو تیرے سودائے خام کا

کس کا ؟ مثیل موسیٰ عالیمقام کا
نسخہ یہاں ملے ہے بقائے دوام کا

رتبہ سمجھ میں آئے نہ اس کے غلام کا
جس سے ثبات قوم ہے کس اہتمام کا

فائز پناہ دے گا جہالت کی موت سے
عرفان امام وقت علیہ السلام کا

غلام مرتضیٰ تمیم قطب پور شیش

رسید زر

۱۲۔ اگست سنہ ۱۲ء

اکبر علی صاحب پٹواری ۶؍ ایم سی۔ انگلیہ۔ زگون للعہ

۱۴۔ اگست سنہ ۱۲ء

محمد علی اختر صاحب ۳۰۱۳ ۸؍ محمد عبداللہ صاحب ۲۸۰۹ ۱۲؍

۱۵۔ اگست سنہ ۱۲ء

منشی ہاشم علی صاحب ۹۴۲ للعہ میاں فیاض علی صاحب ۳۰۱۴ ۱۲؍

۱۹۔ اگست سنہ ۱۲ء

مرزا عزیز احمد صاحب ۱۱۱۴ ۴؍ میاں حسن علی صاحب ۲۸۴۱ ۱۱؍
ملک محمد بخش صاحب ۲۰۴۷ ۵؍ میاں محمد شریف صاحب ۲۹۸۳ للعہ

۲۰۔ اگست سنہ ۱۲ء

قاضی محمد اسماعیل صاحب ۳۰۱۹ ۸؍ میاں مولا بخش صاحب ۳۰۱۸ ۸؍

۲۱۔ اگست سنہ ۱۲ء

ملک غلام محمد صاحب ۱۰۳۱ ۵

۲۳۔ اگست سنہ ۱۲ء ۔ شیخ رحمت اللہ صاحب ۳۴۳ عہ

۲۴۔ اگست سنہ ۱۲ء ۔ مہر محمد اعظم صاحب ۱۲؍

۲۵۔ ۔ ۔ منشی عبدالمجید صاحب ۳۰۲۱ ۸؍

۳۰۔ اگست سنہ ۱۲ء

خان صاحب مہر محمد خان صاحب ۲۴۰۵ للعہ میاں محمد عیسےٰ صاحب ۳۰۲۲ ۶

۳۱۔ اگست سنہ ۱۲ء

سکرٹری مسلم ریڈنگ روم لائل پور ۳۰۲۴ ۸؍ منشی حفیظ اللہ صاحب ۳۰۲۳ للعہ

یکم تا ۸۔ ستمبر سنہ ۱۲ء

منشی غلام رسول صاحب ۲۴۹۹ صہ منشی گلاب الدین صاحب ۴۳۵ ۸؍
مرزا محمد امین بیگ صاحب ۳۰۲۶ ۸؍ میاں محمد سعید صاحب ۳۰۲۷ للعہ

۹۔ ستمبر سنہ ۱۹۱۲ء ۔ منشی عبدالعزیز صاحب ۳۰۲۸ للعہ

۱۱۔ ۔ ۔ منشی دین محمد صاحب ۳۰۱۰ عہ

۱۴۔ ۔ ۔ خواجہ محمد سعید صاحب ۳۰۲۵ ۶

فرقان

احمدی اور غیر احمدی میں کیا فرق ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تقریر مورخہ ۶۔ دسمبر ۱۹۰۶ء۔ برادران **فخر الدین و احمد** مالا باریان نے اس ٹریکٹ کو چھاپ کر شائع کیا ہے۔ ان کی اصلی زبان اردو نہیں ہے۔ مگر ٹریکٹ کے واسطے ایسا عمدہ قابل تعریف انتخاب انہوں نے کیا ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیحؓ نے اس کو بہت پسند فرمایا ہے۔ یہ رسالہ بقیمت ۱؍ فی نسخہ برادران موصوف سے قادیان کے پتہ پر مل سکتا ہے۔

اخبار عالم پر ایک نظر

شیخ سنوسی طرابلس کے سلطان ہو گئے

مصر کے اخبارات نے اس خبر کو بڑے وثوق کے ساتھ لکھا ہے کہ شیخ سنوسی نے طرابلس کی خود مختاری کا باضابطہ اعلان کر دیا ہے اور خود طرابلس سلطان بنکر غازی انور بے کو اپنا سپہ سالار مقرر فرمایا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اس خبر کو قسطنطنیہ میں بھی خوشی و خرمی کے ساتھ سُنا گیا ہے۔ خدا کرے کہ یہ خبر سچ ہو۔ تا کہ طرابلس بدستور بلکہ پہلے سے زیادہ مستحکم طور پر اسلامی حکومت کے زیر نگین رہے اور دشمنوں کو معلوم ہو جائے کہ ترکوں کے بعد عرب بھی ایسی طاقت رکھتے ہیں کہ وہ اسلام کا بول بالا کر سکے رہیں ✤

خدا کا شکر ہے کہ قسطنطنیہ کی فتح ہونے کی جو امیدیں عیسائیوں نے لگائی تھیں۔ وہ سب غلط نکلیں اور چتالجہ پر بلگیریا والوں کو سخت شکست ہوئی۔ بلگیریا والوں کا نقصان کثیر ہوا اور تمام دُنیا نے یہ بھی تسلیم کر لیا ہے کہ چتالجہ کا فتح ہونا اور قسطنطنیہ پر بلگیریا کا قبضہ ہونا ناممکن ہے۔ یہ بھی خبر آئی ہے کہ ۷ انومبر کو چتالجہ پر ترکی فوج کی تعداد ستر ہزار تھی لیکن آجکل ایک لاکھ تازہ دم فوج موجود ہے اور ایک ہفتہ میں اس فوج میں ۳۰ ہزار کا اضافہ اور ہو جاویگا۔ یہ بھی خبر خود یورپ کی ہے کہ صرف بلگیریا والوں کے ایک لاکھ آدمی اب تک ہلاک ہو چکے ہیں زخمی اس کے علاوہ ہیں۔ یہ بھی خبر آئی ہے کہ بلگیریا نے ۱۹۱۲ء کے بھرتی شدہ رنگروٹوں کو میدان جنگ میں بھیجدیا ہے۔ یہ بھی خبر آچکی ہے کہ ۱۹۱۳ء میں جو رنگروٹ بھرتی ہونے والے تھے اور جن کی عمر ۱۷ سال کی ہے۔ اُن کو صرف ۳ ہفتے قواعد سکھا کر میدان جنگ میں بھیجدیا ہے اُس کے بعد پھر یہ خبر آئی کہ ۱۹۱۴ء میں جو رنگروٹ بھرتی ہونے والے ہیں اُن کو شروع دسمبر میں فوج میں حاضر ہونیکا حکم بھیجدیا گیا ہے۔ جن کی عمر غالباً ۱۵-۱۶ سال کی ہوگی یہ تمام واقعات ہر ایک مسلمان کے لئے قابل اطمینان ہیں جس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ بلگیریا اب زیادہ عرصہ تک میدان جنگ میں نہیں ٹھہر سکتا۔ ایڈریانوپل بھی خدا کے فضل سے قائم ہے اور بلگیریا والوں کی فوج نے قلعہ سے نکل کر حملہ کیا اگرچہ بلگیریا والوں کا بیان ہے کہ جنگ سخت ہوئی اور ترک پسپا ہوئے بہر حال نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ ترک محصور نہیں ہیں بلکہ وہ خود حملہ کر رہے ہیں۔ بلگیریا والوں نے یہ بھی اطلاع دی ہے۔ کہ ایڈریانوپل میں ہوائی جہاز سے گولہ باری کی گئی۔ جس سے شہر میں آگ لگی۔ اُن کا یہ بھی بیان ہے کہ ایڈریانوپل کا فتح ہونا اب آسان ہے اس عرصہ میں مانسٹر کی جنگ کے متعلق بھی بلگیریا والوں نے خبریں بھیجی ہیں جو بالکل بے بنیاد معلوم ہوتی ہیں اس ہفتہ میں عجیب و غریب خبریں آئیں کہ صلح کی گفتگو جاری ہے کبھی خبر آتی ہے کہ صلح ہونا ناممکن ہے۔ کبھی خبر آتی ہے کہ صلح ہونے کی امید ہے۔ بلگیریا والوں کا بیان ہے کہ ترکوں نے خود صلح کی درخواست کی ہے۔ ترکی کا بیان ہے کہ بلگیریا والوں نے صلح کی درخواست کی ہے اور واقعات شہادت دیتے ہیں کہ بلگیریا والے صلح کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن یہ عجیب بات ہے۔ کہ دول یورپ کے سفیروں نے باب عالی سے کہا ہے کہ صلح جلد ہو جانا لازم ہے کیونکہ یورپ کی پیچیدگیاں روز بروز بڑھتی جاتی ہیں حالانکہ جنگ کا ذمہ دار ترکی نہیں ہے بلکہ ریاستہائے بلقان ہیں یا خود بعض سلاطین یورپ۔ ایسی حالت میں ترکی کو صلح کے لئے مجبور کرنا انصافاً درست نہیں ہے ترکی کے لئے یہ بہتر ہے کہ صلح نہ کرے اور کم سے کم اپنا ملک واپس لے۔

دول یورپ میں پیچیدگیاں زیادہ بڑھ رہی ہیں۔ فوجوں کی تیاریاں بھی ہو رہی ہیں۔ اگرچہ مدبرین یورپ کی کوشش ہے کہ جنگ نہ ہو۔ لیکن اس وقت تک آثار ایسے پائے جاتے ہیں۔ کہ دول یورپ میں جنگ ضرور ہوگی۔ آئندہ ہفتہ میں جنگ کے نتائج اور سلاطین یورپ کے باہمی تعلقات پر مزید روشنی پڑیگی کہ آخر اونٹ کس کروٹ بیٹھتا ہے۔ مسلمانوں کے لئے یہ خبر بھی خاص مسرت کی ہے کہ اس خیال سے قسطنطنیہ فتح ہونے کے بعد مسلمان عیسائیوں کو قتل نہ کر دیں دول نے جو حفاظتی فوج قسطنطنیہ بھیجدی تھی وہ اپنے جہازات بھی پھیر فوج واپس بلائے گی۔ انشاء اللہ اس ہفتہ میں جنگی جہازات بھی درہ دانیال سے واپس ہونے کی خبر آجاویگی۔ بہرحال اس ہفتے کے واقعات ہر طرح اطمینان بخش ہیں ✤

حضرت اقدس امیر المومنین کا خط

عزیز من! السلام علیکم ورحمۃ اللہ! رسالہ پہنچتا ہے۔ للعہ نقد میں نے فصیح مرحوم کو بھیجے ہوئے تھے۔ جب یہ قیمت ختم ہوا اور رسالہ جاری رہے تو پہلا پرچہ وی پی کر دیں

مفرح یاقوتی

تیار کردہ حکیم محمد حسین صاحب مہتمم کارخانہ مرہم عیسیٰ لاہور - مصدقہ حضرت امیر المومنین - اعضائے رئیسہ کو طاقت دیتی ہے مبہی - مفرح اور مقوی ہے ہر قسم کے ضعف اور سستی اور ناطاقتی کو دور کرتی ہے - دفتر اخبار بدر سے بہ ادائے قیمت نقد ساڑھے چار روپے (للعہ) یا بذریعہ قیمت طلب پارسل مل سکتی ہے -

کشتہ جریان ۱۲ﷲ

غربا کی درخواست منظور ہے بجائے تین روپیہ کے ڈھائی روپے - جریان - کثرت احتلام ان امراض میں یہ کشتہ از حد مفید بلکہ اکسیر ثابت ہوا ہے - خدا تعالےٰ کے فضل سے آئندہ بھی مفید ثابت ہوگا -

جریان کی شناخت - پیشاب کے پہلے یا بعد میں منی کا گرنا - یہ بیماری چند روز میں آدمی کو مردوں کی … بلکہ زندہ درگور کر دیتی ہے اور اس سے یہ بیماریاں پیدا ہوتی ہیں - مالیخولیا - نسیان کمی نظر - دل کا دھڑکنا ضعف دماغ - بینائی کا کم ہونا - ناامیدی - بیخوابی خوف - غمگینی - نامردی وغیرہ امراض شدید حملہ آور ہوتے ہیں جو شخص اس بیماری میں مبتلا ہو وہ علاج کا کوشاں رہے جہاں سے میسر ہو گر بے خوف و بیفکر نہ رہے ورنہ امراض بالا میں مبتلا ہو کر آخر ہلاکت تک نوبت پہنچیگی - ہم نے اس کشتہ کو بڑی محنت سے تیار کیا ہے اور کئی پرانے جریان والے مریضوں پر آزمایا محض خدا تعالیٰ کے فضل سے ۲۴ روز کے استعمال سے شفا پا گئے بعد تجربہ اور دعاؤں کے اعلان کیا جاتا ہے تا کہ سلک فائدہ اُٹھائے قیمت ۲۴ روز بمعہ سفوف ۲ ؏ محصول ڈاک بذمہ خریدار

المشتہران
نظام جان و عبد الرحمٰن کاغانی - قادیان - ضلع گورداسپور

کلکتہ کے مشہور ڈاکٹر ایس کے برمن کی

ادویات محتاج تعریف نہیں ہیں - کیونکہ ۲۸ برس سے تمام ہندوستان میں جاری ہیں اور مفید ثابت ہو رہی ہیں چند ادویات کا اشتہار مختصر طور پر دیا جاتا ہے پوری حالت فہرست بلا قیمت منگا کر دیکھئے

دمہ کی دوا

دو ہی ایک خوراک سے دمہ دب جاتا ہے - تھوڑے دن کے استعمال سے دمہ جڑ سے جاتا ہے قیمت شیشی عہ محصول ۵ر

ای اوڈائیزڈ سالسہ

پوٹاس ای اوڈائی اور کئی ایک چیزوں کی آمیزش ہونے کی وجہ سے باعتبار عام سالسوں وغیرہ کے زیادہ خون صاف کرتا ہے اور طاقت لاتا ہے -

۳۲ خوراک شیشی عکر خرچ محصول ۶ر

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تارا چند دت سٹریٹ کلکتہ

اصلی ممیرہ اور ممیرے کا سرمہ ۳۲

اصلی ممیرا اور ممیرے کے سرمہ کا اعلان عرصہ سے شائع ہو رہا ہے - اس اثنا میں بہت سے لوگوں نے فائدہ اُٹھایا ہے - یہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نور الدین صاحب مدظلہ کا بنایا ہوا ہے - آپ نے اس سرمہ کے متعلق فرمایا کہ "برائے امراض چشم بسیار است" یہ سرمہ دھند جالا - پھولا - پڑوال - سبل اور سرخی اور ابتدائی موتیابند وغیرہ امراض چشم کے لئے بہت مفید ہے قیمت سرمہ قسم اول فی تولہ عاکر - قسم دوم عہ قسم سوم ؏ اصلی ممیرہ جس کی قیمت عہ ۵ روپیہ فی تولہ ہے فی الحال دو ماہ کے لئے اس کی رعایتی قیمت فی تولہ ۳ کر دی ہے بعض ضروریات نے مجھے ایسا کرنے پر مجبور کر دیا ہے -

ترکیب استعمال - پتھر پر رگڑ کر یا سرمہ کی طرح باریک کر کے آنکھوں میں ڈالا جاوے - یہ سرمہ گرمی کے موسم میں جس کی آنکھیں دکھتی ہوں - تو ان کے لئے بہت مفید ہے -

ست سلاجیت

محیط اعظم سے نقل کیا گیا ہے - جس کی عبارت درج ذیل ہے مقوی جمیع اعضا - نافع صرع - مشتہی طعام - قاطع ریاح دافع بواسیر و جذام و استسقاء و زردی رنگ و تنگی تنفس دق و شیخوخیت و قاتل کرم شکم - مفتت سنگ گردہ و مثانہ و سلسل بول و سیلان منی و یبوست و درد مفاصل وغیرہ بہت مفید ہے - بقدر دانہ نخود دودھ کے ساتھ استعمال کریں اور صبح کے وقت استعمال کریں - قیمت قسم اول ۱۲ تولہ - قسم دوم ۸ ر تولہ ہے -

لنگیاں اور کلاہ

ہر قسم کی لنگیاں مشہدی اور پشاوری - بادامی سیاہ اور سفید ماشی اور سوتی - لشری صافے سفید اور بادامی اور پشاوری ٹوپیاں ہر قیمت کی مل سکتی ہے -

المشتہر
احمد نور کابلی - مہاجر سوداگر قادیان ضلع گورداسپور

کھوئی ہوئی قوت

کی واپسی کے لئے ہمارے ایک بھائی ایک معتبر اور قیمتی دوائی کھانے اور لگانے کی پیش کرتے ہیں - قیمت مبلغ عہ ۵ ہے - اور بدر ایجنسی قادیان سے مل سکتی ہے -

مسلمانوں کی دلچسپی کی سات انگریزی کتابیں ۱۳/۹

(۱) دی ٹرکو اٹالین وار اینڈ اٹس پرابلس
مصنفہ سر طامس بارکلے - یہ کتاب جنگ طرابلس کے مسائل پر بحث کرتی ہے اور اس میں ایک باب سید امیر علی بالقابہ کا لکھا ہوا بھی ہے - ۲۵۰ صفحا مجلد - قیمت مبلغ ۱۲ ؏ فی نسخہ پختہ -

(۲) ان دی شیڈو آو اسلام در ظل اسلامی - مصنفہ ڈی مینرا اوکا - اسلامی زندگی کے متعلق ایک غیر معمولی دلچسپی کا ناول ہے قیمت ۱۲ عہ فی نسخہ - مجلد ۱۲ ؏

(۳) سم پیچز فرام دی لائف آو ٹرکش وِمن - ترکی خواتین کی زندگی کے حالات - مصنفہ ڈی مینرا اوکا - قیمت ۱۲ عہ پختہ

(۴) دی وڈو وڈکوئین - یارانی صاحبہ جھانسی یہ ایک قصہ ناٹک کی طرز پر ہے - مصنفہ الگزنڈرا جرس ہے جس کا دیباچہ مشہور مشرق سر ایڈون آرنلڈ صاحب کا ہے - قیمت مبلغ ۱۲ ؏ -

(۵) دی سیئنگس آف محمد صلی اللہ علیہ وسلم احادیث آنحضرت کا انگریزی ترجمہ - مولفہ سہروردی صاحب ایم - اے - قیمت فی نسخہ ۱۲ ار -

(۶) ایشیا اینڈ یورپ - مصنفہ میریڈیتھ ٹونسنڈ جو بہت مدت تک ایشیا میں رہ چکے ہیں ہر دو بر اعظموں کے تعلقات پر مدت العمر غور کرنے کے بعد اپنے نتائج فکر کو اس کتاب کے ذریعہ سے دُنیا کے سامنے پیش کرتے ہیں -
ایڈیٹر صاحب سپکٹیٹر رقمطراز ہیں کہ اس عجیب کتاب کی کسی مبالغہ کے اندر نہیں آ سکتی - وہ مشکل اور اہم مسائل جو ایشیا پر حکومت کرتے ہوئے سلطنت برطانیہ کے سامنے ہیں - اس کتاب میں حل کر دیئے گئے ہیں - چوتھی بار چھپی ہے قیمت مجلد مبلغ ۱۲ ؏ -

(۷) محمد عربی اکبر (صلی اللہ علیہ وسلم) - مصنفہ ایضاً - نئی کتاب ہے - مجلد قیمت ۱۲ ار

المشتہران
بلیکی اینڈ سن - لمٹیڈ
وارک ہوس - بمبئی
Blakie + Son Ld
Warwick House
Bombay.

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلة

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً

BADR QADIAN

Registered No. L. CCLXXXVIII

اگر تو تشنہ لبی از فراق یار ازل

بنوش جرعہ وصلش ز جام نورالدین

جلد ۱۳

۹ محرم الحرام سنہ ۱۳۳۱ ہجری علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۹ دسمبر سنہ ۱۹۱۲ء مطابق ۵ پوہ سمت ۶۹

چار روپے پیشگی

ضعیف و مردہ دلے گر بقادیاں در آمد

بروز جمعرات

کہ ہست محی موتیٰ کلام نورالدین

نمبر ۲۵

اخبار قادیان و برادران احمدیہ

حضرت مولانا امیر المومنین کی طبیعت خدا کے فضل سے بہت اچھی ہے۔ آپ اپنی امامت سے نمازیں پڑھاتے ہیں۔ اہل بیت حضرت مسیح موعودؑ میں بہمہ وجوہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے خیریت ہے۔ جناب مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے سکرٹری صدر انجمن احمدیہ جلسہ کے انتظام میں بہت مصروف ہیں اللہ تعالیٰ آپ کو اس سرگرمی و اس ایثار کی جزائے خیر دے۔ آپ کے مشکوئے معلیٰ میں اللہ تعالیٰ دختر نیک اختر عطا فرمائی ہے۔ بھٹے کو وسیع کیا گیا ہے اور مدرسہ کی عمارت کی دیواریں اٹھ چکی ہیں۔ اب دوستوں کو اپنے وعدے پورے کرنے چاہئیں۔ سکول ۲۰۔ دسمبر سے بند ہوگا۔ سندھ جانے والے اب جموں گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کا حافظ و ناصر ہو۔ محرم کی تعطیلیں شروع ہیں۔ احباب آرہے ہیں۔

صوفی غلام رسول صاحب راجیکی لاہور سے اپنے وطن گئے تھے۔ مگر وہاں علیل ہوگئے۔ حکمت الٰہی تھی کہ ان کے وہاں رہنے سے مختلف دیہات میں تبلیغ ہوئی۔ چھ سات آدمی سلسلہ میں نئے داخل ہوئے۔ جو سست ہوگئے تھے ان کو چست کیا گیا۔ اب صوفی صاحب لاہور آگئے ہیں تاکہ وہاں کی جماعت کو حقائق معارف قرآنی سے مالا مال کریں۔ احباب لاہور کو چاہئے کہ ایسے قابل امام کی موجودگی سے فائدہ اٹھائیں۔ کیونکہ ممکن ہے کہ ان کی ضرورت پھر کہیں اور ان کو پہنچا دیوے۔ جو صاحبان سفر سندھ کو گئے تھے وہ بخیریت کامیابی کے ساتھ واپس آئے خاص جس کی خاطر گئے تھے اس کے خیالات میں اصلاح ہوئی۔ حیدرآباد میں ایک لیکچر سلسلہ احمدیہ کی تبلیغ پر ہوا۔ خیرپور میں متفرق تبلیغ ہوئی۔ ایک رئیس داخل سلسلہ ہوا۔ مفصل حالات شیخ رحیم بخش صاحب لکھ رہے ہیں۔ حضرت خواجہ صاحب لندن سے لکھتے ہیں "عید یہاں کیکسٹن ہال میں ہوئی۔ پچاس ساٹھ کا مجمع تھا وہاں ہم نے اشتہار تقسیم کیا۔ سب نے خوشی کا اظہار کیا۔ لیکن آج جمعہ میں بروقت نماز کوئی نہیں آیا۔ ایک کمرہ پینتالیس روپے ماہوار پر کرایہ لیا ہے کہ وہاں نماز ہوا کرے۔ اور اعلان کیا گیا ہے کہ جو لوگ اسلام کے متعلق کچھ پوچھنا چاہیں وہ آسکتے ہیں۔" نیز خواجہ صاحب نے ایک رسالہ بصداقت اسلام بھی تصنیف کرنا شروع کیا ہے سب احباب دعا کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کا ممد و معاون ہو۔ حضرت خلیفۃ المسیحؓ نے خواجہ صاحب کو اپنے خط میں لکھا ہے کہ اضطراب کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں۔ اجلاس میں وعظ کے واسطے ایک شخص کو حضرت خلیفۃ المسیحؓ نے جموں بھیجا ہے۔ بھیرہ میں جناب ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب کا ایک پبلک لیکچر ہوا۔ ڈیڑھ گھنٹہ تک ڈاکٹر صاحب نے رسول اللہ علیہ وسلم اور قرآن مجید اور اسلام کی خوبیوں پر تقریر کی۔ پبلک پر بہت نیک اثر ہوا۔ نیز شاہ صاحب موصوف کی وعظ و نصیحت سے جماعت کے بعض افراد میں جو اختلاف تھا وہ دور ہوا۔ فالحمدللہ!

اعلان

جملہ سکرٹری و پریزیڈنٹ صاحبان شاخہائے صدر انجمن احمدیہ قادیان و احمدی احباب کی خدمت میں التماس ہے کہ جن واعظین مبلغین وغیرہ کو باہر بھیجا جاتا ہے ان کو ساتھ ساتھ بقایا چندہ کی وصولی اور آئندہ چندہ کے لئے تحریک کرکے فراہم کرنے کی ہدایت ہوتی ہے پس اس کام میں تمام احباب جیسے دیگر اور دوسرے امور میں ان کی ہر طرح سے امداد کریں اور یہ روپیہ جو ان کی تحریک سے جمع ہوگا دوسرے روپیہ کی طرح سکرٹری انجمن کی معرفت اس جگہ کے امین کے پاس جمع ہوگا جسے سکرٹری ماہواری چندہ کے ساتھ حسب رزولیوشن مجلس معتمدین مورخہ یکم دسمبر ۱۹۱۲ء جس کی اطلاع جملہ انجمنوں کو بذریعہ سرکلر مجریہ ۲ دسمبر ۱۹۱۲ء اس مہینہ کے اخیر پر بذریعہ منی آرڈر یا بیمہ بنام

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپ کر شائع ہوا۔

بیت الحرام سے لکھا ہوا نامۂ محمود

سیدی ومولائی واستاذی

السلام علیکم۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم اور عنائت سے بخیر و عافیت کل بتاریخ سات اکتوبر* کو مکہ مکرمہ پہنچ گئے۔ خدا تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر اور عنائت ہے کہ اُس نے اپنے فضل سے اپنے پاک اور مقدس مقام کی زیارت کا موقعہ دیا کل جب مکہ کی طرف اونٹ آرہے تھے۔ دل کی عجیب کیفیت تھی کہ بیان نہیں ہو سکتی محبت کا ایک جوش دل میں پیدا ہو رہا تھا اور جوں جوں قریب آتے تھے دل کا شوق بڑھتا جاتا تھا۔ مَیں حیران ہوں کہ اللہ تعالیٰ کس طرح اپنی حکومت اور ارادہ کے ماتحت کہاں سے کہاں کھینچ لایا۔ پہلے مصر کا خیال پیدا ہوا پھر یہ خیال آیا کہ راستہ میں مکہ ہے اس کی زیارت بھی کر لیں۔ پھر خیال ہوا کہ حج کے دن ہیں ان سے بھی فائدہ اُٹھایا جائے۔ غرض کہ ارادہ مصر سے مکہ اور حج کا ہوا اور آخر اللہ تعالیٰ نے وہاں پہنچا دیا۔ مجھے مدت سے حج کی خواہش تھی اور اس کے لئے دعائیں بھی کی تھیں لیکن بظاہر کوئی صورت نظر نہ آتی تھی۔ کیونکہ وہاں کے راستہ کے مشکلات سے طبیعت گھبراتی تھی اور یہ بھی خیال تھا کہ مخالفین کوئی شرارت نہ کریں۔ لیکن مصر کے ارادہ سے یہ خیال ہوا۔ کہ مصر جانا اور راستہ میں مکہ کو ترک کر دینا ایک بیحیائی ہے اس میں تو کچھ شک نہیں کہ جدہ سے مکہ تک کا سفر نہائت کٹھن ہے اور میر صاحب تو قریباً بیمار ہو گئے اور مجھے بھی سخت تکلیف ہوئی اور تمام بدن کے جوڑ جوڑ ہل گئے لیکن بڑی نعمتیں بڑی قربانیاں بھی چاہتی ہیں۔ اس بڑی نعمت کے لئے یہ تکلیف کیا چیز ہے۔ مدینہ کا راستہ اور بھی طویل اور کٹھن ہے۔ لیکن چند دن کی تکلیف ان پاک مقامات کے دیکھنے کے لئے کہ جہاں رسول کریم فداہ ابی وامی نے اپنی بعثت نبوت کا ایک روشن زمانہ گذارا کیا چیز ہے؟ میرا دل تو اللہ تعالیٰ کے اس احسان پر قربان ہوا جا رہا ہے کہ وہ کس حکمت کے ساتھ مجھے اس جگہ لے آیا ذالك فضل اللہ یؤتیہ من یشاء۔

اللہ تعالیٰ کی حکمت اس سے بھی معلوم ہوتی ہے۔ کہ اول تو اس جہاز سے جو مصر جاتا تھا رہ گئے۔ لیکن بعد میں جب اصرار کر کے دوسرے جہاز میں سوار ہوئے تو مصر پہنچتے ہی خواب آیا کہ حضرت صاحبؑ یا آپؓ فرماتے ہیں کہ فوراً مکہ چلے جاؤ۔ پھر شائد موقعہ ملے کہ نہ ملے۔ چنانچہ دو جہاز چلے گئے اور ہم ان میں سوار نہ ہو سکے جس سے خواب کی تصدیق ہو گئی اس طرح مصر کی سیر بھی نہ کر سکے اور جب مکہ پہنچے تو معلوم ہوا کہ اب مصر نہیں جا سکتے کیونکہ گورنمنٹ مصر کا قاعدہ ہے کہ سوائے ان لوگوں کے جو مصر کے باشندہ ہوں۔ حج کے بعد چار مہینہ تک کوئی شخص حجاز و شام سے مصر نہیں جا سکتا۔ اس طرح گویا اگر مَیں مصر جانا چاہوں۔ تو مجھے اپریل تک وہاں جانے کی اجازت نہیں۔ اپریل کے آخر میں وہاں جا سکتا ہوں۔ پہلے تو اس خبر کو مَیں غپ ہی سمجھا تھا لیکن بعد میں حاجی علی جان والے جو دہلی کے سوداگر ہیں۔ ان کے یہاں سوداگر ہیں۔ اُن سے معلوم ہوا کہ واقعی حکم یہی ہے اور چونکہ ان کے کاروبار ان دیار میں جاری ہیں۔ ان کو یقینی علم ہے ایک اور شخص نے بتایا کہ مَیں پچھلے سال شام میں تین ماہ تک رُکا رہا اور اس مدت کے گذرنے پر پھر مصر کے داخلہ کی اجازت ملی۔ اب اس صورت میں مصر کا واپس جانا فضول معلوم ہوتا ہے۔ حج کے بعد چار ماہ تک مصر کے داخلہ کا انتظار کرنا فضول ہے۔ مَیں نے تو ان سب واقعات کو ملا کر یہی نتیجہ نکالا ہے کہ منشائے الٰہی مجھے حج کروانے کا تھا۔ اور مصر کا خیال ایک تدبیر تھی۔ مَیں تو اللہ تعالیٰ کی اس مہربانی پر قربان ہوں کہ میرے جیسے گنہگار انسان کی کیا حقیقت تھی کہ اس پر اسقدر لطف وعنائت کی نظر ہوتی اور اس طرح اُسے ایسے پاک مقامات کی زیارت کروائی جاتی۔ مگر خدا تعالیٰ کا پیار بھی اپنے بندوں سے سمجھ میں نہیں آ سکتا۔ وہ تو محسن ہے مگر ہماری طرف سے ناشکری ہوتی ہے اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم۔

کل عمرہ ہو گیا اللہ تعالیٰ نے امید سے بڑھ کر دعاؤں کی توفیق دی اور مَیں نے حتی المقدور حضور کے لئے حضور کے خاندان کے لئے کل احمدی جماعت اور اسلام اور مسلمانوں کے لئے دعائیں کیں۔ زیارت بیت اللہ کے وقت بھی اور صفا مروہ کی سعی کے وقت بھی خصوصاً جماعت کی ترقی اور آپس کے اتحاد و مودت کے لئے۔ واللہ المجیب۔

غلام چونکہ اب کم آتے ہیں اور بہت روک ٹوک ہے اس لئے بہت گراں ہیں اس لئے کم سے کم پانچ سو روپیہ کو ایک غلام آتا ہے ورنہ سات آٹھ سو کو آتا تھا۔ میرا خیال ہے کہ بچوں کو عربی سکھانے کے لئے ایک عورت اگر ہو سکے تو ملازم رکھ لاؤں۔ نجد کی عورتیں جن کی زبان نسبتاً بہت سلیس ہے آج کل بکثرت مکہ میں آئی ہوئی ہیں کیونکہ ابن رشید نے ان کے دیار کو لوٹ لیا ہے والسلام۔

میر صاحب السلام علیکم عرض کرتے ہیں۔ وہ اس صورت میں مدینہ جائیں گے کہ میرا مصر جانا نہ ہوا۔ ورنہ حج سے واپس آجائیں گے۔

خاکسار

مرزا محمود احمد

ضمیمہ درس

پچھلے اخبار کے ساتھ ضمیمہ درس ۱۲ صفحات کا شائع ہوا تھا اس اخبار کے ساتھ ضمیمہ درس شائع نہیں ہو سکا۔ اگلا ضمیمہ انشاء اللہ ۹ جنوری ۱۳ء کے اخبار کے ساتھ شائع ہوگا۔

نشان کا انکار

مسیح موعودؑ کے طفیل احمدی برادران کو خدا تعالیٰ نے کیا نور ایمان عطاء کیا ہے۔ برادر عبد اللہ خان صاحب بہلولپوری ایک مجلس میں اپنے ایک غیر احمدی رشتہ دار چودہری خلاص خان صاحب کو سلسلہ حقہ کی تبلیغ کرتے تھے۔ چودہری صاحب نے کہا کہ آپ مرزا صاحب کی صداقت کا کوئی نشان معجزہ کرامت دکھاؤ۔ برادر موصوف نے دعا کی تو انہیں بتلایا گیا کہ چودہری صاحب کو خدا تعالیٰ لڑکا عطا کریگا۔ چنانچہ اس خواب کی خبر سب کو کی گئی اور اس کی بہت شہرت ہو گئی۔ چودہری صاحب پچاس برس سے لڑکی کی شکل کو ترس رہے تھے۔ خدا تعالیٰ نے برادر موصوف کی دعا کو قبول کر کے انہیں اولاد دی اور وہ بھی لڑکا۔ ۲۰ جنوری ۱۹۱۲ء کو یہ بشارت سب کو سُنائی گئی تھی ۱۴ اکتوبر ۱۲ء کو لڑکا تولد ہوا۔ خدا کی بات پوری ہوئی مگر تعجب سے سنا گیا ہے کہ چودہری صاحب اور ان کے گاؤں کے مُلاں کہتے ہیں کہ یہ کوئی نشان نہیں۔ نشان تب ہوتا۔ جب چودہری صاحب کو عورتوں کی طرح حمل ہوتا۔ اور ان کے پیٹ سے بچہ نکلتا۔ سبحان اللہ! کیا عقل ایسے ہی لوگوں کے متعلق کہا گیا ہے وان یروا کل آیت لا یؤمنوا بہا کتنے ہی نشان دیکھیں یہ ماننے والی اسامی نہیں۔ ایسوں سے خدا ہی سمجھے۔

منشی احمد علی صاحب از گھاٹ کچورہ ڈاکخانہ کچورہ علاقہ جسونت نگر اٹاوہ خواہشمند ہیں کہ اگر احباب قادیان میں سے کوئی اٹاوہ میں کبھی تشریف لانے کا ارادہ کریں۔ براہ مہربانی پہلے مجھکو اطلاع ضرور دیا کریں۔ تاکہ بندہ مطلع ہو کر نیاز حاصل کر سکے۔

جلسہ سالانہ مکرمی - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ جلسہ سالانہ کا سر پر آجانا اور اس کے تین ہزار روپے کے اخراجات کا سامنا اور لنگرخانہ کا پہلے ہی اڑھائی ہزار روپے کا مقروض ہونا - ادھر فنڈ عمارت میں روپے کا نہ ہونا اور رفتار چندہ میں بھی سستی اور بالمقابل پانچ چھ ہزار روپے کے معمولی ماہوار اخراجات اور دس ہزار روپے کی اس وقت صرف گزاروں اور سامان آہنی کے لئے ضرورت - جن کے بغیر عمارت تک پہنچی ہوئی دیواریں سر ہاکی بارشوں سے ... ہوں گی - یہ وہ مشکلات ہیں جو کہ اس وقت میرے ... سامنے ہیں جس طرح اللہ تعالیٰ اس سلسلہ کے ... سب کاموں کو پورا کرتا چلا آیا ہے - اس ... کامل رکھتا ہوں - کہ جو مشکلات اس وقت ... پیدا ہو رہی ہیں - یہ بھی ... دور ہو جاویں گی - مگر جس قدر زیادہ ... ہوں - اسی قدر اس درد کے دور ہونے کا سامان بھی زیادہ ہوتا ہے - معلوم نہیں کس قلب کی دعائیں اور کس کے عزم و ہمت فضل اور نصرت الہی کو جاذب بن جاویں اس لئے مجھے ضرورت ہے کہ آپ کو بھی اس درد میں شریک کر دوں - گو یہ میرے اختیار میں نہیں - بلکہ خدا مقلب القلوب کے قبضہ قدرت میں ہے تاہم پیغام پہنچانا ضروری ہے لکھنے کو تو میں بہت کچھ لکھ چکا ہوں اور ضروریات سلسلہ کو کھول کھول کر بیان کر چکا ہوں اس وقت صرف اس قدر التماس کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ اگر آپ اس درد میں شریک ہو سکتے ہیں - تو دونوں امور مذکورہ بالا کے لئے غیر معمولی عزم اور ہمت سے کام لیجئے - اخلاص سے کسی کام کو کسی مخلصانہ تحریک کو اللہ تعالیٰ کبھی ضائع نہیں کرتا اس مختصر عریضہ کو حضرت مسیح موعود کے کلام پر ختم کرتا ہوں

بفشاں اجر نصرت را دہند اے اخی ورنہ
قضائے آسمان است ایں بہر حالت شود پیدا

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین - والسلام
محمد علی سیکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان

آج کل کے علماء کا حال افریقہ سے ہمارے پاس ایک انگریزی کا کٹنگ آیا ہے جس میں وہاں کے دو مولویوں - مولوی عبدالرحمان صاحب اور مولوی عبداللہ شاہ صاحب کے درمیان ایک مقدمہ کا حال لکھا ہے - اول نے دوم کو ایک ہزار پانچ سو روپیہ دیا تھا - اول کا بیان ہے کہ بطور امانت دیا تھا - دوم فرماتے ہیں - شراکت تجارت تھی حساب طے ہو چکا ہے - جج صاحب فیصلہ میں فرماتے ہیں کہ شہادت پیش کرنے میں ہر دو فریق نے کذب بیانی سے کام لیا ہے - مقدمہ ڈسمس ہوا ہے - جج پر اسلامی ملانوں کی حالت کا بہت اثر ہوا ہے - کیونکہ ظاہر ہے کہ ہر دو سچے نہیں ہو سکتے -

انجیل فتح برصلیب ایک صاحب دریافت کرتے ہیں کہ انجیل فتح برصلیب کے اصلی ہونے کا کیا ثبوت ہے - بجواب عرض ہے کہ متی مرقس وغیرہ انجیلوں کے سچا ہونے کا جو ثبوت ہے - وہی اس کے سچا ہونے کا ثبوت ہے - حضرت مسیح کے زمانہ میں نہ یہ تھی اور نہ وہ تھیں نہ وہ ستر انجیلیں تھیں - جن میں سے بعض کو کونسل نیس نے تیسری صدی میں الگ کیا - بہرحال جیسے جیسے کوئی ملتی گئی نمودار ہوتی گئی اور یہ سب سے زیادہ قابل اعتبار ہے کیونکہ یسوع کے ایک خاص رازدار کی لکھی ہوئی ہے - مسلمانوں کے پاس تو چھپی نہیں جو یہ شبہ ہو کہ کسی مخالف نے بنا ڈالی ہو - عیسائیوں نے نکالی ہے اور عیسائیوں نے چھاپی ہے - باتیں بھی معقول ہیں پھر کیوں اس کو دوسری اناجیل سے کم قابل اعتبار خیال کیا جاوے - اگر ناول ہیں تو سارے ہی ناول ہیں اگر اصلی ہیں تو سب ہی اصلی ہیں -

بیعت غلام الدین و احمد دین ریشم گران بیعت کا اعلان بذریعہ اخبار کرنا چاہتے ہیں - احباب دعا کریں کہ استقامت حاصل ہو -

---

الخطبہ ہمارے ایک دوست ہیں سید - نوجوان احمدی - دس گھماؤں زمین ہے - اور اسوقت پچیس ۲۵ روپے ماہوار کے ملازم - وہ ایک بیوہ احمدی خاتون سے نکاح کرنا چاہتے ہیں - جو اپنے ساتھ ایک بچہ رکھتی ہو -

۲ - ایک قریشی خاندان کی کنواری دوازدہ سالہ لڑکی قرآن مجید با ترجمہ پڑھی ہوئی کے لئے بر کی ضرورت ہے - اہل حاجت (اپنے خاندانی حالات و آمدنی کے مفصل حالات کے ساتھ) ہر دو کے واسطے اکمل قادیان سے خط و کتابت کریں اور ٹکٹ ساتھ بھیجیں

ایک شخص کے چند سوالات اور حضرت خلیفۃ المسیح کے جواب

(۱) ہجرت میں قادیان میں رہائش اختیار کرنا چاہتا ہوں حضور کوئی تجویز فرما دیں کہ میں وہاں رہ کر کیا کام کروں جو میرا گذارہ چل جائے -

فرمایا:- قرآن شریف میں آیا ہے - من یہاجر فی سبیل اللہ یجد فی الارض مراغماً کثیراً وسعۃ - جو شخص اللہ تعالیٰ کی خاطر ہجرت اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس کے واسطے سب سامان مہیا کر دیتا ہے اور اُسے کوئی تنگی نہیں ہوتی بلکہ ہر ایک قسم کی فراخی حاصل ہوتی ہے -

(۲) تعلیم کو دیکھو ایک شخص کہتا ہے کہ میں دعا کر رہا ہوں کہ خدا مجھ پر خواب میں مرزا صاحب کی سچائی کھول دے -

فرمایا:- ایسا خیال تو بے ادبی میں داخل ہے کل کو کوئی کہے گا کہ خدا مجھے خواب میں دکھائی دیوے تب میں ایمان لاؤں گا - قرآن شریف میں ایسے ہی لوگوں کا بیان لکھا ہے کہ وہ کہتے ہیں - لن نؤمن حتیٰ نؤتی مثل ما اوتی رسل اللہ ہم ہرگز ایمان نہ لاویں گے جب تک ہم پر وہ چیز وارد نہ ہو جو رسولوں پر وارد ہوتی ہے - یہ درست نہیں - تعلیم موٹی شے ہے - ہر شخص سمجھ سکتا ہے - تعلیم پر غور کرنا چاہیئے -

(۳) تنگی مکان تنگی جگہ کے سبب نماز ایسی جگہ پڑھنی پڑے کہ سامنے کسی کی چارپائی ہے -

فرمایا:- جائز ہے -

(۴) غسل جنابت خروج منی نہ ہو تو غسل واجب ہے یا نہیں

فرمایا:- اس میں صحابہ کا اختلاف ہے لیکن امام بخاری کے نزدیک احتیاط اس میں ہے کہ غسل کر لیا جاوے -

(۵) لڑکا مدرسہ میں ایک لڑکا ساڑھے چار سال کا ہے - کیا اس کو داخل مدرسہ کیا جاوے -

فرمایا:- میں اس امر کا مخالف ہوں کہ چھوٹی عمر میں بچوں کو داخل مدرسہ کیا جائے اس سے قویٰ پر بہت بُرا اثر پڑتا ہے -

---

رعایتی قیمت

سالانہ جلسکی تقریب پر مفصلہ ذیل کتابوں کی قیمت میں رعایت کیگئی ہے یہ رعایت صرف ان صاحبان کے لئے ہے۔ جو قادیان میں دفتر بدر میں آکر کتابیں خرید کریں اور اس رعایت کی میعاد ۲۰۔ دسمبر سے ۳۱ دسمبر تک ہے۔ کتابیں قرض نہ دی جائیں گی بیرونی اصحاب کو جو باہر سے ڈاک میں کتابیں منگوائیں۔ یہی رعایت یکم جنوری سنہ ۱۹۱۳ء سے ۳۱ جنوری سنہ ۱۹۱۳ء تک دی جاوے گی۔ اُن ایام میں قادیان خریدنے والوں کو کوئی رعایت نہ دی جائے گی۔

نام کتاب	اصلی قیمت	رعایتی
سر الشہادتین	ار	۰ر
نظم مستورات	۰ر	-ر
کشف الاسرار	۰۲ر	۰۱ر
شہادت القرآن	۰۲ر	۰۱ر
معیار الصادقین	۳ر	۲ر
احسن القصص	۰۲ر	۰۱ر
جنتری ایک سو پچیس سالہ ۱۲۵	ےر	عہر
کامن - (غلام رسول والے)	۰ر	-ر
درثمین - فارسی مجلد	۶ر	۴ر
〃 〃 بے جلد	۵ر	۳ر
ضرورت امام	۳ر	۲ر
چشمۂ مسیح	ار	۰ر
احمدی کامن (الہ داد والے)	ار	۰ر
اظہار حق	ٹر	-ر
سی حرفی فضل دین	-ر	-ر
تعلیم القرآن	ار	۰ر
صدقے جاواں	-ر	ور
گلدستہ احمدی	۰ر	-ر
کرشن اوتار	-ر	-ر
تحفۃ المشتاقین	ٹر	-ر
گل موتیا	-ر	ور
جام وحدت	-ر	ور
گلدستہ رسالت	۲ر	ار
مسیح بیان	ار	۰ر
مجربات نور الدین حصہ اول	۱۰ر	۵ر
〃 〃 دوم	۱۰ر	۵ر
〃 〃 سوم	۱۰ر	۵ر
تحفہ بنارس	۴ر	۲ر
مبادی الصرف	۲ر	ار
القول الصحیح	ار	۰ر
انجیل فتح بر صلیب	سے	عار

مفصلہ ذیل کتابوں کی قیمت بسبب کمی تعداد بڑھا دی گئی ہے

نام کتاب	اصلی قیمت	موجودہ قیمت
درثمین اُردو بے جلد	۳ر	۶ر
درثمین اردو فارسی جدید	۴ر	۵ر
آئینہ صداقت	۲ر	۳ر

مفصلہ ذیل کتابیں اصلی قیمت پر دی جاتی ہیں۔ رعایت کوئی نہیں

نام کتاب	قیمت
ست بچن	۱۱ر
لجۃ النور	۴ر
نزول المسیح	۴ر
الاستفتاء	۴ر
اعجاز احمدی	۳ر
ازالۂ اوہام - حصہ اول	۱۲ر
〃 〃 〃 دوم	۱۴ر
قادیان کے آریہ اور ہم	۳ر
فتح اسلام	۰۲ر
توضیح المرام	۰۲ر
آئینہ کمالات اسلام	عار
کرامات الصادقین	۸ر
کتاب البریہ	عہر
تحفہ غزنویہ	۳ر
نور الحق حصہ اول	۹ر
نور القرآن حصہ دوم	۵ر
دوازدہ نشان	۲ر
سر الخلافہ	۸ر
مسیح ہندوستان میں	۳ر
جہاد	ار
روئیداد جلسہ دعا	۲ر
تریاق القلوب	۱۲ر
نجم الہدےٰ	لنر
حقیقۃ الوحی	للعہر
چشمۂ معرفت	۸ر
حقیقۃ المہدی	۰۱ر
انوار الاسلام	۴ر
ضیاء الحق	۲ر
استفتاء	۰۱ر
بیعت نامہ	۲ر
حجۃ اللہ	۶ر
براہین احمدیہ حصہ پنجم	۱۲ر
لکچر اسلام	۰ر
خطبہ الہامیہ	عہر
کشتی نوح	۰۲ر
پہلا پارہ قرآن شریف	ار
پہلا دوسرا 〃 〃	۲ر
سنت احمدیہ	۴ر
عقائد احمدیہ	۲ر
جام شہادت	ار
مکتوبات احمدیہ	۸ر
ثنائی چکر	۲ر
سالانہ رپورٹ	۳ر
صحیفہ آصفیہ	۳ر
شرائط بیعت سابقہ	-ر
کتاب الصیام	ار
شرائط بیعت	-ر
حضرت مرزا صاحب کا مذہب	-ر
〃 〃 〃	-ر
اب یا دیب	-ر
قصیدہ مہدویہ	-ر
تحفہ عید	-ر
درثمین سابقہ حصہ دوم	۳ر
نور الفرقان	۴ر
سی حرفی چوہڑ مل	-ر
بلاغ لقوم عابدین	۰۱ر
سیف حق	۲ر
کلمۃ الفصل	ار
مسیح موعود کی سچائی	-ر
گلدستہ احمدی	۰ر
جام وحدت	-ر
مجموعہ آمین	ٹر
تحفۃ الندوہ	۰ر
سناتن دھرم	۰ر
ستارہ قیصریہ	۰ر
کشف الغطاء	۲ر
آسمانی فیصلہ	۰۲ر
اعجاز احمدی	۳ر
دافع البلاء	اعہ
دعوۃ الندوہ	۰۱ر
نظم موت	-ر
میرزی فساد	-ر
سچ دا سدا	-ر
سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب	۳ر
الحق - لودیانہ	۶ر
تفسیر سورہ فاتحہ پنجابی	ار
〃 〃 بقر 〃	۲ر
الذکر	۲ر
دینیات کا پہلا رسالہ	ار
دعوۃ الحق	ار
حجۃ الاسلام	ار
چشمہ مسیحی	۳ر
تحفہ قیصریہ	۲ر
مواہب الرحمان	۴ر
نماز مترجم	لر
الاستخلاف	۲ر
وچھوڑہ کوبخ	۰ر
دعوت دہلی	۰۱ر

حقیقت نماز	عہر	رویائے صالحہ	۴ر	ہائے مظلوم حسین	۲ر
مجموعہ اشتہارات (حضرت اقدس کا) حصہ اول	۱۰ر	شہادت آسمانی حصہ اول	۵ر	لیکچر لاہور	۱۰ر
” ” ” دوم	۱۰ر	” ” دوم	۲ر	لیکچر سیالکوٹ	۱۰ر
” ” ” سوم	۱۰ر	السر المکتوم	۲ر	درثمین مکمل اردو فارسی	۹ر
” ” ” چہارم	۱۰ر	احمدی پاکٹ بک حصہ اول	۲ر	خلافت راشدہ حصہ اول	۸ر
یسرنا القرآن	۱۰ر	” ” ” دوم	۲ر	راز حقیقت	۱ر
رپورٹ جلسہ اعظم	۸ر	دعوت الحق	شہ ر	مسک العارف	۱۰ر
اردو کا قاعدہ - حصہ سوم	۱ر	تحفہ عرب	۳ر	برکات الدعا	۲ر
سی حرفی آثار مسیح	۱ر	سفرنامہ ناصر ۱	۱ر	الحق - دہلی	۸ر
مورکھ سیدھ	۱ر	سفرنامہ ناصر ۲	۲ر	اسلام کی فلاسفی	۴ر
ردّ افتراء	۱ر	شدہی کی اشدھی	۶ر	معیار حق	۱ر
مذہب منصور	۸ر	عربی بول چال	۲ر	نسیم دعوت	۳ر
تفسیر پارہ ۲۷	عہر	گلدستہ حمد	۰ر	الوصیت	۲ر
” ” ۲۸	عہر	اسلام اور بدھ مذہب	شہ ر	نور الحق حصہ اول	۲ر
” ” ۲۹	عہر	مباحثہ رام پور	۰۲ر	التبیان	۲ر
” ” ۳۰	عہر	البرہان الصریح	۰۲ر	ضمیمہ یسرنا القرآن	—ر
سیر پرند	۸ر	کرشن لیلا	۱ر	قاعدہ اردو حصہ دوم	۱ر
مسلمانوں کا خدا	۲ر	سری نہہ کلنک اوتار	۸ر	برہان الحق	
خزینۃ المعارف حصہ اول	۴ر	فتح دین	۳ر	تذکرۃ الشہادتین	۵ر
مباحثہ مونگھیر	۴ر	عصمت انبیاء	۶ر	نکت الشاک	۱ر
واقعات بھاگلپور	۴ر	غلامی	۳ر	ردّ چکڑالوی	۵ر
تصدیق کلام ربانی	۸ر	اسوہ حسنہ	۸ر	دین الحق	۸ر
علمائے خلف	۸ر	چولہ گورو بابا نانک صاحب	۱ر	کفارہ	۴ر
ثنائی فرار	۰۳ر	لیکچر مہر سنگھ	۰ر	عبرت	۸ر
چودھویں صدی کا یہودی	۰۴ر	محمد رسول اللہ	۱ر	طب روحانی	۱۰ر
ثنائی ہرزہ سرائی	۲ر	نخبۃ الکمل	۰۲ر	یسرنا القرآن	۱۰ر
نیر اسلام	۴ر	حامد المسیح	۴ر	ہدایت	۱ر
حق کا پرچار	۳ر	اسمائے الحسنیٰ	۵ر	میابہی	—
بائبل کا پرچار	شہ ر	اربعین	۵ر		
یرمیاہ نبی کی پیشگوئی	—ر	حضرت اقدس کی پرانی تحریریں	۱ر		
اسلام کا گر	۰ر	موعظۃ الحسنیٰ	۲ر		
نور دل	۰ر	خطبات کریمیہ	۴ر		
اقیموا الصلوٰۃ	۱۰ر	سلک مروارید حصہ اول	۴ر		
مجموعہ فتاوے احمدیہ حصہ اول		” ” ” دوم	۴ر		
” ” ” دوم	عہر	نصیحۃ المسلمین	۸ر		
” ” ” سوم		مفتوح الرحمان	۱ر		
فرزند علی	۳ر	خطبات نور	۸ر		

شملہ کے امام مسجد

شملہ میں ایک معزز شخص بابو محمد حسین نام رسم پردہ کے مخالف ہیں اور اپنے ہاں کی مستورات کو کھلے مونہ لئے پھرا کرنے دکھائی دیتے ہیں حال میں ان کے بھائی کی شادی اُن کی سالی کے ساتھ ہوئی ہے جو انھوں نے اپنے خیال کے مطابق ایک عام جلسہ تمام مذاہب کے اپنے شناساؤں کو جمع کر کے اور دو میں دُولہا دلھن کو سب کے سامنے بٹھا کر کی۔ نکاح خوانی کے واسطے وہاں کے احمدی برادروں کو کہا گیا تھا انھوں نے انکار کیا تو وہاں کی جامع مسجد کے امام صاحب نے یہ فرض ادا کیا۔ لیکن شملہ کی مسلمان پبلک امام صاحب کے اس طریق پر اظہار ناراضگی کر رہی ہے کہ وہ فیس نکاح کی لالچ پر ایک غیر شرع طریق کے علانیہ معاون ہوئے اس جلسہ میں علاوہ ادر معززین قریہ کے مولوی عبد الغفور صاحب اور بابو عبد القادر صاحب سٹور کیپر بھی شامل تھے ان ہر دو اصحاب کا ذکر خصوصیت سے اسواسطے کیا گیا کہ اول الذکر جامع مسجد کے متولی ہیں اور اس امر کے ذمہ دار ہیں کہ امام مسجد ہمیشہ لائق وفائق عالم وفاضل اور متقی و پرہیزگار شخص منتخب کیا کریں۔ کیونکہ یہاں تعلیمیافتہ گروہ کی خاصی تعداد ہے پس ضروری ہے کہ امام مسجد ایسا ہو کہ جہاں وہ عوام الناس کو محض ایک دینی حکم کے سُنانے سے سمجھائے وہاں خواندہ اور فہیم اصحاب کی دلائل کے ساتھ تسلی کر سکے اور با اینہمہ دیندار ہو۔ چنانچہ اسی غرض سے وہ تھوڑے عرصہ میں دو تین امام بدل چکے ہیں موخرالذکر صاحب دینداری کے بڑے مدعی ہیں دینداری کے کاموں میں ہمیشہ پیشوا بن حصہ لیتے ہیں۔ خصوصاً احمدیوں کے خلاف حد درجہ کی جدوجہد کرتے ہیں اور سب کو اُکساتے رہتے ہیں کہ جہاں تک ہوسکے ان کی مخالفت کی جائے۔ خود مولویصاحب امام جامع مسجد احمدیوں کو کافر گردانتے ہیں بڑے پکے مسلمان ہیں۔ چنانچہ تھوڑے دن ہوئے کہ انھوں نے ایک انگریز افسر کے سامنے اظہار کیا کہ ہم مرزائیوں کو مسلمان نہیں سمجھتے اور اگر ہماری حکومت ہو تو ان کو مسجد میں نہ گھسنے دیں۔ غرض یہ حیثیت ان اصحاب کی مسلمانوں کے درمیان ہے، جلسہ میں ایک شخص نے مولوی عبد الغفور صاحب سے کہا کہ مولویصاحب کو نکاح خوانی سے انکار کر دینا چاہیئے۔ انھوں نے کہا کہ غالباً انکو علم نہیں تھا کہ اس طرح نکاح ہوگا ورنہ وہ خود نہ آتے مگر انھوں نے کہا کہ اب تو انھیں معلوم ہو گیا اب کیوں رضامند ہوتے ہیں۔ جواب دیا کہ ہاں یہ ان کی غلطی ہے۔

احمدی احباب جو مدعو تھے وہ نکاح اور امام کی یہ حالت دیکھ مسجد میں نماز پڑھنے چلے گئے اور پھر واپس جلسہ نکاح میں نہ گئے تھے اب شہر میں اس بات کا عام چرچا ہے۔ عام طور پر لوگ بابو محمد حسین صاحب سے اور مولویصاحب سے ناراض ہیں کہ انھوں نے اچھا نہیں کیا بابو صاحب تو کہتے ہیں کہ میں نے جو صحیح سمجھا اس پر عمل کیا اور یہ بھی درست۔ مگر مولویصاحب کا ایمان اظہر من الشمس ہو گیا کہ جس فعل کو وہ ناجائز سمجھتے ہیں اس کے ارتکاب میں حصہ لیتے ہیں۔ لوگ ان سے بہت بدظن ہو گئے ہیں اور بعض نے ان کے پیچھے نماز پڑھنی ترک کر دی ہے مولویصاحب اپنے قصور کو مانتے ہیں اور معافی کے خواستگار ہیں اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے کہ یہ توبہ دلی ہے یا محض اس وجہ سے کہ کہیں امامت نہ جاتی رہے کیونکہ ماہوار پچیس تیس روپے کے علاوہ مکان رہنے کو مفت اور دیگر کئی فوائد۔ علماء سے فتویٰ طلب کیا گیا ہے کہ مولویصاحب کا فعل کیسا ہے جواب آنے پر انکی قسمت کا فیصلہ کیا جائیگا مگر فتووں پر بھی آجکل اعتبار مشکل ہے کیونکہ ایک ہی امر میں مختلف فتوے ہوتے ہیں۔ ہندوستان میں کوئی ایسا مولوی نہیں اور نہ کوئی مفتی ہے جس پر اسلام کے کل فرقوں کو اعتماد کلی ہو پس

قادیان آمد و رفت کے اوقات ریلوے

جلسہ جیسا کہ پہلے اعلان کیا جا چکا ہے جلسہ قادیان میں ۲۵ بدھ ۔ ۲۶ جمعرات اور ۲۷ جمعہ تین دن ہوگا۔ جمعہ کے دن نماز جمعہ کے ساتھ غالباً جلسہ کا کام ختم ہوگا۔

مسافت قادیان ریلوے اسٹیشن بٹالہ سے گیارہ میل کے فاصلہ پر ہے۔ سواری یکہ ملتی ہے۔ عام کرایہ قریباً ۸ فی سواری ہے۔ مگر ایام جلسہ میں اکثر کرایہ بڑھ جاتا ہے۔ سڑک کچی ہے۔ جو صاحب پیدل چل سکتے ہوں ان کے واسطے اس میں آرام اور ثواب ہے۔ مسافروں کے بستروں اور اسباب کے واسطے انجمن جلسہ پر گڈوں کا انتظام کر دیا کرتی ہے اور استقبالی کمیٹی اسٹیشن بٹالہ پر موجود رہتی ہے۔ بٹالہ امرتسر سے ۲۴ میل ہے۔ امرتسر پشاور سے ۳۲۰ میل اور دہلی سے ۳۱۷ میل ہے۔ لاہور امرتسر سے ۳۲ میل ہے۔ قادیان آنے والے سب مسافروں کو امرتسر میں گاڑی تبدیل کرنی پڑتی ہے مگر پشاور کیطرف سے آنیوالے لاہور میں بھی بدل سکتے ہیں۔ ایک گاڑی سیالکوٹ سے براہ وزیرآباد لاہور سیدھی بٹالہ تک آ جاتی ہے اس کو کہیں بدلنا نہیں پڑتا ہے وہ بٹالہ سے دن کے ایک بجے چلتی ہے۔ اور سیالکوٹ سے صبح پانچ بجے چلتی ہے* اور بٹالہ اسی دن شام کو چھ بجے پہنچ جاتی ہے۔

کرایہ بٹالہ سے امرتسر درجہ سوم ۴؍ درمیانہ ۸؍ ہے۔ امرتسر سے آگے بعض سٹیشنوں کے بتفصیل ذیل ہیں۔

اسٹیشن	درجہ میانہ	درجہ سوم
دہلی	[illegible]	[illegible]
میرٹھ شہر	[illegible]	[illegible]
سہارنپور	[illegible]	[illegible]
انبالہ چھاؤنی	[illegible]	[illegible]
پٹیالہ براہ راجپورہ	[illegible]	[illegible]
جالندھر چھاؤنی	[illegible]	[illegible]
گوجرانوالہ	[illegible]	[illegible]
لائل پور براہ شاہدرہ	[illegible]	[illegible]
سیالکوٹ	[illegible]	[illegible]
جہلم	[illegible]	[illegible]
راولپنڈی	[illegible]	[illegible]
کوہاٹ	[illegible]	[illegible]
نوشہرہ	[illegible]	[illegible]
پشاور	[illegible]	[illegible]
فیروزپور براہ قصور	[illegible]	[illegible]

اوقات ریلوے بٹالہ امرتسر کے درمیان چار گاڑیاں چلتی ہیں۔

(A) از امرتسر بطرف بٹالہ

(۱) روانگی۔ صبح ۸ بجے ۵۷ منٹ۔ رسید دن ۱۰ بجے ۱۱ منٹ
(۲) " دوپہر ۱۲ بجے ۵۳ منٹ۔ رسید دوپہر ۱ بجے ۵۸ منٹ
(۳) " شام ۴ بجے ۳۰ منٹ۔ رسید شام ۵ بجے ۴۱ منٹ
(۴) " رات ۱۱ بجے ۴۴ منٹ۔ رسید رات ۱۲ بجے ۵۱ منٹ

(B) امرتسر میں مفصلہ ذیل ریلیں پشاور کیطرف سے آتی ہیں

	گاڑی	وقت			کیفیت
(۱)	کلکتہ میل	شام ۳ بجے	۲۷ منٹ		
(۲)	نمبر ۳ میل	رات ۱۰ "	۲۴ "		
(۳)	راولپنڈی پسنجر	عشاء ۸ "	۵ "		
(۴)	پشاور پسنجر	صبح ۸ "	۳۹ "		
(۵)	ملتان پسنجر	دوپہر ۱۲ "	۶ "		یہ شاہدرہ کے راستے آتی ہے
(۶)	ہردوار پسنجر	شام ۴ "	۵۰ "		لالہ موسیٰ سے چلتی ہے
(۷)	سیالکوٹ پسنجر	شام ۴ "	۱۵ "		
(۸)	وزیرآباد پسنجر	رات ۱۲ "	۳ "		
(۹)	لائلپور پسنجر	رات ۱۱ "	۲۳ "		براہ شاہدرہ
(۱۰)	لاہور پسنجر	شام ۷ "	۲۳ "		
(۱۱)	پٹھانکوٹ پسنجر	دن ۱۲ "	۴۳ "		
(۱۲)	لاہور پسنجر	صبح ۸ "	۲۱ "		

(C) امرتسر میں مفصلہ ذیل ریلیں دہلی کیطرف سے آتی ہیں۔

(۱) کلکتہ میل۔ دن ۱۱ بجے ۲۰ منٹ
(۲) نمبر ۳ میل۔ صبح ۸ " ۱۹ "
(۳) تیز پسنجر۔ شام ۷ " ۵۳ "
(۴) دہلی پسنجر صبح ۴ " ۱۷ "
(۵) " " شام ۴ " ۶ "
(۶) ہردوار پسنجر صبح ۵ " ۳۶ "
(۷) دہلی پسنجر " ۹ " ۳۵ "
(۸) لودیانہ گاڑی شام ۷ " ۱۸ "

(D) قصور وغیرہ کی طرف سے امرتسر آنے والی گاڑیاں

(۱) پٹی گاڑی۔ صبح ۸ بجے ۲ منٹ
(۲) " " شام ۶ " ۵۰ منٹ
(۳) قصور گاڑی۔ شام ۴ بجے ۵ منٹ
(۴) پاک پٹن گاڑی۔ رات ۱۰ " ۳۴ "
(۵) ساماسٹہ گاڑی صبح ۱۰ " ۱۴ "

رسید زر

مورخہ ۲۳ اکتوبر ۱۲ء

سید احمد حسین صاحب ۳۰۵ ؍ منشی وزیر خان صاحب ۹۲۴ للعہ

۲۴۔ اکتوبر ۱۲ء

منشی اللہ دتا صاحب ۲۲۹۳ ؍ منشی محمد شریف صاحب ۲۲۵۲ ؍

مورخہ ۲۶۔ اکتوبر ۱۹۱۲ء

منشی حاکم بیگ صاحب ۲۷۶ ؍

مورخہ ۲۷ و ۲۸۔ اکتوبر ۱۲ء

منشی عبدالکریم صاحب ۸۹ للعہ۔ میاں محمد عبداللہ صاحب ۱۴۱۹ ؍

۲۹۔ اکتوبر ۱۲ء۔ منشی میراں بخش صاحب ۱۵۲۸ ؍

۳۱۔ اکتوبر ۱۹۱۲ء

منشی غلام حسن صاحب ۳۰۵۲ ؍ قاضی عبدالرحمان صاحب ۳۰۵۴ ؍

اخبار عالم پر ایک نظر

فیس معاف مہاراجہ صاحب جموں نے حکم دیا ہے کہ پرنس آف ویلز کالج میں جس قدر راجپوت طلباء ہیں۔ اُن کی فیس معاف کی جاتی ہے۔

ہڑتال موقوف ضلع گوڑگانوہ کے کنڈ کا ذالد گھنٹہ اُتارے جانے پر ہندوؤں نے ہڑتال کر دی تھی۔ اب موقوف کر دی ہے۔

منگولیا روس کے چنگل میں روس کی مدت دراز کی یہ آرزو پوری ہوگئی۔ کہ اسے منگولیا میں من مانی حکومت مل جائے چنانچہ حال میں روس کا منگولیا کے ساتھ جو معاہدہ ہوا ہے اس کے مطابق اسے مندرجہ ذیل کاموں کے لئے خاص حقوق مل گئے ہیں۔ تجارتی حقوق۔ ماہی گیری۔ کان کنی۔ لکڑی۔ چراگاہوں کا انتظام۔ دریاؤں میں جہاز رانی۔ گو چین کی منگولیا پر پوری بدستور حکمرانی تسلیم کی گئی ہے۔ لیکن جب تک منگولیا کے مقام کوٹدو سے چینی فوج واپس نہیں بلائے جائیگی۔ تب تک روس بھی اپنی فوج کو واپس نہیں بُلائے گا۔

ٹرکی میں ایک سازش ٹرکی میں جو سازش حکومت کے خلاف پائی گئی ہے اور جس کے باعث وہاں انجمن اتحاد وترقی کے بعض لوگوں کو گرفتار کیا ہے۔ اس کے اثر سے فوجی عدالت کے نظام میں ترمیم کی گئی ہے اس عدالت کا نیا پریزیڈنٹ مقرر کیا گیا ہے۔ اور جو لوگ بلاوجہ گرفتار کئے گئے تھے ان کو چھوڑ دیا گیا ہے۔

آگ سے دس لاکھ کا نقصان کلکتہ بندرگاہ میں جہاز "سٹی آف پونہ" نامی میں آگ لگ گئی۔ جس میں ۱۰ ہزار ٹن مال لدا ہوا تھا۔ اس میں سے ۵ ہزار ٹن مال جل گیا۔ جس کے باعث تقریباً دس لاکھ روپیہ کا نقصان ہوا۔

حضور وائسرائے کا سرکاری داخلہ دہلی ہز اکسیلنسی وائسرائے بہادر کے معہ حشم وخدم ۲۳ دسمبر کو دہلی میں داخل ہونے اور ہز آنر صاحب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب سے باضابطہ اس علاقہ کا چارج لینے کی تقریب پر جو مراسم عمل میں آئینگی ان کا عارضی پروگرام شائع ہو گیا ہے۔ کہ والیان ریاست ہائے پنجاب کے علاوہ جو ناتھیوں کے جلوس میں حصہ لیں گے۔ ہز ہائینس مہاراجہ صاحب کشمیر و نواب صاحب رامپور بہ حیثیت سیاح ان ایام میں جدید دارالسلطنت میں موجود ہوں گے۔ نیز کرنل سر افسر الملک بہادر سپہ سالار حیدرآباد بہ حیثیت آنریری ایڈی کانگ ہز اکسیلنسی وائسرائے جملہ مراسم میں حصہ لیں گے۔ ان کے علاوہ مغربی پنجاب کے پچاس ساٹھ ملک و رؤساء یعنی فرقہ ٹوانہ گکھڑ وگھیبا و ملتانی پٹھانوں کے سربرآوردہ اصحاب پنجاب کے حصہ جلوس میں شامل ہوں گے اور اپنے اپنے خاص درباری لباس پہنینگے۔

صلح گو یونان نے مہلت جنگ پر باضابطہ دستخط نہیں کئے ہیں۔ لیکن ترکوں سے تنہا مقابلہ کرنے کا سکت بھی اس میں نہیں رہا ہے گو جنینا وغیرہ کی ایک بیرونی چوکی پر قبضہ کر لینے کی مدعی ہے ---- اب یورپ کے سیاسی حلقوں میں روس و آسٹریا کی جنگی تیاریاں بےچینی پیدا کر رہی ہیں جن کی رقابتیں عارضی اسباب پر مبنی نہیں ہیں۔

بلغاریوں کا عزرائیل بوسل نے ایسے ظلم کئے ہیں کہ جو انسان کے وہم وخیال میں بھی نہیں آسکتے۔ اس کی خونریزیاں اگر چنگیز خان اور ہلاکو خان کے مظالم سے بڑھ کر نہ تھیں تو ان سے کسی طرح کم بھی نہ تھیں۔ اس انسان صورت شیطان سیرت نے پندرہ سو بلغاریوں کی آنکھیں نکلوا ڈالیں۔ اور سو آدمیوں میں سے ایک آدمی کی ایک آنکھ باقی رکھی۔ تاکہ وہ باقیوں کی رہنمائی کر سکے جب یہ اندھے آدمی اپنے گھروں کو واپس آئے۔ تو ان کو دیکھ کر سیموئیل شاہ بلغاریہ کو ایسا رنج و افسوس ہوا کہ وہ دو روز میں دُنیا سے چل بسا۔

آریہ گزٹ کا ایڈیٹر چاہتا ہے کہ وہ آریہ سماج کے ان نام نہاد دوستوں کی قلعی کھول دے۔ جنہوں نے آریہ سماج کے اندر بدبو پھیلا رکھی ہے لیکن افسوس کہ اس کا قلم سوتنتر نہیں ہے آریہ گزٹ کے ایڈیٹر کے پاس گوروکل کانگڑی کی اندرونی کارروائیوں اور سرکاش پارٹی یا سرمنی سماج کی شرمناک فعلوں کے کچے چٹھے موجود ہیں۔ آریہ گزٹ کے ایڈیٹر کے پاس مہاتماؤں کے برکٹر وکیے فوٹو اور گوروکل کے سناتکوں کی ناقابل ذکر بیماریوں کی دردناک کہانیاں آئی پڑی ہیں۔ آریہ گزٹ کے ایڈیٹر کے پاس مہاتماؤں کی چالبازیاں اور پرتیکارنی سبھا کے متعلق فریب دہی کے خطوط پہنچ چکے ہیں۔ لیکن آریہ گزٹ کے کالم ان امور کے لئے بند ہیں۔ آریہ گزٹ لوگوں کے سامنے ایسا گندہ لٹریچر رکھنا پسند نہیں کرتا۔"

وکلائے صلح لندن پہنچ گئے ہیں

مفرح یاقوتی۔ تیار کردہ حکیم

مرہم عیسیٰ لاہور ۔ مصدقہ حفظ سلطنے رسم

کو طاقت دیتی ہے۔ مبہی مفرح اور مقوی ہے۔ ہر قسم کے ضعف اور سستی اور ناطاقتی کو دور کرتی ہے۔ دفتر اخبار بدر سے بہ ادائے قیمت نقد ساڑھے چار روپے یا بذریعہ قیمت طلب پارسل مل سکتی ہے۔

کشتہ جریان

غربا کی درخواست منظور بجائے تین روپیہ کے ڈھائی روپے

جریان۔ کثرت احتلام۔ ان امراض میں یہ کشتہ از حد مفید بلکہ اکسیر ثابت ہوا ہے خدا تعالیٰ کے فضل سے آئندہ بھی مفید ثابت ہوگا۔

جریان کی شناخت پیشاب کے پہلے یا بعد میں منی کا گرنا یہ بیماری چند روز میں آدمی کو مردوں کی طرح بلکہ زندہ در گور کر دیتی ہے اور اس سے یہ بیماریاں پیدا ہوتی ہیں مالیخولیا۔ نسیان۔ کمی خون۔ دل کا دھڑکنا ضعف دماغ۔ بینائی کا کم ہونا۔ ناامیدی۔ بیخوابی۔ خوف۔ غمگینی۔ نامردی وغیرہ امراض شدید حملہ آور ہوتے ہیں جو شخص اس بیماری میں مبتلا ہو وہ علاج کا کوشاں رہے جہاں میسر ہو ہر گز بے خوف و بیفکر نہ رہے ورنہ امراض بالا میں مبتلا رہ کر آخر ہلاکت تک نوبت پہنچیگی ہم نے اس کشتہ کو بڑی محنت سے تیار کیا ہے اور کئی پرانے جریان والے مریضوں پر آزمایا محض خدا تعالیٰ کے فضل سے ۲۴ روز کے استعمال سے شفا پا گئے بعد تجربہ اور دعا کے اعلان کیا جاتا ہے کہ پبلک فائدہ اٹھائے قیمت ۲۴ روز یعنی سفوف عہ محصول ڈاک بذمہ خریدار

المشتہران

نظام جان و عبدالرحمٰن کاغانی۔ قادیان ضلع گورداسپور

کلکتہ کے مشہور ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی

دوایات محتاج تعریف نہیں رہیں کیونکہ ۲۰ برس

سے تمام ہندوستان میں جاری ہیں۔ اور

مفید ثابت ہو رہی ہیں چند دوایات کا

اشتہار مختصر طور پر دیا جاتا ہے پوری

فہرست بلا قیمت منگوا کر دیکھئے

دمہ کی دوا

دو ہی ایک خوراک سے دمہ دب جاتا ہے تھوڑے دن کے استعمال سے دمہ جڑ سے جاتا ہے قیمت فی شیشی عہ محصول ۴ر

ای او ڈائی زڈ سالسہ

پوٹاس اوڈائی زڈ اور کئی ایک چیزوں کی آمیزش سے ہونے کی وجہ سے باعتبار سالسوں وغیرہ کے زیادہ خون صاف کرتا ہے اور طاقت لاتا ہے۔

۳۲ خوراک کی شیشی عاکر خرچ محصول ۶ر

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت سٹریٹ۔ کلکتہ

اصلی ممیرہ اور ممیرے کا سرمہ

اصلی ممیرے اور ممیرے کے سرمہ کا اعلان عرصہ سے شائع ہو رہا ہے اس اثنا میں بہت سے لوگوں نے فائدہ اٹھایا ہے۔ یہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نور الدین صاحب مدظلہ کا بنایا ہوا ہے۔ آپ نے اس سرمہ کے متعلق فرمایا کہ "برائے امراض چشم بسیار مفید است"۔ یہ سرمہ دھند۔ جالا۔ پھولا۔ پڑوال۔ سبل اور سرخی اور ابتدائی موتیابند وغیرہ امراض چشم کے لئے بہت مفید ہے۔ قیمت سرمہ قسم اول فی تولہ عکر قسم دوم عہ۔ سوم عہ۔ اصلی ممیرہ جس کی قیمت عللہ فی تولہ ہے۔ فی الحال دو ماہ کے لئے اس کی رعایتی قیمت فی تولہ سے کر دی ہے۔ بعض ضروریات نے مجھے ایسا کرنے پر مجبور کر دیا ہے۔ **ترکیب استعمال** ممیرہ پتھر پر رگڑ کر یا سرمہ کی طرح باریک کر کے آنکھوں میں ڈالا جاوے۔ یہ سرمہ گرمی کے موسم میں جس کی آنکھیں دکھتی ہوں۔ تو اُن کے لئے بہت مفید ہے۔

ست سلاجیت

محیط اعظم سے نقل کیا گیا۔ جس کی عبارت درج ذیل ہے مقوی جمیع اعضا۔ نافع صرع۔ مشتہی طعام۔ قاطع بلغم و ریاح دق و شیخوخیت و قاتل کرم شکم۔ مفتت سنگ گردہ و مثانہ و سلسل بول و سیلان منی و یبوست و درد مفاصل وغیرہ بہت مفید ہے۔ بقدر دانہ نخود دودھ کے ساتھ صبح کے وقت استعمال کریں۔ قیمت قسم اول ۱۲ر تولہ۔ قسم دوم ۸ر تولہ ہے۔

لنگیاں اور کلاہ

ہر قسم کی لنگیاں مشہدی اور پشاوری۔ بادامی۔ سیاہ اور سفید۔ حاشی اور سوتی۔ شری۔ صلفے سفید اور بادامی اور پشاوری ٹوپیاں ہر قیمت کی مل سکتی ہیں۔

المشتہر

احمد نور کابلی مہاجر سوداگر۔ قادیان ضلع گورداسپور

کھوئی ہوئی قوت

کی واپسی کے لئے ہمارے ایک بھائی ایک معتبر اور قیمتی دوائی کھلانے اور لگانے کی پیش کرتے ہیں۔ قیمت مبلغ دس عللہ روپیہ ہے۔ اور بدر ایجنسی قادیان سے مل سکتی ہے۔

مسلمانوں کی دلچسپی کی سات انگریزی کتابیں

(۱) دی ٹرکو اٹالین وار اینڈ اٹس پرابلمس سرطامس بارکلے۔ یہ کتاب جنگ طرابلس پر بحث کرتی ہے اور اس میں ایک باب سید امیر علی کا لکھا ہوا ہے ۲۵۰ صفحات مجلد قیمت مبلغ ۳ روپے ۱۲ر

(۲) ان دی شیڈو آف اسلام۔ در ظل اسلام ڈی بیترا اوکا۔ اسلامی زندگی کے متعلق ایک غیر معمولی دلچسپی کا ناول ہے۔ قیمت فی نسخہ عہ۔ مجلد عکر

(۳) سم پیجز فرام دی لائف آف ٹرکش وومن ترکی خواتین کی زندگی کے حالات۔ مصنفہ بیترا اوکا۔ قیمت عہ پختہ۔

(۴) دی وڈ و وڈ کوئن۔ یا رانی صاحبہ جھانسی۔ یہ ایک قصہ ناٹک کی طرز پر ہے۔ مصنفہ الگزینڈر راجرس جس کا دیباچہ مشہور مستشرق سر ایڈون آرنلڈ صاحب ہے۔ قیمت مبلغ ۳ روپے ۱۲ر

(۵) دی سیئنگس آف محمد صلی اللہ علیہ وسلم احادیث آنحضرت کا انگریزی ترجمہ مؤلفہ سہروردی صاحب ایم۔ اے۔ قیمت فی نسخہ ۱۲ر

(۶) ایشیا اینڈ یورپ۔ مصنفہ سر میرڈیتھ ٹونس جو بہت مدت تک ایشیا میں رہ چکے ہیں۔ ہر دو اعظموں کے تعلقات پر بعد العمر غور کرنے کے بعد اپنے نتائج فکر کو اس کتاب کے ذریعہ سے دنیا کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ ایڈیٹر صاحب سپکٹیٹر قسطراز ہیں کہ اس عجیب کتاب کی تعریف کسی مبالغہ کے اندر نہیں آسکتی۔ وہ مشکل اور اہم مسائل جو ایشیا پر حکومت کرتے ہوئے سلطنت برطانیہ کے سامنے ہیں اس کتاب میں حل کر دیئے گئے۔ چوتھی بار چھپی ہے قیمت مجلد مبلغ ۳ روپے ۱۲ر

(۷) محمد عربی اکبر صلی اللہ علیہ وسلم۔ مصنفہ ایضاً نئی کتاب ہے۔ مجلد ۱۲ر

المشتہران

بلیکی اینڈ سن لمیٹڈ

وارک ہوس بمبئی

Blackie & Son Ld

Warwick House

Bombay

بدر پریس قادیان

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

سبحٰن الذی اسریٰ بعبدہ لیلا

BADR QADIAN

بدر

قادیان دار

اگر تو تشنہ لبی از فراق یار ازل
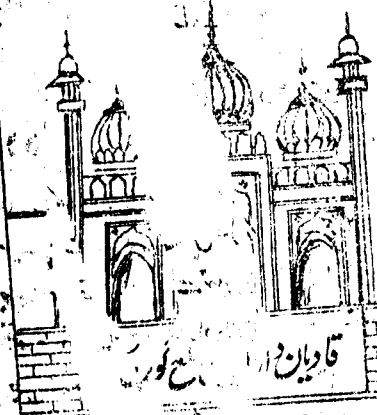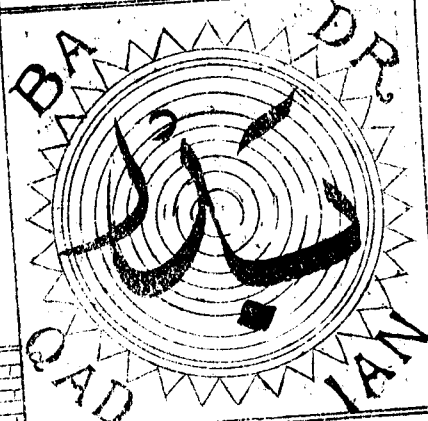
Reg. No. L. CCLXXXVIII

ترجام نورالدین

جلد ۱۲

۱۶ محرم الحرام ۱۳۳۱ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۶ دسمبر ۱۹۱۲ء مطابق ۱۲ پوہ

نمبر ۲۶

ضعیف و مردہ دلے گر بقادیان آ

(بروز جمعرات)

کہ ہست محی موتی کلام نورالدین

درس قرآن شریف کے مکمّل نوٹ

درس قرآن شریف کے نوٹ جو اخبار بدر کے ساتھ چھپا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مکمل ہو گئے ہیں۔ ایک پورا درس الحمد سے لے کر والناس تک ہے اور سلسلہ احمدیہ میں یہ سب سے پہلی تفسیر قرآن ہے۔ جو مکمل (گو مختصر) شائع ہوئی ہے۔ دراصل اسے اخبار کے خریداروں کے واسطے ہی چھاپا گیا تھا مگر کچھ پرچے ساتھ ساتھ زائد بھی چھاپے جاتے تھے جن کو اب کتاب کی صورت میں جمع کیا گیا ہے۔ اور اس کی قیمت مبلغ پانچ روپے رکھی گئی ہے۔ جن صاحبان کو مطلوب ہوں وہ جلد منگوا لیں۔ کیونکہ نسخوں کی تعداد بہت نہیں ہے۔

جو اصحاب اس تفسیر کو خرید کریں۔ ان کو یہ خیال رکھنا چاہیئے۔ کہ صفحات ۳۶۳ سے ۳۶۶ تک کاتب نے دوبارہ غلطی سے لگا دئے تھے اسواسطے صفحات ۳۸۶ تک سب غلط ہیں۔ ان کو درست کر لیا جاوے صفحہ ۳۹۰ کے حاشیہ پر اس کے متعلق نوٹ بھی دیا گیا ہے۔ مثلاً جو صفحہ ۳۶۳ لکھا ہے اُسے کاٹ کر اسے صفحہ ۳۸۷ بنا لینا چاہیئے۔

بعض دوستوں کے خطوط آتے ہیں کہ ہمارے نسخہ میں ۳۸۷ سے ۳۹۰ تک صفحات شامل نہیں حالانکہ وہ اپنے صفحات کو کاٹ کر درست کریں گے تو یہ صفحات درمیان میں پہنچ جاویں گے۔

مسلمانوں کی مُصیبت کا علاج

آجکل مسلمانوں پر چاروں طرف سے مصائب کے انبار ٹوٹ پڑے ہیں۔ کیا مشرق میں اور کیا مغرب میں بظاہر ان کے واسطے کوئی پناہ کی جگہ نظر نہیں آتی جو سلطنتیں ہیں وہ کمزور اور حکومتیں بے طاقت۔ ادبار۔ افلاس۔ خانہ جنگیاں۔ غیر قوموں کی دھمکیاں اور جھڑکیاں اور مظالم۔ بیچارے یاس و بیقراری کے عالم میں پھر رہے ہیں۔ طرابلس کے شہیدوں اور ایران کے قتیلوں کا ڈھیر اور اسیر ترک جان نثاروں کی لاشوں کا مجموعہ۔ آہ کیا ہی مصیبت کا زمانہ ہے۔

مگر پیارو یہ مُصیبت کہاں سے آئی ہے؟ خدا تو ظالم نہیں یہ ہمارے اپنے ہی شامت اعمال کا نتیجہ ہے۔ مانا کہ ہم کو مارنے والے بھی کافر ہیں مگر سنت الٰہی اسی طرح سے ہے۔ کہ فجار کو عذاب دینے پر کفار مسلط کئے جاتے ہیں۔ اپنی حالتوں کو درست کرو۔ خدا کے حکموں کی قدر کرو۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیاں جو پوری ہو گئی ہیں انکی تکذیب نہ کرو۔ آنحضرتؐ کی دعاؤں کو سچا ہوتے ہوئے دیکھ کر سجدہ شکر کرو۔ تاکہ حضرت شفیع المذنبین کی رُوح تم پر خوش ہو کر تمہاری شفاعت کرے اور تم پر رحم کیا جاوے اور پہلی سی برکتیں تم پر پھر نازل ہوں۔

ہمارے ایک دوست اسلامی محبت کے جوش میں ہند سے مصر اور مصر سے طرابلس اور طرابلس سے ٹرکی پہونچے انہوں نے [illegible] انہوں نے آخری خط میں ہم کو لکھا ہے [illegible] کہ مسلمانوں کی عزت اور قدر اور ان کا رعب انکی محبت اشاعت اسلام میں ہے جن مسلمان بادشاہوں نے اسلام پھیلانے کی کوشش کی۔ یورپ ان سے کانپتا تھا۔

ہم یورپ کو تیر و تفنگ سے فتح نہیں کر سکتے ہاں اگر ہم یورپ کے مذہب کو جیت لیں اور ہم باسانی جیت سکتے ہیں تو پھر ہر جگہ اسلام کی فتح ہے اب مسلمانوں کی بہبودی کا راز اسی میں ہے کہ وہ آئندہ اپنے مذہب پر [illegible] عامل ہوں اور دوسروں کو وہ دین سکھائیں یہی بات سالہا سال سے حضرت مسیح موعود اور انکی جماعت اسلامی دنیا کو سنا [illegible]

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین پروپرائیٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا۔

ڈائیٹ

مادہ — اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ان اوھن البیوت لبیت العنکبوت۔ سب سے زیادہ کمزور گھر عنکبوت کا ہے جو ہر وقت ... رہتا ہے۔ کیونکہ اس کا گھر اس کے پیٹ سے نکلتا ہے۔ یہی حال ادیان باطلہ کا ہے جو بالائی قوت آسمانی سے نہیں بلکہ انسانی اوہام کا نتیجہ ہوئے۔ مؤخر الذکر ادیان میں دیانند مت ہے جس نے خدا کی صفات کے سمجھنے میں ٹھوکر کھا کر مادہ کو بھی خدا کے ساتھ ملا دیا ہے۔ اور اُسے غیر فانی قرار دیا ہے۔ حال کے فلسفہ یورپ نے اس امر کا انکار کیا ہے کہ مادہ غیر فانی ہے۔ اس کی تفصیل جناب ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب کے فاضلانہ لیکچر میں ہو چکی ہے جو اخبار بدر میں چھپ چکا ہے اور اب بصورت رسالہ بھی شائع ہوا ہے۔ اس وقت ہمارے سامنے امریکہ کے ایک فاضل M. I. Wylie مسٹر وائلی کی ایک تازہ تصنیف بنام Life's response to Consciousness لائف ریسپانس ٹو کانشنس ہے۔ اس کو امریکہ کے مشہور شہر نیویارک کے شخص فٹز جیرالڈ نے چھاپ کر بقیمت ایک ڈالر فی نسخہ شائع کیا ہے۔ Desmond Fitz Gerald, Inc. New York اس کتاب میں فاضل مصنف نے بطریق سائنس مادے کو انسانی خیالات کے ماتحت کام کرنے والی ایک زندگی ثابت کیا ہے۔ بیچارے آریوں کی تو ہستی ہی کیا ہے۔ عجیب بات یہ ہے کہ مغرب سے جو کتاب کسی محقق کی نکلتی ہے۔ وہ ضرور ہے کہ بائیبل اور عیسویت پر کچھ نہ کچھ حملہ کرے۔ اس کتاب میں بھی کئی ایک باتیں اس قسم کی لکھی ہیں۔ مثلاً صفحہ ۱۴۷ پر یہ بیان ہے کہ انسان زندگی میں روحانی ترقی حاصل کرتا ہوا درجہ ابنیت خدا تک پہنچ جاتا ہے۔ اس طرح خدا کا بیٹا ہونے کا جو محاورہ پہلے لوگوں نے سب کے واسطے عام ثابت کیا ہے۔ جس سے یسوع کی خاص ابنیت باطل ہوتی ہے۔

اسلام میں مسواک کی تاکید کی گئی ہے۔ حضرت مسیح موعود بھی دانتوں پر مسواک بہت کیا کرتے تھے۔ آجکل مسواک کے بجائے ٹوتھ پوڈر لگاتے ہیں۔ جن کو عموماً جنٹلمین یورپین تقلید میں بہت پسند کرتے ہیں۔ حال میں امریکہ کے ایک مشہور ڈاکٹر لیٹسن صاحب نے

W. R. C. Latson. M.S.

جو بہت سی طبی کتابوں کے مصنف ہونے کے علاوہ ایک طبی رسالہ بنام ہیلتھ کلچر

Health Culture. N.Y.

کے ایڈیٹر بھی ہیں۔ اپنے رسالہ کے چیدہ سوال و جواب کو ایک کتابی صورت میں جمع کیا ہے۔ جس میں دانتوں کی صفائی کے متعلق وہ کہتے ہیں کہ ٹوتھ پوڈر بالکل بے سود ہیں۔ صرف مسواک کافی ہے۔

اسی کتاب میں ایک جگہ یہ بھی لکھا ہے کہ صرف کھجور یا انجیر (نخل یا تین) کا استعمال روٹی سے بہتر ہے۔

اس کتاب میں ایک جگہ سمندری سفر کی علالت اور اس کے علاج کا ذکر ہے۔ جس کو میں نے اپنے ان پیارے دوستوں کی خاطر پڑھا۔ جن کو خدا نے حاجی بننے کی توفیق دی ہے یا جو لنڈن میں اسلامی جھنڈا کھڑا کرنے کی فکر میں ہیں۔ ... لکھا ہے کہ جہاز میں سر چکرانے اور قے ہو جانے سے بچنے کے واسطے یہ علاج ہے۔ کہ جہاز پر سوار ہونے سے قبل مسہل لیا جائے اور روزے رکھے جائیں۔ اگر اس سے بھی آرام نہ ہو۔ تو آدمی جہاز میں لیٹ کر سیدھا آسمان کی طرف تکا کرے۔ یہ تکا جو ڈاکٹر صاحب نے لکھی ہے۔ وہ تو ظاہری تکا ہے مگر دراصل تمام تکالیف سے انسان کو بچانے والی وہ باطنی تکا ہے۔ جو خدا کے بندے ہمیشہ آسمان کی طرف لگائے رکھتے ہیں۔ حضرت صاحبزادہ صاحب اپنے ایک خط میں لکھتے ہیں۔ کہ انہیں جہاز پر ذرا بھی تکلیف نہیں ہوئی ان کے لئے سمندر ایسا ساکن تھا جیسا کہ ایک جھیل۔ فالحمد للہ۔

نشان گم شدہ — احمد دین ولد ولی احمد سکنہ موضع برام ضلع جالندھر عرصہ آٹھ سال سے غائب ہے اس کے بھائی کا خیال ہے کہ کہیں افریقہ کی طرف چلا گیا ہے۔ اگر کسی دوست کو افریقہ میں یا کسی دوسری جگہ خبر ہو۔ تو پتہ ذیل پر مطلع کرے
محمد نواز موضع برام۔ ڈاکخانہ خاص
تحصیل نواں شہر۔ ضلع جالندھر

اخبار قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بفضلہ بخیریت ہیں۔ قرآن و حدیث کے درس روزانہ ہوتے ہیں۔ اہل بیت حضرت مسیح موعود میں ہر طرح سے خیریت ہے۔ حضرت صاحبزادہ صاحب کا خط عدن سے آیا ہے جو ۷ دسمبر کا لکھا ہوا ہے امید ہے کہ انشاء اللہ بہت جلد قادیان پہنچ جائیں گے لکھتے ہیں۔ کہ دعاؤں کی اسقدر توفیق ملی کہ جی چاہتا ہے کہ آدمی ہر سال حج کو آوے۔ صاحبزادہ صاحب کا یہ بہت بڑا احسان ہے جو اس قدر دعائیں کیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات میں ترقی کرے۔ حضرت نواب صاحب قادیان آ گئے ہیں۔ شیخ یعقوب علی ایڈیٹر الحکم کسی سفر میں ہیں سنا گیا ہے کہ مونگھیر کی طرف گئے ہیں۔ اس اخبار کے احباب کے ہاتھوں تک پہنچنے کے وقت جلسہ قریب الاختتام ہوگا جس کی رپورٹ ۹ جنوری کے اخبار میں دی جائے گی۔ بسبب تعطیلات محرم احباب کی آمد ۱۸ دسمبر سے شروع ہے متفرد طور پر مختلف مقامات سے احباب آ رہے ہیں۔ مگر سب سے پہلے آنے والی جماعت گوئلکی کی ہے۔ احباب کی رہائش کے واسطے مکانات دارالعلوم کے بورڈنگ ہوس میں اور شہر کے اندر مدرسہ و مہمان خانہ میں درست کئے گئے ہیں۔ کھلانے کا انتظام بھی ہر دو جگہ علیحدہ کیا گیا ہے۔ تقریروں کا پروگرام روزانہ شائع ہوتا رہیگا۔ ۲۱ دسمبر ۱۹۱۲ء کی صبح کو حضرت خلیفۃ المسیح نے برادرم ملک کرم الٰہی صاحب کے صاحبزادے عزیز القدر منظور الٰہی کو بسم اللہ کرائی۔ اور الف۔ با۔ تا اپنے دست مبارک سے لکھ کر پڑھائی اور بہت دعا کی۔ وہ دعا کا کوئی خاص وقت تھا کہ بڑے جوش کی دعا ہوئی۔ کچھ بتاشے جو اس تقریب پر آپ کے سامنے رکھے ہوئے تھے۔ فرمایا۔ ان میں سے کوئی ضائع نہ ہو۔ ان پر بہت دعا کی گئی ہے +

امداد مجروحین ترک — کسی پاگل نے یہ غلط مشہور کیا ہے کہ ترک مجروحین کے واسطے حضرت خلیفۃ المسیح نے مخالفت کی ہے۔ حضرت نے بالکل منع نہیں کیا۔ نہ کسی احمدی اخبار نے ایسا لکھا ہے۔ ہاں حضرت نے یہ فرمایا ہے کہ اس امر کی پوری تشفی کر لینی چاہئے کہ جو غریب ہلال کے واسطے روپیہ لیا جاتا ہے وہ فی الواقعہ پہنچتا بھی ہے یا نہیں۔ کیونکہ ترکی حکام کی جو حالت ہے وہ ظاہر ہے۔ جماعت احمدیہ کے بہت

[illegible]

[illegible]

"شرر باریٔ نار فراق"

کیا سبب ہے میرے دل میں کچھ پریشانی سی ہے | یاد میں کس آئینہ رو کے یہ حیرانی سی ہے
ساقیٔ مہوش نہیں وہ محفل دلکش نہیں | اب جو باقی ہے فقط شمع شبستانی سی ہے
فلسفی نے دیر میں سمجھا کہ - ہونا چاہئے | یہ خدادانی نہیں ہاں کچھ خدادانی سی ہے
فیض مرشد سے بھروسہ ہے خدا پر اسقدر | ہر مصیبت میں نظر آتی اک آسانی سی ہے
ہائے اس اُجڑے ہوئے گھر کی نہ پوچھو داستان | جانے دو بس مختصر یہ ہے کہ طولانی سی ہے
نور منزل - مقبرہ - دار العلوم قادیان | بس جدھر دیکھو - اُدھر اک شان ربانی سی ہے
گوہر مقصود بے محنت کبھی ملتا نہیں | مانگنی ہر نعمت حق یک قربانی سی ہے
ناصح مشفق - ہے کوئی مجھ کو اتنا پوچھ دے | کس لئے تاثیر تیرے وعظ کی آنی سی ہے
میرے مومن ہونے کا یہ بھی ہے کیا کچھ کم ثبوت | ہر خطا کے بعد دل میں اک پشیمانی سی ہے
مرگیا عیسیٰ اور آئیگا تمہیں سے وہ امام | کیا بخاری بھی سمجھتے ہو کہ طبرانی سی ہے
احمدی غیر احمدی کے پیچھے پڑھ لے گر نماز | صلح یہ صلح ٹریپولی و بلقانی سی ہے
جو نہ ملتا ہو - نہ مل سکتا ہو اُس کا ڈھونڈنا | سچ کہا منظور نے دنیا بھی دیوانی سی ہے
بوسہ دوں بوتوں کو تعظیم شعائر چھوڑ کر | احمدی کی عقل بھی کیا یک نعمانی سی ہے
آنسوؤں کا تار ان کے ذکر پر تھمتا نہیں | پنجۂ مژگاں میں تسبیح سلیمانی سی ہے
کچھ پتہ اس کا بتا دو ادھا اگر دو مجھے | عقل ہشیاروں سے بڑھ کر شکل مستانی سی ہے
کس کی آہیں روضۂ احمد پہ یکسر چھا گئیں | اشک پیہم کی تراوش ابر کے پانی سی ہے
تیرے گھر میں کس کی فریادوں کا اتنا شور ہے | ہو نہ ہو آوارہ لیکن ماہ کنعانی سی ہے
ماہ کنعان کون یعنی یوسف مصر مسیح | جس کی صورت اور سیرت [illegible] ثانی سی ہے
نام بھی محمود جس کا کام بھی محمود ہے | اُس کی اُلفت میرے دل میں شیخ گیلانی سی ہے
آہ! ان لوگوں نے پہچانا اُس کے باپ کو | جس کی خو بو ہو بہو اسلام کے بانی سی ہے
جلوہ گاہ ناز میں ذوق تپیدن دیکھئے | ذرہ ذرہ میں بھری کیا گرم جولانی سی ہے
میرے مولیٰ کا حرم جلدی بتوں سے پاک ہو | شدت غم سے مجھے ہر دم گرانجانی سی ہے
ملے کیوں جنس وفا ملتی نہیں اس شہر میں | ہاں متاع حسن کی بے شک فراوانی سی ہے

دیکھئے کب لوٹتا ہے حاجیوں کا قافلہ
انتظار یار میں اکمل پریشانی سی ہے

شملہ کا امام جس نے وہاں کے احمدیوں پر کفر کا فتویٰ دے رکھا تھا۔ اُس کے حالات پہلے درج اخبار ہوچکے ہیں۔ اب خبر آئی ہے۔ کہ اُسے جامع مسجد کی امامت سے علیحدہ کیا گیا۔ شامت اعمال۔

قطعہ سید عالم شاہ صاحب کٹڑہ مہاں سنگھ امرتسر نے ایک خوشخط خوشنما۔ قطعہ دیوار پر چسپان کرنے کا چار رنگوں میں چھپوا کر شائع کیا ہے جس میں قرآن شریف کی بعض آیات اور دعائیں درج ہیں۔ سید صاحب سے مل سکتا ہے ✦

رسید زر

۲۔ نومبر ۱۹۱۲ء

۲۹۹۶ منشی احمد بخش صاحب ۱۲/

۴۔ نومبر ۱۹۱۲ء

۶۹۰ منشی سخاوت علی صاحب ع۲/ — ۲۱۳۰ میاں جلال الدین صاحب
۱۸۹۱ بابو محمد نظام الدین صاحب ۔/ — ۱۶۹۱ مستری فیض احمد صاحب
۱۹ شیخ محمد حسین صاحب للعہ/ — ۱۲۶۵ شیخ غلام محمد صاحب
۲۷۴ چودہری محمد حسین صاحب للعہ/ — ۲۱۳۹ منشی عبد القادر صاحب
۱۶۸۸ میاں نظام الدین صاحب عا/ — ۹۶۳ مولوی غلام رسول صاحب
۵۸۹ منشی نور الدین صاحب عا/ — ۱۶۲۰ منشی فقیر علی صاحب
۱۹۸۳ چودہری غلام محمد صاحب للعہ/ — ۹۱۳ منشی نبی بخش صاحب
۲۲۲۴ میاں محمد آمین صاحب للعہ/ — ۸۰۴ منشی گلاب خان صاحب
۲۰۹۲ میاں کریم بخش صاحب للعہ/ — ۶۸۶ جناب سکرٹری انجمن احمدیہ مردان

۵ نومبر ۱۹۱۲ء

۵۲۳ چودہری حسین بخش صاحب للعہ/ — ۱۶۰۵ منشی امیر الدین صاحب

۶ نومبر ۱۹۱۲ء

۲۵۴ مولوی عنایت اللہ خان صاحب للعہ/ — ۲۶۷ منشی نواب دین صاحب
۲۹۱ میاں میران بخش صاحب للعہ/ — ۵۵۳ منشی امیر اکبر صاحب
۱۲۶۱ منشی شاہ محمد صاحب للعہ/ — ۱۹۲۵ منشی علی محمد صاحب
۲۰۶۹ منشی غلام قادر صاحب عا/ — ۲۱۲۲ سید عادل شاہ صاحب
۲۱۴۰ منشی چراغ الدین صاحب عا/ — ۲۱۵۱ منشی احمد الدین صاحب

۷ نومبر ۱۹۱۲ء

۱۲ منشی عبد الرشید صاحب عا/ — ۲۸۵۷ چوہدری اللہ داد صاحب
۲۳۰ مرزا محمد شفیع صاحب للعہ/ — ۹۱۰ منشی [illegible] صاحب
۱۲۷۳ میاں امام بخش صاحب للعہ/ — ۱۶۶۵ [illegible] عادل شاہ صاحب
۱۱۷۱ سید محمد شاہ صاحب عا/ — ۲۲۱۲ میاں نور محمد صاحب

۸ نومبر ۱۹۱۲ء

۲۶ ڈاکٹر یعقوب بیگ صاحب للعہ/ — ۹۰۷ چوہدری حاکم علی صاحب
۱۰۲ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب للعہ/ — ۴۲۲ منشی فضل حق صاحب
۷۶۲ بابو محمد شفیع صاحب للعہ/ — ۸۳۲ بابو محمد حسین صاحب
۹۵۹ سکرٹری صاحب انجمن خادم الاسلام للعہ/ — ۸۵۶ منشی عبد اللہ صاحب
۱۳۱۴ منشی شمس الدین صاحب للعہ/ — ۱۴۱۵ مخدوم محمد اعظم صاحب
۱۴۲۳ منشی گوہر علی صاحب عا/ — ۱۶۱۳ چوہدری غلام حسین صاحب
۱۵۴۸ قاضی میر حسن صاحب عا/ — ۱۷۸۱ میاں تاج الدین صاحب
۱۸۳۳ میاں گل محمد صاحب عا/ — ۲۰۳۵ منشی امام الدین صاحب
۱۸۹۵ میاں واجد حسن صاحب للعہ/ — ۲۱۸۳ میاں کرم الٰہی صاحب

اگلا اخبار جیسی کہ پہلے سے اطلاع کیجا چکی ہے ۲۔ جنوری کو بدر کا پرچہ نہیں نکلیگا۔ کیونکہ بسبب مصروفیت جلسہ طیار نہ ہوسکیگا اور اگلا اخبار ۹ جنوری ۱۹۱۳ء کو شائع ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

احباب قادیان کو نصیحت

خطبہ جمعہ - ۶ دسمبر ۱۹۱۲ء

اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہٗ واشہد ان محمداً عبدہٗ ورسولہٗ

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

والفجر ۝ ولیال عشر ۝ والشفع والوتر ۝ والیل اذا یسر ۝ ھل فی ذٰلک قسم لذی حجر ۝ الم تر کیف فعل ربک بعاد ۝ ارم ذات العماد ۝ التی لم یخلق مثلھا فی البلاد ۝ وثمود الذین جابوا الصخر بالواد ۝ وفرعون ذی الاوتاد ۝ الذین طغوا فی البلاد ۝ فاکثروا فیھا الفساد ۝ فصب علیھم ربک سوط عذاب ۝ ان ربک لبالمرصاد ۝ فاما الانسان اذا ما ابتلٰہ ربہ فاکرمہ ونعمہ فیقول ربی اکرمن ۝ واما اذا ما ابتلٰہ فقدر علیہ رزقہ فیقول ربی اھانن ۝ کلا بل لا تکرمون الیتیم ۝ ولا تحٰضون علی طعام المسکین ۝

قرآن کریم میں کوئی بہت بڑا عظیم الشان مضمون جیسے اللہ جل شانہٗ کی ہستی کا ثبوت۔ اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ اللہ تعالیٰ کے افعال۔ اللہ تعالیٰ کی عبادتیں۔ یہ چار باتیں جناب الٰہی کے متعلق ہوتی ہیں۔

ملائکہ۔ اللہ تعالیٰ کے اسماء۔ اللہ تعالیٰ کے رسول۔ اللہ تعالیٰ کے رسولوں پر جو لوگ اعتراض کرتے ہیں اُن کو روکنا جزا وسزا کتب الٰہی پر ایمان یہ بڑے مسائل ہیں جو اللہ تعالیٰ کی کتابوں میں آتے ہیں۔ اُن دلائل میں سے بڑی عظیم الشان بات جو اللہ تعالیٰ نے اس سورۃ کریمہ میں فرمائی ہے۔ ہر ملک میں کوئی نہ کوئی قوم بڑی سخت ہوتی ہے جس شہر میں میرا پیدائشی گھر تھا وہاں ایک ... سید کی زیارت ہے۔ اس شہر میں اُن کی قبر پر جا کر قسم کھانا بڑی قسم ہے۔ اسی طرح بعض زمیندار جھوٹی قسم کھالیتے ہیں۔ مگر دودھ پوت کی قسم نہیں کھاتے۔ اسی طرح ہندو گائے کی دم پکڑ کر قسم نہیں کھا سکتے۔ غرضیکہ ہر قوم اپنے ثبوت کے لئے کسی نہ کسی عظیم الشان قسم کو جڑھ بنائے بیٹھی ہے۔

عرب کے لوگ ہر ایک جرم کا ارتکاب کرلیتے تھے لیکن مکہ معظمہ کی تعظیم اُن کے رگ و ریشہ میں بسی ہوئی تھی۔ یہاں تک کہ جن ایام میں مکہ معظمہ میں آمدرفت ہوتی تھی۔ کیا مطلب ذیقعد۔ ذالحج اور رجب میں وہ اگر اپنے باپ کے قاتل پر بھی موقعہ پاتے تھے۔ تو اس کو بھی قتل نہیں کرتے تھے۔

تم جانتے ہو کہ جب شکاری آدمی کے سامنے شکار آجاتا ہے تو اُس کے ہوش و حواس اڑجاتے ہیں لیکن عرب میں جب حدود حرم کے اندر شکار رہا کرتا تھا تو اس کو نہیں چھیڑتے تھے پھر دس راتیں حج کے دنوں کی بڑے چین و امن کا زمانہ ہوتا تھا۔ ان دنوں میں بدمعاش لوگ بھی فساد و شرارتیں نہیں کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو یاد دلاتا ہے کہ ان امن کے دنوں میں تم اپنے باپ اور بھائی کے قاتل کو بھی باوجود قابو یافتہ ہونے کے قتل نہیں کرتے تھے تم اللہ تعالیٰ کو یاد کرو کہ اب تم لوگ اللہ کے رسول کی مخالفت کو ان دنوں میں بھی نہیں چھوڑتے اور کیا تم کو خبر نہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ کے رسول جو عرب سے باہر آئے ہیں۔ مثلاً مصر کے ملک میں فرعون تھا۔ اس کے پاس رسول آیا یعنی فرعون کو سزا دی۔ جو خدا کے رسول موسیٰ کے مقابلہ میں تھا۔ پھر ہم نے عاد اور ثمود کی اقوام کو سزائیں دیں۔ جو ہمارے رسولوں کے مقابل کھڑی ہوئیں۔

اور تم تو مکہ میں اور پھر حج کے دنوں میں بھی شرارت کرتے ہو اور نہیں رُکتے تو تمہیں انصاف سے کہو کہ آیا تم سب سے زیادہ سزا کے مستحق ہو کہ نہیں۔

نیکی ہو یا بدی بلحاظ زمان و مکان کے اس میں فرق آجاتا ہے۔

ایک شخص کا گرمی کے موسم میں کسی جنگل ریگستان میں ایک گلاس پانی کا دینا جبکہ وہ شدت پیاس سے دم بلب ہوچکا ہو ایک شان رکھتا ہے۔ مگر بارش کے دنوں میں دریا کے کنارے پر کسی کو پانی کا ایک گلاس دینا وہ شان نہیں رکھتا۔ یہ بات میں نے تم کو کیوں کہی ہے تم میں کوئی رسول کریم کے صحابہ کہ میں تو بیٹھے ہوئے میں ہی نہیں۔ میں تم کو سمجھانے کے لئے کھڑا ہوگیا۔ یاد رکھو جو امن اور اصلاح کے زمانے میں فساد اور شرارت کرتا ہے۔ وہ سزا کا بہت ہی بڑا مستحق ہے۔

میرا اعتقاد ہے۔ جہاں کوئی پاک تعلیم لاتا ہے۔ جہاں لوگ سفر کرکے جاتے ہیں۔ وہاں مکانوں کی تنگی کھانا سادہ ملتا ہے یا نہیں ملتا۔ ایسی مصیبتیں جو لوگ اُٹھا کر یہاں آئے ہیں۔ اور وہ دن رات قرآن سیکھتے ہیں یہاں اگر کوئی فساد کرے تو وہ اصلاح کا کیسا خطرناک دشمن ہے فاکثروا فیھا الفساد فصب علیھم ربک سوط عذاب۔

مجھکو یقین ہے کہ جہاں بڑے بڑے لوگ ہیں۔ وہاں بڑے بڑے سامان بہت سے مل سکتے ہیں۔ ان مکانوں کو چھوڑ کر جب کوئی یہاں آتا ہے تو وہ ہم کو بطور نمونہ کے دیکھتا ہے۔ ابھی ایک شخص بنگالہ سے یہاں آئے تھے۔ اتفاق سے اُن کو مہمان خانہ میں کوئی ڈاڑھی منڈا موچھ پالا شخص مل گیا انہوں نے مجھ سے شکائت کی۔ کہ ہم تو خیال کرتے تھے کہ قادیان میں فرشتے ہی رہتے ہیں۔ یہاں تو ایسے لوگ بھی ہیں۔ تھوڑی دیر کے بعد وہ شخص بھی آگیا جس کی شکل سے مجھکو بھی شبہ ہوا کہ یہ مسلمان ہے یا ہندو۔ میں نے اُس سے پوچھا کہ آپ کیسے آئے ہیں۔ کہنے لگا کہ میں بیمار ہوں۔ علاج کرانے کے لئے یہاں آیا ہوں (باہر سے آنے والے احباب کو چاہئیے کہ حسن ظن سے کام لیا کریں۔ جلدی سے اعتراض کرنا اچھا نہیں۔ وہ شخص غیر احمدی تھا۔ علاج کے واسطے آیا ہوا تھا۔ اور سب انسان یکساں حالت میں ترقی نہیں کرتے اور نہ سب فرشتے بن سکتے ہیں۔ ہر شخص ... اپنی عقیدت اور اخلاص کے مطابق خدا سے بدلا ... پاتا ہے۔ ایڈیٹر) الغرض جب لوگ یہاں آتے ہیں تو تم کو بہت دیکھتے ہیں۔ اب تم کو سوچنا چاہئیے۔ کہ اگر تم اصلاح کے لئے آئے ہو تو خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ جہاں امن اور اصلاح ہو۔ وہاں فساد اور شرارت بُری بات ہے۔ جہاں کوئی مصلح آیا ہو۔ وہاں فساد کیسا۔ اب تمہیں بتاؤ کہ اگر تم یہاں فساد کرو تو فصب علیھم ربک سوط عذاب کے سب سے بڑھکر مستحق ہو یا نہیں میں تمہارے سامنے یہ بطور اپیل کے پیش کرتا ہوں۔ جناب الٰہی مکہ والوں کو فرماتے ہیں کہ تمہیں انصاف کرو ھل فی ذٰلک قسم لذی حجر۔ کیا کوئی عقلمند ہے۔ جو

ہماری بات کو سمجھ جائے اور تہ کو پہنچ جائے۔ باہر تم گند کرو تو اسقدر نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ جسقدر یہاں پہنچا سکتے ہو جناب الٰہی فرماتے ہیں فاما الانسان اذا ما ابتلٰہ ربہ فاکرمہ ونعمہ فیقول ربی اکرمن بعض کو آسودگی سے ابتلا میں ڈالتے ہیں۔ وہ جناب الٰہی کے فضل کی طرف دیکھکر کہتے ہیں ربی اکرمن جب تکلیف پہنچتی ہے تو کہتے ہیں ربی اھانن کہ ہماری بڑی اہانت ہوئی۔ میں تم کو اور اپنے آپ کو نصیحت کرتا ہوں کہ اگر کسی کو یہ تعلیم ناپسند ہے اور یہاں تم کو کوئی فائدہ نہیں پہنچا تو تمہارے یہاں سے چلے جانے میں کوئی ہرج نہیں۔ کلا بل لا تکرمون الیتیم ولا تحٰضون علی طعام المسکین۔ یتیموں کا تم لحاظ کرو وہ میرے پاس آتے ہیں۔ میرے میں اتنی گنجائش نہیں میری اتنی آمدنی نہیں۔ کہ سب کا خرچ برداشت کرسکوں۔ مسکینوں کے کھانے کی فکر کرو۔

یہاں مدرسہ میں ایک طالب علم آیا تھا ایک دن مجھ سے کہنے لگا کہ یہاں جھوٹ بڑا بولتے ہیں۔ لنگرخانہ میں تو پچاس ساٹھ روپیہ ماہوار خرچ کرتے ہوں گے۔ مگر باہر سے ہزاروں روپیہ منگاتے ہیں۔ میں نے اس سے پوچھا۔ کہ تمہارا مدرسہ میں کسقدر خرچ ہوتا ہے۔ کہا دس روپیہ ماہوار اکیلے کا خرچ ہے۔ آخر وہ یہاں سے چلا گیا۔ تم نیک نمونہ بنو۔ اگر غلطیاں ہوتی ہیں تو لا الٰہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین پڑھو۔ جناب الٰہی رحم فرمائینگے۔

اچھے اور بُرے مولوی

دُنیا میں سب یکساں نہیں۔ اختلاف عقائد تو ہوتا ہی چلا آیا ہے مگر جہاں متعصب اور معاند مخالفین ہوتے ہیں وہاں ایسے بھی ہوتے ہیں۔ جو شرافت سے کام لیتے ہیں۔ ایسے ہی ایک مولوی صاحب کا ہمارے دوست بدر بخش صاحب اپنی ایک مراسلت میں ذکر کرتے ہیں۔ جن کا اسم گرامی مولوی غلام محمد صاحب ہوشیارپوری ہے۔ جب بعض جہلا نے ہمارے دوست کا مولوی صاحب کے ساتھ مباحثہ کرانا چاہا تو مولوی صاحب نے اس امر کو پسند نہ کیا اور فرمایا کہ "مولوی نورالدین صاحب سے میرا خاص تعلق ہے۔ میں ان کی بڑی تعظیم کرتا ہوں۔ میں ایک دفعہ قادیان نسخہ لینے گیا تھا تو اُنہوں نے مجھے اپنا مہمان رکھا میری عزت کی۔ جناب مرزا صاحب بھی مجھ پر بڑی مہربانی فرماتے تھے۔ مولوی محمد احسن صاحب سے میرا اچھا رابطہ ہے یہ سب ذی علم لوگ ہیں"۔

انہیں مولوی صاحب (غلام محمد صاحب) کی زبانی یہ قصہ بھی سُننے میں آیا کہ دیر کی بات ہے۔ جب اہل حدیث اور حنفیوں کے درمیان مباحثہ اور فتوی بازی ہوئی تھی تو اُس کی رپورٹ شائع کرنے کے وقت مولوی ولی محمد مناظر جالندھری نے اپنے نام کے ساتھ خود ہی افضل الفضلا اور اکمل الکملاء لکھ دیا۔ وہ کہیں باہر گئے تو مولوی محمد لدھیانوی نے یہ الفاظ مسودہ سے کاٹ دیئے واپس آکر مولوی ولی محمد نے لکھوائے اور اسی طرح چھپوائے چھپنے پر پھر کسی نے اعتراض کیا کہ یہ شخص تو اجہل الجہلا اور احمق الحمقاء ہے اس کے ... نام کے ساتھ یہ القاب موزون نہیں۔ اس پر عدالت تک نوبت پہنچی۔ مقدمہ چلا۔ مولوی غلام دستگیر قصوری نے کوشش کرکے ہندوستان کے مولویوں سے فتوای حاصل کیا۔ کہ مولوی ولی محمد ان القاب کے لائق ہے اور مقدمہ مولوی صاحب کے حق میں فیصلہ ہوا مگر بعد میں مولوی ولی محمد اور مولوی غلام دستگیر کے درمیان کچھ جھگڑا ہوگیا تو موخرالذکر نے اپنی پہلی کوشش کے خلاف پھر سعی کرکے علماء ہند سے یہ لکھوالیا کہ یہ شخص ان القاب کے لائق نہ تھا۔ اللہ رحم کرے مسلمانوں کی حالت پر۔

آجکل کے مُلّان

ایک سال سے زائد عرصہ گذرتا ہے۔ جبکہ مولوی خدابخش کے متعلق ایک مضمون درج اخبار ہوا تھا۔ اسی کا بقیہ اب برادر غلام فرید شاہ صاحب ارسال کرتے ہیں جس کا خلاصہ یہ ہے کہ مولوی خدابخش نے گاؤں میں احمدیوں کی مخالفت کی۔ جب لاہور گیا تو حافظ غلام رسول صاحب سے اظہار دوستی کا کیا اور ان کے پیچھے نماز پڑھی۔ اور جب مباحثہ کے لئے بُلایا گیا تو پہلے ہر طرح سے ٹالا جب دیکھا کہ ٹل نہیں سکتا تو کسی بات کا جواب نہ دے سکنے پر جھنجلا کر کہا کہ میں کیا کروں۔ مرزائی تو قرآن وحدیث سے باہر نکلتے ہی نہیں۔ لاچار ہوکر بھاگ گیا اور باہر جاکر جھوٹی خبریں شائع کیں کہ میں نے یہ کہا اور وہ کہا۔

پانچ سو روپیہ انعام

میاں رحمت اللہ صاحب سکنہ بگہ کلاں لکھتے ہیں۔ کہ مرزا صاحب پر جو بعض مخالف مولوی الزام لگاتے ہیں اور مشہور کرتے پھرتے ہیں کہ مرزا صاحب نے آنحضرت صلعم کا کلمہ چھوڑ کر اپنا کلمہ جاری کیا ہے اور حج کے بجائے قادیان مقرر کیا ہے اور آنحضرت کو خاتم النبیین نہ مان کر اپنے آپکو خاتم النبیین کہا ہے اور آنحضرت پر درود شریف چھوڑ کر اپنے پر درود پڑھتے ہیں۔ اگر یہ باتیں کوئی شخص حضرت مرزا صاحب کی کتب سے ثابت کردے کہ انہوں نے اپنے مریدین کو ایسا حکم دیا ہے۔ تو میں اُسے پانچ سو روپیہ انعام دوں گا۔

اعلان نکاح

مخدومی ومکرمی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ براہ مہربانی اپنے اخبار کے آئندہ پرچہ میں شائع فرماویں کہ "بتاریخ ۸ ماہ دسمبر ۱۲ء بعد طلوع آفتاب مسجد احمدیہ ڈیرہ غازیخاں میں میاں اللہ دتہ خان احمدی ساکن چاہ ببروالہ موضع گولہ واہ تحصیل وضلع ڈیرہ غازیخان کا نکاح بعوض دوسو روپیہ مہر کے مسماۃ نذیر بی بی بنت میاں نبی بخش صاحب احمدی رنگساز ڈیرہ غازیخان کے ساتھ بموجودگی احمدی احباب سکنائے ڈیرہ غازیخان وموضع گولہ واہ پڑھا گیا خطبہ نکاح مسنون طریقہ پر خاکسار عزیز بخش سکرٹری انجمن احمدیہ نے پڑھا۔ ناظرین اخبار دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے اس نکاح کو جانبین کے لئے موجب برکت ورحمت کرے"۔ نیز آپ براہ مہربانی حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت اقدس میں اس نکاح کے متعلق دعا کے واسطے درخواست فرماویں۔ والسلام ۸ دسمبر ۱۹۱۲ء

خاکسار عزیز بخش محافظ دفتر ڈیرہ غازیخان۔

حضرت مرزا صاحب محسنین میں سے ہیں

ایک صاحب جو سلسلہ احمدیہ کے مخالف ہیں۔ اپنا ایک الہام شائع کرتے ہیں جس میں اُن کو بتلایا گیا ہے۔ کہ حضرت مرزا صاحب محسنین میں داخل ہو چکے ہیں۔ لہٰذا ہم ان کی خاطر یہ ظاہر کر دینا چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں محسن کی کیا تعریف کی ہے:۔

سو واضح ہو کہ نوحؑ نبی۔ ابراہیمؑ نبی۔ ہارونؑ نبی۔ یونسؑ نبی الیاسؑ نبی۔ یوسفؑ نبی اور جناب رسالت مآب کو خدا نے محسن کہا ہے۔ محسنین پر کوئی خوف اور غم نہیں ہوتا۔ محسنین ایک مضبوط رسی کو چنگل مارتے ہیں جو ٹوٹ نہیں سکتی۔ خدا محسنین کا ہر حال میں ساتھی ہوتا ہے۔ خدا محسنین سے پیار کرتا ہے۔ خدا محسنین کے اجر کو ضائع نہیں کرتا۔ خدا کی رحمت محسنین کے قریب رہتی ہے۔ محسنین جنت کے وارث ہوتے ہیں۔ محسنین کے لئے بشارت ہوتی ہے۔ محسنین جو چاہتے ہیں اپنے رب کے ہاں سے پاتے ہیں۔ محسنین پر خدا کا فضل ہوتا ہے۔ اُن کو صرف اعمال کا اجر ہی نہیں ملتا بلکہ اور بھی بہت کچھ دیا جاتا ہے۔ محسنین پر کوئی الزام قائم نہیں ہو سکتا۔ دیکھو آیات ذیل

(۱) سلام علیٰ نوحٍ فی العٰلمین انا کذالک نجزی المحسنین ۲۳/۷۹
(۱) تمام اہل دُنیا میں نوحؑ پر سلام ہے۔ اور ہم محسنین کو ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں۔

(۲) ووھبنا لہٗ اسحٰق ویعقوب کلاً ھدینا ونوحاً ھدینا من قبل ومن ذریتہ داؤد وسلیمان وایوب ویوسف وموسیٰ وھارون وکذالک نجزی المحسنین ۷/۸۴
(۲) ہم نے اس کو (ابراہیم نبی کو) اسحٰق اور یعقوب کو عطا کیا۔ ان سب کو ہم نے اپنی راہیں دکھائیں اور نوحؑ کو ان سے پہلے راہ دکھائی تھی اور اس کی (ابراہیم کی) ذریت میں سے داؤد و سلیمان و ایوب و یوسف و موسیٰ و ہارون کو ہم نے اپنی راہیں دکھائیں اور ہم محسنین کو ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں۔

(۳) سلامٌ علیٰ موسیٰ وھارون انا کذالک نجزی المحسنین ۲۳/۱۲۱
(۳) موسیٰ اور ہارون پر سلام ہے اور ہم محسنین کو ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں۔

(۴) سلام علیٰ الیاسین انا کذالک نجزی المحسنین ۲۳/۱۳۱
(۴) الیاس پر سلام ہے اور ہم محسنین کو ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں۔

(۵) ولما بلغ اشدہٗ آتیناہ حکماً وعلماً وکذالک نجزی المحسنین ۱۲/۲۲
(۵) جب یوسف نبی اپنے زور کو پہنچا۔ تو ہم نے اس کو علم اور حکم دیا اور ہم محسنین کو ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں۔

(۶) ومن احسن دیناً ممن اسلم وجہہٗ للّٰہ وھو محسن واتبع ملۃ ابراھیم حنیفاً ۴/۱۲۴
(۶) اس شخص سے بڑھ کر کون دیندار ہو سکتا ہے جس نے خدا کے آگے روئے تسلیم خم کیا۔ بحالیکہ وہ محسن ہو۔ اور اس نے ابراہیم حنیف کی ملت کی پیروی کی (ابراہیم دیندار سے مراد جناب رسالت مآب ہیں)

(۷) بلیٰ من اسلم وجہہٗ للّٰہ وھو محسنٌ فلہٗ اجرہٗ عند ربہ ولا خوف علیھم ولا ھم یحزنون ۲/۱۱۲
(۷) ہاں جو شخص خدا کے آگے سر تسلیم خم کرے اور وہ محسن ہو تو ایسے لوگوں کو خدا کے ہاں سے اجر ملیگا اور اُن پر کوئی خوف نہیں ہوگا۔ اور نہ وہ غم کریں گے۔

(۸) ومن یسلم وجہہٗ الی اللّٰہ وھو محسن فقد استمسک بالعروۃ الوثقیٰ ۳۱/۲۱
(۸) جو شخص خدا کے آگے سر تسلیم خم کرے اور وہ محسن ہو۔ بیشک اُس نے ایک مضبوط دستاویز کو چنگل مارا۔

(۹) ان اللّٰہ مع الذین اتقوا والذین ھم محسنون ۱۶/۱۲۸
(۹) بیشک خدا متقیوں اور اور محسنین کا ساتھی ہے۔

(۱۰) ان اللّٰہ یحب المحسنین ۲/۱۹۱
(۱۰) بیشک خدا محسنین سے پیار کرتا ہے۔

(۱۱) ان اللّٰہ لا یضیع اجر المحسنین ۹/۱۲۱
(۱۱) بیشک خدا محسنین کا اجر ضائع نہیں کرتا۔

(۱۲) ان رحمۃ اللّٰہ قریب من المحسنین ۷/۵۶
(۱۲) بیشک خدا کی رحمت محسنین کے قریب ہے

(۱۳) ان المتقین فی جنٰت وعیون اٰخذین ما اٰتٰھم ربھم انھم کانوا قبل ذالک محسنین ۵۱/۱۶
(۱۳) متقی جنتوں اور چشموں میں ہونگے۔ لینگے جو کچھ اُن کے رب نے ان کو دیا۔ ایسا اس واسطے ہوگا کہ وہ قبل ازیں محسنین تھے

(۱۴) وبشر المحسنین ۲۲/۳۸
(۱۴) اے نبی تو محسنین کو بشارت دے دے۔

(۱۵) لھم ما یشاؤن عند ربھم ذالک جزاء المحسنین ۳۹/۳۵
(۱۵) اُن کو خدا کے ہاں سے وہی ملیگا جو چاہینگے۔ محسنین کا یہی بدلہ ہے۔

(۱۶) وسنزید المحسنین ۲/۵۸
(۱۶) اور ہم محسنین کو زیادہ دیں گے۔

(۱۷) ما علی المحسنین من سبیل ۹/۹۲
(۱۷) محسنین پر کوئی الزام قائم نہیں ہو سکتا۔

ظہور مہدی

برادر حسن موسیٰ خان صاحب لکھتے ہیں کہ میاں حسن نظامی دہلوی صاحب نے جو غالباً کسی بزرگ کے کشف کی بنا پر یہ لکھا تھا۔ کہ امام مہدی کا ظہور ۱۰ ذی الحجہ ۱۳۳۰ھ ہجری میں ہوگا۔ وہ اس رنگ میں پورا ہوا۔ کہ ابن مہدی اس تاریخ کو داخل بیت الحرم ہوئے۔ حضرت صاحبزادہ صاحب میاں محمود احمد صاحب کے وہاں تشریف لے جانے سے یہ بات پوری ہوئی

درخواست جنازہ

(۱) برائے بابو غلام قادر صاحب وزیر آبادی پنشن یافتہ
(۲) ہمشیرہ چوہدری عبد السلام صاحب محرر دفتر بورڈنگ ہوس۔
(۳) چودہری امام بخش صاحب کتھو والی۔

خدا کی شان

پہلے زمانہ میں اللہ تعالیٰ کی ہستی کے منکر کوئی کہیں متفرد طور پر ہوتے ہوں گے مگر اب لاہور میں ہندوؤں کا ایک خاص فرقہ ایک باقاعدہ سماج کے ماتحت اس کام میں سرگردان ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کی ہستی کے انکار کا خیال لوگوں میں پھیلائیں ان دنوں میں ان کا خاص جلسہ اور لیکچر لاہور میں ہوئے ہیں۔ کیسا فتنہ کا زمانہ ہے اور اہل اسلام غفلت میں پڑے ہیں۔

دُعامدد

(۱) برادر عطا محمد اپنی علیل دختر کے واسطے احباب سے درخواست دعا کرتے ہیں۔
(۲) برادرم مکرم شیخ نور احمد صاحب اپنی بیمار اہلیہ کی صحت کے واسطے احباب سے درخواست دعا کرتے ہیں۔

خطبات نور حصہ دوم

بابو عبد الحمید صاحب کو اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے کہ اُنہوں نے خطبات نور کا حصہ دوم بھی چھاپ کر شائع کر دیا ہے۔ حجم ۲۶۰ صفحہ ہے اور قیمت صرف ۱۰ فی نسخہ رکھی گئی ہے۔ امید ہے کہ ایام جلسہ پر بدر ایجنسی سے مل سکیگا۔

اخبار عالم پر ایک نظر

آریہ گزٹ لکھتا ہے کہ معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ آجکل سرکاری دفاتر میں آریہ سماجیوں کے نام لکھے جاتے ہیں۔ لکھے تو ہدت سے جاتے ہوں گے گزٹ صاحب کو اب معلوم ہوا ہوگا۔ آریاؤں کی دو پارٹیوں المعروف گھاس و ماس میں گالیوں کی جنگ ہو رہی ہے۔ اس کا نام مہابھارت کا جنگ عظیم رکھا گیا ہے آریہ لیڈروں کے پردے بری طرح فاش ہو کر اندر سے ڈراؤنی صورتیں نکل رہی ہیں۔ دہرم پال نے جو راز کھولے ہیں اس کی ایک گونہ تصدیق ہو رہی ہے۔ یہی لچھن ہیں تو آریہ مت آج بھی نہیں کل بھی نہیں ✤ آریہ اخبار ست دہرم پرچارک کو صاحب ڈپٹی کمشنر دہلی نے ضمانت لے کر چھاپنے کی اجازت دیتے ہوئے یہ نصیحت کی "آریہ سماج بہت بدنام ہوچکا ہے۔ اگرچہ تم پرانے کارکن ہو۔ لیکن تاکید کی جاتی ہے کہ سخت مضمون یا لڑائی جھگڑے کے مضمون ہرگز نہ چھاپنا۔ ورنہ جرمانہ کیا جائیگا۔ اگر تم لڑنا چاہوگے تو ہم لڑنے پر بھی تیار ہیں ✤ امریکہ کے نئے پریزیڈنٹ ڈاکٹر وڈرا ولسن مقرر ہوئے ✤ چینی زبان میں ایک روزانہ اسلامی اخبار آبا قوباد نامی بائیس ہزار شائع ہوتا ہے ✤ مسٹر گوکھلے افریقہ میں اپنا کام پورا کر کے ہندوستان واپس آگئے ہیں ✤

احمدیہ جنتری ۱۹۱۳ء جو اکمل صاحب نے تالیف کی ہے۔ درمیان میں سلسلہ حقہ کی ازمائش پر ایک مختصر جامع مضمون ہے۔ جنتری کی جنتری اور تبلیغ کی تبلیغ خوب اشاعت کرنی چاہئیے۔ قیمت ایک آنہ فی نسخہ ہے ملنے کا پتہ۔ اکمل صاحب قادیان

کسر صلیب قادیان کے بعض نوجوانوں نے مل کر ایک انجمن یادگار احمدیہ برائے تبلیغ حق قائم کی ہے جس نے پہلا کام اپنے ہاتھ میں یہ لیا ہے کہ کسر صلیب پر چند ایک رسالے شائع کرے پہلا رسالہ مسیح ابن مریم کی الوہیت کے ابطال میں ہمارے فاضل دوست سید محمد اسحٰق صاحب کا تصنیف شدہ شائع ہوا ہے جو مفت تقسیم کیا گیا ہے۔ بیرونی انجمنیں بمفت تقسیم کے لئے ۲ روپے فی سینکڑہ کے حساب سے مع محصول ڈاک بھیج کر منگوا سکتی ہیں۔ اس رسالہ میں دلائل عقلیہ و نقلیہ کے ساتھ ان دلائل کا رد بھی کیا گیا ہے۔ جو عیسائی صاحبان بزعم خود بائبل کے بعض الفاظ الوہیت مسیح کے واسطے پیش کرتے ہیں۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے نوجوانوں کو نیک کاموں کی زیادہ سے زائد توفیق عطا کرے۔

عبدالحق کا مباہلہ کسی نادان کا اعتراض ہے کہ حضرت مرزا صاحب نے عبدالحق کے ساتھ مباہلہ کیا تھا۔ مگر وہ اب تک زندہ ہے سو واضح ہو کہ حضرت نے عبدالحق کے ساتھ مباہلے کے وقت اس کے حق میں کوئی بددعا نہ کی تھی اور نہ اس کے مرنے کی کوئی پیشگوئی کی گئی تھی بلکہ وہ مباہلہ خود عبدالحق اور اس کے ساتھیوں کے بہت زور دینے پر کیا گیا تھا اور اس میں حضرت صاحب نے صرف وہی دعا پڑھی تھی جو فریق مخالف نے لکھ کر دی تھی اور اس کا خلاصہ یہ تھا کہ اگر میں کاذب ہوں تو اے خدا مجھے ذلیل اور ہلاک کر۔ سو چونکہ آپ خدا کی طرف سے صادق تھے اللہ تعالیٰ نے اس مباہلے کے بعد آپ کی عزت کو بڑھایا جماعت کو قائم کیا اور تائید اسلام میں بڑے بڑے کام کرائے۔ یہ مباہلہ کا نتیجہ ظاہر ہے کہ خدا تعالیٰ نے آپ کو ہر طرح سے کامیاب کیا۔

اشتہار

اپنا نام پتہ درست کرالو چونکہ اخبار کے خریداروں کی چٹیں دوبارہ چھپ رہی ہیں۔ اس واسطے جو اصحاب اپنے پتوں میں کچھ تبدیلی یا درستی کرانا چاہتے ہیں۔ وہ بواپسی ڈاک دفتر بدر کو اطلاع دیں۔

حضرت خواجہ صاحب نے لنڈن میں خوب کام شروع کیا ہے۔ ایک لارڈ اور اس کے بیٹے سے ملاقات ہوئی ہے۔ مذہبی گفتگو شروع ہے۔ اور بھی کئی لوگوں کے ساتھ مذہبی گفتگو ہو رہی ہے اور تبلیغ اسلام کا سلسلہ جاری ہے۔ احباب خواجہ صاحب کے واسطے دعائیں کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کا حافظ و ناصر ہو ✤

رسید زر

۱۰۔ نومبر ۱۹۱۲ء

۳۰۵۷ منشی حمید اللہ صاحب واچ میکر شملہ عہ
منشی سکندر علی صاحب۔ عہ